مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح

للشيخ الإمام ولي الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي رحمه الله

جلد اوّل

ترجمہ وتشریح
مولانا محمد صادق خلیل

تحقیق ونظر ثانی
ناصر محمود انور
فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

مکتبہ محمدیہ

مشكوة المصابيح

قال اللہ تعالیٰ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رُک جایا کرو"

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد اوّل

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

(مارچ ۱۹۲۵ء ---- فروری ۲۰۰۴ء)

تحقیق ونظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک ۱۰۹/7R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

نام کتاب	----------	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	----------	شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ وتشریح	----------	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی	----------	حافظ ناصر محمود انور
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
مطبع	----------	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	----------	جنوری 2005ء
تعداد	----------	600
ناشر	----------	مکتبہ محمدیہ
قیمت	----------	/- روپے

اسٹاکسٹ

دار الکتب السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل حدیث بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار

اردو بازار **لاہور**
اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ۞ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ۞ محمدی پبلشنگ ہاؤس' الفضل مارکیٹ'
دار الفرقان' الفضل مارکیٹ' اردو بازار' لاہور فون 042-7231602 ۞ حذیفہ اکیڈمی' الفضل مارکیٹ

فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ۞ رحمانیہ دار الکتب' امین پور بازار
مکتبہ دار ارقم۔ امین پور بازار فیصل آباد ۞ ملک سنز۔ کارخانہ بازار

گوجرانوالہ
والی کتاب گھر اُردو بازار 233089 ۞ مدینہ کتاب گھر اُردو بازار ۞ مکتبہ نعمانیہ' اردو بازار

ملتان
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 ۞ مکتبہ دار السلام کنگھیانوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229

اوکاڑہ
مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621

چیچہ وطنی
اسلامی کتب خانہ' ڈاکخانہ بازار' نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم

صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم

بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

نفیس

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ
نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ
وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا
یُوْعَدُوْنَ ۝ (سورة الاحقاف پ٢٦)

مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

(مارچ ۱۹۲۵ء-----فروری ۲۰۰۴ء)

۱۹۴۶ء کے موسم گرما کی یہ بات مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دن میں اپنے وطن کوٹ کپورہ کے محلّہ میتلیاں والا کی ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا' بیس اکیس سال کے میرے ہم عمر نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ میانہ قد' سرخی مائل گندمی رنگ' گداز جسم' بھرا ہوا چہرہ' موٹی موٹی آنکھیں' ابھری ہوئی ناک' سفید قمیص اور اس دور کے مطابق سفید تہبند باندھے ہوئے۔ ان کے ساتھی نے بتایا کہ ان کا نام محمد صادق ہے اور یہ اوڈاں والا کے رہنے والے ہیں۔

محمد صادق کا نام تو میں نے پہلی دفعہ سنا تھا لیکن اوڈاں والا اور اس کی تدریسی روایات سے تو ہر وہ شخص باخبر تھا اور باخبر ہے جو دینی اور مذہبی مدارس کی سرگرمیوں اور ان کی تاریخ سے تھوڑی بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت مجاہدین کے عہد آخر کے مرد جلیل صوفی عبداللہ مرحوم و مغفور نے ۱۹۳۲ء میں دارالعلوم تعلیم الاسلام کے نام سے دینی مدرسہ جاری کیا تھا۔

محمد صادق کا مسکن یہی گاؤں تھا اور یہ کوئی بہت بڑا گاؤں نہیں ہے۔ اس کا حجم مختصر ہے' مگر صاف ستھرا گاؤں ہے۔ اس کی ظاہری صفائی کے اندر سے اس کے باطن کی صفائی صاف جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔

محمد صادق جب کوٹ کپورے گئے تو انہوں نے فیروز پور میں حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی حاضری دی تھی جو اس سے کچھ عرصہ قبل شیخ الحدیث کی حیثیت سے اوڈاں والا میں رہ چکے تھے۔

اس واقعہ سے تقریباً تین سال بعد ۱۹۴۸ء میں مولانا محمد صادق صاحب سے اوڈاں والا میں دوسری ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی' مولوی ابوبکر صدیق' خلیل اثری اور ان سطور کا راقم جمعیت طلبائے اہل حدیث مغربی پنجاب کے قیام کے سلسلے میں مختلف مقامات کے مدارس اہل حدیث کا چکر لگاتے ہوئے اوڈاں والا پہنچے تھے۔

مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا تعلق دراصل ضلع جھنگ سے تھا اور یہ لوگ دریائے چناب کے قریب سے نقل مکانی کر کے ۱۹۰۱ء کے لگ بھگ اوڈاں والا میں آ بسے تھے۔ صادق صاحب کے والد مرحوم درزی تھے اور ان کا نام احمد دین تھا۔ ان کی سکونت تو اوڈاں والا میں تھی لیکن کام وہ منڈی ماموں کانجن میں کرتے تھے۔

۱۹۲۵ء کے پس و پیش صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اوڈاں والا تشریف لے گئے تھے اور پھر انہوں نے وہیں ڈیرے ڈال لیے تھے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولوی احمد دین نے صوفی صاحب کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تھی اور وہ جماعت مجاہدین میں شامل تھے۔ بے شمار لوگ اس جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور مسلکاً سبھی اہل حدیث تھے۔ صادق صاحب کے والد جو متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے' صوفی صاحب کے نزدیک بے حد قابل اعتماد تھے۔ میں نے ان کو دیکھا ہے' منکسر المزاج اور نیک خصال بزرگ تھے۔ صوفی صاحب کے وہ شاگرد بھی تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ صوفی صاحب سے پڑھا تھا اور اپنے اس استاد اور مرشد کے وہ مخلص ترین خدمت گزار تھے۔

یہاں ایک حیرت انگیز بات سنتے جایئے۔ وہ یہ کہ محمد صادق چار سال شکم مادر میں رہے۔ سلسلہ ولادت کی اصطلاح میں اسے ''پیٹ لگ جانا'' کہا جاتا ہے۔ صوفی صاحب کو ان کے والد نے یہ بات بتائی اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد صادق رکھا گیا۔ یہ اپنے والدین کی آخری عمر کی اولاد ہیں اور ان کے اکلوتے بیٹے---

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد سے کہا تھا کہ تمہارا یہ بچہ عالم فاضل ہوگا اور اسی حیثیت سے شہرت پائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

محمد صادق مارچ ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ نے ان کی اپنے طور پر بہتر طریقے سے تربیت کی۔ کچھ بڑے ہوئے تو والد مکرم نے ادعیہ ماثورہ وغیرہ زبانی یاد کرانا شروع کیں اور سرکاری سکول میں داخل کرا دیا۔ اس زمانے میں پرائمری کا لفظ چار جماعتوں پر بولا جاتا تھا۔ انہوں نے سکول میں پرائمری پاس کی۔

مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ جب وہ سکول میں پڑھتے تھے تو تقریباً ہر رات یہ خواب دیکھتے تھے کہ فضا میں اڑ رہے ہیں اور اڑتے ہوئے اپنے ساتھی طالب علموں سے کہتے ہیں آؤ تم بھی میرے ساتھ اڑو۔ وہ تو ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے لیکن یہ خود اڑتے ہوئے دور تک پہنچ جاتے' پھر نہایت آسانی سے جب جی چاہتا فضا سے زمین پر آ جاتے---اس خواب کی جو وہ مسلسل دیکھتے تھے' یہی تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے طویل عرصے تک تدریسی خدمت انجام دی اور ان سے بے شمار علماء وطلبا نے تعلیم حاصل کی' جن کے ذریعے دور دراز علاقوں تک علم پہنچا۔ پھر تصنیف وتالیف اور بہت سی عربی کتابوں کے اردو ترجمے کر کے علم دین کو آگے بڑھایا اور لاتعداد لوگوں نے اس سے استفادہ کیا۔ اس طرح ان کے آثار علم مختلف علاقوں اور ملکوں میں پہنچے۔

مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سکول سے پرائمری پاس کی تو والد نے ۱۹۳۸ء میں ان کو اپنے گاؤں اوڈاں والا کے اس دینی مدرسے میں داخل کرا دیا جو صوفی صاحب نے جاری کیا تھا۔ یہ چھے سال کا نصاب تھا جو انہوں نے اسی دارالعلوم کے اساتذہ سے مکمل کیا۔ ان کے ابتدائی دور کے اساتذہ تھے خود ان کے والد میاں احمد دین' صوفی عبداللہ (بانی دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈاں والا' تعلیم الاسلام ماموں کانجن) اور صوفی محمد ابراہیم (اوڈاں والا) پھر متوسط اور انتہائی درجوں کی کتابیں جن اساتذہ سے پڑھیں وہ تھے حضرت حافظ محمد گوندلوی' مولانا نواب الدین' مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری' مولانا عبدالرحمٰن نو مسلم' مولانا حافظ محمد اسحاق اور مولانا محمد داؤد انصاری بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ یہ تمام حضرات عالی قدر کسی زمانے میں اوڈاں والا میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے تھے اور محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے انہی سے تکمیل تعلیم کی اور اس دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی۔ اپنی اپنی باری سے یہ بزرگان کرام سفرِ آخرت پر روانہ ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے میٹرک کا امتحان وہیں رہ کر دیا اور پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات بھی اسی دارالعلوم کی طرف سے دیئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں کئی سال یہ سلسلہ جاری رہا کہ جو طالب علم وہاں سے فارغ ہوا' وہیں استاذ کی حیثیت سے اس کی تقرری کر دی گئی اور اسے باقاعدہ ماہانہ تنخواہ ملنے لگی۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ رعایت دی گئی اور فراغت

کے بعد ۱۹۴۵ء میں بہ طور استاذ ان کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء تک پندرہ سال وہ اوڈاں والا کی مسند تدریس پر فائز رہے۔ اس اثنا میں بہت سے طلبا نے ان سے استفادہ کیا۔

۱۹۶۱ء میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے وہ اپنے گاؤں کے دارالعلوم سے نکلے اور جامعہ سلفیہ میں (فیصل آباد) چلے گئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ انہوں نے تدریس کے لئے اپنے آبائی مسکن سے باہر قدم رکھا۔ وہاں متعدد لائق اور منجھے ہوئے اساتذہ موجود تھے۔ مدرسین کی اس جماعت میں انہوں نے بے حد محنت کی اور نہایت جاں فشانی سے فریضہ تدریس انجام دیا۔ ہدایہ اور مسلم الثبوت وغیرہ مشکل علوم وفنون کی کتابیں طلبا کو پڑھائیں۔ وہاں تقریباً دس سال ان کا سلسلہ تدریس جاری رہا۔ اس طویل مدت میں بہت سے طلبا ان سے مستفید ہوئے۔ ان کے پرانے ساتھی پیر محمد یعقوب قریشی بھی اس وقت وہیں تھے جو بعد میں کئی سال جامعہ علوم اثریہ جہلم میں شیخ الحدیث کے منصب عالی پر متمکن رہے۔

اس اثناء میں اوڈاں والا سے دارالعلوم تقویۃ الاسلام کا بہت بڑا حصہ ماموں کانجن منتقل ہو چکا تھا۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ بھی جامعہ سلفیہ سے مستعفی ہو کر ماموں کانجن آ گئے تھے۔ پیر محمد یعقوب قریشی بھی ان کے ساتھ وہیں تشریف لے آئے تھے۔ چار سال مولانا محمد صادق ماموں کانجن رہے۔ پھر دارالحدیث کراچی کے ارباب انتظام کے اصرار پر کراچی کا عزم کیا۔ وہاں ان کی مدت تدریس صرف ایک سال رہی۔ پھر راولپنڈی کے مدرسہ تدریس القرآن والحدیث کی مجلس انتظامیہ کے زور دینے پر راولپنڈی کا قصد کیا۔ وہاں دس سال رہے۔ اس کے بعد حافظ عبدالرحمٰن مدنی سے رابطہ ہوا تو انہوں نے ان کی خدمات اپنی جامعہ رحمانیہ کے لئے حاصل کر لیں جو ماڈل ٹاؤن (لاہور) میں قائم ہے۔ وہاں ان کا قیام تین سال رہا۔

بعد ازاں پروفیسر عبدالحکیم سیف انہیں دارالحدیث کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) لے آئے۔ یہ مدرسہ مولانا عبدالقدوس میواتی نے جاری فرمایا تھا۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ تین سال وہاں رہے۔ کسی دینی مدرسے میں ان کا یہ آخری سلسلہ تدریس تھا۔

انہوں نے مختلف اوقات میں اوڈاں والا سے لے کر کراچی تک سات مدارس دینیہ میں خدمت تدریس انجام دی جو کم وبیش چالیس برس کی طویل مدت میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس عرصے میں جن طلبا نے ان سے استفادہ کیا، نہ ان کو ان کے ناموں کا علم ہوگا اور نہ ان کی صحیح تعداد کا پتا ہوگا۔ ابتدائی، ثانوی اور انتہائی درجوں کے بے شمار شائقین علم ان کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور ان سب نے ان سے اپنی علمی تشنگی بجھانے کی کوشش کی۔ اب ان میں سے بفضل الٰہی کچھ حضرات درس وتدریس میں مصروف ہوں گے، بعض نے خطابت ومواعظ کا محاذ سنبھالا ہوگا، بعض نے قلم وقرطاس سے رابطہ قائم کر رکھا ہوگا، کچھ وہ ہوں گے جنہوں نے کاروبار کو مرکز توجہ ٹھہرایا ہوگا، کچھ تعداد ان کی ہوگی جو سرکاری سکولوں اور کالجوں میں جا کر طلبا کو مستفید کر رہے ہوں گے اور کچھ اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں چلے گئے ہوں گے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد جو خدمت خیر انجام دے رہے ہیں، اس کی حیثیت مولانا کے لئے صدقہ جاریہ کی ہے، جس کا اجر انہیں دربار الٰہی سے ہمیشہ ملتا رہے گا۔

ان کی تدریس کا سلسلہ کوٹ رادھاکشن کے بعد ختم ہوگیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر انہوں نے حج بیت اللہ کیا۔

تقریباً ڈیڑھ سال ایک ایسے کام میں الجھے رہے جو نہ ان کے ذوق کے مطابق تھا' نہ ان کے مزاج سے لگا کھاتا تھا اور نہ ان کی ذہنی افتاد سے کوئی تعلق رکھتا تھا۔ اللہ جانے اتنے بڑے عالم دین اور منجھے ہوئے مدرس کے ذہن میں کس سیانے نے پھونک ماری اور انہوں نے وہ کاروبار شروع کر دیا جس سے انہیں کوئی علاقہ نہ تھا۔ وہ تھا ٹرانسپورٹ کا کام۔ نہ ان کو اس کا تجربہ' نہ اس سے کوئی تعلق۔ ایک سوزوکی وین خریدی اور اسے فیصل آباد کی سڑکوں پر چلانے کے لئے کسی ڈرائیور کو اس کے اسٹیرنگ پر بٹھا دیا اور اپنے ایک بیٹے کو ڈرائیور کے ساتھ نتھی کر دیا۔ سال ڈیڑھ سال یہ سلسلہ کسی نہ کسی طرح گھسٹتے رہے۔ پھر کانوں کو ہاتھ لگائے اور اسے ترک کر دیا۔ ٹرانسپوٹری کا دور عارضی تھا اور یہ نشہ بہت جلد اتر گیا تھا------

اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا اس پر رشک آتا ہے۔ ''ضیاء السنہ'' کے نام سے ترجمہ وتالیف کا ادارہ قائم کیا اور اس کی طرف سے ابتدا میں جو نہایت اہم کتاب شائع کی وہ ترمذی شریف کی شرح تحفۃ الاحوذی ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری محدث رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف جو نہایت تحقیقی مقدمے سمیت پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔

قسمت نے یاوری کی کہ انہوں نے نجد وحجاز کے اہم مقامات کا دورہ کیا۔ مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' جدہ' درعیہ وغیرہ متعدد شہروں میں گئے۔ دیوبند کانفرنس میں شرکت کے لئے ہندوستان کا عزم بھی کیا اور بہت سے اہل علم سے ملاقاتیں کیں۔

اب آیئے ان کی ترجمہ وتالیف کی مساعی کی طرف' جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

بہت سال پیشتر انہوں نے اوڈاں والا کی سکونت ترک کر دی تھی اور فیصل آباد میں جامعہ سلفیہ کے قریب محلہ حاجی آباد میں مکان تعمیر کر کے وہیں اقامت گزیں ہوگئے تھے۔ اچھی خاصی لائبریری بنائی اور ترجمہ وتالیف میں جت گئے۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ترجمہ کیا اور ان کا زیادہ کام ترجمے کا ہے۔

۱-ترجمہ مشکوٰۃ شریف	مع حواشی پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔
۲-روضہ اقدس کی زیارت ترجمہ الرد علی الاخنا	تصنیف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ
۳-افکار صوفیہ ترجمہ فکر الصوفی	تالیف عبدالخالق عبدالرحمٰن
۴-اردو ترجمہ ریاض الصالحین	تالیف ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
۵-قبروں پر مسجدیں اور اسلام	اردو ترجمہ تحذیر المساجد عن اتخاذ القبور مساجد (تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ)
۶-حج نبوی	ترجمہ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
۷-نماز تراویح	ترجمہ صلوٰۃ التراویح تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
۸-امام احمد بن حنبل کا دور ابتلا	ترجمہ محنۃ الامام احمد بن حنبل تحقیق ڈاکٹر نقش مصری
۹-احادیث ضعیفہ	ترجمہ الاحادیث الضعیفہ تصنیف علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰-اردو ترجمہ محمد بن عبدالوہاب — تالیف احمد بن عبدالغفور العطار
(یہ کتاب کم وبیش چالیس ہزار کی تعداد میں چھپی اور بکی)

۱۱-نماز نبوی — ترجمہ صلوٰۃ النبی ﷺ کما تراہا تالیف علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲-اسلامی عقائد — ترجمہ شرح العقیدہ الطحاویہ۔ تالیف ابن اعز الحنفی

۱۳-اردو ترجمہ الرد علی البکری — تالیف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۴-ترجمہ شرح عقیدہ واسطیہ

۱۵-اذکار مسنونہ — تالیف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ کتابوں میں سے بعض کتابیں بڑی ضخیم ہیں اور ان میں اکثر کئی کئی بار چھپ چکی ہیں۔ کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے پندرہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

ان کا ایک بہت بڑا کام یہ ہے کہ ''اصدق البیان'' کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر شائع کی جو چھ ضخیم جلدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دور صدارت میں کچھ عرصہ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے اور جمعیت اہل حدیث ضلع لائل پور کے ناظم بھی-----!

برصغیر کی عملی سیاست میں انہوں نے کبھی حصہ نہیں لیا' لیکن اس باب میں وہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر تھے اور برصغیر کی سیاست کے تحریکی دور میں انہی کے سیاسی نقطہ فکر کو صحیح قرار دیتے تھے۔

اب آیئے اخبار ''منہاج'' کی طرف!

۱۹۵۸ء میں ہم چند دوستوں نے مل کر سہ روزہ اخبار ''منہاج'' جاری کیا تھا۔ میں اس وقت اخبار ''الاعتصام'' کی ادارت پر مامور تھا۔ ''منہاج'' بھی مسلک اہل حدیث کا ترجمان تھا اور میں نے عارضی طور سے الاعتصام سے الگ ہو کر ''منہاج'' کی زمام ادارت سنبھال لی۔ مولانا صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کا مالی تعاون ''منہاج'' کو حاصل تھا۔ ایک دفعہ میں اسی سلسلے میں اوڈاں والے گیا اور مولانا صادق رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ٹھہرا۔ ان کے والد اور والدہ نے میرے ساتھ نہایت پیار کا برتاؤ کیا اور کھلانے پلانے میں اس قدر میرا خیال رکھا کہ مجھے احساس شرمندگی ہونے لگا۔ پرانے زمانے کے لوگ بلاشبہ بہت مخلص اور صاف دل تھے اور اپنے بچوں کے دوستوں سے بچوں کا سا سلوک روا رکھتے تھے۔ ایک رات میں وہاں رہا۔ صادق صاحب کے والد نے گھر میں کپڑے کی دکان کھول رکھی تھی۔ دوسرے دن واپس آنے لگا تو انہوں نے ازراہ کرم مجھے رضائی کے لئے سات آٹھ گز کپڑا دیا۔ بہت اچھا پھول دار کپڑا تھا۔ فرمایا اس کی ایک رضائی تمہارے بھائی صادق کو بنا کر دی ہے' ایک تم بنا لو۔ وہ رضائی ہم نے بنائی اور کئی سال میرے استعمال میں رہی۔ جب میں وہ رضائی دیکھتا یا اوڑھتا تھا تو صادق صاحب کے ماں باپ کی محبت کا یہ پہلو یاد آ جاتا تھا۔

۱۹۵۸ء ہی میں اپریل کا مہینہ تھا اور رمضان کے روزے۔ صادق صاحب دو مہینے سالانہ چھٹیوں پر تھے۔ ہم نے ''منہاج'' کی توسیع اشاعت کے لئے راولپنڈی جانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہم راولپنڈی اور بعض دیگر مقامات میں گئے اور میں نے ان کو بہترین رفیق سفر پایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہتر آدمی کے لئے ایک مجلس میں جن معیارات کا ذکر کیا تھا' ان میں ایک یہ ہے کہ سفر میں وہ اپنے ساتھی کا معاون اور خیر خواہ ہو اور اپنی ضرورت پر اس کی ضرورت کو ترجیح دیتا اور مقدم گردانتا ہو۔ سو میرے ساتھ صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کا سفر اور غیر سفر میں جو معاملہ رہا' اس پر میں خوش تھا اور ان کا شکر گزار۔

ہر شخص کے بارے میں ہر شخص کا ذاتی تجربہ اور اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ وہ اسی کے مطابق اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے' کسی کو اس سے اتفاق ہوتا ہے اور کسی کو اختلاف۔ میرا بھی اپنے دوست مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ذاتی تجربہ اور اس کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر ہے' میں نے اسی کے پیش نظر ان کے بارے میں لکھا ہے۔ میرے نزدیک ان کی تدریس اور ترجمے کی خدمات نہایت قابل قدر ہیں۔ انہوں نے مسلک سلف اور اہل حدیث کے زاویہ فکر کو اپنا رہنما اصول ٹھہرایا اور اس کی وضاحت بہت اچھے پیرائے میں کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اردو زبان کی خدمت بھی کی ہے۔ ان کا قلم محتاط اور لہجہ متوازن تھا۔ وہ صاف انداز اور مثبت اسلوب میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے تھے۔

اس جلیل القدر عالم دین' مشہور مدرس اور معروف مصنف و مترجم نے ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۶ فروری ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک کو فیصل آباد میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ نماز مغرب کے بعد جامعہ سلفیہ میں پڑھا گیا۔ یہ فقیر جنازے میں شامل تھا۔

اب چند الفاظ مولانا صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے بارے میں---!

ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹیاں اپنے گھروں میں آباد ہیں اور ماشاءاللہ سب بال بچوں والی ہیں--- بیٹوں کی تفصیل یہ ہے۔

۱- حبیب اللہ جاوید: گھی کارپوریشن کے ایک ادارے میں چیف انجینئر اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔

۲- عبدالرشید: ایک ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں انجینئر ہیں۔

۳- محمد اقبال تبسم: کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں انجینئر ہیں۔

۴- عبدالحفیظ مدنی: مدینہ یونیورسٹی میں حصول علم کرتے رہے ہیں۔

۵- شفقت وقار: جلد ساز ہیں۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی' ساندہ' لاہور

فہرست مضامین

جلد اوّل

كِتَابُ الصَّلَاةِ

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پیش لفظ

زیرِ نظر کتاب حدیثِ نبویؐ کے مشہور اور متداول مجموعے "مشکوٰۃ المصابیح کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں چھ ہزار دو سو چورانوے (۶۲۹۴) احادیثِ نبویؐ کا انمول ذخیرہ ہے جنہیں امام بغوی رحمہُ اللہ نے "مصابیحُ السُّنَّۃ" کے نام سے حدیث کی مشہور کتابوں صحاحِ ستہ، مؤطا امام مالک، مُسند امام احمد، مُسند امام شافعیؒ، سُنن بیہقی، سُنن دارمی اور دیگر کُتبِ احادیث سے منتخب کیا تھا۔ اس کے بعد امام ولی الدّین ابو عبداللہ خطیب التّبریزیؒ نے "مَصابیحُ السُّنَّۃ" کی تکمیل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کیا اور اس کا نام "مشکوٰۃُ المصابیح" رکھا۔ اس میں یہ واضح کیا کہ یہ حدیث فُلاں صحابیؓ سے مروی ہے اور یہ کہ حدیث فُلاں کتاب میں ہے نیز ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا۔

اس کتاب کی جمع و ترتیب نہایت عام فہم، سادہ اور فقہی انداز پر ہے تاکہ عامۃُ النّاس کو اس مختصر کتاب سے دینی مسائل کے بارے میں مکمل آگاہی ہو جن پر عمل پیرا ہو کر انہیں دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہو۔

"مشکوٰۃُ المصابیح" کے اردو تراجم اس سے پیشتر بھی ہو چکے ہیں۔ اس کی تفصیل کتاب کے ابتدائیہ میں موجود ہے۔ ان تراجم میں اُردو زبان کی سلاست اور روانی کا فقدان تھا نیز احادیث کے ضعف کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ شیخُ التفسیر و الحدیث استاذُ العلماء مولانا محمد صادق خلیل مدظلّہٗ العالی نے عوامُ النّاس کے مسلسل اور پیہم اصرار پر "مشکوٰۃُ المصابیح" کا اُردو ترجمہ کیا (جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے) تاکہ لوگ اس سے صحیح طور پر استفادہ کر سکیں۔ کتاب کے ترجمہ میں حتّی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام فہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے اور ضعیف رواۃ کی نشاندہی کرتے ہوئے اسماء و رجال کی مستند اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کئے گئے ہیں اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام یا اشکال ہے تو نہایت اختصار کے ساتھ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شروحِ احادیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی نقل کئے گئے ہیں اور احادیث کے متون میں آنے والی آیات کی تخریج بھی کی گئی ہے اور ان آیات کی ہر جلد کے آخر میں علیٰحدہ سے فہرست بھی دی گئی ہے۔ نیز مذہبی تعصّب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل پر بحث سے گریز کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کی عربی احادیث پر نہایت محنتِ شاقّہ سے اعراب لگائے ہیں اور ان اعراب کی تصحیح کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہے۔ اس کتاب کی نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور عربی احادیث کو اعراب لگانے کا کام اگرچہ انتہائی مشکل اور کٹھن تھا لیکن اللہ ربُّ العزّت کی توفیق اور فاضل مترجم شیخُ التفسیر و الحدیث مولانا محمد صادق خلیل کی کامل رہنمائی نے اسے آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے (آمین)

یہ عظیم کام یقیناً میرے لئے کسی سعادت سے کم نہیں۔ میں اللہ ربُّ العزّت کے حضور تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے توفیق دی اور یہ اہم علمی کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ میں استاذِ محترم جناب مولانا محمد صادق خلیل کا بھی ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر قدم پر میری راہنمائی کی۔

قارئینِ کرام سے میری گزارش ہے کہ وہ ترجمہ یا وضاحت میں اگر کوئی کمی محسوس کریں تو اس سے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

آخر میں میری قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ فاضل مترجم شیخُ التفسیر و الحدیث مولانا محمد صادق خلیل کیلئے بطورِ خاص دُعا فرمائیں کہ اللہ ربُّ العزّت انہیں صحت مند اور توانا رکھے تاکہ وہ اسی طرح دینِ اسلام کیلئے اپنے قلم سے جہاد کرتے رہیں۔

دینی و علمی ذوق رکھنے والے اصحاب کے لیئے ایک عظیم خوشخبری یہ ہے کہ مولانا موصوف قرآنِ پاک کی تفسیر مکمل کر رہے ہیں۔ اس تفسیر کی پہلی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں جہاں یہ تفسیر قدیم اور جدید تقاضوں کے عین مطابق ہے وہاں یہ فصاحت و بلاغت اور علمی مباحث کا لاجواب شاہکار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو اس عظیم علمی کام سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اس کتاب کی تکمیل میں میرے جن دوست احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے' میں ان کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں اور ان کے لیئے دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ ربُّ العزّت کے حضور یہ التجا ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے والدین' اہلِ خانہ اساتذہ کرام' تمام مسلمانوں اور جملۂ احباب کیلئے صدقہ جاریہ بنا دے نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے (آمین)

حافظ ناصر محمود انور

۱۴ اگست ۱۹۹۹ء

مکتبہ دارالسنۃ

لاہور۔ پاکستان

ابتدائیہ

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رُخِ برگِ گلاب
ہم نے تو گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جس طرح قرآنِ پاک وحیِ الٰہی ہے اسی طرح سنّتِ نبویہ بھی وحیِ الٰہی ہے' ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ترجمہ: "اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہشِ نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے یہ تو اللہ کا حکم ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔" (النجم:۴)

ان دونوں میں صرف یہ فرق ہے کہ قرآنِ پاک کے الفاظ اور معانی دونوں وحیِ الٰہی ہیں جبکہ سُنّتِ نبویہ کے معانی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب القاء ہوئے جبکہ اس کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور آپؐ اُن سے صحابہ کرامؓ کو آگاہ فرماتے رہے۔ قرآنِ پاک میں کثرت کے ساتھ ایسے نصوص موجود ہیں جو سُنّتِ نبویہ کو واجبُ الاتباع گردانتے ہیں اور جو شخص قرآنِ پاک کے احکامات پر عمل تو ضروری سمجھتا ہے لیکن سُنّتِ نبویہؐ سے روگردانی کرتا ہے' اسے واجبُ الاتباع تسلیم نہیں کرتا تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

ترجمہ: "جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔" (الحشر:۷)

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: "آپؐ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپؐ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کر دیں اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں' تب تک وہ مومن نہیں ہوں گے۔" (النساء:۶۵)

اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ جس طرح قرآنِ پاک کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس میں تغیّر و تبدّل ممکن نہیں' اسی طرح اللہ پاک نے سنّتِ نبویہؐ کی حفاظت کی ذِمّہ داری بھی لی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ترجمہ: "بیشک یہ نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔" (الحجر:۹)

پھر کس قدر ستم ظریفی ہے کہ قرآنِ پاک کو تو تغیر و تبدل سے محفوظ تسلیم کر لیا جائے لیکن سُنّتِ نبویہؐ کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جائے جبکہ صاف ظاہر ہے کہ جن راستوں سے قرآنِ پاک ہم تک پہنچا ہے ان ہی راستوں سے سُنّتِ نبویہ بھی ہم تک پہنچی ہے، تو قرآنِ پاک کو صحیح قرار دینا اور سُنّتِ نبویہؐ کے بارے میں غیر یقینی صورتِ حال کا اظہار کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

پس سُنّتِ نبویہؐ قرآنِ پاک کی تفسیر و توضیح ہے۔ غور کیجئے کہ دینِ اسلام کا اہم رکن نماز ہے۔ کیا نماز کی رکعات اور اس کے ادا کرنے کی کیفیت کا ذکر قرآنِ پاک میں مذکور ہے؟ اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم مجمل انداز میں قرآنِ پاک میں موجود ہے لیکن نصابِ زکوٰۃ اور کس قدر زکوٰۃ ادا کی جائے اس کی تفصیل احادیث میں ہے۔ اسی طرح بہت سے دیگر مسائل کی تفصیل قرآنِ پاک میں نہیں ہے۔ ان تمام تفاصیل کو جاننے کے لیئے ہمیں سُنّتِ نبویہ کی جانب رجوع کرنا ہو گا۔

اسی طرح قرآنِ پاک کی بعض آیات عام ہیں جب تک ان کی تخصیص نہ کی جائے حُکم واضح نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے بھی سُنّت کی ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں چور کی سزا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے لیکن ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے، اس کے بارے میں قرآنِ پاک خاموش ہے۔ سُنّتِ نبویہؐ میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ اس کا ہاتھ دستی کے جوڑ سے کاٹا جائے۔ اسی طرح قرآنِ پاک میں مردار کی حرمت کا ذکر ہے جبکہ سُنّتِ نبویہؐ نے اس عمومی حکم سے سمندر کے مردار کو مستثنیٰ قرار دیا ہے بایں ہمہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سُنّتِ نبویہ کا کچھ حصہ اگر قرآنِ پاک کی تشریح کرتا ہے اور مطلق کو مقید اور عام کو مخصوص بناتا ہے تو سُنّتِ نبویہؐ کا کچھ حصہ ایسا بھی ہے جس کو مستقل شریعت سے تعبیر کیا جاتا ہے، جیسا کہ آپؐ نے فرمایا کہ مقتول کی دیت قاتل کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں، اسی طرح آپ نے ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا بلکہ آپؐ نے دورِ نبوت میں جس قدر فیصلے فرمائے وہ سب شریعت ہیں اور ان پر ایمان لانا اور ان کی روشنی میں فیصلے کرنا ضروری ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ

ترجمہ: "(اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کے معلوم کرانے کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو۔" (النساء:۱۰۵)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تیئس سالہ دورِ نبوت میں جو احکام صادر فرمائے اور جو فیصلے کئے ان میں ہر لحظہ آپؐ کو اللہ پاک کی راہنمائی میسر رہی۔ تو پھر کیسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو اللہ پاک کے ارشادات نہ کہا جائے؟

گفتہ اُو گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

صحابہ کرامؓ اور سُنّتِ نبویہ ﷺ

جب ہم دورِ نبوت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو جب کوئی مسئلہ درپیش آیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے انہیں وحیِ الٰہی کے ذریعہ یا قرآنِ پاک سے استنباط کر کے مسئلہ بتا دیا۔ بعض صحابہ کرامؓ تو ایسے تھے جو اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے اکثر اوقات آپؐ کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپؐ کے ارشادات سنتے یا آپؐ کے افعال کا مشاہدہ کرتے، انہیں محفوظ کرتے۔ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً کے مصداق بات آگے پہنچا دیتے۔

صحابہ کرامؓ جنہیں شمعِ رسالتؐ کے پروانے کہلانے کا شرف حاصل ہوا اور براہِ راست انوارِ رسالت سے مستفیض ہونے کے مواقع میسر آئے نیز آپؐ کی رفاقت کی سعادت سے ہم کنار ہوئے۔ اُمتِ مسلمہ میں انہیں جو مقام حاصل ہے اور جس اعزاز سے انہیں نوازا گیا ہے، اُمّت کے دیگر افراد اس سے فروتر ہیں۔ ان کی عظمت کا اصل راز یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ افکار اور آپؐ کے ارشادات کو ہی نہیں بلکہ آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے تمام گوشوں سے پردہ کشائی فرما کر اُمّتِ مسلمہ کے لیئے ایک ایسا راستہ متعیّن فرمایا جس پر چل کر وہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق قابلِ رشک زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ گویا انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے جملہ امور کی ایسے پرکشش انداز میں عکاسی کی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیلات کو وَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی صحیح تعبیر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دینِ اسلام مکمل ہو چکا تھا۔ نہایت قلیل عرصہ میں عربستان کا صحراء اسلامی حکومت کے زیرِ نگیں تھا اور آپ نے حکم فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃُ العرب سے نکال دو۔ اب آپ کا وہ مشن شرمندہ تعبیر ہو گیا تھا جس کے لیئے آپؐ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد آپؐ نے محسوس کیا کہ اب میری زندگی کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے، تو آپؐ نے فرمایا:

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ نَبِیِّہٖ

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں کیساتھ وابستگی رکھو گے، تم گمراہی سے محفوظ رہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّت ہے (مالک)

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگرچہ ہر صحابی نے اپنی اقامت گاہ کی حدود میں جس قدر احکام اسے معلوم تھے انہیں بلاکم و کاست پہنچایا لیکن چند صحابہ کرام ایسے بھی تھے جو دیگر صحابہ کرامؓ سے زیادہ علم و معرفت رکھتے تھے۔ ان میں عمرؓ انسؓ علیؓ بن ابی طالب، عائشہ صدیقہؓ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مسعودؓ زید بن ثابتؓ ابوہریرۃؓ اور ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہم شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مروی احادیث دیگر صحابہ کرامؓ سے زیادہ ہیں۔ اس سلسلہ میں ابنِ عباسؓ نے بھی کثرت کے ساتھ احادیث بیان کی ہیں، اگرچہ وہ احادیث جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، ان کی تعداد بیس سے متجاوز نہیں ہے لیکن انہوں نے صحابہ کرامؓ سے کثرت کے ساتھ احادیث اخذ کیں اور انہیں بیان کیا ہے یہاں تک کہ ان کا شمار اہلِ علم صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔ فہمِ قرآن

اور استنباط میں انھیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ اسی وجہ سے وہ ترجمان القرآن کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے علم و فہم کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ان کی مرویات زیادہ تر مرسل ہیں لیکن صحابی کی بیان کردہ مرسل روایت بھی بالاتفاق حجت ہیں' اس لیئے کہ صحابہ کرامؓ خصوصیت کے ساتھ احادیث نبویہ کے بیان میں نہایت محتاط واقع ہوئے ہیں اور ان سے کذب بیانی کے احتمال کا امکان نہیں ہے۔ محدثین کرامؒ کا اس پر اتفاق ہے۔

صحابہ کرامؓ احادیث بیان کرنے میں نہایت محتاط تھے۔ چنانچہ ابوبکر صدیقؓ اپنے دور خلافت میں احادیث بیان کرنے والوں سے کہتے تم اس حدیث پر گواہ لاؤ یا سزا کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ اگر کوئی مسئلہ پیش آ جاتا جس کے بارے میں انھیں علم نہ ہوتا تو صحابہ کرامؓ کو جمع کرتے اور ان سے دریافت کرتے جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وراثت میں دادی کو کتنا حصہ دیا ہے؟ چنانچہ مغیرہؓ بن شعبہ نے بیان کیا' آپؐ نے اسے چھٹا حصہ ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے استفسار کیا' تیرے علاوہ بھی کوئی اس کا علم رکھتا ہے؟ اس پر محمدؓ بن مسلمہ کھڑے ہوئے' انھوں نے مغیرہؓ بن شُعبہ کی تصدیق کی۔ اطمینان حاصل کرنے پر ابوبکر صدیقؓ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ یہی حال عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ وہ بھی صحابہ کرامؓ سے مطالبہ کرتے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرتے ہوئے کوئی حدیث بیان کرتے۔ مقصود یہ تھا کہ کہیں کسی قول کی نسبت غلط طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نہ ہو جائے اور آپؐ کے فرمودات عالیہ دیگر لوگوں کے اقوال کے ساتھ اختلاط نہ ہو جائے چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

ابو موسیٰ اشعریؓ نے عمرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر ان سے ملاقات کے لیئے تین بار اجازت طلب کی۔ جب انھیں اندر جانے کی اجازت نہ ملی تو وہ واپس چلے گئے۔ عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انھوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا کہ تم واپس کیوں چلے گئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی کے گھر جانے کے لیئے تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ اس پر عمرؓ نے انھیں ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا۔ آپ اپنی اس بات پر دلیل پیش کیجئے وگرنہ سزا کے لیئے تیار رہیں۔ چنانچہ وہ ان کی تند و تیز باتیں سن کر مسجدِ نبویؐ گئے۔ وہاں انصار کی مجلس جمی ہوئی تھی' انھیں ابوموسیٰ اشعریؓ نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ انھوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو مطمئن کرتے ہوئے کہا' ہم میں کم عمر والا انسان آپ کی پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ ابو سعید خُدریؓ اٹھے۔ انھوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کے قول کے حق میں گواہی دی۔ عمرؓ نے گواہی سننے کے بعد ابو موسیٰ اشعریؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ہم تجھے متہم قرار نہیں دیتے' تاہم حدیثِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان کرنے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب نہ ہو جائیں جو آپؐ نے ارشاد نہیں فرمائیں مزید یہ کہ ذخیرہ احادیثِ نبویہؐ کو تحفظ حاصل رہے۔

تابعین اور تبع تابعین کے دور میں احادیثِ نبویہؐ کے بارے میں احتیاط

دورِ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی صحابہ کرامؓ کی روش پر چل کر احادیث کے بیان کرنے

میں خاصا محتاط انداز اختیار کیا اور احادیث کی تفتیش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ تابعین میں فقہاءِ سبعہ کی خدمات جلیلہ نا قابلِ فراموش ہیں۔ انھوں نے احادیث کو اپنے شاگردوں تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ انہوں نے جب کسی شخص سے حدیث لی تو اس کی تحقیق میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ چنانچہ دوسری تیسری صدی ہجری میں محدّثین نے شدید محنت کرتے ہوئے علمی احادیث کے حصول کے لیئے دور دراز کے سفر کیئے اور رجال کی معرفت میں خندہ پیشانی کے ساتھ سفری صعوبتوں کو برداشت کیا تاکہ صحیح اور منکر احادیث میں امتیاز حاصل ہو۔ نیز ناقلینِ حدیث کے احوال سے واقفیت ہو تاکہ عادل ثقہ رواۃ سے احادیث اخذ کی جائیں اور مجروح غیر ثقہ رواۃ سے احادیث نہ لی جائیں بلکہ ان سے مروی' باطل اور موضوع احادیث سے اُمّتِ مسلمہ کو خبردار کیا جائے اور صحیح روایات کو ضعیف روایات سے الگ کیا جائے۔

تمام محدّثین میں سے سب سے زیادہ محتاط امام بخاریؒ ہیں' جنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف میں ہرگز کوتاہی نہ کی۔ نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ تحقیق و تفتیش کی چھلنی میں مُنقّح اور مُھذّب کرنے کے بعد احادیثِ صحیحہ کا ایک نادر مجموعہ پیش کیا اور اس طرح اُمّتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم کیا۔ البتہ طوالت سے گریز کرتے ہوئے اور اختصار کے دامن کو تھامتے ہوئے کثیر احادیثِ صحیحہ کو اس کتاب میں شامل نہیں کیا۔ اس لیئے کہ ان کا مقصد صحیح احادیث کا استیعاب نہ تھا۔ دراصل انہوں نے ایک بُنیاد فراہم کر دی ہے کہ اس کی روشنی میں مجموعہ احادیث مرتب کیئے جائیں اور جو احادیث ان کے مجموعہ میں ہیں ان کے بارے میں تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ مجموعہ کے ماسویٰ احادیث کی تحقیق کی جائے۔ چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

مَا اَدْخَلْتُ فِیْ کِتَابِی الْجَامِعُ اِلاَّ مَا صَحَّ وَ تَرَکْتُ مِنَ الصِّحَاحِ حَتّٰی لاَ یَطُوْلَ

" میں نے اپنی کتاب " اَلْجَامِعْ" میں صرف صحیح احادیث ذکر کی ہیں بلکہ طوالت سے گریز کرتے ہوئے صحیح احادیث کے کثیر مجموعہ کو ذکر نہیں کیا" (ھدیُ السّاری صفحہ۷)

نیز فرماتے ہیں:

اَحْفَظُ مِائَۃَ اَلْفِ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ وَ اَحْفَظُ مِائَتَیْ اَلْفِ حَدِیْثٍ غَیْرُ صَحِیْحٍ

" مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث یاد ہیں جبکہ دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں بھی مجھے یاد ہیں (ھدی الساری صفحہ ۴۸۷)

امام بُخاری رحمۃُ اللہ کی احتیاط کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنی تالیف " صَحِیْح بُخَارِیْ" میں مکررات کے حذف کے ساتھ تقریباً" چار ہزار (۴۰۰۰) احادیث ذکر کی ہیں۔ اس لیئے کہ صحتِ حدیث کی جو شرائط انہوں نے متعیّن کی ہیں ان کی روشنی میں صرف اس قدر احادیث پوری اترتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس کتاب کا نام

" اَلْجَامِعُ الصَّحِیْحُ الْمُسْنَدُ مِنْ اَخْبَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ سُنَنِہٖ وَ اَیَّامِہٖ"

رکھا۔ اللہ پاک نے اس کتاب کو دیگر تمام کتابوں پر صحت کے لحاظ سے ایسا بلند مقام عطا فرمایا کہ قرآنِ پاک کے بعد بخاری شریف کو تمام کُتب پر فضیلت حاصل ہے۔

امام بُخاریؒ اور دیگر محدّثین رحمھم اللہ اس حدیث کے مصداق ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ میری اُمّت میں

سے کچھ لوگ حق کو بلند رکھنے کے لیئے تادم زیست مال و جان کی قربانی پیش کرتے رہیں گے۔

دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ قیامت تک ایسے لوگ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔

اس لحاظ سے اگر جماعتی سطح پر کہیں دینِ اسلام کی نشر و اشاعت اور کتاب و سُنّت کے فروغ کے لیئے کام نہیں ہو رہا اور بعض افراد اس مبارک کام میں لگے ہوئے ہیں تو وہ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ وسائل کے فقدان کے باوجود کمر ہمت باندھ کر اپنی بساط کے مطابق نہایت بے باکانہ انداز میں اظہارِ حق میں فدائیت کے جذبہ کے ساتھ سرشار ہو کر رواں دواں ہیں اور نہایت گمنامی کے انداز میں منفعت بخش اور آرام دہ مشاغل کو ترک کر کے اخروی سعادتوں کے حصول کے لیئے محو ناؤ و نوش ہیں۔ شہرت سے کوسوں دور ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ شہرت ایک فریب سراب ہے یا نقش بر آب۔

دراصل یہی لوگ علم و حکمت کے سرچشمے ہیں اور مبارک باد کے مستحق ہیں' وہ اللہ کی مخلوق کو جہالت کی پر فریب وادیوں سے دور کرنے کے لیئے ہمہ وقت بے قرار رہتے ہیں۔ ان کے دل کتاب و سُنّت کے ساتھ گہرا انہماک رکھنے کی وجہ سے روشن ہیں۔ اگرچہ ان کا ظاہری لباس میلا کچیلا اور پیوند لگا ہوا ہے۔ وہ علمی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور اس لیئے شہرت کو پسند نہیں کرتے کہ اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کتاب و سُنّت کی محویت میں سربرآوردہ ہیں۔

ے ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما!

اگرچہ ہر گروہ سمجھتا ہے کہ وہ اس حدیث کا مصداق ہے۔ لیکن اس حقیقت کے اظہار میں ہرگز شک و شبہ نہیں کہ اس حدیث کے اصل مصداق صرف وہی لوگ ہے جو قرآن و سُنّت پر صحیح طور سے عمل پیرا ہیں خواہ وہ مدارسِ دینیہ کی صورت میں شمعِ اسلام کو فروزاں کئے ہوئے ہیں یا کتاب و سُنّت کی تبلیغ میں شب و روز رواں دواں رہتے ہیں اور عوامُ النّاس کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیئے دشوار گذار گھاٹیوں' پہاڑوں' ریگستانوں اور سمندری راستوں کو عبور کرتے ہوئے صرف اللہ کی رضا کے لیئے' اللہ کے دین کی سربلندی کے لیئے نہایت بے تابی اور بے باکی کے ساتھ شگفتہ انداز میں اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں یا تصنیف و تالیف کے چمنستان میں گلہائے رنگارنگ سے اس کے حسن و جمال میں دلکشی اور دلربائی کو ایسے دلنشین انداز میں ثبت فرما رہے ہیں کہ ان کی شادابی و ترو تازگی پر کبھی پژ مردگی سایہ افگن نہیں ہوتی اور ان کی شگفتگی پر خزاں کا موسم اثر انداز نہیں ہوتا۔ وہ جن روح پرور معانی کو زیب اوراق بنا رہے ہیں وہ قطعی طور پر آورد سے پاک ہیں' تصنع اور بناوٹ سے خالی ہیں۔

ے کش بہ تیغِ ستم والہانِ سُنّت را
نکردہ اند بجز پاسِ حق گناہے دِگر

ے ہوتے ہوئے مصطفٰیؐ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و قرار

یہی وجہ ہے کہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت، اس کی نشرو اشاعت اور محبت میں یہ لوگ گویا سبقت لے گئے ہیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:

" ایک جلیلُ القدر محدّث سے جب پوچھا گیا کہ انہیں عِلم حدیث سے اس درجہ شوق کیوں ہے؟ تو انہوں نے کہا ' اس لیئے کہ اس میں بار بار قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا جملہ آتا ہے۔ اور اس طرح اس اسم گرامی کے ذکر اور اس پر درود و صلوٰۃ عرض کرنے کی تقریب ہاتھ آ جاتی ہے۔"

ے بہ قول مصطفےٰ زائر زرائے دیگراں ما ندم
شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سالہ زندگی ارشاد اللہ ربُّ العزّت کے اس ارشادِ مبارک کے تحت گزری: قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ

" میں تو ان احکام کی تابعداری کرتا ہوں جن کی میری جانب وحی ہوتی ہے۔" (الاعراف: ۲۰۳)

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات دراصل اللہ ہی کے فرمودات ہیں، آپؐ کی عملی زندگی اللہ کی منشاء کے تابع تھی۔ نیز جس طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قرآنِ پاک محفوظ ہے اسی طرح آپؐ کی زندگی کے تمام مشاغل کی عکاسی احادیثِ صحیحہ میں موجود ہے۔ یعنی آپؐ ایسا سورج ہیں جو غروب نہیں ہوگا۔ جب کہ آپؐ سے پہلے پیغمبروں کے اقوال اور افعال غیر محفوظ ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلَاءِ لَا تَغْرُبُ

" آپ سے پہلے تمام سورج غروب ہو گئے، لیکن آپ ایسے سورج ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اُفق پر چمکتا رہے گا۔ کبھی غروب نہ ہو گا۔

احادیث کی حفاظت کے لیئے اللہ پاک نے ہر دور میں خصوصیات کے ساتھ ایسے لوگوں کا انتظام فرمایا، جنہوں نے احادیثِ مبارکہ کی اشاعت اور حفاظت میں غیر معمولی فدائیت کا ثبوت پیش کیا۔ انہوں نے اپنی مستعار زندگی کو اس سعادت کے لیئے وقف کر دیا اور جب بھی کسی شخص نے کہا ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو اس پاک طینت گروہ نے فوراً" کہا ' ہم بلا اسناد کسی حدیث کو تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا۔ ہم میں اور دیگر جماعتوں میں یہی فرق ہے کہ ہم کسی شخص کی بات کو بغیر صحیح سند کے تسلیم نہیں کرتے۔

عبداللہؒ بن مبارک کا مشہور قول ہے کہ اسناد معلوم کرنا دینِ اسلام کا حصّہ ہے۔ " اگر اسناد کا علم معرض وجود میں نہ آتا تو ہر شخص جو چاہتا اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کر دیتا۔"

یہی وجہ ہے کہ محدثینِ رجال کی معرفت میں سب سے آگے ہیں اور اسانید کے اہتمام میں سَر بَر آوردہ ہیں اور جرح و تعدیل کی واقفیت میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صحیح اور معلول احادیث کے طرق سے خوب

آشنا ہیں۔ انھوں نے شبانہ روز محنت کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احادیث کے حفظ و ضبط میں اپنی توانائی کو صرف کیا اور اس مشن کی تکمیل میں اپنی قیمتی عمریں کھپا دیں۔ کتاب و سُنّت کو عوام تک پہنچانے میں جہاں مساجد کو تبلیغ کا مرکز رشد و ہدایت بنایا وہاں مدارس دینیہ کا اجراء کر کے اسلامی تعلیمات کی ضوفشانیوں سے بقعہ عالم کو منور کیا۔

کتاب کے مقدمہ کی تنگ دامانی کا تقاضا ہے کہ اختصار کیا جائے۔ اس لیئے تفصیل سے کنارہ کشی کرتے ہوئے قارئین کو چند ضروری اور اہم معلومات سے آگاہ کرنا ہے تاکہ "مَصَابِیْحُ السُّنَّۃ" کے مؤلف امام بغویؒ اور مِشْکوٰۃُ الْمَصَابِیْح کے مصنّف امام تبریزیؒ کے بارے میں کچھ آگاہی ہو۔

خیال رہے کہ پہلی صدی ہجری سے لے کر اب تک کُتبِ حدیث کی تدوین کے سلسلہ میں بہت کام ہوا ہے۔ بعض ائمہ حدیث نے صرف اور صرف صحیح احادیث کا مجموعہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جب کہ دیگر ائمہ نے صحیح، ضعیف اور اقوال صحابہؓ کا ذخیرہ مرتب کیا اور بعض ائمہ نے صرف موضوع حدیثیں ڈھونڈ کر ان کو جمع کر کے عظیم کام کیا تاکہ لوگ ان احادیث سے دور رہیں۔ بعض نے رجال پر کتابیں تحریر کیں۔ بہرحال فنِ حدیث میں اس وقت تک نہایت مفید کام ہوا اور بیشمار کتابیں شائع ہو کر بازار میں دستیاب ہیں جس شخص نے بھی فنِ حدیث کی خدمت کے جذبۂ صادقہ سے اپنے قیمتی اوقات کو صرف کیا ہمارے لیئے ضروری ہے کہ اس کے علمی کام کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اس سے استفادہ کریں اور اس شخص کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

تعارف : امام بغویؒ
مؤلف : مصابیح السُّنّۃ

مؤلف کا نام :

مصابیح السُّنّہ کے مؤلف کا نام حُسین بن مسعود الفراء البغویؒ ہے۔ آپ امام محی السُّنّہؒ کے نام سے مشہور تھے۔

محیُ السُّنّۃ کہنے کی وجہ تسمیہ :

امام صاحب نے جب حدیث کی کتاب شرحُ السُّنّہ مکمل کی تو آپ کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے انہیں فرمایا، تم نے میری احادیث کی شرح کر کے میری سنت کو زندہ کیا ہے۔"

تاریخِ پیدائش و وفات :

امام محیُ السُّنّہ کی تاریخ پیدائش جمادی الاول ۴۳۳ھ ہے۔ آپ کی وفات ۵۱۰ھ میں ہوئی۔

شیوخ :

امام سبکیؒ نے طبقاتِ شافعیہ میں بہت سے علماء کا تذکرہ کیا ہے جن سے امام محیُ السُّنّہؒ نے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

ان میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

☆ ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی بن احمد ابو صالح نیساپوری۔
☆ حُسین بن محمد' ابو علی نیساپوری شافعی آپ خراسان کے قاضی اور مشہور فقیہ تھے۔
☆ عبدالباقی بن یوسف بن علی بن صالح بن عبدالملک مراغی شافعی۔ آپ نیساپور کے مفتی اور مشہور فقیہ تھے۔
☆ علی بن یوسف الجوینی۔ آپ شیخِ حجاز کے نام سے مشہور تھے۔

تلامذہ:

☆ اسعد بن احمد بن یوسف بن احمد بن یوسف۔
☆ الحسن بن مسعود البغوی آپ امام بغوی کے بھائی تھے۔
☆ عمر بن حسن بن حسین رازی۔ آپ مشہور امام رازیؒ کے والد تھے۔

امام بغویؒ کی تالیفات:

مصابیح السنہ کے علاوہ امام صاحب کی مشہور تالیفات درج ذیل ہیں۔

☆ تَفْسِيْرُ مَعَالِمُ التَّنْزِيل
☆ شَرْحُ السُّنَّه
☆ اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْن
☆ التَّهْذِيْبُ فِى الْفِقْهِ عَلَى الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيّ
☆ الكِفَايَةُ فِى الْقِرَاْةِ
☆ شَرْحُ الْجَامِعُ لِلتِّرْمِذِيّ

مصابیح السُّنَّہ کی ترتیب:

مصابیح السُّنَّہ کے مؤلف امام محی السُّنہؒ نے اس کتاب کے ابواب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل میں صرف صحیح احادیث کو ذکر کیا اور دوسری فصل میں حسن درجہ کی حدیثیں ذکر کی ہیں لیکن یہ فصل ضعیف اور منکر احادیث سے بھی خالی نہیں ہے۔

امام موصوف نے اختصار ملحوظ رکھتے ہوئے اور ائمہ حدیث کی نقل پر اعتماد کرتے ہوئے اسانید کے حذف کے ساتھ ساتھ ائمہ حدیث کی کتب کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

(نوٹ) ان کے احوال جاننے کے لیئے مزید تفصیل تذکرۃ الحفّاظ جلد ۴ صفحہ ۵۴۔ ۵۵ ملاحظہ کریں۔

تعارف : امام تبریزیؒ
مؤلف : مشکوٰۃ المصابیح

تاریخ پیدائش و وفات :

آپ کی صحیح تاریخِ ولادت کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا۔ کُتبِ تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ۷۳۷ھ میں اس کتاب کی تسوید سے فارغ ہوئے۔

مؤلف کا نام :

امام شیخ ولی الدّین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخَطِیْب التّبریزی آپ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدّث ہیں۔

اسلوبِ تالیف :

امام صاحب نے مصابیح السُّنہ کی تکمیل کرتے ہوئے اس صحابی کا نام ذکر کیا جس سے حدیث مروی تھی اور واضح کیا کہ یہ روایت حدیث کی فُلاں کتاب میں مذکور ہے۔ نیز ہر باب میں عام طور پر تیسری فصل کا اضافہ کیا جس میں ذکر کردہ احادیث، حسن اور ضعیف درجہ کی ہیں۔ اس فصل میں بھی مرفوع احادیث ذکر کرنے کا التزام نہیں ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے اقوال بھی کہیں کہیں ذکر ہوتے ہیں۔

مشکوٰۃُ المصابیح کی وجہ تسمیہ :

مشکوٰۃ دیوار میں لگے اس طاقچہ کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ تشبیہ کی صورت یہ ہے جس طرح طاقچہ میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح مَصَابِیْحُ السُّنَّہ کو مشکوٰۃ میں رکھ دیا گیا ہے۔

تصانیف :

امام تبریزیؒ کی تالیفات میں سے ہم تک صرف مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح اور اَلْاِکْمَال فِیْ اَسْمَآءِ الرِّجَال پہنچی ہیں۔

مِشکٰوۃُ المَصَابیح کی شروح

مشکوٰۃ کی متعدّد شروح ہیں۔ ان کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ اَلکَاشِفُ عَنْ حَقَائِقِ السُّنَن : یہ استاذ علامہ حسن بن محمد طِیبیؒ کی تالیف ہے۔ یہ شرح تمام شروح سے زیادہ

نفیس اور مفید معلومات پر مشتمل ہے لیکن غیر مطبوع ہے۔
۲۔ مِرْقَات: یہ علامہ ملا علیؒ بن سلطان محمد القاری کی تالیف ہے۔
۳۔ اَشْعَةُ اللَّمْعَات: یہ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی کی تالیف ہے اور فارسی زبان میں ہے۔
۴۔ اَلتَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح: یہ علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ کی تصنیف ہے اور چار جلدوں پر مشتمل ہے لیکن یہ شرح غیر مکمل ہے۔

۵۔ مِشْکٰوۃ شَرح علامّہ البانی: موجودہ صدی کے مشہور محدّث اور فنِّ رجال میں ماہر علامّہ ناصر الدین البانی حَفِظَهُ اللّٰه نے تین جلدوں میں اس کی شرح کی ہے بالخصوص احادیث کی تخریج اور بخاری، مسلم کے علاوہ دیگر محدّثین کی بیان کردہ روایات پر صحت اور ضعف کا حکم لگایا ہے۔

۶۔ تَنْقِیْحُ الرُّوَاۃ فِیْ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْمِشْکٰوۃ: یہ علامہ احمد حسنؒ دہلوی کی تصنیف ہے انہوں نے احادیث کی تخریج کا اہم کام سرانجام دیا ہے۔ بحمد اللہ یہ کتاب دارالدعوۃ السلفیہ لاہور کی مساعی سے طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔
۷۔ مِرْعَاۃُ الْمَفَاتِیْح: اسے علامہ شیخ ابوالحسن عُبید اللہ رحمانی حَفِظَهُ اللّٰه نے مرتب فرمایا ہے۔ یہ شرح نہایت اہم تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔ غالباً اس قسم کی قیمتی معلومات مشکٰوۃ کی دیگر شروح میں نہیں ہیں۔ بعض لوگوں نے فقہاءِ محدّثین کے مسلک کے خلاف جو اعتراضات کئے ہیں، اس کتاب میں ان کا جواب مدلّل انداز میں احسن پیرایہ کے ساتھ دیا گیا ہے۔

مشکٰوۃ المصابیح کے اردو تراجم

۱۔ الترّحمة المهدة الی مَنْ یُّرید ترجمة المشکوه: شیخ عبدالاولؒ بن شیخ عبداللہؒ غزنوی متوفی ۱۳۳۱ھ نے سب سے پہلے مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ بین السطور مع الحواشی ہے اور بازار میں دستیاب ہے۔
۲۔ تَرجمہ مشکٰوۃُ الْمَصَابِیح: یہ مولانا محمد اسمٰعیلؒ اور مولانا محمد سلیمان کیلانیؒ کا ترجمہ ہے۔ اس کے حاشیہ پر نہایت اہم معلومات ہیں۔ عوام ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔
اس کے علاوہ شیخ عبدالوہاب صدری ملتانیؒ، شیخ عبدالتواب ملتانیؒ، شیخ ابوالحسن سیالکوٹی اور شیخ عبدالسّلام بَستوی نے بھی اس کتاب کے اردو ترجمے کئے ہیں۔ نیز انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ۱۸۰۹ء میں کلکتہ میں ہوا۔
بَارَکَ اللّٰهُ فِیْ مَسَاعِیْهِمْ

کچھ اس کتاب کے ترجمہ سے متعلق

مشکٰوۃ شریف کے انتخاب کی وجہ دراصل عوام النّاس کا مسلسل اور پیہم اصرار ہے۔ بعض احباب اور تلامذہ نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کتاب کو اُردو کا لباس پہنا کر شائع کروں تاکہ عوام الناس اس سے صحیح طور پر استفادہ

کر سکیں۔ ان کے اصرار کے ساتھ ساتھ میں نے بھی اس مسئلہ پر حقیقت پسندانہ انداز سے غور کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ اگرچہ کام خاصا طویل اور دشوار ہے' تاہم اس علمی کام کو سرانجام دیا جائے' انکار نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کے باوجود اس مبارک کام کا آغاز کر دیا۔ حتی المقدور کوشش کی کہ ترجمہ سلیس اور مقصود پر حاوی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث کے ضعف کو واضح کیا۔ نیز ضعیف راوی کی نشاندہی کی اور جو حدیثیں ضعیف سند کے ساتھ ہیں' جب ان کے متابعات اور شواہد موجود ہیں تو میں نے ان کو بھی صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح احادیث کا ترجمہ اگر واضح ہے اور قارئین آسانی کے ساتھ اس سے مستفید ہو سکتے ہیں تو میں نے اس کی مزید وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہاں اگر کسی حدیث میں ابہام اشکال یا اجمال ہے تو نہایت اختصار کے ساتھ علیحدہ سے اس کی وضاحت کی ہے۔ ائمہ کرام کے اختلافات' اور مذاہب بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کتابُ اللہ اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں جس مسلک کو صحیح سمجھا' دیانتداری کے ساتھ اس کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے اور پوری کوشش کی گئی کہ حدیث کا مفہوم پردہ خفا میں نہ رہے لیکن ضعیف حدیثوں کے ضُعف کے سوا ان کے مطالب پر بحث کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے ترک کر دیا ہے' اس لیئے کہ ضعیف حدیثیں تو اس لائق نہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ اس لئے کہ ان کی نسبت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب درست نہیں۔

ے چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم'
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ وہ ترجمہ اور وضاحت میں جو کمی یا غلطی محسوس کریں' ہمیں اس سے آگاہ کریں۔ ہمیں اپنی کم علمی اور بے مائیگی کا اعتراف ہے۔ اِن شآءَ اللہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی صحیح راہنمائی کی روشنی میں ازالہ کیا جائے گا۔ تاہم ترجمہ اور وضاحت میں احتیاط کے دامن کو تھامے رکھا ہے اور مذہبی تعصب سے بالا تر رہ کر اس مبارک کام کو سرانجام دیا ہے۔ اللہ پاک اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیئے توشۂ آخرت بنائے نیز دنیا سے رخصتی کے وقت زبان پر کلمۂ شہادت کا ورد ہو۔ اور رہتی دنیا تک عوام و خواص اس سے مستفید ہوتے رہیں۔

ے اُمید ہست دمِ مرگ از لب توفیق!
بر آید اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ!

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

محمد صادق خلیل
۱۲ اگست ۱۹۹۹ء
مدیر ضیاءُ السُّنۃ
فیصل آباد۔ پاکستان

مُقَدِّمَةُ الإِمَامِ التَّبْرِيْزِيِّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ شَهَادَةً تَكُوْنُ لِلنَّجَاةِ وَسِيْلَةً ، وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كَفِيْلَةً ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِىْ بَعَثَهٗ وَطُرُقُ (وَحَالِ) اْلاِيْمَانِ قَدْ عَفَتْ آثَارُهَا ، وَخَبَتْ اَنْوَارُهَا ، وَوَهَنَتْ اَرْكَانُهَا ، وَجُهِلَ مَكَانُهَا ، فَشَيَّدَ صَلَوٰاتُ اللهِ وَسَلاَمُهٗ عَلَيْهِ مِنْ مَّعَالِمِهَا مَا عَفٰى ، وَشَفٰى مِنَ الْعَلِيْلِ فِىْ تَاْيِيْدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا ، وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا ، وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا .

اَمَّا بَعْدُ ، فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ لاَ يَسْتَتِبُّ اِلاَّ بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِّشْكَاتِهٖ ، وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللهِ لاَ يَتِمُّ اِلاَّ بِبَيَانِ كَشْفِهٖ ، وَكَانَ «كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ» ـ الَّذِىْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ ، قَامِعُ الْبِدْعَةِ ، اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدِنِ الْفَرَّاءُ الْبَغْوِيُّ ، رَفَعَ اللهُ دَرَجَتَهٗ ـ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِىْ بَابِهٖ ، وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا وَلَمَّا سَلَكَ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ ، وَحَذَفَ الْاَسَانِيْدَ ؛ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ ، وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ ـ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ ـ كَالْاِسْنَادِ ، لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اِعْلاَمٌ كَالْاِغْفَالِ ، فَاسْتَخَرْتُ اللهَ تَعَالٰى ، وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ [فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ ، كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ ، وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ] مِثْلَ اَبِىْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ ، وَاَبِى الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ ، وَاَبِىْ عَبْدِ اللهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسِنِ الْاَصْبَحِيِّ ، وَاَبِىْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ ، وَاَبِىْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلِ الشَّيْبَانِيِّ ، وَاَبِىْ عِيْسٰى مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى التِّرْمِذِيِّ ، وَاَبِىْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنِ الْاَشْعَثِ

السِّجِسْتَانِيّ ، وَأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيّ ، وَأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَاجَهْ الْقَزْوِيْنِيّ، وَأَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيّ ، وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيّ ، وَأَبِيْ بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيّ ، وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِيْنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيّ ، وَغَيْرِهِمْ، وَقَلِيْلٌ مَّا هُوَ.

وَإِنِّيْ إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيْثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّيْ أَسْنَدْتُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ، وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ. وَسَرَدْتُّ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا، وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيْهَا، وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِباً عَلٰى فُصُوْلٍ ثَلَاثَةٍ:

أَوَّلُهَا: مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا، وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ؛ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ .

وَثَانِيْهَا: مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ

وَثَالِثُهَا: مَا اشْتَمَلَ عَلٰى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُّلْحَقَاتٍ مُّنَاسِبَةٍ مَّعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُوْراً عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ

ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَّ حَدِيْثاً فِيْ بَابٍ؛ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ أُسْقِطُهُ. وَإِنْ وَّجَدْتَّ آخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوْكاً عَلَى اخْتِصَارِهِ، أَوْ مَضْمُوْماً إِلَيْهِ تَمَامُهُ؛ فَعَنْ دَاعِيْ اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ. وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ، وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِيْ؛ فَاعْلَمْ أَنِّيْ بَعْدَ تَتَبُّعِيْ كِتَابَيِ «الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ» لِلْحُمَيْدِيّ ، وَ«جَامِعِ الْأُصُوْلِ» ؛ إِعْتَمَدْتُّ عَلٰى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا.

وَإِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافاً فِيْ نَفْسِ الْحَدِيْثِ؛ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيْثِ، وَلَعَلِّيْ مَا اطَّلَعْتُ عَلٰى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَقَلِيْلاً مَّا تَجِدُ أَقُوْلُ: مَا وَجَدْتُّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الْكُتُبِ الْأُصُوْلِ، أَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِيْهَا. فَإِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسِبِ الْقُصُوْرَ إِلَيَّ لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ، لَا إِلٰى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ [اللّٰهُ] قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ، حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ. رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ، وَأَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ.

وَلَمْ آلُ جُهْداً فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ. وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْإِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُّ.

وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ غَيْرِهِمَا ؛ بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِباً . وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِى الْاُصُوْلِ ؛ فَقَدْ قَفَّيْتُهُ فِيْ تَرْكِهِ ، اِلاَّ فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ . وَرُبَمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً ، وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ . فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ ، اَحْسَنَ اللهُ جَزَاءَكَ . وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ : «مِشْكَاةُ الْمَصَابِيْحِ» .

وَاَسْاَلُ اللهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ ، وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهُ ، وَاَنْ يَّنْفَعَنِىْ فِى الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ، وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ . حَسْبِىَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ . وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ الْعَلِيِّ الْحَكِيْمِ

مقدمہ امام تبریزیؒ

بسم اللہ الرحمانِ الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہم اللہ کی اپنے نفسوں کے شراور اپنے برے اعمال سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی جس شخص کو ہدایت عطا فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف (ایک) اللہ ہی معبودِ برحق ہے' ایسی گواہی جو نجات کا سبب اور درجات کی بلندی کی ضامن ہو اور میں اس بات کی (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے ان کو مبعوث فرمایا جب کہ ایمان کے راستوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور ان کی روشنی بجھ گئی تھی اور ان کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور ان کی جگہ کا کوئی پتہ نہ تھا۔ پس رسولُ اللہ صلوٰتُ اللہ و سلامہ علیہ نے مٹے ہوئے نشانات کو اجاگر فرمایا اور کلمۂ توحید کی تائید کرتے ہوئے ان لوگوں کو نجات عطا کی جو تباہی کے کنارے پر کھڑے تھے اور ان لوگوں کے لیئے ہدایت کے راستوں کو روشن فرمایا جو ان پر چلنے کا ارادہ رکھتے تھے اور ان لوگوں کو سعادت کے خزانوں سے روشناس کرایا جو ان کو اپنی ملکیت میں لانے کے لیئے کوشاں تھے۔

امّا بعد! بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس علم کی پیروی نہ کی جائے جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکوٰۃ نبوت سے صادر ہوا اور اللہ کی رسی (یعنی قرآنِ پاک) کے ساتھ تعلق (اس وقت تک) مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآنِ پاک کی تشریح سُنّتِ نبویہ سے نہ ہو اور "کتابُ المصابیح" جو کہ امام محیُ السُّنہ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی (اللہ ان کے درجات بلند فرمائے) کی تصنیف ہے اور یہ فنِ حدیث میں لکھی جانے والی کتابوں میں سے جامع ترین کتاب ہے نیز نادر اور نایاب احادیث کو جمع کرنے والی ہے۔

چونکہ مؤلف (اللہ ان سے راضی ہو) نے اختصار کا راستہ اختیار کیا اور انہوں نے اسانید کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس کو معیوب گردانا۔ اگرچہ مولف جنہوں نے احادیث کو (بلا اسناد) نقل کیا قابل اعتماد ائمہ میں سے تھے' ان کا حذف کرنا بالکل اسی طرح تھا جیسا کہ انہوں نے اسانید کو ذکر کیا لیکن وہ نشان والی چیزیں ان چیزوں کے برابر نہیں ہوتیں جن پر کوئی علامت نہ ہو۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا اور اللہ تعالٰی سے توفیق طلب کی۔ میں

نے کتاب کی ہر حدیث کو اس کے مناسب مقام پر ذکر کیا اور میں نے ان احادیث کے بارے میں ان چیزوں کو بیان کیا جن کو مؤلف نے چھوڑ دیا تھا۔ جیساکہ ائمہ حدیث اور ماہرینِ فن نے ان احادیث کو روایت کیا جن کی ثقاہت اور رسوخ فی العلم ظاہر و باہر ہے۔ جیسے ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ اور ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیریؒ اور ابو عبداللہ مالک بن انس اصبحی اور ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعیؒ اور ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانیؒ اور ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ اور ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ اور ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائیؒ اور ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینیؒ اور ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمیؒ اور ابو الحسن علی بن عمر دار قطنیؒ اور ابوبکر احمد بن حسین بیہقیؒ اور ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدریؒ اور ان کے علاوہ دوسرے لیکن وہ تعداد میں کم ہیں اور میں نے جب حدیث کو ان ائمہ کی جانب منسوب کر دیا ہے تو گویا میں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کر دیا ہے۔ اس لیئے کہ یہ ائمہ اسناد بیان کرنے سے فارغ ہو چکے ہیں اور انہوں نے ہمیں بھی اسناد کے ذکر کرنے سے مستغنی کر دیا ہے اور میں نے کتب اور ابواب کو اسی ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے جس ترتیب کو مؤلف نے ملحوظ رکھا ہے اور میں ان میں ان کے نقشِ قدم پر چلا اور میں نے عموماً ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی فصل: اس میں وہ حدیثیں ہیں جن کو بخاری اور مسلم نے یا ان میں سے کسی ایک نے بیان کیا ہے اور میں نے ان دونوں کے بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے اگرچہ اس حدیث کے ذکر کرنے میں دیگر محدّثین بھی شریک ہوں۔ اس لیئے کہ (احادیث کے) بیان کرنے میں ان دونوں کا مقام (دیگر محدّثین سے) بلند ہے۔

دوسری فصل: اس میں وہ احادیث ہیں جن کو ان دونوں کے علاوہ دیگر ذکر کردہ ائمہ نے بیان کیا ہے۔

تیسری فصل: اس میں ایسی مناسب چیزیں شامل کر دی ہیں جن میں باب کا مضمون پایا جاتا ہے۔ البتہ شرط کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً اصحابِ سُنن ستّہ کے علاوہ مالک، سُنن الکبریٰ، دار قطنی، بیہقی اور رزین۔ اگرچہ وہ روایات متقدمین یعنی صحابہ کرامؓ اور متأخرین یعنی تابعینؒ سے منقول ہیں پھر (اگر آپ کو) کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو تکرار کی وجہ سے میں نے اس حدیث کو حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کو آپ اس حالت میں پائیں کہ اس کا کچھ حصّہ مختصر رہنے دیا گیا ہے یا اس کے مکمل مضمون کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تو اس اختصار یا حدیث کو مکمل بیان کرنے کی خاص وجہ ہوتی ہے۔

اگر آپ کو کسی باب کی پہلی دو فصلوں میں کوئی اختلاف معلوم ہو کہ پہلی فصل میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر محدّثین کا ذکر ہو اور دوسری فصل میں ان دونوں کا ذکر ہو تو آپ سمجھ لیں کہ میں نے امام حُمیدی کی اَلْجَمْعُ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ اور جَامِعُ الْاُصُوْل کا تتبع کرنے کے بعد شَیْخَیْن کی کتابوں کے متون پر اعتماد کیا ہے اور اگر آپ کو کسی حدیث کے متن میں اختلاف نظر آئے تو یہ اختلاف احادیث کے مختلف طرق کی وجہ سے ہے اور شاید مجھے وہ روایت نہ مل سکی ہو جس کو مؤلف نے بیان کیا ہے۔ چند مقامات پر آپ دیکھیں گے کہ میں کہوں گا کہ

مجھے یہ روایت اصول کی کتابوں میں دستیاب نہیں ہوئی یا میں نے اس روایت کی مخالف روایت کو اصول میں پایا ہے۔ آپ جب میری اس بات پر مطلع ہوں تو اس کوتاہی کی نسبت میری جانب کیجئے۔ کیونکہ میرا علم کم ہے۔ جناب شیخ مؤلف (اللہ ربّ العزت دونوں جہانوں میں ان کا مرتبہ بلند فرمائے) کی جانب اس کوتاہی کی نسبت نہ کریں۔

میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ کوتاہی کی نسبت ان کی طرف کروں۔ اللہ اس شخص پر بھی رحم فرمائے جو جب اس روایت پر اطلاع پائے تو ہمیں متنبہ کرے اور راہِ صواب کی جانب رہنمائی کرے اور میں نے اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق بحث اور تفتیش میں کوشش کرنے میں ہرگز کوتاہی نہیں کی۔ میں نے جس طرح اختلاف کو پایا نقل کر دیا اور جس حدیث کے بارے میں شیخ محیُ السنّہؒ نے غریب' ضعیف وغیرہ کا اشارہ کیا ہے' میں نے اکثر مقامات میں اس کی توجیہ بیان کر دی ہے اور جن کے بارے میں انہوں نے ایسا اشارہ نہیں کیا حالانکہ اصول میں ایسا اشارہ مذکور تھا تو میں نے بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے ان حدیثوں کو اسی طرح بلا اشارہ چھوڑ دیا ہے۔ البتہ میں نے چند مقامات میں ان کے مقام کو کسی سبب سے بیان کر دیا ہے اور کبھی آپ ایسے مقامات پائیں گے جن میں مخرج کا ذکر نہیں ہے کیوں کہ مجھے اس کے مخرج کا علم نہیں ہو سکا تو میں نے خالی جگہ چھوڑ دی ہے اگر آپ کو مخرج کا علم ہو سکے تو اسے وہاں ذکر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور میں نے کتاب کا نام مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح رکھا ہے۔ اور میں اللہ سے توفیق' مدد' ہدایت' غلطی سے حفاظت اور جن چیزوں کے ذکر کرنے کا میں ارادہ رکھتا ہوں' ان کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور اللہ مجھے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو زندگی میں اور موت کے بعد فائدہ پہنچائے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْل لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١ ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ ما نَوٰی، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ ، فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ا: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اعمال کا دارومدار نیتوں کے ساتھ ہے اور بلاشبہ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق (ثواب) ملے گا پس جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیئے ہجرت کی ہے تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی کے لیئے اس کی ہجرت مقبول ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لیئے ہے تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیّت کے مطابق ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: شریعتِ اسلامیہ میں اس حدیث کو بُنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مقصود یہ ہے کہ عبادات و معاملات وغیرہ میں حصولِ ثواب کے لیئے نیّت یعنی دل کی موافقت ضروری ہے۔ اگر نیّت درست ہو گی تو وہ اعمال عنداللہ مقبول ہوں گے اور ان پر ثواب ملے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام شرعاً" ممنوع ہیں' ان کے کرنے سے حدود اللہ کی نافرمانی ہو گی اور اللہ پاکؐ ناراض ہوں گے اگرچہ ایسا عمل کرنے والے کی نیّت ثواب کی ہو (واللہ اعلم)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

(ایمان اور اس کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲ - (۱) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: [بَيْنَمَا] نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ. قَالَ: «اَلْاِسْلَامُ: اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا». قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ! [قَالَ] فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ. قَالَ: «اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ. قَالَ: «اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ». قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: «مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا. قَالَ: «اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: «يَا عُمَرُ! اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ»؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھے' اچانک ایک شخص وارد ہوا جس کا لباس سفید براق تھا' اس کے بال بہت زیادہ سیاہ تھے' اس پر سفر کے نشانات دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص بھی اسے نہ پہچانتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنوں کے ساتھ ملائے' اپنی ہتھیلیوں کو آپؐ کی رانوں پر رکھا اور آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا' اے محمدؐ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ تو اس کی طرف سفر کی طاقت رکھے۔ اس نے کہا' آپؐ نے سچ فرمایا۔ (اس پر) ہمیں تعجب لاحق ہوا کہ یہ شخص آپؐ سے دریافت کر رہا ہے اور پھر آپؐ کی تصدیق بھی کر رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اللہ' اس کے فرشتوں' اس کی (جانب سے نازل کردہ) کتابوں' اس کے پیغمبروں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے نیز اچھی اور بری تقدیر پر تیرا ایمان ہو۔ اس نے کہا' آپؐ کی باتیں درست ہیں۔ اس نے دریافت کیا' مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا مگر وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا' مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' قیامت کا علم مجھے بھی تجھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس نے دریافت کیا' مجھے قیامت کی علامات کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی اور ننگے پاؤں' ننگے بدن والے کنگال بکریوں کے چرواہے محلات کی تعمیر میں فخر و مباہات کے طور پر باہم مقابلہ کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' اس کے بعد وہ شخص (اٹھ کر) چلا گیا۔ بہت دیر تک میں وہیں رہا کہ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا' اے عمرؓ! تجھے پتہ چلا کہ یہ (مسائل) دریافت کرنے والا شخص کون تھا؟ (عمرؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ جرائیل علیہ السلام تھے وہ تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارا دین سکھلائیں (مسلم)

وضاحت : حدیث کے ترجمہ سے قارئین معلوم کر چکے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے جو صحابہ کرامؓ کی تعلیم کے سلسلہ میں انسانی شکل میں آئے اور انہوں نے آپؐ سے ایمان کے بنیادی مسائل اور اسلام کے ارکان کے بارے میں سوالات کیے۔ آپؐ نے اختصار کے ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ذہن نشین کر لیں کہ اسلام کے ارکان ادا کرنا ضروری ہیں لیکن اس سے قبل عقیدہ کی درستگی ضروری ہے۔ اسلام کے چھ بنیادی عقائد ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء و صفات کے ساتھ معبودِ برحق تسلیم کرنا۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان رکھنا کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور اس کے فرمان کے تابع ہیں۔

۳۔ تمام پیغمبروں پر ایمان رکھنا کہ اللہ پاک نے ان کو انسانوں کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تمام پیغمبروں سے بلند تر ہے۔ آپؐ خاتم النّبین ہیں' آپؐ کے مبعوث ہونے کے بعد اگرچہ دیگر انبیاء علیہمُ السّلام کی نبوت پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے لیکن شریعت اور اس کے احکام صرف آپؐ کے ارشادات کے ہی تابع ہیں۔ ان سے سرمو انحراف جائز نہیں۔

۴۔ اللہ پاک کی جانب سے نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں اور صحائف پر ایمان رکھنا بالخصوص قرآنِ پاک اور احادیث صحیحہ پر اس یقین کے ساتھ ایمان رکھنا کہ قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ کی حفاظت کی ذمّہ داری اللہ پاک

نے خود اپنے ذمہ لی ہے لہٰذا یہ دونوں مجموعے تغیرو تبدل سے محفوظ ہیں اور ہدایت کے ان دو سرچشموں کے علاوہ کسی بھی سرچشمہ کو اہمیت نہ دی جائے اور نہ ہی اس سے راہنمائی حاصل کی جائے۔

۵۔ روزِ جزا و سزا پر ایمان لانا کہ اس کا وقوع ضرور ہو گا' اس میں سب کا محاسبہ ہو گا۔

۶۔ تقدیر پر ایمان لانا کہ اللہ پاک نے ہر ایک کی تقدیر تحریر فرما دی ہے' سب کام اسی کی تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں لیکن خیال رہے کہ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں یا کسی دوسری مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور تقدیر کے مطابق اس نے ضرور اس میں مبتلا ہونا تھا تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے۔ اس صورت میں تقدیر کا سہارا لینا درست ہے لیکن اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ مثلاً" اس سے زنا صادر ہو جاتا ہے یا کوئی اور اخلاقی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اس کو تقدیر کا سہارا نہیں لینا چاہیے یعنی وہ یہ نہ کہے کہ چونکہ تقدیر میں مجھ سے زنا سرزد ہونا لکھا ہوا تھا اس لیے مجھ سے زنا ہوا ہے' ایسا کہنا درست نہیں بلکہ وہ نفسِ امّارہ کو ملامت کرے اور اللہ پاک سے استغفار کرے۔

ان چھ باتوں میں سے اگر کسی شخص کا ایک بات پر ایمان نہیں ہے تو اس کو مسلمان نہیں کہا جائے گا۔ اس کی نماز' روزہ اور دیگر اعمال صالحہ عنداللہ معتبر نہیں ہوں گے۔ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے' صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے اور اس کی نازل کردہ کتاب قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ پر عمل کیا جائے۔ صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی صحابی' تابعی یا امام کے قول کو ترجیح دینا شرک فی الرّسالت ہے (واللہ اعلم)

٣ ـ (٢) وَرَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مَعَ اخْتِلَافٍ، وَفِيْهِ: «وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ، مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللهُ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو (ذرا) اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ایسے لوگ جو پاؤں میں جوتا نہیں پہنتے اور نہ لباس زیب تن کرتے ہیں' وہ بہرے گونگے ہیں لیکن زمین پر ان کی بادشاہت ہو گی۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ آپؐ نے وضاحت فرماتے ہوئے ذیل کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)

"قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے' اللہ ہی جانتا ہے کہ حاملہ کے رحم میں کیا ہے' نیز کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی ذی روح یہ نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ موت سے ہم کنار ہو گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا (اور) خبر رکھنے والا ہے۔" (بخاری' مسلم)

٤ ـ (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام (کے محل) کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر ہے۔ (پہلا ستون) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (دوسرا ستون) نماز قائم کرنا (تیسرا ستون) زکوٰۃ ادا کرنا (چوتھا ستون) حج کرنا (پانچواں ستون) رمضان کے روزے رکھنا (بخاری' مسلم)

٥ - (٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان کی قریباً" (۷۰) شاخیں ہیں۔ سب سے افضل شاخ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹانا ہے نیز شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

٦ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ» هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ایسے افعال چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (یہ بخاری کے الفاظ ہیں) مسلم کی روایت میں ہے' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سے کونسا شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

٧ - (٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے (بخاری' مسلم)

٨ - (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ

الْاِیْمَانِ : مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لاَ یُحِبُّہٗ اِلاَّ لِلّٰہِ، وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں تین خصلتیں ہیں وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا۔ (پہلی خصلت) اللہ اور اس کے رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں (دوسری خصلت) وہ کسی شخص سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لیے کرے (تیسری خصلت) کسی شخص کو اللہ نے کفر سے محفوظ رکھا ہے تو وہ کفر میں واپس جانے کو اس قدر برا جانے جس قدر وہ اس بات کو برا جانتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے (بخاری' مسلم)

۹ ـ (۸) **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۹: عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کو اپنا رب' اسلام کو اپنا دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول تسلیم کر کے اس پر مطمئن ہو گیا (مسلم)

۱۰ ـ (۹) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ، لاَ یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ، یَھُوْدِیٌّ وَلاَ نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ، اِلاَّ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے' اس امت میں سے کوئی شخص (خواہ) یہودی ہو یا عیسائی (اور) وہ میری نبوت کا علم ہونے کے بعد میرے لائے ہوئے دینِ اسلام کو تسلیم نہیں کرتا اور فوت ہو جاتا ہے تو وہ شخص دوزخی ہے (مسلم)

۱۱ ـ (۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ثَلَاثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ آمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ، وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَّطَاُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَھَا، وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا، ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا؛ فَلَہٗ اَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

تین شخص ایسے ہیں جن کو دو گنا ثواب ملے گا۔ (پہلا) وہ شخص جو اہلِ کتاب میں سے ہے' اس کا اپنے نبی پر ایمان تھا اور اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ (دوسرا) وہ شخص جو غلام ہے کسی کی ملکیت میں ہے' وہ اللہ اور اپنے آقاؤں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ (تیسرا) وہ شخص جس کی ملکیت میں لونڈی ہے' وہ اس سے جماع کرتا ہے اور اس کو اچھا ادب سکھاتا ہے اور بہترین تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے مزید برآں اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے تو وہ دہرے ثواب کا حقدار ہے (بخاری' مسلم)

١٢ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُمِرْتُ اَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِلَّا اَنَّ مُسْلِماً لَمْ يَذْكُرْ: «اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ».

۱۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال کو بچا سکیں گے البتہ اسلام کے حقوق (مثلاً" قصاص حدود وغیرہ میں ان کا خون اور مال محفوظ نہ رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کی بارگاہ میں ہو گا (بخاری' مسلم)
مسلم میں "البتہ اسلام کے حقوق" کے الفاظ نہیں ہیں۔

١٣ - (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا ؛ فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ، فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِىْ ذِمَّتِهٖ» . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۱۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہماری (بیان کردہ) نماز قائم کی اور ہمارے قبلہ کی جانب رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو (حلال سمجھا اور) تناول کیا تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حفاظت کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کی حفاظت میں دخل اندازی نہ کرو (بخاری)

١٤ - (١٣) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى اَعْرَابِىٌّ النَّبِىَّ ﷺ، فَقَالَ: دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: «تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ» . قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئاً وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ

مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' (آپ) ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر کاربند ہو جاؤں تو میرا داخلہ جنّت میں ہو جائے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز قائم کر' فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے اقرار کیا کہ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں اس پر نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ جب وہ شخص اٹھ کر چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ کسی جنتی انسان کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے (بخاری' مسلم)

۱۵ ـ (۱٤) **وَعَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ: غَيْرَكَ ـ قَالَ: «قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵: سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے ایسی (جامع) بات بتائیں کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے استفسار کی ضرورت باقی نہ رہے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ "آپ کے سوا" آپ نے فرمایا' تو اقرار کر کہ میں اللہ پر ایمان لایا' پھر اس پر استقامت اختیار کر (مسلم)

۱۶ ـ (۱۵) **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّاْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» . فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ! فَقَالَ: «لَا، اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» . قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ» . قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ فَقَالَ: «لَا! اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶: طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ "نجد" کے باشندوں میں سے ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جس کے سر کے بال پراگندہ تھے' اس کی آواز کی بھنبھناہٹ تو ہمارے کانوں میں آ رہی تھی لیکن ہمیں معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ آپ کے قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا' دن رات میں پانچ

نمازیں فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا' ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا' اور کچھ فرض نہیں البتہ نفل نماز ہے۔ نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اور ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا' اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا' نہیں البتہ نفل روزے ہیں۔ طلحہ بن عبیداللہ نے روایت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا (کہ وہ فرض ہے) اس نے دریافت کیا' اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا' نہیں! البتہ نفلی صدقہ ہے۔ راوی نے ذکر کیا' اس کے بعد وہ شخص واپس گیا اور وہ کہہ رہا تھا' اللہ کی قسم! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا نہ اس میں کمی کروں گا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر یہ انسان درست کہتا ہے تو کامیاب ہے۔

(بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں صرف تین فرائض کا ذکر ہے' حج کا ذکر نہیں ہے۔ یہ راوی کا اختصار ہے ورنہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں حج کا ذکر موجود ہے اور توحید و رسالت کی گواہی کے ذکر کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ سائل مسلمان تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرائض کی پابندی نجات کے لیے کافی ہے اگرچہ نفل عبادات میں کچھ کمی واقع ہو جائے (واللہ اعلم)

١٧ ـ (١٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ الْقَوْمُ؟ ـ اَوْ: مَنِ الْوَفْدُ؟ ـ» قَالُوْا: رَبِيْعَةُ. قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ ـ اَوْ: بِالْوَفْدِ ـ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى» . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ؛ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ، وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ. فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ:

اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ، قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟» قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ».

وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ، وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: «اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ.

۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے فرمایا' آپ کون لوگ ہیں؟ یا کون سا وفد ہے؟ (راوی کو شک ہے) انہوں نے جواب دیا' ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں۔ آپ نے انہیں خوش آمدید کہنے کے بعد فرمایا' تم رسوا ہو نہ شرمسار (کیونکہ یہ لوگ بغیر جنگ کے اپنی خوشی سے اسلام لائے تھے) انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینے میں آ سکتے ہیں' ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کا کافر قبیلہ

(آباد) ہے۔ ہمیں فیصلہ کن بات سے آگاہ فرمائیں جس سے ہم ان لوگوں کو مطلع کریں جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور اس کے (مطابق عمل) کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں نیز انہوں نے آپ سے مشروبات (کے برتنوں) کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر آپؐ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔

ان کو حکم دیا کہ ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھیں۔ آپ نے ان سے دریافت کیا' تمہیں معلوم ہے کہ ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھنے سے مقصود کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا' ایمان باللہ سے مقصود اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' گواہی دیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کریں' رمضان کے روزے رکھیں اور غنیمت (کے مال) میں سے پانچواں حصہ (بیتُ المال کو) دیں۔ نیز (آپؐ نے) ان کو چار برتنوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔ (وہ) سبز مٹکا' کدو' چٹھو اور چینی والے برتن ہیں۔ نیز آپؐ نے فرمایا' ان باتوں کو محفوظ کرو اور تمہارے پیچھے قبیلے کے جو لوگ ہیں' انہیں ان سے آگاہ کرو (بخاری' مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث میں توحید و رسالت کا ذکر محض تمہید کے کیا گیا ہے ورنہ اصل چار باتیں بعد میں مذکور ہیں جن کا ذکر صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ (۱) نماز قائم کرنا (۲) زکوٰۃ ادا کرنا (۳) رمضان کے روزے رکھنا (۴) غنیمت سے پانچواں حصہ بیتُ المال کو دینا۔ اور جن چار برتنوں سے روکا گیا ہے وہ یہ ہیں (۱) سبز مٹکا' یہ برتن مٹی سے تیار کیا جاتا تھا اس میں بالوں اور خون کو ملایا جاتا تھا (۲) کدو' یہ مشہور سبزی ہے جب کدو بڑا ہو جاتا تو خشک ہونے کے بعد اس سے گودا نکال کر اس کو بطور برتن استعال کیا جاتا تھا (۳) چٹھو' کھجور کے تنے کو کھود کر بنایا جاتا تھا (۴) چینی والا برتن' یہ برتن تو آجکل بھی ہیں' ایک طرح کا چکنا مادہ تھا جو برتن کو لگا دیا جاتا تھا جس سے برتن ملائم ہو جاتا تھا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اسلام لانے سے پہلے وہ لوگ ان برتنوں میں شراب بناتے تھے اب اگر ان برتنوں میں وہ نبیذ بنائیں گے تو خدشہ تھا کہ کہیں نبیذ میں جلد نشہ کا مادہ نہ پیدا ہو جائے اور نبیذ شراب بن جائے۔ جب خطرہ نہ رہا تو آپؐ نے ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت مرحمت فرما دی (واللہ اعلم)

۱۸ ـ (۱۷) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ: «بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئاً، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ. فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا؛ [فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا] ؛ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ: اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ». فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے (ان سے) فرمایا' تم مجھ سے (اس بات پر) بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے' چوری اور زنا نہیں کرو گے نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے' اور نہ کسی پر تہمت لگاؤ گے اور نہ کسی اچھے کام میں نافرمانی کرو گے۔ تم میں سے جس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا اس کا ثواب اللہ کے ہاں ثابت ہے اور جس شخص نے ان ممنوعہ کاموں میں سے کسی کام کو کیا' پھر دنیا میں ہی اس کو سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو گی اور جس شخص نے ان کاموں میں سے کسی کام کو کیا لیکن اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ اگر چاہے اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے تو سزا دے۔ چنانچہ ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جن باتوں پر بیعت لی گئی ہے ان میں شرک نہ کرنے پر بھی بیعت لی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ جس شخص نے ان باتوں کی مخالفت کی اور اس کو دنیا میں سزا مل گئی تو سزا اس کے لیے کفارہ ہے۔ اس سے دیگر (دلائلِ شرعیہ) کی روشنی میں شرک کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔ شرک کی سزا اس کے لیے کفارہ نہیں ہو گی۔ اس لیے کہ شرک ایسا گناہ ہے جو ہرگز معاف نہیں ہوتا۔ ارشادِ ربّانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا' شرک کے علاوہ (گناہوں) کو جس شخص کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے (فتح المجید جلد ا باب نہی عن الشرک)

١٩ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى ، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ، فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ، مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ» . قُلْنَ: مَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟» . قُلْنَ : بَلٰى قَالَ: «فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا. قَالَ: اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟» . قُلْنَ : بَلٰى . قَالَ : «فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹: ابوُ سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُالاضحیٰ یا عیدُالفطر کے روز عید گاہ میں تشریف لائے۔ آپ کا گزر خواتین کے پاس سے ہوا' آپ نے انہیں خطاب کیا' اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ دوزخ میں تمہاری کثرت ہو گی۔ خواتین نے استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا' تم کثرت کے ساتھ لعنت بھیجتی اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو' میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو عقل اور دین میں ناقص ہو (اور) سمجھدار انسان کی عقل کو غارت کرتی ہو۔ خواتین نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے دین اور ہماری عقل میں کیا کمی ہے؟ آپ نے فرمایا' کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے' خواتین نے اقرار کیا۔

آپ نے واضح کیا کہ یہ ان کی عقل کے ناقص ہونے کی دلیل ہے (بعد ازاں) آپ نے فرمایا' کیا (یہ حقیقت نہیں ہے کہ) عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو نہ وہ نماز ادا کرتی ہے اور نہ وہ روزے رکھتی ہے؟ خواتین نے جواب دیا' بالکل (درست ہے) آپ نے فرمایا' یہ اس کے دین کا نقص ہے (بخاری' مسلم)

٢٠ - (١٩) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كَذَّبَنِيْ اِبْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ؛ فَأَمَّا تَكْذِيْبُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ، وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهِ. وَأَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ: فَقَوْلُهُ: اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَداً، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا أَحَدٌ».

۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابنِ آدم مجھے جھٹلاتا ہے (جب کہ) اس کے لیے یہ جائز نہیں اور ابنِ آدم مجھے برا بھلا کہتا ہے (جب کہ) اس کے لئے ایسا کرنا درست نہیں۔ ابن آدم کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ مجھے دوبارہ نہیں اٹھائے گا جیسا کہ اس نے مجھے پہلی بار پیدا کیا حالانکہ میرے لئے پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا' اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ کا لڑکا ہے حالانکہ میں یکتا و بے نیاز ہوں' نہ میں نے کسی کو جنا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں اور میرے برابر کوئی بھی نہیں ہے (بخاری)

وضاحت: حدیث نمبر۱۹ اور ۲۰ حدیثِ قدسی ہے۔ ایسی حدیث جسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمائیں کہ "اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" "وہ حدیثِ قدسی کہلاتی ہے۔" (واللہ اعلم)

٢١ - (٢٠) وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «وَأَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لِيْ وَلَدٌ، وَسُبْحَانِيْ أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱: اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اس کا مجھے برا بھلا کہنا' اس کا یہ کہنا ہے کہ میری اولاد ہے حالانکہ میں اس سے پاک ہوں کہ میں بیوی یا اولاد والا بنوں (بخاری)

وضاحت: اللہ پاک کی ذات بے نظیر و بے مثل ہے۔ نہ اللہ کی ذات سے کوئی چیز نکلی ہے نہ اللہ پاک کسی چیز سے نکلا ہے۔ ان باتوں سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا فلاں بزرگ اللہ کے نور سے نکلا ہے تو یہ عقیدہ مشرکانہ ہے اسی طرح حلول اور اتحاد کا عقیدہ رکھنا کہ میں اللہ ہوں میرا وجود اللہ کے وجود سے الگ نہیں ہے ایسا عقیدہ رکھنا وحدۃ الوجود کہلاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (افکارِ صوفیاء صفحہ ۱۴)

٢٢ - (٢١) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِيَ الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کا فرمان ہے کہ آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے' وہ زمانے کو برا کہتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں۔ میرے ہاتھ میں تمام امور ہیں۔ میں ہی رات دن کو تبدیل کرتا ہوں۔

ایک سوال اور اس کا جواب: کیا افعال کی نسبت حقیقتاً زمانہ کی جانب کرنا درست ہے؟ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ افعال کی نسبت حقیقتاً زمانہ کی طرف سے کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کی زبان سے یہ کلمہ نکل جائے کہ "یہ زمانہ برباد ہو جائے' اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔" تو اس سے وہ شخص کافر نہیں ہو گا البتہ اس کا یہ کلمہ کراہت والا ہے اس لیے کہ اس کلمہ کے کہنے سے اہلِ کفر کے ساتھ اس کی مشابہت ہو جاتی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی ذات زمانہ نہیں ہے بلکہ زمانہ مخلوق ہے اللہ اس کا خالق ہے۔ میں زمانہ ہوں' سے مقصود یہ ہے کہ میں زمانے کا خالق ہوں (واللہ اعلم)

٢٣ - (٢٢) **وَعَنْ** أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلٰى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ، يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ، ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی اذیت پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا لڑکا بناتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت عطا کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے (بخاری' مسلم)

٢٤ - (٢٣) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ، لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴: مُعاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا' میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی (حائل) تھی۔ آپ نے فرمایا' اے معاذؓ! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کے بندوں پر کیا حقوق ہیں اور بندوں کے اللہ پر کیا حقوق ہیں؟ (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے حقوق بندوں پر یہ ہیں کہ وہ اس کی عبادت کریں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا' انہیں خوشخبری نہ سناؤ' کہیں وہ اس پر اعتماد کرتے

رہیں۔ (اور عبادت کرنے میں کوشاں رہنے کو ترک کردیں) (بخاری، مسلم)

٢٥ - (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَعْدَيْكَ قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، - ثَلَاثًا - قَالَ: قَالَ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ» . قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «اِذًا يَتَّكِلُوْا». فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے معاذؓ سواری پر تھے۔ آپ نے فرمایا' اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا' اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ (تین بار ایسا ہوا) آپؐ نے فرمایا' جو شخص صدقِ دل سے گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ (دوزخ کی) آگ کو اس پر حرام کر دیتے ہیں۔ معاذؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کے بارے میں لوگوں کو مطلع نہ کروں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا' اس وقت وہ اس پر بھروسہ کرلیں گے۔ چنانچہ معاذؓ نے موت کے قریب اس بات سے اس لیے آگاہ کیا تاکہ وہ (نہ بتانے سے) گناہ گار نہ ہو (بخاری، مسلم)

٢٦ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ ؛ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ». قُلْتُ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟! قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ». وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سوئے ہوئے تھے' آپ (کے جسم مبارک) پر سفید چادر تھی۔ میں پھر حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا' جو بندہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہتا ہے پھر وہ اس پر فوت ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کیا' اگرچہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا۔ آپ نے فرمایا' اگرچہ اس سے زنا یا چوری کا کام صادر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اگرچہ اس نے زنا کیا اور چوری کی۔ آپ نے فرمایا' اگرچہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا۔ میں نے پھر عرض کیا' اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا۔ آپ نے فرمایا' اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا۔ (تیسری بار پوچھنے پر فرمایا) اگرچہ ابوذرؓ کی ناک خاک آلود ہو جائے یعنی اگرچہ ابوذرؓ اس کو ناپسند جانے

اور ابوذرؓ جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو (فخر سے) کہا کرتے' اگرچہ ابوذرؓ کی ناک خاک آلود ہو جائے یعنی وہ اس کو ناپسند جانے (بخاری' مسلم)

وضاحت: زنا کرنے یا چوری کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا البتہ ان افعال کا شمار کبائر گناہوں میں ہوتا ہے اور کبائر گناہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کبیرہ گناہ کے مرتکب نے توبہ نہیں کی اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر موقوف ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اس کو معاف کر دے گا اگر نہیں چاہے گا تو اس کو سزا ملے گی اور وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ سزا کے بعد اس کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ کفّار و مشرکین ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے (واللہ اعلم)

٢٧ - (٢٦) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ؛ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس کی بندی مریم کے بیٹے ہیں اور اللہ کے وہ کلمہ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف القاء کیا اور وہ "روحُ اللہ" ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر باپ کے پیدا کیا ہے نیز جنّت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنّت میں داخل کریں گے خواہ اس کے اعمال جو بھی ہوں (بخاری' مسلم)

٢٨ - (٢٧) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ، فَقَبَضْتُ يَدِيْ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قُلْتُ: اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ. فَقَالَ: «تَشْتَرِطُ مَاذَا؟» قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ. قَالَ: «اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ «وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» . قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» . قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ فَقَالَ: «لَا! اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸: عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اپنا دایاں ہاتھ نکالیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں؟ آپ نے اپنا دایاں

ہاتھ باہر نکالا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا' عمروؓ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا' تو کیا شرط لگانا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ نے فرمایا' اے عمروؓ! کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہجرت سے (بھی) پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج سے بھی اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

اور وہ دو حدیثیں جو ابوہریرہؓ سے مروی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' "شرک کرنے والوں کے شرک سے میں بے پرواہ ہوں" اور دوسری حدیث کہ "کبریائی میری چادر ہے" ان دونوں احادیث کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ "ریاء اور تکبر" کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۹ - (۲۸) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ، وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ» ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ» ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ..﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذُرْوَةِ سَنَامِهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: «كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ قَالَ: «ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ، اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۹: مُعاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنّت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے بہت بڑا سوال کیا ہے البتہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اس کیلئے معمولی ہے۔ تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیتُ اللہ کا حج کر۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے نیک کاموں کے دروازے نہ بتاؤں؟ (سن لے) روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدھی رات کو (بیدار ہو کر) نفل نماز ادا کرنا۔ بعدازاں آپ نے ایک آیت

تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "ان کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں۔" یہ آیت آپؐ نے "یَعْمَلُوْنَ" تک پڑھی۔ بعدازاں آپ نے فرمایا' کیا میں تجھے اسلام کا سر' اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا' دین کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کرنا ہے اور اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ بعدازاں آپ نے فرمایا' کیا میں تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں جس پر تمام اعمال کا دار و مدار ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! آپ ضرور ارشاد فرمائیں۔ اس پر آپ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا' اس کو تھام کر رکھ۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے پیغمبر! بھلا زبان سے جو ہم باتیں کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مؤاخذہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا' اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے' لوگوں کو دوزخ میں چہروں یا نتھنوں کے بل گرانے والی لوگوں کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلیں ہی تو ہوں گی (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابووائل راوی کا معاذؓ سے سماع ثابت نہیں۔ بلکہ معاذؓ سے مروی اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۰۱)

۳۰ - (۲۹) **وَعَنْ** اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ ، وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَاَعْطٰی لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ ؛ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۳۰: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے محبت کی اور اللہ (کی رضا) کے لیے دشمنی کی اور اللہ (کی رضا) کے لیے خرچ کیا اور اللہ (کی رضا) کے لیے مال کو روک لیا' اس نے ایمان کو مکمل کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن عبدالرحمٰن راوی متکلّم فیہ ہے (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۰۲)

۳۱ - (۳۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاخِيْرٍ، وَفِيْهِ: «فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ»

۳۱: اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے (بعض جملوں کی) تقدیم و تاخیر سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ذکر بھی ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ذکر کر کے اس کو منکر کہا ہے جبکہ الشیخ عبدالرحمان مبارکپوریؒ نے جامع ترمذی کی شرح تحفۃُ الاحوذی میں تحریر کیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے منکر کیوں کہا ہے۔

مولانا عبید اللہ مبارکپوری (رحمہُ اللہ) نے ذکر کیا ہے شاید امام ترمذیؒ کا اس حدیث کو منکر کہنے سے مقصود اس کو غریب قرار دینا ہے اس لیے کہ معاذؓ بن انس سے اس حدیث کو بیان کرنے والا "سہل" راوی غریب درجہ کا ہے۔ منکر کا اطلاق ایسی حدیث پر ہوتا ہے جس میں ضعیف راوی قوی راوی کی مخالفت کرے یا اس میں ضعیف راوی متفرد ہو اور سہل راوی ضعیف اور متفرد ہے۔ تفصیل کے لیۓ دیکھیں (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۰۲)

٣٢ - (٣١) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ». رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام اعمال سے افضل عمل یہ ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لیے ہو اور دشمنی بھی اللہ کی رضا کے لیے ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد کوفی راوی ہے جس کی بیان کردہ حدیث قابلِ حُجت نہیں۔ (العلل و معرفۃُ الرجال جلدا صفحہ۴۶' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۲۳' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ۷۹)

٣٣ - (٣٢) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ.

۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ انسان ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال محفوظ ہوں (ترمذی' نسائی)

٣٤ - (٣٣) وَزَادَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ». بِرِوَایَۃِ فَضَالَۃَ: «وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ، وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ»

۳۴: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں فضالہ کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ شخص ہے جس نے غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دیا۔

٣٥ - (٣٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَّا قَالَ: «لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ، وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ». رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۳۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خطبہ بہت کم ایسا ہو گا جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس شخص میں امانتداری نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو شخص وعدہ کا خیال نہیں کرتا اس کے دین کا کچھ اعتبار نہیں (بیہقی شُعَبِ الایمان)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٦ - (٣٥) عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ» [رَوَاہُ مُسْلِمٌ]

تیسری فصل

۳۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ "جس شخص نے (اس بات کی) گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اللہ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا (مسلم)

۳۷ - (۳۶) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ «مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہو گیا اور وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ ہی صرف معبودِ برحق ہے۔ وہ جنت میں داخل ہو گا (مسلم)

۳۸ - (۳۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ «ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ». قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا الْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئاً دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئاً دَخَلَ الْجَنَّۃَ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو باتیں واجب کرنے والی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! کون سی دو باتیں واجب کرنے والی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تھا تو وہ جنّت میں داخل ہو گا (مسلم)

۳۹ - (۳۸) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کُنَّا قُعُوْداً حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ بَیْنِ اَظْھُرِنَا، فَاَبْطَأَ عَلَیْنَا، وَخَشِیْنَا اَنْ یُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا، [ففزعنا] فَقُمْنَا، فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ اَبْتَغِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، حَتّٰی اَتَیْتُ حَآئِطاً لِلْاَنْصَارِ لِبَنِی النَّجَّارِ، [فدرت] بِہٖ، ھَلْ اَجِدُ لَہٗ بَاباً؟ فَلَمْ اَجِدْ، فَاِذَا رَبِیْعٌ یَّدْخُلُ فِیْ جَوْفِ حَآئِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَۃَ - وَالرَّبِیْعُ الْجَدْوَلُ - قَالَ: فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. فَقَالَ: «اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: «مَا شَاْنُكَ؟» قُلْتُ: کُنْتَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَیْنَا، فَخَشِیْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَاَتَیْتُ ھٰذَا الْحَآئِطَ، فَاحْتَفَزْتُ کَمَا یَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَھٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَآئِیْ. فَقَالَ: «یَآ اَبَا ھُرَیْرَۃَ!» وَاَعْطَانِیْ نَعْلَیْہِ، فَقَالَ: «اِذْھَبْ بِنَعْلَیَّ ھَاتَیْنِ، فَمَنْ

لَقِيكَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَّقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي بِهِمَا، مَنْ لَّقِيتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ . فَقَالَ: ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَآءِ، وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ ، [فَاِذَا] هُوَ عَلٰى اِثْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَالَكَ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ. فَقَالَ: اِرْجِعْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَخَلِّهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی (اسی) جماعت میں تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک واپس نہ آئے۔ ہمیں خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا جائے۔ (اس تصوّر سے) ہم گھبرا گئے اور (مجلس سے) کھڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ دامن گیر ہوئی میں (وہاں سے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے نکلا' میں انصار کے قبیلہ بنو نجار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں نے باغ کے اردگرد چکر لگایا تاکہ دروازہ معلوم ہو لیکن مجھے دروازہ نہ مل سکا البتہ باہر واقع ایک کنوئیں سے پانی کا ایک نالہ باغ میں اندر جا رہا تھا۔ (حدیث کے راوی نے رَبِیع لفظ کی تشریح کی ہے کہ) "رَبِیع" چھوٹے نالے کو کہتے ہیں۔ ابوہریرۃؓ نے روایت کیا کہ میں نے اپنے جسم کو سکیڑا اور اس (نالے) سے باغ میں داخل ہو گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے استفسار کیا' ابوہریرہ! میں نے عرض کیا' جی! اے اللہ کے رسول! آپ نے دریافت فرمایا' کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپؐ کھڑے ہوئے اور چل دیئے آپؐ نے دیر کر دی تو ہم گھبرا گئے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپؐ کو قتل نہ کر دیا جائے (اس تصور سے) ہم خوفزدہ ہو گئے۔ سب سے پہلے میں گھبرایا چنانچہ میں اس باغ میں اپنے جسم کو سکیڑ کر داخل ہوا جیسے لومڑی جسم کو سکیڑ کر داخل ہوتی ہے اور میرے دوسرے رفقاء میرے پیچھے ہیں۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور مجھے اپنے دونوں جوتے دیتے ہوئے فرمایا کہ تم میرے ان جوتوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اس باغ کے پیچھے جو شخص تمہیں ملے اور وہ دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اس کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ (ابوہریرۃؓ کہتے ہیں) کہ سب سے پہلے جس سے میری ملاقات ہوئی وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے ابوہریرۃؓ! یہ دو جوتے کیسے (اٹھائے ہوئے ہو؟)۔ (ابوہریرۃؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' یہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے دو جوتے ہیں' آپؐ نے مجھے انہیں عطا فرما کر بھیجا ہے کہ جس شخص سے تیری ملاقات ہو اور وہ اس بات کی دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو تم اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس پر عمرؓ نے میرے سینے کے درمیان (ہاتھ) مارا جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا۔ عمرؓ نے کہا' ابوہریرہؓ! تم واپس جاؤ۔ چنانچہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور میں سسکیاں بھر کر رونے لگا اور عمرؓ میرے پیچھے پیچھے آ رہے تھے چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' ابوہریرہؓ! کیا معاملہ ہے؟ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' مجھے عمرؓ ملے اور میں نے ان کو وہ بات بتائی جس کے لیے آپؐ نے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے میرے سینے کے درمیان ضرب لگائی جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا اور (مجھے) کہا' واپس جاؤ۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں' آپؐ نے ابوہریرہؓ کو اپنے دونوں جوتے دے کر بھیجا تھا کہ اس کی جس شخص سے ملاقات ہو اور وہ دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' اس کو جنت کی خوشخبری دے؟ آپؐ نے فرمایا' بالکل درست ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا' آپؐ ایسا نہ کریں۔ میں خوف محسوس کرتا ہوں کہ لوگ اس بشارت پر بھروسہ کریں گے۔ آپؐ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیں' وہ عمل کرتے رہیں (عمرؓ کے اس مؤقف کی موافقت کرتے ہوئے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو (مسلم)

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ عوامُ الناس کو اس قسم کی بشارت نہ دی جائے۔ انہیں ڈر تھا کہ لوگ کہیں عمل کرنا نہ چھوڑ دیں البتہ خواص کو خوشخبری دی جائے وہ تو خوشخبری سُن کر مزید نیک اعمال کے لیے کوشاں رہیں گے (واللہ اعلم)

٤٠ ـ (٣٩) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ» رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۰: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جنّت کی چابی اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیّاش راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰' تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۲۴۳' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۴۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۷۳)

٤١ ـ (٤٠) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ، حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ: وَكُنْتُ مِنْهُمْ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ، وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهِ، فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهُ؟

قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى، وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ. قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ، قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ. فَقُلْتُ: اَجَلْ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ قَبْلَ اَنْ نَسْأَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ. فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ؟ فَقَالَ ﷺ: «مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْكَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّیْ فَرَدَّهَا؛ فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۱: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ سخت غمناک ہوئے' قریب تھا کہ وہ پاگل ہو جاتے۔ عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی انہی میں سے تھا۔ چنانچہ میں (پریشان حال) بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس سے عمرؓ کا گزر ہوا' انہوں نے "السّلام علیکم" کہا لیکن مجھے اس کا پتہ نہ چلا۔ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے میرا شکوہ کیا۔ بعدازاں وہ دونوں اکٹھے میرے پاس آئے انہوں نے "السلام علیکم" کہا۔ ابوبکرؓ نے عثمانؓ سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے؟ آپ نے اپنے بھائی عمرؓ کے سلام کا جواب نہیں دیا؟ (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمرؓ نے فرمایا' کیوں نہیں' اللہ کی قسم! آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔ عثمانؓ نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم! مجھے بالکل علم نہیں کہ آپ میرے پاس سے گزرے ہیں اور آپ نے مجھے "السلام علیکم" کہا ہے۔ ابوبکرؓ اصل حقیقت بھانپ گئے۔ انہوں نے کہا' عثمانؓ سچ کہتے ہیں' کسی پریشانی کے باعث ایسا ہوا ہے۔ (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے اثبات میں جواب دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے دریافت کیا' پریشانی کیا ہے؟ (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ تعالٰی نے اپنے پیغمبر کو اس سے پہلے فوت کر لیا کہ ہم آپؐ سے دینِ اسلام میں نجات کے بارے میں دریافت کرتے۔ ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (عثمانؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں ابوبکر صدیقؓ کی طرف لپک کر اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے (ان کی تعریف کرتے ہوئے) کہا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو اس کا علم ہو۔ ابوبکرؓ نے بیان کیا' میں نے (آپؐ سے) عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! دین اسلام میں نجات کیسے ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میرے اس کلمہ کو تسلیم کر لیا جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا تھا' اس کلمہ کا اعتراف اس کے لیے نجات کا باعث ہے (احمد)

۴۲ - (۴۱) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ (وَجْهِ) الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ، بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ، اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا». قُلْتُ: فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۲: مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا' آپؐ نے فرمایا' روئے زمین پر کوئی گھر خواہ وہ اینٹوں یا شہتیروں سے بنا ہوا ہو گا' باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس (گھر) میں اسلام کے کلمہ کو داخل کریں گے۔ عزیز کے عزّت دینے اور ذلیل کے ذلّت دینے کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ یا تو ان کو عزّت عطا کرے گا یا ان کو ذلیل کرے گا پس وہ تمام اللہ کے فرمانبردار ہو جائیں گے۔ (مقدادؓ کہتے ہیں چنانچہ) میں نے عرض کیا' گویا سب لوگ دینِ اسلام کو قبول کر لیں گے (احمد)

وضاحت: مقداد رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ سب لوگ طوعاً" یا کرہاً" اللہ کے دین کو قبول کر لیں گے' غالباً" یہ اس وقت ہو گا جب آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا' اس وقت اللہ کی زمین پر کوئی کافر نہیں ہو گا بلکہ سب مسلمان ہوں گے (واللہ اعلم)

٤٣ - (٤٢) وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قِيْلَ لَهُ: اَلَيْسَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ، فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۴۳: وُہب بن منبہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" جنّت کی چابی نہیں ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں اگر آپ دندانوں والی چابی لائیں گے تو (تالا) کھل جائے گا ورنہ (تالا) نہیں کھلے گا (بخاری)

وضاحت: امام بخاریؒ نے وہب بن منبہ کے قول کو کتابُ الجنائز کے آغاز میں بلاسند ذکر کیا ہے البتہ "التاریخ الکبیر" میں موصولاً ذکر کیا ہے (مرعاۃُ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۱۵)

٤٤ - (٤٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کا اسلام عمدہ ہے تو جو نیک کام وہ کرتا ہے اس کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے اور جو برا عمل کرتا ہے اس کا گناہ صرف اتنا ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے یعنی فوت ہو جاتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٥ - (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: «اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَآءَتْكَ سَيِّئَتُكَ؛ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ». قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: «اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۵: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جب تیری نیکی سے تجھے خوشی ہو اور برائی سے غم

لاحق ہو تو پھر تو مومن ہے۔ اس نے دریافت کیا' گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' جب کسی کام کے کرنے سے تیرے دل میں تردّد ہو اور تو وہ کام چھوڑ دے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ابی کثیر راوی مدلّس ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ مرعاۃُ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۱۷)

٤٦ - (٤٥) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: «حُرٌّ وَعَبْدٌ». قُلْتُ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «طِيْبُ الْكَلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ». قُلْتُ: مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: «الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ». قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الْإِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ» : قُلْتُ: اَيُّ الْإِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ». قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقُنُوْتِ» . قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ». قَالَ: فَقُلْتُ: اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ» . قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۶: عَمرو بن عَبَسَہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دینِ اسلام میں آپؐ کے ساتھ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' آزاد اور غلام۔ میں نے عرض کیا' اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اچھی بات کرنا اور کھانا کھلانا۔ میں نے عرض کیا' ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' صبر کرنا اور نرمی کرنا۔ میں نے عرض کیا' کون سا اسلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ میں نے عرض کیا' کون سا ایمان افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اخلاق حسنہ۔ میں نے عرض کیا' کون سی نماز افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' لمبا قیام کرنا۔ میں نے عرض کیا' کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم ایسے کاموں کو چھوڑ دو جن کو تمہارا پروردگار اچھا نہیں جانتا۔ میں نے عرض کیا' کون سا جہاد افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کا گھوڑا قتل ہو گیا اور اس کا خون بھی گرایا گیا۔ میں نے عرض کیا' کونسا وقت افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' آدھی رات کا آخر (احمد)

٤٧ - (٤٦) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَيُصَلِّي الْخَمْسَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ؛ غُفِرَ لَهٗ». قُلْتُ: اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۷: مُعاذ بن جَبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اللہ سے (اس حال میں) ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا اور پانچوں نمازیں ادا کرتا رہا اور رمضان کے روزے رکھتا رہا' اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مُعاذؓ نے عرض

کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ سنا دوں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو تاکہ وہ عمل کرتے رہیں (احمد)

٤٨ - (٤٧) **وَعَنْهُ،** اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ؟ قَالَ: «اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ» . قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے "افضل ایمان" کے بارے میں دریافت کیا' آپؐ نے فرمایا' تو اللہ کے لیے محبت رکھے اور اسی کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی میں مصروف کرے۔ اس نے دریافت کیا (اس کے بعد) کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا' تو لوگوں کے لیے اس چیز کو پسند کر جس کو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لیے اس چیز کو ناپسند جان جس کو تو اپنے لیے ناپسند جانتا ہے (احمد)

وضاحت: مسند احمد میں یہ حدیث دو طریق سے ہے۔ ایک طریق میں رُشدین بن سعد راوی اور دوسرے میں ابنِ لہیعہ راوی ہیں۔ یہ دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰۔ جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹۔ جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' مرعاۃُ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۱۲۰)

(۱) بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

(کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامات کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹ ـ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: «اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» . قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ» . قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ» . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ الآيَة. [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ].

پہلی فصل

۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کونسا گناہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اللہ تیرا خالق ہے۔ اس نے دریافت کیا' پھر کونسا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے لڑکے کو اس خطرہ کے پیش نظر موت کے گھاٹ اتار دے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو گا۔ اس نے دریافت کیا' پھر کونسا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کر دی ہے۔
(جس کا ترجمہ ہے) "وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔" (بخاری' مسلم)

۵۰ ـ (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہیں۔
(بخاری)

۵۱ - (۳) وَفِيْ رِوَايَةِ أَنَسٍ: «وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ» بَدَلَ: «الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱: اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی جگہ جھوٹی گواہی کا ذکر ہے (بخاری، مسلم)

۵۲ - (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ» قَالُوْا: «وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَاءِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سات مہلک گناہوں سے دور رہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' جس نفس کے بلاحق قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدانِ جنگ سے مقابلہ کے دن بھاگ جانا اور پاک باز مومنہ' بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

(بخاری، مسلم)

۵۳ - (۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا' چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا' شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور مال لوٹنے والا لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوتا جبکہ لوگ (خوف سے اور رحم کی خاطر) اس کی جانب نگاہیں اٹھاتے ہیں اور تم میں سے خیانت کرنے والا خیانت کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ تم خود کو ان (گناہوں) سے ضرور دور رکھو (بخاری، مسلم)

۵٤ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، «وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ». قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا، وَلَا يَكُوْنُ لَهُ نُوْرُ الْإِيْمَانِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۵٤: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ قتل کرنے والا قتل کے وقت مومن نہیں

ہوتا۔ عکرمہؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابنِ عباسؓ سے دریافت کیا' اس سے ایمان کیسے چھن جاتا ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا' اس طرح .... اور انہوں نے اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈالا پھر ان کو نکالا۔ پھر فرمایا' اگر توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈال کر وضاحت کی کہ اس طرح ایمان آ جاتا ہے اور ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے وضاحت کی ہے کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں ایمان کا نور ہوتا ہے (لفظ بخاری کے ہیں)

وضاحت: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص مومن نہیں ہے۔ معتزلہ اور خوارج کا یہی مذہب ہے جبکہ اہلِ سنت اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ شرک کے علاوہ دیگر گناہوں سے کوئی مومن کافر نہیں ہو جاتا البتہ اس کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور اگر وہ کبائر کرتے کرتے فوت ہو جائے تو اللہ کی مشیت میں ہے کہ اسے بخش دے یا عذاب دے یا یہ توجیہ کی جا سکتی ہے کہ ایمان کی نفی سے مقصود زجر و توبیخ ہے تاکہ وہ کبیرہ گناہوں سے کنارہ کش رہے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ بظاہر یہ جملہ خبریہ ہے لیکن درحقیقت نہی کا صیغہ ہے کہ مومن درحالت ایمان زنا نہ کرے' شراب استعمال نہ کرے اور کسی کے مال پر ڈاکہ نہ ڈالے (مرعاۃ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۱۲۶)

۵۵ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ». زَادَ مُسْلِمٌ: «وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ»، ثُمَّ اتَّفَقَا: «إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ» .

۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق کی تین علامتیں ہیں۔ مسلم میں یہ (جملہ) زیادہ ہے۔ "اگرچہ منافق روزہ رکھے' نماز ادا کرے اور خود کو مسلمان سمجھے۔" بعدازاں بخاری و مسلم متفق ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو (اس میں) خیانت کرے۔

۵٦ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵٦: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ کہے اور جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔

(بخاری' مسلم)

٥٧ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو نر کی تلاش میں دو ریوڑوں کے درمیان بھاگی پھرتی ہے' کبھی اس ریوڑ اور کبھی اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ منافق اپنی خواہش کا اسیر ہوتا ہے جہاں سے اس کی خواہش پوری ہوتی ہے اودھر چلا جاتا ہے اور مادہ بکری کے ساتھ تشبیہ دینے سے شائد مقصود یہ ہے کہ منافق سے اس کی صفتِ رجولیت چھن جاتی ہے' دلیری' مستقل مزاجی اور عزم مفقود ہو جاتا ہے اور صرف لالچ باقی رہ جاتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٨ - (١٠) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ [ﷺ]. فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ: لَا تَقُلْ: نَبِيٌّ، اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ. فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ، وَلَا تَسْحَرُوْا، وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً، وَلَا تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً ـ الْيَهُوْدَ ـ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ».

قَالَ: فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ؟». قَالَا: اِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ، وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۸: صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا' چلو ہم اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں جاتے ہیں۔ اس کے ساتھی نے اس سے کہا' تم اسے نبی نہ کہو۔ اس نے اگر تم سے (یہ لفظ) سُن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (مقصود یہ ہے کہ اسے خوشی حاصل ہو گی) چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ انہوں نے آپ سے (سورت بنی اسرائیل میں مذکور) نو واضح آیات کے بارے میں سوال کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو' اس جان کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق

کے ساتھ یعنی حَد یا قصاص کے طور پر قتل کر سکتے ہو' تم کسی غیر مجرم کو حاکم وقت کے پاس نہ لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کرے' نہ جادو کرو' نہ سود کھاؤ اور نہ کسی پاکباز عورت پر تہمت لگاؤ اور لڑائی کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو اور اے یہود! ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ صفوان بن عَسَّال بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے آپؐ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوما اور اقرار کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تب تمہارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ تم میری پیروی نہیں کرتے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ پیغمبر (مبعوث) ہوتا رہے نیز ہمیں خطرہ ہے اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت ۱: ابوداؤد میں یہ حدیث موجود نہیں ہے' صاحبِ مشکوٰۃ سے سہو ہو گیا ہے جبکہ سنن نسائی میں یہ حدیث موجود ہے۔

وضاحت ۲: یہود کے دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوما لیکن آپ نے انہیں نہیں روکا۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی عادت نہیں تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہوں اگر چومتے ہوتے تو احادیث میں اس کا ذکر ہوتا۔ اب اگر نووارد آپؐ کے ہاتھ اور پاؤں کو چومتا ہے تو یہ ایسا واقعہ ہے جس سے دلیل لینا درست نہیں۔ واقعہ میں احتمالات کے امکانات ہیں اور احتمالات کی صورت میں استدلال درست نہیں۔ دراصل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والے یہودی دربار رسالت کے آداب سے ناآشنا تھے جیسا کہ عبدالقیس قبیلہ کے وفد کے ارکان نے آپؐ کے ہاتھ پاؤں چومے تو وہ واقعہ بھی احتمالات رکھتا ہے لہٰذا استدلال درست نہیں۔ نیز پاؤں چومنے کی روایات صحیح نہیں صرف ہاتھ چومنے کی روایات تعدد طرق کی بناء پر کچھ اصل رکھتی ہیں لیکن وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہیں۔ آپ کے علاوہ کسی صحابی کے ہاتھ چومنے کی کوئی صحیح روایت نہیں۔ (واللہ اعلم)

وضاحت ۳: اس حدیث میں یہودیوں کی کذب بیانی واضح ہے۔ اولاً وہ گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں' اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد سے ہمیشہ پیغمبر آتا رہے گا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو آل داؤد سے نہیں تھے بلکہ آل اسحٰق سے تھے۔ داؤد علیہ السلام کی جانب دُعا کی نسبت بھی یہود کی کذب بیانی ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خوشخبری تورات' زبور اور دیگر الہامی کتب میں موجود تھی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں (ہِدَایَۃُ الحیاریٰ فی الرَّدِّ علی الیہود والنَّصاریٰ لابنِ القیم)

٥٩ ـ (١١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ: اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ. وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِيَ اللهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَآئِرٍ، وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ. وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

٥٩: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین باتیں ایمان کی اصل ہیں۔ اس شخص سے رکا جائے جو "لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ" کہتا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے۔ کسی

مسلمان کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو اور نہ کسی (معمولی) کام کے سبب کسی کو اسلام سے خارج کرو اور جہاد اس وقت سے جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس اُمّت کے آخری لوگ دجال سے جنگ کریں گے۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل جہاد کو ختم نہیں کرے گا۔ نیز تقدیر پر ایمان رکھا جائے (ابوداوٗد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی شیبہ راوی مجہول ہے (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ ۱۳۴)

٦٠ - (١٢) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ، فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ، فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

٦٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے (اور) اس کے سر پر سائے کی مثل رہتا ہے جب وہ اس فعل سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے (ترمذی' ابوداوٗد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١ - (١٣) **عَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: «لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا؛ فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ؛ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ، وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِيْهِمْ، فَاثْبُتْ، وَاَنْفِقْ عَلٰى عَيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

٦١: مُعاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیّت کی۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تم قتل کیے جاؤ اور جلائے جاؤ' اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں حکم دیں کہ تم اپنے اہل اور مال سے الگ ہو جاؤ' فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ جس شخص نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے' تم ہرگز شراب نہ پینا کیونکہ شراب ہر قسم کی بے حیائی کی جڑ ہے' خود کو نافرمانی سے دور رکھنا' اس لیے کہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔ خود کو لڑائی سے بھاگنے سے بچاؤ' اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں اور جب لوگوں پر موت طاری ہو

اور تم ان میں ہو تو تمہیں ثابت قدمی اختیار کرنا ہو گی نیز اپنے مال کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا اور ان سے ادب کی لاٹھی کو نہ اٹھانا اور اللہ کے بارے میں انہیں ڈراتے رہنا (احمد)

٦٢ - (١٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ، أَوِ الْإِيْمَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں نفاق موجود تھا لیکن (نبوت کے بعد) آج کفر یا ایمان ہے (بخاری)

وضاحت: منافق اس شخص کو کہتے ہیں جو ایمان کا اظہار کرتا ہو لیکن اس کے باطن میں کفر ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تالیفِ قلبی کرتے ہوئے ظاہری اسلام کو قبول کر لیتے لیکن دورِ نبویؐ کے بعد تالیفِ قلبی کی مصلحت نہیں ہے لہٰذا جو کسی کا ظاہر ہو گا اس کے مطابق اس سے برتاؤ ہو گا (واللہ اعلم)

(٢) بَـابُ فِي الْوَسْوَسَةِ

(وسوسہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٣ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تُجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں رونما ہوتے ہیں جب تک کہ وہ وسوسہ کے مطابق کام نہیں کرتے یا اس کے ساتھ کلام نہیں کرتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: لغتِ عرب میں وسوسہ کا اطلاق پست آواز پر ہوتا ہے خیال رہے وسوسہ میں استقرار نہیں ہوتا' تردد دامن گیر رہتا ہے۔ اگر دل میں جنم لینے والے خیالات رذیل کاموں کی طرف دعوت دیتے ہیں تو ان خیالات کو وساوس کہا جاتا ہے اگر وہ اچھے کاموں کی طرف رجحان پیدا کرتے ہیں تو الہامات ہیں۔

اُمّتِ محمدیہ کی خصوصیّت ہے کہ ان کے "وسوسہ اختیاریہ" اور "وسوسہ ضروریہ" دونوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے اور وہ قابلِ مؤاخذہ نہیں ہیں۔ جبکہ سابقہ امتوں کے صرف "وسوسہ ضروریہ" کو اللہ نے معاف کیا ہے۔ "وسوسہ اختیاریہ" یہ ہے کہ خیالات دل میں جنم لیں اور مسلسل پرورش پاتے رہیں اور انسان بھی چاہے کہ ان خیالات کو عملی جامہ پہنائے اور لذّت حاصل کرے لیکن زندگی بھر ان آرزوؤں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے' آرزوئیں خام ہی رہیں (واللہ اعلم)

٦٤ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ! قَالَ: «اَوَ قَدْ وَجَدْتُمُوْهُ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ ہم اپنے دلوں میں ایسے خیالات پاتے

ہیں کہ ہم ان کو زبان پر لانا نہایت گناہ سمجھتے ہیں۔ آپؐ نے استفسار کیا' واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ تو صریح ایمان (کی علامت) ہے (مسلم)

٦٥ ـ (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ» متفق عليه.

٦٥ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور وہ اسے اس وسوسہ میں مبتلا کرتا ہے کہ فلاں کا خالق کون ہے؟ فلاں کا خالق کون ہے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تیرے پروردگار کا خالق کون ہے؟ جب کوئی شخص اس قول تک پہنچ جائے تو وہ اعوذ باللہ کہے اور (اس سوچ سے) باز آ جائے (بخاری' مسلم)

٦٦ ـ (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً ؛ فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٦ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا یہ اللہ ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو شخص اس خیال کو پائے وہ کہے کہ میرا اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے۔
(بخاری' مسلم)

٦٧ ـ (٥) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ». قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «وَاِيَّايَ، وَلٰكِنَّ اللهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ، فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦٧ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا جن ساتھی اور فرشتہ ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' آپؐ کے ساتھ بھی مقرر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے وہ میرا مطیع ہو گیا ہے وہ مجھے بس اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے (مسلم)

٦٨ ـ (٦) **وعن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان انسان میں خون کی طرح جاری و ساری رہتا ہے (بخاری' مسلم)

٦٩ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی کسی عورت کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہونے کے وقت شیطان اس کو چوک مارتا ہے۔ بچہ اس کے چوک مارنے سے اونچی آواز کے ساتھ روتا ہے البتہ مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) اس سے مستثنیٰ ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور معجزات ایسے ہیں جو کسی دوسرے پیغمبر کے نہیں ہیں۔ یہ دونوں اس لیے مستثنیٰ ہیں کہ مریم علیہا السلام کی والدہ حَنّہ کی دعا کو اللہ نے قبول کیا ہے۔ سورت آلِ عمران آیت ۳۵ میں یہ دعا مذکور ہے۔

٧٠ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے چیخنے کا سبب شیطان کا چوک مارنا ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

٧١ - (٩) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ ، يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ، فَأَدْنَاهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَّجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا. فَيَقُوْلُ. مَا صَنَعْتَ شَيْئاً. قَالَ: ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اِمْرَأَتِهِ. قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ: نَعَمْ أَنْتَ». قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: «فَيَلْتَزِمُهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۱ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے بعد ازاں وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ اس کے نزدیک اس شیطان کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے۔ ایک شیطان ابلیس کے پاس آتا ہے اس کو اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بعد ازاں ایک اور شیطان آتا ہے' وہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فُلاں انسان اور اس کی بیوی کے درمیان اختلاف

کی خلیج حائل کر دی ہے اور ان دونوں میں جُدائی کرا دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور (شاباش دیتے ہوئے) کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔ اعمش راوی بیان کرتا ہے میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا' "ابلیس اپنے شیطان ساتھی کے ساتھ معانقہ کرتا ہے" (مسلم)

٧٢ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٧٢: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۃ العرب میں نماز ادا کرنے والے اس کو معبود بنائیں گے البتہ آپس میں جنگ و جدال ممکن ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٧٣ - (١١) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: «اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لِاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ. قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

٧٣: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات پاتا ہوں' میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ میں کوئلہ ہو جاؤں اس سے کہ میں ان خیالات کو زبان پر لاؤں۔ آپؐ نے فرمایا' تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اس (ابلیس) کے معاملہ کو صرف وسوسہ اندازی تک رکھا (ابو داؤد)

٧٤ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ، وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً: فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ. وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ. فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ؛ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى؛ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ [الرَّجِيْمِ]». ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٧٤: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں خیال ڈالتا ہے اور فرشتہ بھی خیال ڈالتا ہے۔ شیطان کا چوکا برائی کا وعدہ دینا ہے اور حق کو جھٹلانا ہے اور فرشتے کا چوکا اچھے کام کا وعدہ کرنا ہے اور حق کی تصدیق کرنا ہے۔ جو شخص اس کا احساس

کرے تو وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص دوسری بات کو پائے وہ اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔ پھر آپ نے قرآنِ پاک کی ایک آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "شیطان تم کو فقر کا وعدہ دیتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے۔" (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس لیے کہ اس کی سند میں عطاء بن سائب راوی اختلاط والا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸)

۷۵ - (۱۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ ، حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً اَحَدٌ، ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثاً، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب لوگ یہ کلمہ کہنے لگیں تو تم کہو' اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور اس کا کوئی مثل نہیں ہے۔ بعد ازاں دائیں جانب تین بار تھوک پھینکے اور شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔ (ابوداؤد)
اور عنقریب ہم عمرو بن احوص سے (مروی) حدیث کو خطبہ یومُ النحر کے باب میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سَلَمہ بن فضل راوی قابلِ حُجّت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۹۲' مرعاتُ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۱۵۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۷٦ - (١٤) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ، حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ؟» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ: «قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ؟».

تیسری فصل

۷٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ

ہمیشہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا' یہ اللہ ہے اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے' اللہ کا خالق کون ہے؟ (بخاری)

اور مسلم میں ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ عزّوجل کا قول ہے کہ "آپؐ کی اُمت ہمیشہ کہتی رہے گی یہ کیا ہے' یہ کیا ہے؟ یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟"

٧٧ - (١٥) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا» فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! شیطان میرے' میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے' مجھ پر قرأت کو خلط ملط کر دیتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شیطان ہے جس کا نام "خنزب" ہے جب تو اسے محسوس کرے تو اللہ کے ساتھ اس سے پناہ طلب کر اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس وسوسہ کو ختم کر دیا (مسلم)

٧٨ - (١٦) **وَعَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلَاتِيْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ: اِمْضِ فِيْ صَلَاتِكَ، فَاِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ: مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِيْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۷۸: قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھے نماز میں وہم رہتا ہے اور کثرت سے رہتا ہے؟ قاسمؒ نے اس سے کہا' تو نماز میں مشغول رہ' تجھ سے وہم نہیں جائے گا یہاں تک کہ تو نماز سے فارغ ہو جائے گا اور تو کہہ رہا ہو گا کہ میں نے نماز کو مکمل نہیں کیا (مالک)

وضاحت: یہ روایت امام مالکؒ کے بلاغات سے ہے۔ سُفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ امام مالکؒ کے بلاغات کی اسناد قوی ہیں (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ ۱۵۷)

(۳) بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ

(تقدیر پر ایمان لانا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۹ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ» قَالَ: «وَ[كَانَ] عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ نے تمام مخلوق کی تقدیر کو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال قبل تحریر کر دیا تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا (مسلم)

۸۰ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعِجْزُ وَالْكَيْسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے یہاں تک کہ عجز اور دانائی بھی (مسلم)

۸۱ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى ؛ قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَآئِكَتَهٗ، وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ، ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ؟ قَالَ آدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ، وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا. قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا ﴿وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ ؟ قَالَ:

نَعَمْ. قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلاً [قَدْ] كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهُ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً؟» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے ہاں جھگڑا کیا تو آدم علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا اور کہا' آپ وہ آدم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا پھر آپ نے اپنی غلطی سے لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا' آپ وہ موسیٰ ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کرنے کے ساتھ منتخب کیا اور آپ کو کتاب کی تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور آپ کے ساتھ سرگوشی کر کے آپ کو اپنا قرب عطا کیا۔ آپ کتنا عرصہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "تورات" کو میرے پیدا کرنے سے پہلے تحریر فرمایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا' چالیس سال پہلے۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' بھلا آپ نے اس میں پایا ہے کہ آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور) وہ راہ صواب سے بھٹک گیا؟ انہوں نے جواب دیا' درست ہے۔ انہوں نے کہا' کیا آپ مجھے ایسے عمل پر ملامت کرتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل تحریر کر دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پس آدم علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل ہو گیا (مسلم)

وضاحت: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہ مناظرہ عالم برزخ میں ہوا اور آسمان میں ان کی ارواح کی ملاقات ہوئی۔ اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اس کو ہم ظاہر پر محمول کریں گے' اس کی کیفیت اور تشبیہ بیان کیے بغیر اس پر ایمان رکھیں گے ہرگز تاویل نہیں کریں گے۔

فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو احتراماً سجدہ کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے اور یہ پہلی امتوں میں مشروع تھا۔ اُمّتِ محمدیہ میں مشروع نہیں ہے۔ امام بغویؒ کا قول زیادہ صحیح ہے کہ سجدہ لغوی تھا یعنی تواضع اور جھکنے کی شکل تھا' جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا لیکن اسلام میں یہ سجدہ باطل قرار دیا گیا۔ اب جھکنا بھی نہیں ہے۔

تقدیر کا سہارا لیتے ہوئے گناہ کے ارتکاب پر خود کو دلیر کرنا قباحت اور بے شرمی ہے۔ اس کا شرعاً اور عقلاً کچھ جواز نہیں ہے لیکن کسی نافرمانی کے صادر ہونے پر پریشانی اور غم کو دور کرنے کے لیے تقدیر کا سہارا لینا درست ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام نے خود کو تسلی دی اور اپنی بے چینی کو رفع کیا۔ بہرحال مصائب میں تقدیر کا سہارا لینا درست ہے' گناہ میں ناجائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (مدارج السالکین جلد ۱ صفحہ ۱۸۹۔ ۱۹۱)

۸۲ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: «اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً نُطْفَةً، ثُمَّ یَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ

ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكاً بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ، وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ، وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، ثُمَّ يَنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحَ ، فَوَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق اور مصدوق ہیں' نے ہمیں بتایا ہے کہ تم میں سے ہر شخص کی تخلیق اس کی والدہ کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں رہتی ہے۔ بعد ازاں چالیس روز جما ہوا خون۔ پھر چالیس روز گوشت کا ٹکڑا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتے ہیں۔ فرشتہ اس کے اعمال' اس کی تقدیر' اس کا رزق اور اس کے بدبخت یا نیک بخت ہونے کو تحریر کرتا ہے۔ پھر اس میں روح کو ودیعت کیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم میں سے ایک شخص جنّت والوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر سبقت لے جاتی ہے تو وہ دوزخیوں والے اعمال کرنے لگ جاتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص دوزخیوں والے افعال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے (اور) وہ جنتیوں جیسے اعمال کرنے لگ جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے (بخاری' مسلم)

۸۳ - (۵) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک بندہ دوزخیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے جب کہ وہ جنت والوں سے ہوتا ہے اور جنتیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے جب کہ وہ دوزخ والوں سے ہوتا ہے۔ بس اعمال کا اعتبار تو خاتمہ کے ساتھ ہے (بخاری' مسلم)

۸٤ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا، عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ. فَقَالَ: «اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلاً، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلاً، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک بچے کے جنازے پر دعوت دی گئی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس بچے کے لیے خوشی ہے' یہ تو جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔ اس سے کوئی برا فعل سرزد نہیں ہوا بلکہ اس نے (برے اعمال کرنے کے وقت کو ہی) نہیں پایا۔ آپؐ نے فرمایا' عائشہ (تیرا اعتقاد یہ ہے) جب کہ صحیح بات اس کے خلاف ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا فرمایا' ان کو جنت کے لیے پیدا کیا جب کہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے اور دوزخ کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا فرمایا' ان کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لیے پیدا فرمایا جب کہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اس وقت پر محمول ہو گا جب کہ آپ کو ابھی مسلمانوں کے بچوں کی فطرت کے بارے میں علم نہیں تھا۔ اُمّت کے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کے بچے جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں وہ جنت میں ہوں گے۔ کتابُ اللہ اور سُنّتِ صحیحہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔
(مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۴۸)

۸۵ - (۷) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ؛ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ [اَهْلِ] السَّعَادَةِ، وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ [اَهْلِ] الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ اَلْآيَة». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ دوزخ یا جنت میں متعین ہو چکا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے عمل کرنا ترک نہ کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا' عمل کرتے رہو ہر شخص کو اس عمل کی توفیق دی جائے گی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص (اللہ کے علم میں) سعادت والوں سے ہے' اس کو سعادت کے عمل کی توفیق حاصل ہو گی اور جو شخص (اللہ کے علم میں) بدبخت لوگوں سے ہے' اس کو بدبخت بننے کی توفیق ملے گی۔ بعد ازاں آپؐ نے قرآنِ پاک کی ایک آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص نے عطیہ دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی" (بخاری' مسلم)

۸۶ - (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا، يُدْرِكُ ذٰلِكَ لَا

مُحَالَةَ، الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ ، وَالْأُذُنَانِ: زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا ، وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ».

۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کے حصّے کو ثبت کر دیا ہے وہ لازمی طور پر اس کو پائے گا پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور (انسان کا) نفس آرزوئیں کرتا ہے اور شہوت پر آمادہ ہوتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی تکذیب کرتی ہے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ ثبت ہے وہ لازمی طور پر اس کو پانے والا ہے' آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل خواہشات کو ابھارتا ہے اور آرزوئیں پیدا کرتا ہے (لیکن) شرمگاہ اس کی (کبھی) تصدیق کرتی ہے اور (کبھی) تکذیب کرتی ہے۔

وضاحت: اصل زنا شرمگاہ کو حرام جگہ پر استعمال کرنا ہے یہی بڑا زنا ہے اور اگر شرمگاہ محفوظ ہے تو زنا کا جرم بڑا نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ دیگر عوامل کا زنا استغفار' وضو اور نماز کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے' اس لیے کہ یہ زنا کے مقدمات ہیں اصل زنا نہیں ہے (واللہ اعلم)

۸۷ -(۹) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ؟ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدْرٍ سَبَقَ، اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ، وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷: عمران بن حُصَیْن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُزَینہ (قبیلہ) کے دو انسانوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں کہ لوگ جو آج عمل کرتے ہیں اور اس میں مشقت اٹھاتے ہیں کیا وہ ایسا عمل ہے کہ ان کے بارے میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ازل میں ان کی تقدیر میں ثبت ہو چکا ہے یا وہ عمل زمانہ مستقبل میں ہے کہ اس عمل کے بارے میں ان کے پیغمبر نے انہیں مطلع کیا ہے اور اس کے بارے میں ان پر حجت قائم ہوئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! بلکہ وہ عمل ایسا ہے کہ ازل میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں ثابت ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور انسان کی قسم اور اس کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کی سمجھ دی" (مسلم)

۸۸ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ

شَابٌّ ، وَأَنَا أَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ ، وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ، كَأَنَّهُ يَسْتَاذِنُهُ فِي الْاِخْتِصَاءِ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جواں سال ہوں اور میں اپنے نفس پر زنا میں واقع ہونے سے ڈرتا ہوں اور میرے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ جس کے ساتھ میں نکاح کر سکوں۔ گویا کہ وہ آپؐ سے خصی ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ میرے سوال پر خاموش رہے۔ پھر میں نے پہلے کی طرح عرض کیا' آپؐ میرے سوال پر خاموش رہے۔ پھر میں نے پہلے کی طرح سوال کو دہرایا۔ آپؐ میرے سوال پر خاموش رہے۔ میں نے پھر پہلے کی طرح وہی سوال کیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوہریرہ! قلم (لکھ کر) خشک ہو چکا ہے جس کو تو ملنے والا ہے (تجھے اختیار ہے) خصی ہو یا نہ ہو (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو خصی کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ یہ امر بطورِ تہدید کے ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں سورۃُ الروم آیت ۳۰ میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "پس جو شخص چاہتا ہے ایمان لے آئے اور جو شخص چاہتا ہے کافر ہو جائے۔" مذکورہ آیت میں اختیار نہیں ہے بلکہ تہدید ہے۔ ظاہر ہے کہ کافر ہونے کا اللہ کی جانب سے اختیار نہیں ہے جیسا کہ خصی ہونے کا اختیار نہیں ہے اور لفظ (او) برابری کے معنیٰ میں ہے۔ دونوں برابر ہیں۔ تقدیر کے مطابق عمل ہو گا (واللہ اعلم)

۸۹ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ، يَصْرِفُهُ كَيْفَ يَشَآءُ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام انسانوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں جیسے وہ چاہتا ہے پھیرتا ہے۔ بعدازاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی "اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی جانب مائل کر دے۔" (مسلم)

۹۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ . هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان کا ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اس کو یہودی بنا لیتے ہیں یا عیسائی بنا لیتے ہیں یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ چارپائے اپنے بچے کو تامُ الخِلقت پیدا کرتے ہیں۔ کیا تم ان میں سے کسی بچے کو کٹے ہوئے کان والا پاتے ہو؟ پھر ابوہریرہؓ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی مخلوق میں تبدیلی نہیں ہے' یہ دین (اسلام بالکل) سیدھا ہے اس میں ٹیڑھا پن نہیں ہے"۔ (بخاری' مسلم)

۹۱ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ [الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّوْرُ، لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے پانچ باتیں فرمائیں' آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کو نیند نہیں آتی اور اس کے لیے لائق نہیں کہ وہ سوئے۔ وہ ترازو کو نیچا اور اونچا کرتا ہے۔ اس کے سامنے رات کے اعمال دن کے اعمال سے قبل اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے قبل پیش کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو نور نے ڈھانپ رکھا ہے۔ اگر وہ نور کے حجاب کو زائل کر دے تو اس کی ذات کے جلال کے انوار ان تمام چیزوں کو راکھ کر دیں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی نظر پہنچتی ہے (جب کہ اللہ تعالیٰ کی نظر اس کی تمام مخلوق پر محیط ہے پس تمام مخلوق راکھ کا ڈھیر ہو جائے گی) (مسلم)

۹۲ - (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ؟ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِیْ يَدِهٖ، وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ - سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَیْءٌ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ».

۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے' لگاتار بے دریغ خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی وہ رات دن دے رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے آسمان و زمین کی تخلیق سے کتنا خرچ کیا ہے؟ اس خرچ کرنے سے اس کے ہاتھ میں کمی نہیں آئی' اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ اس کو نیچا کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ ابنِ نمیرؒ نے کہا ہے کہ بھرا ہوا

ہے' ہمیشہ دینے والا ہے' کوئی چیز رات اور دن میں اسے کم نہیں کرتی۔

٩٣ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَرارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنا تھا (یعنی توقف اختیار کیا جائے) (بخاری' مسلم)

وضاحت: مشرکین کے بچے جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں' ان کے بارے میں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت میں ہے جس کو چاہے جنّت میں داخل کرے جس کو چاہے دوزخ میں بھیجے۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ بچے جنّت میں ہوں گے۔ اس کی دلیل اللہ ربُّ العزت کا یہ ارشادِ مبارک بھی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم کسی کو (اس وقت تک) عذاب میں گرفتار نہیں کرتے جب تک کہ ہم ان میں کسی پیغمبر کو نہ بھیجیں۔" امام بخاریؒ' شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ اور امام ابنِ قیمؒ کا بھی یہی مسلک ہے (مرعاتُ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٩٤ - (١٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ. فَقَالَ: مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ. فَكَتَبَ مَا كَانَ هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِسْنَاداً

دوسری فصل

۹۴: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ اس سے کہا' تو تحریر کر۔ اس نے دریافت کیا' میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تقدیر لکھ۔ چنانچہ قلم نے جو ہو چکا اور جو کچھ ابد تک ہونے والا ہے' سب تحریر کر دیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

وضاحت: صحیح مسلم میں مروی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر کو ثبت فرمایا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ معلوم ہوا کہ قلم پیدا کرنے سے پہلے عرش کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ پانی ہوا پر تھا تو پانی سے پہلے ہوا کو پیدا فرمایا۔ قلم کی اولیت اضافی ہے حقیقی نہیں ہے۔ یہ حدیث کہ اللہ نے پہلے عقل کو پیدا فرمایا ثابت نہیں ہے (واللہ اعلم)

٩٥ - (١٧) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ الآيَة، قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِه، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ [بِيَدِهِ] فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ. فَقَالَ رَجُلٌ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ؛ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ؛ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۹۵: مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس کا ترجمہ ہے) "جب تیرے پروردگار نے آدم علیہ السلام کے بیٹوں کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا۔" عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ پھر ان کی پیٹھ پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا' اس سے اولاد کو نکالا اور فرمایا' میں نے ان کو جنّت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ یہ لوگ جنّتیوں کے اعمال کریں گے۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ اس سے اولاد کو نکالا اور فرمایا' میں نے ان کو دوزخ کے لیے پیدا فرمایا ہے اور یہ دوزخیوں والے اعمال کریں گے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! پھر عمل کا کیا (فائدہ) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جنّت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے جنت والوں جیسے کام کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ جنّت والوں کے اعمال پر فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ان اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل فرماتا ہے اور جب کسی شخص کو دوزخ کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے دوزخیوں والے کام کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دوزخیوں والے عمل پر فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں والے عمل کی وجہ سے دوزخ میں داخل فرما دیتا ہے (مالک' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' اس لیے کہ مسلم بن یسار نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے لیکن معنیٰ کے لحاظ سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کی عادت ہے کہ وہ منقطع اور مرسل احادیث کو شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیتے ہیں (واللہ اعلم)

۹۶ - (۱۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟» قُلْنَا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا. فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اَجْمَلَ عَلٰى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ

اَبَدًا». ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ: «هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ، وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى آخِرِهِمْ؛ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا». فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا؛ فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ. وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: «فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ ﴿فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے استفسار فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا' نہیں! اے اللہ کے رسول! البتہ اگر آپ ہمیں مطلع کریں۔ آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا' جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب ربُّ العالمین کی جانب سے ہے اس میں جنتیوں' ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ بعدازاں آخر میں ان کا میزان درج کیا گیا ہے۔ اب کبھی ان میں زیادتی یا کمی نہیں ہو گی۔ بعد ازاں آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا' جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں' ان کے آباء اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آخر میں میزان لگایا گیا ہے۔ کبھی ان میں زیادتی اور کمی نہیں ہو گی۔ آپ کے صحابہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کا کیا (فائدہ) ہے؟ جب کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا' استقامت اختیار کرو اور سیدھی راہ پر چلو۔ اس لیے کہ جنتیوں کا خاتمہ جنت والوں کے اعمال کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ (پہلے) وہ کیسے اعمال بھی کرتے رہے ہوں۔ اور دوزخیوں کا خاتمہ دوزخ والوں کے اعمال کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ (پہلے) وہ کیسے ہی اعمال کرتے رہے ہوں۔ بعدازاں آپ نے دونوں ہاتھوں کو ہلایا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا' تمہارا پروردگار بندوں سے فارغ ہو چکا ہے (لوگوں کی) ایک جماعت جنّت میں ہے اور ایک جماعت دوزخ میں ہے (ترمذی)

۹۷ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا، وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ، وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ: «هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۹۷: ابوخزامہ سے روایت ہے وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ دم کرنے کے بارے میں فرمائیں جو ہم کرتے ہیں اور دوا کے بارے میں بتائیں جس کے ساتھ ہم علاج کرتے ہیں اور بچاؤ کی تدابیر جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں (احمد' ترمذی' ابنِ ماجہ)

٩٨ - (٢٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ، فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ، حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِیءَ فِیْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ، فَقَالَ: «اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟! اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَتَنَازَعُوْا فِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

٩٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم (مسئلہ) تقدیر کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپؐ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ (مبارک) سرخ ہو گیا (یوں معلوم ہوتا تھا) گویا کہ آپؐ کے دونوں رخساروں میں انار کے دانے نچوڑے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا میں اس بات کے ساتھ تمہاری جانب بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے جب انہوں نے تقدیر کے بارے میں جھگڑا کیا۔ میں تم پر واجب کرتا ہوں' میں تم پر واجب کرتا ہوں کہ تم تقدیر کے بارے میں جھگڑا نہ کرو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں صالح راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۳۷)

٩٩ - (٢١) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ

٩٩: اور ابن ماجہ نے اس کی مثل عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعیب کے دادا سے بیان کیا۔

وضاحت: عمرو' شعیب سے روایت کرتے ہیں اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں یعنی شعیب کا سماع اپنے دادا عبداللہ سے ثابت ہے۔ عبداللہ نے اپنے پوتے شعیب کی پرورش کی۔ شعیب کے والد محمد اس وقت فوت ہو گئے جب شعیب ابھی کم سن ہی تھے۔ اس بناء پر عمرو بن شعیب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ کی روایت مرسل اور منقطع نہیں ہے بلکہ متصل ہے اور حسن کے درجہ سے کم نہیں ہے بشرطیکہ عمرو تک اسناد صحیح ہو۔ (واللہ اعلم)

١٠٠ - (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ، فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ، مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ.

١٠٠: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام زمین سے حاصل کی گئی (مٹی کی) مٹھی سے پیدا فرمایا۔ پس آدم کی اولاد زمین کے رنگوں پر آئی۔ ان میں سرخ' سفید اور سیاہ رنگ کے ہیں؟ کچھ ان کے

درمیان ہیں اور کچھ نرم مزاج اور سخت مزاج ہیں اور کچھ بدخصلت اور نیک عادت ہیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۱۰۱ - (۲۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ، وَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ' فرما رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق (جنوں اور انسانوں) کو ظلمت (یعنی شہوت) والے پیدا کیا پھر ان پر اپنی روشنی کو ڈالا۔ جس کو یہ نور مل گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس کو یہ نور نہ ملا وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علم کے مطابق قلم (کی تحریر) خشک ہو چکی ہے (احمد' ترمذی)

۱۰۲ - (۲۴) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ، هَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ، يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت فرما۔" میں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! ہم آپ' پر اور جس چیز کو جو آپ' لائے ہیں' اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ' ہمارے بارے میں خائف ہیں؟ آپ' نے فرمایا' ہاں! اس لیے کہ دل تو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اللہ جیسے چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

۱۰۳ - (۲۵) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۰۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دل کی مثال اس "پَر" کی طرح ہے جو چٹیل میدان میں ہے اور ہوائیں اسے اوپر نیچے الٹتی پلٹتی ہیں (احمد)

۱۰۴ - (۲۶) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں' اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور موت پر اس کا ایمان ہو نیز مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور تقدیر پر اس کا ایمان ہو (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۰۵ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت سے دو جماعتیں ایسی ہیں جن کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں' وہ مُرجِئہ اور قدریہ ہیں۔
(ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت ۱: مُرجِئہ فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ معصیت کچھ نقصان نہیں دیتی جیسا کہ کفر کے ساتھ فرمانبرداری کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک ایمان قول اور تصدیق کا نام ہے' وہ عمل کو قول اور تصدیق سے مؤخر کرتے ہیں۔ قدریہ فرقہ کے لوگ بندے کو اپنے افعال کا خالق تسلیم کرتے ہیں اور تقدیر پر ان کا ایمان نہیں ہے۔ نیز حدیث میں اسلام کی نفی سے مقصود کامل ایمان کی نفی ہے مطلق ایمان کی نفی نہیں ہے۔

وضاحت ۲: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن نزار اور نزار بن حیان دونوں راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۱۰۶ - (۲۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ، وَّذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدْرِ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ.

۱۰۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت میں زمین میں دھنس جانا اور شکلیں تبدیل ہو جانا ہو گا اور یہ ان لوگوں میں ہو گا جو تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں (ابوداؤد) اور امام ترمذیؒ نے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۰۷ - (۲۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ ، وَإِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قدریہ (فرقہ) اس اُمّت کے مجوسی ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: مجوسی اس بات کے قائل ہیں کہ اس جہاں کے دو خدا ہیں' ایک خدا خیر کا خالق ہے' اس کا نام یزدان ہے۔ دوسرا خدا شر کا خالق ہے' اس کا نام رہرمن ہے۔ قدریہ فرقہ کے لوگ بھی خیر کو اللہ سے کہتے ہیں اور شر کو اپنے نفس سے کہتے ہیں (مرعات جلدا صفحہ ۱۹۶۔ ۱۹۷)

۱۰۸ ۔ (۳۰) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قدریہ کے ساتھ مجالست نہ کرو اور نہ ہی ان کی جانب اپنے فیصلے لے جاؤ (ابوداؤد)

۱۰۹ ۔ (۳۱) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ: الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «الْمَدْخَلِ» وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ .

۱۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھ انسان ایسے ہیں جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور ان پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے جب کہ ہر پیغمبر مستجابُ الدّعوات ہوتا ہے۔ا۔ اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا۔ ۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔۳۔ بالجبر مسلّط ہونے والا تاکہ جس شخص کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اس کو عزّت عطا کرے اور جس شخص کو اللہ نے عزّت عطا کی ہے اس کو ذِلّت سے ہم کنار کرے ۔۴۔ اللہ کے حرم پاک کو حلال جاننے والا ۵۔ میرے قرابت داروں سے ان چیزوں کو حلال گردانے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ۶۔ اور میری سُنّت سے منہ پھیرنے والا۔ (بیہقی نے مدخل میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے)

۱۱۰ ۔ (۳۲) **وَعَنْ** مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوْتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ إِلَيْهَا حَاجَةً» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۱۰: مطر بن عکاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ کسی شخص کے بارے میں فیصلہ فرماتا ہے کہ وہ فلاں علاقے میں فوت ہو گا تو اللہ اس کو اس علاقے کی طرف (جانے کا) سبب بنا دیتا ہے (احمد' ترمذی)

۱۱۱ ۔ (۳۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَرَارِيُّ

الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِلاَ عَمَلٍ؟ قَالَ: «اَللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». قُلْتُ: فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». قُلْتُ: بِلاَ عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ایمان والوں کے بچوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' ان کا حکم ان کے والدین کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بغیر عمل کے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کو خوب علم ہے کہ انہوں نے (بالغ ہو کر) کیا اعمال کرنے تھے (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' شرک کرنے والوں کے بچوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ان کا حکم ان کے والدین کے ساتھ ہے۔ میں نے (ازراہِ تعجب) عرض کیا' بغیر عمل کے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کو خوب علم ہے کہ انہوں نے (بالغ ہو کر) کیا اعمال کرنے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: ان احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں اور کُفّار کے نابالغ بچے جو بلوغت سے قبل فوت ہو جاتے ہیں وہ جنّت میں جائیں گے۔ اس مضمون کی احادیث جن میں ان کے بارے میں توقّف اختیار کیا گیا ہے' وہ اس بات پر محمول ہوں گی کہ اس وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا نہیں ہوا تھا کہ وہ جنّت میں داخل ہوں گے (واللہ اعلم)

۱۱۲ - (۳٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْؤُدَةُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زندہ بچے کو دفن کرنے والی اور (جس کے لئے) اس کو دفن کیا گیا ہے (دونوں) دوزخ میں ہیں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۳ - (۳۵) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ : مِنْ اَجَلِهِ ، وَعَمَلِه ، وَمَضْجَعِهِ وَاَثَرِهِ، وَرِزْقِهِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۱۳: ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ عزوجل ہر شخص کے پیدا کرنے کے وقت پانچ باتوں عمر' اعمال' مدفن' (اس کے زمین میں) چلنے پھرنے اور اس کے رزق سے فارغ ہو چکا ہے (احمد)

١١٤ - (٣٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدْرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے تقدیر میں معمولی بات بھی کی اس سے اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا اور جس شخص نے کچھ کلام نہیں کیا اس سے کچھ سوال نہیں ہو گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن عثمان تیمی راوی بالاتفاق ضعیف ہے۔

١١٥ - (٣٧) **وَعَنْ** ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ، فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِيْ. فَقَالَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ؛ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ. وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۵: ابن الدّیلمی بیان کرتے ہیں کہ میں اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ (اضطراب) ہے۔ مجھے حدیث بیان کریں شائد اللہ میرے دل کے اضطراب کو ختم کر دے۔ اُبیّ بن کعب نے فرمایا' اگر اللہ عزّوجل تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں (گرفتار) کرے تو ان کو عذاب میں گرفتار کرنے سے اللہ ظالم نہیں ہو گا اور اگر ان سب پر اپنی رحمت (نازل) فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لئے ان کے اعمال سے بہتر ثابت ہو گی اور اگر تو اُحد(پہاڑ) کے برابر اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اللہ تجھ سے اس کو قبول نہیں کرے گا جب تک کہ تیرا تقدیر پر ایمان نہ ہو۔ اور تجھے یقین کرنا چاہیئے کہ جو (خوشی یا غمی) تجھے ملی ہے اس نے تجھ سے خطا نہیں جانا تھا اور جو (خوشی یا غمی) تجھ سے خطا کر گئی ہے اس نے تجھے ملنا نہیں تھا اور اگر تیری وفات اس عقیدے کے خلاف ہوتی ہے تو تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ابن الدیلمی کہتے ہیں' بعد ازاں میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاں گیا۔ انہوں نے یہی جواب دیا بعد ازاں میں حُذیفہ بن یمانؓ کے ہاں گیا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا بعد ازاں میں زید بن ثابتؓ کے ہاں گیا۔ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہی حدیث بیان کی (احمد' ابوداود' ابن ماجہ)

١١٦ - (٣٨) **وَعَنْ** نَّافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِأُ

عَلَيْكَ السَّلَامُ. فَقَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ - أَوْ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ - خَسْفٌ، أَوْ مَسْخٌ، أَوْ قَذْفٌ فِيْ أَهْلِ الْقَدَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۱۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں گیا اور ان سے کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے (دینِ اسلام میں) نئی بات کا اضافہ کر دیا ہے۔ اگر اس نے کسی نئی بات کو نکالا ہے تو اس کو میرا سلام نہ کہنا' اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' میری اُمّت یا اِس اُمّت میں تقدیر کا انکار کرنے والوں میں (زمین میں) دھنس جانا اور شکلیں تبدیل ہونا یا پتھروں کی بارش کا ہونا ہو گا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷ - (۳۹) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ ﷺ، عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هُمَا فِي النَّارِ». فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ: «لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا». قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَوَلَدِيْ مِنْكَ؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ». ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾** رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۱۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خدیجہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو جاہلیّت میں فوت ہو گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' دونوں دوزخ میں ہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کے چہرے پر ناپسندیدگی ملاحظہ فرمائی تو آپؐ نے فرمایا' اگر تو ان دونوں کے مقام سے آگاہ ہو جائے تو تو انہیں مبغوض سمجھے۔ خدیجہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے اس بچّے کا کیا حال ہے جو آپؐ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جنّت میں ہے۔ بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار اور ان کے بچے جنّت میں اور مشرک اور ان کے بچّے دوزخ میں ہیں۔ بعد ازاں آپؐ نے آیتِ کریمہ تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملائیں گے۔" (احمد)

وضاحت: یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ امام احمدؒ کے بیٹے عبداللہؒ نے اس حدیث کو (زیادات میں) بیان کیا ہے۔ اس کی سند میں محمد بن عثمان راوی غیر معروف ہے۔ کچھ معلوم نہیں کہ یہ کون ہے؟

(مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

۱۱۸ - (٤٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُوْرٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى آدَمَ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ! مَنْ هٰؤُلَآءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ. فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: اَيْ رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: دَاؤُدُ. فَقَالَ: رَبِّ! كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ؟ قَالَ: سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ آدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ آدَمُ: اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا اِبْنَكَ دَاؤُدَ؟! فَجَحَدَ آدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ، وَنَسِيَ آدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ، فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ، اَخْطَاَ اَخْطَاَتْ ذُرِّيَّتُهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ نے آدم (علیہ السلام) کی تخلیق کی' اس کی کمر پر ہاتھ پھیرا تو اس سے ہر ذی روح نفس باہر آیا جس کو ان کی اولاد سے قیامت کے روز تک پیدا ہونا تھا اور ہر شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک کو اجاگر کیا بعدازاں ان کو آدم (علیہ السلام) پر پیش کیا۔ آدم (علیہ السلام) نے استفسار کیا' اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا' تیری اولاد ہے۔ پھر آدم نے ان میں ایک شخص کو دیکھا تو اس کی آنکھوں کے درمیان نور کی چمک نے اس کو تعجب میں مبتلا کر دیا۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' اے پروردگار! یہ کون ہے؟ اللہ نے فرمایا (یہ) داؤد (علیہ السلام) ہے۔ آدم (علیہ السلام) نے دریافت کیا' اے میرے پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ اللہ نے فرمایا (اس کی عمر) ساٹھ سال ہے۔ آدم (علیہ السلام) نے کہا' اے پروردگار! اس کو میری عمر سے چالیس سال عطا کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدم (علیہ السلام) کی عمر ختم ہونے میں چالیس سال باقی رہ گئے تو ان کے پاس مَلَکُ الموت آیا۔ آدمؑ نے سوال اٹھایا کہ کیا میری عمر کے (ابھی) چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ مَلَکُ الموت نے کہا' کیا آپ نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیے تھے؟ آدم (علیہ السلام) نے انکار کیا تو ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم (علیہ السلام) نے بھول کر درخت کھایا تو ان کی اولاد بھی نسیان میں مبتلا ہوئی اور آدم (علیہ السلام) سے غلطی ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطائیں سرزد ہوئیں (ترمذی)

۱۱۹ - (٤١) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ، فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى، فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَآءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ؛ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَآءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ: اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ، وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى: اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۱۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا'

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں کندھے پر ضرب لگا کر سفید نورانی اولاد کو نکالا گویا کہ وہ چیونٹیوں کی طرح تھی اور ان کے بائیں کندھے پر ضرب لگا کر سیاہ رنگ کی اولاد کو نکالا گویا وہ کوئلہ تھی تو دائیں جانب والوں کے بارے میں کہا (یہ) جنّت والے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے اور بائیں جانب والوں کے بارے میں کہا (یہ) دوزخ والے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے (احمد)

۱۲۰ - (۴۲) **وَعَنْ** اَبِیْ نَضْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ - يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ - دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَيَبْكِیْ، فَقَالُوْا لَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ؟ اَلَمْ يَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِیْ؟» قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ، وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ ، وَلَا اُبَالِیْ» وَلَا اَدْرِیْ فِیْ اَیِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۲۰: ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا نام ابو عبداللہ تھا۔ ان کے احباب ان کے ہاں ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے تو وہ رونے لگے۔ ان کے رفقاء نے ان سے کہا' آپ کس لیۓ رو رہے ہیں؟ کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نہیں فرمایا کہ "تم مونچھوں کے بال کٹواتے رہنا یہاں تک کہ تمہاری مجھ سے ملاقات ہو" انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوۓ کہا' البتہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' بلا شبہ اللہ عزّوجل نے اپنے دائیں ہاتھ میں کچھ انسانوں کو پکڑا اور باقی ماندہ کو دوسرے ہاتھ میں لیا اور فرمایا' یہ جنّت کے لیۓ ہیں اور یہ دوزخ کے لیۓ ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے' اب میں نہیں جانتا کہ میں کس مٹھی میں ہوں؟ (احمد)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مونچھوں کا کٹوانا سُنّتِ مؤکدہ بلکہ فطرتِ قدیمہ سے ہے اور اس پر مداومت کرنا جنّت میں داخلے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کے چھوڑنے سے ہیشگی اختیار کرنا خیر کثیر سے محرومی ہے۔ خیال رہے کہ کسی بھی سنّت کو معمولی جان کر اس کو ترک نہیں کرنا چاہیۓ اور اللہ کے خوف سے ہرگز بے پرواہ نہیں رہنا چاہیۓ کہ کہیں اللہ عذاب میں گرفتار نہ کر دے (واللہ اعلم)

۱۲۱ - (۴۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ - يَعْنِیْ عَرَفَةَ - ، فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا ، فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلاً قَالَ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی! شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ. اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۲۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے "نعمان" یعنی وادیِ عرفہ میں آدم علیہ السلام کی حیثیت سے تمام انسانوں کو (جن کو پیدا کرنا تھا) نکالا اور ان کو اپنے

سامنے چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا۔ پھر ان سے آمنے سامنے وعدہ لیا اور کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا "کیوں نہیں ہم نے گواہی دی (یہ وعدہ ہم نے اس لیے لیا) کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے ناواقف تھے (یا تم یہ نہ کہہ دو) کہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا تھا اور ہم نے ان کے پیچھے چل کر ان کی پیروی کی۔ کیا تو ہمیں باطل پرست لوگوں کے افعال کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کرتا ہے؟" (احمد)

۱۲۲ ـ (٤٤) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ، فَتَكَلَّمُوْا، ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ، ﴿وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ، وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ آدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا، اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ، وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا. اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ، وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ. قَالُوْا: شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا. لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ. فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ، وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ، وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ. فَقَالَ: رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ! قَالَ: اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ. وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ، خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ، فَاَرْسَلَهُ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ: اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے فرمان "اور جب تیرے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا" کی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو (نکالنے کے بعد) جمع کیا اور ان کو مذکر و مؤنث بنایا' ان کو مختلف اقسام میں کیا پھر انہیں شکل عطا کی اور انہیں بلوایا۔ انہوں نے (اللہ کی مشیت کے مطابق) بات کی۔ بعدازاں ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی ذوات پر گواہ بنایا کہ "کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟" انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے گواہی دی (پھر) اللہ نے فرمایا' میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں نیز تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہمیں تو اس کا علم نہ تھا یقین کرو کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور نہ میرے علاوہ کوئی پروردگار ہے' میرے ساتھ تمہیں کسی کو شریک نہیں کرنا ہو گا یقیناً میں تمہاری جانب اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو تمہیں میرے ساتھ (کیا ہوا) عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور تم پر اپنی کتابوں کو نازل کروں گا۔ انہوں نے کہا' ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار اور معبود ہے' تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں ہے اور تیرے علاوہ

ہمارا کوئی معبود نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ان باتوں کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام اونچا کر کے سب کو دکھائے گئے' آدم علیہ السلام ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا (ان میں) مالدار اور فقیر ہیں نیز خوبصورت اور بدصورت ہیں۔ آدم علیہ السلام نے استفسار کیا' اے میرے پروردگار! تو نے اپنے بندوں کو مساوی کیوں نہیں کیا۔ اللہ نے جواب دیا' میں نے چاہا کہ میرا شکریہ ادا کیا جائے۔ نیز آدم علیہ السلام نے ان انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ روشن قندیلیں ہیں' ان کی روشنی نمایاں ہے ان سے خصوصی عہد و میثاق لیا گیا جس کا تعلق رسالت و نبوت کے ساتھ تھا۔ اس کی وضاحت اللہ کے اس ارشاد میں ہے کہ "جب ہم نے انبیاء علیہم السلام سے عہد و پیان لیا" سے اللہ کے قول "عیسیٰ بن مریم" تک پڑھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ارواح میں تھے کہ ان کی روح کو مریم علیہا السلام کی جانب بھیجا پس بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح مریم علیہا السلام کے منہ سے (رحم میں) داخل کی گئی (احمد)

۱۲۳ - (٤٥) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُونُ، إِذْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوهُ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوا بِهِ، فَإِنَّهُ يَصِيرُ إِلَى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۳: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم آپس میں مستقبل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہے تھے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے منتقل ہو گیا ہے تو اس کی تصدیق کرو (لیکن) جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ اس کی عادت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو۔ اس لیے کہ ہر شخص وہی کام کرے گا جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی تقدیر تبدیل نہیں ہو سکتی) (احمد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' امام زہریؒ کی ابوالدرداءؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کسی شخص کی عادات تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ ہرگز نہیں اگر ایسا ہوتا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ فرماتے کہ تم خود کو بہترین اخلاق سے متّصف کرو نیز ارشاد ربانی ہے: (ترجمہ) "وہ شخص کامیاب ہے جس نے اپنے نفس کو بہترین اخلاق کے ساتھ پاکیزہ بنا لیا۔" البتہ تقدیر میں تبدیلی ممکن نہیں نیز اصل خلقت اور طبع میں تبدیلی نہیں ہو سکتی (واللہ اعلم)

۱۲٤ - (٤٦) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ. قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِي طِينَتِهِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۴: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول!

آپ کو ہر سال زہر آلود بکری کے کھانے کی وجہ سے درد دامن گیر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا' مجھے اُس بکری سے جو کچھ بھی تکلیف ہوتی ہے وہ اس وقت سے میری تقدیر میں تحریر شدہ ہے جب (ابھی) آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر ھذلی راوی ضعیف ہے (مرعاۃ جلد۱ صفحہ۲۱۶)

(٤) بَاب اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

(عذاب قبر کے ثبوت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٥ - (١) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ؛ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مسلمان انسان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہو رہی ہے "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پختہ قول کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے" (اس سے مقصود کلمۂ توحید ہے) اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا' یہ آیت عذابِ قبر کے اثبات کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ مردے سے (قبر میں) پوچھا جائے گا' تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا' میرا رب اللہ ہے اور میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بخاری' مسلم)

١٢٦ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ ، وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَداً مِّنَ الْجَنَّةِ ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعاً. وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا

اَدْرِيْ! كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ، وَيُضْرَبُ بِمطَارِقَ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ» ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيّ.

۱۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی انسان کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے رفقاء (اس کے دفن کے بعد) اس سے واپس لوٹتے ہیں تو وہ انسان ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے بٹھاتے ہیں اور (اس سے) سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا؟ ایماندار (انسان) جواب دیتا ہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔ اس سے کہا جائے گا کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کو دیکھ کہ اللہ نے اس کے بدلے میں تجھے جنّت کا ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ وہ دونوں کی جانب دیکھے گا البتہ منافق اور کافر سے سوال کیا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے تھی؟ وہ جواب دے گا' مجھے کچھ علم نہیں' میری رائے تو وہی تھی جو لوگوں کی تھی۔ اسے کہا جائے گا کہ آ تو ُنے حق بات کا علم حاصل کیا اور نہ ہی تو ُنے قرآن پڑھا چنانچہ اس کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔ وہ زبردست چیخیں مارے گا کہ ان چیخوں کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ اس کے قریب (تمام مخلوقات) سنیں گے (بخاری' مسلم) اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۲۷ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنّتی ہے تو اس کا جنّت والا ٹھکانہ اور اگر دوزخی ہے تو اس کا دوزخ والا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے یہاں بھیجے گا (بخاری' مسلم)

۱۲۸ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَقَالَ: «نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی' اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا۔ عائشہؓ نے اس سے کہا' اللہ تجھے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ عائشہؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' قبر کا عذاب برحق ہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا' اس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز ادا فرماتے تو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے (بخاری' مسلم)

۱۲۹ - (۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ، إِذْ حَادَتْ بِهٖ وَكَادَتْ تُلْقِيهِ. وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ، فَقَالَ: «مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ؟» قَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: «فَمَتٰى مَاتُوا؟» قَالَ: فِي الشِّرْكِ. فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ» ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ». قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ». قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجّار کے ایک باغیچہ میں اپنے خچر پر (سوار) تھے اور ہم آپؐ کی معیّت میں تھے۔ اچانک خچر نے بھاگنا شروع کیا' قریب تھا کہ وہ آپؐ کو گرا دے۔ وہاں چھ یا پانچ قبریں تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان قبر والوں کو کون جانتا ہے؟ ایک شخص نے جواب دیا' میں (جانتا ہوں) آپؐ نے دریافت کیا' یہ کب فوت ہوئے تھے؟ اس نے بتایا' شرک کی حالت میں (فوت ہوئے تھے) آپؐ نے فرمایا' اس اُمّت (کے افراد) کا قبروں میں امتحان ہوتا ہے۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو قبروں میں) دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے جیسا کہ میں سُن رہا ہوں۔ بعدازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور آپؐ نے فرمایا' دوزخ کے عذاب سے تم اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم اللہ کی ظاہری اور باطنی فتنوں سے پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم دجّال کے فتنہ سے تم اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم دجّال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۳۰ - (۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ

أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: اَلْمُنْكِرُ، وَلِلْآخِرِ: النَّكِيْرُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً فِيْ سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ. فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأُخْبِرُهُمْ. فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقاً قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلاً فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِيْ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ: فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: اِلْتَئِمِيْ عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّباً حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی مردے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے فرشتے آتے ہیں' ان کی آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ اس سے دریافت کریں گے' اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ وہ جواب میں کہے گا' وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس پر وہ کہیں گے' ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی اقرار کرے گا۔ بعدازاں اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کر دی جاتی ہے' پھر اس کی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تم محو خواب ہو جاؤ۔ وہ کہے گا' مجھے اپنے گھر واپس جانے دیں تاکہ میں انہیں (یہ حالات) بتا سکوں۔ وہ کہیں گے' تم دلہن کی مانند محو استراحت ہو جاؤ جس کو اس کے گھر والوں میں سے صرف وہی فرد بیدار کر سکتا ہے جو اس کے ہاں سب سے زیادہ پیارا ہے (مقصود اس کا خاوند ہے) یہاں تک کہ اللہ اس کو اس کے آرام کی جگہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو گا تو کہے گا' میں نے لوگوں سے جو باتیں سنیں اسی طرح کی باتیں میں نے کہیں' مجھے کچھ علم نہیں۔ دونوں فرشتے اسے کہیں گے' ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ چنانچہ قبر کو حکم دیا جائے گا کہ اس پر سکڑ جا تو قبر اس پر سکڑ جائے گی' جس سے اس کی پسلیاں (اصل حالت سے) زائل ہو جائیں گی۔ چنانچہ وہ ہمیشہ عذاب قبر میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اٹھائے گا (ترمذی)

۱۳۱ - (۷) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ؛ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ الآية. قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَافْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى الْجَنَّةِ، وَيُفْتَحُ. قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ، قَالَ: وَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي! فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي! فَيَقُولَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي! فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى النَّارِ. قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا. قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى يَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَصَمَّ، مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيدٍ، لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَاباً، فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَيَصِيرُ تُرَاباً، ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۳۱: براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مومن کی پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا رب اللہ ہے (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا دین اسلام ہے (پھر) وہ دریافت کرتے ہیں' یہ کون شخص تھا جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے' وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تجھے کیسے معلوم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ اللہ کا قول کہ "جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ثابت قدمی عطا کرتا ہے" اس کی تصدیق کرتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا (پھر) آسمان سے ایک منادی کرنے والا ندا کرتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے' جنّت سے اس کا بستر بچھاؤ اور جنّت کا (ہی) اسے لباس پہناؤ اور جنّت کی جانب اس کا دروازہ کھول دو چنانچہ (اس کے لیے) دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو جنّت کی بادِ نسیم اور خوشبو پہنچتی ہے اور اس کی قبر(کی جگہ) تاحدِ نظر کشادہ کر دی جاتی ہے اور کافر کی موت کا ذکر کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا' اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ میّت کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے' میں کچھ بھی نہیں جانتا (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میں کچھ بھی نہیں جانتا (پھر) اس سے دریافت کرتے ہیں' جو شخص تم میں بھیجا گیا وہ کون تھا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں کچھ بھی نہیں جانتا (اس پر) آسمان سے منادی کرنے والا آواز کرتا ہے' اس نے غلط بیانی کی ہے اس کا آگ سے بستر تیار کرو اس کو آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی جانب اس کا دروازہ کھول دو۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو آگ کی گرمی اور اس کی بادِ سموم پہنچے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اور اس کی قبر اس پر تنگ ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں مختلف ہو جائیں گی پھر اس پر اندھا' بہرا فرشتہ مقرر کیا جائے گا جس کے پاس لوہے کا ہتھوڑا ہو گا' اگر اس کو کسی پہاڑ پر بھی مارا جائے تو پہاڑ مٹّی بن جائے۔ چنانچہ وہ اس کو اس شدّت کے ساتھ مارے گا کہ اس کی آواز انسانوں اور جنوں کے علاوہ مشرق' مغرب میں موجود سب

سنیں گے (اس سے) وہ مٹی بن جائے گا پھر اس میں روح لوٹائی جائے گی (احمد' ابوداؤد)

۱۳۲ - (۸) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي، وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟! فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲: عثمان رضی اللہ عنہ (کا معمول تھا) کہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ (آنسوؤں سے) اپنی داڑھی تر کر لیتے تھے۔ ان سے کہا گیا' آپ جنّت اور دوزخ کے ذکر سے تو روتے نہیں ہیں اور قبر (کے خوف) سے روتے ہیں۔ انہوں نے کہا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے اگر کوئی شخص اس سے چھٹکارا پا گیا تو اس کے بعد والی گھاٹیاں اس سے آسان ہوں گی اور اگر اس سے ہی چھٹکارا (حاصل) نہ ہو سکا تو اس سے بعد والی گھاٹی اس سے بھی زیادہ دشوار ہو گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے (دنیا میں) قبر سے زیادہ کبھی کوئی وحشت ناک منظر نہیں دیکھا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۳۳ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۳۳: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو نیز اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو' اس لئے کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے (ابوداؤد)

۱۳٤ - (۱۰) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: «سَبْعُونَ» بَدَلَ «تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ».

۱۳۴: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کافر کی قبر میں اس پر ننانوے زبردست زہریلے اور بڑے سانپ مقرر کیے جاتے ہیں وہ قیامت تک اس کو نوچتے اور ڈستے رہیں گے۔ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مارے تو زمین (کبھی) سبزے کو نہ اگائے (دارمی) امام ترمذیؒ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے البتہ ننانوے کی جگہ ستر سانپوں کا ذکر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۵ - (۱۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ، فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ، سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَبَّحْنَا طَوِيْلاً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ: «لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سعدؓ بن معاذ کی وفات پر گئے۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے' انہیں قبر میں اتارا گیا اور ان کی قبر (کی مٹی) برابر کی گئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک سبحان اللہ کہتے رہے۔ ہم بھی (آپؐ کے ساتھ) سُبحان اللہ کہتے رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اللہ اکبر کے کلمات کہے تو ہم نے (بھی) اللہ اکبر کے کلمات کہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے سُبحان اللہ اور اللہ اکبر کے کلمات کیوں کہے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' اس نیک انسان پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ نے اس کو کشادہ کر دیا (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس حدیث کی سند میں محمود بن عبدالرحمٰن راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹)

۱۳۶ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۳۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (سعدؓ) وہ شخص ہے جس کی روح (کے چڑھنے) سے عرش الٰہی خوشی سے جھومنے لگا اور جس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شمولیت اختیار کی۔ انہیں (قبر میں) ایک بار بھینچا گیا بعدازاں ان کی قبر کو کشادہ کر دیا گیا (نسائی)

وضاحت: قبر ہر انسان کو دباتی ہے' مؤمن کو محبت اور پیار سے دباتی ہے اور کافر کو بصورت عذاب بھینچتی ہے البتہ وہ مسلمان جن سے گناہ صادر ہوئے اور وہ مرنے سے پہلے تائب نہ ہوئے ہوں تو ان کے لیے بھی قبر ایک بار شکنجہ بنتی ہے جیسا کہ سعدؓ بن معاذ کے بارے میں بیہقی میں مذکور ہے کہ وہ پیشاب میں کوتاہی کرتے اور پیشاب کے چھینٹے ان کے جسم اور ان کے کپڑوں پر گرتے تھے۔ اس لیے ان پر قبر تنگ ہو گئی۔ اس کے بعد جب نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی قبر کشادہ ہو گئی۔ بیہقی کی یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
(واللہ اعلم)

۱۳۷ - (۱۳) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْباً. فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ، ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا، وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ: اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ! مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ؟ قَالَ: «قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْباً مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

۱۳۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپؐ نے (خطبہ میں) قبر کے فتنے کا ذکر کیا جس میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔ جب آپؐ نے اس کا ذکر کیا تو مسلمان چیخ اٹھے۔ بخاری نے اس طرح بیان کیا ہے اور نسائی میں اضافہ ہے کہ چیخ و پکار کی وجہ سے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نہ سمجھ سکی جب ان کی چیخ و پکار زیادہ ہوئی تو میں نے اپنے نزدیک (بیٹھے ہوئے) ایک شخص سے کہا کہ اللہ تجھے برکات سے نوازے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات کیا فرمائی ہے؟ اس نے بتایا' آپؐ نے فرمایا کہ مجھے (وحی کے ذریعہ) بتایا گیا ہے کہ تم قبروں میں دجال کے فتنہ کے قریب فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے۔

۱۳۸ - (۱۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ، وَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۸: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب (نیک) میت کو قبر کے سپرد کیا جاتا ہے تو سورج اسے یوں دکھائی دیتا ہے جیسا کہ سورج ڈوبنے کے وقت ہوتا ہے تو مرنے والا (اٹھ کر) بیٹھ جاتا ہے' اپنی آنکھیں ملتا ہے اور (فرشتوں سے) کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دیں میں نماز ادا کرنا چاہتا ہوں (ابن ماجہ)

۱۳۹ - (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهِ مِنْ غَيْرِ فَزَعٍ وَلَا مَشْغُوْبٍ، ثُمَّ يُقَالُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ. فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ، فَيُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً، فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ،

ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى. وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السَّوْءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعاً مَّشْعُوْباً، فَيُقَالُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِيْ! فَيُقَالُ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلاً فَقُلْتُهُ، فَيُفَرَّجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ، ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مرنے والا قبر کے سپرد ہوتا ہے تو وہ اپنی قبر میں (اٹھ کر) بیٹھ جاتا ہے' اسے گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی بعدازاں اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو کس (دین) پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں اسلام پر تھا۔ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے' یہ (مشہور) شخص کون تھا؟ وہ جواب دیتا ہے وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے' وہ اللہ کے رسول تھے' وہ اللہ کے ہاں سے ہمارے پاس روشن دلائل لائے' ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے سوال ہو گا' کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا' کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کو دیکھ پائے۔ پھر دوزخ کی جانب سے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے وہ دوزخ کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اس میں توڑ پھوڑ کا سلسلہ جاری ہے تو اس سے کہا جائے گا دوزخ کی جانب دیکھ! جس کے عذاب سے تجھے اللہ نے محفوظ کر لیا ہے۔ پھر اس کے لیۓ جنّت کی جانب سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے وہ جنت کے حسن و زیبائش کا مشاہدہ کرتا ہے اور جنّت کی حوروں اور محلاّت کی جانب نظر اٹھاتا ہے۔ اسے بتا دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ اس لیے کہ تو یقین پر تھا اور اسی پر تو موت سے ہم کنار ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا اور بدکار شخص اپنی قبر میں گھبرایا ہوا اور خوفزدہ حالت میں اٹھ کر بیٹھتا ہے۔ اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے سوال ہوتا ہے' یہ شخص کون تھا؟ وہ جواب دے گا' میں نے لوگوں سے جو بات سنی میں نے وہی بات کہی۔ پھر اس کے لیۓ جنت کی جانب کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ جنّت کے حسن اور زیبائش کو دیکھتا ہے اور اس کی حوروں اور محلاّت کا ملاحظہ کرتا ہے۔ پھر اس کو کہا جائے گا' دیکھ! اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں سے تجھ کو دور کر دیا ہے۔ پھر اس کے لیۓ دوزخ کی جانب سے کھڑکی کھُل جاتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ دوزخ میں توڑ پھوڑ ہو رہی ہے۔ اس سے کہا جائے گا' یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو شک و تذبذب میں رہا اسی پر فوت ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: قبر سے مقصود عالمِ برزخ ہے اس کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہوتا ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ قبر سے مقصود وہ گڑھا ہے جس میں مردہ انسان کو دفن کیا جاتا ہے جب کہ بعض فوت شدہ لوگ پانی میں ڈوب کر مرجاتے ہیں' بعض آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو درندے کھا جاتے ہیں وہ ان کے پیٹوں میں پہنچ جاتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو ان تمام صورتوں میں اصل زمین ہے اور ظاہر ہے کہ زمین نے جہاں زندوں کو اپنے اندر سما رکھا ہے وہاں فوت شدگان بھی اسی میں ہیں اگرچہ اکثریت ایسے لوگوں کی

ہے جو قبروں میں دفن ہوتے ہیں۔ اسی لیئے محدّثین ابواب میں عذابِ قبر کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

عذابِ قبر کے اثبات میں جہاں کتاب و سُنّت میں کثرت کے ساتھ دلائل موجود ہیں وہاں عقل بھی اس کا انکار نہیں کرتی ہے بلکہ اہلِ سُنّت کا عذابِ قبر کے برحق ہونے پر اجماع ہے۔ مزید تفصیل کے لیئے حافظ ابنِ قیمؒ کی کتاب "الرُّوح" کا مطالعہ کریں (مرعات جلد۱ صفحہ۲۱۸)

(۵) بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

(کتاب و سُنّت کو مضبوطی سے پکڑنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٠ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہمارے اس دین میں نئی بات کو ایجاد کیا جو دینِ اسلام سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی تشریح یہ ہے کہ دینِ اسلام کے دو سرچشمے ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیثِ صحیحہ۔ جو شخص کتاب و سُنّت میں اپنی رائے کو داخل کرتا ہے تو اس کی رائے کو دین اسلام میں ہرگز کچھ حیثیت حاصل نہ ہو گی بلکہ اس کو رد کیا جائے گا۔ دین اسلام میں کسی کی رائے معتبر نہیں اور نہ ہی کسی کی تقلید جائز ہے۔ یہ حدیث دینِ اسلام کا بہت بڑا اصول ہے اور اس کو بنیادی قاعدہ کی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر طرح کی بدعات کو رد کریں خواہ وہ بظاہر مستحسن ہی کیوں نہ معلوم ہوتی ہوں (واللہ اعلم)

١٤١ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امّا بعد! یعنی اللہ کی حمد اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد تمام کلاموں سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جنہیں (دینِ اسلام میں) ایجاد کیا گیا ہے اور تمام بدعات گمراہی ہیں (مسلم)

١٤٢ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ تین انسان ہیں۔ حرم پاک میں کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا' دینِ اسلام میں جاہلیّت کا طریقہ اختیار کرنے والا اور کسی شخص کا ناحق خون گرانے کے لیے کوشاں رہنے والا۔ (بخاری)

١٤٣ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلاَّ مَنْ اَبٰى» . قِيْلَ: وَمَنْ اَبٰى ؟ قَالَ: «مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری تمام اُمّت جنت میں داخل ہو گی البتہ وہ جس نے انکار کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے جس نے انکار کیا؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہو گا اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (بخاری)

١٤٤ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ مَلَآئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً، فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلاً. قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ. فَقَالُوْا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا. قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: الدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے کہا' تمہارے اس صاحب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک مثال ہے' تم اس کو بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا' یہ شخص نیند میں ہے۔ دوسرے نے کہا' اس کی صرف آنکھیں سوئی ہوئی ہیں جبکہ اس کا دل بیدار ہے۔ انہوں نے بیان کیا' اس کی مثال اس شخص کی ہے جس

نے محل تعمیر کیا اور اس میں دستر خوان بچھایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا پس جس شخص نے دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول کر لیا وہ محل میں داخل ہوا اور اس نے دستر خوان سے کھانا تناول کیا اور جس شخص نے دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول نہ کیا وہ نہ محل میں داخل ہوا اور نہ اس نے دستر خوان سے کھانا تناول کیا۔ فرشتوں نے کہا' اس مثال کی اس کے لیے تشریح کیجئے کہ وہ اس کو سمجھ پائے۔ ایک نے کہا یہ شخص نیند میں ہے۔ دوسرے نے کہا' آنکھوں میں نیند ہے اور دل بیدار ہے اور انہوں نے (وضاحت کرتے ہوئے) کہا' محل سے مراد جنت ہے اور بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی' اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں (بخاری)

١٤٥ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا ؛ فَقَالُوْا: اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ؟! فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَداً، وَلَا اُفْطِرُ. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَداً، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: «اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟! اَمَا وَاللهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ (ان سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ جب انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں آگاہ کیا گیا تو انہوں نے کسی حد تک آپ کی عبادت کو معمولی گردانا اور انہوں نے محسوس کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ آپ کے تو اللہ نے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے عہد کیا' میں تو ہمیشہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں گا۔ دوسرے نے عہد کیا' میں ہمیشہ دن بھر روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے عہد کیا' میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور آپ نے ان سے دریافت کیا' تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور زیادہ پرہیزگار ہوں۔ اس کے باوجود میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا' میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میرے طریقے سے روگردانی کی وہ میری ملت پر نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٤٦ - (٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئاً، فَرَخَّصَ

فِيْهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؛ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ؟! فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام سرانجام دیا' آپؐ نے کام (کو کرنے) کی اجازت عطا فرمائی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے دور رہنا چاہا۔ یہ بات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی۔ آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا' اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا' ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس کام سے دور رہنا چاہتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ (کے عذاب) کا علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ کا ڈر رکھتا ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحیح مسلم کی حدیث میں وضاحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضانُ المبارک کے مہینے میں صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد غسلِ جنابت فرمایا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے اس عمل کو پرہیزگاری کے خلاف سمجھا۔ اس پر آپؐ نے انہیں کھلے انداز میں خبردار کیا کہ اسلام میں بعض کام عزیمت پر مبنی ہیں اور بعض میں رخصت موجود ہے۔ رخصت پر عمل کرنا بھی پرہیزگاری ہے اور رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا مناسب نہیں ہے (مرعات جلدا صفحہ ۲۴۳)

۱۴۷ - (۸) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُوْنَ؟». قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ. قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْراً». فَتَرَكُوْهُ، فَنَقَصَتْ. قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ، فَخُذُوْا بِهِ؛ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷: رافع بن خَدِیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب) مدینہ منوّرہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو پیوند کرتے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ تم کیوں کرتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم (حسبِ عادت) یہ کام کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' شاید اگر تم یہ کام نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے (پیوند کرنا) چھوڑ دیا تو کھجوروں نے پھل کم دیا۔ رافعؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پھل کم دینے کا تذکرہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا (اس پر) آپؐ نے فرمایا' میں تو انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کی کوئی بات بتاؤں تو تم اسے قبول کرو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات بتاؤں تو میں انسان ہوں (مسلم)

۱۴۸ - (۹) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْماً، فَقَالَ: يَا قَوْمِ! اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ! فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ. فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى

مَهْلِهِمْ ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اور اس (شریعت) کی مثال جس کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس شخص کی مانند ہے جو کسی قوم کے پاس گیا اور (انہیں) مطلع کیا کہ اے لوگو! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں' بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔ چنانچہ اس قوم سے ایک گروہ نے اس کی بات کو تسلیم کیا۔ وہ آرام سے شروع رات میں ہی چل نکلے اور نجات پا گئے اور ایک گروہ نے اس کی بات کو غلط قرار دیا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں ہی صبح کی چنانچہ لشکر نے بوقتِ صبح ان پر حملہ کیا' انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا اور انہیں تہس نہس کر دیا۔ یہ (پہلی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے میری تصدیق کی اور اس دین کے پیچھے چلا جس کو میں لایا اور (دوسری مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جس دینِ حق کو میں نے پیش کیا ہے اس کی تکذیب کی (بخاری' مسلم)

۱٤۹ -(۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَاراً، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا . هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا، وَقَالَ فِي آخِرِهَا: قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ، أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ: هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ! فَتَغْلِبُونِي. تَقَحَّمُونَ فِيهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے آگ روشن کی جب اس کے اردگرد روشنی ہو گئی تو پروانے اور دیگر کیڑے پتنگے جو خود کو جلاتا" آگ میں گراتے ہیں' اس میں گرنے لگ گئے جبکہ آگ روشن کرنے والا انہیں (آگ میں گرنے سے) روکتا رہا لیکن وہ اس پر غالب آ گئے اور انہوں نے (بزور) آگ میں چھلانگیں لگائیں۔ میں تمہیں دوزخ سے (ہٹانے کی خاطر) تمہاری کمروں کو پکڑتا ہوں لیکن تم ہو کہ دوزخ میں بزور چھلانگیں لگا رہے ہو۔ یہ بخاری کی روایت ہے

اور مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس کے آخر میں ہے کہ یہ میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تمہاری کمروں کو پکڑ کر (تمہیں) دوزخ سے ہٹاتا ہوں (میری طرف) لپکو اور دوزخ سے دور رہو۔ (میری طرف) لپکو اور دوزخ سے دور رہو لیکن تم مجھ پر غالب آکر (بزور خود کو) دوزخ میں گرا رہے ہو (بخاری' مسلم)

۱۵۰ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضاً، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ، فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى، اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۵۰: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جس علم اور روشنی کو دے کر مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس کثیر بارش کی ہے جو زمین پر برسی چنانچہ زمین کا ایک ٹکڑا عمدہ تھا' اس نے بارش کے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور گھنے سبزے کو اگایا اور زمین کا ایک ٹکڑا سخت ہے جس نے پانی ذخیرہ کر لیا۔ اللہ نے اس کے ساتھ لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں نے پانی پیا (جانوروں کو) پلایا اور آبپاشی کی لیکن زمین کا ایک ٹکڑا چٹیل میدان ہے' نہ وہ پانی ذخیرہ کرتا ہے اور نہ وہاں سبزہ گھاس وغیرہ اُگتا ہے۔ یہ (پہلی مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کی اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ نے بھیجا ہے اس کے ساتھ فائدہ حاصل کیا۔ اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور لوگوں کو بھی اس سے سکھایا نیز (یہ دوسری مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے علم کی جانب (تکبر کی وجہ سے) میلان نہ کیا اور اللہ کی (ارسال کردہ) اس روشنی سے کچھ حاصل نہ کیا جس کے ساتھ مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے
(بخاری مسلم)

۱۵۱ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ﴾، وَقَرَاَ اِلٰى: ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾. قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَاِذَا رَاَيْتَ - وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: رَاَيْتُمْ - الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ؛ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ، فَاحْذَرُوْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ وہ ذات ہے جس نے آپؐ پر کتاب نازل کی' اس کی کچھ آیات محکم ہیں" سے "اور نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں مگر وہ جو عقل والے ہیں" تک تلاوت کی۔ عائشہؓ کہتی ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تو دیکھے اور مسلم شریف میں ہے کہ "جب تم دیکھو" ایسے لوگوں کو جو متشابہات کے پیچھے چلتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے نام رکھا ہے پس تم ان کی مجلس سے دور رہو (بخاری' مسلم)

وضاحت: جن آیات کے معانی ظاہر ہیں وہ محکم ہیں اور جن کے معانی غیر واضح ہیں وہ متشابہ ہیں۔ جب لوگ متشابہات سے استدلال کر کے اختلاف اور جھگڑے کی فضا پیدا کریں تو ان سے بحث نہ کی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے روک دیا ہے (واللہ اعلم)

١٥٢ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: هَجَّرْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً، قَالَ: فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٢: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ عبداللہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے دو انسانوں کی آواز سنی جو ایک آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب پہنچے۔ آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار تھے۔ آپؐ نے فرمایا' تم سے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے (مسلم)

وضاحت: ایسا اختلاف جو کفر اور بدعت تک پہنچائے' اس سے ڈرایا گیا ہے لیکن صحیح مسئلہ معلوم کرنے کے لیے اور باطل کو ختم کرنے کے لیے مباحثہ کرنا درست ہے (واللہ اعلم)

١٥٣ - (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْماً مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٣: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کی وجہ سے اس کو حرام کیا گیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں اس سائل کا ذکر ہے جو بلاضرورت اور بے فائدہ مسائل پوچھتا رہتا ہے جبکہ ضرورت کے پیشِ نظر مسائل معلوم کرنا ناجائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

١٥٤ -(١٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٥٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانے میں دجّال کذّاب قسم کے لوگ نمودار ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں پیش کریں گے جن کو تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے سنا ہو گا پس تم خود کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو' کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں (مسلم)

١٥٥ - (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُوْنَهَا

بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَ﴿قُولُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾» اَلْآيَة. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ کتاب عبرانی زبان میں تورات کی تلاوت کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یہود و نصاریٰ کی نہ تصدیق کرو اور نہ انہیں جھٹلاؤ بلکہ تم اقرار کرو کہ "ہم اللہ پر اور جو کتاب ہماری جانب نازل کی گئی اس پر ایمان رکھتے ہیں" (بخاری)

١٥٦ - (١٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ كِذْبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (آگے) بیان کرے (مسلم)

١٥٧ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّتِهِ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ، وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت میں بھیجا ہے تو اس نبی کے اس کی اُمّت میں مددگار ہوتے تھے اور ایسے رفقاء ہوتے تھے جو اس کی سُنّت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد نالائق لوگ پیدا ہوتے آئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ عمل نہ کرتے تھے اور ایسے کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا پس جو شخص ان کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص ان کے ساتھ دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے (مسلم)

١٥٨ - (١٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ. كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہدایت کی جانب دعوت دی اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا جو اس کی پیروی کریں گے۔ اس سے ان کے ثواب میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی اور جس شخص نے گمراہی کی جانب دعوت دی اس کو ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا جنہوں نے اس کی پیروی کی اس سے انکے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی (مسلم)

١٥٩ - (٢٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْباً، وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام آغاز میں غریب تھا اور عنقریب (اسی طرح) غریب ہو گا جیسا کہ آغاز میں غریب تھا پس غریب لوگوں کے لیے خوشخبری ہے (مسلم)

وضاحت: اسلام کے آغاز میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے لوگ قلیل تعداد میں تھے اور آخر زمانے میں فتنوں کے ظہور' بدعات کے پھیلنے اور سُنّتِ نبویہ کے آثار مٹ جانے کی وجہ سے اسلام کے حاملین قلیل تعداد میں ہوں گے۔ غریب سے مراد وہ شخص ہے جو وطن سے دور ہوتا ہے جس طرح وطن سے دور رہنے والے انسان کی کچھ حیثیت نہیں ہوتی' اس طرح اس دور میں بھی اسلام کے پیروکار نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہوں گے۔ پس ایسے لوگوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ ان ناسازگار حالات میں بھی اسلام کے دامن کو تھامے ہوئے رہیں اور اصلاحی کوششوں میں مصروف ہیں۔ علامہ شاطبی رحمہُ اللہ نے کتابُ الاعتصام کے مقدمہ میں اس حدیث کی نہایت عمدہ تشریح کی ہے (واللہ اعلم)

١٦٠ - (٢١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ» فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ» وَ[الْآخَرُ]: «لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ» فِيْ بَابِ: ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جیسا کہ سانپ اپنی بل کی طرف سمٹ آتا ہے (بخاری' مسلم) اور ہم ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "تم مجھے چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں" کتابُ المناسک میں اور معاویہؓ اور جابرؓ سے مروی دو حدیثیں کہ "میری امت سے ہمیشہ رہے گا" "اور میری اُمّت سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی" کو "بابُ ثوابُ ھٰذِہِ الْاُمّہ" میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٦١ - (٢٢) عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، فَقِيْلَ لَهٗ: لِتَنَمْ عَيْنُكَ، وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ، وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ. قَالَ: «فَنَامَتْ عَيْنِيْ، وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ، وَعَقَلَ قَلْبِيْ». قَالَ: «فَقِيْلَ لِيْ: سَيِّدٌ بَنٰى دَاراً، فَصَنَعَ فِيْهَا مَادُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِياً؛ فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ، دَخَلَ الدَّارَ، وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ، لَمْ يُدْخِلِ الدَّارَ، وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَسَخَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ». قَالَ: «فَاللّٰهُ السَّيِّدُ، وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ، وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْمَادُبَةُ الْجَنَّةُ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۱۶۱: ربیعہ جُرَشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتہ آیا۔ آپؐ سے کہا گیا کہ آپؐ کی آنکھ سوئی ہو اور آپؐ کے کان سنتے ہوں اور آپؐ کا دل سمجھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا' پس میری آنکھیں نیند میں ہو گئیں اور میرے کان سنتے رہے اور میرا دل سمجھتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھ سے کہا گیا کہ ایک آقا نے ایک محل تعمیر کیا' اس میں دسترخوان لگایا اور بلانے والے کو بھیجا پس جس شخص نے بلانے والے (کے بلاوے) کو قبول کیا وہ محل میں داخل ہوا اور دسترخوان سے تناول کیا۔ آقا اس سے خوش ہوا اور جس شخص نے بلانے والے (کے بلاوے) کو قبول نہ کیا' وہ محل میں داخل نہ ہوا' اس نے دسترخوان سے تناول نہ کیا اور آقا اس سے ناراض ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ آقا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے ہیں اور محل اسلام ہے اور دسترخوان جنت ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں آنے والے سے مقصود فرشتہ ہے اور آنکھ میں نیند ہونے سے مقصود یہ ہے کہ آپؐ کی آنکھ کسی جانب نہ اٹھے' آپؐ کے کان کسی جانب نہ جھکیں اور آپؐ کا دل حاضر ہو تاکہ آپؐ تمثیل سمجھ سکیں (واللہ اعلم)

١٦٢ - (٢٣) وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَاُ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ ، يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اُمِرْتُ بِهٖ اَوْ نُهِيْتُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ، مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۱۶۲: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کو میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو' اس کے پاس میرا حکم یا میری نہی پہنچے تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا' جس چیز کو ہم نے اللہ کی کتاب میں پایا ہم نے اس کی پیروی کی۔

(احمد' ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجہ' بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث صحیحہ سے اعراض کرنے والا قرآن پاک سے اعراض کرنے والا ہے۔ اس لیے کہ حدیث بھی قرآنِ پاک کی مانند حُجّتِ شرعیہ ہے۔ نیز اس اصول کا بھی رد ہوتا ہے کہ خبر واحد کے ساتھ کتابُ اللہ پر زیادتی جائز نہیں۔ اس حدیث کے مصداق مولوی عبداللہ چکڑالوی، مسٹر پرویز اور اس نظریے کے دیگر لوگ ہیں جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا انکار کرتے ہیں (اللہ ربُّ العزّت ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے)

١٦٣ - (٢٤) **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ؛ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ، وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ، فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَهْ اِلٰى قَوْلِهٖ: «كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ».

۱۶۳: مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! مجھے قرآنِ پاک کے ساتھ ساتھ قرآن کا مثل دیا گیا ہے۔ خبردار! عنقریب ایک پیٹ بھرا انسان جو اپنے پلنگ پر (ٹیک لگائے) ہو گا، وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا کہ اس قرآن کو لازم سمجھو اس میں جو حلال ہے اس کو حلال سمجھو اور جو حرام ہے اس کو حرام سمجھو حالانکہ جن چیزوں کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے (ان کی حرمت) اسی طرح کی ہے جس طرح کی حرمت ان چیزوں کی ہے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھا اور کوئی کچلی والا درندہ حلال نہیں ہے اور کسی عہد والے (کافر) کا گرا ہوا مال حلال نہیں ہے البتہ اگر اس کا مالک اس سے دستبردار ہوتے ہوئے اس کو چھوڑ دے اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی مہمان داری کریں۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ مہمانی کے مثل ان سے معاوضہ لے سکتا ہے (ابوداؤد) دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی طرح ابنِ ماجہ نے اس قول "جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا ہے" تک روایت کیا ہے۔

١٦٤ - (٢٥) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ؟! اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ اَوْ اَكْثَرُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ: اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ، قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ.

۱۶۴: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے پلنگ پر ٹیک لگائے یہ خیال رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ان چیزوں کو حرام فرمایا ہے جو قرآن پاک میں ہیں؟ اللہ کی قسم! بلاشبہ خبردار! میں نے بعض (کاموں) کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے اور بعض چیزوں سے روکا ہے' وہ قرآنِ پاک کی مثل ہے بلکہ زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے حلال قرار نہیں دیا کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے گھروں میں بلااجازت داخل ہو جاؤ اور نہ تم ان کی عورتوں کی پٹائی کرو اور نہ ان کے پھلوں کو (جبرا") حاصل کرو جب کہ وہ تمہیں مال دے رہے ہیں جو ان کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشعث بن شُعبہ مصیصی راوی متکلّم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۲۶۵)

١٦٥ - (٢٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، فَقَالَ: «اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْداً حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافاً كَثِيْراً؛ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ؛ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ.

۱۶۵: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کروائی۔ بعدازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے۔ آپؐ نے ہمیں مؤثر وعظ فرمایا' جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل خوفزدہ ہو گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے' آپؐ وصیّت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں تمہیں وصیّت کرتا ہوں کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کی) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم میری اور خلفاءِ راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں' کی سُنّت کو تھامے رکھنا۔ سُنّت کو مضبوطی سے پکڑو اور سُنّت پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہو اور خود کو (نئے کاموں سے) بچاؤ۔ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی اور ابنِ ماجہ نے نماز کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: اس حدیث میں جس امیر کی سمع و اطاعت کا حکم دیا گیا ہے' اس سے مراد وہ امیر ہے جس کا تعین خلیفہ نے کیا ہے۔ اگر وہ امیر حبشی غلام بھی ہو تو اس کی اطاعت ہر حال میں کرنا ضروری ہے اور اس کی مخالفت سے خطرہ ہے کہ کہیں باہم جنگ و جدال قائم نہ ہو جائے اور فسادات رونما نہ ہو جائیں۔ اس سے مقصود خلیفہ

نہیں ہے کیونکہ حبشی غلام خلیفہ نہیں بن سکتا۔

علامہ تورپشتیؒ نے وضاحت کی ہے کہ خلفاءِ راشدین سے مقصود چار خلفاء ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علیؓ ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ میرے بعد خلافت کا زمانہ تیس سال ہے۔ علیؓ کی خلافت کے ختم ہونے پر تیس سال مکمل ہو جاتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کے علاوہ کوئی خلیفہ نہیں ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ میری اُمّت میں بارہ خلفاء ہوں گے لیکن ان کا مقام خلفاءِ راشدین کا نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ان چاروں خلفاء کو رشد و ہدایت کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے اور پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے مقابلہ میں ان کی سنت کا بھی ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے اجتہاد کے ساتھ آپؐ کی سُنّت سے استخراج کرتے ہیں تو وہ خطا نہیں کرتے۔ اس لیۓ کہ ان کا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے وہ تو معمولی کاموں میں بھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے احتراز کرتے تھے اور جب انہیں کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دلیل نہ ملتی تو بحث و تمحیص اور باہمی مشاورت کے بعد ایک رائے پر اتفاق کرتے اور یہ رائے بوجہ دلیل نہ ہونے کے سُنّت ہوتی تھی۔

بدعت وہ کام ہے جس کا شریعت میں کچھ اصل نہ ہو لیکن دینِ اسلامَ میں اس کو داخل کیا گیا ہو۔ اس سے اُمّتِ مسلمہ کو ڈرایا گیا ہے کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور تمام بدعاتِ شرعیہ مذموم ہیں تفصیل کے لیۓ دیکھیں (الاعتصام علاّمہ شاطبی جلد ا صفحہ ۱۴۷۔ ۱۶۷، مرعات جلد ا صفحہ ۲۶۴)

۱۶۶ ـ (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ»، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطاً عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَقَالَ: «هٰذِهٖ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ»، وَقَرَأَ: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً، فَاتَّبِعُوْهُ﴾ اَلْاٰيَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۱۶۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے کے) لیۓ ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے بعدازاں اس کے دائیں اور بائیں جانب کچھ خط کھینچے اور فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں اور ہر راہ (کے کنارے) پر شیطان ہے جو (لوگوں کو) ان راستوں کی جانب بلاتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور میرا یہ راستہ سیدھا ہے تم اس کی پیروی کرو" (احمد، نسائی، دارمی)

۱۶۷ ـ (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعاً لِّمَا جِئْتُ بِهٖ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ «اَرْبَعِيْنِهٖ»: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَيْنَاهُ فِيْ «كِتَابِ الْحُجَّةِ» بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس اس کے تابع نہ ہو جس کو میں لایا ہوں (شرحُ السُّنّۃ) امام نوویؒ نے اربعین نووی میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ہم نے اس حدیث کو "کتابُ الحُجّۃ" میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٦٨ - (٢٩) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ ، فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً ؛ وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئاً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۱۶۸: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری سُنّت سے ایسی سُنّت کو زندہ کیا جو میرے بعد زندہ نہ رہی تھی تو اس شخص کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا جبکہ ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہو گی اور جس شخص نے گمراہی کی بدعت کو ایجاد کیا جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند نہیں کرتے تو اس کو ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا، جنہوں نے اس پر عمل کیا جب کہ اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی۔ (ترمذی)

١٦٩ - (٣٠) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ

۱۶۹: ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اس نے اپنے والد سے اس نے کثیر کے دادا سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں کثیر بن عبداللہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ ۷۵۸، المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۲۱، میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۰۶، تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۳۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰)

١٧٠ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الدِّيْنَ لَيَارِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا يَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ. اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْباً وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ، وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۱۷۰: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دین (اسلام) حجاز میں سمٹ آئے گا جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ آتا ہے اور دین (اسلام) حجاز میں

محفوظ ہو گا جیسا کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی بلندی میں پناہ لیتی ہے۔ بلاشبہ دین (اسلام) کا آغاز اجنبیت میں ہوا اور یقیناً اس کا آخر بھی اس کے آغاز کی مانند ہو گا "پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے" یہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد میری سُنت کی اصلاح کریں گے جسے لوگ بگاڑ دیں گے۔ (ترمذی)

۱۷۱ - (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ. وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً». قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۱: عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت پر ایک ایسا وقت آئے گا جب وہ بنی اسرائیل کے ٹھیک ٹھیک نقش قدم پر چلنا شروع کر دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں ایسا شخص ہوا ہے جس نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہے تو میری اُمت میں بھی ضرور ایسا شخص ہو گا جو یہ کام کرے گا اور بلاشبہ بنو اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے جبکہ میری اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے علاوہ سبھی دوزخ میں ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کی مزید تشریح اور وضاحت کے لیے ابن حزمؒ کی کتاب "الفصل" اور علامہ شاطبیؒ کی کتابؒ "الاعتصام" کا مطالعہ کریں۔ (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۱۱۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷)

۱۷۲ - (۳۳) وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَأَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: «ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِيْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهٗ».

۱۷۲: احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ۷۲ دوزخ میں اور ایک جنت میں ہو گا (اور اس سے مراد) وہ لوگ ہیں جو (صحابہ کرامؓ کی) جماعت کی موافقت کرنے والے ہیں اور بے شک میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جن میں (بدعات کی) خواہشات یوں سرایت کر جائیں گی جیسا کہ باؤلے کتے کی بیماری اس کے ساتھی میں منتقل ہو جاتی ہے' اس کی کوئی رگ کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا مگر بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷۳ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِيْ - أَوْ قَالَ: «أُمَّةَ مُحَمَّدٍ - عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَّيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میری اُمّت یا اُمّتِ محمدیہ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا' اسے الگ دوزخ میں داخل کیا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن سفیانؔ تمیمی راوی ضعیف ہے' امام بخاری نے اس کو منکرُالحدیث کہا ہے (میزانُ الاعتدال جلد صفحہ' مرعات جلدا صفحہ ۲۸۰)

۱۷٤ - (۳۵) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ ، فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۷٤: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سواد اعظم کی اتباع کرو' پس بے شک جو شخص (اس سے) دور ہوا وہ دوزخ میں داخل کیا گیا۔ ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو انسؓ سے روایت کیا۔

وضاحت: یہ حدیث متعدّد طرق سے مروی ہے لیکن سب طرق ضعیف ہیں (مرعات جلدا صفحہ ۲۸۰)

۱۷۵ - (۳٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ! اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ» . ثُمَّ قَالَ: «يَا بُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ ، وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۵: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے میرے بیٹے! اگر تو صبح کو اٹھے اور شام کو سوئے اور تیرے دل میں کسی شخص کے بارے میں کوئی کھوٹ نہ ہو تو تو ایسا ہی کیا کر' بعدازاں آپؐ نے فرمایا' اے میرے بیٹے! یہ میری سُنّت سے ہے اور جس شخص نے میری سُنّت کو محبوب جانا اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس شخص نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا (ترمذی)

۱۷٦ - (۳۷) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ ، فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ». رَوَاهُ .

۱۷٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری اُمّت کے فساد کے وقت میری سُنّت کو مضبوطی سے پکڑا اس کو سو شہیدوں کا ثواب حاصل ہو گا۔

وضاحت: صاحبِ مشکوٰۃ نے اس حدیث کے بعد جگہ خالی چھوڑی ہے' یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ حدیث کس کتاب سے نقل کی گئی ہے۔ صاحبِ مرعات نے ذکر کیا ہے کہ امام بیہقی نے اس حدیث کو "کتابُ الزہد" اور ابنِ عدیؒ

نے "الکامل" میں ابنِ عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ ابنِ عدیؒ حسن بن قُتیبہ خُزاعی راوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس راوی میں کچھ حرج نہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ راوی ہالک ہے۔ دار قطنیؒ نے اسے متروکُ الحدیث کہا ہے نیز ابو حاتمؒ نے اسے ضعیف کہا ہے (مرعاۃ جلد۱ صفحہ ۲۸۲)

۱۷۷ - (۳۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: «اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدٍ تُعْجِبُنَا، اَفَتَرٰى اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ: «اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟! لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَّا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۱۷۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ہم یہودیوں سے کچھ ایسی احادیث سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟' کیا ہم کچھ احادیث ضبط تحریر میں (لے آیا) کریں؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح پریشان ہونا چاہتے ہو؟ (جب کہ) میں تمہارے پاس روشن واضح دین لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں تو ان کے لیے بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا۔ (احمد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالدبن سعید ہمدانی راوی قوی نہیں لیکن یہ حدیث مجالد راوی کے علاوہ کسی اور راوی سے بھی مروی ہے جس سے اس کی تائید ہو رہی ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۲' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۸' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹' مرعات جلد۱ صفحہ۲۸۲)

۱۷۸ - (۳۹) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ، وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ؟ قَالَ: «وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حلال کھانا تناول کیا اور سُنّت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیف سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس دور میں اس قسم کے لوگ کثرت کے ساتھ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے بعد کی صدیوں میں بھی اس قسم کے لوگ ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبشر راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۳)

۱۷۹ - (۴۰) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ، ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا».

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم لوگ ایسے دور میں ہو کہ جس شخص نے تم میں سے احکامات (شرعیہ) کے دسویں حصے پر عمل نہ کیا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ بعدازاں ایک ایسا دور آئے گا کہ جس نے احکامات (شرعیہ) کے دسویں حصے پر عمل کیا وہ نجات پا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نعیم بن حماد راوی صدوق ہے لیکن وہ کثرت کے ساتھ غلطیاں کیا کرتا تھا۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۶۳)

۱۸۰ ـ (۴۱) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ» ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہدایت کے بعد جب کوئی قوم گمراہی میں مبتلا ہوتی تھی تو اس کا باہمی جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "انہوں نے اس مثال کو آپ کے لیے صرف اس لئے پیش کیا ہے کہ وہ آپ سے جھگڑا کریں بلکہ کفار تو جھگڑالو ہیں" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۱۸۱ ـ (۴۲) **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ، فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ، فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ ﴿رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خود پر تشدّد نہ کرو کہ اللہ بھی تم پر سختی کرے گا۔ بلاشبہ ایک قوم نے اپنے آپ پر تشدّد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختی کی۔ تشدّد کرنے والوں کے باقی ماندہ لوگ عیسائیوں کے گرجا گھروں اور یہودیوں کے معبد خانوں میں ہیں (اس کی دلیل ارشادِ باری تعالیٰ ہے جس کا ترجمہ ہے) "انہوں نے رہبانیت کو ایجاد کیا ہم نے ان پر رہبانیت کو لازم نہیں کیا تھا" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن عبدالرحمٰن بن ابی العمیا راوی مجہول کے مشابہ ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۴۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۶۴)

۱۸۲ ـ (۴۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَزَلَ الْقُرْآنُ

عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ: حَلَالٍ، وَحَرَامٍ، وَمُحْكَمٍ، وَمُتَشَابِهٍ، وَاَمْثَالٍ. فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ، وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ، وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ، وَآمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ ، وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ». هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَلَفْظُهُ: «فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ، وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ، وَاتَّبِعُوْا الْمُحْكَمَ».

۱۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کا نزول پانچ طرح پر (مشتمل) ہے۔ حلال' حرام' محکم' متشابہ اور امثال۔ پس تم حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانو اور محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔

(یہ الفاظ مصابیح کے ہیں) اور امام بیہقیؒ نے شعبُ الایمان میں اسے روایت کیا اور اس کے الفاظ ہیں "پس حلال پر عمل کرو اور حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو۔"

۱۸۳ - (٤٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاَمْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۱۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (شرعی احکامات) تین طرح ہیں (ایک) وہ حکم جس کا درست ہونا ظاہر ہے (دوسرا) وہ حکم جس کا غیر صحیح ہونا ظاہر ہے اور (تیسرا) وہ حکم جس میں اختلاف ہے۔ پس اس (تیسرے حکم) کا معاملہ اللہ کے سپرد کیجئے (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ مجھے کسی ذریعہ سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کسی نے اس حدیث کو مسند احمد کی جانب منسوب کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ امام سیوطیؒ نے اس حدیث کو "الجامعُ الکبیر" میں ابن منیع کی طرف منسوب کیا ہے' اس کا نام بھی احمد ہے۔ اس میں یہی الفاظ ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۵)

وضاحت: مختلف فیہ حکم سے مقصود متشابہاتِ قرآن اور امورِ قیامت ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۸٤ - (٤٥) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ ، وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۸٤: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

بلاشبہ شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کے لیے بھیڑیا (ہوتا) ہے۔ بھیڑیا اس بکری کو پکڑتا ہے جو (ریوڑ سے) الگ اور دور ہوتی ہے اور جو (غفلت کی وجہ سے) ایک جانب ہو۔ تم خود کو وادیوں سے بچاؤ اور تم جماعت کو لازم پکڑو، مسلمانوں کے ساتھ رہو (احمد)

۱۸۵ - (٤٦) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۸۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس نے اسلام کے عہد کو اپنی گردن سے اتار دیا (احمد، ابوداؤد)

۱۸۶ - (٤٧) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ». رَوَاهُ فِی «الْمُوَطَّا»

۱۸۶: مالک بن انس سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ (دونوں سے مقصود) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سُنّت ہے (موطا)

وضاحت: اصولِ حدیث میں مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جسے تابعی، صحابی کا نام ذکر کیے بغیر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے جب کہ اصولِ فقہ میں یہ مشہور ہے کہ تبع تابعی کا قول خواہ وہ منقطع ہو یا معضل ہو اس کو بھی مرسل کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امام مالک تابعی نہیں ہیں بلکہ تبع تابعی ہیں اور یہ حدیث امام مالک کے بلاغات سے ہے اور سفیان بن عُیینہؒ کے قول کے مطابق امام مالک کے بلاغات صحیح ہیں نیز یہ حدیث مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے (مرعات جلد۱ صفحہ۲۹)

۱۸۷ - (٤٨) وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ؛ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۸۷: غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کسی قوم نے بدعت کو نکالا تو اس کی مثل سنّت اٹھا لی گئی پس سنّت کے ساتھ وابستگی رکھنا بدعت کو ایجاد کرنے سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۶)

۱۸۸ - (٤٩) وَعَنْ حَسَّانَ، قَالَ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۱۸۸: حسانؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کسی قوم نے اپنے دین میں جب بھی کسی بدعتؑ کو ایجاد کیا تو اللہ نے اتنی سُنّت کو اٹھا لیا پھر قیامت تک اس سُنّت کو واپس نہیں لوٹایا (دارمی)

وضاحت: راوی کا مکمل نام حسان بن عطیہ محاربی ہے' یہ ثقہ تابعی ہیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک نہیں ہے بلکہ ان کا اپنا قول ہے (واللہ اعلم)

۱۸۹ - (۵۰) **وَعَنْ** اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ ، فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلًا .

۱۸۹: ابراہیم بن میسرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی بدعتی کی عزت افزائی کی اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔
(بیہقی نے شعبُ الایمان میں مرسل روایت کیا)

۱۹۰ - (۵۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ؛ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى﴾ . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۹۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے اللہ کی کتاب کا علم حاصل کیا پھر اس کے مضامین پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت پر ثابت رکھیں گے اور قیامت کے دن برے حساب سے محفوظ کریں گے اور ایک روایت میں ابنِ عباسؓ کا قول ہے کہ جس شخص نے اللہ کی کتاب کی اقتدا کی وہ دنیا میں گمراہ نہیں ہو گا اور آخرت میں عذاب میں مبتلا نہیں ہو گا۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "جو شخص میری ہدایت کے پیچھے لگا وہ گمراہ نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ بدبخت ہو گا" (رزین)

۱۹۱ - (۵۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ، فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَأْسِ الصِراطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: اِسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا، وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْا، كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ! لَا تَفْتَحْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ» . ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ: «اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ، وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ، وَرَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۹۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال بیان کی ہے۔ سیدھے راستے دونوں پہلوؤں میں دو دیواریں ہیں' ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور سیدھے راستے کے سر پر ایک دعوت دینے والا پکار رہا ہے کہ صراطِ مستقیم پر چلو اور (ادھر ادھر) نہ جھکو اور اس سے اوپر ایک داعی ہے جو پکارتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو پکارنے والا کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے تو دروازہ نہ کھول' اگر تو نے دروازہ کھول دیا تو تو اس میں داخل ہو جائے گا بعدازاں آپؐ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا' صراطِ مستقیم اسلام ہے اور کھلے دروازے اللہ کی محرمات ہیں اور ڈھانپنے والے پردے اللہ کی حدود ہیں اور صراطِ مستقیم کے سر پر دعوت دینے والا قرآنِ پاک ہے اور اس سے اوپر دعوت دینے والا اللہ (کی جانب سے) وعظ کرنے والا ہے جو ہر مومن کے دل میں ہوتا ہے (رزین' احمد)

۱۹۲ - (۵۳) وَالْبَیْهَقِیُّ فِی «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، وَکَذَا التِّرْمِذِیُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَکَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ .

۱۹۲: اس حدیث کو امام احمدؒ نے اور امام بیہقیؒ نے شُعَب الایمان میں نواس بن سمعان سے اور اسی طرح امام ترمذیؒ نے بھی نواس سے روایت کیا ہے البتہ انہوں نے اس سے مختصر بیان کیا ہے۔

۱۹۳ - (۵۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ کَانَ مُسْتَنًّا ؛ فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْهِ الْفِتْنَةُ . اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ کَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ، اَبَرَّهَا قُلُوْبًا، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَاَقَلَّهَا تَکَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِیِّهٖ، وَلِاِقَامَةِ دِیْنِهٖ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰی آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّکُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِیَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ کَانُوْا عَلَی الْهُدَی الْمُسْتَقِیْمِ . رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

۱۹۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص (کسی کی) اقتداء کرنے والا ہے تو وہ ان لوگوں کی اقتداء کرے جو (اسلام پر) فوت ہوئے اس لیے کہ زندہ لوگ فتنے سے محفوظ نہیں ہیں۔ یہ صحابہ کرامؓ اُمّتِ اسلامیہ میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے دل زیادہ اطاعت والے ہیں اور ان کا علم بہت گہرا ہے اور وہ تکلفات سے عاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر کی رفاقت اور اپنے دین کے قیام کے لیے منتخب فرمایا۔ پس ان کی (دوسروں پر) فضیلت کو تسلیم کرو اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق اور ان کی سیرت پر عمل پیرا رہو۔ یقیناً وہ لوگ ہدایت کے راستے پر تھے (رزین)

وضاحت: یہ اثر منقطع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۶۸)

۱۹۴ - (۵۵) وَعَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرَاةِ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرَاةِ، فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَاُ وَوَجْهُ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ! مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟! فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ، رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ؛ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۱۹۴ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تورات سے کچھ نقل کر کے لائے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ تورات سے منقول (باتیں) ہیں آپؐ خاموش رہے۔ عمرؓ نے (ان کو) پڑھنا شروع کر دیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) متغیر ہونے لگا (چنانچہ) ابوبکرؓ بول اٹھے' عمر! تجھے گم پانے والیاں گم پائیں۔ کیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی جانب نہیں دیکھ رہا؟ اس پر عمرؓ نے آپؐ کے رُخِ انور کی جانب دیکھا اور پکارا' میں اللہ کی اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب تسلیم کرنے پر راضی ہیں' اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ کا) رسول تسلیم کرتے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم صراطِ مستقیم سے دور ہو جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں اور میری نبوت کے زمانہ کو دیکھ پائیں تو یقیناً میری تابعداری کریں گے (دارمی)

۱۹۵ - (۵۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ، وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ، وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا».

۱۹۵ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرا کلام' اللہ تعالیٰ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے اور (بعض اوقات) اللہ کا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے (دار قطنی)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔ محمد بن داؤد قنطری راوی نے جو دو جھوٹی حدیثیں بیان کی ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے (کتابُ النوادر للدّار قطنی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵)

۱۹۶ - (۵۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ».

۱۹۶ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہماری احادیث کا بعض (دیگر) بعض کو منسوخ کرتا ہے جیسا کہ قرآن کا بعض (دیگر) بعض کو منسوخ کرتا ہے۔
(دار قطنی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن حارث اور محمد بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۵۰۴' جلد ۳ صفحہ ۶۱۸' کتابُ النوادر جلد ۴ صفحہ ۱۴۵' مرعات جلد۱ صفحہ ۲۹۹)

۱۹۷ - (۵۸) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَا فَلَا تُضَیِّعُوْھَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا، وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا». رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَةَ الدَّارَقُطْنِیُّ.

۱۹۷: ابو ثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (تم پر) چند احکام واجب کیے ہیں' تم انہیں ضائع نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ نے کچھ کاموں کو حرام قرار دیا ہے' تم ان کی حرمت کو توڑنا نہیں اور اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر کی ہیں' تم نے ان سے تجاوز نہ کرنا اور چند چیزوں کے ذکر کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے' تم ان کے بارے میں بحث نہ کرنا۔ (دار قطنی)

وضاحت : جن احکام کے بارے میں خاموشی ہے ان کے غافل پر قدغن نہیں اور ان کے تارک مجرم نہیں اسی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الْعِلْمِ

(علم کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۸ ـ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو (یعنی اگرچہ قلیل احادیث ہوں) اور کچھ حرج نہیں۔ اور جس شخص نے میری جانب جھوٹی باتوں کی نسبت کی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (بخاری)

وضاحت: قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک دونوں کو پیش کرنے والے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے حدیث میں لفظ آیت کا ذکر ہوا ہے۔ قرآنِ پاک کی حفاظت کی ذمّہ داری خود اللہ پاک نے اٹھائی ہے اس کے باوجود آپؐ فرما رہے ہیں کہ ایک "آیت ہی پہنچاؤ" تو اس سے مراد حدیث پاک کا پہنچانا ہے۔ آپؐ کی جانب غلط احادیث کی نسبت کرنا ہرگز درست نہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ترغیب و ترہیب میں احادیث وضع کر کے ان کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جا سکتی ہے' درست نہیں ہے۔ البتہ بنی اسرائیل کے عہد کے واقعات بلاسند بطور عبرت کے بیان کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ واقعات کتاب و سُنّت کے خلاف نہ ہوں (واللہ اعلم)

۱۹۹ ـ (۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹: سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی' یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ انسان جھوٹوں میں سے ایک ہے (مسلم)

۲۰۰ - (۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دینِ اسلام کی سمجھ بھی عطا کرتا ہے اور بلاشبہ میں علم کو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی (علم میں فہم) عطا کرتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۰۱ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح کانیں ہیں' جو لوگ (دور) جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ ان میں فقاہت موجود ہو (مسلم)

۲۰۲ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف دو انسان ہیں جن پر حسد کرنا درست ہے۔ ایک وہ انسان جس کو اللہ نے مال عطا کیا اور اس کو راہ صواب میں خرچ کرنے پر مسلط کیا ہے اور ایک وہ انسان جس کو اللہ نے شریعت کا علم عطا کیا' وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حسد کا مفہوم یہ ہے کہ انسان یہ گمان کرے کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے' اگرچہ اسے میسر آئے یا نہ آئے۔ کسی سے حسد کرنا شرعاً" جائز نہیں۔ اگر انسان یہ گمان کرے کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے وہ مجھے بھی مل جائے یا فلاں کے پاس جتنا علم ہے مجھے بھی مل جائے بشرطیکہ اس کے حصول کا مقصد نیک ہو تو یہ رشک ہو گا بہر حال نیک کاموں میں حسد کرنا جائز ہے لیکن بُرے کاموں میں جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۲۰۳ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے سوا دیگر اعمال کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے۔ صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور نیک اولاد جو میّت کے لیئے دعا کرتی ہے (مسلم)

٢٠٤ (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ أَخِيْهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ. وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی ایماندار کو دنیا کی کسی مصیبت سے (نجات دلا کر) راحت پہنچائی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کسی مصیبت سے (نجات عطا فرما کر) راحت پہنچائے گا اور جس شخص نے کسی تنگ حال کو آسانی سے ہم کنار کیا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اور اللہ اس بندے کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور جو شخص علم کے راستے پر چل کر علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کے لیئے جنّت کی جانب (جانے کے لیے) راستہ ہموار کرتا ہے اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں درس و تدریس میں منہمک رہتے ہیں تو ان پر سکینت و طمانیّت کا نزول ہوتا رہتا ہے اور رحمتِ الٰہی ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور فرشتے ان کا احاطہ کیئے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا حسب و نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا (مسلم)

٢٠٥ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ؛ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِىَ فِى النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ؛ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: إِنَّكَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِىَ فِى النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ

وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلاَّ اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں میں سے پہلا آدمی جس کے خلاف قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا وہ ہو گا جو (اللہ کی راہ میں) شہید کیا گیا۔ اس کو (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ (اس سے) دریافت کرے گا کہ تو نے (انعامات کے بدلے) کیا عمل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا' میں نے (فقط) تیرے لیۓ لڑائی لڑی یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' تُو جھوٹ کہتا ہے۔ تُو نے صرف اس لیۓ جنگ لڑی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھے بہادر کہا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دیں گے' اسے چہرے کے بَل گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا اور (دوسرا) وہ آدمی جس نے (شریعت کا) علم حاصل کیا' اسے (لوگوں کو) سکھایا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی۔ اس کو (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا۔ وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کہ تو نے ان انعامات کے مقابلہ میں کیا عمل کیا۔ وہ جواب دے گا' میں نے علم حاصل کیا' (اسے لوگوں کو) سکھایا اور میں تیری رضا کے لیۓ قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تُو جھوٹ بولتا ہے البتہ تُو نے اس لیۓ علم (شریعت) حاصل کیا تھا تاکہ تجھے معلّم کہا جائے اور تو قرآن کی اس لیۓ تلاوت کرتا رہا تاکہ تجھے قاری کہا جائے' چنانچہ تجھے کہا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا' اسے چہرے کے بَل گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا اور (تیسرا) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال دیا' اس کو ہر قسم کے مال و دولت سے نوازا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد کروائے گا۔ وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا۔ تم نے انعامات کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا' میں نے ایسا کوئی راستہ نہیں چھوڑا جسے تو پسند کرتا تھا کہ اس میں مال خرچ کیا جائے' میں نے اس میں تیری رضا جوئی کے لیے مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تُو جھوٹ کہتا ہے جب کہ تو نے محض اس لیۓ مال خرچ کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے۔ چنانچہ تجھے کہا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے (مسلم)

۲۰۶ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعاً يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِماً، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوساً جُهَّالاً، فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ (کتاب و سُنّت کے) علم کو بندوں کے دلوں سے نکال کر نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو فوت کر کے

اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو عوامُ النّاس جاہل لوگوں کو (اپنا) سردار بنائیں گے۔ ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے' علم نہ ہونے کے باوجود وہ فتویٰ دیں گے۔ اس طرح وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (بخاری' مسلم)

۲۰۷ - (۱۰) **وَعَنْ** شَقِيقٍ : رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ . فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ . قَالَ : اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ ، وَاَنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۰۷: شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ان سے ایک شخص نے کہا' اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روز وعظ کیا کریں (اس کے جواب میں) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا' خبردار! مجھے ایسا کرنے سے یہ بات مانع ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ تمہیں اکتاہٹ میں ڈالوں اور میں تمہیں وعظ کہنے میں تمہاری رعایت کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے ہماری رعایت کیا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۲۰۸ - (۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثاً حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثاً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جملہ زبان سے نکالتے تو اس کو تین بار دہراتے تاکہ جملہ (کا مطلب) سمجھ میں آ جائے اور جب کسی قوم کے ہاں آتے اور انہیں سلام کہنے کا ارادہ کرتے تو انہیں تین بار سلام کہتے (بخاری)

۲۰۹ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ : «مَا عِنْدِيْ» . فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهٗ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۰۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' میری سواری (چلنے سے) عاجز آ گئی ہے' آپؐ مجھے سوار کرائیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے پاس سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو اس شخص کے بارے میں بتاتا ہوں جو اس کو (اپنی سواری پر) سوار کرے گا۔ (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص (کسی کی) اچھے کام پر راہ نمائی کرتا ہے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو ملتا ہے۔ (مسلم)

۲۱۰ - (۱۳) **وَعَنْ** جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالاً فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «**﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾** إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً﴾**، وَالْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ **﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾** تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ، حَتَّى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ. حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَّمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۰: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم دن کے اول وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' کچھ لوگ آئے جن کے جسم پر کچھ زیادہ لباس نہ تھا۔ (البتہ) انہوں نے اون کی دھاری دار چادریں جسم پر لٹکائی ہوئی تھیں اور وہ تلواروں سے مسلح تھے۔ ان میں سے اکثر افراد بلکہ سبھی مضر قبیلہ کے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ وہ بھوکے ہیں تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپؐ (گھر کے) اندر تشریف لے گئے' پھر باہر آئے۔ آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا۔ اس نے اذان اور تکبیر کہی۔ آپؐ نے نماز کی امامت کرائی۔ اس کے بعد آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا (اور یہ تین آیات تلاوت کیں جن کا ترجمہ ہے)
"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا" سے "بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے" تک اور پھر آپؐ نے سورہ حشر کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)
"تم اللہ سے ڈرو اور ہر نفس کو غور کرنا چاہیئے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔" (آپؐ کی ترغیب پر) کسی شخص نے دیناروں سے (کسی نے) دراہم سے (کسی نے) کپڑوں سے (کسی نے) گندم کا صاع (کسی نے) کھجور کا صاع صدقہ دیا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگرچہ کھجور کا ایک حصّہ دو۔ راوی نے بیان کیا چنانچہ ایک انصاری (دراہم کی) تھیلی اٹھا لایا' قریب تھا کہ اس کی ہتھیلی اس (کے اٹھانے) سے عاجز آ جاتی بلکہ عاجز آ ہی گئی بعد ازاں لوگ لاتے ہی گئے یہاں تک کہ میں نے غلے اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ انور (خوشی سے) تمتما رہا ہے گویا کہ سونے کی مانند دمک رہا ہے اور آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اس کو اس کا ثواب اور ان لوگوں کا ثواب ملتا رہے گا جنہوں نے اس پر اس کے بعد عمل کیا' ان کے نامہ ثواب سے کچھ کمی نہ ہو گی اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ

جاری کیا تو اس پر اس کا گناہ اور ان لوگوں کا گناہ ہو گا جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا' ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہ ہو گی (مسلم)

۲۱۱ - (۱٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْماً إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ؛ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ» فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی جان کو جب اس پر ظلم کرتے ہوئے قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے پر بھی اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے' اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل (کی رسم) کا آغاز کیا (بخاری' مسلم)
اور عنقریب ہم معاویہؓ کی حدیث (جس کے الفاظ ہیں) کہ "لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ" کو "بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ" میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالٰی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۱۲ - (۱۵) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ [لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،] مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقاً مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضىً لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً، وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ.

دوسری فصل

۲۱۲: کثیر بن قیسؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں ابوالدرداء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا' اے ابو الدرداء! میں تیرے پاس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث (سننے) کے لیئے آیا ہوں' میں کسی دوسرے کام سے نہیں آیا بلکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ ابوالدرداء نے بیان کیا' میں نے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو علم طلب کرنے کی راہ پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی راہ پر چلائے گا اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی خوشنودی کے لیے بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں اور پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیساکہ چودھویں رات کے چاند کو دیگر تمام ستاروں پر فضیلت ہے' علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کا ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ پس جس شخص نے اس سے (علم) حاصل کیا اس نے وافر حصہ لیا (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے (کثیر بن قیس راوی کی جگہ) قیس بن کثیر ذکر کیا ہے۔

٢١٣ - (١٦) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۱۳: ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انسانوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ان میں ایک عابد اور دوسرا عالم تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' عالم کی عابد پر (اس طرح) فضیلت ہے جس طرح تم میں سے ادنیٰ درجہ کے انسان پر میری فضیلت ہے۔ بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے' آسمانوں اور زمین میں رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (سمندر میں) بھی اس شخص کے لیے دعائیں کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی)

٢١٤ - (١٧) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: رَجُلَانِ وَقَالَ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ » وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ إِلٰى آخِرِهِ.

۲۱۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو مکحولؒ سے مرسل بیان کیا ہے (اس میں) دو انسانوں کا ذکر نہیں ہے (البتہ بیان کیا کہ عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیساکہ مجھے تم میں سے معمولی درجے والے پر فضیلت حاصل ہے۔ بعدازاں آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں" اور (بقیہ) حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے۔

٢١٥ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۱۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عام لوگ تمہارے تابع ہیں اور کچھ لوگ تمہارے پاس زمین کے اطراف و اکناف سے آئیں گے، وہ علم دین کا فہم چاہیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے ساتھ نیک سلوک کی میری وصیت قبول کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوہارون عبدی راوی متروکُ الحدیث ہے۔ بعض نے اس کو کذّاب کہا ہے۔ (الضعفاء و المتروکین صفحہ۲۷۶، الجرح والتّعدیل جلد۶ صفحہ ۲۰۰۵، تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۴۹)

۲۱۶ - (۱۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ، ضَالَّةُ الْحَكِیْمِ، فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَاِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

۲۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دانائی کی بات دانا کی گمشدہ (متاع) ہے وہ جہاں ایسی بات کو پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے (ترمذی، ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل راوی (فن) حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۷ - (۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ غالب ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں روح بن جناح (راوی) ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۲۴۳، المجروحین جلد۱ صفحہ۳۰۰، میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۵۲، مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ۷۵)

۲۱۸ - (۲۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرَ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» اِلٰی قَوْلِهٖ «مُسْلِمٍ». وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُهُ مَشْهُوْرٌ، وَاِسْنَادُهُ ضَعِیْفٌ، وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِیْفٌ.

۲۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کا حصول ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور نااہل کو علم سکھانے والا اس شخص کی مانند ہے جو خنزیروں کو جواہرات، موتی اور سونے کے ہار پہناتا ہے (ابن ماجہ) امام بیہقیؒ نے شُعَبُ الایمان میں (لفظ) "مسلم" تک ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور اور سند ضعیف ہے نیز یہ حدیث (کئی) طرق سے مروی ہے جو سب ضعیف

ہیں۔

وضاحت: بعض مصنفین نے لفظ "مُسْلِم" کے ساتھ "مُسْلِمَۃ" کا بھی اضافہ کیا ہے لیکن اس کا ذکر کسی طرق میں نہیں، اگرچہ عقلی لحاظ سے یہ بات درست ہے۔ جمال الدین مزیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث تعددِ طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ تک پہنچتی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۷۶)

۲۱۹ - (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ حُسن خلق اور دین کا فہم (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ منافق میں ایک خصلت پائی جا سکتی ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ مومنین کو یہ رغبت دلائی گئی ہے کہ وہ حدیث میں مذکور دونوں خصلتوں کے ساتھ خود کو موصوف کریں اور ان کی مخالف خصلتوں سے کنارہ کش رہیں اس لیے کہ منافق ان دونوں خصلتوں سے عاری ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند میں خلف بن ایوب عامری راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۷۶)

۲۲۰ - (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص علم کی تلاش میں نکلا وہ واپس آنے تک اللہ کے راستے میں ہے (ترمذی، دارمی)

۲۲۱ - (۲۴) وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْإِسْنَادِ، وَأَبُوْ دَاوُدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ.

۲۲۱: سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم (شرعی) کو پڑھا تو علم کا پڑھنا اس کے گذشتہ صغائر گناہوں کا کفارہ ہو گا (ترمذی، دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے نیز ابوداؤد راوی (فن) حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۲۲ - (۲۵) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن علم (کی باتیں) سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے (ترمذی)

٢٢٣ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ؛ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص سے علم کی بات دریافت کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی (احمد' ابوداؤد' ترمذی)

٢٢٤ - (٢٧) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَنَسٍ.

۲۲۴: ابن ماجہ نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن ابراہیم راوی ضعیف ہے۔ البتہ درایت کے لحاظ سے متن درست ہے۔ اگر کسی حدیث کی ایک سے زائد اسناد ہوں تو کسی ایک سند کا ضعیف ہونا اس حدیث کے متن پر اثرانداز نہیں ہوتا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۷۶)

٢٢٥ - (٢٨) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يُصَرِّفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ؛ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ» ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کسی شخص نے اس لئے علم حاصل کیا کہ وہ اس کے ساتھ علماء سے جھگڑا کرے یا کم عقل لوگوں کو شک و شبہ میں ڈالے یا اس کے ساتھ لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن یحیٰی راوی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں متفرد ہے' محدثین کے نزدیک یہ راوی قوی نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۰۴' مرعات جلد۱ صفحہ۳۲۶)

٢٢٦ - (٢٩) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۲۲۶: نیز اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۵۹۶' مرعات جلد۱ صفحہ۳۲۶)

٢٢٧ - (٣٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضاً مِنَ الدُّنْيَا؛ لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . يَعْنِيْ رِيْحَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایسا علم حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ کی رضا کو حاصل کیا جاتا ہے (لیکن یہ) اس نے صرف اس لیئے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعہ دنیوی مفادات حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنّت کی مہک بھی نہیں پائے گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: ایسا شخص اس وعید میں داخل نہیں ہے جو دین کے علم کو تو اللہ کی رضا کے لیے حاصل کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دُنیوی مفادات کے حصول کا میلان بھی رکھتا ہے۔ جنّت کی مہک نہ پاسکنے سے مقصود یہ ہے کہ وہ پہلے پہل جنّت میں داخل نہیں ہو گا بعدازاں اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گا (واللہ اعلم)

۲۲۸ ـ (۳۱) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا؛ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ.

۲۲۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات کو سنا' اس کو محفوظ کیا' اس کو یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا۔ پس ایسے لوگ بہت ہیں جو علم کے حامل تو ہیں لیکن فقیہ نہیں ہیں یعنی استنباط کا ملکہ نہیں رکھتے اور ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو علم ایسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا بلکہ انہیں اپناتا ہے۔ اللہ کی رضا کے لیئے خالص عمل کرنا' مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا کیوں کہ ان کی دُعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے (شافعی' بیہقی)

۲۲۹ ـ (۳۲) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ، وَاَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا: «ثَلَاثٌ لَّا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ» اِلٰى آخِرِهٖ.

۲۲۹: نیز احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ اور دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابت سے بیان کیا ہے جبکہ ترمذی اور ابوداؤد نے "خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا" سے حدیث کے آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۲۳۰ ـ (۳۳) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئاً فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اللہ اس شخص (کے چہرے) کو بارونق رکھے جس نے ہم سے کسی بات کو سنا' اس کو اسی طرح پہنچایا جس طرح سنا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو بات پہنچائی جاتی ہے تو وہ اس بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

٢٣١ - (٣٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ.

۲۳۱: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٢٣٢ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو جب تک کہ تمہیں اس کا علم حاصل نہ ہو (اس لیے) کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے (ترمذی)

٢٣٣ - (٣٦) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ».

۲۳۳: نیز اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے نقل کیا ہے لیکن ان الفاظ کو کہ "تم مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو جب تک کہ تمہیں اس کا علم نہ ہو" کا ذکر نہیں کیا۔

٢٣٤ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اور (ایک) روایت میں ہے کہ جس شخص نے قرآنِ پاک کی تفسیر بلا دلیل کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے (ترمذی)

وضاحت: حافظ ابنِ کثیرؒ فرماتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں زیادہ صحیح صورت یہ ہے کہ قرآن کی قرآن کے ساتھ تفسیر کی جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں تفسیر کی جائے۔ اگر احادیث بھی نہ ہوں تو اقوالِ صحابہؓ اور اس کے بعد لغت عرب کے استعمالات کی روشنی میں تفسیر بیان کی جائے (مرعات جلد۱ صفحہ ۳۴۰' ۳۴۱)

۲۳۵ - (۳۸) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۲۳۵: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی اور تفسیر بھی درست کی (پھر بھی) اس نے (شرعی لحاظ سے) غلط کیا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں سہیل بن ابی حزم راوی متکلم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۴۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۷۵' مرعات جلد۱ صفحہ ۳۳۲)

۲۳۶ - (۳۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۲۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک میں (شک کرتے ہوئے) جھگڑا کرنا کفر ہے (احمد' ابوداؤد)

۲۳۷ - (۴۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْماً يَتَدَارَؤُوْنَ فِي الْقُرْآنِ ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا: ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ ، وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضاً، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِّنْهُ فَقُوْلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ». رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۷: عَمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ قرآنِ پاک کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی کتابؐ کے بعض (مطالب) کو (دیگر) بعض کے ساتھ رد کیا حالانکہ اللہ کی کتاب نازل ہوئی تھی' اس کا بعض اس کے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ پس تم اس کے بعض کی بعض کے ساتھ تکذیب نہ کرو۔ پس تمہیں جو باتیں (قواعد کے مطابق) معلوم ہوں تو تم اس کے قائل ہو جاؤ اور جن کا علم تمہیں حاصل نہ ہو سکے تو اس کے علم کو اس کے عالم (یعنی اللہ) کی طرف سونپ دو (احمد' ابن ماجہ)

۲۳۸ - (۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ». رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۲۳۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک سات قرأتوں میں نازل ہوا' ان میں سے ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے اور ہر سطح کے معانی کے ادراک کے لیے الگ الگ استعداد درکار ہے (شرح السنہ)

وضاحت: سات قرأتوں سے مقصود یہ نہیں کہ ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ کی سات قرأتیں ہیں' بلکہ صرف چند الفاظ ایسے ہیں جن کی ادائیگی مختلف قرأت میں ہو سکتی ہے۔ قرآنِ پاک جو اس وقت ہمارے ہاں متداول ہے اس کی قرأت متواتر ہے۔ اب اس کے خلاف دوسری کوئی قرأت جائز نہیں۔ ظاہر سے مقصود ظاہری معنی ہے اور باطن سے مقصود فہم اور تدبر کے بعد جو معنی ذہن میں آتا ہے وہ' ہے (واللہ اعلم)

۲۳۹ - (٤٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ: آيَةٌ مُّحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علم (دین) تین ہیں۔ محکم آیات' احادیثِ صحیحہ اور علم الفرائض ہیں کہ جس کی روشنی میں وارثوں کے درمیان ترکہ عادلانہ انداز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ (سبھی علوم) زائد ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲٤۰ - (٤٣) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امیر یا جس کو اجازت دی گئی وہی وعظ کرتا ہے یا پھر متکبر وعظ کرتا ہے (ابوداؤد)

۲٤۱ - (٤٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَفِيْ رِوَايَتِهِ: «اَوْ مُرَاءٍ» بَدَلَ «اَوْ مُخْتَالٍ».

۲۴۱: دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے بیان کیا ہے۔ اس کی روایت میں "متکبر" کی جگہ پر "ریاکار" کا ذکر ہے۔

۲٤۲ - (٤٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس شخص نے اپنے بھائی کو ایسی بات کا مشورہ دیا جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ بھلائی اس کے برعکس ہے تو اس نے (مشورہ طلب کرنے والے سے) خیانت کی (ابوداؤد)

٢٤٣ - (٤٦) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوطَاتِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۳: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطات (میں پڑنے) سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعد بجلی دمشقی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۸۱)

٢٤٤ - (٤٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میراث اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو بلاشبہ میں فوت ہونے والا ہوں (ترمذی)

٢٤٥ - (٤٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا اَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۵: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھے۔ آپؐ نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ پھر فرمایا' یہ وقت ہے جس میں علم (یعنی وحی) کو لوگوں سے چھین لیا جائے گا پھر وہ اس پر قدرت نہ پا سکیں گے (ترمذی)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی اور وحی کا انتظار کیا۔ اللہ ربّ العزّت کی طرف سے آپؐ کو وحی ہوئی کہ آپؐ کی وفات کا وقت قریب ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ وحی کے اٹھائے جانے کا وقت قریب ہے (واللہ اعلم)

٢٤٦ - (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رِوَايَةً: «يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ، فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: [اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ] اَنَّهٗ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے یعنی سفر کریں گے' وہ علم طلب کریں گے (لیکن) مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہ پائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی (تفسیر کے باب) میں ذکر کیا ہے کہ ابنِ عُیَینہؒ نے کہا ہے کہ اس عالم سے مقصود

امام مالکؒ بن انس ہیں اور اسی طرح کا قول عبدالرزاق سے بھی منقول ہے۔ اسحٰق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عُیَینہؒ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ اس سے مقصود عُمری زاہد ہے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

وضاحت : کسی حدیث کا راوی حدیث کو بیان کرتے وقت روایتاً" کے الفاظ ذکر کرے تو اس سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عُیَینہؒ نے اس حدیث کو صراحتاً" مرفوع ذکر کیا ہے۔ تابعین کرامؒ کے دور میں امام مالکؒ سے بڑا عالم مدینہ منورہ میں کوئی دوسرا نہ تھا البتہ بعد کے دور میں تمام اسلامی شہروں میں جلیلُ القدر ائمہ کرامؒ اور محدّثینِ عظامؒ کثرت کے ساتھ موجود رہے (واللہ اعلم)

٢٤٧ ـ (٥٠) **وَعَنْهُ**، فِيمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۲۴۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اس حدیث کے بارے میں جس قدر مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ عزّوجل اس اُمّت میں ہر صدی کے بعد ایسے انسانوں کو بھیجے گا جو اُمّتِ مسلمہ کے لئے دین کی تجدید کریں گے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ ہر صدی کے اختتام پر ایسے اہلِ علم انسان ہوں گے جو کتاب و سنت کا احیاء اور شرک و بدعت کا استیصال کریں گے۔ مذکورہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نہیں ہے بلکہ راوی ابو علقمہ کا قول ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کے مجدّد بصورتِ تبلیغ یا تالیفِ کتب یا بصورت تدریسُ الکتاب و السُّنّہ کوشاں رہیں گے۔ ضروری نہیں کہ ایک وقت میں ایک ہی مجدّد ہو بلکہ متعدّد مجدّد بھی ہو سکتے ہیں۔
(عونُ المعبود جلد۴ صفحہ۱۷۸)

٢٤٨ ـ (٥١) **وَعَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَذَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: «فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ» فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۴۸ : ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس علم کو پیچھے آنے والوں میں سے ثقہ عادل محفوظ کریں گے' وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرست لوگوں کے غلط دعووں اور جاہلوں کی تاویلوں کی نفی کرتے رہیں گے۔ امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو "المدخل" میں مُرسَل ذکر کیا ہے۔

ہم عنقریب جابرؓ سے مروی حدیث "ناواقفیت کا علاج دریافت کرنا ہے" کا ذکر اِنْ شَآءَ اللہ تیمّم کے باب میں کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٤٩ - (٥٢) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ طَلَبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۲۴۹: حسنؒ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص پر موت طاری ہوئی اور وہ طلبِ علم میں مصروف تھا تاکہ علم کے ساتھ اسلام کو تازگی دے تو جنّت میں اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہو گا (دارمی)

٢٥٠ - (٥٣) وَعَنْهُ مُرْسَلاً، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَآئِيْلَ: أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِماً يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ؛ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۲۵۰: حسنؒ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ دو آدمیوں میں ایک عالم تھا' وہ فرض نماز ادا کرتا پھر لوگوں کو علم کی تعلیم دینے بیٹھ جاتا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز ادا کرتا ہے پھر لوگوں کو علم سکھانے بیٹھتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسا کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ انسان پر ہے (دارمی)

٢٥١ - (٥٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ؛ إِنِ احْتِيْجَ إِلَيْهِ نَفَعَ ، وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنٰى نَفْسَهُ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۵۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص بہترین ہے جو (علم) دین کی سمجھ رکھتا ہے۔ اگر اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ فائدہ دیتا ہے اور اگر اس سے لوگ بے پروائی کریں تو وہ خود کو بے پرواہ بنا لیتا ہے (رزین)

وضاحت: علاّمہ البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ راوی متروک الحدیث ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۸۴)

٢٥٢ - (٥٥) وَعَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلَاثُ مَرَّاتٍ، وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ؛ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلٰكِنْ اَنْصِتْ، فَإِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهُ، وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَإِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٥٢: عکرمہؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اگر آپ اس (مشورے) کو تسلیم نہیں کرتے تو دو بار (وعظ کیا کرو) اور اگر زیادہ ہی (وعظ کرنا) ہے تو تین بار (وعظ کیا کرو) اور قرآنِ پاک سے (سنا سنا کر) لوگوں کو اکتاہٹ میں نہ ڈالو اور میں تمہیں اس حال میں نہ دیکھوں کہ تم لوگوں کے ہاں جاؤ اور وہ اپنی باتوں میں (مصروف) ہوں تو تم انہیں وعظ (بیان) کرنا شروع کر دو' ان کی باتوں کے سلسلہ کو منقطع کر دو اور انہیں اکتاہٹ میں ڈال دو بلکہ تم خاموشی اختیار کرو اور جب وہ تم سے وعظ کا مطالبہ کریں تو انہیں وعظ سناؤ بشرطیکہ ان کی چاہت ہو نیز قافیہ بندی والے دعائیہ کلمات سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو پایا ہے کہ وہ (**تکلّف** کے ساتھ) قافیہ بندی نہیں کرتے تھے (بخاری)

٢٥٣ - (٥٦) وَعَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهُ، كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ؛ فَإِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ، كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٥٣: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علم کی جستجو کی اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دو ثواب حاصل ہوں گے لیکن اگر علم کو حاصل نہ کر سکا تو اس کو ایک ثواب حاصل ہو گا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ربیعہ راوی ہے جو منکر احادیث بیان کرتا ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۰۱' الکامل جلد۳ صفحہ۲۴۵' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۲۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۸۴)

٢٥٤ - (٥٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْماً عَلِمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ، اَوْ مُصْحَفاً وَرَّثَهُ، اَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ، اَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، اَوْ نَهْراً اَجْرَاهُ، اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار انسان کو اس کی وفات کے بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جن کا (ثواب) ملتا رہتا ہے' ان میں سے ایک علم ہے جس کو اس نے حاصل کیا اور پھیلایا نیز نیک اولاد ہے جس کو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے یا قرآنِ پاک ہے جو اس نے کسی کو دیا اور اس نے وارث بنایا یا اس نے مسجد تعمیر کی یا مسافروں کے لئے سرائے تعمیر کی یا نہر کھدوائی یا تندرستی اور زندگی میں اس نے اپنے مال میں سے صدقہ الگ کر دیا۔ ان تمام کا ثواب اس کو اس کی وفات کے بعد ملتا رہے گا (ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَب الایمان)

٢٥٥ ـ (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ، اَثَبْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ. وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ. وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ عزّوجلّ نے میری جانب وحی کی کہ جو شخص علم کی جستجو میں چلا میں اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دوں گا اور میں جس شخص کی دو محبوب چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین لوں تو میں ان دونوں کی وجہ سے اس کو جنّت کا ثواب عطا کروں گا اور علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور دین (اسلام) کا دار و مدار پرہیزگاری پر ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

٢٥٦ ـ (٥٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رات کو ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر (عبادت میں) بیدار رہنے سے بہتر ہے (دارمی)

وضاحت: علاّمہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۸۵)

٢٥٧ ـ (٦٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ: «كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ، وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِّنْ صَاحِبِهٖ؛ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ. وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ اَفْضَلُ، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا». ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۵۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی مسجد میں دو مجالس کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا ''دونوں مجالس خیر پر ہیں (البتہ) ان میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت ہے۔ اس مجلس والے اللہ سے دُعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں اگر اللہ چاہے گا تو ان کو (ان کا مطلوب) عطا کرے گا ورنہ روک لے گا اور دوسری مجلس والے فقہ اور علم (شرعی) سیکھتے ہیں اور جاہل کو تعلیم دیتے ہیں پس یہ افضل ہیں اور بلاشبہ مجھے معلّم (بنا کر) بھیجا گیا ہے۔'' بعدازاں آپؐ ان میں تشریف فرما ہوئے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱، تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷، مرعاتُ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۲۴۸)

۲۵۸ - (٦١) **وَعَنْ** اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِىْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهاً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِىْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً فِىْ اَمْرِ دِيْنِهَا، بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهاً، وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَّشَهِيْداً»

۲۵۸: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، علم کی (کتنی) حد ہے؟ جب کوئی شخص وہاں تک رسائی حاصل کر پاتا ہے تو فقیہ (کہلاتا) ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے میری اُمّت تک دینی امور میں چالیس حدیثیں پہنچا دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن ہارون بن عنترہ راوی ضعیف ہے، امام ابنِ معینؒ نے اس کو کذّاب کہا ہے نیز اس حدیث کے تمام طُرق ضعیف ہیں (العِلَل و معرفۃُ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۸۴، المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ٦٦٦، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸٦)

۲۵۹ - (٦٢) **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْداً؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «اَللّٰهُ تَعَالٰى اَجْوَدُ جُوْداً، ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِىْ آدَمَ، وَاَجْوَدُهُمْ مِّنْ بَعْدِىْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْماً فَنَشَرَهٗ، يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ، اَوْ قَالَ: اُمَّةً وَّاحِدَةً»

۲۵۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تم جانتے ہو کہ کون زیادہ سخی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ سب سے زیادہ سخی ہے پھر اولاد آدم میں سے میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ وہ شخص سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اس کو پھیلایا۔ وہ قیامت کے دن آئے گا، وہ اکیلا ہی امیر ہو گا یا فرمایا، ایک اُمّت ہو گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سوید بن عبدالعزیز راوی متروکُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸٦)

٢٦٠ - (٦٣) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِي ﷺ قَالَ: «مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ، وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِي حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ: هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ، وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شخص (ایسے) لالچی ہیں جو قناعت سے عاری ہیں۔ ایک علم کا لالچی ہے جو علم کی تحصیل میں سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا حریص ہے جو اس کی جستجو سے سیر نہیں ہوتا۔ امام بیہقیؒ نے تینوں احادیث کو شُعَبِ الایمان میں ذکر کیا ہے۔ امام بیہقیؒ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ نے ابوالدرداءؓ کی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ لوگوں میں اس کا متن مشہور ہے جب کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

٢٦١ - (٦٤) **وَعَنْ** عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ، وَصَاحِبُ الدُّنْيَا، وَلَا يَسْتَوِيَانِ؛ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضاً لِلرَّحْمٰنِ، وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَىٰ فِي الطُّغْيَانِ. ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ: ﴿**كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّآهُ اسْتَغْنٰى**﴾ قَالَ: وَقَالَ الْاٰخَرُ: ﴿**اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ**﴾. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۱: عَون سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا' دو لالچی انسان ایسے ہیں جو قناعت نہیں کرتے۔ ایک عالم اور دوسرا دنیا دار (لیکن) وہ دونوں (انجام کے لحاظ سے) برابر نہیں ہیں۔ عالم انسان زیادہ سے زیادہ رحمٰن کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور دنیادار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے۔ بعدازاں عبداللہؓ بن مسعود نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "ہرگز نہیں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے جب خود کو دیکھتا ہے کہ وہ (لوگوں سے) مستغنی ہے" راوی کہتا ہے کہ دنیادار کے لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ سے اس کے بندوں میں سے عُلماء ڈرتے ہیں" (دارمی)

وضاحت: یہ روایت مرسل منقطع ہے' اس کی سند میں ابوبکر داہری راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۱ صفحہ۳۵۱)

٢٦٢ - (٦٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اُنَاساً مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُوْلُوْنَ: نَأْتِي الْاُمَرَآءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا. وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ: كَاَنَّهُ يَعْنِيْ - الْخَطَايَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۶۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں فقاہت کے مدعی ہوں گے اور وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کریں گے۔ وہ اس بات کا اظہار کریں گے کہ ہم مالدار لوگوں کے پاس جاتے ہیں کہ ہم ان سے دنیا حاصل کریں اور دین (کے معاملہ) میں ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے لیکن اس طرح ہونا ممکن نہ ہو گا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان لوگوں کے قرب سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ محمد بن الصّباح (راوی) نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد شاید گناہ ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ولید بن مسلم راوی نے صیغہ "عَن" کے ساتھ روایت کیا ہے نیز عبیداللہ بن ابی بُردہ راوی کو کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۷)

٢٦٣ - (٦٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهِ، لَسَادُوْا بِهِ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ؛ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمّاً وَّاحِداً هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ [فِيْ] اَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةْ.

۲۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر عُلماء علم شریعت کو (ذلّت سے) تحفّظ عطا کرتے اور اس کو اہل لوگوں کے سپرد کرتے تو وہ اس کی وجہ سے اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن جاتے لیکن انہوں نے اس کو دنیا دار لوگوں کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کے طفیل ان سے دنیا حاصل کر لیں پس وہ ان کے سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے تمام غموں کی بجائے ایک آخرت کے غم کو اپنا لیا تو اللہ اس کے لیے دنیا کے غموں سے کافی ہو جائے گا اور جس شخص کو دنیا کے مختلف تفکرات سرگرداں رکھیں تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کی کس وادی میں ہلاک ہو گیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نہشل بن سعید راوی منکر احادیث بیان کرتا ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۸۲' تقریبُ التهذیب جلد ۲ صفحہ ۳۰۷' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۵۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۸)

٢٦٤ - (٦٧) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ» اِلٰى آخِرِهِ.

۲۶۴: نیز بیہقی نے اس حدیث کو شُعَبِ الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً" اس قول کہ "جس شخص نے اپنے غموں کو ایک غم بنایا" سے (آخر تک) روایت کیا ہے۔

٢٦٥ - (٦٨) **وَعَنِ** الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاِضَاعَتُهُ اَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ اَهْلِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلاً

۲۶۵: اعمش سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علم کی آفت اس کو بھول جانا ہے اور اس کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو علم کو نااہل لوگوں کے سامنے بیان کرے۔
(دارمی نے اس حدیث کو مرسلاً" بیان کیا ہے)
وضاحت: یہ روایت منقطع ہے' اعمش کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۸۸)

٢٦٦ ـ (٦٩) **وَعَنْ** سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِكَعْبٍ: مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ. قَالَ: فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاۤءِ؟ قَالَ: اَلطَّمَعُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۲۶۶: سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے دریافت کیا کہ اہلِ علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ عمرؓ نے دریافت کیا کہ کس چیز نے علم کو علماء کے دل سے نکالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لالچ نے (دارمی)
وضاحت: یہ حدیث مُعضَل ہے' سُفیان ثوری اور عُمر رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطے ہیں۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ۸۸)

٢٦٧ ـ (٧٠) **وَعَنِ** الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ. فَقَالَ: «لَا تَسَالُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ، وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ» يَقُوْلُهَا ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاۤءِ، وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاۤءِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۷: اَحوص بن حکیم اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا' ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شَر کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم مجھ سے شَر کے بارے میں سوال نہ کرو (بلکہ) تم مجھ سے خیر کے بارے میں دریافت کرو۔ آپؐ نے اس بات کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' بُروں کے بدترین (لوگ) بُرے علماء ہیں اور بھلوں کے بہترین (لوگ) بھلے علماء ہیں (دارمی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی مدلّس اور احوص راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۳۲۸/۱' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۳۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵' مشکوٰۃ البانی جلد۱ صفحہ۸۹)

٢٦٨ ـ (٧١) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاۤءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَالِمٌ لَّا يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۸: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بدترین مقام اس عالم کا ہو گا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

وضاحت: یہ حدیث موقوف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۹)

٢٦٩ - (٧٢) **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا! قَالَ: يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۹: زیاد بن حُدیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز برباد کرتی ہے؟ زیادؓ کہتے ہیں کہ میں نے نفی میں جواب دیا۔ عمرؓ نے فرمایا' عالم کی لغزش اور منافق کا قرآنِ پاک کے ساتھ مجادلہ کرنا اور راہِ صواب سے بھٹکے ہوئے ائمہ کا (اپنی خواہش کے مطابق) فیصلے کرنا دینِ اسلام کو تباہ کر دیتا ہے (دارمی)

٢٧٠ - (٧٣) **وَعَنِ** الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۷۰: حَسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے (ایک) وہ علم جس کے اثرات دل پر (ظاہر) ہوتے ہیں' یہ علم نفع بخش ہے (دوسرا) وہ علم جو زبان (کی حد) تک ہے پس یہ علم آدم کے بیٹے پر اللہ (کی طرف) سے حجت ہو گا (دارمی)

٢٧١ - (٧٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ؛ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ - يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ -. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (قسم کے) علم حاصل کیے ہیں جبکہ ان میں سے ایک علم کو تو میں نے تم میں پھیلایا ہے اور دوسرے علم کو اگر میں پھیلاؤں تو (گلے کی) یہ نالی کاٹ دی جائے جس سے کھانا (حلق سے) اترتا ہے (بخاری)

وضاحت: جس علم کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عام طور پر نہیں پھیلایا اس سے مراد فتنوں اور جنگوں سے متعلق احادیث تھیں۔ بعض سفّاک اور ظالم حکمرانوں کا تذکرہ تھا جن کے ناموں سے بھی ابوہریرہؓ آگاہ تھے اور کبھی کبھار کنایتاً" ان کا ذکر بھی کرتے تھے' البتہ وضاحت سے اجتناب کیا (واللہ اعلم)

٢٧٢ - (٧٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ:

اللّٰهُ اَعْلَمُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ: ﴿قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہے وہ اس کو بیان کرے اور جس شخص کو علم نہیں تو وہ "اللہ اعلم" (کے الفاظ) کہے۔ اس لیے کہ یہ بھی علم ہے کہ جس مسئلہ کو تم نہیں جانتے اس (کے بارے) میں "اللہ اعلم" کے کلمات کہو۔ اللہ عزّوجل نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ہے کہ "اے رسول! آپ کہہ دیں کہ میں تم سے تبلیغِ دین پر معاوضہ طلب نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں" (بخاری' مسلم)

٢٧٣ - (٧٦) وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ؛ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ علم (حدیث) دین ہے اس لیے خوب تحقیق کرو کہ تم کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو یعنی راویوں کے حالات کی جانچ پڑتال کرو (مسلم)

٢٧٤ - (٧٧) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! اِسْتَقِيْمُوْا، فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' اے لوگو! جو قرآنِ پاک (اور سنّت) کے حافظ ہو! استقامت اختیار کرو۔ اس لیے کہ تم سب سے آگے ہو اور اگر تم ہی نے دائیں بائیں چلنا شروع کر دیا تو تم سخت گمراہ ہو جاؤ گے (بخاری)

٢٧٥ - (٧٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: «وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهَا؟ قَالَ: «اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَهْ، وَزَادَ فِيْهِ: «وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ». قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: يَعْنِيْ الْجَوَرَةَ.

۲۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ سے غمناکی کے گڑھے میں (داخل کیے) جانے سے پناہ طلب کرو۔ انہوں نے استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! غمناکی کا گڑھا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جہنّم میں ایک وادی ہے' جس کے عذاب سے جہنّم روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔ آپؐ سے استفسار کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ علماء داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں (ترمذی' ابنِ ماجہ) ابن ماجہ میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ اللہ کے

ہاں سب سے زیادہ مبغوض قاری وہ ہوں گے جو اُمراء (کی ملاقات) کے لیئے ان کے گھروں کا طواف کرتے ہیں۔
محاربی راوی کہتا ہے کہ ان سے مراد ظالم اُمراء ہیں۔

٢٧٦ - (٧٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يُوْشَكُ اَنْ يَّأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اِسْمُهُ ، وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى ، عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں بلند و بالا اور ہدایت (یعنی نمازیوں) سے خالی ہوں گی۔ اس دور کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین لوگ ہوں گے' انہی سے فتنوں کا آغاز ہو گا اور انہی پر ان کا اختتام ہو گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن ولید قاضی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۳۲۶' مشکوٰۃ علّامہ البانی جلدا صفحہ ۹۱)

٢٧٧ - (٨٠) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئاً، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا، وَيُقْرِؤُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ! إِنْ كُنْتُ لَأُرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ! أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَأُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا؟!» . رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۲۷۷: زیاد بن لَبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (خوفناک) چیز کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس (خوفناک) چیز کا ظہور علم کے اٹھ جانے کے وقت ہو گا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآنِ پاک پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور قیامت تک ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھاتے رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے' میں تو تجھے مدینہ کا سب سے زیادہ سمجھدار آدمی سمجھتا تھا (دیکھ) کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو کچھ ہے اس پر عمل نہیں کرتے (احمد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بھی زیاد بن لبید سے اس حدیث کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' سالم بن اَبِی الجَعد راوی کا زیاد بن لبید سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعاتُ المفاتیح جلدا صفحہ ۳۶۲)

٢٧٨ - (٨١) وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ .

۲۷۸: اسی طرح دارمی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٢٧٩ - (٨٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ؛ فَإِنِّيْ امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ، وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبِضُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اِثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَداً يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۲۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو' تم علمِ فرائض (وراثت کا علم) سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ' تم قرآن کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ بلاشبہ میں انسان ہوں فوت ہو جاؤں گا اور عنقریب علم ختم ہونے لگ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ کسی فرض کے بارے میں دو آدمیوں میں اختلاف ہو جائے گا تو وہ کسی ایسے عالم انسان کو نہیں پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (دارمی' دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں سلیمان بن جابر راوی مجہول ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۹۲)

٢٨٠ - (٨٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا اس خزانے کی مانند ہے جس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (احمد' دارمی)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

(طہارت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - اَوْتَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ: كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ: فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: «لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ، تَمْلَأَنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ». لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِی «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلَا فِی «الْجَامِعِ»؛ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِیُّ بَدَلَ «سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ».

تیسری فصل

۲۸۱: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پاکیزگی نصف ایمان ہے' الحمدُ للہ (کہنا) ترازو کو بھر دے گا' سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ کے کلمات (کا ثواب) آسمانوں اور زمین کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیں گے۔ نماز روشنی ہے' صدقہ دلیل ہے' صبر روشنی ہے اور قرآن (تیرے حق میں) تیرے لئے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے۔ تمام لوگ صبح اٹھتے ہیں۔ (ان میں سے) ہر شخص اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ یا تو اپنے نفس کو آزاد کر دیتا ہے یا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور اللہُ اکبر کے کلمات (ثواب کے لحاظ سے) آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیں گے۔ اس کتاب کے مصنّف کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو بخاری' مسلم' کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں نہیں پایا البتہ امام دارمیؒ نے (اپنی کتاب مسند دارمی میں) سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ کی بجائے اس کلمہ کا ذکر کیا ہے۔

وضاحت: قیامت کے روز الحمدُ للہ' سبحان اللہ اور اللہ اکبر جیسے کلمات کا وزن کیا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کا محسوس وجود نہیں ہے تو ان کلمات سے ترازو کیسے بھر جائے گا؟ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ان

کلمات کے ثواب کو اگر جسم عطا کر دیا جائے تو اس جسم سے ترازو بھر جائے گا۔ قیامت کے روز میزان کے وقت ہر قسم کے اقوال اور اعمال جسم کی شکل اختیار کریں گے اور مزید برآں کتاب و سُنّت کی نصوص سے اعمال کے وزن کا بھی پتہ چلتا ہے (واللہ اعلم)

٢٨٢ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا. وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟». قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ»

۲۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسی چیز سے خبردار نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو محو کر دے گا اور درجات کو بلند کر دے گا۔ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا' مشقّت کے اوقات میں مبالغہ آرائی سے وضو کرنا' مساجد کی جانب قدموں کا زیادہ اٹھنا اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے۔

وضاحت: مؤطا امام مالک میں بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکور ہے۔ اس میں "رباط" کا لفظ تین مرتبہ تکرار کے ساتھ آیا ہے (مؤطا امام مالک حدیث نمبر۳۸۶)

٢٨٣ - (٣) وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ: «فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ» رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ثَلَاثاً.

۲۸۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ یہ رباط ہے' یہ رباط ہے (اس کا) دو بار ذکر ہے (مسلم) ترمذی کی روایت میں یہ جملہ تین بار ذکر ہوا ہے۔

وضاحت: سرحدی چھاؤنی کو دشمن سے محفوظ رکھنے کے لیے وہاں پڑاؤ ڈالنے کو رباط کہتے ہیں۔ جس طرح سرحدی چھاؤنی پر خود کو پابند کرنے سے انسان خود کو دشمن سے محفوظ کر لیتا ہے' اسی طرح نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنے سے انسان اپنے نفس کی بُری خواہشات سے محفوظ رہتا ہے نیز نفس سے جہاد کرنا دراصل جہادِ اکبر ہے (واللہ اعلم)

٢٨٤ - (٤) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

٢٨٥ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٨٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مسلمان یا مومن شخص وضو کرتا ہے تو جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ گناہ جن کا تعلق اس کی آنکھوں کے ساتھ ہوتا ہے' پانی سے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے وہ تمام گناہ جن کا تعلق اس کے ہاتھوں کے ساتھ ہوتا ہے پانی سے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جن کا تعلق اس کے پاؤں کے ساتھ ہوتا ہے پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے (مسلم)

٢٨٦ - (٦) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَّكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا؛ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٨٦: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی مسلمان پر فرض نماز کا وقت آتا ہے تو وہ اچھے انداز سے وضو کرتا ہے نیز خشوع' خضوع اور رکوع وغیرہ درست کرتا ہے تو وہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ کفارہ زمانہ بھر حاصل ہوتا رہے گا (مسلم)

٢٨٧ - (٧) وَعَنْهُ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

٢٨٧: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ بیان کرتے ہیں کہ) انہوں نے وضو کیا' اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تین بار پانی گرایا۔ پھر منہ میں پانی ڈالا اور ناک صاف کیا۔ پھر تین بار چہرہ دھویا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک

تین بار دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے داہنے پاؤں کو تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو تین بار دھویا۔ بعدازاں بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس نے دو رکعت نفل نماز ادا کی' ان میں اپنے نفس سے (دنیا کی) باتیں نہ کیں تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری' مسلم) حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢٨٨ - (٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر دل اور نظری توجہ کے ساتھ دو رکعت نفل نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے (مسلم)

٢٨٩ - (٩) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ». هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ «صَحِيْحِهِ»، وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ «أَفْرَادِ مُسْلِمٍ»، وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ «جَامِعِ الْأُصُوْلِ».

وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ آخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ».

وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي «الصِّحَاحِ»: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ» إِلٰى آخِرِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ «جَامِعِهِ» بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ «أَشْهَدُ» قَبْلَ «أَنَّ مُحَمَّداً».

۲۸۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص وضو کرتا ہے اور مکمل وضو کرتا ہے پھر "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کہتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کہتا ہے تو اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ امام مسلمؒ نے صحیح مسلم میں اور حُمیدیؒ نے مسلم کی مفرد روایات میں اور اسی طرح

ابنُ الاثیرؒ نے جامعُ الاصول میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور شیخ محیُ الدّین نوویؒ نے مسلم کی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے (یہ الفاظ) زیادہ کیے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا۔" اور وہ حدیث جس کو امام محیُ السُّنہؒ نے "صحاح" میں ذکر کیا ہے (جس کے الفاظ ہیں) کہ "جس شخص نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا" سے آخر تک اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے اپنی جامع میں اسی طرح بعینہٖ ذکر کیا ہے البتہ "اَنَّ مُحَمَّدًا" کے لفظ سے پہلے "اَشْہَدُ" کا لفظ ذکر نہیں کیا ہے۔

وضاحت: جنّت کے آٹھوں دروازے جنّتی کے اعزاز میں کھولے جاتے ہیں ورنہ جنّت میں تو اس نے ایک دروازے سے داخل ہونا ہے۔ ترمذی میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الخ کے الفاظ کی صحت محلِّ نظر ہے اس لئے کہ سند میں اضطراب اور خطا ہے۔ علاّمہ ناصر الدّین البانی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ صحیح سند سے ثابت ہیں' اضطراب مدفوع ہے (ارواءُ الغلیل علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۳۵)

۲۹۰ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ . فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت کو قیامت کے دن بلایا جائے گا تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات کی برکت سے چمکتے ہوں گے پس تم میں جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنی سفیدی کو بڑھائے تو وہ ایسا کرے (بخاری' مسلم)

۲۹۱ - (۱۱) **وَعَنْہُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءَ» . رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن جنت میں وہاں تک زیور پہنے ہو گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا رہا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۲ - (۱۲) **عَنْ** ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلَاۃُ، وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ» . رَوَاہُ مَالِکٌ. وَاَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَۃَ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۲۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز اس کا حق ادا نہیں کر سکو گے اور سمجھ لو کہ تمام اعمال میں سے بہتر عمل نماز ہے

اور وضو (کی مداومت) پر صرف مومن ہی محافظت کر سکتا ہے (مالک، احمد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۳ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ ، كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے وضو پر وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند افریقی راوی ضعیف اور ابو غطیف ہذلی مجہولُ الحال ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۱ میں، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۹۶) .

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۴ - (۱٤) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ . وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنّت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہے، سلیمان بن قرم اور ابویحیٰی قتّات دونوں راوی ضعیف ہیں۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۸٦، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۹۷)

۲۹۵ - (۱۵) وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ رُوْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ ، فَقَرَأَ الرُّوْمَ، فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى ، قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ؟! وَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۲۹۵: شَبیب بن ابی روح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، اس میں سورۃ روم تلاوت کی۔ آپ کو اس میں اشتباہ ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا، ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں (لیکن) وضو صحیح نہیں کرتے۔ یہی تو ہمیں قرآن پاک (پڑھنے) میں اشتباہ پیدا کرتے ہیں (نسائی)

۲۹٦ - (۱٦) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ ، قَالَ : عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِيْ - أَوْ فِيْ

يَدِهٖ - قَالَ: «اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ، وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۹۶: بنو سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے (جو صحابی ہیں) وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خصائل کو میرے ہاتھ یا اپنے ہاتھ (کی انگلیوں) پر شمار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' سُبحانَ اللہ نصف ترازو کو اور الحمد للہ تمام کو اور اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دے گا اور روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جری بن کلیب نہدی راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۳۹۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۹۷)

۲۹۷ - (۱۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ. وَاِذَا اسْتَنْثَرَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ. وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ. فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ. فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ. فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ. ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ.

۲۹۷: عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ایماندار شخص وضو کرتا ہے (اور) منہ میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں سے نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں اس کے بعد مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے لئے زائد ہوتا ہے۔

(مالک' نسائی)

۲۹۸ - (۱۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا

اِخْوَانَنَا». قَالُوْا: اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ». فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: «اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ، بَيْنَ ظَهْرَىْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ؟» قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بقیع) قبرستان میں تشریف لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا ''تم پر سلامتی ہو۔ اے ایماندار لوگو! اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ صحابہ کرامؓ نے استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اپنی اُمّت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپؐ نے جواب دیا' مجھے بتاؤ کہ اگر کسی شخص کا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا گھوڑا ایسے گھوڑوں کے درمیان ہو جو بالکل سیاہ رنگ کے ہیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہ لے گا؟ صحابہ کرامؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! بالکل۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ وہ آئیں گے' ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے اور میں حوض (کوثر) پر ان کے انتظام کے لیے ہوں گا (مسلم)

۲۹۹ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ، فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَىَّ، فَاَعْرِفُ اُمَّتِىْ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِىْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَّمِيْنِىْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ شِمَالِىْ مِثْلَ ذٰلِكَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ اِلٰى اُمَّتِكَ؟ قَالَ: «هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ، وَاَعْرِفُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۹۹ : ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میں وہ پہلا وہ شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت ہو گی اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس کو سر اٹھانے کی اجازت ملے گی۔ میں اپنے سامنے نظر دوڑاؤں گا تو دوسری اُمّتوں میں سے اپنی اُمّت کو پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنے دائیں بائیں جانب دیکھوں گا اور اپنی اُمّت کو پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ (دوسری اُمّتوں میں سے جو نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی اُمّت تک ہیں) اپنی اُمّت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے روشن ہوں گی۔ ان کے علاوہ کوئی اس طرح کا نہ ہو گا۔ میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے اعمال نامے انہیں ان کے دائیں

ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے چل پھر رہی ہو گی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۹)

(۱) بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوْءَ

(وضو کو واجب کرنے والی چیزیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٠٠ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو بے وضو ہے جب تک وہ وضو نہ کرے (بخاری' مسلم)

٣٠١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو کے بغیر نماز قبول نہیں اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں (مسلم)

٣٠٢ - (٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہت مَذی والا انسان تھا۔ میں شرم محسوس کرتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کروں' اس لیے کہ آپؐ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقدادؓ سے کہا۔ اس نے آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے آلہ تناسل کو دھوئے اور وضو کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: مَذِی اس رطوبت کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت یا عورت کے ساتھ لہو و لعب اور بوس و کنار کے وقت آلہ تناسل سے خارج ہوتی ہے وہ نجس ہے' اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔

اگر مذی کپڑے یا جسم کے کسی حصّہ پر لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے (واللہ اعلم)

۳۰۳ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ «تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ مُحْيِيُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

۳۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس چیز کے تناول کرنے سے وضو کرو جو آگ پر تیار ہوئی ہے (مسلم)

شیخ محیُ السنّہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی ناسخ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔

۳۰٤ - (٥) قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت تناول فرمایا بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (بخاری' مسلم)

۳۰۵ - (٦) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ». قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ». قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد ہمیں وضو کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تم چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو وضو نہ کرو۔ اس نے دریافت کیا' کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ اس نے دریافت کیا' کیا میں بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں۔ اس نے دریافت کیا' کیا میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جس وضو کا ذکر ہے اس سے شرعی وضو مراد ہے۔ جہاں تک اونٹ کے گوشت کو کھانے سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ ہے تو اس حدیث میں صراحتاً ذکر ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ بکری کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد دوبارہ وضوء کرنا چاہیئے۔ اس میں کیا حکمت ہے اس سے ہمیں کچھ آگاہی نہیں ہے۔ یہ حکم تعبدی ہے اور عقل اس کے ادراک سے قاصر ہے۔ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے اس لیے نہیں منع کیا گیا ہے کہ اس کا گوبر نجس ہے بلکہ اس لیے

روکا گیا ہے کہ کہیں اونٹوں کی آمدورفت یا بھاگنے کی وجہ سے نماز میں خلل نہ واقع ہو جائے اور نماز ادا کرنے والے انسان کا خشوع و خضوع نہ ٹوٹ جائے (واللہ اعلم)

۳۰۶ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیْئاً، فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ خَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ؟ اَمْ لَا. فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتاً اَوْ یَجِدَ رِیْحاً» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں ہوا جیسی چیز کو محسوس کرے اور اس کو اشتباہ لاحق ہو جائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے (مسلم)

۳۰۷ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَناً فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: «اِنَّ لَهٗ دَسَماً» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۰۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا بلاشبہ اس میں چکناہٹ ہے (بخاری' مسلم)

۳۰۸ - (۹) وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئاً لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُهٗ! قَالَ: «عَمْداً صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ!» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن (پانچ) نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کیں اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے آج ایسا کام کیا ہے جو آپ پہلے نہیں کیا کرتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا' اے عمر! میں نے یہ کام جان بوجھ کر کیا ہے (مسلم)

۳۰۹ - (۱۰) وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ - صَلَّی الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ، فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ ، فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ ، فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَکَلْنَا، ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۰۹: سُوَید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خیبر کے سال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں نکلے اور مقامِ خیبر کے نزدیک صَہباء مقام پر پہنچے۔ آپؐ نے (وہاں) عصر کی نماز ادا کی۔

بعدازاں آپؐ نے زادِ راہ (کھانا) طلب کیا۔ آپؐ کے پاس صرف ستو لائے گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو (پانی میں) حل کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول کیا اور ہم نے بھی تناول کیا۔ بعدازاں آپؐ مغرب کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے منہ میں پانی ڈالا (اور منہ صاف کیا) ہم نے بھی منہ میں پانی ڈالا (اور منہ صاف کیا) بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۰ - (۱۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا بدبو نہ آئے وضو نہیں ٹوٹتا (احمد' ترمذی)

۳۱۱ - (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ، فَقَالَ: «مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی کمزور حافظے والا ہے' صحیح روایت وہی ہے جس میں مقدادؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنے کا ذکر ہے (العِلل ومعرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۱۴' التاریخُ الکبیر جلد۸ صفحہ ۳۲۲۰' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۲۳' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۳۶۵)

۳۱۲ - (۱۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز کی چابی وضو ہے اور نماز میں (کلام وغیرہ کو) حرام قرار دینے والی تکبیر (تحریمہ) ہے اور (کلام وغیرہ کو) حلال کرنے والا (آخری) سلام ہے (ابوداؤد' ترمذی' دارمی)

۳۱۳ - (۱٤) وَرَوَاهُ ابْنِ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ.

۳۱۳: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣١٤ - (١٥) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۴: علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ وضو کرے اور تم عورتوں سے دبر میں جماع نہ کرو (ترمذی' ابوداؤد)

٣١٥ - (١٦) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ ، فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۵: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آنکھیں دبر کی رسی ہیں جب آنکھیں نیند کرتی ہیں تو رسی کھل جاتی ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی کو امام احمد رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔
(الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

٣١٦ - (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ، لِمَا صَحَّ:

۳۱۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دبر کی رسی دونوں آنکھیں ہیں پس جب کوئی شخص نیند کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ (جاگنے کے بعد) وضو کرے۔

(ابوداؤد)

شیخ امام محی السنہ نے بیان کیا اس سے مقصود وہ شخص ہے جو بیٹھ کر نہیں سوتا۔ اس لئے کہ انس سے صحیح حدیث مروی ہے۔

٣١٧ - (١٨) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ، ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّأُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ: يَنَامُوْنَ. بَدَلَ: يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ

۳۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ عشاء (کی نماز) کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر (نیند کی وجہ سے) جھکنے لگ جاتے' وہ نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد' ترمذی) البتہ ترمذی کی روایت میں انتظار کرنے کے مقام پر سونے کا ذکر ہے۔

وضاحت: نیند مطلقاً ناقض وضو ہے۔ یہ احادیث' نقض کے حکم سے قبل کی ہیں (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۴۹)

۳۱۸ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو اس شخص پر واجب ہو جاتا ہے جو لیٹ کر سوتا ہے اس لیے کہ جب وہ لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت ۱: دراصل گہری نیند وضو کے لیے ناقض ہے چونکہ لیٹ کر سونے اور ٹیک لگا کر سونے سے غالب طور پر یہی امکان ہوتا ہے کہ نیند گہری ہو گی' احساس اور شعور بھی نہیں رہتا' اس لیئے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(ارواءُ الغلیل جلد۱ صفحہ۱۴۹)

وضاحت ۲: یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے نیز ابو خالد دالانی (راوی) کا قتادہ رحمہُ اللہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۱ صفحہ ۳۹۷)

۳۱۹ - (۲۰) وَعَنْ بُسْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۹: بُسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

(مالک' احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس مسئلہ میں عورت کا حکم بھی مرد جیسا ہے۔ وہ بھی اگر اپنی شرمگاہ کو اپنا ہاتھ لگائے گی تو اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو (واللہ اعلم)

۳۲۰ - (۲۱) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ. قَالَ: «وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ؟». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ؛ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ.

۳۲۰: طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کا اپنی شرمگاہ کو وضو کرنے کے بعد ہاتھ لگانے کے بارے میں (حکم) دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ تو اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) ابن ماجہ نے اس حدیث کو نسائی کی مثل بیان کیا ہے۔

شیخ امام محی السنہؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ طلق بن علی کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے۔

۳۲۱ ۔(۲۲) وَقَدْ رَوَى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف لے جائے اور درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے (شافعی' دار قطنی)

۳۲۲ ۔(۲۳) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ؛ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: «لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ».

۳۲۲: نسائی نے اس حدیث کو بسرۃ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے البتہ اس نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کے اور اس کی شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

وضاحت: طلق بن علی کی حدیث کو منسوخ یا ضعیف قرار دینے سے بہتر ہے کہ بُسرۃؓ اور طلق بن علیؓ کی حدیث کے درمیان جمع و تطبیق کی جائے۔ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان اگر کوئی کپڑا حائل نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر کوئی کپڑا حائل ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر شہوت کے ساتھ کپڑے کے اوپر سے بھی شرمگاہ کو چھوا جائے تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا (مرعاۃ جلد۱ صفحہ۳۹۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۰۴' حاشیہ ابوداؤد احمد شاکر جلد۱ صفحہ۳۵)

۳۲۳ ۔(۲۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا.

وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیتے' بعد ازاں نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ائمہ حدیث کے نزدیک کسی حالت میں بھی عروہ کی اس حدیث کی اسناد عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے۔ نیز ابراہیم تیمی کی حدیث کی اسناد عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اور ابراہیم تیمی کا عائشہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: بیوی کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بخاری و مسلم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹی ہوئی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ

کرتے تو مجھے ہاتھ لگاتے' میں پاؤں کھینچ لیتی۔

ابرہیم تیمی کی حدیث جس کو امام ابوداؤد نے مرسل قرار دیا ہے' کو علامہ ناصرالدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے اس لیے کہ یہ حدیث دیگر طرق سے بھی مروی ہے جن میں بعض صحیح ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۱۰۵)

٣٢٤ - (٢٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَتِفاً ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهُ.

۳۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستی کا (بھنا ہوا) گوشت تناول کیا۔ بعدازاں اپنے ہاتھ کو اس ٹاٹ کے ساتھ صاف کیا جو آپ کے نیچے (بچھا ہوا) تھا۔ بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٢٥ - (٢٦) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْباً مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۲۵: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے دستی کا بُھنا ہوا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا۔ آپؐ نے اس سے تناول کیا۔ بعدازاں آپؐ نماز (ادا کرنے) کے لیے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے وضو نہ کیا (احمد)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٢٦ - (٢٧) **عَنْ** أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۲۶: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دل اور کلیجی وغیرہ بھونی (آپؐ) نے اس سے کھایا بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (مسلم)

٣٢٧ - (٢٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ؟» فَقَالَ: شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ. قَالَ: «نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ!»، فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ. ثُمَّ قَالَ: «نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ» فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ. ثُمَّ قَالَ: «نَاوِلْنِي الْآخَرَ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعاً فَذِرَاعاً مَا سَكَتَّ» . ثُمَّ دَعَا فَتَمَضْمَضَ

فَاهُ ، وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ، ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا، فَاَكَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۳۲۷: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو بکری ہدیہ دی گئی۔ انہوں نے اسے (ذبح کیا اور اس کے گوشت کو) ہنڈیا میں ڈالا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابورافع! یہ کیا ہے؟ ابورافع نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں بکری ہدیہ دی گئی تھی۔ میں نے اس (کے گوشت) کو ہنڈیا میں ڈال کر پکایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابورافع! مجھے دستی کا ٹکڑا دو۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو دستی کا ٹکڑا پیش کیا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' مجھے دوسری دستی بھی دو۔ میں نے آپؐ کو دوسری دستی بھی پیش کر دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' مجھے اور دستی دو (اس پر) ابورافعؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! بکری کی دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا' خبردار! اگر تو خاموش رہتا تو تو مجھے یکے بعد دیگرے دستی پکڑاتا رہتا جب تک کہ تو خاموش رہتا بعد ازاں آپؐ نے پانی منگوایا' اپنے منہ کو صاف کیا اور اپنی انگلیوں کے پوروں کو صاف کیا پھر آپؐ کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے نماز ادا کی۔ پھر ان کی جانب گئے تو آپؐ نے ان کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا (جو گرم نہ تھا)۔ آپؐ نے اس سے تناول کیا۔ پھر آپؐ مسجد میں داخل ہوئے' آپؐ نے نماز ادا کی اور پانی استعمال نہیں کیا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جن سے اس کو تقویت حاصل ہو رہی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۰۷)

۳۲۸ - (۲۹) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ «ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ» اِلٰى آخِرِهِ.

۳۲۸: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوعبیدؓ سے بیان کیا ہے البتہ انہوں نے پانی طلب کرنے سے حدیث کے آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۳۲۹ - (۳۰) **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا، فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا، ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ، فَقَالَا: لِمَ تَتَوَضَّاُ؟ فَقُلْتُ: لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا. فَقَالَا: اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟! لَمْ يَتَوَضَّاْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ.
رَوَاهُ اَحْمَدُ

۳۲۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں' میرے والد اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے گوشت روٹی تناول کیا۔ بعدازاں میں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا۔ ان دونوں نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ کس لیے وضو کرتے ہیں؟ میں نے کہا' اس کھانے کو تناول کرنے کی وجہ سے۔ ان دونوں نے کہا' کیا تم پاکیزہ چیزوں (کے تناول کرنے) سے وضو کرتے ہو۔ ان چیزوں کے تناول سے تو اس شخص نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا جو تجھ سے بہتر تھا (احمد)

۳۳۰ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُوْلُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ. وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۳۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کسی انسان کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اسے ہاتھ لگانا "مُلَامَسَہ" سے ہے اور جس شخص نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنا ہاتھ لگایا تو اس پر وضو واجب ہے (مالک' شافعی)

وضاحت: صحابی کی موقوف روایت اگر صحیح مرفوع روایت کے مخالف ہو تو وہ حُجّت نہیں۔ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اس کو مُلَامَسَہ کہا جا سکتا ہے۔ مُلَامَسَہ کی تفسیر جماع ہے۔ قرآنِ پاک کی آیت "اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ الخ" سے مقصود عورت کو ہاتھ لگانا نہیں بلکہ جماع کرنا ہے جیسا کہ اس کی تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بیوی کا بوسہ لینے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ بوسہ لینا شہوت سے خالی نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

۳۳۱ - (۳۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُوْلُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ

۳۳۱: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خاوند کا اپنی بیوی سے بوسہ لینا وضو کو توڑ دیتا ہے (مالک)

وضاحت: یہ موقوف روایت ہے' مرفوع کے مقابلہ میں اس کو حُجّت تسلیم نہیں کیا جا سکتا (واللہ اعلم)

۳۳۲ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ، فَتَوَضَّأُوْا مِنْهَا.

۳۳۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا' بوسہ لینا "مُلَامَسَہ" ہے پس اس سے وضو کرو (دار قطنی)

وضاحت: اس اثر کی سند میں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان راوی حافظہ کے لحاظ سے ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۹۳ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۰۸)

۳۳۳ - (۳٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ». رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَقَالَ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ

۳۳۳: عمر بن عبدالعزیز رحمہُ اللہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دار قطنی)

امام دار قطنیؒ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے تمیم داریؓ سے سنا ہے اور نہ ہی ان کو دیکھا ہے (اس کے علاوہ اس حدیث کی سند میں) یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں راوی مجہول ہیں۔

وضاحت: پیشاب اور پاخانے کے مقامات کے سوا جسم کے کسی حصے سے نکلنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذاتُ الرقاع میں تھے' ایک شخص کو تیر لگا جس سے اس کے جسم سے خون بہنے لگا۔ اس نے رکوع کیا۔ سجدہ کیا اور نماز میں مصروف رہا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے دعا کی۔ آپؐ نے وضو کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

اس مضمون کی احادیث کو علامہ زیلعیؒ' امام دار قطنیؒ اور امام شوکانیؒ نے بیان کیا ہے۔ جن احادیث میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں' ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ البتہ استحاضہ کے خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ فاطمہ بنتِ ابی حبش کو استحاضہ کی تکلیف تھی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تجھے ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے۔ یہ خون پیشاب کی جگہ سے نہیں آتا بلکہ ایک رگ سے آتا ہے۔ اسی طرح قے آنے اور نکسیر پھوٹنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ خون بہنے' قے آنے اور نکسیر پھوٹنے کے بارے میں جو احادیث ابنِ ماجہ وغیرہ میں مذکور ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔ علامہ شوکانیؒ نے نیلُ الاوطار اور امام زیلعیؒ نے نصبُ الرّایہ میں ان احادیث پر تفصیل سے بحث کی ہے (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ آدَابُ الْخَلَاءِ

(بیتُ الخَلاء کے آداب)

اَلْفَصْلُ الاَوَّلُ

٣٣٤ - (١) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِیُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰہُ: هٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَآءِ؛ وَاَمَّا فِی الْبُنْیَانِ، فَلَا بَأْسَ لِمَا رُوِیَ:

پہلی فصل

۳۳۴: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم قضاءِ حاجت کی جگہ میں جاؤ تو نہ قبلہ کی جانب منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو (بخاری' مسلم)

شیخ امام محیُ السُّنہؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا تعلق جنگل سے ہے اور آبادی میں کچھ حرج نہیں۔

وضاحت: مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مدینۃُالرسول میں آباد تھے یا ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جن کا قبلہ مشرق اور مغرب کے علاوہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ایسی جہت کی طرف منہ یا پیٹھ کرو جس طرف قبلہ نہیں ہے۔ آبادی اور غیر آبادی میں کچھ فرق نہیں (واللہ اعلم)

٣٣٥ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِرْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ، فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۳۳۵: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی بہن) حفصہؓ کے گھر کی چھت پر اپنے کسی کام سے گیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ قضائے حاجت کر رہے تھے۔ قبلہ کی جانب آپؐ کی پیٹھ تھی اور (ملک) شام کی طرف آپ کا چہرہ تھا (بخاری' مسلم)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب

پاخانہ کرنے سے منع فرمایا لیکن آپؐ کی وفات سے ایک سال قبل میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب کر رہے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آبادی کا حکم جنگل کے حکم سے الگ ہے۔ اس کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔ بعض دفعہ بیتُ الخلاء اس انداز سے بنے ہوتے ہیں جن میں قبلہ کی جانب منہ کرنے سے احتراز ممکن نہیں ہوتا جب کہ جنگل میں یہ مشکل پیش نہیں آتی اس لیے وہاں پابند کر دیا گیا۔ صحیح قول یہی ہے کہ صحراء و آبادی ہر جگہ قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پیٹھ کرنا منع ہے (زادُ المعاد جلد ۲ صفحہ ۸ ' ارواءُ الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹)

۳۳۶ - (۳) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا - يَعْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ - اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۶: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا کہ ہم پاخانہ یا پیشاب (کی حالت) میں قبلہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کریں یا تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ طہارت کریں یا گوبر یا ہڈی کے ساتھ طہارت کریں (مسلم)

وضاحت: گوبر یا ہڈی سے طہارت کرنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی مخلوق جنوں کی خوراک ہے (دیکھیں حدیث نمبر ۳۵۰)

۳۳۷ - (٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اے اللہ! میں تیرے ساتھ خبیث جنوں اور خبیث مادہ جنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (بخاری' مسلم)

۳۳۸ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: «اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ؛ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ - ؛ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ» ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: «لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے کام میں ان کو عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے (خود کو) دور نہیں رکھتا تھا جب کہ دوسرا انسان چغل خور تھا۔ بعد ازاں آپؐ نے کھجور کی

سبز ٹہنی اٹھائی' اس کے دو حصے کر دیئے۔ پھر آپؐ نے ہر قبر پر ایک کو گاڑ دیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں شاید ان دونوں سے عذاب کی تخفیف ہو جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر کوئی شخص کسی قبر پر کسی درخت کی سبز ٹہنی رکھے گا تو قبر والے کو اس سے فائدہ ہو گا بلکہ یہ تو آپؐ کی خصوصیت ہے۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قبروں پر پھول نچھاور کرنے' ان پر چادریں چڑھانے اور ان پر چراغ روشن کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہ بدعت کے کام ہیں اور ان کے کرنے والے گمراہ ہیں۔ آپؐ کی دعا کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں صراحت ہے۔ وگرنہ سبز ٹہنیوں میں کچھ خصوصیت نہیں (ارواءُ الغلیل جلد۱ صفحہ۱۰)

۳۳۹ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ» . قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لعنت کا باعث بننے والے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! لعنت کے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جو لوگوں کی عام گزرگاہ یا ان کی سائے دار جگہ میں قضائے حاجت (کے لئے) بیٹھتے ہیں (مسلم)

۳٤٠ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ ، وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص پانی نوش کرے تو وہ (پانی والے) برتن میں سانس نہ لے اور جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرے (بخاری' مسلم)

۳٤١ - (٨) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنا ناک صاف کرے اور جو شخص ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ وہ وتر یعنی طاق استعمال کرے (بخاری' مسلم)

٣٤٢ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَآءَ، فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً ، مِنْ مَّآءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے کھلے میدان میں جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور برچھی اٹھائے رکھتے۔ آپؐ پانی کے ساتھ طہارت کرتے تھے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٤٣ - (١٠) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.
وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهِ: وَضَعَ بَدَلَ: نَزَعَ

دوسری فصل

۳۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی انگوٹھی اتارتے (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور اس کی روایت میں انگوٹھی اتارنے کی جگہ انگوٹھی رکھنے کا ذکر ہے۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس حدیث کے منکر ہونے کی تائید کی ہے اور بتایا کہ جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۱۱)

٣٤٤ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبِرَازَ اَنْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ کرتے تو آپؐ (جنگل کی طرف) جاتے یہاں تک کہ کوئی شخص آپؐ کو نہ دیکھ پاتا (ابوداؤد)

٣٤٥ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ، فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ، فَبَالَ. ثُمَّ قَالَ: «اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ، فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا تو آپؐ دیوار کے قریب نرم جگہ میں آئے اور آپؐ نے

پیشاب کیا بعدازاں آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے جس کی وجہ سے امام نوویؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض احادیث جن میں پیشاب سے بچاؤ اختیار کرنے کا ذکر ہے اس کی تائید کر رہی ہیں۔ (مرعاۃ جلد۱ صفحہ۴۱۹)

٣٤٦ - (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا اوپر نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ زمین کے قریب چلے جاتے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' اعمش راوی کا انس بن مالکؓ سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعاۃ جلد۱ صفحہ۴۱۹)

٣٤٧ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، اُعَلِّمُكُمْ: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَاَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ. وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ. وَنَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح والد اپنے لڑکوں کے لیے ہوتا ہے۔ میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی جانب نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو اور آپؐ نے تین ڈھیلوں کا حکم دیا اور آپؐ نے گوبر اور ہڈی سے منع فرمایا نیز آپؐ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کرے (ابن ماجہ' دارمی)

٣٤٨ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو اور کھانے اور بایاں ہاتھ طہارت اور مکروہ کاموں (ناک کے فضلہ وغیرہ) کے لیے تھا (ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے تسبیح نہیں کرنی چاہیئے جب کہ صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے تسبیح کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

٣٤٩ - (١٦) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ

فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ، فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو وہ اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے' ان کے ساتھ طہارت کرے بلاشبہ وہ اس کو کفایت کریں گے (احمد' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: پانی کی بجائے اگر صرف ڈھیلوں پر اکتفا کر لیا جائے تو بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۳۵۰ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «زَادَ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ».

۳۵۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم گوبر اور ہڈی کے ساتھ طہارت نہ کرو۔ اس لئے کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے (ترمذی' نسائی) البتہ امام نسائیؒ نے "تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے" کا ذکر نہیں کیا۔

۳۵۱ - (۱۸) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا رُوَيْفِعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي، فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَراً، أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ، أَوْ عَظْمٍ؛ فَإِنَّ مُحَمَّداً مِنْهُ بَرِيءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۱: رُوَیفع بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کر کے) فرمایا' اے رُوَیفع! شاید میرے بعد تیری زندگی دراز ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جس شخص نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا (نظرِبد کو دور کرنے کے لئے) تانت کا قلادہ پہنایا یا جانور کے گوبر یا ہڈی کے ساتھ طہارت کی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں (ابوداؤد)

۳۵۲ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ، فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيباً مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سرمہ لگانا ہے تو وہ طاق تعداد میں لگائے اور جس شخص نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس شخص نے ایسا نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جس شخص نے طہارت کرنی ہے تو وہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس شخص نے یہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جس نے (کچھ) کھایا پھر خلال کے ذریعہ جو (ٹکڑا وغیرہ) نکلا اس کو پھینک دے اور جو زبان کے ساتھ مل جائے اس کو نگل جائے جس شخص نے یہ کام کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جو شخص بیتُ الخلاء میں جائے تو وہ پردے میں بیٹھے اور اگر ریت کے ٹیلے کے علاوہ پردے کے لیے (کوئی چیز) نہ مل سکے تو اس کی جانب پیٹھ کر کے (قضائے حاجت) بیٹھے اس لیے کہ شیطان انسانوں کی پیٹھوں کے ساتھ کھیلتا ہے جس شخص نے یہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ گناہ نہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۱۴)

۳۵۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ؛ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: «ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ».

۳۵۳: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر وہیں غسل کرے یا وضو کرے اس لیے کہ اکثر وسوسہ اس سے ہوتا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) البتہ ترمذی اور نسائی نے غسل یا وضو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حسن راوی مدلّس ہے' وہ عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے لفظ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے البتہ غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع پر صحیح حدیث موجود ہے۔
(صحیح ابوداؤد حدیث نمبر۲۱)

۳۵٤ - (۲۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کسی بل میں پیشاب نہ کرے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: بل میں مُوذی جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے رہتے ہیں اس لیے اس میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۵ - (۲۲) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ

الثَّلَاثَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَالظِّلِّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۵: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لعنت کے تین اسباب سے دوری اختیار کرو۔ گھاٹوں' شارع عام اور سایوں میں بول و براز کیلئے بیٹھنا (ابوداؤد' ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ حدیث کے شواہد ہیں جن سے تقویّت حاصل ہو رہی ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۱۵)

۳۵٦ - (۲۳) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَخْرُجُ الرجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵٦: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو انسان اس طرح قضائے حاجت نہ بیٹھیں کہ انہوں نے شرمگاہ سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو اور باتیں کر رہے ہوں اس لیے کہ اللہ اس (کام) پر ناراض ہوتا ہے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۵۷ - (۲٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ، فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷: زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قضائے حاجت بیٹھنے کے مقامات میں (جن شیطان) موجود ہوتے ہیں پس جب تم میں سے کوئی شخص بیتُ الخلاء میں جائے تو وہ یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے ساتھ خبیث جِنّوں اور خبیث مادہ جِنّوں سے پناہ طلب کرتا ہوں" (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۵۸ - (۲۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَّقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

۳۵۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ (تب) ہوتا ہے جب کوئی شخص بیتُ الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہے (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند قوی نہیں' البتہ شواہد کے لحاظ سے حدیث صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۱٦)

٣٥٩ - (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: «غُفْرَانَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیتُ الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو "غُفرانک" (میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) کے کلمات کہتے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

٣٦٠ - (٢٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ، فَاسْتَنْجَى، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ، فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ.

۳۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ الخلاء گئے تو میں آپؐ کے لئے پیتل یا چمڑے کے برتن میں پانی لایا۔ آپؐ نے اس کے ساتھ طہارت کی۔ بعدازاں مٹی کے ساتھ اپنا ہاتھ صاف کیا۔ بعدازاں میں آپؐ کے ہاں دوسرا برتن لایا۔ آپؐ نے (اس سے) وضو کیا (ابوداؤد) دارمی اور نسائی نے اس کا معنیٰ ذکر کیا ہے۔

٣٦١ - (٢٨) وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۱: حکم بن سُفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو (فارغ ہونے کے بعد) وضو کرتے اور اپنی شرم گاہ پر (کپڑوں کے اوپر سے) چھینٹے مارتے (ابوداؤد' نسائی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بوجہ شواہد کے صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۱۶)

٣٦٢ - (٢٩) وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۲: اُمَیمہ بنت رُقَیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی کے نیچے کھجور کی لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں آپؐ رات کو پیشاب کرتے تھے (ابوداؤد' نسائی)
وضاحت: بخاری' مسلم میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے کہ مرضُ الموت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیالہ منگوایا گیا تاکہ آپؐ اس میں پیشاب کریں۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر ایسا کرنا درست ہے۔
(واللہ اعلم)

٣٦٣ - (٣٠) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبُولُ قَائِماً، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِماً»، فَمَا بُلْتُ قَائِماً بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِىُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ صَحَّ :

۳۶۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو (عمرؓ نے بیان کیا) میں نے پھر کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا (ترمذی' ابن ماجہ)

شیخ امام محی السنۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (حذیفہؓ سے) یہ روایت صحیح ثابت ہے۔

٣٦٤ ـ (٣١) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِماً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قِيلَ: كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ.

۳۶۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے صحیح (سند کے ساتھ) ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا خانہ کے پاس گئے (وہاں) آپؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (بخاری' مسلم) بیان کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا۔ شیخ امام محی السنۃ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اگر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی صورت میں کپڑوں اور جسم پر چھینٹے پڑنے کا اندیشہ نہ ہو تو کچھ حرج نہیں' ایسا کرنا بلا کراہت جائز ہے اور جن احادیث میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے وہ سب ضعیف ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٦٥ ـ (٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِماً فَلَا تُصَدِّقُوْهُ؛ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِداً. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۳۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جو شخص تمہیں بتائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تو اس کی بات نہ مانو' آپؐ تو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے (احمد' ترمذی' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ قاضی راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۴' تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۱۷)

٣٦٦ ـ (٣٣) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ، فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ، اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ، فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۶۶: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جرائیل

علیہ السلام شروع وحی (کے دور) میں آپؐ کے ہاں آئے' انہوں نے آپؐ کو وضو (کرنے) اور نماز (ادا کرنے) کا طریقہ بتایا۔ جب آپؐ وضو سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے پانی کا ایک چلو لیا اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ پر (کپڑے کے اوپر سے) چھینٹا مارا (احمد' دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب ا تہذیب جلد ا صفحہ ۴۴۴' مرعاۃ جلد ا صفحہ ۴۴۳)

٣٦٧ - (٣٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «جَاءَنِیْ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَسَمِعْتُ مُحَمَّداً - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يَقُوْلُ: اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِى الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۳۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا' اے محمدا جب آپؐ وضو کریں تو (شرم گاہ پر کپڑے پر) چھینٹے ماریں (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد یعنی امام بخاریؒ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی ہاشمی راوی منکرُالحدیث ہے۔

٣٦٨ - (٣٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّآءٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عُمَرُ؟» . قَالَ: مَآءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ. قَالَ: «مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ أَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ عُمر رضی اللہ عنہ آپؐ کے پیچھے پانی کا آب خورہ لیے کھڑے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے عمرا یہ کیا ہے؟ عمرؓ نے جواب دیا' آپؐ کے وضو کرنے کے لیے پانی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے یہ حکم نہیں ملا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو کروں' اگر میں ایسا کروں تو یہ کام سُنّت ہو جائے گا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یحیٰی التوم راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد صفحہ مشکوۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۱۸)

٣٦٩ - (٣٦) **وَعَنْ** اَبِیْ اَيُّوْبَ، وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ، فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟» قَالُوْا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَنَغْتَسِلُ

مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. قَالَ: «فَهُوَ ذَاكَ، فَعَلَيْكُمُوْهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

٣٦٩: ابوایوبؓ' جابر اور انسؓ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اس میں کچھ لوگ ہیں جو پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزہ رہنے والوں کو اچھا جانتا ہے۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے انصار! اللہ نے (بوجہ) پاکیزہ رہنے کے تمہاری تعریف کی ہے۔ تمہاری پاکیزگی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرتے ہیں' جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ طہارت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بس یہی بات ہے ان کو لازم کرلو (ابن ماجہ) ۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ شواہد کی بنا پر صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۱۱۸)

٣٧٠ - (٣٧) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُوَ يَسْتَهْزِىءُ: إِنِّيْ لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ . قُلْتُ: اَجَلْ! اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

٣٧٠: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بعض مشرکوں نے (بطور) استہزا کے کہا کہ میں تمہارے پیغمبر کو جانتا ہوں کہ وہ تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت (کے آداب) بھی بتاتا ہے۔ میں نے جواب دیا' بالکل درست ہے۔ آپؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی جانب منہ نہ کریں اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کریں اور تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا نہ کریں نیز ڈھیلوں میں گوبر اور ہڈی نہ ہو (مسلم' احمد) اور اس حدیث کے الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

٣٧١ - (٣٨) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا، ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُنْظُرُوْا إِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ. فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ! اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ؟! كَانُوْا إِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ، فَنَهَاهُمْ، فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

٣٧١: عبدالرحمٰن بن حَسَنَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی' آپؐ نے اس کو رکھا اور اس کی جانب بیٹھ کر پیشاب کیا۔ کسی شخص نے کہا' اس شخص کو دیکھو! یہ اس طرح پیشاب کرتا ہے جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کو سنا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنو اسرائیل کے (لوگوں کے) ایک شخص کو (عذاب) لاحق ہوا۔ جب بنو اسرائیل کے کپڑوں کو پیشاب کے قطرے

لگ جاتے تو وہ اس کو قینچی کے ساتھ کاٹ دیتے۔ اس شخص نے ان کو (کاٹنے سے) منع کیا تو اس وجہ سے وہ قبر کے عذاب میں گرفتار ہوا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: بنو اسرائیل کو حکم تھا کہ کپڑے پر جس جگہ پیشاب کے قطرے گر جائیں وہاں سے کپڑے کو کاٹ دیں لیکن اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام کے لوگوں پر اللہ پاک کا خصوصی کرم و فضل ہے۔ انہیں صرف یہ حکم ہے کہ وہ کپڑے کو پانی کے ساتھ پاک کریں (واللہ اعلم)

٣٧٢ - (٣٩) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی .

٣٧٢: نیز امام نسائیؒ نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن حَسَنَہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٣٧٣ - (٤٠) **وَعَنْ** مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا. فَقُلْتُ: يَآ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَآءِ. فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ، فَلَا بَاْسَ. رواه ابو داود .

٣٧٣: مروان اصفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا۔ بعدازاں بیٹھ کر اس کی جانب پیشاب کیا۔ میں نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا اس سے روکا نہیں گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ بالکل (درست ہے) آپؐ نے اس سے کھلے میدان میں منع کیا ہے لیکن جب آپ اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز پردہ بن رہی ہے تو پھر کچھ حرج نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: عبداللہ بن عمر کا اپنا فہم ہے لہٰذا حجّت نہیں ہے (واللہ اعلم)

٣٧٤ - (٤١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاۤءِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

٣٧٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیتُ الخلاء سے (فارغ ہو کر) باہر آتے تو یہ دعائیہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت عطا کی" (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیفُ الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ٢٦٩' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ٢٤٨' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ٣٧' مشکوٰۃ البانی جلد۱ صفحہ ١٢٠)

٣٧٥ - (٤٢) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى

النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ أُمَّتَكَ أَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ ؛ فَإِنَّ اللهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقاً. فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۳۷۵: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنّوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اپنی اُمّت کو اس سے منع فرمائیں کہ وہ ہڈی یا گوبر یا کوئلے کے ساتھ طہارت کریں اس لیے کہ اللہ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان چیزوں سے منع کر دیا (ابوداوٗد)

(۳) بَابُ السِّوَاكِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۶ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَآءِ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل

۳۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے یہ (خوف) نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمّت کو مشقّت میں ڈال دوں گا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کریں اور ہر نماز کے وقت مسواک کریں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مسواک کرنے سے منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے دانت صاف ہو جاتے ہیں' اس سے معدہ کو بھی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ بہترین مسواک پیلو کے درخت کی ہے۔ چونکہ نماز ادا کرنے والا نماز میں اللہ سے سرگوشی کرتا ہے اس لیے اس کا منہ جس قدر صاف اور پاکیزہ ہو گا اسی قدر اللہ کا قرب زیادہ ہو گا (واللہ اعلم)

۳۷۷ - (۲) وَعَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ یَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۷۷: شُریح بن ہانی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جب رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو پہلا کام کیا کرتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا' مسواک کرتے تھے (مسلم)

۳۷۸ - (۳) وَعَنْ حُذَیْفَةَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۳۷۸: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجّد (کی نماز) کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دانتوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۳۷۹ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ» - يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ - قَالَ الرَّاوِيُّ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْخِتَانُ» بَدَلَ: «إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ». لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ» وَلَا فِيْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ «مَعَالِمِ السُّنَنِ»:

۳۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دس کام فطرت سے ہیں۔ لب (کے بالوں) کو تراشنا' داڑھی کو چھوڑنا' مسواک کرنا' ناک میں پانی داخل کرنا' ناخنوں کو تراشنا' (جسم میں میل کچیل کے جمع ہونے کی) جگہوں کو دھونا' بغل کے بالوں کو اکھیڑنا' زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور پانی کے ساتھ طہارت کرنا (اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میں دسویں کام کو بھول رہا ہوں شائد وہ منہ میں پانی ڈالنا ہے (مسلم)

ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کی جگہ پر ختنہ کرنے کا ذکر ہے (امام بغویؒ فرماتے ہیں) میں نے اس روایت کو بخاری اور مسلم میں اور نہ ہی "حُمَیدی" کی کتاب میں پایا ہے البتہ "جامعُ الاصول" کے مؤلف نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح امام خطابیؒ نے "مَعالمُ السنن" میں بیان کیا ہے۔

۳۸۰ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ دَاوُدَ، بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۳۸۰: یہ روایت ابوداؤد میں بروایت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی منقول ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۸۱ - (٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ «صَحِيْحِهِ» بِلَا إِسْنَادٍ.

دوسری فصل

۳۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ کی رضا کا سبب ہے (شافعی' احمد' دارمی' نسائی) اور امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بخاری

میں بلاسند (تعلیقاً) ذکر کیا ہے۔

۳۸۲ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ - وَیُرْوَی الْخِتَانُ -، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۸۲: ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے ہیں۔ حیا کرنا اور ایک روایت میں (حیا کی جگہ) ختنے کا ذکر ہے' خوشبو لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا (ترمذی)

۳۸۳ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَّیْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ، اِلَّا یَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کو جب بھی سوتے تو بیدار ہو کر وضو سے پہلے مسواک کرتے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: جس حدیث میں دن کا لفظ ہے وہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

۳۸۴ - (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَسْتَاكُ، فَیُعْطِیْنِیْ السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ، فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ، ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَیْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے' پھر آپؐ مجھے مسواک پکڑاتے تاکہ میں اس کو صاف کر دوں چنانچہ میں پہلے مسواک کرتی بعد ازاں اس کو صاف کرتی اور آپؐ کی خدمت میں واپس لوٹا دیتی (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۵ - (۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِیْلَ لِیْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ اِلَی الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تیسری فصل

۳۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو آدمی آئے' ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔

میں نے ان دونوں میں سے کم عمر والے کو مسواک دی تو مجھے کہا گیا کہ مسواک بڑی عمر والے کو دو! چنانچہ میں نے ان دونوں میں سے بڑی عمر والے کو مسواک پکڑائی (بخاری، مسلم)

٣٨٦ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ، لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

٣٨٦: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری پاس جب بھی جبرئیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا۔ مجھے ڈر لاحق ہوا کہ میں اپنے منہ کے اگلے حصّے کو اکھیڑ پھینکوں گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الہانی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۲۵۵، الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۳۳۲، میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶۱، تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶، مرعات جلد ۱ صفحہ ۴۴۸)

٣٨٧ - (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَیْكُمْ فِی السِّوَاكِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٣٨٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں مبالغہ کی حد تک حکم دیا ہے (بخاری)

٣٨٨ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَاُوْحِیَ اِلَیْهِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ، اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

٣٨٨: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپؐ کے قریب دو شخص تھے۔ ایک شخص دوسرے سے (عمر میں) بڑا تھا۔ آپؐ کی جانب مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی کی گئی اور آپؐ کو حکم دیا گیا کہ ان دونوں میں سے عمر میں بڑے شخص کو مسواک دیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اگر لوگ ترتیب سے بیٹھے ہوئے ہوں تو دائیں طرف والے انسان کو مقدّم رکھا جائے اور اگر ترتیب مفقود ہو تو جو شخص عمر میں بڑا ہو اس کو مقدّم رکھا جائے (واللہ اعلم)

٣٨٩ - (١٤) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِیْنَ ضِعْفاً». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۳۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسواک کرنے کے بعد ادا کی گئی نماز کو اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی ستر درجہ فضیلت حاصل ہو گی۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: امام ابنِ خزیمہؒ نے اس حدیث کو "صحیح ابنِ خزیمہ" میں ذکر کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں دل مطمئن نہیں ہے۔ خدشہ ہے کہ محمد بن اسحاق راوی نے ابنِ شہاب زہریؒ سے نہیں سنا۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴)

۳۹۰ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَآءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ». قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ، ثُمَّ رَدَّهُ إِلٰى مَوْضِعِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَآءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاللهُ أَعْلَمُ

۳۹۰: ابو سلمہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی اُمّت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز کو رات کے تہائی حصّے تک مؤخر کر دیتا۔ راوی (ابو سلمہؒ) بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ مسجد میں تمام نمازیں ادا کرتے تھے اور ان کی مسواک اپنے کان پر ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے۔ وہ جب بھی نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر مسواک کو اس کے اپنے مقام پر رکھ دیتے تھے (ترمذی' ابوداؤد) البتہ امام ابوداؤد نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) اس جملہ کہ "میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتا" کو بیان نہیں کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(٤) بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کے مسنون افعال

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَهٗ فِی الْاِنَاۗءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا، فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اس وقت تک ہاتھ نہ ڈالے جب تک ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے۔ اس لئے کہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھونا مستحب ہے وگرنہ ہاتھ ڈالنے سے پانی ناپاک نہیں ہو گا۔ بہرحال احتیاط کی راہ اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

۳۹۲ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو (اور وضو کرے) تو اسے چاہئے کہ وہ تین بار ناک صاف کرے اس لئے کہ شیطان اس کی ناک میں رات گزارتا ہے (بخاری' مسلم)

۳۹۳ - (۳) وَقِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بن عَاصِمٍ ، كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّاُ؟ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثم غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِیُّ. وَلِاَبِیْ دَاوُدَ نَحْوُهٗ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ

«الْجَامِع».

۳۹۳ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے؟ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ اپنے دونوں ہاتھوں پر (پانی) ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا۔ اس کے بعد تین بار منہ میں پانی ڈالا اور تین بار ناک میں پانی داخل کیا۔ اس کے بعد اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کیا' دونوں ہاتھوں کو آگے سے لے گئے اور پیچھے سے واپس لے آئے' اپنے سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کیا پھر دونوں کو گدی کی جانب لے گئے پھر ان کو واپس کیا یہاں تک کہ ہاتھ اس جگہ پر واپس آگئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا (مالک' نسائی) اور ابوداؤد میں بھی اسی طرح روایت ہے۔ نیز جامعُ الاصول کے مؤلف نے بھی اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۹۴ - (٤) وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ. فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا. فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ مِنْ مَّاءٍ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۳۹۴ بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کر کے دکھلائیں۔ چنانچہ انہوں نے برتن منگوایا اور اس سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو تین بار دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا۔ منہ میں اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالا۔ آپؐ نے (ہر اعضاء) تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا تو

اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دوبارہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) کو نکالا اور اپنے سر کا مسح کیا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف سے لے گئے اور پیچھے کی طرف سے واپس لائے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس کیفیّت کے ساتھ تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے سر کے اگلے حصّے سے آغاز کیا پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنی گدی تک لے گئے پھر ان کو لوٹایا یہاں تک کہ وہ اس جگہ پر واپس آگئے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے تین چلوؤں سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی۔

اور ایک دوسری روایت میں کہ آپؐ نے ایک چلو سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا' آپ نے تین تین بار یہ کام کیا۔ ایک بار آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے کر آئے پھر اپنے دونوں پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک دھویا۔

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے ایک چلو سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۳۹۵ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (ہر ہر عضو کو) ایک ایک بار دھویا اس پر اضافہ نہیں کیا (بخاری)

۳۹۶ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (ہر ہر عضو کو) دو دو بار دھویا (بخاری)

۳۹۷ - (۷) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ، فَقَالَ: اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ نے "مَقَاعِد" (نامی جگہ) میں وضو کیا اور اعلان فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ بتاؤں؟ اس طرح انہوں نے وضو میں تین تین بار اعضاء کو دھویا (مسلم)

وضاحت: وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا ضروری ہے اور دو' دو یا تین' تین بار دھونا مستحب ہے اور بعض اعضاء کو ایک بار دھونا اور بعض کو تین بار دھونا بھی جائز ہے۔ البتہ احادیث میں سر کے مسح میں تکرار کا ذکر نہیں ہے' اس لیے کہ سر کا مسح ایک بار ہے (واللہ اعلم)

۳۹۸ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَآءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَآءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے۔ ہم راستے میں ایک تالاب کے قریب سے گزرے تو کچھ ساتھیوں نے عصر (کی نماز) کے وقت جلدی سے وضو کیا۔ ہم وہاں پہنچے' ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں' ان تک پانی نہیں پہنچا تھا (یہ حالت دیکھ کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایڑیوں کے لئے دوزخ ہے' وضو مکمل کرو (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں دونوں پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ کا یہی مسلک تھا۔ وضو میں جن اعضاء کو دھونے کا ذکر ہے ان میں تحدید ہے یہی وجہ ہے کہ پاؤں کو دھویا جاتا ہے اور سر کا مسح کیا جاتا ہے' اس میں تحدید کا ذکر نہیں ہے۔ اگر پاؤں کا بھی مسح ہوتا تو اس میں تحدید کا ذکر نہ ہوتا۔ (واللہ اعلم)

۳۹۹ - (۹) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹: مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپؐ نے اپنی پیشانی' پگڑی اور موزوں پر مسح کیا (مسلم)

وضاحت: سر کا مسح احادیثِ صحیحہ سے تین طرح جائز ہے ۱۔ صرف سر پر مسح کرنا ۲۔ صرف پگڑی پر مسح کرنا ۳۔ سر اور پگڑی دونوں پر مسح کرنا (واللہ اعلم)

۴۰۰ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِيْ طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ استطاعت اپنے تمام کاموں کی ابتدا دائیں جانب سے کرتے تھے (مثلاً" وضو کرتے وقت' کنگھی کرتے وقت اور جوتا پہنتے وقت) (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٠١ - (١١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَابْدَأُوْا بِاَیَامِنِکُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم لبس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے ابتدا کرو (احمد' ابوداؤد)

٤٠٢ - (١٢) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۰۲: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کا وضو نہیں ہے جو بسم اللہ نہیں کہتا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: بسم اللہ کہنے کی روایات صحیح نہیں ہیں' اس لئے فرض کا حکم لگانا درست نہیں۔ سنّت کا قول اَرجح ہے۔ (واللہ اعلم)

٤٠٣ - (١٣) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۴۰۳: نیز احمد اور ابوداؤد نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

٤٠٤ - (١٤) وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهِ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ».

۴۰۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے' انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے اور حدیث کے شروع میں اضافہ کیا ہے کہ "اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں ہے۔"

وضاحت: مشکوٰۃ المصابیح کے مؤلّف کا "دارمی" کی اس حدیث کے بارے میں یہ ذکر کرنا کہ ابوسعید خُدریؓ نے اپنے والد سے بیان کیا ہے' درست نہیں ہے۔ "دارمی" میں اس طرح ذکر نہیں ہے اور اسی طرح یہ بھی مذکور نہیں کہ "اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں ہے۔" یہ مؤلّف کا سہو ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلدا' صفحہ ۱۲۷)

٤٠٥ - (١٥) وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ

عَنِ الْوُضُوْءِ. قَالَ: «اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِماً» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اِلَى قَوْلِهِ: «بَيْنَ الْاَصَابِعِ».

۴۰۵: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے (طریقے کے) بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا" مکمل وضو کریں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ سے کام لیں البتہ روزے کی حالت میں مبالغہ نہ کریں۔"
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی) ابنِ ماجہ اور دارمی نے اس کے قول " انگلیوں کے درمیان خلال کریں" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: وضو میں انگلیوں کا خلال' منہ اور ناک میں پانی ڈالنا اور جھاڑنا فرض ہیں (واللہ اعلم)

٤٠٦ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۰۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو (ترمذی) اور ابنِ ماجہ نے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٤٠٧ - (١٧) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۰۷: مستورد بن شدّاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپؐ وضو فرماتے تو اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اپنی چھنگلیا انگلی کے ساتھ ملتے تھے۔

(ترمذی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

٤٠٨ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفّاً مِنْ مَاءٍ، فَاَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ، فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: «هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اور اس کو اپنے حلق کے نیچے داخل کرتے' اس سے داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے' مجھے میرے رب نے اسی طرح کا حکم دیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت ۱: داڑھی کا خلال چہرے کے دھونے کے علاوہ الگ نہیں ہے۔ وضو میں داڑھی کا خلال اور اس کا مسح مسنون ہے، فرض نہیں۔ ظاہر ہے کہ گھنی داڑھی والے شخص کے چہرے اور داڑھی کے لئے ایک چلو پانی ناکافی ہے۔ البتہ غسلِ جنابت میں داڑھی کا خلال فرض ہے (واللہ اعلم)

وضاحت ۲: اس حدیث کی سند میں ولید بن زدوان راوی لین الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۳۸، مرعات جلد ا صفحہ ۴۷۴)

٤٠٩ - (١٩) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

۴۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے (ترمذی، دارمی)

٤١٠ - (٢٠) **وَعَنْ** اَبِي حَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۰: ابو حیّہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ ان دونوں کو اچھی طرح صاف کیا پھر تین بار منہ میں پانی ڈالا اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور تین بار اپنے ہاتھوں کو دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا بعد ازاں کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا، میں پسند کرتا ہوں کہ تمہیں بتاؤں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے (ترمذی، نسائی)

٤١١ - (٢١) **وَعَنْ** عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَهٰذَا طُهُوْرُهُ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۴۱۱: عبدِ خیرؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور (پانی لے کر) اپنے منہ اور ناک میں ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ (ناک کو) صاف کیا۔ آپؓ نے یہ کام تین مرتبہ کیا۔ بعد ازاں آپؓ نے فرمایا، جس

شخص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کی کیفیت) کو معلوم کرے (تو وہ جان لے کہ) یہ آپؐ کا وضو تھا (دارمی)

٤١٢ - (٢٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۱۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے ایک ہتھیلی سے منہ اور ناک میں پانی ڈلا' آپؐ نے تین بار ایسا کیا (ابوداؤد' ترمذی)

٤١٣ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، وَاُذُنَيْهِ: بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ ، وَظَاهِرَهُمَا بِاِبْهَامَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۱۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور اپنے کانوں کے اندرونی حصّوں کو انگشتِ شہادت کے ساتھ اور باہری حصّے کا دونوں انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا (نسائی)

٤١٤ - (٢٤) وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ ، وَصُدْغَيْهِ، وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى، وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ.

۴۱۴: رُبیّع بنت مُعوَّذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتی ہیں کہ آپؐ نے اپنے سر کے اگلے اور پچھلے حصّے اور کن پٹیوں اور کانوں کا ایک بار ہی مسح کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے وضو کیا اور اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیا (ابوداؤد) اور ترمذی نے پہلی اور احمد اور ابنِ ماجہ نے دوسری روایت کو بیان کیا ہے۔

٤١٥ - (٢٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ، وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَآءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ.

۴۱۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے اپنے سر کا مسح ہاتھوں کی تری کے بجائے نئے پانی سے کیا (ترمذی) اور مسلم نے اس حدیث کو زوائد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٤١٦ ـ (٢٦) **وَعَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ ، وَقَالَ: اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَذَكَرَا: قَالَ حَمَّادٌ: لَا أَدْرِيْ: «اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ» مِنْ قَوْلِ أَبِيْ أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۴۱۶: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کے طریقے) کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ دونوں آنکھوں کے ناک سے ملنے والے حصّے کا مسح فرماتے نیز آپؐ نے فرمایا' دونوں کان سر کے حکم میں ہیں' (ابن ماجہ' ابوداؤد' ترمذی) مؤخر الذکر دونوں نے بیان کیا ہے کہ حمادؒ کا قول ہے "مجھے معلوم نہیں کہ دونوں کان سر کے حکم میں ہیں" والی بات ابو امامہؓ کا قول ہے یا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

وضاحت: کانوں کے مسح کے لئے الگ پانی لینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں (الاحادیثُ الصّحیحہ جلد۱ صفحہ ۵۷' زادُ المعاد جلد۱ صفحہ ۴۹)

٤١٧ ـ (٢٧) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «هٰكَذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ» . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ مَعْنَاهُ.

۴۱۷: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ آپؐ سے وضو (کی کیفیّت) کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ آپؐ نے اس کو تین تین بار اعضاء دھو کر دکھائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' وضو اس طرح ہے۔ پس جس شخص نے اس پر زیادتی کی اس نے غلط کیا اور (حدّ سے) تجاوز کیا اور (اپنے آپ پر) ظلم کیا (نسائی' ابنِ ماجہ) امام ابوداؤدؒ نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت میں تین بار سے کم دھونے پر بھی یہی سرزنش ہے لیکن یہ زیادتی شاذ بلکہ منکر ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۳۱)

٤١٨ ـ (٢٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ. قَالَ: أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۱۸: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے سنا "اے اللہ! میں تجھ سے جنّت کی دائیں جانب سفید محل کا سوال کرتا ہوں۔" انہوں نے کہا' اے میرے بیٹے! اللہ سے جنّت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ طلب کر۔ اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ اس اُمّت میں ایسے لوگ (رونما) ہوں گے جو طہارت اور دعا میں غلو (اختیار) کریں گے
(احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤١٩ - (٢٩) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: «إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَاناً يُقَالُ لَهُ: الْوَلْهَانُ، فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَداً أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا.

۴۱۹: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کو "وَلْہَان" کہا جاتا ہے پس تمہیں پانی کے وسوسہ سے بچنا چاہئے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند محدّثین کے ہاں قوی نہیں ہے' اس لئے کہ ہماری دانست کی حد میں اس حدیث کو خارجہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا اور خارجہ (راوی) محدّثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

٤٢٠ - (٣٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سے فراغت کے بعد دیکھا کہ آپؐ نے اپنے کپڑے کے کنارے کے ساتھ اپنے چہرۂ مبارک کو صاف کیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' رشید بن سعد اور عبدالرحمان بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہیں (الضعفاء الصغیر ۴۲' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۲۳۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰)

٤٢١ - (٣١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ، وَأَبُو مُعَاذٍ الرَّاوِي ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۴۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک

تولیہ تھا جس کے ساتھ آپؐ وضو کے بعد اپنے اعضاء کو خشک کرتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث درست نہیں نیز ابو معاذ (راوی) محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

وضاحت: وضو کے بعد تولیہ کے ساتھ وضو کے اعضاء کو خشک کرنے کی یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں' ان سے استدلال درست نہیں البتہ ایک حدیث جس کا ذکر علامہ عینیؒ نے امام نسائیؒ سے کیا ہے' انہوں نے اس کو اپنی کتاب "الکنیٰ" میں ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تولیہ تھا جس کے ساتھ آپؐ وضو کے بعد اپنے چہرے کو صاف کیا کرتے تھے۔

البتہ بخاری شریف میں حدیث ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رومال دیا' آپؐ نے نہ لیا۔ آپؐ اپنے ہاتھوں کو صاف کر رہے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رومال کے ساتھ وضو کے اعضاء کو خشک نہ کیا جائے۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں اس حدیث کے متعدد جواب دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے اس لئے رومال نہ لیا کہ آپؐ کو جلدی تھی وگرنہ وضو کے بعد اعضاء کے خشک کرنے کو آپؐ مکروہ نہیں جانتے تھے' اس کے علاوہ بھی احتمالات ہوسکتے ہیں بہرحال وضو کے بعد رومال استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں مباح ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعاۃ جلد۱ صفحہ ۴ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۸۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٢ - (٣٢) عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِیْ جَعْفَرٍ - هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ - حَدَّثَكَ جَابِرٌ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ وَمَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۴۲۲: ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر سے دریافت کیا کہ (کیا) آپ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار' دو دو بار اور تین تین بار وضو کیا۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں ثابت بن ابی صفیہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۳۴)

وضاحت ۲: محمد باقر شیعوں کے امامیہ اثنا عشریہ فرقے کے پانچویں امام تھے۔ ان کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے۔ محمد باقرؒ بن علی (زین العابدینؒ) بن حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب۔ محمد باقرؒ کے صاحبزادے کا نام جعفرؒ اور لقب صادق تھا۔ یہ امامیہ اثنا عشریہ فرقے کے چھٹے امام تھے اور ان کے نام کی مناسبت سے ہی اہلِ تشیع نے اپنی فقہ کا نام "فقہ جعفریہ" رکھا ہے۔ (واللہ اعلم)

٤٢٣ - (٣٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ: «هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ»

۴۲۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعضاء کو) دو دو بار دھویا اور فرمایا "یہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ" ہے۔

وضاحت: صحیح بخاری میں وارد ہے کہ آپ نے دو دو مرتبہ اعضاء کو دھویا۔ حدیث کا یہ جملہ کہ آپ نے فرمایا! "یہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے" کا کوئی اصل نہیں۔ شاید سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہو۔
(الترغیب والترہیب جلد ا صفحہ ۹۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۳۲)

٤٢٤ - (٣٤) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: «هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ، وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ، وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ: «شَرْحِ مُسْلِمٍ».

۴۲۴: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار اعضاء کو دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ رزینؒ نے ان دونوں احادیث کو ذکر کیا اور امام نوویؒ نے شرح مسلم میں دوسری حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٢٥ - (٣٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر (فرض) نماز کے لئے وضو کرتے لیکن ہم میں سے ہر ایک کے لئے وضو کافی رہتا جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہوتا (دارمی)

٤٢٦ - (٣٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، عَمَّنْ اَخَذَهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلَ، حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ، فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۲۶: محمد بن یحیٰ بن حبان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے خواہ باوضو ہوتے یا بے وضو ہوتے! انہوں نے یہ مسئلہ کس سے لیا ہے؟ عبیداللہ نے جواب دیا کہ ان کو اسماء بنتِ زید بن خطّاب نے بتایا تھا کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر (جس کو فرشتوں نے غسل دیا) نے ان کو بتایا تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو ہوں۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر نماز کے لئے وضو کرنا مشکل ہو گیا تو آپ ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیے گئے اور (ہر نماز کے لئے نئے) وضو کی پابندی اٹھالی گئی مگر جب وضو ٹوٹ جائے (تو نیا وضو کیا جائے)۔ عبیدُاللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ محسوس کرتے تھے کہ ان میں اس کی قوت موجود ہے چنانچہ وہ تا زندگی ہر نماز کے لئے وضو کرتے رہے (احمد)

٤٢٧ - (٣٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟». قَالَ: اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ؟! قَالَ: «نَعَمْ! وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سَعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے سَعد! یہ اَسراف کیسا؟ انہوں نے جواب دیا' کیا وضو میں بھی اَسراف ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (اور واضح کیا کہ) اگرچہ آپ نہر کے کنارے ہوں جس میں پانی رواں دواں ہو (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے اور وضو میں اِسراف یہ ہے کہ تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء کو دھویا جائے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۷۵)

٤٢٨ - (٣٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ تَوَضَّاَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ؛ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ».

۴۲۸: ابوہریرہ' ابنِ مسعود' ابنِ عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے وضو کیا اور (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام لیا اس نے اپنے تمام جسم کو پاک کر لیا اور جس شخص نے وضو کیا اور (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام نہ لیا تو اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کے تینوں طرق میں ضعیف رواۃ موجود ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں مرداس بن محمد بن عبداللہ بن ابی بُردہ راوی مجہول ہے۔ (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۸۸)
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یحیٰ بن ہاشم سمسار راوی متّہم با لکذب ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۱۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ابوبکر داہری راوی وَضّاع اور متہم با لکذب ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۹۹ ' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد ا صفحہ ۲۳۴)

٤٢٩ - (٣٩) وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِيْ إِصْبَعِهِ . رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ الْأَخِيْرَ .

۴۲۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے جو آپ کی انگلی میں (پہنی) ہوتی (دار قطنی) اور (ان دونوں روایات کو دار قطنی نے ذکر کیا ہے) اور آخری روایت کو ابنِ ماجہ نے ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مُعمر بن محمد بن عبیداللہ راوی ضعیف اور منکرُ الحدیث ہے نیز محمد بن عبیداللہ راوی بھی ضعیف اور غایت درجہ منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۱۵۶ ' مرعات جلد ا صفحہ ۴۸۹)

(۵) بَـــابُ الْغُسْلِ

غُسل کے مسائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۳۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ، ثُمَّ جَهَدَهَا ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۴۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس کو مشقت میں ڈالے (یعنی جماع کرے) تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ پانی نہیں آیا (بخاری' مسلم)

۴۳۱ -(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَـآءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِیُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ.

۴۳۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غسل (واجب ہوتا) پانی نکلنے سے ہے (مسلم)
شیخ امام محیُ السنّہؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

۴۳۲ - (۳) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ، فِی الْاِحْتِلَامِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَلَمْ اَجِدْهُ فِی «الصَّحِیْحَیْنِ».

۴۳۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ غسل (واجب ہوتا) پانی (نکلنے) سے ہے (اس سے مقصود) احتلام ہے (ترمذی) اور (امام بغویؒ فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا۔

وضاحت: جماع کی صورت میں انزال نہ بھی ہو تب بھی غسل واجب ہے۔ غسل واجب نہ ہونے کی حدیث منسوخ ہے یا اس حدیث کا تعلق احتلام کے ساتھ ہے یعنی اگر خواب میں کوئی شخص عورت سے مجامعت کرتا ہے اور انزال نہیں ہوتا تو غسل واجب نہیں' انزال کی صورت میں غسل واجب ہے۔ مؤلف نے واضح کیا ہے کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو میں نے بخاری اور مسلم میں نہیں پایا۔ دراصل امام بغویؒ یہ ذکر کر کے امام محیُ السنّہؒ پر اعتراض کر رہے ہیں کہ انہیں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول فصلِ اوّل میں ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جب کہ امام محیُ السنّہؒ نے حدیث کی وضاحت کے ضمن میں یہ قول ذکر کیا ہے۔

٤٣٣ - (٤) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ؛ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَآءَ». فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟!» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل فرض (ہو جاتا) ہے جب اس کو احتلام ہو جائے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ جب وہ (بیدار ہونے کے بعد) منی دیکھے۔ اس پر اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور انہوں نے (تعجّب سے) استفسار کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو جائے (اگر ایسا نہ ہوتا ہو) تو عورت کا بچہ اس کے مشابہ کس طرح ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٣٤ - (٥) وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ: «إِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ، وَمَآءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ؛ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ».

۴۳۴: مسلم میں اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ آدمی کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد رنگ کی ہوتی ہے ان میں سے جس کو غلبہ حاصل ہو جائے یا پہلے (رحم میں) چلی جائے' اس سبب سے اس سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

٤٣٥ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَآءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلَى

شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ.

۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے بعد ازاں وضو کرتے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور ان کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔ بعد ازاں اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے (بخاری، مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ شروع میں برتن میں ہاتھوں کو داخل کرنے سے پہلے ان کو دھوتے بعد ازاں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو صاف کرتے، پھر وضو کرتے۔

٤٣٦ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلاً فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا [ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا] ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ، وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْباً فَلَمْ يَأْخُذْهُ ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ. متفق عليه، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِي.

۴۳۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا اور آپؐ کے لئے کپڑے کے ساتھ پردے کا انتظام کیا۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، ان کو دھویا پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو صاف کیا پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر صاف کیا پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور جسم پر پانی بہایا۔ پھر ذرا دُور ہوئے اور اپنے پاؤں کو دھویا (میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے آپؐ کو رومال دینا چاہا، آپؐ نے رومال نہ لیا۔ آپؐ چل دیئے اور آپؐ اپنے ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے (بخاری، مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

٤٣٧ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتْ [النَّبِيَّ] ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَ: «خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ ، فَتَطَهَّرِيْ بِهَا». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: «تَطَهَّرِيْ بِهَا». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَطَهَّرِيْ بِهَا». فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض سے فراغت پر غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو غسل کی کیفیت سے آگاہ کیا بعد

ازاں آپؐ نے فرمایا تم روئی وغیرہ کا پھاہا جو کستوری لگایا گیا ہو' اس کو وہاں لگاؤ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا کہ اس کے ساتھ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے (پھر) دریافت کیا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے اس کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس سے کہا' اس کو خون کے نشان کی جگہ پر لگاؤ یعنی شرمگاہ اور جہاں جہاں خون لگا تھا' وہاں خوشبو ملو (بخاری' مسلم)

٤٣٨ - (٩) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ اِمْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ، ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ؛ فَتَطْهُرِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے (سر کے) بالوں کی مینڈھیوں کو زور سے باندھتی ہوں' کیا میں انہیں غسلِ جنابت کے لئے کھولوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (اور فرمایا) تجھے یہ بات کفایت کرتی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو پانی بہائے پھر تو اپنے جسم پر پانی ڈالے اور پاکیزگی حاصل کرے (مسلم)

وضاحت: غسلِ جنابت میں اگر عورت گندھے ہوئے بالوں کو نہ کھولے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ غسل کا اصل مقصد پانی کا بالوں کی جڑوں تک پہنچنا ہے۔ البتہ احرام کے لئے غسل میں بالوں کو کھولنا مستحب ہے تاکہ پاکیزگی حاصل ہو جائے حیض کے غسل میں بال کھولنا لازمی ہیں (الاحادیث الصحیحہ جلد ا صفحہ ۲۱۷۔ ۲۲۰ تہذیب السنن لابنِ قیم جلد ا صفحہ ۱۶۸۔ ۱۶۷' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ا صفحہ ۱۵۶)

٤٣٩ - (١٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ، إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی کے ساتھ وضو کرتے اور ایک صاع سے پانچ مُد پانی کے ساتھ غسل کرتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک مُد ایک لٹر سے کم ہوتا ہے جب کہ صاع قریباً" ۳ لیٹر کے برابر ہے' مقصود یہ ہے کہ اِسراف نہ کیا جائے البتہ طہارت و نظافت حاصل ہونی چاہئے۔ (واللہ اعلم)

٤٤٠ - (١١) وَعَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ، فَيُبَادِرُنِيْ ، حَتَّى أَقُوْلَ: دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ. قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ. متفق عليه.

۴۴۰: مُعاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' میں اور رسولُ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا۔ آپؐ مجھ سے جلدی کرتے تو میں کہتی کہ میرے لیے (پانی) چھوڑیں' میرے لیے (پانی) چھوڑیں۔ مُعاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اور وہ دونوں جُنبی ہوتے تھے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٤١ ـ (١٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَاماً. قَالَ: «يَغْتَسِلُ». وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلاً. قَالَ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ». قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَآئِقُ الرِّجَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

وَرَوَى الدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجه، اِلٰى قَوْلِهٖ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ».

دوسری فصل

۴۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (منی کی) رطوبت کو (جسم یا کپڑے پر) پاتا ہے اور اسے احتلام کا خیال نہیں آتا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص غسل کرے نیز اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے احتلام ہونا یاد رہتا ہے لیکن (جسم یا کپڑے پر) رطوبت نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا' اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' عورت اگر رطوبت دیکھے تو کیا اس پر غسل (واجب) ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ عورتیں تو مردوں کی مثل ہیں (ترمذی' ابوداؤد) دارمی اور ابنِ ماجہ نے آپؐ کے اس فرمان کہ "اس پر غسل واجب نہیں ہے" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے قیاس کا ثبوت ملتا ہے نیز احکامِ الٰہیہ میں جب خطاب مردوں کو ہو تو اس میں عورتیں بھی شامل سمجھی جاتی ہیں البتہ اگر تخصیص کے دلائل ہیں تو پھر ان کو ہی دیکھا جائے گا اور ان کے مطابق حکم لگایا جائے گا (واللہ اعلم)

اس حدیث کا جملہ کہ "مرد پر غسل واجب نہیں" ضعیف ہے۔ اس میں عبداللہ عمری المکبر راوی ضعیف ہے۔ البتہ اُمّ سُلیم کا واقعہ درست ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ 'مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۳۸)

٤٤٢ ـ (١٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: [قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ]: «اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، وَجَبَ الْغُسْلُ». فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاغْتَسَلْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ

۴۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (مرد کی) ختنے کی جگہ (عورت کے) ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل (کرنا) واجب ہو جاتا ہے۔ میں نے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے غسل کیا (حالانکہ انزال نہیں ہوا) (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث مرفوع نہیں ہے۔ امام ترمذیؒ اور امام ابنِ ماجہؒ نے عائشہؓ کا قول ذکر کیا ہے تاہم اس ﷺ کے علاوہ عائشہؓ سے مرفوع صحیح حدیث منقول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

٤٤٣ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ، وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ الرَّاوِيْ وَهُوَ شَيْخٌ، لَيْسَ بِذٰلِكَ .

۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ سب بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی کثرت سے بھول جاتا تھا' اس کا یہ مقام نہیں (کہ اس پر اعتماد کیا جائے)

وضاحت: اس حدیث کا دارومدار حارث بن وجیہ راوی پر ہے اور وہ غایت درجہ ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۴۴۵ 'مرعات جلد ا صفحہ ۵۰۴)

٤٤٤ - (١٥) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَّمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ». وَقَالَ عَلِيٌّ: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ، ثَلَاثاً. رواه ابو داود، واحمد، والدارمی، إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ .

۴۴۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے غسل جنابت سے ایک بال کی جگہ کو چھوڑ دیا' اس کو نہ دھویا تو اس (بال) کی وجہ سے اس کو دوزخ کے شدید عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے میں اپنے سر (کے بالوں) کا دشمن ہو گیا ہوں' تین بار کہا (ابوداؤد' احمد' دارمی) البتہ احمد اور دارمی نے اس جملہ کہ "میں اپنے سر کے بالوں کا دشمن ہو گیا ہوں" کو تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' حمّاد بن سَلَمَہ راوی نے عطاء بن سائب سے حدیث نقل کی ہے جب کہ اس نے اس سے اختلاط کی حالت میں بھی سنا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے اس سے یہ حدیث اختلاط سے پہلے سنی ہے تو پھر حدیث قابلِ قبول ہے اور ایسا ہونا بعید از امکان ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

٤٤٥ - (١٦) **وَعَنْ** عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابنِ ماجہ)

٤٤٦ - (١٧) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَآءَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے غسل میں اپنے سر کو خطمی (بوٹی) کے ساتھ دھوتے تھے اسی پر اکتفا کرتے' سر پر مزید پانی نہیں گراتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

٤٤٧ - (١٨) **وَعَنْ** يَعْلٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ اللهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَآءَ وَالتَّسَتُّرَ، فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ؛ فَلْيَسْتَتِرْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ، قَالَ: «اِنَّ اللهَ سِتِّيْرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ» .

۴۴۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھلی جگہ میں (بلاپردہ) غسل کر رہا ہے۔ آپؐ منبر پر بلند ہوئے' اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیا والا ہے' پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ حیا اور پردہ پوشی (کے اوصاف) کو محبوب جانتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غسل (کا ارادہ) کرے تو کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے (ابوداؤد' نسائی) اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ پردہ پوشی کرنے والا ہے پس جب تم میں کوئی شخص غسل کا ارادہ کرے تو کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٤٨ - (١٩) **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

تیسری فصل

۴۴۸: اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انزال سے غسل کے واجب ہونے

کے بارے میں شروع اسلام میں رخصت تھی بعد ازاں اس سے منع کر دیا گیا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٤٤٩ ـ (٢٠) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ، فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَاكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ میں نے جنابت سے غسل کیا اور صبح کی نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ ناخن کے برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو اپنے ہاتھ کے ساتھ اس پر مسح کر لیتا تو تجھے کافی ہوتا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' محمد بن عبیداللہ العزرمی راوی متروکُ الحدیث ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۳۳' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۳۵' مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۰۸)

٤٥٠ ـ (٢١) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ. فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ، حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْساً، وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً، وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نمازیں پچاس فرض تھیں اور جنابت سے غسل کرنا سات بار تھا اور کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا سات بار تھا (لیکن) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ سے سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ ہو گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا (بھی) ایک بار رہ گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن جابر یمامی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۸۳۲' التاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۰۹' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۸۹)

(٦) بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ
وَمَا يُبَاحُ لَهٗ

(جُنبی کے ساتھ اختلاط کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥١ ـ (١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ ، فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، وَهُوَ قَاعِدٌ. فَقَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ يَآ أَبَا هِرٍّ ؟» فَقُلْتُ لَهٗ. فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ». هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: فَقُلْتُ لَهٗ: [لَقَدْ] لَقِيْتَنِيْ وَأَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتّٰى أَغْتَسِلَ. وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى.

پہلی فصل

۴۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی جب کہ میں جنبی تھا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں آپؐ کے ساتھ چل دیا یہاں تک کہ آپؐ تشریف فرما ہوئے۔ میں آہستگی کے ساتھ (وہاں سے) نکل کھڑا ہوا اور جائے اقامت پر آیا (وہاں) میں نے غسل کیا' پھر میں آیا' آپؐ اسی طرح تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابوہریرہ! تو کہاں رہا؟ میں نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا'' سُبحانَ اللہ! اللہ پاک ہے' مومن تو (کسی حالت میں بھی) ناپاک نہیں ہوتا''۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کا مفہوم ہے اور اس میں ابوہریرہؓ کے اس قول کہ ''میں نے آپؐ کو بتایا'' کے بعد ہے کہ آپؐ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی جب کہ میں جنبی تھا تو میں نے اچھا نہ سمجھا کہ غسل کرنے سے پہلے آپؐ کے ساتھ مجلس کروں اور اسی طرح بخاری نے دوسری روایت میں ذکر کیا۔

٤٥٢ ـ (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' آپ نماز والا وضو کریں اور (وضو سے پہلے) آلہ تناسل کو دھوئیں پھر سوئیں (بخاری' مسلم)

٤٥٣ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُباً فَأَرَادَ اَنْ يَّأْكُلَ اَوْ يَنَامَ، تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی جنبی ہوتے اور کھانا تناول کرنے یا نیند کرنے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کرتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جُنبی شخص کا کھانا کھانے یا سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے ضروری نہیں (واللہ اعلم)

٤٥٤ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ؛ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرے' اس کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ ان دونوں کے درمیان وضو کرے (مسلم)

وضاحت: وضو کرنا مستحب ہے۔ "طحاوی" کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ جماع کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (واللہ اعلم)

٤٥٥ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنی بیویوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرتے تھے (مسلم)

٤٥٦ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهُ فِيْ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۴۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر فرماتے رہتے (مسلم)

ہم ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کو کتابُ "الاَطعِمَہ" میں ذکر کریں گے' اِن شآءَ اللہ تعالیٰ۔

وضاحت: پیشاب کرتے وقت' پاخانہ بیٹھتے وقت اور حالتِ جماع میں ذکرِ الٰہی ممنوع ہے۔ یہ تینوں اوقات مستثنیٰ ہیں۔ جمہور محدّثین جنبی اور حائضہ کے لئے قرآنِ پاک کی تلاوت کو ادبًا حرام قرار دیتے ہیں نیز حائضہ عورت زبانی تلاوت کر سکتی ہے مگر جنبی نہیں کر سکتا' صحیح قول یہی ہے۔ عُمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ جنبی کے لئے کراہت منقول ہے (اعلامُ الموقّعین لابنِ قیّم جلد ۳ صفحہ ۳۵۔ ۳۴)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٥٧ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَفْنَةٍ ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا . فَقَالَ: «إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ» ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۴۵۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے (پانی کے) ٹب میں (ہاتھ ڈال کر) غسل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹب سے وضو کرنے کا ارادہ کیا۔ بیوی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں جنبی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) دارمی نے ابنِ ماجہ کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: نہی کی احادیث تنزیہ پر محمول ہوں گی یعنی بچنا بہتر ہے۔ جواز کی احادیث ناسخ ہیں (واللہ اعلم)

٤٥٨ - (٨) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۴۵۸: شرحُ السُّنّہ میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جب کہ الفاظ مصابیح کے ہیں۔

وضاحت: صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' میمونہ رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

٤٥٩ - (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل

فرماتے پھر میرے ساتھ (اس سے قبل کہ میں غسل کرتی) گرمی حاصل کرتے تھے (ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل بیان کیا اور شرحُ السُّنّۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عمرو حناط راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

٤٦٠ - (١٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ؛ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ - أَوْ يَحْجُزُهُ - عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ.

۴۶۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول کرتے اور آپؐ کو قرآنِ پاک کی تلاوت سے جنابت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکتی تھی (ابوداؤد' نسائی) اور ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سلمہ کوفی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۳۰)

٤٦١ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا' حائضہ عورت اور جنبی قرآنِ پاک کا قلیل حصّہ بھی تلاوت نہ کریں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵' تہذیبُ الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۶۳' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳)

٤٦٢ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان گھروں کے دروازوں کو مسجد کی جانب سے تبدیل کرو۔ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد (میں داخل ہونے) کو جائز قرار نہیں دیتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں افلت بن خلیفہ راوی مجہولُ الحال ہے (ضعیف سنن ابوداؤد نمبر ۳۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

٤٦٣ - (١٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ

الْمَلَآئِكَةُ بَيْتاً فِيهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۴۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر' کتا اور جنبی ہو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب اور جہالت ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۴)

۴٦٤ - (١٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَّا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَآئِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ، وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَّتَوَضَّأَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ .

۴۶۴: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین انسان ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب نہیں جاتے۔ کافر کی لاش' ایسا شخص جس نے خلوق (خوشبو) لگا رکھی ہے اور جنبی شخص البتہ اگر اس نے وضو کیا ہو (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت مُتّصل نہیں' حسن بصریؒ اور عمارؓ میں انقطاع ہے۔ خلُوق وہ خوشبو ہے جس میں زعفران شامل ہوتا ہے۔ زعفران کا چونکہ رنگ ہوتا ہے' اس لئے مرد کے لئے اس کے استعمال کی ممانعت ہے۔ مرد کے لئے وہ خوشبو جائز ہے جس کا رنگ نہ ہو بلکہ خوشبو عمدہ ہو (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

٤٦٥ - (١٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ «أَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۶۵: عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تحریر جسے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام تحریر کیا' اس میں یہ بھی تھا کہ قرآنِ پاک کو پاک صاف انسان ہاتھ لگائے (مالک' دار قطنی)

وضاحت: قرآنِ پاک کو وہ شخص ہاتھ لگائے جو مومن ہو نیز حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاک ہو اور اس کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہو۔ خیال رہے کہ جو شخص باوضو ہے وہ حدثِ اصغر سے پاک ہے اور جو شخص جنبی نہیں ہے وہ حدثِ اکبر سے پاک ہے (واللہ اعلم)

٤٦٦ - (١٦) وَعَنْ نَّافِعٍ ، قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ، وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ ، فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتَّى إِذَا كَادَ

الرَّجُلُ اَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ، ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى، فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ، وَقَالَ: «اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۴۶۶: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک کام کے لئے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں چلا۔ ابنِ عمرؓ نے اپنا کام سرانجام دیا۔ ابنِ عمرؓ نے اس دن جو باتیں بتائیں ان میں یہ بات بھی تھی۔ انہوں نے کہا' ایک شخص کسی رستہ میں چل رہا تھا' اس کی ملاقات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی جب کہ آپؐ رفع حاجت یا پیشاب سے (فارغ ہو کر) نکل رہے تھے۔ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ شخص (آپ کی نظروں سے) اوجھل ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ (تیمّم کے لئے) دیوار پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے چہرہ کا مسح کیا پھر دوسری بار ہاتھوں کو مارا اور اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا بعد ازاں اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور وضاحت کی کہ مجھے تیرے سلام کے جواب دینے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ میں باوضو نہ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن ثابت راوی ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۵)

٤٦٧ - (١٧) **وَعَنِ** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ. فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، وَقَالَ: «اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ . وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: حَتّٰى تَوَضَّأَ. وَقَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

۴۶۷: مہاجر بن قُنفُذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے وضو کیا بعد ازاں ان سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اچھا نہ جانا کہ میں اللہ کا ذکر پاک ہوئے بغیر کروں (ابوداؤد) نسائی نے اس جملہ "یہاں تک کہ آپؐ نے وضو کیا" تک بیان کیا۔ مہاجرؓ کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے وضو کر لیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

وضاحت: جب کوئی شخص پیشاب وغیرہ کر رہا ہو تو اسے سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اس حالت میں وہ سلام کا جواب نہیں دے سکتا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٨ - (١٨) **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْنُبُ، ثُمَّ

يَنَامُ، ثُمَّ يَنْتَبِهُ، ثُمَّ يَنَامُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۴۶۸: اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہو جاتے بعد ازاں نیند کرتے پھر بیدار ہوتے پھر نیند کرتے (احمد)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن مسند احمد میں ہی اُمِّ سَلَمَہؓ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنی بیوی سے مجامعت کرتے' آپؐ صبح کے وقت تک جنبی رہتے پھر آپؐ غسل کرتے اور روزہ رکھ لیتے' اس کی سند حسن ہے (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)

٤٦٩ - (١٩) وَعَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ، فَسَأَلَنِي. فَقُلْتُ: لَآ أَدْرِي. فَقَالَ: لَآ أُمَّ لَكَ! وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ؟ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَآءَ، ثُمَّ يَقُولُ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۴۶۹: شُعبہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ جب جنابت کا غسل کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سات بار پانی ڈالتے بعد ازاں اپنی شرمگاہ کو (بھی سات بار) دھوتے تھے' ابنِ عباسؓ ایک بار بھول گئے کہ انہوں نے کتنی بار پانی ڈالا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔ انہوں نے کہا' تیری ماں نہ ہو تجھے معلوم کرنے سے کس نے روکا ہے؟ بعد ازاں وہ نماز والا وضو کرتے پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پاکیزگی حاصل کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے غلام شُعبہ بن دینار کو جمہور علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۶۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۱' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۴' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)

٤٧٠ - (٢٠) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ، يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ، وَعِنْدَ هٰذِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلاً وَّاحِداً آخِراً؟ قَالَ: «هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۰: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں اپنی عورتوں کے ہاں گئے۔ ایک کے ہاں غسل کیا اور پھر دوسری کے ہاں غسل کیا۔ ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ

سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ' آخر میں ایک ہی بار غسل کیوں نہیں کرتے؟ آپ' نے فرمایا' بار بار غسل کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے' زیادہ اچھا ہے اور زیادہ پاکیزگی کی علامت ہے (احمد' ابوداؤد)

٤٧١ - (٢١) وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَابْنُ مَاجَهْ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: اَوْ قَالَ: «بِسُؤْرِهَا». وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۷۱: حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ خاوند بیوی کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اضافہ کیا کہ "اس کے جوٹھے (پانی) کے ساتھ" اور ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٢ - (٢٢) وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ اَرْبَعَ سِنِيْنَ، كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، اَوْ يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ». زَادَ مُسَدَّدٌ: وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهِ: «نَهَىٰ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلٍ»

۴۷۲: حُمَید حِمْیَری رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو ملا جو چار سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ' کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت خاوند کے بچے ہوئے یا خاوند عورت کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کرے۔ "مُسَدَّد" کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دونوں ایک بار چلو لیں (ابوداؤد' نسائی)
اور امام احمدؒ نے اس روایت کے شروع میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ' نے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص روزانہ کنگھی استعمال کرے یا غسل خانے میں پیشاب کرے۔

٤٧٣ - (٢٣) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

۴۷۳: نیز ابنِ ماجہ نے اسی حدیث کو عبداللہ بن سرجسؓ سے ذکر کیا۔

(۷) بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

(پانی کے احکامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ». قَالُوْا: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا.

پہلی فصل

۴۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں جو جاری نہیں ہے پیشاب نہ کرے' پھر اس سے غسل کرے (بخاری' مسلم)
اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب جنبی ہو تو وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا' اے ابوہریرہ! وہ کیسے غسل کرے؟ انہوں نے جواب دیا' وہ (وہاں سے) پانی لے (اور غسل کرے)

وضاحت: کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان کو بوقت ضرورت اسی پانی سے وضو کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ کوئی ذی شعور انسان ایسے پانی سے غسل نہیں کرے گا جس میں اس نے پیشاب کیا ہو۔ بلکہ اگر کسی تالاب و حوض وغیرہ کے کھڑے پانی سے غسل کرنا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ پانی کے تالاب یا حوض میں داخل نہ ہو بلکہ وہاں سے پانی لے کر دوسری جگہ غسل کرے (واللہ اعلم)

٤٧٥ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاكِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

٤٧٦ - (٣) وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِيْ، وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا فرمائی بعد ازاں آپؐ نے وضو کیا۔ میں نے آپؐ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو پی لیا بعد ازاں میں آپؐ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے کندھوں کے درمیان حجلہ عروسی کی گھنڈی کی مانند نبوت کی مہر تھی (بخاری' مسلم)

وضاحت: وضو کرتے وقت اعضاء سے گرنے والا پانی اگرچہ استعمال شدہ پانی ہے لیکن پاک ہے وگرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پینے سے روک دیتے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٧٧ - (٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَفِيْ أُخْرَى لِأَبِيْ دَاوُدَ: «فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ».

دوسری فصل

۴۷۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو لق و دق صحرا میں ہوتا ہے جہاں چار پائے اور جنگلی درندے (پانی پینے کے لئے) آتے جاتے رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی' ابن ماجہ) ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

وضاحت: ایک روایت میں ہجر شہر کے مٹکوں کا ذکر ہے۔ ایک مٹکے میں دو مشکیزے یا اڑھائی مشکیزے پانی سماتا ہے جو تقریباً" ۸۰ لیٹر کے قریب ہوتا ہے۔ اگر پانی دو قلوں سے کم ہو تو صرف نجاست کے واقع ہونے سے پانی ناپاک ہو جائے گا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۱ صفحہ ۱۴۴)

۴۷۸ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ؓالْخُدْرِیِّ، قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْهَا الْحِیَضُ ، وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ، وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِیُّ.

۴۷۸: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم بضاعہ کے کنوئیں سے وضو کریں جبکہ اس میں حیض کے (خون سے ملوث) کپڑے کے ٹکڑے' (مردہ) کتوں کے لوتھڑے اور ناپاک بدبودار چیزیں گرائی جاتی ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: عام طور پر لوگوں کا معمول ہے کہ وہ پانی کے ذخیرہ کو نجاست سے محفوظ رکھتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ صحابہ کرامؓ اس میں ناپاک چیزیں گرائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کنواں نچلی جگہ میں واقع تھا جب سیلابی پانی آتا تو وہ نجاست وغیرہ کو اٹھا کر کنوئیں میں گرا دیتا تھا' لوگ عمداً" اس میں گندی چیزیں نہیں گراتے تھے چونکہ بضاعہ کنوئیں کا پانی دو قلوں سے بھی زیادہ تھا بلکہ یہ ایک گہری کنواں نما جگہ تھی جہاں پانی چشمے کی طرح جاری رہتا تھا اور اس کیفیت و کمیت کے پانی میں اگر نجاست گرنے سے رنگ' ذائقے یا بو کی تبدیلی واقع نہ ہو تو پانی پاک ہے (واللہ اعلم)

۴۷۹ - (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ، فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهٗ، وَالْحِلُّ مَیْتَتُهٗ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِیُّ.

۴۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں (میٹھا) پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی کے ساتھ وضو کریں تو ہم پیاس سے دو چار ہو جائیں گے' کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر سکتے ہیں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سمندر کا) پانی پاک ہے اور سمندر میں مرا ہو (سمندری جانور) حلال ہے (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۴۸۰ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ زَیْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ لَیْلَةَ الْجِنِّ: «مَا فِیْ اِدَاوَتِكَ؟»، قَالَ: قُلْتُ: نَبِیْذٌ . قَالَ: «تَمْرَةٌ طَیِّبَةٌ وَمَآءٌ طَهُوْرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَزَادَ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ: فَتَوَضَّأَ مِنْهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: اَبُوْ زَیْدٍ مَجْهُوْلٌ.

۴۸۰: ابوزیدؒ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جنوں کی رات دریافت کیا کہ تیرے لوٹے میں کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا نبیذ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کھجور عمدہ چیز ہے اور پانی پاک ہے (ابوداؤد) احمد اور ترمذی میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا۔ اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ابوزید مجہول (راوی) ہے۔

وضاحت: جمہور علماء کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے پر اجماع ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۵۴۳)

٤٨١ - (٨) وَصَحَّ **عَنْ** عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۱: علقمہ کا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرنا درست ہے کہ میں جنوں کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا (مسلم)

٤٨٢ - (٩) **وَعَنْ** كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، - وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ - أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ، فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۸۲: کبشہ بنتِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہا جو ابوقتادہؓ کے بیٹے (عبداللہ) کے نکاح میں تھیں بیان کرتی ہیں کہ ابوقتادہؓ ان کے ہاں آئے۔ اس نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔ اچانک بلی آئی (اور) اس سے پینے لگ گئی۔ ابوقتادہؓ نے بلی کے لئے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ بلی سیر ہو گئی۔ کبشہؓ کہتی ہیں کہ ابوقتادہؓ نے میری جانب دیکھا (اس لئے) کہ میں انکی جانب دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے کہا' میری بھتیجی! تو تعجب کر رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بلی ناپاک نہیں ہے' بلی تو ان جانوروں میں سے ہے جو تمہارے درمیان گھومتے پھرتے ہیں۔

(مالک' احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابنِ ماجہ' دارمی)

٤٨٣ - (١٠) **وَعَنْ** دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ إِلٰى عَائِشَةَ. قَالَتْ: فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ، فَأَشَارَتْ إِلَيَّ: أَنْ ضَعِيْهَا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ، فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا، أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ. فَقَالَتْ: إِنَّ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ». وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۸۳: داؤد بن صالح بن دینار رحمہ اللہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کو ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب ہریسہ دے کر بھیجا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہؓ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ عائشہؓ نے مجھے اشارے سے کہا کہ ہریسہ رکھ دے۔ اچانک بلی آئی' اس نے اس سے کھایا۔ جب عائشہؓ نماز سے فارغ ہوئیں تو وہیں سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک جانور نہیں ہے' یہ تو تمہارے گرد گھومنے والے جانوروں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ بلی کے جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرتے تھے (ابوداؤد)

۴۸۴ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۸۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے باقی ماندہ پانی کے ساتھ وضو کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے علاوہ تمام درندوں کے باقی ماندہ پانی کے ساتھ بھی وضو کیا جا سکتا ہے (شرح السنّۃ)

۴۸۵ - (۱۲) وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۸۵: اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن سے وضو کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کے نشان تھے (نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: شرط یہ ہے کہ پانی دو مٹکوں یعنی ۱۸۰ لیٹر سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ حدیث نمبر۴۷۷ میں وارد ہے۔ اس کے علاوہ پانی کا جب تک رنگ' ذائقہ یا بو متغیر نہ ہو' پانی پاک ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۸۶ - (۱۳) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضاً. فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! لَا تُخْبِرْنَا، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۴۸۶: یحیٰ بن عبدالرحمان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت میں نکلے جس میں عمروؓ بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے یہاں تک کہ جماعت پانی کے حوض پر پہنچی۔ عمروؓ بن عاص نے (حوض کے نگران سے مخاطب ہوتے ہوئے) دریافت کیا' اے حوض کے نگران! کیا تیرے حوض پر درندے آتے ہیں (اسی دوران میں) عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بھی) حوض کے نگران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نہ بتانا' ہم درندوں پر وارد ہوں گے اور درندے ہم پر وارد ہوں گے (یعنی درندوں کے پانی پینے کے بعد ہم حوض سے پانی لیتے ہوئے قباحت محسوس نہیں کرتے) (مالک)

٤٨٧ ـ (١٤) وَزَادَ رَزِيْنٌ، قَالَ: زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَهَا مَآ أَخَذَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا. وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَّشَرَابٌ»

۴۸۷: اور رزین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بعض رواۃ نے عُمر رضی اللہ عنہ کے قول میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ان درندوں کے لئے ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھایا اور جو پانی باقی چھوڑا وہ ہمارے لئے پاک ہے اور پینے کے لائق ہے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' یحیٰ کی عُمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (مرعات جلد۱ صفحہ ۵۴۸)

٤٨٨ ـ (١٥) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا. فَقَالَ: «لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا، وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۸۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ پانی کے وہ حوض جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان ہیں ان پر (پانی پینے کے لئے) درندے' کتے اور گدھے وارد ہوتے ہیں' کیا وہ پاک ہیں؟ آپ نے فرمایا' درندوں وغیرہ نے جو پانی اپنے پیٹوں میں داخل کیا ہے وہ ان کے لئے ہے اور باقی پانی ہمارے لئے پاک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے (العِلل ومعرفۃُ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۶۵' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۰۷' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۴' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۸۰)

٤٨٩ ـ (١٦) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ

الْمُشَمَّسِ، فَإِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ .

۴۸۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کی گرمی سے گرم ہوئے پانی کے ساتھ غسل نہ کرو اس لئے کہ اس پانی سے غسل کرنا برص کی بیماری کا باعث ہے (دار قطنی)

(۸) بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

(نجاستوں کے پاک کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٩٠ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْٓ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ؛ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ، اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ»

پہلی فصل

۴۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پانی پی لے تو اسے چاہئے کہ برتن کو سات بار دھوئے (بخاری' مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا! تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال جائے تو وہ اس وقت پاک ہوگا جب اس کو سات بار دھویا جائے (اور) پہلی بار مٹی کے ساتھ (دھویا جائے)

وضاحت: دورِ حاضر کے اطباء اور ڈاکٹر حضرات بیان کرتے ہیں کہ برتن میں کتّے کے منہ ڈالنے سے سات بار دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اکثر کتوں کی انتڑیوں میں ایک خطرناک قسم کا چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہے۔ وہ تقریباً ۴ ملی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ جب کتا پاخانہ کرتا ہے تو اس کے پاخانے میں کثرت کے ساتھ انڈے بھی ہوتے ہیں اکثر و بیشتر وہ انڈے جن میں کیڑے ہوتے ہیں کتے کی دبر کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں' کتے کی عادت ہے کہ جب وہ اپنی زبان کو صاف کرتا ہے تو وہ دُبر کی جانب زبان لے جاتا ہے تو زبان کے ذریعے سے کیڑے اس برتن میں چلے جاتے ہیں جس میں وہ منہ ڈالتا ہے۔ اس طرح ان خطرناک جراثیم سے انسان مختلف قسم کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس لئے سختی کے ساتھ حکم دیا گیا کہ برتن کو سات بار دھویا جائے بلکہ پہلی بار مٹی کے ساتھ صاف کیا جائے۔ تاکہ جراثیم کے اثرات سے محفوظ رہا جاسکے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۵۵۲)

٤٩١ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَامَ اَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ - اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ - فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ

مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا مشکیزہ یا بڑا ڈول بہاؤ۔ تم کو اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تم (لوگوں پر) آسانی کرو اور تم کو مُشقت میں ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا (بخاری)

٤٩٢ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، إِذْ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَهْ مَهْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُزْرِمُوْهُ ، دَعُوْهُ». فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ؛ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَآءَةِ الْقُرْآنِ». أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: وَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ، فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ، فَسَنَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک مسجد میں ایک دیہاتی شخص آیا۔ اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس سے کہا' رک جاؤ! رک جاؤ! (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے پیشاب کو نہ روکو۔ اس کو (اس کی حالت پر) چھوڑ دو۔ صحابہ کرامؓ نے اس کو (اس کے حال پر) چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ یہ مساجد پیشاب پاخانہ وغیرہ کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ مساجد تو بس اللہ کا ذکر کرنے' نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کے لئے ہیں یا جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص کو حکم دیا۔ وہ پانی کا ڈول لایا اور اس کو اس پر گرا دیا (بخاری' مسلم)

٤٩٣ - (٤) وَعَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِحْدَانَآ إِذَآ أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَآ أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَآءٍ ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۳: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال دریافت کیا۔ اس نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ جب ہم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ اس کو ناخنوں کے ساتھ کھرچے۔ بعد

ازاں اس پر پانی کے چھینٹے مارے (یعنی پانی کے ساتھ صاف کرے) پھر اس میں نماز ادا کرے (بخاری، مسلم)

٤٩٤ - (٥) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ. فَقَالَتْ: كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۴: سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں دریافت کیا (جب) کپڑا (اس سے) ملوث ہو جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی۔ آپؐ (وہی کپڑا پہن کر) نماز کے لیے نکلتے اور دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں نظر آتا تھا (بخاری، مسلم)

٤٩٥ - (٦) وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵: اسودؒ اور ہمامؒ سے روایت ہے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچتی تھی۔ (مسلم)

٤٩٦ - (٧) وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَفِيْهِ: ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ.

۴۹۶: اور علقمہ اور اسودؒ سے ایک روایت ہے وہ عائشہؓ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں ذکر ہے کہ بعد ازاں آپؐ اس میں نماز ادا کرتے تھے۔

٤٩٧ - (٨) وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَآءٍ، فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۷: اُمّ قیس بن بنتِ محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے اپنے ننھے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیا جو کھاتا پیتا نہ تھا۔ اس نے آپؐ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپؐ نے پانی منگوایا۔ اس کے ساتھ اپنے کپڑوں پر چھینٹے مارے اور کپڑوں کو نہ دھویا (بخاری، مسلم)

وضاحت: جو بچہ صرف دودھ پر اکتفا کرتا ہے، اگر وہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کپڑوں پر صرف چھینٹے مارنا کافی ہیں اور جو بچہ دودھ کے علاوہ دوسری خوراک بھی کھاتا ہے تو اس کے پیشاب کرنے سے کپڑا دھونا پڑے گا البتہ اگر بچی صرف دودھ پینے پر اکتفا کرتی ہے تو اس کے پیشاب سے کپڑوں کو دھونا پڑے گا۔ اس فرق کی وضاحت آئندہ حدیث نمبر ۵۰۱-۵۰۲ میں ملاحظہ فرمائیں (واللہ اعلم)

٤٩٨ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب چمڑے کو رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

وضاحت: ہر حیوان کا چمڑا خواہ اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں' رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ حیوان مر چکا ہے البتہ خنزیر کا چمڑا مستثنیٰ ہے اس لئے کہ وہ نجسُ العین ہے۔ خیال رہے کہ دباغت سے مقصود ناپاک رطوبتوں کو کیمیکل وغیرہ کے ساتھ زائل کرنا ہے۔ ملاحظہ ہو (المعلّق جلدا صفحہ ۱۱۸' سُبُلُ السلام جلد ا صفحہ ۳۰)

٤٩٩ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ!»، فَقَالُوْا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی (جانب سے آزاد کردہ) لونڈی پر ایک بکری کا صدقہ کیا گیا' بکری فوت ہو گئی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بکری کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا؟ تم اس کی دباغت کرتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے۔ انہوں نے کہا کہ بکری مردہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا صرف (گوشت) کھانا ہی حرام ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث سے معلوم ہوا کہ موت کا اثر صرف گوشت پر واقع ہوتا ہے' اس کا کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے نیز معلوم ہوا کہ مردہ جانور کی کھال کے بال' سینگ اور دانت وغیرہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے' اس لئے کہ ان میں زندگی نہیں ہوتی۔ حیوان کے مرنے سے یہ چیزیں ناپاک نہیں ہوتیں اسی لئے ہاتھی دانت کے استعمال اور اس کے تجارت کی اجازت ہے (مرعات جلد ا صفحہ ۵۶۳)

٥٠٠ - (١١) وَعَنْ سَوْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۰: سودہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ ہم نے اس کی کھال کو رنگ لیا بعد ازاں ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ خراب ہو گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٠١ - (١٢) عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ

عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ. فَقُلْتُ: اِلْبَسْ ثَوْباً، وَاَعْطِنِي اِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ، قَالَ: «اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى، وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۵۰۱: لبابہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے۔ انہوں نے آپؐ کے تہ بند پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپؐ دوسرا کپڑا پہن لیں اور اپنا تہ بند مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ آپؐ نے فرمایا' لڑکی کے پیشاب سے (کپڑے کو) دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جائیں (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۵۰۲ - (۱۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، وَالنَّسَائِي، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، قَالَ: «يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ».

۵۰۲: ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ لڑکی کے پیشاب سے دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جائیں۔

۵۰۳ - (۱٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى، فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَلِابْنِ مَاجَهْ مَعْنَاهُ.

۵۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے کے ساتھ گندگی پر چلتا ہے تو مٹی جوتے کو پاک کر دیتی ہے (ابوداؤد) اور ابنِ ماجہ میں اس کا معنیٰ مذکور ہے۔

وضاحت: ابنِ ماجہ کی روایت کی سند میں ابراہیم بن اسمٰعیل یشکری راوی مجھولُ الحال ہے۔ اگر جوتے یا موزے کو نجاست لگ جائے خواہ وہ نجاست کثیف ہو یا رقیق تر ہو' خشک زمین پر رگڑنے سے جوتا یا موزہ پاک ہو جاتا ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۰' مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۶۵)

۵۰٤ - (۱۵) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: اِنِّي امْرَأَةٌ اُطِيلُ ذَيْلِي، وَاَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ. قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا: الْمَرْأَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۵۰۴: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے ایک عورت نے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی چادر کے کنارے کو ناپاک جگہ میں نیچے کر کے چل لیا کروں؟ اُمِّ سلمہؓ نے جواب دیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس کو اس کے بعد والی جگہ پاک بنا دے گی (مالک' احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی) ابوداؤد اور دارمی بیان کرتے ہیں کہ دریافت کرنے والی عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُمِّ ولد ہے۔

۵۰۵ - (۱۶) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۰۵: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روک دیا ہے (ابوداؤد' نسائی)

۵۰۶ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ: أَنْ تُفْتَرَشَ.

۵۰۶: ابوالملیح بن اُسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے درندوں کے چمڑوں (کو پہننے) سے منع کیا (احمد' ابوداؤد' نسائی) ترمذی اور دارمی کی روایت میں اضافہ ہے کہ چمڑوں کو بچھایا جائے (اس سے بھی منع کیا ہے)

۵۰۷ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ، أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ [كِتَابِ] اللِّبَاسِ. [بِلَفْظِ: كَرِهَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ] وَسَنَدُهُ جَيِّدٌ.

۵۰۷: اور ابوالملیح بن اُسامہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے درندوں کے چمڑوں کی قیمت کو مکروہ قرار دیا ہے (ترمذی کتاب اللباس) ترمذی میں یہ لفظ ہیں کہ درندوں کے چمڑوں کو مکروہ قرار دیا۔ اس حدیث کی سند جیّد درجہ کی ہے۔

۵۰۸ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «أَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَّلَا عَصَبٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۵۰۸: عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ہمارے پاس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب آیا (جس میں تحریر کیا گیا تھا) کہ تم مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کرو۔

(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مردار کے اس چمڑے سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جو رنگا ہوا نہیں ہے (اہاب)اس چمڑے کو کہتے ہیں جو رنگا ہوا نہیں جو رنگا جاچکا ہے اس سے فائدہ اٹھانا درست ہے جیسا کہ سابقہ حدیث میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے اور پٹھوں میں چونکہ زندگی ہوتی ہے اس لئے جیسا کہ مردار کے گوشت سے فائدہ اٹھانا ناجائز ہے' اس کے پٹھوں سے بھی فائدہ حاصل کرنا ناجائز ہے۔ اس حدیث کی سند اور متن میں اضطراب پایا جاتا ہے تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ (تلخیص الجبیر صفحہ ۱۶' ۱۷)

۵۰۹ ۔(۲۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مردہ جانوروں کے چمڑوں کو جب رنگ لیا جائے تو ان سے فائدہ اٹھایا جائے (مالک' ابوداؤد)

۵۱۰ ۔ (۲۱) **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِّثْلَ الْحِمَارِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا». قَالُوْا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۱۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ قریش (قبیلہ) کے کچھ لوگ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ وہ گدھے کی طرح اپنی (مردہ) بکری کو کھینچ کر لے جارہے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا' کاش تم اس کا چمڑا اتار لیتے۔ انہوں نے کہا' وہ تو مُردہ ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے چمڑے کو پانی اور کیکر کا چھلکا پاک بنا دیں گے (احمد' ابوداؤد)

۵۱۱ ۔(۲۲) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ، فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ، فَسَاَلَ الْمَاءَ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا مَيْتَةٌ . فَقَالَ: «دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۱۱: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں ایک گھر میں تشریف لائے۔ وہاں (پانی کا) مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپؐ نے پانی طلب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! مشکیزہ مردار کے (رنگے ہوئے) چمڑے سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا' دباغت نے اس کو پاک کر دیا ہے (احمد' ابوداؤ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۲ ۔(۲۳) **عَنِ** امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

اللهِ! إِنَّ لَنَا طَرِيقاً إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً، فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا؟ فَقَالَ: «أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟» قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ» . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

تیسری فصل

۵۱۲: بنو عبدالا شہل (قبیلہ) کی ایک عورت سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا مسجد کی طرف جانے والا راستہ نجاست والا ہے۔ جب بارش برسے تو ہم کیا کریں؟ وہ کہتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کے بعد اس سے زیادہ پاکیزہ راستہ نہیں ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اس کے مقابلہ میں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: جب پاک راستہ موجود ہے تو نجاست والے راستے پر جانے سے احتراز کرنا چاہئے (واللہ اعلم)

۵۱۳ ـ (۲٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِيءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور نجاست کی جگہ کو پامال کرنے سے (پاؤں کو) دھوتے نہیں تھے (ترمذی)

۵۱٤ ـ (۲٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُوْنُوا يَرُشُّوْنَ شَيْئاً مِّنْ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کتوں کے آنے جانے کی وجہ سے (مسجد میں) پانی نہیں گراتے تھے (بخاری)

وضاحت: زندہ کتے کے نجس ہونے کی دلیل نہیں بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی نجاست نہ ہو (واللہ اعلم)

۵۱٥ ـ (۲٦) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ [بْنِ عَازِبٍ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ» .

۵۱۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے اس کے پیشاب کا کچھ حرج نہیں (یعنی وہ پاک ہے)(دار قطنی)

۵۱٦ ـ (۲۷) وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ، قَالَ: «مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ

۵۱۶: اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں (احمد' دار قطنی)

وضاحت: دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ پہلی حدیث میں سوار راوی ضعیف ہے۔ جابرؓ سے مروی حدیث مسند احمد میں نہیں ہے' دار قطنی کی روایت کی سند میں عمرو بن حصین اور یحییٰ بن علاء راوی متروک ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ جلد ۴ صفحہ ۳۹۷' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۵۹)

(۹) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(موزوں پر مسح کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۷ - (۱) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْماً وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۱۷: شُریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کا عرصہ مقرر کیا ہے (مسلم)

۵۱۸ - (۲) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ غَزَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ. قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْغَائِطِ ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْاَدَاوَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ، ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ ، لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلَاةِ، وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ، ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ، فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ. فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقُمْتُ مَعَهُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۸: مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگِ تبوک میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ مغیرہؓ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے فجر

کی نماز سے قبل کھلے میدان کی طرف تشریف لے گئے۔ میں نے آپؐ کے ساتھ (پانی سے بھرا) لوٹا اٹھایا۔ جب آپؐ واپس آئے تو میں نے آپؐ کے ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا۔ آپؐ نے اونی کوٹ پہن رکھا تھا (اس لئے) آپؐ نے اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹانا چاہا لیکن کوٹ کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کوٹ کے نیچے سے نکالا اور کوٹ کو اپنے کندھوں پر رکھا اور اپنے بازوؤں کو دھویا۔ پھر اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا بعد ازاں میں جھکا تاکہ آپؐ کے (پاؤں سے) موزے اتاروں۔ آپؐ نے فرمایا' انہیں رہنے دیجئے اس لئے کہ میں نے ان کو جب (پاؤں میں) ڈالا تھا تو پاؤں پاک تھے۔ آپؐ نے ان پر مسح کیا بعد ازاں آپؐ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم رفقاء کے ہاں پہنچے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور عبدالرحمان بن عوف امامت کرا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس کیا تو وہ پیچھے آنے لگے۔ آپؐ نے ان کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ اپنی حالت پر قائم رہیں) چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں (بھی) آپؐ کے ساتھ کھڑا ہوا تو ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے رہ گئی تھی۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۹ ـ (۳) **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْماً وَّلَيْلَةً، اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا، رَوَاهُ الْأَثْرَمُ فِی «سُنَنِهٖ»، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ : هُوَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقٰى»

دوسری فصل

۵۱۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی رخصت عطا کی بشرطیکہ اس نے وضو کر کے موزے پہنے ہوں کہ وہ ان پر مسح کرے۔ (سُنن اثرم' ابنِ خزیمہ' دار قطنی) امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح سند والی ہے۔ "اَلْمُنْتَقٰی" میں اسی طرح ہے۔

۵۲۰ ـ (٤) **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْراً اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

۵۲۰: صفوان بن عَسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ ہم تین دن اور تین رات اپنے موزوں کو نہ اُتاریں البتہ جنابت سے (اتاریں) جبکہ پاخانہ، پیشاب اور نیند سے نہ اتاریں (ترمذی، نسائی)

٥٢١ ـ (٥) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِ وَأَسْفَلَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ. وَسَأَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّداً ـ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ ـ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَا: لَيْسَ بِصَحِيْحٍ. وَكَذَا ضَعَّفَهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۲۱: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرایا۔ آپؐ نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے ذکر کیا کہ یہ حدیث علّت والی ہے اور میں نے ابوزُرعہؒ اور امام بُخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا، یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: رجاء راوی کا کاتب مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعات جلد۱ صفحہ ۵۸۱)

٥٢٢ ـ (٦) **وَعَنْهُ،** اَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۵۲۲: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ دونوں موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے (ترمذی، ابوداؤد)

٥٢٣ ـ (٧) **وَعَنْهُ،** قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۳: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں پر جوتوں کے ساتھ مسح کیا (احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابنِ ماجہ)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں کے اوپر جوتے پہن رکھے تھے۔ آپؐ نے جرابوں اور جوتوں دونوں پر مسح کیا ہے۔ جرابوں پر آپ کا مسح قصداً" تھا۔ خیال رہے کہ جراب موٹی ہو یا باریک، روئی سے بنی ہوئی یا اون سے بنی ہوئی ہو سب پر مسح جائز ہے۔ اس لئے کہ حدیث مطلق ہے، اس میں کچھ قید نہیں ہے اور حدیث صحیح ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٢٤ - (٨) عَنِ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَسِيْتَ ؟ قَالَ: «بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ؛ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ

تیسری فصل

۵۲۴: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تو بھول گیا ہے' میرے رب نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکیر بن عامر بجلی راوی متروکُ الحدیث ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۵' مرعات جلد۱ صفحہ ۵۸۳)

٥٢٥ - (٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ.

۵۲۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر دین رائے اور قیاس کے مطابق ہوتا تو موزوں کا نچلا حصّہ اس کے اوپر کے حصّہ سے زیادہ مناسب تھا کہ اس کا مسح کیا جائے جب کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپؐ موزوں کے اوپر کے حصہ پر مسح کرتے تھے (ابوداؤد) دارمی میں اس کی ہم معنیٰ روایت ہے۔

(١٠) بَـابُ التَّيَمُّمِ

(تیمّم کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٥٢٦ ـ (١) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِداً، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْراً إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۲۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمیں (دیگر) تمام لوگوں پر تین فضیلتیں حاصل ہیں۔ ہماری نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور زمین کی مٹی ہمارے لئے وضو کے قائم مقام ہے جب ہم (وضو کے لئے) پانی نہ پائیں (مسلم)

٥٢٧ ـ (٢) وَعَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ! اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟» قَالَ: اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ، وَلَا مَاءَ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷: عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں سفر میں تھے۔ آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ایک شخص کو پایا جو (لوگوں سے) الگ تھا' وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ نماز ادا کرنے سے کس نے روکا تھا؟ اس نے جواب دیا' میں جنبی ہو گیا اور (غسل کے لیے) پانی نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر لازم تھا کہ تو مٹی کے ساتھ تیمّم کرے وہ تیرے لئے کافی ہے (بخاری' مسلم)

٥٢٨ ـ (٣) وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ؟ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا» فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ، وَفِيْهِ: قَالَ: «إِنَّمَا يَكْفِيْكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ. ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ».

۵۲۸: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ اس نے عمرؓ سے کہا' آپ کو یاد ہو گا کہ میں اور آپ سفر میں تھے (ہم دونوں جنبی ہو گئے) آپ نے تو نماز ادا نہ کی۔ میں مٹی میں لیٹ گیا اور نماز ادا کر لی۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے اس طرح (کرنا) کافی تھا (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک ماری۔ ان دونوں کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا (بخاری) اور مسلم میں اس کی مثل ہے اور اس میں ذکر ہے کہ آپؐ نے فرمایا' تجھے کافی تھا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارتا پھر ان میں پھونک مارتا بعد ازاں ان کے ساتھ اپنے چہرے اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کرتا۔

۵۲۹ - (۴) **وَعَنْ** أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ إِلٰى جِدَارٍ، فَحَتَّهُ بِعَصًى كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ. وَلَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِيْ: «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَلَا فِيْ: «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»؛ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ» قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۲۹: ابوالجہیم بن حارث بن رمہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' آپؐ پیشاب کر رہے تھے۔ میں نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے مجھے جواب نہ دیا بلکہ آپؐ دیوار کی جانب گئے' آپؐ نے دیوار کو اپنی لاٹھی کے ساتھ کریدا بعد ازاں آپ نے دونوں ہتھیلیوں کو دیوار پر رکھا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا بعد ازاں میرے سلام کا جواب دیا (امام بغویؒ کہتے ہیں) میں نے اس حدیث کو بخاری' مسلم اور کتابُ الحمیدی میں نہیں پایا البتہ شرحُ السُّنّۃ (کے مؤلف) نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ابراہیم بن محمد اسلمی راوی متہم با لکذب ہے اور ابو الحویرث راوی ضعیف ہے مزید برآں اس حدیث میں دونوں بازوؤں کے مسح کا ذکر صحیح نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۶۵)
صاحبُ المرعات نے بیان کیا ہے کہ اصل حدیث تو بخاری' مسلم کی ہے لیکن ان کی روایت میں بازوؤں کے مسح کا ذکر نہیں ہے' نہ لاٹھی کے ساتھ دیوار کریدنے کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ ذکر ہے کہ جب آپؐ پیشاب کر رہے تھے تو

اس وقت ابوالجہیم نے آپؐ پر سلام کہا (مرعات جلد ا صفحہ ۵۹۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۰ - (۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ. فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَہٗ . فَاِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ .

وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ: «عَشْرَ سِنِیْنَ» .

دوسری فصل

۵۳۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ اسے دس سال پانی دستیاب نہ ہو۔ جب پانی دستیاب ہو تو (اسے) اپنے جسم کو پہنچائے' یہ بہتر ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد) امام نسائیؒ نے اس کے مثل "دس سال" کے الفاظ تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: جس طرح آدمی وضو کے ٹوٹنے تک ایک سے زیادہ نمازیں ادا کر سکتا ہے اسی طرح تیمّم کے ساتھ بھی جب تک وضو نہ ٹوٹے ایک سے زیادہ نمازیں ادا کر سکتا ہے گویا کہ تیمّم وضو کا مطلق بدل ہے (واللہ اعلم)

۵۳۱ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ، فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ ، فَاحْتَلَمَ، فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ: ھَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّیَمُّمِ؟ قَالُوْا: مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ. فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ. فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ. قَالَ: «قَتَلُوْہُ، قَتَلَھُمُ اللّٰہُ، اَلَّا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا! فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ، اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ، وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَةً، ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْھَا، وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِہٖ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ .

۵۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ ہم میں سے ایک شخص کے سر پر پتھر لگا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا پس (رات کو) وہ محتلم ہو گیا۔ اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا' بھلا مجھے تیمم کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم تیرے لئے رخصت نہیں پاتے جب کہ تو پانی پر قادر ہے۔ (چنانچہ) اس نے غسل کیا (جس سے) وہ فوت ہو گیا۔ جب ہم (واپس) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا' انہوں نے اس کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ اللہ کی ان

پر لعنت ہو' انہوں نے کیوں نہ دریافت کیا جب ان کو علم نہ تھا۔ جہالت کا علاج دریافت کرنا ہے' اس کے لئے تیمم کافی تھا اور وہ اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر اس پر مسح کرتا اور باقی جسم کا غسل کرتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبیر بن خریق راوی لین الحدیث ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸' مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۹۴)

۵۳۲ - (۷) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۵۳۲: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے البتہ امام اوزاعیؒ کے استاد کا تعین نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

۵۳۳ - (۸) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ، فَتَیَمَّمَا صَعِیْداً طَیِّباً، فَصَلَّیَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ، فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوْءٍ، وَلَمْ یُعِدِ الْآخَرُ. ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَا ذٰلِكَ. فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ: «أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَاَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ». وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ: «لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَیْنِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِیُّ، وَرَوَى النَّسَائِیُّ نَحْوَهُ.

۵۳۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخص سفر میں نکلے' نماز کا وقت آگیا لیکن ان دونوں کے پاس پانی نہ تھا ان دونوں نے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز ادا کر لی بعد ازاں انہوں نے نماز کے وقت پانی پایا۔ ایک شخص نے وضو کر کے نماز کو دوبارہ ادا کیا اور دوسرے نے نماز کو نہ لوٹایا بعد ازاں وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے (آپؐ سے) اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا کہ تو نے سُنّت کی موافقت کی ہے تیری نماز تیرے لئے کافی ہے اور جس نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تجھے دوگنا ثواب ہے (ابوداؤد' دارمی) اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۵۳۴ - (۹) وَقَدْ رَوَى هُوَ وَاَبُوْدَاوُدَ اَیْضاً عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلاً.

۵۳۴: نسائی اور ابوداؤد نے اس حدیث کو عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵ - (۱۰) **عَنْ** اَبِی الْجُهَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلَ

النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

تیسری فصل

۵۳۵: ابوالجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئرِ جمل کی جانب سے تشریف لائے۔ آپؐ سے ایک شخص ملا۔ اس نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپؐ دیوار کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا مسح کیا بعد ازاں اس کے سلام کا جواب دیا (بخاری، مسلم)

۵۳۶ ـ (۱۱) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ : أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّعِيْدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ ، فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ ، ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ، ثُمَّ عَادُوْا ، فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً أُخْرٰى ، فَمَسَحُوْا بِأَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ أَيْدِيْهِمْ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۵۳۶: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تیمم کیا۔ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا۔ پھر اپنے چہرے کا ایک بار مسح کیا۔ پھر دوبارہ اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا اور اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ (بازوؤں کا) کندھوں اور بازوؤں کے نیچے سے بغلوں تک کا مسح کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم دیا ہو (واللہ اعلم)

(۱۱) بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

(مسنون غسل کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (کی نماز ادا کرنے) کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرینہ ہے کہ اس حدیث میں امر استحبابِ مؤکدہ کے لئے ہے اور وجوب اصطلاحی معنوں میں نہیں ہے بلکہ تاکید کے معنوں میں ہے اس لئے غسل جمعہ کی فرضیت کا قول مرجوح ہے (واللہ اعلم) مزید تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۵۴۰ اور حدیث نمبر ۵۴۴ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۸ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے (بخاری' مسلم)

۵۳۹ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے۔ اس میں اپنے سَر اور جسم کو دھوئے۔
(بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٤٠ ـ (٤) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۴۰: سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ کافی ہے اور اچھا ہے اور جس شخص نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

وضاحت: حسنؒ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے جب کہ وہ مدلّس ہے اور لفظ عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے البتہ حدیث کے شواہد کثرت کے ساتھ ہیں اس لئے حدیث قوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸)

٥٤١ ـ (٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ: «وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ».

۵۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میّت کو غسل دیا اسے چاہیئے کہ وہ غسل کرے (ابن ماجہ) احمد' ترمذی اور ابوداؤد نے اضافہ کیا ہے کہ جو شخص جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے۔

وضاحت: غُسلِ میّت کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ دیگر دلائل کی بناء پر امر استحباب کے لیئے ہے۔ (احکامُ الجنائز علامہ ناصر الدین البانی صفحہ ۳۲)

٥٤٢ ـ (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۵۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار (قسم کے) غسل فرماتے تھے۔ جنابت سے' جمعہ کے روز' سینگی لگوانے کے بعد اور میّت کو غسل دینے کے بعد (ابوداؤد)

٥٤٣ ـ (٧) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَسْلَمَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۴۳: قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پانی میں بیری (کے پتے) ڈال کر غسل کرنے کا حکم دیا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٤ - (٨) عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: اِنَّ نَاساً مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا؛ وَلٰكِنَّهُ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ، وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ. وَسَاُخْبِرُكُم كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ: كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقاً مُّقَارِبَ السَّقْفِ، اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ، وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ، حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً. فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيَاحَ، قَالَ: «اَيُّهَا النَّاسُ! اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ؛ فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ، وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ، وَكُفُوا الْعَمَلَ، وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ، وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً مِنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

تیسری فصل

۵۴۴: عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عراق کے چند اشخاص ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ ان سے کہا' اے ابنِ عباس! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جمعہ کے روز غسل واجب ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا' البتہ غسل کرنا باعث پاکیزگی اور بہتر ہے اور جو شخص غسل نہ کرے اس پر غسل واجب بھی نہیں ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیسے ہوا۔ لوگ (فقر و فاقہ کی وجہ سے) مشقت کی زندگی بسر کرتے تھے' اُونی لباس پہنتے تھے اور اپنی پیٹھوں پر (بوجھ اٹھانے کا) کام کرتے تھے اور ان کی مسجد تنگ تھی۔ اس کی چھت زمین کے قریب تھی بس وہ تو ایک کٹیا ہی تھی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز گرم دن میں نکلے اور لوگ اُونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے اور اُن سے بدبودار ہوا کے جھونکے پھیل رہے تھے جس سے دوسرے کو اذیت اُٹھانا پڑتی تھی۔ جب آپؐ نے ان متعفن جھونکوں کو محسوس کیا تو آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرو اور تم میں سے ہر شخص جس قدر خوشبودار تیل عطر وغیرہ مہیا کر سکتا ہے (بدن اور کپڑوں پر) چھڑکے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بعد ازاں اللہ عزّوجل نے (انہیں) خوشحالی سے نوازا اور انہوں نے اُونی لباس کے علاوہ دوسرے لباس پہنے اور محنت مزدوری سے بھی تحفظ حاصل ہو گیا اور مسجدِ نبوی بھی وسیع ہو گئی اور پسینے کے بدبودار جھونکے جن سے ایک دوسرے کو اذیت پہنچتی تھی وہ بھی ختم ہو گئے (ابوداؤد)

(۱۲) بَابُ الْحَيْضِ

(حیض کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۵ - (۱) عَنْ أَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيهِمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا ، وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ ، فِي الْبُيُوْتِ، فَسَأَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ الآية . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ» . فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ . فَقَالُوْا : مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئاً اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ . فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، فَقَالَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا . فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَاَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا اَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا . رواه مسلم .

پہلی فصل

۵۴۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں جب ان کی عورت حائضہ ہو جاتی تو وہ اس سے کھانا پینا نہیں رکھتے تھے اور گھروں میں ان سے میل جول نہیں رکھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "لوگ آپؐ سے حیض کے بارے میں استفسار کرتے ہیں" آخر آیت تک۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ہر طرح کا ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہو البتہ جماع نہیں کر سکتے۔ آپؐ کی یہ بات یہودیوں کو پہنچی۔ انہوں نے کہا' یہ شخص ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ چنانچہ اسید بن حضیر اور عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہودی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں' کیا ہم (ان کی مخالفت کرتے ہوئے) حیض کے حالت میں بیویوں سے جماع نہ کرنے لگ جائیں؟ (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیّر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپؐ ان دونوں پر ناراض ہو گئے ہیں چنانچہ وہ (مزید ناراضگی سے بچتے ہوئے) باہر نکل گئے (جاتے ہوئے) انہیں ایک شخص سامنے سے ملا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ کا ہدیہ لایا تھا۔ آپؐ نے ان کے پیچھے (قاصد) بھیجا (دونوں واپس آئے) آپؐ نے انہیں (دودھ) پلایا انہیں معلوم ہوا کہ آپؐ ان پر ناراض نہیں ہیں (مسلم)

٥٤٦ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ ، وَكِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي ، فَأَتَّزِرُ ، فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ، فَأَغْسِلُهُ، وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے (جب کہ) ہم دونوں جنبی ہوتے۔ آپ مجھے حکم دیتے' میں تہ بند اوڑھ لیتی' آپؐ مجھ سے مباشرت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی۔ آپؐ اعتکاف میں ہوتے تو آپؐ اپنا سر مبارک میری طرف نکالتے' میں آپؐ کے سر کو دھوتی (حالانکہ) میں حیض والی ہوتی (بخاری' مسلم)

٥٤٧ - (٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ ، فَيَشْرَبُ؛ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ ، وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ؛ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں (پانی) پیتی بعد ازاں برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپؐ میرے ہونٹوں کی جگہ پر اپنے ہونٹ رکھتے اور پانی پیتے اور میں (دانتوں کے ساتھ) ہڈی سے گوشت اتارتی جب کہ میں حائضہ ہوتی بعد ازاں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہڈی دے دیتی' آپؐ اپنے دانت میرے دانتوں کی جگہ پر رکھتے (مسلم)

٥٤٨ - (٤) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹیک لگاتے اور قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی (بخاری' مسلم)

٥٤٩ - (٥) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ». فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹: عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے مصلّٰی پکڑانے کو کہا۔ میں نے عرض کیا' میں حائضہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے (مسلم)

٥٥٠ - (٦) وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ ، بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر میں نماز ادا کرتے۔ چادر کا کچھ حصّہ مجھ پر اور کچھ حصّہ آپؐ پر ہوتا جب کہ میں حائضہ ہوتی (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۱ - (۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَتٰی حَآئِضاً، اَوْ اِمْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا، اَوْ کَاهِناً ؛ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا: «فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ؛ فَقَدْ کَفَرَ».

وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَکِیْمِ نِ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

دوسری فصل

۵۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا بیوی کی دبر میں جماع کیا یا مستقبل کی باتیں بتانے والے کی تصدیق کی تو اس نے اس (کتاب و سُنّت) کے ساتھ کفر کیا جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)
اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ اگر اس نے کاہن کی بات کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرمؒ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو تمیمہؒ سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲ - (۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَأَتِیْ وَهِیَ حَآئِضٌ؟ قَالَ: «مَا فَوْقَ الْاِزَارِ، وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ». رَوَاهُ رَزِیْنٌ. وَقَالَ مُحْیِی السُّنَّةِ: اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ.

۵۵۲: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! جب میری بیوی حائضہ ہو تو میرے لئے (اس سے) کیا حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تہ بند سے اوپر کا جسم (حلال ہے لیکن) اس سے بچنا افضل ہے (رزین) امام محیُ السُّنّہؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، بَقیّہ بن ولید راوی مدلّس اور سعد اغطش راوی لینُ الحدیث ہے جب کہ عبدالرحمان بن عائذ نے معاذ راوی سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲، تہذیبُ الکمال جلد۴ صفحہ ۱۹۲، میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۳۱، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵، مرعات جلد۱ صفحہ ۳۱۳)

۵۵۳ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۵۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے جب کہ وہ حائضہ ہے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔
(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۷۳)

۵۵۴ - (۱۰) **وَعَنْهُ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ؛ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ ، فَنِصْفُ دِينَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب خون سرخ رنگ کا ہو تو دینار اور جب زرد رنگ ہو تو آدھا دینار صدقہ کیا جائے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' عبدالکریم راوی کے ضعف پر اجماع ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۳۱' التاریخ الکبیر جلد۶ صفحہ ۱۷۹۷' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۶۴۶' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۵۱۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۷۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۵ - (۱۱) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا

تیسری فصل

۵۵۵: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری عورت حائضہ ہو تو میرے لئے کیا حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے تہ بند کو مضبوط باندھے بعد ازاں تو اس کے اوپر کے حصّے کے ساتھ فائدہ حاصل کر (مالک' دارمی نے مرسل روایت کیا)

٥٥٦ - (١٢) وَعَنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَـا، قَـالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَـزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ، فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ. رَوَاهُ اَبُـوْ دَاوُدَ.

۵۵٦: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی تو میں بستر سے اتر جاتی پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتیں جب تک پاک نہ ہو جاتیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۷۴)

(۱۳) بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

(استحاضہ والی عورت کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۷ ـ (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ، فَلَا اَطْهُرُ؛ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: «لَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِحَیْضٍ، فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّیْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۵۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حُبیش رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں' پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا' یہ رگ (کا خون) ہے' حیض (کا خون) نہیں ہے جب تجھے حیض آنے لگے تو نماز ترک کر دینا اور جب ختم ہو جائے تو جسم کو خون سے صاف کر لینا پھر نماز ادا کرتے رہنا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۸ ـ (۲) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَیْشٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ: «اِذَا كَانَ دَمُ الْحَیْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَاِذَا كَانَ الْآخَرُ، فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ، فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

دوسری فصل

۵۵۸: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فاطمہ بنتِ ابی حُبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان

کو استحاضہ آتا تھا۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے' پہچانا جاتا ہے پس جب حیض کا خون ہو تو نماز سے رک جائیں اور جب دوسرا خون ہو تو وضو کر اور نماز ادا کر اس لئے کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد)

۵۵۹ ـ (۳) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: «لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْدَاوٗدَ. وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ.

۵۵۹: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت کا خون بہتا رہتا تھا۔ اُمِّ سلمہؓ نے اس کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ حاصل کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس بیماری کے لاحق ہونے سے قبل وہ مہینہ کی جن راتوں اور دنوں میں حیض والی ہوتی تھی اس گنتی کے مطابق ہر ماہ میں نماز ترک کرے جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے لپیٹ لے پھر نماز ادا کرے (مالک' ابوداؤد' دارمی) امام نسائیؒ نے اس کی ہم معنیٰ روایت ذکر کی ہے۔

۵۶۰ ـ (٤) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ ـ قَالَ: يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ: جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: «تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُوْمُ، وَتُصَلِّيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

۵۶۰: عدی بن ثابت رحمہُ اللہ علیہ اپنے والد سے وہ عدی کے دادا سے بیان کرتے ہیں (یحیٰ بن معین کہتے ہیں کہ عدی کے دادا کا نام دینار ہے) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جن دنوں وہ حیض والی رہتی ہے ان دنوں نماز ترک کرے بعد ازاں غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز ادا کرے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث میں شریک اور ابو الیقظان راوی ضعیف ہیں لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس کی شاہد ہے جس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔ اس سے اس حدیث کو تقویت مل رہی ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۴۰۲' تاریخ بغداد جلد۹ صفحہ ۲۷۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۵۱' تذکرۃُ الحفاظ جلد۱ صفحہ ۲۳۲' مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدین جلد۱ صفحہ ۱۷۶)

۵۶۱ ـ (۵) **وَعَنْ** حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اُسْتَحَاضُ

حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ، فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا؟ قَدْ مَنَعَتْنِيَ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ. قَالَ: «اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ ، فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ». قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَتَلَجَّمِيْ» . قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا» . قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَآمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ، اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ ، وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا ، فَاَنْتِ اَعْلَمُ». قَالَ لَهَا: «اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللهِ ، ثُمَّ اغْتَسِلِيْ، حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ ؛ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَاَيَّامَهَا ، وَصُوْمِيْ؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ. وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَآءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ. مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ. وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ ، فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ: اَلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ. ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ؛ فَافْعَلِيْ. وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ؛ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ». قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ؛ وَاَبُوْدَاوٗدَ؛ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۶۱: حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں شدید قسم کے استحاضہ میں مبتلا تھی۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ میں آپؐ کو صورتِ حال سے آگاہ کر کے آپؐ سے فتویٰ طلب کروں لیکن میں نے آپؐ کو اپنی بہن زینبؓ بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں شدید قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہوں! آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ اس استحاضہ نے تو مجھے نماز ادا کرنے اور روزہ رکھنے سے روک دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں تیرے لئے روئی (کے استعمال) کو ضروری خیال کرتا ہوں' روئی کا استعمال خون کو ختم کر دے گا۔ زینبؓ نے عرض کیا' خون اس سے زیادہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو (شرمگاہ) پر مضبوطی سے کپڑا باندھ لے۔ زینبؓ نے عرض کیا' وہ تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو ایک کپڑا مزید رکھ لے۔ اس نے عرض کیا' وہ تو (مبالغہ کی حد سے بھی) بہت زیادہ ہے' میرا خون (تو تیزی کے ساتھ) بہتا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تجھے دو کاموں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جو تو کرے گی تجھے کفایت کرے گا اور اگر تو ان دونوں کے کرنے پر قدرت رکھے تو پھر تو خوب جانتی ہے۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ یہ خون کا بہنا شیطان کی جانب سے (پیش آنے والی) مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے تو چھ یا سات روز کو اللہ کے علم کے مواقف حیض شمار کر کے بعد ازاں غسل کر یہاں تک کہ جب تو محسوس کرے کہ تو پاک ہو چکی ہے اور بالکل صاف ہو چکی ہے تو تیئیس یا چوبیس' رات اور دن نماز ادا کر اور روزے رکھ۔ یہ تجھے کافی ہیں اور اسی طرح ہر ماہ کر جیسا کہ عورتیں حیض والی ہوتی ہیں اور جیسا کہ وہ اپنے اپنے وقت پر حیض سے پاک ہوتی ہیں

اور اگر تجھے قدرت حاصل ہو کہ تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز جلد ادا کرے پس تو غسل کر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کر اور مغرب کی نماز کو تاخیر کے ساتھ اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر اور غسل کر کے ان دونوں کو جمع کر کے ادا کر اور فجر کی نماز کے لئے غسل کر اور اگر تجھے روزہ رکھنے پر قدرت ہو تو روزہ بھی رکھ۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دونوں کاموں میں سے یہ کام مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد' ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٦٢ ـ (٦) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ. لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْكَنٍ، فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ؛ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ:

تیسری فصل

۵۶۲: اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنتِ عمیس اتنے سالوں سے استحاضہ (کی بیماری) میں مبتلا ہے اس نے نماز ادا نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ ایک بڑے برتن میں بیٹھے جب اسے پانی کے رنگ میں زردی نظر آئے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اور ان کے درمیان وضو کرے (ابوداؤد)

٥٦٣ ـ (٧) رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ، اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ.

۵۶۳: امام ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مجاہدؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب استحاضہ والی عورت پر (ہر نماز کے لئے) غسل کرنا دشوار ہو گیا تو آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دو نمازوں کو جمع کر کے ادا کرے۔

وضاحت: مؤلف نے نفاس کے خون اور اس کے احکام کو بیان نہیں فرمایا اس لئے کہ نفاس کا خون دراصل حیض کا خون ہوتا ہے جو حمل کے دنوں میں بچے کی خوراک بنتا ہے اور باقی ماندہ خون بچے کی پیدائش پر آنا شروع ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن رہتا ہے۔ اس مدت میں عورت کے لئے نماز کی رخصت ہے البتہ روزوں

کی قضا ہو گی اور استحاضہ ایک بیماری ہے اس میں عورت ہر ماہ کے چھ سات روز حیض کے دنوں کی عادت کے مطابق نماز نہ پڑھے اور مہینے کے دیگر دنوں میں ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کر کے نماز ادا کرے یا دونوں نمازوں کو جمع کرے اور غسل کرے یہ صورت زیادہ مناسب ہے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الصَّلَاةِ

(نماز کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٤ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ؛ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ نمازیں اور جمعہ کی نماز اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے اگلے رمضان کے روزوں تک ان گناہوں کو مٹا دیں گے جو ان کے درمیانی عرصہ میں ہوئے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے (مسلم)

وضاحت: کبیرہ گناہوں کی معافی توبہ کے ساتھ ہے اور حقوق العباد میں کوتاہی کی معافی یہ ہے کہ جس شخص کا حق غصب کیا ہے یا جس شخص کی عزت خاک میں ملائی ہے اس سے رابطہ قائم کر کے اس سے معافی طلب کی جائے وگرنہ فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے (واللہ اعلم)

٥٦٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْساً، هَلْ يَبْقَىٰ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟» قَالُوْا: لَا يَبْقَىٰ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ. قَالَ: «فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اس (کے جسم) پر کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اسی طرح پانچ نمازوں کی مثال ہے' اللہ ان کے ساتھ گناہوں کو معاف کر دے گا ۔ (بخاری' مسلم)

٥٦٦ - (٣) وَعَن ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِن امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلِيَ هٰذَا؟ قَالَ: «لِجَمِيْعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؐ کو بتایا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (جس کا ترجمہ ہے) "دن کے دونوں کناروں میں نماز اور رات کے اوقات میں نماز ادا کرو یقیناً نیک کام بُرے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" اس شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسولؐ! کیا یہ (آیت صرف میرے حق میں نازل ہوئی) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (یہ آیت) میری تمام اُمّت کے لئے ہے اور ایک روایت میں کہ (یہ آیت) ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو میری اُمّت میں سے یہ عمل کرے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص کسی عورت کا بوسہ لیتا ہے یا اس کو ہاتھ لگاتا ہے تو اس پر حد نہیں ہے البتہ اسے اپنے اس گناہ پر نادم ہونا چاہئے اور توبہ کرنی چاہئے۔ اگرچہ یہ گناہ حد کو واجب نہیں کرتا تاہم اس پر اصرار کرنے سے خطرہ ہے کہ انسان کہیں ایسے گناہوں کا مرتکب نہ ہو جائے جن پر حد واجب ہوتی ہے' ایسے کاموں سے دور رہنا چاہئے (واللہ اعلم)

٥٦٧ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدّاً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدّاً، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ - أَوْ حَدَّكَ -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں حد (کے کام) کو پہنچا ہوں۔ آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت نہ کیا حتی کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے (تو) وہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے حد کا کام کیا ہے' مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم فرمائیں۔ آپؐ نے (اس سے) کہا' کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا' آپؐ نے فرمایا' اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد کو معاف کر دیا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ ایک ہی واقعہ ہے' سائل نے شدّتِ خوف کی بناء پر اپنے فعل کو لائقِ حد سمجھا۔ پہلی حدیث

میں حد کا ذکر نہیں ہے اور ایک روایت میں وضاحت بھی ہے کہ میں نے بوسہ لیا ہے جماع نہیں کیا۔ اس حدیث میں اگرچہ اس شخص نے حد کا اقرار کیا ہے لیکن آپؐ نے اس سے وضاحت طلب نہیں کی۔ شاید اس لئے کہ آپؐ نے پردہ پوشی کو مناسب سمجھا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث پر اس باب کا انعقاد کیا ہے کہ جب کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور اس کی وضاحت نہ کرے تو امام اس پر پردہ پوشی کرے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس کے تحت بیان کیا ہے کہ جب کوئی شخص حد کا اقرار کرے لیکن اس کی وضاحت نہ کرے تو خلیفہ وقت پر واجب نہیں ہے کہ اس پر حد قائم کرے بشرطیکہ وہ تائب ہو جائے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴)

٥٦٨ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا». قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ». قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». قَالَ: حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا' ماں باپ سے نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے مجھے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں آپؐ سے مزید دریافت کرتا تو آپؐ مجھے زیادہ (معلومات) دیتے (بخاری' مسلم)

٥٦٩ - (٦) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز چھوڑنا کفر کے تقاضوں میں سے ہے اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جو شخص نماز کے وجوب کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اگر وہ سستی کے ساتھ نماز چھوڑتا ہے تو اس کو ترغیب و ترہیب کے ذریعہ نماز ادا کرنے کا عادی بنایا جائے۔ اگرچہ اس شخص کو بھی علماء کافر کہتے ہیں لیکن یہ بڑا کفر نہیں ہے' اس لئے کہ کفر کے کئی مراتب ہیں۔ اس کفر کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٧٠ - (٧) **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَاَتَمَّ

رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ. وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْد اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ، وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ. وَرَوٰى مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۵۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص (ان کی ادائیگی کے لئے) اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اوقات پر نمازیں ادا کرتا ہے اور رکوع درست طور پر کرتا ہے اور نماز خشوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لیئے اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ اس کو معاف کرے گا اور جو شخص یہ نہیں کرتا تو اس کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس کو معاف کرے گا اور اگر چاہے تو عذاب میں مبتلا کرے گا (احمد' ابوداؤد) اور مالک اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۵۷۱ ـ (۸) وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۷۱: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ نمازیں ادا کرو' ماہِ رمضان کے روزے رکھو' مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو۔ تم سلامتی کے ساتھ اپنے پروردگار کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے (احمد' ترمذی)

۵۷۲ ـ (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَكَذَا رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ.

۵۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مار پیٹ کرو اور خواب گاہ میں ان کے بستر الگ الگ کر دو (ابوداؤد' شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: دس سال کی عمر کے بچوں کے بستر جدا ہونے چاہئیں۔ لڑکوں کو ان کے بھائیوں سے اور بیٹیوں کو ان کی بہنوں سے الگ سلانے کا اہتمام کرنا چاہیے' ایک بستر میں نہ لیٹنے دیا جائے۔ اس لئے کہ اس عمر میں شہوت جنم لیتی ہے اور اخلاق کے خراب ہونے کا خطرہ رہتا ہے (واللہ اعلم)

٥٧٣ - (١٠) وَفِي «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ .

۵۷۳: اور مصابیح میں یہ حدیث سبرۃ بن معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

٥٧٤ - (١١) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا؛ فَقَدْ كَفَرَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۵۷۴: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ عہد جو ہمارے اور منافقین کے درمیان ہے' وہ نماز ہے جس شخص نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔
(احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا خواہ وہ صحیح مسلمان ہے یا منافق وہ مسلمان تصوّر ہو گا۔ جب تک منافق نماز ادا کرتا رہے گا اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور جو شخص نماز ترک کر دے گا وہ اس ذِمّہ سے بری ہو گیا بلکہ وہ ترکِ نماز کی وجہ سے کافر ہو گیا اگرچہ یہ کفر بڑے درجہ کا نہیں ہے یعنی ایسا کفر نہیں ہے جو اس کو ملّتِ اسلام سے خارج کر دے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٧٥ - (١٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَأَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا . فَاَنَا هٰذَا، فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ. فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. قَالَ: وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئاً. فَقَامَ الرَّجُلُ، فَانْطَلَقَ. فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ فَقَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

تیسری فصل

۵۷۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے نواح میں ایک عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے لیکن اس سے جماع نہیں کیا ہے۔ میں حاضر ہوں' میرے بارے میں آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا' اللہ نے تیرا پردہ رکھا تھا کاش تو خود پردہ رکھتا۔ ابنِ مسعود

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا جواب نہ دیا وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اس نے اس کو بلایا۔ آپؐ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور نماز پر مداومت کرو' دن کے دونوں کناروں اور رات کے وقت میں۔ بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں" حاضرین میں سے ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے نبی! کیا یہ حکم صرف اسی کے لئے خاص ہے۔ آپؐ نے فرمایا' (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے (مسلم)

٥٧٦ - (١٣) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ ، فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ. قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ. قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ، كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۷۶: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں باہر تشریف لے گئے جب کہ (درختوں کے) پتے مسلسل گر رہے تھے آپؐ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں (راوی نے بیان کیا) اس سے پتے تیزی کے ساتھ گرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر! میں نے جواب دیا' حاضر ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا' مسلمان نماز ادا کرتا ہے' وہ نماز ادا کر کے اللہ کی رضا جوئی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں گرتے ہیں جیسا کہ یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مزاحم بن معاویہ الضبی راوی مجہول ہے۔ اس کے باوجود امام منذریؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۱۸۲)

٥٧٧ - (١٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۷۷: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی' ان میں غفلت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف کر دے گا۔ (احمد)

٥٧٨ - (١٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْماً فَقَالَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا، كَانَتْ لَهُ نُوْراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا، لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْراً وَلَا بُرْهَاناً وَلَا نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ

وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بنِ خَلَفٍ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۷۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے نماز پر ہمیشگی اختیار کی نماز اس کے لئے روشنی' دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز پر ہمیشگی اختیار نہ کی تو نماز اس کے لیئے روشنی' دلیل اور نجات کا باعث نہ ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ ہو گا (احمد' دارمی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥٧٩ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَا يَرَوْنَ شَيْئاً مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹: عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اس کو غسل کی کیفیت سے آگاہ کیا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا تم روئی وغیرہ کا پھاہا جو کستوری لگایا گیا ہو' اس کو وہاں لگاؤ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا کہ اس کے ساتھ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے (پھر) دریافت کیا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے اس کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس سے کہا' اس کو خون کے نشان کی جگہ پر لگاؤ یعنی شرمگاہ اور جہاں جہاں خون لگا تھا' وہاں خوشبو ملو (بخاری' مسلم)

٥٨٠ - (١٧) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي «أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئاً، وَّإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ. وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّداً؛ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ؛ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۵۸۰: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے وصیت کی ہے کہ تجھے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا ہو گا اگرچہ تیرے (جسم کے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور تو جلایا جائے اور تو فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا پس جو شخص فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے تو اس سے امن و امان ختم ہو گیا اور تو شراب نہ پینا اس لیئے کہ شراب ہر برائی کی چابی ہے (ابن ماجہ)

(۱) بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

(نمازوں کے اوقات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۱ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ، مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ . وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ . وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ ؛ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۸۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظہر(کی نماز) کا وقت جب سورج ڈھل جائے یعنی زوال کا وقت ختم ہوجائے اور(اس وقت تک رہے گا) جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے(یعنی) جب تک عصر کا وقت نہ ہو اور عصر کا وقت اس وقت تک رہے گا جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت (اس وقت تک شروع نہیں ہو گا) جب تک سرخی غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت فجر کے ظاہر ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے(طلوع شمس کے وقت) نماز ادا کرنے سے رک جاؤ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے(مسلم)

وضاحت: عشاء کی نماز کا مستحب وقت رات کے تیسرے حصے تک ہے البتہ جواز کا وقت آدھی رات تک ہے۔ (مرعات جلد۲ صفحہ ۱۸)

۵۸۲ - (۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ لَهٗ: «صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ» - يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ - . فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ

حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ. فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِىْ اَمَرَهُ: «فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ» . فَاَبْرَدَ بِهَا ـ فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا ـ ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ـ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِىْ كَانَ ـ ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَآءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا . ثُمَّ قَالَ: «اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟» . فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۲: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا آپؐ نے اس سے کہ آپ ہمارے ساتھ دو روز نمازیں ادا کریں۔ جب سورج زائل ہوا تو آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اس نے اذان کہی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اس نے ظہر (کی نماز) کی اقامت کہی۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے عصر کی اقامت کہی جب کہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے مغرب کی اقامت کہی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے عشاء کی اقامت کہی جب سرخی غائب ہو گئی۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے فجر کی اقامت کہی جب صبح صادق ظاہر ہوئی لیکن جب دوسرا دن ہوا تو اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کرے چنانچہ اس نے اچھی طرح اس کو ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز کی امامت کرائی جبکہ سورج اونچا تھا' اس کو پہلے دن سے تاخیر سے ادا کیا اور مغرب کی نماز سرخی غائب ہونے سے پہلے ادا کی اور عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصّے کے بعد ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی میں ادا کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تمہاری نمازوں کے اوقات (وہ اوقات ہیں) جو ان اوقات کے درمیان ہیں جن کا تم نے مشاہدہ کیا ہے (مسلم)

وضاحت: پہلے دن اوّل وقت میں نماز کا اہتمام کیا گیا اور دوسرے دن آخری وقت میں نماز ادا کی گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

۵۸۳ ـ (۳) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَّنِىْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى بِىَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ، وَصَلَّى بِىَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَىْءٍ مِّثْلَهُ، وَصَلَّى بِىَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ. وَصَلَّى بِىَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى بِىَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ؛ صَلَّى بِىَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِىَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ، وَصَلَّى بِىَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلَّى بِىَ الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَصَلَّى بِىَ الْفَجْرَ

فَاسْفَرَ. ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیت اللہ کے پاس جرائیلؑ نے دو دن میری امامت کرائی۔ مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا' مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ رکھنے والا (روزہ) افطار کرتا ہے' مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب سرخی غائب ہو گئی اور مجھے صبح کی نماز پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو جرائیلؑ نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا' مجھے عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا' مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار نے (روزہ) افطار کر دیا' عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصّے (کے اختتام) پر ختم کی اور مجھے فجر کی نماز نہایت روشنی میں پڑھائی۔ بعد ازاں جرائیلؑ نے میری جانب التفات کیا اور کہا' اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت آپؐ سے پہلے انبیاء کا ہے اور (نمازوں کے) اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: سورج کا سایہ مختلف شہروں میں مختلف ہوتا ہے جو شہر خطِ استواء کے قریب ہے وہاں سایہ کم ہوتا ہے اور جو شہر استواء سے دور ہوتا ہے وہاں سایہ لمبا ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ ان شہروں میں سے ہے جن میں سایہ کم ہوتا ہے۔ جب دن بہت لمبا ہو اور سورج کعبہ مکرمہ کے عین اوپر ہو تو کعبہ کا سایہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ کعبہ مکرمہ کا وقوع روئے زمین میں بالکل درمیان میں ہے نیز یہ بھی خیال میں رہے کہ پہلے دن میں جرائیلؑ نے جب نماز کا آغاز کیا ہے تو اس میں وقت کا ذکر ہے اور دوسرے دن جرائیلؑ کے نماز پڑھانے سے مقصود نماز کا شروع کرنا نہیں ہے بلکہ نماز سے فارغ ہونا ہے اور وہ اس نماز کا آخری وقت ہے جیسا کہ ذکر ہے کہ عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ دو مثل ہو گیا یعنی یہاں عصر کی نماز کا اختتامی وقت بتایا گیا ہے جب کہ اس کا آغاز ایک مثل سے ہوتا ہے البتہ مغرب کی نماز کا وقت دونوں دنوں میں ایک ہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز کے وقت میں گنجائش نہیں ہے اور حدیث میں یہ وضاحت کہ یہ آپ سے پہلے انبیاءؑ کے اوقات ہیں۔ اس سے مقصود مکمل مشابہت نہیں ہے' مقصود صرف نمازوں کے اوّل و آخر اوقات ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٨٤ - (٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا ، فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ: اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ! فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِىْ، فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ» يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تیسری فصل

۵۸۴: ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن عبدالعزیزؒ نے عصر کی نماز کو (وقت سے) ذرا مؤخر کر دیا۔ عروہؒ نے ان سے کہا' خیال کیجئے بلاشبہ جرائیلؑ نازل ہوئے تھے انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کروائی تھی۔ عُمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے کہا' ہوش سے بات کرو اے عروہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہؒ نے بیان کیا' میں نے بشیر بن ابی مسعودؓ سے سنا اس نے کہا کہ میں نے ابو مسعود سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جرائیلؑ (آسمان سے) نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کرائی۔ میں نے ان کی امامت میں نماز ادا کی (یہ جملہ پانچ مرتبہ دہرایا)

۵۸۵ - (۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِى الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ. ثُمَّ كَتَبَ: اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اَنْ كَانَ الْفَىْءُ ذِرَاعًا، اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ، وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۵۸۵: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے امراء کی جانب خط لکھ کہ میرے نزدیک تمہارے تمام کاموں میں سے زیادہ اہمیت نماز کو ہے جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی اختیار کی اس نے اپنا دین محفوظ کرلیا اور جس شخص نے نماز کو ضائع کر دیا وہ اس کے علاوہ دیگر امور کو زیادہ ضائع کرے گا۔ پھر تحریر کیا کہ ظہر کی نماز ادا کرو جب سایہ ایک ہاتھ کے برابر ہو یہاں تک کہ تم میں سے ہر شخص کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز ادا کرو جب سورج بلند سفید صاف ہو کر سورج غروب ہونے سے پہلے سوا چھ میل یا نو میل کی مسافت طے کرے اور مغرب کی نماز ادا کرو' جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز ادا کرو جب سرخی ہو جائے اور رات کے تیسرے حصّہ تک ادا کرو پس جو شخص عشاء کی نماز سے قبل نیند میں چلا جائے اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو پس صبح کی نماز دا کرو جب ستارے ظاہر ہوں اور ایک دوسرے میں ملے جلے ہوں (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ نافعؒ کی عُمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

(مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۷)

٥٨٦ - (٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ ، وَفِي الشِّتَآءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ !

۵۸۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز پڑھنے کا وقت گرمیوں میں تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک سایہ ہوتا اور سردیوں میں پانچ قدموں سے لے کر سات قدموں تک ہوتا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: گرمیوں میں ظہر کی نماز ادا کرنے کا وقت اس وقت شروع ہو گا جب انسان کا سایہ اس کے تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک ہو اور سردیوں میں اس کا سایہ پانچ قدموں سے لے کر سات قدموں تک ہو یعنی اصلی سایہ اور زائد سایہ دونوں کا مجموعہ یہ ہو (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلَوٰاتِ

فرض نمازیں جلدی (اوّل وقت پر) ادا کرنا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۷ - (۱) وَعَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۷: سیّار بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد' ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میرے والد نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں (بلحاظ اوقات کے) کیسے ادا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا' آپ سخت گرمی والی (یعنی ظہر کی) نماز کو جسے تم پہلی نماز کہتے ہو جب سورج زائل ہو جاتا تو ادا کرتے تھے اور (پھر) عصر کی نماز ادا کرتے' پھر ہم میں سے کوئی شخص جب مدینہ منورہ کے کنارے اپنے گھر میں آتا تو (اس وقت بھی) سورج روشن ہوتا تھا اور مغرب کی نماز کے بارے میں آپؐ نے جو فرمایا' وہ میں بھول گیا ہوں اور آپؐ اچھا جانتے تھے کہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے جسے تم اندھیرے والی نماز کہتے ہو اور آپؐ عشاء کی نماز سے پہلے نیند کرنے اور عشاء کی نماز کے بعد (دُنیوی) باتوں کو مکروہ جانتے تھے اور آپؐ صبح کی نماز کے بعد جب (مقتدیوں کی جانب چہرہ مبارک) پھیرتے تو ہر شخص اپنے قریب والے کو پہچان لیتا تھا اور آپؐ ساٹھ آیات سے سو آیات تک تلاوت فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اگر عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصّہ تک مؤخر ہو جائے اور عشاء کی نماز سے پہلے نیند کرنے کو اچھا نہیں جانتے تھے اور عشاء کے بعد دُنیوی باتوں کو اچھا نہیں جانتے تھے (بخاری' مسلم)

٥٨٨ - (٢) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ: إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸: محمد بن عمرو بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ ظہر(کی نماز) زوال کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے اور عصر(کی نماز) اس حال میں کہ سورج تیز روشنی والا ہوتا اور مغرب (کی نماز) جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء (کی نماز) جب لوگ کثرت کے ساتھ ہوتے تو جلدی ادا کرتے اور جب لوگ کم ہوتے تو تاخیر سے ادا کرتے اور صبح (کی نماز) اندھیرے میں ادا کرتے (بخاری، مسلم)

٥٨٩ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں (ظہر کی نماز) نصفُ النّہار کے بعد ادا کرتے تو ہم گرمی سے بچاؤ اختیار کرتے ہوئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے (بخاری، مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٥٩٠ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔

٥٩١ - (٥) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ «بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضاً، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا».

۵۹۱: اور بخاری کی روایت میں جو ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ نمازِ ظہر کو (ٹھنڈا کرو) اس لئے کہ گرمی کی شِدّت جہنّم کے جوش مارنے سے ہے اور دوزخ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکوہ کیا اس نے کہا، اے میرے پروردگار! میرا بعض بعض کو جلا رہا ہے اللہ نے اس کو دو سانسوں کی اجازت دی۔

ایک سانس (موسم) سرما میں اور دوسری سانس (موسم) گرما میں۔ یہ شدید گرمی ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور یہ شدید ٹھنڈک ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔ (بخاری' مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ شدید گرمی جو تم محسوس کرتے ہو دوزخ کی گرم لُو سے ہے اور شدید سردی جو تم محسوس کرتے ہو وہ اس کی ٹھنڈک سے ہے۔

وضاحت: ظہر کی نماز میں تاخیر کرنے کا سبب یہ ہے کہ گرمی کا زور کم ہو جائے تاکہ نمازی کو مُشقّت نہ ہو دنیا کی شدید ترین گرمی اور شدید ترین سردی دوزخ کی گرمی و سردی کا ایک نمونہ ہے (واللہ اعلم)

۵۹۲ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ، فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے جب کہ سورج اونچا صاف رنگ والا ہوتا۔ عُوالی (بستیوں) کی جانب عصر کی نماز کے بعد جانے والا جب وہاں پہنچتا تو سورج بھی بلند ہوتا تھا اور بعض عُوالی (بستیاں) مدینۃُ الرسول سے چار میل یا اس کے قریب قریب تھیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مدینۃُالرسول سے عوالی بستیوں کی مسافت کے بارے میں بیان امام زہریؒ کا قول ہے (واللہ اعلم)

۵۹۳ - (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ: يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ؛ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلاً». رواه مسلم.

۵۹۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے' وہ بیٹھا رہتا ہے' سورج (کے غروب ہونے) کا انتظار کرتا ہے۔ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے (سر کے) دونوں کناروں کے درمیان ہوتا ہے تو منافق (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعت ادا کرتا ہے ان میں بہت ہی کم اللہ کا ذکر کرتا ہے (مسلم)

وضاحت: بلا عُذر عصر کی نماز میں تاخیر جائز نہیں اور چونکہ شیطان سورج کے طلوع' غروب اور زوال کے وقت سورج کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تاکہ سورج کی عبادت کرنے والوں کی عبادت اس کے لئے ہو۔ حدیث میں منافق کی نماز کو پرندے کے زمین سے دانہ اٹھانے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح پرندہ ٹھونگیں مارتا ہے اسی طرح منافق نماز جلدی جلدی ادا کرتا ہے' اس کی نماز میں اطمینان و اعتدال مفقود ہوتا ہے۔
(واللہ اعلم)

٥٩٤ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر اور مال تباہ و برباد ہو گیا (بخاری' مسلم)

٥٩٥ - (٩) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے عصر کی نماز کو ترک کیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے (بخاری)

٥٩٦ - (١٠) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۶: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پس ہم میں سے ایک شخص جب نماز سے فارغ ہوتا تو وہ اپنے تیروں کے گرنے کے مقام کو دیکھتا تھا (بخاری' مسلم)

٥٩٧ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز سرخی غائب ہونے کے بعد رات کو تیسرے حصّہ تک ادا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

٥٩٨ - (١٢) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے۔ عورتیں (آپؐ کے ساتھ نماز ادا کر کے) واپس جاتیں' وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: فجر کی نماز اندھیرے میں ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد بھی یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ جو عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی ہیں کون ہیں۔ مثلاً وہ زینب ہے یا اُمِّ سَلَمَہ ہے یا خَولہ ہے وغیرہ۔

۵۹۹ - (۱۳) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا؛ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى. قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۹: قتادہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کا کھانا کھایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ادائیگی کے لئے اٹھے۔ آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقت تھا؟ انہوں نے بتایا' بس اتنا وقت کہ کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کر پائے (بخاری)

۶۰۰ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ - أَوْ قَالَ: يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا - ؟ قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ؛ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا اور فرمایا' تیرا کیا حال ہو گا جب تجھ پر ایسے حاکم مسلّط ہوں گے جو نماز تاخیر سے ادا کریں گے گویا کہ وہ نماز کو مردار کی شکل میں پیش کریں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' نماز وقت پر ادا کرنا' اگر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پھر ادا کرنا وہ تیری نفل نماز ہو گی (مسلم)

۶۰۱ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ. وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت کو ادا کر لیا اس نے صبح کی نماز کو ادا کر لیا اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو ادا کر لیا۔ اس نے عصر (کی نماز) کو ادا کر لیا۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: ارادتاً" نماز کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں البتہ اگر عذر لاحق ہو گیا یا بھول ہو گئی تو یہ حکم اس کے لئے ہے (واللہ اعلم)

٦٠٢ - (١٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ. وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرلے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی نماز مکمل کرے اور جب سورج کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز سے ایک رکعت ادا کرلے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے (بخاری)

٦٠٣ - (١٧) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، اَوْنَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نماز (ادا کرنا) بھول جائے یا سو جائے اس کا کفّارہ یہ ہے کہ جب اس کو یاد آئے تو ادا کرے اور ایک روایت میں ہے بس اس کا کفّارہ یہی ہے (بخاری' مسلم)

٦٠٤ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ؛ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ. فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا؛ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ﴾» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نیند میں کوئی کوتاہی نہیں' گناہ تو بیداری میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز بھول جائے یا سو جائے تو جب اسے نماز یاد آئے تو نماز ادا کرے۔ ارشادِ ربّانی ہے "نماز ادا کرو جس وقت میری یاد آئے" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٠٥ - (١٩) **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلَاةُ اِذَا اَتَتْ ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفْوًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے علی! تین کام (اہم) ہیں ان میں تاخیر نہ کرنا۔ نماز جب اس کا وقت آجائے' جنازہ جب حاضر ہو جائے اور وہ عورت جو بلا خاوند ہے جب تو اس کا جوڑ پائے (ترمذی)

وضاحت: معنیٰ کے لحاظ سے حدیث صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۹۲)

٦٠٦ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز کا اول وقت اللہ کی رضا (کا موجب) ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و کرم کا (موجب) ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یعقوب بن ولید راوی منکرُ الحدیث ہے اس لئے حدیث ساقطُ الاعتبار ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۹۲)

٦٠٧ - (٢١) وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۶۰۷: اُمِّ فروۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اوّل وقت نماز ادا کرنا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)
امام ترمذی رحمۃُ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن عُمر عُمری (راوی) سے ہی منقول ہے جب کہ یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث شواہد کی بناء پر صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۹۳۔ ۱۹۲)

٦٠٨ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اس کے آخری وقت پر دو بار ادا نہیں کی یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو فوت کرلیا (ترمذی)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک بار آخری وقت میں تمام نمازیں ادا کیں۔ جب ایک شخص نے آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تم یہاں ہمارے پاس رہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تعلیم دینے کے لئے دوسرے روز تمام نمازیں آخری وقت میں ادا کیں (واللہ اعلم)

٦٠٩ - (٢٣) **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ - اَوْ قَالَ: عَلَی الْفِطْرَةِ - مَا لَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۰۹: ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمیشہ میری امت خیر پر رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک کہ مغرب کی نماز کو ستاروں کے ظاہر ہونے تک موخر نہیں کرے گی (ابوداؤد)

٦١٠ - (٢٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ

۶۱۰: نیز اس حدیث کو امام دارمیؒ نے عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

٦١١ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۶۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمّت پر مُشقّت ڈالوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو رات کے ثلث یا آدھی رات تک تاخیر سے ادا کرتے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٦١٢ - (٢٦) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ، وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۱۲: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس (عشاء کی) نماز کو تاخیر سے ادا کرو بلاشبہ تمہیں اس نماز کی وجہ سے دیگر اُمّتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی اُمّت نے یہ نماز ادا نہیں کی (ابوداؤد)

٦١٣ - (٢٧) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُصَلِّیْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْ

دَاوٗدَ، وَالدَّارَمِیُّ

۶۱۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے وقت کا مجھے خوب علم ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند کے غروب ہونے کے وقت ادا کرتے تھے۔ (ابوداؤد' دارمی)

٦١٤ - (٢٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ ، فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارَمِيُّ. وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَآئِيِّ: «فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ».

۶۱۴: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فجر کی نماز روشن کر کے ادا کرو' اس لئے کہ فجر کو روشن کرنے میں ثواب زیادہ ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی) اور نسائی میں یہ الفاظ کہ "اس کا ثواب زیادہ ہے" نہیں ہیں۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور قرأت طویل ہو اور نماز اس وقت ختم کی جائے جب روشنی ہو جائے تاہم اندھیرے میں شروع کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جب فجر کے طلوع ہونے کا یقین ہو جائے تو تب نماز کا آغاز کیا جائے۔ اگر یہ نماز صحیح وقت پر ادا ہو تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٥ - (٢٩) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ، فَنَاْكُلُ لَحْماً نَضِيْجاً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۱۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کرتے پھر ہم اونٹنی ذبح کرتے' اس (کے گوشت) کو دس حصّوں میں تقسیم کرتے پھر اس کو پکایا جاتا ہم سورج غروب ہونے سے پہلے بھنا ہوا گوشت کھالیتے تھے (بخاری' مسلم)

٦١٦ - (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ. فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ، فَلَا نَدْرِيْ: اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: «اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ

دِيْنٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِىْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ». ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم مسجد میں تھے۔ عشاء کی نماز (ادا کرنے) کے لئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے آنے) کے انتظار میں تھے۔ آپ ہمارے ہاں آئے جب رات کا تیسرا حصّہ گزر گیا تھا یا اس کے بعد (آئے) ہم نہیں جانتے کہ آپ کے اہلِ خانہ نے کسی چیز میں آپ کو مشغول رکھا یا اس کے علاوہ کوئی اور سبب تھا (کہ آپ اصل وقت پر تشریف نہ لائے) جب آپؐ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا' تم ایسی نماز کے انتظار میں ہو کہ تمہارے سوا (کوئی دوسرے) دین والے اس کے انتظار میں نہیں ہیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اس قدر تاخیر سے میری اُمّت پر بوجھ ہو گا تو میں انہیں ہمیشہ اس وقت نماز پڑھاتا پھر آپؐ نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے نماز کی تکبیر کہی اور آپؐ نے نماز پڑھی (مسلم)

۶۱۷ - (۳۱) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ نَحْواً مِّنْ صَلَاتِكُمْ ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئاً، وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں کے (اوقات کے) مطابق نمازیں ادا کرتے البتہ عشاء کی نماز تمہاری نماز کے وقت سے ذرا تاخیر سے ادا کرتے اور (جب آپؐ امام ہوتے) نماز میں تخفیف کرتے (مسلم)

۶۱۸ - (۳۲) **وَعَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: «خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ»، فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا ، فَقَالَ: «اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِىْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ، لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَالنَّسَائِىُّ.

۶۱۸: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب آپؐ تشریف لائے تو قریباً" رات آدھی ہو چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی جگہوں پر رہو چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر رہے۔ آپؐ نے فرمایا' (اس مسجد کے علاوہ) لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور اپنی خواب گاہوں میں جا چکے ہیں اور تم نماز میں ہی رہے ہو' جب تک تم نماز کے انتظار میں رہے ہو اور اگر کمزور انسان کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیتا (ابوداؤد' نسائی)

۶۱۹ ـ (۳۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ تَعْجِيْلاً لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلاً لِّلْعَصْرِ مِنْهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۱۹: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے جلدی ادا کرتے تھے اور تم عصر کی نماز ان سے جلدی ادا کرتے ہو (احمد' ترمذی)

وضاحت: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مخاطب بظاہر صحابہ کرامؓ نہیں ہیں اس لئے کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔ اُمِّ سَلَمہؓ کا مقصد یہ ہے کہ جس قدر ظہر کی نماز میں اس کے اپنے وقت کے لحاظ سے تعجیل چاہئے اس قدر عصر کی نماز میں اس کے اپنے وقت کے لحاظ تعجیل نہیں چاہئے وگرنہ ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے۔ البتہ حدیث اپنے مفہوم کے لحاظ سے مبہم ہے اس لئے کہ اجمالی الفاظ میں سے کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ اس قسم کی مبہم حدیث کے بالمقابل بہت سی صحیح احادیث ثابت ہیں جن سے عصر کی نماز کا اول وقت میں ادا کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۹)

۶۲۰ ـ (۳۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۶۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے اور جب سردی ہوتی تو ظہر کی نماز جلدی سے ادا کرتے (نسائی)

۶۲۱ ـ (۳۵) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَآءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَآءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُصَلِّيْ مَعَهُمْ؛ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۲۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا اور فرمایا' میرے بعد تم پر امراء مسلّط ہوں گے ان کے لئے وقت پر نمازوں کی ادائیگی سے چند امور رکاوٹ ہوں گے یہاں تک کہ (نمازوں کے) اوقات نہیں رہیں گے پس تم (اصل) اوقات پر نمازیں ادا کرو۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسولؐ! کیا میں ان کے ساتھ نماز ادا کروں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (ابوداؤد)

۶۲۲ ـ (۳۶) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، فَهِيَ لَكُمْ، وَهِيَ عَلَيْهِمْ؛ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوا الْقِبْلَةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۶۲۲: قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے بعد تم پر ایسے امراء (امیر) بنیں گے جو نمازیں تاخیر سے پڑھائیں گے۔ تمہاری نمازیں تمہارے لئے (نفع دینے والی) ہوں گی اور ان کی نمازیں انکے لئے (نقصان دہ) ہوں گی پس تم ان کی امامت میں نماز ادا کرو جب تک وہ قبلہ کی جانب (رخ کرکے) نماز ادا کرتے رہیں (ابوداؤد)

۶۲۳ - (۳۷) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِي بْنِ الْخَيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ ، فَقَالَ: اِنَّكَ اِمَامُ عَامَةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى، وَيُصَلِّىْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۶۲۳: عبید اللہ بن عَدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عُثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جب کہ وہ محصور تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ مسلمانوں کے امام ہیں اور آپ پر ایسی (مصیبت) نازل ہو چکی ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں اور ہماری امامت اس فتنے کا قائد کرا رہا ہے اور ہم اس کی امامت میں نماز ادا کرنے میں حرج محسوس کرتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا' لوگوں کے تمام اعمال سے زیادہ بہتر عمل نماز ہے جب لوگ نیک عمل کریں تو آپ ان کے ساتھ شریک ہوں اور جب وہ برے کام کریں تو انکے برے کاموں سے کنارہ کش رہو (بخاری)

(۳) بَابُ فَضِیْلَةِ الصَّلٰوٰاتِ

(نمازوں کے فضائل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٢٤ - (١) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۲۴: عُمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ شخص جس نے طلوعِ شمس سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نماز ادا کی وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ اس سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے (مسلم)

٦٢٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنّت میں داخل ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ٹھنڈی نمازوں سے مقصود فجر اور عصر کی نماز ہے اس لئے کہ وہ ٹھنڈے اوقات میں ادا کی جاتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

٦٢٦ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ - : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں یکے بعد دیگرے رات دن میں فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جو تم میں ہوتے ہیں آسمانوں کی جانب چڑھتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے (حالانکہ اللہ پاک ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ جواب دیں گے' ہم نے انہیں چھوڑا جب وہ نماز ادا کر رہے تھے اور ہم ان کے ہاں آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے (بخاری' مسلم)

٦٢٧ - (٤) **وَعَنْ** جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ؛ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ.

۶۲۷: جُندب قَسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ پس تم ہرگز ایسا کام نہ کرنا جس کی وجہ سے اللہ تم سے اپنے ذمہ کا حساب مانگے (یعنی نمازی کو کوئی نقصان نہ پہنچانا) اللہ اپنے ذمّہ کا جس سے حساب مانگے گا اس کو پکڑے گا پھر اسے چہرے کے بل دوزخ کی آگ میں گرا دے گا (مسلم) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں لفظ "قَسری" کے بجائے "قُشَیری" ہے۔

٦٢٨ - (٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ، لَاسْتَهَمُوْا؛ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ، لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ؛ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (خیر و برکت) ہے تو پھر وہ اذان اور پہلی صف کو قُرعہ اندازی کے علاوہ حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں گے اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا خیر وبرکت ہے تو ان دونوں نمازوں میں حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے (بخاری' مسلم)

٦٢٩ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ صَلَاةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بوجھل کوئی نماز نہیں ہے۔ اگر انہیں ان دونوں (نمازوں) کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ گھسٹ کر آنا پڑے (بخاری، مسلم)

٦٣٠ - (٧) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ؛ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ؛ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۰: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے عشاء (کی نماز) باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس شخص نے صبح (کی نماز) باجماعت ادا کی گویا اس نے تمام رات قیام کیا (مسلم)

٦٣١ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ» قَالَ: «وَتَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ».

۶۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیہاتی تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ آپ نے فرمایا کہ دیہاتی مغرب (کی نماز) کا نام عشاء رکھتے ہیں۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اس نماز کا نام "مغرب" مسمّٰی کے لحاظ سے ہے اور اگر عشاء نام رکھو گے جیسا کہ دیہاتی اس کو عشاء کہتے ہیں تو وہ تم پر غالب آجائیں گے اور عشاء کی نماز کے ساتھ التباس ہو جائے گا لیکن صحیح حدیث میں مغرب کی نماز کا نام عشاءِ اُولیٰ اور عشاء کی نماز کا نام عشاءِ اخریٰ موجود ہے اس لئے نام کی حد تک التباس کو ختم کرنے کے لئے اس کا نام مغرب رکھا گیا (واللہ اعلم)

٦٣٢ - (٩) وَقَالَ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ. فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۲: اور آپ نے فرمایا تمہاری نماز عشاء کے نام پر دیہاتی غالب نہ آئیں اس لئے کہ اللہ کی کتاب میں اس کا نام عشاء ہے (دیہاتی عشاء کا نام اس لئے عتمہ رکھتے ہیں) کہ وہ اونٹنیوں کا دودھ غروبِ شفق کے بعد اندھیرے میں دوہتے ہیں (اور اس وقت کو عتمہ کہتے ہیں) (مسلم)

٦٣٣ - (١٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «حَبَسُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى: صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۶۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا' انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا کرنے سے روک لیا اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٦٣٤ - (١١) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۶۳۴: ابنِ مسعود اور سَمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے (ترمذی)

٦٣٥ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً﴾، قَالَ: «تَشْهَدُهٗ مَلَآئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ فجر کی نماز کی قرات میں حاضری ہوتی ہے" کے بارے میں فرمایا کہ اس قرأت میں رات اور دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٣٦ - (١٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: اَلصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الظُّهْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقاً

تیسری فصل

۶۳۶: زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وسطیٰ کی نماز سے مراد ظہر کی نماز ہے امام مالکؒ نے زید رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذیؒ نے دونوں سے معلق بیان کیا ہے۔

٦٣٧ - (١٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلَاةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا. فَنَزَلَتْ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا

صَلَاتَیْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۶۳۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز شدید گرمی میں (زوال کے بعد) ادا کرتے تھے اور آپؐ کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر اس نماز سے زیادہ دشوار ہو پس یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "تم سب نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی" آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اس سے پہلے اور بعد دو نمازیں ہیں (احمد' ابوداؤد)

٦٣٨ - (١٥) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ: الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الصُّبْحِ . رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ .

۶۳۸: مالک رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے (مؤطا)

وضاحت: صحیح قول یہی ہے کہ صلاۃِ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے (واللہ اعلم)

٦٣٩ - (١٦) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقاً .

۶۳۹: نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ابنِ عباس اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہم سے معلّق روایت کیا ہے۔

٦٤٠ - (١٧) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ غَدَا اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ، وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

۶۴۰: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے صبح سویرے گیا تو وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو شخص صبح سویرے بازار گیا وہ ابلیس کا جھنڈا اٹھا کر گیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیس بن میمون بصری راوی منکرُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۲۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۱)

(٤) بَابُ الْأَذَانِ

(اذان کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٤١ - (١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ، وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ. قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ. فَقَالَ: اِلَّا الْاِقَامَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگ (جلانے) اور ناقوس (بجانے) کا ذکر کیا تو دوسرے صحابہ کرامؓ نے یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا پس بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار کہے۔

اسمٰعیل راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی ہے' انہوں نے کہا' البتہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ" کے کلمات دو بار ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مدینۃُ الرسول میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا تو نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا طریقہ کار اختیار کرنے پر مشورہ کیا گیا۔ بعض کی رائے تھے کہ آگ جلائی جائے۔ بعض نے کہا کہ ناقوس بجایا جائے۔ جب کہ بعض نے کہا کہ سینگ بجایا جائے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آراء سنیں اور فرمایا' آگ مجوسی جلاتے ہیں اور سینگ یہودی بجاتے ہیں جب کہ ناقوس عیسائی بجاتے ہیں۔ اس لیئے یہ تینوں آراء صحیح نہیں ہیں۔ کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ عبداللہ بن زید بن عبدِ ربّہٖ نے اذان کے کلمات کے بارے میں اپنا خواب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے ان کے خواب کو صحیح قرار دیتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کلمات کے ساتھ اذان کہا کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کے کلمات بھی انہیں بتائے (واللہ اعلم)

٦٤٢ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ. فَقَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ . لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۴۲: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس مجھ پر اذان کے کلمات کا القاء کیا۔ آپؐ نے فرمایا (اذان ان الفاظ کے ساتھ) کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر دوبار **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٤٣ - (٣) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً ؛ غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل

۶۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں اذان کے کلمات دو، دو بار تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار تھے البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ (دو بار) کہتے (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

٦٤٤ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ، وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً . رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۶۴۴: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات کی تعلیم دی (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابنِ ماجہ)

٦٤٥ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ ، قَالَ : فَمَسَحَ مُقَدَّمَ

رَأْسِهِ . قَالَ: «تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ . ثُمَّ تَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ . ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. فَاِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ، قُلْتَ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۶۴۵: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ بتائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس کے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرا۔ آپؐ نے فرمایا (اذان یوں) کہہ ' **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ'** ان کلمات کو بلند آواز سے ادا کر بعد ازاں تو کہہ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ان کلمات کو قدرے آہستہ آواز کے ساتھ ادا کر بعد ازاں شہادتین کے کلمات بلند آواز سے کہہ **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (اس کے بعد کہہ **حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ' حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'** اگر صبح کی نماز کی اذان ہو تو **اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** دو مرتبہ کہہ (پھر آخر میں) **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے کلمات کہہ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ کثرتِ طرق کی وجہ سے یہ صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

٦٤٦ - (٦) **وَعَنْ** بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

۶۴۶: بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ فجر کی نماز (کی اذان) کے علاوہ کسی دوسری (نماز کی) اذان میں "**اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ**" کے کلمات نہ کہنا (ترمذی' ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ابو اسرائیل راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے (البتہ حدیث کا معنیٰ صحیح ہے)

٦٤٧ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ: «اِذَا اَذَّنْتَ

فَتَرَسَّلْ ، وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْذُرْ ، وَاجْعَلْ مَا بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ اَكْلِهِ ، وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ ، وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ، وَلَا تَقُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْنِيْ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَقَالَ : لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ ، وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ .

۶۴۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو (اس کے کلمات) ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو تکبیر کہے تو (اس کے کلمات) جلدی جلدی ادا کر نیز اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے اور پانی پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔ جب تک تم مجھے نہ دیکھ لیا کرو نہ کھڑے ہوا کرو (ترمذی)

امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو عبدالمنعم راوی سے جانتے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا یہ جملہ کہ "جب تک مجھے نہ دیکھ لیا کرو نہ کھڑے ہوا کرو۔" صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۲ صفحہ ۲۰۴)

۶۴۸ - (۸) **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اَنْ اُذِّنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ» فَاَذَّنْتُ . فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ ، وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۶۴۸: زیاد بن حارث صُدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فجر کی نماز کے لئے اذان کہوں چنانچہ میں نے اذان کہی تو بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صُداء (قبیلہ) کے فرد نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۱۸۳۰' الضعفاء الصغیر ۵۰۴' المجروحین جلد۲ صفحہ ۱۳۶' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۶۲۸' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۵۰۹' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۴۹ - (۹) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلَاةِ ، وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْماً فِيْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَرْناً مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ . فَقَالَ عُمَرُ : اَوَلَا

تَبْعَثُوْنَ رَجُلاً يُّنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۴۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب (مکّہ سے ہجرت کرکے) مدینۃُ الرسول آئے تو (مسجد میں) جمع ہو جایا کرتے اور وقت کا اندازہ کیا کرتے تھے اور نماز کی منادی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ ایک دن اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ بعض نے کہا کہ عیسائیوں کی طرح ناقوس کا انتظام کرو اور بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سینگ کا انتظام کرو۔ عُمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم ایک شخص کو نماز (کی منادی کرنے) کے لئے کیوں نہیں بھیجتے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے بلال! اٹھو اور باجماعت نماز کے لئے منادی کرو (بخاری' مسلم)

٦٥٠ - (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ، طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْساً فِيْ يَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ قُلْتُ: نَدْعُوْ بِهٖ إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: بَلٰى. قَالَ: فَقَالَ: تَقُوْلُ: اَللهُ أَكْبَرُ، إِلٰى آخِرِهٖ، وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ، أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ. فَقَالَ: «إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ، فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتاً مِّنْكَ». فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ، فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ. قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ؛ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ.

۶۵۰: عبداللہ بن زید بن عبدِ ربہٖؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے اسے بجایا جائے۔ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ناقوس اُٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے (اس سے) کہا' اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کرنا پسند کرو گے؟ اس نے دریافت کیا' تم اس کو لے کر کیا کرو گے؟ میں نے کہا' ہم اس کے ذریعہ نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے مشورہ دیا' کیا میں تجھے اس سے بہتر سے مطلع نہ کروں؟ میں نے کہا' ضرور! اس نے کہا کہ تو اللہ اکبر کہہ (اذان کے آخری کلمات تک ذکر کیا) اور اسی طرح کیفیت کے لحاظ سے اقامت (کے الفاظ) کو بیان

کیا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ سے اپنا خواب بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ انشاء اللہ یہ خواب سچّا ہے۔ تم بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو کلمات تمہیں معلوم ہوئے ہیں ان سے اسے آگاہ کرو۔ وہ ان کلمات کے ساتھ اذان کہے' اس کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے۔ چنانچہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو۔ میں اسے اذان کے کلمات سے آگاہ کر رہا تھا اور وہ اذان کہہ رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ نے جب اذان کے کلمات سنے تو وہ اپنے گھر پر تھے وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس کو دکھایا گیا ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ہی کی تعریف ہے (ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے اقامت کا ذکر نہیں کیا اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ناقوس کے واقعہ کی وضاحت نہیں ہے۔

٦٥١ - (١١) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ، اَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۶۵۱: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں صبح کی نماز (ادا کرنے) کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نکلا۔ آپؐ جس کے قریب سے گزرتے اس کو نماز کے لئے بلاتے یا اس کے پاؤں کو ہلاتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو الفضل راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۶)

٦٥٢ - (١٢) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَوَجَدَهُ نَائِمًا. فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّا .

۶۵۲: امام مالک رحمہُ اللہ کو یہ بات پہنچی کہ مؤذن عُمر رضی اللہ عنہ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع دینے آیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں چنانچہ آپ نے "**اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ**" کہا۔ عُمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں شامل کرے (مؤطا)

وضاحت: یہ روایت مُعضَل اور مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۶)

٦٥٣ - (١٣) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ: «اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۶۵۳: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن عمّار بن سعد نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اس نے اس کے دادا سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے اور کہا' اس سے تیری آواز بلند ہو گی(ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس لئے کہ سعد کی اولاد کے سلسلہ میں ضعف ہے۔ کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی جو حدیث ابو جُحیفہؓ سے مروی ہے وہ صحیح ہے (مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدّین البانی جلدا صفحہ ۲۰۶)

(٥) بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

(اذان اور مؤذن (کے کلمات) کا جواب دینے کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٥٤ - (١) **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۵۴: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے روز اذان کہنے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ لمبی ہوں گی (مسلم)

٦٥٥ - (٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ، اَقْبَلَ ، حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ ، يَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ: كَمْ صَلّٰى؟». متفق عليه.

۶۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان "گوز" مارتا ہوا اذان کی جگہ سے بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان (کے کلمات) نہ سن سکے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو شیطان(وسوسہ ڈالنے) آتا ہے اور جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر اختتام پذیر ہوتی ہے تو آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے (اسے) کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کرو جو باتیں اس کے خیال و گمان میں بھی نہ تھیں یہاں تک کہ انسان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اسے کچھ علم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی رکعات نماز ادا کی ہے(بخاری' مسلم)

٦٥٦ - (٣) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ؛ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۵۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موذن کی آواز کی انتہا کو جب جن' انسان اور دوسری چیزیں سنتی ہیں تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی (بخاری)

٦٥٧ - (٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ؛ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ؛ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ». رواه مسلم.

۶۵۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اس کی وجہ سے اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر تم میرے لئے اللہ سے وسیلہ طلب کرو (یاد رکھو) وسیلہ جنّت میں ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے جب کہ میں پُر اُمید ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی (مسلم)

٦٥٨ - (٥) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ؛ فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ؛ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۵۸: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب موذن **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کے کلمات کہے تو تم سب **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہو پھر وہ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہے تو تم سب **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہو پھر وہ **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کے کلمات کہے تو تم سب **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہو پھر وہ **حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ** کے کلمات کہے تو تم سب **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کہو پھر وہ **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے کلمات کہے تو تم سب **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کہو پھر وہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ**' کہے تو تم سب **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہو۔ پھر وہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہے تو تم سب **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہو جس نے ان کلمات کا جواب دیا وہ جنّت میں داخل ہوا (مسلم)

٦٥٩ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ؛ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۶۵۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اذان سن کر دل سے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! اس دعوتِ توحید کے رب! جو کامل مکمل ہے اور قائم کی جانے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود میں کھڑا کرنا جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے" تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گی (بخاری)

وضاحت: اذان کے بعد دُعا میں "**اَلدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ**" کے کلمات اگرچہ عوامُ النّاس میں مشہور ہیں لیکن صحیح روایات میں ان کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

٦٦٠ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغِيْرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ اَذَاناً اَمْسَكَ، وَإِلاَّ اَغَارَ . فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَى الْفِطْرَةِ». ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ». فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے وقت حملہ کا حکم دیتے۔ آپؐ اذان (سننے) کی جانب کان لگاتے۔ اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو حملہ کرنے سے رک جاتے ورنہ حملہ کا حکم دیتے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک شخص سے سنا' اس نے کہا' **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ**' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو فطرت پر ہے پھر اس نے کہا' **اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ**' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو دوزخ سے بری ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی جانب نظریں اٹھائیں تو وہ مؤذن بکریوں کا چرواہا تھا (مسلم)

٦٦١ - (٨) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً، وبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۶۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے

رسول ہیں۔ میں اللہ کی ربوبیّت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کو دین اختیار کرنے پر راضی ہوں" تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (مسلم)

٦٦٢ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ»، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۶۲: عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر ازان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے ہر ازان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے بعدازاں تیسری مرتبہ فرمایا۔ جو چاہے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نمازِ مغرب کی ازان اور تکبیر کے درمیان بھی دو رکعت سُنّت ادا کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ مغرب کی ازان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت سُنّت ادا کرتے تھے' منع پر کوئی دلیل نہیں ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٦٣ - (١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ. اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالشَّافِعِيُّ ، وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ» .

دوسری فصل

۶۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام (مقتدیوں کی نماز کا) ذِمّہ دار ہے اور ازان کہنے والا (اوقاتِ نماز کا) امین ہے۔ اے اللہ! اماموں کی راہنمائی فرما اور ازان کہنے والوں کو معاف فرما (احمد' ابوداوٗد' ترمذی' شافعی) اور شافعی کی دوسری روایت میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٦٦٤ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا ؛ كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۶۶۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سات سال حصولِ ثواب کے لئے ازان کہی تو اس کے لئے دوزخ سے برأت ثبت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی ضعیف ترین ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۲۰۴۳' تہذیبُ الکمال جلد۴ صفحہ ۴۶۵' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۷۹ مرعات جلد۲ صفحہ ۱۰۳)

٦٦٥ - (١٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّيْ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

٦٦٥: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا پروردگار اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی بلندی پر چراتا ہے' وہ نماز کی اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ عزّوجل فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو نماز (ادا کرنے) کے لیئے اذان اور تکبیر (کے کلمات) کہتا ہے' مجھ سے ڈرتا ہے' بلاشبہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے اور اس کو جنّت میں داخل کر دیا ہے۔
(ابوداؤد' نسائی)

٦٦٦ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ [تَعَالٰى] وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُّنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٦٦٦: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تین شخص کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے وہ شخص جس نے اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اور وہ شخص جو کسی قوم کا امام بنا اور وہ اس کی امامت پر خوش ہے اور وہ شخص جو دن رات میں پانچوں نمازوں کی اذان کہتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالیقظان عثمان بن عُمیر بجلی کوفی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۲ صفحہ ۱۰۵)

٦٦٧ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ، وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ. وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلَاةً، وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: «كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ»، وَقَالَ: «وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى».

٦٦٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مؤذن کی آواز کے پہنچنے کی حد تک اس کے لئے مغفرت ثبت ہو جاتی ہے اور سب تر اور خشک چیزیں اس کے لیئے گواہی دیں گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کو پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور امام نسائیؒ نے اس کے قول "سب تر اور خشک

چیزوں" تک ذکر کیا ہے' نیز امام نسائیؒ نے ذکر کیا ہے کہ مؤذن کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا جنہوں نے نماز ادا کی۔

٦٦٨ - (١٥) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ. قَالَ: «اَنْتَ اِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهِ اَجْرًا» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۶۶۸: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قوم کا امام متعیّن فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' تو ان کا امام ہے اور ان میں زیادہ کمزور انسان کا خیال رکھنا اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اپنی اذان پر اُجرت وصول نہ کرے(احمد' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی امامت کا عہدہ طلب کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے۔ "**وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا**" (ترجمہ) "ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔" البتہ حکومت کا عہدہ طلب کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

٦٦٩ - (١٦) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ: «اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ؛ فَاغْفِرْ لِیْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِی «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۶۶۹: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ میں نماز مغرب کی اذان کے بعد (یہ کلمات) کہوں' (جس کا ترجمہ ہے) " اے اللہ! یہ اعلان تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا ہے اور تیری اذان کہنے والوں کی آوازیں ہیں' مجھے معاف فرما۔" (ابوداؤد' بیہقی فی الدّعواتِ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوکثیر راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدّین البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۲)

٦٧٠ - (١٧) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ، فَلَمَّا اَنْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا». وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ: كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۷۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ سے روایت ہے کہ بلالؓ نے تکبیر کہنی شروع کی۔ جب انہوں نے "**قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ**" کے کلمات کہے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "**اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا**" (ترجمہ) " اللہ اس کو قائم و دائم رکھے" کے کلمات فرمائے اور باقی اقامت کے

کلمات کا جواب اذان کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح کہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلّم فیہ ہے۔ چونکہ حدیث کی سند ضعیف ہے اس لیئے اقامت سننے والوں کو اقامت کے کلمات تو کہنے چاہیئے جب کہ **اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا** کے کلمات نہ کہے جائیں۔ ان کلمات کے کہنے کا رواج ہو چکا ہے اس کو ختم کیا جائے (مرعات جلد۲ صفحہ ۱۰۸)

٦٧١ - (١٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اذان اور تکبیر کے درمیان کی گئی دعا رَد نہیں ہوتی (ابوداؤد' ترمذی)

٦٧٢ - (١٩) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ: - أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ - الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ ، وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَتَحْتَ الْمَطَرِ» ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَتَحْتَ الْمَطَرِ» .

۶۷۲: سَہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو دعائیں رَد نہیں ہوتیں یا بہت کم رَد ہوتی ہیں۔ اذان کے وقت کی دعا اور لڑائی کے وقت کی دعا کہ جب بعض لوگ بعض کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں ہے اور جب بارش برس رہی ہو (ابوداؤد' دارمی) البتہ امام دارمیؒ نے بارش برسنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے البتہ بارش والا جملہ ضعیف ہے' اس کی سند مجہول راوی ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۲)

٦٧٣ - (٢٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۶۷۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اذان کہنے والوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بھی وہی کلمات کہو جو کلمات انہوں نے کہے ہیں۔ جب تم (اذان کے کلمات کہنے سے) فارغ ہو جاؤ تو (اللہ سے) سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٧٤ - (٢١) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ». قَالَ الرَّاوِىْ: وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ: عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِيْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۶۷۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو وہ رَوحاء (مقام) میں پہنچ جاتا ہے (حدیث کے راوی جابرؓ کہتے ہیں کہ) رَوحاء مقام مدینۃ الرسول سے چھتیس میل کی مسافت پر واقع ہے (مسلم)

٦٧٥ - (٢٢) **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: اِنِّىْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ، اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ. حَتّٰى اِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۷۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں معاویہؓ کے پاس تھا جب ان کے مؤذن نے اذان کے کلمات کہے۔ معاویہؓ نے مؤذن کے کلمات دہرائے۔ جب مؤذن "**حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ**" کے کلمات پر پہنچا تو انہوں نے "**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**" کے کلمات کہے جب مؤذن نے "**حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ**" کے کلمات کہے تو انہوں نے "**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ**" کے کلمات کہے اور ان کلمات کے بعد وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے تھے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس کا حکم دیا ہے (احمد)

وضاحت: مسند احمد یا کسی دوسری کتاب میں "**اَلْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ**" کے الفاظ کا اضافہ موجود نہیں۔ مشکوٰۃ میں غلطی سے یہ درج ہوتا آرہا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۳)

٦٧٦ - (٢٣) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِىْ، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ النَّسَائِىُّ.

۶۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں تھے۔ بلالؓ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جس شخص نے یہ کلمات خلوص کے ساتھ کہے وہ جنّت میں داخل ہو گا (نسائی)

٦٧٧ - (٢٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ: «وَأَنَا وَأَنَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان کہنے والے سے شہادتین کے کلمات سنتے تو آپ' فرماتے میں (بھی) اور میں (بھی گواہی دیتا ہوں) (ابوداؤد)

٦٧٨ - (٢٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۶۷۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بارہ سال اذان کہی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور اس کے (صرف) اذان کہنے کی وجہ سے روزانہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کی وجہ سے تین نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے لیکن حدیث کا ایک دوسرا طریق جو نافعؒ عنِ ابنِ عمرؓ سے ہے' اس کی سند صحیح ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۴۰ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۴)

٦٧٩ - (٢٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۶۷۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مغرب کی اذان کے وقت دُعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے (بیہقی الدّعواتُ الکبیر)

(٦) بَابٌ [تَأْخِيرُ الْاَذَانِ]

(اذان کو اوّل وقت سے مؤخر کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٨٠ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ»، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى، لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ: اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۸۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلال رات کے وقت اذان کہے تو تم اس کے بعد (کھانا) کھاؤ اور (پانی) پیو یہاں تک کہ ابنِ اُمِّ مکتومؓ اذان کہے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابنِ اُمِّ مکتومؓ نابینا انسان تھے' وہ اس وقت اذان کہتے جب ان سے کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے' صبح ہو گئی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ظاہر ہے کہ اذان کی مشروعیّت اس لیئے ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن اس حدیث میں فجر سے پہلے اذان کا ذکر لوگوں کو نماز کی جانب بلانے کے لیئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ جو لوگ نوافل ادا کر رہے ہیں وہ آرام کریں اور جو لوگ نیند میں ہیں وہ بیدار ہوں جیساکہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے البتہ فجر سے پہلے کی اذان کو رمضانُ المبارک کے لیئے خاص کرنے کی کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ صحابہ کرامؓ رمضانُ المبارک کے علاوہ بھی کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھتے تھے اور تہجّد پڑھا کرتے تھے اس لئے اس اذان کو مشروع کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

٦٨١ - (٢) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ؛ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرَ فِي الْاُفُقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ.

۶۸۱: سَمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلالؓ کی اذان اور فجر کاذب تمہیں سحری کھنے سے نہ روکے البتہ وہ فجر جو آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہے روکے گی (مسلم) الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٦٨٢ - (٣) **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ، فَقَالَ: «إِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۸۲: مالک بن حُویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی (ہم دونوں) آئے۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم سفر میں ہو تو تم اذان اور تکبیر کہو اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہے وہ امامت کرائے (بخاری)

وضاحت: مالک بن حویرث اور ان کا چچا زادبھائی دونوں آپؐ کی خدمت میں چند روز رہے چونکہ علم میں وہ دونوں یکساں تھے' اس لئے امامت کے بارے میں حکم فرمایا کہ جو عمر میں بڑا ہے وہ امامت کرائے البتہ اذان دونوں کہہ سکتے ہیں (واللہ اعلم)

٦٨٣ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ؛ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۳: مالک بن حُویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم اسی کیفیت سے نماز ادا کرو جس کیفیت کے ساتھ تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہے بعد ازاں تم میں سے زیادہ عمر والا امامت کرائے۔ (بخاری' مسلم)

٦٨٤ - (٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَارَ لَيْلَةً، حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: «اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ». فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ. فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ، اِسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا بِلَالٌ، وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَهُمْ اسْتِيْقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَيْ بِلَالُ!». فَقَالَ بِلَالٌ: اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ. قَالَ: «اِقْتَادُوْا» فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: «مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا؛ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ آپؐ اونگھنے لگے تو آپؐ آخری رات میں سونے کے لیے

اُترے اور بلالؓ سے کہا کہ تم ہمارے لیئے رات بھر پہرہ دو چنانچہ بلالؓ نے نفل پڑھے جتنے ان کی قسمت میں تھے جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ محوِ خواب ہو گئے۔ جب فجر کے طلوع کا وقت ہوا تو بلالؓ فجر کی جہت کی جانب اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے تو ان کی آنکھیں ان پر غالب آگئیں جب کہ وہ سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' بلالؓ اور نہ ہی آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ سورج (کی تیز شعاعوں) نے ان پر حملہ کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ آپؐ (اس سے) گھبرا گئے۔ آپؐ نے بلالؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے بلالؓ! کیا ہوا؟ بلالؓ نے جواب دیا' مجھ پر بھی اسی چیز کا غلبہ ہو گیا جس کا آپؐ پر غلبہ ہوا (مقصد نیند کا غلبہ تھا) آپؐ نے فرمایا (اپنی) سواریوں کو چلاؤ تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تھوڑا سا چلایا۔ وہاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم دیا' بلالؓ نے فجر کی نماز کے لیئے اقامت کہی۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' جو شخص نماز بھول جائے جب اسے یاد آئے ادا کرے۔ اللہ ربُّ العزّت کا ارشاد ہے کہ "جب نماز یاد آئے تو ادا کرو۔" (مسلم)

٦٨٥ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم جب تک مجھے نہ دیکھو کہ میں نکلا ہوں نہ کھڑے ہوا کرو (بخاری' مسلم)

٦٨٦ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ ، وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ. فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِیْ صَلَاةٍ».

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ .

۶۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم تیز تیز نہ آؤ بلکہ تم آہستگی کے ساتھ آؤ۔ تم سکینت اختیار کرو جو نماز تمہیں مل جائے اس کو ادا کرو اور جو نماز فوت ہو جائے اس کی تکمیل کرو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ تم میں سے جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ صرف جب نماز کی اقامت ہو تو تم نماز کے لئے تیز تیز قدم نہ اٹھاؤ بلکہ نمازی اقامت سے پہلے جب بھی نماز کی ادائیگی کے لیئے مسجد میں پہنچے تو آہستہ آہستہ چل کر نماز میں شامل ہو۔ اس خیال سے کہ تیز تیز چلنے سے مجھے تکبیر تحریمہ مل جائے گی یا رکعت مل جائے گی اور مجھے فضیلت

حاصل ہو گی' درست نہیں ہے اور جو لوگ بھاگ کر نماز میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں انہیں احتیاط کرنا چاہئے۔ جس قدر نماز مل جائے ادا کی جائے اور جو نماز رہ جائے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس کی تکمیل کی جائے۔ تمام روایات پر غور و فکر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو باقی نماز ادا کی جائے گی وہ نماز کا آخری حصّہ ہو گی۔ ظاہر ہے کہ جب تکمیل کا حکم دیا گیا ہے تو تکمیل اس چیز کی ہوتی ہے جو باقی ہے۔ مثلاً" جس شخص سے تین رکعت فوت ہو گئیں تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر ادا کرے اور اس رکعت پر تشہد میں بیٹھ جائے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور دو رکعت صرف فاتحہ کے ساتھ ادا کرے بعد ازاں تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔ اس کی بنیاد اس پر ہے کہ اس نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی ہے وہ اس کی اول نماز ہے۔ چنانچہ سنن بیہقی میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ جس نماز کو تم پا لیتے ہو وہ تمہاری اول نماز ہے (واللہ اعلم)

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٨٧ - (٨) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، وَوَكَّلَ بِلَالاً اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ، فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ، فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ، وَقَدْ فَزِعُوْا، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ، وَقَالَ: «اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ». فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْزِلُوْا، وَاَنْ يَّتَوَضَّأُوْا، وَاَمَرَ بِلَالاً اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلَاةِ۔ اَوْ يُقِيْمَ۔ ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ، فَقَالَ: «يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا، وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا؛ فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ نَسِيَهَا، ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا، فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا»، ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالاً وَّهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّاُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ». ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالاً، فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلاً.

تیسری فصل

٦٨٧: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

مرتبہ مکّہ مکرمہ کے راستہ میں رات کے آخر میں آرام کرنے کے لئے اترے اور بلال کو ذمہ داری سونپی کہ وہ انہیں فجر کی نماز کے لئے بیدار کرے لیکن بلال خود ہی محوِ خواب ہو گئے اور صحابہ کرام بھی سو گئے۔ وہ (اس وقت) بیدار ہوئے جب سورج کی گرمی انہیں پہنچی۔ صحابہ کرام جب بیدار ہوئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ (سواریوں پر) سوار ہوں اور اس وادی سے نکل چلیں اور فرمایا' اس وادی میں شیطان ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام سوار ہوئے اور اس وادی سے نکل گئے (آگے جاکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ (سواریوں سے) اُتریں اور وضو کریں اور بلال کو حکم دیا کہ وہ نماز کے لئے اذان کہے اور تکبیر کا حکم دیا چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کی امامت کرائی بعد ازاں جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ان کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! بے شک اللہ نے ہماری روحوں کو قبض فرمایا' اگر وہ چاہتا تو اس وقت سے پہلے ہماری طرف ہماری روحوں کو واپس کر دیتا پس جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے غافل ہو جائے یا بھول جائے پھر اسے (نماز کی وجہ سے) گھبراہٹ ہو تو وہ اسی طرح نماز ادا کرے جیسا کہ وہ (اصل) وقت میں نماز ادا کرتا ہے۔ پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کی جانب توجّہ کی اور فرمایا' شیطان بلال کے قریب آیا جب کہ بلال کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا' اس نے بلال کو لٹا دیا بعد ازاں وہ اسے تھپکیاں دیتا رہا جیسا کہ بچے کو سلایا جاتا ہے یہاں تک کہ بلال سو گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے بلال کو بلایا اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بتائی تھی۔ اس پر ابوبکرؓ نے اعتراف کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں (مالک نے مرسلاً روایت کیا)

٦٨٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۸۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں کی دو خصلتیں اذان کہنے والوں کی گردنوں میں معلق ہیں (ان خصلتوں سے مراد) ان کے روزے اور ان کی نمازیں ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی مدلّس اور مروان بن سالم راوی منکر الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۸-۱۷۲' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۸)

(۷) بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ

(مساجد اور نماز ادا کرنے کے مقامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٨٩ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: «هٰذِهِ الْقِبْلَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۸۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ اللہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے بیت اللہ کے تمام جانب دُعا کی اور آپؐ نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ آپؐ باہر نکلے۔ آپؐ نے کعبہ کے (دروازے کے) سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے (بخاری)

٦٩٠ - (٢) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

۶۹۰: نیز مسلم نے اس حدیث کو ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦٩١ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ: مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۱: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اُسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن ابی رِباح رضی اللہ عنہم کعبہ (مکرمہ) میں داخل ہوئے اور عثمانؓ نے آپؐ پر

کعبہ کے دروازے کو بند کر دیا اور آپؐ اس میں ٹھہرے رہے (عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) جب بلالؓ باہر آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) کیا کام کیا؟ انہوں نے بیان کیا' آپؐ نے (کعبہ کے) ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور دو ستونوں کو اپنی دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا (ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے) بعد ازاں آپؐ نے نماز ادا کی (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بلال رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ آپؐ نے کعبہ مکرمہ میں نماز ادا کی جب کہ ابنِ عباسؓ کی حدیث میں نفی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کے لئے بلالؓ کی حدیث کو ترجیح دی جائے گی اس لئے کہ بلالؓ کی حدیث مثبت ہے اور مثبت نافی پر مقدم ہوتا ہے مزید برآں بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے جب کہ ابنِ عباسؓ آپ کے ساتھ نہیں تھے۔ فتح مکہ کے بعد جب آپؐ کعبہ مکرمہ داخل ہوئے تو آپؐ نے دو نفل ادا کئے اور جب حجۃ الوداع کے موقع پر داخل ہوئے تو آپؐ نے نوافل ادا نہیں کئے' صرف دعا کی (واللہ اعلم)

٦٩٢ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے البتہ مسجدِ حرام ان میں داخل نہیں۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: مسجدِ حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب مسجدِ نبویؐ سے سو درجہ زیادہ ہے اور مسجدِ نبویؐ میں جس قدر بھی توسیع ہو چکی ہے یا ہو گی وہ سب مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کے حکم میں شامل ہے اور ثواب میں کچھ فرق نہیں۔ یاد رہے کہ مسجدِ حرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر اور مسجدِ نبویؐ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے (واللہ اعلم)

٦٩٣ - (٥) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (زمین کے کسی ٹکڑے کی جانب) سوائے تین مساجد کے سفر کا اہتمام کرتے ہوئے قصد کرنا جائز نہیں۔ مسجد حرام' مسجدِ اقصیٰ میری یہ مسجد (یعنی مسجدِ نبوی)

وضاحت: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ سفر کا اہتمام کر کے ثواب کی نیت سے جانا درست نہیں۔ تجارت یا طلبِ علم وغیرہ کا جواز ثابت ہے' ان کے لئے سفر کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی قبر کی

طرف یا کسی مقام کو متبرک جانتے ہوئے اس کی جانب طلب ثواب کے لئے سفر کرنا درست نہیں۔ اسی طرح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے سفر کا اہتمام کرنا اور ثواب کی نیت سے جانا شرعاً درست نہیں ہے۔ البتہ مسجدِ نبویؐ کی زیارت کے لئے جب کوئی شخص سفر کرے گا تو وہاں پہنچ کر زیارت قبرِ نبویؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرے اور آپؐ کی قبرِ مبارک کی قریب نہایت خاموشی اور انتہائی احترام کے ساتھ درود شریف کا ہدیہ بھیجے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لیئے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتاب (الرّد علی الاخنائی) کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے' اس کے اب تک چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
(والحمدُ للہ علیٰ ذالک)

٦٩٤ - (٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے کنارے پر ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: گھر سے مقصود عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہے جہاں آپؐ مدفون ہیں (واللہ اعلم)

٦٩٥ - (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِياً وَّرَاكِباً، فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے مسجدِ قباء کی طرف پیدل چل کر اور (کبھی سواری پر) سوار ہو کر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نفل ادا فرماتے۔
(بخاری' مسلم)

٦٩٦ - (٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا ، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (زمین کے) تمام ٹکڑوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب مساجد ہیں اور تمام ٹکڑوں میں سے اللہ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں۔
(مسلم)

٦٩٧ - (٩) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً، بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ اس کے لئے جنّت میں گھر تعمیر کرے گا (بخاری، مسلم)

٦٩٨ - (١٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مسجد کی جانب گیا یا واپس لوٹا تو اللہ تعالیٰ جنّت میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہے جب وہ آتا ہے یا جب وہ واپس جاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب دنیا میں کوئی شخص کسی کے گھر جاتا ہے تو گھر والا اس کی مہمان نوازی کرتا ہے اور جب مساجد اللہ کا گھر ہیں تو جو شخص اللہ کے گھر جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی مہمان نوازی کرتے ہیں (واللہ اعلم)

٦٩٩ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلَاةِ، اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِیْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰی يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَنَامُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ سب لوگوں میں سے نماز (اداکرنے) کا زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور ہے اور اس کی مسافت زیادہ ہے اور وہ شخص جو نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (اکیلا) نماز ادا کرتا ہے اور سو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

٧٠٠ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: «بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ». قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ. فَقَالَ: «يَا بَنِیْ سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ آثَارُكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے اطراف میں کچھ قطعات خالی ہو گئے چنانچہ بنو سلمہ (قبیلہ) نے مسجد کے قریب (منتقل ہونے) کا ارادہ کیا۔ اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا آپؐ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا' جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہم نے ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے بنو سلمہ! اپنے گھر میں (سکونت اختیار رکھو) تمہارے ہر نقشِ قدم کا ثواب ثبت ہو گا (دو مرتبہ فرمایا) (مسلم)

۷۰۱ ـ (۱۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سات (انسان) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ عنایت فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ایسا خلیفہ جو عدل و انصاف کرنے والا ہے' ایسا جوان شخص جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھتا ہے' ایسا شخص جس کا دل مسجد کی ساتھ معلّق ہے جب بھی وہ مسجد سے نکلتا ہے تو مسجد کی جانب واپس آنے (کی فکر) میں رہتا ہے' ایسے دو شخص جو اللہ (کی رضا) کے لیئے آپس میں محبّت کرتے ہیں اس محبت پر وہ اکٹھے رہتے ہیں اور اس پر ان میں جدائی ہوتی ہے' ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں' وہ شخص جس کو خاندانی حسین عورت نے (گناہ کی) دعوت دی' اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ کا خوف (دامن گیر) ہے اور ایسا شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اس کو (اتنا) پوشیدہ رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا ہے (بخاری' مسلم)

۷۰۲ ـ (۱٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا؛ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ؛ فَاِذَا صَلّٰى، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ». وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ». وَزَادَ فِیْ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ. مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر اور بازار میں نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور صرف نماز کے لیئے مسجد جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کی ایک غلطی اس سے معاف کر دی جاتی ہے۔ جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو جب تک وہ نماز میں مصروف رہتا ہے فرشتے اس کے لیئے (یوں) مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما اور تم میں سے جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے (اور ایک روایت میں ہے) آپؐ نے فرمایا' جب مسجد میں داخل ہوا اور نماز نے ہی اس کو مسجد میں روک رکھا ہے (اس دوسری روایت میں) فرشتوں کی دعا میں یہ (الفاظ) زیادہ ہیں "اے اللہ! اس کو معاف کر' اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر جب تک وہ مسجد میں (کسی کو) تکلیف نہ دے اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔" (مسلم' بخاری)

٧٠٣ - (١٥) **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۳: ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں (مسلم)

٧٠٤ - (١٦) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۴: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: مسجد کے احترام کا تقاضا ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو اور وہ مسجد میں بیٹھنا چاہے تو وہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان دو رکعت کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں (واللہ اعلم)

٧٠٥ - (١٧) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَاراً فِی الضُّحٰی، فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۵: کعب مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (عام طور پر) دن کو چاشت کے وقت واپس (گھر) آتے تھے جب تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعت ادا کرتے بعد ازاں مسجد میں بیٹھ جاتے (بخاری' مسلم)

٧٠٦ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ ؛ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ

لِهٰذَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی سے سنے کہ وہ گمشدہ چیز کا باآواز بلند اعلان کرتا ہے تو وہ کہے' اللہ اس کی اس چیز کو واپس نہ کرے اس لئے کہ مسجدیں اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئیں (مسلم)

۷۰۷ - (۱۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ ؛ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بدبودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ جائے اس لئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو ہوتی ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: بدبودار پودے سے مقصود لہسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں اس کی وضاحت ہے۔ اس میں پیاز وغیرہ کا ذکر بھی ہے البتہ ان کو پکا کر کھایا جاسکتا ہے۔ اس حکم میں مولی اور سگریٹ وغیرہ بھی ہے جب کہ دفعِ مضرات کے رجحان کے پیش نظر اور عمومی دلائل کی بنا پر سگریٹ نوشی بھی شرعاً جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۷۰۸ - (۲۰) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر میری اُمت کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کیئے گئے میں نے اُمت کے اچھے اعمال میں پایا کہ ایذاء دینے والی چیز کو راستے سے ہٹایا جائے اور میں نے اس کے بُرے اعمال میں پایا کہ وہ تھوک ہے جو مسجد میں ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا (مسلم)

۷۰۹ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے میں نے اس کے اچھے اعمال میں پایا کہ وہ ایذاء دینے والی چیز ہے جس کو راستے سے ہٹایا جائے اور میں نے اس کے برے اعمال میں پایا کہ وہ تھوک ہے جو مسجد میں ہے اس کو دفن نہ کیا جائے (مسلم)

٧١٠ - (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ؛ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ؛ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكاً وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا».

۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنے آگے نہ تھوکے اس لئے کہ وہ جب تک نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے' وہ (اسی طرح) دائیں جانب بھی نہ تھوکے اس لیئے کہ دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب یا اپنے قدموں کے نیچے تھوکے اور اس کو دفن کرے۔

٧١١ - (٢٣) وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ سَعِيْدٍ: «تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۱: اور ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے (بخاری' مسلم)

٧١٢ - (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى: اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری جس سے آپؐ صحت یاب نہ ہوئے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت ہو انہوں نے اپنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ مشابہت نہ کی جائے جو غیر جاندار چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم بجا لاتے ہیں حالانکہ وہ نفع' نقصان کے مالک نہیں ہیں پس قبروں پر عمارتیں بنانا یا کسی مدفون نیک شخص کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے پہلو میں مسجد تعمیر کرنا' وہاں آمدورفت رکھنا اور قبروں کی تعظیم کرنا سب باتوں سے نہایت سختی سے منع کیا گیا ہے تاکہ انسان شرک سے بچ سکے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے علاّمہ ناصرالدین البانی (حفظہ اللہ) کی تالیف "تحذیرُ السّاجد عن اتخاذِ القبورِ المَساجد" (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) کا مطالعہ کریں۔ جس کا اُردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے۔ اب تک اس کے سات ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

٧١٣ - (٢٥) وَعَنْ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ. اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۱۳: جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ تم میں سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک انسانوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم

قبروں کو مسجدیں نہ بنانا' میں تمہیں اس سے روکتا ہوں (مسلم)

٧١٤ - (٢٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس سے مقصود نفل نماز ہے' فرض نماز ہمیشہ مسجد میں ہی ادا کرنی چاہیئے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٧١٥ - (٢٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۷۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حکم مدینۃُ الرسول میں رہنے والوں اور ان لوگوں کے لیئے ہے جو اس سمت میں آباد ہیں اور ان کا قبلہ مدینۃُ الرسول والوں کا ہے چونکہ قبلہ' دُور کی مسافت پر ہونے کی وجہ سے عین بیتُ اللہ کی طرف نماز ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لیئے انہیں حکم دیا گیا کہ ان کا قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے جب کہ ہمارا قبلہ شمال جنوب کے درمیان مغرب کی جہت ہے یعنی انہیں قبلہ کی طرف منہ کرنا ہو گا (واللہ اعلم)

٧١٦ - (٢٨) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ، وَاَمَرَنَا، فَقَالَ: «اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ، فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ، وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا». قُلْنَا: اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ، وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ، وَالْمَاءَ يَنْشُفُ. فَقَالَ: «مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْبًا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۷۱۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (بصورت) وفد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی زیارت) کے لیئے نکلے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے آپ کو

مطلع کیا کہ ہمارے علاقہ میں ہمارا ایک گرجا گھر ہے۔ ہم نے آپؐ سے آپؐ کے وضو (کے اعضاء سے گرنے) والے پانی کو طلب کیا (چنانچہ) آپؐ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور منہ میں پانی ڈالا بعد ازاں آپؐ نے وہ پانی ہمارے برتن میں گرایا اور ہمیں حکم دیا کہ تم واپس جاؤ اور جب اپنے علاقے میں پہنچو تو گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس جگہ میں اس پانی کا چھڑکاؤ کرنا اور اس کو مسجد کی حیثیت دینا۔ ہم نے عرض کیا' ہمارا علاقہ دور (کی مسافت پر واقع) ہے اور گرمی شدت کی ہے اس لئے پانی خشک ہوجائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اس میں مزید پانی شامل کرنا۔ اس سے اس کی برکت میں اضافہ ہی ہو گا (نسائی)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فُضلات سے تبرک حاصل کرنا درست ہے اور دیگر شہروں کی جانب اس کو اٹھا کر لے جانا بھی درست ہے لیکن آپؐ کے علاوہ اور کوئی شخص اس عزّت و تکریم کا مستحق نہیں کہ اس کے فضلات کو متبرک سمجھا جائے یا اس کی ذات کو متبرک جان کر اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کو گھروں میں لایا جائے۔ یہ صرف آپؐ کی خصوصیت ہے (واللہ اعلم)

٧١٧ - (٢٩) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ ، وَاَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۷۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مسجدیں تعمیر کی جائیں' انہیں پاک صاف رکھا جائے اور انہیں خوشبو لگائی جائے۔
(ابوداوٗد' ترمذی' ابن ماجہ)

٧١٨ - (٣٠) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَآ اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ» . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لتزخرفنها كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى . رَوَاهُ اَبُوْ داود .

۷۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے مسجدوں کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) کہ تم مساجد کو ضرور زیب و زینت سے تعمیر کرو گے جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے انہیں مُزیّن کیا ہے (ابوداوٗد)

٧١٩ - (٣١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۷۱۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی علامات سے ہے کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر) میں فخر کریں گے (ابوداوٗد' نسائی' دارمی' ابن ماجہ)

۷۲۰ ۔ (۳۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرَ ذَنْباً أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۷۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر میری اُمّت کے ثواب والے اعمال پیش کیے گئے یہاں تک کہ کوڑا کرکٹ جس کو انسان مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری اُمّت کے گناہ والے اعمال پیش کیے گئے میں نے اس سے عظیم گناہ کوئی اور نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا آیت جس کو کسی شخص نے حفظ کیا بعد ازاں اس نے اس کو بھلا دیا (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' مُطّلب بن عبداللہ راوی کا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

۷۲۱ ۔ (۳۳) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۷۲۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں کی جانب جاتے رہتے ہیں' انہیں قیامت کے دن پوری روشنی کی خوشخبری دے دو۔
(ترمذی' ابوداؤد)

۷۲۲ ۔ (۳٤) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَنَسٍ

۷۲۲: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۷۲۳ ۔ (۳۵) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ؛ فَإِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، والدارمي

۷۲۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تمہیں کسی شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ مسجد کا خیال رکھتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے' (جس کا ترجمہ ہے) اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہوتا ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں درّاج راوی کثرت کے ساتھ منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۵)

٧٢٤ - (٣٦) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاخْتِصَاءِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى، اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِيَ الصِّيَامُ». فَقَالَ: ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ . فَقَالَ: «اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِيَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». فَقَالَ: ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ . فَقَالَ: «اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِيَ الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۷۲۴: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں خصی ہونے کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی کو خصی کرتا ہے یا خود کو خصی کرتا ہے (البتہ) میری اُمّت کا خصی ہونا (کثرت کے ساتھ) روزے رکھنا ہے۔ اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے سیرو سیاحت کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کی سیرو سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ پھر اس نے عرض کیا' ہمیں راہبانہ زندگی (گزارنے) کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کی رہبانیت نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے (شرحُ السنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کلام ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ا صفحہ ۱۲۹)

٧٢٥ - (٣٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْٓ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: اَنْتَ اَعْلَمُ» قَالَ: «فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ، وَتَلَا: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا، وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ عَنْهُ.

۷۲۵: عبدالرحمان بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے رب عزّوجل کو نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا' آپ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی کو میرے کندھوں کے درمیان رکھا' میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینے کے درمیان پایا۔ میں نے ان تمام چیزوں کو معلوم کر لیا جو آسمانوں اور زمین میں تھیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مشاہدہ کرا رہے تھے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔" (دارمی نے مرسل بیان کیا اور ترمذی میں اس کی مثل اسی سے ہے)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اللہ ربُّ العزّت کا مشاہدہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مشاہدہ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا کرنا چاہا عطا کیا۔ اللہ

ربُّ العزّت کی ذات بے نظیر و بے مثال ہے۔ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے مقام پر ہرگز نہیں بٹھانا چاہئے۔ قرآنِ پاک کی آیت کہ "ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مشاہدہ کرایا۔" اس سے بھی عموم مراد نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ابراہیم علیہ السلام کا علم بھی اللہ کے علم کی مانند سب پر حاوی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں "**وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ**" (جس کا ترجمہ ہے) "وہ اللہ کے علم کا ہرگز احاطہ نہیں کر سکتے" (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷۔۱۶۸)

۷۲۶ - (۳۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، وَزَادَ فِيهِ: «قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، فِي الْكَفَّارَاتِ». وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَإِبْلَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ». قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيثِ كَمَا فِي «الْمَصَابِيحِ» لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۷۲۶: ترمذی میں عبدالرحمان بن عائش سے اس طرح مروی ہے نیز ابنِ عباس اور مُعاذ بن جَبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محمدؐ! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا' جی ہاں! کفّارات میں جھگڑ رہے ہیں اور کفّارات سے مقصود نمازوں کے بعد مساجد میں رُکے رہنا اور باجماعت (نماز ادا کرنے) کے لئے پیدل چل کر جانا اور اوقاتِ کلفت میں وضو مبالغہ سے کرنا ہے۔ جس شخص نے یہ کام کیئے اس کی زندگی بہتر ہے اور اس کا فوت ہو جانا بھی بہتر ہے اور وہ اپنے گناہوں سے (یوں) پاک ہوا جیسے اس دن (پاک) تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جَنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جب ایک نماز (ادا کرنے) سے فارغ ہو جائیں تو یہ دُعا کیجئے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت (کرنے کی توفیق) طلب کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی مصیبت میں (گرفتار) کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے مصیبت میں (مبتلا کئے بغیر) فوت کر لینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' درجات کی بلندی سلام پھیلانے' کھانا کھلانے اور رات کو نوافل ادا کرنے سے (جب لوگ محوِ خواب ہوں) حاصل ہوتی ہے۔ امام بغویؒ فرماتے ہیں اس حدیث کے الفاظ جیسا کہ مصابیح میں ہیں میں نے ان کو عبدالرحمٰن سے صرف شرحُ **السُّنّہ** میں پایا ہے۔

۷۲۷ - (۳۹) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ ، فَيُدْخِلَهُ

الْجَنَّةَ، أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ [حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ]؛ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۲۷: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین انسانوں کی حفاظت کرنا اللہ پر ہے۔ وہ انسان جو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلا' اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ اس کو فوت کرے گا۔ وہ انسان جو مسجد (کی جانب) گیا' اللہ اس کا ضامن ہے اور وہ انسان جو اپنے گھر میں السلام علیکم کہتا ہوا داخل ہوا' اس کا بھی اللہ ضامن ہے (ابوداؤد)

۷۲۸ - (۴۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّراً إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ؛ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ. وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ؛ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ. وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۷۲۸: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز (کی ادائیگی) کے لئے نکلا اس کو اس حج کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا جو احرام باندھنے والا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز (ادا کرنے) کے لئے نکلا' صرف اسی مقصد سے وہ نکلا تو اس کو عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جب کہ ان کے درمیان لغویات سے محفوظ رہا (اس کا یہ عمل) علّیین میں ثبت ہو جاتا ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: علّیین اس دفتر کا نام ہے جس میں اعمالِ صالحہ کا اندراج ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں قاسم ابُو عبدالرحمان ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۴' مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۶۸)

۷۲۹ - (۴۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «الْمَسَاجِدُ». قِيلَ: وَمَا الرَّتْعُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۷۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم جنّت کے باغات سے گزرو تو کھاؤ پیو۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! جنّت کے باغات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' مسجدیں ہیں۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کھانا پینا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ کے کلمات کہنا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے' اس کی سند میں حمید مکّی راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۶۱۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۲۷)

۷۳۰ - (٤٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ، فَهُوَ حَظُّهُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مسجد میں جس کام کے لئے آیا وہی اس کا حصہ ہے (ابوداؤد)

وضاحت: مسجد میں آنے کے لئے نیّت کی صحت ضروری ہے' دُنیوی مقاصد کی نیّت نہ کی جائے بلکہ نماز' اعتکاف' حصولِ علم اور دیگر نیک کاموں کی نیّت کی جائے (واللہ اعلم)

۷۳۱ - (٤٣) **وَعَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةُ الْكُبْرٰى، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ، وَقَالَ: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» وَاِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ، وَقَالَ: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَاَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا، قَالَتْ: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَكَذَا اِذَا خَرَجَ، قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ» بَدَلَ: صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى.

۷۳۱: فاطمہ بنتِ حسین اپنی دادی فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام کہتے اور یہ کلمات کہتے "اے میرے پروردگار! میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے اور یہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے رب! میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔" (ترمذی احمد' ابن ماجہ) احمد اور ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے کہ فاطمۃُ الزہرا نے بیان کیا کہ جب مسجد میں داخل ہوتے اور اسی طرح جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے الفاظ کی جگہ پر بسم اللهِ والسلام علٰی رسولِ اللہ کے کلمات فرماتے۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند متّصل نہیں ہے' فاطمہ بنتِ حُسین کی فاطمۃُ الزہراؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: عدمِ اتّصال کے ساتھ ساتھ اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف اور مضطربُ الحدیث ہے (العِلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۳۸۹' التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ ۱۰۴۱' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۲۰'

تقریب ا لتہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۲۸)

۷۳۲ - (٤٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ ، وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْإِشْتِرَآءِ فِيهِ، وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۳۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں اشعار کہنے' خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے (ابوداوٗد' ترمذی)

۷۳۳ - (٤٥) وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ اَوْيَبْتَاعُ فِى الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ. وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً. فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَالدَّارِمِيُّ.

۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہے تو کہو' اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتا ہے تو کہو کہ اللہ اس کو تجھ پر نہ لوٹائے۔

(ترمذی' دارمی)

۷۳٤ - (٤٦) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسْتَقَادَ فِى الْمَسْجِدِ . وَاَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْاَشْعَارُ، وَاَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُوْدُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ «سُنَنِهِ»، وَصَاحِبُ «جَامِعِ الْاُصُوْلِ» فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ .

۷۳۴: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے' اس میں اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے (سنن ابوداوٗد) جامعُ الاصول میں یہ روایت حکیم بن حزامؓ کی بجائے صرف حکیمؓ کے الفاظ سے مروی ہے۔

۷۳۵ - (٤٧) وَفِى «الْمَصَابِيحِ» عَنْ جَابِرٍ.

۷۳۵: اور مصابیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

۷۳٦ - (٤٨) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ - يَعْنِى الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ - وَقَالَ: «مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا» . وَقَالَ: «اِنْ

كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا ، فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا » . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۷۳۶: معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پودوں پیاز اور لہسن سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو تناول کرے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ جائے نیز فرمایا' اگر تم نے تناول ہی کرنا ہے تو پکا کر ان کی بدبو کو زائل کرو (ابوداؤد)

۷۳۷ - (٤٩) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : « اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ » . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۷۳۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبرستان اور غسل خانہ کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے (ابوداؤد' ترمذی)

۷۳۸ - (٥٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْمَزْبَلَةِ ، وَالْمَجْزَرَةِ ، وَالْمَقْبَرَةِ ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ ، وَفِي الْحَمَّامِ ، وَفِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللهِ . رواه الترمذي ، وابن ماجه .

۷۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ غلاظت کی جگہیں' جانوروں کا مذبح خانہ' قبرستان' گزرگاہ' غسل خانہ' اونٹوں کے باندھنے کی جگہ اور بیت اللہ کی چھت (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن جُبیر راوی حافظہ کے لحاظ سے متکلّم فیہ ہے' اس لئے حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

۷۳۹ - (٥١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : « صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرو' اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو (ترمذی)

۷٤٠ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ ، وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالنَّسَائِيُّ .

۷۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغ روشن کرتے ہیں (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

وضاحت: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کا حکم ہے لیکن عورتوں کو منع کیا گیا ہے اس لئے کہ ان میں صبر کا مادہ کم ہوتا ہے وہ جزع فزع کا اظہار زیادہ کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ قبروں پر چراغ اور اگر بتی وغیرہ جلانا جائز نہیں' اسی طرح قبروں پر پھولوں کی چادریں اور غلاف وغیرہ چڑھانا بھی جائز نہیں۔ یہ سب کچھ توہم پرستی اور بت پرستی ہے۔ اس لئے اس سے باز رہنا ضروری ہے۔ خیرُالقرون میں اس قسم کے افعال کی مثال نہیں ملتی۔
(واللہ اعلم)

٧٤١ - (٥٣) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ حِبْراً مِّنَ الْیَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، وَقَالَ: «اَسْكُتُ حَتّٰی یَجِیْءَ جِبْرِیْلُ»، فَسَكَتَ، وَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَسَاَلَ فَقَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ؛ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی. ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ: یَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوّاً مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ. قَالَ: «وَكَیْفَ كَانَ یَا جِبْرِیْلُ؟» قَالَ: كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ، فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا، وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا . رَوَاهُ بَیَاضٌ .

۷۴۱: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ (زمین کی) کونسی جگہ بہتر ہے؟ آپؐ اس سے خاموش رہے اور فرمایا' خاموش رہ۔ یہاں تک کہ جبرائیل آئے۔ وہ خاموش رہا اور جبرائیل آئے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس مسئلہ کے بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ میں اپنے پروردگار سے دریافت کرتا ہوں۔ بعد ازاں جبرائیل نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے محمدؐ! میں اللہ سے اتنا قریب ہوا کہ میں کبھی اس سے پہلے اتنا قریب نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے جبرائیل! تو کتنا قریب تھا؟ جبرائیل نے جواب دیا' میرے اور اللہ کے درمیان نور کے ستّر ہزار پردے تھے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (زمین کی) بدترین جگہ بازار ہیں اور بہترین جگہ مسجدیں ہیں۔ اس حدیث کو..... نے بیان کیا۔

وضاحت: تخریج میں خالی جگہ ہے۔ صاحبِ مرعات نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث "صحیح ابنِ حبان" میں ہے اور امام منذریؒ کی "الترغیب" میں مختصرا" مذکور ہے۔ حدیث کا یہ حصّہ صحیح ہے کہ زمین کی بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں جب کہ ستّر ہزار پردوں کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۸۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٧٤٢ - (٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ؛ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ ؛ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۷۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور اس کا مقصد علم کا حصول اور (آگے) تعلیم دینا ہے تو وہ اس شخص کے مرتبہ میں ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے اور جو شخص اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام کے لئے) آیا وہ اس انسان کے مقام پر ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہے۔

(ابن ماجہ' بیہقی شُعب الایمان)

٧٤٣ - (٥٥) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ. فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ؛ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۷۴۳: حسنؒ سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تم ہرگز ان کے ساتھ مجلس اختیار نہ کرنا۔ اللہ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بزیع ابوالخلیل راوی غایت درجہ ضعیف ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

٧٤٤ - (٥٦) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَقَالَ: إِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ . فَجِئْتُهُ بِهِمَا. فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا - أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا - ؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ. قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا؛ تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟!. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۴۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا مجھے ایک

شخص نے کنکر مارا۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم کس قبیلہ یا کس شہر سے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' طائف (شہر) والوں سے ہیں۔ انہوں نے کہا' اگر تم مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا تم مسجدِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو (بخاری)

٧٤٥ ـ (٥٧) **وَعَنْ** مالِكٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَنىٰ عُمَرُ رَحْبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ، أَوْ يُنْشِدَ شِعْراً، أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ؛ فَلْيَخْرُجْ إِلَىٰ هٰذِهِ الرَّحْبَةِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا.

۷۴۵: مالک رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے پہلو میں چبوترہ بنایا جس کا نام "بطیحاء" تھا اور فرمایا' جو شخص شور و شغب ڈالنا چاہتا ہے یا شعر و شاعری کا ارادہ رکھتا ہے یا آواز بلند کرنا چاہتا ہے وہ اس چبوترے پر چلا جائے (موطا)

٧٤٦ ـ (٥٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ. فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ؛ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب ناک کا فضلہ دیکھا۔ آپؐ کو اس سے تکلیف ہوئی یہاں تک کہ اس کا اثر آپؐ کے چہرے پر نمایاں تھا۔ چنانچہ آپؐ اُٹھے اور آپؐ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کو کھرچ ڈالا اور فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے پس تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب نہ تھوکے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپؐ نے اپنی چادر کو پکڑا اس میں تھوکا اور اس کو مل دیا اور فرمایا اس طرح کرے (بخاری)

٧٤٧ ـ (٥٩) **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ـ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ـ، قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَمَّ قَوْماً، فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِقَوْمِهِ حِيْنَ فَرَغَ: «لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ». فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ، فَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۷۴۷: سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کسی قوم کا امام بنا۔ اس نے قبلہ کی جانب تھوک پھینکی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپؐ نے لوگوں سے فرمایا' یہ شخص تمہاری نماز کی امامت نہ کرائے۔ اس واقعہ کے بعد اس شخص نے ان کی امامت کرانے کا اردہ کیا۔ لوگوں نے اس کو منع کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا چنانچہ اس نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے (اس کی) تصدیق کی (سائبؓ بن خلاد کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا' تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے (ابوداؤد)

۷۴۸ـ(٦٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاٰىءُ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيْعاً، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهٖ. فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ، فَقَالَ لَنَا: «عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ»، ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: «اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ: اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ، فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثاً». قَالَ: «فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ. قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ. قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. ثُمَّ قَالَ: سَلْ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَّاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. فَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

۷۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی امامت کرانے میں بہت دیر کر دی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ پاتے چنانچہ آپؐ تیزی کے ساتھ آئے' نماز کی اقامت کہی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تخفیف کے ساتھ نماز کی امامت

کرائی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپؐ نے باآواز بلند فرمایا' تم اسی حالت میں اپنی اپنی صفوں پر رہو بعد ازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا' خبردار! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح مجھے کونسی رکاوٹ پیش آئی۔ میں رات اُٹھا' وضو کیا اور جس قدر میرے لئے مقدّر میں تھا' میں نے نوافل ادا کئے لیکن نماز میں مجھ پر اونگھ نے حملہ کر دیا' میں اس سے بوجھل ہو گیا تو میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا اللہ پاک بہت خوبصورت شکل میں تھے۔ اللہ نے فرمایا' اے محمد! میں نے جواب دیا' اے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا' مقرّب فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا' میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار دریافت کیا (اور میں نے بھی تین بار عدم علم کا اعتراف کیا) آپؐ فرماتے ہیں' میں نے معلوم کیا کہ اللہ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں انگلیوں کی ٹھنڈک محسوس کی پس ہر چیز میرے سامنے ظاہر ہو گئی اور مجھے معرفت حاصل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محمد! میں نے جواب دیا' اے پروردگار میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا۔ مقرّب فرشتے کس بات پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کفّارات میں۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار کیا' وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا' باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا اور نماز پڑھنے کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور مُشقّت کے اوقات میں مبالغہ سے وضو کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر کس بات پر میں نے جواب دیا۔ درجات میں۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار کیا۔ وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا' کھانا کھلانا' آہستہ گفتگو کرنا اور (جب) لوگ سو رہے ہوں تو نفل نماز ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' آپ سوال کریں۔ میں نے دعا کی' "اے اللہ! میں تجھ سے نیک اعمال (کرنے) اور برے کاموں سے باز رہنے اور مسکینوں کے ساتھ محبّت کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز یہ کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کے فوت کر لینا اور میں تجھ سے تیری اور اس کی محبت کا طلب گار ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ (خواب) حق ہے' اسے محفوظ کر لو' پھر اسے دوسروں کو سکھاؤ (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو صحیح کہا۔ اللہ تعالیٰ نے جس علم و معرفت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا چاہا وہ کر دیا۔

وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے آپؐ نے فرمایا' میرے سامنے ہر چیز ظاہر ہو گئی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ آپ کو **مَا کَانَ وَ مَایَکُوْنُ** ہر چیز کا علم تھا' درست نہیں۔ اس لئے کہ لفظ "**کُلّ**" عربی زبان میں ہمیشہ استغراق کے لئے نہیں ہوتا مثلاً" آیتِ مبارکہ "**کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ**" میں اللہ بھی نفس ہے تو کیا اس پر موت طاری ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر مزید مثالیں ذکر نہیں کی گئیں (واللہ اعلم)

۷۴۹ - (۶۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ: «أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ،

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ». قَالَ: «فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۷۴۹: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے ساتھ جو عظمتوں والا ہے اور اس کی ذات کے ساتھ جو کریم ہے اور اس کی قدرت کے ساتھ جو غالب ہے ' شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص محفوظ رہا (ابوداوٗد)

۷۵۰ - (٦٢) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۷۵۰: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! میری قبر کو بت (کدہ) نہ بنانا کہ اس کی عبادت شروع ہو جائے۔ اللہ کی ایسے لوگوں پر شدید ناراضگی ہے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا (مالکؒ سے مرسل روایت ہے)

وضاحت: یہ حدیث موصول صحیح ہے' تفصیل کے لئے دیکھیں۔
(**تَحْذِيْرُ السَّاجِدِ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْمَسَاجِدَ** (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) تالیف علامہ ناصر الدین البانی صفحہ ۱۷' ۱۸)

۷۵۱ - (٦٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحِيْطَانِ». قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ - يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ - : رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، [وَالْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ] قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ.

۷۵۱: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغات میں نماز ادا کرنے کو مستحب جانتے تھے۔ حدیث کے بعض راویوں نے اس کا ترجمہ "بساتین" یعنی باغات کیا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو صرف حسن بن ابی الجعفر سے پہچانتے ہیں اور یحییٰ بن سعید اور دیگر ائمہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۵۲ - (٦٤) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِيْ

الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

۷۵۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کے برابر ہے اور قبائل کی مسجد میں نماز ادا کرنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جس مسجد میں جمعہ ادا ہوتا ہے اس میں نماز ادا کرنا پانچ سو نماز کے برابر ہے اور مسجدِ اقصیٰ میں نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار کے برابر اور میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رزیق ابو عبداللہ الھانی راوی مختلف فیہ ہے۔ اس سے روایت کرنے والا ابوالخطاب دمشقی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۸ مشکوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۴)

۷۵۳ ـ (٦٥) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلَ؟ قَالَ: «اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى». قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «اَرْبَعُوْنَ عَامًا؛ ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَحَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۵۳: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! زمین پر پہلی مسجد کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مسجدِ حرام۔ میں نے عرض کیا' پھر کون سی؟ فرمایا مسجدِ اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا' ان دونوں میں کتنے (سال) کا فاصلہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' چالیس سال کا فاصلہ ہے البتہ تمام روئے زمین تمہارے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے نماز ادا کر لیا کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسرائیلی روایات کے مطابق آدم علیہ السلام ہی مذکورہ دونوں مسجدوں کے مؤسس اور بانی ہیں اور ان دونوں کی تعمیر میں چالیس سال کا فاصلہ ہے جبکہ کتاب و سنّت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے مسجدِ حرام کی عمارت کی تجدید کی۔ سلیمان علیہ السلام نے مسجدِ اقصیٰ کی عمارت کی تجدید کی۔ بعض مؤرخین کے مطابق مسجدِ اقصیٰ کی تعمیر یعقوب علیہ السلام نے کی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

(۸) بَـابُ السَّتْرِ

(ستر کو ڈھانپنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٧٥٤ - (١) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ، فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعاً طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۷۵۴: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ آپؐ نے اس کو لپیٹ رکھا تھا اور اس کے دونوں پلوں کو اپنے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

٧٥٥ - (٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۷۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو (بخاری، مسلم)

٧٥٦ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٧٥٧ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ، فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: «اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ

جَهْمٍ ، وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ ؛ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفاً عَنْ صَلَاتِيْ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ، قَالَ : « كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ ، فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ » .

۷۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ دھاری دار چادر میں نماز ادا کی۔ آپؐ نے اس کی دھاریوں کی جانب ایک نظر دیکھا تو جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' میری دھاری دار چادر ابوجہم کو عطا کرو اور ابو ہم کی سادہ چادر مجھے لا دو اس لئے کہ اس نے مجھے ابھی ابھی نماز سے غافل کیا ہے (بخاری' مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ میں نماز میں اس کی دھاریاں دیکھتا رہا' میں خوفزدہ ہو گیا کہ کہیں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جاؤں۔

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہم نے ایک دھاری دار چادر بطور ہدیہ ارسال کی تھی لیکن جب چادر آپؐ کے زیب تن کرنے سے آپؐ کے خشوع پر اثر انداز ہوئی تو آپؐ نے اس کے ہدیہ کو واپس کر دیا اور اس سے دوسری چادر منگوائی تاکہ وہ محسوس نہ کرے کہ آپؐ نے میرا ہدیہ واپس کر دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایسا لباس نہیں پہننا چاہئے جس سے خشوع و خضوع میں فرق آئے۔ اسی طرح منقش جائے نماز استعمال کرنے سے اگر نماز میں خشوع باقی نہیں رہتا تو اس کو بھی اٹھا دیا جائے۔ نہایت سادگی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے (واللہ اعلم)

۷۵۸ - (۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ : « اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا ، فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ » . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہؓ کے پاس ایک چادر تھی جس کے ساتھ انہوں نے اپنے گھر کی دیوار کی ایک طرف کو ڈھانپ رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' اپنی اس چادر کو ہم سے دور کر دو' اس لئے کہ اس کے نقوش نماز میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں (بخاری)

وضاحت: اس چادر پر جاندار چیزوں کے نقوش نہیں تھے۔ اگر یہ نقوش جاندار چیزوں کے ہوتے تو آپؐ اس کو ہٹانے کے ساتھ ساتھ اسے ضائع کرنے کا بھی حکم دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تصاویر والی چادر کو دیکھا تو آپؐ گھر میں داخل نہ ہوئے جب تک کہ اس کو ختم نہیں کر دیا گیا' اس لئے کہ اس پر ذی روح کی تصاویر تھیں (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۰۶)

۷۵۹ - (۶) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ

حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۵۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کوٹ تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ آپؐ نے اس کو زیب تن کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے اس میں نماز ادا کی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے کوٹ زور سے اتارا گویا آپؐ نے اس کے پہننے کو اچھا نہیں جانا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' یہ لباس پرہیز گاروں کے لئے جائز نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ واقعہ ریشم پہننے کو حرام قرار دینے سے پہلے کا ہے' اس لئے آپؐ نے اس کو مکروہ جانتے ہوئے اتار دیا۔ مردوں کے لئے ریشم پہننا جائز نہیں جب کہ عورتوں کے لئے جائز ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۷٦۰ - (۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي رَجُلٌ اَصِيدُ؛ اَفَاُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ» . رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۷٦۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں شکار کرنے نکلتا ہوں' کیا میں ایک قمیض میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا البتہ (گریبان کو) بٹن لگاؤ اگرچہ ٹانکا لگانا پڑے (ابوداؤد) اور امام نسائیؒ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: جب صرف قمیض پہننا ہو اور چادر نہ ہو تو گریبان کھلا چھوڑنا درست نہیں۔ اس لیئے کہ سجدہ کرتے وقت شرم گاہ کے نظر آنے کا اندیشہ ہے' اس لئے بٹن یا کوئی اور باندھنے والی چیز سے گریبان کو بند کیا جائے تاکہ بے پردگی نہ ہو (واللہ اعلم)

۷٦۱ - (۸) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ»، فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَكَ اَمَرْتَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ» . رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ.

۷٦۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب کہ اس کی چادر (حدِ شرعی سے) نیچے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' جاؤ اور وضو

کرو۔ وہ گیا' اس نے وضو کیا اور واپس آیا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اس کو وضو کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپؐ نے جواب دیا' وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا تھا جب کہ اس کی چادر (حدِ شرعی سے) نیچے تھی اور اللہ تعالٰی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کی چادر (نماز ادا کرتے ہوئے) ٹخنوں سے نیچے ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جعفر راوی کا نام معلوم نہیں اور یحیٰ بن کثیر راوی مجہول ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۰۴ مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

٧٦٢ - (٩) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: عورت کے لئے نماز ادا کرتے ہوئے سر ڈھانپنا اور گردن چھپانا ضروری ہے (واللہ اعلم)

٧٦٣ - (١٠) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟ قَالَ: «إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغاً يُغَطِّي ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ.

۷۶۳: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت قمیض اور دوپٹے میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ جب کہ قمیض کے نیچے تہہ بند نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا' جب قمیض لمبی ہو اور اس کے پاؤں کے اوپر کے حصّہ کو ڈھانپ لے (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے چند رُواۃ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند موقوفاً" صحیح ہے' مرفوعاً" نہیں (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

٧٦٤ - (١١) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑے کو کندھے سے لٹکانے سے منع کیا اور اس سے (بھی منع فرمایا) کہ کوئی شخص نماز میں اپنا منہ ڈھانپے۔
(ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: کندھوں پر کپڑا لٹکانا اور اس کے کناروں کو نہ باندھنا "سدل" کہلاتا ہے نیز سر پر چادر لٹکانا اور اس کے کسی کنارے کو کندھے پر نہ ڈالنا بھی "سدل" ہے (واللہ اعلم)

٧٦٥ - (١٢) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْيَهُوْدَ، فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۶۵: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودیوں کی مخالفت کرو وہ جوتوں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اگر جوتوں میں نجاست نہ لگی ہو تو نماز میں ان کا پہننا مباح ہے لیکن ہمیشہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا درست نہیں اور نہ اس کو مستحب کہا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ جوتوں میں چونکہ نجاست کا ہونا عام طور پر سمجھا جاتا ہے اگر ان کو پہن کر ہی نماز ادا کی جائے تو اس کا بوجھ نماز ادا کرنے والے پر ہو گا۔ دفعِ مفسدہ کے لئے ترجیح اس بات کو ہو گی کہ نمازیں بغیر جوتا پہنے ادا کی جائیں البتہ اگر جوتا بلا نجاست ہو تو نماز ادا کرنا درست ہے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو (واللہ اعلم)

٧٦٦ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهِ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ، اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ. فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ، قَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ؟» قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ، فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَراً. اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَنْظُرْ، فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَراً. فَلْيَمْسَحْهُ، وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۷۶۶: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نے (بحالت نماز) اپنے جوتے اتار دیئے۔ جب صحابہ کرامؓ نے آپؐ کو جوتے اتارتے دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار دیئے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا' تم نے اپنے جوتے کس لیئے اتارے؟ انہوں نے عرض کیا' ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنا جوتا اتارا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس تو جرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے جوتوں میں نجاست لگی ہوتی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ (اپنے) جوتے دیکھے۔ اگر وہ اپنے جوتے پر کوئی نجاست وغیرہ دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو رگڑ کر (صاف کرے) اور انہیں پہن کر نماز ادا کرے (ابوداؤد' دارمی)

٧٦٧ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلَا عَنْ يَسَارِهِ، فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ، إِلَّا أَنْ لَّا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ، وَّلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ.

۷۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں جانب اپنا جوتا نہ رکھے اور اپنے بائیں جانب بھی نہ رکھے جب کہ کسی دوسرے (نمازی) کا وہ دائیں جانب ہے البتہ اگر بائیں جانب کوئی شخص نہ ہو تو رکھ سکتا ہے (اور جب بائیں جانب کوئی نمازی ہو) تو اپنے پاؤں کے درمیان رکھے اور ایک روایت میں ہے انہیں پہن کر نماز ادا کرے (ابوداؤد) امام ابنِ ماجہؒ نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٧٦٨ - (١٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَّسْجُدُ عَلَيْهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۷۶۸: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ چٹائی پر نماز ادا کر رہے ہیں اور اس پر سجدہ بھی کر رہے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپؐ نے خود کو ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا ہے اور نماز ادا کر رہے ہیں (مسلم)

٧٦٩ - (١٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۷۶۹: عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس سے کہا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بغیر جوتا پہنے اور (کبھی) جوتا پہنے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد)

٧٧٠ - (١٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ، وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟!. رَوَاهُ

اَلْبُخَارِیُّ.

۷۷۰: محمد بن مُنکدِرؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے چادر میں نماز ادا کی جس کو گردن کی جانب باندھا ہوا تھا جب کہ کھونٹی پر کپڑے لٹک رہے تھے۔ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا، آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے اس لئے اس طرح نماز ادا کی ہے تاکہ تیرے جیسا احمق مجھے دیکھ لے جب کہ عہد رسالت میں ہم میں سے کون تھا جس کے دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

وضاحت: "مِشْجَبْ" ان تین لکڑیوں کو کہتے ہیں جن کو آپس میں ملا کر ایک جگہ پر گاڑا جاتا ہے تاکہ ان پر پانی کا برتن رکھا جائے اور کپڑے لٹکائے جائیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے اگرچہ اور کپڑے بھی موجود ہوں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ستر کے ساتھ ساتھ کندھوں کو بھی ڈھانپنا چاہئے البتہ سر کو ڈھانپنا ضروری نہیں لیکن ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنانا بھی مناسب نہیں۔ اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ میں حاضری دینے کے لئے ادب و احترام کا خیال رکھا جائے اور خشوع و خضوع کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے (واللہ اعلم)

۷۷۱ - (۱۸) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ. كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ؛ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ، فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى. رَوَاهُ أَحْمَدُ

۷۷۱: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا سُنّت ہے۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے اور ہم پر عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ (اب) دو کپڑوں میں نماز ادا کرنا بہتر ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث زوائد عبداللہ بن احمد میں ہے۔ اس کی سند میں ابونصرو بن بقیہ راوی مجہول ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد نمبر۱ صفحہ ۲۴۰)

(۹) بَابُ السُّتْرَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۷۲ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۷۲: ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح عید گاہ کی طرف جاتے اور نیزا آپؐ کے آگے لے جایا جاتا تھا اور عید گاہ میں آپؐ کے آگے گاڑا جاتا تھا۔ آپ اس کی جانب نماز ادا کرتے۔ (بخاری)

وضاحت: عید گاہ کھلا میدان تھا' اس کے آگے کوئی دیوار نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کی امامت کے وقت حکم دیتے کہ سامنے نیزہ گاڑا جائے۔ آپؐ اس کو سترہ بناتے اور اس کی جانب نماز ادا کرتے تاکہ نماز پڑھتے وقت آگے سے کسی کا گذر نہ ہو۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ کھلی فضا میں انسان کے خیالات فطری طور پر منتشر ہوتے ہیں اس لئے سترہ گاڑا جائے تاکہ خیالات مجتمع رہیں۔ اسی طرح اگر مسجد کا صحن کھلا ہے تو وہاں بھی سترہ رکھا جائے۔ ہاں! اگر کمرہ ہے تو بوجہ تنگ جگہ ہونے کے سترہ کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۷۷۳ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا. وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۳: ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں دیکھا۔ آپؐ بطحاء وادی میں سرخ چمڑے کے خیمے میں تھے اور میں نے دیکھا کہ بلالؓ آپؐ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو حاصل کر رہے تھے نیز میں نے دیگر لوگوں کو دیکھا' وہ بھی آپؐ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں تگ و دو کر رہے تھے۔ جو شخص بلالؓ سے کچھ پانی

حاصل کر پاتا وہ اس کو (اپنے چہرے اور اپنے اعضاء پر تبرک کے طور پر) لگاتا اور جو شخص بلال رضی اللہ عنہ سے نہ پاسکتا تو وہ اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ سے حاصل کر لیتا پھر میں نے دیکھا کہ بلالؓ نے نیزہ اٹھایا اور اس کو گاڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کا لباس پہن کر نکلے' آپؐ تیز تیز چل رہے تھے۔ آپؐ نے نیزہ کی جانب (قبلہ رخ ہو کر) لوگوں کی امامت کرائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور چارپائے نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو تبرکاً" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حاصل کیا اور یہ آپؐ تک ہی محدود ہے۔ اس سے تبرک بالصّالحین کا استدلال درست نہیں۔ اس لئے کہ اگر آپ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کے فضلات کا تبرک جائز ہوتا تو اس قسم کے واقعات کا ذکر کتب حدیث میں ہوتا جب کہ دورِ خلافت اور سلفِ صالحین کے زمانہ میں بھی اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ملتا ہے لہٰذا اس کو آپؐ کی خصوصیّت سمجھا جائے گا (واللہ اعلم)

۷۷۴ - (۳) وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ، قُلْتُ : اَفَرَأَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ، فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهِ.

۷۷۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو عرضاً" اپنے سامنے بٹھاتے اور (اسے سترہ بنا کر) اس کی طرف نماز ادا کرتے (بخاری' مسلم)

بخاری میں اضافہ ہے (کہ نافعؒ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' آپ بتائیں! کہ جب اونٹ چراگاہ کی طرف گئے ہوتے ؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا' آپؐ پالان کو سیدھا (قبلہ رخ) کرتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی جانب (متوجّہ ہو کر) نماز ادا کرتے۔

۷۷۵ - (٤) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۵: طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (سترہ) رکھے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز ادا کرے' وہ کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کے پیچھے سے گزرے (مسلم)

وضاحت: نمازی اور سترہ کے درمیان بس اتنا فاصلہ ہو کہ باآسانی نماز ادا کی جاسکے۔ سجدہ کی جگہ کے ساتھ ہی سترہ ہونا چاہئے (واللہ اعلم)

٧٧٦ - (٥) وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْراً لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ». قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي قَالَ: «أَرْبَعِينَ يَوْماً، أَوْ شَهْراً، أَوْ سَنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۶: ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو اگر علم ہو جائے کہ (آگے گزرنے سے) اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ چالیس ..... کھڑا رہے۔ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ ابو النضر راوی نے بیان کیا' مجھے علم نہیں کہ انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس ماہ یا چالیس سال کہا (بخاری' مسلم)

٧٧٧ - (٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ.

۷۷۷: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب سترہ کی جانب (منہ کر کے) نماز ادا کرے تو اگر کوئی شخص (سترہ کے اندر) اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو اس کو روکے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔
(یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کے ہم معنیٰ روایت ہے)

٧٧٨ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ. وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت' گدھا اور کتا نماز کو باطل کر دیتے ہیں اور پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ نماز کو باطل کرنے سے محفوظ کرتا ہے (مسلم)

٧٧٩ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات نفل نماز ادا کرتے اور میں آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان عرضاً" لیٹی ہوتی تھی جیسے جنازہ عرضاً" ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: چونکہ یہاں گزرنا نہیں ہے اس لئے نماز باطل نہیں ہوئی۔ عائشہؓ صرف آگے لیٹی ہوئی تھیں۔ اس کی ایک تاویل یہ بھی ہے کہ نماز باطل کرنے والی حدیث کو وہ حدیث منسوخ کر رہی ہے جس میں ہے کہ کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی (اسی باب میں دوسری فصل کی آخری حدیث ملاحظہ فرمائیں) (واللہ اعلم)

۷۸۰ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْبَلْتُ رَاكِباً عَلٰى اَتَانٍ ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ، وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰى اَحَدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۸۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ ان دونوں میں بلوغت کے قریب تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کی نماز کی امامت کرا رہے تھے۔ سترہ وغیرہ نہ تھا۔ میں (پہلی) صف کے کچھ حصہ سے گزرا اور (گدھی سے) اتر پڑا۔ گدھی کو میں نے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور میں صف میں شامل ہو گیا' میرے اس فعل کا کسی نے برا نہیں مانا (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام مقتدیوں کا سترہ ہے' اس لئے ابنِ عباسؓ کے گزرنے پر کسی نے مدافعت نہیں کی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۷۸۱ - (۱۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئاً. فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؛ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ عَصىً؛ فَلْيَخْطُطْ خَطّاً، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ اَمَامَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۷۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے چہرے کے سامنے سترہ رکھے۔ اگر سترہ نہ پائے تو لکڑی کھڑی کرے۔ اگر اس نے لکڑی کو کھڑا نہیں کیا تو لکیر کھینچے پھر اس کو اس سے کچھ نقصان نہیں جو چیز بھی آگے سے گزرے (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دو راوی مجہول ہیں۔ امام ابنِ حبانؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے (التلخیص الجبیر جلد۱ صفحہ ۲۸۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۳)

۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا ، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۸۲: سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرے تو وہ سترہ کے قریب نماز ادا کرے تاکہ شیطان اس کی نماز کو باطل نہ کرے (ابوداؤد)

۷۸۳ - (۱۲) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ اِلٰى عُوْدٍ، وَّلَا عَمُوْدٍ، وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ، وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۷۸۳: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپؐ کسی لکڑی' کسی ستون یا کسی درخت کی جانب نماز ادا کرتے تو اس کو دائیں یا بائیں جانب کرتے اس کے عین سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ضعیف اور دوسرا مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۴۳)

۷۸۴ - (۱۳) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِىْ بَادِيَةٍ لَنَا ، وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ، فَصَلّٰى فِىْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ . وَلِلنَّسَائِىِّ نَحْوُهٗ.

۷۸۴: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم جنگل میں تھے۔ آپؐ کے ساتھ (میرے والد) عباسؓ بھی تھے' آپؐ نے جنگل میں نماز ادا کی۔ آپؐ کے آگے سترہ نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپؐ کے سامنے کھیلتی رہیں۔ آپؐ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی (ابوداؤد) نسائی میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلدا صفحہ ۲۴۴)

۷۸۵ - (۱۴) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ، وَادْرَؤُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

۷۸۵: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور گزرنے والے کو بقدر استطاعت روکو' وہ شیطان ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ناسخ ہے' جبکہ نماز باطل قرار دینے والی حدیثیں منسوخ ہیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۳۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۷۸۶ - (۱۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ. فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹ جاتی اس حال میں کہ میرے پاؤں آپؐ کے قبلہ (سجدہ گاہ) میں ہوتے۔ جب آپؐ سجدہ کرتے تو مجھے (ہاتھ سے) ٹھوکا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی اور جب آپؐ (سجدے سے سر) اٹھاتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۷۸۷ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ، كَانَ لَأَنْ يُقِيمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِي خَطَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۷۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کسی کو علم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے آگے عرضاً گزرنے سے کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم سے بہتر ہے جو کسی نمازی کے آگے سے گزرتے ہوئے وہ چلتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی متکلم فیہ اور دوسرا مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۴۴)

۷۸۸ - (۱۷) وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ؛ لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَهْوَنَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۷۸۸: کعب احبارؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز ادا کرنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو اگر علم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے، اسے زمین میں دھنسا دیا جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کے آگے سے گزرے اور ایک روایت میں "بہتر ہے" کی بجائے "آسان ہے" کے الفاظ ہیں (مالک)

وضاحت: یہ حدیث مقطوع ہے، اس لئے کہ کعب احبارؒ تابعی ہیں (واللہ اعلم)

۷۸۹ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ السُّتْرَةِ؛ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ، وَالْخِنْزِيرُ، وَالْيَهُودِيُّ، وَالْمَجُوسِيُّ، وَالْمَرْأَةُ. وَتُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۸۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بلاسترہ نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا' خنزیر' یہودی' مجوسی اور عورت (اس کے آگے سے گزر کر) باطل کر دیں گے اور اس کی نماز اس وقت درست متصور ہو گی جب اس کے آگے سے پتھر پھینکنے کے بقدر گزریں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن کثیر راوی لفظِ "عن" کے ساتھ روایت بیان کر رہا ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۰۳، مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۵)

(۱۰) بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

(نماز ادا کرنے کی کیفیت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۹۰ ۔ (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» . فَرَجَعَ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ، فَسَلَّمَ. فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ ۔ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا ۔ : عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا». ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِماً، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا» ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز ادا کی۔ بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے السّلام علیکم کہا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) وعلیکم السّلام کہا (اور فرمایا) واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ واپس گیا اور اس نے نماز ادا کی۔ بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور السّلام علیکم کہا۔ آپؐ نے (جواب میں) وعلیکمُ السلام کہا (اور فرمایا) واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' تم نے نماز ادا نہیں کی چنانچہ اس شخص نے تیسری دفعہ یا اس کے بعد (چوتھی مرتبہ) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے نماز ادا کرنے کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تیرا ارادہ نماز ادا کرنے کا ہو تو ٹھیک ٹھیک وضو کر پھر قبلہ رخ کھڑا ہو اور اللہ اکبر کہہ۔ پھر جس قدر قرآنِ پاک کی آسانی سے تلاوت ہو سکے تلاوت کر۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر

سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر (سجدہ سے) سر اٹھا اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اسی طرح اپنی تمام نماز میں کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس شخص نے نماز کے ارکان تو ادا کیے تھے لیکن تعدیلِ ارکان نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز کو آپؐ نے کالعدم قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ ارکان کی ادائیگی میں اطمینان اور تعدیل فرض ہے' اس کے بغیر نماز ادا نہیں ہو گی۔ رکوع شرعاً" صرف سر جھکانے کا نام نہیں اور نہ ہی سجدہ صرف زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اطمینان بھی فرض ہے نیز اس حدیث میں دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے بیٹھنے کا حکم بھی دیا ہے جس کا نام جلسۂ استراحت ہے (واللہ اعلم)

۷۹۱ - (۲) **وَعَنْ** عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَالْقِرَآءَةِ بِـ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ). وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ ؛ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ. وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِماً . وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِساً. وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ . وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ ، وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ. وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز "اللہ اکبر" کہہ کر اور قرأت کا آغاز "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن" کے ساتھ فرماتے اور جب آپ رکوع میں جاتے تو نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ زیادہ نیچا کرتے البتہ سر درمیان میں رکھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو جب تک برابر کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ میں نہیں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب تک برابر بیٹھ نہ جاتے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعت (ادا کرنے) کے بعد التحیات پڑھتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے نیز آپؐ روکتے کہ کوئی شخص (سجدہ کرتے وقت) اپنے بازو درندے کی طرح (زمین پر) بچھائے اور آپؐ نماز کا اختتام "السلام علیکم" کے ساتھ کرتے (مسلم)

وضاحت: شیطان کے بیٹھنے کی کیفیت یہ ہے کہ پنڈلیوں کو کھڑا کیا جائے' سر کو زمین پر رکھا جائے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے۔ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابوالجوزاء اوس بن عبداللہ کا سماع عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۷)

۷۹۲ - (۳) **وَعَنْ** أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ

مَكَانَهُ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى، وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۲: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں ذکر کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہُ علیہ وسلم کی نماز (ادا کرنے) کی کیفیت کو تم سے زیادہ محفوظ رکھتا ہوں۔ میں نے آپؐ کو دیکھا جب آپؐ نے اللہُ اکبر کہنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو پکڑا اور اپنی کمر کو برابر جھکایا۔ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو آپؐ سیدھے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ (کمر کا) ہر مُہرہ اپنے مقام پر واپس آگیا۔ جب آپؐ سجدہ میں گئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا' نہ بازو پھیلا کر (زمین پر) رکھے اور نہ انہیں (پہلوؤں کے ساتھ) ملا کر رکھا اور (سجدہ کی حالت میں) اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا۔ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کو سیرین سے دائیں جانب) نکال کر اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اپنی سیرین پر بیٹھے (بخاری)

۷۹۳ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ، وَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ». وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے کلمات کہتے اور سجدہ میں (جاتے ہوئے) اسی طرح نہیں کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۷۹٤ - (٥) **وَعَنْ** نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ. وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۴: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے اس عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ذکر کیا ہے (بخاری)

۷۹۵ - (٦) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۵: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اسی طرح کرتے تھے (یعنی رفع یدین کرتے تھے) اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھاتے (بخاری)

۷۹٦ - (۷) وَعَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ، فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹٦: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو جب تک برابر نہ بیٹھتے کھڑے نہیں ہوتے تھے (بخاری)

۷۹۷ - (۸) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۹۷: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نماز میں داخل ہوئے تو آپؐ نے رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر آپؐ نے اپنا کپڑا (اپنے جسم پر) ڈالا پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ کپڑے سے (باہر) نکالے پھر رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع یدین کیا جب سجدہ میں گئے تو آپؐ کا سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا (مسلم)

۷۹۸ - (۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو حکم دیا جاتا کہ ہر شخص نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ہاتھ کہاں رکھے جائیں البتہ ابن خزیمہؒ کی صحیح روایت (جو وائل

بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) میں ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سینے پر رکھے۔ مسند احمد میں بھی ھلب طائی سے اس مضمون کی حدیث مروی ہے وہ صحیح ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۹۹) لیکن قیام میں سینے پر ہاتھ نہ باندھے اور ناف سے اوپر یا ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے اس مضمون کی تمام روایات ضعیف ہیں اور چونکہ رکوع کے بعد بھی قیام ہے اس لئے اس میں بھی سینے پر ہاتھ باندھے جائیں، حدیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے (واللہ اعلم)

۷۹۹ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے پھر سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حمِدہ کہتے۔ جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے اور قیام کی حالت میں ہوتے تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے پھر جب (سجدہ کے لئے) جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر تمام رکعات میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ (مکمل) نماز ادا کرتے اور دو رکعت کے بعد بیٹھ کر جب کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے (بخاری، مسلم)

۸۰۰ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۸۰۱ - (۱۲) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالُوا: فَاعْرِضْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّي رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللهُ أَكْبَرُ»، ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ

جَنْبَيْهِ ، وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُولُ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ». وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ يَنْهَضُ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ سَلَّمَ. قَالُوا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ مَعْنَاهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ - يَعْنِي السَّبَّابَةَ -. وَفِي أُخْرٰى لَهُ: وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، وَنَصَبَ الْيُمْنٰى. وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَّاحِدَةٍ.

دوسری فصل

۸۰۱: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دس صحابہ کی موجودگی میں اعلان کیا کہ میں تم سب سے زیادہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیّت) کا علم رکھتا ہوں۔ صحابہ کرامؓ نے کہا' آپؐ ارشاد فرمائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے' اپنے سر کو (حدِّ اعتدال سے) نیچا کرتے نہ اونچا کرتے۔ پھر سر اٹھاتے اور سمعَ اللہُ لمن حمدہ کہتے اور رفع یدین کرتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے جب کہ آپؐ سیدھے کھڑے ہوتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرنے کے لئے زمین کی جانب جھکتے' اپنے بازو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو (قبلہ رو) کھولتے پھر (سجدہ سے) اپنا سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو پھیر کر اس پر بیٹھ جاتے اور سیدھے بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال کے ساتھ ہو جاتی پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے۔ پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے آپ صحیح بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس آجاتی۔ پھر

دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرتے پھر جب دو رکعت سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھا کر رفع یدین کرتے جیسا کہ آپؐ نے شروع نماز میں تکبیرِ تحریمہ کہی تھی پھر آپؐ باقی نماز میں اسی طرح کرتے تھے البتہ جب آپؐ اس رکعت میں ہوتے جس (کے اختتام) پر آپؐ نے سلام پھیرنا ہے تو آپؐ اپنے بائیں پاؤں کو (نیچے سے) نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر آپؐ سلام پھیرتے (نماز کا یہ طریقہ سن کر) سب صحابہ کرامؓ نے کہا کہ تو سچا ہے' آپؐ اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے (ابوداؤد' دارمی)

ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کی ہم معنیٰ روایت بیان کی ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ابو حمید رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے' اس میں ہے کہ پھر انہوں نے رکوع کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا گویا کہ گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اکڑا کر رکھا اور ان کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور بیان کیا کہ پھر آپؐ نے سجدہ کیا' اپنی ناک اور اپنی پیشانی زمین پر رکھی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور اپنی ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھا اور اپنی رانوں کے درمیان کشادگی کی۔ اپنے پیٹ (کے بوجھ) کو اپنی رانوں پر کچھ بھی نہیں ڈال رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ (سجدہ سے) فارغ ہوئے پھر بیٹھ گئے اور اپنے بائیں پاؤں کو پھیلایا اور دائیں پاؤں (کی انگلیوں کو) قبلہ رو کیا اور اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور انگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کی دوسری روایت میں ہے کہ جب آپؐ دو رکعت کے بعد بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کے نچلے حصے پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو اپنی بائیں ران کو زمین کے ساتھ لگاتے اور اپنے دونوں پاؤں کو ایک جانب سے نکالتے۔

۸۰۲ - (۱۳) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ، وَحَاذٰى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ.

۸۰۲: وائل بن حُجْر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نماز ادا کرنے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے برابر کیا۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کہی (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے نچلے نرم کناروں کے برابر کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا نیز اس حدیث میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کا ذکر رفع یدین کے بعد ہے جب کہ صحیح روایت میں تکبیرِ تحریمہ کا ذکر رفع یدین سے قبل یا رفع یدین کے ساتھ ہے (واللہ اعلم)

٨٠٣ - (١٤) وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۸۰۳: قبیصہ بن ہُلب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی) امامت فرماتے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے تھے۔ امام ترمذیؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴)

٨٠٤ - (١٥) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعِدْ صَلَاتَكَ؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَقَالَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أُصَلِّي؟ قَالَ: «إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ، وَامْدُدْ ظَهْرَكَ. فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ، وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا. فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُودِ. فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى. ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ». هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ». وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ، وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ.

۸۰۴: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی (نماز ادا کرنے کے بعد) وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو سلام کہا۔ آپؐ نے فرمایا' تم نماز دوبارہ ادا کرو' اس لئے کہ تمہاری نماز صحیح (ادا) نہیں ہوئی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے تعلیم دیں مجھے کیسے نماز ادا کرنی چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا' جب تو قبلہ رخ (کھڑا) ہو تو تکبیر تحریمہ کہہ بعد ازاں سورتِ فاتحہ کی قرأت کر اور (فاتحہ کے بعد) جو اللہ چاہے تو اس کی قرأت کر اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے اور رکوع کرتے ہوئے اعضاء میں (مکمل) ٹھہراؤ اور کمر میں (مکمل) پھیلاؤ ہو جب رکوع سے سر اٹھائے تو کمر کو سیدھا رکھ اور اپنے سر کو اٹھا یہاں تک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں کی جانب واپس آجائیں اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کے وقت (پیشانی پر) مکمل دباؤ ڈال جب (سجدہ سے) سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ بعد ازاں ہر رکوع اور سجدہ میں اسی طرح کر یہاں تک کہ تجھے اطمینان حاصل ہو۔
(یہ مصابیح کے الفاظ ہیں) جب کہ ابوداؤد نے اس روایت کو معمولی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز (ادا

کرنے) کے لئے کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے اس کے مطابق وضو کر بعد ازاں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (کے کلمات) کہہ اور نماز ادا کر۔ اگر تجھے قرآن یاد ہو تو جس قدر آسان ہو قرأت کر ورنہ اللہ کی حمد' اس کی تکبیر اور اس کی تہلیل کے کلمات کہہ بعد ازاں رکوع کر۔

وضاحت: اس حدیث میں سورتِ فاتحہ کی قرأت کا ذکر نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورتِ فاتحہ کی قرأت فرض نہیں ہے جب کہ احادیثِ صحیحہ میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کی فرضیت کا ذکر ہے چنانچہ اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ جو شخص ابھی مسلمان ہوا ہے اور وہ قرآن کی کوئی سورت یاد نہیں کر سکتا ہے تو اگر وہ قرأت فاتحہ کی جگہ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی نماز صحیح ہو گی اور اگر فاتحہ کے علاوہ قرآنِ پاک کی کوئی سورت یاد ہو تو اس کی تلاوت کرے۔ بہرحال اس حدیث کو حالتِ مجبوری پر محمول کیا جائے گا (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۶)

٨٠٥ - (١٦) **وَعَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ - يَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا - إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَهُوَ خِدَاجٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۸۰۵: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' نماز دو رکعت ہے' ہر دو رکعت کے بعد تشہّد پڑھا جائے اور خشوع' خضوع اور مسکنت (کا اظہار) ہو پھر (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھائے۔ فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ اپنے رب (سے دُعا) کے لئے اٹھائے' ہاتھ کے اندر کی جانب کو چہرے کی طرف کرے اور تو یارب! یارب! کہہ کر دعا کرے اور جس شخص نے یہ کام نہ کیے وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (اس کی نماز) ناقص ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن نافع راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۳' مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٨٠٦ - (١٧) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ: صَلّٰى لَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَحِيْنَ سَجَدَ، وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ. وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۸۰۶: سعد بن حارث بن معلّٰی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ نے نماز کی امامت کرائی۔ انہوں نے سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت اور دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے وقت بلند آواز سے اللہُ اکبر کہا اور بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (کہتے) دیکھا ہے (بخاری)

وضاحت: اموی عہدِ حکومت میں نماز میں تکبیرات بلند آواز کے ساتھ نہیں کہی جاتی تھیں جب کہ عہدِ نبوّت میں یہ تکبیرات بلند آواز کے ساتھ کہی جاتی تھیں۔ اس لئے ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نے اونچی آواز کے ساتھ تکبیرات کہہ کر اس سُنّت کو زندہ کیا (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۱۹)

۸۰۷ - (۱۸) وَعَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَّعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ. فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۰۷: عکر[illegible]مہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز ادا کی۔ اس نے بائیس تکبیریں (بلند آواز سے) کہیں۔ میں نے (اس کے بارے میں) ابنِ عباسؓ سے کہا کہ کیا یہ شخص بے وقوف ہے؟ انہوں نے کہا' تجھے تیری ماں گم پائے یہ تو ابوالقاسم کی سُنّت ہے (بخاری)

۸۰۸ - (۱۹) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، مُرْسَلاً، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ ﷺ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۰۸: علی بن حسین سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ آپؐ کی نماز ہمیشہ اسی طرح (ادا ہوتی) رہی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے (مالک)

۸۰۹ - (۲۰) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى.

۸۰۹: علقمہ رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا کہ کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیّت) کے بارے میں نہ بتاؤں چنانچہ انہوں نے نماز ادا کی اور صرف ایک بار پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس معنیٰ میں صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عاصم بن کلیب راوی منفرد اور ضعیف ہے نیز اثبات رفع

الیدین کی احادیث نص ہیں اور یہ حدیث عدم رفع الیدین پر ظاہر ہے جب کہ اصولی طور پر نص کو ظاہر پر مقدم رکھا جاتا ہے نیز اثبات کی احادیث مثبت ہیں اور نفی کی حدیث نافی ہے جب کہ اصولی طور پر مثبت احادیث کو نافی پر ترجیح ہوتی ہے نیز اثبات رفع الیدین کو بیان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثیر تعداد میں ہیں جب کہ عدم رفع الیدین کے راوی قلیل ہیں لہٰذا ترجیح کثیر تعداد کو حاصل ہو گی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲) مزید تحقیق کے لئے امام بخاریؒ کی کتاب "جزء رفع الیدین" امام زیلعیؒ کی کتاب "نصب الرّایہ" اور استاذ حافظ محمد گوندلوی کی کتاب "التحقیق الراسخ فی انّ رفع الیدین لیس لھا ناسخ" کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

۸۱۰ - (۲۱) **وَعَنْ** أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۸۱۰: ابوحمید ساعدی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب منہ کرتے اور رفع الیدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہتے (ابن ماجہ)

۸۱۱ - (۲۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟! أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ؟! إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ، وَاللهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز کی امامت کرائی اور کسی پچھلی صف میں ایک شخص نے نماز کے منافی کام کیا۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آواز دی اور (ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا' تمہیں اللہ کا ڈر نہیں ہے' کیا تمہیں خیال نہیں کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ تم سمجھتے ہو کہ (نماز ادا کرتے ہوئے) جو کچھ تم کرتے ہو وہ مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ آگے دیکھتا ہوں (احمد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دیکھنا آنکھوں کے ساتھ تھا اور یہ آپؐ کا معجزہ ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے' آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ کی قسم! تمہارا رکوع' سجود مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے' میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔" خیال رہے کہ آپؐ کی یہ حالت نماز کے ساتھ خاص ہے عام نہیں ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے ایک نماز کی امامت کرانے کے بعد فرمایا کہ "میں نے تمہیں نماز پڑھائی ہے میں نے نماز میں قبلہ کی دیوار پر جنّت اور دوزخ کی مثالی تصویر دیکھی۔" (واللہ اعلم)

(۱۱) بَابُ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

(تکبیرِ تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۸۱۲ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً. فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۸۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرات کے درمیان خاموش رہتے (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں' آپؐ تکبیرِ تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں کہتا ہوں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میری اور میری غلطیوں کے درمیان دوری فرما جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔" (بخاری' مسلم)

۸۱۳ - (۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ - كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعاً، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ،

وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي». فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ».

ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ: «وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَنْجَى مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ [وَتَعَالَيْتَ]»

۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر (یہ دعا) پڑھتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں نے خود کو اس ذات کی جانب متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے' میں صرف اسی کی جانب جھکنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز' میری عبادت' میری زندگی اور میری موت اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے خود پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما' تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا اور تو مجھے بہترین اخلاق کی رہنمائی عطا کر' تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی راہ نمائی نہیں کر سکتا اور بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کر' مجھ سے برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ میں حاضر ہوں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے جب کہ (صرف) برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاسکتی۔ میری (توفیق) تیرے سہارے ہے' میری (التجاء) تیری طرف ہے تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف سے توجہ کے لئے رجوع کرتا ہوں۔"

اور جب آپؐ رکوع میں جاتے تو فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) " اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے مطیع ہوا' میرے کان' میری آنکھیں' میرا دماغ' میری ہڈیاں اور میری پٹھے تیری جانب متوجہ ہیں۔"

"اور جب آپؐ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) " اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے

لئے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان فاصلہ کو بھرنے اور ان کے بعد تیری مشیّت کے مطابق بھرنے کے برابر تعریف ہے۔"

اور جب آپؐ سجدہ میں جاتے تو دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا' تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے مطیع ہوا۔ میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ کر رہا ہے جس نے اس کو پیدا فرمایا' اس کی بہترین تصویر کشی کی اور اس سے کانوں اور آنکھوں کو الگ وجود بخشا۔ اللہ کی ذات برکت والی ہے جو تمام پیدا کرنے والوں سے بہترین خالق ہے۔"

بعد ازاں آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر اور حد سے متجاوز گناہ معاف کر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" (مسلم)

اور شافعی کی روایت میں ہے کہ "صرف شر کی نسبت تیری طرف نہیں کی جا سکتی اور ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو تو ہدایت عطا کرے' میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف پناہ چاہتا ہوں سوائے تیرے کوئی نجات اور پناہ کی جگہ نہیں ہے تو برکت والا ہے۔"

وضاحت: حدیث سے معلوم ہوا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ ..... کے کلمات تکبیر تحریمہ کے بعد کہے جائیں اور عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ کلمات تکبیرِ تحریمہ سے پہلے پڑھنے کا معمول بن گیا ہے۔ اللہ پاک راہِ صواب پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

٨١٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ، وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ. فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْساً». فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكاً يَبْتَدِرُوْنَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور (نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے) صف میں شامل ہو گیا (تیز چلنے کی وجہ سے) اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے کہا (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ بہت بڑا ہے' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' اس کے لئے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے' (ریا سے) پاک ہے' اس میں برکت ہے۔" جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کس شخص نے (یہ) کلمات کہے ہیں؟

صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے (پھر) دریافت کیا' تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے (پھر) دریافت کیا' تم میں سے کس نے (یہ کلمات) کہے ہیں؟ اس نے قابلِ مؤاخذہ کلمات

نہیں کہے ہیں (چنانچہ) ایک شخص نے کہا' میں آیا' جب کہ میرا سانس پھولا ہوا تھا' میں نے یہ کلمات کہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں کہ ان میں سے کون ان کو (پہلے) اٹھا لے جاتا ہے (مسلم)

وضاحت: رکوع کے باب میں آئندہ ذکر ہو رہا ہے کہ اس شخص نے یہ کلمات اس وقت کہے جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ آپؐ نے ان کلمات کے کہنے پر اس شخص کو خوشخبری دی کہ بارہ فرشتے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھے کہ کون ان کلمات کے اٹھانے میں سبقت لے جاتا ہے گویا آپؐ نے ان کلمات کے کہنے کی رغبت دلائی ہے البتہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز میں شامل ہونے کے لئے آہستگی سے چلنا چاہئے جس قدر نماز ملے باجماعت ادا کرے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضا دے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨١٥ ـ (٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز فرماتے تو (یہ کلمات) کہتے "اے اللہ! تو پاک ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد)

٨١٦ ـ (٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَة عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَارِثَةَ ، وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۸۱۶: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذیؒ نے ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف حارثہ (راوی) سے پہچانتے ہیں اور یہ راوی حافظہ کے لحاظ سے متکلم فیہ ہے۔

وضاحت: امام ترمذیؒ کا تبصرہ درست نہیں اس لئے کہ حارثہ کے سوا دیگر رُواۃ سے بھی یہ حدیث مروی ہے علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

٨١٧ ـ (٦) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلَاةً قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً» ثَلَاثاً، «أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنَ

نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ ؛ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً»، وَذَكَرَ فِي آخِرِهِ: «مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ». وَقَالَ [عَمْرٌو] ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَفْخُهُ الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ، وَهَمْزَهُ الْمُوْتَةُ .

۸۱۷: جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے نماز کی امامت کرائی (اور) کہا (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے' اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے' اللہ کے لئے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے' اللہ کے لئے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے۔ میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں' میں اللہ کے ساتھ شیطان کے کبر' اس کے شراور اس کے دیوانہ بنانے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے (یہ جملہ کہا) "اللہ کے لئے کثرت کے ساتھ حمد وثنا ہے" کا ذکر نہیں کیا جب کہ آخر میں شیطان کے ساتھ "رَجِیم" مردود کا ذکر کیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "نَفْخ" سے مقصود کبر اور "نَفْث" سے مراد شراور "ہَمْز" سے مراد دیوانگی ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس میں عُمر رضی اللہ عنہ صحیح نہیں بلکہ اس سے مراد عَمرو بن مُرّۃ راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹)

۸۱۸ - (۷) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ : سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ ، فَصَدَّقَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

۸۱۸: سَمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (مقامات) محفوظ کئے جن میں آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ ایک خاموشی تکبیر تحریمہ (کے بعد) اور دوسری خاموشی جب آپؐ " غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کی قرأت سے فارغ ہوئے۔ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) اور امام دارمیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' حسن راوی مُدلّس ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹)

۸۱۹ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اِسْتَفْتَحَ الْقِرَآءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ، وَلَمْ يَسْكُتْ. هٰكَذَا فِيْ «صَحِيْحِ مُسْلِمٍ». وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِهِ. وَكَذَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ.

۸۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے تو قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کے ساتھ فرماتے اور خاموشی اختیار نہیں

کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں اسی طرح ہے۔امام حُمیدیؒ نے اس حدیث کو مسلم کی مفرد احادیث میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح جامعُ الاصول کے مؤلف نے اس حدیث کو صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٨٢٠ - (٩) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ. وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّءَ الْأَعْمَالِ، وَسَيِّءَ الْأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

٨٢٠: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ بعد ازاں کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "میری نماز' میرے مراسم عبودیّت' میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے اور میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! مجھے اچھے اعمال اور اخلاق کی جانب ہدایت فرما' تیرے سوا کوئی اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت نہیں دیتا اور مجھے بُرے اعمال سے محفوظ کر تو ہی بُرے اعمال سے محفوظ کر سکتا ہے۔" (نسائی)

٨٢١ - (١٠) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعاً. قَالَ: «اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ». وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ». ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ». ثُمَّ يَقْرَأُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

٨٢١: محمد بن مَسلَمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر (کے بعد) کہتے "میں خود کو اس ذات کی طرف متوجّہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں اس کی طرف جھکنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔" اور اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا "اور میں اسلام لانے والوں میں سے ہوں۔" بعد ازاں کہا" اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کے ساتھ ہوں۔" بعد ازاں قرأت فرماتے (نسائی)

(۱۲) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

(نماز میں قرآنِ پاک کی تلاوت)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٨٢٢ - (١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِداً».

پہلی فصل

۸۲۲: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ فاتحہ اور اس سے زائد (قرآنِ پاک) نہ پڑھا۔

وضاحت: نماز کی ہر رکعت کے قیام میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرض ہے۔ یہ حکم امام' مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے یکساں ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز' اس کے بغیر نماز صحیح نہیں (واللہ اعلم)

٨٢٣ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ - ثَلَاثاً - غَيْرُ تَمَامٍ». فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْإِمَامِ. قَالَ: اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾؛ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ. وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ. وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾. قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

الضَّآلِّيْنَ﴾. قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ آپ نے تین بار کہا (اور فرمایا کہ اس کی) نماز مکمل نہیں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جب ہم امام کی اقتداء میں ہوں؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس صورت میں (سورۂ فاتحہ کی) قرأت اپنے دل میں کرلو' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں' جب بندہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف کی ہے اور جب بندہ "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا کی' جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی' جب بندہ کہتا ہے "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا اور جب بندہ کہتا ہے "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے خاص ہے اور میرے بندے کے لیئے ہے جو اس نے سوال کیا (مسلم)

٨٢٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِـ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے (مسلم)

٨٢٥ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ.

وَفِيْ أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

۸۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' بلاشبہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو گی تو اس کے پہلے گناہ

معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)
اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، جب امام " غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ " کہے تو تم بھی آمین کہو، بے شک جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کی مثل ہے اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو گئی تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وضاحت: آمین بلند آواز سے کہنا چاہیئے اس لئے کہ مقتدی جب امام کی آمین کی آواز سنیں گے تو آمین کہیں گے پھر ہی موافقت ہو گی اور اگر امام بلند آواز سے آمین نہ کہے تو مقتدی کی آمین کی امام کی آمین کے ساتھ کیسے موافقت ممکن ہے؟ بلکہ عین ممکن ہے کہ مقتدی امام سے پہلے یا امام کے بعد آمین کہے۔ یہ موافقت ممکن ہے ضروری نہیں۔ لیکن امام بلند آواز سے آمین کہے تو اس صورت میں موافقت میں کوئی مانع یا اشتباہ حائل نہیں ہے اور دوسری حدیث کے یہ الفاظ کہ "جب امام وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو" سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام کا وَلَا الضَّالِّيْنَ کہنے کا علم تب ہی ہو گا جب وہ بلند آواز سے کہے گا تو اس کے بلند آواز سے آمین کہنے پر تم آمین کہو (واللہ اعلم)

۸۲٦ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ؛ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ. فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ، فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ» قَالَ: «وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲٦: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم نماز (ادا کرنے) کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو برابر کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرائے جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْنَ" کہے تو تم آمین کہو، تمہاری دعا قبول ہو گی اور جب وہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاؤ بلاشبہ امام تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امام کا پہلے جانا اس کے پہلے آنے کے بدلہ میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جب امام " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا (مسلم)

وضاحت: "امام کا پہلے جانا اس کے پہلے آنے کے بدلہ میں ہے" سے مقصود یہ ہے کہ امام رکوع میں جس قدر

پہلے جائے گا اسی قدر رکوع سے پہلے سر اٹھائے گا۔ اسی طرح مقتدی جس قدر امام کے بعد میں جائے گا اسی قدر بعد میں رکوع سے سر اٹھائے گا۔ حدیث کے ان الفاظ کہ "جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو" سے یہ نہ سمجھا جائے کہ امام رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے الفاظ ادا نہیں کرے گا اور مقتدی صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے گا بلکہ امام اور مقتدی دونوں کے لیے یہ کلمات ادا کرنا ضروری ہیں اسی طرح حدیث میں ہے کہ جب امام "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو تم آمین کہو سے بھی مقصود یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آمین کہیں تب ہی امام اور مقتدی کی آمین میں موافقت ہو گی (واللہ اعلم)

۸۲۷ - (٦) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ : «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا»

۸۲۷: اور ابوہریرہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

وضاحت: مُصنّف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح مسلم میں یہ زیادتی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حالانکہ امام مسلمؒ نے ابوہریرہؓ کی اس حدیث کو بالکل ذکر نہیں کیا البتہ یہ زیادتی قتادہؓ کے شاگرد سلیمان تیمیؒ سے مذکور ہے جب کہ قتادہؓ کے دوسرے شاگرد اس زیادتی کا ذکر نہیں کرتے جو سلیمان تیمی سے زیادہ حافظے والے ہیں۔ اس لحاظ سے سلیمان تیمیؒ اس زیادتی کے بیان کرنے میں اکیلے ہیں پس روایت شاذ ہے اس سے سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے پر استدلال صحیح نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (توضیح الکلام جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ از مولانا ارشاد الحق اثری، تحقیق الکلام فی وجوب قرأۃ الفاتحہ خلف الامام از شیخ عبدالرحمان مبارک پوریؒ)

۸۲۸ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت سناتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی کرتے دوسری رکعت میں اتنی لمبی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز اور صبح کی نماز میں کرتے (بخاری، مسلم)

۸۲۹ - (٨) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ: ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ - : فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي

الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهٖ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر (کی نماز) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے چنانچہ ہم نے ظہر (کی نماز) کی پہلی دو رکعت کے قیام کا اندازہ لگایا کہ بقدر "الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَة" کے پڑھنے کے برابر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہر رکعت میں بقدر تیس آیات کے برابر قیام تھا اور دوسری دو رکعت کے قیام کا اندازہ اس سے نصف تھا اور ہم نے عصر (کی نماز) کی پہلی دو رکعت (کی قرأت) کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی دوسری دو رکعت کے برابر تھا اور عصر کی دوسری دو رکعت کا اندازہ اس سے نصف تھا (مسلم)

۸۳۰ - (۹) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ ، - وَفِي رِوَايَةٍ - : بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۰: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر (کی نماز) میں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى سورت اور ایک روایت میں ہے کہ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى" سورت پڑھتے اور عصر (کی نماز) میں اس کی مثل اور صبح (کی نماز) میں اس سے زیادہ لمبی قرأت فرماتے (مسلم)

۸۳۱ - (۱۰) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿الطُّورِ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۱: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب (کی نماز) میں سورۂ "طور" پڑھتے ہوئے سنا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مغرب کی نماز میں ضروری نہیں کہ قصارِ مفصّل پڑھی جائیں بلکہ طوالِ مفصّل بھی پڑھی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

۸۳۲ - (۱۱) **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٣٣ - (١٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَآءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ. فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذاً صَلَّى مَعَكَ الْعِشَآءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ. فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ إِقْرَأْ: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ ﴿وَالضُّحَى﴾ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٣٣: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے اور ان کی امامت کراتے چنانچہ معاذؓ نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے' ان کی امامت کرائی اور سورۂ بقرہ کی قرأت شروع کر دی۔ ایک شخص (صف سے) نکلا اور نماز توڑ کر اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ مُعاذؓ کے رفقاء نے اس سے کہا' کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا' نہیں اللہ کی قسم! میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ کو آگاہ کروں گا۔ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آبپاشی کرنے والے ہیں' دن بھر کام کرتے رہتے ہیں اور معاذؓ نے آپؐ کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے اور سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کر دی (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذؓ کی جانب متوجّہ ہوئے اور (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو؟ تم وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا' وَالضُّحٰی' وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی' سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی (جیسی سورتوں) کے ساتھ امامت کراؤ (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام کے لئے مقتدیوں کے حال کا خیال رکھنا ضروری ہے اور باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے جماعت ترک کر دے تو درست ہے۔ مُعاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں فرض نماز ادا کرنے کے بعد محلّہ کی مسجد میں امامت کے فرائض ادا کیا کرتے تھے۔ یہ ان کی نفل نماز متصوّر ہو گی' اس لئے کہ فرض نماز دوبارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر امام نفل نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا ہو سکتی ہے۔ دار قطنی کی روایت میں ہے کہ مُعاذؓ کی نماز نفل ہوتی اور محلّہ والوں کی نماز فرض ہوتی تھی (واللہ اعلم)

٨٣٤ - (١٣) **وَعَنْ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾، وَمَا سَمِعْتُ أَحَداً أَحْسَنَ صَوْتاً مِّنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٣٤: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپؐ عشاء کی نماز میں "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" (سورت) کی قرأت فرماتے اور میں نے آپؐ کی آواز سے زیادہ خوبصورت آواز کسی کی نہیں سنی (بخاری، مسلم)

۸۳۵ - (۱٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَنَحْوِهَا، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفاً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر (کی نماز) میں قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ اور اسی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے لیکن فجر کے بعد (دیگر نمازوں میں) آپؐ کی قرات ہلکی ہوتی تھی (مسلم)

۸۳٦ - (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳٦: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فجر کی نماز میں "وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ" تلاوت فرماتے (یعنی وہ سورت جس میں یہ آیت ہے) (مسلم)

۸۳۷ - (۱٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ، حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ - أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى - أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۷: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صبح کی (نماز کی) امامت کرائی۔ آپؐ نے سورہ مؤمنون کی قرأت شروع کی یہاں تک کہ جب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپؐ کو کھانسی شروع ہوگئی پس آپؐ رکوع میں چلے گئے (مسلم)

۸۳۸ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: بِـ ﴿آلٓمٓ. تَنْزِيْل﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں "الٓمٓ تَنْزِيْل" پہلی رکعت میں اور هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ دوسری رکعت میں تلاوت فرماتے تھے (بخاری، مسلم)

۸۳۹ - (۱۸) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ، فَصَلّٰى لَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ سُوْرَةَ (الْجُمُعَةِ) فِي السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى، وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۹: عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا۔ مروان مکّہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعۃُ المبارک کا خطبہ دیا۔ انہوں نے پہلی رکعت میں "سورۃُ الجمعہ" اور دوسری میں "اِذَا جَآءَ کَ الْمُنَافِقُوْن" تلاوت کی اور بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ جمعہ کے دن نماز میں ان دونوں (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

۸٤۰ - (۱۹) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ: بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸٤۰: نُعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعۃُ المبارک (کی دونوں رکعت) میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" اور "هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَة" تلاوت فرماتے تھے۔ نعمانؓ کہتے ہیں کہ جب ایک ہی دن میں عید اور جمعہ (دونوں) اکٹھے ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عیدین اور جمعۃُ المبارک کی دونوں رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" اور هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَة" کی تلاوت پر ہمیشگی اختیار کی جائے' سُنّت یہی ہے۔ اس کے علاوہ قرآنِ پاک سے دیگر سورتیں بھی تلاوت کی جا سکتی ہیں (واللہ اعلم)

۸٤۱ - (۲۰) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا: بِـ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸٤۱: عبیداللہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثیؓ سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر (کی دونوں رکعت) میں کون سی (سورت) تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' آپؐ ان میں "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَة" تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

٨٤٢ - (٢١) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں (یعنی سنّتوں) میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

٨٤٣ - (٢٢) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ ، وَالَّتِيْ فِي (آلِ عِمْرَانَ): ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت میں "قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا" اور وہ آیت جو سورہ آلِ عمران میں ہے "قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ" کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨٤٤ - (٢٣) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ.

دوسری فصل

۸۴۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کا آغاز "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کے ساتھ کرتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن حماد راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۲۵، مرعات جلد۲ صفحہ ۳۸۹)

٨٤٥ - (٢٤) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ ، فَقَالَ: آمِيْنَ، مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۸۴۵: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا' آپؐ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" کے بعد اونچی آواز کے ساتھ آمین کہی۔
(ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

٨٤٦ - (٢٥) وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ؟ قَالَ: «بِآمِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۸۴۶: ابو زہیر نُمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نکلے' ہم ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو دُعا مانگنے میں مبالغہ آرائی سے کام لے رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس نے (اپنی دعا کے) آخر میں آمین کہی تو یہ شخص جنّت کا مستحق ہو گیا یا اس کی دُعا قبول ہوئی۔ ایک شخص نے دریافت کیا' کس چیز کے ساتھ وہ اپنی دُعا کو ختم کرے؟ آپؐ نے فرمایا' آمین کے ساتھ ختم کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صبیح بن محرز راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۰۷' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلدا صفحہ ۲۶۸)

٨٤٧ - (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ (الْأَعْرَافِ) فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۸۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃُ الاعراف کو دو رکعت میں تقسیم کر کے تلاوت فرمایا (نسائی)

٨٤٨ - (٢٧) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِي: «يَا عُقْبَةُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا؟»، فَعَلَّمَنِي ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ، قَالَ: فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ، اِلْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: «يَا عُقْبَةُ! كَيْفَ رَأَيْتَ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۸۴۸: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر کے دوران میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی (کی لگام) تھامے ہوئے تھا۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا' اے عقبہؓ! خبردار میں تجھے دو بہترین سورتیں تلاوت کے لئے بتاتا ہوں چنانچہ آپؐ نے مجھے "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سکھلائیں۔ عُقبہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے بارے میں محسوس کیا کہ میں ان دونوں سورتوں کے بارے میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا ہوں۔ جب آپؐ صبح کی نماز (کی امامت) کے لیئے اترے تو آپؐ

نے لوگوں کو صبح کی نماز ان دونوں سورتوں کے ساتھ پڑھائی۔ آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور (خوش ہوتے ہوئے) آپؐ نے دریافت کیا' اے عقبہؓ! تو نے ان (دونوں سورتوں) کو کیسا پایا؟
(احمد' ابوداؤد' نسائی)

٨٤٩ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

٨٤٩: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب نماز میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" سورتیں تلاوت فرماتے تھے (شرح السنۃ)

٨٥٠ - (٢٩) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ «لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ».

٨٥٠: نیز امام ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو ابنِ عمرؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔ البتہ انہوں نے جمعہ کی رات کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی حافظہ کے لحاظ سے ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۸۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۶۹)

٨٥١ - (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: بِـ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٨٥١: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی بار سنا کہ آپؐ مغرب (کی نماز) کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (سورتیں) تلاوت فرماتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن ولید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۶۸)

٨٥٢ - (٣١) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «بَعْدَ الْمَغْرِبِ».

٨٥٢: نیز ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا البتہ مغرب کے بعد (کے الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

٨٥٣ - (٣٢) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ

يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۵۳: سلیمان بن یسارؒ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا' میں نے کسی شخص کی امامت میں نماز ادا نہیں کی جو زیادہ مشابہ ہو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے فلاں شخص سے۔ سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی امامت میں نماز ادا کی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعت (میں قرأت) لمبی کرتا تھا اور آخری دو رکعت امام نماز میں تخفیف کرتا تھا نیز عصر کی (نماز کی قرأت) میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب کی نماز میں قصارِ مُفصّل اور عشا کی نماز تلاوت کرتا تھا اور صبح کی نماز میں طِوالِ مُفصّل تلاوت کرتا تھا(نسائی) اور ابنِ ماجہ نے (اس حدیث کو) "اور وہ عصر کی نماز میں تخفیف کرتا تھا" تک بیان کیا ہے۔

٨٥٤ - (٣٣) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ. فَلَمَّا فَرَغَ. قَالَ: «لَعَلَّكُمْ تَقْرَأُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَلِلنَّسَآئِيِّ مَعْنَاهُ، وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «وَأَنَا أَقُوْلُ: مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ؟ فَلَا تَقْرَأُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

۸۵۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کر رہے تھے۔ آپؐ نے تلاوت فرمائی لیکن آپؐ پر قرأت خلط ملط ہو گئی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی قرأت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہے (ابوداود ' ترمذی)اور نسائی میں اس کی ہم معنیٰ روایت ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میں (اپنے آپ کو) کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے' قرآنِ پاک مجھ سے پڑھا نہیں جارہا پس جب میں اونچی قرأت کروں تو تم سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی قرات نہ کیا کرو۔

٨٥٥ - (٣٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَآءَةِ، فَقَالَ: «هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفًا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «إِنِّيْ أَقُوْلُ: مَالِيْ أُنَازِعُ الْقُرْآنَ؟!» قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۸۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپؐ نے بلند آواز سے قرأت کی۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے اعتراف کیا اور کہا' جی ہاں! میں نے' اے اللہ کے رسول۔ آپؐ نے فرمایا' میں کہتا ہوں' مجھے کیا ہو گیا ہے؟ قرآن (پاک) کے ساتھ میں جھگڑا کر رہا ہوں؟ راوی نے بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نماز میں قرأت سے باز آگئے جس میں آپؐ بلند آواز سے قرأت کرتے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتراض سنا (مالک' احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور امام ابنِ ماجہؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: "صحابہ کرامؓ اس نماز میں قرأت سے باز آئے جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرأت کرتے تھے" یہ امام زہریؒ کا قول ہے اور وہ تابعی ہیں۔ ابوہریرہؓ کا قول نہیں ہے جبکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قائل تھے کہ امام کے پیچھے سری' جہری سب نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی قرأت فرض ہے اور امام زہریؒ کا تمام صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہنا درست نہیں جب کہ اکثر صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے سری اور جہری تمام نمازوں میں مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو ضروری قرار دیتے ہیں نیز امام کی مقتدیوں کے ساتھ قرآنِ پاک کی منازعت کا مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب مقتدی بھی جہری قرأت کریں چنانچہ انہیں جہری قرأت سے روک دیا گیا اور صرف سورہ فاتحہ کی سری قرأت کا حکم دیا گیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۴۰۴)

٨٥٦ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۵۶: ابنِ عمر اور (فروہ بن ورقہ) بیاضی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز ادا کرنے والا اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔ اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کیا سرگوشی کرتا ہے؟ اور تم ایک دوسرے پر قرآنِ پاک (کی تلاوت) بلند آواز سے نہ کیا کرو (احمد)

٨٥٧ - (٣٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۸۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ عجلان راوی حافظہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ نیز زید بن اسلم سے اس کا سماع ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۰۸' ۴۰۹)

۸۵۸ - (۳۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً، فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي. قَالَ: «قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلّٰهِ؛ فَمَاذَا لِي؟ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي» فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ: «إِلَّا بِاللّٰهِ».

۸۵۸: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' میں قرآنِ پاک سے کچھ بھی حفظ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا' آپؐ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جو میرے لئے کافی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تم (یہ) کلمات کہو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی مدد سے ہے" اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کے لئے ہے' میرے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ذیل کے کلمات کہو "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" ("اے اللہ! مجھ پر رحم کر' مجھے عافیت دے' مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر) (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت "اِلَّا بِاللّٰهِ" کے الفاظ تک ہے۔

۸۵۹ - (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ. إِذَا قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؛ قَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۸۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" تلاوت فرماتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" فرماتے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: نماز غیر نماز دونوں میں قاری کو سُبحانَ رَبِّيَ الْاَعلیٰ کہنا چاہیئے البتہ سننے والے کے لئے یہ حکم نہیں ہے سننے والا بھی اگر یہ الفاظ کہے تو مستحب ہے (واللہ اعلم)

۸٦۰ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِـ ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾، فَانْتَهٰى إِلَى: ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ﴾؛ فَلْيَقُلْ: بَلٰى، وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ. وَمَنْ قَرَأَ: ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ فَانْتَهٰى إِلَى: ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾؛ فَلْيَقُلْ: بَلٰى. وَمَنْ قَرَأَ (وَالْمُرْسَلَاتِ) فَبَلَغَ: ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾؛ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ

إِلٰى قَوْلِهٖ: «وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ».

۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" کی قرأت کرے اور "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ" تک پہنچ جائے تو وہ کہے "بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" (کیوں نہیں! اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔)

اور جو شخص "لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ" کی قرأت کرے اور "اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِ الْمَوْتٰى" تک پہنچے تو لفظ "بَلٰى" (کیوں نہیں) کہے۔ اور جو شخص "وَالْمُرْسَلَاتِ" کی قرأت کرے اور "فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ" تک پہنچے تو وہ "آمَنَّا بِاللّٰهِ"(ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں) کہے (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس کے قول "الشَّاهِدِيْنَ" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اعرابی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۲۷۲)

۸۶۱ - (۴۰) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَصْحَابِهٖ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ (الرَّحْمٰنِ) مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى آخِرِهَا، فَسَكَتُوْا. فَقَالَ: «لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَكَانُوْا أَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَبِأَيِّ آلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾، قَالُوْا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے ہاں گئے' آپؐ نے ان پر سورۂ رحمان اول سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے جنوں کی رات جنوں پر اس سورت کی تلاوت کی۔ انہوں نے تم سے بہت اچھا جواب دیا تھا' جب بھی میں "فَبِاَيِّ آلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" پر پہنچا تو جنوں نے کہا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" (اے ہمارے پروردگار! ہم تیری نعمتوں سے کسی نعمت کی تکذیب نہیں کرتے پس تیرے لئے تعریف ہے) (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۸۶۲ - (۴۱) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، فَلَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۸۶۲: معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ (قبیلہ) کے ایک شخص

نے اسے بتایا کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعت میں سورت "اِذَا زُلْزِلَتْ" تلاوت فرمائی۔ مجھے معلوم نہیں آپؐ نے بھول کر ایسے کیا یا ارادتاً" ایسا کیا (ابوداؤد)

٨٦٣ - (٤٢) وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهِمَا بِـ(سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ) فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٨٦٣: عُروہ رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی اور دونوں رکعت میں سورۂ بقرہ تلاوت کی (مالک)

٨٦٤ - (٤٣) وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُوْرَةَ (يُوْسُفَ) إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا [لَنَا] رَوَاهُ مَالِكٌ.

٨٦٤: فرافصہ بن عمیر حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف کو عثمانؓ بن عفّان کے صبح کی نماز میں تلاوت کرنے سے یاد کر لیا (اس لئے) کہ وہ اس سورۃ کو کثرت سے پڑھتے تھے (مالک)

٨٦٥ - (٤٤) وَعَنْ [عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ] عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَآءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا بِسُوْرَةِ (يُوْسُفَ) وَسُوْرَةِ (الْحَجِّ) قِرَآءَةً بَطِيئَةً، قِيلَ لَهُ: إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. قَالَ: أَجَلْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٨٦٥: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے دونوں رکعت میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی۔ عبداللہ بن عامرؓ سے دریافت کیا گیا کہ اس وقت تو وہ فجر ہوتے ہی (نماز) شروع کر دیتے ہوں گے۔ عبداللہ بن عامرؓ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

٨٦٦ - (٤٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٨٦٦: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ مفصّل سورتوں کی کوئی چھوٹی یا بڑی سورت ایسی نہیں ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو' اس لئے کہ آپؐ فرض نمازوں میں ان کی قرأت فرماتے تھے (مالک)

وضاحت: یہ حدیث مؤطا امام مالک میں نہیں ہے البتہ ابوداؤد میں ہے۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی

مدلس ہے۔ اس نے اس حدیث کو "حَدَّثَنا" کے صیغہ سے روایت نہیں کیا (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ ۱۰۸۷' طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۷۴)

٨٦٧ - (٤٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِـ ﴿حٰمٓ الدُّخَان﴾ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا

۸۶۷: عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "حٰمٓ وَالدُّخَان" سورت تلاوت کی (نسائی نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے رواۃ ثقہ ہیں' البتہ سند میں ارسال ہے صحابی کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

(۱۳) بَابُ الرُّكُوْعِ

(رکوع کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٨٦٨ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۸۶۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رکوع اور سجود صحیح کرو۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث پر بحث حدیث نمبر ۸۱۱ کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیں۔

٨٦٩ - (٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ، وَسُجُوْدُهُ. وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ . مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ؛ قَرِيْباً مِنَ السَّوَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۶۹: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ اور قعدہ (سب) قریباً برابر تھا۔
(بخاری، مسلم)

٨٧٠ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ أَوْهَمَ ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ أَوْهَمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو قیام کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپؐ وہم میں مبتلا ہو گئے بعد ازاں آپؐ سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ وہم میں مبتلا ہو گئے (مسلم)

٨٧١ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِي

رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھتے "سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے' ہم تیری تعریف کرتے ہیں' اے اللہ مجھے معاف فرما"۔ آپ قرآن (پاک) کی تاویل فرماتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرآن کی تاویل سے مقصود یہ ہے کہ آپ قرآنِ پاک کی آیت **فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ** (جس کا ترجمہ ہے) "آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں" کے حکم کی تعمیل میں حدیث میں مذکور دعا پڑھتے (واللہ اعلم)

۸۷۲ - (۵) **وَعَنْهَا**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: «سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں یہ کلمات کہتے "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ" (جس کا ترجمہ ہے) "پاک ہے' پاک ہے فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب" (مسلم)

۸۷۳ - (۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعاً أَوْ سَاجِداً؛ فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ؛ فَقَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! مجھے رکوع و سجود میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے روکا گیا ہے۔ تم رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں مبالغہ آرائی کے ساتھ دعا کرو' اس طرح بہت اُمید ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو گی (مسلم)

۸۷۴ - (۷) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ؛ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ؛ فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہو اس لئے کہ جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا' اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

٨٧٥ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۵: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ" کے کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) اللہ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد و ثنا کی' اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے بھرنے کے (بقدر) حمد و ثنا ہے۔" (مسلم)

٨٧٦ - (٩) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اٹھاتے تو درج ذیل کلمات فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے (بقدر) بھرنے کے تعریف ہے۔ اے حمد و ثنا کے مستحق اور عظمت والے! (تو) زیادہ حقدار ہے اس (تعریف) کا جو بندے نے کی ہے' ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی دولت مند کی دولت اسے فائدہ نہیں دے گی۔ (مسلم)

وضاحت: جَدّ کے معنی دولت' مرتبہ اور نسب کے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اللہ کے مقابلہ میں آدمی کو نفع نہیں دیتی' اگر وہ ناراض ہو جائے (واللہ اعلم)

٨٧٧ - (١٠) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ». فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفاً؟». قَالَ: أَنَا. قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكاً يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۷۷: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے۔ جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپؐ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا۔

آپؐ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت کیا کہ ابھی ابھی کون کلام کرنے والا کون تھا؟ رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے تیس کے لگ بھگ فرشتوں کو دیکھا وہ (ایک دوسرے سے) سبقت لے جا رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو پہلے تحریر میں لاتا ہے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۸۷۸ - (۱۱) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دوسری فصل

۸۷۸: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کی نماز صحیح نہیں جب تک کہ وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو برابر نہیں کرتا۔
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع اور سجدہ میں اطمینان فرض ہے۔ جو شخص اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدہ میں صحیح اعتدال میں نہیں رکھتا' اس کی نماز درست نہیں ہے اور جو لوگ رکوع کے لئے صرف جھکنا اور سجدے کے لئے صرف زمین پر پیشانی رکھنا کافی سمجھتے ہیں ان کا موقف نصِّ صریح کے خلاف ہے۔
(واللہ اعلم)

۸۷۹ - (۱۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ». فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَالدَّارِمِيُّ.

۸۷۹: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" آیت نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو اپنے رکوع میں کہا کرو اور جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" آیت نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو اپنے سجدے میں کہو۔
(ابوداؤد' ابنِ ماجہ' دارمی)

۸۸۰ - (۱۳) وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ. فَقَالَ فِي رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ . وَإِذَا سَجَدَ، فَقَالَ فِي سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ عَوْناً لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ .

۸۸۰: عونؒ بن عبداللہ سے روایت ہے' وہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص رکوع میں جائے تو اپنے رکوع میں "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ**" تین بار کہے۔ اس کا رکوع مکمل ہو گا اور یہ معمولی درجے کا رکوع ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین بار "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى**" کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ معمولی سجدہ ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند متّصل نہیں ہے اس لئے کہ عون کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات نہیں ہو سکی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع کے ساتھ ساتھ عونؒ سے روایت کرنے والا اسحٰق بن یزید ہزلی راوی مجہول ہے (مرعات جلد۲ صفحہ ۴۳۶)

۸۸۱ ـ (۱٤) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ». وَفِي سُجُوْدِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى». وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ، وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ إِلٰى قَوْلِهِ: «الْأَعْلٰى» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۸۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی۔ آپؐ نے رکوع میں یہ کلمات کہے "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ**" اور سجدے میں "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى**" کہتے تھے اور جب رحمت کی آیت سے گزرتے تو ٹھہر جاتے اور (اللہ سے) رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت سے گزرتے تو رک جاتے اور عذاب سے پناہ طلب کرتے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی) اور امام نسائیؒ اور ابنِ ماجہؒ نے "الاعلٰی" لفظ تک بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۸۸۲ ـ (۱۵) **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ (الْبَقَرَةِ) ، وَيَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ: «سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۸۸۲: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات قیام کیا جب آپؐ نے رکوع کیا تو سورۂ بقرہ کے (پڑھنے کی) بقدر ٹھہرے رہے اور اپنے رکوع میں کہتے "سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" (جس کا ترجمہ ہے) پاک ہے وہ ذات جو غالب ہے' بادشاہی والی ہے' کبریائی اور عظمت والی ہے۔ (نسائی)

٨٨٣ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى - يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ - قَالَ: فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ، وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۸۸۳: ابنِ جُبیرؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی جس کی نماز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو سوائے اس نوجوان عمرو بن عبدالعزیزؒ کے۔ ابنِ جُبیرؒ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے آپؒ کے رکوع اور سجود کا اندازہ لگایا' ان میں دس دس تسبیحات تھیں (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وہب بن مانوس راوی مجہول الحال ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۷۸)

٨٨٤ - (١٧) وَعَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ: وَأَحْسَبُهٗ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸۴: شقیقؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ شقیقؒ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود مکمل نہیں کر رہا تھا۔ جب اس نے نماز کو ختم کیا تو حذیفہؓ نے اس کو بلایا اور اسے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا' میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ٹھیک پڑھی ہے۔ شقیقؒ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہؓ نے یہ بھی کہا' کہ اگر تو فوت ہو جاتا تو فطرت کے خلاف فوت ہوتا جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے (بخاری)

٨٨٥ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ

رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۸۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام لوگوں سے بہت برا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز کی چوری کیسے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ نماز کے رکوع و سجود کو پورا ادا نہیں کرتا (احمد)

۸۸٦ - (۱۹) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ، وَالسَّارِقِ؟» - وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ - قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوْا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

۸۸٦: نعمان بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا شرابی' زانی اور چور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (اور یہ سوال حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے) صحابہؓ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ نافرمانی کے کام ہیں اور ان پر سزا ہو گی اور سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز میں کیسے چوری ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو نماز کے رکوع و سجود کو پورا نہیں کرتا (مالک' احمد) اور دارمیؒ نے اس کے مثل بیان کیا۔

وضاحت: نعمانؒ تابعی ہیں' اس لئے یہ روایت مُرسل ہے (تنقیح الرواۃ جلد۱ صفحہ ۱۴۳)

(١٤) بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهِ

(سجدے کی کیفیت اور اس کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٨٨٧ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ ، وَالْيَدَيْنِ ، وَالرُّكْبَتَيْنِ ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ [وَلَا] الشَّعْرَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۸۸۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے نیز (فرمایا) ہم کپڑوں اور بالوں کو بند نہ کریں (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صرف پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں بلکہ پیشانی اور ناک دونوں کو زمین کے ساتھ ملانا ضروری ہے اس لئے کہ پیشانی میں ناک بھی شامل ہے۔ اسی طرح نماز میں کپڑوں اور بالوں کو مٹی سے بچانے کے لئے انہیں بند کرنا درست نہیں ان کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے (واللہ اعلم)

٨٨٨ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتّے کے پھیلانے کی طرح نہ پھیلائے۔
(بخاری' مسلم)

٨٨٩ - (٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۸۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جب آپ سجدہ کریں تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو (زمین سے) اٹھا کر رکھیں (مسلم)

٨٩٠ - (٤) **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، كَمَا صَرَّحَ فِي: «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِإِسْنَادِهِ.

وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ: قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۹۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان جگہ کشادہ چھوڑتے تھے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنے کا ارادہ کرتا تو وہ گزر سکتا تھا۔ یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں جیسا کہ امام بغویؒ نے شرح السنۃ میں ابوداؤد کی اسناد کے ساتھ (ذکر کرتے ہوئے) وضاحت کی ہے اور مسلم میں اس کی ہم معنیٰ روایت ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپؐ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

٨٩١ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹۱: عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی (بخاری' مسلم)

٨٩٢ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ کلمات کہتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ" (ترجمہ) "اے اللہ! میرے تمام گناہ صغیرہ' کبیرہ' پہلے' پچھلے' ظاہر اور درپردہ سب گناہوں کو معاف فرما۔" (مسلم)

٨٩٣ - (٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بستر سے گم پایا (میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ) آپؐ کو ٹٹولنا شروع کر دیا چنانچہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے اندر والے حصّے پر لگا۔ آپؐ سجدے میں تھے اور آپؐ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے:
(ترجمہ) "اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیرے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں' میں تیری حمد وثنا کی طاقت نہیں رکھتا تو اس طرح ہے جیسا کہ تو نے آپ اپنی حمد وثنا کی ہے۔" (مسلم)

٨٩٤ - (٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُوْنَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو پس تم (سجدے کی حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو (مسلم)

٨٩٥ - (٩) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ، فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: يَا وَيْلَتِيْ!! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ، فَسَجَدَ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ؛ فَلِيَ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے' مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' اس نے سجدہ کیا۔ اس کے لئے جنت ہے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' میں نے انکار کیا۔ میرے لئے دوزخ ہے (مسلم)

٨٩٦ - (١٠) وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ، فَقَالَ لِيْ: «سَلْ». فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟». قُلْتُ هُوَ ذَاكَ. قَالَ: «فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۶: ربیع بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے رات بھر مستعد رہتا تھا۔ میں آپؐ کے پاس آپؐ کے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی اشیاء (مسواک وغیرہ) لاتا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا' سوال کرو۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپؐ سے جنّت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کے علاوہ (بھی تیرا کوئی سوال) ہے؟ میں نے کہا' بس یہی سوال ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو تجھے اپنے نفس کے مقابلہ میں زیادہ نوافل ادا کر کے میری مدد کرنا ہو گی (مسلم)

٨٩٧ - (١١) **وَعَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً، إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً» قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۸۹۷: معدان بن طلحہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبانؓ سے ملا۔ میں نے کہا' مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں کہ میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے اس عمل کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمائے۔ وہ خاموش ہوگیا۔ میں نے اس سے پھر سوال کیا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر میں نے اس سے تیسری بار دریافت کیا' اس نے بیان کیا کہ میں نے یہ سوال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تجھے کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرنے چاہئیں بلاشبہ جب تو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ اس سجدے کی وجہ سے تیرا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ معدان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ بعد ازاں میں ابُوالدّرداءؓ ملا اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی مجھے اسی طرح کا جواب دیا جس طرح مجھے ثوبانؓ نے جواب دیا تھا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨٩٨ - (١٢) **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۸۹۸: وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپؐ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک راوی متفرد اور حافظہ کے لحاظ سے قوّی نہیں ہے۔ اس حدیث کے جتنے طُرق ہیں وہ سب ضعیف ہیں لہٰذا یہ حدیث قابلِ استدلال نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۲۸۲)

٨٩٩ - (١٣) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ،

وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا. وَقِيلَ: هٰذَا مَنْسُوخٌ.

۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھے۔ (ابوداؤد' نسائی' دارمی) ابو سلیمان خطابیؒ کہتے ہیں کہ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس حدیث سے زیادہ قابلِ عمل ہے اور بعض ائمہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے۔

وضاحت: یہ حدیث پہلی حدیث سے سند کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اس حدیث میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا ذکر ہے اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے' جب کوئی شخص گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھے گا تو اس کا بیٹھنا اونٹ سے مشابہ ہو گا۔ اس لئے کہ انسان کے گھٹنے اس کے پاؤں میں ہوتے ہیں اور چارپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھ ہوتے ہیں اور اونٹ کے اگلے ہاتھ جن میں اس کے گھٹنے ہیں' پہلے رکھتا ہے تو ہمیں اس کی مخالفت کرتے ہوئے ہاتھ پہلے رکھنے چاہئیں۔ علامہ خطابیؒ کا یہ کہنا کہ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے' درست نہیں۔ اس لئے کہ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ضعیف ہے۔ ہم نے اس کے ضعیف ہونے کو پہلے بیان کر دیا ہے اور یہ کہنا کہ یہ حدیث منسوخ ہے درست نہیں بلکہ یہ حدیث ان احادیث کو منسوخ قرار دیتی ہے جو اس کے خلاف ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعات جلد۲ صفحہ ۴۵۸)

۹۰۰ - (۱٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۹۰۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں سجدوں کے درمیان یہ کلمات کہتے:
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھ پر رحم کر' مجھے ہدایت عطا کر' مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا فرما۔" (ابوداؤد' ترمذی)

۹۰۱ - (۱۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۰۱: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" کے کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩٠٢ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۹۰۲: عبدالرحمان بن شِبْل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندے کی طرح سجدہ میں بازو پھیلانے اور اس (بات) سے کہ کوئی شخص مسجد میں (اپنے لئے) جگہ متعیّن کرے جیسا کہ اونٹ (باڑے میں) جگہ متعین کرتا ہے' سے منع فرمایا ہے
(ابوداوُد' نسائی اور دارمی)

وضاحت: کوّے کی طرح چونچ مارنے سے مقصود یہ ہے کہ سجدہ اطمینان سے نہ کیا جائے اور مسجد میں خاص جگہ متعیّن کرنے سے شہرت اور ریاکاری کا اشتباہ ہے اس لئے منع کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

٩٠٣ - (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۹۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے علی! میں تیرے لئے اس چیز کو محبوب جانتا ہوں جس کو اپنے لئے محبوب جانتا ہوں اور تیرے لئے اس چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں جس کو اپنے لئے مکروہ سمجھتا ہوں۔ تجھے دو سجدوں کے درمیان (کتّے کی مانند) نہیں بیٹھنا چاہیے (ترمذی)

وضاحت: کتّے کی مانند بیٹھنے کی شکل یہ ہے کہ پنڈلیوں کو کھڑا کیا جائے اور سرین اور ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے لیکن سرین کو ایڑیوں پر رکھنا اور گھٹنوں کو زمین پر دباؤ ڈال کر بیٹھنا شرعاً" درست ہے۔ نیز اس حدیث کی سند میں حارث بن عبداللہ راوی ضعیف ترین ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۴' المجروحین جلدا صفحہ ۲۲۲' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۴۳۵' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۱۴۱' مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۶۴)

٩٠٤ - (١٨) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۰۴: طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو نماز کے رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا۔ (احمد)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں "خُشُوْعِهَا" کا لفظ ہے جب کہ مسند احمد میں "رُكُوْعِهَا" کا لفظ ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ا صفحہ ۲۸۴)

٩٠٥ - (١٩) وَعَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا، فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۹۰۵: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا' جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنی ہتھیلیاں بھی اس (زمین) پر رکھے جس پر اس نے اپنی پیشانی رکھی ہے بعد ازاں جب وہ اپنی پیشانی اٹھائے تو ہتھیلیوں کو بھی اٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ چہرہ سجدہ کرتا ہے۔
(مالک)

(۱۵) بَابُ التَّشَهُّدِ

(تشہّد کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۹۰۶ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

پہلی فصل

۹۰۶: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور ترپّن (ہندسے) کی گرہ بناتے اور اُنگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے۔

۹۰۷ - (۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ فَيَدْعُوْ بِهَا ، وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ، بَاسِطَهَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۷: اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں (ہاتھ) کی وہ انگلی جو انگوٹھے کے ساتھ کی ہے اس کو اٹھا کر رکھتے' اس کے ساتھ اشارہ کرتے لیکن بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھتے' اس کو اس پر پھیلا کر رکھتے (مسلم)

وضاحت: ترپّن کے ہندسے کی گرہ بنانے سے مقصود یہ ہے کہ چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی دو انگلیوں کو بند رکھا جائے اور چوتھی انگلی (انگشت شہادت) جو سَبابہ اور مُسبِّحہ کہلاتی ہے اس کو کھلا رکھا جائے' اسکے ساتھ اشارہ کیا جائے اور انگوٹھے کو انگشتِ شہادت کی اصل تک ملایا جائے۔ تشہد میں شروع سے آخر تک دائیں ہتھیلی اس کیفیت کے ساتھ رہے مگر اشارہ شروع سے سلام تک کیا جائے' اس کو حرکت نہ دی جائے (واللہ اعلم)

۹۰۸ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا

فَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى أُصْبُعِهِ الْوُسْطٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۸: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (تشہد کے لئے) بیٹھتے' تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر اور بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے اور دائیں (ہاتھ کے) انگوٹھے کو درمیانی (تیسری) انگلی کے ساتھ (ملا کر) رکھتے اور بائیں ہتھیلی کے ساتھ گھٹنے کا لقمہ بناتے یعنی گھٹنا ہتھیلی کی گرفت میں ہوتا (مسلم)

۹۰۹ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ. فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ. فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُوْهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۰۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی تو ہم نے کہا' اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام ہو۔ جبرائیلؑ پر سلام ہو۔ میکائیلؑ پر سلام ہو۔ فلاں پر سلام ہو۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوئے تو آپؐ ہماری جانب متوجّہ ہوئے آپؐ نے فرمایا' تم (یہ) نہ کہو کہ اللہ پر سلام ہو اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے (البتہ) جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ التحیات کے کلمات آخر تک کہے۔ جس کا ترجمہ ہے "تمام تعظیمات اللہ کے لئے ہیں' عبادات اور تمام عمدہ کام اسی کے لئے ہیں۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔" نمازی جب یہ کلمات کہے گا تو اس کا سلام آسمان اور زمین کے ہر صالح بندے کو پہنچے گا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں" بعد ازاں اپنی پسندیدہ دعا مانگے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسلام کا معنی چونکہ سلامتی ہے اور "السّلام" اللہ کے ناموں میں سے ایک ہے اس لئے "السّلام علی اللہ" کہنے سے منع کر دیا گیا۔ اس لیے کہ وہ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے اور ہم اس کے لئے سلامتی کی دعا کریں درست معلوم نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

"التَّحِيَّاتُ" سے مقصود قولی عبادات اور "الصَّلَوٰاتُ" سے مقصود بدنی عبادات ہیں "الطَّیِّبَاتُ" سے مقصود مالی عبادات ہیں۔ تشہد میں "السَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ" بظاہر محلِّ اعتراض ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر پیغمبر ہیں تو بشر بھی ہیں اور نماز میں اللہ کے علاوہ کسی کو مخاطب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کا جوب یہ ہے کہ اس طرح کا خطاب آپؐ کی خصوصیات سے ہے اور آپؐ کی خصوصیات کو شریعت کا نام نہیں دیا جاسکتا یعنی اس سے استدلال کر کے عوام اہلِ اسلام کے لئے کچھ جواز مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی تشہد اور درود وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح قرآنِ پاک میں بعض آیاتِ مبارکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست خطاب ہے بہرحال یہ توقیفی کلمات ہیں' اس کی حکمت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے (واللہ اعلم)

۹۱۰ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُوْلُ: «التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوٰاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَلَمْ أَجِدْ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ: «سَلَامٌ عَلَيْكَ» وَ«سَلَامٌ عَلَيْنَا» بِغَيْرِ أَلِفٍ وَلَامٍ، وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۹۱۰: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے جیساکہ ہمیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے۔ آپؐ فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام برکات والی قولی عبادات' تمام بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ پر سلام' اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں" (مسلم)
مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں کہ میں نے بخاری' مسلم اور حمیدی کی جمع بین الصحیحین میں "سَلَامٌ عَلَیْنَا" الف لام کے بغیر نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مئولف نے امام ترمذیؒ سے اس کو روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۹۱۱ - (٦) **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً ، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۹۱۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (تشہد کی کیفیت کو) بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے۔ آپؐ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیوں کو بند کر کے (انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا) حلقہ بنایا بعد ازاں (انگشتِ شہادت کو) اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ اس کو حرکت دے رہے تھے، اس کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے (ابوداؤد، دارمی)

وضاحت: حرکت سے حقیقتاً حرکت مراد ہے توحید کی گواہی کے موقع پر دائیں اور بائیں جانب حرکت دے (واللہ اعلم)

٩١٢ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ: وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ.

۹۱۲: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے اور حرکت نہیں دیتے تھے (ابوداؤد، نسائی) ابوداؤد میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپؐ کی نظر آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔

وضاحت: اس حدیث میں محمد بن عجلان راوی حافظے کے اعتبار سے ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۶۴۴، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۸۷)

٩١٣ - (٨) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِأُصْبُعَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أحد أحد» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۹۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک سے (اشارہ) کرو، ایک سے (اشارہ) کرو۔
(ترمذی، نسائی، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

٩١٤ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: نَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۱۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پر اعتماد کر کے بیٹھے (احمد' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں جب کھڑا ہو تو ہاتھوں پر اعتماد کرے۔

وضاحت: یہ حدیث شاذ ہے اور جس حدیث میں زمین پر اعتماد کر کے اٹھنے کا ذکر ہے وہ صحیح ہے پس اس کو ترجیح ہو گی اور شاذ حدیث مرجوح ہو گی' اس پر عمل نہیں ہو گا (مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۸۱)

٩١٥ - (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کے بعد بیٹھتے گویا کہ آپؐ گرم پتھر پر (بیٹھے) ہیں یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' اس لئے کہ ابوعبیدہ رحمہُ اللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۸)

وضاحت ۲: ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں یہ وضاحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی تشہّد میں درود شریف پڑھا ہے اور دعائیں بھی مانگی ہیں۔ بعد ازاں تیسری رکعت کے لئے اُٹھے ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩١٦ - (١١) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ [وَ] الصَّلَوٰاتُ [وَ] الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اسی طرح دیتے تھے جیسا کہ ہمیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے تھے (تشہد کا ترجمہ یہ ہے)
"اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ' تمام قولی' بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں' اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں

اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ سے جنّت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایمن بن نابل راوی ضعیف ہے۔ دراصل اس حدیث میں "بسم اللہ" اور "باللہ" کے الفاظ صحیح نہیں ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۸۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۸۹)

٩١٧ - (١٢) **وَعَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ» يَعْنِي السَّبَّابَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۱۷: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور مُسبّحہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اشارے کے پیچھے اپنی نظر لگائے رکھتے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انگشتِ شہادت (کا اشارہ) شیطان پر لوہے (یعنی تلوار اور نیزے) سے زیادہ سخت ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۰۴، مرعات جلد۲ صفحہ ۴۸۵)

٩١٨ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ؛ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۱۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سُنّت یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(١٦) بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجنے کے احکام اور فضائل)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٩١٩ - (١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي. فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ مُسْلِماً لَمْ يَذْكُرْ: «عَلٰى إِبْرَاهِيمَ» فِي الْمَوْضِعَيْنِ.

پہلی فصل

۹۱۹: عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کعبؓ بن عجرہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے (مجھ سے) کہا' کیا میں تجھے ایسا ہدیہ عطا نہ کروں جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' میں نے عرض کیا' ضرور! مجھے ہدیہ عطا فرمائیں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ آپؐ پر سلام بھیجنے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم درود (اس طرح) پڑھو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمتیں نازل کی ہیں بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل کی ہیں۔ بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے (بخاری' مسلم) البتہ مسلم نے دونوں مقامات میں "علیٰ آلِ ابراہیم" کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔

٩٢٠ - (٢) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ،

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۲۰: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم درود (اس طرح) پڑھو (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! محمدؐ اور اس کی بیویوں اور اس کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر رحمتیں نازل کی ہیں اور محمدؐ اور اس کی بیویوں اور اس کی اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل کی ہے بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے (بخاری' مسلم)

۹۲۱ - (۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۹۲۲ - (٤) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۹۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں (نسائی)

۹۲۳ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: «أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۳: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میرے قریب سب سے زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن کیسان راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۴' مشکوٰۃ

علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۲۹۱)

٩٢٤ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ». رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۲۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے متعیّن کئے ہیں جو (روئے) زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت (کی جانب) سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں (نسائی' دارمی)

٩٢٥ - (٧) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ، حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۹۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ میں میری روح لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (ابوداؤد' بیہقی فی الدعواتِ الکبیر)

وضاحت: جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب یا دور جہاں کہیں سے بھی آپؐ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے اس کا صلوٰۃ و سلام آپؐ تک پہنچتا ہے' قریب اور بعید میں کچھ فرق نہیں۔ اس حدیث کو قریب کے ساتھ خاص نہیں کرنا چاہئے۔ حدیث میں موجود ہے کہ میری قبر عید نہ بننے پائے کہ عید کی طرح لوگ کثرت کے ساتھ وہاں میلہ لگائے رکھیں۔ اسی لئے قبر نبوی کی زیارت کے لئے (شدِّ رحال) سفر کے اہتمام کے ارادے سے روکا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں "الرّدّ علی الاخنائی" اُردو ترجمہ: روضۂ اقدس اور اس کی زیارت تالیف شیخُ الاسلام ابنِ تیمیہؒ "الصّارمُ المنکی فی الردّ عَلَی السّبکی" تالیف علاّمہ ابنُ الہادی المقدسی اور اس مضمون کی حدیث کہ "جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر درود بھیجتا ہے' اس کو میں سنتا ہوں اور دور والے کا درود مجھ پر پہنچایا جاتا ہے" منکر ہے۔ تفصیل کے لیئے دیکھیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۰۳)

٩٢٦ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْراً، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْداً، وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ». رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۹۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچے گا جہاں کہیں بھی تم ہو (نسائی)

۹۲۷ ـ (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُّغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کا ناک بھی خاک آلود ہو جس پر رمضان آیا اور اس کے گناہ معاف ہونے سے پہلے رمضان ختم ہو گیا۔ اس شخص کا ناک بھی خاک آلود ہو کہ اس کے والدین یا ایک اس کے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے لیکن وہ (ان کی خدمت کر کے) جنّت کا مستحق نہ ہو سکا (ترمذی)

۹۲۸ ـ (۱۰) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ! أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْراً، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْراً؟». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۲۸: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپؐ کے چہرے پر بشاشت تھی۔ آپؐ نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا' تیرا پروردگار کہتا ہے' اے محمدؐ! کیا آپؐ کو پسند نہیں کہ آپؐ کی اُمّت کا جو شخص آپؐ پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا؟ (نسائی' دارمی)

۹۲۹ ـ (۱۱) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ». قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: النِّصْفَ. قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «إِذاً يُكْفَى هَمُّكَ، وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۹: اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپؐ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپؐ کے لئے کس قدر درود بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر چوتھائی کے۔ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر نصف کے۔ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (نصف سے) زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر دو تہائی کے۔ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے)

زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا' میں (دعا کے) تمام اوقات آپؐ کے لیئے ہی خاص کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا' اس وقت تیری تمام ضرورتیں پوری ہوں گی اور تیرے گناہ معاف ہوں گے (ترمذی)

٩٣٠ - (١٢) **وَعَنْ** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ، فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ». قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَحَمِدَ اللهَ، وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ! اُدْعُ تُجَبْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

٩٣٠: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک بار کا ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی اور دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے معاف کر اور مجھ پر رحم کر۔" رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے نماز ادا کرنے والے! تو نے جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھے اور قعدہ میں بیٹھے تو اللہ کی حمد وثنا بیان کر جس کا وہ مستحق ہے اور مجھ پر درود بھیج بعد ازاں دعا کر۔ فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی۔ اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا' اے نماز ادا کرنے والے! دعا کر' تیری دعا قبول ہو گی (ترمذی) ابوداؤد اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

٩٣١ - (١٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى، ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٩٣١: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز ادا کر رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے۔ جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوال کر تیرا سوال پورا ہو گا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩٣٢ - (١٤) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؛ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَجِيدٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۹۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کو پورے پیمانے کے ساتھ (ثواب) ناپ کر دیا جائے تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) امی جو نبی ہیں پر رحمت نازل فرما اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو اُمّہاتُ المؤمنین ہیں اور آپ کی اولاد اور آپ کے اہلِ بیت پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت کی ہے بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حبان بن یَسار کلابی راوی قوی نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۴۹' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۹۴)

۹۳۳ - (۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی) امام احمدؒ نے اس حدیث کو حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۹۳۴ - (۱٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِياً أُبْلِغْتُهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجا' میں اسے سُنتا ہوں اور جس شخص نے دور سے مجھ پر درود بھیجا وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' اس کی سند میں محمد بن مروان راوی کذّاب ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۴۰' الضعفاء المتروکین صفحہ ۵۳۸' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۲' الجرح والتعدیل جلد۸' صفحہ ۸٦' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۰٦' مرعات جلد۲ صفحہ ۵۲٦' ۵۲۷)

۹۳۵ - (۱۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

۹۳۶ - (۱۸) **وَعَنْ** رُوَيْفِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۶: رُوَیفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "محمدؐ کو قیامت کے دن اپنے پاس مقرب مقام عطا کر۔" تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (دیکھیں وضاحت حدیث نمبر ۹۳۵)

۹۳۷ - (۱۹) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا ، فَسَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ. قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ: أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۷: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) نکلے اور کھجوروں (کے باغ) میں داخل ہوئے (وہاں) آپؐ نے لمبا سجدہ کیا مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہ (کہیں) اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت تو نہیں کر لیا؟ انہوں نے بیان کیا' میں آیا۔ میں (قریب سے) آپؐ کو دیکھ رہا تھا۔ آپؐ نے سر اٹھایا اور دریافت کیا' کیا بات ہے؟ میں نے آپؐ سے (اپنے خطرے کا) ذکر کیا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا' جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپؐ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ عزّوجل آپؐ کو پیغام دیتے ہیں کہ جو شخص آپؐ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو شخص آپؐ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (احمد)

۹۳۸ - (۲۰) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ. لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۹۳۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے۔ دعا اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو قُرہ اسدی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۴، مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۳۰)

(۱۷) بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

(تشہّد میں دعاؤں کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۹۳۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ، يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ[مِنَ] الْمَغْرَمِ». فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ!! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ: حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۹۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے بعد یہ) دعا مانگتے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تیرے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ گناہ اور مقروض ہونے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپؐ نے جواب دیا' بلاشبہ مقروض شخص جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

۹۴۰ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ اللہ کے ساتھ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے (مسلم)

٩٤١ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُم هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: «قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (آگے ذکر ہونے والی) دعا کی تعلیم اسی طرح دیتے جیسا کہ ان کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں، تم دعا کرو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ جہنّم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتا ہوں (مسلم)

٩٤٢ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ. قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۲: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھلائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا، تو کہہ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا، مجھے اپنے فضل سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحمت کر۔ بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے" (بخاری، مسلم)

٩٤٣ - (٥) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَرٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أُرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۳: عامر بن سعدؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (جب) آپؐ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو مجھے آپؐ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

٩٤٤ - (٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۴۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ ہماری جانب کرتے تھے (بخاری)

٩٤٥ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب پھرتے تھے یعنی سلام کے بعد دائیں جانب منہ پھیر کر بیٹھتے (مسلم)

٩٤٦ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئاً مِنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقّاً عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيراً يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا کچھ (حصہ) نہ بنائے، وہ نہ سمجھے کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ (نماز سے سلام پھیر کر) صرف دائیں جانب پھرے جب کہ میں نے بہت مرتبہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بائیں جانب پھرتے تھے (بخاری، مسلم)

٩٤٧ - (٩) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِينِهِ. يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہم پسند کرتے کہ آپؐ کے دائیں جانب ہوں (تاکہ) آپؐ اپنے چہرے کے ساتھ ہماری طرف پھریں۔ براءؓ کہتے ہیں میں نے آپؐ سے سنا، آپؐ فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ کر جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا" (مسلم)

٩٤٨ - (١٠) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ ، وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضِّحْكِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۹۴۸: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ دور رسالت میں عورتیں جب فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو کھڑی ہو جاتیں (لیکن) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں نے آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی ہوتی جب تک مشیتِ الٰہی ہوتی بیٹھے رہتے۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو (آپؐ کے

ساتھ) نماز ادا کرنے والے بھی کھڑے ہو جاتے (بخاری) اور آگے "بابُ الضحک" میں اِنْ شَاءَ اللہ جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں گے۔

وضاحت: سلام پھیرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کچھ دیر اس لئے ٹھہرے رہتے تاکہ عورتیں اپنے گھروں میں چلی جائیں اور بازار میں ان کے ساتھ مردوں کا اختلاط نہ ہو اور اگر عورتیں جماعت میں شریک نہ ہوں تو مرد جب چاہیں جا سکتے ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٩٤٩ - (١١) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ!» فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُودَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ؛ إِلَّا أَنَّ أَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ: قَالَ مُعَاذٌ: وَأَنَا أُحِبُّكَ.

دوسری فصل

۹۴۹: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا' اے مُعاذ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' ہر نماز کے بعد تو یہ کلمات کہنا انہیں ہرگز نہ چھوڑنا۔ (جن کا ترجمہ ہے)
"اے میرے رب! تو اپنے ذکر' شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما" (احمد' ابوداؤد' نسائی) البتہ ابوداؤد نے معاذؓ کا قول ذکر نہیں کیا کہ "میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔"

٩٥٠ - (١٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ»، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَعَنْ يَسَارِهِ «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ» حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ، وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ: حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ.

۹۵۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب سلام پھیرتے (اور کہتے) السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ و برکاتہ' یہاں تک کہ آپؐ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی اور بائیں جانب السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ کہتے یہاں تک کہ آپؐ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (ابوداؤد' نسائی' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے (یہ الفاظ) "یہاں تک کہ آپؐ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی" کا ذکر نہیں کیا۔

٩٥١ ـ (١٣) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۹۵۱: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٩٥٢ ـ (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ إِلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلٰى حُجْرَتِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۹۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے واپسی بائیں جانب والے حجرہ (عائشہؓ) کی جانب ہوتی تھی (شرح السنۃ)

٩٥٣ ـ (١٥) وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ.

۹۵۳: عطاء خراسانیؒ سے روایت ہے وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام اس جگہ نماز ادا نہ کرے جہاں اس نے (فرض) نماز ادا کی ہے بلکہ (دوسری جگہ) منتقل ہو جائے (ابوداؤد) امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا ہے کہ عطاء خراسانی نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

٩٥٤ ـ (١٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ، وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۹۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز (کی مداومت) پر رغبت دلائی اور لوگوں کو منع کیا کہ وہ آپؐ سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩٥٥ ـ (١٧) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَرَوٰى أَحْمَدُ نَحْوَهُ.

تیسری فصل

۹۵۵: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

میں (تشہد کے بعد) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے دینی امور میں استقامت اور راہِ صواب پر ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر (ادا کرنے) اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور راست گو زبان کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے علم میں بہتر چیز کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ تیرے علم میں بُری باتوں سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔" (نسائی) اور احمد نے اس کی مثل بیان کیا

٩٥٦ - (١٨) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ: «أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۹۵۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد (کبھی یہ کلمات) کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام کلاموں میں سے اچھا کلام اللہ کا ہے اور تمام ہدایتوں سے اچھی ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔" (نسائی)

وضاحت: امام نسائیؒ نے اس حدیث کو تشہد کے بعد "مشروع ذکر" کے ضمن میں بیان کیا ہے لیکن امام نسائیؒ کا موقف درست معلوم نہیں ہوتا۔ کچھ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے یہ کلمات خطبۂ حاجت میں شہادتین کے بعد فرمائے ہیں جیسا کہ علامہ ناصرالدین البانی نے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔ اس سند کے ساتھ مسلم میں جابرؓ سے جو حدیث مذکور ہے' اس میں اس طرح کے کلمات موجود ہیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۵۰)

٩٥٧ - (١٩) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، ثُمَّ يَمِيْلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے سامنے کی جانب ایک سلام کہتے تھے بعد ازاں دائیں جانب معمولی سا جھکتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زہیر بن محمد راوی کو امام بخاریؒ نے منکر قرار دیا ہے' جب کہ ایک سلام والی حدیث دوسرے طریقہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' وہ صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ کا کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات نماز میں دو سلام کے بارے میں ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

٩٥٨ - (٢٠) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ، وَنَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۹۵۸: سمرہ (بن جندب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (امام کے سلام کا جواب دیتے ہوئے) سلام کہیں اور ہم باہم محبت کریں اور ہم میں سے بعض دوسروں پر سلام کہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن بشیر راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۰۲)

(۱۸) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(فرض نماز کے بعد اذکار)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٩٥٩ - (١) **عَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۵۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچانتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد امام اور مقتدی سبھی کو بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا چاہئے اور اس سُنّت کا احیاء کیا جائے جب کہ عام طور پر مساجد میں بلند آواز سے اللہ اکبر کے کلمات نہیں کہے جاتے بلکہ خاموشی طاری رہتی ہے (واللہ اعلم)

٩٦٠ - (٢) **وَعَن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض) نماز کا سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر ٹھہرتے جس میں آپؐ (یہ کلمات) کہہ سکیں (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تو سلامتی دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جو بزرگی اور عزّت والی ہے تو بابرکت ہے" (مسلم)

٩٦١ - (٣) **وَعَن** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض) نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار (کے کلمات) کہتے نیز آپؐ فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! وہ

سلامتی والا ہے اور تو سلامتی دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جو بزرگی اور عزت والی ہے تو بابرکت ہے۔" (مسلم)

٩٦٢ - (٤) **وَعَن** الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۶۲: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد (یہ کلمات) کہتے (جن کا ترجمہ ہے) "صرف ایک اللہ ہی معبودِ برحق ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اس کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو عطا نہ کرے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے بدل میں کسی دولت مند کو (اس کی) دولت فائدہ نہیں دے سکتی (بخاری' مسلم)

٩٦٣ - (٥) **وَعَن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۳: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اونچی آواز کے ساتھ کہتے' (جس کا ترجمہ ہے) "صرف ایک اللہ ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (برائی سے) بچنے کی قوت اور (نیک) عمل کرنے کی قوت صرف اللہ کی طرف سے ہے' صرف وہی معبودِ برحق ہے' ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں' اسی کے لئے نعمتیں ہیں' اسی کے لئے فضیلت ہے اور اچھی تعریف بھی اسی کے لئے ہے۔ صرف اللہ ہی معبود برحق ہے' ہم اس کی خلوص کے ساتھ اطاعت کرنے والے ہیں' اگرچہ کفار کو یہ بات ناگوار گزرے۔" (مسلم)

وضاحت: مشکوٰۃ میں "بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى" یعنی بلند آواز کے ساتھ کہنے کے الفاظ مذکور ہیں مگر صحیح مسلم میں یہ الفاظ نہیں ملتے (واللہ اعلم)

٩٦٤ - (٦) **وَعَن** سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ

الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۶۴: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو ان کلمات کی تعلیم دیتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتے تھے (جن کا ہوں۔" (بخاری)

۹۶۵ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ. فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئاً تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ، إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «تُسَبِّحُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ، وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً». قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلٰى آخِرِهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: «تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْراً، وَتَحْمَدُوْنَ عَشْراً، وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْراً» بَدَلَ. «ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ».

۹۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا' مالدار لوگ تو اونچے درجات اور عیش کی زندگی والے ہیں' آپؐ نے دریافت کیا' کیسے؟ انہوں نے بیان کیا' وہ ہماری طرح نمازیں ادا کرتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقات دیتے ہیں جو ہم نہیں دیتے' وہ (غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ساتھ تم سبقت لے جانے والوں کے برابر ہو جاؤ گے اور ان لوگوں سے آگے ہو جاؤ گے جو (رتبے میں) تم سے پیچھے ہیں اور کوئی مالدار تم سے افضل نہیں ہو گا سوائے اس کے جو ایسا عمل کرے جو تم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ضرور اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' تم فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدُ للہ کے کلمات کہو۔ ابوصالحؒ کہتے ہیں کہ فقیر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا' ہمارے مالدار بھائیوں نے (ان کلمات کو) سنا اور انہوں نے وہی کیا جو ہم نے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے (بخاری' مسلم)

ابو صالح راوی کا قول آخر تک صرف مسلم میں ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ تم ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ کی بجائے دس بار سُبحان اللہ دس بار الحمدُ للہ اور دس بار اللہ اکبر کے کلمات کہو۔

٩٦٦ - (٨) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً، وَأَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (چند کلمات) ایک دوسرے کے بعد ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد ان کو کہنے والا یا ان کو کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ ۳۳ بار سُبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدُ للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (مسلم)

٩٦٧ - (٩) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؛ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدُ للہ اور ۳۳ بار اللہُ اکبر کہتا ہے' یہ ننانوے بار ہے اور سو (کے ہندسہ) کو پورا کرنے کے لئے کہتا ہے' (جس کا ترجمہ ہے) "ایک اللہ ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٩٦٨ - (١٠) **عَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۹۶۸: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (آپؐ سے) دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا' رات کے آخری نصف میں اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن جریج راوی مدلّس ہے' اس نے لفظ عن کے ساتھ حدیث بیان کی ہے نیز عبدالرحمان بن ساباط نے ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۹۱ مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۶۵)

٩٦٩ - (١١) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ احْمَدُ، وَابُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ»

۹۶۹: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر فرض نماز کے بعد معوّذات سورتیں پڑھا کروں (احمد' ابوداؤد' نسائی' بیہقی فی الدّعوات الکبیر)

٩٧٠ - (١٢) وَعَنْ انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، أُحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَلَأَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ أَرْبَعَةً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدُ

۹۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ایسے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھوں (جو ذکرِ الٰہی میں محو ہیں) یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں اور میں اپنے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو ذکرِ الٰہی میں عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک محو رہتے ہیں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں (اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے) چار غلام آزاد کروں (ابوداؤ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محتسب ابو عائذ راوی کو ابنِ حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ دیگر ائمہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۰۶)

٩٧١ - (١٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ؛ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ». قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَامَّةٍ، تَامَّةٍ، تَامَّةٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی' اس کے بعد سورج نکلنے تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا' پھر دو رکعت (نفل) ادا کئے تو اس کو مکمل حج اور عمرہ کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا۔ آپؐ نے مکمل لفظ تین بار فرمایا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩٧٢ - (١٤) عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكَنّٰى أَبَا رِمْثَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ، أَوْمِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ [النَّبِيِّ] ﷺ، قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ

وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ، ثُم انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ ، فَوَثَبَ [إِلَيْهِ] عُمَرُ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ، فَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ، فَإِنَّهُ [لَمْ] يَهْلِكْ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصْل. فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ، فَقَالَ: «أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

تیسری فصل

۹۷۲: ازرق بن قیسؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے امام نے نماز پڑھائی جس کی کنیت ابُو رمثہ تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ نماز یا اس طرح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کی۔ انہوں نے (مزید) کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پہلی صف میں آپؐ کے دائیں جانب کھڑے ہوتے اور ایک (اجنبی) شخص بھی نماز کی تکبیرِ اولیٰ میں حاضر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر کے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کی رخساروں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپؐ نماز سے پھرے جیسے ابُو رمثہ پھرے یعنی خود کا ذکر کیا (اور وہ شخص جو نماز میں تکبیرِ اولیٰ میں حاضر تھا) اس نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ اس پر عُمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے' اس کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر زور سے حرکت دی اور کہا' بیٹھ جا۔ اہل کتاب صرف اس لئے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کی (فرض اور نفل) نماز میں فرق نہیں ہوتا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی جانب نظر اٹھائی اور فرمایا' اے خطاب کے بیٹے! اللہ نے تجھے راہِ صواب کی توفیق دی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشعث بن شعبہ اور نہال بن خلیفہ راوی دونوں ضعیف ہیں۔
(میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۲۶۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۰۷)

۹۷۳ - (۱۵) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمِدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ. فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ: نَعَمْ. قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ، خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَافْعَلُوْا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۹۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ہر (فرض)

نماز کے بعد ۳۳ بار سُبحان اللہ ' ۳۳ بار الحمدُ اللہ ' ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں (لیکن) ایک انصاری کو خواب میں دکھایا گیا کہ اس کو کہا گیا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر (فرض) نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح کہنے کا حکم دیا ہے۔ انصاری نے خواب میں ہی اثبات میں جواب دیا۔ خواب میں آنے والے نے کہا' تم پچیس پچیس بار یہ کلمات کہو اور ان میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کلمہ کو بھی شامل کرو چنانچہ انصاری صبح سویرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اپنا خواب کہہ سنایا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اسی طرح کرو (احمد' نسائی' دارمی)

وضاحت: شریعت نے جس عدد کا تعین فرمایا ہے وہ عدد اس حدیث میں بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں چار کلمات کا ذکر ہے اور ہر ایک کی تعداد ۲۵ ہے اسی طرح ۱۰۰ کی گنتی پوری ہو رہی ہے۔ اسی طرح سُبحان اللہ ۳۳ بار' الحمدُ اللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہے گا اس لحاظ سے ان کلمات کی گنتی بھی ۱۰۰ بنتی ہے۔ معلوم ہوا سو کی گنتی جو شرعاً بتائی گئی ہے اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اذکار میں جس تعداد کا ذکر منقول ہے' اس کے مطابق اذکار کئے جائیں (واللہ اعلم)

٩٧٤ - (١٦) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ، آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ، وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَان». وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ .

۹۷۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس منبر پر فرما رہے تھے کہ جس شخص نے (فرض) نماز کے بعد آیتُ الکرسی کا ذکر کیا تو اس کو جنّت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے اور جس شخص نے لیٹتے وقت آیتُ الکرسی کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر' اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے گھر کے اردگرد چند گھر والوں کو امن عطا فرماتا ہے۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان) امام بیہقیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

٩٧٥ - (١٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: «مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ وَيُثْنِيْ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزاً مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ ، وَحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ أَنْ يُّدْرِكَهُ إِلَّا الشِّرْكَ ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلاً ، إِلَّا رَجُلاً يُفَضِّلُهُ ، يَقُوْلُ أَفْضَلُ مِمَّا قَالَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۹۷۵: عبدالرحمان بن غنمؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا'

جس شخص نے مغرب اور صبح کی نماز سے فارغ ہونے اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے (ان کلمات کو) دس بار کہا۔ (جس کا ترجمہ ہے) "صرف اکیلا اللہ ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے حمد و ثنا ہے' اسی کے ہاتھ میں خیر و برکت ہے' وہ زندگی عطا کرتا ہے' وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو اس کے (نامۂ اعمال میں) ہر بار کے بدلے دس نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور دس برائیاں معاف ہوتی ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور یہ کلمات اسے دن بھر کی تمام آفات سے تحفظ عطا کرتے ہیں اور شیطان مردود سے بچا کر رکھتے ہیں اور شرک کے سوا کوئی گناہ اس کے عمل کو باطل نہیں کر سکتا اور وہ اس عمل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہے البتہ اس شخص کو فضیلت ہے جو اس سے زیادہ بار ورد کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متفرد ہے (التاریخُ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۶۶۸' المجروحین جلد ا صفحہ ۳۶۱' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)

۹۷۶ - (۱۸) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ: «إِلَّا الشِّرْكَ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «صَلَاةُ الْمَغْرِبِ» وَلَا «بِيَدِهِ الْخَيْرِ»، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

۹۷۶: امام ترمذیؒ نے اس کی مثل ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کے قول "مگر شرک" تک بیان کیا ہے اور "مغرب کی نماز" اور " اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے" کا ذکر نہیں کیا اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۷۷ - (۱۹) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثاً قِبَلَ نَجْدٍ ، فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْثاً أَسْرَعَ رَجْعَةً، وَلَا اَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلُ غَنِيمَةً، وَأَفْضَلُ رَجْعَةً؟ قَوْماً شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ؛ فَأُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً، وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ.

۹۷۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب لشکر بھیجا۔ انہوں نے بکثرت مالِ غنیمت حاصل کیا اور جلدی واپس آ گئے۔ ایک شخص نے ہم میں سے جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا (خوشی کے ساتھ) کہہ دیا کہ ہم نے اس کے سوا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی واپس آیا ہو اور اتنی زیادہ غنیمت کے ساتھ واپس آیا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سے جلدی لوٹنے والے اور بہتر غنیمت والے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں بعد ازاں سورج نکلنے تک اللہ کے ذکر میں محو رہتے ہیں' یہ لوگ ہیں جو بہت جلد واپس لوٹے اور زیادہ غنیمت کے ساتھ لوٹے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابوحمید راوی سند میں ضعیف ہے۔

(۱۹) بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

(نماز میں ممنوع اور مباح کاموں کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۹۷۸ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ . فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ ، لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ - مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ، فَوَاللّٰهِ! مَا كَهَرَنِيْ ، وَلَا ضَرَبَنِيْ، وَلَا شَتَمَنِيْ، قَالَ: «اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ، وَالتَّكْبِيْرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ»، اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَآءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ . قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ». قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ . قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ، فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ» . قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَّخُطُّوْنَ . قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ، قَوْلُهُ: لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، هٰكَذَا وَجَدْتُ فِيْ «صَحِيْحِ مُسْلِمٍ»، وَكِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَصَحَّحَ فِيْ «جَامِعِ الْاُصُوْلِ» بِلَفْظَةِ: كَذَا . فَوْقَ: لٰكِنِّيْ.

پہلی فصل

۹۷۸: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مقتدیوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری۔ میں نے (نماز میں ہی) کہہ دیا' یَرْحَمُکَ اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے۔) اس پر (نماز میں شریک) لوگوں نے مجھے گھور گھور کر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا' ہائے! میری ماں مجھے گم پائے کیا بات ہے؟ تم مجھے (غضب آلود نگاہوں سے) دیکھ رہے ہو۔ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں (مجھے غصّہ تو آیا) البتہ میں خاموش ہو گیا جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں نے آپؐ سے پہلے اور نہ ہی آپؐ کے بعد کسی معلم کو دیکھا جو تعلیم (دینے) میں آپؐ سے

بہتر ہو۔ اللہ کی قسم! آپؐ نے مجھے ڈانٹ پلائی' نہ پیٹا اور نہ تند و تیز گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا' یہ نماز ہے' اس میں لوگوں سے باتیں کرنا درست نہیں ہے نماز تو سبحان اللہ' اللہ اکبر' اور قرآنِ پاک پڑھنے کا نام ہے یا جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا جاہلیت کا زمانہ بالکل نیا ہے اور اللہ نے ہم کو اسلام سے نوازا ہے اور ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' ہم میں کچھ لوگ بدفالی پکڑتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' یہ ایسی چیز ہے جس کو وہ دلوں میں پاتے ہیں' اس سے ان کو رکنا نہیں چاہئے۔ یعنی ان کے لئے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے عرض کیا' ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں ان کی لکیروں سے موافق ہو گئیں تو وہ ٹھیک ہے (مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں) راوی کا قول کہ البتہ میں خاموش ہو گیا' کو اسی طرح میں نے صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں پایا ہے اور جامع الاصول میں "کذا" کا لفظ "لکنی" کے اوپر لکھا ہوا ہے یہ صحیح ہونے کی علامت ہے۔

وضاحت: نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔ جان بوجھ کر کلام کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ نماز کی اصلاح کے لئے جان بوجھ کر کلام کرنا جائز ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ ذُوالیدین نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ آپؐ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ اس کے کلام کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح اس حدیث میں معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا البتہ آپؐ نے اس کو بتایا کہ نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس مسئلہ سے ناواقف ہے اور وہ جہالت کے پیش نظر کلام کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی جیسا کہ اس حدیث میں معاویہؓ بن حکم کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔

"کاہن" اس شخص کو کہتے ہیں جو مستقبل کے واقعات کی خبر دیتا ہے بعض کاہن غیب کی باتوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دراصل ان کا رابطہ جنات کے ساتھ ہوتا ہے جو انہیں پوشیدہ باتیں بتاتے ہیں یا یہ لوگ نفسیاتی طور پر زبردست ذہین ہوتے ہیں اور وہ اندازہ لگا کر مستقبل کی باتیں بتا دیتے ہیں۔ اس حدیث میں بدفالی پکڑنے سے منع کیا گیا ہے۔ دورِ جاہلیت میں بدفالی پکڑنے کی یہ صورت تھی کہ لوگ کسی درخت کے قریب جاتے' اس سے پرندے اڑاتے اور اگر پرندہ دائیں جانب اڑ کر چلا جاتا تو اس کو نیک فال گردانتے تھے اور منصوبے کے مطابق اپنا کام کر لیتے اور اگر بائیں جانب جاتا تو اس سے بدفالی پکڑتے اور وہ کام نہیں کرتے تھے۔

حدیث میں ایک پیغمبر کے بارے میں ذکر ہوا ہے کہ وہ لکیریں کھینچتے تھے تو اگر معلوم ہو جائے کہ وہ کس کیفیت اور کمیّت کے ساتھ لکیریں کھینچتے تھے تو اس کے مطابق لکیریں کھینچنا جائز ہے لیکن ہمیں ان پیغمبرؑ کی لکیروں کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے لہٰذا لکیریں کھینچ کر مستقبل کے کسی کام کو ان پر موقوف کرنا درست نہیں ہے عرب لوگ عُراف کے پاس جاتے تھے' اس نے ایک لڑکا رکھا ہوتا تھا وہ اس کو حکم دیتا کہ ریت میں بہت سی لکیریں کھینچ ڈالے پھر اسے حکم دیتا کہ دو دو کر کے مٹاتا جائے اگر آخر میں دو لکیریں باقی رہ جائیں تو اسے کامیابی کی دلیل سمجھا جاتا اور اگر ایک لکیر رہ جاتی تو اسے ناکامی پر محمول کیا جاتا بہرحال اس سے روک دیا گیا۔ شریعتِ اسلامیہ میں ان چیزوں کی ممانعت ہے (واللہ اعلم)

۹۷۹ - (۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِي سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا. فَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے' ہم آپؑ پر سلام کہتے تو آپؑ ہمارے سلام کا جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو ہم نے آپؑ پر سلام کہا۔ آپؑ نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز میں ہم آپؑ پر سلام کہا کرتے تھے' آپؑ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا' بلاشبہ یہ نماز میں مشغولیت ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام میں نماز میں بات کرنا یا کسی کی بات کا جواب دینا جائز تھا لیکن بعد میں اس سے منع کر دیا گیا۔ نجاشی کے پاس سے واپس آنے کا زمانہ تاریخی لحاظ سے وہ زمانہ ہے جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ بدر کی تیاری میں مصروف تھے (واللہ اعلم)

۹۸۰ - (۳) **وَعَنْ** مُعَيْقِيبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ؟ قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۰: معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں جو سجدہ کرنے کی جگہ پر مٹی برابر کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا' اگر تو نے یہ کام کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار (کر سکتا ہے) (بخاری' مسلم)

۹۸۱ - (٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

۹۸۲ - (۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا' یہ شیطان کی چھینا جھپٹی ہے جو وہ بندے کی نماز سے چھین لیتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: دورانِ نماز میں کن آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنا معاف ہے' یہ اگرچہ اچھا کام نہیں ہے لیکن چہرے کے کنارے کو بلاضرورت ادھر ادھر پھیرنا درست نہیں ہے نیز سر کو قبلہ کے رُخ سے پھیر دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے (واللہ اعلم)

٩٨٣ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلَاةِ اِلَی السَّمَاءِ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی آنکھوں کو آسمان کی جانب اٹھانے سے رک جائیں گے یا ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی (مسلم)

وضاحت: نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نظر اٹھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

٩٨٤ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهِ، فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص آپؐ کے کندھے پر تھی۔ جب آپؐ رکوع میں جاتے تو اس لڑکی کو (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب سجدے سے (سر مبارک) اٹھاتے تو دوبارہ اس کو (کندھے پر) اٹھاتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ بچوں کے کپڑے اور ان کے جسم عام طور پر پاک ہوتے ہیں لیکن اگر ان کا پلید ہونا ثابت ہو جائے تو پھر نماز کی حالت میں ان کو اٹھانا درست نہیں ہے۔ بچوں کو مساجد میں لے جانا درست ہے نیز نماز میں اس طرح کا عمل جس کا تعلق نماز سے نہیں ہے نماز کو باطل نہیں کرتا (واللہ اعلم)

٩٨٥ - (٨) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ [الْخُدْرِیِّ] رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں جماہی لے تو جہاں تک ممکن ہو (منہ کو) بند رکھے اس لیے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم) اور "ھا" (کا لفظ بھی) نہ کہے اس لئے کہ جماہی شیطان کی جانب سے ہے' ایسا کرنے سے وہ ہنستا ہے۔

۹۸۶ - (۹) وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: «اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاةِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا یَقُلْ: هَا ؛ فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ، یَضْحَکُ مِنْهُ».

۹۸۶: بخاری کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا" جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جماہی آئے تو وہ جہاں تک ممکن ہو (منہ کو) بند رکھے اور "ھَا" (کا لفظ بھی) نہ کہے اس لیے کہ جماہی شیطان کی جانب سے ہے' ایسا کرنے سے وہ ہنستا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث بخاری میں ان الفاظ کے ساتھ نہیں ہے البتہ ابوداؤد میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ (مرعات جلد ۳ صفحہ ۹)

۹۸۷ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ عِفْرِیْتاً مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلَاتِیْ، فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ، فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَهُ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ کُلُّکُمْ، فَذَکَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ: ﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکاً لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ﴾ ، فَرَدَدْتُهُ خَاسِئاً» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۹۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک سرکش جن گزشتہ رات (میرے سامنے اچانک) تیزی سے آیا تاکہ وہ میری نماز کو باطل کرے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی' میں نے اس کو پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم شیطان کو (ذلّت کی حالت میں) دیکھ پاؤ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی (انہوں نے دعا کی تھی' جس کا ترجمہ ہے) اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی (انسان) کے لائق نہ ہو چنانچہ میں نے سرکش جن کو ذلّت میں بھگا دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی حالت میں اس طرح کا عمل نماز کو باطل نہیں کرتا اور جنوں کو دیکھنا انبیاء علیہ السلام کی خصوصیت ہے۔ قرآنِ پاک میں مذکور ہے کہ ابلیس اور اس کا لشکر تمہیں دیکھتا ہے تم انہیں نہیں دیکھ پاتے۔ عام انسانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ جنوں کو نہیں دیکھ سکتے نیز معلوم ہوا کہ جنوں کو قید کرنا یا ان سے خدمات لینا جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۹۸۸ - (۱۱) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَابَهُ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهِ، فَلْیُسَبِّحْ ، فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ»
وَفِیْ رِوَایَةٍ: قَالَ: «التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۹۸۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ سُبحان اللہ کہے۔ اس لئے کہ تالی بجانا عورتوں کے

لئے خاص ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا "سُبحان اللہ" کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے خاص ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عورتوں کے لئے سُبحان اللہ کہنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ان کی آواز جب نمازی سنیں گے تو فتنے کا خدشہ ہے اور تالی سے تنبیہہ کرنے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حادثہ سے مقصود امام کا بھول جانا ہے اور اصلاح کے لئے مردوں کا سُبحان اللہ کہنا نماز کو فاسد نہیں کرتا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۹۸۹ - (۱۲) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ، قَبْلَ اَنْ نَّأْتِیَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّیْ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ، حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ، وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا فِی الصَّلَاةِ» فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ.

دوسری فصل

۹۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ کے ملک کی جانب ہجرت کرنے سے پہلے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہتے تھے۔ آپؐ نماز میں ہوتے تو آپؐ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) واپس آئے تو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں نے آپؐ پر سلام کہا لیکن آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا بعد ازاں جب آپؐ نے نماز کو مکمل کر لیا تو آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک جیسے چاہتا ہے نیا حکم نافذ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو نیا حکم نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو (اس کے بعد) آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۹۰ - (۱۳) وَقَالَ: «اِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَآءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنَكَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۹۹۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نماز تو قرآنِ پاک کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی ہے جب تم نماز میں ہو تو تمہارا یہی عمل ہونا چاہئے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ابوداؤد میں نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۳)

۹۹۱ - (۱٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ، وَعِوَضَ: بِلَالٍ؛ صُهَيْبٌ.

۹۹۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب صحابہ کرامؓ آپؐ پر نماز کی حالت میں سلام کہتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے (ترمذی)
اور نسائی کی روایت میں اس کی مثل ہے لیکن بلال رضی اللہ عنہ کی جگہ صُہیب رضی اللہ عنہ ہے۔

۹۹۲ - (۱۵) **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى. فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، انْصَرَفَ فَقَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟». فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَ رِفَاعَةُ: اَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا، اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۹۲: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا' مجھے چھینک آئی۔ میں نے کہا' (جس کا ترجمہ ہے) "تمام تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے' میں (اس کی) کثرت کے ساتھ تعریف کرتا ہوں' ایسی تعریف جو (ریاکاری سے) پاک ہے' اس میں برکت ہو' اس پر برکت کی گئی ہو جیسا کہ ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔" جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مکمل کیا اور آپ (قبلہ کی طرف سے) پھرے تو آپؐ نے دریافت کیا' نماز میں کس نے کلام کیا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپؐ نے دوسری بار دریافت کیا۔ پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپؐ نے تیسری بار دریافت کیا تو رفاعہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے کلام کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچھ تیس کے لگ بھگ فرشتے ایک دوسرے سے سبقت لے جارہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو (اللہ کے دربار میں) لے جاتا ہے (ترمذی' ابوداود' نسائی)

۹۹۳ - (۱٦) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي اُخْرٰى لَهُ وَلِابْنِ مَاجَهْ: «فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ».

۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں جماہی لینا شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو جس قدر ممکن ہو وہ اس کو روک لے (ترمذی) اور اس کی دوسری روایت میں اور ابنِ ماجہ میں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔

٩٩٤ - (١٧) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِداً إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۹۴: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے' پھر مسجد جانے کے لئے (گھر سے) نکلے تو اپنی انگلیوں کو آپس میں داخل نہ کرے اس لئے کہ وہ (حکماً) نماز میں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: بلا ضرورت انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا درست نہیں ہے البتہ کسی مقصد کے لئے ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دیتے ہوئے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔
(واللہ اعلم)

٩٩٥ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۹۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزّوجل اپنے بندے پر اس وقت تک (عفو و مغفرت کے ساتھ) متوجّہ رہتا ہے جب تک وہ نماز ادا کرتے ہوئے (ادھر ادھر) نہ جھانکے جب وہ ادھر ادھر جھانکتا ہے تو اللہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

اس حدیث کی سند میں ابوالحوص راوی مجہول ہے (میزان جلد۴ صفحہ ۴۸۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۵)

٩٩٦ - (١٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ» رَوَاهُ [الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «سُنَنِهِ الْكَبِيْرِ»، مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ].

۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے (مخاطب ہو کر) فرمایا' اے انس! تو اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھ۔

وضاحت: اس حدیث کے بارے میں صاحبِ مشکوٰۃ نے کچھ نہیں بتایا جب کہ یہ حدیث "سُنن بیہقی" میں ہے۔ اس کی سند میں عَنطوانہ راوی مجہول ہے۔ اس مضمون کی احادیث موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنے والے انسان کی نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔ اس مسئلہ میں بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور رکوع کی حالت میں قدموں کی جانب اور سجدہ کی حالت میں ناک کی جانب اور تشہد کی حالت میں پہلو کی طرف رہے' کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۳۰۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۵' مرعات جلد۳' صفحہ ۱۵)

۹۹۷ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ. فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ ؛ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مخاطب کر کے) فرمایا' اے میرے بیٹے! تو خود کو دوران نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے محفوظ رکھ اس لئے کہ نماز کے دوران میں (ادھر ادھر) جھانکنا ہلاکت ہے' اگر جھانکنا ضروری ہو تو نفل نماز میں (درست) ہے' فرض نماز میں (درست) نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے (الترغیب جلدا صفحہ ۱۹۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۱۵)

۹۹۸ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ، وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں' بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن انکھیوں سے نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے اور اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہ پھیرتے تھے (ترمذی' نسائی)

۹۹۹ - (۲۲) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: «اَلْعُطَاسُ، وَالنُّعَاسُ، وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ، وَالْحَيْضُ، وَالْقَيْءُ، وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۹۹: عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ چھینک مارنا' اونگھنا' نماز میں جماہی لینا' حیض' قے اور نکسیر کا پھوٹنا شیطان (کے اثرات) سے ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثابت راوی مجہول ہے اور شریک بن عبداللہ نخعی قاضی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۴' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۷۰' تقریب التہذیب جلدا صفحہ ۳۵۱' تذکرۃ الحفاظ جلدا صفحہا جلد۲ ۲۳۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۱۶)

۱۰۰۰ - (۲۳) **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ ، يَعْنِيْ: يَبْكِيْ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلَى، وَأَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ.

۱۰۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپؐ کے سینے میں سے ہنڈیا کے جوش مارنے کی آواز کے مانند آواز آرہی تھی یعنی آپؐ (اللہ کے عذاب کے خوف سے) رو رہے تھے اور ایک روایت میں ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ کے سینے سے رونے کی وجہ سے آواز (آرہی) تھی جیسے چکی چلنے کی آواز آتی ہے (احمد) نسائی نے پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت کو بیان کیا ہے۔

۱۰۰۱ - (۲٤) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلَاةِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی، فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں داخل ہو تو وہ کنکروں کو (درست کرنے کے لئے) ہاتھ نہ لگائے' اس لئے کہ (اللہ کی) رحمت اس کی جانب متوجّہ ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالاحوص راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۸۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۶)

۱۰۰۲ - (۲۵) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَاَی النَّبِیُّ ﷺ غُلَامًا لَّنَا یُقَالُ لَهٗ: اَفْلَحُ، اِذَا سَجَدَ نَفَخَ . «یَا اَفْلَحُ! تَرِّبْ وَجْهَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۱۰۰۲: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا نام افلح تھا جب وہ سجدہ میں جاتا تو (سجدے کی جگہ پر) پھونک مارتا۔ آپؐ نے فرمایا' اے افلح! (سجدے میں) اپنے چہرے یعنی پیشانی اور ناک کو خاک آلودہ کر (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون ابو حمزہ کوفی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۲۰۶' التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۰' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۳۴' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۹۲)

۱۰۰۳ - (۲۶) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۱۰۰۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام کرنا ہے۔

وضاحت: شرحُ السُّنّۃ میں یہ حدیث بلاسند ذکر ہے البتہ امام طبرانیؒ نے "الاوسط" میں اور امام بیہقیؒ نے "سنن" میں سند کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن وہ حدیث منکر ہے' اس میں عبداللہ بن ازور (راوی) ضعیف ہے لیکن

یہ حدیث ابوہریرہؓ سے مروی ہے' ابنِ عمرؓ سے نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۱' مرعات جلد ۳ صفحہ ۱۹)

١٠٠٤ - (٢٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ.

۱۰۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں دو سیاہ موذی (جانور) سانپ اور بچھو مار ڈالو (احمد' ابوداؤد' ترمذی) امام نسائی رحمۃُ اللہ علیہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: سانپ اور بچھو موذی جانور ہیں' نماز کی حالت میں انہیں مارنا جائز ہے خواہ ایک سے زیادہ بار مارنا پڑے اور کچھ پابندی نہیں کہ کس قدر چلنا درست ہے جس قدر بھی چلنا پڑے چل کر انہیں مار دیا جائے' اس سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے بارے میں خطرہ ہو کہ وہ آگ میں داخل ہو جائے گا یا اس پر مکان کی چھت گر پڑے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا تو ایسی صورت میں اس کو بچانے کے لئے چلنے یا حرکت کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اگرچہ یہ عملِ کثیر ہے۔ اسی طرح آپؐ نے حکم دیا کہ نماز ادا کرنے والے کے سامنے سے جو شخص گزرے تو وہ اس کو منع کرے اگر وہ نہ رکے تو اس کے ساتھ لڑائی کر سکتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نفل نماز ادا کرتے ہوئے چل کر دروازہ کھولتے پھر واپس لوٹتے۔ ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی اگرچہ بظاہر یہ عملِ کثیر ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۰)

١٠٠٥ - (٢٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي تَطَوُّعاً وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ، فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ، فَمَشَى فَفَتَحَ لِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ. وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کرتے۔ دروازہ بند ہوتا۔ میں آتی' آپؐ سے دروازہ کھولنے کا کہتی۔ آپؐ چلتے اور میرے لئے (دروازہ) کھول کر واپس اپنے (نماز پڑھنے کے) مقام پر چلے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی) اور نسائی میں اس کی ہم معنی روایت ہے۔

١٠٠٦ - (٢٩) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ.

۱۰۰۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کی حالت میں تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ (نماز سے) پھرے' وضو کرے اور نماز دوبارہ ادا کرے (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو کچھ کی بیشی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: مصابیح میں علی بن طلق راوی ہیں۔ صاحبِ مشکوٰۃ نے بدل کر بیان کیا ہے درست نہیں نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن حطان راوی قابلِ حجت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۱۱' اسدُ الغابہ جلد ۳ صفحہ ۳۳' الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۱'مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۱۷)

۱۰۰۷ - (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ اپنا ناک پکڑے ہوئے نماز سے پھرے (ابوداؤد)

۱۰۰۸ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ.

۱۰۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بے وضو ہو جائے اور وہ قعدۂ اخیرہ میں ہو اور اب تک اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز درست ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز سند میں اضطراب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کا مفہوم صحیح حدیث کے مخالف ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نماز کو سلام پھیر کر ختم کیا جائے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۶۱' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷'مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۱۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۰۹ - (۳۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ. وَاَوْمَاَ اِلَيْهِمْ اَنْ كَمَا كُنْتُمْ. ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ، فَصَلّٰى بِهِمْ. فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: «اِنِّيْ كُنْتُ جُنُباً، فَنَسِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۰۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے (حجرے سے) باہر آئے۔ جب آپؐ نے تکبیرِ تحریمہ کہی۔ آپؐ (حجرہ کی جانب) گئے اور مقتدیوں کی جانب اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں رہو۔ پھر ازاں آپؐ مسجد سے باہر آئے۔ آپؐ نے غسل کیا بعدازاں آپؐ آئے آپ کے سر سے (پانی کے) قطرے گر رہے تھے آپؐ نے انہیں نماز پڑھائی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' میں جنبی تھا' میں غسل کرنا بھول گیا تھا (احمد)

وضاحت: بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ جنابت کے لئے تکبیرِ تحریمہ سے پہلے گئے تھے' اس لئے اس کو ترجیح ہو گی اور اس حدیث کا معنی یوں ہو گا کہ آپؐ نے تکبیرِ تحریمہ کا ارادہ فرمایا تھا' تکبیر نہیں کہی تھی البتہ اقامت ہو چکی تھی جب آپؐ واپس آئے تو اقامت دوبارہ نہیں کہی گئی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی بھول ہو جاتی تھی یا یہ تاویل بھی مناسب ہے کہ اُمّت کو بعض مسائل کی تعلیم دینے کے لئے اللہ ربُّ العزّت نے انبیاء پر نسیان کو طاری کر دیا ہو نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غسلِ جنابت میں تاخیر کرنا درست ہے نیز اگر مسجد میں کوئی شخص بوجہ احتلام کے جنبی ہو جائے تو مسجد سے باہر جانے کے لئے اسے تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۴)

۱۰۱۰ - (۳۳) وَرَوَى مَالِكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا.

۱۰۱۰: نیز (یہ حدیث) مالک نے عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۰۱۱ - (۳۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي، أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي، أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کرتا۔ میں مٹھی میں کنکر رکھتا تاکہ ٹھنڈے ہو جائیں' میں انہیں سجدہ کرنے کے لئے پیشانی کے نیچے شدید گرمی سے بچنے کے لئے رکھتا تھا (ابوداؤد) نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۰۱۲ - (۳۵) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي، فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: «أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ» ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ. قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ

نارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قُلْتُ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ آخُذَهُ، وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۱۲: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ میں اللہ کے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں بعد ازاں آپؐ نے تین بار کہا' میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں اور آپؐ نے اپنا ہاتھ پھیلایا گویا کہ آپؐ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں۔ جب آپؐ نماز (ادا کرنے) سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے آپؐ سے سنا کہ آپؐ نے نماز ادا کرتے ہوئے کچھ کہا ہے' اس سے پہلے ہم نے اس قسم کی بات آپؐ سے نہیں سنی تھی اور ہم نے آپؐ کو دیکھا تھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ آپؐ نے جواب دیا' اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تاکہ اس کو میرے چہرے پر پھینکے۔ میں نے تین بار کہا کہ میں اللہ کے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں بعد ازاں میں نے کہا' میں تجھ پر اللہ کی نہ ختم ہونے والی لعنت کرتا ہوں لیکن ابلیس تین بار لعنت بھیجنے کے باوجود پیچھے نہ ہوا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑوں۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ کی دُعا نہ ہوتی تو شیطان صبح بندھا ہوا ملتا اور اہلِ مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے (مسلم)

۱۰۱۳ - (۳٦) **وَعَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: اِذَا سَلَّمَ عَلٰی اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَلَا يَتَكَلَّمْ، وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۰۱۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے اس پر سلام کہا۔ اس شخص نے سلام کا جواب زبان سے دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی شخص پر سلام کہا جائے اور وہ نماز (ادا کرنے) میں مصروف ہو تو وہ بول کر سلام کا جواب نہ دے بلکہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دے (مالک)

(۲۰) بَابُ السَّهْوِ

(نماز میں بھول چوک)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٠١٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّی جَاءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی؟ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۰۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کی نماز میں شبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو (کچھ) علم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی (رکعات) ادا کی ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو یہ (شبہ) محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: سجدہ سہو سلام پھیرنے سے قبل کیا جائے۔ اس مضمون کی احادیث اپنے تمام طُرق کے ساتھ حسن درجہ کی ہیں۔ بعض احادیث میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے۔ البتہ سہو کے سلسلہ میں ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر کسی شخص کو شبہ ہے کہ میں نے دو رکعت ادا کی ہیں یا تین ادا کی ہیں تو وہ دو رکعت پر بنیاد رکھے اور اگر شبہ ہے کہ تین ہیں یا چار ہیں تو وہ تین پر بنیاد رکھے اس طرح نماز کی تکمیل کے بعد سجدہ سہو کرے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۷)

١٠١٥ - (٢) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ كَمْ صَلّٰی؟ ثَلَاثاً اَوْ اَرْبَعاً، فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ، وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ، ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ. فَاِنْ كَانَ صَلّٰی خَمْساً شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ، وَاِنْ كَانَ صَلّٰی اِتْمَاماً لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِیْماً لِلشَّیْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلاً. وَفِیْ رِوَایَتِهٖ: «شَفَعَهَا بِهَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ».

۱۰۱۵: عطاء بن یسار رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک لاحق ہو جائے' اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے' تین یا چار تو وہ شک کو ختم کرے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ اگر اس نے پانچ رکعت نماز ادا کی ہے تو یہ سجدے اس کی نماز کو جوڑا بنا دیں گے اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہیں تو دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں (مسلم)
اور امام مالکؒ نے اس حدیث کو عطاءؒ سے مرسل بیان کیا ہے اور اس کی روایت میں ہے کہ ان دونوں سجدوں کے ساتھ اس کی نماز جوڑا (یعنی دو رکعت) ہو جائے گی۔

وضاحت: نماز کو جوڑا بنانے سے مقصود یہ ہے کہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہوں گے' اس طرح گویا کہ اس نے چھ رکعت نماز ادا کی ہے (واللہ اعلم)

۱۰۱۶ - (۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْساً، فَقِيْلَ لَهُ: اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْساً. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. وَفِي رِوَايَةٍ. قَالَ: «اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ، وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۱۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھائی۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا' کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپؐ نے (تعجب سے) دریافت کیا' کیا ہوا؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے (بجائے چار رکعت کے) پانچ رکعت پڑھائی ہیں چنانچہ آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں بھی تم جیسا انسان ہوں' میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو اور جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک کرے تو وہ صحیح (صورت حال معلوم کرنے کی) کوشش کرے اس پر نماز کی تکمیل کرے اس کے بعد سلام پھیر کر دو سجدے کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھائی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپؐ نے چوتھی رکعت کو تیسری رکعت سمجھا اور اس میں آپؐ بیٹھے حالانکہ وہ چوتھی رکعت تھی' آپؐ کی نماز باطل نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ اگر آخری قعدہ میں نہ بیٹھا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے' درست نہیں ہے۔ اس حدیث میں آپؐ کی نماز فاسد نہیں ہوئی اور یہ کہنا کہ آپ یقیناً چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تھے بلادلیل ہے نیز معلوم ہوا کہ نماز کے درمیان نماز کی اصلاح کے لئے کلام کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔
اس حدیث میں اگرچہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو درست نہیں جب کہ سلام سے پہلے سجدہ کرنے کی احادیث بھی مروی ہیں (مرعات جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۱۰۱۷ - (۵) وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدٰى صَلَاتَىِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا - قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِى الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ، وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ فِىْ يَدَيْهِ طُوْلٌ، يُقَالُ لَهٗ: ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: «لَمْ اَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ». فَقَالَ: «اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ، وَفِىْ اُخْرٰى لَهُمَا: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَلَ «لَمْ اَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ»: «كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ»، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!.

۱۰۱۷: ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز کی امامت کرائی۔ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو اس کا تعین کیا البتہ مجھے یاد نہیں رہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے ہمیں دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا اور آپؐ ایک لکڑی کی طرف آئے جو مسجد میں (رکھی ہوئی) تھی، آپؐ اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے جیسا کہ آپؐ ناراض ہیں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا ہوا تھا اور اپنے دائیں رخسار مبارک کو اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا ہوا تھا (اس دوران) جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا، کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ جب کہ حاضرین میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ آپؐ کے احترام کی وجہ سے آپؐ سے گفتگو کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے اور حاضرین میں سے ایک شخص ذوالیدینؓ نامی بھی تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہ مجھ سے بھول ہوئی ہے اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، جیسے ذُوالیدین کہتا ہے ویسے تم بھی کہتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، آپؐ آگے بڑھے۔ آپؐ نے چھوڑی ہوئی نماز پڑھائی پھر آپؐ نے سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور معمول کا یا ذرا لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا اور معمول کا یا ذرا لمبا سجدہ کیا پھر (سجدے سے) سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا چنانچہ لوگوں نے ابن سیرینؒ سے دریافت کیا۔ پھر آپؐ نے السلام علیکم کہا۔ ابن سیرینؒ نے جواب دیا، مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران بن حصینؓ نے بیان

کیا کہ پھر آپؐ نے السلام علیکم کہا (بخاری، مسلم) اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے" کے بدل میں فرمایا" ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔" تو ذوالیدین نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ضرور ایک کام ہوا ہے۔

وضاحت: نماز میں بھولنے کے اس واقعہ میں ابوہریرہؓ موجود تھے جیسا کہ مسلم میں مروی ایک حدیث میں صراحت ہے۔ ابوہریرہؓ سات ہجری میں مسلمان ہوئے۔ معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس دور کا ہرگز نہیں ہے جب نماز میں کلام کرنا جائز تھا، اس لئے کہ غزوۂ بدر کے قریب زمانہ میں نماز کے دوران کلام کرنا منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا چاہئے کہ نماز کی اصلاح کے لئے کلام کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ذُوالیدین اور ذُوا لشمالین دو الگ الگ صحابی ہیں۔ ذوا لشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہوئے جب کہ ذُوالیدین آپؐ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے اور انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا جب کہ بعض محققین کا کہنا ہے کہ ذُوالیدین اور ذُوا لشمالین ایک ہی صحابی ہے جس کا نام "خرباق" ہے (واللہ اعلم)

۱۰۱۸ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ، كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۱۸: عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ آپ پہلی دو رکعت (کے آخر) پر نہ بیٹھے (بلکہ) کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپؐ نے نماز کو ادا کر لیا اور لوگوں نے آپؐ کے سلام (پھیرنے) کا انتظار کیا (تو) آپؐ نے اللہ اکبر کہا جب کہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور سلام پھیرنے سے پہلے آپؐ نے دو سجدے کئے پھر آپؐ نے سلام پھیرا (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۰۱۹ - (۶) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۱۰۱۹: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی آپؐ نماز میں بھول گئے۔ آپؐ نے دو سجدے کیۓ بعد ازاں آپؐ نے تشہد پڑھا پھر آپؐ نے سلام پھیرا

(ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اشعث راوی جو ابن سیرینؒ کے شاگرد ہیں' دیگر ساتھیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی روایت میں تشہد کا ذکر ہے جب کہ دیگر حفاظ کی روایت میں تشہد نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اس روایت کو شاذ کہا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۰۲۰ - (۷) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَائِماً فَلْيَجْلِسْ، وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِماً فَلَا يَجْلِسْ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۲۰: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب امام دو رکعت کے بعد بغیر بیٹھے (تیسری رکعت کے لئے) کھڑا ہو جائے۔ اگر برابر کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر برابر کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور (آخر میں) سجدہ سہو کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی غایت درجہ ضعیف ہے لیکن متابعت کی وجہ سے حدیث صحیح ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳' تہذیبُ الکمال جلد ۴ صفحہ ۴۶۵' تہذیبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۳۷۹' تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۲۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۲۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۲۱ - (۸) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ. فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ، فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «اَصَدَقَ هٰذَا؟» قَالُوْا: نَعَمْ. فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۰۲۱: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعت کے بعد سلام پھیرا۔ پھر اپنے حجرے میں داخل ہوئے آپؐ کی جانب ایک شخص کھڑا ہوا جس کو "خرباق" کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے۔ اس نے (آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا' اے اللہ کے رسول! اور آپؐ کو آپؐ کے اس عمل پر مطلع کیا (چنانچہ) آپؐ ناراضگی کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے (حجرے سے) باہر آئے اور لوگوں کے قریب آکر دریافت کیا' کیا یہ شخص سچا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' جی

ہاں۔ چنانچہ آپؐ نے ایک رکعت ادا کی' اس کے بعد سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا (مسلم)

وضاحت: ابو ہریرہؓ اور عمران بن حُصَینؓ سے مروی دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ کو بیان کر رہی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت راجح ہے۔ امام بخاریؒ نے بھی اس کو ذکر کیا ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۴۱)

١٠٢٢ - (٩) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ، فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۰۲۲: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرے' اگر اس کو کم رکعت ادا کرنے کا شک ہے تو وہ (کم پر بنیاد رکھ کر نماز کی تکمیل کرے یہاں تک کہ اس کو زیادہ (رکعت ادا کرنے) کا شک ہو جائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے البتہ اس کی متابعت میں دوسرے طریق سے روایت مسند احمد میں ہے جس سے روایت کو تقویت حاصل ہو رہی ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۵۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۲۲)

(۲۱) بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

(قرآنِ پاک میں سجدوں کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۲۳ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ (بِالنَّجْمِ)، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ، وَالْجِنُّ، وَالْاِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پہلی فصل

۱۰۲۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ (تلاوت) کیا۔ آپؐ کے ساتھ مسلمانوں' مشرکین' جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا (بخاری)

وضاحت: سورۂ نجم کے آغاز میں ہی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے عظیم احسان کا ذکر ہے۔ آپؐ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی متابعت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مشرکین نے جب اپنے معبودوں لات' عزیٰ اور منات کا ذکر سنا تو وہ سجدے میں چلے گئے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اس واقعہ میں بوجہ بچپن کے حاضر نہ تھے بعد میں کسی وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس واقعہ سے مطلع فرمایا تو وہ یہ واقعہ بیان کر رہے ہیں یا یہ روایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی مراسیل روایات میں سے ہے اور صحابہ کرامؓ کی مرسل روایات بالاتفاق صحیح سمجھی جاتی ہیں۔

مفسرین سورۃُ الحج کی آیت نمبر ۵۲ "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ" (ترجمہ) (اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اس کی خواہش کے رستے میں مشکلات ڈال دیں) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ شیطان کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ذیل کے کلمات جاری ہوئے (جن کا ترجمہ ہے) "یہ اونچے درجہ کے معبود ہیں اور ان کی سفارش کی امید کی جاتی ہے" چنانچہ مشرکین نے برملا کہا' اب ہمارا ان کے ساتھ کیا اختلاف ہے۔ یہ شخص ہمارے معبودوں کی بھی تعریف کر رہا ہے۔

محدثینِ عظامؒ کے نزدیک یہ واقعہ فرضی ہے' اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ حاشا و کلاّ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر اس قسم کے کلمات کیسے جاری ہو سکتے ہیں جب کہ اُمّت کے صالحین کے بارے میں اللہ پاک فرماتے ہیں "اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ" ۔ (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ میرے بندے شیطان کے

تسلط سے محفوظ رہتے ہیں۔" تو سیدُ البشر خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر بتوں کی مدح سرائی کے جملے کیسے آسکتے ہیں؟ ہاں! مشرکین نے جب قرآنِ پاک کی موثر فصاحت و بلاغت سے بھرپور جملے سنے تو آپؐ کے اجلال و احترام کا غلبہ ان کے دل و دماغ پر کچھ اس طرح چھا گیا کہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ سجدہ کرنے میں انہوں نے خود کو بے بس پایا اور سجدے میں گر گئے۔

علاّمہ ناصر الدین البانی نے اس واقعہ کو غلط قرار دیتے ہوئے ایک تحقیقی رسالہ تالیف کیا ہے' اس کا نام " نَصْبُ الْمَجَانِيْقِ لِنَسْفِ قِصَّةِ الْغَرَانِيْقِ" ہے اس کا مطالعہ کریں۔

سورۂ حج کی جس آیت کے شان نزول میں غیر ثقہ مفسّرین نے یہ جھوٹا قصہ بیان کیا ہے' اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے کسی اُمّت کی جانب کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر وہ رسول اور نبی اس بات کی آرزو رکھتا ہے کہ اس کی اُمّت ایمان لائے اور وہ اس کے لئے زبردست کوشش کرتا ہے چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زبردست حریص تھے کہ اُمّت ایمان لائے لیکن اُمّت سے کچھ لوگ ایمان لے آتے ہیں لیکن وہ وسوسوں سے محفوظ نہ رہ سکتے جب کہ ایمان نہ لانے والوں کو شیطان مزید گمراہ کرتا ہے اور نبوت و رسالت کے خلاف ان کے دلوں میں عیب چینی کے جذبات کو متحرک کرتا۔ ایماندار لوگوں کے دلوں سے وسوسوں کو اللہ تعالیٰ دور فرماتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کے دلوں کو بھی اللہ پاک وسوسوں سے پاک کرتا ہے لیکن کافر اور منافقین کے دلوں سے وسوسے دور نہیں ہوتے بلکہ مزید پختہ ہوتے ہیں (مرعات جلد ۲'۳ صفحہ ۲۴)

١٠٢٤ - (٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ: ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ ، وَ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے " اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ " اور " اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ" (سورتوں) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں سجدہ کیا (مسلم)

١٠٢٥ - (٣) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ (السَّجْدَةَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعاً يَسْجُدُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۲۵ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب سجدہ کی) آیت تلاوت کرتے اور ہم آپؐ کے پاس موجود ہوتے' آپؐ سجدہ کرتے ہم بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اس وقت اتنی بھیڑ ہوجاتی کہ ہم میں سے بعض لوگ پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں پاتے تھے کہ جہاں وہ سجدہ کریں (بخاری' مسلم)

١٠٢٦ - (٤) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (وَالنَّجْمِ)، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۲۶: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (سورہ) النّجم تلاوت کی آپؐ نے سجدہ نہ کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: سجدۂ تلاوت فرض نہیں بلکہ مستحب ہے، اگر قاری یا سامع سجدہ نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں قرآنِ پاک میں کل ۱۵ سجدے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (واللہ اعلم)

نمبر شمار	نام سورت	آیت نمبر
۱	الاعراف	۲۰۶
۲	الرعد	۱۵
۳	النحل	۴۹
۴	الاسراء	۱۰۷
۵	مریم	۵۸
۶	الحج	۱۸
۷	الحج	۷۷
۸	الفرقان	۶۰
۹	النّمل	۲۵
۱۰	السّجدہ	۱۵
۱۱	صٓ	۲۴
۱۲	فصلت	۳۷
۱۳	النجم	۶۲
۱۴	الانشقاق	۲۱
۱۵	العلق	۱۹

١٠٢٧ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَجْدَةُ (صٓ) لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيْهَا .

۱۰۲۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (سورۃ) صٓ کا سجدہ فرض سجدوں سے نہیں ہے لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

١٠٢٨ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَأَسْجُدُ فِي (صٓ)؟ فَقَرَأَ: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ﴾ حَتّٰى أَتٰى ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ ، فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ

مِمَّنْ أُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۲۸: اور ایک روایت میں ہے مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ صٓ میں سجدہ کروں؟ انہوں نے تلاوت کی " وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمَانَ" یہاں تک کہ " فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ" پر پہنچے اور بیان کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء سابقین کی اقتداء کریں (بخاری)

وضاحت: سورۂ صٓ میں داؤد علیہ السلام کا سجدہ بطور توبہ کے ہے اور ہم اللہ کے انعامات کا شکریہ ادا کرنے کے لیئے سجدہ کرتے ہیں کہ اس نے داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۰۲۹ - (۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ، وَفِيْ سُوْرَةِ (الْحَجِّ) سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۱۰۲۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآنِ پاک میں پندرہ سجدے بیان کئے۔ان میں سے تین سجدے مفصّل میں ہیں اور دو سجدے سورۂ حج میں ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' عبداللہ بن منین راوی مجهول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۰۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۲۴)

۱۰۳۰ - (۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُوْرَةُ (الْحَجِّ) بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ»: «فَلَا يَقْرَأْهَا»، كَمَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۰۳۰: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا سورہ حج کو (دیگر سورتوں پر) فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا جو شخص یہ دو سجدے نہ کرے وہ ان کی تلاوت نہ کرے (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس

حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور "مَصَابِیْح" میں ہے کہ وہ سورۃ تلاوت نہ کرے جیسا کہ "شَرْحُ السُّنَّۃ" میں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (مرعات جلد ۲'۴ صفحہ ۴۸)

۱۰۳۱ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ، فَرَأَوْا اَنَّهُ قَرَأَ (تَنْزِيْلَ، السَّجْدَةِ). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۳۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں سجدہ کیا پھر آپؐ کھڑے ہوئے' آپؐ نے رکوع کیا۔ صحابہ کرامؓ کو معلوم ہوا کہ آپؐ نے **"الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَہ"** سورت تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۲ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، اَنَّهُ [قَالَ:] كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ، كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۳۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر قرآنِ پاک تلاوت فرماتے ہوئے جب سجدہ (کی آیت) کے پاس سے گزرتے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عمر عمری راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۳ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً، فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ؛ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۳۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال سجدہ (کی آیت) کی قرأت کی تو سب لوگوں نے سجدہ کیا۔ ان میں سے بعض سواری پر تھے اور بعض زمین پر سجدہ کر رہے تھے جب کہ سوار انسان اپنے ہاتھ پر سجدہ کرتا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مصعب بن ثابت بن زبیر راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۴ - (۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ

مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۱۰۳۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ منتقل ہوئے تو آپؐ نے مفصّل کی کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مطر وراق راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ا صفحہ ۳۲۵)

۱۰۳۵ - (۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ: «سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کے سجدہ میں رات کو دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ کرتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور جس نے اپنی قوت اور قدرت کے ساتھ اس کے سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں بنائیں۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶ - (۱٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْتُنِيَ اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَسَجَدْتُّ، فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَاَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ، فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۳۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب دیکھا اور میں نیند میں تھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ (کی وجہ) سے سجدہ کیا۔ میں نے درخت سے سنا وہ کہہ رہا تھا، (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرے لئے اس سجدہ کی وجہ سے ثواب ثبت فرما اور مجھ سے اس کی وجہ سے گناہ دور فرما اور میرے اس سجدہ کو اپنے نزدیک ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس سجدہ کو قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔" ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی آیت تلاوت کی پھر آپؐ نے سجدہ کیا۔ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ اسی طرح کی دعا کر رہے تھے جیسا کہ اس شخص نے درخت کی دعا کو بیان کیا (ترمذی، ابن ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے اس (جملہ) کو ذکر نہیں کیا کہ

"تو مجھ سے یہ سجدہ قبول کر جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤدؑ سے سجدہ قبول کیا" اور امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بن محمد راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۵۲۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٠٣٧ - (١٥) **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ (وَالنَّجْمِ)، فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ؛ غَيْرَ اَنَّ شَيْخاً مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى - اَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِيْنِيْ هٰذَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِراً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ: وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ.

تیسری فصل

۱۰۳۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی۔ آپؐ نے اس میں سجدہ کیا اور جو لوگ آپؐ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا البتہ قریش کے ایک بوڑھے (انسان) نے کنکر یا مٹی کو ہتھیلی میں پکڑا اور اس کو اپنی پیشانی کی جانب اٹھایا اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ عبداللہؓ (بن مسعود) نے بیان کیا ہے میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا (بخاری، مسلم) بخاری کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ وہ (شخص) اُمیہ بن خلف تھا۔

١٠٣٨ - (١٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِيْ (صٓ)، وَقَالَ: «سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً، وَنَسْجُدُهَا شُكْراً». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۰۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورت) ص میں سجدہ کیا اور آپؐ نے فرمایا، داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے سجدہ کیا اور ہم شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں (نسائی)

(۲۲) بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْیِ
(نماز ادا کرنے کے ممنوعہ اوقات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۳۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَتَحَرَّیٰ اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا».

وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: «اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوْا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَبْرُزَ. فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوْا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَغِیْبَ، وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جب سورج کا اوپر کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز ادا کرنا چھوڑ دو یہاں تک کہ تمام سورج نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ غائب ہو جائے تو نماز ادا کرنا چھوڑ دو یہاں تک کہ تمام سورج ڈوب جائے اور تم سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہوتے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے (بخاری' مسلم)

۱۰۴۰ - (۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْهِنَّ، اَوْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا: حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ، وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ الشَّمْسُ، وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حِیْنَ تَغْرُبُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تین ایسے اوقات ہیں کہ جن میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز ادا کرنے یا مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع

ہوتے وقت چمک رہا ہو یہاں تک کہ وہ اونچا ہو جائے اور جب اس کا سایہ استقرار پکڑے (اس سے مراد زوال کا وقت ہے) یہاں تک کہ سورج زوال اختیار کر لے اور جب سورج ڈوبنے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے (مسلم)

١٠٤١ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٠٤٢ - (٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: «صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ. ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمُ. فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ؛ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ». قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ. قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُّقَرِّبُ وُضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ ؛ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ؛ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ؛ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ؛ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ. فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ؛ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۲: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ منورہ میں آیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا' مجھے نمازوں (کے اوقات) سے آگاہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا' صبح کی نماز ادا کر پھر سورج کے طلوع ہونے تک نماز ادا کرنے سے

رک جا یہاں تک کہ سورج اونچا ہو جائے اس لئے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفّار سورج کو سجدہ کرتے ہیں' پھر تو نماز ادا کر اس لئے کہ اس وقت کی نماز مقرر ہے نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ بلند ہو جائے (یعنی زمین پر سایہ نہ ہو) پھر نماز سے رک جا اس لئے کہ اس وقت جہنّم بھڑکائی جاتی ہے لیکن جب سایہ ظاہر ہو جائے تو نماز ادا کر اس لئے کہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو عصر کی نماز ادا کر پھر سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے رک جا اس لئے کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! مجھے وضو (کی فضیلت) بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص بھی اپنے وضو کے پانی کو قریب کرتا ہے' جب وہ منہ میں پانی ڈالتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے' اس کے منہ اور اس کی ناک کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر جب اپنا چہرہ اللہ کے حکم کے مطابق دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوتا ہے اور نماز شروع کر دیتا ہے۔ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے اور اللہ کی بزرگی نکل جاتے ہیں پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ ٹخنوں سمیت اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ بیان کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ مستحق ہے اور اپنے دل کو صرف اللہ کے لئے خالی کر دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (مسلم)

۱۰۴۳ - (۵) **وَعَنْ** كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالُوْا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ. فَقَالَتْ: سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ. فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ، فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ. فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا، ثُمَّ دَخَلَ، فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُوْلِيْ لَهُ: تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ [الرَّكْعَتَيْنِ] ، وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا؟ قَالَ: «يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ! سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَاِنَّهُ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۳: کُریب رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عباس بن مخرمہ اور عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن ازہر نے اسے عائشہؓ کی جانب بھیجا اور کہا کہ ان کو سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے

بارے میں دریافت کرنا۔ اس نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کے ہاں گیا۔ میں نے ان تک وہ پیغام پہنچا دیا جس (کے پہنچانے) کے لئے انہوں نے مجھے بھیجا تھا۔ عائشہؓ نے کہا کہ تم اُمِّ سلمہؓ سے دریافت کرو۔ پھر میں صحابہ کرامؓ کی جانب گیا۔ انہوں نے مجھے اُمِّ سَلَمہؓ کے ہاں جانے کا حکم دیا۔ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ ان دو رکعتوں سے روکتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپؐ داخل ہوئے تو آپؐ نے دو رکعتیں ادا کیں۔ میں نے آپؐ کی جانب لونڈی کو بھیجا اور میں نے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا کہ اُمِّ سَلَمہؓ عرض کرتی ہیں اے اللہ کے رسول! میں نے آپؐ سے سنا تھا کہ آپؐ ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے روکتے ہیں اور میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ خود پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اے ابو اُمیّہ کی بیٹی! تو نے عصر (کی نماز) کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا۔ اصل (حقیقت) یہ ہے کہ میرے ہاں عبدالقیس (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے مشغول رکھا پس یہ وہ دو رکعتیں تھیں (جن کو میں نے پڑھا) (بخاری' مسلم)

وضاحت: عصر اور فجر کی نماز کے بعد سُنن اور نوافل ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ اگر ان کے اسباب ہیں تو ان کو ادا کیا جائے جیسا کہ اس حدیث میں آپؐ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت نہ ادا ہو سکیں تو آپؐ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیا۔ یہ آپؐ کی خصوصیّت نہیں ہے بلکہ اُمّت کے لئے بھی ایک جواز ہے البتہ اس کے بعد روزانہ عصر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اور یہ آپؐ کی خصوصیات سے ہے۔ اس لئے کہ آپؐ جب کسی عمل کو شروع کرتے تو اس پر مداومت فرماتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص عصر یا فجر کی نماز باجماعت ادا کر لیتا ہے' اس کے بعد کوئی شخص نماز ادا کرنے آتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نماز باجماعت ادا ہو جائے تو جو لوگ نماز ادا کر چکے ہیں ان میں سے اگر کوئی شخص اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور اس کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اجازت ہے' یہ اس کے نوافل ہوں گے۔ اسی طرح بیتُ اللہ کے طواف کے بعد دو رکعت نماز' تحیۃُ المسجد کی دو رکعت' فوت شدہ نمازیں' نمازِ جنازہ' نمازِ کسوف وغیرہ عام حکم سے دلائل کی بنیاد پر مخصوص ہیں اور ان کے ادا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۵۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۰۴۴ - (٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ». فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ. وَقَالَ: إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ؛ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو. وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَنُسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ قَيْسِ ابْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۱۰۴۴ـ محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ سے روایت ہے وہ قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز ادا کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح کی نماز تو دو رکعت ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا' میں نے پہلی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں' ان کو میں نے اب پڑھا ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد)

امام ترمذیؒ نے اس کے مثل بیان کیا نیز انہوں نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ اس لئے کہ محمد بن ابراہیم کا سماع قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے اور شرح السنۃؒ اور مصابیح کے نسخوں میں قیس بن قہد (قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے متعدد طرق اور شواہد ہیں جن سے حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہے۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی تالیف "اَعْلَامُ اَہْلِ الْعَصْرِ بِاَحْکَامِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ" میں ان سب کو مکمل بیان کیا ہے۔
(واللہ اعلم)

١٠٤٥ ـ (٧) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا تَمْنَعُوا اَحَداً طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ، وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۱۰۴۵ـ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے بنی عبد مناف! تم کسی شخص کو نہ روکو جو بیت اللہ کا طواف اور نماز ادا کرنا چاہے رات دن میں جس وقت بھی چاہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

١٠٤٦ ـ (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

۱۰۴۶ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت جب تک زوال نہ ہو جائے سوائے جمعہ کے دن نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق اور ابراہیم دونوں راوی ضعیف ہیں۔ معنیٰ کے لحاظ سے اس حدیث کی تائید میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۳۰)

١٠٤٧ ـ (٩) وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: «اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا

يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: اَبُوْ الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ.

۱۰۴۷ ابوالخلیل رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے علاوہ دوپہر کے وقت نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھا جب تک کہ زوال نہ ہو جائے اور فرمایا' بے شک جہنم جمعہ کے علاوہ بھڑکائی جاتی ہے (ابوداؤد) اور امام ابوداؤد رحمہُ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالخلیل کی ابوقتادہ رحمہُ اللہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۴۸ - (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا، فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا». وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۰۴۸ عبداللہ صنابحی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جب سورج اونچا ہوتا ہے تو شیطان اس سے جُدا ہو جاتا ہے پھر جب برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل جاتا ہے جب سورج جھکتا ہے تو شیطان اس سے جُدا ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے (مالک' احمد' نسائی)

۱۰۴۹ - (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُخَمَّصِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: «اِنَّ هٰذِهِ صَلَاةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ». وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۹ ابو بَصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں "مُخَمَّص" مقام میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض ہوئی تھی' انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا اس کو دوگنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد "شاہد" کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے اور "شاہد" ستارے کو کہتے ہیں (مسلم)

١٠٥٠ - (١٢) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلاَةً، لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا، وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا. يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۵۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم عصر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے ہو۔ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہے ہم نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے ان دو رکعتوں کو پڑھا ہو بلکہ آپؐ نے ان دونوں سے منع کیا ہے (بخاری)

١٠٥١ - (١٣) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ - وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ -: مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَأَنَا جُنْدُبٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلاَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلاَّ بِمَكَّةَ، إِلاَّ بِمَكَّةَ، إِلاَّ بِمَكَّةَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَرَزِيْنٌ.

۱۰۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کعبہ مکرمہ کی سیڑھی پر بلند ہو کر فرمایا کہ جو شخص مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہے اور جو شخص نہیں پہچانتا (وہ سن لے کہ) میں جندب ہوں۔ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' صبح (کی نماز) کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں اور عصر (کی نماز) کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہیں سوائے مکہ مکرمہ کے (یہ لفظ تین مرتبہ فرمایا) (احمد رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۱)

(۲۳) بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

(باجماعت نماز اور اس کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۵۲ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۰۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جماعت کے بغیر تنہا نماز ادا تو ہو جاتی ہے لیکن باجماعت نماز کی فضیلت نہیں ملتی (واللہ اعلم)

۱۰۵۳ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ. - وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ؛ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرْقًا سَمِيْنًا، اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ.

۱۰۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں کہ لکڑیاں اکٹھی کی جائیں پھر میں نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی جماعت کرائے پھر میں لوگوں کی طرف متوجّہ ہوں اور ایک روایت میں ہے جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے' میں ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں کسی شخص کو معلوم ہو کہ اسے (مسجد میں) گوشت والی ہڈی یا دو بہترین پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی (باجماعت) نماز میں شریک ہوں (بخاری) اور مسلم میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ان لوگوں کو ڈانٹا گیا ہے جو صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے بغیر کسی عذر کے باجماعت نماز ادا نہیں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا' سے مقصود باجماعت نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا ہے بہرحال ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ باجماعت نماز ادا کی جائے۔
(واللہ اعلم)

١٠٥٤ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَرَخَّصَ لَهٗ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ، فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلَاةِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاَجِبْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی شخص مسجد میں لانے والا نہیں۔ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کرے۔ آپؐ نے اس کو رخصت دی جب وہ جانے لگا تو آپؐ نے اس کو بلا کر کہا' کیا تو اذان (کے کلمات) سنتا ہے؟ اس نے کہا' جی ہاں! آپ نے فرمایا' تم اذان کا جواب دیتے ہوئے (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کرو (مسلم)

وضاحت: نابینا شخص سے مقصود ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں اس حدیث میں قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینا شخص سے دریافت کیا کہ کیا تم اذان کے کلمات سنتے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو پھر آپؐ نے فرمایا' تم جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو مسجد کی اذان سنائی نہیں دی تو اس سے باجماعت نماز ادا کرنا ساقط ہو جائے گا لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اوقاتِ نماز کا خیال رکھتے ہوئے باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظام کیا جائے (واللہ اعلم)

١٠٥٥ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ: «اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک یخ بستہ تیز ہوا والی رات میں نماز کے لئے خود اذان کہی۔ بعد ازاں اعلان کیا' خبردار! تم اپنے ڈیروں میں نماز ادا کرو۔ اس کے بعد وضاحت کی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور بارش والی رات میں مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ (اذان کے بعد) کہے' "خبردار! تم گھروں میں نماز ادا کرو" (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں صیغہ امر وجوب کے لئے نہیں ہے' اس لئے کہ اگر کوئی شخص بارش والی رات میں مسجد میں پہنچ جاتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی کوشش اور شوق کے مطابق اجر و ثواب کا مستحق ہو گا (واللہ اعلم)

١٠٥٦ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصلاة، فَابْدَأُوْا بِالْعِشَاءِ، وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ»(١). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ، وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَلَا يَأْتِيهَا حِيْنَ يَفْرُغَ مِنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے اور ساتھ ہی نماز کی اقامت ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے کھانا تناول کرے اور فارغ ہونے میں جلدی نہ کرے چنانچہ ابنِ عمرؓ کے سامنے کھانا چن دیا جاتا اور نماز کی اقامت ہو جاتی' وہ کھانے سے فراغت کے بعد نماز ادا کرنے آتے جب کہ وہ امام کی قرأت بھی سن رہے ہوتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

١٠٥٧ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ»(٢). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ کھانا حاضر ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی نیز جب دو خبیث چیزیں زور دیں (جب بھی نماز نہیں ہوتی) (مسلم)

وضاحت: دو خبیث چیزوں سے مراد پیشاب اور پاخانہ ہیں (واللہ اعلم)

١٠٥٨ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض (کے علاوہ دوسری کوئی اور نماز نہیں) ہو گی (مسلم)

وضاحت: فرض نماز کی اقامت کی صورت میں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ الگ سنّت یا نفل یا فرض نماز ادا کرے۔ اسے امام کے ساتھ شریک ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہیئے۔ ہاں! جس شخص نے پہلے فرض ادا کر لئے ہیں وہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو گا تو اس کی نماز نفل متصور ہو گی۔ اسی طرح فجر کی سنتیں بھی فرض نماز کی موجودگی میں ادا نہیں کی جا سکتیں۔ فجر کی دو سنتوں کو فرض نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے اور اگر کوئی شخص فرض نماز کی اقامت کے وقت سنتیں ادا کر رہا ہے اور اگر ایک رکعت باقی ہو تو سنتوں کو ختم کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ اگر ایک رکعت سے کم باقی ہے تو اس کو مکمل کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اقامت کے وقت نماز ادا کرنا جائز نہیں جب کہ ایک رکعت تو نماز ہے اور ایک رکعت سے کم نماز نہیں اس لئے ایک رکعت سے کم ہونے کی شکل میں نماز مکمل کرے ورنہ نماز توڑ ڈالے (واللہ اعلم)

١٠٥٩ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کی عورت مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عورتیں نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں جا سکتی ہیں لیکن وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں اور نہ ہی زیب و زینت والا فاخرانہ لباس پہنیں۔ اگر راستہ مخدوش ہے یا پر خطر ہے تو عورتیں مسجد میں نہ جائیں اور اگر جوان عورت یہ سمجھے کہ اس کا مسجد میں جانا فتنے کا باعث ہے تو وہ بھی مسجد میں نہ جائے نیز مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط نہ ہونے پائے (واللہ اعلم)

١٠٦٠ - (٩) **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ؛ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے (مسلم)

١٠٦١ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا؛ فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ»[٤]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت "بخور" لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو (مسلم)

وضاحت: "بخور" وہ خوشبو ہے جس کی دھونی لی جاتی ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٠٦٢ - (١١) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ»[٥]. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۰۶۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں جانے) سے نہ روکو البتہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں (ابوداؤد)

١٠٦٣ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا[٦] أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا[٧]، وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا[٨] أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۶۳: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا برآمدے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور اس کا اپنے اندر کے چھوٹے کمرے

میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے (ابوداؤد)

١٠٦٤ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب ابُوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد (جانے) کے لئے خوشبو لگاتی ہے جب تک کہ وہ جنابت (کے غسل) جیسا غسل نہ کرے (تاکہ خوشبو کا اثر زائل ہو جائے) (ابوداؤد) احمد اور نسائی نے ابوداؤد کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد ا صفحہ ۲۹۹' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۲۷' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۷' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۳۸۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۳۴)

١٠٦٥ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ؛ وَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» يَعْنِيْ زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَلِاَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ.

۱۰۶۵: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے اور عورت جب خوشبو لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ زانیہ ہے (ترمذی) ابوداؤد اور نسائی میں اس کی مثل ہے۔

١٠٦٦ - (١٥) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوٰاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ ، وَاِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللهِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۰۶۶: اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز پڑھائی جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت کیا' کیا فلاں (شخص) حاضر ہے؟

صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا فلاں انسان موجود ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تمہیں اگر گھٹنوں پر گھسٹ کر آنا پڑے تو ضرور آؤ اور (نمازیوں کی) پہلی صف فرشتوں کی صف کے برابر ہے' اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم اس کے لئے جلد کرو اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور جس قدر (افراد) زیادہ ہوں گے اسی قدر وہ نماز اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (ابوداؤد' نسائی)

١٠٦٧ - (١٦) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَا مِنْ ثَلَاثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلَاۃُ، اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ. فَعَلَیْكَ بِالْجَمَاعَۃِ؛ فَاِنَّمَا یَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ» . رَوَاہُ اَحْمَدُ. وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

١٠٦٧: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی آبادی اور جنگل میں تین شخص ہوں اور وہاں نماز باجماعت نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے۔ جماعت کو لازم سمجھو اس لئے کہ بھیڑیا اس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور چلی جاتی ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی)

١٠٦٨ - (١٧) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ». قَالُوْا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: «خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ؛ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلَاۃُ الَّتِیْ صَلّٰی» . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارَقُطْنِیُّ .

١٠٦٨: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اذان (کے کلمات) کو سنا تو اذان کے مطابق مسجد میں جانے سے اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' عذر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (جان کا) خطرہ یا مرض ہو (نیز فرمایا) اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی جو اس نے (بلاعذر بغیر جماعت) ادا کی ہے (ابوداؤد' دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن ابی حیۃ کلبی راوی ضعیف اور مُدلّس ہے لیکن اس کے دیگر طرق صحیح ہیں' اس لئے معنی کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۹۵' الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۵۸۷' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۷۱' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

١٠٦٩ - (١٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ، وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَرَوٰی مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ.

۱۰۶۹: عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت محسوس کرے تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے (ترمذی) اور مالک' ابوداؤد' نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۰۷۰ - (۱۹) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَّا يَحِلُّ لِأَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهُ.

۱۰۷۰: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین کام کرے۔ جب کوئی شخص امام بنے تو مقتدیوں کو بلائے طاق رکھتے ہوئے دعا کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص نہ کرے۔ اگر وہ یہ کام کرے گا تو وہ ان کا خائن ہے اور کسی گھر کے اندر بلا اجازت نظر نہ ڈالے' اگر وہ یہ کام کرے گا تو اس نے ان کی خیانت کی اور پیشاب پاخانہ کی حاجت روک کر نماز ادا نہ کرے' وہ ان سے پہلے فارغ ہو (ابوداؤد) اور ترمذی میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۳۶)

۱۰۷۱ - (۲۰) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۰۷۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھانا کھانے اور کسی دوسرے عذر کی وجہ سے نماز میں تاخیر نہ کرو (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن میمون زعفرانی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۳۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۷۲ - (۲۱) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، اَوْ مَرِيْضٌ؛ إِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: انَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّلْقَى اللهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا؛ فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ

الْهُدٰى، وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنَ الْهُدٰى، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّـةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّـرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ، ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ؛ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَّلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تیسری فصل

۱۰۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمارے مشاہدہ کی بات ہے کہ باجماعت نماز سے وہ انسان ہی پیچھے رہتا جس کا منافق ہونا ظاہر ہوتا یا وہ بیمار ہوتا۔ بیمار (انسان) دو انسانوں پر (ٹیک لگا کر) چلتا اور نماز (باجماعت) میں شریک ہوتا اور ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے راستوں سے آگاہ کیا ہے اور ہدایت کے راستوں سے (ایک راستہ) اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جہاں اذان کہی جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ سے ملاقات کرے تو وہ ان پانچ نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر کے لئے ہدایت کے راستوں کو واضح کر دیا ہے اور پانچوں نمازوں کو (باجماعت) ادا کرنا ہدایت کے راستوں میں سے ہے۔ اگر تم گھروں میں (فرض) نماز ادا کرو گے جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے پیغمبر کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر پیغمبر کی سنت کو چھوڑو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ثبت فرماتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ دور فرماتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ نماز (باجماعت) سے صرف وہ انسان پیچھے رہتا جس کا نفاق عیاں ہوتا بلاشبہ ایک شخص کو دو انسانوں کے (سہارے) اٹھاکر لایا جاتا یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا (مسلم)

۱۰۷۳ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالذُّرِّيَّةِ، اَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَآءِ، وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحَرِّقُوْنَ مَـا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَـدُ.

۱۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کی اقامت کا حکم دیتا اور اپنے جواں سال (صحابہ کرامؓ) کو حکم دیتا کہ وہ گھروں میں سب کو آگ کے ساتھ جلا دیں (احمد)

۱۰۷٤ - (۲۳) وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كُنْتُمْ فِى الْمَسْجِدِ فَنُوْدِىَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّىَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کی اذان کہی جائے تو تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز ادا نہ کرے (مسجد سے) نہ نکلے (احمد)

۱۰۷٥ - (۲٤) وَعَنْ اَبِى الشَّعْثَاۤءِ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا اُذِّنَ فِيْهِ. فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۷۵: ابوالشعثاء رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اذان ہونے کے بعد ایک شخص مسجد سے نکلا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے (مسلم)

وضاحت: اذان ہو جانے کے بعد کسی عذرِ شرعی کے بغیر مسجد سے نکلنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۱۰۷٦ - (۲٥) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ ، وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ؛ فَهُوَ مُنَافِقٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۷۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں جس شخص نے اذان کو پایا، پھر وہ (مسجد سے) بلا حاجت شرعی باہر چلا گیا اور اس کا ارادہ واپسی کا نہیں ہے تو وہ منافق ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شدید ضعف ہے، عبدالجبار بن عمر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۲۳، التاریخ الکبیر جلد ۶، صفحہ ۱۸۶، طبقاتِ ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۵۲۰، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۴، تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۶۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۸)

۱۰۷۷ - (۲٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ سَمِعَ النِّدَاۤءَ فَلَمْ يُجِبْهُ؛ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ» . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىُّ.

۱۰۷۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے اذان (کے کلمات) کو سنا اور (مسجد میں) نہ آیا (حالانکہ اس کو (کوئی) عذر نہیں تو اس کی نماز نہیں ہے (دار قطنی)

۱۰۷۸ - (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ

الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ، وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ، فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُّخْصَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَحَيَّهَلاً». وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۷۸ ۔ عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مدینہ منورہ میں کثرت کے ساتھ موذی جانور اور درندے ہیں جب کہ میں نابینا (انسان) ہوں تو کیا مجھے (جماعت ترک کرنے کی) اجازت ہے؟ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (کے کلمات) سنتا ہے؟ اس نے جواب دیا' جی ہاں! آپؐ نے فرمایا' پھر جلدی آؤ اور آپؐ نے اس کو اجازت نہیں دی (ابوداؤد' نسائی)

۱۰۷۹ ۔ (۲۸) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا اَغْضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹ ۔ اُمُّ الدَّرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابُوالدّرداء ناراضگی (کے عالم میں) میرے پاس آئے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کس بات سے ناراض ہیں؟ انہوں نے بیان کیا۔ اللہ کی قسم! اُمّتِ محمدیہ کے کسی کام کو نہیں دیکھ رہا ہوں سوائے اس کے کہ لوگ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں (بخاری)

۱۰۸۰ ۔ (۲۹) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ]، فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ، وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ، فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ. فَقَالَ لَهَا: لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۰ ۔ ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ بن ابی حثمہ رحمہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) صبح کی نماز میں سلیمانؓ بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ عمرؓ بازار گئے جب کہ سلیمانؓ کی رہائش مسجد اور بازار کے درمیان تھی عمرؓ کا گزر سلیمان کی والدہ شفاء پر ہوا۔ عمرؓ نے ان سے کہا' میں نے صبح (کی نماز) میں (آپ کے لڑکے) سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ (رات بھر) نوافل ادا کرتا رہا (اس وجہ سے) اس کی آنکھوں پر (نیند کا) غلبہ ہو گیا۔ عمرؓ نے فرمایا' میں صبح کی نماز کی جماعت میں حاضر ہو جاؤں' مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر قیام کروں (مالک)

۱۰۸۱ ۔ (۳۰) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۸۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شخص اور اس سے زیادہ جماعت ہیں (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن بدر اور عمرو بن جدار دونوں راوی مجہول ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۶' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۹۴' مرعات جلد ۲'۳ صفحہ ۸۳)

۱۰۸۲ - (۳۱) وَعَنْ بِلاَلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ». فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ: اَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؛ وَتَقُوْلُ اَنْتَ: لَنَمْنَعُهُنَّ!.

۱۰۸۲: بلالؒ بن عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم سے عورتیں مسجد (میں جانے) کی اجازت طلب کریں تو تم عورتوں کو ان کی مساجد کے اجرِ ثواب سے محروم نہ کرو۔ بلال نے کہا' اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ عبداللہؓ نے بلالؒ سے کہا' میں کہتا ہوں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تو کہتا ہے ہم ان کو ضرور روکیں گے!

۱۰۸۳ - (۳۲) وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ، وَقَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؛ وَتَقُوْلُ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۳: اور سالم کی ایک روایت میں ہے اس نے اپنے والد سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ (ان کے والد) عبداللہ (اپنے بیٹے) بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور اس کو اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے کبھی اس طرح کی لعن طعن کو نہیں سنا اور انہوں نے کہا' میں تجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتا رہا ہوں اور تو کہتا ہے' اللہ کی قسم! ہم عورتوں کو ضرور روکیں گے (مسلم)

۱۰۸٤ - (۳۳) وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ يَّأْتُوْا الْمَسَاجِدَ». فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؛ وَتَقُوْلُ هٰذَا؟! قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۸۴: مجاہدؒ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکے۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹا کہنے لگا' ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ عبداللہؓ نے (اس سے) کہا' میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تو ایسی بات کرتا ہے؟ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ نے تا زندگی پھر اس سے کلام نہیں کیا (احمد)

(٢٤) بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

(صف کو درست اور برابر کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٠٨٥ - (١) عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰى رَأٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ، فَرَاٰى رَجُلاً بَادِياً صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ: «عِبَادَ اللهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۰۸۵: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کے برابر کرتے گویا کہ تیروں کے ساتھ صفوں کو درست کر رہے ہیں یہاں تک کہ آپؐ نے محسوس کیا کہ ہم نے (صفوں کو برابر ہونے کو) آپؐ سے سمجھ لیا ہے۔ پھر آپؐ ایک روز (مسجد کی جانب) نکلے' آپ کھڑے ہوئے ' قریب تھا کہ آپؐ اللہ اکبر کہہ دیتے۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے بندو! تم لازمی طور پر صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا (مسلم)

١٠٨٦ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: «اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا؛ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ؛ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ».

۱۰۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجّہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' تم اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل کر کھڑے رہو۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (بخاری) اور بخاری اور مسلم میں ہے آپؐ نے فرمایا' صفوں کو مکمل کرو بلاشبہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۰۸۷ - (۳) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ».

۱۰۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے قائم کرنے سے ہے (بخاری' مسلم) البتہ مسلم میں نماز کے پورا ہونے کے الفاظ ہیں۔

۱۰۸۸ - (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُوْلُ: «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ». قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافاً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۸: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت (قائم کرنے) سے پہلے ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے "برابر ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو (اس سے) تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا۔ تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔" ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم آج کے دور میں زبردست اختلاف میں ہو (مسلم)

۱۰۸۹ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ» ثَلَاثاً «وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے سمجھدار لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں تین بار فرمایا اور تم خود کو بازاروں کے شورو شغب سے محفوظ کرو (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ مساجد میں بازاروں کی طرح شورو شغب نہ کرو اور تمہاری آوازیں اونچی نہیں ہونی چاہئیں۔ آدابِ مسجد کا تقاضہ یہ ہے کہ مسجد میں ہر طرح سکون اور خاموشی ہو (واللہ اعلم)

۱۰۹۰ - (٦) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَصْحَابِهِ تَأَخُّراً، فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوْا وَأْتَمُّوْا بِيْ، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۰ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو دیکھا کہ وہ (صف سے) پیچھے کھڑے ہیں۔ آپؐ نے انہیں آگے ہونے کا حکم دیا (اور فرمایا) تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے پیچھے کھڑے ہیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صفوں سے پیچھے رہیں گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخر میں (جنّت میں داخل) کرے گا (مسلم)

١٠٩١ - (٧) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآنَا حِلَقاً ، فَقَالَ: «مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ؟!». ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۱ جابر بن سمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ ہم (مختلف) حلقوں میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں جدا جدا دیکھ رہا ہوں بعد ازاں آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا' تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے ہو جیسا کہ فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں بناتے ہیں (آپؐ نے وضاحت کی) وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف بندی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں (مسلم)

١٠٩٢ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا . وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور مردوں کی سب سے کم ثواب والی صف آخری ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری اور کم فضیلت والی پہلی صف ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٠٩٣ - (٩) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ؛ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۰۹۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

(باجماعت نماز کی) صفوں کو ملاؤ صفوں میں قرب اختیار کرو اور (نماز میں) اپنی گردنوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شیطان صفوں میں بکری کے بچے کی طرح گھس آتا ہے (ابوداؤد)

١٠٩٤ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ. فَمَا كَانَ مِنْ نَّقْصٍ فَلْيَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

۱۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلی صف کو مکمل کرو بعد ازاں وہ صف جو اس کے قریب ہے' کمی پچھلی صف میں ہونی چاہئے (ابوداؤد)

١٠٩٥ - (١١) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ [الْاَوَّلَ] ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۰۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں میں ہوتے ہیں اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ کے ہاں کوئی قدم نہیں جس کے ساتھ چل کر صف ملائی جاتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند مجہول ہے البتہ حدیث کا پہلا جملہ صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۴۲)

١٠٩٦ - (١٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۰۹۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں میں دائیں جانب والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں (ابوداؤد)

١٠٩٧ - (١٣) **وَعَنِ** النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصلاَةِ، فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاه ابو دَاوُدَ .

۱۰۹۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز (باجماعت) ادا کرنے کھڑے ہوتے تو آپ ہماری صفوں کو برابر کرتے جب ہم برابر ہو جاتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے (ابوداؤد)

١٠٩٨ - (١٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَنْ

يَمِيْنِهِ: «اِعْتَدِلُوْا، سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ». وَعَنْ يَسَارِهِ: «اِعْتَدِلُوْا، سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیر تحریمہ سے پہلے) اپنے دائیں جانب (والوں کو) فرماتے' برابر ہو جاؤ' اپنی صفیں درست کرو (اسی طرح) بائیں جانب (والوں کو) فرماتے برابر ہو جاؤ' اپنی صفیں درست کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۱۰۹۹ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِى الصَّلَاةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۰۹۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارے نزدیک تم میں سے وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو (باجماعت) نماز میں جلدی اطاعت کرنے والے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: یعنی جن کو صف درست کرنے کے لئے آگے پیچھے ہونے کا کہا جائے تو وہ تکبر نہ کریں فوراً" مان لیں نیز دوسرے ساتھیوں کو نماز میں تنگ نہ کریں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۰۰ - (۱۶) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِسْتَوُوا، اِسْتَوُوا، اِسْتَوُوا؛ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

تیسری فصل

۱۱۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیرِ تحریمہ سے پہلے) تین بار فرماتے' برابر ہو جاؤ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ تمہیں آگے سے دیکھتا ہوں (ابوداؤد)

۱۱۰۱ - (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ

وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: «وَعَلَى الثَّانِيْ». وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ، وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذْفِ» يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۱۰۱ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر؟ آپ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ آپ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ آپ نے فرمایا' دوسری صف والوں پر بھی نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صفوں کو برابر رکھو اور کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں (صفوں کی درستگی میں) نرم رہو اور (درمیان میں) خالی جگہ کو پر کرو اس لئے کہ شیطان تمہارے درمیان بھیڑ کے بچے کی مانند گھس جاتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فَرَجْ بِن فُضَالہ راوی ضعیف ہے لیکن حدیث کے متن کی دیگر صحیح روایات تائید کر رہی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۴)

۱۱۰۲ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَآئِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ: «وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا» اِلٰى آخِرِهٖ.

۱۱۰۲ ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صفیں درست کرو اور کندھے برابر رکھو اور صفوں میں جو خالی جگہ ہو اسے پر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے سوراخ نہ چھوڑو اور جو شخص صف میں مل کر کھڑا ہو گا اللہ اس کو (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو شخص صف کو نہیں ملائے گا اللہ اس کو اپنے ساتھ نہیں ملائے گا (ابوداؤد) اور امام نسائیؒ نے اس حدیث سے یہ قول آخر تک ذکر کیا ہے کہ جو صف میں مل کر کھڑا ہو گا۔

۱۱۰۳ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۰۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام کو (پہلی صف کے آگے) درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں جو خالی جگہ ہے اس کو پر کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن بشیر راوی مجہول ہے البتہ حدیث کے دوسرے حصے کی شاہد حدیث ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳٦٧' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۴۴)

١١٠٤ - (٢٠) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ، حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ لوگ پہلی صف میں شامل ہونے سے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ پاک (نیکی سے) دور کر کے دوزخ میں داخل کرے گا (ابوداؤد)

١١٠٥ - (٢١) **وَعَنْ** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۱۰۵: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔
(احمد' ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵) بَابُ الْمَوْقِفِ

(نماز میں امام اور مقتدی کہاں کھڑے ہوں؟)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۰۶ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۰۶: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کی (میں نے دیکھا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہجّد کی) نماز ادا کرنے لگے ہیں چنانچہ میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا' آپؐ نے اس طرح اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پھیر کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقتدی ایک ہو تو وہ امام کی دائیں جانب امام کے ساتھ کھڑا ہو گا اور اگر صرف ایک بچہ ہو تب بھی جماعت متصوّر ہو گی' نفل نماز کی بھی جماعت ہو سکتی ہے نیز عملِ کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ عبداللہؓ بن عباسؓ بائیں جانب سے چل کر دائیں جانب کھڑے ہوئے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۹۵)

۱۱۰۷ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ، فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعاً، فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ میں آکر آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ بعد ازاں جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے وہ آپؐ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا اور ہمیں دھکیل کر پیچھے کھڑا کر دیا (مسلم)

١١٠٨ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب کہ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں (مسلم)

وضاحت: اُمِّ سُلَیمؓ انسؓ کی والدہ ہیں اور یتیم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کا بھائی تھا۔ اکیلی عورت امام کے پیچھے صف میں کھڑی ہو سکتی ہے' اس کا مردوں کی صف میں شامل ہونا درست نہیں (واللہ اعلم)

١١٠٩ - (٤) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ، قَالَ: فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور اس کی والدہ یا اس کی خالہ کو نماز پڑھائی چنانچہ مجھے اپنے دائیں جانب اور عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق متعدّد واقعات ہیں۔ اسی لئے روایات میں اختلاف ہے پس اختلاف کو مختلف واقعات پر محمول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

١١١٠ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ: اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ، ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «زَادَكَ اللهُ حِرْصاً، وَلَا تَعُدْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۱۰: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچا تو آپؐ رکوع کی حالت میں تھے۔ وہ صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلا گیا۔ بعد ازاں (اسی حالت میں) چل کر صف میں شامل ہوا چنانچہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تیری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا (بخاری)

وضاحت: صف میں شامل ہو کر رکوع کرنا چاہیے۔ رکوع میں شامل ہونے سے قیام اور سورۂ فاتحہ کی قرأت فوت ہو جاتی ہے لہٰذا رکعت شمار نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١١١١ - (٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۱۱۱: سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تین (افراد) ہوں تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے ایک شخص آگے ہو (کر امامت کرائے) (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی حسنؒ سے روایت کرتا ہے جب کہ اسماعیلؒ راوی ضعیف اور حسن راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۹۴۹' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۲۴۸' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۷۴' مشکوٰۃ علامہ البانی ا صفحہ ۳۴۷)

۱۱۱۲ - (۷) وَعَنْ عَمَّارِ [بْنِ يَاسِرٍ] : اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ، وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلُ مِنْهُ، فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ ، فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلَاتِهٖ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ»؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۱۱۱۲: عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے مدائن (شہر) میں لوگوں کی امامت کرائی وہ خود اونچی جگہ پر تھا اور مقتدی اس سے نچلی جگہ پر تھے چنانچہ حذیفہؓ آگے بڑھے اور عمارؓ کے دونوں ہاتھ پکڑے۔ عمارؓ نے حذیفہؓ کی بات کو تسلیم کیا اور انہوں نے ان کو نیچے اتارا۔ جب عمارؓ نماز سے فارغ ہوئے تو حُذیفہؓ نے ان سے کہا کہ آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نہیں سنا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نہ کھڑا ہو یا اس طرح کی بات فرمائی۔ عمارؓ نے جواب دیا' اسی لئے تو جب آپ نے میرے ہاتھوں کو پکڑ کر (نیچے) کیا تو میں نے آپ کی پیروی کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ جس روایت میں حُذیفہ رضی اللہ عنہ امام ہیں اور ان کو نیچے کھینچنے والے ابو مسعود رضی اللہ عنہ ہیں' اس کی سند صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۴۷)

۱۱۱۳ - (۸) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّهُ سُئِلَ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ ، عَمِلَهُ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَاَ وَرَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى، فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ، ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ، وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ: فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا

صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلاَتِيْ».

۱۱۱۳: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ان سے دریافت کیا گیا کہ منبر (نبویؐ) کس (لکڑی) سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ غابہ (مقام) کے جھاؤ (کے درخت) سے بنا تھا۔ اس کو فُلاں (انسان) نے جو فُلاں (عورت) کا غلام ہے' نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا اور (مسجد میں) رکھا گیا تو آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے آپؐ نے قبلہ رخ منہ کیا اور تکبیرِ تحریمہ کہی۔ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپؐ نے قرأت کی اور رکوع کیا۔ لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پچھلے پاؤں چل کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر کی طرف لوٹے پھر آپ نے قرات کی اور رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پھر آپ نے پچھلے پاؤں چل کر زمین پر سجدہ کیا (الفاظ بخاری کے ہیں) بخاری اور مسلم میں اسی طرح کے الفاظ ہیں اور حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ جب آپؐ فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ انہیں کہا کہ اے لوگو! میں نے اس طرح اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کی کیفیت معلوم کرو۔

وضاحت: آپ نے تعلیم کی خاطر ایسا کیا تھا ورنہ حدیث رقم (۱۱۱۲) کی رو سے ایسا کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۱۱۱٤ ـ (۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

۱۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چٹائی کے) حجرے میں نماز ادا کی جب کہ صحابہ کرامؓ حجرہ سے باہر آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۱۵ ـ (۱۰) **عَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: اَلاَ اُحَدِّثُكُمْ بِصَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَقَامَ الصَّلاَةَ، وَصَفَّ الرِّجَالُ، وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانُ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ، فَذَكَرَ صَلاَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ: «هٰكَذَا صَلاَةُ» ـ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى: لَا اَحْسِبُهٗ اِلاَّ قَالَ ـ: «اُمَّتِيْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

تیسری فصل

۱۱۱۵: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ ابومالک رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی کہ آپؐ نے نماز قائم کی' مردوں کی صفیں باندھیں اور ان کے پیچھے لڑکوں کی صفیں باندھیں۔ بعد ازاں آپؐ نے ان کو نماز پڑھائی پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا انہوں نے ذکر کیا۔ پھر بیان کیا کہ نماز اس طرح ہے۔ عبدالاعلیٰ (راوی) نے کہا کہ (اپنے شیخ کے بارے

میں) یہی خیال کرتا ہوں انہوں نے کہا (آپ کا فرمان ہے) کہ اسی طرح میری اُمّت کی نماز ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (التاریخُ الکبیر جلد۴ صفحہ ۲۷۳۰، الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۱۴۲۸، میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۸۳، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۵۵)

۱۱۱۶ ـ (۱۱) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَّادٍ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً، فَنَحَانِيْ، وَقَامَ مَقَامِيْ، فَوَاللهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ. فَلَمَّا انْصَرَفَ، اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. فَقَالَ: يَا فَتَى! لَا يَسُوْءُكَ اللهُ، اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَقَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسٰى؛ وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا. قُلْتُ: يَا اَبَا يَعْقُوْبَ! مَا تَعْنِيْ بِاَهْلِ الْعَقْدِ؟ قَالَ: الْاُمَرَآءُ. رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۱۱۱۶: قیس بن عباد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا، مجھے ایک شخص نے پیچھے سے کھینچا۔ مجھے پہلی صف سے ہٹا دیا اور میری جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اللہ کی قسم! (اس وجہ سے) میں اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا یعنی نماز میں یکسوئی ختم ہو گئی۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) وہ اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ (صحابی) تھے۔ انہوں نے (مجھے) مخاطب کیا (اور کہا) کہ اے نوجوان! اللہ تجھے غم زدہ نہ کرے۔ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں وصیّت ہے کہ ہم امام کے قریب ہوں۔ پھر انہوں نے قبلہ رخ ہو کر تین بار کہا کہ اصحابِ حکومت تباہ و برباد ہو گئے۔ کعبہ کے رب کی قسم! پھر انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں ان پر افسوس نہیں کرتا بلکہ ان کا غم کھاتا ہوں جن کو انہوں نے گمراہ کیا۔ میں نے عرض کیا، اے ابو یعقوب! ان سے مراد کون ہیں؟ آپ نے کہا کہ (ان سے مراد) اصحابِ حکومت ہیں (نسائی)

(٢٦) بَـابُ الْإِمَامَـةِ

(امامت کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١١١٧ - (١) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ ؛ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَآءَةِ سَوَآءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ ؛ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً؛ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً، فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا . وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ . وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: «وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ اَهْلِهٖ» .

پہلی فصل

۱۱۱۷: ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کی امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ حافظ ہے۔ اگر لوگ قرآن کے حفظ میں برابر ہوں تو وہ (شخص امامت کرائے) جو سب سے زیادہ سُنّت کو جاننے والا ہے۔ اگر سُنّت کے جاننے میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرائے جو ہجرت میں اول ہے اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ (شخص امامت کرائے) جو عمر میں بڑا ہے اور کوئی شخص کسی شخص کی امامت (کے مقام) میں امامت نہ کرائے اور اس کے گھر میں اس کی عزّت کے مقام پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اور کوئی شخص کسی شخص کا اس کی اقامت گاہ میں امام نہ بنے۔

١١١٨ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ، وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَأُهُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِيْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ «فَضْلِ الْاَذَانِ» .

۱۱۱۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تین شخص (نماز ادا کرنے والے) ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور ان میں جو (قرآن کا) زیادہ حافظ ہے وہ زیادہ مستحق ہے (مسلم) اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث اذان کی فضیلت کے باب کے بعد والے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۱۱۹ - (۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّآءُكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

دوسری فصل

۱۱۱۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں زیادہ نیک لوگ اذان کہیں اور قرآنِ پاک کو زیادہ حفظ کرنے والے امامت کرائیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن عیسیٰ راوی کو جمہور محدّثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۵۴۵ ' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۵۰)

۱۱۲۰ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَأْتِيْنَا اِلٰى مُصَلاَّنَا يَتَحَدَّثُ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ يَوْماً، قَالَ اَبُوْعَطِيَّةَ: فَقُلْنَا لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ. قَالَ لَنَا: قَدِّمُوْا رَجُلاً مِّنْكُمْ يُصَلِّيْ بِكُمْ، وَسَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لاَ اُصَلِّيْ بِكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ زَارَ قَوْماً فَلاَ يَؤُمَّهُمْ، وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ اِلاَّ اَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰى لَفْظِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۱۲۰: ابوعطیہؒ عقیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ہماری مسجد میں آتے اور باتیں سناتے تھے۔ ایک دن نماز کا وقت ہو گیا (ابو عطیہؒ کہتے ہیں کہ) ہم نے ان سے کہا کہ آگے بڑھیں اور نماز کی امامت کرائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم اپنے میں سے ایک شخص کو آگے کرو' وہ تمہاری امامت کرائے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہاری امامت کیوں نہیں کرتا۔ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی قبیلہ میں جائے وہ ان کی امامت نہ کرائے بلکہ ان میں سے ایک شخص ان کی امامت کرائے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) البتہ امام نسائیؒ نے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک پر اکتفا کیا ہے یعنی حدیث کے شروع کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۱۲۱ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا کہ وہ امامت کرائیں جب کہ وہ نابینا (انسان) تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے، معلوم ہوا کہ نابینا انسان کو امام بنایا جاسکتا ہے، اس میں کچھ قباحت نہیں ہے۔ یہ حدیث انس، ابن عباس اور اُمّ المؤمنین عائشہ سے مروی ہے۔ انس کی روایت ابوداؤد میں ہے۔ اس کے علاوہ مسند امام احمد جلد۲ صفحہ ۱۹۲ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ ابن عباس سے مروی حدیث المعجم الکبیر جلد۱۱ صفحہ ۱۸۳ میں موجود ہے۔ عائشہ سے مروی حدیث صحیح ابن حبان میں حدیث نمبر ۵۲۲ کے تحت ہے۔

١١٢٢ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۱۲۲: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی۔ بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے (وہ) عورت جس نے اس حالت میں رات بسر کی کہ اس کا خاوند اس پر خفا ہے اور کسی قبیلہ کا امام جس کو وہ (اس کے کسی فاسقانہ کام کی وجہ سے) بنظر کراہت دیکھتے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

١١٢٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ، وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا - وَالدِّبَارُ: اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ - وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (۱) وہ شخص جو لوگوں کا امام بنا جب کہ مقتدی اس کو بنظرِ کراہت دیکھتے ہیں۔ (۲) وہ شخص جو جماعت ہونے کے بعد نماز ادا کرنے آیا۔ "دبار" سے مقصود یہ ہے کہ کوئی شخص نماز باجماعت کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے آئے (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو غلام بنالیا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے البتہ حدیث کا پہلا جملہ صحیح ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱، المجروحین جلد۲ صفحہ ۵۰، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۱، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۱)

١١٢٤ - (٨) وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۲۴: سَلامہ بنتِ حُر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مسجد میں حاضرین امامت کے لئے ایک دوسرے سے پس و پیش کریں گے۔ وہ ایسا شخص نہیں پائیں گے جو ان کی امامت کرائے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام غراب راویہ مجہول ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ ۱۰۵)

۱۱۲۵ - (۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِیْرٍ، بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا ، وَّاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ ، بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَّاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ ، بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۱۱۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر کمانڈر کے ساتھ تمہارے لئے جہاد فرض ہے خواہ وہ اچھا ہے یا فاجر فاسق ہے اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرے اور تم پر ہر اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا فرض ہے جو مسلمان ہے خواہ وہ نیک ہے یا فاجر فاسق ہے اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرے (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : اس حدیث کی سند میں مکحول رحمہ اللہ کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔
(التلخیص الحبیر جلد۳ صفحہ ۱۲۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۵۱)

وضاحت ۲ : امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ فاسق اور بدعتی انسان کو امام نہ بنایا جائے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کی اقتداء میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۲۶ - (۱۰) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ ، یَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْاَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: یَزْعَمُ اَنَّ اللهَ اَرْسَلَهُ اَوْحٰی اِلَیْهِ، اَوْحٰی اِلَیْهِ كَذَا. فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ، فَكَاَنَّمَا یُغْرّٰی فِیْ صَدْرِیْ، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ . فَیَقُوْلُوْنَ: اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ؛ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ، وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا ، فَقَالَ: «صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ، وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا». فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّیْ، لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّكْبَانِ. فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ

اَيْدِيْهِمْ ، وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْحَيِّ : اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ ؟! فَاشْتَرَوْا ، فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصاً فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

تیسری فصل

۱۱۲۶: عمرو بن سَلِمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک تالاب کے قریب سکونت پذیر تھے جہاں لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ ہمارے پاس سے قافلے گزرتے۔ ہم ان سے (حالاتِ حاضرہ کے بارے میں) دریافت کرتے کہ لوگوں کے لئے کیا حادثہ (رونما) ہو گیا ہے' لوگوں کے لئے کیا حادثہ (رونما) ہو گیا ہے' یہ شخص کون ہے (جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟) تو قافلے کے لوگ بتاتے کہ وہ شخص کہتا ہے کہ اللہ نے اسے پیغمبر بنایا ہے' اس کی جانب فلاں فلاں بات کی وحی ہوئی ہے۔ (عمرو بن سَلِمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وحی کو محفوظ کرتا گویا کہ میرے سینے میں جاگزیں ہو رہی ہے جب کہ عربوں کی اکثریت فتح مکہ کے انتظار میں تھی۔ وہ (عام طور پر) کہتے کہ اس پیغمبر اور اس کی قوم کو (ان کے حالات پر) چھوڑ دو (اور انتظار کرو) اگر یہ شخص ان پر غالب آگیا تو پھر سچا پیغمبر ہے پس جب فتح مکہ کا واقعہ رونما ہوا تو تمام قبائل نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی اور میرے والد نہایت عجلت میں اپنے قبیلہ میں سے سب سے پہلے (حلقہ) اسلام میں داخل ہوئے۔ جب میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت) سے واپس لوٹے تو انہوں نے بتایا' اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس سچے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجلس سے واپس لوٹا ہوں۔ آپ نے فرمایا' فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرو اور فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرو' جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جس شخص کو قرآن زیادہ حفظ ہے وہ امامت کرائے۔ انہوں نے جائزہ لیا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن حفظ نہ تھا' اس لئے کہ میں قافلوں سے ملاقاتیں کرتا تھا۔ چنانچہ قبیلہ والوں نے مجھے اپنا امام مقرر کر لیا جب کہ میں چھ سات سال کا تھا۔ میرے جسم پر ایک دھاری دھار چادر تھی جب میں سجدہ کرتا تو چادر (کچھ جسم سے) ہٹ جاتی یہاں تک کہ قبیلہ کی ایک عورت نے کہہ ہی دیا کہ تم ہم سے اپنے امام کی شرمگاہ کی پردہ داری کیوں نہیں کرتے چنانچہ قوم نے میرے لئے قمیض کا کپڑا خریدا' مجھے جس قدر قمیض ملنے سے خوشی ہوئی اس قدر خوشی کسی اور چیز سے نہ ہوئی (بخاری)

وضاحت: ایسا بچہ جو سِنِ تمیز کو پہنچ چکا ہے اگرچہ سِنِ بلوغت کو نہیں پہنچا تو وہ فرائض اور نوافل کی امامت کرا سکتا ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم نہیں ہوا جب کہ یہ واقعہ عہدِ نبوت' کا ہے۔ اگر نابالغ بچے کی امامت جائز نہ ہوتی تو اللہ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں منع کر دیتے (واللہ اعلم)

۱۱۲۷ - (۱۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ ، كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ ، وَفِيْهِمْ عُمَرُ ، وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب آغاز میں مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو ابو حُذیفہؓ کا غلام سالم ان کا امام تھا جب کہ ان میں عمرؓ اور ابو سَلَمہ بن عبدالاسدؓ بھی تھے (بخاری)

وضاحت: آزاد لوگوں کی امامت غلام کر سکتا ہے' اس لئے کہ سالم غلام تھے (واللہ اعلم)

۱۱۲۸ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْراً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۸۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی بلند نہیں ہوتی (یعنی صحیح نہیں ہوتی) وہ شخص جو لوگوں کا امام ہے اور لوگ اسے بنظرِ کراہت دیکھتے ہیں اور وہ عورت جو رات اس حال میں گزارتی ہے کہ اس کا خاوند اس پر خفا ہے اور وہ دو بھائی جو (تین دن سے زیادہ) قطع تعلق رکھنے والے ہیں (ابن ماجہ)

(۲۷) بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

(مقتدیوں کے امام پر حقوق)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۲۹ - (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا اَتَمَّ صَلَاةً مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۲۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نماز ادا نہیں کی جس کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے تخفیف والی اور مکمل ہو۔ آپؐ تو بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خوف سے تخفیف فرماتے کہ کہیں (اس کے رونے سے) اس کی والدہ فتنے میں نہ واقع ہو جائے۔
(بخاری، مسلم)

۱۱۳۰ - (۲) وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَاَنَا اُرِيدُ اِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۳۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نماز میں داخل ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا کہ نماز لمبی کی جائے لیکن بچے کی رونے کی آواز سن کر میں نماز میں تخفیف کر لیتا ہوں اس لئے کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بچے کی والدہ کو بچے کے رونے سے سخت غم ہو گا
(بخاری)

۱۱۳۱ - (۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ. وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو (قرأت میں) تخفیف کرے اس لئے کہ مقتدیوں میں بیمار' کمزور اور بوڑھے انسان بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہے تو وہ جس قدر چاہے قرأت لمبی کرے (بخاری' مسلم)

١١٣٢ - (٤) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَباً مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ ؛ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ؛ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ، وَالْكَبِيْرَ، وَذَا الْحَاجَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۲: قیس بن ابی حازم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص نے عرض کیا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں صبح کی نماز (کی جماعت) سے پیچھے رہ جاتا ہوں اس لئے کہ فلاں شخص ہمیں طویل نماز پڑھاتا ہے۔ (ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ کرتے ہوئے اس دن سے زیادہ غصّے میں نہیں دیکھا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' تم میں کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز میں تخفیف کرے' اس لیئے کہ مقتدیوں میں کمزور' بوڑھے اور ضرورت مند (بھی) ہوتے ہیں (بخاری' مسلم)

١١٣٣ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِيْ.

۱۱۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ تمہاری امامت کرائیں گے' اگر وہ (نماز کی) صحت کا خیال رکھیں گے تو تمہارے لیئے اجر ہے اور اگر وہ (نماز کی) صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو تمہارے لیئے اجر ہے اور ان کے لیئے وبال ہے (بخاری)

وضاحت: مثلاً" اگر امام بے وضو ہے تو مقتدیوں کی نماز درست ہے البتہ امام نماز لوٹائے گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١١٣٤ - (٦) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَمَمْتَ قَوْماً فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ لَهُ: «اُمَّ قَوْمَكَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئاً . قَالَ: «اُدْنُهْ» ، فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ، ثُمَّ قَالَ: «تَحَوَّلْ»، فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ كَتِفَیَّ ، ثُمَّ قَالَ: «اُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ اَمَّ قَوْماً فَلْیُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِیْهِمُ الْكَبِیْرَ، وَاِنَّ فِیْهِمُ الْمَرِیْضَ. واِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ، وَاِنَّ فِیْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ، فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ كَیْفَ شَآءَ».

تیسری فصل

۱۱۳۴: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے حکم دیا کہ جب تم کسی قبیلے کے امام بنو تو انہیں تخفیف کی ساتھ نماز پڑھاؤ (مسلم) عثمانؓ ہی کی ایک اور روایت میں ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے قبیلہ کی امامت کراؤ۔ وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے نفس میں کچھ (وسوسہ) پاتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا، قریب ہو جاؤ۔ آپؐ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا بعد ازاں اپنی ہتھیلی کو میرے دونوں پستانوں کے درمیان سینے پر رکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا (رخ) تبدیل کر چنانچہ آپؐ نے اپنی ہتھیلی کو میری کمر پر میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا۔ بعد ازں آپؐ نے فرمایا، اپنے قبیلے کی امامت کرا اور جو شخص امام بنے وہ (نماز میں تخفیف کرے، اس لیئے کے مقتدیوں میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضروری کام کاج والے ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز ادا کرے تو جیسے چاہے نماز ادا کرے۔

۱۱۳۵ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِیْفِ، وَیَؤُمُّنَا بِـ (الصَّآفَّاتِ) . رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ.

۱۱۳۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور امامت کراتے ہوئے سورۂ صافّات کی تلاوت فرماتے تھے (نسائی)

(۲۸) بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

(مقتدی امام کی متابعت کیسے کرے اور مسبوق کے بارے میں حکم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١١٣٦ - (١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۳۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ آپؐ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقتدی کو چاہیئے کہ وہ امام کی اقتداء کرے، اس سے سبقت نہ لے جائے اور متابعت میں بھی زیادہ تاخیر نہ کرے۔ مقتدی سجدہ میں اس وقت جائے جب امام سجدہ سے سر اٹھا رہا ہو (واللہ اعلم)

١١٣٧ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ . فَقَالَ: «اَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ، وَلَا بِالسُّجُوْدِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ ؛ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت فرمائی۔ جب آپؐ نے نماز مکمل کی تو اپنے چہرے کو ہماری جانب پھیرا اور فرمایا، اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع، سجود، قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ، میں تمہیں اپنے آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں (مسلم)

۱۱۳۸ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُبَادِرُوْا الْاِمَامَ: اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِیْن، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِیَّ لَمْ یَذْكُرْ: «وَاِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾».

۱۱۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام سے آگے نہ بڑھو جب امام (اللہ اکبر) کہے تو تم (اللہ اکبر) کہو اور جب امام "ولا الضّالّین" کہے تو تم آمین کہو اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے تو تم "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہو۔
(بخاری' مسلم) البتہ بخاری نے "جب امام وَلَا الضّالّین کہے" کے الفاظ ذکر نہیں کیئے۔

۱۱۳۹ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا، فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ، فَصَلّٰى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّیْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ».

قَالَ الْحُمَیْدِیُّ: قَوْلُهٗ: «اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا» هُوَ فِیْ مَرَضِهِ الْقَدِیْمِ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ ﷺ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِیَامٌ لَمْ یَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ، وَاِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِیِّ ﷺ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ. وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى «اَجْمَعُوْنَ». وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ: «فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا».

۱۱۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے' آپؐ گھوڑے سے گر پڑے۔ آپؐ کے جسم کا دایاں پہلو چھل گیا۔ آپؐ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب آپؐ (نماز سے) پھرے تو آپؐ نے فرمایا' امام اس لیئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہ لمن حمدہ کہے۔ تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم تمام نماز بیٹھ کر ادا کرو۔ حُمیدیؒ کہتے ہیں کہ آپؐ کا یہ فرمان کہ "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔ آپؐ کی کسی بیماری میں تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ کرامؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپؐ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں سے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے یہ بخاری کے الفاظ ہیں امام مسلمؒ کا امام بخاریؒ کے ساتھ "اَجْمَعُوْن" کے لفظ تک اتفاق ہے نیز ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ "امام کے ساتھ اختلاف نہ کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو"۔

١١٤٠ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، جَآءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ: «مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ. ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَأَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ، فَجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِماً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَاعِداً، يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: يُسْمِعُ اَبُوْبَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ.

۱۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ (مرضُ الموت میں) جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار تھے تو بلال آپؐ کو نماز (کی امامت کرانے) کی خبر دینے آئے۔ آپؐ نے فرمایا' ابوبکرؓ کو پیغام دو کہ وہ امامت کرائیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے چند روز امامت کرائی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو کچھ بہتر محسوس کیا۔ آپؐ (بستر علالت سے) کھڑے ہوئے' آپؐ کو دو آدمی اٹھا کر لے جا رہے تھے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے' آپؐ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کی آواز محسوس کی تو وہ پیچھے واپس آنے لگے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ آئیں چنانچہ آپؐ ابوبکر کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے۔ ابوبکرؓ کھڑے ہو کر جماعت کرا رہے تھے جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوبکرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے (بخاری' مسلم) اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ لوگوں تک اللہ اکبر (کے کلمات) پہنچا رہے تھے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ اس واقعہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور ابوبکرؓ آپؐ کی اقتداء کر رہے تھے جبکہ نماز میں شریک صحابہ کرامؓ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی تھے اور آپؐ ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے نیز جب ابوبکر صدیقؓ کو آپؐ نے امامت صغریٰ کا منصب عطا فرمایا تو اس کا تقاضا یہ تھا کہ آپؐ کے سانحۂ ارتحال کے بعد امامتِ کُبریٰ کے منصب کا استحقاق بھی انہی کا تھا (واللہ اعلم)

١١٤١ - (٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے وہ اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر (کی شکل) میں تبدیل کر دے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۱۴۲ - (۷) عَنْ عَلِيٍّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ، فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

دوسری فصل

۱۱۴۲: علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز (باجماعت) میں شامل ہو تو اسے چاہئے کہ امام جس حالت میں ہو وہ بھی اسی حالت میں شامل ہو جائے اور جو کچھ امام کر رہا ہے وہی کچھ وہ بھی کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی مدلّس ہے البتہ اس کی شاہد حدیث صحیح ہے۔ پس مُسْبُوق انسان جب امام کی اقتداء کرے تو اسی حالت میں داخل ہو جس میں امام ہے۔
(الجرح و التعدیل جلد۳ صفحہ ۶۷۳' تاریخ بغداد جلد۸ صفحہ ۲۳۵' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۵۹)

۱۱۴۳ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ، وَنَحْنُ سُجُوْدٌ، فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئاً، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۱۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا' جب تم نماز (باجماعت) میں شمولیت کرو اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدے میں جاؤ اور اس کو کچھ شمار نہ کرو اور جس شخص نے ایک رکعت کو پایا اس نے نماز کو پایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن سلیمان راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۸۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۵۹) یہ ترجمہ درست نہیں کہ جس شخص نے رکوع کو پایا اس نے رکعت کو پایا۔ اس لیئے کہ اس کا قیام رہ گیا جو کہ فرض ہے (واللہ علم)

۱۱۴۴ - (۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى، كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۱۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس

شخص نے چالیس دن باجماعت نماز ادا کی اور تکبیرِ اولیٰ میں شامل ہوتا رہا تو اس کے حق میں دو آزادیاں ثبت ہو جاتی ہیں۔ ایک دوزخ سے آزادی اور دوسری نفاق سے آزادی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہے اور وہ انسؓ سے لفظ "عن" کے ساتھ بیان کرتا ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۴۵۱' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلدا صفحہ ۳۵۹)

١١٤٥ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ رَاحَ ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا؛ اَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا، لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِیُّ.

۱۱۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اچھی طرح سے وضو بنایا بعد ازاں وہ (مسجد کی جانب) روانہ ہوا اور اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں تو اللہ اس کو اس شخص کے برابر ثواب عطا کرے گا جس نے باجماعت نماز ادا کی' اس سے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی (ابوداوٗد' نسائی)

١١٤٦ - (١١) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا فَیُصَلِّیَ مَعَهٗ ؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰی مَعَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۱۴۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا کوئی شخص اس انسان پر صدقہ نہیں کرتا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے اس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی (ترمذی' ابوداوٗد)

وضاحت: اس حدیث سے دوسری جماعت کا جواز معلوم ہوتا ہے لیکن عادت بنا لینا اور عام طور پر جماعت سے پیچھے رہنا اور پھر دوسری جماعت کرانا درست نہیں۔ اس سے پہلی جماعت کی اہمیت باقی نہیں رہتی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١١٤٧ - (١٢) **عَنْ** عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلٰی، ثَقُلَ النَّبِیُّ ﷺ ، فَقَالَ: «أَصَلَّی النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا؛ یَا رَسُوْلَ اللهِ! وَهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ. فَقَالَ: «ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ» . قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِیَنُوْءَ ، فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: «اَصَلَّی النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا؛ هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی

الْمِخْضَبِ». قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: «اَصَلَّى النَّاسَ؟» فَقُلْنَا: لَا ؛ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ». فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: «اَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا ؛ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ. فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ: بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ـ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقاً ـ يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ. فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ. ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ. قَالَ: «اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ»، فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ بِهٖ عَائِشَةُ مِّنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: هَاتِ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئاً ؛ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۱۴۷: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور میں نے عرض کیا' آپؓ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضُ الموت کے بارے میں بیان کریں۔ انہوں نے کہا' کیوں نہیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب) شدید بیمار ہوئے آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! لوگ تو آپؐ کے انتظار میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے لیئے ٹب میں پانی رکھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے (پانی کا انتظام) کر دیا۔ آپؐ نے غسل فرمایا' پھر آپؐ اٹھنے لگے لیکن آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ ہوش میں آئے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے نفی میں جواب دیا اور بیان کیا' اے اللہ کے رسول! لوگ تو آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے حکم دیا' میرے لیئے ٹب میں پانی رکھیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں' آپؐ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپؐ اٹھنے لگے تو آپؐ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ بعد ازاں آپؐ ہوش میں آگئے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا' نہیں اے اللہ کے رسول! وہ تو آپؐ کے منتظر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے لئے ٹب میں پانی رکھیں۔ آپؐ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپؐ اٹھنے لگے تو آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ کے ہوش و حواس قائم ہو گئے۔ آپؐ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپؐ اٹھنے لگے تو آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ کے ہوش و حواس قائم ہو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا'

نہیں اے اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے انتظار میں ہیں جب کہ لوگ مسجد میں جمع تھے اور عشاء کی نماز کے لیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی جانب پیغام ارسال کیا کہ وہ لوگوں کی امامت کرائیں۔ قاصد ابوبکرؓ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بارے میں حکم دے رہے ہیں کہ آپ نماز کی جماعت کرائیں۔ ابوبکرؓ رقیقُ القلب انسان تھے۔ انہوں نے کہا' عمر! آپ نماز کی امامت کرائیں۔ عمرؓ نے ان سے عرض کیا' امامت (کے منصب) کے آپ زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے بیماری کے دنوں میں امامت کا فریضہ سر انجام دیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طبیعت میں کچھ افاقہ محسوس کیا۔ آپ دو انسانوں کے سہارے ظہر کی نماز کے لیئے باہر تشریف لائے ان میں سے ایک عباسؓ تھے جب کہ ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے جب ابوبکرؓ نے آپ (کی آمد) کو محسوس کیا تو انہوں نے پیچھے آنے کا خیال کیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارتاً فرمایا کہ وہ پیچھے نہ آئیں۔ آپ نے فرمایا' مجھے ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دو چنانچہ ان دونوں نے آپ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں فروکش کیا۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہؒ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' میں آپ کی خدمت میں وہ حدیث بیان کروں جو مجھے عائشہؓ نے آپ کے مرضُ الموت کے بارے میں بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا' بیان کریں۔ میں نے ان کو تمام حدیث کہہ سنائی۔ انہوں نے حدیث کے کسی جملہ کا انکار نہ کیا البتہ انہوں نے دریافت کیا' عائشہؓ نے تجھے اس شخص کا نام بتایا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے بتایا کہ دوسرے علیؓ تھے (بخاری' مسلم)

١١٤٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَآءَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ كَثِیْرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع کو پایا' اس نے رکعت کو پالیا اور جس شخص سے سورۂ فاتحہ کی قرأت فوت ہوئی وہ کثیر خیر و برکت سے محروم رہا (مالک)

وضاحت: یہ حدیث امام مالکؒ کی بلاغات سے ہے یعنی یہ حدیث امام مالک کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے اور پھر موقوف ہے۔ اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص رکوع میں شامل ہو جائے اس کو رکعت مل گئی۔ یہ درست نہیں کیونکہ قیام فرض ہے جو فوت ہو گیا' اب فرض کے ترک سے رکعت کیسے شمار ہو گی؟ (واللہ اعلم)

١١٤٩ - (١٤) وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: اَلَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَیَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ، فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیْطَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اور نیچے کرتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے (مالک)

(۲۹) بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

(اس شخص کا بیان جس نے فرض نماز دو بار ادا کی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۵۰ - (۱) **عَنْ** جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۵۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے تو ان کی نماز کی امامت کراتے (بخاری، مسلم)

۱۱۵۱ - (۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَآءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ . رَوَاهُ .

۱۱۵۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء (کی نماز) ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلہ میں آتے تو ان کی عشاء کی نماز کی امامت کراتے' یہ ان کی نفل نماز ہوتی۔

وضاحت: مشکوٰۃ کے مؤلف نے یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے یہ حدیث کس کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔ اس حدیث کو امام شافعیؒ نے اپنی کتاب "مُسْنَد شافعی" صفحہ ۳۱ اور امام طحاویؒ نے جلد۱ صفحہ ۳۳۷ اور دار قطنی نے صفحہ ۱۰۲ اور بیہقی نے جلد۳ صفحہ ۸۶ میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۲) نیز امام کی نفل نماز ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۱۵۲ - (۳) **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، قَالَ: «عَلَيَّ بِهِمَا»، فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ

فَرَائِضُهُمَا . فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟» فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۱۵۲: یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں حجتہ الوداع کے موقع پر حاضر تھا۔ میں نے آپؐ کی اقتداء میں (مسجدِ خیف) میں صبح کی نماز ادا کی جب آپؐ نے نماز مکمل کر لی اور واپس ہوئے تو آپؐ نے دو آدمیوں کو پایا جو سب سے آخر میں تھے۔ انہوں نے آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ ان کو لایا گیا تو ان کے کندھے کا گوشت کانپ رہا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی؟ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! ہم نے اپنے پڑاؤ میں نماز ادا کر لی تھی۔ آپؐ نے فرمایا (امام کے ساتھ) نماز (ادا کرنے) کو نہ چھوڑو۔ جب تم نے اپنے پڑاؤ میں نماز ادا کر لی ہو پھر مسجد میں آؤ جہاں باجماعت (نماز) ادا ہوتی ہے تو (وہاں) ان کے ساتھ بھی نماز ادا کرو' وہ تمہاری نفل نماز ہو گی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۵۳ - (٤) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأُذِّنَ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى، وَرَجَعَ، وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ فَقَالَ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ، وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ؛ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۱۵۳: بُسر بن مُحجنؒ سے روایت ہے وہ اپنے اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک مجلس میں تھے چنانچہ نماز کے لیئے اذان ہوئی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور واپس آئے جبکہ مُحجنؒ اپنی جگہ پر تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آگاہ کیا کہ جب تم مسجد میں آؤ

اور تم فرض نماز ادا کر چکے ہو اور نماز کی اقامت کہی جائے تو تم لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو (مالک ' نسائی)

١١٥٤ - (٥) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، قَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ، وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ، فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئاً مِّنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ: سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُـوْ دَاوُدَ.

۱۱۵۴: اسد بن خُزَیمہ (قبیلہ) کے ایک شخص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس نے ابو ایُّوب انصاریؓ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے ایک شخص اپنے گھر میں فرض نماز ادا کرتا ہے بعد ازاں وہ مسجد میں جاتا ہے' وہاں (فرض) نماز کی اقامت ہو جاتی ہے' میں ان کے ساتھ مل کر بھی نماز ادا کرلیتا ہوں لیکن اپنے دل میں اسؓ کا وہم پاتا ہوں۔ ابو ایوب (انصاریؓ) نے جواب دیا' ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اس شخص کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گا (مالک ' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۶۳)

١١٥٥ - (٦) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَـالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَآنِيْ جَالِساً، فَقَالَ: «اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ؟» قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَسْلَمْتُ. قَالَ: «وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلَاتِهِمْ؟» قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ، اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ. فَقَالَ: «اِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ، فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً ، وَهٰذِهِ مَكْتُوْبَةٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۵۵: یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیا۔ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے چنانچہ میں (مسجد کے ایک کونے میں) بیٹھ گیا اور میں ان کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے مجھے دیکھا کہ میں (الگ) بیٹھا ہوا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اے یزید! کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں' میں مسلمان ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تجھے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس نے منع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا' میں سمجھتا تھا کہ آپؐ نے نماز ادا کر لی ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو نماز کے لیئے آئے اور لوگوں کو (نماز ادا کرتے ہوئے) پائے تو ان کے ساتھ نماز ادا کر اگرچہ تو نماز ادا کر چکا ہو' وہ تیری نفل نماز ہو گی اور یہ فرض ہو گی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نوح بن مَعْمَعَ راوی مجہول ہے خیال رہے کہ جو شخص فرض نماز اکیلا ادا کرتا ہے پھر باجماعت وہی نماز ادا کرتا ہے تو ظاہر ہے اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہوگی۔ صحیح روایات پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

١١٥٦ - (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّيْ أُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ، ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ، أَفَأُصَلِّيْ مَعَهُ؟ قَالَ لَهُ: نَعَمْ. قَالَ الرَّجُلُ: اَيَّتَهُمَا اجْعَلُ صَلَاتِيْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذٰلِكَ إِلَيْكَ ؟ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَآءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لیتا ہوں بعد ازاں میں مسجد میں امام کے ساتھ نماز پاتا ہوں' کیا میں اس کے ساتھ نماز ادا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو اثبات میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا' ان میں سے کس کو فرض بناؤں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا' کیا یہ تیرے اختیار میں ہے؟ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان دونوں میں سے جس کو چاہے گا (فرض) بنائے گا (مالک)

وضاحت: ابن عمرؓ کے قول سے مرفوع صحیح حدیث کو مقدم سمجھا جائے گا اور پہلی نماز کو فرض سمجھا جائے گا (واللہ اعلم)

١١٥٧ - (٨) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. فَقُلْتُ: اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۱۵۷: میمونہ کے غلام سلیمانؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم بلاط مقام میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں آئے تو وہاں لوگ نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے ابن عمرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان کے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کرتے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا' میں نماز ادا کر چکا ہوں اور میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' دن میں ایک نماز دو بار ادا نہ کرو (احمد' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: ابن عمرؓ پہلے باجماعت نماز ادا کر چکے تھے' اس لیئے انہوں نے دوسری جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ اگر انہوں نے پہلے اکیلے نماز ادا کی ہوتی تو پھر انہیں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تھی (واللہ اعلم)

١١٥٨ - (٩) **وَعَنْ** نَافِعٍ ، قَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ، ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ ؛ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۵۸: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ جس شخص نے مغرب یا صبح کی نماز ادا کی بعد ازاں اس نے ان دونوں نمازوں کو (باجماعت) امام کی ساتھ پایا تو وہ ان کو دوبارہ ادا نہ کرے (مالک)

وضاحت: ابنِ عمرؓ کا اپنا قول ہے' مرفوع حدیث نہیں ہے جب کہ مرفوع احادیث میں عام حکم ہے کہ سب نمازیں لوٹائی جاسکتی ہیں صبح یا مغرب کے استثناء کا کچھ معنیٰ نہیں ہے (واللہ اعلم)

(۳۰) بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

(سُنّت نمازیں اور ان کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۵۹ - (۱) عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً ؛ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ فَرِيْضَةٍ؛ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ - اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -».

پہلی فصل

۱۱۵۹: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز نفل ادا کیں تو اس کے لیئے جنّت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ ظہر سے پہلے چار رکعت' ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (ترمذی) اور مسلم کی روایت میں ہے اُمّ حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو بھی مسلمان مخص اللہ (کی رضا) کے لیئے روزانہ بارہ رکعت نفل علاوہ فرائض کے ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنّت میں گھر تعمیر فرماتے ہیں یا اس کے لیئے جنّت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے۔

۱۱۶۰ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ظہر سے پہلے دو رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت اور عشاء کے بعد گھر میں دو رکعت ادا کیں۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں' مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے طلوع ہونے پر ہلکی سی دو رکعت ادا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

١١٦١ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ. فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ (گھر) لوٹ جاتے۔ پھر گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

١١٦٢ - (٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ، وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِماً، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِداً، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ: ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

۱۱۶۲: عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا' آپؐ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے' پھر باہر آتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے' پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت ادا کرتے اور آپؐ مغرب کی نماز پڑھاتے پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور پھر گھر میں آکر دو رکعت نماز ادا کرتے اور رات کو نو رکعت ادا کرتے' ان میں وتر ہوتے اور آپؐ رات کو لمبا عرصہ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے اور لمبا عرصہ بیٹھ کر ادا کرتے اور جب کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع اور سجدہ کھڑے ہونے کی حالت میں کرتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح صادق طلوع ہوتی تو پھر دو رکعت ادا کرتے (مسلم) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے پھر آپؐ باہر آتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

١١٦٣ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت (سنتوں) سے زیادہ کسی اور (نفل) نماز کا اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے (بخاری، مسلم)

١١٦٤ - (٦) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے بہتر ہے (مسلم)

١١٦٥ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ»، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَآءَ» كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۵: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرو۔ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرو تیسری بار میں فرمایا، "جو شخص چاہے"۔ اس بات کو مکروہ جانتے ہوئے کہ کہیں لوگ اس کو سُنّت کی شکل نہ دے دیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے (واللہ اعلم)

١١٦٦ - (٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ؛ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ، قَالَ: «اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا» .

۱۱۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تم میں سے جمعہ (کی نماز) کے بعد سنتیں ادا کرنا چاہے تو وہ چار رکعت ادا کرے (مسلم) اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (کی نماز) ادا کرے تو وہ اس کے بعد چار رکعت سُنّت ادا کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١١٦٧ - (٩) **وَعَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ

حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا؛ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۱۱۶۷: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پر محافظت کی۔ اللہ اس کو دوزخ پر حرام فرمائے گا (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۱۱۶۸ - (۱۰) **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ، تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۶۸: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظہر (کی نماز) سے پہلے چار رکعت ہیں جن میں سلام نہیں ہے' ان (چار رکعت کو پڑھنے والوں) کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیدہ کوفی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۲۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۵۴۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۷)

۱۱۶۹ - (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۶۹: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت (نفل) ادا کرتے اور آپؐ نے فرمایا' یہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' میں محبوب جانتا ہوں کہ اس وقت میں میرا صالح عمل (اللہ کے سامنے) بلند ہو (ترمذی)

۱۱۷۰ - (۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ [وَأَبُو دَاوُدَ]

۱۱۷۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) ادا کیں (احمد' ترمذی)

١١٧١ - (١٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے اور آپؐ ان کے درمیان میں سلام پھیرتے (یعنی) مقرب فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کہتے (ترمذی)

١١٧٢ - (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے (ابوداؤد)

١١٧٣ - (١٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ؛ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَضَعَّفَهُ جِدًّا.

۱۱۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں' ان کے درمیان غلط کلمہ زبان پر نہیں لایا تو وہ اس کے لیئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو صرف عمر بن ابی خثعم کے واسطے سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسمٰعیل (بخاریؒ) سے سنا' انہوں نے اس راوی کو منکرُ الحدیث قرار دیا ہے اور غایت درجہ ضعیف کہا ہے۔

١١٧٤ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں تعمیر فرمائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یعقوب بن ولید مدنی راوی کذّاب ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۹۷' الجرح و التعدیل جلد۹ صفحہ ۹۰۳' المجروحین جلد۳ صفحہ ۱۳۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۸)

۱۱۷۵ - (۱۷) وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ العِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ، إِلاَّ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی عشاء کی نماز کے بعد میرے ہاں آئے تو آپؐ نے چار یا چھ رکعت نفل ادا کئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مقاتل بن بشیر عجلی راوی غیر معروف ہے (الجرح و التعدیل جلد۸ صفحہ ۱۶۲۰، میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۱۷۴، تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۷۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۸)

۱۱۷۶ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿إِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَ﴿إِدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ستاروں کے غروب ہونے کے بعد (سے مراد) فجر (کی نماز) سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور سجدوں کے بعد (سے مراد) مغرب (کی نماز) کی دو رکعت (سنتیں) ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رُشدین بن کریب راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۳ صفحہ ۱۱۴۴، الجرح و التعدیل جلد۲ صفحہ ۵۱، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۲۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۷۷ - (۱۹) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَرْبَعُ [رَكَعَاتٍ] قَبْلَ الظُّهْرِ، بَعْدَ الزَّوَالِ، تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلَاةِ السَّحَرِ. وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةَ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّداً لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۱۱۷۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت سنتیں تہجد کی چار رکعت نماز کے برابر شمار ہوتی ہیں اور اس وقت تو ہر چیز اللہ کی تسبیح میں محو ہوتی ہے بعد ازاں آپؐ نے تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) جن کے سائے دائیں سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں، اللہ کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں (ترمذی، بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم اور اس کے استاد یحییٰ ا لبکاء راوی ضعیف ہیں۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۶۹)

۱۱۷۸ - (۲۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ.

۱۱۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں کبھی بھی عصر کے بعد دو رکعت سنّت نہیں چھوڑیں (بخاری، مسلم)
اور بخاری کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو فوت کر لیا، آپؐ نے ان دو رکعت کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ آپؐ اللہ سے جا ملے۔

وضاحت: ظہر کی نماز کے بعد کی دو رکعت کسی مشغولیت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد قضا ادا کیں بعد ازاں آپؐ نے ان پر مداومت کی۔ اس لیئے کہ آپؐ جب ایک بار کسی عمل کو جاری رکھتے تو اس پر مداومت کرتے اور جن صحابہ کرامؓ نے ان دو رکعت کی نفی کی ہے، انہوں نے اپنے علم کی بنا پر نفی کی ہے جب کہ اصولی لحاظ سی مثبت مقدم ہوتا ہے اور پھر آپ مسجد میں یہ دو رکعت ادا نہیں کرتے تھے (واللہ اعلم)

۱۱۷۹ - (۲۱) **وَعَنِ** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ. فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلٰى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۷۹: مختار بن فُلفُل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نوافل کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے اور ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں مغرب کی نماز سے قبل اور سورج غروب ہونے کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپؐ ہمیں دیکھتے تھے ہم دو رکعت پڑھتے تھے آپؐ نے نہ ہمیں پڑھنے کا حکم دیا اور نہ منع کیا (مسلم)

۱۱۸۰ - (۲۲) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ، فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ

الْمَسْجِدَ، فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيهِمَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے پس جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان کہتا تو حاضرین ستونوں کی سامنے (کھڑے ہونے میں) جلدی کرتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے یہاں تک کہ اجنبی انسان مسجد میں داخل ہوتا۔ وہ خیال کرتا کہ (فرض) نماز پڑھی جا چکی ہے اس لیئے کہ کثرت کے ساتھ صحابہ کرامؓ دو رکعت ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۸۱ - (۲۳) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟! فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قُلْتُ: «فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغُلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۸۱: مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عقبہ جہنی کے پاس گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے حیرت انگیز بات سے مطلع کرتا ہوں کہ ابو تمیم مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت (نفل) ادا کرتا ہے۔ عقبہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو رکعت (نفل) پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا' اب تجھے کیا رکاوٹ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مشغولیت (رکاوٹ ہے) (بخاری)

۱۱۸۲ - (۲٤) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا، فَقَالَ: «هٰذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوْتِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ: قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ»

۱۱۸۲: کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبدُالاشہل (قبیلہ) کی مسجد میں تشریف لائے۔ آپؐ نے مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی جب انہوں نے نماز کی تکمیل کر لی تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ نماز کے بعد نفل ادا کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ گھر کی نماز ہے (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے (اور) نفل ادا کرنے لگے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یہ نماز گھر میں ادا کیا کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن کعب بن عُجرہ راوی مجہولُ الحال ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۱۹۱' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۷۰)

۱۱۸۳ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (کی نماز) کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی لمبی قرأت فرماتے تھے کہ مسجد میں موجود لوگ اِدھر اُدھر باہر چلے جاتے تھے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن ابی المغیرہ راوی قوی نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۱۷، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۷۱)

۱۱۸۴ - (۲۶) **وَعَنْ** مَكْحُولٍ، يَبْلُغُ بِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ - وَفِي رِوَايَةٍ -: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ؛ رُفِعَتْ صَلَاتُهُ فِي عِلِّيِّينَ». مُرْسَلًا.

۱۱۸۴: مکحولؒ تابعی، حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعت اور ایک روایت میں ہے کہ چار رکعت ادا کرتا ہے، اس کی نماز علّیین میں بلند کی جاتی ہے (مرسل)

وضاحت: محمد بن نصر مروزی نے اس حدیث کو قیامُ اللّیل میں ذکر کیا ہے، اس کی سند میں ابو صالح کاتب اللیث راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۷۱)

۱۱۸۵ - (۲۷) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَكَانَ يَقُولُ: «عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ». رَوَاهُمَا رَزِينٌ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۱۸۵: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مکحولؒ کی مثل روایت ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مغرب (کی نماز) کے بعد دو رکعت (نفل) جلدی ادا کرو۔ یہ رکعتیں فرض نماز کے ساتھ بلند کی جاتی ہیں۔ ان دونوں حدیثوں کو رزینؒ نے بیان کیا اور بیہقیؒ نے انؓ سے اس روایت کی مثل زیادہ الفاظ کو "شُعَبُ الایمان" میں بیان کیا ہے۔

۱۱۸۶ - (۲۸) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نُوصِلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۶: عَمرو بن عطاءؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جُبیر نے اس کو سائبؓ کی جانب بھیجا۔ وہ ان سے ایک بات کے بارے میں دریافت کر رہے تھے، ان کی اس بات کو معاویہؓ نے ان کی نماز میں دیکھا تھا۔

انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے ان کی معیّت میں جمعہ کی نماز (حکام کے لیئے) مخصوص جگہ میں ادا کی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے سنتیں ادا کیں تو جب معاویہؓ (اپنے گھر) گئے تو انہوں نے میری جانب پیغام بھیجا اور کہا کہ دوبارہ ایسا نہ کرنا جب تم جمعہ کی نماز ادا کر چکو تو اس کے ساتھ نفل نماز نہ ملانا جب تک کہ کلام نہ کر لو یا مسجد سے باہر نہ چلے جاؤ۔ اس لیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ ہم (فرض) نماز کے ساتھ نفل نماز نہ ملائیں جب تک کہ ہم کلام نہ کریں یا (مسجد سے) باہر نہ چلے جائیں (مسلم)

وضاحت: مسجد میں نوافل وغیرہ ادا کرنے کے لیئے جگہ تبدیل کر لی جائے جبکہ گھر میں نوافل ادا کرنا مستحب ہے (واللہ اعلم)

۱۱۸۷ - (۲۹) **وَعَنْ** عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيَ أَرْبَعاً . وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ. فَقِيلَ لَهُ . فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا

۱۱۸۷: عطاءؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ مکرمہ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تو (ذرا) آگے ہو کر دو رکعت ادا کرتے۔ بعد ازاں اور آگے ہو کر چار رکعت ادا کرتے اور جب مدینہ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تو گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے' مسجد میں ادا نہ کرتے۔ چنانچہ ان سے دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے (ابوداؤد)
اور ترمذی کی روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے پھر چار رکعت ادا کرتے۔

(۳۱) بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

(رات کے نوافل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۸۸ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَىٰ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّىٰ يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ ، فَيَخْرُجُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد صبح کی نماز تک گیارہ رکعت ادا کرتے۔ ہر رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک وتر ادا کرتے اور سجدہ اس قدر کرتے جس قدر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے اور جب مؤذن فجر کی نماز کی اذان سے خاموش ہوتا اور صبح صادق نمایاں ہو جاتی تو آپ ہلکی پھلکی دو رکعت ادا کرتے۔ بعد ازاں دائیں جانب لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کے لیئے آپؐ کے ہاں آتا تو آپؐ (گھر سے) باہر تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

۱۱۸۹ - (۲) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي؛ وَإِلَّا اضْطَجَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں ادا کرتے تو اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے وگرنہ لیٹ جاتے (مسلم)

۱۱۹۰ - (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. اضْطَجَعَ عَلَىٰ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت

(سنت) ادا کرتے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاتے (بخاری، مسلم)

١١٩١ - (٤) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت نفل پڑھتے تھے۔ ان میں ایک رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوتی تھیں (مسلم)

١١٩٢ - (٥) **وَعَنْ** مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ. فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۹۲: مسروقؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ سات، نو یا گیارہ رکعت تھیں (بخاری)

١١٩٣ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نوافل ادا کرنے کے لیئے کھڑے ہوتے تو نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعتوں کے ساتھ کرتے (مسلم)

١١٩٤ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نوافل کے لیئے کھڑا ہو تو نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے کرے (مسلم)

١١٩٥ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَآءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءاً حَسَناً بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ، فَقَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ

يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي بَصَرِي نُورًا، وَّفِي سَمْعِي نُورًا، وَّعَنْ يَّمِينِي نُورًا، وَّعَنْ يَّسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَّتَحْتِي نُورًا، وَّأَمَامِي نُورًا وَّخَلْفِي نُورًا، وَّاجْعَلْ لِّي نُورًا» ـ وَزَادَ بَعْضُهُمْ ـ : «وَفِي لِسَانِي نُورًا» ـ وَّذَكَرَ ـ : «وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ـ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا ـ : «وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَّأَعْظِمْ لِي نُورًا». وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ : «اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا».

۱۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہؓ کے ہاں گزاری جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں تھے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ باتیں کیں بعد ازاں آپؐ لیٹ گئے جب رات کا آخری تیسرا حصّہ یا اس کا کچھ حصّہ تھا تو آپؐ (اُٹھ کر) بیٹھ گئے۔ آپؐ نے آسمان کی جانب نظر اُٹھائی اور آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے میں عقل و بصیرت والوں کی لیئے نشانیاں ہیں۔" اور اختتام سورت تک آیات تلاوت کیں بعد ازاں آپؐ ایک مشکیزے کی جانب کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے (اس کے منہ سے) دھاگہ کھولا اور آپ نے ٹب میں پانی ڈالا اور آپؐ نے درمیانے انداز کا وضو کیا۔ آپؐ نے زیادہ پانی بھی استعمال نہ کیا اور وضو بھی اچھی طرح کیا۔ پھر آپؐ نماز کے لیئے کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑا ہوا اور وضو کر کے آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے میرے کان سے پکڑا اور مجھے پھیر کر دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ آپؐ کی نفل نماز تیرہ رکعت مکمل ہو گئیں تو آپؐ لیٹ گئے۔ آپؐ سو گئے حتی کہ آپؐ خراٹے لینے لگے (اور آپؐ نیند کی حالت میں خراٹے لیتے تھے) چنانچہ (جب) بلالؓ نے آپؐ کو (فرض) نماز کی اطلاع دی تو آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ آپؐ نے وضو نہ کیا اور آپؐ نے دعا فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرے دل کو روشن کر اور میری آنکھوں کو روشنی عطا کر اور میرے کانوں میں روشنی ڈال اور میرے دائیں نور کر اور میرے بائیں نور کر اور میرے اوپر اور میرے نیچے اور میرے آگے اور میرے پیچھے روشنی فرما اور مجھے روشنی عطا کر اور ان کے بعض (رواۃ) نے زیادہ کیا ہے اور میری زبان کو روشنی عطا کر اور (حدیث کے) بعض رواۃ نے ذکر کیا ہے کہ "میرے اعصاب' میرے گوشت' میرے خون' میرے بالوں اور میرے بدن میں روشنی فرما۔" (بخاری' مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے "اور میری جان میں نور ڈال دے اور نور کو میرے لیئے بڑا کر دے۔" اور مسلم کی ایک روایت میں ہے "اے اللہ! مجھے نور عطا کر۔"

۱۱۹۶ - (۹) **وَعَنْهُ**، أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ، وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ..﴾ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ، وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۶ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سویا ہوا تھا کہ آپؐ نیند سے بیدار ہوئے آپ نے مسواک کی اور وضو کیا اور آپؐ تلاوت فرما رہے تھے (جس کا ترجمہ ہے) " آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں ......" یہاں تک کہ آپؐ نے سورت ختم کر دی بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعت (نماز) ادا کیں۔ ان میں قیامؒ رکوع اور سجود لمبا کیا بعد ازاں آپ سو گئے یہاں تک کہ آپؐ خراٹے لینے لگے چنانچہ آپؐ نے تین بار میں چھ رکعات نفل ادا کئے۔ آپؐ ہر دفعہ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور یہ (مذکورہ) آیات تلاوت فرماتے بعد ازاں آپؐ نے تین رکعت وتر ادا کئے (مسلم)

۱۱۹۷ -(۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، هٰكَذَا فِيْ «صَحِيْحِ مُسْلِمٍ»، وَأَفْرَدَهُ مِنْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَ«مُوَطَّأِ مَالِكٍ» وَ«سُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ» وَ«جَامِعِ الْأُصُوْلِ».

۱۱۹۷ زید بن خالد جُھَنِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (میں نے تہیّہ کیا) کہ میں آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز ملاحظہ کروں گا چنانچہ آپؐ نے دو ہلکی رکعت ادا کیں بعد ازاں دو بہت ہی لمبی رکعت ادا کیں بعد ازاں دو رکعت ادا کیں جو پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے دو رکعت ادا کیں جو ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے دو رکعت ادا کیں جو ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے دو رکعتیں ادا کیں جو ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے وتر ادا کیا۔ اس طرح آپؐ کی تیرہ رکعات ہوئی (مسلم)

زیدؓ کا یہ قول کہ پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور وہ ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں چار بار بیان کیا ہے۔ اسی طرح " صحیح مسلم " اور حُمیدی کی کتاب " افراد مسلم " اور " مؤطا امام مالک " اور " سُنن ابوداؤد " اور " جامعُ الاصول " میں ہے۔

۱۱۹۸ -(۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو آپؐ اکثر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۱۹۹ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ، عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ (حٰمٓ الدُّخَانِ) وَ(عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان مساوی آیات والی سورتوں کو پہچانتا ہوں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے چنانچہ (راوی نے) ابن مسعودؓ کی تالیف کے لحاظ سے شروع مفصّل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ آپؐ ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ آخری سورتیں حٰمٓ الدُّخَان اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْن تھیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مفصل کی بیس سورتیں یہ ہیں الرَّحْمٰن، النَّجْم ایک رکعت میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور اَلْحَاقَّة ایک رکعت میں۔ وَالطُّوْر اور الذّٰرِیَات ایک رکعت میں۔ اِذَا وَقَعَتْ اور نٓون ایک رکعت میں۔ سَاَلَ سَائِل اور وَالنّٰزِعَات ایک رکعت میں۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْن اور عَبَس ایک رکعت میں۔ مُدَّثِّر اور مُزَّمِّل ایک رکعت میں۔ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَان اور لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ ایک رکعت میں۔ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْن اور وَالْمُرْسَلَات ایک رکعت میں الدُّخَان اور اِذَا الشَّمْسُ ایک رکعت میں (ابوداؤد) یہ عبداللہ بن مسعود کی ترتیب ہے۔ معلوم ہوا کہ عبداللہؓ بن مسعود کے مصحف کی ترتیب یوں ہے۔ پہلی سورت فَاتِحَه پھر بَقَرَه پھر اَلنِّسَآء اور پھر آلِ عِمْرَان الخ یہ ترتیب نزولی نہیں ہے جبکہ علی رضی اللہ عنہ کے مصحف کی ترتیب نزولی ہے۔ اس میں پہلی سورت اِقْرَاْ ہے نیز مصحف علی میں پہلے مکّی سورتیں ہیں اور پھر مدنی سورتیں ہیں۔ خیال رہے کہ مصحف عثمان کی ترتیب توقیفی ہے (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۲۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۲۰۰ - (۱۳) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: «اللّٰهُ أَكْبَرُ» ثَلَاثًا «ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ»، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ. ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ»، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهِ، يَقُوْلُ: «لِرَبِّيَ الْحَمْدُ». ثُمَّ سَجَدَ، فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى». ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ:

«رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ». فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ (اَلْبَقَرَةَ) وَ (آلَ عِمْرَانَ) وَ(النِّسَاءَ) وَ(الْمَائِدَةَ) أَوِ (الْأَنْعَامَ)، شَكَّ شُعْبَةُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۲۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رات کو نوافل ادا کرتے اور آپؐ تین بار اللہ اکبر کہتے (اور دعا فرماتے) (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ بادشاہت والے! غلبہ والے! کبریائی اور عظمت والے!" بعد ازاں دعائے استفتاح یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھتے بعد ازاں آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت کی پھر رکوع کیا چنانچہ آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ دہراتے رہے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کے برابر تھا اس میں رَبِّيَ الْحَمْدُ (کے کلمات) دہراتے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا چنانچہ آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے برابر تھا اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى دہراتے رہے پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور دو سجدوں کے درمیان سجدہ کے برابر بیٹھے رہے اور رَبِّ اغْفِرْلِيْ (کے کلمات) دہراتے رہے چنانچہ آپ نے چار رکعات نفل ادا کئے ان میں سورت بقرہ، آلِ عمران، النساء، المائدہ یا الانعام تلاوت کیں (شعبہؒ راوی نے شک کیا ہے) (ابوداؤد)

۱۲۰۱ - (۱٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۰۱: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اس کا نام ان لوگوں میں لکھا جائے گا جو خیر و برکت کے خزانوں کو سمیٹنے والے ہیں (ابوداؤد)

۱۲۰۲ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَ يَخْفِضُ طَوْرًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے قیام میں کبھی اونچی آواز سے اور کبھی پست آواز سے قرأت فرماتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۰۳ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۰۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت رات (کے قیام) میں اتنی آواز کے ساتھ ہوتی کہ صحن میں موجود لوگ سنتے جب کہ آپؐ گھر میں ہوتے تھے (ابوداوٗد)

١٢٠٤ ـ (١٧) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعاً صَوْتَهُ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ». قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَقَالَ لِعُمَرَ: «مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعاً صَوْتَكَ». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئاً»، وَقَالَ لِعُمَرَ: «اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئاً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۱۲۰۴: ابوقتادہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے باہر تشریف لائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (نفل) نماز ادا کر رہے تھے' ان کی آواز پست تھی اور آپؐ عمرؓ کے پاس سے گزرے تو وہ اونچی آواز کے ساتھ (نفل) نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ جب وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اکٹھے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' اے ابوبکرؓ! میں آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نفل ادا کرتے ہوئے پست آواز کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کر رہا تھا اور آپؐ نے عمرؓ سے کہا' میں آپ کے قریب سے گزرا آپ نفل ادا کرتے ہوئے اونچی آواز کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سونے والوں کو بیدار کرنا اور شیطان کو بھگانا چاہتا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوبکرؓ! آپ ذرا اونچی آواز کریں اور عمرؓ سے فرمایا' آپ ذرا پست آواز کریں (ابوداوٗد) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

١٢٠٥ ـ (١٨) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ، وَالْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۰۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ایک آیت کے ساتھ قیام فرمایا اور وہ آیت یہ ہے (ترجمہ) "اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو بلاشبہ تو غالب حکمت والا ہے۔" (ترمذی' ابوداوٗد)

١٢٠٦ ـ (١٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی دو رکعت سنتیں ادا کر لے تو دائیں پہلو لیٹے (ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٠٧ - (٢٠) عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ. قُلْتُ: فَأَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۲۰۷: مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس پر مداومت ہو۔ میں نے عرض کیا' آپ رات کو کس وقت قیام کرتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' آپؐ جب مرغ کی بانگ سنتے تو قیام کرتے (بخاری' مسلم)

١٢٠٨ - (٢١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ، وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے جس حصّہ میں ہم آپؐ کو نفل ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ پاتے اور رات کے جس حصّہ میں ہم آپؐ کو نیند میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے (نسائی)

١٢٠٩ - (٢٢) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهُ، فَلَمَّا صَلّٰى صَلَاةَ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الْعَتَمَةُ، اِضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ، فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى: ﴿إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾، ثُمَّ أَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى فِرَاشِهِ، فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا، ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِّنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً، فَاسْتَنَّ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلّٰى، حَتّٰى قُلْتُ: قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۲۰۹: حُمید بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے (دل میں) کہا اور میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا۔ اللہ کی قسم! میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی نفل) نماز کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میں آپؐ کے افعال کو معلوم کروں (اور اقتداء کروں) چنانچہ جب آپؐ نے عشاء کی نماز ادا کی تو تھوڑا وقت لیٹ گئے پھر آپؐ بیدار ہوئے، آپؐ نے (آسمان کے) کناروں میں دیکھا اور یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا" یہاں تک کہ آپؐ پہنچے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔" بعد ازاں آپؐ اپنے بستر کی جانب جھکے، وہاں سے آپؐ نے مسواک لی پھر برتن سے پیالے میں پانی ڈالا اور مسواک کی۔ پھر آپؐ نے نفل نماز کا قیام کیا یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ آپؐ نے نیند کے برابر قیام کیا ہے بعد ازاں آپؐ لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ آپؐ نے قیام کے برابر نیند کی ہے۔ پھر آپؐ بیدار ہوئے، آپؐ نے اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا تھا اور وہی کام کیا جو آپؐ نے پہلے کیا تھا۔ آپؐ نے فجر کی نماز سے قبل تین بار یہ کام کیا (نسائی)

۱۲۱۰ - (۲۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَاتِهِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

۱۲۱۰ یعلٰی بن مملکؒ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اُمِّ سلمہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں آپؐ کی نماز سے کیا مطلب ہے؟ آپؐ نماز ادا کرتے، پھر آپؐ سوتے جس قدر آپؐ نے نماز ادا کی ہوتی، پھر نماز ادا کرتے جس قدر آپؐ سوئے ہوتے، پھر آپؐ سوتے جس قدر آپؐ نے نماز ادا کی ہوتی یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی۔ پھر انہوں نے آپؐ کی قرأت کو بیان کیا۔ وہ آپ کی قرأت کو ایک ایک حرف واضح کر کے بیان کر رہی تھیں (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۳۲) بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(قیامُ اللّیل کی دُعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۲۱۱ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۱۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو آپؐ فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! تیرے لئے حمدوثنا ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمدو ثنا ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کا بادشاہ ہے اور تیرے لئے حمدو ثنا ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیری باتیں حق ہیں اور جنّت اور دوزخ حق ہیں اور انبیاءؑ حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لئے فرمانبردار ہوگیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری جانب رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ (دشمنانِ اسلام سے) جنگ کی اور اپنے کام تیرے سپرد کئے پس میرے پہلے' پچھلے' پوشیدہ' ظاہر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما۔ تو اول ہے اور تو آخر ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبودِ برحق نہیں۔" (بخاری' مسلم)

۱۲۱۲ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو اپنی نماز کے آغاز میں (یہ دُعا) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! جبرئیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے' غیب اور حاضر کا علم رکھنے والا ہے تو اپنے بندوں میں ان کے آپس کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا جن امور میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ تو مجھے ان امور میں اپنی توفیق کے ساتھ حق کی (جانب) ہدایت فرما بلاشبہ تو جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا کرتا ہے (مسلم)

۱۲۱۳ - (۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ»، أَوْ قَالَ: «ثُمَّ دَعَا؛ اسْتُجِيْبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۱۳: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص رات کو (نیند سے) بیدار ہوا اور اس نے یہ دُعا مانگی (جس کا ترجمہ ہے) "صرف ایک اللہ معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے لئے حمد و ثنا ہے اور صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (گناہ سے) بچاؤ اور (نیک کام) کرنے کی قوت صرف اللہ کے ساتھ ہے"۔ پھر اس نے کہا' "اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے" یا آپؐ نے فرمایا' پھر اس نے دعا کی' اس کی دعا قبول ہو گی' اگر اس نے وضو کیا اور نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہو گی (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۲۱۴ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۲۱۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو (یہ دعا) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں' تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو (باطل کی جانب) مائل نہ کرنا جب کہ تو نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے اپنی جانب سے رحمت کا عطیہ دے بلاشبہ تو نوازنے والا ہے" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن ولید راوی لین الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۱' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۲)

١٢١٥ - (٥) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلاَّ أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۱۲۱۵ مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان باوضو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے اور رات کو بیدار ہونے پر اللہ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کرتا ہے (احمد' ابوداؤد)

١٢١٦ - (٦) وَعَنْ شَرِيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا، وحَمِدَ اللهَ عَشْرًا، وَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا»، وَقَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ» عَشْرًا، وَاسْتَغْفَرَ اللهَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ اللهَ عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا، وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ» عَشْرًا، ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۲۱۶ شریق ہوزنیؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو سب سے پہلے کون سا ذکر فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' تو نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے وہ بات دریافت نہیں کی۔ آپؐ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار "اَللّٰهُ أَكْبَر" دس بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور دس بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کہتے اور "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس" دس بار اور "اَسْتَغْفِرُ اللّٰه" دس بار اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" دس بار کہتے پھر آپ دس بار فرماتے' "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ"

(ترجمہ) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ دنیا اور قیامت کے روز کی تنگی سے پناہ طلب کرتا ہوں" اس کے بعد (نفل) نماز کا آغاز فرماتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، شریق ہوزنی راوی معروف نہیں ہے اور بقیۃ بن ولید راوی مُدلّس ہے اس نے لفظِ "عَنْ" کے ساتھ روایت کی ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲۸، تہذیب الکمال جلد۴ صفحہ ۱۹۲، میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۳۳۱، تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۸۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۱۷ - (۷) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ یَقُوْلُ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰی جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَیْرُكَ»، ثُمَّ یَقُوْلُ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِیْرًا»، ثُمَّ یَقُوْلُ: «أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: «غَیْرُكَ»: ثُمَّ یَقُوْلُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» ثَلَاثًا. وَفِیْ آخِرِ الْحَدِیْثِ: ثُمَّ یَقْرَأُ.

تیسری فصل

۱۲۱۷: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (تہجد کے لئے) کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے بعد ازاں فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے" پھر آپ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا" فرماتے اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" کہتے اور شیطان کے گمراہ کرنے، اس کے کبر اور اس کے جادو سے پناہ طلب کرتے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور ابوداؤد میں ہے کہ "غَیْرُكَ" کے بعد تین بار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہتے اور حدیث کے آخر میں ہے کہ پھر آپؐ (فاتحہ کی) قرأت فرماتے۔

۱۲۱۸ - (۸) وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ: «سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ» الْهَوِیَّ، ثُمَّ یَقُوْلُ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ» الْهَوِیَّ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ. وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُهٗ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۱۸: ربیعہ بن کعب اَسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے (کے دروازے) کے پاس سوتا تھا۔ جب آپؐ رات کو (نماز ادا کرنے کے لئے) کھڑے ہوتے تو آپؐ

"سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" (دونوں جہانوں کا رب پاک ہے) "کافی عرصہ تک کہتے رہتے پھر "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" کافی عرصہ تک کہتے رہتے (نسائی) ترمذی میں اس کی مثل ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

(۳۳) بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

(قیامُ اللّیل کی ترغیب)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۱۹ - (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ؛ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ، كَسْلَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نیند کرتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں دیتا ہے۔ ہر گرہ پر (ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے تیری رات طویل ہے تو سویا رہ۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وضو کرتا ہے تو (دوسری) گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز ادا کرنے کھڑا ہوتا ہے تو (تیسری) گرہ کھل جاتی ہے (جب) صبح کرتا ہے تو وہ چاک و چوبند زندہ دل ہوتا ہے وگرنہ وہ صبح کرتاہے تو وہ مردہ دل اور کاہل ہوتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

۱۲۲۰ - (۲) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ. فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۰: مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو (لمبا) قیام کیا یہاں تک کہ آپؐ کے قدموں پر ورم آگیا۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' آپؐ اتنا لمبا قیام کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ اللہ نے آپؐ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تو کیا میں شکر ادا کرنے والا بندہ نہ بنوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے اگر بالفرض آپ سے گناہ صادر ہوتے تو انہیں معاف کر دیا جاتا ۔ وگرنہ یہ مقصود نہیں کہ آپ سے بالفعل گناہ سرزد ہوئے ہیں (واللہ اعلم)

۱۲۲۱ ۔ (۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ، فَقِیْلَ لَہٗ: مَا زَالَ نَائِماً حَتّٰی اَصْبَحَ ، مَا قَامَ إِلَی الصَّلَاۃِ . قَالَ: «ذٰلِکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنِہٖ» اَوْ قَالَ: «فِیْ اُذُنَیْہِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۲۲۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص کا تذکرہ ہوا' اس کے بارے میں آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ صبح ہونے تک سویا رہتا ہے نماز (ادا کرنے) کے لیئے کھڑا نہیں ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا فرمایا' اس کے دونوں کانوں میں (شیطان نے پیشاب کر دیا ہے) (بخاری' مسلم)

۱۲۲۲ ۔ (٤) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃً فَزِعاً، یَقُوْلُ: «سُبْحَانَ اللّٰہِ! مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟! وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟! مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ» ۔ یُرِیْدُ أَزْوَاجَہٗ ۔ «لِکَیْ یُصَلِّیْنَ؟ رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْآخِرَۃِ» . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۱۲۲۲: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبراہٹ کے عالم میں بیدار ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک ہے آج رات کس قدر خزانے نازل ہوئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں۔ حجروں میں رہنے والیوں کو کون بیدار کرے گا؟ (مقصود آپؐ کی ازواج مطہراتؓ ہیں) تاکہ وہ تہجد کی نماز ادا کریں۔ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس زیب تن کرنے والی ہیں لیکن آخرت میں بغیر لباس کے ہوں گی (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو مالدار ہیں۔ انہوں نے دنیا میں بہترین لباس پہن رکھا ہے لیکن اعمالِ صالحہ نہ ہونے کی وجہ سے آخرت میں اجر و ثواب سے محروم ہوں گی اور یہ احتمال بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں باریک اور بے پردہ لباس زیب تن کرتی رہیں لیکن قیامت کے دن اس کی وجہ سے وہ بغیر لباس کے ہوں گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ دنیا میں ان کے پاس نعمتیں تھیں لیکن انہوں نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا اس لیئے وہ آخرت میں ثواب سے محروم رہیں گی (واللہ اعلم)

۱۲۲۳ ۔ (۵) **وَعَنْ** أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ إِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرُ، یَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِیْبَ لَہٗ؟ مَنْ یَّسْأَلُنِیْ فَأُعْطِیَہٗ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَأَغْفِرَ لَہٗ؟» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : «ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

۱۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی جانب نزول کرتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہتا ہے تو وہ اعلان کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کو قبول کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کے سوال کو پورا کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کو معاف کروں (بخاری' مسلم)
اور مسلم کی روایت میں ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور فجر طلوع ہونے تک اعلان کرتے ہیں کہ کون ہے جو ایسے رب کو قرض دے جو فقیر نہیں ہے اور نہ ظالم ہے۔

۱۲۲٤ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْراً مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۲۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان جب اس کی موافقت کرتا ہے اور وہ اس ساعت میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اس کی سوال کو پورا کرتا ہے اور یہ ہر رات میں ہے۔ (مسلم)

۱۲۲٥ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُوْمُ يَوْماً، وَيُفْطِرُ يَوْماً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے ہاں زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ داؤد علیہ السلام نصف رات نیند کرتے اور تیسرا حصّہ قیام کرتے اور (پھر) رات کا چھٹا حصّہ نیند کرتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (بخاری' مسلم)

۱۲۲٦ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ - تَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيُحْيِي آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ جُنُباً، وَثَبَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُباً تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں نیند کرتے اور رات کے آخر میں بیدار رہتے بعد ازاں اگر آپ کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے پھر نیند کرتے۔ اگر ازان کے وقت جنبی ہوتے تو جلدی سے اٹھتے اور اپنے اوپر پانی بہاتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے وضو کرتے پھر دو رکعت (سنت) ادا کرتے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۲۲۷ - (۹) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ؛ فَإِنَّهٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّکُمْ إِلٰی رَبِّکُمْ، وَمَکْفَرَةٌ لِّلسَّیِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

دوسری فصل

۱۲۲۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات کو قیام کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے اور یہ تمہارے رب کے قُرب، برائیوں کے خاتمے اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے (ترمذی)

۱۲۲۸ - (۱۰) وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ یَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَیْهِمْ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیْ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوْا فِی الصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوْا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۱۲۲۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں جن سے اللہ خوش ہے (۱) وہ شخص جو رات کو کھڑا ہوا، اس نے نوافل ادا کئے (۲) اور وہ لوگ جنہوں نے نماز (ادا کرنے) کے لئے صفیں درست کیں (۳) اور وہ لوگ جنہوں نے دشمن کے ساتھ جنگ میں صفیں باندھیں (شرح السنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مُجالد بن سعید راوی لین الحدیث ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۲، المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۰، الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۶۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۷)

۱۲۲۹ - (۱۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُ اللّٰهَ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ؛ فَکُنْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ إِسْنَادًا

۱۲۲۹: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رات کے آخری حصّے میں اللہ اپنے بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم طاقت رکھو کہ تم ان لوگوں میں سے ہو سکو جو اس وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ہو جاؤ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب ہے۔

١٢٣٠ - (١٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَحِمَ اللهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ. رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى، فَإِنْ اَبَى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۲۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نوافل ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے' وہ بھی نفل ادا کرتی ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اللہ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھتی ہے' نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو (نیند سے) بیدار کرتی ہے وہ تہجّد ادا کرتا ہے اگر انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے (ابوداؤد' نسائی)

١٢٣١ - (١٣) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۲۳۱: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! دُعا کب زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' رات کے آخری حصہ میں اور فرض نماز کے بعد (ترمذی)

١٢٣٢ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۲۳۲: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں اونچے محلّات ہیں کہ ان کا ظاہر ان کے باطن سے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے (بوجہ شفاف ہونے کے) نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ محلّات ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو نرمی سے بات کرتے ہیں اور (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہیں اور جب لوگ رات کو نیند میں ہوتے ہیں تو وہ نفل ادا کرتے ہیں (بیہقی شُعَب الایمان)

١٢٣٣ - (١٥) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ، وَفِي رِوَايَتِهِ: «لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ».

۱۲۳۳: اور ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں " نرمی سے بات کرتے ہیں" کی بجائے یہ الفاظ ہیں کہ " اس شخص کے لیئے ہیں جو عمدہ کلام کرتا ہے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٣٤ - (١٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۲۳۴: یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے عبداللہ! تو فلاں انسان جیسا نہ بننا جو رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا (بخاری' مسلم)

١٢٣٥ - (١٧) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ! قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۳۵: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' داوُد علیہ السلام کے لیئے رات میں ایک وقت (مقرر) تھا جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور فرماتے' اے آلِ داوُد! اٹھو اور نوافل ادا کرو یہ ایسا وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور (زبردستی) محصول لینے والوں کے علاوہ سب کی دعا قبول کرتا ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے نیز حسن بصریؒ اور ابن ابی العاصؓ میں انقطاع ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)

١٢٣٦ - (١٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ فرض نماز کے بعد افضل نماز آدھی رات کے وقت کی نماز ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث صحیح مسلم جلد۳ صفحہ ۱۶۹ میں ہے جبکہ صاحب مشکوٰۃ نے مسند احمد کا حوالہ دیا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۸۹)

۱۲۳۷ - (۱۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ. فَقَالَ: «إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۲۳۷: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اس نے بتایا کہ فلاں شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہے، صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، نماز اس کو اس فعل سے روک دے گی جس کا تو ذکر کر رہا ہے (احمد، بیہقی شُعَبِ الایمان)

۱۲۳۸ - (۲۰) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعاً، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۱۲۳۸: ابوسعید (خُدری) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص رات کو اپنے گھر والوں کو بیدار کرتا ہے، وہ دونوں اکٹھے دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں یا وہ اکیلا ادا کرتا ہے تو ان دونوں کو "ذکر کرنے والے مردوں" اور "ذکر کرنے والی عورتوں" میں لکھ دیا جاتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۲۳۹ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ، وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۲۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اُمّت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کے حافظ ہیں اور رات کو قیام کرنے والے ہیں
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعد بن سعید جرجانی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۱۲۱، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۹۰)

۱۲۴۰ - (۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ، يَقُولُ

لَهُمْ: اَلصَّلَاةَ، ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۲۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عمرؓ رضی اللہ عنہ رات کو نوافل ادا کرتے، جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتے۔ جب آخر رات ہوتی تو وہ (نفل) نماز کے لئے اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے۔ ان سے مخاطب ہو کر کہتے کہ (نفل) نماز (ادا کرو) بعد ازاں یہ آیت تلاوت فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور نماز (ادا کرنے) پر ہمیشگی اختیار کرو۔ ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے بلکہ ہم تمہیں رزق عطا کرتے ہیں اور پرہیز گاری کا انجام اچھا ہے۔" (مالک)

(٣٤) بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

(اعمال میں میانہ روی اختیار کرنا)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٢٤١ - (١) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُظَنَّ أَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ(١)، وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئاً(٢)، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّياً إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِماً إِلَّا رَأَيْتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۲۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ بھر نفل روزے نہ رکھتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ آپؐ اس ماہ روزے نہیں رکھیں گے اور پھر روزے رکھنے شروع کر دیتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ (اب) آپؐ بالکل روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تم انہیں رات میں (نفل) نماز ادا کرتے دیکھو مگر تم انہیں دیکھتے تھے اور آپؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تم انہیں سویا دیکھو مگر تم انہیں دیکھتے تھے (بخاری)

١٢٤٢ - (٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(٣).

۱۲۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس پر ہیشگی ہو اگرچہ وہ قلیل ہو (بخاری مسلم)

١٢٤٣ - (٣) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ(٤)، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' استطاعت کے مطابق عمل کرو اس لئے کہ اللہ تو نہیں اکتاتا جب کہ تم اکتا جاؤ گے (بخاری' مسلم)

١٢٤٤ - (٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ

نَشَاطَهُ(٥)، وَإِذَا فَتَرَ(٦) فَلْيَقْعُدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۴ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ذوق و شوق کی حالت میں نماز ادا کرو اور جب سستی رونما ہو جائے تو (نماز سے) رک جاؤ (بخاری' مسلم)

١٢٤٥ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۵ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرتے ہوئے اونگھ رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے اس لئے کہ تم میں سے کوئی شخص جب اونگھتے ہوئے نماز ادا کرتا ہے تو وہ نہیں جانتا کہ شاید وہ استغفار کرتا کرتا خود کو گالیاں دینے لگ جائے (بخاری' مسلم)

١٢٤٦ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِيْنُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ»(٧). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۴۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دینِ اسلام آسان ہے اور کوئی شخص دینِ اسلام پر غالب نہیں آسکتا بلکہ دینِ اسلام ہی اس پر غالب ہو گا پس تم راہِ صواب پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور ثواب کی خوشخبری قبول کرو اور صبح' شام اور رات کے آخر میں (عبادت پر ہمیشگی اختیار کر کے) مدد طلب کرو (بخاری)

١٢٤٧ - (٧) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۴۷ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص (رات میں) اپنا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ بوجہ نیند کے مکمل نہ کر سکا اور اس نے اس کو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان (وقت) میں ادا کیا تو اس کے نامہ اعمال میں (اس کا اجر) لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس کو رات میں پورا کیا (مسلم)

١٢٤٨ - (٨) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

«صَلِّ قَائِماً، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۲۴۸: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر استطاعت نہیں تو بیٹھ کر ادا کرو اور اگر استطاعت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر ادا کرو (بخاری)

۱۲٤۹ - (۹) **وَعَنْهُ،** أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِداً. قَالَ: إِنْ صَلّٰى قَائِماً فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِداً فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِماً فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۲۴۹: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو افضل ہے اور جو شخص بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس کو کھڑا ہو کر ادا کرنے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جو شخص لیٹ کر ادا کرتا ہے اس کو بیٹھ کر ادا کرنے والے سے آدھا ثواب ملے گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۱۲۵۰ - (۱۰) **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ آوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِراً، وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ، لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» . ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي «كِتَابِ الْأَذْكَارِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ .

دوسری فصل

۱۲۵۰: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے بستر پر پاک ہونے کی حالت میں آیا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو نیند آگئی تو رات بھر جب بھی وہ پہلو بدلے گا اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیر و برکت کا سوال کرے گا' اللہ اس کو عطا کرے گا (امام نوویؒ نے کتابُ للاذکار میں ابنُ السُّنّی کی روایت کے ساتھ بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۴ صفحہ ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۱۶۶۸' المجروحین جلد۱ صفحہ ۳۶۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۸۳' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۵۵' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۹۲)

۱۲۵۱ - (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

«عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقاً مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ، فَيَقُولُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقاً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۲۵۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارا پروردگار دو انسانوں پر تعجب کرتا ہے۔ (ایک) وہ انسان جو اپنے بستر' اپنے لحاف' اپنی بیوی اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے نماز کے لئے تیزی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے (مخاطب ہو کر) کہتا ہے کہ میرے (اس) بندے کو دیکھو کہ وہ اپنے بستر' اپنے لحاف' اپنی بیوی اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے میری نعمتوں کی طرف رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیزی سے اٹھا ہے اور (دوسرا) وہ انسان جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ (بلاعذر) شکست کھانے میں اس پر کتنا گناہ ہے اور واپس (میدانِ جہاد میں) جانے پر کتنا ثواب ہے؟ چنانچہ وہ واپس لوٹا اور اس کا خون گرایا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کی جانب دیکھو کہ وہ مجھ سے حصولِ ثواب کی جانب رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے واپس آیا ہے یہاں تک کہ اس کا خون گرایا گیا (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۵۲ - (۱۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِداً نِصْفُ الصَّلَاةِ». قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِساً، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو؟». قُلْتُ: حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِداً عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ». وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِداً. قَالَ: «أَجَلْ، وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۲۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' مجھے بتایا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ بلاعذر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا ثواب نصف ہے۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں آپ' کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ' کو بیٹھے ہوئے نماز ادا کرتے پایا۔ میں نے

اپنا ہاتھ آپؐ کے سر مبارک پر رکھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' عبد اللہؓ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا ثواب نصف ہے اور آپؐ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بالکل ٹھیک ہے لیکن میں تم میں سے کسی شخص کی مانند نہیں ہوں (مسلم)

وضاحت: فرض نماز بلاعذر بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ اگر عذر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے سے ثواب میں کمی نہیں آتی اور اس میں آپؐ کے اس فرمان کا کہ "میں تم جیسا نہیں ہوں" سے مقصود یہ ہے کہ اگر میں بلا عذر بھی بیٹھ کر نوافل ادا کروں تو مجھے مکمل ثواب ملے گا۔ یہ میری خصوصیت ہے جیسا کہ اس کے علاوہ بھی آپؐ کی خصوصیات کثرت کے ساتھ ہیں اور یوں کہنا بھی درست ہے کہ نماز میں آپؐ کی کامل توجہ اللہ کی جانب ہوتی ہے' اس لئے آپؐ کو کامل ثواب ملے گا جب کہ اُمّت کے لوگوں کا یہ حال نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۱۲۵۳ - (۱۳) **وَعَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ: لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَأَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ! أَرِحْنَا بِهَا ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۵۳: سالم بن ابی الجعدؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خُزاعہ (قبیلہ) کے ایک شخص نے کہا' کاش! میں نماز ادا کر لیتا اور راحت حاصل کر لیتا۔ یوں لگا جیسے بعض لوگوں نے اس کی اس بات کو معیوب سمجھا تو اس نے کہا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے' اے بلالؓ! نماز کی تکبیر کہو اور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: ایک حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' اسی طرح نماز دل کی راحت کا باعث بھی ہے۔ ایماندار شخص دنیاوی کاموں سے تھکاوٹ محسوس کرتا ہے لیکن نماز میں چونکہ اللہ کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے اس لئے سکون حاصل ہوتا ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

(۳۵) بَابُ الْوِتْرِ

(نمازِ وتر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٥٤ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ؛ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً، تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رات کی نماز دو' دو رکعت ہیں جب تم میں سے کوئی شخص صبح صادق نمودار ہونے سے ڈرے تو وہ ایک رکعت نماز ادا کرے۔ یہ رکعت اس کی اس نماز کو جو اس نے ادا کی ہے' وتر بنا دے گی (بخاری' مسلم)

١٢٥٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر (نماز) رات کے آخر میں ایک رکعت ہے (مسلم)

١٢٥٦ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے۔ ان میں پانچ رکعت وتر ہوتے اور ان پانچ رکعتوں کے آخر میں تشہد بیٹھتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: تیرہ رکعت میں سے آٹھ رکعت چار بار سلام پھیرنے کے ساتھ ہیں گویا کہ ہر دو رکعت پر تشہد بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے اور پانچ رکعت وتر کے آخر میں آپؐ تشہد بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔ معلوم ہوا کہ جس

طرح وتر کی نماز ایک رکعت ہے اسی طرح وتر کی نماز پانچ رکعت بھی ہے (و اللہ اعلم)

١٢٥٧ - (٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنُ. قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوْهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوْهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ! فَلَمَّا أَسَنَّ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ فِي الْأُوْلٰى، فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ، وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۷: سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اے اُمّ المؤمنین! آپ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتائیں؟ عائشہؓ نے جواب دیا' کیا آپ قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتے؟ میں نے جواب دیا' ضرور کرتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآنِ پاک تھا۔ میں نے عرض کیا۔ اے اُمّ المؤمنین آپ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں؟ عائشہؓ نے کہا: ہم آپؐ کے لئے آپؐ کی مسواک اور آپؐ کے وضو کا پانی رکھ دیتے تھے اللہ جب چاہتا کہ آپؐ کو رات کے وقت بیدار کرے تو آپؐ کو بیدار کرتا۔ آپؐ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعت وتر ادا کرتے۔ آپ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھتے۔ اس کے بعد اللہ کا ذکر فرماتے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے اور دعائیں مانگتے۔ نویں رکعت ادا کرنے کے لئے آپؐ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر (نویں رکعت ختم کر کے) آخر میں بیٹھتے' اللہ کا ذکر کرتے' اس کی حمد و ثنا بیان کرتے اور دعائیں مانگتے۔ بعد ازاں آپؐ سلام پھیرتے (سلام کی آواز) ہمیں سناتے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرتے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں' اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعت ہیں لیکن جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور جسم بھاری ہو گیا (یعنی آپ کمزور ہو گئے) تو آپ نے سات وتر ادا کیئے اور دو رکعت بیٹھ کر اسی طرح ادا کیں جیسا کہ پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ اے میرے بیٹے! یہ نو رکعت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نماز نفل ادا کرتے تو آپؐ دن میں بارہ رکعت نوافل ادا کرتے اور میرے علم میں نہیں ہے کہ آپؐ نے ایک رات میں تمام قرآنِ پاک پڑھا ہو اور نہ ہی

تمام رات صبح تک نوافل پڑھتے رہے ہوں اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ جب آپؐ نے نو رکعت وتر پڑھے ہیں تو آپؐ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے آپؐ کسی رکعت میں تشہد نہیں بیٹھے اور پھر نویں رکعت وتر ادا کر کے آخر میں بیٹھے ہیں اور سلام پھیرا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے سات رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے درمیانی تشہد میں التحیات کے علاوہ ذکر و اذکار اور مسنون دعائیں بھی پڑھی ہیں۔ یہ سمجھنا کہ درمیانی تشہد میں التحیات سے زائد کچھ نہیں پڑھنا چاہئے درست نہیں ہے (و اللہ اعلم)

١٢٥٨ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح سے پہلے وتر پڑھو (مسلم)

١٢٥٩ - (٦) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھو (مسلم)

١٢٦٠ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ڈرتا ہے کہ رات کے آخر میں وہ قیام نہیں کر سکے گا تو وہ اول رات میں وتر پڑھ لے اور جس شخص کو اُمید ہے کہ وہ رات کے آخر میں وتر ادا کر سکے گا تو وہ رات کے آخر میں وتر ادا کرے اس لئے کہ آخری رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور آخر رات میں وتر پڑھنا افضل ہے (مسلم)

١٢٦١ - (٨) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَأَوْسَطِهِ، وَآخِرِهِ، وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رات کے) شروع' درمیانی اور آخری حصے میں وتر ادا کئے ہیں اور آخر عمر میں آپ (آخری شب) سحر کے وقت وتر پڑھتے تھے (بخاری' مسلم)

١٢٦٢ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ : صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین کاموں کی وصیت کی ہے۔ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے' چاشت کے دو نفل پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٢٦٣ - (١٠) عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ آخِرِهِ. قُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ آخِرِهِ. قُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ، وَرُبَّمَا خَفَتَ. قُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ اَلْفَصْلَ الْأَخِيْرَ

دوسری فصل

۱۲۶۳: غُضَیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپؓ بتائیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غُسلِ جنابت شروع رات میں کرتے یا آخر رات میں کرتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' کبھی آپؐ اول رات اور کبھی آخر رات میں غسل فرماتے۔ میں نے کہا' اللہ اکبر! تمام حمد و ثنا اللہ کے لائق ہے جس نے شریعت میں فراخی فرما دی ہے۔ میں نے دریافت کیا' کیا آپؐ رات کے اول یا آخر حصّے میں وتر (نماز) ادا کرتے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' کبھی آپؐ اول رات اور کبھی رات کے آخر میں وتر (نماز) ادا کرتے۔ میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جس نے شریعت میں وسعت فرمائی ہے۔ میں نے دریافت کیا' آپ جہری قرأت فرماتے یا آپؐ کی قرأت پوشیدہ ہوتی تھی؟ عائشہؓ نے جواب دیا' کبھی آپؐ کی قرأت اونچی آواز کے ساتھ ہوتی اور کبھی آپؐ پوشیدہ آواز سے قرأت کرتے۔ میں نے کہا' اللہ بہت بڑا ہے تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے شریعت میں فراخی فرمائی ہے (ابوداؤد) اور امام ابنِ ماجہؒ نے حدیث کا آخری جملہ ذکر کیا ہے۔

١٢٦٤ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ:

بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ، وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ، وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۲۶۴: عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت وتر ادا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ چار رکعت اور تین رکعت کے ساتھ چھ رکعت اور تین رکعت کے ساتھ اور آٹھ رکعت' اور تین رکعت کے ساتھ اور دس رکعت اور تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے۔ اور آپؐ سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: آپؐ کی نماز وتر مختلف اوقات میں مختلف احوال کے ساتھ تھی۔ اکثر طور پر آپؐ کے وتر ادا کرنے کی کیفیت یہی ہوتی تھی' خصوصاً" جب آپؐ چاک و چوبند ہوتے۔ وگرنہ تین رکعت اور ایک رکعت کے ساتھ بھی وتر نماز ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز نہیں ہے (و اللہ اعلم)

١٢٦٥ - (١٢) **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۶۵: ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وتر کی نماز ہر مسلمان کے لئے ثابت ہے' جو شخص پانچ رکعت وتر ادا کرنا محبوب جانتا ہے وہ اس طرح ادا کر سکتا ہے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

١٢٦٦ - (١٣) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۲۶۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ وتر (یعنی اکیلا) ہے اور وہ وتر کو محبوب جانتا ہے۔ اے قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والو! تم وتر نماز پڑھا کرو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو اسحاق سبیعی راوی کو اختلاط ہو گیا تھا (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۷۰' تذکرۃُ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۷)

١٢٦٧ - (١٤) **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ

اللهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ : الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۲۶۷: خارجہ بن حُذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک زائد نماز عطا کی ہے' وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت تمہارے لئے عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے تک مقرر کر دیا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن راشد راوی غیر معروف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۲۰' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۹۷)

۱۲۶۸ - (۱۵) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً .

۱۲۶۸: زید بن اسلمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وتر نماز (پڑھے) کے بغیر سو گیا تو اسے چاہئے کہ وہ صبح کے وقت ادا کر لے (ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے)

۱۲۶۹ - (۱۶) **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۲۶۹: عبدالعزیز بن جریجؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کس سورت کی قرأت فرماتے تھے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْن سورتیں پڑھتے تھے (ترمذی' ابوداؤد)

۱۲۷۰ - (۱۷) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى.

۱۲۷۰: امام نسائیؒ نے اس حدیث کو عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۱ - (۱۸) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

۱۲۷۱: امام نسائیؒ نے اس حدیث کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۲ - (۱۹) وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرُوْا «وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ».

۱۲۷۲: امام دارمیؒ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے معوذتین (سورتوں) کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۷۳ - (۲۰) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۲۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھلائے جن کو میں وتر (نماز) کی دعائے قنوت میں کہا کرتا ہوں۔ (جس کا ترجمہ ہے)

"اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت سے نوازا ہے مجھے بھی (ان میں) ہدایت سے نواز دے اور مجھے بھی (ان لوگوں میں) عافیت عطا فرما جن کو تو نے عافیت عطا کی ہے اور تو میری تولیت فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے تولیت فرمائی ہے اور مجھے جو کچھ تو نے عطا کیا ہے میرے لئے ان میں برکت فرما اور مجھے میری حق میں برے فیصلوں سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو فیصلے کرنے والا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ جس سے تو دوستی رکھتا ہے اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور تو عظمت والا ہے۔"

(ترمذی' ابوداوٗد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۱۲۷۴ - (۲۱) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ آخِرِهِنَّ.

۱۲۷۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر (نماز) میں سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس (کے کلمات) کہتے۔ (ابوداوٗد' نسائی) اور نسائی میں تین بار کا اضافہ ہے نیز آخری بار میں لمبا کر کے کہتے۔

وضاحت: وتر نماز میں دعائے قنوت کا موقع رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہے جب کہ رکوع سے پہلے کی احادیث زیادہ قوی ہیں البتہ دعائے قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا اور کانوں تک ہاتھ اٹھانا احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہے۔ دعا مانگتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ بعض صحابہ کرامؓ سے ثابت

ہے۔ اسے قنوتِ نازلہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے اور ہاتھ اٹھائے جاسکتے ہیں اس لئے کہ مرفوع حدیث نہ ہونے کی صورت میں صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی حُجّت ہیں (و اللہ اعلم)

١٢٧٥ - (٢٢) وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثاً. وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ.

۱۲۷۵: اور نسائی کی روایت میں عبدالرحمان بن أبزیٰ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سلام پھیرنے کے بعد "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس" (کلمات) کہتے اور تیسری بار میں آواز بلند فرماتے۔

١٢٧٦ - (٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں (یہ دُعا) کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عفو کے ساتھ تیری سزا سے اور تیرے ساتھ (تیری پکڑ سے) تجھ سے پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تیری تعریف بیان نہیں کر سکتا تیری تعریف تو وہ ہے جو تو نے خود اپنی کی ہے"۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابنِ ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٧٧ - (٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قِيلَ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۲۷۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا' کیا آپ امیر المومنین معاویہؓ کے بارے میں علم رکھتے ہیں کہ وہ ایک ہی رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا' ان کا عمل درست ہے' وہ شریعت کا فہم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے' ابن ابی ملیکہؒ نے بیان کیا کہ معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک

رکعت وتر نماز ادا کی جب کہ ان کے پاس ابنِ عباسؓ کا غلام تھا۔ وہ ابنِ عباسؓ کے ہاں گیا' غلام نے ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا' ان کا معاملہ شک و شبہ سے بالاتر ہے' وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں (بخاری)

۱۲۷۸ ۔ (۲۵) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۷۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وتر نماز ثابت ہے جو شخص وتر نماز ادا نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے نہیں ہے۔ وتر نماز ثابت ہے جو شخص وتر نماز ادا نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)

۱۲۷۹ ۔ (۲۶) **وَعَنْ** أَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا اسْتَيْقَظَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۷۹: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وتر نماز سے پہلے سو گیا یا اس کو بھول گیا تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو ادا کرے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۱۲۸۰ ۔ (۲۷) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ: أَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. رَوَاهُ فِى «الْمُوَطَّأ».

۱۲۸۰: امام مالکؒ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے ابنِ عمرؓ سے وتر (نماز) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وتر واجب ہے؟ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر نماز ادا کی ہے لیکن وہ شخص بار بار سوال دہرا رہا تھا اور ابنِ عمرؓ جواب دے رہے تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر نماز ادا کی ہے (مؤطا)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

۱۲۸۱ ۔ (۲۸) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ، يَقْرَأُ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۱۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر نماز ادا کرتے۔ ان میں "مفصّل" سے نو سورتیں تلاوت فرماتے۔ ہر رکعت میں تین تین سورتیں تلاوت فرماتے' آخری سورت قُلْ ھُوَ اللہ اَحَدٌ ہوتی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۳' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۲۲۲' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

۱۲۸۲ - (۲۹) **وَعَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا، بِمَکَّةَ، وَالسَّمَآءُ مُغَیِّمَةٌ، فَخَشِیَ الصُّبْحَ، فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ انْکَشَفَ، فَرَأٰی أَنَّ عَلَیْهِ لَیْلًا، فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ، فَلَمَّا خَشِیَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۲۸۲: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ وہ صبح (ہونے) سے ڈر گئے تو انہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی بعد ازاں بادل چھٹ گیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ ابھی رات (باقی) ہے تو انہوں نے ایک رکعت ملا کر وتر کا جوڑا کر لیا بعد ازاں دو دو رکعت تہجد نماز ادا کی جب صبح طلوع ہونے کا خیال ہوا تو ایک رکعت وتر نماز ادا کی (مالک)

۱۲۸۳ - (۳۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا، فَیَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرَ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ أَوْ أَرْبَعِیْنَ آیَةً، قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَکَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز (تہجد) ادا کرتے' بیٹھ کر ہی قرأت کرتے۔ جب قرأت سے تیس یا چالیس آیات باقی ہوتیں تو کھڑے ہو کر قرأت فرماتے پھر رکوع کرتے' پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے (مسلم)

۱۲۸۴ - (۳۱) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَزَادَ ابْنُ مَاجَهْ: خَفِیْفَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۲۸۴: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر (نماز) کے بعد دو رکعت (نفل) ادا کرتے (ترمذی) ابنِ ماجہ میں اضافہ ہے کہ دو خفیف رکعت بیٹھ کر ادا کرتے۔

۱۲۸۵ - (۳۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجه .

۱۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے۔ پھر دو رکعت ادا کرتے۔ اور ان میں بیٹھے ہوئے قرأت کرتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے (ابن ماجہ)

۱۲۸٦ - (۳۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقَلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ، وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۱۲۸٦: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بیداری میں مُشقّت اور بوجھ ہے جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھے تو اس کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھ کر سوئے۔ اگر رات کو نفل نماز کے لئے اٹھنا ہو (تو درست ہے) وگرنہ اس کے لئے (تہجّد کی نماز) دو رکعت کافی ہوں گی (دارمی)

۱۲۸۷ - (۳٤) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ، يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۸۷: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر ادا کرتے تھے اور ان میں "اِذَا زُلْزِلَتْ" اور "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" (سورتیں) تلاوت فرماتے (احمد)

(٣٦) بَابُ الْقُنُوتِ

(قنوتِ نازلہ کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٨٨ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ، أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ؛ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»، يَجْهَرُ بِذٰلِكَ. وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: «اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَاناً وَفُلَاناً، لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ الْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر بددُعا یا اس کے لئے نیک دُعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعا مانگتے۔ بسا اوقات جب آپؐ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتے تو فرماتے "اے اللہ! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا کر۔ اے اللہ! مضر (قبیلہ) پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر یوسف علیہ السلام (کے دور) کی قحط سالی مسلط کر۔" آپؐ بلند آواز سے دُعا کرتے اور کبھی نماز میں کہتے "اے اللہ" فلاں فلاں عرب قبائل پر لعنت کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اس معاملہ میں تجھے کچھ اختیار نہیں" (بخاری، مسلم)

وضاحت: قحط سالی، وبائی امراض اور کفّار کی فوجوں کے خلاف قنوتِ نازلہ سِرّی اور جہری تمام نمازوں میں رکوع کے بعد بلند آواز سے کہنا چاہئے اور ہاتھ اٹھانا بھی ضروری ہے (و اللہ اعلم)

١٢٨٩ - (٢) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ، كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْراً، إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أُنَاساً يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، سَبْعُونَ رَجُلاً، فَأُصِيبُوا، فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْراً يَدْعُو عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۹: عاصم الاحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں دریافت کیا کہ (قنوتِ نازلہ) رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد ہے؟ انہوں نے جواب دیا' پہلے ہے۔ آپؐ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت کی۔ آپؐ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا جن کو قُراء کہا جاتا تھا' ان کی تعداد ستر تھی وہ شہید کر دیئے گئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ فرمائی۔ آپؐ قتل کرنے والوں پر بد دُعا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۲۹۰ - (۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْراً مُتَتَابِعاً فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ: عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۲۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی۔ آپؐ بنو سلیم کے قبائل رعل' ذکوان اور عصیہ پر بد دعا کرتے تھے اور آپؐ کی اقتداء (میں نماز ادا) کرنے والے آمین کہتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۹۱ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْراً ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۲۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی پھر اس کو چھوڑ دیا (ابوداؤد' نسائی)

۱۲۹۲ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ: يَا أَبَتِ! إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ. وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْواً مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ، أَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ! مُحْدَثٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۹۲: ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا' ابا جان! آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ (کی اقتداء میں) اور اس جگہ کوفہ میں علیؓ کی

اقتداء میں پانچ سال نماز ادا کی ہے؟ کیا وہ قنوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: قنوتِ نازلہ پر ہمیشگی بدعت ہے' حسبِ ضرورت دُعا کی اجازت ہے (و اللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٩٣ - (٦) عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةٍ، وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ ، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهِ، فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: أَبَقَ أُبَيٌّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۲۹۳: حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابیؓ بن کعب کی اقتداء میں جمع کیا' وہ انہیں بیس رات نماز تراویح پڑھاتے رہے اور انہوں نے وتر نماز میں آخر نصف راتوں میں دعاءِ قنوت کی اور جب (رمضان کے) آخری دس روز باقی رہ گئے تو اُبیؓ بن کعب مسجد میں آنے سے پیچھے رہے اور گھر میں تراویح نماز ادا کرتے رہے۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اُبیؓ بن کعب بھاگ گئے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۴)

١٢٩٤ - (٧) وَسُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ. فَقَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۹۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعاءِ قنوتِ نازلہ کی اور ایک روایت میں کہ (دعائے قنوت) رکوع سے پہلے اور اس کے بعد کی (ابنِ ماجہ)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوتِ نازلہ رکوع کے بعد فرض نمازوں میں ثابت ہے جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مختلف ہے (و اللہ اعلم)

(۳۷) بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

(ماہِ رمضانؐ (کی راتوں) میں قیام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٩٥ - (١) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ ، فَصَلّٰى فِيهَا لَيَالِيَ، حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ. فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۹۵: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا۔ آپؐ نے اس میں چند راتیں قیام (رمضان) فرمایا یہاں تک کہ کثرت کے ساتھ صحابہ کرامؓ آپؐ کی اقتداء میں شریک ہوئے بعد ازاں انہوں نے ایک رات آپؐ کی آواز کو نہ پایا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ آپؐ نیند میں ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کھانسنا شروع کیا تاکہ آپؐ باہر نکلیں (اور تراویح کی جماعت کرائیں)۔ آپؐ باہر آئے آپؐ نے فرمایا' تمہاری کیفیّت اور حالات سے مجھے آگاہی ہے یہاں تک کہ میں نے خطرہ محسوس کیا کہ تم پر قیامِ رمضان فرض ہو جائے گا۔ اگر فرض ہو گیا تو تم اس کی طاقت نہ پاؤ گے۔ لوگو! پس تم گھروں میں قیامِ رمضان کیا کرو' اس لئے کہ ہر انسان کی وہ نماز افضل ہے جو وہ گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے۔

(بخاری' مسلم)

١٢٩٦ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَّاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْراً مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان کی ترغیب دلاتے لیکن آپؐ نے انہیں قیامِ رمضان کی فرضیت کا حکم نہ دیا چنانچہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص رمضان کا قیام (اس کے ثواب پر) ایمان رکھتے ہوئے اور اجر و ثواب طلب کرتے ہوئے کرے گا' اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور (قیامِ رمضان کا) معاملہ اسی طرح تھا۔ بعد ازاں ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں بھی معاملہ اسی طرح تھا اور عمرؓ کی خلافت کے آغاز میں بھی معاملہ اسی طرح رہا (مسلم)

١٢٩٧ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيباً مِّنْ صَلَاتِهِ؛ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص (فرض) نماز مسجد میں ادا کرے تو وہ اپنی (نفل) نماز کا حصّہ اپنے گھر کو بھی دے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (نفل) نماز گھر میں ادا کرنے سے خیر و برکت عطا کرتا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٢٩٨ - (٤) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئاً مِّنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ. فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا، حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ؛ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ». فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ، جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ. قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُوْرُ. ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ؛ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ.

دوسری فصل

۱۲۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں روزے رکھے۔ آپؐ نے ماہِ رمضان میں ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔ جب سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ رات کا تیسرا حصہ چلا گیا جب چھٹی رات تھی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔ جب پانچویں رات تھی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ آدھی رات چلی گئی۔ میں

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش! آپ ہمارے ساتھ باقی رات بھی قیام کریں۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک ایک شخص جب امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرتا ہے یہاں تک کہ امام (نماز سے) فارغ ہوتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں رات کے قیام کا ثواب ثبت ہو جاتا ہے۔ جب چوتھی رات ہوئی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا یہاں تک کہ تین راتیں رہ گئیں۔ جب تیسری رات ہوئی تو آپ نے اہل و عیال' عورتوں اور سب لوگوں کو جمع کیا۔ آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ ہم سے سحری فوت ہو جائے گی تو میں نے دریافت کیا' (فلاح) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سحری کا کھانا۔ پھر باقی مہینہ آپؐ نے قیام نہ کیا۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور ابنِ ماجہ نے نسائی کی مثل بیان کیا البتہ امام ترمذیؒ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ "پھر آپؐ نے ہمارے ساتھ باقی مہینہ قیام نہ کیا۔"

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں "حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ" ہے جس کا کوئی معنیٰ نہیں صحیح لفظ "حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ" ہیں جس کا معنیٰ ہے کہ رمضانُ المبارک کی تین راتیں باقی تھیں (نسائی' ابن ماجہ)

۱۲۹۹ - (۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَقَالَ: «أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَزَادَ رَزِيْنٌ: «مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّداً - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۲۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر سے) غائب پایا (میں نے تلاش کیا) تو آپؐ بقیع (قبرستان) میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تجھے خطرہ (لاحق) ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خیال گزرا کہ آپ کسی بیوی کے ہاں گئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو معاف کر دیتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ) اور رزین میں (ان الفاظ کا) اضافہ ہے کہ "ان لوگوں کو جو دوزخ کے مستحق تھے۔" اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

وضاحت: یحیٰ بنِ ابی کثیر راوی نے عُروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور حجاج بن ارطاۃ نے یحیٰ بن ابی کثیر سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۶۷۳' الضعفاء الصغیر ۷۵' المجروحین جلد۱ صفحہ ۲۲۵' تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۲۵' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۶)

۱۳۰۰ - (۶) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ

الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ» . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۰۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان کی اپنے گھر میں ادا کی گئی نماز میری اس مسجد میں نماز (ادا کرنے) سے زیادہ فضیلت والی ہے (البتہ) فرض نماز نہیں (ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۰۱ - (۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِيءٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ - يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ -، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۳۰۱: عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات عمر رضی اللہ عنہ کی معیّت میں مسجد نبوی گیا تو وہاں حاضرین مختلف ٹولیوں میں تھے۔ عمرؓ نے فرمایا' اگر میں ان تمام کو ایک قاری پر اکٹھا کر دوں تو بہت مناسب ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس عزم کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ان سب کو ابیؓ بن کعب کی اقتداء میں جمع کر دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بعد ازاں میں ان کی معیّت میں دوسری رات نکلا تو لوگ ایک قاری کی اقتداء میں نوافل ادا کر رہے تھے۔ عمرؓ نے فرمایا' یہ ایک جماعت (کی صورت میں نوافل ادا کرنا) اچھی بدعت ہے اور وہ نماز جس سے سو جاتے ہو اس نفل سے بہتر ہے جس کا تم قیام کر رہے ہو۔ ان کا مقصود یہ تھا کہ آخر رات میں نوافل ادا کرنا افضل ہے جب کہ لوگ اول رات میں قیام رمضان کرتے تھے (بخاری)

وضاحت: قیام رمضان کی جماعت بدعت نہیں ہے جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات جماعت کرائی ہے نیز دورِ رسالت میں صحابہ کرامؓ باجماعت قیام رمضان کا اہتمام کرتے تھے۔ عُمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو بدعت لغوی معنیٰ کے لحاظ سے فرمایا ہے یعنی جماعت کی مداومت' اس کا اہتمام اور ایک امام کی اقتداء میں سبھی کا قیام کرنا ایک نئی بات تھی (و اللہ اعلم)

۱۳۰۲ - (۸) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ،

وَتَمِيماً الدَّارِيَّ أَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِإِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً، فَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنِ ، حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ، فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۰۲: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ابیؓ بن کعب اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت قیام کرائیں چنانچہ امام ایک رکعت میں "مئین" (سورتوں) میں سے کوئی ایک سورت تلاوت کرتا یہاں تک کہ ہم طویل قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے اور ہم صبح صادق کے آغاز میں کہیں واپس لوٹتے تھے (مالک)

وضاحت: مئین وہ سورتیں ہیں جن کی آیات ایک سو آیات سے زیادہ ہیں (واللہ اعلم)

۱۳۰۳ - (۹) **وَعَنِ** الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، وَإِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۰۳: الاعرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (صحابہ کرامؓ اور تابعین جیسے) لوگوں کو پایا' وہ رمضان میں (دعائے قنوت میں) کافروں پر لعنت کرتے تھے نیز انہوں نے بیان کیا کہ امام آٹھ رکعت قیام میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرے اور جب امام بارہ رکعت میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ساتھ قیام کرتا تو لوگ سمجھتے کہ اس نے قرأت میں تخفیف کی ہے (مالک)

۱۳۰۴ - (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ، فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ. وَفِيْ أُخْرٰى: مَخَافَةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۰۴: عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم رمضان میں قیام سے واپس لوٹتے۔ ہم خُدّام سے جلدی کھانا لانے کا کہتے تاکہ سحری کا کھانا فوت نہ ہو اور دوسری روایت میں ہے کہ صبح صادق ہونے کے ڈر سے (مالک)

۱۳۰۵ -(۱۱) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِيْنَ مَا هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟» - يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ - قَالَتْ: مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «فِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيْهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ» . فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

إِلاَّ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى ؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى» ثَلاَثاً . قُلْتُ: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ!؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ: «وَلاَ أَنَا، إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ» يَقُولُهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ».

۱۳۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتی ہو یہ کونسی رات ہے؟ یعنی شعبان کی پندرھویں رات۔ عائشہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس رات میں بنی آدم کے اس سال پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے نیز اس میں بنی آدم کے اس سال کے ہر فوت ہونے والے انسان کو تحریر کیا جاتا ہے نیز اس میں ان کے اعمال ثبت ہوتے ہیں نیز اس میں ان کا رزق نازل ہوتا ہے۔ عائشہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہر شخص جنّت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا؟ آپؐ نے تین بار فرمایا کہ ہر شخص جنّت میں صرف اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بھی؟ آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور تین بار فرمایا' میں بھی..... جب تک کہ اللہ کی رحمت مجھے نہ ڈھانپے گی (بیہقی الدعوٰتُ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند کا علم نہیں ہو سکا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ کس محدّث نے اس کی سند پر کلام کیا ہے۔ غالب ظن یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے البتہ یہ جملہ کہ "ہر شخص جنّت میں صرف اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا۔" (آخر تک) صحیح ثابت ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۹)

۱۳۰۶ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۰۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور (بلاوجہ) دشمنی کرنے والے کے علاوہ تمام مخلوق کو معاف کر دیتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم راوی کا عَنْعَنَہ ہے اور عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

۱۳۰۷ - (۱۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَفِي رِوَايَتِهِ: «إِلاَّ اثْنَيْنِ: مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ».

۱۳۰۷: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص سے روایت کیا ہے اور اس کی روایت میں ہے کہ سوائے دو اشخاص کے (بلاوجہ) دشمنی کرنے والے اور بلاسبب کسی کو قتل کرنے والے کے۔

١٣٠٨ - (١٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا، وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهِ؟ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا؟ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۳۰۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس کی رات میں قیام کیا کرو اور اس کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے کے وقت سے پہلے آسمان کی جانب نزول کرتا ہے اور اعلان فرماتا ہے؟ خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ کون رزق طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو رزق عطا کرتا ہوں۔ کون مصیبت زدہ ہے؟ میں اس کی مصیبت دور کرتا ہوں۔ خبردار! فلاں فلاں کون ہے؟ یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوجاتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت ۱: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ راوی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا (العلل ومعرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۷۸' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۴۷' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۰۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۳۹۷' تاریخ بغداد جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۱' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۱۰)

وضاحت ۲: قیامِ رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' باب کی احادیث میں اس کا ذکر نہیں ہے البتہ عمرؓ نے ابی بنؓ کعب اور تمیمؓ کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت قیام کریں جب کہ بیس رکعت والی کسی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔ خیال رہے کہ بیس رکعت کے ساتھ قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضعیف حدیث کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں بھی باجماعت ادا کرنے کا ذکر نہیں ہے جب کہ آٹھ رکعت کے ساتھ قیام کی احادیث صحیح سند کے ساتھ موجود ہیں پس سُنّتِ نبوی کے مطابق رمضان میں آٹھ رکعت کے ساتھ قیام کیا جائے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں صلوٰۃ التراویح علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ (اردو ترجمہ) مولانا محمد صادق خلیل (واللہ اعلم)

(۳۸) بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى

(نمازِ چاشت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۳۰۹ - (۱) عَنْ أُمِّ هَانِىءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ، وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: وَذٰلِكَ ضُحًى . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۳۰۹: اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں تشریف لائے۔ آپؐ نے غسل فرمایا۔ آٹھ رکعت (چاشت) نماز ادا کی۔ میں نے آپؐ کی کوئی نماز نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ تخفیف والی ہو البتہ آپؐ نے رکوع اور سجود مکمل کیئے۔ دوسری روایت میں ان کا قول ہے کہ یہ نماز چاشت کی تھی (بخاری، مسلم)

۱۳۱۰ - (۲) وَعَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلَاةَ الضُّحٰى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۰: مُعاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کتنی رکعت ادا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' چار رکعت اور جس قدر اللہ چاہتا آپؐ زیادہ رکعت ادا کرتے (مسلم)

۱۳۱۱ - (۳) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِىءُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے

ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ سُبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے' اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے' امر بالمعروف صدقہ ہے' نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب کو 'چاشت کی دو رکعت نماز کفایت کرتی ہے (مسلم)

۱۳۱۲ ـ (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأٰى قَوْماً يُّصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۲: زید بن اُرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا' یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ وقت میں یہ نماز افضل ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اوابین نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں (مسلم)

وضاحت: سورج نکلنے کے بعد مکروہ وقت گذرنے کے بعد سے چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوالِ شمس سے پہلے تک رہتا ہے۔ اس حدیث میں اَوّابین نماز کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ بھی چاشت کی نماز ہے۔ مزید اس وقت کی فضیلت اس لئے ہے کہ یہ آرام کا وقت ہوتا ہے اور گرمی کی شدت ہوتی ہے لیکن جو شخص آرام ترک کر کے اس وقت نماز میں معروف ہوتا ہے اس کا یہ عمل فضیلت والا ہو گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۳۱۳ ـ (٥) عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ، وَأَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ! ارْكَعْ لِىْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ النَّهَارِ؛ أَكْفِكَ آخِرَهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۳۱۳: اَبُوالدّرداء اور اَبُوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی کا ذکر کیا کہ اللہ فرماتا ہے' "اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت ادا کر' میں دن کے آخر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا۔" (ترمذی)

۱۳۱٤ ـ (٦) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ نَعِيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطْفَانِيِّ وَأَحْمَدُ. عَنْهُمْ.

۱۳۱۴: نیز امام ابوداودؒ اور امام دارمیؒ نے اس حدیث کو نعیمؓ بن ھمّار غطفانی سے اور امام احمدؒ نے اَبُوالدّرداءؓ' اَبُوذر رضی اللہ عنہ اور نعیمؓ بن ھمّار غطفانی سے بیان کیا ہے۔

١٣١٥ - (٧) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ»، قَالُوْا: وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: «النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ؛ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۱۵: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اس پر فرض ہے کہ وہ ہر جوڑ کی جانب سے صدقہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کس میں یہ طاقت ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مسجد میں سے ناک کے فضلے کو دور کرنا اور ضرر رساں چیز کو راستہ سے دور کرنا صدقہ ہے۔ اگر صدقہ نہ کر سکو تو چاشت کی دو رکعت تمہیں کفایت کریں گی (ابوداؤد)

١٣١٦ - (٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً؛ بَنَى اللهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چاشت کی نماز بارہ رکعت ادا کیں' اللہ اس کے لئے جنّت میں سونے کا محل تعمیر کرتے ہیں۔
(ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اس طریق سے ہی جانتے ہیں۔

١٣١٧ - (٩) وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى، لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا، غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۱۷: مُعاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس نے چاشت کی دو رکعت ادا کیں' اس نے (زبان سے) اچھے کلمات کے سوا کچھ نہ کہا تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سَہل بن معاذ اور زبان بن فائد دو راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ جلد ا صفحہ ۶۵' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٣١٨ - (١٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى؛ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۱۳۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چاشت کی دو رکعت پر محافظت کی اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں' معاف کر دیئے جاتے ہیں (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نہاس بن قہم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ ۲۷۴' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلدا صفحہ ۴۱۳)

١٣١٩ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ تَقُوْلُ: لَوْ نُشِرَ لِيْ أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ چاشت کی نماز آٹھ رکعت ادا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اگر میرے والدین زندہ کر دیئے جائیں تو بھی میں ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گی (مالک)

١٣٢٠ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَدَعُهَا، وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُصَلِّيْهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ اس کو نہیں چھوڑیں گے اور جب اس کو چھوڑے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ اس کو ادا نہیں کریں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵' الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۲۲۵' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۸۰' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۱۳' احادیث ضعیفہ جلد ا صفحہ ۳۲)

١٣٢١ - (١٣) وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَأَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ. فَالنَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا

أَخَالُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۳۲۱: مُوَرِّقْ عِجلیؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا آپ چاشت کی نماز ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' عمر رضی اللہ عنہ (ادا کرتے تھے؟) انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' میرا خیال نہیں کہ آپؐ ادا کرتے ہوں (بخاری)

وضاحت: ابنِ عمُر رضی اللہ عنہما اپنے علم کی بنا پر نفی کر رہے ہیں جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ثابت ہے کہ آپؐ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

(۳۹) بَابُ التَّطَوُّعِ

(نوافل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۳۲۲ - (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْإِسْلَامِ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا مِّنْ سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۳۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے وقت بلالؓ سے فرمایا' اے بلال! تم اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو اسلام میں تمہارا بہت زیادہ پر اُمید عمل ہے؟ اس لئے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' میں نے کبھی ایسا عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس عمل سے زیادہ پر امید ہو کہ میں نے رات دن میں جس وقت بھی وضو کیا تو میں نے اس کے ساتھ جس قدر میرے مقدّر میں تھا نفل ادا کئے (بخاری' مسلم)

۱۳۲۳ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، يَقُوْلُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاقْدِرْهُ لِيْ ، وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ» ، قَالَ: «وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں میں ہمیں دعائے استخارہ کی تعلیم دیتے جیسا کہ ہمیں قرآنِ پاک کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب کسی کام (کرنے) کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نفل ادا کرے بعد ازاں یہ دُعا کرے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بنا پر بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بنا پر تجھ سے قدرت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں بلاشبہ تو قدرت والا ہے جب کہ میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے جب کہ میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام غیب کا علم رکھتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دینی اور دنیاوی معاملات میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا کہ میرے جلدی والے اور دیر والے کام میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر اور اس کو میرے لئے آسان کر اور اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات میں اور میرے انجام کار یا میرے جلدی والے کام میں میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کر اور مجھ کو اس سے دور کر اور میرے لئے خیروبرکت کو مقدّر کر جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس کے ساتھ خوش کر"۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٣٢٤ ـ (٣) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرٍ ـ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ ـ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْباً، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ؛ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ؛ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَهْ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ.

دوسری فصل

۱۳۲۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکرؓ نے حدیث سنائی اور ابوبکرؓ نے سچ کہا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے بعد ازاں کھڑا ہوتا ہے اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ جب بے حیائی کا کام کر لیتے ہیں یا جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہیں۔" (ترمذی' ابنِ ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے قرآنِ پاک کی آیت ذکر نہیں کی ہے۔

١٣٢٥ ـ (٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۳۲۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام غمناک کر دیتا تو آپ نماز پڑھتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبداللہ الدولی اور عبدالعزیز اخو حذیفہ مجہول راوی ہیں۔ (مشکوۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۱۶)

۱۳۲۶ - (۵) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا بِلَالاً، فَقَالَ: «بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلاَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ». قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلاَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلاَّ تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۲۶: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح (کی نماز ادا) کی اور بلالؓ کو بلایا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کس وجہ سے مجھ سے پہلے جنّت میں تھے؟ میں جنّت میں جب بھی داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہاری (حرکت کرنے کی) آواز سنی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی اذان کہی تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کیں اور میں کبھی بے وضو ہوا تو میں نے وضو کیا اور میں نے محسوس کیا کہ اللہ کی جانب سے مجھے دو رکعت ادا کرنی ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بس) یہ دونوں سبب ہیں (ترمذی)

۱۳۲۷ - (۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْباً إِلاَّ غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمّاً إِلاَّ فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضىً إِلاَّ قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۲۷: عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی مطلب ہے تو وہ اچھے انداز سے وضو کرے بعد ازاں دو رکعت نماز (حاجت) ادا کرے پھر اللہ کی ثنا بیان کرے اور نبیؐ پر درود بھیجے۔ پھر وہ کہے "اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ذات حلم والی ہے' کریم ہے' عرشِ عظیم کا رب ہے اور تمام حمد ثناء اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نیکیوں کا جن سے تیری رحمت واجب ہو جائے اور ایسے اعمال کا جن سے تیری مغفرت کا حصول یقینی ہو جائے اور ہر نیکی کے کام سے فائدے کا سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا

ہوں تو میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے اور میرے تمام غموں کو دور کر دے' وہ تمام حاجتیں جن کو تو اچھا سمجھتا ہے ان سب کو پورا کر دے۔ اے وہ ذات! جو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فائد بن عبدالرحمان راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۴۵۷' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۰۳' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

(٤٠) بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

(نمازِ تسبیح)

١٣٢٨ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: «يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أُخْبِرُكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؛ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمَدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ. قُلْتَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِداً، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْراً، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ؛ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ؛ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ»

پہلی فصل

۱۳۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ بن عبدالمطلب سے کہا' اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھے عُمدہ چیز نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے دس خیر کے (کام سرانجام) دینے کا حکم نہ دوں؟ اگر تو یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے' پرانے اور نئے' غلطی سے اور جان بوجھ کر' چھوٹے اور بڑے' پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف کر دے گا۔ وہ یہ ہے کہ تو چار رکعت (نمازِ تسبیح) پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحۃُ الکتاب اور سورۃ تلاوت کرے جب تو پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار کہے۔ پھر تو رکوع کرے اور رکوع میں دس بار یہ کلمات کہے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دس مرتبہ یہ

کلمات کہے پھر سجدے میں جائے اور سجدے کی حالت میں دس بار یہ کلمات کہے پھر سجدے سے سر اٹھائے تو دس بار یہ کلمات کہے پھر سجدے میں جائے اور دس بار یہ کلمات کہے پھر سجدے سے سر اٹھائے اور بیٹھ کر دس بار یہ کلمات کہے پس ہر رکعت میں پچہتر بار یہ کلمات کہے۔ چار رکعت میں اسی طرح یہ کلمات کتنے ہوں گے۔ اگر تجھ میں روزانہ ایک بار اس نماز کے ادا کرنے کی طاقت ہے تو ایسا کر اور اگر نہ کر سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ادا کر (ابو داؤد' ابن ماجہ' بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: نمازِ تسبیح کی ذکر کردہ حدیث سند کے لحاظ سے اگرچہ ضعیف ہے لیکن کثرتِ شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیلی بحث علامہ عبدالحی لکھنوی کی تالیف "الآثار المرفوعة في الاخبارِ الموضوعة" صفحہ ۳۵۳۔۳۷۴ پر ملاحظہ کریں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۱۹)

۱۳۲۹ - (۲) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ

۱۳۲۹: نیز امام ترمذیؒ نے ابو رافعؓ سے اس کی مثل روایت ذکر کی ہے۔

۱۳۳۰ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ؛ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ» . وَفِي رِوَايَةٍ: «ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۱۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال سے جس عمل کا پہلے محاسبہ ہو گا وہ اس کی نماز ہے' اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب ہے۔ اگر نماز صحیح نہ ہوئی تو ناکامی اور خسارہ ہے۔ اگر اس کی فرض نمازوں سے کچھ کمی ہو گی تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا' خیال کرو اگر میرے اس بندے کی نفل نمازیں ہیں تو ان کے ساتھ فرض نمازوں کی کمی پوری کی جائے بعد ازاں اس کے تمام اعمال کا حساب اسی انداز پر ہو گا اور ایک روایت میں ہے پھر زکوٰۃ کا حساب نماز کی مانند ہو گا بعد ازاں تمام اعمال کا حساب اسی کے مطابق ہو گا (ابوداؤد)

۱۳۳۱ - (٤) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ .

۱۳۳۱: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو ایک شخص سے ذکر کیا ہے۔

۱۳۳۲ - (٥) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ

أَفْضَلَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا ، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ، وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ»، يَعْنِي الْقُرْآنَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ

۱۳۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کسی بندے کے کسی کام پر توجہ نہیں کرتا جو بہتر ہو دو رکعتوں سے جن کو وہ پڑھتا ہے اور خیرو برکت کو بندے کے سرپر بکھیرا جاتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور بندے اللہ کا قُرب جس قدر اس کے کلام (قرآنِ پاک) سے حاصل کر سکتے ہیں اور کسی عمل سے نہیں کر سکتے (احمد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن خُنیس راوی متکلّم فیہ اور لیث بن ابی سُلیم راوی ضعیف ترین ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۳۹۷۔ جلد ۷ صفحہ ۱۷۴' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۴۴۔ جلد ۳ صفحہ ۴۲۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵ جلد۲ صفحہ ۱۳۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۲۰)

(٤١) بَابُ صَلاَةِ السَّفَرِ

(نمازِ سفر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٣٣ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعاً، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی اور عصر کی نماز ذُوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: ذُوالحلیفہ مدینہ منورہ سے تین میل کی مسافت پر ہے، معلوم ہوا کہ تین میل کی مسافت پر قصر نماز پڑھی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

١٣٣٤ -(٢) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِناً ، رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۴: حارثہ بن وہب خُزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی جب کہ ہم کثیر تعداد میں تھے اور نہایت امن میں تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: کتابُ اللہ میں قصر نماز کا حکم خوف کے ساتھ مشروط ہے جب کہ سُنّت میں نمازِ قصر خوف کے ساتھ مشروط نہیں۔ تین میل کی مسافت پر نمازِ قصر کی جا سکتی ہے، خوف کی قید اتفاقی ہے (واللہ اعلم)

١٣٣٥ - (٣) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، إِنَّمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ، فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ. قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۵: یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عمرؓ سے دریافت کیا' اللہ پاک فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں مبتلا کر دیں گے تو تم قصر نماز ادا کرو" (اب تو) لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں نماز قصر نہ پڑھی جائے) عُمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اس پر مجھے بھی تعجب ہوا تھا جیسا کہ تو نے تعجب کا اظہار کیا ہے تو میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا' (امن میں نمازِ قصر کی اجازت) اللہ تعالیٰ کا تم پر صدقہ ہے تم اسے قبول کرو (مسلم)

١٣٣٦ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قِيلَ لَهُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً؟ قَالَ: «أَقَمْنَا بِهَا عَشْراً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئے۔ آپؐ دو رکعت ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس مدینہ آ گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ تم مکہ مکرمہ میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ انہوں نے جواب دیا' ہم (وہاں) دس روز مقیم رہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں حَجَّۃُ الوَداع کے سفر کا ذکر ہے اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ میں چار روز رہے لیکن مناسک حج کی ادائیگی کے دوران حُجّاج کرام قصر نماز ادا کریں گے جب کہ مکہ مکرمہ کے باشندے منیٰ میں قصر نماز پڑھیں گے اور منیٰ کے باشندے مکہ مکرمہ میں قصر اور منیٰ میں مکمل نماز ادا کریں گے (واللہ اعلم)

١٣٣٧ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَفَراً، فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْماً يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ، تِسْعَةَ عَشَرَ ، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۳۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا۔ آپؐ انیس روز مقیم رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں انیس روز اقامت پذیر رہے اور دو رکعت نماز ادا کرتے رہے لیکن جب ہم انیس روز سے زیادہ مقیم رہیں گے تو ہم چار رکعت ادا کریں گے (بخاری)

وضاحت: فتح مکّہ کے سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم انیس روز مقیم رہے لیکن آپ اس لئے نمازِ قصر پڑھتے رہے کہ آپؐ اقامت میں متردّد تھے اور تردد کی صورت میں تو کوئی مدّت متعیّن نہیں اگرچہ سال بھر اقامت کیوں نہ رہے' نمازِ قصر کی اجازت ہو گی (واللہ اعلم)

١٣٣٨ - (٦) وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ،

فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَآءَ رَحْلَهٗ، وَجَلَسَ، فَرَأٰى نَاساً قِيَاماً، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُوْنَ . قَالَ: لَوْكُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِيْ. صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۸: حفص بن عاصمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ابن عمرؓ کے ساتھ میری رفاقت تھی۔ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی بعد ازاں اپنے پڑاؤ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے بتایا کہ سنتیں ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا' اگر میں نے سنتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں پوری نماز ادا کرتا۔ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا' آپؐ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نیز ابوبکرؓ' عمرؓ اور عثمانؓ بھی اسی طرح کرتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد سنتیں ادا نہیں کرتے تھے البتہ تہجّد کی نماز' چاشت کی نماز اور دیگر نوافل وغیرہ ادا کرنے کا ذکر احادیث میں موجود ہے (واللہ اعلم)

۱۳۳۹ - (۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر ہوتے تو ظہر اور عصر (نمازوں) کو ملا کر پڑھتے نیز مغرب اور عشاء کی نماز کو ملا کر پڑھتے تھے (بخاری)

۱۳۴۰ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، يُوْمِئُ إِيْمَآءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر نماز ادا کرتے جس طرف بھی سواری کا منہ ہوتا آپؐ اشارے (سے نماز ادا) کرتے' یہ فرائض کے علاوہ تہجّد کی نماز ہوتی اور آپ وتر نماز بھی سواری پر ادا کرتے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۳۴۱ - (۹) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَمَّ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

دوسری فصل

۱۳۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) نمازِ قصر ادا کی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں طلحہ بن عمرو راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۳۵، التاریخ الکبیر جلد۴ صفحہ ۳۱۰۴، میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۴۰، تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۷۹)

۱۳۴۲ - (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، يَقُولُ: «يَا أَهْلَ الْبَلَدِ! صَلُّوا أَرْبَعاً، فَإِنَّا سَفْرٌ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۳۴۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور میں فتح مکہ (کی جنگ) میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ مکہ میں اٹھارہ راتیں مقیم رہے پس آپؐ صرف دو رکعت نماز ادا کرتے رہے اور فرمایا، اے مکّہ والو! تم چار رکعت نماز ادا کرو اس لئے کہ ہم مسافر لوگ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ ۱۳۴۲، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۱۲۷، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۹، المجروحین جلد۲ صفحہ ۱۰۳)

۱۳۴۳ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعاً، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ؛ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئاً، وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ، وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت سُنّت ادا کی اور ایک روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں وطن میں اور سفر میں نمازیں ادا کی ہیں چنانچہ میں نے آپؐ کے ساتھ وطن میں ظہر کی نماز چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت سنت ادا کی ہیں اور سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت پڑھی ہیں اور سفر میں عصر کی نماز دو رکعت ادا کی ہے اور آپؐ نے عصر کے بعد سنتیں نہیں پڑھیں اور میں نے آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز وطن میں اور سفر میں تین رکعت ادا کی ہیں

آپؐ وطن اور سفر میں اس نماز میں کچھ کمی نہیں کرتے تھے اور مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد آپؐ نے دو رکعت ادا کی ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی آپؐ فرضوں کے علاوہ سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔ نیز اس حدیث کی سند میں ابن ابی لیلیٰ سی الحفظ اور اس کا شیخ عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ ۳۵' الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۲۲۵' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۸۰' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۲۳)

١٣٤٤ - (١٢) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ؛ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ، إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۴۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک کی جنگ میں سفر میں جانے سے پہلے جب سورج جھکتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز جمع کر لیتے تھے اور اگر سورج جھکنے سے پہلے سفر میں جاتے تو ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے حتی کہ عصر کے لئے اترتے (تو دونوں نمازیں ادا کرتے) اور مغرب کی نماز بھی اسی طرح ادا کرتے کہ جب سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈوب جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کرتے اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر میں جاتے تو مغرب کی نماز کو موخر کرتے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کے وقت اترتے تو دونوں نمازوں کو جمع کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں جمع تقدیم اور تاخیر کا صراحتاً جواز موجود ہے (واللہ اعلم)

١٣٤٥ - (١٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ؛ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جب نوافل ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنی اونٹنی کا منہ قبلہ رُخ کرتے اور تکبیر تحریمہ کہتے بعد ازاں آپؐ کی سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا آپؐ نماز ادا کرتے رہتے (ابوداؤد)

١٣٤٦ - (١٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۴۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے بھیجا۔ میں آیا تو آپؐ سواری پر مشرق کی جانب متوجہ ہو کر نماز (نفل) ادا کر رہے تھے۔ آپؐ کا سجدہ' رکوع سے ذرا نیچے تھا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۴۷ - (۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ، وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ. ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ أَرْبَعًا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ آپؐ کے بعد ابوبکرؓ اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ اور عمرؓ کے بعد عثمانؓ نے اپنی خلافت کے اوائل میں دو رکعت نماز ادا کی بعد ازاں عثمانؓ نے چار رکعت نماز ادا کی اور ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ نماز ادا کرتے تو چار رکعت ادا کرتے اور جب اکیلے نماز ادا کرتے تو دو رکعت ادا کرتے (بخاری' مسلم)

۱۳۴۸ - (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْأُوْلٰى. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو فرض نماز چار رکعت کر دی گئی اور سفر کی نماز پہلے کی طرح باقی رکھی گئی۔ امام زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہؒ سے کہا' کیا وجہ ہے کہ عائشہؓ پوری نماز ادا کیا کرتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا' انہوں نے بھی عثمانؓ کی طرح تاویل کر لی تھی (بخاری' مسلم)

وضاحت: عثمان رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ کچھ لوگ واپس گھروں میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے نماز قصر نہ کی اور پوری پڑھنے لگے البتہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ قصر کی رخصت ہے اور اگر مشقت نہ ہو تو پوری نماز بھی ادا کی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

۱۳۴۹ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۴۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعت نماز فرض کی ہے اور سفر میں دو رکعت اور خوف ہو تو ایک رکعت ہے (مسلم)

۱۳۵۰ - (۱۸) وَعَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَا: سَنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۵۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز دو رکعت مسنون قرار دی ہیں اور سفر کی دو رکعت پوری نماز ہے' ناقص نہیں ہے اور سفر میں وتر نماز سُنّت ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جُعفی راوی متّہم با لکذب ہے
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدّین البانی جلد ا صفحہ ۴۲۵)

۱۳۵۱ - (۱۹) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ فِي الصَّلَاةِ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ، وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ، وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ . رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ .

۱۳۵۱: امام مالکؒ کو یہ خبر پہنچی کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نماز قصر کیا کرتے تھے جب کہ مسافت اتنی ہوتی جتنی کہ مکہ اور طائف' مکہ اور عسفان' مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالکؒ نے بیان کیا یہ مسافت چار برید یعنی بارہ میل تھی (موطا)

۱۳۵۲ - (۲۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَراً، فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۵۲: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھارہ مرتبہ سفر میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ آپؐ نے ظہر (کی نماز) سے پہلے اور سورج کے زوال کے بعد دو رکعت نہ ادا کی ہوں (ابوداوٗد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو بُسرہ غفاری راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۲۶)

۱۳۵۳ - (۲۱) وَعَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۵۳ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبیداللہ کو دیکھتے کہ وہ سفر میں نفل پڑھتے ہیں تو اس پر انکار نہیں کرتے تھے (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۲۶)

(٤٢) بَابُ الْجُمُعَةِ

(نمازِ جمعہ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٥٤ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ - يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُوْدُ غَداً، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ، قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؛ بَيْدَ أَنَّهُمْ» وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرِهِ.

پہلی فصل

۱۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم (دنیا میں) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن (اہل کتاب سے) آگے ہوں گے علاوہ ازیں اہلِ کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی جب کہ ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہ جمعہ کا دن ہے جس کی تعظیم ان پر فرض کی گئی (لیکن) انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اللہ نے ہمیں اس دن کی تعظیم پر ثابت رکھا پس اہلِ کتاب ہمارے پیچھے ہیں۔ یہودی (جمعہ کے بعد) اگلے دن یعنی ہفتہ کے روز اور عیسائی اس کے بعد والے دن یعنی اتوار کے روز کی تعظیم کرتے ہیں (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ہم (دنیا میں) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن (اٹھنے اور مرتبے کے لحاظ سے ان سے) پہلے ہیں اور ہم پہلے جنّت میں داخل ہوں گے اور امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ کی طرح آخر تک ذکر کیا۔

وضاحت: دورِ جاہلیت میں جمعہ کے دن کا نام عَرُوبہ تھا اسلام میں لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اس کا نام جمعہ رکھ دیا گیا۔ اس حدیث میں اُمّت محمدیہؐ کی پہلی اُمّتوں پر فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اُمتِ محمدیہؐ سب سے بعد میں آنے والی اُمّت ہے' ان کی جانب نازل کردہ کتاب نے پہلی اُمّتوں کی کتابوں کو منسوخ قرار دیا۔ اس اُمّت کو پہلے اُٹھایا جائے گا' ان کا حساب کتاب پہلے ہو گا اور دیگر اُمّتوں سے پہلے یہ جنّت میں جائے گی۔ اس کے علاوہ اس اُمّت کے مزید فضائل بھی ہیں (واللہ اعلم)

١٣٥٥ - (٢) وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ عَنْهُ ، وَعَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيِّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ».

١٣٥٥: اور اس کی ایک دوسری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا میں (سب سے) آخر میں آئے اور قیامت کے دن (سب سے) پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ کیا جائے گا۔

١٣٥٦ - (٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٥٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (سب سے) بہتر دن جس پر سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے' اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن ان کو جنّت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنّت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہو گی (مسلم)

١٣٥٧ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ: قَالَ: «وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ». وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

١٣٥٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اپنے رب سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دے دیتا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے آپؐ نے فرمایا' یہ گھڑی نہایت مختصر ہے اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس میں نماز ادا کر رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بہتر چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرتا ہے۔

١٣٥٨ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٥٨: ابوبُردہؒ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انہوں

نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ ساعت خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣٥٩ - (٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّوْرِ، فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُهْبِطَ، وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِ مَاتَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقاً مِنَ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. قَالَ كَعْبٌ! ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ فَقُلْتُ: بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ. فَقُلْتُ لَهُ: ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا»؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ»؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى أَحْمَدُ إِلَى قَوْلِهِ: صَدَقَ كَعْبٌ.

دوسری فصل

۱۳۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں طور (پہاڑ) کی جانب نکلا۔ میں کعب احبار سے ملا۔ اس کے ساتھ مجلس ہوئی' اس نے مجھے تورات سے باتیں بیان کیں اور میں نے اس کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات بتائے۔ میں نے اسے جو ملفوظات بتائے ان میں یہ ملفوظ بھی تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہترین دن جس پر سورج نکلتا ہے' وہ جمعہ کا دن ہے' اس دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی دن جنّت سے اتارے گئے' اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت

قائم ہو گی۔ انسانوں اور جنّوں کے علاوہ (روئے زمین میں موجود) ہر ذی روح' جمعہ کے دن صبح سے سورج ڈوبنے تک قیامت کے انتظار میں ہوتے ہیں وہ قیامت سے خوفزدہ ہوتے ہیں اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سال میں ایک دن آتی ہے۔ میں نے کہا' ہر جمعہ کے دن ہے چنانچہ کعب نے تورات کو پڑھا اور اعتراف کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درست ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن سلام سے ملا۔ میں نے ان سے کعب احبار کے ساتھ اپنی مجلس اور جمعہ کے دن کے بارے میں ان سے جو گفتگو ہوئی تھی' اس کا ذکر کیا۔ میں نے انہیں (سارا واقعہ بتایا) کعب نے کہا' یہ گھڑی سال میں ایک دن میں ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب کا کہنا غلط ہے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ پھر کعب نے تورات کا مطالعہ کیا اور اس نے کہا' وہ ساعت ہر جمعہ کے دن ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب کی بات صحیح ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن سلام نے کہا' میں جانتا ہوں کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ ابوہریرہؓ نے بیان کیا' میں نے کہا کہ آپ مجھے بتائیں اور بخل نہ کریں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا' میں نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو کوئی بندہ مومن نہیں پاتا اور وہ اس گھڑی میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا' کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز ادا کرے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' وہ یہ ساعت ہے (مالک' ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور امام احمدؒ نے اس کے قول "کعب نے درست کہا" تک بیان کیا ہے۔

١٣٦٠ - (٧) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِلْتَمِسُوْا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

١٣٦٠ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبولیت والی ساعت کا جمعہ کے دن عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک انتظار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی حمید اور حماد راوی ضعیف ہیں نیز شواہد کی بناء پر حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ا صفحہ ٢٥٥)

١٣٦١ - (٨) **وَعَنْ** أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ. قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ

«الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۱۳٦۱ اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے' اس میں آدم کو پیدا کیا گیا' اس دن میں ان کی روح قبض ہوئی' اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بے ہوش کرنا ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جاتا ہے جب کہ آپؐ ختم ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین (کی مٹی) پر انبیاءؑ کے اجسام کو حرام کر دیا ہے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' بیہقی الدّعواتُ الکبیر)

۱۳٦۲ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يَّدْعُوْ اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ.

۱۳٦۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وعدہ کا دن قیامت کا دن ہے اور جمع ہونے کا دن عرفہ کا دن ہے اور گواہی دینے والا دن جمعہ کا دن ہے اور سورج کا طلوع اور غروب کسی ایسے دن پر نہیں ہوتا جو جمعہ سے افضل ہو۔ اس میں ایک ساعت ایسی ہے' کوئی مسلمان شخص جب اس ساعت میں خیروبرکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور جس چیز سے پناہ طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ (اور کہا ہے کہ) یہ حدیث صرف موسیٰ بن عُبیدہ راوی سے معروف ہے اور اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳٦۳ - (۱۰) عَنْ أَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَّوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَاماً، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَّلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَآءٍ وَّلَا أَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۱۳۶۳: ابو لبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اس دن ان کو زمین کی جانب اتارا' اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فوت کیا' اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ اس کا سوال پورا کرتا ہے بشرطیکہ وہ حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہو گی۔ سب مقرّب فرشتے' آسمان' زمین' ہوائیں' پہاڑ اور سمندر سب جمعہ کے دن قیامت سے خائف ہوتے ہیں (ابن ماجہ)

١٣٦٤ - (١١) وَرَوٰى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنَا عَنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ؟ قَالَ: «فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ» وَسَاقَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ .

۱۳۶۴: اور احمد سے روایت ہے انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے عرض کیا کہ آپؐ ہمیں جمعہ کے دن میں خیروبرکت کے بارے میں خبر دیں؟ آپؐ نے فرمایا' اس کی پانچ خصوصیتیں ہیں اور پوری حدیث بیان کی۔

١٣٦٥ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: «لِأَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ أَبِيْكَ آدَمَ، وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ، وَفِيْ آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِّنْهَا سَاعَةٌ مَّنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جمعہ کے دن کو کس لئے جمعہ کا دن کہا جاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس لئے کہ اس دن تیرے باپ آدم کی مٹی تیار کی گئی اور اس دن میں بے ہوش کرنا اور اٹھانا ہے اور اس میں قیامت ہو گی۔ اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے اس میں جو شخص دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہو گی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو شخص اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہو گی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد صفحہ ' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۱)

١٣٦٦ - (١٣) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا

عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا». قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَآءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۶۶ـ ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب تک وہ فارغ نہ ہو جائے۔ ابوالدّرداء کہتے ہیں میں نے عرض کیا' آپؐ کی وفات کے بعد بھی؟ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے اجسام کو کھائے چنانچہ اللہ کا پیغمبر زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق سے نوازا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حال برزخی زندگی سے متعلق ہے' دُنیوی زندگی سے متعلق نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (الصَّارِمُ الْمُنْكِي فِي الرَّدِّ عَلَى السُّبْكِي' صِيَانَةُ الْإِنْسَانِ عَنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ' اِقْتِضَاءِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ)

۱۳۶۷ - (۱٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

۱۳۶۷ـ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان شخص جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنہ سے محفوظ فرمائے گا۔ (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متّصل نہیں ہے۔

۱۳۶۸ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ الْآيَةَ، وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ. فَقَالَ: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۶۸ـ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آیت تلاوت کی اور ان کے ہاں ایک یہودی تھا۔ اس نے کہا' اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کو عید بناتے۔ ابنِ عباسؓ نے فرمایا' یہ آیت دو عیدوں کے دن کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس سے مراد جمعہ اور عرفہ کا دن ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۱۳۶۹ - (۱٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ». قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: «لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغَرُّ، وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ»

۱۳۶۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے' اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا کر اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔ انس کہتے ہیں کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

(بیہقی الدّعواتُ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زائدہ بن ابی الرقاد راوی منکرُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۳۲)

(٤٣) بَـابُ وُجُوْبِهَا

(جمعہ کی فرضیّت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٧٠ - (١) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۳۷۰: ابنِ عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے اپنے منبر کے درجات پر فرمایا' لوگ جمعہ (کی نماز) چھوڑنے سے باز آجائیں یا ان کے دلوں پر اللہ مہر لگا دے گا پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣٧١ - (٢) **عَنْ** أَبِى الْجَعْدِ الضُّمَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا، طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهٖ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل

۱۳۷۱: ابوُ الجعد ضُمَری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تین جمعہ کی نمازیں سُستی اور کاہلی کی وجہ سے ترک کر دے اللہ اس کے دل کو مہرزدہ کر دے گا۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

١٣٧٢ - (٣) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ .

۱۳۷۲: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو صَفوان بن سُلَیم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

١٣٧٣ - (٤) وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ.

۱۳۷۳: نیز احمد نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

١٣٧٤ - (٥) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۳۷۴: سَمُرہ بن جُنْدُب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بلاعذر جمعہ کی نماز ادا نہ کی وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر اس کے پاس استطاعت نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قُدامہ بن وبرہ راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۸۶' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ا صفحہ ۴۳۴)

١٣٧٥ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جمعہ کی نماز اس شخص پر فرض ہے جو اذان سنتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سَلَمہ نُبیہ راوی اور اس کے استاد عبداللہ بن ہارون دونوں مجہول ہیں (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۵۷۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۴۳۴)

١٣٧٦ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ

۱۳۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو رات گھر میں آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعید مقبری راوی کذّاب ہے (میزانُ الاعتدال جلد۵ صفحہ ۳۰۷' الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۳۳۶' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۲۹' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۴۱۹' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلدا صفحہ ۴۳۴)

١٣٧٧ - (٨) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ، إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ، أَوِ امْرَأَةٍ، أَوْ صَبِيٍّ ، اَوْ مَرِيْضٍ ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ وَائِلٍ

۱۳۷۷: طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' باجماعت جمعہ ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے البتہ چار انسان غلام' عورت' بچہ اور بیمار مستثنیٰ ہیں (ابوداؤد) اور شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں کہ بنُو وائل کا ایک شخص بیان کرتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۷۸ ـ (۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ : «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۳۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا (جو جمعہ کی نماز باجماعت ادا کرنے سے پیچھے رہ جاتے ہیں) میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز کی ادائیگی سے پیچھے رہتے ہیں (مسلم)

۱۳۷۹ ـ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ ، كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ» ـ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ـ «ثَلَاثًا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۳۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بلاعذر جمعہ کی نماز باجماعت ادا نہ کی وہ ایسی کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس میں تغیّر و تبدیل نہیں ہو گا اور بعض روایات میں تین بار کا ذکر ہے (شافعیؒ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد اسلمی راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۳۵)

۱۳۸۰ ـ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا مَرِيْضٌ، أَوْ مُسَافِرٌ، [أَوِ امْرَأَةٌ] أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ

مَمْلُوكٌ. فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ، وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۳۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر سوائے بیمار' مسافر' بچے اور غلام کے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز باجماعت فرض ہے اور جو شخص لہو و لعب یا تجارت میں مشغول ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے اور اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تعریف والا ہے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین' جلد۲ صفحہ ۱۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۳۵)

(٤٤) بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبْكِيرِ

(کپڑوں اور بدن کو صاف کرنے اور نمازِ جمعہ کیلئے جلد جانے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٨١ ـ (١) **عَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ ، اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ، اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۳۸۱: سُلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور نہایت مبالغہ آرائی کے ساتھ پاکیزگی اختیار کرے اور تیل لگائے یا گھر کی خوشبو لگائے اور پھر جمعہ (کی نماز) کے لئے نکلے اور دو انسانوں کے درمیان تفریق نہ کرے (یعنی ان کے درمیان نہ بیٹھے) پھر جس قدر (نوافل) اس کے مقدّر میں ہیں ادا کرے پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری)

١٣٨٢ ـ (٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ؛ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے غسل کیا بعد ازاں جمعہ (کی نماز) کے لئے آیا' اس نے نوافل ادا کئے جس قدر اس کے مقدّر میں تھے بعد ازاں خاموش رہا یہاں تک کہ خطیب سے فارغ ہوا بعد ازاں خطیب کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے بلکہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

١٣٨٣ ـ (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى

الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا بعد ازاں جمعہ کی نماز ادا کرنے گیا' اس نے خطبہ خاموشی کے ساتھ سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے (نماز میں) کنکروں کو برابر کیا اس نے لغو کام کیا (مسلم)

۱۳۸٤ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشاً، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸٤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سب سے اول پھر اول آنے والوں کا اندراج کرتے ہیں اور اس شخص کی مثال جو سب سے پہلے جمعہ کی نماز ادا کرنے جاتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے بعد ازاں اس شخص کی ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر مینڈھے پھر مرغی پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی ہے جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹروں کو لپیٹ کر وعظ سننے لگ جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱۳۸۵ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن (دوران خطبہ) جب تم اپنے پاس والے کو کہو کہ خاموش ہو جا تو تمہارا یہ کام لغو ہے (بخاری' مسلم)

۱۳۸٦ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ يُخَالِفُ إِلٰى مَقْعَدِهِ، فَيَقْعُدُ فِيْهِ؛ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: افْسَحُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸٦ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (اس کی جگہ سے) کھڑا نہ کرے کہ وہ (خود) اس کی جگہ پر چلا جائے اور وہاں بیٹھ جائے البتہ وہ (یہ) کہے کہ مجلس میں فراخی کرو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣٨٧ - (٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ؛ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِيْ قَبْلَهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۳۸۷: ابوسعید خُدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور بہت عمدہ لباس پہنے' اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے بعد ازاں جمعہ کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہ گزرے پھر جو اس کے مقدر میں ہے (نوافل) ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلے تو وہ خاموش رہے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ سب کام اس کے اس جمعہ سے اور اس کے پہلے جمعہ کے درمیان تک (گناہوں کا) کفارہ بنیں گے (ابوداؤد)

١٣٨٨ - (٨) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ: أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۸۸: اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کرایا (یعنی اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا) اور خود غسل کیا اور جلدی گیا اور اس نے شروع خطبہ کو پالیا' وہ پیدل چل کر گیا سواری پر نہ گیا۔ امام کے قریب ہوا' خطبہ سنا اور لغو کام نہ کیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے عمل' ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہو گا۔

(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

١٣٨٩ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِنْ وَّجَدَ أَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۸۹: عبداللہ بن سَلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص پر (کچھ گناہ) نہیں اگر وہ (سہولت) پائے کہ محنت و مشقت والے دو کپڑوں کے علاوہ

جمعہ کے دن کے لئے دو (مخصوص) کپڑے بنائے (ابن ماجہ)

١٣٩٠ - (١٠) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

۱۳۹۰: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو یحیٰ بن سعید سے بیان کیا ہے۔

١٣٩١ - (١١) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۳۹۱: سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خطبہ جمعہ میں حاضری دو اور امام کے قریب (بیٹھو) بلاشبہ ایک شخص (امام سے) دور رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں تاخیر سے داخل کیا جائے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا (ابوداؤد)

١٣٩٢ - (١٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اتَّخَذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۹۲: سہل بن مُعاذ بن انس جُہنی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے گزرا اس نے دوزخ کی جانب پل تیار کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رُشدین بن سعد اور زیاد بن فائد دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۲۳۲۰' المجروحین جلدا صفحہ ۳۰۳' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۹' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۲۵۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلدا صفحہ ۴۳۸)

١٣٩٣ - (١٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۱۳۹۳: مُعاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن اس وقت گوٹھ مارنے سے منع فرمایا جب امام خطبہ دے رہا ہو (ترمذی' ابوداؤد)

١٣٩٤ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۹۴: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ میں) اونگھنے لگے تو اپنی جگہ تبدیل کرے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۹۵ - (۱۵) وَعَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ .قِيْلَ لِنَافِعٍ :فِي الْجُمُعَةِ؟قَالَ: فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۳۹۵: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھائے اور خود وہاں بیٹھ جائے۔ نافعؒ سے دریافت کیا گیا (یہ نہی صرف) جمعہ کے بارے میں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ (دونوں) کے لئے ہے (بخاری' مسلم)

۱۳۹۶ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ؛ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ؛ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ، إِنْ شَآءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَداً؛ فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۹۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ (کے خطبہ) میں تین شخص آتے ہیں۔ ایک شخص لغو کام کے لئے آتا ہے' اس کو اس سے حصہ مل جاتا ہے اور ایک شخص دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا ہے تو اس کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو نہیں کرتا اور ایک شخص جمعہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ آتا ہے۔ کسی مسلمان بھائی کی گردن سے نہیں گزرتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک اور مزید تین دنوں کا کفارہ ہوتا ہے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۱۳۹۷ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؛ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَاراً ، وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ: أَنْصِتْ؛ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۳۹۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران بات کی وہ اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے اور جس شخص نے اس سے کہا کہ خاموشی اختیار کر۔ اس کا بھی جمعہ نہیں ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۴' المجروحین جلد۳ صفحہ ۱۰' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۶۵۳' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۲۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۴۰)

۱۳۹۸ - (۱۸) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِیْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ عِيداً، فَاغْتَسِلُوْا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ». رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْهُ.

۱۳۹۸: عُبید بن سباق رحمہُ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جمعہ کے خطبہ میں فرمایا' مسلمانو! یہ ایسا دن ہے جس کو اللہ نے عید بنایا ہے (اس دن) غسل کیا کرو جس شخص کے پاس خوشبو ہو اس کے لگانے سے اس کو کچھ ضرر نہیں نیز مسواک کیا کرو (مالک)

۱۳۹۹ - (۱۹) وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلاً.

۱۳۹۹: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابن سباقؒ سے اس نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی الاخضر راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۶۸۸' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۳۰۴)

۱۴۰۰ - (۲۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «حَقّاً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيْبٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۰۰: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور اپنے اہل کی خوشبو لگائیں اگر خوشبو میسر نہ آئے تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد شامی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۲۵' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۳۰۵)

(٤٥) بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلاَةِ

(خطبۂ جمعہ اور نمازِ جمعہ)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٤٠١ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۴۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھلنے لگتا (بخاری)

١٤٠٢ - (٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلاَ نَتَغَدّٰى إِلاَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے استدلال کرنا کہ زوال سے پہلے نمازِ جمعہ ادا کی جا سکتی ہے درست نہیں اس پر کوئی صریح حدیث نہیں ہے اس حدیث سے مطلوب صرف یہ ہے کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی اول وقت میں ہو لیکن زوال کے بعد (واللہ اعلم)

١٤٠٣ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلاَةِ، وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلاَةِ ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۰۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سردی شدّت کی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول وقت میں نمازِ جمعہ ادا کرتے اور جب گرمی شدت کی ہوتی تو نمازِ جمعہ کو ٹھنڈا کرتے (یعنی تاخیر سے ادا کرتے) (بخاری)

١٤٠٤ - (٤) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

أَوَّلُهُ اذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وكَثُرَ النَّاسُ، زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۰۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان عہدِ نبوت اور دورِ صدیقؓ اور دورِ فاروقؓ میں (اس وقت ہوتی تھی) جب خطیب منبر پر بیٹھتا۔ جب عثمانؓ کا دور آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو عثمانؓ نے زوراء مقام پر تیسری اذان کہنے کا اضافہ کیا (بخاری)

وضاحت: اس اذان کو تیسری اذان اس بنا پر کہا گیا ہے کہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت کی اذان پہلی ہے اور اقامت دوسری اذان ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے جب محسوس کیا کہ آبادی میں خاصہ اضافہ ہو چکا ہے اس لئے اس اذان کا اجراء کیا گیا تاکہ لوگ شروع خطبہ میں پہنچ جائیں بہرحال اگر کسی جگہ اس کی ضرورت محسوس کی جائے تو عثمان رضی اللہ عنہ کی سُنّت سمجھ کر اس پر عمل کیا جاسکتا ہے' اسے سُنّتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کہا جاسکتا اور مناسب یہی ہے کہ سُنّتِ نبویؐ کے مطابق یہ اذان نہ کہی جائے اور خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو اذان دی جاتی ہے وہ مسنون ہے لیکن خطیب کے بالکل سامنے اذان کہنے کا معمول ثابت نہیں۔ دورِ نبویؐ میں مسجد کے دروازے پر یہ اذان کہی جاتی تھی اور دروازے کے ساتھ اذان کہنے کے لئے منارہ بھی بنایا جاسکتا ہے جب کہ اب تو لاؤڈ سپیکر ہیں ان پر اذان کہی جاتی ہے اس لئے اذانِ عثمان کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

١٤٠٥ - (٥) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا ، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۵: جابر بن سمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (جمعہ کے دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے' ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے (ان میں) قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے چنانچہ آپ کی نمازِ جمعہ اور خطبہ جمعہ (دونوں) حدِّ اعتدال پر ہوتے تھے (مسلم)

وضاحت: حدیث کے ان الفاظ سے کہ "آپؐ خطبہ جمعہ میں لوگوں کو وعظ فرماتے" معلوم ہوا کہ سامعین جس زبان کو سمجھتے ہیں اس میں خطبہ دیا جائے ورنہ وعظ و نصیحت ممکن ہی نہیں اور نمازِ جمعہ اور خطبہ جمعہ اپنے اپنے لحاظ سے اعتدال کے ساتھ ہوں (واللہ اعلم)

١٤٠٦ - (٦) **وَعَنْ** عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۶: عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ آدمی یعنی خطیب کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبہ کا مختصر ہونا اسؓ کے سمجھدار ہونے کی

علامت ہے پس نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو مختصر کیا کرو اور بلاشبہ بعض بیان مؤثر ہونے کے لحاظ سے جادو (اثر) ہوتے ہیں (مسلم)

وضاحت: حدیث میں نماز کے لمبے ہونے کا ذکر نماز کے لحاظ سے ہے وگرنہ یہ مقصود نہیں کہ خطبہ جمعہ سے نمازِ جمعہ لمبی ہو اور خطبہ جمعہ کا اختصار بھی بلحاظ خطبہ کے مختصر ہونا ہے یہ مقصود نہیں کہ خطبہ جمعہ نمازِ جمعہ سے مختصر ہو۔ خیال رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عام طور پر مختصر ہوتا تھا لیکن بعض اوقات آپؐ کا خطبہ طویل بھی ہوتا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں مروی ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فجر کے بعد ظہر تک پھر ظہر سے عصر تک پھر عصر سے سورج غروب ہونے تک خطبہ دیا جس میں آپؐ نے گزشتہ اور مستقبل کی باتوں کا ذکر فرمایا (واللہ اعلم)

۱۴۰۷ - (۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: «صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ»، وَيَقُوْلُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ: اَلسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہو جاتیں۔ آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی' آپؐ شدید غصّے میں ہوتے گویا کہ آپؐ کسی لشکر سے خوفزدہ کر رہے ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ لشکر تم پر صبح کے وقت حملہ آور ہونے والا ہے شام کے وقت حملہ آور ہونے والا ہے نیز فرماتے کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں آپ اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو باہم ملاتے (مسلم)

۱۴۰۸ - (۸) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۰۸: یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ منبر پر تلاوت فرما رہے تھے "وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ" (ترجمہ) "اور دوزخی پکاریں گے کہ اے دوزخ کے دربان! تیرا پروردگار ہم پر موت کا فیصلہ کرے" (بخاری' مسلم)

۱۴۰۹ - (۹) **وَعَنْ** أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَخَذْتُ ﴿قٓ. وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۹: اُمِّ ہشام بنتِ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے " قٓ

وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ" سورت کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حفظ کیا۔ آپؐ ہر خطبہ جمعہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے وقت یہ سورت پڑھا کرتے تھے (مسلم)

۱۴۱۰ - (۱۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۰۔ عمرو بن حُریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ (کے سر مبارک) پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی' آپؐ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا (مسلم)

۱۴۱۱ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۱۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جب جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) ادا کرے (مسلم)

وضاحت: خطبہ جمعہ کے دوران آنے والا تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ادا کرے اس کے منع پر کوئی دلیل نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۴۱۲ - (۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۱۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پا لے اس نے نماز کے وقت کو پالیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگرچہ حدیث عام ہے لیکن تیسری فصل میں مروی ہے۔ دار قطنی کی روایت کے پیش نظر اس حدیث کو جمعہ پر محمول کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص کی جمعہ کی پہلی رکعت فوت ہو گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دوسری رکعت امام کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کرے اور اگر کوئی شخص تشہد میں شریک ہو تو تب وہ دو رکعت پڑھے گا۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے جس قدر تم امام کے ساتھ نماز پاؤ ادا کرو اور جو فوت ہو جائے اسے مکمل کرو لہٰذا چار رکعت مکمل کرنے کی ضرورت نہیں صرف دو رکعت مکمل کی جائیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۴۱۳ - (۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ.

كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ، أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ وَلاَ يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۴۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا بعد ازاں آپؐ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوجاتے بعد ازاں بیٹھتے اور کلام نہیں کرتے تھے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے (ابوداؤد)

١٤١٤ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ، اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ .

۱۴۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو ہم آپ کے سامنے آپؐ کی جانب متوجّہ ہوتے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن الفضل راوی سے جانتے ہیں اور یہ راوی ضعیف اور حافظہ کے لحاظ سے رُدی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤١٥ - (١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِماً، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِماً، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِساً فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلاَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۴۱۵: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے اور جو شخص تجھے بتائے کہ آپؐ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپؐ کی اقتداء میں دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کی ہیں (مسلم)

وضاحت: دو ہزار سے مقصود تعیّن نہیں ہے' کثرت مراد ہے۔ ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ کے دس سال میں دو ہزار جمعہ کی نمازیں ادا نہیں ہوئیں زیادہ سے زیادہ پانچ سو کے قریب نمازِ جمعہ ہیں (واللہ اعلم)

١٤١٦ - (١٦) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۶: کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد گئے تو عبدالرحمان بن اُمِّ الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا' اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "جب وہ تجارت یا کھیل تماشہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس کی جانب لپکتے ہیں اور آپؐ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔" (مسلم)

وضاحت: دراصل ان دنوں مدینہ منورہ قحط سالی کی زد میں تھا اور کھانے پینے کی چیزیں نہایت گراں ہو گئی تھیں۔ اس دوران ملک شام سے ایک تجارتی قافلہ آیا۔ آپؐ اس وقت خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ جونہی تجارتی بگل کی آواز لوگوں کے کانوں میں پہنچی لوگ تیزی کے ساتھ ضروری سامان خریدنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بھاگنے لگے چنانچہ مسجد میں شریک صحابہ کرامؓ بھی مسجد سے نکل گئے۔ چند صحابہ کرامؓ باقی رہ گئے ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے (واللہ اعلم)

١٤١٧ - (١٧) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعاً يَدَيْهِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۷: عُمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں انہوں نے کہا' اللہ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح اشارہ کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی اُنگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی (مسلم)

١٤١٨ - (١٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: «اجْلِسُوا»، فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۴۱۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' بیٹھ جاؤ۔ ابنِ مسعودؓ نے یہ کلمہ سنا تو وہ مسجد کے دروازے میں ہی بیٹھ گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا عبداللہ بن مسعود! (آگے) آؤ (ابوداؤد)

١٤١٩ - (١٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ

مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى، وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ، فَلْيُصَلِّ أَرْبَعاً» أَوْ قَالَ: «اَلظُّهْرَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۴۱۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نمازِ جمعہ سے ایک رکعت پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کے ساتھ ایک اور ملا لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں تو اسے چاہیئے کہ وہ چار رکعت نماز ادا کرے یا فرمایا کہ ظہر کی نماز ادا کرے (دار قُطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یاسین بن مُعاذ راوی متروک ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۵۸' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ ۳۱۷)

(٤٦) بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

(نمازِ خوف کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٢٠ - (١) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ، وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهُ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ، فَجَآؤُوا، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً، وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ، فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً، وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ: فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالاً، قِيَاماً عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، اَوْرُكْبَاناً مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ، اَوْغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا، قَالَ نَافِعٌ: لَآ اُرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلاَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

١٤٢٠ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نجد کی جانب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں جنگ لڑی ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا' ہم نے ان کے مقابلہ میں صف بندی کی چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کی امامت کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک گروہ آپؐ کے ساتھ نماز ادا کرنے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ رکوع کیا جو آپؐ کے ساتھ تھا اور دو سجدے کئے۔ بعد ازاں وہ اس گروہ کی جگہ پر چلے گئے جس نے نماز ادا نہیں کی تھی وہ آئے آپؐ نے ان کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کئے بعد ازاں سلام پھیر دیا پھر ہر گروہ کھڑا ہوا اس نے رکوع کیا اور دو سجدے کئے اور نافعؒ نے ابن عمرؓ سے اس کی مثل بیان کیا ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ اگر خوف اس سے شدید تر ہوتا تو اپنی جگہوں پر نماز ادا کرتے' پاؤں پر کھڑے کھڑے یا سواریوں پر سوار قبلہ رخ یا غیر قبلہ رخ۔ نافعؒ نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابنِ عمرؓ نے اس حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے (بخاری)

١٤٢١ - (٢) **وَعَن** يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِماً، وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا، فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى، فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۴۲۱: یزید بن رومان صالح بن خوّات سے روایت کرتے ہیں' وہ اس شخص سے بیان کرتا ہے جس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "ذاتُ الرّقاع" کے دن نمازِ خوف ادا کی کہ ایک گروہ آپ کی اقتداء میں صف باندھے ہوئے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا۔ آپ نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی آپ کھڑے رہے اور انہوں نے پوری نماز پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی باقی تھی بعد ازاں آپؐ (اسی طرح) بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز خود مکمل کر لی پھر آپؐ نے ان کے ساتھ (نماز کا) سلام پھیرا (بخاری' مسلم)

نیز بخاری نے دوسرے طریق کے ساتھ قاسم سے اس نے صالح بن خوّات سے اس نے سَہل بن ابی حَثمہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے۔

١٤٢٢ - (٣) **وَعَن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَتَخَافُنِيْ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: «اللهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ»، قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ، قَالَ: فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں روانہ ہوئے' حتّٰی کہ ہم "ذاتُ الرّقاع" مقام میں پہنچے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت کے قریب پہنچتے تو ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسے چھوڑ دیتے تھے (چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سایہ دار درخت کے نیچے اترے) تو ایک مشرک انسان آپؐ کے پاس پہنچا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تلوار درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے آپؐ کی تلوار اٹھائی اور اس کو میان سے باہر نکالا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپؐ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' بالکل نہیں۔ اس نے سوال کیا' آ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا' اللہ مجھے تجھ سے بچائے گا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اس کو دھمکایا چنانچہ اس نے تلوار میان میں داخل کر کے اسے لٹکا دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ (اس دوران نماز کے لئے) اذان ہوئی آپؐ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا پھر دوسرے گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی (راوی نے بیان کیا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: غزوۂ ذاتُ الرِقاع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس جنگ میں سواریوں کی قلّت تھی۔ صحابہ کرامؓ کے بوجہ پیدل چلنے کے پاؤں زخمی ہو گئے اس وجہ سے انہوں نے پاؤں پر کپڑے باندھ لئے۔ کپڑے کے ٹکڑے کو رقعہ کہتے ہیں' رِقعہ کی جمع رِقاع ہے (واللہ اعلم)

١٤٢٣ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: صَلى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَرَفَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ، ثُمَّ قَامُوْا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ، وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّراً فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۳ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ خوف کی امامت کرائی۔ ہم نے آپؐ کی اقتداء میں دو صفیں بنائیں جب کہ دشمن کی فوج ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیرِ تحریمہ کہی تو ہم سب نے تکبیرِ تحریمہ کہی۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپؐ اور وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی سجدہ کرنے جھکے لیکن پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کر لیا تو وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی وہ کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف سجدہ کے لئے جھکی پھر وہ سجدہ کر کے کھڑے ہوئے پھر پچھلی صف آگے بڑھی اور اگلی صف پیچھے ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آپؐ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپؐ اور وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی اور پہلی رکعت میں پیچھے تھی سجدہ کے لئے جھکے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس صف نے جو آپؐ کے قریب تھی سجدہ کر لیا تو پچھلی صف سجدہ کے لئے جھکی انہوں نے سجدہ کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٤٢٤ - (٥) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ جَآءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

١٤٢٤ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ ظہر خوف کی حالت میں "بطنِ نخل" (مقام) میں پڑھائی۔ آپؐ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپؐ نے سلام پھیرا پھر دوسرا گروہ آیا آپؐ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپؐ نے سلام پھیرا (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٢٥ - (٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لِهٰؤُلَآءِ صَلَاةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِّنْ آبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ، وَهِيَ الْعَصْرُ، فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ، فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً، وَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ، وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَآءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ، وَلِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

١٤٢٥ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان مقام کے درمیان اترے۔ مشرکوں نے آپس میں کہا کہ مسلمانوں کے ہاں ایک نماز ایسی ہے جو ان کے ہاں ان کے والدین اور ان کے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے پس تم پختہ منصوبہ کر کے ان پر یکبارگی حملہ کرو (اس اثناء میں) جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو مشورہ دیا کہ آپؐ اپنے رفقاء کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ آپؐ ان کو نماز پڑھائیں جب کہ دوسری جماعت ان کے پیچھے کھڑی رہے۔ وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیاروں کو اٹھائے رکھیں ان کی ایک ایک رکعت ہو گی اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی (ترمذی، نسائی)

وضاحت: خیال رہے کہ مغرب کے بارے میں کچھ وضاحت نہیں چونکہ سفر میں مغرب کی نماز تین رکعت ہے لہٰذا خوف میں بھی تین رکعت ہوں گی۔ کچھ حرج نہیں' اگر امام کی چھ رکعت ہو جائیں جیسا کہ بعض صورتوں میں آپؐ نے چار رکعت نماز خوف دونوں جماعتوں کو پڑھائی ہے یعنی آپؐ کی چار رکعت ہوئیں اور صحابہ کرامؓ کی دو رکعتیں ہوئیں اس لحاظ سے دو رکعت فرض ہو گئیں اور دو رکعت نفل ہوں گی۔ نفل ادا کرنے والے کا اقتداء میں فرض ادا کرنے والے کی نماز ہو جائے گی' اس کے جواز میں کچھ حرج نہیں (واللہ اعلم)

١٤٥٥ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً ، اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ؛ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِّنَ الضَّأْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٥٥: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قربانی کا جانور "مُسِنّہ" (دو دانت والا) ذبح کرو البتہ اگر وہ دستیاب نہ ہو سکے تو پھر بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ذبح کرو (مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ' گائے' بھیڑ بکری کی قربانی کا ثبوت ملتا ہے۔ بھینس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نہ تھی اس لئے آپؐ سے اس کی قربانی کا ثبوت نہیں ملتا۔ سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھتے ہوئے اب بھی بھینس کی قربانی نہیں دینا چاہئے۔ بھیڑ کے علاوہ جانوروں کا دو دانت والا ہونا ضروری ہے۔ جانوروں کی عمریں سالوں کے لحاظ سے شمار نہیں ہوتیں بلکہ دانتوں کے لحاظ سے ہوتی تھیں بہرحال کم از کم مُسِنّہ (دو دانت والا) جانور ہو البتہ بھیڑ کے بچے میں آپؐ نے رعایت فرمائی ہے کہ اگر دو دانت والا نہیں تب بھی جائز ہے بشرطیکہ دو دانت والا جانور دستیاب نہ ہو (واللہ اعلم)

(٤٧) بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

(عیدین کی نماز)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٢٦ - (١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى، فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ، وَيُوْصِيْهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثاً قَطَعَهُ، اَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۴۲۶ ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدُالفطر اور عیدُ الاضحیٰ کے دن عید گاہ جاتے۔ اولاً آپؐ نمازِ عید ادا کرتے بعد ازاں نماز سے فارغ ہو کر آپؐ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے جب کہ لوگ اپنی اپنی صفوں میں ہوتے۔ آپؐ انہیں وعظ کرتے' ان کو وصیّت کرتے اور انہیں حکم دیتے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنا چاہتے تو اس کو (تیار کر کے) بھیجتے یا کسی کام کا حکم دینا چاہتے تو اس کا حکم دیتے پھر واپس لوٹتے (بخاری' مسلم)

١٤٢٧ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۷ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں ایک دو سے زیادہ مرتبہ دونوں عیدوں کی نمازیں اذان اور تکبیر کے بغیر ادا کیں (مسلم)

١٤٢٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۸ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز ادا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

١٤٢٩ - (٤) وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى ، ثُمَّ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً، ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نمازِ عید میں حاضر ہوئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (اور بیان کیا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز عید ادا کرنے) باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے عید کی امامت کرائی۔ بعد ازاں خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ بعد ازاں آپؐ عورتوں کی جانب آئے انہیں وعظ کیا اور نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔(ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) میں نے ان عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے کانوں اور گردنوں کی جانب جھکائے ہوئے تھیں، وہ بلال رضی اللہ عنہ کی جانب (بالیاں ہار وغیرہ) پھینک رہی تھیں بعد ازاں آپؐ اور بلالؓ اپنے گھر چلے گئے (بخاری، مسلم)

١٤٣٠ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدُ الفطر کی دو رکعتیں ادا کیں ان سے پہلے اور بعد (کوئی نفل وغیرہ) ادا نہیں کئے (بخاری، مسلم)

١٤٣١ - (٦) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۱ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے دن حیض والی اور کنواری (لڑکیوں) کو عید گاہ لے جائیں، وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دُعا میں شامل ہوں البتہ حیض والی عورتیں نماز ادا کرنے کی جگہ سے دور رہیں۔ ایک عورت نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ آپؐ نے فرمایا، اس کی سہیلی اس کو اپنی چادر عارتاً عطا کرے (بخاری، مسلم)

١٤٣٢ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ

بُعَاثَ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَّجْهِهٖ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ! فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ - وَّفِيْ رِوَايَةٍ: يَا اَبَا بَكْرٍ! اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْداً، وَّهٰذَا عِيْدُنَا -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے ہاں منی کے دنوں میں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں (اور ایک روایت میں ہے) دونوں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے "بعاث" کی جنگ میں کہے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے (لیٹے ہوئے) تھے۔ ابوبکرؓ نے لڑکیوں کو ڈانٹ پلائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا' اے ابوبکر! انہیں کچھ نہ کہو یہ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے (بخاری' مسلم)

۱۴۳۳ - (۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْراً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُ الفطر کے دن طاق کھجوریں تناول فرما کر عید (کے میدان) کی جانب جاتے تھے (بخاری)

۱۴۳۴ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳۴ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدلتے تھے (بخاری)

۱۴۳۵ -(۱۰) وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ، فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۵ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذوالحج کی دسویں تاریخ کو خطبہ دیا اور فرمایا' اس دن میں ہمارا پہلا کام نماز عید ادا کرنا ہے بعد ازاں ہم واپس آکر قربانی ذبح کریں گے پس جس شخص نے یہ کام کیا اس نے ہماری سُنّت پر عمل کیا اور جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کر دی وہ تو جانور کا گوشت ہے جس کو اس نے اپنے اہل کے لئے جلدی مہیا کر دیا' اس کی قربانی نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٤٣٦ - (١١) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا، فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۶: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کر دی اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ پر اور قربانی ذبح کرے اور جس شخص نے نمازِ عید کے بعد قربانی کی اسے اللہ کے نام پر قربانی ذبح کرنا چاہئے (بخاری' مسلم)

١٤٣٧ - (١٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کی اس نے اپنے لئے جانور ذبح کیا اور جس شخص نے نمازِ عید کے بعد قربانی ذبح کی اس کی قربانی درست ہے اور اس نے مسلمانوں کی سُنّت کی موافقت کی ہے (بخاری' مسلم)

١٤٣٨ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کا جانور ذبح کرتے اور (اونٹ کو) نحر کرتے (بخاری)

وضاحت: قربانی کے تمام جانوروں کو سوائے اونٹ کے ذبح کیا جاتا ہے البتہ اونٹ کا نحر کیا جاتا ہے۔ نحر سے مقصود یہ ہے کہ اونٹ کے حلق میں نیزہ یا چھرا گھونپا جاتا ہے وہ جب گر پڑتا ہے تو اسے ذبح کیا جاتا ہے۔
(واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٤٣٩ - (١٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا، فَقَالَ: «مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟» قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْراً مِّنْهُمَا: يَوْمَ الْاَضْحٰى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۴۳۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگوں کے (عید کے) دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود میں معروف رہتے تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ دورِ جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا' اللہ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدل دو بہتر دن عطا کئے ہیں' وہ عیدُ الاضحیٰ اور عیدُ الفطر کے دن ہیں (ابوداؤد)

١٤٤٠ - (١٥) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۴۴۰ بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدُ الفطر کے دن جب تک کچھ تناول نہ کرتے نماز عید کے لئے نہیں جاتے تھے لیکن عیدُالاضحیٰ کے دن جب تک نمازِ عید ادا نہ کرتے کچھ تناول نہیں کرتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

١٤٤١ - (١٦) وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۴۴۱ کثیرؒ بن عبداللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث سعید سے مروی نہیں ہے بلکہ ابو عائشہؓ سے مروی ہے جو ابوہریرہؓ کے ہم جلیس ہیں لیکن اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز ابو عائشہؓ راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۳)

١٤٤٢ - (١٧) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَّخَمْسًا، وَّصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۴۴۲ جعفر بن محمد سے مرسل روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ نمازِ عیدین اور نمازِ استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز ادا کرتے اور قرأت جہری فرماتے (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے اور سند کے لحاظ سے ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۳)

١٤٤٣ - (١٨) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِى الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۴۴۳: سعید بن عاص سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰؓ اور حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ آپؐ جنازوں کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے۔ حذیفہؓ نے اس کی تصدیق کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جناب یحیٰ بن ابی حیۃ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۳۸' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۶' تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۳۴۴' تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)

١٤٤٤ - (١٩) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۴۴۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمان دی گئی آپ نے اسے (ہاتھ میں) پکڑا اور خطبہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے اور سند کے لحاظ سے ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۳)

١٤٤٥ - (٢٠) وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهِ اِعْتِمَادًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۴۴۵: عطاءؒ مرسل بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو نیزے پر ٹیک لگاتے تھے (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ غایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۳)

١٤٤٦ - (٢١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ، وَذَكَّرَهُمْ، وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهِ [ثُمَّ قَالَ:] وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۴۴۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے خطبہ سے پہلے بلا اذان و تکبیر نماز عید ادا کی۔ جب آپؐ نماز ادا کر چکے تو بلالؓ (کے کندھے) پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ کی اطاعت پر رغبت دلائی بعد ازاں جابرؓ نے بیان کیا (پھر) آپؐ عورتوں کی جانب گئے' آپؐ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے ان کو تقویٰ کا حکم دیا اور انہیں وعظ و نصیحت کی (نسائی)

١٤٤٧ - (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِی طَرِيْقٍ رَّجَعَ فِیْ غَيْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ

۱۴۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ عید کے لئے نکلتے تو (واپسی پر) راستہ تبدیل کرتے تھے (ترمذی' دارمی)

١٤٤٨ - (٢٣) وَعَنْهُ، اَنَّهُ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ، فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِیُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيْدِ فِی الْمَسْجِدِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

۱۴۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہونے کی وجہ سے آپؐ نے عید کی نماز مسجد میں ادا کی (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۵۵)

١٤٤٩ - (٢٤) وَعَنْ أَبِی الْحُوَيْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى ، وَأَخِّرِ الْفِطْرَ ، وَذَكِّرِ النَّاسَ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ .

۱۴۴۹: ابوالحُوَیرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَمرو بن حزمہ کی جانب تحریر فرمایا جب کہ وہ نجران میں تھے کہ عیدُالاضحیٰ (کی نماز) جلدی پڑھو اور عیدُ الفطر (کی نماز) دیر سے ادا کرو اور لوگوں کو آگاہ کرو (شافعی)

١٤٥٠ - (٢٥) وَعَنْ أَبِیْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا إِلَى النَّبِیِّ ﷺ يَشْهَدُوْنَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا، وَإِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَّغْدُوْا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ .

۱۴۵۰: ابو عُمیر بن انس اپنے چچاؤں سے (جو صحابہ کرامؓ ہیں) بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے

کا حکم دیا اور اگلی صبح عید گاہ میں نمازِ عید ادا کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد، نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٥١ - (٢٦) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ، ثُمَّ سَاَلْتُهٗ - يَعْنِیْ عَطَآءً - بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَنِیْ ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ، وَلَا بَعْدَمَا يَخْرُجُ، وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَیْءَ، لَا نِدَآءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۴۵۱: ابن جُریجؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاءؒ نے ابنِ عباسؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے بیان کیا کہ عیدُ الفطر اور عیدُالاضحیٰ کے لئے اذان نہ کہی جائے بعد ازاں میں نے کچھ عرصہ بعد عطاءؒ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مجھے جابرؓ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عیدُالفطر کے دن جب امام نمازِ عید کے لئے نکلے تو اذان نہ کہی جائے نیز اس کے نکلنے کے بعد بھی اذان نہ کہی جائے اور نہ اقامت نہ اعلان اور نہ کچھ اور اس دن نہ اعلان (اذان) ہے نہ اقامت (مسلم)

١٤٥٢ - (٢٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا صَلّٰى صَلَاتَهٗ، قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاهُمْ ، فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ، اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: «تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا»، وَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَآءَ. ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى ، فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ، فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِیْ يَدَهٗ، كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ: اَيْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلَاةِ؟! فَقَالَ: لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ! قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ. قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُ الاضحیٰ اور عیدُالفطر کی نماز کے لئے باہر نکلتے۔ پہلے نماز ادا کرتے جب نماز سے فارغ ہوتے تو حاضرین کی جانب متوجہ ہوتے وہ عید گاہ میں اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوتے اگر آپ کسی لشکر کے بھیجنے کی ضرورت محسوس کرتے تو لوگوں سے اس کا ذکر کرتے یا آپؐ کو کوئی اور کام ہوتا تو آپؐ اس کا حکم فرماتے اور آپؐ رغبت دلاتے کہ صدقہ

کرو' صدقہ کرو' صدقہ کرو۔ عورتیں صدقہ کرنے میں کثرت کے ساتھ شریک ہوتیں بعد ازاں آپؐ واپس آتے۔ عیدین کا معاملہ اسی انداز پر رہا یہاں تک کہ مروان بن حکم کا دورِ حکومت آیا۔ میں اور مروان ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نمازِ عید کے لئے نکلے یہاں تک کہ ہم عیدگاہ پر پہنچے تو وہاں کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں کا منبر بنا رکھا تھا اور مروان مجھ سے اپنا ہاتھ کھینچ رہا تھا۔ دراصل وہ مجھے منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اسے نماز کی جانب کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کا اصرار دیکھا تو میں نے دریافت کیا کہ عید کا آغاز نماز سے کیوں نہیں ہو رہا؟ اس نے جواب دیا' ابوسعید! یہ نہیں ہو گا' جو تجھے معلوم ہے اب اس پر عمل نہیں ہو گا۔ میں نے اصرار کیا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو میں جانتا ہوں' اس سے بہتر تم نہیں لا سکتے۔ اس کلمہ کو تین بار دہرایا بعد ازاں وہ منبر سے دور چلے گئے (مسلم)

(۴۸) بَابُ فِی الْاُضْحِیَّةِ

(قربانی کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۴۵۳ - (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ، ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ، قَالَ: رَاَیْتُہٗ وَاضِعاً قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَیَقُوْلُ: «بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۴۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے مینڈھوں کی قربانی کی جو خاکستری رنگ کے سینگوں والے تھے۔ آپؐ نے ان دونوں کو اپنے دست (مبارک) سے ذبح کیا اور آپ نے (بوقت ذبح) بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنا قدم مبارک ان کی گردنوں کے کنارے پر رکھا ہوا تھا اور آپ بسم اللہ واللہ اکبر (کے کلمات) فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۱۴۵۴ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ، یَطَأُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَبْرُكُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ ، فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ، قَالَ: «یَا عَائِشَةُ! ھَلُمِّی الْمُدْیَةَ»، ثُمَّ قَالَ: «اِشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ» ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ، فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ، ثُمَّ قَالَ: «بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ» ، ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مینڈھے کی قربانی کی جو سینگوں والا تھا جس کی ٹانگیں سیاہ، پیٹ سیاہ اور آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ اس جانور کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا، عائشہ! چھری لاؤ۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، چھری پتھر پر تیز کرو، چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے ان سے چھری پکڑی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹا کر ذبح کیا بعد ازاں آپؐ نے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! محمد آلِ محمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی جانب قبول فرما) کے کلمات کہے پھر آپؐ نے قربانی دی (مسلم)

١٤٥٦ - (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَماً يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ» - وَفِيْ رِوَايَةٍ - قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَصَابَنِيْ جَذَعٌ، قَالَ: «ضَحِّ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۵۶: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چند بکریاں عطا کیں تاکہ وہ انہیں اپنے رفقاء کو قربانی کے لئے دے چنانچہ ایک سالہ بکری کا بچہ باقی رہ گیا۔ اس نے اس کا ذکر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا' آپ اس کی قربانی کریں اور ایک روایت میں ہے (عُقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں) اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے حصّہ میں بکری کا ایک سالہ بچہ آیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کی قربانی کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے ایک طریق میں ہے کہ یہ تیرے ساتھ خاص ہے تیرے علاوہ کسی کے لئے کفایت نہیں کرے گا اس سے عُقبہ بن عامرؓ کے لئے خصوصیت معلوم ہوتی ہے (فتح الباری ۱۰ صفحہ ۱۴)

١٤٥٧ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۵۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی ذبح کرتے اور نحر کرتے (بخاری)

١٤٥٨ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَاَبُوْدَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهٗ.

۱۴۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گائے (کی قربانی) سات کی جانب سے اور اُونٹ بھی سات کی جانب سے ہو سکتا ہے (مسلم' ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

١٤٥٩ - (٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئاً». - وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْراً، وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْراً». - وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۹: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ذی الحجہ کے دس دن شروع ہو جائیں اور تم قربانی ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو اپنے بالوں اور اپنے جسم سے کچھ نہ پکڑو ..... اور ایک روایت میں ہے وہ بال نہ کاٹے اور ناخن نہ ترشوائے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذُوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ناخنوں کو نہ کٹوائے (مسلم)

۱۴۶۰ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرَةِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۶۰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان دس دنوں سے زیادہ محبوب دن اللہ کے نزدیک کوئی نہیں جن میں اعمالِ صالحہ اللہ کو زیادہ محبوب ہوں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' جہادِ فی سبیل اللہ بھی نہیں! آپ نے فرمایا' جہادِ فی سبیل اللہ بھی نہیں البتّہ وہ شخص مستثنیٰ ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور کچھ واپس نہ لایا (بلکہ شہید ہو گیا اور اس کا مال لوٹ لیا گیا) (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۴۶۱ - (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: «إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهِ، بِسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ»، ثُمَّ ذَبَحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَأَبِيْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ: ذَبَحَ بِيَدِهِ وَقَالَ: «بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ»

دوسری فصل

۱۴۶۱ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی) ذبح کرنے کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگ والے خاکستری رنگ کے تھے (اور) خصی تھے جب آپؐ نے ان دونوں کو قبلہ رُخ لٹایا تو آپؐ نے دُعا کی (ترجمہ) " میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی جانب پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' میں ابراہیم کے دین پر ہوں جو یک سُو تھا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز' میری قربانیاں' میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو جہان والوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! (یہ قربانی) تیری عطا ہے اور تیرے لئے ہے (یہ قربانی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمّت کی جانب سے ہے' اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ بہت بڑا ہے۔" بعد ازاں آپؐ نے (ان کو) ذبح کیا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) احمد' ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ان کو ذبح کیا اور ذبح کے وقت یہ فرمایا:

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی ذات بہت بڑی ہے' اے اللہ! یہ قربانی میری طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے ہے جو میری اُمّت سے قربانی نہ کر سکیں گے"۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عیّاش راوی کو کسی محدّث نے ثقہ قرار نہیں دیا۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۴۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۵۹)

۱٤٦٢ - (۱۰) وَعَنْ حَنَشٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ، فَاَنَا اُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ .

۱۴۶۲: حنشؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ میں نے ان سے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیّت کی ہے کہ میں آپؐ کی جانب سے قربانی کروں چنانچہ میں نے آپؐ کی جانب سے قربانی کی ہے (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل روایت کی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی سیِّئُ الحفظ ہے اور اس کا شیخ ابوالحسناء مجہول راوی ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)

۱٤٦٣ - (۱۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ ، وَاَلَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ، وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ ، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَالْاُذُنُ .

۱۴۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی کے) جانور کی آنکھوں اور کانوں کو غور سے دیکھیں اور ہم ایسا جانور ذبح نہ کریں جس کا کان اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو نیز ایسا جانور بھی نہ ہو جس کے کان چرے ہوئے ہوں اور نہ وہ ایسا جانور ہو کہ جس کے کان میں سوراخ ہو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی' ابنِ ماجہ) اور ابنِ ماجہ کی روایت کے الفاظ اس کے قول "کانوں کو دیکھیں" تک ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابواسحاق راوی ہیں جن کے حافظہ میں آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا' اس روایت کے راویوں نے اختلاط کی حالت میں ان سے روایت کی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)

۱٤٦٤ - (۱۲) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۴۶۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو اور جس کا کان کٹا ہوا ہو (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جری بن کلیب راوی قابلِ حُجت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۹۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۶۰)

۱٤٦٥ - (۱۳) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: مَاذَا يُتقٰى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: «اَرْبعاً: اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا ، وَالْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا ، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَالْعَجْفَآءُ الَّتِىْ لَا تُنْقِىْ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۴۶۵: براء بن عازبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ آپؐ نے ہاتھ کے ساتھ چار جانوروں کا اشارہ کیا۔ ایسا جانور جو لنگڑا ہو اور اس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو، بیمار جانور اور اس کا بیمار ہونا ظاہر ہو نیز ایسا جانور جو لاغر ہو اور اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی)

١٤٦٦ - (١٤) **وَعَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُضَحِّىْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ ، يَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ، وَيَأْكُلُ فِىْ سَوَادٍ، وَيَمْشِىْ فِىْ سَوَادٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۴۶۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے نر مینڈھے کی قربانی دی، اس کی آنکھیں سیاہ تھیں، اس کا منہ سیاہ تھا اور اس کی ٹانگیں بھی سیاہ تھیں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

١٤٦٧ - (١٥) وَعَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّىْ مِمَّا يُوَفِّىْ مِنْهُ الثَّنِيُّ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۴۶۷: مجاشع رضی اللہ عنہ جو بنو سُلیم سے تھے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھیڑ کا ایک سال کا بچہ (قربانی کیلئے) اسی طرح کافی ہے جس طرح دو دانت والا جانور کافی ہے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

١٤٦٨ - (١٦) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ بھیڑ کا ایک سال کا جانور اچھی قربانی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو کباش راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۴' مرعات جلد ۳ صفحہ ۳۶۲)

۱٤٦٩ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحٰى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۴۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عیدُ الاضحیٰ کا دن آیا ہم گائے میں سات افراد اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۱٤٧٠ - (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، وَإِنَّهُ لَيُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۴۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کے ہاں قربانی کا خون بہانے سے بہتر ہو چنانچہ قربانی کے جانور کو قیامت کے دن اس کے سینگوں' بالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا بلاشبہ (جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے پس تم خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید راوی نہایت درجہ ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۶۲)

۱٤٧۱ - (۱۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ

۱۴۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذُوالحجہ کے دس دنوں میں اللہ کی عبادت کرنا دیگر دنوں میں عبادت کرنے سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ اس کے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔
(ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٧٢ ـ (٢٠) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ ـ اَوْ نُصَلِّيَ ـ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى» ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، وَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ، فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۴۷۲: جُندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ذُوالحجہ کی دسویں تاریخ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدُالاضحیٰ میں حاضر تھا۔ ابھی آپؐ نمازِ عید کے ادا کرنے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آپؐ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا جو آپؐ کے نمازِ عید سے فراغت سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور ایک روایت میں ہے جُندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن نمازِ عید کی امامت کرائی بعد ازاں آپؐ نے خطبہ دیا پھر قربانی ذبح کی اور فرمایا جس شخص نے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے یا فرمایا کہ ہماری نماز سے پہلے تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس شخص نے پہلے ذبح نہیں کی وہ (اب) اللہ کے نام پر ذبح کرے (بخاری' مسلم)

١٤٧٣ ـ (٢١) وَعَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۴۷۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دس ذُوالحجہ کے قربانی کے دن کے بعد والے دو دن بھی قربانی کے دن ہیں (مالک)

١٤٧٤ ـ (٢٢) وَقَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَهٗ ـ.

۱۴۷۴: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت پہنچی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۳)

١٤٧٥ ـ (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ

عَشَرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۴۷۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے' آپؐ قربانی کرتے رہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں البتہ حجاج بن ارطاۃ راوی مدلّس ہے' اس نے لفظ عن کے ساتھ روایت کیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۵۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۶۳)

١٤٧٦ - (٢٤) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ: «سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ ﷺ» قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ». قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۴۷۶ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں ان پر ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا' ہربال کے بدلے میں ایک نیکی ثبت ہوگی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اس کی اون کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا اون کے ہربال کے بدلے ایک نیکی ثبت ہوتی ہے (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' عائذُ اللہ مجاشعی راوی منکرُ الحدیث اور ابوداؤد راوی وضّاع ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۶۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۶۴)

(٤٩) بَابُ الْعَتِيْرَةِ

(ماہِ رجب میں اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٧٧ - (١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ». قَالَ: وَالْفَرَعُ: اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ، وَالْعَتِيْرَةُ: فِىْ رَجَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۴۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' (اسلام میں) "فَرَعْ" اور "عَتِیْرَہ" نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ "فَرَعْ" جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے لوگ اپنے بتوں کے نام پر الگ کرتے تھے اور "عَتِیْرَہ" وہ جانور ہے جس کو ماہِ رجب میں ذبح کیا جاتا تھا۔
(بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

١٤٧٨ - (٢) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا وُقُوْفاً مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِىْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةً وَعَتِيْرَةً، هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟ هِىَ الَّتِىْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ، وَقَالَ: اَبُوْ دَاوُدَ: وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ

دوسری فصل

۱۴۷۸: مِخْنَف بن سُلَیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں عرفہ میں تھے میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے "اے لوگو! بے شک ہر اہلِ خانہ پر ہر سال میں ایک قربانی ہے اور ایک "عَتِیْرَہ" ہے۔ تم جانتے ہو کہ "عَتِیْرَہ" کیا ہے؟ یہ وہی ہے جس کو تم "رَجَبِیَہ" کہتے ہو(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور امام ابوداؤد کہتے

ہیں کہ "عَتِیْرَہ" کا ذبح منسوخ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٧٩ - (٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْداً جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ». قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى، اَفَاُضَحِّيْ بِهَا؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ، وَتَقُصُّ مِنْ شَارِبِكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ

تیسری فصل

۱۴۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یومُ الاضحیٰ کا مجھے حکم دیا گیا ہے جسے اللہ نے اُمّتِ محمّدیہ کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔ آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں اگر مجھے صرف دودھ دینے والا جانور میسر آئے تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں البتہ تو اپنے بال اور ناخن اتار اور اپنی بغلوں کے بال تراش اور زیر ناف بال صاف کرلے تو یہ اللہ کے نزدیک تیری مکمل قربانی ہے (ابوداوٗد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن ہلال صدفی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۴۶۶) نیز خیال رہے کہ "فَرَعْ" اور "عَتِیْرَہ" کے جواز کی حدیثیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ یہ جانور بتوں کے نام پر ذبح نہ کئے جائیں البتہ اللہ کی رضا کے لئے ان کا ذبح کرنا مستحب ہے اور نہی کی حدیثوں سے مقصود یہ ہے کہ ان کا ذبح کرنا واجب نہیں ہے نیز اس حدیث کو بابُ الاضاحی میں ذکر کیا جانا چاہئے تھا۔

(۵۰) بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ

(سورج چاند کے گرہن ہونے پر نماز ادا کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٨٠ - (١) **عَنْ** عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِياً: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ . قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُّ سُجُوْداً قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۴۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپؐ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ اعلان کرے کہ نماز کے لئے اکٹھے ہو جاؤ۔ آپؐ آگے ہوئے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے کبھی کوئی رکوع اور سجدہ اس سے لمبا نہیں کیا (بخاری، مسلم)

١٤٨١ - (٢) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں جہری قرأت کی (بخاری، مسلم)

١٤٨٢ - (٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَهٗ، فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً نَحْواً مِّنْ قِرَآءَةِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً،

وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْس، فَقَالَ: «اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوْا اللهَ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئاً فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: «اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِّنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظِراً قَطُّ اَفْظَعَ. وَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ». قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ»: قِيْلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئاً قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْراً قَطُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں صحابہ کرامؓ نے گرہن کی نماز ادا کی۔ آپؐ نے بقدر سورۂ بقرہ تلاوت کرنے کے لمبا قیام کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے لمبا رکوع کیا پھر آپؐ نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو لمبا عرصہ قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپؐ نے سجدہ کیا پھر آپ نے لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے (رکوع سے) سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا۔ پھر آپؐ فارغ ہوئے تو سورج واضح ہو چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں' کسی شخص کی موت اور کسی شخص کی ولادت پر ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم ان کو گرہن (کی حالت) میں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے قیام کی حالت میں کسی چیز کو پکڑا ہے بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ آپؐ (ذرا) پیچھے ہٹے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے جنّت کا مشاہدہ کیا۔ میں نے اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اگر میں لے لیتا تو دنیا کے باقی رہنے تک تم اس سے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کا مشاہدہ کیا میں نے اس جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے کہا کہ دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس کا سبب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کا سبب ان کی ناشکری ہے۔ دریافت کیا گیا' اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کی ناشکرگزار ہوتی ہیں اگر تم زمانہ بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر وہ تم سے کچھ (اپنی مرضی کے خلاف نامناسب کام) دیکھ لے تو وہ کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی خیر کو نہیں دیکھا (بخاری' مسلم)

۱۴۸۳ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَتْ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوْا اللهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ مَا مِنْ اَحَدٍ

اَغْيَرُ مِنَ اللهِ اَنْ يَّزْنِىَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِىَ اَمَتُهٗ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مانند روایت ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ کی حمدوثنا بیان کی پھر آپ نے فرمایا' بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی وفات اور کسی کے پیدا ہونے پر ان کو گرہن نہیں ہوتا لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو' اللہ اکبر کہو' نماز ادا کرو اور صدقہ دو۔ پھر آپ نے فرمایا' اے اُمّتِ محمدیہ! اللہ کی قسم اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی بندی زنا کریں۔ اے اُمّتِ محمدیہ! اللہ کی قسم اگر تم کو علم ہو جائے جتنا مجھ کو ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ آنسو بہاؤ (بخاری' مسلم)

١٤٨٤ - (٥) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِىُّ ﷺ فَزِعًا يَّخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَاَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ، مَا رَأَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ، وَقَالَ: «هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِىْ يُرْسِلُ اللهُ، لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ؛ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے۔ آپ کو خطرہ لاحق ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے چنانچہ آپ مسجدِ نبوی میں آئے۔ وہاں آپ نے لمبے قیام کے ساتھ رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ میں نے آپ کو کبھی ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا' یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا کرنے اور اس سے استغفار کرنے کی جانب لپکو (بخاری' مسلم)

١٤٨٥ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے سورج کو گرہن ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں (مسلم)

١٤٨٦ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ

كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

۱۴۸۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں (مسلم)

۱٤٨٧ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل روایت ہے (مسلم)

۱٤٨٨ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ اَرْتَمِيْ بِأَسْهُمٍ لِّيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا، فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ «صَحِيْحِهِ» عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ. وَفِيْ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

۱۴۸۸: عبدالرحمان بن سمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہو گیا۔ میں نے تیروں کو رکھا اور میں نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ سورج کے گرہن ہونے کی حالت میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نیا کام کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس آیا آپؐ نماز میں کھڑے تھے' آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور آپ سُبْحَانَ اللّٰهِ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (کے کلمات) کہہ رہے تھے اور دعائیں مانگ رہے تھے یہاں تک کہ سورج گرہن دور ہو گیا جب سورج گرہن دور ہوا تو آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی' ان میں دو سورتیں تلاوت کیں (مسلم) اسی طرح شرحُ السُّنّہ میں عبدالرحمان بن سمُرہ سے ہے اور مصابیح کے نسخوں میں جابرؓ بن سمُرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱٤٨٩ - (١٠) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۸۹: اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت (غلاموں کو) آزاد کرنے کا حکم دیا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٤٩٠ - (١١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

فِيْ كُسُوْفٍ لاَّ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

دوسری فصل

۱۴۹۰: سَمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز باجماعت پڑھائی۔ آپؐ کی قرأت کی آواز نہیں آتی تھی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثعلبہ بن عباد راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۳۷۱' مشکوۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلدا صفحہ ۴۷۰)

۱۴۹۱ - (۱۲) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَاتَتْ فُلَانَةُ، بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَّ سَاجِداً، فَقِيْلَ لَهُ: تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا»، وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ؟!. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

۱۴۹۱: عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فُلاں بیوی فوت ہو گئی ہے تو آپ سجدے میں گر پڑے۔ آپؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں۔ عکرمہؒ کہتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو" اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے فوت ہونے سے بڑی نشانی کون سی ہے؟ (ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۴۹۲ - (۱۳) **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى بِهِمْ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ ، وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ، ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۴۹۲: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو گرہن کی نماز پڑھائی۔ آپؐ نے لمبی سورتوں میں سے ایک سورت قرأت کی اور پانچ رکوع کئے اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور آپؐ نے لمبی سورت تلاوت کی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر قبلہ رخ بیٹھے ہوئے دعائیں کرتے رہے یہاں تک کہ

سورج گرہن دور ہو گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۴۷۱)

١٤٩٣ - (١٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا، حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَفِیْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰى: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ يَوْماً مُّسْتَعْجِلاً اِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ، يُحْدِثُ اللّٰهُ فِیْ خَلْقِهٖ مَا شَآءَ، فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِیَ، اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْراً».

١٤٩٣ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا آپؐ دو دو رکعتیں پڑھ رہے تھے اور گرہن کے وقت ہماری نماز جیسی نماز ادا کی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے اور اس کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نہایت تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف گئے جبکہ سورج گرہن ہو گیا تھا آپؐ نے گرہن کھلنے تک گرہن کی نماز ادا کی پھر آپؐ نے فرمایا' جاہلیت کے دور میں لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند زمین پر بسنے والے سرداروں میں سے کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن لگتے ہیں (ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ سورج اور چاند کسی کی وفات اور کسی کی پیدائش پر گرہن نہیں ہوتے البتہ یہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے ہیں اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ پس ان دونوں میں سے جسے گرہن لگ جائے تو تم نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن کھل جائے یا اللہ کوئی نیا کام رونما فرما دے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۴۷۱)

(٥١) بَابٌ فِیْ سُجُوْدِ الشُّکْرِ

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ:
الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ

(سجدہ شکر)

(اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٤٩٤ - (١) عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا - اَوْ یُسَرُّ بِهٖ - خَرَّ سَاجِدًا شَاکِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

دوسری فصل

۱۴۹۴: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن خبر آتی جس سے آپؐ کو خوشی لاحق ہوتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے آپؐ سجدے میں گر جاتے (ابوداوٗد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٤٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَأٰی رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِیِّیْنَ ، فَخَرَّ سَاجِدًا . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ مُرْسَلًا، وَفِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِیْحِ».

۱۴۹۵: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پست قد ناقص الخلقت شخص دیکھا تو آپؐ سجدے میں گر گئے (دار قطنی) نے مرسل بیان کیا اور شرحُ السُّنَّۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی متکلم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۷۹' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۲۳' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۷۲)

١٤٩٦ - (٣) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ ، نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيْلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيْلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، قَالَ: «إِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ، وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِيْ، فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ، فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ، فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَأَبُوْ دَاوُدَ .

١٤٩٦: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں مکہ سے نکلے' ہم مدینہ جانا چاہتے تھے۔ جب ہم "عَزْوَرَاء" جگہ کے قریب پہنچے تو آپؐ اترے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے کچھ وقت اللہ سے دعا کرتے رہے پھر سجدے میں گر پڑے اور لمبا عرصہ سجدہ کی حالت میں رہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے کچھ عرصہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے رکھے پھر سجدے میں گر گئے۔ آپ نے فرمایا' میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور اپنی اُمّت کے لئے شفاعت کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت کے تیسرے حصے کو معاف کر دیا چنانچہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی اُمّت کے لئے سوال کیا۔ اللہ نے میری اُمّت کے (مزید) تیسرے حصے کو بھی معاف کر دیا چنانچہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور میں اپنے رب سے اپنی اُمّت کے لئے سوال کیا۔ چنانچہ اللہ نے میری اُمّت کے باقی تیسرے حصے کو بھی معاف کر دیا تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑا (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن حسن بن عثمان راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۶۸' مشکوٰۃ علّامہ ناصرُالدین البانی جلد ا صفحہ ۴۷۳)

(٥٢) بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

(نمازِ استسقاء کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٩٧ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۴۹۷: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عید گاہ کی جانب نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لئے نکلے۔ آپؐ نے دو رکعتیں ادا کیں اور ان میں جہری قرأت کی اور قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے رہے نیز قبلہ رخ ہو کر آپؐ نے اپنی چادر کی تحویل فرمائی (بخاری، مسلم)

١٤٩٨ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَآءِ ، فَإِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کسی دُعا میں اس قدر ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے جس قدر استسقاء میں بلند کرتے تھے۔ آپؐ اس قدر (ہاتھ) بلند فرماتے کہ آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی (بخاری، مسلم)

١٤٩٩ - (٣) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۹۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاءِ استسقاء میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پیٹھ کو آسمان کی جانب اُٹھایا (مسلم)

وضاحت: عام دعا میں ہتھیلیوں کی پشت زمین کی جانب رہتی ہے۔ دعاءِ استسقاء میں اس کے خلاف اس لئے ہے کہ قحط سالی ختم ہو جائے بارش برسنے سے تبدیلی آجائے اور خوشحالی کا دَور دورہ ہو جائے (واللہ اعلم)

١٥٠٠ ـ (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش (اترتی) دیکھتے تو دعا کرتے "اے اللہ! نفع بخش بارش بھیج" (بخاری)

١٥٠١ ـ (٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: «لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں تھے کہ ہمیں بارش نے آ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن (کے کچھ حصہ) سے کپڑا دور کیا تاکہ وہاں بارش کے قطرات گریں۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؐ نے جواب دیا اس لئے کہ یہ ابھی ابھی پروردگار کے پاس سے آئی ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٥٠٢ ـ (٦) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

دوسری فصل

۱۵۰۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی جانب نکلے آپؐ نے وہاں قبلہ رخ ہو کر چادر تبدیل کرتے ہوئے دعاءِ استسقاء کی۔ آپؐ نے چادر کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر کیا اور چادر کے بائیں کنارے کو دائیں کنارے پر کیا بعد ازاں اللہ سے (بارش کی) دعا کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن حارث حمصی راوی کی عدالت معروف نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۵)

١٥٠٣ ـ (٧) **وَعَنْهُ**، اَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَآءُ،

فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَهَا، فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۱۵۰۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء استسقاء فرمائی تو آپ (کے جسم مبارک) پر سیاہ رنگ کی چادر تھی، آپ نے اس کو اپنے کندھوں پر ہی تبدیل کر لیا (یعنی دائیں کنارے کو بائیں جانب اور اوپر والی جانب کو نیچے کی جانب کیا) (احمد، ابوداؤد)

۱۵۰٤ ـ (۸) وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، قَرِيباً مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِماً يَدْعُوْ يَسْتَسْقِي، رَافِعاً يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

۱۵۰۴: عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احجارُ الزّیت (مقام) میں زُوراء (مقام) کے قریب دونوں ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاءِ استسقاء فرما رہے ہیں۔ (لیکن) آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے سر سے بلند نہیں تھے (ابوداؤد) اور ترمذی، نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۵۰۵ ـ (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ـ يَعْنِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ ـ مُتَبَذِّلاً، مُتَوَاضِعًا، مُتَخَشِّعاً، مُتَضَرِّعاً، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لئے نکلے تو آپ نے نہایت معمولی لباس پہن رکھا تھا (نہایت) تواضع کے ساتھ خشوع کرتے ہوئے اظہارِ تذلیل کرتے ہوئے دُعا کر رہے تھے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۵۰٦ ـ (۱۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ: «اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۰۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعاءِ استسقاء کرتے ہوئے فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! اپنے بندوں اور چارپایوں پر بارش نازل کر اور اپنی رحمت کو عام فرما اور اپنے بے آباد علاقوں کو تروتازگی عطا فرما" (مالک، ابوداؤد)

۱۵۰۷ ـ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُوَاكِيءُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً، مَرِيْئاً، مَرِيْعاً، نَافِعاً، غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ»،

قَالَ: فَأَطبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ (اپنے ہاتھوں کو) مبالغہ کے ساتھ اونچا کرتے اور دُعاءِ استسقاء کرتے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو قحط سالی کو دور کرے، جس کا انجام کار اچھا ہو، زرخیزی لانے والی ہو، نفع بخش ہو، ضرر رساں نہ ہو، جلدی برسے، تاخیر نہ ہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فوراً ہی تمام آسمان پر بادل چھا گئے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۵۰۸ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ ، فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ، فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْماً يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ، وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغاً إِلٰى حِيْنٍ»، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَآءَهُ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً، فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، وَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَأَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارش نہ برسنے کی شکایت کی۔ آپؐ کے حکم سے آپؐ کے منبر کو عید گاہ میں لے جایا گیا اور آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے اس کے لئے ایک دن متعیّن کیا کہ اس میں نمازِ استسقاء کے لئے باہر نکلیں گے۔ عائشہؓ کہتی ہیں چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو اس وقت سورج کا ایک کنارہ نظر آرہا تھا آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے " اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً " کے کلمات فرمائے پھر آپؐ نے فرمایا، تم نے اپنے علاقے کے بارے میں قحط سالی کا شکوہ کیا اور اظہار کیا کہ بارش اپنے وقت سے پیچھے ہو گئی ہے جب کہ

اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' ہر طرح کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو جہاں والوں کا پروردگار ہے' رحم کرنے والا مہربان ہے' جزا سزا کے دن کا مالک ہے' صرف اللہ ایک ہی معبودِ برحق ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل کر اور نازل کردہ بارش کو ہمارے لئے باعثِ قوت اور کچھ وقت تک کے لئے (ضرورتوں کو پورا کرنے کا) ذریعہ بنا بعد ازاں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اتنا اٹھایا کہ آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپؐ نے اپنی پیٹھ حاضرین کی جانب کی اور ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اپنی چادر کو تبدیل کیا۔ پھر لوگوں کی جانب چہرہ کیا اور منبر سے اتر کر آپؐ نے دو رکعت نمازِ استسقاء ادا کی پس اللہ نے بادل نمودار فرمایا' وہ گرجا اور چمکا پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپؐ مسجد میں نہیں پہنچ پائے تھے کہ وادیاں بہنے لگیں جب آپؐ نے دیکھا کہ لوگ نہایت تیزی کے ساتھ پناہ گاہوں کی جانب لپک رہے ہیں تو آپؐ مُسکرا دیئے یہاں تک کہ آپؐ کے آخری دانت بھی نظر آنے لگ گئے۔ آپ نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں" (ابوداؤد)

١٥٠٩ - (١٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا، فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قحط سالی کے دور میں عمرؓ بن خطاب' عباسؓ بن عبدالمطلب کو دُعاءِ استسقاء کے لئے لے جاتے اور یوں التجا کرتے' "اے اللہ! ہم آپ کی جانب اپنے پیغمبر کا وسیلہ لاتے تھے تو آپ ہم پر بارش نازل کرتے اور (اب) ہم آپ کی جناب میں اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو آپ ہم پر بارش نازل فرمائیں۔" (انسؓ نے بیان کیا) کہ اس طرح بارش نازل ہو جایا کرتی تھی (بخاری)

وضاحت: زندوں کا وسیلہ لے جانا درست ہے' مرے ہوئے کا وسیلہ پکڑنا جائز نہیں۔ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں متعدد بار عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بارش کے لئے بطور وسیلہ کے بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا (واللہ اعلم)

١٥١٠ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَآءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ، فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَآءِ، فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ایک پیغمبر لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی نے اپنی ٹانگوں کو آسمان کی جانب اٹھایا ہوا ہے۔ پیغمبر نے لوگوں سے کہا' واپس چلو اس چیونٹی کے سبب تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عون خراسانی اور اس کے والد دونوں راوی معروف نہیں ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ٦٧٦' مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدین البانی جلد ا صفحہ ۴٧٨)

(٥٣) بَابٌ فِي الرِّيَاحِ وَالْمَطَرِ

(آندھیوں اور ہواؤں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٥١١ - (١) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

١٥١١: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مشرق کی جانب سے چلنے والی ہوا کے ساتھ مدد دی گئی ہے اور (قوم) عاد کو مغرب کی جانب سے چلنے والی ہوا کے ساتھ تباہ و برباد کیا گیا (بخاری' مسلم)

١٥١٢ - (٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكاً حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ، إِنَّمَا كَانَ يَبْتَسِمُ، فَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْماً أَوْ رِيحاً عُرِفَ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥١٢: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (کھل کر) ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا بس آپؐ مسکراتے تھے چنانچہ آپؐ جب بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتا تھا (بخاری و مسلم)

١٥١٣ - (٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ»، وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَآءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ، فَسَأَلَتْهُ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضاً مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا: هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ » - وَفِي رِوَايَةٍ -: وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: «رَحْمَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب تیز آندھی چلنے لگتی تو آپؐ دعا فرماتے‘ ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس میں جو بھلائی ہے اس کا اور جس بھلائی کے ساتھ اس کو چلایا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس کے نقصان اور اس میں جو نقصان ہے اور جس نقصان کے ساتھ اس کو چلایا گیا ہے اس سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب آسمان پر بادل چھا جاتے تو آپؐ کا رنگ متغیر ہو جاتا آپؐ کبھی (گھر کے) اندر جاتے اور کبھی باہر نکلتے کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے ہٹتے۔ جب بارش برسنے لگ جاتی تو آپؐ سے اس کا اثر ختم ہو جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی حالت معلوم کر کے آپؐ سے دریافت کرتیں۔ آپؐ فرماتے‘ ”اے عائشہ! شاید یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ قومِ عاد نے کہا (جب انہوں نے ان کے علاقوں کی جانب) بادل آتا ہوا دیکھا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ جب بارش دیکھتے تو فرماتے اس کو رحمت بنا (عذاب نہ ہو) (بخاری‘ مسلم)

١٥١٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۱۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ قحط سالی یہ نہیں ہے کہ تم بارش سے ہمکنار نہ ہو قحط سالی تو یہ ہے کہ بارش بھی ہو لیکن زمین پر سبزہ نہ اُگے۔

١٥١٥ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَّا تُمْطَرُوا؛ وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۱۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ قحط سالی یہ نہیں ہے کہ تم بارش سے ہمکنار نہ ہو بلکہ قحط سالی تو یہ ہے کہ بارش ہو (پھر) بارش ہو لیکن زمین پر سبزہ نہ اُگے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٥١٦ - (٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوْا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

دوسری فصل

١٥١٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہوا اللہ کی طرف سے آتی ہے کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب۔ اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کیا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

(شافعی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ' بیہقی الدّعوات الکبیر)

١٥١٧ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَا تَلْعَنُوْا الرِّيْحَ ، فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

١٥١٧: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا پر لعنت کی۔ آپؐ نے فرمایا' ہوا پر لعنت نہ کرو' ہوا تو اللہ کے حکم کی پابند ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کا استحقاق نہیں رکھتی تو لعنت بھیجنے والے کی جانب لعنت واپس آجاتی ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٥١٨ - (٨) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَّا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

١٥١٨: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہوا پر لعنت نہ کرو جب تم ناپسندیدہ چیز کا مشاہدہ کرو تو یہ دعا کرو' "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر اور اس میں جو خیر ہے اس کا اور جس خیر کا اس کو حکم دیا گیا ہے اس کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیرے ساتھ اس ہوا کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور جس شر کے ساتھ اس کو حکم دیا گیا ہے پناہ طلب کرتے ہیں۔"
(ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں سلیمان اعمش اور حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہیں اور لفظ عَنْ سے روایت کرتے ہیں (الجرح و التعدیل جلد۴ صفحہ ۶۳۰، میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۵۱)

١٥١٩ ـ (٩) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً، وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَاباً، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا﴾ وَ﴿أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ﴾ وَ﴿أَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ وَ﴿أَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ﴾. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ».

١٥١٩: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے' " اے اللہ! اس کو رحمت بنا اس کو عذاب نہ بنا۔" اے اللہ! اس کو ریاح رحمت بنا اس کو ریح عذاب نہ بنا۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اللہ کی کتاب میں ہے کہ " ہم نے تند و تیز سرد ہوا بھیجی" " اور ہم نے ان پر عذاب والی ہوا بھیجی" " اور ہم نے ہواؤں کو بھیجا جو بادلوں کو اٹھانے والی ہیں" " اور اس نے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجا" (شافعی' بیہقی الدّعوات الکبیر)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن راشد راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ ناصرُالدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۰۲)

١٥٢٠ ـ (١٠) **وَعَن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرْنَا شَيْئاً مِّنَ السَّمَآءِ ـ تَعْنِي السَّحَابَ ـ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ، وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ»، فَإِنْ كَشَفَهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنْ مَّطَرَتْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ سَقْياً نَّافِعاً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ

١٥٢٠: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم آسمان پر بادل دیکھتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مصروفیات ترک کرتے اور بادل کی طرف منہ کر کے دعا کرتے' " اے اللہ! نفع رساں بارش برسا" (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' شافعی) الفاظ شافعی کے ہیں۔

١٥٢١ ـ (١١) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۲۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج چمک کی آواز سنتے تو آپؐ دعا کرتے، "اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ساتھ برباد نہ کر اور ہمیں اس سے پہلے عافیت کی موت نصیب فرما (احمد، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابُومَطر راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۷۴، مشکوٰۃ علامہ ناصرُ الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۸۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۵۲۲ - (۱۲) عَنْ [عَامِرِ بْنِ] عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۱۵۲۲: عامرؒ بن عبدُاللہؓ بن زُبیر کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ گرج (کی آواز) سنتے تو بات ترک کر دیتے اور فرماتے "اللہ پاک ہے۔ رَعْد (فرشتہ) اللہ کی تعریف کرتے ہوئے سُبحان اللہ کے کلمات کہہ رہا ہے اور فرشتے بھی اس کے ڈر سے سُبحان اللہ کہہ رہے ہیں" (مالک)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں عن عبدِاللہ بن زُبیر ہے مگر مؤطا امام مالک میں عن عامرؒ بن عبداللہؓ بن زبیر ہے نیز رَعْد کے فرشتہ ہونے کی کوئی صحیح دلیل نہیں۔ ترمذی واحمد میں مروی حدیث میں بکیر بن شہاب کوفی راوی لینُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۱)

فہرست آیات

جلد اول

حدیث کی اصطلاحات

(اصولِ حدیث کی چند اصطلاحات جن سے قارئینِ کرام کو آگاہ کرنا ضروری ہے)

مُرتّبہ: عبدالحفیظ مدنی (فاضلِ مدینہ یونیورسٹی)
نائب مدیر ضیاءُ السُّنۃ' ادارۃُ الترّجمہ و التّالیف' فیصل آباد

اصولِ حدیث: ان قوانین کو کہتے ہیں جن کے ساتھ سند اور متن کے احوال معلوم کئے جاتے ہیں۔

متن: حدیث کے الفاظ کا نام متن ہے۔

سند: راویوں کا وہ سلسلہ ہے جو متن تک پہنچاتا ہے۔

صحابی: وہ انسان ہے جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحالتِ اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر ہی فوت ہوا۔

تابعی: وہ انسان ہے جس کی کسی صحابی سے بحالتِ اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر ہی فوت ہوا۔

تبع تابعی: وہ انسان ہے جس کی کسی تابعی سے بحالتِ اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر فوت ہوا۔

حدیث قُدسی: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو لیکن اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہو۔

مسند: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو مرفوع ہو' اور اس کی سند میں ظاہراً" اتصال ہو۔

من السُّنّۃِ کَذَا: اس سے مراد مرفوع حدیث ہے۔

صحیح حدیث: جس کی سند میں اتّصال ہو یعنی کوئی راوی گرا ہوا نہ ہو اور تمام راوی عادل ہوں' نیز ان میں ضبط کا وصف ہو' شذوذ اور علّت بھی موجود نہ ہو۔

عادل: عادل سے مقصود یہ ہے کہ راوی مُنصف مزاج' مسلمان' عاقل اور بالغ ہو نیز کبائر کے ارتکاب سے محفوظ ہو۔

ضبط: راوی نے جس حدیث کو سنا اس کو اپنے سینے میں محفوظ کیا یا اسے تحریر کر لیا اور اسی حالت میں اس حدیث کو آگے پہنچایا۔

شذوذ: ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

علّت: اس پوشیدہ سبب کو کہتے ہیں کہ جو سند میں پایا جاتا ہے' اس سے حدیث کی صحت متاثر ہوتی ہے۔

مرفوع حدیث: جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو' سند میں اتّصال ہو یا انقطاع۔

موقوف حدیث: جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو' سند میں اتّصال ہو یا انقطاع۔

مقطوع حدیث: وہ اثر ہے جس کی نسبت تابعی کی طرف ہو نیز سند میں اتّصال ہو۔

اثر: صحابہ کرامؓ اور تابعین کے اقوال کو اثر کہتے ہیں اور اثر کا لفظ حدیث کے مترادف بھی ہے۔

متواتر: ایسی حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کو بیان کرنے والے رُواۃ کثیر تعداد میں ہوں اور یہ تعداد شروع سے آخر تک ایک جیسی ہو' ان کا کذب بیانی پر موافقت کرنا ناممکن ہو' نیز ہر راوی حدیث کو واضح صیغہ کے ساتھ بیان کرے۔

خبر واحد: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

غریب: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں کسی جگہ کوئی راوی تعداد میں ایک ہو۔

حسن: جس حدیث کی سند میں اتّصال ہو اور راوی بھی وصفِ عدالت کے ساتھ موصوف ہو لیکن وصفِ ضبط صحیح حدیث جیسے راویوں والا نہ ہو۔

ضعیف: جس حدیث میں صحیح اور حسن حدیث والی شرطیں موجود نہ ہوں۔

منقطع: جس حدیث کی سند میں مختلف مقامات سے ایک یا ایک سے زیادہ راوی گرے ہوئے ہوں۔

معضل: جس حدیث کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی ایک جگہ سے مسلسل گرے ہوئے ہوں۔

مرسل: تابعی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل بیان کرے اور درمیان میں کسی صحابی کا ذکر نہ کرے۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک یا ایک سے زیادہ رواۃ مسلسل گرے ہوئے ہوں۔

مضطرب: سند کے رُواۃ یا رُواۃ اور متن دونوں میں اختلاف ہو اور ترجیح کی صورت نہ ہو۔

معلل: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی پوشیدہ علّت پر اطلاع حاصل ہو جائے جب کہ حدیث بظاہر اس سے محفوظ ہو۔

مُنکَر: جس حدیث میں ضعیف راوی، ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

مُدْرَج: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے اصل متن میں یا سند میں ایسا اضافہ کر دیا گیا ہو جو اصل حدیث میں نہ ہو اور اس طرح سے متن یا سند میں تبدیلی واقع ہو جائے۔

مُدَلَّس: جس حدیث کی سند میں کوئی راوی مدلّس ہو، یعنی راوی کا سماع اس کے استاذ سے ممکن ہو لیکن اس روایت کو اس نے نہ سنا ہو۔ یا کسی راوی کا اپنے استاذ سے سماع ممکن ہونے کے باوجود اس کی بیان کردہ روایت میں سماع ثابت نہ ہو۔

موضوع: وہ حدیث ہے جو من گھڑت اور جھوٹی ہے۔

تابع: ایسی حدیث کو کہتے ہیں ہے جو غریب حدیث کے موافق ہو اور دونوں کا صحابی ایک ہو۔

شاہد: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو غریب حدیث کے موافق ہو، البتہ صحابی میں اتّحاد نہ ہو۔

اِختلاط: کسی راوی کی عقل کے فاسد ہو جانے، بڑھاپا طاری ہو جانے، نابینا ہو جانے یا کتابوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے اس کی بیان کردہ احادیث کی صحت یا عدمِ صحت کا فیصلہ نہ ہو سکے۔

سندِ عالی: ایسی حدیث جس کی دو اسناد ہوں اس میں سے جس سند کے رُواۃ تعداد میں کم ہوں عالی سند کہلاتی ہے اور وہ سند جس کے رواۃ تعداد میں زیادہ ہوں وہ سندِ نازل کہلاتی ہے۔ چنانچہ محدّثین سندِ عالی کے حصول کے لئے دشوار گزار اور دور دراز علاقوں کا سفر کرتے تھے۔

روایت بالمعنیٰ: رواۃ نے اپنے استاذ سے روایت کے جو الفاظ سُنے ہیں انہیں بعینہٖ ادا نہ کرے بلکہ اس روایت کا معنی بیان کرے، اس کا جواز اس راوی کے لئے ہے جو الفاظ کے معانی کا فہم رکھتا ہو، نیز الفاظ کی تبدیلی معانی پر اثر انداز نہ ہو۔

تعدیل کے مراتب اور اُن کی وضاحت

۱۔ **اوثقُ النّاس، اثبتُ النّاس، الیہِ المنتھی فی التَّثَبُّت:** ان اوصاف کے ساتھ جن راویوں کو موصوف کیا جائے گا ان کی بیان کردہ احادیث قابلِ حجت ہوں گی اور ان کا شمار درجہ اول میں ہو گا۔

۲۔ **ثِقَۃٌ ثِقَۃٌ، ثَبَتٌ ثَبَتٌ:** ان اوصاف کے ساتھ جو راوی متّصف ہوں گے تو وہ دوسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۳۔ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، ثِقَةٌ حَافِظٌ، ثِقَةٌ عَدلٌ: جب کسی راوی کے یہ اوصاف ہوں گے تو اس کی بیان کردہ احادیث قابلِ حُجّت ہوں گی البتہ وہ تیسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۴۔ صُدُوقٌ، محلّہ صِدقٌ، لابأسَ بہ: ان اوصاف کے ساتھ جو روای متّصف ہوں گے ان کی بیان کردہ احادیث کو تحریر کیا جائے گا اور ان پر غور و فکر کیا جائے گا۔ یہ راوی دوسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۵۔ شیخ: جب کسی راوی کے بارہ میں شیخ کا وصف مذکور ہو تو اس کا شمار تیسرے درجہ میں ہو گا' البتہ اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا اور غور و فکر کیا جائے گا۔

۶۔ صالحُ الحدیث: جب کسی راوی کے بارہ میں یہ وصف مذکور ہو تو اس کی بیان کردہ حدیث تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تحقیق بھی کی جائے گی۔

جرح کے مراتب اور ان کی وضاحت

۱۔ اَکْذَبُ النَّاس، الیہِ الْمُنْتَھیٰ فِی اَلکِذْب، ھُوَ رُکْنُ اَلکِذْب، ھُوَ مَنْبَعُ اَلکِذْب: یہ الفاظ شدید جرح پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۔ دجّال، کذّاب، وَضّاع: یہ الفاظ مذکورہ الفاظ کی نسبت کم جرح پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۔ لینُ الحدیث یا فیہِ مَقَالٌ: جب کسی راوی کو اس وصف کے ساتھ موصوف کیا جائے تو اس حدیث کو تحریر کیا جائے لیکن اس حدیث کے بارہ میں تحقیق کی جائے۔

۴۔ لیسَ بِقَوِیٍّ: جب کسی راوی کے بارہ میں یہ وصف مذکور ہو تو وہ راوی دوسرے درجہ میں ہے۔ اس کی حدیث پر بھی غور و فکر کیا جائے۔

متروکُ الحدیث، ذاھبُ الحدیث، کذّاب: جب کوئی راوی ان اوصاف کے ساتھ متّصف ہو تو اس کو بیان کرنا چاہئے' حدیث کو تحریر میں نہ لایا جائے' ایسی حدیث نا قابلِ اعتبار ہے۔

۵۔ فُلَانٌ لَا یُحْتَجُّ بِہٖ، ضَعِیفٌ، مُنکرُ الحدیث: جو راوی ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو اس کی روایت قابل حجت نہیں البتہ حدیث کو تحریر کیا جائے اور تحقیق کی جائے۔

۶۔ فُلَانٌ یُکْتَبُ حَدِیْثُہٗ، فُلَانٌ ضَعِیفٌ جِدًّا فُلَانٌ لَا تَحِلُّ الرِّوَایَۃُ عَنْہُ: جو راوی ان اوصاف کے ساتھ موصوف ہو تو اس کی روایت تحریر نہ کی جائے۔

۷۔ فُلَانٌ مُتَّھَمٌ بِالْکِذْبِ، مُتَّھَمٌ بِالْوَضْعِ، یَسْرِقُ الْحَدِیْث: اس صورت میں نہ ان کی بیان کردہ حدیث کو لکھا جائے اور نہ ان کو قابلِ حجّت سمجھا جائے نہ ان کا اعتبار کیا جائے۔

کُتبِ حدیث کی اقسام

جامع: وہ کتاب ہے جس میں تمام قسم کی احادیث مروی ہیں' جیسے جامع امام بخاریؒ' جامع امام ترمذیؒ۔

سُنن: وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث مروی ہیں جیسے سُنن نسائی۔

مُسنَد: وہ کتاب ہے جس میں ہر صحابی سے مروی احادیث ایک مقام میں جمع ہوں جیسے مسند امام احمد بن حنبلؒ' مسند امام شافعیؒ

جُزء: وہ کتاب ہے جس میں ایک مسئلہ کی احادیث جمع ہوں جیسے جُزء رفعُ الیدین۔

مُستَدرَک: وہ کتاب ہے جس کو ایسی کتاب سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہو جس کی بیان کردہ شرائط کے مطابق جو احادیث اس کتاب میں درج نہیں ہوئیں ان کو اس کتاب میں درج کیا جائے۔ جیسے "مستدرک حاکم علی الصَّحِیْحَیْن" یعنی بخاری اور مسلم نے اپنی کتابوں میں احادیث ذکر کرنے کی جو شرائط متعین کی ہیں' ان شرائط پر پورا اترنے والی سب احادیث کو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ امام حاکمؒ نے ان احادیث کو "مُستدرک" میں جمع فرمایا۔

مُستَخرَج: وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو دوسری اسانید سے ذکر کیا ہے جیسی "مُستخرج الاسماعیلی البغدادی"

مُعجَم: وہ کتاب ہے جس میں اس کے مؤلف نے احادیث کو اساتذہ کے ناموں پر حروفِ تہجّی کی ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہو جیسے امام طبرانیؒ کی تالیف کردہ کتابیں اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیْرُ' اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر اور اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ہیں۔

اَلْاَطْرَاف: جس میں حدیث کا ایک ٹکڑا نقل کیا جائے جو بقیہ حدیث پر دلالت کرے اس کے ساتھ ساتھ متن کی تمام اسانید کو یا بعض کو ذکر کیا جائے جیسے تُحفۃُ الاشراف بمعرفۃِ الا طراف لِلمِزّیؒ۔

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ
چک ۱۹، چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح

للشيخ الامام ولي الدين ابي عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي رحمه الله

جلد دوم

ترجمہ وتشریح
مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظرثانی
حافظ ناصر محمود انور
فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

مکتبہ محمدیہ

قال اللہ تعالیٰ

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رُک جایا کرو"

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد دوم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق و نظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک 109/7.R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

جملہ حقوق محفوظة

نام کتاب	----------	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	----------	شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ وتشریح	----------	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی	----------	حافظ ناصر محمود انور
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
مطبع	----------	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	----------	جنوری 2005ء
تعداد	----------	600
ناشر	----------	مکتبہ محمدیہ
قیمت	----------	/- روپے

اسٹاکسٹ

دار الکتب السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

اردو بازار لاہور
اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ۞ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ۞ محمدی پبلشنگ ہاؤس، الفضل مارکیٹ
دار الفرقان، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون 042-7231602 ۞ حذیفہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ

فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ۞ رحمانیہ دار الکتب، امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ۞ ملک سنز۔ کارخانہ بازار

گوجرانوالہ
والی کتاب گھر اُردو بازار 233089 ۞ مدینہ کتاب گھر اُردو بازار ۞ مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار

ملتان
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 ۞ مکتبہ دار السلام گنگھیانوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229

اوکاڑہ
مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621

چیچہ وطنی
اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم

صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم

بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ
وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا
یُوْعَدُوْنَ ۝ (سورة الاحقاف پ۲۶)

فہرست مضامین

جلد دوم

نمبر شمار | صفحہ نمبر

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

کِتَابُ الزَّکَاۃِ

کِتَابُ الصَّوْمِ

کِتَابُ الدَّعْوَاتِ

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

(١) بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

(میّت کی نمازِ جنازہ)

مریض کی بیمار پُرسی اور بیماری کا ثواب

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٥٢٣ - (١) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَطْعِمُوْا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوْا الْمَرِيْضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۵۲۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بھوکے کو کھانا کھلاؤ' بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ (بخاری)

١٥٢٤ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: «رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا' بیمار کی بیمار پرسی کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' (کھانے کی) دعوت کو قبول کرنا اور چھینک مارنے والے کی چھینک کا (یَرْحَمُکَ اللّٰہ کے کلمات کے ساتھ) جواب دینا۔
(بخاری' مسلم)

١٥٢٥ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ». قِيْلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ

فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا' جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اس کو السلام علیکم کہہ اور جب وہ تجھے کھانے پر مدعو کرے اس کی دعوت قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی کا مطالبہ کرے اس کی خیر خواہی کر اور جب وہ چھینک لے اور "الحمدُ للہ" کہے تو اس کے جواب میں "یَرْحَمُکَ اللہ" کہہ اور جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے اس کے (جنازہ کے) ساتھ جا (مسلم)

وضاحت: اس سے پہلی حدیث میں پانچ اور اس میں چھ حقوق کا ذکر ہے۔ بظاہر تضاد ہے لیکن چونکہ چھ میں پانچ کا شامل ہے' اس لئے تضاد نہیں۔ زیادہ عدد والی حدیث کو قبول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۵۲۶ - (٤) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ. وَنَهَانَا: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْحَرِيْرِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَالْقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ. - وَفِيْ رِوَايَةٍ: - وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا جبکہ سات کاموں سے منع کیا۔ آپؐ نے ہمیں بیمار کی عیادت' جنازے کے ساتھ جانے' چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب (یَرْحَمُکَ اللہ کے ساتھ) دینے' السلام علیکم کا جواب دینے' دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے' قسم اٹھانے والے کی تصدیق کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے اور آپؐ نے ہمیں (مردوں کے لئے) سونے کی انگوٹھی' ریشم' استبرق' دیباج' سرخ گدوں' قس بستی کے بنے ہوئے کپڑوں کے پہننے اور چاندی سے بنے ہوئے برتن اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی (کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا اس لئے کہ جو شخص دنیا میں ان برتنوں میں پیئے گا تو آخرت میں ان سے نہیں پیئے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: لفظ "حَرِیر" کا اطلاق عام ریشم پر ہوتا ہے جبکہ "اِسْتَبْرَق" دبیز ریشم کو کہتے ہیں اور "دِیْبَاج" کا اطلاق باریک ریشم پر ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ سرخ گدوں کا استعمال تب ناجائز ہے جب وہ ریشم سے تیار کئے گئے ہوں۔ "قس" ایک بستی کا نام ہے جہاں کے تیار شدہ کپڑے فاخرانہ ہوتے تھے۔ ان کے بارے میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے

کہ اگر وہ ریشم سے تیار کئے گئے ہیں تو ان کا پہننا حرام ہے اور جو شخص چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا رہا اور بلا توبہ فوت ہو گیا تو وہ جنت میں ان برتنوں سے محروم رہے گا کیونکہ جنت میں اہلِ جنت کو سونے اور چاندی کے برتن دیئے جائیں گے (واللہ اعلم)

١٥٢٧ - (٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمارپرسی کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک (گویا) جنّت کے باغات کے پھل تناول کرتا رہا۔ (مسلم)

١٥٢٨ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی؟ (بندہ) کہے گا' اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو ربُّ العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا' تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے' اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ آدم کے بیٹے ! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا' تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ (بندہ) کہے گا' اے میرے رب ! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا' تجھے علم نہیں ! میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھے علم نہیں ! اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کا ثواب) میرے پاس پاتا۔ آدم کے بیٹے ! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا' تو نے مجھے پانی نہ پلایا؟ وہ کہے گا' اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تو نے پانی نہ پلایا۔ کیا تجھے علم نہیں! اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا (ثواب) میرے پاس پاتا (مسلم)

۱۵۲۹ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ: «لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ»، فَقَالَ لَهُ: «لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ». قَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ، عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ، تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ. فَقَالَ: «فَنَعَمْ إِذَنْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۲۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی (دیہاتی) کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور جب آپؐ کسی بیمار کی بیمارپرسی کے لئے جاتے تو فرماتے' کچھ حرج نہیں! اگر اللہ نے چاہا تو تجھے (گناہوں سے) پاکیزگی حاصل ہو گی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے یہی کلمات کہے۔ اس نے جواب دیا' بالکل نہیں بلکہ بوڑھا انسان تیز بخار کی زد میں ہے وہ (تیز بخار) اسے قبرستان لے جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا (بخاری)

وضاحت: جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اسی طرح ایک عالم کسی جاہل کی بیمار پرسی کے لئے جا سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جب بدوی نے الٹا جواب دیا تو آپؐ نے اس کی تائید کی۔ چنانچہ دیہاتی اپنے کہنے کے مطابق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے مطابق صبح کے وقت فوت ہوا پایا گیا (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۱)

۱۵۳۰ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ، مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَآءَ إِلَّا شِفَآؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے۔ بعدازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدّت کو دور کر اور ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو ختم کر دے' تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا۔" (بخاری' مسلم)

۱۵۳۱ - (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ. أَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهٖ: «بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں درد ہوتا یا پھوڑا (نمودار) ہوتا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے دعا فرماتے (جس کا

ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ (برکت حاصل کرتا ہوں) ہماری زمین کی مٹی' ہماری تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا حاصل ہو۔" (بخاری' مسلم)

وضاحت: بیمار کو منقول دعاؤں کے ساتھ دم کرنا اور انگشتِ شہادت کو تھوک لگا کر اسے مٹی کے ساتھ آلودہ کرنا اور درد کی جگہ پر اس کو لگانا درست ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے' کسی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۵۳۲ - (۱۰) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَكَىٰ نَفَثَ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَىٰ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ.

۱۵۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو جاتے تو خود کو معوذات (سورتوں) کے ساتھ پھونک مار کر دم کرتے اور اپنے اعضاء پر اپنے ہاتھ پھیرتے' جب آپؐ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپؐ فوت ہوئے تو میں آپؐ کو معوذات کے ساتھ دم کرتی جن کے ساتھ آپؐ دم کیا کرتے تھے اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تبرکاً" پھیرتی (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپؐ کے اہلِ بیت میں سے کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو آپؐ معوذات سورتوں کی تلاوت فرما کر دم کیا کرتے تھے۔

وضاحت: معوذات سے مقصود قُل ھو اللہ اَحد' قُل اعُوذ برب الفلق' قُل اعُوذ برب النّاس سورتیں ہیں۔ بخاری شریف میں دم کرنے اور ہاتھ پھیرنے کی تفصیل اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے بعدازاں ان کو چہرے پر پھیرتے' اس کے بعد تمام جسم پر پھیرتے گویا کہ وہ سانس جو دم کے کلمات کے ساتھ ملا ہوا ہے وہ متبرک ہے اور اس کے پھیرنے سے مرض کے افاقے کا امکان ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھ دم کرتے ہوئے ہاتھ پھیرنا' اپنے ہاتھ پر پھونک کر مریض کے جسم پر پھیرنا اور دم کرنا مسنون ہے۔ بعض علماء اس سے استدلال کرتے ہیں کہ کاغذ پر اللہ کا کلام تحریر کرکے اس کو پانی کے ساتھ دھو کر تبرکاً" مریض کو پلانا درست ہے (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۳)

۱۵۳۳ - (۱۱) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ شَكَا إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعاً يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثاً، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ

وَأُحَاذِرُ» . قَالَ : فَفَعَلْتُ . فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِيْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۵۳۳ : عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کے جسم میں درد ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس مقام پر رکھ جہاں درد ہے اور تین بار "بسم اللہ" پڑھ اور سات بار کہہ (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو میں پا رہا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ ہے۔" وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرے درد کو ختم کر دیا (مسلم)

١٥٣٤ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ : «نَعَمْ» . قَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْكَ ، بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۵۳۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے استفسار کیا' اے محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا' اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز' ہر نفس کے شر' یا حاسد آنکھ کے شر سے دم کرتا ہوں' اللہ آپ کو شفا عطا کرے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں (مسلم)

١٥٣٥ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ : «أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ» ، وَّيَقُوْلُ : «إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَفِيْ أَكْثَرِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» : «بِهِمَا» عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ .

۱۵۳۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ کو دم کرتے ہوئے فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں تم دونوں کو اللہ کے نقص سے پاک کلمات کے ساتھ ہر شیطان' زہریلے کیڑے مکوڑوں اور ہر نظربد والی آنکھ سے پناہ میں دیتا ہوں۔" اور فرماتے تھے' تمہارے والد (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے (بخاری) مصابیح کے اکثر نسخوں میں تثنیہ کا صیغہ "بہما" ہے یعنی "بہا" کی بجائے "بہما" (مگر یہ کاتب کی غلطی ہے)

١٥٣٦ - (١٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «من يُرِدِ

اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے (بخاری)

۱۵۳۷ - (۱۵) **وَعَنْهُ وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ، وَّلَا وَصَبٍ ، وَلَا هَمٍّ، وَّلَا حُزْنٍ، وَّلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا؛ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۷: ابوہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ' درد' فکر' غم' تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس (مسلمان) کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے (بخاری)

۱۵۳۸ - (۱٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجَلْ، إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ». قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ فَقَالَ: «أَجَلْ». ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهُ أَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ [تَعَالٰى] بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا۔ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ کو تو شدید بخار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا' اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا' بالکل درست ہے۔ بعدازاں آپ نے فرمایا' جس مسلمان کو بیماری وغیرہ کا عارضہ لاحق ہوتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور فرماتا ہے جیسا کے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱۵۳۹ - (۱۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا کسی شخص کو نہیں دیکھا (بخاری' مسلم)

۱۵٤٠ - (۱۸) وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي ، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں فوت ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو ملاحظہ کرنے کے بعد نزع کی سختی کو میں کسی کے لئے ناپسندیدہ نہیں سمجھوں گی (بخاری)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھے۔ آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ کے سینے کے گڑھے اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں' میرا خیال تھا کہ موت کی سختی میں وہ شخص مبتلا ہوتا ہے جو گناہگار ہے لیکن جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کے طاری ہونے کے وقت شدت کا ملاحظہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا خیال درست نہیں تھا بلکہ جان کنی کے وقت ہونے والی تکلیف سے گناہ دور ہوتے ہیں اور ثواب میں اضافہ ہوتا ہے (فتح الباری)

۱۵٤١ - (۱۹) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى، حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن کی مثال نرم و نازک کھیتی کی سی ہے جس کو ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں۔ کہیں اس کو نیچا کرتی ہیں اور کہیں اس کو سیدھا کرتی ہیں یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو زمین میں مضبوطی کے ساتھ گڑا ہوتا ہے اس کو کوئی حادثہ پیش نہیں آتا یہاں تک کہ ایک ہی بار اس کو جڑ سے اکھیڑ دیا جاتا ہے (بخاری)

۱۵٤٢ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن کی مثال اس کھیتی کی مانند ہے جس کو ہوائیں (ادھر ادھر) جھکاتی رہتی ہیں (چنانچہ اسی طرح) مومن کو ہمیشہ مصائب کا سامنا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے کہ کاٹنے کے وقت کے علاوہ اس کو ذرا جنبش نہیں

ہوتی (بخاری، مسلم)

١٥٤٣ - (٢١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: «مَا لَكِ تُزَفْزِفِينَ؟» قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا، فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ السّائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا وجہ ہے تو سخت کانپ رہی ہے؟ اس نے عرض کیا' بخار ہے' اللہ اس میں برکت نہ فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا' بخار کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ بخار لوگوں کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

١٥٤٤ - (٢٢) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيماً صَحِيحاً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (مومن) بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں اسی طرح کے نیک اعمال ثبت ہوتے ہیں جن کو وہ (گھر میں) مقیم رہتے ہوئے بحالتِ صحت ادا کرتا تھا (بخاری)

١٥٤٥ - (٢٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کی طاعون سے (موت) شہادت ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: طاعون وبائی مرض ہے' غیر مسلم کے لئے بوجہ کبیرہ گناہوں کے سزا ہے جبکہ مسلمان کو شہادت کا درجہ عطا کرتی ہے البتہ یہ اُخروی شہادت ہے (واللہ اعلم)

١٥٤٦ - (٢٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ (قسم کے لوگ) شہید ہیں۔ طاعون کی بیماری سے مرنے والا' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا' ڈوب کر مرنے والا اور دب کر مرنے والا نیز وہ شخص جو میدانِ جنگ میں مارا جاتا ہے وہ شہید ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین قسم کے ہیں۔

۱. دنیوی اور اخروی دونوں لحاظ سے شہید جیسے وہ لوگ جو میدانِ جہاد میں شہید ہو جاتے ہیں۔

۲. اُخروی لحاظ سے شہید جیسا کہ اس حدیث میں چار انسانوں کا ذکر ہوا ہے۔

۳. اچانک موت سے ہمکنار ہونے والے۔

دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے جنگ کرتے ہوئے قتل ہونے والے یا میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے قتل ہونے والے شہید نہیں کہلائیں گے (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۴۱)

١٥٤٧ - (٢٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَنِيْ: «اَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ، وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَّقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا، يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے مجھے بتایا' یہ تو عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جن لوگوں پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے (لیکن) ایماندار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو رحمت بنایا ہے۔ کسی شہر میں طاعون کی وباء پھیلنے کی صورت میں جو شخص صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کی نیت سے اس شہر میں مقیم رہتا ہے' اس یقین کے ساتھ کہ اسے وہی مصیبت پہنچ سکتی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھی جا چکی ہے تو اس کو حقیقی شہید کے برابر ثواب ملے گا (بخاری)

١٥٤٨ - (٢٦) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ، أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ، وَّاَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۸: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' طاعون (وباء) عذاب ہے جس میں بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے لوگوں کو مبتلا کیا گیا۔ جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ (وہاں) طاعون ہے تو تم اس علاقے میں نہ جاؤ اور جب اس علاقے میں طاعون واقع ہو جائے جس میں تم رہتے ہو تو اس علاقے سے راہِ فرار اختیار نہ کرو (بخاری' مسلم)

١٥٤٩ - (٢٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَبَرَ؛ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ» يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ سبحانہ' و تعالیٰ نے فرمایا' جب میں اپنے بندے کی اس کی دو محبوب چیزوں میں آزمائش کروں اور وہ اس پر صبر کرے تو میں ان دونوں چیزوں کے بدلے اس کو جنّت عطا کروں گا۔ دو محبوب نعمتوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٥٥٠ - (٢٨) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِماً غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمارپرسی کرتا ہے اس کے حق میں شام تک ستّر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت بیمارپرسی کرتا ہے تو صبح تک اس کے حق میں فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے باغیچہ (بن جاتا) ہے (ترمذی' ابوداؤد)

١٥٥١ - (٢٩) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ يُصِيْبُنِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۵۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میری آنکھوں میں درد تھا جس کی وجہ سے آپؐ نے میری بیمارپرسی فرمائی (احمد' ابوداؤد)

١٥٥٢ - (٣٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِباً، بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفاً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۵۲ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے احسن طریق سے وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی حصول ثواب کی نیت سے بیمار پرسی کی تو وہ دوزخ سے ساٹھ سال کی مسافت (کے بقدر) دور کیا جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں فضل بن دلھم واسطی راوی لین الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۸۹)

۱۵۵۳ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِماً فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ؛ إِلَّا شُفِيَ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۳ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے اور سات بار کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ عظمت والے سے سوال کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا عنایت کرے۔" تو اس کو شفا حاصل ہوتی ہے مگر جب اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہو (ابوداؤد' ترمذی)

۱۵۵٤ - (۳۲) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُوْلُوْا: «بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۱۵۵۴ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بخار اور ہر قسم کے درد کے بارے میں فرماتے کہ وہ (دم کرتے ہوئے) کہیں' (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کبریائی والے کے نام کے ساتھ' میں عظمت والے اللہ کے ساتھ' ہر ایسی جوش مارنے والی رگ کے شر اور دوزخ کی شدید گرمی کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (اور) صرف ابراہیم بن اسماعیل (راوی) سے معروف ہے اور یہ راوی حدیث کے بارے میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۱۵۵۵ - (۳۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئاً أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ، فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا أَنَّ رَحْمَتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ

لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ، وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ، عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ؛ فَيَبْرَأُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۵۵۵: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص کچھ بیماری محسوس کرے یا اس کا (مسلمان) بھائی بیمار ہو جائے تو وہ (دم کرتے ہوئے) کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "ہمارا پروردگار اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے' تیرا نام پاک ہے' تیرا حکم آسمان و زمین میں (نافذ) ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمانوں میں ہے اسی طرح تو اپنی رحمت زمین پر فرما' ہمارے گناہوں اور ہماری غلطیوں کو معاف فرما' تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت سے رحمت اور اپنی شفا سے شفا کو اس درد پر نازل فرما۔" چنانچہ اس دم سے تندرستی حاصل ہو جائے گی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زیادہ بن محمد راوی کو امام بخاریؒ نے غائت درجہ ضعیف قرار دیتے ہوئے منکرالحدیث کہا ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۹۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۰)

۱۵۵۶ - (۳٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضاً فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوّاً أَوْ يَمْشِيْ لَكَ إِلٰى جَنَازَةٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۵۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص بیمار کی بیمارپرسی کرنے آئے تو وہ کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما' تیرے دشمن کو زخمی کرے گا یا تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ جائے گا۔" (ابوداؤد)

۱۵۵۷ - (۳۵) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾. وَعَنْ قَوْلِهِ: ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءاً يُّجْزَ بِهٖ﴾، فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُّنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ، حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ، فَيَفْقِدُهَا، فَيَفْزَعُ لَهَا، حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ، كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۷: علی بن زید سے روایت ہے وہ اُمیّہؒ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے (درج ذیل) قول کے بارے میں دریافت کیا۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اگر تم اس کو ظاہر کرو جو تمہارے نفسوں میں ہے یا اس کو پوشیدہ کرو' تو اللہ اس کے بارے میں تم سے محاسبہ کرے گا۔" نیز اللہ کے قول

(جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص نے برائی کی اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔" عائشہؓ نے جواب دیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے' مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اللہ کی جانب سے بندے کا مواخذہ کرنا ہے جو اس کو بخار یا چوٹ وغیرہ لگتی ہے یہاں تک کہ وہ جس مال کو اپنی قمیض کی جیب میں ڈالتا ہے تو اس کو گم پاتا ہے اس وجہ سے گھبرا جاتا ہے یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونے کی سرخ ڈلی بھٹی سے صاف نکلتی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۳' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۱)

١٥٥٨ - (٣٦) **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصِيْبُ عَبْداً نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُوْنَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ، وَمَا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ، وَقَرَأَ: ﴿**وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ**﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۸: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کو جب کبھی کوئی چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو اس کے گناہوں کی وجہ سے پہنچتی ہے البتہ جتنے گناہ اللہ معاف کرتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں۔ پھر آپؐ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ بسبب تمہارے گناہوں کے ہے جبکہ زیادہ گناہوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔" (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن وازع اور ان کے استاد دونوں مجہول ہیں۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۱)

١٥٥٩ - (٣٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ، قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ: اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيْقاً حَتّٰى أُطْلِقَهُ، أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ» .

۱۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہے پھر وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کردہ فرشتے کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا عمل اسی طرح تحریر کرتے رہو' جس طرح وہ تندرستی میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو بیماری سے رہائی عطا کروں یا اس کو موت سے ہمکنار کروں (شرح السنہ)

١٥٦٠ - (٣٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا ابْتَلَى الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهِ، قِيلَ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ، فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ

وَطَهَّرَهُ. وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ». رَوَاهُمَا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۵۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی مسلمان شخص جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کے ان صالح اعمال کو تحریر کرتے رہو جنہیں وہ (بیماری سے قبل) کرتا تھا اگر اس کو بیماری سے شفا مل جاتی ہے تو بیماری کی وجہ سے وہ گناہوں سے دھل جاتا ہے اور اسے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور اگر اللہ اس کو فوت کر لیتا ہے تو اس کو معاف کر دیتا ہے اور اس پر رحمتوں کا نزول فرماتا ہے (شرح السنہ)

۱۵۶۱ - (۳۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ، سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْد، وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيْدٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۵۶۱: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں مارے جانے والے شہید کے علاوہ شہادت کی موت سات قسم کی ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے' پانی میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' پہلو کے درد سے مرنے والا شہید ہے' بوجھ تلے دب کر مرنے والا شہید ہے' آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے اور وہ عورت جو حمل کی حالت میں مر گئی' وہ بھی شہید ہے۔
(مالک' ابوداؤد' نسائی)

۱۵۶۲ - (٤٠) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «اَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ، فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَالَهُ ذَنْبٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ آزمائشوں سے دوچار ہونے والے کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کے بعد صاحب فضیلت لوگ ہیں پس صاحبِ فضیلت لوگوں میں سے ہر شخص کو اس کے دین کے لحاظ سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دین (کے امور) میں سخت ہے تو اس کیلئے آزمائش بھی سخت ہے اور اگر وہ دین کے (امور) میں

کمزور ہے تو اس کیلئے آزمائش بھی معمولی ہے۔ اسی طرح وہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر زمین پر چلنے پھرنے لگتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٦٣ - (٤١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَغْبِطُ أَحَداً بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

١٥٦٣: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ کسی شخص کے آرام کے ساتھ مرنے پر مجھے رشک نہیں ہو گا' جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت کا مشاہدہ کیا ہے (ترمذی' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن علاء راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ٢ صفحہ ٥٧٩' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ١ صفحہ ٤٩٣)

١٥٦٤ - (٤٢) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ بِالْمَوْتِ، وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ، أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

١٥٦٤: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ کے قریب ایک پیالے میں پانی تھا' آپؐ اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے اور (یہ) کلمات کہتے "اے اللہ! موت کی ناگواریوں یا موت کی شدتوں پر میری مدد فرما۔"
(ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن سرجس راوی ہے' اسے کسی امام نے ثقہ قرار نہیں دیا۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ١ صفحہ ٤٩٣)

١٥٦٥ - (٤٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

١٥٦٥: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے (اس کے گناہوں کی) سزا دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو اس سے دور رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن سے اس کے گناہوں کا بدلہ ملے گا (ترمذی)

١٥٦٦ - (٤٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ، مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کثرت ثواب کا تعلق مصائب کی سختی کے ساتھ ہے بلاشبہ اللہ عزوجل جب کسی جماعت کو محبوب جانتے ہیں تو اسے آزمائشوں میں ڈالتے ہیں پس جو شخص آزمائش پر راضی ہے اس کو اللہ کی رضا حاصل ہو گی اور جس شخص نے جزع فزع کا اظہار کیا اس پر اللہ کی ناراضگی ہو گی (ترمذی' ابن ماجہ)

١٥٦٧ - (٤٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ، حَتّٰى يَلْقَى اللهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن مرد اور مومنہ عورت کے جسم' اس کے مال اور اس کی اولاد پر مسلسل مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی ملاقات اللہ سے ہوتی ہے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے (ترمذی) امام مالکؒ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٦٨ - (٤٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ، ابْتَلَاهُ اللهُ فِيْ جَسَدِهِ أَوْ فِيْ مَالِهِ أَوْ فِيْ وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۶۸: محمد بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ محمد کے دادا سے بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لئے جب اللہ کی جانب سے بلند مقام اللہ کے علم میں ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ عزّوجل اس کو جسمانی' مالی یا اولاد کی پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کو (صبر کی) توفیق عطا کرتا ہے تو وہ مرتبہ اسے حاصل ہو جاتا ہے جو اللہ کے علم میں اس کے لئے ہوتا ہے۔

(احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن خالد راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۴۹۴)

١٥٦٩ - (٤٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً، إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۶۹: عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے موت کے (اسباب) ہیں۔ اگر وہ ان موت کے اسباب سے بچ کر نکل جاتا ہے تو بڑھاپے کی نظر ہو جاتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٥٧٠ - (٤٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ، لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب (و اکرام) سے نوازا جائے گا تو تندرست لوگ خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں کے ساتھ کاٹے جاتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٥٧١ - (٤٩) وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَسْقَامَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ، ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهِ، وَمَوْعِظَةً لَّهُ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ. وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ، كَانَ كَالْبَعِيْرِ إِذَا عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوْهُ، فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ أَرْسَلُوْهُ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْأَسْقَامُ؟ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ. فَقَالَ: «قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۷۱: عامر رام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کیا اور فرمایا' مومن (انسان) جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو تندرستی عطا کرتا ہے تو بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اور آئندہ کے لئے اس کے لئے تنبیہہ ہوتی ہے لیکن منافق بیمار ہونے کے بعد جب تندرست ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جس کو گھر والوں نے باندھا اور پھر چھوڑ دیا' اسے نہیں معلوم کے اسے انہوں نے کیوں باندھا اور کیوں چھوڑا؟ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا ہم سے دور ہو جا' تو ہمارے طریقے پر نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو منظور شامی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۴۹۴)

١٥٧٢ - (٥٠) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئاً، وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۷۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاؤ تو اسے لمبی عمر کا طمع دلاؤ۔ اس سے تقدیر تو پلٹ نہیں سکتی البتہ بیمار کو اس سے راحت حاصل ہوتی ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے کہا اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی راوی منکرالحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۱ صفحہ ۸۷۰' الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۴۷' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۸۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۹۰)

١٥٧٣ - (٥١) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۷۳: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو اس کے پیٹ کی بیماری نے موت سے ہمکنار کیا اس کو قبر کا عذاب نہیں ہو گا (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٥٧٤ - (٥٢) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ، فَقَالَ لَهٗ: «أَسْلِمْ». فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ، فَقَالَ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ: فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۵۷۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے آئے' آپؐ اس کے سر کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا' تم مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے والد کی جانب دیکھا جو اس کے قریب تھا۔ اس نے کہا' "ابوالقاسم" کی اطاعت کرو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے باہر) تشریف

لائے۔ آپؐ فرما رہے تھے "سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے' جس نے اس کو دوزخ سے بچا لیا۔" (بخاری)

١٥٧٥ - (٥٣) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضاً نَادٰى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان میں فرشتہ منادی کرتا ہے کہ تیرا حال عمدہ ہے' تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں عظیم منزل حاصل کی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سنان راوی لین الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۶)

١٥٧٦ - (٥٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں فوت ہوئے' اس میں علی رضی اللہ عنہ آپؐ کے ہاں سے باہر آئے تو صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی مہربانی سے آپؐ کا حال اچھا ہے (بخاری)

١٥٧٧ - (٥٥) **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى: قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ . فَادْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ». فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' مجھ سے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' میں تجھے ایسی خاتون نہ دکھاؤں جو جنتی ہے؟ میں نے کہا ضرور۔ انہوں نے فرمایا' یہ سیاہ رنگ کی عورت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ہے اور اس نے کہا ہے' اے اللہ کے رسول! مجھ پر صرع کا (مرگی) حملہ ہوتا ہے اور میرے کپڑے جسم سے دور ہو جاتے ہیں' آپؐ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کرے اور تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت عطا

کرے۔ اس نے جواب دیا' میں صبر کرتی ہوں اور کہا کہ میرے کپڑے دور ہو جاتے ہیں' آپؐ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میرے کپڑے دور نہ ہوں (تاکہ میرا جسم عریاں نہ ہو جائے) آپؐ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: صرع کو مرگی کہا جاتا ہے' یہ مرض دماغی ہے' ردی بخارات دماغ کی جانب چڑھتے ہیں' جس سے اعضاءِ رئیسہ کے افعال میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ مریض بے ہوش ہو کر چہرے کے بل زمین پر گر پڑتا ہے۔ اعضاء میں تشنج رونما ہوتا ہے اور منہ سے جھاگ ٹپکنے لگ جاتی ہے۔ علامہ ابنِ قیمؒ نے زادُالمعاد میں ذکر کیا ہے کہ اگر پچیس سال کی عمر تک یہ بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج ممکن نہیں۔ شائد اس عورت کو بھی یہ مرض اسی عمر میں لاحق ہوا ہو' اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو صبر کی تلقین کی اور جنت کی خوشخبری دی۔ معلوم ہوا کہ بیماری کا علاج نہ کرنا اور اس پر صبر کرنا علاج کرنے سے افضل ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کے ساتھ علاج کرنا دوا کے ساتھ علاج کرنے سے بہتر ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲۔ ۳ صفحہ ۴۳۱)

۱۵۷۸ - (۵٦) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: إِنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيئاً لَهُ، مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ «وَيْحَكَ! وَمَا يُدْرِيْكَ لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

۱۵۷۸: یحیٰی بن سعید سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہوا' ایک شخص نے کہا' یہ خوش نصیب ہے بغیر بیمار ہونے کے فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھ پر افسوس ہے! تجھے معلوم نہیں کہ اگر اللہ اس کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اس سے اس کے گناہ دور ہو جاتے (مالک نے مرسل بیان کیا)

۱۵۷۹ - (۵۷) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيْضٍ يَعُوْدَانِهِ، فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ. قَالَ شَدَّادٌ: أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ، وَحَطِّ الْخَطَايَا، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْداً مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِناً، فَحَمِدَنِيْ عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ، فَإِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهُ، فَأَجْرُوْا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِيْحٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۵۷۹: شداد بن اوس اور صنابحی سے روایت ہے وہ دونوں ایک بیمار کے ہاں بیمار پرسی کے لئے گئے۔ انہوں نے اس سے استفسار کیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا' مجھ پر اللہ کا احسان ہے (گویا اس نے تقدیر پر

رضامندی کا اظہار کیا) شداد نے کہا' خوش ہو جائیں آپ کے گناہ دور ہو گئے اور غلطیاں محو ہو گئیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں تو اس آزمائش پر وہ میری تعریف کرتا ہے تو جب وہ بیماری سے اٹھتا ہے تب اس کی حالت اس دن کی طرح ہوتی ہے جس دن اس کو اس کی والدہ نے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو بیماری کے سبب روکے رکھا اور اس کی آزمائش کی' تم اس کے وہ اعمال (باقاعدہ) ثبت کرتے جاؤ جو اس کے تندرست ہونے کی حالت میں ثبت کرتے تھے (مسند احمد)

١٥٨٠ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ، ابْتَلَاهُ اللهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۵۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال (صالحہ) کفارہ نہیں بنتے تو اللہ عزوجل اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ اس کے گناہ جھاڑ دے (مسند احمد)

١٥٨١ - (٥٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيْضاً، لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا» رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

۱۵۸۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے چلے وہ رحمت (الٰہی) میں غوطہ زن رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت (الٰہی) میں ڈوب جاتا ہے (مالک' احمد)

١٥٨٢ - (٦٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى ، فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ، فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ ـ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهُ ، فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ ـ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ، فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ، فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ، فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعاً بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۸۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو بخار (کا عارضہ) لاحق ہو تو چونکہ بخار دوزخ کا ٹکڑا ہے اس لئے اس کو اپنے سے (ہٹانے کے لئے) پانی کے ساتھ بجھائے وہ چلتے پانی میں صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے غوطہ لگائے وہ تین روز (تک) تین' تین غوطے لگائے اور پانی کے آنے کی جانب منہ کرے اور دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا کر اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرما۔" اگر تین دن میں تندرستی حاصل نہ ہو تو پانچ دن تک (یہی عمل کرے) اگر پانچ دن میں تندرستی حاصل نہ ہو تو سات دن تک (یہی عمل کرے) اگر سات دن میں (بھی) تندرستی حاصل نہ ہو تو نو روز تک (یہی عمل کرے) اللہ عزوجل کے حکم کے ساتھ نو روز سے (بخار) آگے نہیں بڑھے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول نام والا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۸)

١٥٨٣ ـ (٦١) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَبَّهَا رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر ہوا چنانچہ ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو برا بھلا نہ کہو' بخار گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ۲۴۵' الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۶۸۶' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۸۶' طبقاتِ ابن سعد جلد۹ صفحہ۲۴۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۸)

١٥٨٤ ـ (٦٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ مَرِيْضاً فَقَالَ: «أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» .

۱۵۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ آپؐ نے (اس سے) فرمایا' خوش رہ۔ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے' "بخار آتش ہے' میں دنیا میں اپنے مومن بندے کو اس میں مبتلا کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن یہ اس کے لئے جہنم کا عوض ہو۔"

(احمد' ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان)

١٥٨٥ ـ (٦٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ

وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أُخْرِجُ أَحَداً مِّنَ الدُّنْيَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ، حَتّٰى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِيْ بَدَنِهِ ، وَإِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهِ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کا فرمان ہے' میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں کسی ایسے شخص کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جسے بخشنے کا میرا ارادہ ہو جب تک کہ میں اس کی تمام غلطیوں کا پورا پورا بدلہ لیتے ہوئے اس کو جسمانی بیماری اور رزق کی تنگی میں (مبتلا) نہ کروں (رزین)

١٥٨٦ - (٦٤) وَعَنْ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضَ عَبْدُ اللهِ [بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] ، فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ، فَعُوْتِبَ. فَقَالَ: إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ لِأَجْلِ الْمَرَضِ، لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ». وَإِنَّمَا أَبْكِيْ أَنَّهُ أَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ، وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ، لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۶: شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے گئے انہوں نے رونا شروع کر دیا اور واضح کیا کہ میں بیماری کے سبب نہیں رو رہا ہوں' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' بیماری (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ میں تو اس لئے روتا ہوں کہ مجھے بحالت ضعف بیماری لاحق ہوئی جبکہ قوت کی حالت میں بیماری لاحق نہیں ہوئی اس لئے کہ کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اس کے (نامہ اعمال میں) وہ اعمال ثبت ہوتے رہتے ہیں جو بیماری سے قبل ثبت ہوتے رہے لیکن بیماری کی وجہ سے اب وہ انہیں نہیں کر پایا (رزین)

وضاحت: ان دونوں احادیث کی سند معلوم نہیں' البتہ اس موضوع کی احادیث کہ بیماریاں اور مصائب گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں ان کی تائید کرتی ہیں (واللہ اعلم)

١٥٨٧ -(٦٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضاً إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت تین دن کے بعد کیا کرتے تھے (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ مسلمہ بن علی راوی متہم ہے۔ ابو حاتمؒ نے بیان کیا ہے

کہ یہ حدیث موضوع ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۱۶۹۲' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۲۲۲' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۰۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۹)

١٥٨٨ ـ (٦٦) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ، فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۸۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آپ کسی بیمار کے ہاں جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے' اس لئے کہ اس کا دعا کرنا فرشتوں کی دعا کے برابر ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ میمون بن مہران نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ (مرعات جلد ۲ ـ ۳ صفحہ ۴۳۴)

١٥٨٩ ـ (٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ: «قُوْمُوْا عَنِّيْ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بیمار کی بیمارپرسی کرتے ہوئے سُنّت ہے کہ (اس کے پاس) تھوڑا وقت بیٹھے اور اونچی آواز نہ کرے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب لوگوں کا شور و شغب اور اختلاف زیادہ ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس سے اٹھ جاؤ (رزین)

١٥٩٠ ـ (٦٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ».

۱۵۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیمار پرسی کا وقت اونٹنی کے پہلی بار اور جلد ہی دوسری بار دودھ نکالنے کے درمیانی وقت کے برابر ہو (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں متعدد راوی مجہول ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۹)

١٥٩١ ـ (٦٩) وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا: «أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۵۹۱: سعید بن مسیّب کی مرسل روایت میں ہے کہ "افضل عیادت جلدی اٹھنا ہے۔" (بیہقی شُعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ ۔ ۳ صفحہ ۴۳۵) علامہ ناصر الدین البانی نے بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی کا نام معلوم نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۹)

١٥٩٢ - (٧٠) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلاً، فَقَالَ لَهُ: «مَا تَشْتَهِي؟» قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ». ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اشْتَهَى مَرِيضُ أَحَدِكُمْ شَيْئاً فَلْيُطْعِمْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۵۹۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بیمار پرسی کی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا' تو کیا کھانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا' میں گندم کی روٹی کی چاہت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس گندم کی روٹی ہے وہ اپنے اس بھائی کی جانب بھیج دے۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کا بیمار شخص' کسی چیز کی اشتہاء کرے تو وہ اس کو کھلائے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صفوان بن ہبیرہ روای لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۲۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۰۰)

١٥٩٣ - (٧١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ». قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۵۹۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جو مدینہ منورہ میں پیدا ہوا' مدینہ منورہ میں ہی فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد فرمایا' کاش! پیدائش کی جگہ کے سوا کسی اور مقام میں فوت ہوتا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا' کوئی شخص جب پیدا ہونے کے مقام کے علاوہ کسی دوسرے مقام میں فوت ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہونے کے مقام سے لے کر اس کی موت کی جگہ تک کے برابر اس کو جنت میں جگہ دی جاتی ہے (نسائی' ابن ماجہ)

١٥٩٤ - (٧٢) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غربت کی موت شہادت ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ہذیل بن حکم ابوالمنذر راوی منکر الحدیث ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۰)

١٥٩٥ - (٧٣) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ مَرِيْضاً مَاتَ شَهِيْداً، أَوْ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَغُدِيَ وَرِيحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۵۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بیماری میں فوت ہوا وہ شہید ہوا یا قبر کے فتنہ سے محفوظ رہا اور صبح و شام اس کو جنت سے رزق ملتا ہے (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' ابراہیم بن محمد بن ابی عطاء (راوی) متہم ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۰)

١٥٩٦ - (٧٤) **وَعَنْ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ، فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ: إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا. وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ: إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحَتِهِمْ، فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ، فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ، فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالنَّسَائِيُّ .

۱۵۹۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شہداء اور (طویل بیماری کی وجہ سے) بستر پر فوت ہونے والے' ان لوگوں کے بارے میں اپنے پروردگار عزوجل سے جھگڑیں گے جو طاعون (کی بیماری) سے فوت ہوئے۔ شہداء کہیں گے کہ (یہ) ہمارے ساتھی ہیں جیسے ہم قتل ہوئے (یہ بھی) قتل ہوئے (جبکہ) بستر پر فوت ہونے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم فوت ہوئے یہ بھی بستر پر فوت ہوئے۔ ہمارا پروردگار فیصلہ فرمائے گا' ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولوں کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھی ہیں۔ جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے (احمد' نسائی)

١٥٩٧ - (٧٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ

كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' طاعون (بیماری) سے بھاگنے والا اس شخص کی مانند ہے جو (جہاد کے) لشکر سے بھاگتا ہے جبکہ صبر کرنے والے کا ثواب شہید کے برابر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن جابر راوی ضعیف ہے البتہ اس کی شاہد حدیث کی سند صحیح ہے۔ اگر صاحبِ مشکوٰۃ اس کا ذکر کرتے تو بہتر ہوتا (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۵۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۱)

(٢) بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

(موت کی آرزو اور اس کو یاد کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٥٩٨ ـ (١) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِناً فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَّزْدَادَ خَيْراً، وَإِمَّا مُسِيْئاً فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۵۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شائد وہ مزید نیک اعمال کر لے اور اگر وہ بدکار ہے تو شائد اللہ سے معافی مانگ کر اس کو راضی کر لے (بخاری)

١٥٩٩ ـ (٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهٗ؛ إِنَّهٗ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهٗ، وَإِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ إِلَّا خَيْراً» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اور موت آنے سے پہلے موت کی دعا نہ کرے اس لئے کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کی امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں بلاشبہ مومن کی طویل عمر سے اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ (مسلم)

١٦٠٠ ـ (٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهٗ ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں

سے کوئی شخص کسی تکلیف کے لاحق ہونے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر ضرور ہی کچھ کہنا ہو تو دعا کرے کہ (اے اللہ!) "مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت سے ہمکنار کر جب موت میرے لئے بہتر ہو۔" (بخاری' مسلم)

١٦٠١ - (٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهُ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِ المؤمنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ، وَأَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهُ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوْبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَآءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَآءَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے' اللہ اس کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے' اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپؐ کی کسی دوسری بیوی نے عرض کیا' بلاشبہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' معاملہ اس طرح نہیں ہے البتہ (حقیقت یہ ہے) کہ مومن جب موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو اس کو اللہ کی رضا اور (اللہ کی جانب سے) اکرام و احترام کی بشارت ملتی ہے تو کوئی چیز اس کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی جو اس کے سامنے ہوتی ہے۔ اس پر وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کی چاہت کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کے سامنے جو منظر ہوتا ہے اس سے زیادہ قبیح چیز اس کے نزدیک کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی چنانچہ وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

١٦٠٢ - (٥) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ : «وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللهِ».

۱۶۰۲: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ اللہ کی ملاقات سے پہلے موت (طاری ہوتی) ہے۔

١٦٠٣ - (٦) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيْحٌ، أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ» فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا الْمُسْتَرِيْحُ، وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ، وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ، وَالدَّوَآبُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ آپؐ نے فرمایا' آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل کیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول "آرام پانے والا" اور "جس سے آرام حاصل کیا گیا ہے" سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایماندار شخص دُنیوی تھکاوٹوں اور اذیتوں سے چھٹکارہ پا کر اللہ کی رحمت (کے سائے) میں آرام پاتا ہے اور فسق و فجور کرنے والے شخص سے لوگ' آبادیاں' درخت اور چارپائے آرام پاتے ہیں (بخاری' مسلم)

١٦٠٤ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۰۴: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو تھامتے ہوئے فرمایا' دنیا میں یوں زندگی بسر کر گویا کہ تو غریبُ الوطن ہے یا سفر پر ہے اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور تندرستی (کے زمانے) میں بیماری کے (زمانے کے) لئے اور زندگی میں موت کے بعد کے لئے عمل میں پوری کوشش کر (بخاری)

١٦٠٥ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے آپ سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ "تم میں سے کسی شخص پر جب موت طاری ہو تو (اس پر) لازم ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتا ہو۔" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

١٦٠٦ - (٩) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ». قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا! فَيَقُولُ: لِمَ؟ فَيَقُولُونَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُولُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ

السُّنَّةِ»، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

دوسری فصل

۱۶۰۶: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے دریافت کرے گا کیا تم میری ملاقات کی چاہت رکھتے ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے (پھر) اللہ دریافت فرمائے گا کیوں؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم تیرے عفو اور تیری مغفرت کے امیدوار ہیں۔ اس پر اللہ فرمائے گا کہ میری بخشش تمہارے حق میں ثابت ہو گی (شرح السنہ' ابونعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن زحر راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۴)

۱۶۰۷ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۱۶۰۸ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». قَالُوْا: إِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو (مخاطب کیا اور) فرمایا اللہ سے صحیح معنیٰ میں حیا کرو۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے پیغمبر! الحمدللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ نہیں! البتہ جس شخص نے اللہ سے صحیح معنیٰ میں حیا کیا اسے اپنے سر اور ان اعضاء کی حفاظت کرنی چاہیے جن میں وہ مشتمل ہے نیز اسے پیٹ اور ان اعضاء کی حفاظت کرنی چاہیے جن پر وہ حاوی ہے اور وہ مرنے اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے نیز جس شخص کا مقصود آخرت ہے وہ دُنیاوی زیب و زینت کو چھوڑ دے۔ پس جس شخص نے یہ کام سرانجام دیئے اس نے صحیح معنی میں اللہ سے حیا کی (احمد' ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صباح بن قاسم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۵)

١٦٠٩ - (١٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۶۰۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت تو مومن کا تحفہ ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: موت کو تحفہ اس لئے کہا گیا ہے کہ موت کے بعد ہی ہمیشہ کی نعمتوں سے سرفرازی حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

١٦١٠ - (١٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۱۰: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن فوت ہوتا ہے تو اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)
وضاحت: مومن کو گناہوں سے نجات دلانے کے لئے موت کی شدّت کی وجہ سے اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے یا مومن موت کے وقت جب دیکھتا ہے کہ اللہ کی رحمت اس پر سایہ فگن ہے اور رحمت کے فرشتے اس کو نظر آتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے گناہوں کا ملاحظہ کرتا ہے تو شرمندگی کی وجہ سے پیشانی پر پسینے کے قطرات نمودار ہو جاتے ہیں (واللہ اعلم)

١٦١١ - (١٤) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ الْأَسَفِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ: «أَخْذَةُ الْأَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ».

۱۶۱۱: عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچانک موت ناراضگی کی پکڑ ہے (ابوداؤد) بیہقی شعب الایمان اور رزین میں زیادہ الفاظ ہیں کہ کافر کے لئے (اچانک موت) ناراضگی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے (باعث) رحمت ہے۔

١٦١٢ - (١٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي

الْمَوْتِ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ: أَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْا وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۱۶۱۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جواں سال شخص کے ہاں گئے جبکہ وہ فوت ہو رہا تھا۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا کہ تو خود کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں اللہ سے پرُاُمید ہوں' اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے گناہوں سے بھی خائف ہوں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس جیسے موقع پر یہ دونوں وصف جب کسی انسان کے دل میں موجود ہوں تو اللہ اس کی امید بر لاتا ہے۔ اور جس گناہ سے وہ خائف ہوتا ہے اس سے امن عطا کرتا ہے۔
(ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۶۱۳ - (۱٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ، وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِنَابَةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

تیسری فصل

۱۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موت کی آرزو نہ کرو' اس لئے کہ موت کے وقت کے شدائد اور تکالیف ہولناک ہیں بلاشبہ کسی شخص کی عمر کا لمبا ہونا اور اللہ کا اس کو انابت الی اللہ کی توفیق دینا اس کی سعادت ہے (احمد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن یزید راوی کو ابنِ حبانؒ کے سوا کسی نے ثقہ نہیں کہا ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۴۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۰٦)

۱٦۱٤ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا، فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ، فَقَالَ: يَا لَيْتَنِي مِتُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا سَعْدُ! أَعِنْدِي تَتَمَنَّى الْمَوْتَ؟!» فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

میں تھے۔ آپؐ نے ہمیں وعظ فرمایا اور ہم پر رقت طاری ہو گئی۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ رونے لگے اور کہنا شروع کیا' اے کاش! مجھ پر موت آ جائے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے سعد! کیا میرے پاس تو مرنے کی آرزو کر رہا ہے؟ آپؐ نے ان کلمات کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اے سعد! اگر تو جنت کے لئے پیدا ہوا ہے تو تیری عمر جس قدر بھی طویل ہو جائے اور تیرے اعمال صالح ہوں وہ تیرے لئے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الھانی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۱۴۲' العلل و معرفۃ الرجال جلد ا صفحہ ۱۳۶۹' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۰۶)

١٦١٥ - (١٨) **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا، وَإِنَّ فِىْ جَانِبِ بَيْتِى الْآنَ لَأَرْبَعِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، قَالَ: ثُمَّ أُتِىَ بِكَفَنِهِ، فَلَمَّا رَآهُ بَكٰى، وَقَالَ: لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَإِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهٖ ، حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ، وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ؛ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ أُتِىَ بِكَفَنِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ. [وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ]

۱۶۱۵: حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں خباب (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا۔ ان کے جسم پر سات داغنے (کے نشانات) تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا ہوں۔ (خبابؓ نے کہا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا اور میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا (لیکن) اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ حارثہ نے ذکر کیا' پھر ان کے پاس ان کا کفن لایا گیا جب انہوں نے اپنا کفن دیکھا تو رونا شروع کر دیا اور بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن میسر نہ آیا' صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب اس کے ساتھ ان کے سر کو چھپایا جاتا تو ان کا سر ننگا ہو جاتا پھر اس چادر کو ان کے سر پر ڈال دیا گیا اور ان کے دونوں قدموں پر اذخر (گھاس) رکھ دی گئی (احمد' ترمذی)

البتہ ترمذی میں کفن والا ٹکڑا مذکور نہیں۔

(۳) بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

(قریبُ الموت ہونے پر جو کلمات کہے جاتے ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۶۱۶ - (۱) **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۶۱۶: ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے فوت ہونے والوں کو لاالٰہ الاّاللہ کی تلقین کرو (مسلم)

۱۶۱۷ - (۲) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۷: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی بیمار یا فوت ہونے والے کے ہاں جاؤ تو اچھے کلمات کہو اس لئے کہ تمہاری باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

۱۶۱۸ - (۳) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾، اَللّٰهُمَّ آجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا؛ إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا». فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ، قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ أَبِيْ سَلَمَةَ؟ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ ثُمَّ إِنِّيْ قُلْتُهَا، فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۸: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس

مسلمان کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ (اس وقت) وہ کلمات کہے جن کا اللہ نے حکم دیا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور بلاشبہ ہم آخرت میں اللہ کی جانب جانے والے ہیں' اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر و ثواب عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔" چنانچہ اللہ اس کو اس سے بہتر بدل عطا کرتا ہے۔
(اُمّ سَلَمہؓ کہتی ہیں) جب ابو سلمہ فوت ہوئے' تو میں نے (دل میں) کہا' ابو سلمہؓ سے بہتر کون مسلمان ہے؟ یہ پہلا خاندان ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر (بھی) میں نے یہ کلمات کہے۔ چنانچہ اللہ نے مجھے ابو سلمہؓ کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل دیا (مسلم)

١٦١٩ - (٤) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ» فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: «لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ»، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِیْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهِ فِی الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِیْ قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۹: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے' ان کی آنکھیں کھلی تھیں آپؐ نے انہیں بند کیا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ روح جب (جسم سے) نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ اس پر ابو سلمہؓ کے گھر والوں نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے لئے خیر و برکت ہی کی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں کے درمیان اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد باقی ماندہ لوگوں کی نگرانی فرما اور اے جہانوں کے رب! ہمیں اور اس کو معاف فرما اور اس کی قبر فراخ فرما اور اس کی قبر اس کے لئے روشن فرما۔" (مسلم)

١٦٢٠ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو آپؐ (کے جسدِ مبارک) کو دھاری دار چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٦٢١ - (٦) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

دوسری فصل

۱۶۲۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا آخری کلمہ "لَاإِلٰہَ إِلَّااللّٰہ" ہوا وہ جنّت میں داخل ہو گا (ابوداؤد)

١٦٢٢ - (٧) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ (يٰسٓ) عَلٰى مَوْتَاكُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۶۲۲: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے فوت ہونے والوں پر سورۃ یٰسین کی تلاوت کرو (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عثمان اور اس کے دونوں استاد مجہول راوی ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۰۹)

١٦٢٣ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کا بوسہ لیا جبکہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ آپؐ رو رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو مبارک عثمانؓ کے چہرے پر گر رہے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۰۹)

١٦٢٤ - (٩) وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا جبکہ آپؐ فوت ہو چکے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی پیشانی کا بوسہ تعظیم اور تبرک کے لئے لیا تھا (واللہ اعلم)

١٦٢٥ - (١٠) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: «إِنِّيْ لَا أَرٰى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ، فَآذِنُوْنِيْ بِهِ وَعَجِّلُوْا، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۶۲۵: حصین بن وحوح سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء (رضی اللہ عنہ) بیمار ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پُرسی کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا' میں محسوس کرتا ہوں کہ طلحہ (رضی اللہ عنہ) پر موت کے آثار نمودار ہیں (جب وہ فوت ہو جائیں) تو مجھے اطلاع دینا اور (اس کے کفن دفن میں) جلدی کرنا اس لئے کہ کسی مسلمان کی نعش کے لئے درست نہیں کہ اس کو اس کے گھر والوں کے درمیان روک رکھا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عزرہ بن سعید راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۵۱۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۶۲۶ - (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ؟ قَالَ: «أَجْوَدُ وَأَجْوَدُ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۱۶۲۶: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جن لوگوں پر موت طاری ہو انہیں یہ کلمات کہنے کی تلقین کرو (جس کا ترجمہ ہے) ''اللہ ہی معبود برحق ہے جو حلم و کرم والا ہے' اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! زندوں کے لئے یہ دعا کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا بہت خوب! بہت خوب! (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن عبداللہ جعفر راوی مجہول الحال ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۹۲' المجروحین جلدا صفحہ ۱۳۱' میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۱۹۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۵۱۰)

۱۶۲۷ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحاً قَالُوْا: أُخْرُجِيْ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، أُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً، وَأَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ، فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَباً بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً، وَأَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ، فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ، حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا

اللهُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ، قَالَ: اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ، اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً، وَاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَغَسَّاقٍ ، وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ اَزْوَاجٌ ، فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ، حَتّٰى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ، فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: لَا مَرْحَباً بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ، ارْجِعِيْ ذَمِيْمَةً، فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَآءِ، فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص کی موت قریب ہوتی ہے تو فرشتے اس کے قریب آتے ہیں۔ اگر (فوت ہونے والا) شخص صالح انسان ہے تو فرشتے کہتے ہیں' اے پاک روح! جو پاک جسم میں تھی باہر آجا تو قابلِ تعریف ہے۔ اللہ کی رحمت' اس کے عطیات اور نہ ناراض ہونے والے پروردگار سے خوش ہو جا۔ مسلسل اس کو یہ کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر آ جاتی ہے۔ بعدازاں روح کو آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے' اس کے لئے (آسمان کا) دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون روح ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں' فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکیزہ (روح) کے لئے خوش آمدید ہو جو پاک جسم میں رہی (جنت میں) داخل ہو جا' تو تعریف کے لائق ہے اور تو اللہ کی رحمت' اس کے عطیات اور ایسے پروردگار سے ملاقات کے لئے خوش ہو جا جو تجھ پر ناراض نہیں۔ اسے مسلسل یہی کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس میں اللہ ہے (لیکن) جب بدکار شخص فوت ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے' اے خبیث روح! جو ناپاک جسم میں ہے تو قابلِ مذمت ہے باہر نکل آ۔ گرم پانی' پیپ اور اس قسم کے دیگر عذابوں کی بشارت قبول کر۔ اس کو مسلسل یہی کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح باہر نکل آتی ہے پھر اس کو آسمان کی جانب چڑھایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ جواب میں بتایا جاتا ہے کہ فلاں ہے تو (اس کے حق میں) پیغام ملتا ہے' خبیث روح کو خوش آمدید نہ ہو جو ناپاک جسم میں تھی تو واپس چلی جا تو قابلِ مذمت ہے' تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھل سکتے۔ چنانچہ اس کو آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے پھر وہ قبر میں رہتی ہے (ابن ماجہ)

۱۶۲۸ - (۱۳) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا». قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ، قَالَ: «وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلٰى رَبِّهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلٰى آخِرِ الْأَجَلِ». قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ» قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْناً «وَيَقُوْلُ أَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، فَيُقَالُ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلٰى آخِرِ الْأَجَلِ» قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَيْطَةً

كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى أَنْفِهِ هٰكَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مومن کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے تو روح کو دو فرشتے اٹھا کر (آسمان کی جانب) لے جاتے ہیں۔ حماد راوی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے روح کی عمدہ خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' آسمان کے فرشتے کہتے ہیں (یہ) پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے' اللہ کی رحمتیں تجھ پر اور اس جسم پر ہوں جس کو تو نے آباد کر رکھا تھا چنانچہ روح کو اس کے پروردگار کی جانب لے جایا جاتا ہے۔ بعدازاں اللہ فرماتا ہے' اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' اور جب کافر کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے حماد راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو اور (اس پر) لعنت کا ذکر کیا (چنانچہ) آسمان کے فرشتے کہتے ہیں' ناپاک روح زمین کی جانب سے آئی ہے (اس کے بارے میں) کہا جائے گا کہ اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو جو آپ کے جسم مبارک پر تھی اپنی ناک پر اس طرح ڈال لیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خاص طریقہ سے چادر اوڑھ کر دکھایا) (مسلم)

وضاحت: حالت کشف میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کا مشاہدہ کیا اور اس کی بدبو کو آپ نے محسوس کیا تو ناک پر چادر ڈال لی گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بدبو آ رہی ہے جیسا کہ آپؐ جب قوم ثمود کی بستیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے عذاب کا مشاہدہ کیا تو آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا۔

(مرعات جلد ۲ ۔ ۳ صفحہ ۴۵۳)

۱۶۲۹ - (۱٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُولُونَ: اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً، مَرْضِيّاً عَنْكِ، إِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً حَتّٰى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ! فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحاً بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدُمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ، مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: قَدْ مَاتَ، أَمَا أَتَاكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلٰى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطاً عَلَيْكِ إِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ، حَتّٰى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحُ، حَتّٰى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

۱۶۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب

مومن پر موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم (کالباس) لے کر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں' اے روح! تو (باہر) نکل آ۔ تو اللہ سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے۔ اللہ کی رحمت' اس کی نعمتوں اور اپنے پروردگار کی جانب آ' جو تجھ پر ناراض نہیں ہے چنانچہ (اس کے جسم سے) روح نہایت عمدہ کستوری جیسی خوشبو کی طرح باہر آتی ہے۔ رحمت کے فرشتے اس کو ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو آسمان کے دروازوں کے قریب لے آتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں' کس قدر عمدہ خوشبو والی یہ روح ہے جو تمہارے پاس زمین کی طرف سے آئی ہے۔ چنانچہ اس کو ایمانداروں کی ارواح (کے مستقر) میں لاتے ہیں۔ ایماندار لوگ اس روح کی ملاقات سے اس سے زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے سفر پر گئے ہوئے ساتھی کی واپسی پر خوش ہوتا ہے چنانچہ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا کیا حال تھا' (پھر) وہ کہیں گے' ابھی اس کو رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غموں میں مبتلا تھا۔ وہ مرنے والا شخص (ان سے) کہے گا' وہ تو فوت ہو گیا تھا۔ کیا وہ تمہارے ہاں نہیں آیا؟ (اس پر وہ) کہتے ہیں' اسے اس کے مقام ہاویہ (دوزخ) کی جانب لے جایا گیا ہے اور کافر کی موت کا وقت جب قریب آتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے ہاں ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں' اے روح! تو اللہ کے عذاب کی طرف آ' تو ناخوش ہے اور تجھ پر تیرا رب ناراض ہے چنانچہ وہ شدید بدبودار مردار کی بو کی مانند نکلے گی یہاں تک کہ (فرشتے) اس کو زمین کے دروازے تک لے آئیں گے اور کہیں گے' یہ کس قدر بدبودار ہے؟ یہاں تک کہ فرشتے اس کو کفّار کی روحوں (کے مستقر) میں پہنچا دیں گے (احمد' نسائی)

١٦٣٠ - (١٥) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ، وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ مِّنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ، كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ، فَيَقُوْلُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! اُخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ» قَالَ: «فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا، لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا، فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ» قَالَ: «فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّوْنَ - يَعْنِيْ بِهَا - عَلٰى مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ؟! فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ

سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا ، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى» قَالَ: «فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي؛ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى الْجَنَّةِ» قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيبِهَا، فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ» قَالَ: «وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ. فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ. فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ. فَيَقُولُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ! رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ! حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي». قَالَ: «وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ إِلَى الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ! اُخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِّنَ اللهِ» قَالَ: «فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُهَا. فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ، حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾

«فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ، فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى، فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحاً» ثُمَّ قَرَأَ: **﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾** «فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا، وَيُضَيَّقُ

عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ أَضْلَاعُهٗ ، وَيَأْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ ، قَبِيْحُ الثِّيَابِ ، مُنْتِنُ الرِّيْحِ ، فَيَقُوْلُ : أَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْٓءُكَ ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ . فَيَقُوْلُ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ . فَيَقُوْلُ : أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ . فَيَقُوْلُ : رَبِّ ! لَا تُقِمِ السَّاعَةَ » . وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ : «إِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ ، وَفُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ السَّمَآءِ ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ . وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ - يَعْنِي الْكَافِرَ - مَعَ الْعُرُوْقِ ، فَيَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ » . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۱۶۳۰ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری کے جنازے میں گئے۔ جب ہم قبرستان پہنچے تو ابھی تک لحد تیار نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی وہ بالکل خاموش تھے) اور آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ آپؐ نے سر مبارک بلند کیا اور دو یا تین بار آپ نے فرمایا' "اللہ کے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔" بعدازاں آپؐ نے فرمایا' مومن شخص کا جب دنیا سے جانے اور آخرت میں داخل ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی جانب آسمان سے سفید چہرے والے فرشتے آتے ہیں' ان کے چہرے سورج کی مانند ہوتے ہیں' ان کے پاس جنّت کا کفن اور جنّت کی خوشبو ہوتی ہے' وہ اس شخص سے حدِّ نظر کی مسافت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں' اے پاکیزہ روح! تو اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا کی جانب آ۔ آپؐ نے فرمایا' روح اس قدر (آرام) سے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ بہہ نکلتا ہے چنانچہ ملک الموت روح کو حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ اسے لے لیتے ہیں تو (دوسرے) فرشتے اس روح کو ان کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کے برابر (عرصہ تک) نہیں رہنے دیتے یہاں تک کہ (اس روح کو) ان سے حاصل کرتے ہیں پھر اس کو جنّتی کفن اور جنّتی خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے زمین میں پائی جانے والی کستوری کی نہایت عمدہ مہک کی طرح خوشبو پھیلتی ہے (آپؐ نے فرمایا) فرشتے اس کو لے کر (آسمانوں کی جانب) بلند ہونے لگتے ہیں وہ فرشتوں کی جس جماعت سے بھی گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں' یہ کون سی پاکیزہ روح ہے؟ وہ کہتے ہیں' یہ فلاں کا لڑکا فلاں ہے اس کا نہایت عمدہ نام بتاتے ہیں جس نام کے ساتھ اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو لے کر آسمان تک چلے جاتے ہیں۔ فرشتے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولنے کا مطالبہ کرتے ہیں چنانچہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بعدازاں ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس سے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچایا جاتا ہے (اس کے بارے میں) اللہ عزوجل فرماتے ہیں "میرے بندے کے اعمال ناموں کو علّیین میں برقرار کرو اور اس کو دوبارہ زمین پر لے جاؤ اس لئے کہ میں نے انہیں مٹی سے پیدا کیا ہے اسی میں انہیں دوبارہ لے جاؤں گا اور اسی سے

دوسری بار انہیں پیدا کروں گا۔" آپؐ نے فرمایا' پس اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے استفسار کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا دین اسلام ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں یہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے' وہ اللہ کا رسول ہے۔ وہ اس سے استفسار کرتے ہیں تجھے یہ کیسے علم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی چنانچہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرے گا کہ (اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں) میرے بندے نے سچی باتیں کہی ہیں' اس کے لئے جنت کا (بستر) بچھا دو' اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی جانب دروازہ کھول دو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ اس کے پاس جنت کی بادِ نسیم اور خوشبو پہنچتی ہے۔ اس کی قبر تا حدِّ نظر وسیع کر دی جاتی ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) اس کے پاس خوب صورت شخص آئے گا جس کے کپڑے خوب صورت ہوں گے جس سے عمدہ خوشبو مہکتی ہو گی وہ کہے گا' خوش و خرم رہ ان چیزوں کے ساتھ جو تیرے لئے خوشی کا پیغام ہیں' یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ شخص اس سے دریافت کرے گا کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو خیر و برکت کا مظہر ہے وہ جواب دے گا' میں تیرا نیک عمل ہوں۔ اس پر وہ شخص کہے گا' اے میرے پروردگار! قیامت قائم فرما۔ میرے پروردگار! قیامت قائم فرما تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور اپنے ماں باپ کی جانب جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا' کافر شخص کا جب دنیا سے الگ ہونے اور آخرت میں داخل ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی جانب آسمان کی طرف سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس سے حدِّ نظر کی مسافت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعدازاں ملک الموت آتے ہیں وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں' اے خبیث روح! تو اللہ کی ناراضگی کی جانب باہر آ۔ آپؐ نے فرمایا' روح اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے' وہ اس کو اس طرح کھینچ کر نکالتے ہیں جیسے لوہے کی سیخ کو بھیگی ہوئی اون سے نکالا جاتا ہے۔ وہ روح کو حاصل کرتے ہیں جب وہ روح کو حاصل کر لیتے ہیں تو فرشتے آنکھ جھپکنے کے برابر وقت بھی اس کو اپنے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے کہ روح کو ان ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں۔ روح سے دنیا میں پائے جانے والے بدبودار مردار کی سی بو آتی ہے۔ فرشتے اس کو (حاصل کر کے آسمان کی جانب) لے جانا چاہتے ہیں۔ فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں' یہ کون سی ناپاک روح ہے؟ وہ کہتے ہیں' یہ فلاں (شخص) فلاں (شخص) کا بیٹا ہے۔ اس کا وہ نہایت قبیح نام لیتے ہیں جس کے ساتھ وہ دنیا میں معروف تھا یہاں تک کہ اسے پہلے آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے (اس کے لئے) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے لیکن دروازہ نہیں کھلتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ (اس وقت تک) جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزرے۔" چنانچہ اللہ فرماتا ہے' اس کے اعمال نامے کو سِجّین (مقام) میں ثبت کر دو جو سب سے نچلی زمین میں ہے چنانچہ اس کی روح کو وہاں پھینک دیا جاتا ہے (اس کی تصدیق کے لئے) آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا' اس کو پرندوں نے اچک لیا یا تیز ہوا نے اس کو دور پھینک دیا۔" (اس کے بعد) اس کی

روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے' اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں' تیرا رب کون ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے' ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ جواب دیتا ہے' ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں (پھر) وہ اس سے سوال کرتے ہیں' یہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے' ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں۔ چنانچہ آسمان سے فرشتہ منادی کرتا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ' دوزخ کی جانب اس کا دروازہ کھولو چنانچہ اس کے پاس اس کی گرمی اور تیز بو آتی ہے اس پر اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قبر میں اس کی پسلیاں آپس میں یکجا ہو جاتی ہیں اور اس کے پاس ایک شخص آتا ہے جس کا چہرہ نہایت بدصورت ہے' لباس نہایت خوفناک ہے' اس سے بدبو آ رہی ہے۔ وہ کہے گا' تجھے ایسی چیز کی بشارت ہو جو تجھے غمناک کرے گی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اس سے دریافت کرے گا' تو کون ہے ؟ تیرا چہرہ تو نہایت بدصورت ہے جس سے شر ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ جواب دے گا' میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ پس وہ کہنا شروع کرے گا' میرے پروردگار! قیامت قائم نہ فرما اور ایک دوسری روایت میں اس کی مثل ہے اور یہ زیادہ ہے کہ جب نیک آدمی کی روح اس کے جسم سے نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان تمام فرشتے اور وہ تمام فرشتے جو آسمانوں میں ہیں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تمام دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی جانب سے چڑھائی جائے اور کافر کی روح اس کی رگوں سمیت اس کے جسم سے کھینچی جاتی ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان تمام فرشتے اور آسمانوں کے تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمانوں کے دروازے اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر دروازے کے فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی جانب سے نہ چڑھایا جائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت صحیح ہے جبکہ دوسری روایت میں یونس بن خباب راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلدا صفحہ ۱۲۸' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۸۷۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۵۱۵)

۱۶۳۱ - (۱۶) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتِ الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّى السَّلَامَ. فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ! نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلَقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ»؟ قَالَ: بَلٰى. قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ، وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۱۶۳۱: عبدالرحمان بن کعب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب (میرے والد) کعب کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس اُمّ بشر بنت براء بن معرور آئیں۔ انہوں نے کہا' اے عبدالرحمان کے والد! اگر تیری فلاں شخص سے ملاقات ہو تو اسے میری جانب سے سلام کہنا۔ کعبؓ نے کہا' اے اُمّ

بشرا اللہ تجھے بخشے' ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہوں گے (کہ سلام پہنچائیں) اُمِّ بشرؓ نے کہا' اے عبدالرحمان کے والد! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا' آپؐ نے فرمایا' ایماندار لوگوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوں گی جو جنت کے درختوں سے کھائیں گے؟ کعبؓ نے جواب دیا بالکل! (سنا ہے) اُمِّ بشرؓ نے کہا کہ پس وہ یہی تو ہے (ابن ماجہ' بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد۱ صفحہ۱۰۸۷' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۱۵)

١٦٣٢ - (١٧) **وَعَنْهُ**، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلَقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۱۶۳۲: عبدالرحمان بن کعب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مومن کی روح پرندے کی صورت ہوتی ہے' جنت کے درختوں سے کھاتی ہے' یہاں تک کہ اللہ اس کو اٹھانے کے دن اس کے جسم میں لوٹائے گا (مالک' نسائی' بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

١٦٣٣ - (١٨) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَمُوْتُ، فَقُلْتُ: اَقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۳۳: محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جابر بن عبداللہ کے ہاں گیا جبکہ اس پر موت طاری تھی' میں نے (انہیں) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود احمد بن ازہر راوی بڑھاپے کی وجہ سے تلقین کیا جاتا تھا۔ امام ابنِ حبانؒ نے "الثقات" میں بیان کیا کہ وہ خطائیں کر جاتا تھا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۱۶)

(٤) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهٖ

(میت کو غسل دینا اور اس کی تکفین کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٣٤ - (١) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً أَوْ خَمْساً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْراً أَوْ شَيْئاً مِّنْ كَافُوْرٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ». فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ، فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهٗ، فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اغْسِلْنَهَا وِتْراً: ثَلَاثاً أَوْ خَمْساً أَوْ سَبْعاً، وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا» وَقَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۶۳۴: اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم آپؐ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار اگر تم مناسب سمجھو' پانی میں بیری کے پتوں کی (مناسب) آمیزش کر کے غسل دو اور آخری بار میں کچھ مُشکِ کافور ڈالو۔ جب (غسل دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ (اُمِّ عطیہؓ کہتی ہیں) جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپؐ کو مطلع کیا۔ آپؐ نے ہماری جانب اپنا تہہ بند بھیجا اور فرمایا' اس کو بطور شعار استعمال کرو۔ اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) اس کو طاق' تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اور اس کا آغاز میت کی دائیں جانب اور اس کے وضو کے اعضاء سے کرو۔ اُمِّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں اور ان کو اس کے پیچھے لٹکا دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اُمِّ عطیہؓ عام طور پر عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔ مذکورہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینبؓ کو غسل دینے کا ذکر ہے۔ میت کے غسل میں سب سے پہلے غسل دینے والے کو میت کے پیٹ پر معمولی دباؤ ڈالنا چاہیے تاکہ جو فضلہ باہر آنا چاہتا ہے وہ آ جائے۔ بعدازاں اس کی شرم گاہ کی اچھی طرح صفائی کی جائے' پھر اس کو وضو کرایا جائے اور اس کے تمام جسم پر پانی بہایا جائے۔ یہ عمل ایک بار ضروری ہے جبکہ تین بار مستحب ہے۔

اس حدیث کے ترجمہ میں لفظ "شِعار" تحریر ہوا ہے جس سے مقصود وہ چادر ہے جو میّت کے جسم کے ساتھ ملی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

١٦٣٥ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ، بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ، مِنْ كُرْسُفٍ ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عَمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کی بستی "سحولی" کی بنی ہوئی سفید رنگ کی کاٹن کی تین چادروں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔

(بخاری، مسلم)

١٦٣٦ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو عمدہ قسم کا کفن دے (مسلم)

١٦٣٧ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ، وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ؛ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّياً» ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ «بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى.

۱۶۳۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام کی حالت میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے (اس کو گرا کر) اس کی گردن توڑ دی چنانچہ وہ فوت ہو گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانی میں بیری کے پتے ملا کر اس کو غسل دو اور اس کی دونوں چادروں میں اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا' نہ اس کے سر کو ڈھانپنا وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا (بخاری، مسلم)

ہم آئندہ اوراق میں خبابؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "مصعب بن عمیرؓ قتل ہوئے" کا ذکر جامع المناقب میں کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٦٣٨ - (٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ إِلَى «مَوْتَاكُمْ»

دوسری فصل

۱۶۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید لباس زیب تن کرو اس لئے کہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور اپنے مردوں کو سفید چادروں میں کفن دو اور تمہارا بہترین سرمہ اصفہانی ہے وہ بالوں کو اگاتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے (ابوداؤد' ترمذی) اور ابن ماجہ نے "مردوں کو سفید کفن پہناؤ" تک ذکر کیا ہے۔

١٦٣٩ - (٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۶۳۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کفن گراں قیمت والا نہ لو کفن تو بہت جلد بوسیدہ ہو جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن ہاشم راوی لین الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۱۸)

١٦٤٠ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. دَعَا بِثِيَابٍ جُدَدٍ، فَلَبِسَهَا، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۶۴۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کو موت نے آ دبایا تو انہوں نے نیا لباس طلب کیا اور پہنا پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' فوت ہونے والا شخص اسی لباس میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کے معارض دوسری حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن ننگے بدن لوگ اٹھائے جائیں گے ان دونوں میں مطابقت یوں ہے کہ انسان جب قبر سے اٹھے گا تو اس کے بدن پر وہ لباس ہو گا جس میں وہ فوت ہوا۔ میدانِ حشر تک جاتے جاتے یہ لباس ختم ہو جائے گا اور اس کا بدن ننگا ہو جائے گا یا لباس سے مقصود اعمال ہیں کہ ہر انسان اپنے اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا (مرعات جلد۲ - ۳ صفحہ۴۶۵ - ۴۶۶)

١٦٤١ .. (٨) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ ، وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةُ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۱۶۴۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بہترین کفن ایک جیسی دو چادریں ہیں اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے (ابوداؤد) ۔

١٦٤٢ - (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ

۱۶۴۲: نیز ترمذی' ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

١٦٤٣ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ، وَأَنْ يُدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۶۴۳: ابن ماجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان سے اسلحہ' زرہ اور پوستین کے کپڑے اتار دیے جائیں اور انہیں ان کے خون آلودہ کپڑوں کے ساتھ دفن کیا جائے (ابو داؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم اور عطاء بن سائب دونوں راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۵' جلد ۳ صفحہ ۷۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٦٤٤ - (١١) عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فقال: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ ، أَوْ قَالَ: أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا، وَلَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ، حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۴۴: سعد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے ہاں کھانا لایا گیا جب کہ وہ روزے سے تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ مصعب بن عمیرؓ شہید کر دیئے گئے وہ مجھ سے بہتر تھے' انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر ان کے پاؤں

چھپائے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا اور میرا خیال ہے انہوں نے بیان کیا اور جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے' وہ مجھ سے بہتر تھے۔ بعدازاں دنیا ہمارے لئے بہت زیادہ فراخ ہو گئی یا انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں دنیا میسر آئی جس قدر میسر آئی ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں ہماری نیکیوں کا معاوضہ ہمیں جلدی تو میسر نہیں آ گیا ہے۔ پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے کھانا چھوڑ دیا (بخاری)

١٦٤٥ - (١٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَمَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، قَالَ: وَكَانَ كَسَا عَبَّاساً قَمِيْصاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن اُبَیّ (رئیس المنافقین) کو جب (قبر کے) گڑھے میں داخل کیا جا چکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ اس کو گڑھے سے نکالا گیا۔ آپؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے اس (کے جسم) پر پھونکا اور اس کو اپنا قمیص پہنایا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن اُبَیّ نے عباس رضی اللہ عنہ کو قمیص پہنایا تھا (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحیح حدیث میں ذکر ہے کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قمیص عطا کرنے کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے وعدہ کیا لیکن جب آپؐ پہنچے تو اس کے گھر والوں نے اس خطرے کے پیش نظر کہ شائد آپ اس کے جنازے میں شرکت کرنے سے گریز کریں گے' انہوں نے تدفین کے انتظامات مکمل کر دیئے اور اس کو قبر میں داخل کر دیا۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپؐ نے اسے اپنا قمیص اس قمیص کے معاوضہ میں دیا جو اس نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس وقت پہنایا تھا جب عباس رضی اللہ عنہ بدر کے قیدیوں میں آئے تھے نیز معلوم ہوا کہ کفن میں سلا ہوا قمیص بھی پہنایا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ مرد کے کفن میں تین چادریں جبکہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

(٥) اَلْمَشْیِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةُ عَلَیْهَا

(جنازے کے ساتھ چلنا اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٤٦ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ، وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۶۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنازہ تیزی کے ساتھ لے جاؤ کیونکہ اگر میت نیک ہے تو میت کو بھلائی کی جانب لے جا رہے ہو اور اگر میت نیک نہیں ہے تو تم برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو (بخاری' مسلم)

١٦٤٧ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا: یَا وَیْلَهَا! اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۶۴۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میت کو (چارپائی پر) رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر میت نیک ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتی ہے کہ اس کے لئے تباہی ہے' تم اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ انسانوں کے علاوہ اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے' اگر انسان سن لیں تو وہ بے ہوش ہو جائیں (بخاری)

١٦٤٨ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدُ حَتّٰی تُوْضَعَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۶۴۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم جنازہ دیکھو تو (اس کے لئے احتراماً) کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ چلا وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ (زمین پر) نہ رکھا جائے (بخاری' مسلم)

۱٦٤٩ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ. فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ؛ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۹: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جنازہ یہودی عورت کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' موت گھبراہٹ طاری کر دینے والی ہے پس جب بھی تم جنازہ دیکھو تو موت (کی دہشت) کی وجہ سے کھڑے ہو جاؤ (بخاری' مسلم)

١٦٥٠ - (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا. يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِيْ دَاوُدَ: قَامَ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ.

۱۶۵۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے' ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ آپؐ بیٹھے' ہم بھی بیٹھ گئے (مسلم) مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد آپؐ بیٹھ گئے۔

وضاحت: جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہونا مستحب ہے فرض نہیں ہے (واللہ اعلم)

١٦٥١ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً، وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ. وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے پیچھے ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لئے گیا اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کیا اور دفن کرنے سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط اُحد (پہاڑ)

کے برابر ہے اور جس شخص نے نمازِ جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس آگیا تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا (بخاری، مسلم)

١٦٥٢ - (٧) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ آپؐ صحابہ کرامؓ کو عیدگاہ لے گئے، ان کی صفیں درست کیں اور آپؐ نے (غائبانہ نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ خبر بھجوانا درست ہے البتہ دورِ جاہلیت کے انداز پر موت کی خبر دینا درست نہیں۔ رشتہ داروں، دوست احباب وغیرہ اور نیک لوگوں کو خبر پہنچانا درست ہے۔ البتہ مفاخرت یا نوحہ خوانی کے مقصد سے بلانا جائز نہیں۔ خیال رہے کہ نجاشی رجب کی نو تاریخ کو فوت ہوا۔ آپؐ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اس سے مخصوص حالات میں غائبانہ نماز جنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ نجاشی کی خصوصیت نہیں (واللہ اعلم)

١٦٥٣ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا، فَسَأَلْنَاهُ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۳: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن أرقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے۔ آپؐ نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پانچ تکبیریں بھی کہا کرتے تھے (مسلم)

١٦٥٤ - (٩) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۵۴: طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک میت پر نماز جنازہ ادا کی۔ انہوں نے فاتحۃ الکتاب تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے کیا تاکہ تم سمجھ لو کہ فاتحۃ الکتاب (کی تلاوت) سُنّت ہے (بخاری)

١٦٥٥ - (١٠) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهٖ، وَأَهْلاً خَيْراً مِّنْ أَهْلِهٖ، وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهٖ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ» قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۵: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک میت کی) نمازِ جنازہ پڑھائی' میں نے آپؐ کے دعائیہ کلمات یاد کر لیے۔ آپؐ نے ذیل کے الفاظ پڑھے (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ اس کو بخش دے' اس پر رحم کر' اس کو عافیت عطا فرما' اس کو معاف فرما اور اس کی بہترین مہمان نوازی کر اور اس کی قبر کو فراخ کر' اس کو پانی' برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر اور ایک روایت میں ہے' اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ عوف بن مالک کہتے ہیں' میں نے آرزو کی' کاش! یہ میت میں ہوتا (مسلم)

۱۶۵۶ - (۱۱) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ: اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ: سُهَيْلٍ وَّأَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۶: ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاصؓ فوت ہوئے تو عائشہ صدیقہؓ نے کہا' انہیں مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں۔ اس بات کو ناپسند کیا گیا تو عائشہؓ کہنے لگیں' اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء (نامی عورت) کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کا جنازہ مسجد میں ادا کیا (مسلم)

وضاحت: مناسب یہی ہے کہ نماز جنازہ کھلی فضا میں ادا کی جائے اگرچہ مسجد میں بھی جائز ہے لیکن عادت نہ بنائی جائے۔ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی تھی (واللہ اعلم)

۱۶۵۷ - (۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا، فَقَامَ وَسَطَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۷: سمرۃ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو زچگی میں فوت ہو گئی تھی آپؐ (جنازہ پڑھانے کے لئے) اس کے درمیان کھڑے ہوئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مرد کے جنازے میں سر کے برابر اور عورت کے جنازے میں اس کے درمیان کے برابر کھڑا ہوا جائے (واللہ اعلم)

١٦٥٨ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا، فَقَالَ: «مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟» قَالُوْا: الْبَارِحَةَ. قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ» ؟ قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّوْقِظَكَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں (میّت کو) رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اس کو کب دفن کیا گیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ گزشتہ رات دفن ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی؟ صحابہ کرامؓ نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کیا کہ ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا' ہم نے آپؐ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے' ہم نے آپؐ کے پیچھے صف درست کی آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔
(بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیّت تھی' آپؐ کے بعد عہدِ صحابہ میں اس فعل پر کبھی عمل نہیں ہوا (واللہ اعلم)

١٦٥٩ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابٌّ، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا، أَوْ عَنْهُ، فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ؟» قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: «دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ» فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۱۶۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سیاہ رنگت والی ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (راوی کو شک ہے) یا نوجوان تھا۔ آپؐ نے اسے گم پایا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی نے بیان کیا گویا کہ صحابہ کرامؓ نے اسے معمولی واقعہ قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے اس کی قبر بتاؤ؟ صحابہ کرامؓ نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' قبروں میں اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ میری نمازِ جنازہ (پڑھانے) سے

ان میں روشنی نمودار ہوتی ہے (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٦٦٠ - (١٥) وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ . قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُولُ: هُمْ أَرْبَعُونَ ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْرِجُوهُ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٦٠: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا غلام کریب، ابن عباسؓ سے بیان کرتا ہے کہ اس کا بیٹا "قُدید" یا "عُسفان" نامی مقام میں فوت ہوا۔ ابن عباسؓ نے (کریب سے) کہا، اے کریب! تو دیکھ کر بتا کہ کس قدر لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ میں گیا تو کچھ لوگ اس (جنازہ) کے لیے جمع ہو چکے تھے۔ میں نے ابنِ عباسؓ کو خبر دی۔ انہوں نے دریافت کیا، تیرے خیال میں چالیس (لوگ) ہوں گے؟ اس نے کہا، ہاں! انہوں نے فرمایا، جنازہ نکالو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے افراد شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے تو اس کے بارے میں اللہ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے (مسلم)

١٦٦١ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ؛ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٦١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا، جس میت پر ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اور وہ اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول ہو گی (مسلم)

١٦٦٢ - (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ: «وَجَبَتْ» فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: «هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: «الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ».

۱۶۶۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ایک جنازہ لے کر گزرے۔ انہوں نے اس کی تعریف کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' واجب ہو گئی۔ بعدازاں ایک اور جنازے کے ساتھ گزرے۔ انہوں نے اس کی مذمت کی۔ آپؐ نے فرمایا' واجب ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' واجب ہونے سے کیا مقصد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی تم نے تعریف کی ہے اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی' تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ ایماندار لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

١٦٦٣ - (١٨) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ» قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ» قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۳: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس مسلمان کے حق میں چار شخص اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں تو اللہ اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا' تین شخص بھی؟ آپؐ نے فرمایا' تین شخص بھی۔ ہم نے عرض کیا' دو شخص بھی؟ آپؐ نے فرمایا' دو شخص بھی۔ اس کے بعد ہم نے آپ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا (بخاری)

١٦٦٤ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فوت شدہ لوگوں کو برا بھلا نہ کہو۔ اس لئے کہ وہ ان اعمال کے بدلے پا چکے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں (بخاری)

١٦٦٥ - (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: «اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہداء میں سے دو انسانوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر آپؐ دریافت کرتے کہ ان میں سے کس شخص کو قرآن زیادہ

یاد ہے؟ جب آپؐ کو ان میں سے ایک شخص کی جانب اشارہ کیا جاتا تو آپؐ لحد میں پہلے اس کو رکھتے اور آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن میں ان کے بارے میں گواہی دوں گا نیز آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں خون سمیت دفن کیا جائے' نہ ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا (بخاری)

١٦٦٦ - (٢١) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ ، فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ، وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۶: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بغیر زین کے ایک گھوڑا لایا گیا۔ جب آپؐ ابن الدّحداح کے جنازے سے فارغ ہوئے تو آپ اس پر سوار ہو کر آئے اور ہم آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٦٦٧ - (٢٢) **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا، وَعَنْ يَّمِيْنِهَا، وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْباً مِّنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَهْ: قَالَ: «اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ». وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ» عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ

۱۶۶۷: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازے کے پیچھے' اس کے آگے' اس کے دائیں' اس کے بائیں اور اس کے قریب چلے نیز ناتمام بچے کا نمازِ جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے والدین کے حق میں مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے (ابوداؤد) اور احمد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جہاں چلنا پسند کرے اور بچے کا بھی نماز جنازہ ادا کیا جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے (روایت) ہے۔

وضاحت: حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے روایت ہے۔ جبکہ درست تحقیق یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ یا تابعین عظامؒ میں سے اس نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ شاید یہ نقل کرنے والے کی غلطی ہے۔ درست مغیرہ بن شعبہؓ ہی ہے (واللہ اعلم)

١٦٦٨ - (٢٣) **وَعَنِ** الزُّهْرِيّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَأَهْلُ الْحَدِيْثِ كَأَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلاً.

۱۶۶۸: زہری، سالم سے، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے (احمد، ابوداوٗد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ محدّثین اس حدیث کو مرسل سمجھتے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ صحیح ہے۔ محدّثین کا اس حدیث کو مرسل قرار دینا درست نہیں ہے۔ زہری سے ایک جماعت نے اس کو موصول بیان کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد۱ صفحہ۵۲۶)

١٦٦٩ - (٢٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تُتْبَعُ، لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَأَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ.

۱۶۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنازے کے پیچھے چلا جائے، جنازہ پیچھے نہ ہو۔ جو شخص جنازے کے آگے ہے وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے (ترمذی، ابوداوٗد، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

١٦٧٠ - (٢٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اس نے تین بار اس کو اٹھایا تو اس نے جنازے کا وہ (حق) ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمہزم یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۲۶)

١٦٧١ - (٢٦) وَقَدْ رُوِيَ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ

۱۶۷۱: امام بغویؒ نے اس حدیث کو شرح السُّنہ میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن مُعاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمرو واقدی راوی کذّاب ہے (التاریخ الکبیر جلد۱ صفحہ۵۴۳' الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۹۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۲۹۰' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۹۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۲۶)

١٦٧٢ - (٢٧) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَى نَاساً رُكْبَاناً، فَقَالَ: «أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ؟! إِنَّ مَلَائِكَةَ اللهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ نَحْوَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفاً

۱۶۷۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے' آپؐ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سواریوں پر تھے۔ آپؐ نے فرمایا' تم شرم نہیں کرتے ہو' فرشتے پیادہ ہیں اور تم سواریوں پر ہو (ترمذی' ابن ماجہ) اور ابوداؤد نے اس کی مثل بیان کیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ثوبانؓ سے موقوف حدیث بھی مروی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۲۶) البتہ ابوداؤد کی روایت صحیح ہے جس میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری لائی گئی' آپؐ سوار نہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' فرشتے پیادہ ہیں مجھے سواری پر سوار ہوتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ واپسی پر آپؐ سوار ہو کر تشریف لائے۔ معلوم ہوا صالحین اہلِ علم کے جنازوں میں فرشتے بھی شریک ہوتے ہیں (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۹۰)

١٦٧٣ - (٢٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ کی قرأت کی (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ثابت ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ الواسطی راوی منکر الحدیث ہے۔ (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۹۰' الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۳۴۷' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۵۳۷' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۹' تاریخِ بغداد جلد۶ صفحہ ۱۱۳)

١٦٧٤ - (٢٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ

عَلَى الْمَيِّتِ، فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی میت کی نمازِ جنازہ ادا کرو تو اس کے حق میں اخلاص کے ساتھ دعا کرو(ابوداؤد' ابن ماجہ)

۱۶۷۵ - (۳۰) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نمازِ جنازہ ادا کرتے تو آپؐ یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں' حاضر اور غیر حاضر' چھوٹے اور بڑوں مرد اور عورتوں (کے گناہوں) کو معاف فرما۔ اے اللہ ! ہم میں سے تو جس شخص کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے تو جس کو فوت کرے اس کی وفات ایمان پر فرمانا۔ اے اللہ ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا" (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

۱۶۷۶ - (۳۱) وَرَوَاهُ النَّسَآئِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَأُنْثَانَا». وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ: «فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ، وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ»، وَفِيْ آخِرِهِ: «وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ».

۱۶۷۶: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابراہیم اشہلی سے' اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ اس کی روایت کے الفاظ "ہماری عورتوں" تک ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کو ایمان پر زندگی عطا فرما اور اس کی وفات ایمان پر فرما اور اس کے آخر میں ہے "کہ ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو ابراہیم راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۲۸)

۱۶۷۷ - (۳۲) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

۱۶۷۷: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کا جنازہ پڑھایا۔ آپؐ نے دعا کی "اے اللہ! فلاں بن فلاں تیری ذمہ داری اور تیری پناہ میں ہے اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما اس لئے کہ تو وعدے کو ایفاء کرنے والا اور حق کو قائم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! اس کو معاف فرمانا اور اس پر رحم کرنا بلاشبہ تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔"

(ابوداؤد' ابن ماجہ)

١٦٧٨ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۶۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فوت شدہ مسلمانوں کے اچھے اوصاف کا تذکرہ کرو اور ان کی لغزشوں (کے ذکر) سے رک جاؤ۔ (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن انس مکّی راوی کو امام بخاری رحمہ اللہ نے منکرالحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۳۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۲۸)

١٦٧٩ - (٣٤) وَعَنْ نَافِعٍ أَبِيْ غَالِبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ، ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوْا: يَا أَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا؟ وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ، وَفِيْهِ: فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ.

۱۶۷۹: نافع ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک شخص کا جنازہ ادا کیا۔ وہ اس کے سر کے برابر (سامنے) کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد ایک قریشی عورت کا جنازہ آیا۔ لوگوں نے کہا' اے ابو حمزہ! اس عورت کا بھی جنازہ ادا کریں۔ انس بن مالک چارپائی کے درمیان کے سامنے کھڑے ہوئے (اس پر) عُلاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا' کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے کہ آپ عورت کے جنازے پر وہاں کھڑے ہوئے جہاں تو کھڑا ہوا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی' ابن ماجہ) ابوداؤد کی روایت میں اس کی مثل ہے البتہ کچھ زیادتی ہے کہ آپ عورت کے سرین (پیٹھ) کے پاس کھڑے ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٦٨٠ - (٣٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۰: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ (شہر) میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا تھا۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپؐ کھڑے ہو گئے۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ تو یہودی (شخص) کا جنازہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کی جان نہ تھی؟ (یعنی موت کی گھبراہٹ نے آپؐ کو کھڑا کیا) (بخاری' مسلم)

١٦٨١ - (٣٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ، فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «خَالِفُوْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۱۶۸۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک میّت کو لحد میں نہ اتارا جاتا آپؐ بیٹھتے نہیں تھے۔ چنانچہ ایک یہودی عالم آپ کے سامنے ہوا۔ اس نے آپؐ کو بتایا' اے محمدؐ! ہم اسی طرح کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپؐ نے فرمایا' ان کی مخالفت کرو (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور بشربن رافع (راوی) قوی نہیں ہے۔

١٦٨٢ - (٣٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۸۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ

دیکھتے ہی کھڑے ہونے کا حکم دیا بعدازاں آپؐ بیٹھے رہتے تھے اور آپؐ نے ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا (احمد)

وضاحت: مسلمان کا جنازہ قریب سے گزرے تو بیٹھے رہنا بھی جائز ہے اگرچہ موت کی گھبراہٹ اور فرشتوں کے احترام میں کھڑا ہونا مستحب ہے (واللہ اعلم)

١٦٨٣ - (٣٨) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ جَلَسَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۶۸۳: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے قریب سے ایک جنازے کا گزر ہوا (جنازہ دیکھ کر) حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ ابن عباسؓ بیٹھے رہے (اس پر) حسنؓ کہنے لگے' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازے کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباسؓ نے اس بات کا اقرار کیا اور کہا کہ بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (نسائی)

وضاحت: معلوم ہوا کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے اس کے بعد آپ نے کھڑے ہونا ترک کر دیا۔ معلوم ہوا کہ کھڑے ہونا منسوخ ہے یا دونوں کام مباح ہیں (واللہ اعلم)

١٦٨٤ - (٣٩) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] ، كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا، وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَامَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۶۸۴: جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے قریب سے ایک جنازہ گزرا (جنازے کو دیکھ کر) لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حسنؓ نے بیان کیا کہ یہودی کا جنازہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں بیٹھے ہوئے تھے' آپؐ نے پسند نہ کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو اس لئے آپ کھڑے ہوئے (نسائی)

وضاحت: غیر مسلم کے جنازہ کو دیکھ کر آپؐ کا کھڑے ہونا شائد اس سبب سے ہو جس کا ذکر حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ چونکہ موت وحشت ناک چیز ہے اس کے پیش نظر آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔ دونوں توجیہیں درست ہیں ان میں تضاد نہیں ہے یا یہ احتمال بھی قرین قیاس ہے کہ جنازے کے ساتھ چونکہ فرشتے ہوتے ہیں اس لئے ان کے احترام میں آپؐ کھڑے ہوئے جیسا کہ آئندہ آنے والی حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے لیکن وہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے (واللہ اعلم)

١٦٨٥ - (٤٠) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ، فَقُوْمُوْا لَهَا، فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ: إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۸۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس سے یہودی، عیسائی یا کسی مسلمان کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہوا کرو اس لئے کہ تم جنازے کے لئے نہیں کھڑے ہوتے ہو بلکہ جنازے کے ساتھ فرشتوں کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہو (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۱۰۵۱، الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۱۴، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۰)

١٦٨٦ - (٤١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ، فَقِيْلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ: «إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۶۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپؐ کھڑے ہو گئے آپؐ سے کہا گیا یہ تو (یہودی) انسان کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا، میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا ہوں (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ عن کے ساتھ بیان کیا ہے (الداری۱۸۱، طبقاتِ ابن سعد جلد۷ صفحہ۳۲۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۰)

١٦٨٧ - (٤٢) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، إِلَّا أَوْجَبَ». فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ أَوْجَبَ». وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۱۶۸۷: مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جس فوت شدہ مسلمان کی نماز جنازہ پر مسلمانوں کی تین صفیں ہوتی ہیں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب مالکؓ جنازے میں شریک افراد کو کم سمجھتے تو اس حدیث کی وجہ سے وہ

انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے(ابوداؤد) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہؓ جب (کسی شخص پر) نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگوں کی تعداد کم ہوتی تو وہ لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اس کے بعد بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص کی نماز جنازہ میں تین صفیں ہو گئیں تو اللہ نے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا اور ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے یزید سے لفظ عن کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے (الداری۱۸۱' طبقاتِ ابن سعد جلد۷ صفحہ۳۲۱' مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۴۹۴)

۱۶۸۸ - (۴۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: «اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۶۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے نماز جنازہ میں (یہ دعائیہ کلمات) کہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو اس کا مالک ہے اور تو نے ہی اس کو پیدا فرمایا اور تو نے ہی اس کی اسلام کی جانب راہنمائی فرمائی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو ہی اس کے باطن اور ظاہر کو زیادہ جانتا ہے ہم (اس کے حق میں) سفارشی بن کر آئے ہیں تو اس کو معاف فرما (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف میں علی بن شماخ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۳۰)

۱۶۸۹ - (۴۴) **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: 'اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۶۸۹: سعید بن مُسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایسے بچے کی نماز جنازہ ادا کی جس سے ہرگز کوئی گناہ صادر نہیں ہوا تھا۔ تو میں نے سنا انہوں نے یہ دعا کی "اے اللہ! تو اس کو عذاب قبر سے محفوظ فرما" (مالک)

وضاحت: سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بچہ نابالغ ہے اور اس سے کوئی گناہ کبیرہ بھی سرزد نہیں ہوا تو پھر اس کی نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات کہ اسے عذاب قبر سے بچاؤ حاصل ہو' کس سبب سے ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں عام طور پر اس قسم کے دعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں' اس لئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کلمات کہے اس سے بچے کے درجات میں بلندی ہو گی یا قبر میں چونکہ آزمائش ہوتی ہے اس لئے بچوں کے حق میں دعا ہے کہ وہ آزمائش سے محفوظ رہیں۔ اس روایت میں عذاب قبر سے مراد قبر کی تنہائی' وحشت اور غم مراد ہے (اسی طرح امام سیوطیؒ نے مؤطا کے حاشیہ میں ذکر کیا ہے) (واللہ اعلم)

۱۶۹۰ - (٤٥) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقاً، قَالَ: يَقْرأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفاً وَّفَرْطاً .وَذُخراً وَّأَجْراً.

۱۶۹۰: امام بخاری رحمہ اللہ سے "تعلیقا" منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ حسن بصری رحمہ اللہ بچے کے جنازے پر سورہ فاتحہ قرأت کرتے نیز دعا فرماتے "اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے (جنّت میں) پیشوائی کرنے والا میر ساماں' ذخیرہ (ثواب) اور ثواب (جزیل) بنا۔

۱۶۹۱ - (٤٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَلَا يَرِثُ، وَلَا يُوْرَثُ، حَتّٰى يَسْتَهِلَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهْ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَلَا يُوْرَثُ».

۱۶۹۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بچے کی نماز جنازہ ادا نہ کی جائے' نہ بچہ (کسی کا) وارث ہو گا اور نہ بچے کا (کوئی) وارث ہو گا بشرطیکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد چیخ نہ مارے (ترمذی' ابن ماجہ) البتہ ابن ماجہ نے (اس جملے کا) ذکر نہیں کیا کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو گا۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو تب اس کا جنازہ پڑھا جائے اور وہ وارث بھی بنے گا اور اس کے ورثاء بھی ہوں گے (واللہ اعلم) لیکن یہ حدیث مرفوع صحیح نہیں ہے۔ اس کی سند میں ابوزبیر راوی مدلس ہے۔ (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۹۴) البتہ علامہ ناصر الدین البانی نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کو صحیح کہا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۳۱)

۱۶۹۲ - (٤٧) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي «الْمُجْتَبٰى» فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ.

۱۶۹۲: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام (اکیلا) کسی چیز کے اوپر (اونچا) ہو اور لوگ اس کے پیچھے اس سے نیچے ہوں اسے دار قطنی نے کتاب "المجتبیٰ" کے کتاب الجنائز میں روایت کیا۔

وضاحت (۱): چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر پر نمازِ جنازہ ادا فرمانا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نیچے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا سہل بن سعد ساعدی کی روایت میں ثابت ہے (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۱۰۰) پس جواز تعلیماً ہے اس کو عموم پر محمول کرنا درست نہیں۔

وضاحت (۲): امام دار قطنی کی اس نام سے کوئی کتاب نہیں ہے ممکن ہے کہ ان کی تالیف "السنن" کا یہ

دوسرا نام بھی ہو۔ سنن میں یہ حدیث صفحہ۱۹۷ پر ذکر ہوئی ہے نیز ابوداؤد میں صفحہ۵۹۷ پر بھی مذکور ہے اور اس کی سند صحیح ہے اس حدیث کو علاّمہ ناصرالدین البانی نے صحیح ابوداؤد میں بھی ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۱)

(٦) بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

(میّت کو دفن کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٩٣ - (١) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ ، قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِیْهِ: اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا ، وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا ، كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۶۹۳: عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے مرض الموت میں حکم دیا کہ میرے لئے لحد بنانا اور لحد کے اوپر کچی اینٹیں رکھنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا (مسلم)

١٦٩٤ - (٢) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی آرامگاہ میں سرخ رنگ کی پھولوں والی چادر بچھائی گئی تھی (مسلم)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے یہ چادر آپؐ کی قبر مبارک میں بچھائی تھی تاکہ آپؐ کے بعد کوئی شخص اس چادر کو استعمال نہ کرے۔ دراصل صحابہ رضی اللہ عنہم کی بڑی تعداد کی موجودگی میں یہ عمل واقع ہوا اور کسی نے انکار نہیں کیا' اس لئے چادر بچھائی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

١٦٩٥ - (٣) **وَعَنْ** سُفْيَانَ التَّمَّارِ، أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مُسَنَّمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۶۹۵: سفیان تمار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا

کہ وہ کوہان نما تھی یعنی اس کی سطح برابر نہ تھی بلکہ درمیان سے کوہان نما تھی (بخاری)

وضاحت: قبر کو کوہان نما بنانا افضل ہے اور اگر تمام کناروں سے برابر ہو تب بھی جائز ہے البتہ قبر ایک بالشت سے بلند نہیں ہونی چاہیے (واللہ اعلم)

١٦٩٦ - (٤) **وَعَنْ** أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۶: ابوالہیاج اسدی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے (مخاطب کرکے) فرمایا' کیا میں تجھے ایسے کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا؟ تجھے ہر ذی روح کی تصویر کو مٹانا ہوگا اور ہر (مقدار شرعی سے) اونچی قبر کو برابر کرنا ہوگا (مسلم)

وضاحت: قبر پر علامت کے لئے پتھر رکھنا' کنکر یا ریت ڈالنا درست ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۹۸)

١٦٩٧ - (٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی قبر کو چونا گچ بنانے' اس پر عمارت کھڑی کرنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا (مسلم)

١٦٩٨ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۸: ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کرکے) نماز ادا کرو (مسلم)

وضاحت: نماز ادا کرتے وقت اگر قبر قبلہ رخ سامنے ہے تو نماز درست نہیں اور اگر دیوار حائل ہے تو کچھ حرج نہیں (واللہ اعلم)

١٦٩٩ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں

سے کوئی شخص آگ کے شعلے پر بیٹھے، وہ اپنے کپڑوں کو جلا ڈالے اور اس کے اثرات اس کے جسم تک پہنچیں، یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۷۰۰ - (۸) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ، وَالْآخَرُ لَا يُلْحِدُ. فَقَالُوْا: أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلاً عَمِلَ عَمَلَهُ. فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ، فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۱۷۰۰: عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں دو انسان تھے ایک لحد بناتا تھا اور دوسرا لحد نہیں بناتا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان میں سے جو شخص پہلے آئے اس کو اپنا کام کرنے دو چنانچہ لحد بنانے والا (پہلے) آگیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے لیکن ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۴۳)

۱۷۰۱ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لحد ہمارے لئے ہے اور شق غیر مسلموں کے لئے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: میت کو دفن کرنے کے لئے قبر بناتے وقت قبر میں قبلہ رخ اندر کی جانب گڑھا بنانے کو لَحد کہتے ہیں۔ اور قبر کے درمیان میں گڑھا کھودنے کو شق کہتے ہیں تاکہ اس میں میت کو دفن کیا جائے، دونوں طریقے جائز ہیں۔ البتہ افضل لحد ہے (واللہ اعلم)

۱۷۰۲ - (۱۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

۱۷۰۲: نیز احمد نے اس حدیث کو جریر بن عبداللہ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۴۳)

۱۷۰۳ - (۱۱) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ: «إِحْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا، وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ، وَقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا» رَوَاهُ أَحْمَدُ،

وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَحْسِنُوْا» .

۱۷۰۳: ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احد کے روز آپؐ نے فرمایا' قبریں فراخ' گہری اور عمدہ بناؤ۔ ایک قبر میں دو' دو اور تین' تین افراد کو دفن کرو۔ ان میں سے جس کو قرآن مجید زیادہ حفظ ہے اس کو پہلے قبلہ کی جانب دفن کرو (احمد ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور ابن ماجہ نے آپؐ کے اس ارشاد کہ "قبریں عمدہ بناؤ" تک ذکر کیا ہے۔

١٧٠٤ - (١٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفِنَهُ فِيْ مَقَابِرِنَا، فَنَادَى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: «رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ .

۱۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ) اُحد کے دن میری پھوپھی' میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے اٹھا لائی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والے نے (منادی کرتے ہوئے) کہا کہ شہداء کو وہیں دفن کرو جہاں وہ شہید ہوئے ہیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی) البتہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وضاحت: شہداء کے لئے خاص حکم ہے کہ انہیں شہادت والی جگہ سے منتقل نہ کیا جائے تاکہ سبھی شہداء اجتماعی لحاظ سے مدفون ہوں اور اجتماعی طور پر اٹھائے جائیں۔ جب ایک مقام پر میت دفن ہو جائے تو وہاں سے نکال کر کسی دوسرے مقام میں دفن کرنا درست نہیں۔ کیونکہ دفنانے کے بعد نعش میں تغیر رونما ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

(مرعات جلد ۲۔ ۳ صفحہ ۵۰۲)

١٧٠٥ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُلَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

۱۷۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت آرام کے ساتھ سر کی جانب سے قبر میں اتارا گیا (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "ابنِ دراز" راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۳۴)

١٧٠٦ - (١٤) **وَعَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ، فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، وَقَالَ: «رَحِمَكَ اللهُ، إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»: إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ

۱۷۰۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک صحابی کو دفن کرنے کے لیے) قبر میں رات کے وقت داخل ہوئے۔ دفن کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' "اللہ تجھ پر رحم فرمائے بلاشبہ تو کثرت کے ساتھ (اللہ کے ڈر سے) گریہ زاری کرنے والا تھا' کثرت کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والا تھا" (ترمذی) شرحُ السُّنَّۃ میں ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ذوالب جادین کی قبر میں داخل ہوئے جو غزوہ تبوک میں شہید ہوئے تھے انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا نیز اس حدیث کی سند میں "یحیٰی بن یمان" راوی سئ الحفظ ہے اور "حجاج بن ارطاۃ" راوی مدلس ہے اس نے حدیث کو لفظ "عن" کے ساتھ بیان کیا ہے (نصبُ الرایہ جلد۲ صفحہ۳۰۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۴)

۱۷۰۷ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ: «بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ ، وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ

۱۷۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر تھا" اور ایک روایت میں ہے کہ "وہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت پر تھا۔" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) البتہ ابو داؤد نے دوسری روایت کو ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "حَجَّاج بن ارطاہ" راوی ضعیف ہے لیکن اس روایت کی شاہد حدیث ایک دوسری سند سے مسند احمد میں مذکور ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۶۷۳' المجروحین جلد۱ صفحہ۲۲۵' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۱ صفحہ۴۷۵)

۱۷۰۸ - (۱۶) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَا عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا، وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ، وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: «رَشَّ».

۱۷۰۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مٹی کی تین مٹھیاں ڈالیں اور آپ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا اور کنکر بچھائے۔ شرحُ السنہ میں اور امام شافعیؒ نے ان کا قول "پانی چھڑکانے" تک کو بیان کیا ہے۔

١٧٠٩ - (١٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ، وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا، وَأَنْ تُوْطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

١٧٠٩: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا۔ ان پر کچھ تحریر کرنے اور ان کو پامال کرنے سے بھی منع فرمایا (ترمذی)

وضاحت: قبر پر صاحب قبر کا نام لکھنا' تاریخ وفات تحریر کرنا' قرآن پاک کی آیت تحریر کرنا یا اللہ کے اسماء تحریر کرنا ناجائز ہے (مرعات جلد۲-۳ صفحہ ۵۰۴) اس حدیث کو علامہ ناصر الدین البانی نے غیر صحیح کہا ہے۔ امام ابن حزمؒ علامت کے طور پر نام لکھنے کو جائز کہتے ہیں (واللہ اعلم)

١٧١٠ - (١٨) **وَعَنْهُ،** قَالَ: رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَآءَ عَلٰى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ، بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ».

١٧١٠: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر (پانی کا) چھڑکاؤ کیا گیا۔ بلال بن رباحؓ نے مشکیزے کے ساتھ آپؐ کی قبر مبارک پر پانی کا چھڑکاؤ کیا' سر کی جانب سے آغاز کیا اور پاؤں کی جانب تک چھڑکاؤ کیا (بیہقی دلائل النبوۃ)

١٧١١ - (١٩) **وَعَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ، أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا، فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ. قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا، ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ، وَقَالَ: «أَعْلَمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ، وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ أَهْلِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١٧١١: مُطّلب بن ابی وداعۃ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے' ان کا جنازہ لے جایا گیا اور انہیں دفن کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پاس ایک پتھر لائے۔ وہ شخص پتھر اٹھا نہ سکا تو آپؐ اٹھے' آپؐ نے اپنی آستینوں سے کپڑا اٹھایا۔ مُطّلب کہتے ہیں کہ اس شخص نے بتایا جس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مطلع کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیوں کی سفیدی کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپؐ نے ان سے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپؐ نے پتھر اٹھایا اور عثمانؓ کے سر کی جانب اسے رکھ دیا اور فرمایا' میں نے یہ پتھر اپنے بھائی کی قبر پر بطور علامت رکھا ہے اور اس کی قبر کے

قریب ان لوگوں کو دفن کروں گا جو میرے گھر والوں سے فوت ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت: قریشی ہونے اور دینی اخوت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اپنا بھائی کہا (واللہ اعلم)

١٧١٢ ـ (٢٠) **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّاهُ! اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَّا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ، مَّبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَآءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَآءِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۷۱۲: قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے عرض کیا' اماں! مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں رفقاء کی قبریں دکھائیں (انہوں نے پردہ اٹھایا تو) تین قبریں تھیں' نہ (مقدار شرعی سے) بلند تھیں نہ (زمین کے ساتھ) ملی ہوئی تھیں' ان پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کنکر تھے (ابوداؤد)

وضاحت (۱): عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ لٹکا کر حجرہ مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا (واللہ اعلم)

وضاحت (۲): اس حدیث کی سند میں عمرو بن عثمان بن ھانی راوی مجہول ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۶)

١٧١٣ ـ (٢١) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَجَلَسْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ فِيْ آخِرِهِ: كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ .

۱۷۱۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری کے جنازے میں گئے' ہم قبر کے قریب پہنچے تو ابھی لحد تیار نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) اور اس کی روایت کے آخر میں اضافہ ہے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی ہم خاموش تھے)

١٧١٤ ـ (٢٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَّأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۷۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میت کی ہڈی کو توڑنا اتنا ہی گناہ کا کام ہے جس طرح زندہ کی ہڈی کو توڑنا باعثِ گناہ ہے (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ میت کے اعضاء نکال کر زندہ انسان میں پیوند کرنا جائز نہیں۔ موجودہ سائنسی دور میں نابینا انسانوں کے قرنیہ کی پیوند کاری کی جاتی ہے جس سے ان کی بینائی بحال ہو جاتی ہے اور اسی طرح انسانوں کے دوسرے اعضاء کی پیوند کاری بھی کی جاتی ہے جو کہ کامیاب طریقہ ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ ہوا میں اڑا دینا اور پانی میں بہا دینا۔ چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیّت پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی اور ہوا کو حکم دیا کہ اس انسان کے اجزاء کو واپس لوٹایا جائے۔ چنانچہ وہ شخص بارگاہ الٰہی میں زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ پاک نے اس سے استفسار کیا کہ تو نے اس قسم کی وصیّت کیوں کی؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ! تیرے ڈر سے میں نے ایسا کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس حدیث سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی وصیّت درست نہ تھی جبکہ اس نے وصیّت کی تھی کہ مجھے فوت ہونے کے بعد جلا دینا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٧١٥ - (٢٣) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تُدْفَنُ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: «هَلْ فِيكُمْ مِّنْ أَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَنَا. قَالَ: «فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا». فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۷۱۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی تدفین کے وقت حاضر تھے۔ آپؐ قبر پر تشریف فرما تھے' آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے گزشتہ رات مجامعت نہیں کی؟ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا' میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' قبر میں اُترئیے چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

وضاحت: بعض روایات میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس رات اپنی لونڈی سے مجامعت کی تھی۔ آپؐ کو اس بات کا علم ہو گیا تھا اس لئے آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص قبر میں اترے' جس نے مجامعت نہیں کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے جب عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اُمّ کلثوم شدید بیمار تھیں تو عثمان رضی اللہ عنہ کو پرہیز کرنا چاہیے تھا۔ اس کا جواب واضح ہے وہ یہ کہ اُمّ کلثوم کی بیماری طول پکڑ گئی تھی اس لئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر لونڈی سے استمتاع کیا نیز معلوم ہوا کہ اجانب لوگ عورت کو قبر میں اتارنے کے لئے قبر میں اتر سکتے ہیں (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ ۵۰۷)

۱۷۱۶ - (۲٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب موت کی آغوش میں تھے تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ گر عورت اور آگ نہ جائے جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈالنا بعدازاں میری قبر کے گرد اتنا عرصہ ٹھہرے رہنا جتنا عرصہ میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہارے ساتھ مانوس رہوں اور میں معلوم کر سکوں کہ میں اپنے پروردگار کے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ میت کو دفن کرنے کے بعد کچھ عرصہ قبر کے قریب رکے رہنا چاہیے' اس دوران میں میت کے لئے ثابت قدمی کی دعا کی جائے اس سے میت کو وحشت نہیں ہوتی بلکہ مانوسیت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۷۱۷ - (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ، وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلٰى قَبْرِهِ، وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ، وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ "جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو میت کو روک کر نہ رکھو (بلکہ) اس کو جلدی قبر میں پہنچاؤ اور اس کے سر کے قریب سورۃ بقرہ کی شروع کی آیات اور اس کے پاؤں کے قریب سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کی جائیں۔" (بیہقی شُعَبِ الایمان) امام بیہقیؒ کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک راوی ضعیف ہے اور اس کے استاذ ایوب بن نہیک بھی ضعیف ہیں (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۴۸' التاریخ الکبیر جلد۸ صفحہ۳۰۲۳' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۹۴) موقوف حدیث بھی سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس کی سند میں عبدالرحمان بن علاء بن لجلاج مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۷۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۸)

۱۷۱۸ - (۲٦) وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ، وَهُوَ مَوْضِعٌ، فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ، أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ، حَتّٰى قِيْلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا، كَأَنِّيْ وَمَالِكاً لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۱۸: ابنِ ابی ملیکہؒ بیان کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ "حبشی" مقام میں فوت ہوئے اور انہیں مکہ مکرمہ لے جایا گیا وہاں دفن کیا گیا' جب عائشہ رضی اللہ عنہا (مکہ مکرمہ) آئیں تو عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کی قبر کے پاس پہنچیں اور ذیل کے اشعار کہے۔

(ترجمہ) ہم دونوں طویل مدت تک جزیمہ کے دو دوستوں کی طرح رہے یہاں تک کہ کہا گیا یہ دونوں ہرگز الگ الگ نہیں ہوں گے۔ لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں اور مالک باوجود طویل عرصہ اکٹھا رہنے کے ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔"

بعد ازاں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اللہ کی قسم اگر میں (تیرے فوت ہونے کے وقت) موجود ہوتی تو تجھے وہیں دفن کیا جاتا جہاں تو نے وفات پائی اور اگر میں (اس وقت) تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری زیارت کے لئے (اب) نہ آتی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور اشعار متمم بن نویرہ کے ہیں' وہ اپنے بھائی مالک بن نویرہ کا مرثیہ کہتے ہوئے ذکر کر رہا ہے۔ مالک بن نویرہ کو خالد بن ولید نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں قتل کر دیا تھا۔ جزیمہ نامی انسان عراق کا بادشاہ تھا' یہ شخص زباء کا خاوند تھا جو جزیرہ کی شہزادی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ میں اور میرا بھائی ہم دونوں جزیمہ بادشاہ کے دو شرابی دوستوں مالک اور عقیل کی مانند تھے۔ ان دونوں کی جزیمہ کے ساتھ چالیس سالہ رفاقت رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کی قائل نہ تھیں کہ میت کو اس کے وطن کے علاوہ دوسرے ملک میں دفن کیا جائے نیز عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے پیش نظر کہ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں ملعون ہیں' بتا رہی ہیں کہ اگر میں تیری وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تیری زیارت کے لئے نہ آتی۔ زیارت سے منع کے بارے میں مبالغہ کا صیغہ ہے کہ عورتوں کو کثرت کے ساتھ زیارت نہیں کرنی چاہیے۔ (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ ۵۰۹)

۱۷۱۹ - (۲۷) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَلَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَعْداً وَرَشَّ عَلٰى قَبْرِهِ مَاءً . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۷۱۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو (سر کی جانب سے) کھینچ کر قبر میں اتارا اور اس کی قبر میں پانی کا چھڑکاؤ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۸ صفحہ۲۲۱۳' الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۱۹۸۷' تاریخ بغداد جلد۱۳ صفحہ۲۴۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۹)

۱۷۲۰ - (۲۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَا عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثاً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

۱۷۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ ادا کی بعدازاں ان کی قبر پر آئے' اس کے سر کی جانب اس کی قبر میں مٹی کی تین مٹھیاں ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

۱۷۲۱ - (۲۹) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئاً عَلٰى قَبْرٍ، فَقَالَ: «لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ، أَوْ لَا تُؤْذِهٖ». رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۱۷۲۱: عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں قبر پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' قبر والے کو تکلیف میں مبتلا نہ کریا (یہ کہا کہ) اس کو تکلیف میں مبتلا نہ کر (احمد).

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ۱۹۰' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۹)

(٧) اَلْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

(میت پر آہ و بکا کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٢٢ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ . فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى، فَقَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يُرْضٰى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہم ابو سیف لوہار کے ہاں گئے (اور وہ آپ کے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کے خاوند ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھایا' اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ پیار کیا۔ اس کے بعد ہم وہاں گئے تو ابراہیم نزع کے عالم میں تھا' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف آپؐ سے مخاطب ہوئے اور استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! آپ (آنسو بہا رہے ہیں) آپؐ نے فرمایا' اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے پھر آپؐ دوبارہ اشکبار ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا' آنکھیں اشکبار ہیں' دل غمزدہ ہے اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جن کو ہمارا پروردگار پسند رکھتا ہے اور اے ابراہیم! بلاشبہ ہم تیری جدائی پر غم زدہ ہیں (بخاری' مسلم)

١٧٢٣ - (٢) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلَتْ اِبْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطٰى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا؟

فَقَالَ: «هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۳: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (زینب) نے آپؐ کی جانب پیغام بھیجا کہ میرا لختِ جگر فوت ہونے والا ہے' آپؐ ہمارے پاس آئیں۔ آپؐ نے سلام کے ساتھ پیغام بھجوایا اور فرمایا "بلاشبہ اللہ کے لئے ہے جس کو اس نے قبض کیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے عطیہ دیا۔ تمام (معاملات) اس کے نزدیک وقتِ معین کے ساتھ ہیں' آپ صبر کریں اور ثواب کی طلب گار بنیں۔" بیٹی نے (پھر) آپؐ کی جانب پیغام بھجوایا' وہ آپؐ کو قسم دے کر مطالبہ کر رہیں تھیں کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے آپؐ کی رفاقت میں سعد بن عبادہ' معاذ بن جبل' اُبَیّ بن کعب' زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ پیش کیا گیا تو اس کا سانس اس کے قفسِ عنصری سے نکل رہا تھا۔ آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ سعدؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' یہ رحمت ہے' اللہ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں بھر دیا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم فرماتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

١٧٢٤ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ، فَقَالَ: «قَدْ قُضِيَ؟» قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا» وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ «أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ کسی بیماری میں مبتلا ہو گئے آپؐ اس کی بیمارپرسی کے لئے عبدالرحمٰن بن عوفؓ' سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کی رفاقت میں آئے۔ جب آپؐ ان کے قریب پہنچے' آپؐ نے ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا تو آپؐ نے دریافت کیا' یہ شخص فوت ہو چکا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' نہیں' اے اللہ کے رسول! چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار ہو گئے جب صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اشکبار دیکھا تو وہ بھی اشکبار ہو گئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غمزدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا البتہ اس کی وجہ سے (زبان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) عذاب میں مبتلا کرتا ہے یا رحم فرماتا ہے البتہ میت کو اس کے تعلق والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

١٧٢٥ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹتا ہے' گریبان پھاڑتا ہے اور جاہلیت کے (دور) کے کلمات کہتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

١٧٢٦ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى أَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِيْ؟! وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۱۷۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ ان کی بیوی اُمّ عبداللہ آئی وہ چیخ چیخ کر رونے لگی کچھ عرصہ بعد وہ ہوش میں آ گئے۔ انہوں نے کہا' تجھے معلوم نہیں (وہ اس کو حدیث سنا رہے تھے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اس شخص سے برات کا اظہار کرتا ہوں جو (مصیبت کے وقت) سر منڈواتا ہے' چیختا چلاتا ہے اور کپڑے پھاڑتا ہے (بخاری' مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٧٢٧ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ ، وَالنِّيَاحَةُ» وَقَالَ: «النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا؛ تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۲۷: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت میں چار خصلتیں (دور) جاہلیت سے ہوں گی۔ وہ انہیں ترک نہیں کرے گی۔ خاندانی فخر' خاندانوں کو مطعون کرنا' ستاروں کو ذریعہ بارش سمجھنا اور نوحہ گری کرنا اور فرمایا' نوحہ گر عورت اگر وفات سے پہلے تائب نہ ہوگی تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے گا اس کا لباس کھجلی کی وجہ سے گندھک سے ہوگا (مسلم)

١٧٢٨ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: «اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ» . قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّيْ؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ، وَلَمْ تَعْرِفْهُ.

فَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ . فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ ، فَقَالَتْ : لَمْ أَعْرِفْكَ . فَقَالَ : «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٧٢٨: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپؐ نے (اس سے) کہا' تقویٰ اختیار کر اور صبر کا دامن تھام۔ اس نے کہا' آپؐ مجھ سے دور ہوں' آپؐ کو میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی (دراصل) اس نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ اسے بتایا گیا یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بعدازاں) وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی۔ اس نے دروازے پر کسی دربان کو نہ پایا۔ اس نے (آپؐ کی خدمت) میں عرض کیا' میں نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپؐ نے اس کو بتایا کہ وہ صبر لائقِ ستائش ہے جو چوٹ لگنے کے فوراً بعد کیا جائے (بخاری'مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتیں قبروں کی زیارت کے لئے جا سکتی ہیں البتہ کثرت کے ساتھ جانے سے روکا گیا ہے یا جب وہ صبر کے دامن کو تھامے رکھیں اور نوحہ گری اور سینہ کوبی سے باز رہیں تو اس صورت میں وہ قبروں کی زیارت کو جا سکتی ہیں (واللہ اعلم)

١٧٢٩ ـ (٨) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٧٢٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے دوزخ میں داخل ہو گا۔

(بخاری'مسلم)

وضاحت: قسم پورا کرنے سے مقصود اللہ کا وہ فرمان ہے جو سورۃ مریم آیت نمبر۷۱ میں وارد ہے کہ "تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا گذر دوزخ سے نہ ہو۔ یہ تمہارے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو ضرور پورا ہو گا۔" البتہ ایماندار شخص پر دوزخ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گی جیسا کہ مشتعل آگ ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ ہر شخص کے دوزخ میں داخل ہونے سے مقصود پل صراط پر سے گزرنا ہے جبکہ پل صراط دوزخ پر ہو گا (واللہ اعلم)

١٧٣٠ ـ (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ : «لَا يَمُوْتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ» . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ : أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : «أَوِ اثْنَانِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا : «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ»

۱۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا' تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے اور اس نے صبر سے کام لیا تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا دو بچوں کا یہی حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے (مسلم) بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے تین بچے جو سنِ بلوغت تک نہ پہنچے ہوں۔

۱۷۳۱ ـ (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَقُوْلُ اللهُ: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے کہ میرے ہاں مومن انسان کے لئے اس کے علاوہ کوئی جزا نہیں ہے کہ جب میں اہلِ دنیا سے اس کے محبوب انسان کو فوت کر لوں اور وہ اس کی وفات پر صبر کرے تو اس کے لئے جنت کا مقام ہے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۳۲ ـ (۱۱) **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۷۳۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گر عورت اور نوحہ سننے والی پر لعنت کی ہے (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن عطیہ عن ابیہ عن جدہٖ تینوں راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۳)

۱۷۳۳ ـ (۱۲) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللهَ وَشَكَرَ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللهَ وَصَبَرَ، فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِيْ امْرَأَتِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۷۳۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' مومن کی عجیب شان ہے کہ اگر اس کو (مال و جاہ کی) خیروبرکت حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر وہ مصیبت سے ہمکنار ہوتا ہے تو وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے پس ایماندار شخص اپنے تمام معاملات میں اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جس کو وہ اپنی عورت کے منہ میں ڈالتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

١٧٣٤ - (١٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ: بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ، وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ. فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر ایماندار شخص کے دو دروازے ہوتے ہیں (ایک وہ) دروازہ جس سے اعمال اوپر جاتے ہیں (دوسرا وہ) دروازہ جس سے رزق نازل ہوتا ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی "کہ ان پر آسمان و زمین نہ روئے" کا یہی مفہوم ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۶۸۶' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۲۱۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۸۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۴۴)

١٧٣٥ - (١٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَّا مُوَفَّقَةُ!» فَقَالَتْ: فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ، لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے پہلے فوت ہو گئے تو اللہ اس کو ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' آپؐ کی امت میں سے جس شخص کا ایک نابالغ بچہ پہلے فوت ہوا؟ آپؐ نے جواب دیا' اے عائشہ! اسے خیر و برکت کی توفیق دی گئی جس کا ایک نابالغ بچہ پہلے فوت ہو گیا۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' آپؐ کی امت میں سے جس شخص کا کوئی نابالغ بچہ پہلے فوت نہیں ہوا؟ آپؐ نے جواب دیا' میں اپنی امت کا پہلے جانے والا ہوں' میری امت کو میرے جیسے شخص کی مصیبت نہیں پہنچی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بارق حنفی راوی کو امام نسائیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۹۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۴۴)

۱۷۳۶ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُولُ اللّٰهُ. ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اپنے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا ہے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا؟ وہ اقرار کریں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیں گے' اس نے تیری حمد و ثناء کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعون کے کلمات دہرائے۔ اللہ حکم دے گا کہ میرے بندے کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیتُ الحمد رکھو (احمد' ترمذی)

۱۷۳۷ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عَزَّى مُصَاباً، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعاً إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِي، وَقَالَ: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفاً.

۱۷۳۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کو صبر دلایا تو صبر دلانے والے کو مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا (ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوع صرف علی بن عاصم راوی سے جانتے ہیں اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کو بعض رُواۃ نے محمد بن سوقہ (راوی) سے اسی سند کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۴۴)

۱۷۳۸ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْداً فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۳۸: ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہوا تو اسے جنت میں عظمت والا لباس پہنایا جائے گا (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منیہ بنت عبید بن ابی برزۃ راویہ غیر معروف ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۹)

۱۷۳۹ - (۱۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَاماً، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۳۹: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر کی موت کی خبر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آلِ جعفر کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ وہ ایک حادثہ سے دوچار ہوئے ہیں جس نے ان کو مشغول کر رکھا ہے (ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اہلِ میت کے لئے ان کے احباب و اقارب ایک وقت کا کھانا تیار کریں لیکن اہلِ میت کا عزیز و اقارب کو کھانا دینا اور دعوت کا اہتمام کرنا بدعت ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷٤۰ - (۱۹) **وَعَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۷۴۰: مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص پر نوحہ خوانی ہوتی ہے اس کو قیامت کے دن بوجہ اس پر نوحہ خوانی کے عذاب ہوگا (بخاری مسلم)

وضاحت: عذاب تب ہوگا جب اس نے نوحہ گری کی وصیت کی ہو یا وہ نوحہ گری کو پسند کرتا تھا یا وہ نوحہ گری سے منع نہیں کرتا تھا (واللہ اعلم)

۱۷٤۱ - (۲۰) **وَعَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، تَقُوْلُ:

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ؛ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۱: عمرة بنت عبدالرحمان سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا' ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بلاشبہ زندہ لوگوں کے (میت پر) رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہو گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' اللہ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے اس نے جھوٹ نہیں کہا البتہ وہ بھول گیا ہے یا اس سے غلطی ہو گئی ہے (حقیقت یہ ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا اجتہاد ہے کہ اس کو عذاب رونے کی وجہ سے نہیں ہو رہا تھا بلکہ کُفر کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ صحیح بات یہ ہے کہ صرف رونے کی وجہ سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ نوحہ خوانی کے ساتھ رونے کی وجہ سے عذاب اس وقت ہوتا ہے' جب مرنے والا اس کو اچھا سمجھتا تھا' یا اس نے نوحہ خوانی کرنے کی وصیت کی ہو (واللہ اعلم)

۱۷۴۲ - (۲۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ، فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَإِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ. ثُمَّ حَدَّثَ، فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ؟ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ. قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ادْعُهُ، فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: اِرْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا أَنْ أُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: وَاأَخَاهُ، وَاصَاحِبَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ، لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؛ وَلٰكِنْ: إِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: ﴿**وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى**﴾ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى. قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ: فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۲: عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئیں' ہم اس (کے جنازے) کے لئے آئے۔ ابنِ عمرؓ اور ابنِ عباسؓ بھی اس کے جنازے کے لئے آئے (چنانچہ) میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو ابنِ عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا جب کہ وہ اس کے سامنے تھا کہ آپ (عورتوں کو) نوحہ کے ساتھ رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میت کو اس کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" ابنِ عباسؓ نے کہا کہ عمرؓ ایسی ہی بات کہتے تھے۔ بعد ازاں ابنِ عباسؓ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ سے عمرؓ کی معیت میں واپس آیا جب ہم "بیداء" مقام میں پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قافلہ دیکھا جو کیکر کے درخت کے سائے میں (بیٹھا ہوا) تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' آپ جائیں اور دیکھیں یہ قافلہ کیسا ہے؟ میں نے معلوم کیا تو وہاں صہیبؓ تھے۔ ابنِ عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے عمرؓ کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صہیبؓ کو بلائیں (چنانچہ) میں صہیبؓ کے پاس گیا' میں نے ان سے کہا کہ آپ چلیں اور امیر المؤمنین سے ملاقات کریں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیبؓ آئے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ وہ کہہ رہے تھے' ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ کلمات سنے اور کہا' اے صہیب! تو مجھ پر نوحہ خوانی کر رہا ہے حالانکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "میت کو اس کے بعض تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے عائشہ صدیقہؓ سے اس کا ذکر کیا۔ عائشہؓ نے جواب دیا اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے بات اس طرح نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میّت کو اس کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ "اللہ کفار کے عذاب میں ان کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرماتا ہے" نیز عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہمیں قرآن پاک کافی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے "کوئی جان کسی دوسری جان کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گی" (یعنی گناہ تو کوئی کرے اور پکڑا دوسرا جائے) اس وقت ابنِ عباسؓ نے عائشہؓ کی تائید کرتے ہوئے کہا' اللہ ہی انسان کو ہنساتا اور رلاتا ہے۔ (مقصود یہ ہے کہ کسی کے رونے کی وجہ سے مسلمان میت کو عذاب نہیں ہونا چاہئے) (بخاری مسلم) ابنِ ابی ملیکہؒ کہتے ہیں۔ اس پر ابنِ عمرؓ خاموش رہے۔

١٧٤٣ ـ (٢٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنُ رَوَاحَةَ، جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ ـ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ ـ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: «انْهَهُنَّ»، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ» فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابنِ حارثہؓ جعفر اور ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی، آپؐ (مسجدِ نبوی میں) تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ کے چہرے پر غم کے اثرات نمایاں تھے۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی کہ آپؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے آپؐ کو بتایا کہ جعفرؓ کی بیوی (اور دیگر رشتہ دار عورتیں) جعفرؓ پر بلند آواز کے ساتھ رو رہی ہیں۔ آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان کو باز رکھیں۔ وہ ان کے ہاں گیا بعد ازاں آپؐ کے ہاں دوبارہ پہنچا (اور بتایا کہ) وہ اس کا کہنا نہیں مانتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، آپ انہیں باز رکھیں۔ وہ تیسری بار آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب ہیں (عائشہؓ نے بیان کیا کہ) آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کے منہ میں مٹی ڈالیئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس شخص سے کہا، اللہ تیری ناک کو خاک آلودہ کرے (یعنی ذلیل کرے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کا تجھے حکم دیا، نہ تو نے وہ کام کیا اور نہ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے سے باز آیا (بخاری مسلم)

١٧٤٤ - (٢٣) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ، وَفِيْ أَرْضِ غُرْبَةٍ، لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ، إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِيْ ، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتاً أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ؟!» مَرَّتَيْنِ، وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۴: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب (میرے پہلے خاوند) ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا، غریب الوطن تھا، غریبُ الوطنی میں فوت ہوا۔ میں اس پر اتنا روؤں گی کہ میرے رونے کی باتیں ہوں گی چنانچہ میں نے اس پر رونے کے لئے خود کو تیار کیا۔ اس دوران ایک عورت آئی وہ رونے دھونے میں میرے ساتھ معاونت کا ارادہ رکھتی تھی چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، کیا تیرا یہ ارادہ ہے کہ تو گھر میں شیطان کو داخل کرے؟ جس کو اللہ نے اس میت سے نکال دیا ہے۔ آپؐ نے دوبار اس جملہ کو دہرایا (اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ یہ سن کر) میں بھی رونے سے رک گئی (مسلم)

١٧٤٥ - (٢٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ: وَاجَبَلَاهُ! وَاكَذَا! وَاكَذَا! تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِيْنَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئاً إِلَّا قِيْلَ لِيْ: أَنْتَ كَذٰلِكَ؟ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۴۵: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر

بے ہوشی طاری ہو گئی چنانچہ ان کی بہن عمرہؓ نے ان پر روتے ہوئے کہا' ہائے (عبداللہ!) تو پہاڑ تھا' تو سردار تھا' تو سہارا تھا' وہ اس کے محاسن کو شمار کر کے رو رہی تھیں۔ جب وہ ہوش میں آئے تو انہوں نے بتایا کہ تو نے میرے بارے میں جن اوصاف کا ذکر کیا ہے مجھ سے ان کے بارے میں استفسار ہوا کہ کیا تو ان اوصاف کا حامل تھا؟ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ جب وہ فوت ہو گئے تو ان کی بہن عمرہؓ نے خود کو اس پر رونے سے باز رکھا (بخاری)

١٧٤٦ - (٢٥) **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِن مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ! وَاسَيِّدَاهُ! وَنَحْوَ ذٰلِكَ، إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ ، وَيَقُولَانِ: أَهٰكَذَا كُنْتَ؟» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

۱۷۴۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی فوت ہوتا ہے اور اس پر روتے ہوئے کوئی شخص کہتا ہے' ہائے! تو پہاڑ تھا' تو سردار تھا۔ اس قسم کے اوصاف کے ساتھ نوحہ خوانی کرتا ہے تو اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ان اوصاف کا حامل تھا؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب حسن کہا ہے۔

١٧٤٧ - (٢٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ آلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْهُنَّ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَّالْقَلْبُ مُصَابٌ، وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۷۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص فوت ہوگیا اس پر گریہ زاری کرنے کے لئے چند عورتیں آن پہنچیں (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ انہیں منع کر رہے تھے اور انہیں گریہ زاری سے باز رکھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عمر رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا کہ آپ انہیں ان کے حال پر رہنے دیں اس لئے کہ آنکھیں اشکبار ہیں' دل مصیبت زدہ ہے اور (وفات کا) زمانہ نزدیک ہے (احمد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مسلمہ بن ازرق راوی غیر معروف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۴۸)

١٧٤٨ - (٢٧) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَكَتِ النِّسَاءُ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ، فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَقَالَ:

«مَهْلاً يَا عُمَرُ!» ثُمَّ قَالَ: «إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقُ الشَّيْطَانِ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ؛ فَمِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ. وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ ؛ فَمِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب فوت ہو گئیں (اس پر) عورتوں نے گریہ زاری شروع کر دی (لیکن) عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر سختی کرنے کا پروگرام بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ کے ساتھ اس سے باز رکھا۔ آپؐ نے فرمایا' عمرؓ رک جایئے! نیز آپؐ نے (عورتوں کو مخاطب کیا) اور فرمایا' تم خود کو شیطانی نوحہ گری سے باز رکھو نیز آپؐ نے فرمایا' جو گریہ زاری آنکھ اور دل سے ہے وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جس (گریہ زاری) میں سینہ کوبی اور رخسار پیٹنا وغیرہ ہے اور زبان سے (نوحہ گری) ہے وہ شیطان سے ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن علی بن جدعان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۴۸)

۱۷٤۹ - (۲۸) **وَعَن** الْبُخَارِيّ تَعْلِيقاً، قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ، فَسَمِعَتْ صَائِحاً يَقُولُ: أَلاَ هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا؟ فَأَجَابَهُ آخَرُ: بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا.

۱۷۴۹: امام بخاریؒ سے "تعلیقا" (بلا اسناد) روایت ہے کہ جب حسن بن حسن بن علیؓ فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ لگائے رکھا پھر انہوں نے خیمہ اتار دیا اور ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا' کیا انہوں نے گم شدہ چیز کو حاصل کر لیا ہے؟ دوسرا اس کے جواب میں کہہ رہا تھا' بلکہ ناامید ہو کر واپس لوٹے ہیں۔

وضاحت: امام بخاریؒ نے اس واقعہ کو بطور دلیل پیش نہیں کیا ہے اس لئے کہ دلیل کا سرچشمہ تو کتابُ اللہ اور سنّتِ صحیحہ ہے البتہ کتاب و سُنّت کے دلائل کے ساتھ واقعہ مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے اس لئے ذکر کیا ہے کہ قبر پر کوئی عمارت وغیرہ نہ بنائی جائے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۲۸)

۱۷۵۰ - (۲۹) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَأَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَى قَوْماً قَدْ طَرَحُوْا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِي قُمُص ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ؟ أَوْ بِصَنِيعِ الْجَاهِلِيَّةِ تُشَبِّهُوْنَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِي غَيْرِ صُوَرِكُمْ». قَالَ: فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ، وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

۱۷۵۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنازے پر پہنچے۔ آپؐ نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے (غم کی وجہ سے) اپنی چادروں کو (جسم سے) اتار دیا ہے اور صرف قمیص پہن کر چل رہے ہیں (ان کی حالت دیکھ کر) آپؐ نے فرمایا' کیا تم (دور) جاہلیت کا طریقہ اپنا رہے ہو؟ یا جاہلیت کا انداز اختیار کر رہے ہو؟ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے حق میں ایسی بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں مسخ ہو جائیں (عمرانؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے کلمات سن کر) انہوں نے اپنی چادریں زیب تن کیں (اور) دوبارہ یہ کام نہ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن حزور راوی متروک الحدیث اور اس کا استاد نفیع بن حارث کذاب اور وضاع ہے (الرجال صفحہ ۱۹۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۸)

۱۷۵۱ - (۳۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۷۵۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنازے کے ساتھ چیخ و پکار کرنے والی کوئی عورت نہ جائے (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو یحییٰ قتات راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۹)

۱۷۵۲ - (۳۱) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَاتَ ابْنٌ لِّيْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُوْلُ: «صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ، يَلْقٰى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ، فَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ **وَاللَّفْظُ لَهُ**.

۱۷۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے مجھے (اس کی وفات سے) شدید غم لاحق ہے۔ کیا آپ نے اپنے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کلمہ سنا ہے جو ہمیں فوت ہونے والے اعزّہ کی جانب سے سکون عطا کرے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' چھوٹے بچے جنّت میں بلا رکاوٹ چلتے پھرتے ہوں گے وہ اپنے والد سے ملیں گے' اس کے لباس کو پکڑے رکھیں گے' اس سے جدا نہیں ہونگے جب تک اس کو جنت میں داخل نہیں کرائیں گے (مسلم' احمد) الفاظ احمد کے ہیں۔

وضاحت: ایک روایت میں ماں باپ دونوں کا ذکر ہے بلکہ اگر بیٹا' باپ کو جنت میں داخل کرائے گا تو والدہ کا مقام تو والد سے بھی زیادہ ہے (مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۵۲۸-۵۲۹)

۱۷۵۳ - (۳۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ. فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْماً نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ. فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي كُلِّ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا». فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَاباً مِنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوِ اثْنَيْنِ؟ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۵۳: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مرد حضرات تو فرمودات حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرمائیں تاکہ اس دن ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں ان احکام سے آگاہ فرمائیں جن سے اللہ نے آپؐ کو آگاہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم فلاں دن فلاں مقام میں جمع ہو جاؤ چنانچہ وہ (اس دن) جمع ہوئیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپؐ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے فرمودات کی تعلیمات سے باخبر فرمایا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو عورت اپنی اولاد سے تین بچوں کو آگے بھیج دے تو (وہ) بچے اس کے لئے دوزخ سے پردہ بنیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہ (حکم) دو بچوں کے لئے (بھی) ہے؟ اس نے دوبار یہ سوال کیا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے (تین بار) دو بچوں' دو بچوں' دو بچوں کا ذکر کیا (بخاری)

۱۷۵٤ - (۳۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: «أَوِ اثْنَانِ». قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: «أَوْ وَاحِدٌ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

۱۷۵۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ربُّ العزّت اپنی بے پایاں رحمت سے ان کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا (یہ حکم) دو بچوں کو (بھی) شامل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' دو کو بھی شامل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' ایک بچے کے لئے بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایک بچے کے لئے بھی ہے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ناقصُ الخلقت بچہ اپنی والدہ کو اپنی ناف کے ساتھ جنت میں پہنچائے گا بشرطیکہ اس کی والدہ نے اس پر صبر کا دامن تھامے رکھا (احمد) اور

ابن ماجہ نے اس قول "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے" تک ذکر کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۴۹)

١٧٥٥ - (٣٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، كَانُوْا لَهُ حِصْناً حَصِيْناً مِّنَ النَّارِ». فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ: «وَاثْنَيْنِ». قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِداً. قَالَ: «وَوَاحِداً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا وہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں گے۔ ابوذرؓ نے کہا' میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اور دو (بھی) سیدالفقراء ابوالمنذر اُبَیّ بن کعب نے کہا کہ میں نے ایک (آگے) بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اور ایک بھی (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٧٥٦ - (٣٥) **وَعَنْ** قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ: أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَّهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتُحِبُّهُ؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ. فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَا تُحِبُّ أَلَّا تَأْتِيَ بَاباً مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَهُ خَاصَّةً، أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: «بَلْ لِكُلِّكُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۵۶: قرۃ مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' بھلا آپ کو اس بچے کے ساتھ محبت ہے؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ آپ سے اس طرح محبت فرمائے جیسا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے والد کو (چند روز) نہ دیکھا تو آپؐ نے استفسار کیا کہ فلاں (انسان) کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا' کیا تجھے (یہ بات) محبوب نہیں ہے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو تم اس کو (وہاں) اپنے انتظار میں پاؤ؟ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! (یہ حکم) اس کے لئے خاص ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تم سب کے لئے ہے (احمد)

۱۷۵۷ - (۳٦) وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ، فَيُقَالُ: أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ! أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ، فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ ناتمام (پیدا ہونے والا) بچہ اپنے پروردگار سے جھگڑا کرے گا جب (اللہ تعالیٰ) اس کے والدین کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا' اے ناتمام بچے! جو اپنے پروردگار سے جھگڑا کر رہا ہے اپنے والدین کو جنت میں لے جا۔ چنانچہ بچہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے (المجروحین جلد۳ صفحہ۱۱' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۵۰)

۱۷۵۸ - (۳۷) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ابْنَ آدَمَ! إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَاباً دُوْنَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۵۸: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے! اگر تو مصیبت لاحق ہونے پر صبر کرے اور ثواب طلب کرے تو میں تیرے لئے جنت (میں داخلہ) سے کم کسی ثواب کو پسند نہیں کروں گا (ابن ماجہ)

۱۷۵۹ - (۳۸) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا، فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعاً؛ إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيْبَ بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۷۵۹: حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان مرد اور مسلمان عورت کسی مصیبت سے دوچار ہو جائے اگرچہ اس پر لمبا عرصہ گزر جائے لیکن جب اسے (وہ مصیبت) یاد آئے تو وہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس وقت نیا ثواب ثابت فرماتے ہیں اور اس کو اس قدر ثواب سے نوازتے ہیں جس قدر اس کو مصیبت لاحق ہونے کے وقت ثواب سے نوازا تھا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

۱۷۶۰ - (۳۹) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ، فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ»

۱۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون (کے کلمات) کہے اس لئے کہ جوتے کے تسمے کا ٹوٹنا بھی مصائب میں سے ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن خنیس راوی ضعیف ہے (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۳۱' تاریخ بغداد جلد ۷ صفحہ ۸۸' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۱۰۵' مشکوۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۵۱)

۱۷۶۱ - (٤٠) **وَعَنْ** أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: يَا عِيسَى! إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ، وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا، وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ؟ قَالَ: أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۷۶۱: ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوالقاسم سے سنا آپ فرما رہے تھے' اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے' اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک امت کو پیدا کرنے والا ہوں جب انہیں ان کی محبوب چیز حاصل ہو گی تو وہ اللہ کی ثناء کریں گے اور اگر انہیں ناپسندیدہ چیز پہنچے گی تو وہ ثواب کے طلب گار ہونگے اور صبر کریں گے جب کہ ان میں بردباری اور عقل نہیں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! ان کی یہ کیفیت کیسے ہوگی جب کہ ان میں حوصلہ اور عقل نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا' میں انہیں (اپنی جانب سے) حوصلہ اور عقل عطا کروں گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں تمام رواۃ ثقہ ہیں البتہ عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۰' مشکوۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۵۱)۔

(٨) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

(قبروں کی زیارت کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٦٢ - (١) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۷۶۲: بُریدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین رات سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا (اب) تم جتنی مدت مناسب سمجھو ذخیرہ کرو اور میں نے تمہیں مشکیزوں کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب تم سب برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو البتہ نشہ آور مشروب استعمال نہ کرو (مسلم)

وضاحت: شروع اسلام میں قبروں کی زیارت سے اس لئے منع کیا تھا کہ صحابہ کرامؓ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ کفر و شرک کے ساتھ ان کا زمانہ قریب تھا اس خطرہ کے پیش نظر کہ قبروں کی غیر شرعی زیارت نہ شروع ہو جائے اور توحید کا عقیدہ مجروح نہ ہو جائے۔ اس کے بعد جب ایمان راسخ ہو گیا تو قبروں کی زیارت کی اجازت عطا کی گئی لیکن زیارت سے مقصود عبرت حاصل کرنا اور فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعا مغفرت کرنا ہے البتہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کی اجازت نہیں ہے اس لئے کہ خطرہ ہے کہ وہ وہاں جا کر جزع فزع کا اظہار کریں گی۔ صبر کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور غیر شرعی حرکات کا ارتکاب کرنے لگ جائیں گی اگر یہ خطرہ نہ ہو تو کبھی کبھی اجازت دی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

١٧٦٣ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ، فَقَالَ: «اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، وَاسْتَأْذَنْتُهٗ فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِيْ؛ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ آپؐ خود بھی رونے لگے اور آپ کے گرد جو لوگ تھے انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا' میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کیلئے استغفار کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی پھر میں نے اجازت طلب کی کہ والدہ کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اجازت دی گئی پس تم قبروں کی زیارت کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت موت کی یاد تازہ کرتی ہے (مسلم)

١٧٦٤ - (٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۴: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو تعلیم دیتے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کے لئے جائیں (تو کہیں) "اے مومنو! مسلمانو! (قبروں میں) سکونت رکھنے والو! تم پر سلام ہو اور جب اللہ نے چاہا تو ہم (بھی) تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٧٦٥ - (٤) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ! يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۱۷۶۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان کے قریب سے گزرے۔ آپؐ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور آپؐ نے فرمایا "قبروں میں مدفون انسانو! تم پر سلامتی ہو اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے تم ہم سے پہلے (چلے گئے) اور ہم تمہارے پیچھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۶۶ - (٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ! وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۷۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب باشی عائشہؓ کے ہاں ہوتی تو آپؐ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے "ایمان والو! السلام علیکم، تمہیں وہ مل گیا جس کا تم سے وعدہ تھا اور مکمل اجر کیلئے تمہیں کل یعنی آخرت کا وقت دیا گیا ہے اور یقیناً ہم اللہ کی مشیت کے مطابق تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع الغرقد (قبرستان والوں) کی مغفرت فرما" (مسلم)

۱۷۶۷ - (٦) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، قَالَ: «قُوْلِيْ: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! قبروں کی زیارت کرتے ہوئے میں کیا کلمات کہوں۔ آپؐ نے فرمایا، تم کہو "مومنو! مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ ہم میں سے پہلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے اور جب اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں" (مسلم)

۱۷۶۸ - (۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مُرْسَلًا

۱۷۶۸: محمد بن نعمان رحمہ اللہ حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرتا ہے تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور اسے نیکوکار لکھ دیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل بیان کیا)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (الاحادیث الضعیفہ نمبر۴۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۵۴)

۱۷۶۹ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۶۹: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) قبروں کی زیارت کیا کرو' اس لئے کہ قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے (ابنِ ماجہ)

۱۷۷۰ - (۹) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ: قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ. تَمَّ كَلَامُهُ.

۱۷۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مبالغہ کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بعض اہلِ علم کی رائے ہے کہ زیارت سے منع کرنا اس حکم سے پہلے ہے جب آپؐ نے قبروں کی زیارت کی اجازت فرمائی۔ جب آپؐ نے اجازت فرمائی تو اس اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں اور بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ آپؐ نے عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کو اس لئے مکروہ جانا کہ ان میں صبر کم ہوتا ہے اور وہ کثرت کے ساتھ جزع فزع کرتی ہیں۔

(امام ترمذیؒ کا کلام ختم ہوا)

۱۷۷۱ - (۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ، وَأَقُوْلُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَأَبِيْ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَعَهُمْ؛ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے حجرے میں داخل ہوتی جس میں

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدفون) ہیں اور میں اپنا کپڑا (سر سے) اتارتی اور کہتی (حجرے میں) میرا خاوند اور میرے والد ہیں لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے شرم کے مارے وہاں جب بھی جاتی تو میرا تمام لباس میرے جسم پر ہوتا (احمد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ جس طرح مسلمان کا احترام اس کی زندگی میں کیا جاتا ہے فوت ہونے کے بعد بھی کیا جائے اور قبرستان کے ماحول میں کسی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الزَّكَاةِ

(زکوٰۃ کے مسائل)

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ اگرچہ اجمالی طور پر زکوٰۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی لیکن اس کی تفصیل سے اس وقت آگاہ کیا گیا جب اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا وگرنہ کون نہیں جانتا کہ مکّی زندگی میں اسلامی شعائر کی ادائیگی کی کھلے بندوں کب اجازت تھی؟ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم نماز کے ادا کرنے کے ساتھ قرآنِ پاک میں متعدّد مقامات میں ملتا ہے۔ اس میں ایک لطیف اشارہ موجود ہے کہ جس طرح نمازوں کی ادائیگی کے لئے اجتماعی اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح اگرچہ اسلامی حکومت کا قیام نہ بھی ہو تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اور اسے ایک جگہ جمع کرنا ضروری ہے' اس کے لئے بیت المال کا قیام عمل میں لایا جائے اور اجتماعی شکل میں زکوٰۃ کو فراہم کر کے صحیح مستحق لوگوں میں اسے تقسیم کیا جائے تاکہ اسلام کے اقتصادی نظام کا قیام عمل میں آئے اور معاشرہ غربت و افلاس سے محفوظ رہے اور امن و امان کی فضا قائم ہو (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۷۷۲ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذاً إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْماً أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَآئِهِمْ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۷۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُعاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا۔ انہیں حکم دیا (چونکہ) آپ ایسے لوگوں کے ہاں جا رہے ہیں جو اہلِ کتاب (یعنی اہلِ علم) ہیں اس لئے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ صرف (ایک) اللہ معبود (برحق) ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ نے دن رات میں ان

پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں معلوم کرانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مسلمان مالداروں سے وصول کی جائے گی اور مسلمان فقیروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو اپنے آپ کو ان کے نہایت عمدہ مال سے دور رکھنا نیز مظلوم کی آہ سے بچاؤ اختیار کرنا اس لئے کہ اس کی دعا کی قبولیت اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا (بخاری مسلم)

وضاحت: جس طرح نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا بھی کافر ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا کہ ”میں ان لوگوں سے لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے‘ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے زکوٰۃ دینے سے انکار کریں گے حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ ”پیش کرتے رہے تو میں ایسے لوگوں سے لڑائی کروں گا“(واللہ اعلم)

١٧٧٣ - (٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ، كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا، تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهٗ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ؛ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا، وَتَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ؛ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: «فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ؛ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ: فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ؛ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ: فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ؛ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ، وَكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا

حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس بھی سونا چاندی ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے "دن اس کے لئے سونے چاندی کے پترے آگ سے بنائے جائیں گے' دوزخ کی آگ میں ان کو گرم کیا جائے گا پھر ان پتروں سے اس کے پہلوؤں' اس کی پیشانی اور اس کی کمر کو داغا جائے گا۔ پچّاس ہزار سال کے دن میں بندوں میں فیصلے ہونے تک جب بھی ان پتروں کو (اس کے بدن سے) دوزخ کی جانب پھیرا جائے گا' اس کو اس (کے جسم) کی طرف (تسلسل کے ساتھ) لوٹانے کا عمل جاری رہے گا۔ آپ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا (حکم) کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا' جو اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' جب کہ اُونٹوں کے بارے میں یہ حق بھی (مستحب) ہے کہ جس دن ان کو پانی پلانے کیلئے لے جایا جائے ان کا دودھ دھو کر (فقراء و مساکین میں) تقسیم کیا جائے تو جب قیامت کا دن ہو گا تو زکوٰۃ نہ دینے والے اونٹوں کے مالک کو (چہرے کے بل) اونٹوں کے (پامال کرنے کے) لئے چٹیل کھلے میدان میں گرا دیا جائے گا' اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور کثیر تعداد میں ہوں گے ان میں سے کوئی بچہ بھی غائب نہیں ہو گا چنانچہ اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے دانتوں کے ساتھ کاٹیں گے جب اس پر سے پہلا دستہ گزر جائے گا تو پھر اس پر سے دوسرا دستہ گزرے گا (یہ تسلسل اس روز تک قائم رہے گا) جس کی مدّت پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور ہر شخص اپنے مقام کا ملاحظہ کرے گا کہ وہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کا کیا (حکم) ہے ؟ آپؐ نے فرمایا' گائے بکریوں کا جو مالک بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کو ان کیلئے چٹیل وسیع میدان میں (منہ کے بل) گرایا جائے گا۔ جانوروں میں سے کوئی جانور غائب نہیں ہو گا ان میں خم دار سینگوں والا' بغیر سینگوں والا اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا کوئی جانور نہ ہو گا۔ جانور اس کو سینگ ماریں گے اور کھروں کے ساتھ اسے پامال کریں گے جب اس پر پہلا دستہ گزر جائے گا تو اس پر آخری دستہ (اس روز تک تسلسل کے ساتھ) گزرتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ انسانوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو ہر شخص اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں۔ کسی شخص کیلئے گھوڑے وبال ہوں گے جب کہ بعض لوگوں کیلئے پردہ ہوں گے اور بعض کیلئے (باعث) ثواب ہوں گے۔ اس شخص کیلئے وبال ہیں جس نے ان کو ریا' فخر اور مسلمانوں کی عداوت کیلئے باندھا ہوا ہے اور اس شخص کیلئے پردہ ہوں گے جس نے ان کو فی سبیل اللہ رکھا ہوا ہے نیز ان کی

پیٹھ اور ان کی گردنوں میں جو حقوق ہیں وہ ان کی ادائیگی میں غفلت نہیں کرتا اور اس شخص کیلئے باعث اجر و ثواب ہیں جس نے ان کو اہلِ اسلام کیلئے فی سبیلِ اللہ چراگاہ اور باغیچے میں رکھا ہوا ہے' وہ وہاں سے جو کچھ بھی چرتے ہیں تو ان کے مالک کیلئے اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور ان کے گوبر اور پیشاب کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر جب کسی ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر قوت کے ساتھ چلتے ہیں تو ان کے قدموں کے نشانات اور ان کا گوبر نیکیوں کی شکل میں تحریر ہوتا ہے اور جب بھی ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہیں ہے تو جس قدر انہوں نے پانی پیا اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (پھر) آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! "گدھوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپ نے فرمایا' گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں ہوا (جس کا ترجمہ یہ ہے) "جس شخص نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ بھر برا عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا" (مسلم)

١٧٧٤ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ» ثُمَّ تَلاَ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (اور) وہ اس کے گلے کا ہار ہو گا' وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپؐ نے تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ لوگ خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں" مکمل آیت کا ذکر کیا (بخاری)

١٧٧٥ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا؛ إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص کی ملکیت میں اونٹ' گائے یا بکریاں ہیں وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ان کو لایا جائے گا۔ وہ (پہلے سے) زیادہ فربہ ہوں گے' اپنے کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے اور اپنے سینگوں کے ساتھ اس کو ماریں

گے جب ان کا آخری دستہ گزر جائے گا تو پہلے دستے کو پھر لوٹایا جائے گا۔ لوگوں میں فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا (بخاری، مسلم)

۱۷۷٦ - (٥) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ ، فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷٦: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو (ضروری ہے کہ) وہ تم سے خوش خوش واپس جائے (مسلم)

۱۷۷۷ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ آلِ فُلَانٍ» . فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ آلِ أَبِي أَوْفَىٰ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ».

۱۷۷۷: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب صحابہ کرامؓ زکوٰۃ لے کر آتے تو آپؐ دعا فرماتے، اے اللہ! فلاں کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد آپ کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر آئے تو آپؐ نے دعا کی، اے اللہ! ابو اوفیٰ کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کرتا تو آپؐ دعا فرماتے، اے اللہ! اس کے اہلِ و عیال پر رحمت نازل فرما۔

۱۷۷۸ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقِيلَ : مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيراً فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِداً، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو زکوٰۃ (کی تحصیل) کیلئے بھیجا۔ آپؐ سے شکایت کی گئی کہ ابنِ جمیلؓ خالد بن ولیدؓ اور عباسؓ نے (زکوٰۃ دینے سے) انکار کر دیا ہے (اس کا ازالہ کرتے ہوئے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابنِ جمیلؓ کے

انکار کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دولت عطا کر دی ہے اور خالدؓ سے (زکوٰۃ) کا مطالبہ کرنا اس پر ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہ اور جنگی سامان کو فی سبیلِ اللہ وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ کی زکوٰۃ کا میں ضامن ہوں نیز زکوٰۃ کے برابر مزید رقم کا ضامن ہوں۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اے عمرؓ! کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ انسان کا چچا اس کے والد کے مثل ہے؟ (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں ابن جمیلؓ کا معاملہ تو واضح ہے کہ وہ پہلے فقیر تھا اسلام لانے کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کو اللہ نے شرفِ قبولیت عطا کیا اور اسے مالدار بنا دیا۔ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر کے اچھا کام نہیں کیا' انہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے تھا۔ خالدؓ کے پاس اگر جنگی سامان تجارت کے لئے ہوتا تو اس سے زکوٰۃ وصول کی جاتی' انہوں نے اپنا تمام جنگی سامان فی سبیلِ اللہ وقف کر رکھا تھا۔ وقف مال سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جا سکتی تھی۔ عباسؓ ضرورت مند تھے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے معذور تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے انہیں دو سال کی مہلت دی اور ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی کی ذِمّہ داری خود قبول کی (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۲ - ۱۳)

١٧٧٩ - (٨) **وَعَنْ** أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً مِّنَ الْأَزْدِ، يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ رِجَالاً مِّنْكُمْ عَلَى أُمُوْرٍ مِّمَّا وَلاَّنِيَ اللهُ، فَيَأْتِيْ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِيْ، فَهَلاَّ جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهٖ، فَيَنْظُرُ أَيُهْدٰى لَهٗ أَمْ لاَ؟! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئاً إِلاَّ جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلَى رَقَبَتِهٖ، إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَّهٗ خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعِرُ». ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قَالَ الْخَطَّابِيُّ: وَفِيْ قَوْلِهٖ: «هَلاَّ جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أُمِّهٖ أَوْ أَبِيْهِ، فَيَنْظُرُ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لاَ؟» دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ إِلَى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ، وَكُلُّ دَخَلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لاَ؟ هٰكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۷۷۹: ابوحُمَید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَزد (قبیلہ) کے ایک شخص جسے ابنُ اللُّتْبِیَّہ کہا جاتا تھا کو زکوٰۃ (وصول کرنے) پر مقرر فرمایا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے مدینہ منورہ) آیا تو اس نے کہا' یہ (مال) آپ کا ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اَمَّا بَعْدُ! جن امور پر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاکم بنایا ہے میں ان

امور پر تم میں سے کسی شخص کو مقرر کر دیتا ہوں تو وہ آتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ مال آپؐ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا' پھر معلوم ہوتا کہ اسے کیسے ہدیہ ملتا ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص بھی (جب بیت المال کے مال سے بلا جواز) کچھ لے گا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس نے اس مال کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوگا' اگر اونٹ ہے تو وہ آواز کرتا ہوگا یا گائے بیل ہے تو وہ آواز کرتی ہوگی یا بھیڑ بکری ہے تو وہ آواز نکالتی ہوگی۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی کو ملاحظہ کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! کیا میں نے (احکامِ الٰہیہ کو) پہنچا دیا ہے' اے اللہ! کیا میں نے (احکامِ الٰہیہ کو) پہنچا دیا ہے (بخاری' مسلم)

امام خطابیؒ نے (اپنی کتاب معالمُ السّنن میں) بیان کیا ہے کہ آپؐ کا یہ ارشاد کہ "کیوں نہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہا (پھر) دیکھتے بھلا اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں" اس بات کی دلیل ہے کہ ہر وہ کام جو حرام کا وسیلہ بنتا ہے وہ بھی حرام ہے اور ہر وہ معاملہ جو دوسرے معاملات میں داخل ہے دیکھا جائے گا کہ کیا اس کے اکیلے کا حکم اس کے حکم کی مانند ہے جب وہ (کسی دوسرے کے ساتھ) ملا ہوا ہے یا نہیں ہے؟ (شرحُ السُّنّۃ میں اسی طرح ہے)

وضاحت: کسی حکومتی عہدیدار کو اس کی امارت اور حکومت کی وجہ سے ملنے والا ہدیہ اس کیلئے جائز نہیں۔ اگر وہ کسی حکومتی منصب پر فائز نہیں تب اسے ہدیہ ملتا ہے تو اس کیلئے جائز ہے۔ پہلی صورت میں عین ممکن ہے کہ ہدیہ ملنے کی صورت میں اس نے زکوٰۃ کے مال کی تحصیل میں کچھ رعایت دی ہو تب اسے ہدیہ ملا ہو۔ اگر وہ ہدیہ کے مال کو بیت المال میں داخل کر دیتا ہے تو درست ہے یا جس نے ہدیہ دیا ہے اسے واپس کر دے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومتی ملازمین کا احتساب ضروری ہے اور اس طرح کا مال بیت المال میں جمع کرایا جائے۔ ہاں! اگر خلیفہ وقت یا امیرالمؤمنین کسی مصلحت کے پیش نظر بخوشی اس طرح کا مال کسی ملازم کو دے دیتا ہے تو وہ درست ہے۔ علامہ خطابیؒ کی تشریح کی وضاحت یوں ہے کہ مثلاً وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ گھر جو رہن رکھا ہوا ہے اگر مرتہن اس میں بغیر کرایہ سکونت اختیار کرتا ہے تو یہ ممنوع ہے جیسا کہ ابنُ اللُّتْبِیَّہ کیلئے ہدیہ لینا جائز تھا لیکن زکوٰۃ وصول کرنے کی صورت میں ممکن ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کے وصول کرنے میں کمی کرے اور ہدیہ دینے والے کے ساتھ ناجائز رعایت کرے اس لئے کہ ہدیہ لینا ناجائز ہے (مرعات جلد ۴ صفحہ ۱۶)

۱۷۸۰ - (۹) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطاً فَمَا فَوْقَهُ؛ كَانَ غُلُوْلاً يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۸۰: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جس شخص کو ہم نے (زکوٰۃ کی وصولی پر) عامل بنایا اس نے ہم سے سوئی یا اس سے زائد (مال) کو چھپایا تو وہ قیامت کے دن خیانت (متصوّر) ہو گی جس کو لئے ہوئے وہ پیش ہوگا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٧٨١ - (١٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ، فَقَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ، وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ» فَقَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۷۸۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں" تو اس آیت کا نازل ہونا مسلمانوں پر شاق گزرا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تمہاری پریشانی دور کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے لئے (اس آیت پر عمل کرنا) بہت مشکل ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ (ادا کرنے) کو اس لئے فرض قرار دیا ہے تاکہ تمہارے باقی ماندہ مال کو پاکیزہ کرے اور وراثت کو اس لئے فرض کیا ہے' آپ نے اس کے بعد ایک جملہ فرمایا (جو مجھے یاد نہیں ہے) تاکہ مال تمہارے پیچھے آنے والوں کیلئے حلال ہو (ابنِ عباسؓ نے بیان کیا) اس پر عمرؓ نے (خوش ہو کر) اللہ اکبر کے کلمات کہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا' کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کو انسان جمع کرے؟ وہ نیک عورت ہے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جب اس کو (شرعی) حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس سے غائب ہو تو اس (کے حقوق) کی حفاظت کرے (ابوداؤد)

١٧٨٢ - (١١) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبَغَّضُوْنَ ، فَإِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ، وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ، فَإِنْ عَدَلُوْا فَلِأَنْفُسِهِمْ، وَإِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ، وَأَرْضُوْهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ، وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۷۸۲: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مستقبل میں تمہارے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے والے) ایسے لوگ آئیں گے جن کو تم ناپسند کرو گے (لیکن) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہو اور انہیں ان کی چاہت کے مطابق زکوٰۃ وصول کرنے دو۔ اگر

وہ عدل و انصاف کریں گے تو انہیں ثواب ملے گا اور اگر وہ زیادتی کریں گے تو ان پر گناہ ہوگا (لیکن) انہیں خوش رکھو اس لئے کہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کی تکمیل ان کو خوش رکھنا ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں (ابوداؤد)

١٧٨٣ - (١٢) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ نَاسٌ - يَعْنِيْ مِنَ الْأَعْرَابِ - إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا: إِنَّ نَاساً مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا. فَقَالَ: «أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَإِنْ ظَلَمُوْنَا؟! قَالَ: «أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۷۸۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بدوی (دیہاتی) لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا' (اے اللہ کے رسول!) زکوٰۃ وصول کرنے والے کچھ ایسے لوگ بھی ہمارے پاس آتے ہیں جو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں؟ آپ نے فرمایا' زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیوں نہ ہو (ابوداؤد)

١٧٨٤ - (١٣) وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا ، أَفَنَكْتُمُ مِّنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ؟ قَالَ: «لَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ..

۱۷۸۴: بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے (آپ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں' کیا ہم ان کی زیادتی کے برابر اپنا مال چھپا سکتے ہیں؟ آپ نے انکار فرمایا (ابوداؤد)

١٧٨٥ - (١٤) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۷۸۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صحیح طریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والا انسان اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا گھر واپس آ جائے (ابوداؤد' ترمذی)

١٧٨٦ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۷۸۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا (چارپایوں کی زکوٰۃ میں) چارپایوں کو کھینچ کر لانا نہیں ہے اور نہ چارپایوں کو (متعیّن مقامات سے) دور لے جانا ہے بلکہ ان سے ان کے گھروں میں ہی زکوٰۃ وصول کی جائے (ابوداؤد)

وضاحت: زکوٰۃ میں "جَلَبْ" کی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اس مقام سے دور جا کر بیٹھ جائے جہاں پر چارپایوں کے باڑے ہیں تاکہ چارپایوں کے مالکان کو زحمت ہو اور انہیں جانوروں کو وہاں لانا پڑے اس سے منع کر دیا ہے اور زکوٰۃ میں "جَنَبْ" کی صورت یہ ہے کہ چارپایوں کے مالک جانوروں کو ان متعین مقامات سے دور لے جائیں جہاں زکوٰۃ وصول کرنے والے بیٹھے ہیں تاکہ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو تکلیف ہو اس سے بھی روکا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱)

١٧٨٧ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَذَكَرَ جَمَاعَةً أَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ .

۱۷۸۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے مال میں اضافہ ہوا تو اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابنِ عمرؓ پر موقوف قرار دیا ہے۔

وضاحت: ایک شخص کے پاس اَسّی (۸۰) بکریاں ہیں ان پر چھ ماہ گزر چکے ہیں بعد ازاں اس کی ملکیت میں اکتالیس بکریاں آئیں۔ اس نے انہیں خریدا یا بطور ورثہ کے اس کو ملی ہیں تو اکتالیس بکریوں میں اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی جب ان پر سال گزر جائے گا۔ اگر تجارت سے مال میں اضافہ ہوا ہو مثلاً" اکتالیس بکریاں اصل مال ۸۰ بکریوں کی جنس سے ہوں تو پھر اصل مال پر سال گزرنے پر ایک سو اکیس بکریوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی "اِسْتَفَادَ مَالًا" کا معنی مال میں اضافہ محض فقہی اصطلاح ہے۔ اصل لغت میں اس کا مفہوم مال کا حاصل کرنا ہے اس لئے صحیح ترجمہ جسے مال ملا ہے یعنی ایسا آدمی جس کے پاس پہلے مال نہیں تھا یا چرنے والے جانوروں میں نسل کی افزائش ہوئی تو مال کے نفع اور جانوروں میں نسل کی افزائش کو اصل مال کے ساتھ ملایا جائے گا اور جب اصل مال پر سال گزر جائے گا تو اصل اور نفع وغیرہ کی بھی اصل کے ساتھ زکوٰۃ دینی ہوگی اس لئے کہ نسل اور منافع الگ مستقل مال نہیں ہے بلکہ اصل کے تابع ہے البتہ اگر مالِ مُستفاد اس مال کی جنس سے نہیں جو مال اس کی ملکیت میں ہے تو مالِ مُستفاد کو اس کے ساتھ نصاب اور سال گزرنے میں ہرگز نہیں ملایا جائے گا اگر مالِ مُستفاد نصاب کو پہنچا ہوا ہے اور اس پر سال بھی گزر گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی وگرنہ زکوٰۃ نہیں ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲-۲۳)

۱۷۸۸ - (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ؛ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۷۸۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے اس کو اجازت عطا فرمائی (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔ مثال کے طور پر جس طرح قرض وقتِ مقررہ سے پہلے ادا کر دینے سے ادا ہو جاتا ہے اور قسم توڑنے سے قبل قسم کا کفارہ دیا جا سکتا ہے تو اسی طرح زکوٰۃ کو بھی سال گزرنے سے پہلے ادا کیا جا سکتا ہے البتہ نماز کو وقت سے پہلے ادا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نماز محض عبادت ہے اس لئے اس کو وقت سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۴)

۱۷۸۹ - (۱۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ، وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ؛ لِأَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيفٌ.

۱۷۸۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، خبردار! جو شخص کسی یتیم کے مال کا نگران بنا تو اسے چاہیے کہ یتیم کے مال میں تجارت کرے اور اس کو (بلا تجارت) نہ چھوڑ دے کہ زکوٰۃ اس کو ختم کر دے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۹۰ - (۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ»؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ

شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور آپؐ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا اور جزیرۃ العرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے (جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا ہے) کیسے جنگ کر سکتے ہیں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اقرار کریں کہ صرف اللہ وحدہ' معبودِ برحق ہے پس جو شخص اقرار کرے گا کہ صرف اللہ وحدہ' معبودِ برحق ہے تو اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو محفوظ کر لیا البتہ اسلام کے حق کی وجہ سے (جان' مال بصورت قصاص وغیرہ محفوظ نہیں ہے) اور اس (کے پوشیدہ کاموں) کا حساب اللہ پر ہے" (اس کے جواب میں) ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں اس شخص سے جنگ جاری رکھوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (یعنی فرض ہے) اللہ کی قسم! اگر لوگ مجھے بھیڑ کے سال سے کم عمر کے بچے کو (بطور زکوٰۃ دینے سے) روک لیں گے جس کو وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے تو میں ان کے روکنے پر ان سے لڑائی کروں گا (یہ سن کر) عمرؓ نے اعتراف کیا' اللہ کی قسم! بس مجھے اطمینان حاصل ہو گیا کہ اللہ نے ابوبکر صدیقؓ کے دل کو (ان کے ساتھ) لڑائی کرنے کیلئے (تذبذب سے) پاک کر دیا ہے چنانچہ مجھے بھی اس قتال کے حق ہونے کی معرفت حاصل ہو گئی (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ بھیڑ بکری کے بچے کی زکوٰۃ ان کے اصل کے ساتھ ہے جب اصل پر سال گزر جائے گا تو اصل اور بچوں دونوں کو ملا کر زکوٰۃ لی جائے گی اور درست نہیں کہ بچوں پر بھی سال گزرے تو زکوٰۃ واجب ہو اور جب بچہ سال کا ہو جائے تو اس کو عناق نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ عناق اس بھیڑ کے بچے کو کہتے ہیں جو سال سے کم ہے پس بچوں کے لئے الگ سے سال شمار نہیں ہو گا (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۹)

۱۷۹۱ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کا جمع کردہ مال قیامت کے دن زہریلے گنجے سانپ (کی شکل) میں ہو گا' سرمایہ دار اس سے فرار اختیار کرے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا (احمد)

۱۷۹۲ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ

لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهٖ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهٖ شُجَاعاً» ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۹۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اس (کے مال) کو زہریلے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں (معلّق) کرے گا۔ بعد ازاں آپؐ نے اس قول کی تصدیق میں کتاب اللہ سے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ خیال نہ کریں جو اس مال کے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرنے سے بخل سے کام لیتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے (کہ وہ ان کے لئے بہتر ہے)" مکمل آیت ذکر کی (ترمذی' نسائی' ابنِ ماجہ)

۱۷۹۳ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالاً قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيْخِهٖ، وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ: يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ، فَلَا تُخْرِجُهَا، فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ. وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَرٰى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ. هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقٰى».

وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، بِإِسْنَادِهٖ إِلٰى عَائِشَةَ. وَقَالَ أَحْمَدُ فِي «خَالَطَتْ»: تَفْسِيْرُهٗ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ، وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ.

۱۷۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' زکوٰۃ (کا مال) جب کبھی کسی مال کے ساتھ خلط ملط ہو جائے تو وہ اس کو بھی نقصان پہنچاتا ہے (شافعی' بخاری فی التاریخ' حُمیدی) اس نے اضافہ کیا کہ تجھ پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے لیکن تو نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو حرام مال حلال کو بھی ضائع کر دے گا اور اس حدیث کو اس شخص نے بطورِ دلیل پیش کیا ہے جو قائل ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال کے ساتھ ہے (ذمّہ داری کے ساتھ نہیں ہے)۔ "المنتقیٰ" میں اسی طرح ہے۔ امام بیہقیؒ نے شُعَبِ الایمان میں احمد بن حنبلؒ سے سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور امام احمدؒ نے "خَالَطَتْ" جملے کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ (خَالَطَتْ کا معنیٰ یہ ہے کہ) کوئی شخص مال دار ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ کا مال لے جب کہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عثمان بن ابو صفوان راوی مُنکرُ الحدیث ہے جیسا کہ امام ابوحاتمؒ نے ذکر کیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۴۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۶۳)

(۱) بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةِ

(اِن چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہے)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٧٩٤ - (١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۹۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں نیز پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: زمین سے جو چیز پیدا ہوتی ہے خواہ وہ اجناس ہوں یا پھل ان میں زکوٰۃ عُشر یا نصف عُشر واجب ہے نیز چار پایوں اونٹ' گائے اور بکریوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور انہیں چارہ کاٹ کر نہ دیا جاتا ہو۔ اسی طرح سونے چاندی میں زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں۔ اس کے علاوہ تجارتی اموال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان تمام کی تفاصیل کا ذکر مناسب مقامات پر کیا جائے گا۔ ذکر کردہ حدیث میں پانچ وسق اور پانچ اوقیہ نصاب کا ذکر ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا اور مد ایک رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوا اور رطل سے مقصود وہ رطل ہے جس کا وزن ۱۲۸ درہم ہے اور درہم سے مراد وہ درہم ہے جس کے دس دراہم کا وزن ۷ سات مثاقیل کے برابر ہے۔ اس لحاظ سے نصاب ۱۶۰۰ رطل ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں' جب کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے گویا دو صد درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور دو صد درہم کا وزن ۱/۲ ۵۲ ساڑھے باون تولہ چاندی ہے نیز زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (واللہ اعلم)

١٧٩٥ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ، وَلَا فِي فَرَسِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ

الْفِطْرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اس کے غلام میں زکوٰۃ نہیں البتہ صدقہ فطر ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر غلام اور گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو تجارتی مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر تجارت کے لئے نہیں ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے' اس پر اکثر علماء کا اجماع ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۴)

۱۷۹۶ - (۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَالَّتِيْ أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهُ. فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: فِيْ أَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا، مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَّعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ؛ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتّاً وَّثَلَاثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ؛ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتّاً وَّأَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ؛ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ. فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ؛ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتّاً وَّسَبْعِيْنَ إِلٰى تِسْعِيْنَ؛ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ؛ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ؛ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ. وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةَ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ، وَّيُعْطِيْ مَعَهَا شَاتَيْنِ، أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَّيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ

عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ؛ فَإِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ. وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ. وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا: إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ؛ شَاةٌ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ إِلٰى مِائَتَيْنِ؛ فَفِيْهَا شَاتَانِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ؛ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ؛ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ؛ شَاةٌ. فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً؛ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ، إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا. وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ. وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ .

وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ ؛ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مجھے بحرین بھیجا تو (ایک) تحریر لکھ کر دی (جس میں مذکور تھا) ''اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے'' یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے پس جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے وہ اس کے مطابق ادا کرے اور (بیان کردہ) کمیت سے زیادہ طلب کی جائے وہ زائد نہ دے (چنانچہ) چوبیس اور ان سے کم اونٹوں میں پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ جب ان کی تعداد پچیس (۲۵) سے پینتیس (۳۵) تک پہنچ جائے تو ان میں ایک سال کی عمر والی مادہ اونٹنی دی جائے جو دوسرے سال میں داخل ہو اور جب چھیالیس سے ساٹھ (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں تین سال والی مادہ اونٹنی دی جائے جو چوتھے سال میں داخل ہو (اور) سانڈ کی جفتی کے قابل ہو اور جب وہ اکسٹھ سے پچھتر (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں سے چار سال والی مادہ اونٹنی دی جائے جو پانچویں سال میں داخل ہو اور جب چھہتر سے نوے (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں دو مادہ اونٹنیاں دی جائیں جو دو سال مکمل کر چکی ہیں اور تیسرے میں داخل ہیں اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں سے دو مادہ اونٹنیاں دی جائیں جو تین سال مکمل کر چکی ہیں اور چوتھے سال میں داخل ہیں اور سانڈ کی جفتی کے قابل ہیں اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس پر دو سال عمر کی مادہ اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو دی جائے اور ہر پچاس پر تین سال مکمل کرنے والی مادہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو دی جائے اور جس شخص کی ملکیت میں صرف چار اونٹ ہیں ان پر کچھ زکوٰۃ فرض نہیں ہے البتہ ان کا مالک (اگر نفلی طور پر) دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور جب اونٹ پانچ ہیں تو ان پر ایک بکری ہے اور جس شخص کے اونٹوں پر زکوٰۃ میں چار سال کی عمر کی مادہ اونٹنی دینی آتی ہے جو پانچویں سال میں داخل ہے لیکن اس کیفیت کی اونٹنی اس کے پاس نہیں ہے البتہ اس کے پاس ایسی مادہ اونٹنی ہے جو تین سال مکمل کر چکی ہے اور چوتھے سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی قبول ہوگی' البتہ

اس کے ساتھ وہ دو بکریاں بھی دے گا اگر اس کو میسر آ جائیں یا بیس درہم دینے ہوں گے اور جس شخص پر زکوٰۃ میں تین سال کی عمر والی مادہ اونٹنی لازم آتی ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو لیکن اس کے پاس اس کیفیت والی مادہ اونٹنی نہیں ہے البتہ اس کے پاس ایسی مادہ اونٹنی ہے جو چار سال والی ہے اور پانچویں سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص پر زکوٰۃ میں ایسی مادہ اونٹنی واجب ہوتی ہے جو تین سال کی ہے لیکن اس کے پاس دو سال کی عمر والی ہے تو اس سے وہی قبول ہوگی، اور وہ دو بکریاں یا بیس درہم دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی مادہ اونٹنی واجب ہوتی ہے جس نے دو سال مکمل کر لئے ہیں اور تیسرے میں داخل ہے لیکن اس کے پاس ایسی اونٹنی ہے جو تین سال مکمل کر چکی ہے اور چوتھے سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی اونٹنی واجب ہوتی ہے جو دو سال کی ہو لیکن اس کے پاس اس عمر کی اونٹنی نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایسی اونٹنی ہے جو ایک سال کی ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی اونٹنی واجب آتی ہے جو ایک سال کی ہو اور اس کے پاس اس کیفیت کی اونٹنی نہیں ہے (جب کہ) اس کے پاس دو سال کی عمر والی اونٹنی ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی کو قبول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور اگر اس کے پاس ایک سال کی موصوف اونٹنی نہیں ہے جب کہ اس کے پاس دو سال کا نر اونٹ ہے تو اس سے اس کو قبول کیا جائے گا اس کے ساتھ مزید کچھ نہیں دینا ہوگا اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سال کا اکثر حصہ) چر کر گزارتی ہیں جب چالیس ہوں تو ایک سو بیس تک ایک بکری زکوٰۃ ہوگی جب ایک سو بیس سے دو سو بیس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں جب دو سو سے تین سو ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ جب کسی شخص کی (سال کا اکثر حصہ) چر کر گزارنے والی بکریاں چالیس سے ایک بکری بھی کم ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مالک چاہے (تو نفلی طور پر دے سکتا ہے) اور زکوٰۃ میں بوڑھا عیب دار اور نر جانور نہ دیا جائے البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا قبول کرے۔ اور زکوٰۃ (کی کمی یا زیادتی) کے خوف سے جدا جدا بکریوں کو جمع نہ کیا جائے اور ایک جگہ کی بکریوں کو جدا جدا نہ کیا جائے اور (جس مال میں) دو شریک ہیں تو دونوں برابر برابر ایک دوسرے سے حساب کریں گے اور چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے اگر دراہم ایک سو نوے ہیں تو ان پر کچھ زکوٰۃ فرض نہیں۔ البتہ مالک (اگر نفلی طور پر) دینا چاہے (بخاری)

وضاحت: جدا جدا بکریوں کو جمع نہ کیا جائے کی مثال یہ ہے کہ مالک زیادہ زکوٰۃ دینے کے ڈر سے اپنی چالیس بکریوں کو دوسرے انسان کی بکریوں کے ساتھ ملاتا ہے جن کی تعداد بھی چالیس ہے اگر یہ دونوں مالک الگ الگ زکوٰۃ دیتے ہیں تو ان کو دو بکریاں زکوٰۃ میں دینا ہوں گی' اب جمع کی صورت میں دونوں کو ایک بکری زکوٰۃ دینی ہوگی۔ اکٹھی بکریوں کو جدا جدا نہ کیا جائے کی مثال یہ ہے کہ ایک مالک کی بیس اور دوسرے مالک کی بھی بیس بکریاں اکٹھی ہیں ان پر زکوٰۃ ایک بکری ہے' اب انہوں نے زکوٰۃ کے خوف سے انہیں الگ الگ کر لیا ہے اس صورت میں دونوں زکوٰۃ دینے سے محفوظ رہے اس سے منع کیا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۵۷)

١٧٩٧ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيّاً ؛ الْعُشْرُ. وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ ؛ نِصْفُ الْعُشْرِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۹۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس (زمین) کو بارش (برف' اولوں' شبنم) اور چشموں نے سیراب کیا یا وہ زمین کی نمی سے سیراب ہوتی ہے تو اس کی (پیداوار) سے دسواں حصّہ (لیا جائے) اور جس زمین کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس کی پیداوار میں بیسواں حصّہ ہے (بخاری)

١٧٩٨ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ ؛ وَالْبِئْرُ جَبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جانور کا نقصان کرنا رائیگاں ہے اور کنوئیں کا نقصان بھی باطل ہے اور کان کا نقصان بھی باطل ہے (یعنی اس کا کچھ بدلہ نہیں ہے) اور مدفون خزانے میں پانچواں حصّہ ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

١٧٩٩ - (٦) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ: مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ ؛ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «هَاتُوا رُبْعَ الْعُشْرِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ. فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ ؛ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذٰلِكَ. وَفِي الْغَنَمِ: فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ. فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ. فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ. فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ ؛ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ. وَفِي الْبَقَرِ: فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ» .

دوسری فصل

۱۷۹۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے گھوڑوں اور غلاموں پر سے زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے (جب تجارت کیلئے نہ ہوں) البتہ چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے (جب نصاب پورا ہو) چنانچہ ایک سو نوے دراہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے (ترمذی' ابوداؤد)

ابوداؤد کی روایت میں حارث اعور سے روایت ہے وہ علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' زہیر (راوی) نے بیان کیا' میں خیال کرتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے آپؐ نے فرمایا' چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو' ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور تم پر کچھ زکوٰۃ نہیں جب تک کہ دو سو درہم نہ ہوں۔ جب دو سو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم ہیں اس سے زیادہ پر اس کے حساب سے زکوٰۃ ہوگی اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے جب اس سے ایک بکری زائد ہوگی تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں زکوٰۃ ہے اگر اس سے زائد ہیں تو تین سو تک تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ بکریاں ہوں تو ہر سو بکری میں ایک بکری ہے لیکن اگر انتالیس بکریاں ہیں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے اور تیس گایوں میں ایک سال کا بچھڑا ہے اور چالیس میں دو سال کا بچھڑا ہے اور کام کرنے والے بیلوں میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۴' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۷۶)

١٨٠٠ - (٧) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرَةِ: مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ؛ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً، وَّمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ؛ مُسِنَّةً. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۰۰: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جب یمن بھیجا تو اس کو حکم دیا کہ وہ تیس (۳۰) گایوں سے ایک سال کا بچھڑا (نر یا مادہ زکوٰۃ) وصول کرے اور چالیس گایوں میں سے دو سال کا بچھڑا (زکوٰۃ) وصول کرے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

١٨٠١ - (٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زکوٰۃ میں تجاوز کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو زکوٰۃ (ادا کرنے) سے انکار کرتا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جو شخص غیر مستحق لوگوں کو زکوٰۃ دیتا ہے یا زکوٰۃ میں تمام مال لوگوں کو دے دیتا ہے اور اہل و عیال کے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑتا تو وہ گناہ کے لحاظ سے اس شخص جیسا ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس طرح وہ فقیروں پر ظلم کرتا ہے یا معتدی سے مراد عامل ہے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا اگر ظلم کرے تو اسے اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے کو (واللہ اعلم)

١٨٠٢ - (٩) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۸۰۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غلے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں (نسائی)

١٨٠٣ - (١٠) **وَعَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ». مُرْسَلٌ، رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۸۰۳: موسیٰ بن طلحہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبلؓ کی تحریر ہے جس کو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ گندم' جو' منقّٰی اور کھجور سے زکوٰۃ وصول کرے (شرح السنّۃ) یہ روایت مرسل ہے۔

وضاحت: ان چار اجناس کا ذکر حصر کے لئے نہیں بلکہ یہ وہ اجناس ہیں جو عام طور پر پائی جاتی ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ان کے علاوہ جن اجناس کا ذکر نہیں کیا گیا ان سب میں دسواں یا بیسواں حصّہ ہے البتہ سبزیوں وغیرہ میں دسواں یا بیسواں حصہ نہیں ان سے جو رقم حاصل ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اس لئے کہ وہ اجناس کی طرح سال بھر باقی نہیں رہتیں یہی حکم پھل وغیرہ کا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۷۳)

١٨٠٤ - (١١) **وَعَنْ** عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ: «إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۸۰۴: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کا اندازہ لگایا جائے جیسا کہ کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے بعد ازاں انگوروں کی زکوٰۃ

مُنقّہ کی شکل میں ادا کی جائے جیسا کہ تازہ کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔
(ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: جب ابھی پھل کچا ہو تو اس کا اندازہ لگایا جائے۔ اسلامی حکومت کی جانب سے ایسے ماہر لوگ مقرر کئے جائیں جو صحیح اندازہ لگا سکیں کہ اس درخت سے اتنی کھجوریں حاصل ہوں گی اور اس پودے سے اندازاً" اتنے انگور حاصل ہوں گے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ باغات کے مالک لوگ خود بھی ضرورت کے مطابق پھل استعمال کر سکیں اور حاجت مندوں کو بھی دے سکیں۔ جب باغات کا پھل پختہ ہو جائے اور ان کے اتارنے کا وقت آ جائے تو اندازے سے تیسرا یا چوتھا حصہ معاف کر دیا جائے اور بقیہ کی زکوٰۃ وصول کی جائے۔ اندازہ لگانے کے جواز پر متعدد احادیث دلالت کرتی ہیں' اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۷)

١٨٠٥ - (١٢) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا، وَدَعُوْا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوْا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۰۵: سہل ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم اندازہ لگاؤ تو (اندازہ لگائے گئے باغات کی) زکوٰۃ وصول کرو اور اندازے سے تیسرا حصہ چھوڑ دو' اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو (یعنی معاف کر دو) (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

١٨٠٦ - (١٣) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدٍ، فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہؓ کو (خیبر کے) یہودیوں کی جانب بھیجتے وہ کھجوروں کا ان کے استعمال سے پہلے اندازہ لگاتے جب وہ کھانے کے قابل ہو جاتیں۔
(ابوداؤد)

١٨٠٧ - (١٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ: «فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: فِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ، وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ.

۱۸۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شہد کے دس

مشکیزوں پر ایک مشکیزہ (زکوٰۃ) ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

١٨٠٨ - (١٥) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا' آپؐ نے ارشاد فرمایا' اے عورتو! تم صدقہ دیا کرو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو کیونکہ قیامت کے دن دوزخیوں میں تمہاری کثرت ہوگی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث زیورات میں زکوٰۃ کے واجب ہونے پر دلیل ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔
(تحفۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۱۲)

١٨٠٩ - (١٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: «تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟» قَالَتَا: لَا. فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟» قَالَتَا: لَا. قَالَ: «فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ [قَدْ رَوَاهُ] الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ.

۱۸۰۹: عَمرو بن شُعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں ان کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' بھلا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا' کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے جواب دیا' نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان کی زکوٰۃ ادا کرو (ترمذی)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو مثنیٰ بن صباح نے عَمرو بن شعیب سے اسی طرح بیان کیا جب کہ مثنیٰ بن صباح اور ابنِ لہیعہ کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ابوداؤد' نسائی اور دیگر کتب میں عَمرو بن شُعیب سے اسی طرح مروی ہے' اس کی سند حسن

ہے۔ امام ترمذیؒ کا قول درست نہیں۔ تحقیق کیلئے رجوع کریں (التعلیق الرغیب، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۶۸)

۱۸۱۰ - (۱۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحاً مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: «مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ، فَلَيْسَ بِكَنْزٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں سونے کی پازیب پہنتی تھی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز (خزانہ) ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جو سونا نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (مالک، ابوداؤد)

۱۸۱۱ - (۱۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۱: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اس مال سے زکوٰۃ ادا کریں جس کو ہم نے تجارت کے لئے جمع کر رکھا ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کچھ کلام نہیں اس لئے کہ کثرتِ طرق کی وجہ سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۸۵)

۱۸۱۲ - (۱۹) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ، وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ، فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۱۲: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رحمہ اللہ متعدّد رواۃ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو ساحل سمندر کے قریب کانیں بطور جاگیر دے دیں اور یہ کانیں "فرع" (بستی) کے کنارے پر ہیں چنانچہ ان کانوں سے آج تک زکوٰۃ لی جاتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: زکوٰۃ سے مقصود چالیسواں حصّہ ہے یعنی کان میں جو خزانہ ہے وہ ظاہر نہیں ہے بلکہ اس کے نکالنے کے لئے زبردست محنت کی ضرورت ہے جیسا کہ تیل، چشمے، گندھک، لک، کوئلے اور گیس کے کنویں ہیں۔ اس لئے ان اشیاء میں سے چالیسواں حصّہ لیا جائے گا۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۸۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨١٣ ـ (٢٠) عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَقٍ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ». قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھلوں اور سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جو پھل بطور عطیہ دیا گیا ہے اس میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور کام کرنے والے جانوروں اور گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ صقر (راوی) نے بیان کیا "جبہہ" سے مقصود گھوڑے' خچر اور غلام ہیں (دار قطنی)

وضاحت: اجناس میں زکوٰۃ اس لئے ہے کہ ان کے ناپید ہونے سے حیوانات کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے جب کہ پھلوں سبزیوں وغیرہ میں یہ کیفیت نہیں۔ انہیں نہ بھی استعمال کیا جائے تب بھی زندہ رہا جا سکتا ہے نیز اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۸۹-۹۰)

١٨١٤ ـ (٢١) وَعَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَقَالَ: الْوَقْصُ: مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ.

۱۸۱۴: طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس اس قدر گائیں لائی گئیں جو نصاب تک نہیں پہنچتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے زکوٰۃ لینے کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا (دار قطنی' شافعی) امام شافعیؒ نے بیان کیا کہ "وقص" وہ جانور ہیں جو نصاب سے کم ہیں (جیسے چار اونٹ' ۳۹ بکریاں اور ۲۹ گائے وغیرہ)

(۲) صَدَقَةُ الْفِطْرِ

(صدقہ فطر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨١٥ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِّنْ شَعِيْرٍ، عَلَى الْعَبْدِ ، وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ، وَالْأُنْثٰى، وَالصَّغِيْرِ ، وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۱۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر کھجور یا جو سے ایک صاع فرض کر دیا ہے اور اس کے بارے میں حکم دیا ہے کہ نمازِ عید کی طرف روانہ ہونے سے قبل اس کو ادا کیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: صاع ایک پیمانہ ہے اس کو حجازی صاع بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پیمانہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رواج پذیر تھا۔ اس پیمانے کے ساتھ صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔ یہ پیمانہ پانچ رطل اور رطل کا تیسرا حصہ ہے۔ مزید وضاحت اوساق کی حدیث میں گزر چکی ہے۔ حدیث کے ظاہر الفاظ صدقہ فطر کو فرض قرار دیتے ہیں (واللہ اعلم)

١٨١٦ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِّنْ طَعَامٍ ، أَوْ صَاعاً مِّنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعاً مِّنْ أَقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِّنْ زَبِيْبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۱۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اجناس میں سے ایک صاع، جو یا کھجور میں سے ایک صاع، پنیر یا منقہ میں سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں طعام کا لفظ مجمل ہے اس کے بعد والا جملہ اس کے اجمال کی وضاحت کر رہا ہے کہ طعام سے مراد جو، کھجور، پنیر اور مُنقّٰی ہے گندم نہیں ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ عہدِ نبوی میں گندم سے صدقہ فطر نہیں

دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام نسائیؒ اور امام طحاویؒ سے مروی حدیث میں وضاحت ہے اور جب امیر المؤمنین معاویہؓ نے گندم کے نصف صاع کو کھجور کے صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعیدؓ نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ میں عہد نبویؐ میں ایک صاع فطرانہ دیتا تھا' جس طرح کھجور سے ایک صاع ادا کرتا تھا گندم سے بھی ایک صاع ادا کروں گا گویا کہ انہوں نے گندم کو دیگر اجناس پر قیاس کیا اس لئے کہ پیمانہ ایک صاع ہے (مرعات جلد ۳-۴ صفحہ ۹۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٨١٧ - (٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِيْ آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ. فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ شَعِيْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوْكٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى، صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے اواخر میں فرمایا کہ روزوں کا صدقہ ادا کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو ہر آزاد یا غلام مرد عورت' چھوٹوں بڑوں پر کھجور یا جو میں سے ایک صاع یا گندم سے آدھا صاع فرض قرار دیا ہے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسنؒ کا سماع ابن عباسؓ سے ثابت نہیں ہے' اس لئے کہ جس دور میں ابنِ عباسؓ بصرہ میں تھے اس دور میں حسنؒ راوی مدینہ میں تھے۔ اگر فی الجملہ ان کا سماع ان سے ثابت بھی ہو جائے تب بھی یہ حدیث انہوں نے ابنِ عباسؓ سے نہیں سنی پس حدیث مرسل ہے اور مرسل حجت نہیں۔

(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۰۱)

١٨١٨ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ ، وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے (تاکہ) روزے لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائیں اور مسکینوں کو کھانے پینے کا سامان میسر آئے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨١٩ - (٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِياً فِي فِجَاجِ مَكَّةَ : «أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ؛ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ ، أَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

تیسری فصل

۱۸۱۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک (شخص) کو منادی کرنے کے لئے بھیجا۔ (وہ کہہ رہا تھا) آگاہ رہو! صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت' آزاد یا غلام' چھوٹے یا بڑے (انسان) پر فرض ہے۔ گندم سے دو مد یا (گندم کے) علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ جریج راوی کا سماع عمرو بن شعیب راوی سے ثابت نہیں ہے نیز لفظ صاع سے پہلے "اَوْ" کا لفظ نقل کرنے والوں کی خطا ہے اس لئے کہ ترمذی کے تمام نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۳)

١٨٢٠ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : «صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ ؛ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى . أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ . وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۱۸۲۰: عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گندم کا ایک صاع دو اشخاص کی جانب سے ہے۔ چھوٹے یا بڑے آزاد یا غلام مرد یا عورت کی جانب سے' البتہ تمہارے مال دار لوگوں کو اللہ پاک کرتا ہے اور تمہارے محتاج لوگوں کو اللہ اس سے زیادہ عطا کرتا ہے جس قدر انہوں نے دیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نُعمان بن راشد راوی قابلِ حجت نہیں ہے۔ یحییٰ بن قطانؒ' ابنِ معینؒ' ابوداؤدؒ اور نسائیؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۴)

(٣) بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

(ان لوگوں کا بیان جن کے لئے صدقات لینا جائز نہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨٢١ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں (گری ہوئی) کھجور کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ (شائد) کھجور صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول کر لیتا (بخاری' مسلم)

١٨٢٢ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كِخْ كِخْ» لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟!». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ آپ نے اس کو چھی چھی کہہ کر روکا تاکہ حسنؓ اس کو پھینک دے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے (بخاری' مسلم)

١٨٢٣ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۳: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ صدقات لوگوں کی میل کچیل ہیں۔ اس لئے محمدؐ اور آل محمدؐ کے لئے جائز نہیں ہیں (مسلم)

وضاحت : آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقصود آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل ہیں یعنی بنو عبدالمطّلب اور بنو ہاشم ہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۶)

١٨٢٤ ـ(٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ «أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟» فَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ؛ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «كُلُوا» وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو آپؐ دریافت کرتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر بیان کیا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپؐ صحابہ کرامؓ کو (اس کے) تناول کرنے کا حکم فرماتے، خود تناول نہ کرتے اور اگر بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیتے (بخاری، مسلم)

وضاحت : کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط ضروری ہے، مال دار لوگوں کو صدقہ و خیرات کی چیز کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اس لئے کہ صدقہ کا جواز صرف فقراء و مساکین کے لئے ہے (واللہ اعلم)

١٨٢٥ ـ(٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا: بَلَى، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. قَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ بریرہؓ کے واقعہ سے تین احکام معلوم ہوئے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اسے آزاد کیا گیا تو اسے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے) ورثے کا حقدار وہ شخص ہے جس نے اس کو آزاد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہؓ کے گھر) گئے، اس وقت ہنڈیا میں گوشت پکایا جا رہا تھا آپؐ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا (تیار) سالن پیش کیا گیا۔ آپؐ نے استفسار فرمایا، کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت پکتا ہوا نہیں دیکھا؟ گھر والوں نے اثبات میں جواب دیا۔ مگر عرض کیا کہ یہ بریرہؓ پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ وہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت : بریرہؓ کی ملکیت میں جو مال آیا اسے حق حاصل تھا کہ وہ اس میں تصرف کرے چنانچہ اس نے جب تصرف کیا تو صدقہ کی شکل تبدیل ہو گئی اس نے ہدیہ کی شکل اختیار کر لی اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

اس کا تناول کرنا جائز ہو گیا (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۰۹)

١٨٢٦ - (٦) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدل بھجواتے (بخاری)

١٨٢٧ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ دُعِيْتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے (جانور کے) پائے کی دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر میری جانب دستی کا گوشت ہدیہ بھیجا جائے تو میں (اسے) قبول کروں گا (بخاری)

١٨٢٨ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ؛ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص مسکین نہیں ہے جو لوگوں کے ہاں جاتا ہے (ان سے) اس کو ایک لقمہ دو لقمے' ایک کھجور دو کھجوریں ملتی ہیں البتہ وہ شخص مسکین ہے جو (واقعی) غنی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٨٢٩ - (٩) **عَنْ** أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِيْ رَافِعٍ: اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا. فَقَالَ: لَا، حَتّٰى آتِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَسْأَلَهُ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا، وَإِنَّ

مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۲۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم (قبیلہ) کے ایک شخص کو زکوٰۃ (کی تحصیل) کے لئے بھیجا۔ اس نے ابو رافعؓ سے کہا' آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی زکوٰۃ سے (کچھ) لے سکیں۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلوں آپ کے ہمراہ نہیں جاؤں گا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ سے (اس کے بارے میں) استفسار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' زکوٰۃ (کا مال) ہمارے لئے حلال نہیں ہے اور قبیلہ کے آزاد کردہ غلام بھی قبیلہ میں داخل ہیں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۱۸۳۰ - (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۳۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال دار شخص اور قوی الجسم صحیح اعضاء والے کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۱۸۳۱ - (۱۱) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۸۳۱: نیز احمد' نسائی اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۸۳۲ - (۱۲) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ، فَسَأَلَاهُ مِنْهَا، فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا، وَلَاحَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَّلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۳۲: عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے دو انسانوں نے بتایا کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپؐ حجۃ الوداع میں صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ سے صدقہ مانگا۔ آپؐ نے ہماری طرف نظر کو اٹھایا اور پھر نیچا کیا۔ آپؐ نے ہمارے بارے میں محسوس کیا کہ ہم مضبوط ہیں۔ آپؐ نے کہا' اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں صدقہ دے دیتا ہوں لیکن سُن لو کہ کسی

مال دار اور قوی شخص کا، جو کمائی کر سکتا ہے اس میں حق نہیں ہے (ابو داؤد، نسائی)

۱۸۳۳ - (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ لِغَارِمٍ، أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۳۳: عطاء بن یسارؒ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ مالدار شخص کے لئے جائز نہیں البتہ پانچ مالدار شخص ایسے ہیں جن کے لئے جائز ہے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا صدقات کی تحصیل کرنے والے یا مقروض کے لئے یا اس شخص کے لئے جس نے زکوٰۃ کو اپنے مال کے ساتھ خرید کیا یا اس شخص کے لئے جس کا پڑوسی مسکین شخص ہے اور مسکین کو صدقہ دیا گیا اس نے غنی (انسان) کو ہدیہ کر دیا (مالک' ابوداؤد)

۱۸۳۴ - (۱۴) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، «أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ».

۱۸۳۴: اور ابوداؤد کی روایت میں جو ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے یا مسافر کے لئے۔

۱۸۳۵ - (۱۵) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلاً، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ؛ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۳۵: زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپؐ سے بیعت کی۔ اس نے طویل حدیث بیان کی (اس میں ہے) کہ آپؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اس نے سوال کیا کہ مجھے صدقہ عنایت کریں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے صدقات میں پیغمبر یا غیر پیغمبر کسی کے بھی فیصلے کو پسند نہیں کیا ہے بلکہ خودؐ اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا ہے اور صدقات کو آٹھ مصارف میں تقسیم کر دیا ہے اگر تو ان میں داخل ہے تو میں تجھے عطا کر دیتا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: امیرالمؤمنین اگر مناسب سمجھے تو آٹھ مصارف میں سے جس مصرف کو اہم سمجھے اس میں مال خرچ کرے۔ ضروری نہیں کہ تمام مصارف میں خرچ کیا جائے۔ یہ امیرالمؤمنین کی صوابدید پر موقوف ہے اور قرآنِ پاک کی آیت "اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ......" میں لام کو تملیک کا بنانا درست نہیں دراصل یہ لام تخصیص کے لئے ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں تملیک شرط نہیں مذکورہ آیت میں فی سبیلِ اللہ کا مصرف عام ہے۔ اس میں مجاہدین' دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے والے' مدارس دینیہ کا اہتمام کرنے والے اور اسلامی نشرواشاعت کے ادارے' ان سب پر فی سبیلِ اللہ کا اطلاق ہوتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٣٦ - (١٦) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَبَناً فَأَعْجَبَهُ، فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ، فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ، فَحَلَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا؛ فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ، فَاسْتَقَاءَ[هُ] . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۱۸۳۶: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا' وہ انہیں اچھا لگا۔ انہوں نے اس شخص سے دریافت کیا جس نے انہیں دودھ پلایا تھا کہ یہ دودھ کیسے ہاتھ لگا؟ اس نے بتایا کہ وہ فلاں تالاب پر گیا وہاں صدقہ کے اونٹ پانی پی رہے تھے اونٹوں والوں نے ان کا دودھ دوہا تو میں نے اس کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا چنانچہ یہ وہ دودھ ہے (یہ سنتے ہی) عُمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا اور (دودھ کی) قے کر دی (مالک' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' یزید بن اسلم اور عُمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلدا صفحہ۵۷۵)

(٤) بَابُ مَنْ لَاّ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

(سوال کرنا کس کے لئے ناجائز اور کس کے لئے جائز ہے؟)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨٣٧ - (١) **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيْهَا، فَقَالَ: «أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ؛ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيْصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ. وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِّنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَاداً مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ : لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَاناً فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِّنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَاداً مِّنْ عَيْشٍ. فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ. سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتاً» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۸۳۷: قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیّت (دینے) کی ذمہ داری قبول کی چنانچہ اس وجہ سے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپؐ سے دیت (کے بارے) میں تعاون کا طلب گار ہوا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تم ہمارے ہاں قیام کرو جب ہمیں صدقات ملیں گے تو ہم ان میں سے تمہارے بارے میں حکم دیں گے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا' اے قبیصہ! سوال کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے۔ ایک وہ شخص جس نے (کسی کی) ضمانت اٹھائی' اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ ضمانت حاصل کر پائے بعد ازاں (سوال کرنے سے) رک جائے اور دوسرا وہ شخص جس کو آفت پہنچی' آفت نے اس کے مال کو تلف کر دیا' اس شخص کے لئے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک کہ اس کی ضرورت نہ پوری ہو جائے اور تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہے اس کے قبیلہ کے تین ہوش مند انسان کھڑے ہوں (اور اعلان کریں) کہ فلاں انسان فاقہ زدہ ہے تو اس کے لئے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک اس کا فاقہ دور نہ ہو جائے (اور اس کی گزر بسر درست نہ ہو جائے) اے قبیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے' سوال کرنے والا حرام مال کھا رہا ہے (مسلم)

١٨٣٨ - (٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّراً، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْراً. فَلْيَسْتَقِلَّ أَوِ لِيَسْتَكْثِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں سے مال کا سوال اس لئے کیا کہ اس کا مال زیادہ ہو جائے تو ایسا شخص آگ کے انگاروں کا سوال کر رہا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ انگارے تھوڑے اکٹھے کرے یا زیادہ (مسلم)

١٨٣٩ - (٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص (باوجود غنا کے) لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت بالکل نہیں ہوگا (بخاری' مسلم)

١٨٤٠ - (٤) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئاً فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْأَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئاً وَّأَنَا لَهٗ كَارِهٌ؛ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتُهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چمٹ کر سوال نہ کرو اللہ کی قسم! مجھ سے جب کوئی شخص چمٹ کر سوال کرتا ہے اور اس کے سوال کی وجہ سے میں اسے بہ کراہت کچھ دیتا ہوں تو میرے اس دینے میں کچھ برکت نہ ہو گی (مسلم)

١٨٤١ - (٥) **وَعَنْ** الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَيَبِيْعَهَا، فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهٗ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۱: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ایک شخص رسی اٹھالے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھا (اٹھا کر) لائے اور اسے فروخت کرے۔ اس طرح اللہ اس کے چہرے (کی آبرو) کو محفوظ رکھے گا یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مال کا سوال کرے' وہ اسے دیں یا نہ دیں (بخاری)

١٨٤٢ - (٦) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ. وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَىٰ». قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَداً بَعْدَكَ شَيْئاً حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے مجھے عطا کیا پھر میں نے آپؐ سے (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے مجھے دیا۔ بعد ازاں آپؐ نے مجھے (سمجھایا اور) فرمایا' اے حکیم! بلاشبہ یہ مال خوش نما اور لذیذ تر ہے جو شخص حرص کے بغیر مال حاصل کرتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو شخص حرص و طمع کے ساتھ مال حاصل کرتا ہے اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی (اس کا مال) اس شخص جیسا ہوتا ہے جو کھانا تناول کرتا ہے لیکن سیر نہیں ہو پاتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیمؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپؐ کے بعد میں کسی شخص سے سوال نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے مفارقت اختیار کر جاؤں گا (بخاری' مسلم)

١٨٤٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَىٰ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَىٰ هِيَ السَّائِلَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (تشریف فرما) تھے۔ آپؐ نے صدقات اور سوال سے کنارہ کش رہنے کا بیان کرتے ہوئے فرمایا' اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

١٨٤٤ - (٨) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أُنَاساً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصار نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے ان کو (مال) عطا کیا۔ انہوں نے آپؐ سے پھر (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے ان کو عطا کیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جس قدر مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' میرے پاس جتنا بھی مال ہو میں کبھی تم سے اسے نہیں روکوں گا (لیکن) جو شخص سوال کرنے سے خود کو بچائے اللہ اس کو بچائے گا اور جو شخص استغناء اختیار کرے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر سے کام لے گا اللہ اس کو صبر عطا کرے گا اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخی والا کوئی (دوسرا) عطیہ نہیں دیا گیا ہے (بخاری' مسلم)

١٨٤٥ ـ (٩) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ، فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ ؛ فَخُذْهُ. وَمَا لَا ؛ فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال بطور عطیہ عنایت فرماتے۔ میں عرض کرتا' آپؐ مجھ سے زیادہ کسی محتاج کو عطیہ دیں۔ آپؐ فرماتے۔ مال حاصل کر اور اس کا صدقہ کر۔ جب تیرے پاس اس قسم کا مال آئے جس کا تجھے طمع نہ تھا اور نہ ہی تو نے سوال کیا تھا تو اس قسم کا مال تجھے لے لینا چاہیے اور جو مال اس انداز کا نہ ہو اس کے متعلق خیال بھی نہ کیا کرو (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٨٤٦ ـ (١٠) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ ، فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۴۶: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوال کرنے سے (چہرے پر) زخم ہوں گے۔ سوال کرنے والا اپنے چہرے کو نوچتا ہے پس جو شخص چاہے اپنے چہرے کی آبرو برقرار رکھے اور جو شخص چاہے اس کو ختم کر دے البتہ انسان حاکم وقت سے سوال کر سکتا ہے جب اسے کوئی مجبوری لاحق ہو (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

۱۸٤۷ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ، أَوْ كُدُوْحٌ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيْهِ؟ قَالَ: «خَمْسُوْنَ دِرْهَماً أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں سے سوال کیا جب کہ وہ غنی ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے زخم کے نشانات ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! غنا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کے پاس پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا ہو (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۱۸٤۸ - (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ». قَالَ النُّفَيْلِيُّ، وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ، فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ: وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ؟ قَالَ: «قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ». وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ «أَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ، أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۴۸: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (مال کا) سوال کیا جب کہ وہ غنا والا ہے تو وہ کثرت کے ساتھ دوزخ کی آگ طلب کرتا ہے۔ (امام ابوداؤدؒ کے استاد عبداللہ بن محمد) نفیلی جو اس حدیث کے رواۃ میں سے ایک راوی ہیں' نے ایک دوسرے مقام میں بیان کیا' (آپؐ سے سوال ہوا کہ) غنا کی مقدار کتنی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا درست نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جب صبح و شام کا کھانا ہو اور دوسرے مقام میں فرمایا کہ جس کے پاس دن بھر سیر رہنے یا رات دن سیر ہونے کی خوراک ہو (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ لوگوں کے احوال مختلف ہیں اس لئے احادیث میں کفایت کی حد کے بارے میں اختلافات کو ان احوال پر محمول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۸٤۹ - (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ أَسَدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوْقِيَةٌ أَوْ عَدْلُهَا؛ فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۴۹: عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بنو اسد کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص سوال کرتا ہے جب کہ اس کی ملکیت میں ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہے تو وہ چمٹ کر سوال کر رہا ہے (مالک' ابوداؤد' نسائی)

۱۸۵۰ - (۱٤) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ؛ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ؛ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۵۰: حبشی بن جنادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غنی اور مضبوط صحیح الاعضاء شخص کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے البتہ ایسے فقیرانسان کے لئے جس کو فقر نے زمین پر لٹا دیا ہے یا قرض نے اس کو پریشان کر رکھا ہے (لیکن) جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے پاس مال کی بہتات ہو جائے تو قیامت کے دن ایسے شخص کا چہرہ (سوال کرنے کی وجہ سے) چھیلا ہوا ہو گا اور گرم پتھر اس کو کھانے کے لئے ملے گا (اب) جو شخص چاہے کم سوال کرے اور جو شخص چاہے وہ کثرت کے ساتھ سوال کرے (ترمذی)

وضاحت: اس کی سند میں مجالد راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۱۶۵۲' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۳۹' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۲۹' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۱۳۳)

۱۸۵۱ - (۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ؛ فَقَالَ: «أَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ؟» فَقَالَ: بَلٰى، حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ، وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ. قَالَ: «ائْتِنِيْ بِهِمَا»، فَأَتَاهُ بِهِمَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ؟» قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ. قَالَ: «مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ؛ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ، وَقَالَ: «اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ، وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُوْمًا، فَأْتِنِيْ بِهِ»، فَأَتَاهُ بِهِ. فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُوْدًا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ، وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا» فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ، فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِّذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ، أَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ، أَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى

قَوْلِهٖ : «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

۱۸۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ وہ آپؐ سے مال کا سوال کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا' ہاں! ایک چادر ہے جس کے کچھ حصے کو ہم پہنتے ہیں اور کچھ حصے کو بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ۔ وہ ان کو آپؐ کے ہاں لایا۔ آپؐ نے ان دونوں چیزوں کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور اعلان کیا کہ ان دونوں کا کون خریدار ہے؟ ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپؐ نے دو بار یا تین بار اعلان کیا کہ ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کے دو درہم دیتا ہوں۔ آپؐ نے دونوں چیزیں اس شخص کو دے دیں۔ آپؐ نے (اس سے) دو درہم لئے اور انصاری کو دے دیئے اور آپؐ نے مشورہ دیا کہ ایک درہم کے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں خرید اور انہیں اپنے گھر والوں کے سپرد کر دے اور دوسرا درہم دے کر اس کے بدلے میں ایک کلھاڑا خرید اور اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ وہ شخص کلھاڑا لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ہاتھ کے ساتھ دستہ ڈالا اور فرمایا' تم جاؤ اور لکڑیاں (کاٹ) کر لاؤ' انہیں فروخت کرو۔ پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ شخص گیا لکڑیاں کاٹا کرتا اور (انہیں) فروخت کیا کرتا۔ (پندرہ دن بعد) جب وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دس درہم حاصل کر لئے تھے۔ کچھ دراہم کے ساتھ اس نے کپڑا خریدا اور کچھ کے ساتھ اس نے کھانے پینے کی چیزیں خریدیں (یہ معلوم کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ کام تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور سوال کرنے کی وجہ سے تیرا چہرہ عیب دار ہوتا۔ سوال کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے۔ اس فقیر شخص کے لئے جس شخص کو فقیری نے زمین کے ساتھ چمٹا دیا ہے یا اس مقروض کے لئے جس کو قرض نے پریشان حال کر دیا ہے یا اس شخص کے لئے جو قتل کی دیت ادا کرنے کے لئے پریشان ہے (ابوداؤد) ابن ماجہ نے "قیامت کے دن" الفاظ تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: صاحبِ مشکوٰۃ کو غلطی لگی ہے جب کہ ابنِ ماجہ میں مکمل حدیث موجود ہے البتہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ابوبکر حنفی راوی کی وجہ سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۳۴)

۱۸۵۲ - (۱٦) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ ، لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ . وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ ، أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى ، إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى آجِلٍ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۱۸۵۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فقروفاقہ سے دوچار ہوا اس نے اپنے فقروفاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کا فقر و فاقہ دور نہیں ہوگا اور

جس شخص نے اپنے فقروفاقہ کو بارگاہ الٰہی میں پیش کیا تو اللہ اس کو جلد غنی کرے گا یا وہ جلد موت سے گلے ملے گا یا کچھ تاخیر کے ساتھ غنا سے ہمکنار ہوگا (ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٥٣ - (١٧) عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ، أَنَّ الْفِرَاسِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۵۳: ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں (غیر اللہ سے) سوال کرتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا اور فرمایا' اگر تجھے ضرور سوال کرنا ہے تو نیک لوگوں سے سوال کر (ابوداؤد' نسائی)

١٨٥٤ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ، وَأَجْرِيْ عَلَى اللهِ، قَالَ: خُذْ مَا أُعْطِيْتَ، فَإِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ، فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۵۴: ابن السّاعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی تحصیل پر مقرر فرمایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا اور صدقات عمرؓ کے سپرد کر دیئے تو انہوں نے میرے لیے (اس عمل کی) اجرت دینے کا حکم دیا۔ میں نے کہا' میں نے تو یہ کام صرف اللہ (کی رضا) کے لئے کیا ہے اور میرا اجر و ثواب اللہ پر ہے۔ عمرؓ نے کہا جو کچھ تجھے دیا جا رہا ہے وہ لے لے اس لئے کہ میں نے بھی عہدِ رسالت میں ایک کام کیا تھا آپؐ نے مجھے اس کی اجرت دینا چاہی تو میں نے بھی تجھ جیسا جواب دیا تھا۔ اس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تجھے بلا سوال کچھ میسر آئے تو اسے حاصل کر اور اس کا صدقہ کر (ابوداؤد)

١٨٥٥ - (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ. فَقَالَ: أَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللهِ؟! فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۸۵۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرفہ کے دن ایک شخص کو لوگوں سے سوال کرتے ہوئے سنا (اس پر) علیؓ نے فرمایا' کیا اس جیسے عظیم دن اور (اس جیسی قبولیتِ دعا والی) جگہ پر غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو کوڑے کے ساتھ مارا (رزین)

۱۸۵۶ ـ (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعْلَمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى، وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۸۵۶: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' اے لوگو! سمجھ لو لالچ فقیری ہے اور لوگوں سے ناامید رہنا غنا ہے اور (یہ حقیقت ہے) جب کوئی شخص لوگوں سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا تو وہ ان سے مستغنی ہو جاتا ہے (رزین)

وضاحت: دونوں حدیثیں رزین میں بلا سند ہیں دونوں کا ذکر کسی اصل ماخذ میں نہیں ہے' نہ ہی ان کی سند معلوم ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۳۶)

۱۸۵۷ ـ (۲۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَتَكَفَّلُ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئاً، فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟» فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا؛ فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَداً شَيْئاً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۵۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھے ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے بالکل سوال نہیں کرے گا' میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (ضمانت دیتا ہوں) چنانچہ ثوبانؓ کسی شخص سے کچھ سوال نہیں کرتے تھے۔
(نسائی' ابوداؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عہد کے بعد اگر ثوبانؓ سواری پر سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی شخص کو نہ کہتے کہ وہ انہیں اٹھا کر دے بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اٹھاتے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۳۷)

۱۸۵۸ ـ (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ: «أَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئاً». قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۵۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیعت کے لئے) بلایا۔ آپؐ نے مجھ پر شرط لگائی کہ تو لوگوں سے کچھ سوال نہ کرنا۔ میں نے اقرار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تیرا کوڑا گر جائے تو تب بھی تو اس کے اٹھانے کا سوال نہ کرنا بلکہ خود اس کی طرف اتر کر اس کو اٹھانا۔ (احمد)

(٥) بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

(خرچ کرنا اور بخل کو مکروہ جاننا)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٨٥٩ - (١) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَباً، لَسَرَّنِي أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِلدَّيْنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۸۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میرے پاس احد (پہاڑ) کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے کوئی چیز (موجود) ہو البتہ اس قدر مال کا کچھ حرج نہیں جس کو میں نے (ادائیگی) قرض کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے (بخاری)

١٨٦٠ - (٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ؛ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزانہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ دعا کرتا ہے' اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے' اے اللہ! بخیل کے مال کو برباد کر (بخاری' مسلم)

١٨٦١ - (٣) **وَعَنْ** أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۱: اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' تم خرچ کرو اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور بخل نہ کرو (وگرنہ) اللہ بھی تم سے روک لے گا۔ استطاعت کے مطابق خرچ کرتی رہو (بخاری' مسلم)

١٨٦٢ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ». مُتَفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ارشاد ربانی ہے' آدم کے بیٹے! خرچ کر' میں تجھے (اس کے عوض) عطا کروں گا(بخاری' مسلم)

١٨٦٣ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ آدَمَ! اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلاَ تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے! اگر تو (ضرورت سے) زائد خرچ کرے تو تیرے لئے (دنیا اور آخرت میں) بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو (وہ) تیرے لئے برا ہے اور بقدر ضرورت مال پر تجھے ملامت نہیں کی جا سکتی اور مال خرچ کرتے وقت اپنے اہل و عیال سے آغاز کر (مسلم)

١٨٦٤ -(٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ، [وَجَعَلَ] الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا». مُتَفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو انسانوں کی ہے جنہوں نے زرہ پہن رکھی ہے' ان کے ہاتھوں کو ان کی چھاتیوں اور ان کے سینوں کی جانب جکڑ دیا گیا ہے۔ صدقہ دینے والا جب صدقہ عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ پر کس جاتا ہے (بخاری' مسلم)

١٨٦٥ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ظلم سے کنارہ کش رہو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن (ظلم کرنے والوں کے لئے باعث) عذاب ہو گا اور بخل سے بھی دور رہو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ بخل نے انہیں اس بات پر ابھارا کہ انہوں نے مسلمانوں کا (ناحق) خون گرایا اور ان کی حرمت والی چیزوں کو حلال سمجھا (مسلم)

١٨٦٦ - (٨) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُوْلُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ دیا کرو (اس سے پہلے) کہ تم پر ایسا دور آئے کہ ایک شخص صدقہ لے کر (تقسیم کرنے کے لئے) جائے گا وہ ایسے شخص کو نہ پائے گا جو صدقہ قبول کرے۔ وہ کہے گا' اگر تو کل صدقہ لاتا تو میں لے لیتا آج مجھے صدقہ کی ضرورت نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٨٦٧ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنٰى، وَلَا تُمْهِلَ؛ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس پر صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست اور مال کو جمع رکھنے کا خواہش مند ہو' تجھے محتاجی سے ڈر لگتا ہو اور تو امیری کا آرزومند ہو۔ نیز صدقہ دینے میں دیر نہ کر' یہاں تک کہ جب (روح) حلق کے قریب پہنچ جائے تب تو وصیت کرے کہ فلاں کے لئے اتنا مال ہے اور فلاں کیلئے اتنا ہے جب کہ مال فلاں کا ہو چکا ہے (بخاری' مسلم)

١٨٦٨ - (١٠) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ: «هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ». فَقُلْتُ: فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸٦۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ کعبہ (مکرمہ) کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے مجھے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا "کعبہ کے رب کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں" میں نے دریافت کیا' آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس فراوانی کے ساتھ مال ہے البتہ وہ (خسارے والے) نہیں جنہوں نے مال کو اس اس طرح آگے' پیچھے' دائیں' بائیں جانب بکھیر دیا ہے جب کہ ایسے لوگ کم ہیں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٨٦٩ - (١١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللهِ، قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ. وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللهِ، بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ. وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۸٦۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سخی (انسان) اللہ کی رحمت کے قریب' جنت کے قریب' لوگوں کے قریب (اور) دوزخ سے دور ہوتا ہے جب کہ بخیل (انسان) اللہ سے دور' جنت سے دور' لوگوں سے دور (اور) دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور سخی عبادت گزار' بخیل عبادت گزار سے اللہ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد الوراق راوی ضعیف اور متفرد ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۲٦۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۵٦' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۴۳' الاحادیث الضعیفہ علامہ البانی صفحہ ۱۵۴)

١٨٧٠ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ [الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۸۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شُرحبیل بن سعد انصاری راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۶۶' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۴)

۱۸۷۱ - (۱۳) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ، كَالَّذِيْ يُهْدِيْ إِذَا شَبِعَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالنَّسَائِيُّ. وَالدَّارِمِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۱۸۷۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی مثال جو بوقت موت صدقہ کرتا ہے یا (غلام) آزاد کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو سیر ہونے کے بعد عطیہ دیتا ہے (احمد' نسائی' دارمی' ترمذی) امام ترمذیؒ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۷۲ - (۱٤) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ: اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۷۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مومن (انسان) میں دو خصلتیں اکٹھی نہیں ہوتیں بخل اور اخلاق باختگی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی متفرد اور ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۲' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۵)

۱۸۷۳ -(۱۵) **وَعَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۸۷۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فساد مچانے والا' بخل کرنے والا اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائیں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف اور فرقد سبخی راوی لین الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۵)

١٨٧٤ - (١٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ». فِي «كِتَابِ الْجِهَادِ» إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى .

۱۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص میں بدترین وصف ایسا بخل ہے جس میں شدید حرص اور انتہا درجہ کی بزدلی ہو (ابوداؤد) ہم انشاء اللہ کتاب الجہاد میں ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ذکر کریں گے کہ بخل اور ایمان دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٧٥ - (١٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقاً؟ قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَداً، فَأَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا، وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَداً، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوْقاً بِهِ زَيْنَبُ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقاً بِي أَطْوَلُكُنَّ يَداً». قَالَتْ: وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَداً؟ قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَداً زَيْنَبُ؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

تیسری فصل

۱۸۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کون سی بیوی آپؐ سے جلد آ ملے گی ؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ انہوں نے بانس کے ساتھ ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا تو سودہؓ کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے تھے (لیکن) ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے مقصود زیادہ صدقہ دینا تھا چنانچہ ہم میں سے بہت جلد جو بیوی آپؐ کو ملی وہ زینبؓ تھی اور وہ صدقہ خیرات کرنے کو محبوب جانتی تھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ عورت ہے جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ عائشہؓ نے بیان کیا' آپؐ کی بیویاں اندازہ لگاتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ ہم میں سے زینبؓ کے ہاتھ لمبے ثابت ہوئے اس لئے کہ وہ دستی کام کرتی تھیں اور صدقہ خیرات کیا کرتی تھیں۔

وضاحت: زینب چمڑا رنگتیں اور اسے فروخت کرتیں اور صدقہ خیرات کرتی تھیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۷)

١٨٧٦ - (١٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰى سَارِقٍ؟! لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ؟! لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ. قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰى سَارِقٍ وَّزَانِيَةٍ وَّغَنِيٍّ؟ فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولفظه للبخاري.

۱۸۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص نے کہا کہ میں (آج رات) صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اس نے چور کے ہاتھ میں صدقے کا مال رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات ایک چور کو صدقہ ملا ہے۔ صدقہ کرنے والے نے کہا' اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے کہ (میں نے) چور کو (صدقہ) دے دیا؟ میں ضرور اور صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات زانیہ عورت کو صدقہ ملا ہے۔ اس پر صدقہ کرنے والے نے کہا' اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے کہ (میں نے) زانیہ عورت کو (صدقہ) دے دیا؟ میں ضرور اور صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار (شخص) کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ آج رات مالدار (شخص) کو صدقہ ملا ہے۔ اس نے کہا' اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے (کہ میں نے) چور' زانیہ عورت اور مالدار شخص کو (صدقہ) دیا اس کو خواب میں کہا گیا' چور (شخص) کو تیرا صدقہ دینا (قبول ہو گیا) شائد وہ چوری سے باز رہے اور زانیہ عورت شائد وہ زناکاری سے (دور ہو کر) پاک دامنی اختیار کرے اور مالدار (شخص) شائد وہ عبرت حاصل کرے اور اللہ کے عطا کردہ مال سے خرچ کرے (بخاری' مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٨٧٧ - (١٩) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتاً فِي سَحَابَةٍ: اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ؛ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ، يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ؛ الْاِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ؛ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ! لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ

صَوْتاً فِی السَّحَابِ الَّذِی هٰذَا مَاؤُهُ، وَیَقُوْلُ: اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا؟ قَالَ: اَمَّا إِذَا قُلْتُ هٰذَا، فَإِنِّی أَنْظُرُ إِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِیَالِی ثُلُثاً، وَأَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص چٹیل میدان میں تھا۔ اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں (شخص) کے باغ کو پانی پلاؤ چنانچہ بادل اس طرف رواں دواں ہوا اور پتھریلی وادی میں بارش برسی تو ایک نالے میں تمام پانی اکٹھا ہو گیا چنانچہ وہ شخص نالے کے (پانی) کے پیچھے چل نکلا (کیا دیکھتا ہے) کہ وہاں ایک شخص باغیچے میں کھڑا ہے اور "کسّی" کے ساتھ ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں پانی کو پھیر رہا ہے۔ اس نے کہا' اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا' میرا نام فلاں ہے۔ یہ وہی نام تھا جس نام کو اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا' اے اللہ کے بندے! تو مجھ سے میرا کیوں پوچھ رہا ہے؟ اس نے کہا' میں نے اس بادل سے آواز سنی جس سے یہ پانی (برسا) ہے (کوئی) کہہ رہا تھا کہ فلاں نام کے انسان کے باغیچے کو پانی سے سیراب کر (آپ مجھے بتائیں) کہ آپ اس کا (نظام) کیسے چلاتے ہیں۔ اس نے کہا' تیری اس بات پر میں وضاحت کرتا ہوں کہ میں اس کی آمدن کا جائزہ لیتا ہوں ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں' ایک تہائی سے میرے اور میرے اہل و عیال کے اخراجات پورے ہوتے ہیں اور بقیہ تہائی باغ پر صرف کرتا ہوں (مسلم)

۱۸۷۸ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «إِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ: أَبْرَصَ، وَأَقْرَعَ، وَأَعْمٰی، فَأَرَادَ اللهُ أَنْ یَبْتَلِیَهُمْ ؛ فَبَعَثَ إِلَیْهِمْ مَلَكاً، فَأَتَی الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، وَیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِی قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ» قَالَ: «فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ، وَأُعْطِیَ لَوْناً حَسَناً وَجِلْداً حَسَناً. قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ - أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ - شَكَّ إِسْحٰقُ «إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ. قَالَ: فَأُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِیْهَا». قَالَ: «فَأَتَی الْأَقْرَعَ، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَیَذْهَبُ عَنِّی هٰذَا الَّذِی قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ». قَالَ: «فَمَسَحَهُ؛ فَذَهَبَ عَنْهُ»، قَالَ: «وَأُعْطِیَ شَعْراً حَسَناً. قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ. فَأُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلاً، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِیْهَا». قَالَ: «فَأَتَی الْأَعْمٰی، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: أَنْ یَرُدَّ اللهُ إِلَیَّ بَصَرِی، فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ»، قَالَ: «فَمَسَحَهُ؛ فَرَدَّ اللهُ إِلَیْهِ بَصَرَهُ. قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ. فَأُعْطِیَ شَاةً وَالِداً. فَأُنْتِجَ هٰذَانِ ، وَوَلَّدَ هٰذَا ؛ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْإِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ

الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الغَنَمِ». قَالَ: «ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي ، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيراً أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي. فَقَالَ: الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ: إِنَّهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيراً فَأَعْطَاكَ اللهُ مَالاً؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِراً عَنْ كَابِرٍ ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِباً، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ». قَالَ: «وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِباً فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ». وَقَالَ: «وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي؛ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي. فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ؛ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ؛ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٧٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ برص والا' گنجا اور اندھا۔ چنانچہ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا پس ایک فرشتے کو (انسانی شکل میں) ان کے پاس بھیجا۔ فرشتہ برص والے کے پاس گیا۔ فرشتے نے برص والے کو کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا' اچھا رنگ اور خوبصورت جسم اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں وہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ اس نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا۔ فرشتے نے پوچھا' کون سا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا' اونٹ یا گائے (اسحاق راوی کو شک ہے) البتہ برص والے یا گنجے شخص میں سے ایک شخص نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کہا۔ اس نے بیان کیا' چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی۔ فرشتے نے دعا کی کہ اللہ تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔ پھر وہ گنجے کے پاس آیا' اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا' خوب صورت بال اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں مجھ سے دور ہو جائے۔ راوی نے بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے پوچھا' تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا' گائے۔ چنانچہ اسے ایک حاملہ گائے عطا ہوئی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ (اس کے بعد) فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا' اللہ پاک میری نظر واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ چنانچہ فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کو نظر عطا کر دی۔ فرشتے نے پوچھا' تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا' بکریاں۔ اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی۔ چنانچہ ان دونوں (یعنی اونٹنی اور گائے)

نے بھی اپنے بچے جنے اور بکری نے بھی اپنے بچے جنے۔ چنانچہ اس برص والے کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس گنجے کا گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا اور اس اندھے کا بکریوں سے جنگل بھر گیا۔ اس کے بعد فرشتہ برص والے کے پاس اپنی اصلی شکل اور ہیت میں (آزمائش کے لئے) آیا۔ کہنے لگا' میں مسکین شخص ہوں' سفر میں میرے وسائل ختم ہوگئے اب میرے لئے اللہ کی کرم نوازی اور تیری مدد کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تجھ سے اس ذات کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے کہ تو مجھے ایک اونٹ عطا کرتا کہ میں اس سفر میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا' مجھ پر ذمہ داریوں کا انبار ہے۔ فرشتے نے کہا' شائد میں تجھے جانتا ہوں' کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا؟ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے' تو فقیر تھا اللہ نے تجھے مالدار بنا دیا۔ اس نے کہا' میں تو جدی پشتی مالدار ہوں۔ فرشتے نے کہا' اگر تو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو (پہلے) تھا (اس کے بعد فرشتہ) گنجے کے پاس آیا اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اور اس نے وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا' اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اصل شکل اور ہیئت کے ساتھ آیا اور کہا' میں ایک مفلس نادار (انسان) ہوں سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے (اب) میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا (اس لئے) میں تجھ سے اللہ کے واسطے کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ نظر عطا کی کہ تو ایک بکری میرے حوالے کر دے تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ سکوں۔ اس نے کہا' واقعی میں اندھا تھا اللہ نے مجھے نظر عطا کی جتنا مال چاہو اٹھا لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! آج میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تم جتنا بھی مال اللہ کے نام پر چاہو اٹھا لو۔ فرشتے نے کہا' اپنا مال اپنے پاس رکھو بلاشبہ تمہاری آزمائش مقصود تھی پس تجھ پر اللہ راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں پر ناراض ہوا (بخاری، مسلم)

۱۸۷۹ - (۲۱) وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى أَسْتَحْيِيَ، فَلَا أَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا أَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحْرَقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۹: اُمّ بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! غریب مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے مجھے (اس وقت) شرم لاحق ہوتی ہے جب میں گھر میں اس کے ہاتھ میں تھمانے کیلئے کچھ نہیں پاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے ہاتھ میں کچھ رکھو اگرچہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو (احمد' ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۰ - (۲۲) وَعَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِّنْ

لَحْمٍ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ ، فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ : ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ، فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ. وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ : تَصَدَّقُوا، بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ. فَقَالُوا : بَارَكَ اللهُ فِيكَ. فَذَهَبَ السَّائِلُ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «يَا أُمَّ سَلَمَةَ ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ؟» فَقَالَتْ : نَعَمْ، قَالَتْ لِلْخَادِمِ : اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ. فَذَهَبَتْ، فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلاَّ قِطْعَةَ مَرْوَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «فَإِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لَمَّا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلاَئِلِ النُّبُوَّةِ».

۱۸۸۰: عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سَلَمہؓ کو کچھ (پکا ہوا) گوشت ہدیہ دیا گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت مرغوب تھا۔ اُمّ سَلَمہؓ نے خادمہ سے کہا' اسے گھر کے طاق میں رکھ دو شائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تناول فرمائیں۔ چنانچہ خادمہ نے اسے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل دروازے پر آیا۔ اس نے کہا' صدقہ دو' اللہ تمہارے (مال میں) برکت فرمائے۔ گھر والوں نے (جواب میں) کہا' اللہ تیرے لئے برکت فرمائے چنانچہ سائل چلا گیا (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا' اُمّ سلمہؓ! تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اُمّ سَلَمہؓ نے اثبات میں جواب دیا اور خادمہ سے کہا کہ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پکا ہوا گوشت پیش کرو چنانچہ وہ گوشت لانے گئی لیکن اس نے طاق میں صرف سفید پتھر دیکھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم نے سائل پر گوشت کا صدقہ نہ کیا تو گوشت سفید پتھر کی شکل اختیار کر گیا (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ بظاہر حدیث میں انقطاع ہے' اس لئے کہ عثمانؓ کا غلام اس واقعہ میں موجود نہیں تھا اور اس شخص کا بھی ذکر نہیں جس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام نے واقعہ بتایا۔
(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۵۴)

۱۸۸۱ - (۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلاً ؟» قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : «الَّذِي يُسْأَلُ بِاللهِ وَلاَ يُعْطِي بِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں بدترین مقام والے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ سے عرض کیا گیا؟ ضرور! آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا (احمد)

۱۸۸۲ - (۲٤) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ ، فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ : يَا كَعْبُ! إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالاً ، فَمَا تَرَى فِيهِ : فَقَالَ : إِنْ

كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللهِ، فَلاَ بَأْسَ عَلَيْهِ. فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْباً، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَباً أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقِيَّ» ، أَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا عُثْمَانُ! أَسَمِعْتَهُ؟! ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۲ : ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اجازت لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا' ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ عثمانؓ نے کعبؓ کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا' اے کعب! عبد الرحمٰن بن عوف فوت ہو گئے اور کثرت کے ساتھ مال چھوڑا' اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ کعبؓ نے کہا' اگر وہ مال سے حقوق اللہ کی ادائیگی کرتا رہا تو کچھ عیب نہیں (اس جواب پر) ابوذرؓ نے لاٹھی کعبؓ کو دے ماری اور کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو' میں اسے (فی سبیل اللہ) خرچ کروں اور میرا خرچ کرنا عنداللہ قبول بھی ہو جائے پھر میں اس میں سے اپنے پیچھے چھ اوقیہ (یعنی ...۲ درہم) چھوڑ جاؤں! (کعب نے کہا) اے عثمانؓ! میں تجھ سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' تین بار کہا کہ کیا تو نے اس حدیث کو (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (احمد)

وضاحت : یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا انفرادی نظریہ ہے' اُمتِ مسلمہ کا نظریہ اس کے خلاف ہے جب کہ قرآنِ پاک میں مسئلہ وراثت کا ذکر ہے (واللہ اعلم)

۱۸۸۳ - (۲۵) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ؛ قَالَ: «ذَكَرْتُ شَيْئاً مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ»

۱۸۸۳ : عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی۔ آپؐ سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے اٹھے' لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے ایک بیوی کے حجرے کی جانب گئے۔ صحابہ کرامؓ آپؐ کی جلدی دیکھ کر گھبرا اٹھے۔ آپؐ گھر سے نکل کر ان کی جانب گئے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ صحابہ کرامؓ کو آپ کی جلدی پر تعجب ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے یاد آیا کہ ہمارے ہاں سونے کی ڈلی ہے میں نے ناپسند جانا کہ سونے کی ڈلی مجھے (اللہ کی جانب توجہ کرنے سے) روکے۔ اس لئے میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا (بخاری) اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں نے گھر میں صدقہ کے سونے کی ڈلی رکھ چھوڑی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ وہ رات بھر گھر میں رہے۔

١٨٨٤ ـ (٢٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ أَوْ سَبْعَةٌ، فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُفَرِّقَهَا، فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْهَا «مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ؟» قُلْتُ: لَا وَاللهِ، لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ. فَدَعَا بِهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهِ، فَقَالَ: «مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ؟!». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے عالم میں میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں انہیں تقسیم کروں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے مجھے مشغول رکھا پھر آپؐ نے مجھ سے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ چھ یا سات دینار کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا' اللہ کی قسم! میں نے انہیں تقسیم نہیں کیا' مجھے آپؐ کی بیماری نے مشغول رکھا۔ آپؐ نے انہیں منگوایا اور انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے فرمایا' اللہ کا پیغمبر کیا گمان کرے کہ اگر اس کی اللہ سے ملاقات ہو جاتی اور یہ دینار اس کے پاس ہوتے؟ (احمد)

١٨٨٥ ـ (٢٧) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ، وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا بِلَالُ؟» قَالَ: شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ. فَقَالَ: «أَمَا تَخْشٰى أَنْ تَرٰى لَهُ غَداً بُخَاراً فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ أَنْفِقْ بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالاً»

۱۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ کے پاس گئے (آپؐ کیا دیکھتے ہیں) کہ بلال کے پاس کھجوروں کا ڈھیر ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے بلال! یہ کیا ہے؟ بلالؓ نے کہا' اس کو میں نے کل کے لئے ذخیرہ بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے ڈر نہیں لگتا کہ قیامت کے دن جہنم میں تجھے اس کا بخار پہنچے۔ اے بلال! خرچ کر اور عرش والے (یعنی اللہ) سے خوف نہ کر کہ وہ تجھے فقیر بنا دے گا۔

وضاحت: یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہیں جو تقویٰ کے لحاظ سے بلند مقام پر فائز ہیں وگرنہ اہل و عیال کے لئے سال کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ شروع اسلام میں ذخیرہ کرنا ممنوع تھا بعد ازاں اس کی اجازت دے دی گئی (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۵۴)

١٨٨٦ ـ (٢٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، فَمَنْ كَانَ سَخِيّاً أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ، فَمَنْ كَانَ شَحِيْحاً أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا، فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ

فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۸۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جو شخص سخی ہے وہ اس درخت کی شاخ کو پکڑے گا چنانچہ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں پہنچا دے گی اور بخل دوزخ کا ایک درخت ہے جو شخص بخیل ہے وہ اس درخت کی شاخ کو پکڑے گا چنانچہ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں پہنچا دے گی۔
(ان دو احادیث کو بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں ذکر کیا ہے)

۱۸۸۷ - (۲۹) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ، فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۸۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ بلا کو روک دیتا ہے (رزین)

وضاحت: یہ حدیث طبرانی میں بھی موجود ہے نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن محمد بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۲' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۵۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۹۱))

(٦) بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

(صدقہ کرنے کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨٨٨ - (١) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

١٨٨٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حلال کمائی سے (ایک) کھجور کے برابر صدقہ کیا جب کہ اللہ تعالیٰ صرف حلال (مال) سے صدقہ قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہوئے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے بعد ازاں اس میں زیادتی کرتا ہے جیسا کہ تم اپنے بچھڑے کی پرورش کر کے اسے بڑا کرتے ہو۔ اسی طرح کھجور کا ثواب پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

١٨٨٩ - (٢) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ شَيْئًا، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٨٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ خیرات کرنے سے مال میں کچھ کمی نہیں آتی اور معاف کرنے میں اللہ تعالیٰ' (معاف کرنے والے) بندے کو ہی مزید عزت و اکرام سے نوازتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس شخص کو (لوگوں کی نگاہوں میں) اونچا کر دیتے ہیں (مسلم)

١٨٩٠ - (٣) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ

دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ» فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَلٰى مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی چیز سے دو چیزیں اللہ کے راستہ میں خرچ کیں تو اسے جنت کے تمام دروازوں سے (جنت میں داخل ہونے کے لئے) بلایا جائے گا جب کہ جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں پس جو شخص کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرنے والوں میں سے ہے تو اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص کثرت کے ساتھ جہاد (فی سبیلِ اللہ) میں مصروف رہا تو اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص کثرت کے ساتھ صدقہ خیرات کرتا رہا تو اسے صدقات کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص (کثرت کے ساتھ) روزے رکھتا رہا تو اسے ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر صدیقؓ نے دریافت کیا (اگرچہ) کچھ ضرورت نہیں کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے (لیکن) کیا کوئی ایسا شخص ہو گا جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' مجھے امید ہے کہ تو ان میں سے ہے (بخاری' مسلم)

۱۸۹۱ ـ (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِماً؟» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْناً؟» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضاً؟» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِیءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے آج کس شخص نے صبح کی (جب کہ) وہ روزے سے تھا؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' آج تم میں سے کون شخص جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا' آج تم میں سے کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے آج کس شخص نے کسی بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں بھی یہ خصلتیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہوا (مسلم)

۱۸۹۲ ـ (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کے کھر ہی کیوں نہ ہوں (یعنی نہایت معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو) (بخاری' مسلم)

۱۸۹۳ - (٦) وَعَنْ جابرٍ وَّحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۳: جابر اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر نیک کام صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

۱۸۹٤ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئاً، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی اچھے عمل کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہو (مسلم)

۱۸۹٥ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ». قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ». قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ - أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ -. قَالَ: «فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ». قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ؟ قَالَ: «فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ». قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اگر اس کے پاس صدقہ (دینے کو کچھ) نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' پھر وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ یہ کام نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا' کسی ضرورت مند' مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' اگر وہ یہ کام نہ کر سکے؟ آپؐ نے فرمایا' نیکی کا حکم دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا' برائی سے رک جائے یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

۱۸۹٦ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامَى

مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلَعُ فِيهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر شخص کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ دو انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرانے میں مدد دینا یا سواری پر اس کا سامان رکھنا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' جو قدم نماز کیلئے اٹھتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

۱۸۹۷ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ؛ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، وَعَزَلَ حَجَراً عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً، أَوْ عَظْماً، أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کی اولاد میں سے ہر شخص تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے پس جس شخص نے اللہ کی کبریائی کے کلمات کہے' اللہ کی حمد و ثناء کی' لاالٰہ الااللہ کہا' سبحان اللہ کہا' اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی اور لوگوں کے راستہ سے پتھر' کانٹا یا ہڈی کو ہٹایا یا اچھے کام کا حکم دیا یا برے کام سے روکا' تین سو ساٹھ کی گنتی کے برابر (یہ کام کئے) وہ اس دن زمین پر اس حال میں چل رہا ہو گا کہ اس نے خود کو دوزخ سے دور کر لیا (مسلم)

۱۸۹۸ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةً، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةً». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وِزْرٌ؟! فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سُبحانَ اللہ کہنا صدقہ ہے' اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے' الحمدللہ کہنا صدقہ ہے' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہنا صدقہ ہے' اچھی بات کا حکم دینا

صدقہ ہے' بُرے کام سے روکنا صدقہ ہے' (حلال) شرمگاہ صدقہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے ایک شخص جب اپنی شہوت (حلال راستے سے) پوری کرتا ہے تو کیا اس میں اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے بتاؤ کہ اگر وہ اپنی خواہش حرام طریقہ سے پوری کرتا تو کیا اس کی وجہ سے اس پر گناہ نہ ہوتا؟ (یعنی ضرور ہوتا) اسی طرح جب وہ حلال طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو اس کو ثواب حاصل ہوگا (مسلم)

۱۸۹۹ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِإِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِآخَرَ» متفق عَلَیْهِ.

۱۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دودھ دینے والی عمدہ اونٹنی کو بطور عطیہ دینا بہترین صدقہ ہے اور عمدہ قسم کی بکری کا عطیہ دینا جو صبح و شام دودھ سے الگ الگ برتن بھرتی ہے بہترین صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

۱۹۰۰ -(۱۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَیْرٌ أَوْ بَهِیْمَةٌ؛ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۹۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا زمین کی کاشت کرتا ہے اس میں سے جو انسان' پرندہ یا چارپایہ کھاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے (بخاری' مسلم)

۱۹۰۱ - (۱٤) وَفِی رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ: «وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ».

۱۹۰۱: اور مسلم کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور جو اس میں سے چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے۔

۱۹۰۲ - (۱۵) **وَعَنْ** أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَأْسِ رَكِیٍّ، یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ». قِیْلَ: إِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: «فِی كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۹۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس زانیہ عورت کو معاف کر دیا گیا جس کا گزر ایک کتے کے پاس سے ہوا جو ایک ایسے کنویں کے قریب تھا جس کی منڈیر نہیں تھی۔ وہ (پیاس کی وجہ سے) زبان نکالے ہوئے تھا' قریب تھا کہ مر جائے۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا' اس کو اپنے دوپٹے کے ساتھ مضبوطی سے باندھا اور کتے کے لیئے کنویں سے پانی نکالا تو اس کی وجہ سے زانیہ کو معاف کر دیا گیا۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' (بھلا) ہمارے لئے چارپایوں (کی خدمت کرنے) میں ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہر زندہ جاندار کی خدمت میں ثواب ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیاسے جاں بہ لب کتے کو دیکھ کر اس عورت کا دل بے قرار ہو گیا اور وہ اپنے گناہوں پر نادم ہوئی تو اس کی ندامت کی وجہ سے اللہ نے اس کو معاف کر دیا (واللہ اعلم)

١٩٠٣ - (١٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ، فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا، وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۳: ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عورت اس وجہ سے عذاب میں مبتلا کی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی' اس نے اس کو نہ کھانا کھلایا اور نہ اس کو (قید سے) رہائی دی کہ وہ زمین کے جانور (چوہے وغیرہ) کھا کر زندگی بچا لیتی (بخاری' مسلم)

١٩٠٤ - (١٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص کا گزر ایک درخت کی شاخ کے پاس سے ہوا (جس نے راستے کو روک رکھا تھا) اس شخص نے عزم کیا کہ میں مسلمانوں کے راستے سے اس شاخ کو ضرور ہٹا دوں گا تاکہ انہیں اس سے ایذاء نہ پہنچے (اس کے اس عمل کی وجہ سے) اس کو جنت میں داخل کیا گیا (بخاری' مسلم)

١٩٠٥ - (١٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جنت میں ایک شخص کو (ناز و نعمت کے ساتھ) چلتے پھرتے دیکھا' اس کا سبب یہ تھا کہ اس نے لوگوں کی آمدورفت کی جگہ سے لوگوں کو اذیت پہنچانے والے درخت کو کاٹ دیا تھا (مسلم)

۱۹۰۶ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ: «اِعْزِلِ الأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ: «اتَّقُوا النَّارَ» فِي «بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ» إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

۱۹۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میرے لئے نفع بخش ہو؟ آپؐ نے فرمایا' مسلمانوں کی آمدورفت کی جگہ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر (مسلم) عنقریب ہم عدیؓ بن حاتم سے مروی حدیث "دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو" کو انشاء اللہ "علامات النبوۃ" کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۱۹۰۷ - (۲۰) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، جِئْتُ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ؛ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۱۹۰۷: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے آپؐ کے چہرہ (مبارک) کو غور سے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپؐ کا (مبارک) چہرہ (ان لوگوں جیسا) چہرہ نہیں ہے جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ آپؐ نے پہلے پہل جو باتیں ارشاد فرمائیں وہ یہ تھیں' اے لوگو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے کلمات کو عام کرو' کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات (کے اوقات) میں نوافل ادا کرو جبکہ لوگ نیند میں ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

۱۹۰۸ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

«اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۹۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (اللہ) رحمٰن کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' السلام علیکم کو عام کرو تو تم جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۹۰۹ - (۲۲) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ صدقہ کرنا اللہ کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے اور بری (حالت والی) موت سے بچاتا ہے (ترمذی)

وضاحت: بری حالت والی موت سے مراد خاتمہ کے وقت دین سے روگردانی اور ایمانی حالت کا بگڑ جانا ہے۔ علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۶۶)

۱۹۱۰ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ أَخِيْكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر اچھا کام صدقہ ہے اور یہ بھی اچھے کام میں داخل ہے کہ آپ اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کریں اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالیں (احمد' ترمذی)

۱۹۱۱ - (۲۴) **وَعَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيْءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۹۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا اچھے کاموں کا حکم دینا صدقہ ہے اور تیرا بری باتوں سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی شخص کی ایسے علاقے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے جہاں اس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تیرا کسی کم نظروالے شخص کی مدد کرنا صدقہ ہے اور تیرا راستے سے پتھر' کانٹے اور ہڈی کو دور کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٩١٢ - (٢٥) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْمَاءُ» فَحَفَرَ بِئْراً، وَقَالَ: هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۱۹۱۲: سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ام سعدؓ فوت ہو گئی ہیں' ان کی طرف سے کون سا صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (پینے کے) پانی کا انتظام کرنا چنانچہ سعدؓ نے پانی کا کنواں کھدوایا اور دعا کی کہ اس (کنوئیں) کا ثواب اس کی ماں کے لئے ہو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' سعید بن مسیّبؒ کی سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۶۸)

١٩١٣ - (٢٦) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِماً ثَوْباً عَلٰى عُرًى ؛ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِماً عَلٰى جُوْعٍ ؛ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِماً عَلٰى ظَمَأٍ؛ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے پاس لباس نہ ہونے کی صورت میں لباس پہناتا ہے تو اللہ اس کو جنت میں سبز رنگ کا لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے بھوکے ہونے کے وقت کھانا کھلاتا ہے تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے تو اللہ اس کو مہر زدہ نفیس شراب پلائے گا (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالجارود کوفی راوی رافضی ہے' امام یحییٰ بن معینؒ نے اس کو کذّاب کہا ہے۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۶۸)

١٩١٤ - (٢٧) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقّاً سِوَى الزَّكَاةِ» ثُمَّ تَلَا: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ الآيَة. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۱۴: فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے بعد ازاں آپؐ نے ذیل کی آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب کرو" (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو میمون حمزہ اعور راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۶۹)

١٩١٥ - (٢٨) وَعَنْ بُهَيْسَةَ، عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «الْمَاءُ». قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «الْمِلْحُ» قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۹۱۵: بُہَیسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا پانی ہے۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' نمک ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر قسم کا اچھا عمل کر یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

(ابوداوٗد)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۴۔۵ صفحہ ۵۶۸)

١٩١٦ - (٢٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْيَى أَرْضاً مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بے آباد زمین کو آباد کیا تو اسے اس کے آباد کرنے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جس قدر اس میں سے چارپائے پرندے کھا جائیں وہ اس کے حق میں صدقہ ہے (دارمی' نسائی)

١٩١٧ - (٣٠) وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرَقٍ، أَوْ هَدٰى زُقَاقاً، كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ»، كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۷: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دودھ یا دراہم کا عطیہ دیا یا راستہ دکھایا تو اس کو گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا (ترمذی)

١٩١٨ - (٣١) وَعَنْ أَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَرَأَيْتُ رَجُلاً يَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَّأْيِهِ، لَا يَقُوْلُ شَيْئاً إِلاَّ صَدَرُوْا عَنْهُ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَرَّتَيْنِ. قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ. عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ» قُلْتُ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ؟ فَقَالَ: «أَنَا رَسُوْلُ اللهِ، الَّذِيْ إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ، فَدَعَوْتَهٗ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ» قُلْتُ: اِعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا تَسُبَّنَّ أَحَداً». قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرّاً وَّلَا عَبْداً وَّلَا بَعِيْراً وَّلَا شَاةً. قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئاً مِّنَ الْمَعْرُوْفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ؛ إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ؛ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ، وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَيَكُوْنُ لَكَ أَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ».

۱۹۱۸: ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ گیا (وہاں) میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کے مطابق عمل پیرا ہیں وہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اس کی بات کو قبول کر لیتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے؟ (اس شخص کے گرد جمع) لوگوں نے بتایا' یہ شخص اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ابو جری کہتے ہیں میں نے دوبار کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ پر سلام ہو۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے علیکَ السلام کے کلمات نہیں کہنے چاہئیں (اس لئے) کہ علیکَ السلام (دور جاہلیت میں) فوت شدہ کو سلام کہنے کا طریقہ تھا۔ تجھے کہنا چاہیے' السلام علیک (یعنی السلام کا لفظ پہلے کہا جائے) میں نے دریافت کیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں اس اللہ کا پیغمبر ہوں کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف لاحق ہو تو تم اس کی بارگاہ میں دعا کرو تو اللہ تمہاری تکلیف کو دور فرما دے گا اور اگر تمہیں قحط سالی کا سامنا ہو تب تم اس سے دعا کرو تو وہ (بے آب وگیاہ) زمین پر تمہارے لئے

سبزہ اگائے اور اگر تم کسی چٹیل جنگل میں ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جائے تب تم اللہ سے دعا کرو تو اللہ تم پر تمہاری اونٹنی واپس کر دے۔ میں نے عرض کیا' مجھے وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' کسی شخص بلکہ کسی اونٹ یا بکری کو بھی گالی نہ دینا (راوی نے بیان کیا) اس کے بعد میں نے کسی شخص کو خواہ وہ آزاد تھا یا غلام تھا گالی نہیں دی۔ آپؐ نے فرمایا' کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے گفتگو کرنا' یہ بھی نیکی کا کام ہے اور اپنے تہ بند کو نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھنا۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ٹخنوں سے اونچا رکھنا اور چادر نیچے لٹکانے سے پرہیز کرنا اس لئے کہ چادر لٹکانا فخر میں داخل ہے اور اللہ فخر اور تکبر کو اچھا نہیں جانتا اور اگر کوئی شخص تجھے گالیاں دے اور تجھے تیرے ان عیوب کی وجہ سے عار دلائے جن کے بارے میں اس کو علم ہے کہ تجھ میں ہیں تو جواباً" تو اس کے ان عیوب کا ذکر کر کے عار نہ دلانا جن کے بارے میں تجھے علم ہے کہ اس میں وہ عیوب ہیں اس لئے کہ اس کے گناہ کا وبال اسی پر ہو گا (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث سے (شروع کا) سلام والا حصہ بیان کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تجھے اس پر ثواب ہو گا اور اس پر وبال ہو گا۔

۱۹۱۹ - (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَقِيَ مِنْهَا؟» قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلاَّ كَتِفُهَا، قَالَ: «بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۱۹۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اس میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' اس سے صرف دستی (کا گوشت) باقی ہے (جس کا ابھی تک صدقہ نہیں کیا گیا) آپؐ نے فرمایا' دستی کے علاوہ سب باقی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۹۲۰ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِماً ثَوْباً؛ إِلاَّ كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۲۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو لباس پہناتا ہے وہ اس وقت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر اس میں سے کوئی ٹکڑا ہے (احمد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن طہمان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۲' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۷۲)

۱۹۲۱ - (۳٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: «ثَلاَثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا - أُرَاهُ قَالَ: مِنْ شِمَالِهِ -، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ، أَحَدُ رُوَاتِهِ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

۱۹۲۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے (ایک) وہ شخص جو رات قیام کرتا ہے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے (دوسرا) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو بائیں ہاتھ سے مخفی رکھتا ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو لشکر میں ہے' اس کے رفقاء تو شکست کھا گئے لیکن اس نے دشمن کا مقابلہ کیا (ترمذی)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے' اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے۔

۱۹۲۲ - (۳۵) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلاَثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلاَثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ؛ فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ أَتَى قَوْماً فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ، فَأَعْطَاهُ سِرًّا، لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ. وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ، فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ . وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ، فَهُزِمُوْا، فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ. وَالثَّلاَثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: «الشَّيْخُ الزَّانِيْ ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ [مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلاَثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ]

۱۹۲۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے اور تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ برا سمجھتا ہے۔ جن کو وہ محبوب جانتا ہے (ان میں سے) ایک شخص وہ ہے کہ ایک آدمی کسی قوم کے ہاں گیا' اس نے ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا کسی قرابت داری کی وجہ سے سوال نہیں کیا جو اس کے اور ان کے درمیان ہے لیکن انہوں نے اس کے سوال کو پورا نہیں کیا لیکن ایک شخص نے ان سے الگ ہو کر اس کو درپردہ دیا' اس کے دینے کو وہ شخص اور اللہ جانتا ہے جس کو اس نے دیا۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب نیند ان کو ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو گئی تو انہوں نے اپنے سر زمین پر رکھے (اور نیند میں چلے گئے' ان میں سے) ایک شخص کھڑا ہوا وہ مجھ سے تضرع و زاری کے ساتھ دعائیں کرتا اور میری آیات کی تلاوت کرتا رہا جب کہ تیسرا وہ شخص ہے جو لشکر میں ہے

اس کی دشمن سے لڑائی ہوئی اس کے ساتھی شکست کھا گئے لیکن اس نے جرات کے ساتھ مقابلہ کیا اور سینہ تان کر لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا یا اسے فتح نصیب ہوئی اور وہ تین شخص جنہیں اللہ برا سمجھتا ہے ان میں سے ایک وہ بوڑھا ہے جو زنا کرتا ہے اور دوسرا وہ فقیر ہے جو تکبر کرتا ہے اور تیسرا وہ مالدار ہے جو ظلم کرتا ہے (ترمذی، نسائی) امام نسائیؒ نے تین ناپسندیدہ افراد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۲۳ - (۳۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا ؛ فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْحَدِيْدُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، النَّارُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْمَاءُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الرِّيْحُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَذَكَرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ: «الصَّدَقَةُ تُطْفِىءُ الْخَطِيْئَةَ» فِيْ «كِتَابِ الْإِيْمَانِ».

۱۹۲۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین حرکت کرنے لگی (پھر) اللہ نے پہاڑ پیدا فرما کر انہیں زمین پر رکھا اس سے زمین کو قرار حاصل ہوا تو فرشتوں نے پہاڑوں کی قوت پر تعجب کا اظہار کیا اور سوال کیا، پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق پہاڑوں سے زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا، ہاں! لوہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا، پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق لوہے سے بھی زیادہ قوت والی ہے، اللہ نے فرمایا، ہاں! آگ ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا، پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق آگ سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا، ہاں! پانی ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا، پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا، ہاں! ہوا ہے۔ انہوں نے پھر سوال کیا، پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا، ہاں! آدم کا بیٹا جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "کہ صدقہ گناہ کو ختم کر دیتا ہے" کا ذکر کتاب الایمان میں گزر چکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ابی سلیمان راوی معروف نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۱۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٩٢٤ - (٣٧) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَّهُ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ إِلٰى مَا عِنْدَهُ». قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۹۲۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان (ہر قسم کے) مال میں سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرتا ہے تو جنّت کے دربان (فرشتے) اس کا استقبال کریں گے۔ ہر فرشتہ اس کو (ان انعامات کی جانب) دعوت دے گا جو اس کے پاس ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا' دو عدد خرچ کرنے سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہے تو دو گائے۔
(نسائی)

١٩٢٥ - (٣٨) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۲۵: مرثد بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ایماندار شخص پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا (احمد)

١٩٢٦ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ». قَالَ سُفْيَانُ: «إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۹۲۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص محرم کی دسویں تاریخ کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں فراخی کرے گا اللہ سال بھر اس پر فراخی فرمائے گا۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسی طرح پایا ہے (رزین)

١٩٢٧ - (٤٠) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْهُ، وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَأَبِيْ سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ، وَضَعَّفَهُ

۱۹۲۷: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں ابن مسعود' ابوہریرہ' ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں' شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور سفیان ثوریؒ کا یہ قول کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے درست نہیں ہے' اس لئے کہ شریعت کے مقابلہ میں تجربہ پیش نہیں کیا جا سکتا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۶۰۱)

۱۹۲۸ - (٤١) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: «أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ، وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ بتائیں کہ صدقہ کا ثواب کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' دس گنا سے سات سو گنا تک ہے جب کہ اللہ کے پاس اس کے علاوہ اور زیادہ ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الہانی راوی متکلّم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۹' میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۰۶' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۱۳۰' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۷۶)

(۷) بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

(بہتر صدقہ کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۲۹ - (۱) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهُ.

پہلی فصل

۱۹۲۹: ابوہریرہؓ اور حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہتر صدقہ وہ ہے جو غنا کے بعد ہو (یعنی زائد مال سے ہو) اور خرچ کرنے میں اہل و عیال سے آغاز کریں (بخاری) اور مسلم نے صرف حکیمؓ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: اہل و عیال کے حقوق پورا کرنے کے بعد جو مال صدقہ کیا جائے وہ بہتر صدقہ ہے۔

(مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۱۷۶)

۱۹۳۰ - (۲) وَعَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی أَهْلِهِ، وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا، کَانَتْ لَهُ صَدَقَةً». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۹۳۰: ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مسلمان اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا جوئی چاہتا ہے تو یہ خرچ کرنا بھی اس کا صدقہ ہے۔

(بخاری' مسلم)

۱۹۳۱ - (۳) وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دِیْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَدِیْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِیْ رَقَبَةٍ، وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ، وَدِیْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰی أَهْلِكَ؛ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِیْ أَنْفَقْتَهُ عَلٰی أَهْلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ ان میں سے زیادہ ثواب اِس دینار پر ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا (مسلم)

١٩٣٢ - (٤) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى دَآبَّتِهِ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ، وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زیادہ ثواب والا دینار وہ ہے جس کو (کوئی شخص) اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جس کو اپنے اس چارپائے پر خرچ کرتا ہے جس کو اللہ کی راہ میں (لڑائی کرنے کے لئے باندھ رکھا ہے) اور وہ دینار ہے جس کو کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کرتا ہے (مسلم)

١٩٣٣ - (٥) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلِىْ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِىْ أَبِىْ سَلَمَةَ ؟ إِنَّمَا هُمْ بَنِىَّ. فَقَالَ: «أَنْفِقِىْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں کیونکہ وہ میرے بھی تو بیٹے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تو ان پر خرچ کر تجھے ان پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا (بخاری' مسلم)

١٩٣٤ - (٦) **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ؛ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّىْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ؟ قَالَتْ: فَقَالَ لِىْ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ. قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَاجَتِىْ حَاجَتُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ. فَقَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا لَهُ:

اِئْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتُجْزِيءُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا ؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ. قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۱۹۳۴: زینبؓ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے خواتین! تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور سے دو۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ میں عبداللہؓ بن مسعود کے پاس گئی۔ میں نے ان سے کہا' آپ فقیر ہیں' آپ کے پاس مال بہت کم ہے (جبکہ) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور آپ سے دریافت کریں کہ اگر میرا آپ پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے (تو میں آپ پر صدقہ کرتی ہوں) وگرنہ آپ کے علاوہ مستحق لوگوں پر خرچ کرتی ہوں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ مجھے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آپ خود جائیں (زینبؓ) کہتی ہیں کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہاں ایک انصاری عورت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھی جو میرا مقصد تھا وہی اس کا مقصد تھا۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیبت و عظمت والے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ باہر آئے ہم نے اس سے کہا' آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں کہ دو عورتیں آپ کے دروازے پر ہیں۔ آپؐ سے دریافت کرتی ہیں کہ ان کا صدقہ ان کے خاوندوں اور ان کی سرپرستی میں جو یتیم بچے ہیں ان پر خرچ کرنا کفایت کرتا ہے؟ اور آپؐ کو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ زینب کہتی ہیں کہ بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے استفسار کیا کہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ بلالؓ نے بتایا' ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینبؓ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون سی زینب؟ بلالؓ نے جواب دیا کہ عبداللہؓ بن مسعود کی بیوی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان کے لئے دو ثواب ہیں صلہ رحمی کا ثواب اور صدقہ کا ثواب (بخاری' مسلم) جب کہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۹۳۵ - (۷) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۵: میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا اور اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا'

اگر تو اپنے ماموؤں کو بطور عطیہ دیتی تو تجھے (آزاد کرنے سے) زیادہ ثواب ملتا (بخاری، مسلم)

۱۹۳۶ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: «إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَاباً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۹۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں ان دونوں میں سے (پہلے) کس کو ہدیہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا' ان میں سے اس کو دے جس کا دروازہ تیرے قریب ہے (بخاری)

۱۹۳۷ - (۹) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آپ گوشت پکائیں تو اس کا شوربا زیادہ بنائیں اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۹۳۸ - (۱۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۹۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تھوڑے مال والے کا' جس کا خرچ بمشکل چلے اور خرچ کرنے کا آغاز اپنے اہل و عیال سے کر (ابوداؤد)

۱۹۳۹ - (۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۳۹: سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

مسکین پر صدقہ کرنا (صرف) صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب ہے' ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحمی کا (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۱۹۴۰ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِنْدِي دِينَارٌ؟ فَقَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ». قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ» قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ» قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ». قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْتَ أَعْلَمُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۱۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی اولاد پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اب تو جیسے چاہے خرچ کر (ابوداؤد' نسائی)

۱۹۴۱ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِيهَا. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۱۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو سب سے بہتر ہے؟ وہ شخص ہے جس نے اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ کے راستے میں تھام رکھا ہے۔ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص ہے جو چند بکریاں لے کر (لوگوں سے) الگ تھلگ رہتا ہے اور وہ ان بکریوں میں سے اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بدترین شخص کون ہے؟ وہ شخص ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا (ترمذی' نسائی' دارمی)

۱۹۴۲ - (۱٤) وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ

۱۹۴۲: اُمّ بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سائل کو (کچھ دے کر) واپس بھیجو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو (مالک' نسائی) ترمذی اور ابوداؤد نے اس کی ہم معنیٰ روایت بیان کی ہے۔

١٩٤٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفاً فَكَافِئُوْهُ؛ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تُرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۱۹۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تم سے اللہ کی پناہ طلب کرے تم اسے پناہ عطا کرو اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو اور جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت کو قبول کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کے احسان کا بدلہ دو۔ اگر تم بدلہ نہ دے سکو تو اس کے حق میں دعا کرو یہاں تک کہ تم محسوس کرو کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی)

١٩٤٤ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. «لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلَّا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۹۴۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر صرف جنت کا سوال کیا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن قرم بن مُعاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۱۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٩٤٥ - (١٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِّنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَآءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾، قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ اللهَ

تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ، وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِىْ إِلَىَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى ، أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَخْ بَخْ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّىْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْأَقْرَبِيْنَ» . فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِىْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِىْ عَمِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے مالک تھے اور ان کے نزدیک ان کا محبوب ترین مال "حاء" نامی کنواں تھا اور یہ زمین مسجد نبویؐ کے بالکل سامنے تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے اور وہاں سے عمدہ پانی پیتے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنے محبوب مال سے خرچ نہ کرو" تو ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ پاک فرماتا ہے تم جنت حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم بہترین مال خرچ نہ کرو اور میرا سب سے نفیس مال "حاء" نامی کنواں ہے میں اس کو اللہ کی رضا کیلئے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے خیر و برکت کا امیدوار ہوں اور اللہ کے نزدیک اس کا ذخیرہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ جہاں چاہیں اس کو صرف کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہت خوب! بہت خوب! یہ مال فائدہ دینے والا ہے' میں نے تیری باتیں سن لی ہیں' میری رائے یہ ہے کہ تم اس مال کو قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرو۔ اس پر ابو طلحہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ ابو طلحہؓ نے اس کو اپنے قرابت داروں اوز اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا (بخاری' مسلم)

١٩٤٦ - (١٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۹۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہترین صدقہ یہ ہے کہ آپ بھوکے جاندار کو پیٹ بھر کر کھلائیں (بیہقی فی شُعَب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زربی بن عبداللہ ازدی راوی منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۹' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۸۶)

(۸) بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَّالِ الزَّوْجِ

(عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٩٤٧ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ؛ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ کرے (لیکن صدقہ کرنے میں) اسراف نہ کرے تو اس کو اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب حاصل ہو گا اور اس کے خاوند کو بھی ثواب حاصل ہو گا کیونکہ اس نے مال کمایا نیز خزانچی کو بھی ثواب ملے گا' ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا (بخاری' مسلم)

١٩٤٨ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ ؛ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۹۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو عورت کو نصف ثواب ملے گا۔
(بخاری' مسلم)

١٩٤٩ - (٣) وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ لَهُ بِهِ ؛ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۴۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

مسلمان امانت دار خزانچی جسے جس چیز کے دینے کا حکم دیا جاتا ہے وہ اسے مکمل طور پر پورا پورا خوش دلی سے دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں اسے بتایا جائے اس کے پاس پہنچا دیتا ہے تو وہ خزانچی بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے یعنی اجر و ثواب میں مال والے کے ساتھ شریک ہو گا (بخاری، مسلم)

١٩٥٠ ـ (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّيَ اِفْتَلَتَتْ نَفْسَهَا ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کلام کر سکتی تو وہ صدقہ کرتی (اب) اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا اس کو ثواب ہو گا؟ آپ نے فرمایا، ضرور ہو گا (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٩٥١ ـ (٥) **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلَا الطَّعَامَ ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۱۹۵۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجتہ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا، یہ تو ہمارا عمدہ قسم کا مال ہے (ترمذی)

١٩٥٢ ـ (٦) **وَعَنْ** سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا كَلٌّ عَلٰى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا، فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: «الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۹۵۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں

سے بیعت لی تو ایک جلیل القدر عورت کھڑی ہوئی شاید وہ مضر (قبیلہ) کی عورتوں میں سے تھی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! ہم تو اپنے والدین' اپنے بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں' ہمارے لئے ان کے مال میں سے کس قدر حلال ہے؟ آپ نے فرمایا' تر و تازہ چیز جس کو تم خود بھی کھا سکتی ہو اور ہدیہ بھی دے سکتی ہو (ابوداؤد)

وضاحت : تر و تازہ سے مقصود دودھ' پھل' ترکاریاں' پکا ہوا سالن اور شوربا وغیرہ ہیں' یہ اشیاء جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر شہر اور علاقے کے مخصوص حالات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اسی طرح خاوند کے مزاج کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۸۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۵۳ - (۷) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْماً، فَجَاءَنِي مِسْكِيْنٌ، فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ، فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: «لِمَ ضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ. فَقَالَ: «الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكاً، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: «أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۹۵۳ : عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا نے مجھے حکم دیا کہ میں گوشت کے ٹکڑے کروں چنانچہ ایک مسکین میرے پاس آیا' میں نے اس کو اس گوشت میں سے کھلایا۔ جب میرے آقا کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے مجھے سزا دی (اس کے بعد) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچا۔ میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ تو نے اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا' اس نے میرا کھانا میری اجازت کے بغیر دے دیا۔ آپ نے فرمایا' ثواب تم دونوں میں تقسیم ہو گا اور ایک روایت میں ہے' اس نے بیان کیا کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا' ہاں! (کر سکتا ہے) اور ثواب تم دونوں میں تقسیم ہو گا (مسلم)

(۹) بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

(اس شخص کا ذکر جو صدقہ کر کے واپس نہیں لیتا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٩٥٤ - (١) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ. فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۵۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فی سبیل اللہ ایک شخص کو گھوڑے پر سوار کرا دیا (یعنی اس پر صدقہ کر دیا) لیکن اس شخص نے گھوڑے کو (اس کی صحیح خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) لاغر کر دیا۔ میں نے چاہا کہ میں گھوڑا اس سے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ مجھے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے نہ خریدنا اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے عوض دے کیونکہ وہ شخص جو صدقہ کو واپس لیتا ہے اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اپنے صدقے کو واپس نہ لینا اس لئے کہ صدقہ واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹنے والا ہے (بخاری' مسلم)

١٩٥٥ - (٢) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّيْ بِجَارِيَةٍ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ». قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: «صُوْمِيْ عَنْهَا». قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّيْ عَنْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۵۵: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؐ کے ہاں ایک عورت آئی۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ پر لونڈی کا صدقہ کیا ہے اور والدہ فوت ہو گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت میں وہ لونڈی تجھے واپس مل گئی۔ اس نے (مزید) دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس کے ذِمّہ ایک ماہ کے روزے تھے' کیا میں اس کی طرف سے (نیابت کرتے ہوئے) روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپؐ نے اسے روزے رکھنے کی اجازت دی۔ اس نے (مزید) دریافت کیا' اس نے حج نہیں کیا تھا' کیا میں اس کی جانب سے (نیابت کرتے ہوئے) حج کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! تو حج کر سکتی ہے (مسلم)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِى وَالثَّالِثُ]

كِتَابُ الصَّوْمِ

(روزے کے مختلف مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٩٥٦ -(١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان جکڑے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

١٩٥٧ - (٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، مِّنْهَا: بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام "رَیَان" (سیراب کرنے والا) ہے اس دروازے سے صرف روزے داروں کا داخلہ ہوگا (بخاری' مسلم)

١٩٥٨ - (٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس

شخص نے رمضان کے روزے (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلب ثواب کے لئے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے رمضان میں (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے شبِ قدر کا قیام (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۹۵۹ - (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعَمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِلا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِيْ ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ ـــــــ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ . فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے کے تمام نیک اعمال کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی حدیثِ قدسی ہے کہ "سوائے روزہ کے بلاشبہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوت اور کھانے پینے کو میری رضامندی کے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی جب اس کی اس کے پروردگار سے ملاقات ہوگی اور روزے دار کے منہ کی مہک اللہ کے ہاں کستوری کی مہک سے بہتر ہے اور روزہ (گناہوں سے) محفوظ رکھتا ہے اور جب تم نے روزہ رکھا ہو تو فحش گفتگو سے احتراز کیا جائے اور نہ جھگڑا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالیاں دے یا اس سے لڑائی کرے تو اسے (معذرت کرتے ہوئے) کہے' میں روزے سے ہوں" (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۹۶۰ - (٥) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۱۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا اور جب کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور آواز دینے والا آواز لگاتا ہے' خیر طلب کرنے والو! نیک کام کے لئے آگے بڑھو اور برے کام کی طلب رکھنے والو! برے کاموں سے رک جاؤ اور ہر رات اللہ دوزخ سے (کثرت کے ساتھ لوگوں کو) آزاد کرتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

١٩٦١ - (٦) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۱۹۶۱: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو ایک آدمی سے بیان کیا ہے جب کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٩٦٢ - (٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ، لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۹۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس رمضان کا برکت والا مہینہ آگیا ہے اللہ نے تم پر اس کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اس ماہ میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ کے لئے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیرو برکت سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی خیرو برکت سے محروم رہا (احمد' نسائی)

١٩٦٣ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ! إِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، فَيُشَفَّعَانِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۹۶۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزہ اور قرآن مومن انسان کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت رانی سے روکے رکھا' اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ رات کو میں نے اسے نیند سے باز رکھا اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش کو شرفِ قبولیت عطا فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہو گی (بیہقی شُعَبِ الایمان)

١٩٦٤ ـ (٩) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَّنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كل مَحْرُوْمٍ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۹۶۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رمضان (کا مہینہ) آیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ (برکت والا) مہینہ آیا ہے (اس کو غنیمت جانو) اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی سعادتوں سے) محروم ہے (ابن ماجہ)

١٩٦٥ ـ (١٠) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعاً، مَّنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِماً كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ» قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ، أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شُرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَّمَنْ أَشْبَعَ صَائِماً؛ سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَّأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَّآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهِ فِيْهِ؛ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ».

۱۹۶۵: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو آپؐ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! عظمت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے' وہ برکت والا مہینہ ہے اس

میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس میں کسی قسم کی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے گویا اس نے رمضان کے علاوہ میں فرض ادا کیا اور جس شخص نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا اس نے رمضان کے سوا میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے جب کہ صبر کا بدلہ جنت ہے اور ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے جو شخص اس ماہ میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کے گناہ معاف ہونگے اور اس کی گردن کو دوزخ سے نجات حاصل ہوگی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب حاصل ہوگا لیکن روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سب روزہ دار کے روزے کے افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا کرے گا جو روزہ دار کے روزے کو دودھ کے گھونٹ یا کھجور یا پانی کے گھونٹ سے افطار کراتا ہے اور جس شخص نے روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلایا اللہ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا جس سے جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے آغاز میں رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور درمیان میں مغفرت ہوتی ہے اور آخر میں دوزخ سے آزادی ملتی ہے اور جو شخص اس ماہ میں اپنے ماتحت پر تخفیف کرتا ہے اللہ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کو دوزخ سے نجات عطا کرتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایاس بن ابی ایاس راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۸۲' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۰۱)

١٩٦٦ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ.

۱۹۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر ہذلی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۰۲)

١٩٦٧ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ» قَالَ: «فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ، فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ؛ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجاً تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا، وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا».

رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

۱۹۶۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آغاز سال سے آئندہ سال تک رمضان (کی آمد) کے لئے جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے حورعین پر (لطیف) ہوا چلنے لگتی ہے۔ وہ کہتی ہیں' اے پروردگار! ہمیں اپنے بندوں میں سے ایسے خاوند عطا کر جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈک محسوس کریں اور ہمیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈک محسوس کریں (بیہقی نے تینوں احادیث کو شُعَبِ الایمان میں ذکر کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن ولید قلانسی دمشقی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۴۹' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۰۲)

۱۹۶۸ - (۱۳) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ: «يُغْفَرُ لِأُمَّتِهٖ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفّٰى أَجْرُهٗ إِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' رمضان المبارک کی آخری رات میں تمام روزے داروں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃ القدر ہے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا' البتہ عمل کرنے والے کو مکمل ثواب عطا ہوتا ہے جب وہ عمل کو پورا کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن زیاد ابوالمقدام راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۲۹۸' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۰۳)

(۱) بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

(چاند دیکھنے کے احکام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۶۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ» . وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً، فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَأَکْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِیْنَ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۹۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ افطار نہ کرو۔ اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کرو اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اس لئے تم جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر چاند پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن کی مدت پوری کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اختلافِ مطالع کی صورت میں جب ایک جگہ چاند نظر آ جائے تو دوسری جگہ پر اس کا اعتبار نہیں ہو گا جیسا کہ کریبؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ اُمُّ الفضل نے اس کو ملک شام کی جانب معاویہؓ کے پاس بھیجا۔ کریبؓ نے ذکر کیا ہے کہ میں شام میں تھا کہ ہم نے رمضان کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا اور اس ماہ کے آخر میں جب میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے بتایا کہ وہاں جمعہ کی رات کو چاند دیکھا گیا تھا۔ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے۔ ہم شام والوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں کریں گے' اس لئے کہ شام کا ملک مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر واقع ہے اور ان کے مطالع مختلف ہیں۔ خیال رہے کہ شام کا علاقہ مدینہ منورہ سے شمالی جہت یا مشرق کی ایک جانب ہے' ان کے درمیان سات سو میل کی مسافت ہے۔ معلوم ہوا کہ اتنی مسافت سے مطالع کا اختلاف ہوتا ہے نیز دور جدید کے جغرافیہ دان اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی شہر میں چاند افق سے غروبِ شمس کے وقت آٹھ درجات کی بلندی پر ہے تو اس صورت میں سورج غروب ہونے کے بعد تیس منٹ تک چاند غروب نہیں ہوگا۔ اس صورت میں وہاں مشرق کی جانب واقع تمام

شہروں میں جو پانچ سو ساٹھ میل کی مسافت پر ہیں ان میں چاند متصور ہوگا' اگر بادل وغیرہ کی رکاوٹ نہ ہو گویا کہ ہر ستر میل کی مسافت پر ایک درجہ کی کمی یا زیادتی ہوتی ہے پس جب ایک شہر میں رؤیتِ ہلال ثابت ہے تو ان شہروں میں بھی رؤیت ثابت ہوگی جو اس سے مغرب میں واقع ہیں۔ یہ قاعدہ علم ہیئت کے اصولوں میں سے ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ جب کسی مغربی شہر میں چاند دیکھا جائے تو مشرق کی جانب میں پانچ سو ساٹھ میل تک رؤیت کا اعتبار ہو گا اور مغربی شہروں میں تو بلا کسی قید کے رؤیت کا اعتبار ہوگا۔

(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۰۶)

۱۹۷۰ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر چاند پوشیدہ ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔
(بخاری' مسلم)

۱۹۷۱ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ. ثُمَّ قَالَ: «الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلَاثِيْنَ، يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم (عرب کے لوگ) ایسی جماعت ہیں جو لکھنے پڑھنے سے ناآشنا ہیں اور نہ ہی ہم حساب کا علم رکھتے ہیں۔ مہینہ اس طرح ہے' اس طرح ہے اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند رکھا بعد ازاں فرمایا' مہینہ اس طرح ہے' اس طرح ہے' اس طرح ہے یعنی مکمل تیس دن ہے یعنی کبھی انتیس دن اور کبھی تیس دن مہینہ ہوتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں کو تین بار پھیلا کر بتایا کہ مہینہ تیس دن کا ہے اور ایک بار میں ایک انگوٹھے کو بند رکھا' اس سے مقصود یہ ہے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۱۹۷۲ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۲: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عید کے دو مہینے (ثواب میں) کم نہیں ہوتے۔ اس سے رمضان اور ذوالحجہ (کے مہینے مراد) ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ اگر یہ مہینے انتیس دن کے ہوں تب بھی ثواب تیس کے برابر حاصل ہو گا۔

(واللہ اعلم)

۱۹۷۳ - (۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْماً؛ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کوئی شخص پہلے سے اس دن کا روزہ رکھتا تھا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: شک کے دن روزہ رکھنا یا استقبال رمضان کے لئے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنا منع ہے۔

(واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۹۷٤ - (٦) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ؛ فَلاَ تَصُومُوا» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۱۹۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدھا شعبان گزر جائے تو تم روزے نہ رکھو (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: روزے رکھنے سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے تاکہ روزے رکھنے سے ضعف لاحق نہ ہو جائے۔ مقصود یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے لئے جسم میں قوت کا ہونا ضروری ہے۔

۱۹۷۵ - (۷) **وَعَنْهُ** ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحْصُوا هِلاَلَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رمضان کے لئے شعبان کے چاند (کی تاریخوں) کا شمار رکھو (ترمذی)

۱۹۷۶ - (۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۹۷۶: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ سوائے شعبان اور رمضان کے پے درپے دو ماہ کے روزے رکھتے ہوں۔
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۱۹۷۷ - (۹) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۷۷: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)
وضاحت: شک والے دن سے مقصود تیس شعبان کا دن ہے جس کے بارے میں شک ہو سکتا ہے کہ شاید اس کی رات کو چاند نظر آیا ہو۔ اس خیال کی وجہ سے اس دن کا روزہ رکھنا کہ شاید یہ دن رمضان کا ہو' روزہ رکھنا جائز نہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱۳)

۱۹۷۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ - يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ - فَقَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «يَا بِلَالُ! اَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۷۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ ہی معبود حق ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)
وضاحت: خبرِ واحد حجت ہے اس پر عمل کیا جائے۔ اس حدیث کو عموم پر رکھا جائے گا' اس لئے کہ حدیث میں مطلع ابر آلود ہونے کے بارے میں الفاظ نہیں ہیں پس عموم کو چھوڑ کر مطلع ابر آلود ہونے کی حالت پر محمول کرنا درست نہیں ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱۵)

۱۹۷۹ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۱۹۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے تو آپؐ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا (ابوداؤد' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۸۰ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ . ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً ثُمَّ صَامَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۹۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کی وجہ سے) شعبان (کے دنوں کے شمار) میں جس قدر احتیاط فرماتے تھے' اس قدر اس کے علاوہ مہینہ میں نہیں فرماتے تھے پھر رمضان (کا چاند) دیکھتے ہی روزہ رکھتے۔ اگر چاند پوشیدہ ہو جاتا تو تیس دن شمار کرتے بعد ازاں روزے رکھتے (ابوداؤد)

۱۹۸۱ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ ، تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ. وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. فَقَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ [قَالَ: إِنَّ اللهَ] مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لَيْلَةَ رَأَيْتُمُوْهُ

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۹۸۱: ابوالبختری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کرنے نکلے جب ہم بطنِ نخلہ (مقام) میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ بعض نے کہا' یہ تو تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا ہے۔ پس ہم

ابنِ عباسؓ سے ملے ہم نے انہیں بتایا کہ ہم نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ یہ تیسری رات کا ہے جب کہ بعض نے کہا کہ دوسری رات کا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' تم نے کس رات چاند دیکھا؟ ہم نے بتایا کہ فلاں رات دیکھا۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے کے وقت کو رمضان قرار دیا ہے پس وہ رات رمضان کی ہے جس رات تم نے چاند دیکھا (یعنی چاند کے بڑے دکھائی دینے کی کچھ بات نہیں ہے) ابوالبختری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ذاتِ عرق (مقام) میں رمضان کا چاند دیکھا۔ ہم نے ایک شخص کو ابن عباسؓ کی جانب بھیجا کہ وہ ان سے استفسار کرے۔ ابنِ عباسؓ نے فرمایا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "بلاشبہ اللہ نے چاند دیکھنے تک مہینے کو بڑھا دیا ہے اگر چاند تم پر پوشیدہ ہو جائے تو (شعبان کے تیس دن) مکمل کرو (مسلم)

(٢) بَابٌ فِي السَّحُورِ

(روزے کے بارے میں متفرق مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٩٨٢ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۸۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سحری کھاؤ بلاشبہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری' مسلم)

١٩٨٣ - (٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۸۳: عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانا ہے (مسلم)

١٩٨٤ - (٣) وَعَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۴: سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ وہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے (بخاری' مسلم)

١٩٨٥ - (٤) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (مشرق کی جانب سے) رات آ جائے اور (مغرب کی جانب) دن چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار (روزہ) افطار کر دیں (بخاری' مسلم)

١٩٨٦ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں وصال (پے درپے روزے رکھنے اور رات کو افطار نہ کرنے) سے روک دیا۔ اس پر ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ وصال کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں کون میرے جیسا ہے؟ میری حالت یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: وصال صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے' اُمّت کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے اور اللہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے سے مقصود قوت ہے' حقیقی کھانا پلانا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے وصال سے روحانی قوت حاصل ہوتی ہے اور دل و دماغ کو خاص کیف و سرور حاصل ہوتا ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٩٨٧ - (٦) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: وَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَيُوْنُسُ الأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

دوسری فصل

۱۹۸۷: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح صادق سے پہلے پختہ نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی) امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ معمرؒ' زبیدیؒ' ابنِ عُیَیْنَہؒ' یونس ایلی رواۃ نے اس حدیث کو زہری سے' انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں یہ کہنا درست ہے کہ فرض اور نفل روزوں میں نیت رات کو صبح صادق

سے پہلے کی جائے تب روزہ درست ہوگا لیکن عائشہؓ سے مروی حدیث میں نفلی روزے کے بارے میں اجازت ہے کہ اگر دن میں نفلی روزے کی نیت کر لی جائے تو بھی روزہ صحیح ہے۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور دریافت فرماتے' کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اگر کچھ نہ ہوتا تو آپؐ روزہ کی نیت کر لیتے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲۱)

١٩٨٨ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِنَاءُ فِي يَدِهِ، فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اذان کے کلمات سنے اور (کھانے پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو برتن نہ رکھے جب تک کہ (کھانے پینے کی) ضرورت پوری نہ کر لے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ صبح کی اذان فجر کے طلوع ہوتے ہی کہہ دی جاتی ہے' اس لئے اذان کے وقت کھانے پینے کی گنجائش ہوتی ہے البتہ جب فجر اچھی طرح واضح ہو جائے تو کھانا پینا جائز نہیں ہوتا اور فجر کے واضح ہونے تک کھانے پینے سے فراغت ہو جاتی ہے یا اس حدیث کا تعلق اذان بلال سے ہے جسے سن کر لوگ سحری کھانے کے لئے بیدار ہوتے تھے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲۴)

١٩٨٩ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ارشاد ربانی ہے کہ "مجھے میرے بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔" (ترمذی)

١٩٩٠ - (٩) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَلَمْ يَذْكُرْ «فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ» غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ.

۱۹۹۰: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت والی ہے' اگر کھجور

دستیاب نہ ہو تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) البتہ امام ترمذیؒ کے علاوہ دوسروں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ کھجور برکت والی ہے۔

١٩٩١ - (١٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۱۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز (ادا کرنے) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے اور اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ نوش کرتے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

١٩٩٢ - (١١) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ فَطَّرَ صَائِماً، أَوْ جَهَّزَ غَازِياً، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، وَمُحْيِى السُّنَّةِ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

۱۹۹۲: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دیا تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔ امام بیہقیؒ نے شُعَبِ الایمان میں اور امام محیُ السُّنہؒ نے شرحُ السُّنۃ میں بیان کیا اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

١٩٩٣ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۹۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "پیاس دور ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب لکھا گیا" (ابوداؤد)

١٩٩٤ - (١٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُرْسِلاً

۱۹۹۴: معاذ بن زہرۃ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے' اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا (ابوداؤد نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: روزہ افطار کرنے کی دعا میں "وَبِکَ آمَنْتُ" کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں' اگرچہ عوام الناس میں یہ الفاظ مشہور ہیں۔ اسی طرح زبان سے نیت کرنا اور "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ" کے کلمات کہنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں (مرعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۲۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۹۵ - (۱٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ؛ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

تیسری فصل

۱۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دین اسلام (ہمیشہ) غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ جب کہ یہودی اور عیسائی افطار میں تاخیر کرتے ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۱۹۹۶ - (۱٥) وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ: أَحَدُهُمَا: يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ: يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا: عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَتْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹۶: ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسروقؒ کی معیت میں میرا جانا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوا۔ ہم نے عرض کیا' اے اُمّ المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے دو شخص ہیں ایک افطار میں جلدی کرتا ہے اور نماز (مغرب) بھی جلدی پڑھتا ہے اور دوسرا افطار میں تاخیر کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' ان میں کون افطار میں جلدی کرتا ہے اور نماز بھی جلدی ادا کرتا ہے؟ ہم نے بتایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے (مسلم)

١٩٩٧ - (١٦) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السُّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: «هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ.

١٩٩٧: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری (کے کھانے) پر مدعو کیا۔ آپؐ نے فرمایا' صبح کے بابرکت کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

(ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۴۵' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۲۲۷)

١٩٩٨ - (١٧) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

١٩٩٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھجور مومن کی سحری کا بہترین کھانا ہے (ابوداؤد)

(۳) بَابُ تَنْزِیْهِ الصَّوْمِ

(روزہ کی حالت میں کن چیزوں سے دور رہا جائے)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۹۹۹ -(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۹۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جھوٹ بولنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ (روزے میں) کھانا پینا چھوڑ رکھے (بخاری)

۲۰۰۰ -(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے' مباشرت کرتے اور آپ تم سب (لوگوں) سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔ (بخاری' مسلم)

۲۰۰۱ -(۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں صبح صادق کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے بعدازاں آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے (بخاری' مسلم)

٢٠٠٢ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینگیاں لگوائیں اور روزے کی حالت میں سینگیاں لگوائیں (بخاری، مسلم)

٢٠٠٣ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اس کو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

٢٠٠٤ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكْتُ. قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «اجْلِسْ» وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ، أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا. قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ». فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے بتایا، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو گردن آزاد کرنے کی طاقت پاتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت پاتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، تم بیٹھ جاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ

وسلم (کچھ دیر) رکے رہے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا بڑا ٹوکرا لایا گیا' آپؐ نے دریافت کیا' سائل کہاں ہے؟ وہ بول اٹھا' میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو ٹوکرا اٹھا اور کھجوروں کا صدقہ کر۔ اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اپنے سے زیادہ فقیر پر (صدقہ کروں) اللہ کی قسم! مدینہ کے دونوں سنگلاخوں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج کوئی گھر نہیں ہے (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپؐ کی ڈاڑھیں نمایاں نظر آنے لگیں۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' جا! اپنے گھر والوں کو کھلا دے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۰۰۵ - (۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَيَمَصُّ لِسَانَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

دوسری فصل

۲۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لیتے اور اس کی زبان چوس لیتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو یحییٰ محمد دینار الطاحی البصری راوی ضعیف ہے۔
(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۴۱' تلخیص الحبیر لابن حجر جلد ۲ صفحہ ۱۹۴)

۲۰۰۶ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشِرَةِ لِلصَّائِمِ، فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ، فَإِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ، [وَإِذَا] الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۲۰۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے دار کیلئے مباشرت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو اجازت دے دی اور ایک دوسرا شخص آیا اس نے آپؐ سے دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو اجازت نہ دی تو جس شخص کو آپؐ نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس شخص کو اجازت نہ دی وہ جوان تھا (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں ابو العنبس کوفی راوی مقبول ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۴۱)

وضاحت ۲: روزے دار کا بوسہ لینا اور مباشرت کرنا اس کے روزے کو فاسد نہیں کرتا' حدیث ۱۹۹۹ صحیح حدیث ہے اور اس میں وضاحت موجود ہے لیکن اس حدیث میں جواں اور بوڑھے انسان کے درمیان فرق کر دیا ہے اس لئے کہ جواں انسان اپنی شہوت پر کنٹرول نہیں کر سکے گا جبکہ بوڑھا انسان کنٹرول کر سکتا ہے' اس لئے اجازت دے دی گئی (واللہ اعلم)

۲۰۰۷ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْداً؛ فَلْيَقْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي الْبُخَارِيُّ -: لَا أُرَاهُ مَحْفُوْظًا.

۲۰۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص پر قے غالب آ گئی اور اس نے قے کر دی جب کہ وہ روزے سے تھا تو اس پر قضا نہیں اور جس شخص نے ارادتاً قے کی تو وہ روزے کی قضا دے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس راوی سے جانتے ہیں اور امام بخاریؒ کا قول ہے کہ میں اس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا (یعنی یہ حدیث منکر ہے)

۲۰۰۸ - (۱۰) وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ: فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ: صَدَقَ، وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۰۰۸: معدان بن طلحہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابُودَرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپؐ نے (روزہ) افطار کر دیا۔ اس نے بیان کیا' میں دمشق میں ثوبانؓ سے ملا اور میں نے ذکر کیا کہ ابوالدرداءؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپ نے روزہ افطار کیا۔ ثوبانؓ نے کہا' ابوالدرداءؓ نے درست کہا ہے اور میں نے آپؐ کیلئے وضو کا پانی ڈالا (یعنی وضو کروایا) (ابوداؤد' ترمذی' دارمی)

وضاحت: روزے کی حالت میں ارادتاً قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے لیکن اگر قے غالب ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور "قَاءَ فَأَفْطَرَ" کا مطلب یہ ہے کہ قے کرنے سے آپؐ کمزور ہو گئے اس لئے آپؐ نے روزہ ترک کر دیا۔ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روزہ نفلی تھا' کسی سبب کی وجہ سے روزہ ترک کرنا درست ہے۔

۲۰۰۹ - (۱۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۲۰۰۹: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ان گنت بار دیکھا کہ آپؐ روزے کی حالت میں مسواک کرتے تھے (ترمذی' ابوداؤد)

۲۰۱۰ - (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اشْتَكَيْتُ عَيْنِي، أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ.

۲۰۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ میری آنکھوں میں درد ہے' کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں (لگا سکتے ہو) (ترمذی)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابو عاتکہ راوی کو ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۰۱۱ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۰۱۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "عرج" (مقام) میں دیکھا۔ آپؐ اپنے سر پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے پانی بہا رہے تھے جبکہ آپؐ روزہ دار تھے (مالک' ابوداؤد)

۲۰۱۲ - (۱٤) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى رَجُلاً بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ: وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ: الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ، وَالْحَاجِمُ، لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ

۲۰۱۲: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے قریب سے گزرے جو بقیع (قبرستان) میں تھا اور سینگیاں لگوا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا' رمضان کے اٹھارہ دِن گزر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' سینگیاں لگانے والا اور جس کو سینگیاں لگائی

گئی ہیں (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

امام محیُ السُّنۃ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ بعض علماء جو روزہ دار کو سینگیاں لگوانے کی اجازت دیتے ہیں' نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے ایسا کام کیا ہے جس سے ہوسکتا ہے کہ روزہ ٹوٹنے کی نوبت آجائے۔ سینگیاں لگوانے والے کیلئے تو کمزوری کی وجہ سے اور سینگیاں لگانے والے کو اس خطرے کے پیش نظر کہ اس کے پیٹ میں کہیں سینگیاں چوسنے کی وجہ سے خون نہ چلا جائے۔

وضاحت: یہ حدیث منسوخ ہے' اس کی ناسخ حدیث وہ ہے جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو سینگیاں لگانے کی اجازت دی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۶۲۶)

۲۰۱۳ ـ (۱۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّداً ـ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ ـ يَقُوْلُ: أَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۰۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بغیر کسی رخصت (سفروغیرہ) کے اور بغیر بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ افطار کر دیا تو زمانہ بھر کے روزے اس کے ثواب کو پورا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ زمانہ بھر روزے رکھے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) امام بخاریؒ نے ترجمۃُ الباب میں اس کو ذکر کیا ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا (اس کی سند میں مذکور) ابو المطوس (راوی) کاذکر اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث میں نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمطوس راوی مجہول اور متفرد ہے (مرعات جلد۴ـ۵ صفحہ۲۴۹)

۲۰۱۴ ـ (۱۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ «بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ».

۲۰۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کتنے روزے دار ہیں جن کو ان کے روزوں سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے صرف بیداری حاصل ہوتی ہے (دارمی)

اور لقیط بن صبرۃ (راوی) سے مروی حدیث کا ذکر باب "سُنَنِ الوضو" میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٠١٥ - (١٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: الحِجَامَةُ، وَالْقَيْءُ، وَالْاِحْتِلَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

تیسری فصل

۲۰۱۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزیں ہیں جو روزہ دار کے روزے کو نہیں توڑتیں' سینگی لگوانا' قے کرنا اور احتلام کا ہونا (ترمذی)
امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور عبدالرحمان بن زید حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

٢٠١٦ - (١٨) وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا ؛ إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضُّعْفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۱۶: ثابت بُنانی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گیا کہ تم روزہ دار کیلئے سینگی لگوانے کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکروہ سمجھتے تھے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا (اور فرمایا) ہاں! ضُعف کے اندیشہ کی وجہ سے (مکروہ سمجھتے تھے) (بخاری)

٢٠١٧ - (١٩) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ.

۲۰۱۷: بخاری رحمہُ اللہ سے معلّق روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت میں سینگی لگواتے بعد ازاں (روزے کے ساتھ بوجہ ضعف کے) سینگی لگوانا چھوڑ دیا چنانچہ (پھر) رات کو سینگی لگواتے تھے۔

٢٠١٨ - (٢٠) وَعَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ، لَا يَضِيْرُهُ أَنْ

يَزْدَرِدَ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ، وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ، فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا أَقُوْلُ: إِنَّهُ يُفْطِرُ، وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۲۰۱۸: عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص منہ میں پانی ڈالے پھر منہ کے پانی کو گرا دے تو کوئی حرج نہیں' اگرچہ وہ تھوک اور منہ میں باقی تری کو نگل لے۔ البتہ مصطگی رومی نہ چبائے اگر مصطگی رومی کے لعاب کو نگل لیا تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس سے لوگوں کو منع کرنا چاہیے' امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

وضاحت: عطاء رحمہ اللہ کا قول صحیح نہیں ہے اس لئے کہ جو چیز بھی روزہ دار منہ میں ڈالتا ہے' اگرچہ چباتا نہیں ہے صرف چوستا ہے تو چوسنے سے اس کا لعاب نکلتا ہے اور لعاب نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (واللہ اعلم)

(٤) بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

(مسافر کے روزہ رکھنے کے بارے میں حکم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٠١٩ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا' کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ (وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے) آپؐ نے فرمایا' اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو (بخاری' مسلم)

٢٠٢٠ - (٢) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۲۰: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ماہِ رمضان کی سولہ تاریخ کو (فتح مکہ) جنگ لڑی (جب کہ) ہم میں سے کچھ لوگ روزہ دار تھے اور کچھ لوگ روزہ دار نہ تھے چنانچہ روزہ داروں نے نہ روزہ رکھنے والوں کو (کچھ) ملامت نہ کی اور روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر (کچھ) اعتراض نہ کیا (مسلم)

٢٠٢١ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَاماً وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: صَائِمٌ. فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي

السَّفَرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپؐ نے دیکھا' اژدہام ہے اور ایک شخص پر (روزے کی وجہ سے) سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ (اژدہام اور سایہ) کیسا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم)

۲۰۲۲ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً فِي يَوْمٍ حَارٍّ؛ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ، وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوْا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے' ہم میں سے کچھ لوگ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ دار نہ تھے چنانچہ ایک گرم دن میں ہم ایک منزل پر اترے تو روزہ دار (کام کرنے سے) رک گئے اور آرام کرنے لگے جب کہ جو روزہ دار نہ تھے وہ (کام کرنے کیلئے) اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آج روزہ نہ رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے (بخاری' مسلم)

۲۰۲۳ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ. فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَفْطَرَ. فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ أَفْطَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ (کی جانب) روانہ ہوئے۔ آپؐ روزے سے تھے۔ آپؐ عُسفان (جگہ میں) پہنچے تو آپؐ نے پانی منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر اونچا کیا تاکہ حاضرین آپؐ کو دیکھ سکیں کہ آپؐ نے روزہ افطار کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ مکہ مکرمہ پہنچے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے چنانچہ ابنِ عباسؓ کہا کرتے تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور نہیں بھی رکھا پس جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کر لے (بخاری' مسلم)

۲۰۲۴ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ .

۲۰۲۴: اور مسلم کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے رمضان میں عصر کے بعد پانی پیا (یعنی روزہ افطار کردیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۰۲۵ - (۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۰۲۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے مسافر کو نصف نماز معاف کر دی ہے نیز دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ معاف کر دیا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: مسافر روزوں کی قضا دیں گے' فدیہ کھانا کھلانا کفایت نہیں کرے گا۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی قضاء اور فدیہ دونوں میں سے جو چاہے دے دے (واللہ اعلم)

۲۰۲۶ - (۸) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ حَمُوْلَةٌ تَأْوِيْ إِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ مِنْ حَيْثُ أَدْرَكَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۰۲۶: سلمہ بن محبّق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس سواری ہے جو اسے ایسے مقام پر پہنچا دیتی ہے جہاں کھانے پینے کی فراوانی ہے تو وہ رمضانُ المبارک کے روزے رکھے جہاں بھی اس پر رمضان آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں امر وجوب کیلئے نہیں ہے بلکہ استحباب کیلئے ہے' سفر میں روزہ چھوڑنا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۲۷ - (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ

رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الغَمِيم ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ. فَقَالَ: «أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۰۲۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضانُ المبارک میں مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے چنانچہ آپؐ نے روزہ رکھا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ آپؐ "کُرَاعُ الْغَمِیْم" (مقام) پہنچے۔ وہاں آپؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا۔ اسے اونچا کیا تاکہ صحابہ کرامؓ دیکھ پائیں پھر آپؐ نے پانی پیا (پھر) آپؐ کو بتایا گیا کہ کچھ صحابہ کرامؓ کا روزہ ہے (انہوں نے افطار نہیں کیا) اس پر آپؐ نے فرمایا' یہ لوگ نافرمان ہیں' یہ لوگ نافرمان ہیں (مسلم)

وضاحت: جب سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو رخصت پر عمل کرتے ہوئے روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ اس سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مشقت کو بھانپ لیا تھا اور جب انہوں نے روزہ افطار نہ کیا تو آپؐ نے انہیں رخصت پر عمل نہ کرنے اور مشقت برداشت کرنے کی وجہ سے نافرمان قرار دیا۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۵۹)

۲۰۲۸ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۰۲۸: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزہ دار رمضان کے سفر میں اس طرح ہے جیسے (گھر میں) مقیم بغیر روزہ کے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' ابو سلمہ بن عبدالرحمان راوی نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۶۰)

۲۰۲۹ - (۱۱) وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ قَالَ: «هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۲۹: حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں

سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' کیا (روزہ رکھنے سے) مجھے گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا' سفر میں (روزہ نہ رکھنے کی) اللہ عزّوجل کی جانب سے اجازت ہے پس جو شخص رخصت پر عمل کرے اس کیلئے بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ نہیں (مسلم)

(۵) بَابُ الْقَضَاءِ

(روزوں کی قضا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۰۳۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رمضان کے روزوں کی قضا دینی ہوتی تھی' مجھے شعبان میں ہی قضا دینے کا وقت ملتا تھا۔ یحیٰی بن سعید (راوی) نے بیان کیا ان کا مقصود یہ تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتیں (اس وجہ سے قضا نہ دے سکتیں) (بخاری' مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے روزے رکھتیں چونکہ شعبان میں آپؐ کثرت سے روزے رکھتے تھے' اس لئے ازواجِ مطہراتؓ کو بھی موقع مل جاتا اور وہ بھی روزے رکھ لیتی تھیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۶۱)

۲۰۳۱ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" عورت کیلئے جب اس کا خاوند گھر میں موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی اجازت کے بغیر وہ کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے (مسلم)

۲۰۳۲ - (۳) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۲: مُعَاذَةَ عَدَوِیَّہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت روزوں کی قضا دیتی ہے' نماز کی قضا نہیں دیتی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' ہمیں حیض کا معاملہ درپیش آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا لیکن نمازوں کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا (مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر احکامِ الہیہ کے نفاذ اور تسلیم میں پیش پیش ہیں' وہ صرف یہ توجیہ پیش کرتی ہیں کہ ہمیں جو حکم ملتا ہے ہم اس کا اتباع کرتی تھیں۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۶۲)

۲۰۳۳ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہوا اور اس پر روزے تھے تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: روزہ بھی عبادت ہے اور عبادات میں نیابت جائز نہیں لیکن جس عمل میں نیابت شرعاً ثابت ہے اس کو تسلیم کیا جائے اور جہاں ثابت نہیں مثلاً نماز وغیرہ وہاں نیابت جائز نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۰۳٤ - (٥) **عَنْ** نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ . مِسْكِيْنٌ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

دوسری فصل

۲۰۳۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہوا اور اس کے ذِمّہ رمضان کے روزے تھے تو اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (ترمذی) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حدیث ابنِ عمرؓ پر موقوف ہے۔

وضاحت: یہ حدیث صحیح نہیں ہے' اس کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ راوی کثیر الوہم اور سیئُ الحفظ ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۶۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۳۵ - (٦) **عَنْ** مَالِكٍ ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُوْمُ

أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. وَلَا يُصَلِّيْ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّا»

تیسری فصل

۲۰۳۵: مالک رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ ابنِ عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جانب سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز ادا کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جانب سے نہ روزہ رکھے اور نہ نماز ادا کرے (مؤطا امام مالک)

(٦) بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

(نفلی روزے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٠٣٦ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِىْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَاماً فِىْ شَعْبَانَ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ، قَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے درپے نفلی روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے (اب) آپؐ افطار نہیں کریں گے (اور پے درپے نفلی روزے) نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے (اب) آپؐ روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ مکمل سوائے رمضان کے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپؐ کو نہیں دیکھا کہ آپؐ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوں اور ایک روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپؐ شعبان کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے اور شعبان کے صرف چند دنوں کے روزے نہیں رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

٢٠٣٧ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْراً كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۷: عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے بتایا' مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے رکھے ہوں اور کسی مہینے میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں بلکہ کچھ

دنوں کے روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے (مسلم)

۲۰۳۸ - (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَهُ، أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا فُلَانٍ! أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۸: عمران بن حُصَیْن رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا یا آپؐ نے کسی دوسرے شخص سے دریافت کیا اور عمران رضی اللہ عنہ سن رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابو فلاں! کیا تو نے شعبان کے آخری دنوں کے روزے رکھے ہیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو (رمضان کے روزوں سے) فارغ ہو جائے تو (عید کے بعد) شعبان کے آخری دو دنوں کی قضا کے روزے رکھنا (بخاری' مسلم)

۲۰۳۹ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رمضان کے بعد زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے (نزدیک) محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نفل نماز ہے (مسلم)

۲۰٤٠ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ: يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ ایسے دن کے روزے کیلئے کوشاں ہوں جس کو اللہ نے دوسرے دنوں پر فضیلت عطا کی ہے' سوائے عاشورہ کے دن اور ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے (بخاری)

۲۰٤١ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَئِنْ بَقِيْتُ إِلٰى قَابِلٍ، لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ ایسا دن ہے جس کی یہودی اور عیسائی بھی تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ رکھوں گا (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نو محرم کا روزہ رکھوں گا لیکن آئندہ سال آپؐ وفات پا گئے اور نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے۔ معلوم ہوا کہ نو اور دس محرم دو دن روزہ رکھنا چاہیے۔

۲۰۴۲ - (۷) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ نَاساً تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۲: اُمُّ الْفَضْل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ چند صحابہ کرامؓ نے ان کے پاس عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کہ آپؐ نے روزہ رکھا ہوا ہے جب کہ بعض دوسروں نے کہا کہ آپؐ نے روزہ نہیں رکھا۔ چنانچہ میں نے آپؐ کی جانب دودھ کا پیالہ بھیجا' آپؐ عرفہ میں اپنے اونٹ پر سوار تھے آپؐ نے دودھ پی لیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حج کرنے والا شخص عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے جب کہ حج کرنے والے کے علاوہ لوگوں کیلئے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے چنانچہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (نمبر۲۰۴۴) میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا ذکر ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۷۳)

۲۰۴۳ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَائِماً فِي الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحجہ کے پہلے) دس روز کے روزے رکھے ہوں (مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے علم کی بنا پر نفی کر رہی ہیں جب کہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی نو تاریخ کا روزہ رکھتے تھے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۷۴)

٢٠٤٤ - (٩) **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَصُوْمُ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ، قَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبّاً، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيّاً، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ، وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ، فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ» أَوْ قَالَ: «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ». قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْماً؟ قَالَ: «وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْماً وَيُفْطِرُ يَوْماً؟ قَالَ: «ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ». قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْماً وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے دریافت کیا' آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ اس کے دریافت کرنے پر آپؐ ناراض ہو گئے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم راضی ہیں۔ اللہ ہمارا رب ہے' اسلام ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیغمبر ہیں' ہم اللہ کے ساتھ اللہ کی ناراضگی اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ عمرؓ اس کلام کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ عمرؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس شخص کا حال کیسا ہے جو زمانہ بھر روزے رکھتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہ اس نے روزے رکھے نہ اس نے روزے چھوڑے یا آپؐ نے فرمایا' نہ اس نے روزے رکھے نہ اس نے روزے افطار کئے۔ عمرؓ نے دریافت کیا' اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا؟ آپؐ نے استفسار کیا' کس شخص میں اس کی طاقت ہے؟ عمرؓ نے دریافت کیا' اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ عمرؓ نے دریافت کیا' اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت میسر آ جائے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر ماہ کے تین دن کے روزے اور (ایک) رمضان سے (دوسرے) رمضان تک زمانے بھر کے روزے ہیں۔ عرفہ کے دن کا روزہ' مجھے اللہ سے امید ہے کہ اس سے پہلے سال اور اس کے بعد کے سال کا کفارہ ہے اور عاشورہ (محرم کی دسویں) کا روزہ' میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس سے پہلے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے (مسلم)

٢٠٤٥ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ. فَقَالَ: «فِيْهِ

وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر وحی نازل کی گئی (مسلم)

٢٠٤٦ - (١١) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ لَهَا؟ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۶: مُعاذہ عَدَوِیّہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مہینے میں کون سے دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے بتایا' آپؐ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں کے روزے رکھیں (مسلم)

٢٠٤٧ - (١٢) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۷: ابو ایوّب انصاری رضی اللہ عنہ نے عمر بن ثابت رحمہ اللہ کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانہ بھر روزے رکھے (مسلم)

٢٠٤٨ - (١٣) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

٢٠٤٩ - (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۹: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دنوں کے روزے نہیں ہیں (بخاری' مسلم)

٢٠٥٠ - (١٥) وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵۰: نُبَیشہ ہُذَلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایامِ تشریق (۱۱' ۱۲' ۱۳ ذوالحجہ کے دن) کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (مسلم)

٢٠٥١ - (١٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے ہاں البتہ جب اس سے پہلے یا اس کے بعد والے دن کا روزہ رکھے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اس لئے کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے البتہ کسی شخص کی عادت کسی معیّنہ تاریخ کو نفل روزہ رکھنے کی ہے اور وہ دن جمعہ کا آ جائے تب روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۸۴)

٢٠٥٢ - (١٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ، وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ؛ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ خاص نہ کیا کرو۔ ہاں! اگر اس تاریخ کو تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھتا تھا (مسلم)

٢٠٥٣ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْماً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جس شخص نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ اس شخص کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے بقدر دور کرے گا (بخاری' مسلم)

٢٠٥٤ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ». قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَإِفْطَارُ يَوْمٍ. وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عبداللہ! کیا مجھے بتایا نہیں گیا ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا' درست ہے' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' ایسا نہ کر روزے رکھ' افطار کر' قیام کر اور نیند کر۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے' تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے' تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ اس شخص کا روزہ نہیں ہے جس نے زمانہ بھر روزے رکھے۔ ہر ماہ سے تین دن کے روزے زمانہ بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔ ہر ماہ سے تین روزے رکھ اور ہر ماہ میں (ایک بار) قرآن پاک کی تلاوت کیا کر۔ میں نے عرض کیا' میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تم افضل روزہ رکھو (وہ) داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے' ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا اور سات راتوں میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت ختم کر اور اس پر زیادتی نہ کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک حدیث میں وارد ہے کہ تین دن سے کم میں قرآنِ پاک ختم نہ کیا جائے' اس لیے تین دن سے کم عرصہ میں قرآنِ پاک ہرگز ختم نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٠٥٥ - (٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ الْاِثْنَيْنَ وَالْخَمِيسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور

جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے (ترمذی، نسائی)

۲۰۵۶ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں' میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو تو میرا روزہ ہو۔ (ترمذی)

۲۰۵۷ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَأَرْبَعَ عَشَرَةَ وَخَمْسَ عَشَرَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۰۵۷: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوذر! جب تو نے مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے ہوں تو چاند کی ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے رکھ۔ (ترمذی' نسائی)

۲۰۵۸ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

۲۰۵۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے آغاز میں تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن کم ہی روزہ چھوڑتے تھے (ترمذی' نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں تین دن تک مذکور ہے۔

وضاحت: پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا درست نہیں پس جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا ہفتے کا روزہ رکھنا چاہیے (واللہ اعلم)

۲۰۵۹ - (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں ہفتہ' اتوار اور سوموار کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل' بدھ اور جمعرات کے دن کے روزے رکھتے تھے۔ (ترمذی)

۲۰۶۰ - (۲۵) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۰۶۰: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھوں۔ پہلا روزہ سوموار اور دوسرا جمعرات کا ہوتا تھا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: بعض احادیث میں تیسرے روزے کے بارے میں دوسرے جمعہ کا ذکر ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۸۹)

۲۰۶۱ - (۲۶) **وَعَنْ** مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْسُئِلَ - رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: «إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيْهِ، وَكُلَّ إِرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۰۶۱: مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ بھر کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے (البتہ) رمضان کے روزے رکھ اور اس ماہ کے جو رمضان سے ملتا ہے (مقصود شوال کے چھ روزے ہیں) نیز ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھ اس وقت گویا تو نے زمانہ بھر کے روزے رکھے (ابوداؤد' ترمذی)

۲۰۶۲ - (۲۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۰۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مہدی ہجری راوی مجہول ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۹۰)

۲۰۶۳ - (۲۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ،

وَالدَّارِمِیُّ .

۲۰۶۳: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنی بہن صماء سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر روزہ جو تم پر فرض ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کھانے کو کچھ نہیں پاتا سوائے انگور کے چھلکے کے یا کسی درخت کی ٹہنی کے تو اسے ہی چبا لے تاکہ ہفتہ کا روزہ ثابت نہ ہو۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اکیلے ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے البتہ اس کے ساتھ اس سے پہلے دن یا اس کے بعد کے دن کو ملا کر روزہ رکھنا درست ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۰)

٢٠٦٤ - (٢٩) **وَعَنْ** أَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْماً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقاً، كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۰۶۴: عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسم سرما میں روزے رکھنا غنیمت باردہ ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

٢٠٦٥ - (٣٠) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَآءِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِیْ هُرَيْرَةَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فِیْ «بَابِ الْأُضْحِيَّةِ»

۲۰۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ "جو دن اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہیں" باب الاضحیۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٠٦٦ - (٣١) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهُ؟» فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ: أَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ؛ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ». فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۰۶۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ یہودی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' یہ عظمت والا دن ہے' اس دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو نجات عطا کی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رکھا' اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور تم سے موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا اور آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

٢٠٦٧ ـ (٣٢) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْأَيَّامِ، وَيَقُوْلُ: «إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۰۶۷: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کے روز دوسرے دنوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے اور آپؐ فرمایا کرتے کہ یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے دن ہیں پس میں اس بات کو اچھا جانتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں (احمد)

٢٠٦٨ ـ (٣٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۶۸: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کے روزے کا حکم دیتے' روزہ رکھنے کی رغبت دلاتے اور خیال رکھتے لیکن جب رمضان کے (روزے) فرض ہوئے تو پھر آپؐ نے ہمیں نہ عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ منع کیا اور نہ ہی ہمارا خیال رکھا۔

(مسلم)

٢٠٦٩ ـ (٣٤) **وَعَنْ** حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ، وَالْعَشْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۰۶۹: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ' (ذوالحجہ) کے دس روزے' ہر ماہ سے تین دن کے روزے اور فجر (کے فرض) سے پہلے دو رکعت (نسائی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۴ صفحہ ۱۱)

۲۰۷۰ - (۳۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا فِيْ سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۲۰۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور حضر میں چاند کی ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے (نسائی)

۲۰۷۱ - (۳۶) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَّزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۰۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز کو پاک کرنے والی چیز (موجود) ہے اور جسم کو پاک کرنے والا روزہ ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۴)

۲۰۷۲ - (۳۷) **وَعَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. فَقَالَ: «إِنَّ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ، يَقُوْلُ: دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۰۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ سوموار اور جمعرات کے دنوں کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' سوموار اور جمعرات کے دن اللہ ہر مسلمان کو (سوائے ان دو انسانوں کے جن کے درمیان قطع تعلق ہے) معاف فرماتے ہیں' اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو رہنے دو جب تک کہ یہ دونوں صلح نہیں کرتے (احمد' ابن ماجہ)

۲۰۷۳ - (۳۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، بَعَّدَهُ

اللهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَآئِرٍ وَّهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرَماً». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ اس کیلئے جہنّم کا فاصلہ اتنا دور کر دیتے ہیں جتنا ایک کوا بچپن سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک طے کرتا ہے (احمد)

وضاحت: عام طور پر کوّے کی عمر ہزار سال ہوتی ہے گویا کہ وہ جہنّم سے ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جاتا ہے' البتہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے' اس میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلّم فیہ ہے۔
(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۹۴)

۲۰۷٤ ـ (۳۹) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

۲۰۷۴: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں سَلَمَہ بن قیس سے روایت کی ہے۔

وضاحت: سَلَمَہ بن قیس درست نہیں ہے البتہ سَلَمَہ بن قَیصر درست ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۹۵)

(۷) بَابٌ [فِی الْإِفْطَارِ مِنْ صِیَامِ التَّطَوُّعِ]

(نفلی روزوں کا افطار کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۰۷۵ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّی إِذاً صَائِمٌ». ثُمَّ أَتَانَا یَوْماً آخَرَ، فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ، فَقَالَ: «أَرِینِیهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِماً». فَأَکَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۰۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تمہارے ہاں کچھ ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میں روزے سے ہوں۔ بعد ازاں آپؐ ایک دوسرے دن ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں حلوہ ہدیہ دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے دکھاؤ (یعنی میرے قریب کرو) میں روزے سے تھا۔ آپؐ نے (روزہ) افطار کر دیا۔

وضاحت: بلا عذر نفل روزہ چھوڑنا درست ہے اور اس کی قضا بھی نہیں ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۹۵)

۲۰۷۶ - (۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی أُمِّ سُلَیْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ، فَقَالَ: «أَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِهِ، وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِهِ، فَإِنِّیْ صَائِمٌ». ثُمَّ قَامَ إِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَیْمٍ وَأَهْلِ بَیْتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۰۷۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں (بطور ضیافت کے) کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم گھی کو مشکیزے میں اور کھجوروں کو اس کے برتن میں لوٹاؤ' اس لئے کہ میرا روزہ ہے۔ بعد ازاں آپؐ گھر کے کونے کی جانب گئے وہاں آپؐ نے نفل نماز ادا کی اور اُمِّ سُلیمؓ اور اس کے گھر والوں کے لئے دعا کی (بخاری)

٢٠٧٧ - (٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِماً فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِراً فَلْيَطْعِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ دعوت قبول کرے اگر وہ روزے دار ہو تو (گھر والوں کیلئے برکت کی) دعا کرے اور اگر روزے دار نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٠٧٨ - (٤) عَنْ أُمِّ هَانِىءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأُمُّ هَانِىءٍ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَتْهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِىءٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئاً؟» قَالَتْ: لاَ. قَالَ: «فَلاَ يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ . وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ؛ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهُ. وَفِيْهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ: «الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْرُ نَفْسِهِ؛ إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ» .

دوسری فصل

۲۰۷۸: اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں جب کہ اُمّ ہانیؓ آپؐ کے دائیں جانب تھیں۔ ایک لونڈی برتن میں پانی لائی اس نے آپؐ کو پانی پیش کیا' آپؐ نے اس سے پانی پیا۔ بعدازاں آپؐ نے برتن اُمّ ہانیؓ کو دیا تو انہوں نے اس سے پانی پیا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ افطار کر دیا جب کہ میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا' تیرا قضا کا روزہ تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تیرا نفلی روزہ تھا تو تجھے (افطار کرنے میں) کچھ حرج نہیں (ابوداؤد' ترمذی' دارمی)

احمد اور ترمذی کی روایت اس کی مثل ہے اور اس میں (اضافہ) ہے کہ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں تو روزے دار تھی۔ آپؐ نے فرمایا' نفل روزہ رکھنے والا صاحبِ اختیار ہے۔ اگر چاہے تو وہ روزہ پورا کرے اور اگر چاہے تو روزہ افطار کرے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے' سماک بن حرب راوی پر اختلاف کیا گیا ہے' ابو صالح راوی ضعیف اور جعدۃ راوی مجہول ہے' نیز جعدۃ نے اُمِّ ہانیؓ سے نہیں سنا اور ہارون راوی مجہول ہے' مزید برآں فتح مکہ کا واقعہ رمضان المبارک کا ہے' اس میں اُمِّ ہانیؓ کا روزہ قضا کا ہو یا نفل کا ہو فتح مکہ کی مناسبت سے بعید از قیاس ہے اور ام ہانیؓ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں تو کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے قضا کا روزہ رکھا ہوا تھا البتہ آپؐ فتح مکہ کے بعد پندرہ روز وہاں مقیم رہے گویا کہ آپؐ شوال کے کچھ دن بھی مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے اس لحاظ سے ممکن ہے کہ شوال میں اُمِّ ہانیؓ کا روزہ نفلی ہو (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۸)

۲۰۷۹ - (۵) **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ، فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ، فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: «أَقْضِيَا يَوْماً آخَرَ مَكَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلاً، وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ، وَهٰذَا أَصَحُّ.

۲۰۷۹: زُہری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عروہؓ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں' ہمیں ایسا کھانا پیش کیا گیا جو ہمیں مرغوب تھا ہم نے اس میں سے تناول کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم روزے سے تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جو ہمیں مرغوب تھا ہم نے اس سے تناول کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بدل کسی دن روزے کی قضا دو (ترمذی) نیز ترمذی نے حفاظ کی ایک جماعت کا ذکر کیا جنھوں نے زُہری رحمہ اللہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل بیان کیا' انہوں نے اس میں عُروہؓ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند زیادہ صحیح ہے۔

۲۰۸۰ - (٦) وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، عَنْ زُمَيْلٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

۲۰۸۰: نیز ابوداؤد نے اس حدیث کو عُروہؓ کے غلام زمیل سے اس نے عُروہؓ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔

وضاحت: امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ زہری عن عُروہؓ عن عائشہؓ صحیح نہیں ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۹)

۲۰۸۱ - (۷) **وَعَنْ** أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لَهَا: «كُلِيْ» فَقَالَتْ: إِنِّيْ صَائِمَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ،

وَالدَّارِمِیُّ

۲۰۸۱: اُمِّ عُمَارَہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے' انہوں نے آپؐ کیلئے کھانا منگوایا۔ آپؐ نے اس سے کہا' آپ (بھی) کھائیں۔ ام عمارہؓ نے کہا' میں روزے سے ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب روزے دار کے پاس کھانا تناول کیا جائے تو فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں' جب تک کہ کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٠٨٢ - (٨) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ!» قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَأْكُلُ رِزْقَنَا، وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ؛ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ، وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ؟». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۲۰۸۲: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ چاشت کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے بلالؓ! کھانا تناول کرنے میں شریک ہو جا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں روزے سے ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلالؓ کا بہترین رزق جنت میں ہے۔ اے بلالؓ تجھے معلوم نہیں کہ روزے دار کی ہڈیاں سبحان اللہ کہتی ہیں اور فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا تناول کیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان راوی مجہول اور باقی رواۃ مدلّس ہیں۔
(العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۳۴' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۸۴' مرعات جلد۴-۵ صفحہ ۳۰۰)

(٨) بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

(شبِ قدر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٢٠٨٣ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۰۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

٢٠٨٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رِجَالاً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِى السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ، قَدْ تَوَاطَأَتْ فِى السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِى السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۸۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرامؓ کو خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں شبِ قدر دکھائی گئی۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں جانتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں توافق اختیار کر گیا ہے۔ پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنے والا ہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے (بخاری' مسلم)

٢٠٨٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، لَيْلَةَ الْقَدْرِ: فِىْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى، فِىْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى، فِىْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شب

قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو (جب) نو راتیں باقی رہ جائیں' سات راتیں باقی رہ جائیں' پانچ راتیں باقی رہ جائیں (بخاری)

وضاحت: شبِ قدر کو رمضان کی اکیسویں' تیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کیا جائے (واللہ اعلم)

۲۰۸۶ - (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «إِنِّيْ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَقَدْ أُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ» قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ إِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰى. وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلٰى قَوْلِهِ: «فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ» وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ.

۲۰۸۶: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف بیٹھے بعد ازاں درمیانے عشرہ میں ترکی خیمہ میں اعتکاف بیٹھے بعدازاں آپؐ نے اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکالا اور آپؐ نے فرمایا' میں پہلے عشرہ میں اعتکاف بیٹھا' میں شبِ قدر کا متلاشی تھا پھر میں دوسرے عشرہ میں اعتکاف بیٹھا' پھر میرے پاس فرشتہ آیا اور مجھے بتایا گیا کہ شب قدر آخری دس راتوں میں ہے پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بیٹھنا چاہتا ہے وہ آخری دس روز اعتکاف بیٹھے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی' بعدازاں مجھے فراموش کرا دی گئی جب کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں اس رات کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں پس تم شبِ قدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (راوی نے بیان کیا) اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت چھپر کی تھی چنانچہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی میری آنکھوں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر اکیسویں رات کی صبح کو کیچڑ کا نشان تھا (بخاری' مسلم) دونوں میں یہ مضمون موجود ہے البتہ یہ الفاظ کہ "مجھے بتایا گیا کہ وہ رات آخری دس راتوں میں ہے" یہاں تک الفاظ مسلم کے ہیں اور باقی الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۰۸۷ - (٥) وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: «لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۰۸۷: اور عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' تیئسویں رات ہے (مسلم)

٢٠٨٨ - (٦) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ - أَوْ بِالْآيَةِ - الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۸۸: زرّ بن حُبَیش رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہوئے کہا کہ تیرا بھائی ابن مسعودؓ کہتا ہے کہ جو شخص سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر پا لے گا۔ اُبیّ بن کعبؓ نے کہا (اللہ اس پر رحم فرمائے) اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اعتماد کر کے بیٹھ نہ جائیں ورنہ اس کو خوب علم ہے کہ یہ رات رمضان میں ہے اور آخری دس دنوں میں ہے' بلکہ ستائیسویں کی رات ہے۔ پھر اُبیّ بن کعب نے قسم کھا کر کہا اور انشاءَ اللہ بھی نہیں کہا کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے۔ میں نے کہا' اے ابو المنذر! کس بنیاد پر تو یہ بات کہتا ہے؟ اس نے کہا' اس علامت کی بنیاد پر جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کیا ہے کہ اس روز سورج طلوع ہوتا ہے (لیکن) اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں (مسلم)

٢٠٨٩ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضانُ المبارک کی) آخری دس راتوں میں جس قدر کوشش کے ساتھ عبادت کرتے اس قدر دوسری راتوں میں کوشش نہیں کرتے تھے (مسلم)

٢٠٩٠ - (٨) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب (رمضانُ المبارک کا) آخری عشرہ ہوتا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے' رات بیدار رہتے اور اپنے اہلِ خانہ کو جگاتے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۰۹۱ - (۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: «قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

دوسری فصل

۲۰۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے علم ہو جائے کہ فلاں رات شبِ قدر ہے تو اس میں مجھے کیا کہنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا' تو کہے' "اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے' معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر (احمد' ابنِ ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۲۰۹۲ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِلْتَمِسُوْهَا - يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ - فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ، أَوْ ثَلَاثٍ، أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۹۲: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' شبِ قدر کو (رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کی) ۹ باقی راتوں یا ۷ باقی راتوں یا ۳ باقی راتوں یا آخری رات میں تلاش کرو (ترمذی)

۲۰۹۳ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: «هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ مَوْقُوْفاً عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۲۰۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا' آپؐ نے فرمایا' وہ پورے رمضان میں ہے (ابوداؤد)
امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سُفیانؒ اور شعبہ نے ابو اسحاق (راوی) سے ابنِ عمرؓ پر موقوف بیان کیا ہے۔

۲۰۹۴ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ لِيْ بَادِيَةً أَكُوْنُ فِيْهَا، وَأَنَا أُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ، فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلٰى هٰذَا

الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: «انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ». قِيْلَ لِابْنِهِ : كَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ : كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ، فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۲۰۹۴: عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جنگل میں سکونت پذیر ہوں اور میں وہاں اللہ کی مہربانی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں آپؐ مجھے ایسی رات کے بارے میں بتائیں کہ جس کے لیے میں مسجد نبوی میں آ جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا' تیئسویں کی رات آ جاؤ۔ اس کے بیٹے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا' وہ مسجدِ نبویؐ جاتے اور جب نمازِ عصر ادا کرتے تو پھر وہاں سے صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو سواری کو مسجدِ نبویؐ کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر چلے جاتے (ابو داؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو لیلۃُ القدر کے بارے میں صرف اسی سال کیلئے کہا تھا کہ وہ تیئسویں کی رات ہے' انہوں نے ازخود اسے عام سمجھ لیا کہ ہر سال تیئسویں کی رات لیلۃُ القدر ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۹۵ - (۱۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۰۹۵: عُبادة بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (لیکن) دو صحابہ کرامؓ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' میں اس لئے باہر نکلا تھا تاکہ تمہیں شبِ قدر کے بارے میں مطلع کروں لیکن فلاں اور فلاں جھگڑنے لگے تو (اس کا علم) میرے دل سے اٹھا لیا گیا اور ممکن ہے یہ تمہارے لئے بہتر ہو پس تم شبِ قدر کو (رمضان کے آخری عشرے کی) نو' سات' پانچ اور باقی راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

وضاحت: شبِ قدر رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور گھوم پھر کر آتی ہے۔ شبِ قدر کو طاق راتوں میں عبادت اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہ کر تلاش کیا جائے اور گناہوں سے بخشش طلب کی جائے'

اس رات کو پوشیدہ رکھنے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ صرف ایک ہی رات کی عبادت میں منہمک نہ ہو جائیں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں عبادتِ الٰہی میں نہایت ذوق و شوق سے مصروف رہیں (واللہ اعلم)

۲۰۹۶ - (۱٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كُبْكُبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ - يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ - بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِيْ! مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفّٰى أَجْرَهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِيْ! عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ. فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شبِ قدر میں جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں وہ ہر اس شخص کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں جو قیام اور قعدہ میں اللہ عزّ و جل کے ذکر میں محو ہوتا ہے' جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ ان کے سبب اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں' اے میرے فرشتو! اس مزدور کو کیا بدلہ دیا جائے جو مکمل مزدوری کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں' پروردگار! اس کی مزدوری کا اسے مکمل بدلہ دیا جائے۔ اللہ فرماتا ہے' اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے اس فریضہ کو پورا کیا جو ان پر عائد تھا پھر وہ عیدگاہ کی طرف نکل کر تضرع و زاری سے دعا کر رہے ہیں۔ مجھے میری عزت' میرے جلال' میرے کرم' میرے بلند ہونے اور میرے مقام کے بلند ہونے کی قسم ہے کہ میں ان کی دعا قبول کروں گا (چنانچہ) اللہ اعلان فرماتے ہیں کہ واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ واپس جاتے ہیں انہیں معاف کر دیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اصرم بن حوشب راوی کو امام یحییٰ بن معین نے کذاب قرار دیا ہے جب کہ امام بخاریؒ' امام مسلمؒ' امام نسائیؒ اور امام ابو حاتمؒ نے اسے متروکُ الحدیث کہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۳۳۷' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۱۸۱' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۷۲' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۱۰)

(۹) بَابُ الإِعْتِكَافِ

(اعتکاف کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۰۹۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو فوت کر لیا۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں (بخاری، مسلم)

۲۰۹۸ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، وَكَانَ جِبْرَئِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۹۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے لحاظ سے سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ سب سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے، جرائیل رمضان میں آپؐ سے ملاقات کرتے تو آپؐ انہیں قرآن سناتے۔ جب آپؐ سے جرائیل ملاقات کرتے تو آپؐ نیکی میں تیز آندھی سے زیادہ سخی ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۰۹۹ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال ایک مرتبہ قرآنِ پاک پیش کیا جاتا لیکن جس سال آپؐ فوت ہوئے آپؐ پر دوبار قرآنِ پاک پیش کیا گیا اور آپؐ ہر سال دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے لیکن جس سال آپؐ فوت ہوئے آپؐ بیس دن اعتکاف بیٹھے (بخاری)

٢١٠٠ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۱۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے، آپؐ مسجد میں ہوتے اور میری جانب اپنا سر مبارک نکالتے۔ میں آپ کے (بالوں میں) کنگھی کرتی اور آپ گھر میں صرف انسانی ضرورت کے لئے تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لاتے، کھانا وغیرہ مسجد میں پہنچا دیا جاتا تھا (واللہ اعلم)

٢١٠١ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: «فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۰۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں مسجدِ الحرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا، اپنی نذر پوری کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: اعتکاف ایک دن یا ایک رات کا بھی درست ہے رمضانُ المبارک کے اعتکاف کے علاوہ دوسرے دنوں میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۱۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٢١٠٢ - (٦) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَاماً. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۲۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے' ایک سال آپ اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آئندہ سال آپ بیس روز اعتکاف بیٹھے۔
(ترمذی)

٢١٠٣ - (٧) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۲۱۰۳: نیز ابوداؤد اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٢١٠٤ - (٨) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۲۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز ادا کر کے اعتکاف خانہ میں تشریف فرما ہو جاتے (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)
وضاحت: مُعتکف انسان اکیسویں کی رات مسجد میں بسر کرے سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی مسجد میں آجائے لیکن جو جگہ مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کیلئے تیار کی گئی ہے اس میں صبح کی نماز ادا کر کے جائے' جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ مغرب کے وقت ہی اعتکاف خانے میں جانا سنّتِ نبوی کے خلاف ہے۔
(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۱۷)

٢١٠٥ - (٩) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۲۱۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت فرماتے البتہ چلتے چلتے بیمار پرسی کرتے' مریض کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢١٠٦ - (١٠) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضاً، وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ، وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ ، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ ، وَّلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۲۱۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اعتکاف بیٹھنے والے کے لئے سنّت یہ ہے کہ وہ

بیمار کی بیمار پرسی نہ کرے، نہ کسی جنازے میں جائے، نہ عورت سے مجامعت کرے، نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ ضروری حاجت کے سوا باہر جائے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہے اور اعتکاف صرف اس مسجد میں بیٹھا جائے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو (ابوداؤد)

وضاحت: حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے بلوغُ المرام میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کے راوی متکلّم فیہ نہیں ہیں، البتہ یہ جملہ کہ اعتکاف روزے کے بغیر صحیح نہیں اس کا موقوف ہونا راجح ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۱۰۷ - (۱۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَآءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

تیسری فصل

۲۱۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ جب اعتکاف بیٹھتے تو آپؐ کے لئے بچھونا بچھایا جاتا یا آپؐ کیلئے (مسجدِ نبویؐ میں) توبہ کے ستون کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی (ابن ماجہ)

۲۱۰۸ - (۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: «هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۱۰۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کیلئے نیک اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے، گویا وہ تمام نیک اعمال کر رہا ہے (جن کو وہ پہلے کیا کرتا تھا) (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیدہ عمّیؔ راوی مجہولُ الحال اور فرقد سُبخی راوی متکلم فیہ ہے۔
(الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۴۶۴، میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵، مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۲۱)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

(قرآن پاک کے فضائل کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۱۰۹ - (۱) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۱۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں وہ شخص سب سے اچھا ہے جو قرآنِ پاک پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے (بخاری)

۲۱۱۰ - (۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: «اَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلٰى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كُوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! [كُلُّنَا يُحِبُّ ذٰلِكَ]. فقال: «أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْيَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ، وَّأَرْبَعٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَرْبَعٍ، وَّمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم صُفَّہ (مقام) میں تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم میں سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ روزانہ بطحان یا وادیِ عقیق میں جائے اور وہاں سے دو بلند کوہان والی اونٹنیاں بغیر چوری اور قطع رحمی کے لائے۔ ہم نے عرض کیا' ہم میں سے ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص علی الصبح مسجد کی جانب جائے' وہ دو آیتیں اللہ کی کتاب سے سیکھے یا پڑھے' یہ اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیات تین اونٹنیوں اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات سے زیادہ علیٰ ہٰذا القیاس شمار کرتے جائیں ان کی تعداد کے برابر اونٹنیوں سے بہتر ہیں (مسلم)

۲۱۱۱ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بھلا تم میں سے کوئی شخص اچھا جانتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر جائے اور وہاں تین حاملہ بھاری بھرکم موٹی تازہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا' (ہم) ضرور (پسند کرتے ہیں) آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص تین آیات نماز میں تلاوت کرتا ہے تو (یہ) اس کے حق میں تین حاملہ بھاری بھرکم اونٹنیوں سے بہتر ہے (مسلم)

۲۱۱۲ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک (کے حفظ اور عمدہ قرأت) میں مہارت رکھنے والا انسان' معزز لکھنے والے اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآنِ پاک اٹک کر پڑھتا ہے اور وہ قرأت اس پر دشوار ہے تو اس کے لئے دُہرا ثواب ہے (بخاری' مسلم)

۲۱۱۳ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ؛ وَرَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رشک صرف دو انسانوں کے حق میں درست ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن (کے حفظ کی دولت) سے نوازا ہے تو وہ رات اور دن کے اوقات میں قیام میں اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے پس وہ رات اور دن کے اوقات میں اس سے خرچ کرتا رہتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۱۱٤ - (٦) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ مَثَلَ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ، وَالْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ».

۲۱۱۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ایمان دار شخص کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے' نارنگی جیسی ہے جس کی مہک عمدہ اور ذائقہ بھی عمدہ ہے اور اس ایمان دار شخص کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا' کھجور کی طرح ہے جس میں مہک نہیں البتہ اس کا ذائقہ شیریں ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا' حنظل جیسی ہے جس کی مہک نہیں اور جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے ناز بُو کے پھول جیسی ہے جس کی مہک عُمدہ ہے البتہ ذائقہ کڑوا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ ایمان دار شخص جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہے اس کی مثال نارنگی کے پھل جیسی ہے اور وہ ایماندار شخص جو قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا البتہ قرآنِ پاک (کے تقاضوں) کے مطابق عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور جیسی ہے۔

۲۱۱۵ - (۷) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۵: عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اس کتاب کی بدولت کچھ لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کی بدولت ذلیل کرتا ہے (مسلم)

۲۱۱۶ - (۸) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ. بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتْ، فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيباً مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيباً، فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ

لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لاَ تَتَوَارٰى مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ، وَفِي مُسْلِمٍ: عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ، بَدَلَ: فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ.

۲۱۱۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اسیدؓ بن حضیر نے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ رات کے وقت سورت بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کا گھوڑا اس کے قریب بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا کودنے لگا تو اسیدؓ بن حضیر خاموش ہو گیا۔ اس پر گھوڑا بھی کودنے سے رک گیا پھر اس نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا کودنے لگا جب وہ خاموش ہوا تو گھوڑا بھی کودنے سے رک گیا پھر اس نے پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا کودنے لگا چنانچہ اسیدؓ (نفل) نماز سے فارغ ہوا اور اس کا بیٹا یحیٰؒ گھوڑے کے قریب تھا۔ وہ خوفزدہ ہو گیا کہ (گھوڑے کے کودنے سے) بچے کو کچھ تکلیف نہ پہنچ جائے اور جب بچے کو (گھوڑے سے) دور ہٹا دیا تو اس نے آسمان کی جانب سر بلند کیا تو وہاں سائبان سا نظر آیا جس میں چراغ سے دکھائی دے رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابنِ حضیر! تم پڑھتے رہتے۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحیٰؒ کو روند نہ ڈالے اور وہ اس سے بالکل نزدیک تھا چنانچہ میں (نماز روک کر) اس کی طرف گیا اور میں نے آسمان کی جانب سر اٹھایا تو وہاں سائبان سا نظر آیا جس میں روشنیاں سی دکھائی دے رہی تھیں' جب میں (گھر سے) باہر نکلا تو مجھے روشنیاں نظر نہ آئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تجھے معلوم ہے یہ روشنیاں کیا تھیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ فرشتے تھے' تیری قرأت سننے کیلئے اترے تھے اور اگر تو قرأت جاری رکھتا تو صبح ہونے پر لوگ انہیں دیکھتے' فرشتے ان سے نہ چھپتے (بخاری' مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم شریف میں ان الفاظ کہ "میں باہر نکلا" بصیغہ متکلم کے بدل یہ الفاظ ہیں کہ وہ سائبان فضا میں بلند ہو گیا۔

۲۱۱۷ - (۹) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَإِلٰى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۷: بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورت کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں ایک گھوڑا دو رسوں سے بندھا ہوا تھا۔ اچانک اس شخص پر بادل سایہ فگن ہو گیا' بادل قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا اور گھوڑا بدکنے لگا۔ صبح ہونے پر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ کہہ سنایا آپؐ نے فرمایا' یہ (اللہ کی جانب سے) سَکِینَت تھی جو قرآنِ پاک کی تلاوت کے سبب نازل ہوئی تھی (بخاری' مسلم)

٢١١٨ - (١٠) وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. قَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: «﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُه». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۱۸: ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں آپؐ کے بلانے پر نہ گیا' بعدازاں میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نماز ادا کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اللہ کا فرمان نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر آؤ جب وہ تمہیں بلائے؟ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے اس سے پہلے کہ تو مسجد سے باہر نکلے قرآنِ پاک کی نہایت عظمت والی سورت کے بارے میں آگاہ نہ کروں چنانچہ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآنِ پاک کی نہایت عظمت والی سورت سے آگاہ کروں گا آپؐ نے فرمایا' وہ سورت "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن" ہے۔ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور "قرآنِ عظیم" ہے جو مجھے عطا ہوا ہے (بخاری)

وضاحت: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر صحابی نماز ادا کرتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ نماز میں کلام کرنا ممنوع ہے' اس لئے وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا بعدازاں جب وہ آپؐ کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے اسے آگاہ کیا کہ قرآنِ پاک کی آیت کی روشنی میں جب بھی میں تمہیں بلاؤں اسی وقت تمہارا آنا ضروری ہے اگرچہ تم نماز ادا کرنے میں مصروف ہو' حقوقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھنا ضروری ہے (واللہ علم)

٢١١٩ - (١١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ. إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یاد رکھو) شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورت بقرہ تلاوت کی جاتی ہے۔ (مسلم)

٢١٢٠ - (١٢) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ

عِمْرَانَ ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ ، أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا ، اِقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۰ : ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ قرآنِ پاک قیامت کے دن ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہے' دو روشن سورتوں (سورتِ بقرہ اور آلِ عمران) کی تلاوت کیا کرو وہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ دار بادلوں یا ہلکے بادلوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی جنھوں نے اپنے پروں کو پھیلایا ہوا ہوگا وہ اپنے پڑھنے والوں کی جانب سے جھگڑا کریں گی۔ سورتِ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ سورتِ بقرہ کی تلاوت باعث برکت ہے اور اس کی تلاوت نہ کرنا باعث افسوس ہے اور سورتِ بقرہ کی تلاوت کی توفیق ان لوگوں کو حاصل نہیں ہوگی جو سُستی کا شکار ہیں (مسلم)

۲۱۲۱ - (۱۳) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۱ : نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن قرآنِ پاک اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو قرآنِ پاک پر عمل پیرا رہے' قرآنِ پاک (کی سورتوں) میں سے آگے آگے سورتِ بقرہ اور آلِ عمران ہوں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سیاہ بادل ہیں ان کے درمیان روشنی ہے یا گویا کہ وہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں جنھوں نے پَر پھیلائے ہوئے ہیں' وہ اپنے ساتھی کی جانب سے جھگڑا کریں گی (مسلم)

۲۱۲۲ - (۱٤) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ ؟» قُلْتُ : اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ ؟» قُلْتُ : ﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ . قَالَ : فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ : «لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ!» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۲ : اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

اے ابُو الْمُنْذِر! تجھے معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت تیرے پاس زیادہ عظمت اور شان والی ہے؟ میں عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابُو الْمُنْذِر! اللہ کی کتاب سے کون سی آیت تیرے ہاں زیادہ عظمت اور شان والی ہے؟ میں نے عرض کیا "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" (اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے وہ ذات زندہ قائم رہنے والی ہے) اُبَیّ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے سینے پر (ہاتھ) مارتے ہوئے فرمایا' اے ابُوالْمُنْذِر! تجھے عِلم مبارک ہو (مسلم)

٢١٢٣ - (١٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ. وَلِي حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؛ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ. وَسَيَعُوْدُ»؛ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَعُوْدُ»؛ فَرَصَدْتُهُ ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: «لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً، وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُوْدُ» فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؛ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾؛ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَأَصْبَحَ ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ؟» قُلْتُ: زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ، وَهُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢١٢٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا چنانچہ میرے پاس ایک شخص آیا وہ (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) کھجوریں اٹھانے لگ گیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کروں گا۔ اس نے (منت ساجت کرتے ہوئے) کہا' میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل و عیال (کے اخراجات) کی ذمہ داری ہے اور مجھے شدید ضرورت ہے۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا' میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے

ابو ہریرہ! گزشتہ رات کا تیرا قیدی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے اپنے حاجت مند ہونے اور کثرتِ عیال کا زور دار انداز میں شکوہ کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے آگاہ کیا' خبردار! اس نے تم سے جھوٹ کہا ہے اور وہ عنقریب پھر آئے گا (ابوہریرہؓ نے کہا کہ) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا' میں تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے (منت ساجت کرتے ہوئے) کہا' مجھے چھوڑ دیں اس لئے کہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل و عیال کا بوجھ ہے' اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا' اے ابوہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول اس نے اپنی ضرورت مندی اور اہل و عیال کے بوجھ کا زور دار الفاظ میں ذکر کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھایا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس نے تیرے ساتھ جھوٹ کہا ہے وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ میں ضرور تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اب یہ تیسری بار اور آخری بار ہے' تم کہتے رہے کہ میں واپس نہیں آؤں گا لیکن تم پھر آتے رہے۔ اس نے کہا' مجھے چھوڑ دے' میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے تجھے فائدہ ہو گا جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیتُ الکرسی پڑھ' یہاں تک کہ ختم کرے' اس کی تلاوت سے ہمیشہ تجھ پر اللہ کی جانب سے محافظ مقرر ہو گا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ اس پر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا' تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا' اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھلاتا ہے جن کے پڑھنے سے مجھے اللہ فائدہ عطا کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اس نے تجھے سچی بات بتائی ہے' اگرچہ وہ جھوٹا ہے اور تجھے معلوم ہے کہ تین راتوں سے تیرا کس کے ساتھ رابطہ رہا ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شیطان تھا (بخاری)

٢١٢٤ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضاً مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے۔ اچانک جبرائیلؑ نے آسمان کی جانب سے زور دار آواز سنی تو اپنا سر

اٹھایا اور بتایا یہ (آواز) آسمان کے اس دروازے کے کھلنے کی ہے جو کبھی نہیں کھلا۔ آج کھلا ہے' اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا (جبرائیل علیہ السلام نے) بتایا' یہ فرشتہ جو زمین کی جانب نازل ہوا ہے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا' آج ہی نازل ہوا ہے۔ فرشتے نے سلام کہا اور خوشخبری دی کہ آپ ایسی دو روشنیوں کے عطا کئے جانے پر خوش ہو جائیں کہ آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو ایسی دو روشنیاں عطا نہیں ہوئیں۔ وہ سورتِ فاتحہ اور سورتِ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان دونوں میں سے جس دعائیہ جملہ کی تلاوت کریں گے تو وہ عطا کیا جائے گا (مسلم)

۲۱۲۵ - (۱۷) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۲۵: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی رات (کے لحات) میں تلاوت کرے گا تو ان کا تلاوت کرنا اسے (رات کے قیام سے) کفایت کرے گا یا ہر نقصان سے محفوظ رکھے گا (بخاری' مسلم)

۲۱۲۶ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَفِظَ عَشَرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورت کہف کی شروع سے دس آیات حفظ کیں وہ دجّال کے شر سے محفوظ رہے گا (مسلم)

۲۱۲۷ - (۱۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟» قَالُوْا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم میں کوئی شخص قرآنِ پاک کا تیسرا حصّہ تلاوت نہیں کر سکتا؟ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' قرآنِ پاک کا تیسرا حصّہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ نے واضح فرمایا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" آخر تک پڑھنا قرآن پاک کے تیسرے حصّے کے برابر ہے (مسلم)

۲۱۲۸ - (۲۰) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۱۲۸: اور بخاریؒ نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۱۲۹ - (۲۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ» فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ شخص نماز میں (امامت کراتے ہوئے) اپنی تلاوت کو "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" سورت کے ساتھ ختم کرتا تھا' جب (لشکر میں شریک) لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس سے دریافت کرو کہ وہ کس لئے کرتا ہے؟ انہوں نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا' اس سورت میں اللہ کی صفات (اور اسماء) کا ذکر ہے' اس لئے میں اس سورت کی تلاوت کو محبوب جانتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اطلاع کر دو کہ اللہ بھی اس کو محبوب جانتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۱۳۰ - (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، قَالَ: «إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ.

۲۱۳۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" سورت کو محبوب جانتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اس سورت کے ساتھ تیری محبت تجھے جنت میں داخلہ دلوائے گی (ترمذی) امام بخاریؒ نے اس کی ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔

۲۱۳۱ - (۲۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۳۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آج رات جو آیات نازل ہوئی ہیں (شیطان سے پناہ طلب کرنے کے باب میں) ان کی مثل دیگر آیات نہیں ہیں۔ وہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" (آخر سورت تک) اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (آخر سورت تک) ہیں (مسلم)

٢١٣٢ - (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾. وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ، لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي «بَابِ الْمِعْرَاجِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے بستر پر (سونے کیلئے) جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان میں پھونک مارتے ہوئے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (آخر تک سورتیں) تلاوت کرتے بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے تھے۔ آغاز سر، چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ تین بار یہ عمل دہراتے (بخاری، مسلم) اور ابن مسعود سے مروی حدیث کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء کرایا گیا، انشاء اللہ بابُ المعراج میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢١٣٣ - (٢٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ، لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَالْأَمَانَةُ، وَالرَّحِمُ تُنَادِي: أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۲۱۳۳: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن (اللہ کے) عرش کے نیچے تین چیزیں بندوں سے جھگڑا کریں گی۔ ایک قرآن، اس کے الفاظ اور معانی ہیں دوسری امانت (یعنی حقوق اللہ) اور تیسری قرابت داری۔ وہ آواز لگائے گی، خبردار! جس نے مجھے ملایا اللہ اس کو ملائے اور جس نے میرا خیال نہ رکھا اللہ بھی اس کا خیال نہ رکھے (شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۳۷)

٢١٣٤ - (٢٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ

۲۱۳۴: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک کے ساتھ وابستگی رکھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تم قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جنت کے درجات کی جانب بلند ہوتے جاؤ البتہ قرآنِ پاک کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنا جیسا کہ تم دنیا میں آہستہ آہستہ کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کرو گے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۲۱۳۵ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۲۱۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے دل میں قرآنِ پاک سے کچھ حصہ نہیں ہے وہ بے آباد گھر کی مانند ہے (ترمذی' دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۳۶ - (۲۸) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ. وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۲۱۳۶: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآنِ پاک نے مجھ سے دعا اور سوال کرنے سے مشغول رکھا میں اس شخص کو (ان سے) بہت افضل عطیہ دوں گا جو سوال کرنے والوں کو عطا کیا گیا اور اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے (ترمذی' دارمی' بیہقی شُعَبِ الایمان) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن ہمدانی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۹)

۲۱۳۷ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ

حَرْفاً مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: (آلم) حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ، وَّلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، غَرِيْبٌ إِسْنَاداً

۲۱۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کتابُ اللہ سے ایک حرف کی تلاوت کی اس کو اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا ہوں۔ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف (ایک) حرف ہے' لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور نیز سند کے لحاظ سے غریب کہا ہے۔

۲۱۳۸ - (۳۰) وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْأَحَادِيْثِ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ». قُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «كِتَابُ اللهِ، فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ؛ هُوَ الَّذِيْ لَا يَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ، وَلَا يَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ. وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ؛ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا: ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ، وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

۲۱۳۸: حارث اعور رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا وہاں لوگ گفتگو میں مشغول تھے چنانچہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے انہیں بتایا۔ انہوں نے پوچھا' کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ علیؓ نے فرمایا' خبردار! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' خبردار! عظیم فتنے ہوں گے۔ میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان سے نجات کی صورت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی کتاب (کے ساتھ مکمل وابستگی اختیار کرنا) ہے' اس میں گزشتہ اقوام کے واقعات ہیں اور مستقبل کی پیشین گوئیاں ہیں اور تمہارے درمیان وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے فیصلے ہیں۔ یہ کتاب حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہے (اس میں) باطل (کا شائبہ تک) نہیں ہے جو متکبر شخص قرآنِ پاک پر عمل نہیں کرتا اللہ اس کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور جو شخص قرآن پاک کے علاوہ کسی دوسری کتاب سے ہدایت طلب کرے اللہ اس کو

ہدایت کی راہ سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک تو اللہ کی مضبوط رسی ہے' وہ نصیحت ہے اور حکمت کی باتوں سے بھرا ہوا ہے اور سیدھے راستے کی راہنمائی کرتا ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کی تابعداری کرتے ہوئے خواہشات راہ حق سے دور نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس کی ادائیگی میں دقت محسوس نہیں کرتیں اور علماء اس سے سیر نہیں ہوتے اور بار بار تلاوت کرنے سے لذت میں کچھ کمی نہیں آتی اور اس کے معارف ختم نہیں ہوتے۔ قرآنِ پاک اللہ کا وہ کلام ہے کہ جب جنوں نے سنا تو وہ اس اظہار سے نہ رک سکے کہ "ہم نے ایسا قرآن سنا ہے جو عجیب ہے وہ حق کی جانب راہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔" جو شخص قرآنِ پاک کے حوالے سے بات کرتا ہے اس کی باتیں سچی ہیں اور جو شخص قرآنِ پاک پر عمل پیرا رہتا ہے اسے ثواب دیا جاتا ہے اور جو شخص اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اس کے فیصلے عادلانہ ہوتے ہیں اور جو شخص اس کی جانب دعوت دیتا ہے وہ لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو مجہول قرار دیا ہے اور حارث (راوی) متکلم فیہ ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۳۵' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ۱۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۶۵۹) البتہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے (واللہ اعلم)

۲۱۳۹ - (۳۱) **وَعَنْ** مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ؛ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا؟!». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ

۲۱۳۹: معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآن کو حفظ کیا اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی اس روشنی سے زیادہ اور عمدہ ہو گی جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے پس تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو قرآن پاک پر عمل پیرا ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبان راوی قوی نہیں ہے نیز سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔
(مرعات جلد۴-۵ صفحہ۳۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۶۶۰)

۲۱۴۰ - (۳۲) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۱۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اگر قرآنِ پاک کو چمڑے میں رکھا جائے پھر چمڑے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو چمڑا نہیں جلے گا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۴۱)

٢١٤١ - (٣٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلاَلَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ؛ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشْرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، والدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ، يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۱۴۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآن پاک کو حفظ کیا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانا تو اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے خاندان کے ان دس انسانوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں ہے' حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

٢١٤٢ - (٣٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلاَةِ؟» فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلاَ فِي الْإِنْجِيْلِ وَلاَ فِي الزَّبُوْرِ وَلاَ فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: «مَا أُنْزِلَتْ» وَلَمْ يَذْكُرْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ تو نماز میں کیا تلاوت کرتا ہے؟ اس نے سورت فاتحہ تلاوت کی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات' انجیل' زبور اور قرآنِ پاک میں اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی ہے بلاشبہ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور "قرآنِ عظیم" ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے (ترمذی) اور دارمی نے اس قول "اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی" کا ذکر کیا ہے جب کہ ابی بن کعبؓ کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا (جو آغاز حدیث میں ہے) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٢١٤٣ - (٣٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَأُوْهُ، فَإِنَّ مَثَلَ

الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكاً. تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اس کی تلاوت کرتے رہو۔ یاد رکھو! قرآنِ پاک کی مثال' جب کوئی شخص اس کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے' اس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کی پھر وہ (غافل ہو کر) سویا رہا حالانکہ قرآن پاک اس کے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جس میں کستوری بھری ہے (لیکن) اس کا منہ (رسی کے ساتھ) باندھا گیا ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۲۱۴٤ - (۳٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الْمُؤْمِنَ إِلَىٰ ﴿إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ. وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے "حم' المؤمن" سورت کی "اِلَیْهِ الْمَصِیْر" تک اور آیتُ الکرسی کی صبح کے وقت تلاوت کی تو ان دونوں (کی تلاوت کی برکت) سے شام تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جس شخص نے ان دونوں کی شام کے وقت تلاوت کی تو ان دونوں (کی تلاوت کی برکت) سے وہ صبح تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابوبکر راوی متفرد' ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔
(میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۵۰' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۳۴۳)

۲۱٤٥ - (۳۷) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَاباً قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب کو تحریر فرمایا' اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورت بقرہ کو ختم کیا گیا ہے جب بھی کسی گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات تلاوت کی جائیں تو شیطان اس گھر کے نزدیک نہیں جائے گا (ترمذی' دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

٢١٤٦ - (٣٨) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورت کہف کی شروع کی تین آیات کی تلاوت کی وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

٢١٤٧ - (٣٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ ﴿يٰسٓ﴾ وَمَنْ قَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآنِ پاک کا دل (سورۃ) یٰسین ہے جس شخص نے سورۃ یٰسین کی تلاوت کی' اس کی تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآنِ پاک تلاوت کرنے کے برابر (ثواب) ثبت فرمائے گا (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہارون ابو محمد راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۴۴)

٢١٤٨ - (٤٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَرَأَ ﴿طٰهٰ﴾ وَ﴿يٰسٓ﴾ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوبٰى لِأُمَّةٍ يُّنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا، وَطُوبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا، وَطُوبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۱۴۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے ایک ہزار سال پہلے سورت طٰہٰ اور یٰسین کی تلاوت کی۔ جب فرشتوں نے قرآن پاک کو سنا تو انہوں نے کہا (وہ) امت خوش قسمت ہے جس پر اس قرآن کا نزول ہو گا اور وہ سینے خوش قسمت ہیں جو اس قرآن کو محفوظ کریں گے نیز وہ زبانیں خوش قسمت ہیں جو اس کی تلاوت کریں گی (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن مہاجر راوی منکرالحدیث ہے

(میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۶۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۵)

۲۱٤۹ ـ (٤١) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةٍ، أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعُمَرُ بْنُ أَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ ـ : هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۲۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورت "حٰم' الدُّخان" کی (کسی) رات میں تلاوت کی وہ صبح کرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں گے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم راوی کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے نیز امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے۔

۲۱۵۰ ـ (٤٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ.

۲۱۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعتہ المبارک کی رات میں سورت "حٰم' الدُّخان" کی تلاوت کی اس کے (صغائر) گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے نیز ہشام ابوالمقدام راوی ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۵۱ ـ (٤٣) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَّرْقُدَ، يَقُوْلُ: «إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ آيَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۱۵۱: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے

پہلے مستجات (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی مدلّس ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے۔
(الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۶)

٢١٥٢ - (٤٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلاً.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۲: نیز دارمی نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسل بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

٢١٥٣ - (٤٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۱۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ اس شخص کے حق میں سفارش کرے گی (جو اس کی تلاوت کرتا رہا) یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ وہ سورت "تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" ہے۔
(احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢١٥٤ - (٤٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهٗ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ اچانک اس جگہ (آواز آئی کہ) ایک شخص سورت "تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" آخر تک تلاوت کر رہا ہے۔ وہ صحابی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' اس نے آپؐ کو بتایا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ سورت (عذابِ قبر سے) محفوظ رکھنے والی ہے'

یہ سورت اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن عمرو بن مالک راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۷)

۲۱۵۵ - (۴۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ: ﴿آلٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَكَذَا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَفِي «الْمَصَابِيْحِ»: غَرِيْبٌ.

۲۱۵۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تک "الم تنزیل" اور "تبارک الذی" (سورتیں) تلاوت نہ کرتے سوتے نہیں تھے (احمد، ترمذی، دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اسی طرح شرح السنۃ اور مصابیح میں حدیث غریب ہے۔

۲۱۵۶ - (۴۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۱۵۶: ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورت "اِذَا زُلْزِلَتْ" نصف قرآن پاک کے برابر ہے اور سورت "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" قرآن پاک کے تیسرے حصے کے برابر ہے اور سورت "قُلْ يَااَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" قرآن کے چوتھے حصے کے برابر ہے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یمان بن مغیرہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۱۳۴۲، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۶۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۹، مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۸)

۲۱۵۷ - (۴۹) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ سُوْرَةِ (الْحَشْرِ) وَكَّلَ اللهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْداً. وَّمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے صبح کے وقت تین بار "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" کے کلمات کہے اس کے بعد

سورت حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں تو اللہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں' وہ شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی دن فوت ہوا تو اس کی موت شہادت کی ہے اور جس شخص نے یہ کلمات شام کے وقت کہے تو وہ بھی اسی درجہ میں ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۱۵۸ - (۵۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَتَيْ مَرَّةً ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً؛ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ . وَفِي رِوَايَتِهِ: «خَمْسِينَ مَرَّةً». وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ».

۲۱۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے روزانہ دو سو بار (سورت) "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" کی تلاوت کی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ اس پر قرض نہ ہو (ترمذی' درامی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن میمون راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے۔
(میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۴۲۸' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۳۴۸)

۲۱۵۹ - (۵۱) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِيْ! اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۲۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو وہ دائیں جانب لیٹ کر سو بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" تلاوت کرے تو قیامت کے دن پروردگار اس سے کہے گا' اے میرے بندے! تو جنت میں دائیں جانب سے داخل ہو جا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حدیث حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن میمون راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۲۸' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۳۴۹)

۲۱۶۰ -(۵۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، فَقَالَ: «وَجَبَتْ». قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «اَلْجَنَّةُ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

۲۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ (سورت) "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" کی تلاوت کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' (تجھ پر) واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا' کیا واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا' جنت واجب ہو گئی (مالک' ترمذی' نسائی)

٢١٦١ - (٥٣) وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِي شَيْئاً أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي. فَقَالَ: «اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۱۶۱: فروۃ بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ جب میں بستر پر لیٹوں تو اسے پڑھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا' "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھا کر اس لئے کہ یہ سورت شرک سے دور کرتی ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٢١٦٢ - (٥٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ، إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِـ ﴿أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، وَيَقُوْلُ: «يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۱۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جحفہ اور ابواء مقام کے درمیان چل رہا تھا ناگہاں ہمیں سخت آندھی نے گھیر لیا اور اندھیرا چھا گیا۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (سورتوں) کو پڑھنا شروع کر دیا اور فرمایا' اے عقبہ! تم بھی ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ طلب کرو' کسی پناہ طلب کرنے والے کے لئے ان دو سورتوں جیسی اور کوئی چیز نہیں (ابوداؤد)

٢١٦٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: «قُلْ». قُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۱۶۳: عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بارش اور سخت آندھی والی

رات میں باہر نکلے۔ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے چنانچہ ہم آپؐ سے جا ملے۔ آپؐ نے فرمایا' تم پڑھو۔ میں نے عرض کیا' میں کیا پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا' تم "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور معوّذتین (سورتیں) صبح و شام تین بار پڑھو' تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٢١٦٤ - (٥٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿هُوْدٍ﴾ أَوْ سُوْرَةَ ﴿يُوْسُفَ﴾؟ قَالَ: «لَنْ تَقْرَأَ شَيْئاً أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۱۶۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سورت ہود یا سورت یوسف کی تلاوت کروں؟ آپؐ نے فرمایا' "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے زیادہ موثر سورت اللہ کے نزدیک کوئی دوسری سورت نہیں جس کی تو تلاوت کرے (احمد' نسائی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢١٦٥ - (٥٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ ، وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهُ، وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ».

تیسری فصل

۲۱۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک (کے معانی) واضح کرو اور اس کے فرائض کی اتباع کرو۔ اس کے غرائب سے مقصود فرائض اور حدود ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن مقبری راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۵۲)

٢١٦٦ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ، وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ».

۲۱۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا نماز کے علاوہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے افضل ہے اور سبحان اللہ کہنا صدقہ کرنے سے افضل ہے اور صدقہ کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے محفوظ کرنے والا ہے۔

٢١٦٧ - (٥٩) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قِرَاءَةُ الرَّجُلِ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ، وَّقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَلْفَيْ دَرَجَةٍ».

۲۱۶۷: عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے روایت ہے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بغیر مصحف کے قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے ہزار درجہ ثواب ہے اور مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے سے دوہزار درجہ تک ثواب ملتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رجاء بن حارث راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۶' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۵۲)

٢١٦٨ - (٦٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَآءُ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: «كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۱۶۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اس کو پانی لگے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! زنگ دور کرنے کا آلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا۔ بیہقی نے چاروں احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

٢١٦٩ - (٦١) وَعَنْ أَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾». قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «آيَةُ الْكُرْسِيِّ ﴿اللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾». قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللهِ! تُحِبُّ أَنْ تُصِيْبَكَ وَأُمَّتَكَ؟ قَالَ: «خَاتِمَةُ سُوْرَةِ (الْبَقَرَةِ). فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ، أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ، لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۶۹: اَیْفَعْ بن عَبْدِ الْکَلَاعِی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! قرآنِ پاک کی کون سی سورت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" اس نے عرض کیا'

قرآنِ پاک کی کون سی آیت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' آیتُ الکرسی "اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! کون سی آیت ہے جس کو آپؐ محبوب جانتے ہیں کہ وہ آپؐ کو اور آپؐ کی امت کو حاصل ہو (یعنی اس کی برکت حاصل ہو) آپؐ نے فرمایا' وہ سورت بقرۃ کی آخری دو آیات ہیں' وہ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ہیں' اس کا نزول عرش کے نیچے سے ہوا ہے' اللہ نے اس امت کو اس کا عطیہ دیا ہے اور یہ دنیا اور آخرت کی تمام برکتوں پر مشتمل ہے (دارمی)

٢١٧٠ - (٦٢) وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فِىْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۲۱۷۰: عبدالملک بن عمیر مرسل روایت بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فاتحۃُ الکتاب کی تلاوت ہر بیماری سے شفا دیتی ہے (دارمی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٢١٧١ - (٦٣) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ ﴿آلِ عِمْرَانَ﴾ فِىْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ.

۲۱۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے (سورت) آلِ عمران کی آخری آیات کی رات کے لمحات میں تلاوت کی تو اس کے لئے رات کا قیام ثبت ہو جاتا ہے (دارمی)

٢١٧٢ - (٦٤) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿آلِ عِمْرَانَ﴾ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَآئِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ.

رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷۲: مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن سورت آلِ عمران کی تلاوت کی' فرشتے رات بھر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں (دارمی)

٢١٧٣ - (٦٥) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ، أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ، فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلاً.

۲۱۷۳: جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے سورت بقرہ کو ایسی دو آیتوں کے ساتھ ختم کیا ہے جو عرش کے نیچے اللہ کے خزانے سے مجھے عطا ہوئی ہیں۔ تم خود بھی ان کے کلمات کا علم حاصل کرو اور اپنی عورتوں کو بھی ان کی تعلیم دو اس لئے کہ ان کے کلمات رحمت' تقربِ الٰہی کا باعث اور دعائیہ کلمات ہیں (دارمی نے مرسل بیان کیا ہے)

٢١٧٤ - (٦٦) وَعَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اقْرَأُوْا سُوْرَةَ ﴿هُوْدٍ﴾ يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلاً.

۲۱۷۴: کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن سورتِ ہود کی تلاوت کیا کرو (دارمی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

٢١٧٥ - (٦٧) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿الْكَهْفِ﴾ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۱۷۵: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن سورتِ کہف کی تلاوت کی تو اس کی روشنی دو جمعوں کے درمیان باقی رہتی ہی

(بیہقی فی الدعوات الکبیر)

٢١٧٦ - (٦٨) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: اقْرَأُوْا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ ﴿آلٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾، فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَقْرَأُهَا، مَا يَقْرَأُ شَيْئاً غَيْرَهَا، وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا، فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: رَبِّ! اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ، فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيْهِ، وَقَالَ: اكْتُبُوْا لَهُ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً، وَارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً». وَقَالَ أَيْضاً: «إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ، تَقُوْلُ: «اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، وَإِنْ لَّمْ أَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ، وَإِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ، فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». وَقَالَ فِيْ (تَبَارَكَ) مِثْلَهُ. وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا. وَقَالَ طَاوُوْسٌ: فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷۶: خالد بن معدان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (عذابِ قبر سے) نجات دینے والی

سورت "الٓمّ تَنْزِیْل" کی تلاوت کرو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص اس سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا اس کے علاوہ کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا تھا اور وہ بہت خطاکار تھا چنانچہ اس سورت نے (پرندے کی شکل میں) اپنے پروں کو اس پر پھیلا دیا اس نے زبانِ حال سے کہا' پروردگار! اس کو معاف فرما اس لئے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجھے پڑھا کرتا تھا تو اللہ نے اس کی شفاعت کو اس کے بارے میں قبول کیا اور فرمایا' اس کے ہر ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی ثبت کرو اور ایک ایک درجہ بلند کرو نیز (حدیث کی راوی) نے بیان کیا کہ یہ سورت اس کی تلاوت کرنے والے کی جانب سے قبر میں جھگڑا کرے گی۔ یہ سورت کہے گی' اے اللہ! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے کتاب سے محو فرما نیز خالد بن معدان " نے بیان کیا کہ یہ سورت قبر میں پرندے کی شکل اختیار کرے گی' وہ اپنے پر اس پر پھیلائے گی اور اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے عذابِ قبر سے محفوظ کرے گی نیز اس شخص نے "تَبَارَکَ الَّذِیْ" سورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں ذکر کیں چنانچہ خالد بن معدان" رات کے لمحات میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے نیز طاؤس نے بیان کیا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآنِ پاک کی دیگر سورتوں پر ساٹھ درجہ فضیلت ہے (دارمی)

٢١٧٧ - (٦٩) **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ ﴿يسٓ﴾ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا.

۲۱۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے شروع دن میں سورت یٰسین کی تلاوت کی اس کی تمام ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں (دارمی نے مرسل بیان کیا)

٢١٧٨ - (٧٠) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ ﴿يسٓ﴾ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، فَاقْرَأُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۱۷۸: معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سورت یٰسین کی تلاوت کی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس تم اپنے فوت ہونے والوں کے پاس سورت یٰسین کی تلاوت کیا کرو (بیہقی فی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۶۶۸)

٢١٧٩ - (٧١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ

سَنَاماً ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ ﴿الْبَقَرَةِ﴾، وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَاباً وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآنِ پاک کی بلندی سورت بقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآنِ پاک کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں (دارمی)

وضاحت: سورت حجرات سے آخر قرآن تک مفصّل سورتیں ہیں (واللہ اعلم)

۲۱۸۰ - (۷۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوْسٌ، وَعُرُوْسُ الْقُرْآنِ ﴿الرَّحْمٰنُ﴾».

۲۱۸۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے اور قرآنِ پاک کا حسن و جمال سورتِ رحمٰن ہے (بیہقی شُعَبُ الایمان)

۲۱۸۱ - (۷۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿الْوَاقِعَةِ﴾ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَداً». وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ.

رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۱۸۱: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کی وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا اور ابنِ مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو حکم دیتے کہ وہ ہر رات اس کی تلاوت کیا کریں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی سند نہیں مل سکی ہے البتہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن درجہ کی ہے۔ علامہ ناصرُالدین البانی نے مذکورہ احادیث دونوں کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۳۵۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۶۶۹)

۲۱۸۲ - (۷٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۱۸۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی" سورت کو محبوب جانتے تھے (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ثویر بن ابی فاختہ راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۳۶، تقریب التہذیب، رجال القوی صفحہ ۱۴۱، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۵۷)

۲۱۸۳ - (۷۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ ﴿الٓرٰ﴾». فَقَالَ: كَبُرَتْ سِنِّيْ، وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ، وَغَلُظَ لِسَانِيْ . قَالَ: «فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ (حٰمٓ)». فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَأَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِ أَبَدًا، ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۱۸۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے تعلیم دیں۔ آپؐ نے فرمایا' جن سورتوں کے شروع میں "الٓر" ان میں سے تین سورتیں تلاوت کر۔ اس نے عرض کیا' میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور میرے دل پر نسیان کا غلبہ ہے اور میری زبان سخت ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' پھر جن سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" ہے ان میں سے تین سورتوں کی تلاوت کر۔ اس پر اس شخص نے پہلی بات کہی۔ اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کسی جامع سورت کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے اس کو سورت "اِذَا زُلْزِلَت" کی تلاوت کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے اس سورت کو ختم کیا (یہ سن کر) اس شخص نے عرض کیا' اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر کچھ زیادتی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا' یہ عظیم شخص کامیاب ہے (احمد' ابوداؤد)

۲۱۸٤ - (۷٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟» قَالُوْا: وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ أَنْ يَّقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: «أَمَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّقْرَأَ ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ ؟». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۱۸۴ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم میں سے کوئی شخص استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات تلاوت کرے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' کس شخص میں استطاعت ہے کہ وہ روزانہ ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم میں سے کسی میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر" (سورت) کی تلاوت کرے (بیہقی شعب الایمان)

۲۱۸۵ - (۷۷) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مُرْسَلاً، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ عَشَرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذاً لَنُكَثِّرَنَّ قُصُوْرَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۸۵: سعید بن مُسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص دس بار "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" (سورت) کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں ایک محل تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے بیس بار تلاوت کی اس کے لئے اس کی وجہ سے جنت میں دو محل تعمیر ہو جاتے ہیں اور جو شخص تیس بار تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں تین محل تعمیر ہو جاتے ہیں۔ اس پر عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس طرح تو ہم کثرت کے ساتھ محل تعمیر کر لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس سے زیادہ وسعتوں والا ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ اور زبان (نامی) راوی ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۵۹)

۲۱۸۶ - (۷۸) **وَعَنِ** الْحَسَنِ، مُرْسَلاً: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ». قَالُوْا: وَمَا الْقِنْطَارُ؟ قَالَ: «اثْنَا عَشَرَ أَلْفاً». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۸۶: حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایک رات میں (قرآنِ پاک سے) سو آیات تلاوت کیں تو قرآنِ پاک اس رات اس سے جھگڑا نہیں کرے گا اور جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) دو سو آیات تلاوت کیں تو اس کے (نامہ اعمال میں) ایک رات کے قیام کا ثواب ثبت ہو جاتا ہے اور جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) پانچ سو آیات سے ایک ہزار آیات تک تلاوت کیں تو وہ صبح کرے گا تو "قِنْطَارٌ" کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' "قِنْطَارٌ" سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بارہ ہزار دینار ہیں (دارمی)

وضاحت: حسن بصری رحمہُ اللہ سے مروی مرسل روایات بے اصل ہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۵۹)

(۱) بَابُ [آدَابُ التِّلَاوَةِ وَدُرُوْسِ الْقُرْآنِ]

(تلاوتِ قرآنِ پاک کے آداب اور قرآنِ پاک کے دروس)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۱۸۷ - (۱) عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّیاً مِّنَ الْإِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۱۸۷: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کا خیال رکھو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اونٹ رسی کھل جانے کے بعد اس قدر تیزی کے ساتھ نہیں بھاگتے جس قدر تیزی کے ساتھ قرآن (سینوں سے) نکل جاتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۱۸۸ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ؛ بَلْ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهٗ أَشَدُّ تَفَصِّياً مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ: «بِعُقُلِهَا» .

۲۱۸۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت کو بھول گیا ہوں بہت ہی برا ہے بلکہ وہ (افسوس کے ساتھ) کہے کہ اسے فلاں فلاں آیت بھلا دی گئی ہے۔ قرآنِ پاک کا مذاکرہ رکھو اس لئے کہ اونٹ اتنی تیزی کے ساتھ رسی کھلنے کے بعد نہیں بھاگتے جس تیزی کے ساتھ قرآنِ پاک سینوں سے نکل جاتا ہے (بخاری' مسلم) مسلم میں رسی کا لفظ زائد ہے۔

۲۱۸۹ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۸۹ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کے حافظ کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اونٹوں کے گھٹنوں کو رسیوں سے باندھ رکھا ہے اگر وہ ان کی نگرانی رکھے گا تو ان کو روکے رکھے گا اور اگر انہیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے (بخاری' مسلم)

۲۱۹۰ - (٤) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۰ : جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس وقت تک قرآن پاک کی تلاوت کرو جب تک تمہارے دل تلاوت سے مانوس رہیں جب تمہارے دل (زبان کے ساتھ) موافقت نہ کریں تو قرآنِ پاک کی تلاوت چھوڑ دو (بخاری' مسلم)

۲۱۹۱ - (٥) وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدّاً [مَدّاً] ، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۹۱ : قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کی تلاوت کس کیفیت کے ساتھ فرماتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ الفاظ کو لمبا فرما کر تلاوت کرتے پھر انہوں نے (عملاً) تلاوت کر کے بتایا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کی تلاوت کرتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہ کو لمبا کیا' الرَّحْمٰن کو لمبا کیا اور الرَّحِيْم کو لمبا کیا (بخاری)

۲۱۹۲ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک کسی (آواز) پر اتنا کان نہیں لگاتے جس قدر پیغمبر علیہ السلام کی (آواز) پر کان لگاتے ہیں جب وہ خوبصورت آواز کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

۲۱۹۳ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک کسی (آواز) پر اتنا کان نہیں لگاتے جس قدر پیغمبر علیہ السلام کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو خوبصورت آواز کے ساتھ بلند آواز سے تلاوت فرماتے ہیں (بخاری' مسلم)

٢١٩٤ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خوبصورت آواز کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا (بخاری)

٢١٩٥ - (٩) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ». قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ». فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾، قَالَ: «حَسْبُكَ الْآنَ»، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' جبکہ آپؐ منبر پر تشریف فرما تھے (اے عبداللہ!) تو مجھے تلاوتِ قرآن سنا۔ میں نے عرض کیا' میں آپؐ کو پڑھ کر سناؤں! جب کہ آپؐ پر قرآنِ پاک نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے پسند ہے کہ میں کسی دوسرے سے قرآنِ پاک سنوں چنانچہ میں نے سورت نساء کی تلاوت شروع کر دی جب میں اس آیت پر پہنچا (جس کا ترجمہ ہے) "اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور تجھے ہم ان پر (بطور) گواہ لائیں گے" تو آپؐ نے فرمایا' اب بس کر۔ اچانک میں نے آپؐ کی جانب نظر اٹھائی تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔
(بخاری' مسلم)

٢١٩٦ - (١٠) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ». قَالَ: آللهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾» قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَبَكٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ بن کعب

سے کہا' مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے تجھے سناؤں۔ انہوں نے دریافت کیا' اللہ نے آپؐ کو میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے دریافت کیا' اچھا! تو میرا ذکر ربُّ العالمین کے پاس ہوا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر (خوشی سے) ان کی دونوں آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" سورت کی تجھ پر تلاوت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (یہ سن کر) ابی بن کعبؓ خوشی سے رو پڑے (بخاری' مسلم)

۲۱۹۷ ـ (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعُدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ، فَإِنِّيْ لَا آمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ».

۲۱۹۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے ساتھ دشمن کے علاقوں کی جانب سفر کرنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ قرآن پاک کے ساتھ سفر نہ کرو اس لئے کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے (اور وہ اسے ضائع کر دیں یا اس کی توہین کریں)

وضاحت: معلوم ہوا کہ اگر اہانت کا خطرہ نہ ہو اور اسلامی لشکر کی تعداد دشمن کو مرعوب کر رہی ہو تو ایسی صورت میں قرآنِ پاک کو ساتھ لے جایا جا سکتا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۶۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۱۹۸ ـ (۱۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا، إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟» قُلْنَا: كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ». قَالَ: فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِيْنَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهُ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ! بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۱۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں کمزور مہاجرین (اصحابِ صُفّہ) میں بیٹھا ہوا تھا ان میں سے کچھ مہاجرین (بوجہ جسم پر) لباس نہ ہونے کے (دیگر) رفقاء کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری تلاوت قرآنِ پاک کر رہا تھا۔ اچانک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو قاری اوبا" خاموش ہو گیا۔ آپؐ نے السلام علیکم کہا۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا' ہم اللہ کی کتاب (کی تلاوت) سن رہے تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری اُمّت میں ایسے لوگوں کو بنایا جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو ان کے ساتھ شامل کروں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' اس طرح (حلقہ بندی کر کے) بیٹھیں چنانچہ وہ آپؐ کے سامنے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور ان کے چہرے آپؐ کے سامنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے غریب مہاجرین کی جماعت! تم خوش ہو جاؤ کہ قیامت کے دن تمہیں مکمل روشنی عطا ہو گی اور تم جنت میں مال دار لوگوں سے آدھا دن پہلے یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہو جاؤ گے (ابوداؤد)

۲۱۹۹ - (۱۳) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۱۹۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک کو خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کر کے اس کے حسن میں اضافہ کرو (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۲۰۰ - (۱٤) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنِ امْرِىءٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ» . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۲۰۰: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قرآنِ پاک کو پڑھتا ہو پھر اس کو بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی بن کر ملاقات کرے گا (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی سے مروی حدیث قابلِ حجت نہیں ہے اور عیسیٰ بن فائد راوی مجہول ہے (العِلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۲۱' الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۱۱' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۶۵' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۳۶۸)

۲۲۰۱ - (۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ». رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک تین دنوں سے کم میں پڑھا اس نے اس (کے معانی) کو نہ سمجھا۔
(ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۲۲۰۲ - (۱٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو علی الاعلان خیرات کرنے والا ہے اور پوشیدہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو پوشیدہ خیرات کرنے والا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۲۰۳ - (۱۷) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ». رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۲۰۳: صُہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک کے محرمات کو حلال گردانا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

۲۲۰٤ - (۱۸) وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۲۰۴: لیث بن سعد بن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ یعلی بن مملک سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ کی تلاوت واضح ہوتی تھی' ایک ایک حرف الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۲۲۰۵ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ، يَقُولُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ثُمَّ يَقِفُ، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

۲۲۰۵: ابنِ جریج سے روایت ہے وہ ابنِ ابی ملیکہ سے وہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک ایک آیت کو) الگ الگ کر کے تلاوت فرماتے چنانچہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" تلاوت فرما کر رک جاتے پھر "الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" تلاوت فرماتے پھر رک جاتے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہیں' اس لئے کہ لیث نے اس حدیث کو ابنِ ابی ملیکہ سے اس نے یعلیٰ بن مملک سے اس نے اُمِّ سلمہؓ سے بیان کیا اور لیث سے مروی حدیث (اگر متصل ہے) زیادہ صحیح ہے۔
غور کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اس کے ثواب کو (دنیا میں) جلدی طلب نہ کرو اس لئے کہ قرآنِ پاک کا (وہ) ثواب (جو آخرت میں حاصل ہونے والا ہے) نہایت عظیم ہے (بیہقی فی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں کہ ابن جریجؒ سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ اس کی سند کی نافع بن عمر جمحی نے مطابقت کی ہے اور وہ ثقہ ثبت راوی ہے نیز ابنِ جریجؒ کی حدیث کو دار قطنی اور دیگر محدثین نے بھی صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۶۷۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۰۶ - (۲۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ قَالَ: «اقْرَأُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ؛ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ، يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۲۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے ہم میں دیہاتی اور غیر عربی بھی تھے۔ آپؐ نے فرمایا' تم جس طرح قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہو کرتے رہو تم سب کی تلاوت درست ہے (البتہ) مستقبل میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآنِ پاک (کے حروف) تکلف کے ساتھ (ان کے مخارج سے نکال کر) پڑھیں گے جیسا کہ تیر کو سیدھا (کرنے

میں تکلف) کیا جاتا ہے۔ وہ قرآنِ پاک (کی تلاوت) کا بدلہ دنیا میں جلد حاصل کرنا چاہیں گے آخرت کا اجر ان کا مقصود نہ ہو گا (ابوداؤد' بیہقی فی شُعَبِ الایمان)

۲۲۰۷ - (۲۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ . وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ ، وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، وَرَزِيْنٌ فِيْ «كِتَابِهِ».

۲۲۰۷: حُذَیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کی تلاوت عرب کے لحن اور مخرج میں کرو اور تم فساق اور اہلِ کتاب کے لحن سے بچو اور میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے الفاظ کو دہرائیں گے جیسے گانے والے اور نوحہ خوانی کرنے والے بار بار الفاظ دہراتے ہیں جب کہ ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گی' ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے اور جن کو ان کا طریقہ پسند ہو گا ان کے دل بھی فتنے میں مبتلا ہوں گے (بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں بیان کیا)

وضاحت: گانے کی سروں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا اور وعظ میں وہی اسلوب اختیار کرنا قبیح فعل ہے۔ (واللہ اعلم)

۲۲۰۸ - (۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْناً». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پاک تلاوت کیا کرو اس لئے کہ خوب صورت آواز سے قرآنِ پاک کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے (دارمی)

۲۲۰۹ - (۲۳) وَعَنْ طَاوُوْسٍ ، مُرْسَلاً، قَالَ: «سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتاً لِلْقُرْآنِ؟ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً؟ قَالَ: «مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيْتُ أَنَّهُ يَخْشَى اللهَ» . قَالَ طَاوُوْسٌ: وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۹: طاؤس رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص قرآن پاک کی تلاوت خوبصورت آواز سے کرتا ہے اور اس کی تلاوت میں حسن بھی ہے؟ آپ نے فرمایا' وہ شخص ہے کہ جب تو اس کی تلاوت سنے تو تجھے محسوس ہو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ طاؤس نے بیان کیا کہ طلق میں یہ وصف پایا جاتا تھا (دارمی)

٢٢١٠ - (٢٤) وَعَنْ عُبَيْدَةِ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ ، وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ، مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ، وَلَا تُعَجِّلُوا ثَوَابَهُ، فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۲۱۰: عُبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ شخص صحابی رسول تھے' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کے حفاظ! تم قرآنِ پاک کو تکیہ نہ بناؤ بلکہ قرآنِ پاک کی دن رات صحیح انداز میں تلاوت کرو نیز قرآنِ پاک کو پھیلاؤ اور خوبصورت آواز کے ساتھ اس کی تلاوت کرو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو شائد کہ تم فلاح پاجاؤ اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب (آخرت مین بڑا) ہے۔
(بیہقی شعب الایمان)

(۲) بَابُ [اَلْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِ الْقُرْاٰنِ]

(اختلافِ قرأت اور قرآنِ پاک کو جمع کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۲۱۱ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿الْفُرْقَانِ﴾ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيْهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿الْفُرْقَانِ﴾ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ» فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ لِيْ: «اقْرَأْ»، فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ؛ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

پہلی فصل

۲۲۱۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہشامؓ بن حکیم بن حزام کو سنا، وہ سورت فرقان کی تلاوت میری تلاوت سے ہٹ کر کسی اور طرح کر رہے تھے جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سورت کی تلاوت بتائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان سے اُلجھ جاتا لیکن میں نے ان کو مہلت دی حتی کہ وہ تلاوت سے فارغ ہو گئے پھر میں ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سنا کہ وہ سورت فرقان کی تلاوت اس کیفیت کے ساتھ نہیں کر رہا تھا جس کیفیت کے ساتھ آپؐ نے مجھے تلاوت کرنے کا فرمایا ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو چھوڑ دوں اور اس سے کہا، اے ہشام! تلاوت کر چنانچہ اس نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں اس سے سن چکا تھا (اس کی تلاوت سن کر) آپؐ نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے مجھے حکم فرمایا، کہ (اب) تم تلاوت کرو چنانچہ میں نے تلاوت کی (میری تلاوت سن کر بھی) آپؐ نے فرمایا، اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے بلاشبہ قرآنِ پاک سات قراتوں پر نازل ہوا ہے پس ان میں سے جسے آسان جانو تلاوت کرو (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضاحت: قرآنِ پاک کی سات قرأتوں سے مقصود یہ نہیں ہے کہ ہر ہر لفظ کو سات مختلف قرأتوں سے پڑھا جائے بلکہ سات قرأتوں سے مراد عرب کے سات قبیلوں کا بعض الفاظ کو اپنے انداز پر تلاوت کرنا ہے جب کہ قرآنِ پاک قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے۔ سات قبائل کی لغت پر بعض الفاظ کی تلاوت کی اجازت دی گئی ہے تاکہ کوئی دشواری نہ پیش آئے البتہ معانی میں اختلاف نہیں ہے۔ صرف الفاظ و حروف کی قرأت میں اختلاف ہے جیسے "وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ" میں ایک قرات (را) کی زبر کے ساتھ اور دوسری قرات (را) کی پیش کے ساتھ ہے۔ اب موجودہ قرآنِ پاک قریش کی لغت پر ہے جسے قرأت حفص بھی کہتے ہیں جب کہ بعض تفاسیر میں دیگر لغات کو بیان کیا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

۲۲۱۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، فَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۱۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کی تلاوت کو سنا جب کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کے خلاف تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا چنانچہ میں اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کو مطلع کیا (اس پر) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کی علامات پائیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم دونوں کی تلاوت درست ہے پس تم اختلاف نہ کرو تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا وہ برباد ہو گئے (بخاری)

۲۲۱۳ - (۳) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَآءَةً سِوٰى قِرَآءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ، دَخَلْنَا جَمِيْعاً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَآءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ. فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ، ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ، فَفِضْتُ عِرْقاً، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقاً، فَقَالَ لِيْ: «يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ. فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۱۳: اُبَیّ بنْ کَعْب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کرنے لگا۔ اس نے تلاوت کی' میں نے اس کی تلاوت کو صحیح نہ سمجھا۔ اس کے بعد ایک اور شخص مسجد میں آیا اس نے پہلے شخص کی تلاوت کے خلاف تلاوت کی جب ہم نے نماز ادا کر لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا' اس شخص نے تلاوت کی جس کو میں نے صحیح نہ سمجھا پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اس نے اس کی تلاوت کے خلاف تلاوت کی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ تلاوت کریں۔ آپؐ نے دونوں کی تلاوت کو مستحسن قرار دیا۔ اس پر میرے دل میں آپؐ کی تکذیب کا ایسا خیال نمودار ہوا کہ زمانہ کفر میں بھی ایسا خیال نہ آیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وسوسہ میں مبتلا پایا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اس سے میں پسینے میں تربتر ہو گیا گویا کہ میں خوف کے عالم میں اللہ کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے اُبَیّ! مجھے (اللہ کی جانب سے) پیغام دیا گیا کہ میں ایک تلاوت پر قرآنِ پاک کی تلاوت کروں۔ میں نے عرض کیا (اے اللہ!) میری اُمّت پر آسانی فرما تو دوبارہ میری جانب پیغام بھیجا گیا کہ آپؐ دو قراتوں پر تلاوت کریں۔ پھر میں نے عرض کیا (اے اللہ !) میری امت پر مزید آسانی فرما تو تیسری بار مجھے پیغام دیا گیا کہ آپؐ سات قرأتوں پر تلاوت کریں اور آپؐ کے ہر جواب کے بدلے جو میں نے آپؐ کی جانب بھیجا اس پر آپؐ کی ایک ایک دعا قبول ہو گی تو میں نے دعا کی' اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے مؤخر کر دیا جس دن تمام مخلوق میری جانب رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری شفاعت کے محتاج ہوں گے (مسلم)

٢٢١٤ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «أَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِيْ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِيْ أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِداً لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۱۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک قرأت پر تلاوت کرائی (لیکن) میں نے اس سے تکرار کی۔ میں مزید قرأتوں کا مطالبہ کرتا رہا اور وہ مجھے (اللہ کی اجازت سے) مزید عطا کرتا رہا یہاں تک کہ سات قرأتوں تک بات پہنچ گئی۔ ابنِ شہاب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ساتوں قرأتیں (معنی کے لحاظ سے) ایک ہیں' قرأتوں کے اختلاف سے حلال اور حرام میں کچھ فرق نہیں ہوتا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٢١٥ - (٥) **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ

فَقَالَ: «يَا جِبْرَئِيْلُ ! إِنِّيْ بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ، مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْغُلَامُ، وَالْجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَاباً قَطُّ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَأَبِيْ دَاوُدَ: قَالَ: «لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، قَالَ: «إِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ أَتَيَانِيْ، فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ، فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ : اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، قَالَ مِيْكَائِيْلُ: اسْتَزِدْهُ، حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ»

دوسری فصل

۲۲۱۵: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے (جبرائیل علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے جبرائیل! مجھے ایسی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جو پڑھے لکھے نہیں ہیں ان میں بوڑھی عورتیں' بوڑھے مرد' لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جو بالکل نہیں پڑھ سکتے۔ جبرائیل نے کہا' اے محمدؐ! بلاشبہ قرآن پاک سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے (ترمذی) اور احمد' ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل نے واضح کیا کہ ان میں ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے اور نسائی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جبرائیل اور میکائیل دونوں میرے پاس آئے۔ جبرائیل میری دائیں جانب اور میکائیل میری بائیں جانب تشریف فرما ہوئے۔ جبرائیل نے کہا' آپ ایک قرأت پر تلاوت فرمائیں۔ میکائیل نے کہا' اس میں اضافہ کا مطالبہ کریں یہاں تک کہ وہ سات قرأتوں تک پہنچ گئے اور ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

٢٢١٦ - (٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْأَلُ . فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ، فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ

۲۲۱۶: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک وعظ کہنے والے شخص کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو قرآن پاک سنا رہا تھا پھر (سامعین سے) مانگ رہا تھا (یہ دیکھ کر) عمرانؓ بن حُصَین نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کے کلمات کہے۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جو شخص قرآنِ پاک کی تلاوت کرے وہ اللہ سے سوال کرے (یاد رکھو) مستقبل میں کچھ لوگ آئیں گے جو قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے لوگوں سے سوال کریں گے (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۱۷ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۲۲۱۷: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قرآنِ پاک سنا کر لوگوں سے مال طلب کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی (کی شکل میں) ہو گا اس پر گوشت نہیں ہو گا (بیہقی فی شُعَبِ الایمان)

۲۲۱۸ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سورت کے ختم ہونے اور دوسری سورت کے شروع ہونے کا اس وقت علم ہوتا تھا جب آپؐ پر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" (آیت) نازل ہوتی (ابوداؤد)

۲۲۱۹ - (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُوْرَةَ ﴿يُوْسُفَ﴾، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟! فَضَرَبَهُ الْحَدَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۱۹: علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حِمص شہر میں تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورت یوسف کی تلاوت کی۔ ایک شخص نے کہا' یہ سورت اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ عبداللہؓ بن مسعود نے کہا' اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سورت کی تلاوت کی تھی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تھا کہ تو نے درست قرأت کی ہے' جب عبداللہؓ بن مسعود کے ساتھ وہ شخص گفتگو کر رہا تھا تو انہیں اس سے شراب کی بو آئی۔ عبداللہؓ بن مسعود نے اس سے کہا' تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرتا ہے؟ چنانچہ اس پر شراب پینے کی حد نافذ کی (بخاری' مسلم)

۲۲۲۰ - (۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِيْ فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئاً لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ. فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئاً لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ أَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُّ آخِرَ سُوْرَةِ ﴿التَّوْبَةِ﴾ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهٖ: ﴿لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ حَتّٰى خَاتِمَةِ ﴿بَرَاۗءَةَ﴾، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری جانب (جنگ یمامہ میں) اہلِ یمامہ کے قتل ہونے کے موقع پر پیغام بھیجا (چنانچہ میں ان کے ہاں گیا) تو وہاں ان کے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے (مجھے دیکھ کر) ابوبکرؓ نے فرمایا' میرے ہاں عمرؓ آئے۔ انہوں نے (نہایت افسوس کے عالم میں مجھے مشورہ دیتے ہوئے) کہا' یمامہ کی جنگ میں کثرت کے ساتھ قرآنِ پاک کے حفاظ قتل ہو چکے ہیں اگر جنگوں میں اسی طرح کثرت کے ساتھ حفاظ قتل ہوتے رہے تو مجھے ڈر ہے (کہ قرآنِ پاک کے حفاظ کے قتل ہونے کی وجہ سے) قرآنِ پاک کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ کا تبینِ وحی کو قرآنِ پاک کے جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے عمرؓ سے کہا کہ آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمرؓ نے (زور دے کر) کہا' اللہ کی قسم! قرآنِ پاک کو جمع کرنے کا کام بہتر کام ہے چنانچہ عمرؓ (قرآنِ پاک جمع کرنے کے بارہ میں) مجھ سے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اس کام کے لئے اللہ نے میرا سینہ کشادہ فرمایا اور میری رائے عمرؓ کی رائے کے موافق ہو گئی۔ زیدؓ بن ثابت نے بیان کیا کہ (اس کے بعد) ابوبکرؓ نے (مجھ سے) کہا' آپ جواں سال اور ہوش مند ہیں آپ کی عدالت پر ہمیں کچھ شک نہیں مزید بر آں آپ کو وحی کے لکھنے کا شرف حاصل رہا ہے اس لئے قرآنِ پاک کی آیات کو تلاش کریں اور انہیں ایک مصحف میں جمع کریں۔ (زیدؓ بن ثابت نے بیان کیا) اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے منتقل کرنے کا حکم دیتے تو یہ کام اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کہ مجھے قرآن پاک

جمع کرنے کا کام دشوار معلوم ہوا۔ زیدؓ نے بیان کیا' میں نے ان سے کہا' آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام نہیں دیا۔ ابوبکرؓ نے (پراعتماد لہجہ میں) فرمایا' اللہ کی قسم! یہ کام نہایت مبارک ہے (زیدؓ بن ثابت نے بیان کیا) چنانچہ ابوبکرؓ مجھے باربار کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے انشراح صدر عطا فرمایا جیسا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو انشراحِ صدر عطا فرمایا تھا چنانچہ میں نے جمع قرآن پاک کے لئے (اس کی آیات) کھجور کی شاخوں' سفید پتھروں اور حُفاظِ قرآن کے سینوں سے تلاش کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت مجھے ابوخُزیمہ انصاری کے ہاں سے دستیاب ہوئی' ان کے علاوہ کسی کے ہاں میں نے اس آیت کو نہ پایا۔ وہ آیت یہ تھی "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" (آخر سورت تک) پس یہ جمع شدہ مصحف ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے ان کے بعد زندگی بھر عمرؓ کے پاس رہا بعد ازاں حفصہؓ بنتِ عمر کے پاس رہا (بخاری)

۲۲۲۱ - (۱۱) **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ، وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَآذَرْبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ: أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ، نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ هِشَامٍ، فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ [أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنِ ثَابِتٍ] فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوْا، حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيْفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُّحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ ﴿الْأَحْزَابِ﴾ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا، فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ ، فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہؓ بن یمان عثمانؓ کے پاس (جب وہ خلیفہ تھے) مدینہ منورہ میں آئے' وہ آرمینیہ' آذر بائیجان کو فتح کرنے کے لئے شامیوں اور عراقیوں کے لئے جنگی سامان مہیا کر رہے تھے چنانچہ قرآن پاک کی قرات میں عراقیوں اور شامیوں کے اختلاف نے حذیفہؓ کو پریشان کر دیا۔ انہوں نے عثمانؓ سے کہا' اس سے پہلے کہ اُمتِ مسلمہ کتابُ اللہ کی قراُت میں اختلاف کرے جیسا کہ یہودیوں اور

عیسائیوں نے اختلاف کیا (اور کمی بیشی کی) آپ اُمّتِ مسلمہ کی خبرلیں چنانچہ عثمانؓ نے حفصہؓ کی جانب پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں مصحف عطا کریں (تاکہ) ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کر سکیں بعد ازاں ہم آپ کی جانب اس کو بھجوا دیں گے چنانچہ حفصہؓ نے عثمانؓ کی جانب مصحف بھیجا۔ عثمانؓ نے زیدؓ بن ثابت، عبداللہؓ بن زبیر، سعیدؓ بن عاص اور عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام کو حکم دیا جس پر انہوں نے نقلیں تیار کیں۔ عثمانؓ نے تینوں قریشیوں سے کہا تھا کہ جب قرآن پاک کے کسی لفظ میں تمہارا اور زیدؓ بن ثابت کا اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان میں تحریر کرنا اس لئے کہ قرآنِ پاک قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ان کے حکم کے مطابق تمام معاملہ سرانجام دیا۔ جب انہوں نے متعدد نقول تیار کر لیں تو عثمانؓ نے اصل مصحف حفصہؓ کی جانب بھجوا دیا اور ہر علاقہ کی جانب نقل شدہ ایک مصحف بھجوا دیااور اس کے علاوہ دیگر مصاحف کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو جلا دیا جائے (تاکہ اختلاف نہ ہو) ابنِ شہابؒ نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبردی کہ اس نے زیدؓ بن ثابت سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے مصحف کو نقل کیا تو سورت احزاب کی ایک آیت ہمیں نہ مل سکی جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا تھا کہ آپؐ اس کی تلاوت فرماتے تھے چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا تو ہم نے اس آیت کو خزیمہؓ بن ثابت انصاری کے پاس پایا۔ وہ آیت یہ ہے "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ" تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں مصحف میں شامل کر دیا (بخاری)

٢٢٢٢ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى ﴿الْأَنْفَالِ﴾، وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ، وَإِلٰى ﴿بَرَاءَةٍ﴾ ، وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ، فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ؟ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانِ، وَهُوَ تَنْزِلَ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ، وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ: «ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا» فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ: «ضَعُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا». وَكَانَتِ ﴿الْأَنْفَالُ﴾ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَكَانَتْ ﴿بَرَاءَةُ﴾ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُوْلًا، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۲۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ بن عفان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہوئی کہ سورتِ انفال جو مثانی سے ہے اور سورتِ براءۃ جو مئین سے ہے ان دونوں کو تم نے جمع کر دیا اور تم

نے سورت براءۃ کے آغاز میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کو تحریر نہ کیا اور تم نے اس کو سات لمبی سورتوں میں شمار کیا تھا' عثمانؓ نے جواب دیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی سورتیں نازل ہوتیں جن کی متعدّد آیات ہوتیں اور جب بھی آپؐ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کاتبین وحی سے کسی ایک کو بلاتے' اسے کہتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں بات کا ذکر ہے پھر جب آپؐ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپؐ فرماتے اس آیت کو اس سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں بات کا ذکر ہے جب کہ سورتِ انفال کا مضمون سورت براءۃ کے مضمون کے ساتھ ملتا جلتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے انہوں نے ہمیں نہ بتایا کہ سورتِ انفال سورت براءۃ میں داخل ہے یا نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں نے ان دونوں سورتوں کو یکجا کر دیا بسم اللہِ الرحمٰنِ الرحیم کو تحریر نہ کیا اور اس کو سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: قرآنِ پاک کو سورتوں کے لحاظ سے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ قرآنِ پاک کی پہلی سات لمبی سورتوں کو "سبع طوال" کہتے ہیں' دوسری قسم "مئین" سورتیں ہیں جن کی آیات سو یا سو سے زیادہ ہیں' تیسری قسم "مثانی" ہیں جن کی آیات سو سے کم ہیں اور چوتھی قسم "مفصل" سورتیں ہیں جن کی تین قسمیں طِوال مفصل' اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل ہیں چنانچہ قرآنِ پاک کی پہلی سات سورتیں "سبع طوال" ہیں' وہ سورہ بقرہ سے سورہ اعراف تک ہیں ان میں ساتویں سورہ فاتحہ ہے اور ان کے بعد گیارہ سورتیں "مئین" ہیں اور ان کے بعد بیس سورتیں "مثانی" ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے الاتقان فی علومِ القرآن کا مطالعہ کریں نیز قرآنِ پاک کی سورتوں کی تمام آیات کی ترتیبِ توقیفی ہے' جبرائیل علیہ السلام نے اللہ پاک کی جانب سے آپؐ کو اس ترتیب پر مطلع فرمایا ہے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

(دعاؤں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٢٢٣ - (١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ.

پہلی فصل

۲۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کی ایک دعا (یقیناً) قبول ہوتی ہے چنانچہ ہر پیغمبر نے اپنی (یقینی) قبولیت والی دعا کو جلد طلب کر لیا لیکن میں نے اپنی قبولیت والی دعا کو اپنی اُمّت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے لئے چھپا لیا ہے۔ میری شفاعت انشاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جو میری امت سے اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں سمجھتا تھا (مسلم) جب کہ بخاری میں مسلم سے کم الفاظ ہیں۔

وضاحت: ہر پیغمبر کی امت کے حق میں اس کی ایک دعا یقیناً قبول ہوتی ہے خواہ وہ امت کی نجات کے لئے کرے یا اُمّت کی ہلاکت کے لئے کرے۔ اس کے علاوہ کچھ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کچھ قبول نہیں ہوتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کے حق میں بے حد شفیق ہیں کہ انہوں نے اپنی اُمّت کی نجات کے لئے دُعا کو مؤخر کر رکھا ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۳۹۵)

٢٢٢٤ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ: شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَّزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ!

میں تجھ سے ایک عہد کا طالب ہوں تو ہرگز اس عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور میں تو بس انسان ہوں' اگر میں نے کسی مومن کو اذیت پہنچائی' اس کو برا بھلا کہا' اس پر لعنت کی' اس کو مارا تو (اے اللہ) تو اس اذیت وغیرہ کو اس کے لئے رحمت' پاکیزگی اور تقرب کا ذریعہ بنا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کو تیرا قرب حاصل ہو سکے (بخاری' مسلم)

۲۲۲۵ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلاَ يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ؛ وَلْيَعْزِمْ مَسْاَلَتَهُ، اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ، لاَ مُكْرِهَ لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اللہ سے دعا کرے تو یوں دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر' اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر' اگر تو چاہے تو مجھ کو رزق عطا کر (بلکہ) عزم کے ساتھ سوال کرے اس لئے کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے (بخاری)

۲۲۲۶ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلاَ يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ؛ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّ اللهَ لاَ يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو (یوں) دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے البتہ عزم کے ساتھ دعا کرے اور بڑی سے بڑی چیز مانگے کیونکہ اللہ کے لئے کسی چیز کا عطا کرنا مشکل نہیں ہے (مسلم)

۲۲۲۷ - (۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: «يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ. فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بندے کی دعا (اس وقت تک) قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! جلدی کرنے سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' دعا کرنے والا یوں کہے کہ

مین نے (باربار) دعا کی، میں نے (باربار) دعا کی لیکن مجھے قبولیت کے آثار دکھائی نہیں دیئے پھر وہ اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے (مسلم)

۲۲۲۸ - (٦) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِيْنَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے شخص کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے خیروبرکت کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ دعا پر آمین کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اس کی مثل حاصل ہو (مسلم)

۲۲۲۹ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: «اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ» . فِيْ كِتَابِ الزَّكَاةِ.

۲۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے لئے بد دعا نہ کرو' تم اپنی اولاد کے حق میں بد دعا نہ کرو' تم اپنے مال کے حق میں بد دعا نہ کرو کہ کہیں اللہ کی جانب سے وہ وقت ایسا نہ ہو کہ اس ساعت میں جو مانگا جائے اللہ تمہیں وہی دے دے (مسلم) اور ابنِ عباسؓ سے مروی حدیث کہ "تم مظلوم کی بد دعا سے بچو" کتابُ الزکوۃ میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۲۳۰ - (٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۲۳۰: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

دعا ہی عبادت ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا ہے کہ مجھ سے سوال کرو میں تمہارا سوال پورا کروں گا" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٢٣١ - (٩) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دعا عبادت کا مغز ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی سئی الحفظ ہے (المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۶۹۳)

٢٢٣٢ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کو شرف حاصل نہیں ہے (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٢٢٣٣ - (١١) **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور نیک اعمال سے ہی عمر میں اضافہ ہوتا ہے (ترمذی)

٢٢٣٤ - (١٢) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دعا اس بلا کو بھی دور کرتی ہے جو اتر چکی ہے اور اس بلا کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نہیں آئی۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا

کرتے رہو (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابوبکر قرشی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۲)

۲۲۳۵ - (۱۳) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۲۲۳۵: نیز اس حدیث کو امام احمدؒ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث اہل حجاز سے ضعیف ہوتی ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۲)

۲۲۳۶ - (۱٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ، اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو جو اس نے طلب کیا عطا کرتا ہے یا اس کے بدلے میں اس سے کسی بلا کو رد کرتا ہے بشرطیکہ معصیت یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۳)

۲۲۳۷ - (۱٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو بلاشبہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور افضل عبادت (صبر کے ساتھ مصیبت کے) دور ہونے کا انتظار ہے (ترمذی) اس نے حدیث کو غریب کہا۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن واقد عیشی صفار راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۰۰، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۳)

٢٢٣٨ - (١٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے (ترمذی)

٢٢٣٩ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئاً - يَعْنِيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ - مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ سے جتنی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت کی تمام آفات سے) بچاؤ کا سوال کیا جائے (ترمذی)

٢٢٤٠ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصائب کے وقت اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی کی حالت میں اللہ سے کثرت کے ساتھ دعا کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢٢٤١ - (١٩) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو اور اس بات کا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن بشیر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۷۳۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۳۵۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۴)

۲۲۴۲ - (۲۰) **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا»

۲۲۴۲: مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہتھیلیوں کی اندر کی جانب (آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے) دعا کرو' ہتھیلیوں کی باہر کی جانب (آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے) دعا نہ کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق راوی مجہول الحال ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۷' مرعات جلد ۴۔۵ ز صفحہ ۴۰۵)

۲۲۴۳ - (۲۱) **وَفِيْ** رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا، فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۴۳: نیز ابنِ عباسؓ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم اللہ سے ہتھیلیوں کے باطن کو پھیلا کر سوال کرو' ان کے ظاہر سے سوال نہ کرو جب دعا کر چکو تو ہتھیلیوں کو چہروں پر پھیرو (ابوداوٗد)

وضاحت: نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد نیچے کر لیا جائے اور منہ پر نہ پھیرا جائے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۵)

۲۲۴۴ - (۲۲) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲۴۴: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم کرنے والا ہے جب اس کا بندہ اس کی جانب ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے (ترمذی' ابوداوٗد' بیہقی فی الدعواتِ الکبیر)

۲۲۴۵ - (۲۳) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۴۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی جانب ہاتھ اٹھاتے تو انہیں چہرے پر پھیرنے کے بعد نیچے کرتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۶)

٢٢٤٦ - (٢٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع کلمات والی دعاؤں کو مستحب جانتے تھے اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے (ابوداؤد)

٢٢٤٧ - (٢٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے جو غائب شخص دوسرے غائب کے لئے کرتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۶)

٢٢٤٨ - (٢٦) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِيْ، وَقَالَ: «أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ! فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا». فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَلَا تَنْسَنَا».

۲۲۴۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ (کرنے) کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا' اے میرے چھوٹے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھنا' ہمیں فراموش نہ کرنا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) آپؐ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ مجھے اس کے بدلے دنیا ملے (ابوداؤد' ترمذی) جب کہ ترمذی کی روایت آپؐ کے اس فرمان تک ہے "کہ ہمیں فراموش نہ کرنا"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبیداللہ بن عاصم العدوی راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۷)

۲۲۴۹ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَیَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۲۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی دعا رَد نہیں ہوتی (ایک شخص) روزے دار ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے (دوسرا شخص) وہ امام ہے جو عدل و انصاف کرنے والا ہے (تیسرا شخص) وہ مظلوم ہے کہ جب وہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمانوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور پروردگار عالم فرماتا ہے کہ مجھے میرے غلبہ و اقتدار کی قسم! میں لازمی طور پر تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد کروں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں زیاد طائی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۷)

۲۲۵۰ - (۲۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین دعائیں بلاشبہ قبول ہوتی ہیں۔ والد کا (اپنی اولاد کے لئے) دعا کرنا یا بد دعا کرنا' مسافر کا (بحالتِ سفر) دعا کرنا اور مظلوم کا (ظالم کے حق میں) بد دعا کرنا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۵۱ - (۲۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِیَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰی یَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ» .

تیسری فصل

۲۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجات طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے طلب کرے (ترمذی)

٢٢٥٢ - (٣٠) زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلاً: «حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ، وحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۵۲: ثابت بنانی رحمہ اللہ سے مرسل روایت میں اضافہ ہے یہاں تک کہ نمک بھی اللہ سے طلب کرے اور جوتے کا تسمہ بھی اللہ سے طلب کرے جب وہ ٹوٹ جائے (ترمذی)

٢٢٥٣ - (٣١) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دعا کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبالغہ کے ساتھ اپنے ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔
(بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: دعاءِ استسقاء کی طرح عام دعاؤں میں بھی مبالغہ آرائی کے ساتھ ہاتھ اٹھانے ثابت ہیں (واللہ اعلم)

٢٢٥٤ - (٣٢) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَدْعُوْا.

۲۲۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ دعا کرتے وقت اپنی انگلیوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے تھے (بیہقی الدّعوات الکبیر)

٢٢٥٥ - (٣٣) **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ.
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲۵۵: سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرت (بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سائب بن یزید اور عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہیں نیز دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ۶۸۲، میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴، ارواء الغلیل حدیث ۴۲۶ ـ ۴۲۷)

۲۲۵۶ - (۳٤) وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَلْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ، وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعاً.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۵۶: عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا' سوال کرنا یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر یا ان سے قریب بلند کرے اور استغفار (کا اسلوب) یہ ہے کہ تو انگشت (شہادت) کے ساتھ اشارہ کرے اور (دعا میں) مبالغہ آرائی یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو یک بارگی دراز کرے اور ایک روایت میں ہے فرمایا' اور مبالغہ آرائی کے ساتھ دعا کرنا اس طرح ہے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو چہرے کی جانب کیا (ابوداؤد)

۲۲۵۷ - (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ يَقُوْلُ: اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ، مَا زَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا - يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ - رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۲۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے تم ہاتھ اٹھاتے ہو یہ بدعت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو سینے سے بلند نہیں کیا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن حرب راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۵۸' الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۳۴' المجروحین جلد۱ صفحہ۹۸' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۲۱۰)

۲۲۵۸ - (۳٦) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۵۸: اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لئے دعا (کا ارادہ) فرماتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۲۲۵۹ - (۳۷) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ، وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْآخِرَةِ، وَاِمَّا اَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ

مِثْلَهَا». قَالُوْا: إِذًا نُكْثِرُ. قَالَ: «اَللّٰهُ اَكْثَرُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۲۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا کرتا ہے یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبولیت عطا کرتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے اس دعا کو ذخیرہ فرماتا ہے یا اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ (کا فضل) بہت وسیع ہے (احمد)

۲۲٦۰ - (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَمْسُ دَعْوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ ، وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ ، وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ، وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ»، ثُمَّ قَالَ: «وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲٦۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ پانچ دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا ہوتا ہے۔ مظلوم کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ (ظالم سے) انتقام لے' حج کرنے والے کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ (اپنے گھر) واپس آئے' جہاد کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو' بیمار کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے اور کسی مسلمان کا اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا بعد ازاں واضح کیا کہ ان تمام دعاؤں میں سے سب سے زیادہ جلد قبولیت حاصل کرنے والی دعا کسی بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا ہے (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱۱)

(۱) بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

(اللہ کے ذکر اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٢٦١ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] ، قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللهَ اِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۲۶۱: ابوہریرہ اور ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کچھ لوگ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور طمانیت کا ان پر نزول ہوتا رہتا ہے اور (ان پر فخر کرتے ہوئے) اللہ تعالےٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں (مسلم)

٢٢٦٢ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ: جُمْدَانُ، فَقَالَ: «سِيْرُوْا، هٰذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ». قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستہ میں سفر کر رہے تھے۔ آپؐ کا گزر جمدان (پہاڑ) پر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' چلتے رہو' یہ جمدان (پہاڑ) ہے۔ وہ لوگ سبقت لے گئے جو ذکرِ الٰہی میں (لوگوں سے) کنارہ کش رہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ مرد اور عورتیں جو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں محو رہتے ہیں۔ (مسلم)

٢٢٦٣ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ، وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ، مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۲۶۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔
(بخاری' مسلم)

٢٢٦٤ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ، ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۲۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ میں اپنے مومن بندے کے اس خیال کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (یعنی اس کی مدد کرتا ہوں) اگر وہ میرا ذکر پوشیدہ کرتا ہے تو میں اس کا ذکر پوشیدہ کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں (یعنی فرشتوں میں کرتا ہوں) (بخاری' مسلم)

٢٢٦٥ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا، وَاَزِیْدُ؛ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَجَزَاؤُہٗ سَیِّئَةٌ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ؛ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا؛ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا؛ وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَةً؛ وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَةً». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ارشاد ربانی ہے "جس شخص نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا اور جس شخص نے ایک برائی کی تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہو گا یا میں معاف کر دوں گا اور جس شخص نے (اطاعت کر کے) ایک بالشت کے برابر میرا تقرب حاصل کیا تو میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہوں گا اور جس شخص نے (اطاعت کر کے) ایک ہاتھ کے برابر میرا تقرب حاصل کیا تو میں دو ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاؤں گا اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آئے گا تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آؤں گا اور جو شخص زمین کے برابر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آیا لیکن

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا" (مسلم)

۲۲۶۶ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ؛ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ، وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ، وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

۲۲۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے دوست کو دشمن سمجھا میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے اور میرا (مومن) بندہ کسی اطاعت کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کرپاتا جو میں نے ان پر فرض کیا اور میرا مومن بندہ ہمیشہ نوافل ادا کر کے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب جانتا ہوں تو میں اس کا کان ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کا سوال پورا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں نے کبھی کسی فعل کے کرنے میں اتنا تردد نہیں کیا جس قدر میں اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں (اس لئے) کہ وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اس کو تکلیف پہنچانے کو مکروہ جانتا ہوں حالانکہ موت سے ہرگز چارہ نہیں ہے (بخاری)

۲۲۶۷ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْماً یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ» قَالَ: «فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا» قَالَ: «فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ؟» قَالَ: «یَقُوْلُوْنَ: یُسَبِّحُوْنَكَ وَیُکَبِّرُوْنَكَ، وَیَحْمَدُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ» قَالَ: «فَیَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِیْ؟» قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ» قَالَ: «فَیَقُوْلُ: کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟»، قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ: «لَوْ رَاَوْكَ کَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِیْداً، وَاَکْثَرَ لَكَ تَسْبِیْحاً» قَالَ: «فَیَقُوْلُ: فَمَا یَسْاَلُوْنَ؟ قَالُوْا: یَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ» قَالَ: «یَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا!» قَالَ: «فَیَقُوْلُ: فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟» قَالَ: «یَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصاً، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً، وَاَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً. قَالَ: فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ؟» قَالَ: «یَقُوْلُوْنَ: مِنَ

النَّارِ» قَالَ: «يَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا» قَالَ: «يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: «فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ». قَالَ: «يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: «اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمُ اللهُ، وَهُوَ اَعْلَمُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْاَلُوْنَكَ. قَالَ: وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِّيْ؟ قَالُوْا: يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا، اَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟! قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ؟! قَالُوْا: يَسْتَغْفِرُوْنَكَ». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ، وَاِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ». قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ».

۲۲۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ دیگر فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ تم اپنے مطلوب کی جانب آ جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ فرشتے اپنے پروں کے ساتھ آسمان سے دنیا تک انہیں ڈھانپتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ ان کے بارے میں اللہ کو خوب علم ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں' تیری حمد وثناء میں مصروف ہیں اور تیری عظمت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں نہیں! اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے! اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ آپؐ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے تجھ کو دیکھا ہوتا تو تیری عبادت میں زیادہ مصروف ہوتے اور تیری عظمت بیان کرتے اور تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مزید مبالغہ آرائی سے کام لیتے۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ (مجھ سے) کس چیز کا سوال کر رہے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا

ہے' کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! نہیں اللہ کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا حال کیسا ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھتے تو جنت کے لئے بہت زیادہ حریص ہوتے اور اس کی زبردست چاہت کرتے اور اس کی زبردست خواہش کرتے۔ اللہ فرماتا ہے' وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' فرشتے جواب دیتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! نہیں اللہ کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ دوزخ کو دیکھتے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو دوزخ سے پوری قوت کے ساتھ دور بھاگتے اور بہت شدّت کے ساتھ ڈرتے۔ آپؐ نے فرمایا' (اس پر) اللہ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا' ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص (ذکر کرنے والوں میں) شامل نہیں وہ تو محض اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے' وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہو گا (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں' ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں جب کسی مجلس کو پا لیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور وہ ان کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لے کر آسمان دنیا تک (کی فضا) کو بھر دیتے ہیں جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ ان سے دریافت کرتا ہے (جب کہ اللہ کو خوب علم ہے) تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں معروف تھے' تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے' تیری توحید بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں اے ہمارے پروردگار! اللہ دریافت کرتا ہے' ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے' وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں دیکھی۔ اللہ دریافت کرتا ہے' ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے؟ پھر وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں معاف کر دیا' میں نے انہیں ان کا سوال عطا کر دیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں انسان خطاکار تھا بس وہ تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان میں بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی معاف کر دیا (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے

والا بھی بد قسمت نہیں ہے۔

٢٢٦٨ - (٨) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَسَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَنِي اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ؟! قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَمَا ذَاكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ، وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۸: حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکرؓ ملے۔ انہوں نے دریافت کیا' حنظلہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا' حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انہوں نے (تعجب کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! کہا۔ (اور کہا) تم کیسی بات کہہ رہے ہو؟ میں نے وضاحت بیان کی کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں' آپؐ ہمیں جنت اور دوزخ کا وعظ سناتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے نکل کر بیوی بچوں میں گھل مل جاتے ہیں تو ہم اکثر و بیشتر (وعظ کی باتیں) فراموش کر دیتے ہیں۔ ابوبکرؓ نے کہا' اللہ کی قسم! ہمارا بھی اسی طرح کا حال ہے چنانچہ میں ابوبکرؓ کی معیت میں چلا ہم دونوں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار کیا' کس لئے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جب ہم آپؐ کی مجلس میں ہوتے ہیں' آپؐ ہمیں دوزخ اور جنت کی باتیں بتاتے ہیں گویا ہم ان کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم آپؐ کی مجلس سے باہر آتے ہیں اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم (آپؐ کی بتائی ہوئی) اکثر و بیشتر باتیں بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ہمیشہ تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس اور مجلس ذکر میں ہوتی ہے تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور تمہاری گزرگاہوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن حنظلہ! کبھی وہ اور کبھی یہ حال ہونا فطری امر ہے آپؐ نے (یہ کلمہ) تین بار دہرایا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۲۶۹ - (۹) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ، وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ؟ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ؟ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ؟ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰی. قَالَ: «ذِکْرُ اللّٰہِ». رَوَاہُ مَالِکٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَہْ، اِلاَّ اَنَّ مَالِکاً وَقَفَہٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ.

دوسری فصل

۲۲۶۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین عمل ہو اور تمہارے اللہ بادشاہ کے نزدیک زیادہ اجر و ثواب والا ہو اور (جنت میں) تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لئے سونا چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو نیز تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو تم ان کی گردنوں کو تہہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ اللہ سبحانہ کا ذکر کرنا ہے۔
(مالک' احمد' ترمذی' ابن ماجہ) البتہ امام مالکؒ نے اس حدیث کو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کیا ہے۔

۲۲۷۰ - (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ فَقَالَ: «طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ، وَحَسُنَ عَمَلُہٗ». قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۲۲۷۰: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا' کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص مبارک ہے جس کی عمر طویل ہے اور اس کا عمل بہتر ہے۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم دنیا کو چھوڑ رہے ہو تو تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو (احمد' ترمذی)

۲۲۷۱ - (۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا». قَالُوْا: وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ؟ قَالَ: «حِلَقُ الذِّکْرِ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۲۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب

تمہارا جنت کے باغات میں سے گزر ہو تو (وہاں سے) کھاؤ پیو۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ذکرِ الٰہی کی مجلسیں ہیں (ترمذی)

٢٢٧٢ ـ (١٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَداً لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

۲۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی جگہ بیٹھتا ہے مگر وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہاں بیٹھنا اس پر اللہ کی جانب سے حسرت کا باعث ہو گا اور جو شخص کسی لیٹنے کی جگہ پر لیٹے مگر وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہاں لیٹنا اس پر اللہ کی جانب سے حسرت کا باعث ہو گا (ابوداؤد)

٢٢٧٣ ـ (١٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ .

۲۲۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ کسی ایسی مجلس سے کھڑے ہوتے ہیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوتا تو وہ گویا گدھے کی مردہ لاش سے اٹھتے ہیں اور ان کی وہ مجلس ان کے حق میں حسرت کا باعث ہو گی (احمد' ابوداؤد)

٢٢٧٤ ـ (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً ، فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۲۲۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو ان پر گناہ ہو گا' اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا اگر چاہے گا تو انہیں معاف کرے گا (ترمذی)

٢٢٧٥ ـ (١٥) وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ، اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ، اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ

مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۲۲۷۵: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرزند آدم کی تمام باتیں اس کے لئے وبال ہیں' اس کے حق میں نفع بخش نہیں ہیں۔ ان باتوں سے صرف اچھے کام کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا یا اللہ کا ذکر مستثنیٰ ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۲۷۶ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ ، وَإِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۷٦: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذکر الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو اس لئے کہ ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی (کا سبب) ہے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل خشیتِ الٰہی سے خالی ہے (ترمذی)

۲۲۷۷ - (۱۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ: نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ؟ فَقَالَ: «اَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلٰى اِيْمَانِهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۷۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں" تو ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا' یہ آیت سونے چاندی (کی مذمت) میں نازل ہوئی ہے۔ کاش! ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اس کو حاصل کریں۔ آپؐ نے فرمایا' بہترین مال وہ زبان ہے جو ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتی ہے اور وہ دل ہے (جو اس کے انعامات پر) شکر ادا کرتا ہے اور وہ ایمان دار بیوی ہے جو دینی امور میں اپنے خاوند کی معاونت کرتی ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۷۸ - (۱۸) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ. قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ؟

قَالُوْا: آللهِ مَا اَجْلَسْنَا غَيْرُهُ. قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثاً مِّنِّيْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا اَجْلَسَكُمْ هَا هُنَا؟» قَالُوْا: «جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: «آللهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟» قَالُوْا: آللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ. قَالَ: «اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَلٰكِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَآئِكَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۲۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کی جماعت کے پاس آئے۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا' تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم (یہاں) ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا' اللہ کی قسم! صرف اس لئے تم یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا' اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا (کسی دوسرے کام) کے لئے نہیں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا' خبردار! میں نے تمہیں مشکوک قرار دیتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کے باوجود سب سے کم حدیثیں میں نے بیان کی ہیں (سنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تشریف لائے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ کی حمدوثناء کر رہے ہیں جب کہ اس نے ہمیں اسلام کی جانب راہ نمائی فرمائی اور ہم پر احسان فرمایا۔ آپؐ نے سوال کیا' اللہ کی قسم! بس اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' خبردار! میں نے تمہیں مشکوک سمجھتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی بلکہ معاملہ یوں ہے کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزّوجل تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے (مسلم)

۲۲۷۹ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهِ. قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْباً مِّنْ ذِكْرِ اللهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۷۹: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت ہیں مجھے ایسی بات بتائیں کہ میں جس میں ہر وقت لگا رہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۸۰ - (۲۰) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ: اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ قَالَ: «الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْراً وَالذَّاکِرَاتُ». قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ «قَالَ: «لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَماً ، فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَۃً». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ [حَسَنٌ] غَرِیْبٌ.

۲۲۸۰: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن کون شخص اللہ کے نزدیک افضل اور بلند درجات والا ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ مرد اور عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر غازی کافروں اور مشرکوں پر تلوار چلائے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے (یعنی شہید ہو جائے) پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس جہاد کرنے والے سے افضل ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے اور ابوالہیثم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۱۹)

۲۲۸۱ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَاِذَ ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ ، وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ» . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقاً.

۲۲۸۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان آدم کے بیٹے کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو (پھر) وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے (بخاری نے معلق بیان کیا)

وضاحت: بخاری میں مرفوع حدیث نہیں بلکہ موقوف ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ تک سند ضعیف ہے' سند میں حکیم بن جُبیر راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۲۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۲۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۹۳' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۲۹)

۲۲۸۲ - (۲۲) **وَعَنْ** مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: «ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّیْنَ، وَذَاکِرُ اللّٰہَ فِی الْغَافِلِیْنَ کَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِیْ شَجَرٍ یَابِسٍ».

۲۲۸۲: مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو (لڑائی سے) بھاگنے والوں کے پیچھے جہاد کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس تر و تازہ شاخ کی مانند ہے جو سوکھے ہوئے درخت میں ہو۔

۲۲۸۳ - (۲۳) وَفِیْ رِوَایَةٍ: «مِثْلَ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِیْ وَسَطِ الشَّجَرِ، وَذَاكِرُ اللهَ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلَ مِصْبَاحٍ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ، وَذَاكِرُ اللهَ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْهِ اللهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَیٌّ، وَذَاكِرُ اللهَ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ» وَالْفَصِیْحُ: بَنُوْ آدَمَ، وَالْاَعْجَمُ: اَلْبَهَائِمُ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

۲۲۸۳: اور ایک روایت میں ہے کہ اس درخت کی مانند ہے جو تر و تازہ ہے اور سوکھے درختوں کے درمیان ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس چراغ کی مانند ہے جو تاریک گھر میں ہے اور (اللہ کے ذکر سے) غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو زندگی میں ہی اللہ جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھائے گا اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے ہر ناطق اور غیر ناطق کی تعداد کے برابر گناہ معاف کر دیئے جائیں گے "فَصِیْح" سے مراد آدم کی اولاد ہے اور "اَعْجَم" سے مراد چارپائے ہیں (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن مسلم قصیر راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، مرعات صفحہ جلد ۴-۵ صفحہ ۴۳۰)

۲۲۸۴ - (۲۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلاً اَنْجٰی لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۲۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کرتا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو (مالک، ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: زیادہ بن ابی زیاد کی معاذؓ سے ملاقات نہیں نیز روایت میں انقطاع ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۳۱)

۲۲۸۵ - (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ، وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا

شبہ اللہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرا ذکر کرنے سے حرکت کرتے ہیں (بخاری)

٢٢٨٦ - (٢٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: «لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ، وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ». قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲۸۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہر چیز کو صاف کرنے والی (کوئی چیز) ہوتی ہے اور دلوں کو صاف کرنے والا اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر مجاہد ایسے تلوار چلائے کہ آخر وہ تلوار ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس کے برابر نہیں۔
(بیہقی فی الدّعوات الکبیر)

(۲) بَابُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی

(اللہ تعالیٰ کے (پیارے) نام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۲۸۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مِائَةً اِلاَّ وَاحِداً، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَفِیْ رِوَایَةٍ: «وَهُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۲۲۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں جس شخص نے ان کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی ذات ایک ہے اور وہ ہر چیز میں طاق کو محبوب جانتا ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: کتاب و سُنّت میں جو اللہ پاک کے اسماء ذکر ہوئے ہیں ان سب کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اللہ ربُّ العزّت کا ذاتی نام اللہ ہے اس کے علاوہ باقی سب نام صِفاتی ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۲۸۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَیْمِنُ، الْعَزِیْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِیْفُ، الْخَبِیْرُ، الْحَلِیْمُ، الْعَظِیْمُ،

الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَلِيُّ، الْمُتَعَالِي، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّؤُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيُّ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ» . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۲۲۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شُبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' وہ رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے' بادشاہ (عیوب سے) پاک سلامتی والا ہے' امن عطا کرنے والا ہے' حفاظت کرنے والا ہے' غالب ہے' (بندوں کو) مغلوب کرنے والا ہے' کبریائی والا ہے' پیدا کرنے والا ہے' (بلا نمونہ) پیدا کرنے والا ہے' صورتیں بنانے والا ہے' (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے' (تمام مخلوق پر) غالب ہے' بہت انعامات دینے والا ہے' رزق عطا کرنے والا ہے' (اپنے بندوں کے درمیان) فیصلے کرنے والا ہے' عِلم والا ہے' (رزق میں) تنگی کرنے والا ہے' (رزق میں) فراخی کرنے والا ہے' (سرکشوں کو) نیچا کرنے والا ہے' (اپنے دوستوں کو) اونچا کرنے والا ہے' عزّت عطا کرنے والا ہے' ذلت کے ساتھ ہمکنار کرنے والا ہے' سننے والا ہے' دیکھنے والا ہے' فیصلے کرنے والا ہے' عدل کرنے والا ہے' باریک بین ہے' (پوشیدہ چیزوں کی) خبر رکھنے والا ہے' حِلم والا ہے' عظمت والا ہے' (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے' قدر دان ہے' اونچی شان والا ہے' بڑی شان والا ہے' حفاظت کرنے والا ہے' روزی رساں ہے' کافی ہے' جلال والا ہے' سخی ہے' نگہبان ہے (اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں)' (دعاؤں کو) قبول کرنے والا ہے' فراخی والا ہے' دانائی والا ہے' (اپنے نیک بندوں سے) محبت کرنے والا ہے' شرف والا ہے' (مرنے کے بعد) اٹھانے والا ہے' اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں' اس کا وجود حق ہے' کارساز ہے' قوت والا ہے' شدید قوت والا ہے' مدد کرنے والا ہے' حمدوثناء کے لائق ہے' احاطہ کرنے والا ہے' بلانمونہ بنانے والا ہے' لوٹانے والا ہے' زندہ کرنے والا ہے' مارنے والا ہے' زندہ ہے' قائم ہے' غنی ہے' بزرگی والا ہے' ایک ہے' تنہا ہے' بے نیاز ہے' قدرت والا ہے' اقتدار والا ہے' آگے کرنے والا ہے' پیچھے کرنے والا ہے' (ہر چیز سے) پہلے ہے' (اور ہر چیز سے) آخر ہے' (ہر چیز پر) غالب ہے' پوشیدہ ہے' (سب چیزوں کا) مالک ہے' بلند ہے' احسان کرنے والا ہے' توبہ قبول کرنے والا ہے' سزا دینے والا ہے' معاف کرنے والا ہے' شفقت کرنے والا ہے' شہنشاہ ہے' عظمت والا ہے اور عزّت والا ہے'

انصاف کرنے والا ہے' تمام مخلوق کو اکٹھا کرنے والا ہے' (ہر چیز سے) بے پرواہ ہے' غنی کرنے والا ہے' (ہلاکت کے) اسباب کو روکنے والا ہے' دشمنوں کے لئے ضرر رساں ہے اور دوستوں کو فائدہ دینے والا ہے' روشنی والا ہے' ہدایات دینے والا ہے' (بغیر نمونے کے) پیدا کرنے والا ہے' باقی رہنے والا ہے' وارث ہے' راہنمائی کرنے والا ہے' (نافرمانیوں کو دیکھ کر) صبر کرنے والا ہے' (ترمذی' بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: محدثینؒ کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' ان میں حافظ ابن حزمؒ داؤدی' ابن العربیؒ ابوالحسن قابسیؒ اور ابوزید بلخیؒ بھی شامل ہیں (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۴۳۸) نیز علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ ۷۰۸)

۲۲۸۹ - (۳) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: «دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۸۹: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ دعا کر رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو ایک ہے' بے نیاز ہے' نہ اسے کسی نے جنا ہے' نہ وہ جنا گیا ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے (اس پر) آپؐ نے فرمایا' اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ساتھ جب اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

۲۲۹۰ - (٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّيْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ، الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! اَسْاَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۲۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک شخص نماز ادا کرتے ہوئے دُعا کر رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں بس تیرے لئے حمد و ثناء ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو (اپنے بندوں پر) شفیق ہے' تو انعامات کرنے والا ہے' بلانمونہ آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے۔ اے (وہ) ذات جو بزرگی اور عزّت والی ہے' اے! وہ ذات جو زندہ ہے' قائم ہے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا ہوتا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۲۲۹۱ - (۵) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِسْمُ اللهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾، وَفَاتِحَةِ (آلِ عِمْرَانَ): ﴿الٓمّٓ، اَللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسمِ اعظم ان دو آیات میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور تمہارا معبودِ برحق ایک ہے' اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ ذات رحم کرنے والی اور مہربان ہے۔" اور سورہ آلِ عمران کے شروع میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "الٓمٓ' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ذات زندہ ہے' قائم ہے" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن ابی زیاد القداح راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۴۰)

۲۲۹۲ - (٦) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾، لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ [اللهُ] لَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۹۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یونس علیہ السلام کی دعا جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے (جس کا ترجمہ ہے) "تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو پاک ہے جب کہ میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔" جو مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۹۳ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَآءً، فَإِذَا رَجُلٌ يَّقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَقُوْلُ: هٰذَا مُرَآءٍ؟ قَالَ: «بَلْ مُؤْمِنٌ مُّنِيْبٌ». قَالَ: وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَسَمَّعُ لِقِرَآءَتِهٖ، ثُمَّ جَلَسَ أَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَحَدًا صَمَدًا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى، وَإِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَأَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِيْ: أَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ أَخٌ صَدِيْقٌ، حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

تیسری فصل

۲۲۹۳: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عشاء کے وقت مسجدِ نبویؐ میں پہنچا تو وہاں ایک شخص بلند آواز کے ساتھ تلاوت کر رہا تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کیا فرماتے ہیں' یہ شخص ریاکار ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بلکہ مومن ہے (اللہ کی جانب) رجوع کرنے والا ہے۔ راوی نے بیان کیا' بلند آواز کے ساتھ تلاوت کرنے والے ابو موسیٰ اشعریؓ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاوت سن رہے تھے بعد ازاں ابو موسیٰؓ دعا کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ انہوں نے دعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ تو معبودِ برحق ہے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' تو ایک ہے' بے نیاز ہے' نہ تو نے جنا ہے اور نہ تو جنا گیا ہے اور نہ کوئی اللہ کی برابری کرنے والا ہے۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اسے بتاؤں جو کچھ میں نے آپؐ سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ضرور! چنانچہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی سے مطلع کیا۔ اس پر اس نے مجھ سے کہا' آج سے تو میرا بھائی اور دوست ہے تو نے مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں مطلع کیا ہے (رزین)

(۳) بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

(سُبْحَانَ اللہ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور اَللہُ اَکْبَرُ کے کلمات کہنے کا ثواب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٢٩٤ ـ (١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۲۹۴: سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل کلام چار کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰہ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک روایت میں ہے کہ تمام کلاموں سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب کلام چار کلمات ہیں' سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ' کچھ حرج نہیں کہ ان میں سے جن کلمات کو تو شروع میں لائے (مسلم)

٢٢٩٥ ـ (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں یہ کلمات کہوں سُبْحَانَ اللّٰہ' وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ' وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر تو یہ میرے ہاں ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں) (مسلم)

٢٢٩٦ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دن بھر میں سو بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کے کلمات کہے اس سے اس کے گناہ دور ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (بخاری' مسلم)

٢٢٩٧ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِی: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلاَّ اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلَیْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح اور شام سو بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا ہے' تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کے کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے (بخاری' مسلم)

٢٢٩٨ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ، ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ، حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو کلمات (ایسے) ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں' ترازو میں بھاری ہیں' رحمٰن کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ' سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ" (بخاری' مسلم)

٢٢٩٩ - (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟» فَسَاَلَهُ سَآئِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ: کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ، فَیُکْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ، اَوْیُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِیْ کِتَابِهٖ: فِیْ جَمِیْعِ الرِّوَایَاتِ عَنْ مُوْسَی الْجُهَنِیِّ: «اَوْ یُحَطُّ» . قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰی، فَقَالُوْا: «وَیُحَطُّ»

بِغَيْرِ اَلِفٍ. هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ.

۲۲۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار نیکی کرو چنانچہ آپؐ کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا' ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' سوبار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے سے ہزار نیکیاں ثبت ہوتی ہیں یا ہزار گناہ دور ہوتے ہیں (مسلم) مسلم میں موسیٰ جُہنی سے مروی تمام روایات میں "اَوْ یُحَطُّ" الف کے ساتھ ہے لیکن ابوبکر برقانیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو شعبہؒ ابو عوانہؒ اور یحیی بن سعید قطانؒ نے موسی سے بیان کیا انہوں نے "وَیُحَطُّ" الف کے بغیر بیان کیا ہے۔ الحمیدیؒ کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۳۰۰ - (۷) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَآئِكَتِهٖ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۰۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کو اللہ نے اپنے فرشتوں کیلئے منتخب کیا ہے اور وہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" ہے (مسلم)

۲۳۰۱ - (۸) **وَعَنْ** جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ، قَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۰۱: جُویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد شروع دن میں اس کے ہاں سے نکلے جب کہ وہ ابھی نماز ادا کرنے کی جگہ میں تھیں۔ پھر آپؐ واپس تشریف لائے جب کہ سورج بلند ہو چکا تھا اور وہ ابھی تک وہیں بیٹھی تھیں۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا' کیا تو اسی حالت پر رہی ہے جس پر میں تجھ سے جُدا ہوا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے تیرے (پاس سے جانے کے) بعد ایسے چار کلمات تین بار کہے ہیں کہ اگر ان کا موازنہ ان کلمات سے کیا جائے جن کو تو شروع دن سے (اس وقت تک) کہہ رہی ہے تو وہ ان پر غالب آ جائیں۔ وہ کلمات یہ ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ (ہر طرح کے عیوب سے) پاک ہے اور (ہم) اس کی تعریف کرتے ہیں' اس کی تمام مخلوقات کی گنتی کے برابر اور اس کی رضا

(کی مقدار) کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کی مقدار کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر" (مسلم)

۲۳۰۲ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرَ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزاً مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ، وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایک دن میں سو بار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ" کہا تو اس کو دس گردنوں (کے آزاد کرنے) کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے (نامہ اعمال میں) سو نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور وہ دن بھر شام تک شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں کرتا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔
(بخاری' مسلم)

۲۳۰۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ؛ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِباً، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعاً بَصِیْراً، وَهُوَ مَعَكُمْ، وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ». قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ نَفْسِیْ، فَقَالَ: «یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟»، فَقُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ صحابہ کرامؓ نے بلند آواز کے ساتھ "اَللّٰهُ اَکْبَرُ" کے کلمات کہنا شروع کر دیئے۔ اس پر رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! اپنے نفسوں پر نرمی کرو تم کسی ایسی ذات کو نہیں پکار رہے جو سنتا نہیں ہے اور غائب ہے بلکہ تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی' دیکھنے والی ذات ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔ ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کے پیچھے تھا اور میں دل میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (کے کلمات) کہہ رہا تھا۔ آپؐ نے

فرمایا' اے عبداللہ بن قیس! میں تجھے جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر مطلع نہ کروں۔ میں نے عرض کیا' ضرور اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کے کلمات) جنّت کا خزانہ ہیں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

٢٣٠٤ - (١١) عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِى الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ.

دوسری فصل

۲۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کے کلمات کہے تو جنّت میں اس کے لئے کھجور کا درخت لگ جاتا ہے (ترمذی)

٢٣٠٥ - (١٢) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِىْ: سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ

۲۳۰۵: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی لوگ صبح کرتے ہیں تو منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کہ اس بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو جو (تمام نقائص سے) پاک ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف اور محمد بن ثابت اور ابو حکیم راوی مجہول ہیں۔ (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۵۱)

٢٣٠٦ - (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ. وَابْنُ مَاجَةَ

۲۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل ذکر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہے اور افضل دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٢٣٠٧ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ، مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ».

۲۳۰۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" (کا کلمہ) شکر (ادا کرنے) کا اونچا مقام ہے جس نے اللہ کی تعریف نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۳۰۸ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۳۰۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سب سے پہلے جنہیں جنت کی جانب بلایا جائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو خوشی اور غمی میں اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۳۰۹ - (۱٦) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهٖ، وَأَدْعُوْكَ بِهٖ. فَقَالَ: يَا مُوْسٰى! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا، إِنَّمَا أُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ، قَالَ: يَا مُوْسٰى! لَوْ أَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ، غَيْرِيْ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كَفَّةٍ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِيْ كَفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۳۰۹: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! مجھے ایسا ذکر بتائیں جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور اس کے ساتھ تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا' اے موسیٰ! تو "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے کلمات کہہ۔ انہوں نے دریافت کیا' اے میرے پروردگار! آپ کے تو تمام بندے یہ کلمات کہتے ہیں' میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مخصوص کلمات بتائیں۔ اللہ نے فرمایا' اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اور جو ان میں آباد ہے (میرے سوا) اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے کلمات دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا پلڑا ان پر غالب آ جائے گا (شرحُ السُّنّۃ)

۲۳۱۰ - (۱۷) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ. قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ،

وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، يَقُولُ اللّٰهُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِىْ، لَا شَرِيْكَ لِىْ، وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا، لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ». وَكَانَ يَقُوْلُ: «مَنْ قَالَهَا فِىْ مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۱۰: ابو سعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کے کلمات کہے' اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر میں ہوں اور میں کبریائی والا ہوں اور جب بندہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ کوئی معبودِ برحق نہیں صرف میں ایک ہوں' میرا کوئی شریک نہیں اور جب "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں صرف میں ہوں' میرے لئے بادشاہت ہے اور میرے لئے تعریف ہے اور جب بندہ یہ کہتا ہے کہ "کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں" تو اللہ فرماتا ہے کہ صرف میں ہی معبودِ برحق ہوں اور صرف میری مدد کے ساتھ برائی سے محفوظ رہنے اور نیکی کرنے کی قوت ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے یہ کلمات اپنی بیماری میں کہے' بعد ازاں فوت ہو گیا تو اس کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی

(ترمذی' ابن ماجہ)

۲۳۱۱ - (۱۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ عَلَى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى، تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۱۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک عورت کے پاس گئے اور اس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کا ورد کر رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے اس سے زیادہ آسان یا افضل کام نہ بتاؤں (جن کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس نے آسمانوں میں پیدا فرمایا نیز اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس نے زمین میں پیدا فرمایا نیز اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کے درمیان ہیں نیز اللہ پاک

ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو وہ پیدا کرنے والا ہے" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اس کی مثل اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اس کی مثل اور "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اس کی مثل اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اس کی مثل (یعنی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر) (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خزیمہ راوی مجہول ہے نیز سعید بن ابی ہلال راوی معروف نہیں' اسے اختلاط ہو گیا تھا پس یہ حدیث صحیح یا حسن درجہ کی نہیں ہے نیز علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے بلکہ اس حدیث کے رد میں مستقل رسالہ بھی لکھا ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۵۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۱۵' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۵۴)

۲۳۱۲ - (۱۹) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۱۲: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو سو بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے سو حج کیے ہیں اور جس شخص نے صبح اور شام کے وقت سو سو بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے اللہ کے راستے میں سو گھوڑوں پر (مجاہدین کو) سوار کرایا اور جس شخص نے صبح اور شام کے وقت سو سو بار "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح اور شام سو سو بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا تو اس دن کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب والا عمل نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جس نے اس کی مثل کیا یا اس سے زیادہ کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ضحاک بن حمرۃ الواسطی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۲۲' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۵۵)

۲۳۱۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ، وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

۲۳۱۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "سُبْحَانَ اللّٰہ" (کا ثواب) نصف ترازو کو بھرے گا اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" (کا ثواب) تمام ترازو کو بھرے گا اور "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ" اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی چنانچہ (یہ کلمہ) اللہ تک پہنچ جاتا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔
وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد راوی ضعیف اور اسماعیل بن عیّاش راوی میں اختلاط ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰ ۔ جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' مرعات جلد ۵ صفحہ ۴۵۵)

۲۳۱٤ ـ (۲۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصاً قَطُّ اِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۲۳۱۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ" کہتا ہے تو اس (کلمہ) کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ عرش تک جا پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ شخص کبیرہ گناہوں سے دور رہتا ہو (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱٥ ـ (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ . فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَآءِ، وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ ، وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَادًا .

۲۳۱۵ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے اسراء کرایا گیا (وہاں پر) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا' اے محمد! میری جانب سے اپنی اُمّت کو سلام پہنچا دیں اور انہیں بتائیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور "سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" (کے کلمات) کہنے سے اس میں درخت لگتے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔
وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' البتہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اس لئے کہ اس حدیث کے دو شاہد ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۱۶)

٢٣١٦ - (٢٣) وَعَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ، وَالتَّهْلِيْلِ، وَالتَّقْدِيْسِ ، وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ ، فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ، وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ

۲۳۱۶: یُسَیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (یہ خاتون مہاجر خواتین میں سے ہے) انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تم "سُبْحَانَ اللّٰہِ" "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" اور "سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس" (کے کلمات) کو لازم پکڑو اور (ان کی گنتی) انگلیوں پر کرو اس لئے کہ انگلیوں سے سوال ہو گا' ان سے گواہی لی جائے گی۔ اور تمہیں ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیئے ورنہ تم (اللہ کی) رحمت سے محروم ہو جاؤ گی (ترمذی' ابو داؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ان کلمات کا شمار کیا جائے۔ انگلیوں پر تسبیحات شمار کرنا مسنون ہے' کنکریوں اور گٹھلیوں پر شمار کرنے کی احادیث ضعیف ہیں پس ان احادیث سے دانہ دار تسبیح کے جواز پر استدلال صحیح نہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٣١٧ - (٢٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ، قَالَ: «قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ». فَقَالَ: فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّيْ، فَمَا لِيْ؟ فَقَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ» . شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ «عَافِنِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۳۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے عرض کیا' مجھے ایسا ذکر بتائیں جس پر میں مداومت کروں۔ آپؐ نے فرمایا' "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ" کا ذکر (ہمیشہ) کر بدوی نے کہا' یہ ذکر تو میرے رب کیلئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو (اپنے لئے) "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ" کے کلمات کہہ کر دعا کر (ان کلمات کا ترجمہ یوں ہے) "اے اللہ مجھے معاف فرما مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر اور مجھے تندرستی عطا کر" راوی کو لفظ "عَافِنِیْ" کے بارے میں شبہ ہے (مسلم)

۲۳۱۸ - (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ، فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ، فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ، فَقَالَ: «اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے۔ آپؐ نے درخت (کی شاخوں) کو اپنی لاٹھی ماری تو پتے گرنے لگے (اس پر) آپؐ نے فرمایا' "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' سُبْحَانَ اللّٰهِ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کے کلمات بندوں کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں جیسا کہ اس درخت کے پتے گرے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اعمش راوی کا انس رضی اللہ عنہ سے سننا ثابت نہیں تاہم اس مضمون کی ہم معنیٰ حدیث مسند احمد میں صحیح راویوں سے منقول ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۵۸)

۲۳۱۹ - (۲۶) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ». قَالَ مَكْحُوْلٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا مَنْجٰى مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ؛ كَشَفَ اللهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ، اَدْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۲۳۱۹: مکحولؒ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تو کثرت کے ساتھ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کا ذکر کیا کر۔ یہ کلمہ جنّت کا خزانہ ہے۔ مکحولؒ کہتے ہیں' پس جس شخص نے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ" کا ذکر کیا تو اللہ اس سے تکلیف کے (۷۰) دروازے دور کر دے گا جن میں معمولی دروازہ فقر و فاقہ کا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے' مکحولؒ راوی نے ابوہریرہؓ سے نہیں سنا۔

وضاحت: یہ حدیث سُنن نسائی اور مسند بزار میں ذرا لمبی ہے نیز رواۃ ثقہ اور قابلِ حجت ہیں۔
(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۵۹)

۲۳۲۰ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ.

۲۳۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے کلمات ننانوے بیماریوں کا علاج ہیں ان میں سب سے معمولی بیماری غم ہے۔
(بیہقی الدعواتُ الکبیر)

٢٣٢١ - (٢٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ عَبْدِيْ ، وَاسْتَسْلَمَ» . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تجھے عرش کے نیچے جنت کے خزانے سے ایک کلمہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کلمہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" ہے۔ اللہ فرماتا ہے میرا بندہ میرا مطیع ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا (بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: پہلی حدیث میں بشیر راوی ضعیف ہے جب کہ دوسری حدیث صحیح ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۵۹)

٢٣٢٢ - (٢٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ هِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ ، وَاللهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ؛ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۳۲۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ" (کے کلمات) تمام مخلوق کی عبادت ہے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کلمہ شکر ہے اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کلمہ اخلاص ہے اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (کے کلمہ کا ثواب) آسمان اور زمین کو پر کر دے گا اور جب کوئی شخص "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا اسلام کامل ہے اور وہ ظاہراً" و باطناً" فرماں بردار ہے (زرین)

وضاحت: اس قول کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۶۰)

(٤) بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

(اللہ سے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٣٢٣ ـ (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل

۲۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں روزانہ ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت: مسلم اور نسائی کی روایت میں سو بار استغفار کا ذکر ہے بظاہر دونوں میں تضاد ہے لیکن فی الحقیقت تضاد نہیں اس لئے کہ سو کے عدد میں ستر داخل ہے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے معصوم تھے' آپؐ کا استغفار عبودیّت کا اظہار تھا (مرعات جلد ۲ـ۵ صفحہ ۴۶۴)

٢٣٢٤ ـ (٢) وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِیْ ، وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۴: اَغَرّالمُزَنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میرے دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ سے ستر بار مغفرت طلب کرتا ہوں (مسلم)

٢٣٢٥ ـ (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ، فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۵: اَغَرّالمُزَنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! توبہ کیلئے اللہ کی طرف رجوع کرو بلاشبہ میں اس کی طرف روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم)

٢٣٢٦ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً، فَلاَ تَظَالَمُوْا . يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلاَّ مَنْ هَدَيْتُهُ؛ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلاَّ مَنْ اَطْعَمْتُهُ؛ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلاَّ مَنْ كَسَوْتُهُ؛ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِيْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً، فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ. يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ، وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ؛ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئاً يَا عِبَادِيْ، لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ، وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ، كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئاً. يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلاَّ كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِيْ! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ، ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا. فَمَنْ وَجَدَ خَيْراً فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ. وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلاَ يَلُوْمَنَّ اِلاَّ نَفْسَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے "اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو' میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو' میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو' میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ سے معافی طلب کرو' میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے' پچھلے جن اور انسان کسی سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی صورت اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی شکل اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام میں جمع ہو جائیں اور وہ مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے ہی اعمال ہیں'

میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔" (مسلم)

٢٣٢٧ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَاناً، ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ، فَاَتٰى رَاهِباً، فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: اَلَهٗ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لاَ. فَقَتَلَهٗ؛ وَجَعَلَ يَسْاَلُ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاَءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ، وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ، فَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۲۷: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اس کے بعد وہ نکلا اور اپنی توبہ کے بارے میں استفسار کر رہا تھا چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا۔ اس نے اس سے پوچھا' کیا اس کی توبہ (قبول ہو سکتی) ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور توبہ کے بارے میں دریافت کرنے لگا تو ایک شخص نے اس کی راہنمائی کی اور کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی جانب چل دیا) لیکن راستے میں اس کو موت نے آ لیا تو اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی جانب جھکایا چنانچہ اس شخص کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اختلاف کیا۔ اس پر اللہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ تو قریب ہو اور دوسری بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو چنانچہ وہ اس بستی کی جانب ایک بالشت قریب تھا تو اسے معاف کر دیا گیا (بخاری' مسلم)

٢٣٢٨ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا؛ لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تم کو فنا کر دیتا اور (تمہارے بدلے) ایسے لوگوں کو لاتا جن سے گناہ واقع ہوتے پھر وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے تو اللہ انہیں معاف کرتا (مسلم)

وضاحت: اللہ کا وصف "غفّاریّت" اس بات کا متقاضی ہے کہ بندوں سے نافرمانیوں اور گناہوں کا صدور ہو اور اگر انسان بھی فرشتوں کی طرح محض نیکیاں ہی کرتے تو اللہ ایسے لوگوں کو ان کی جگہ کیوں لاتا جن سے گناہ سرزد ہی

نہ ہوتے؟ اللہ کا وصف "غَفَّارِیّت" ثابت ہے۔ اسی طرح اللہ کے اوصاف تَوَّاب، عَفُوّ، حَلِیم، غَفُوْر کا بھی یہی تقاضا ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۷۰)

۲۳۲۹ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا شبہ اللہ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں یہاں تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع پذیر ہو گا۔ یعنی جب قیامت آئے گی تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا (مسلم)

۲۳۳۰ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ؛ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص گناہ کا اقرار کرتا ہے بعد ازاں توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۳۳۱ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ؛ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ایمان دار شخص نے مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

۲۳۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ، كَانَ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ، فَاَيِسَ مِنْهَا، فَاَتٰی شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا، قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ، فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ

أَنْتَ عَبْدِيْ وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان دار شخص جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کی وجہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کی سواری بے آب و گیاہ جنگل میں تھی وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی جب کہ سواری پر اس کے خورد و نوش کا سامان تھا وہ سواری کے ملنے سے نا امید ہو جاتا ہے' وہ اسے تلاش کرتے ہوئے درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے۔ وہ سواری کے ملنے سے نا امید ہے۔ وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اچانک سواری اس کے قریب کھڑی ہوتی ہے وہ اس کی لگام کو پکڑتا ہے اور نہایت خوشی میں پکارتا ہے' اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ غایت درجہ خوشی کی کیفیت کی بنا پر غلطی کر بیٹھتا ہے (مسلم)

۲۳۳۳ - (۱۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْداً أَذْنَبَ ذَنْباً، فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبّاً يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْباً، فَقَالَ رَبِّ! أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبّاً يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْباً، قَالَا: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْباً آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبّاً يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، فَلْيَفْعَلْ مَا شَآءَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جس شخص نے گناہ کیا اور دعا کی' اے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا تو اسے معاف فرما۔ اس کا رب فرشتوں سے کہتا ہے' کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا بعد ازاں جب تک اللہ چاہتا ہے وہ بندہ گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے' اے میرے رب! مجھ سے اور گناہ ہو گیا ہے تو میرے اس گناہ کو معاف فرما۔ اللہ فرشتوں سے کہتا ہے' کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کے گناہ کو معاف کر دیا ہے اب وہ جو چاہے کرے (بخاری' مسلم)

۲۳۳٤ - (۱۲) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: «أَنَّ رَجُلاً قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنِّيْ لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ» . أَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۳۴: جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ایک شخص نے کہا' اللہ کی قسم! اللہ فلاں انسان کو معاف نہیں کرے گا اور اللہ نے (اس کے جواب میں) فرمایا' کون شخص ہے جو میرا نام لے کر قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں شخص کو تو معاف کر دیا اور تیری قسم کو باطل کر دیا یا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا (مسلم)

۲۳۳۵ - (۱۳) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ». قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِناً بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۳۵: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل استغفار یہ ہے کہ تو دعا کرے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں استطاعت کے مطابق تیرے وعدے پر قائم ہوں۔ میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی' میں تیرے ان احسانات کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دن میں یہ کلمات ان پر یقین رکھتے ہوئے کہے اور وہ شام ہونے سے پہلے دن میں فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص رات میں یہ کلمات ان پر یقین رکھتے ہوئے کہے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنت میں داخل ہو گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۳۳۶ - (۱٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئاً، لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمیدیں وابستہ رکھے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا جو گناہ بھی تو نے کئے ہوں گے اور مجھے کچھ پرواہ نہیں (خواہ تو نے کتنے گناہ کئے) اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن جب تیری مجھ سے ملاقات ہو تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر بخشش کے ساتھ آؤں گا (ترمذی)

۲۳۳۷ - (۱۵) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۳۳۷: نیز اس حدیث کو احمد اور دارمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۲۳۳۸ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي، مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۳۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیان فرمایا' (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص کو یقین ہے کہ میں گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔" (شرحُ السنہ)

۲۳۳۹ - (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

۲۳۳۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے استغفار کو لازم گردانا اللہ اس کو ہر تنگی سے نکالے گا اور اس کے ہر غم کو دور کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۳٤٠ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ

۲۳۴۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اور اس نے (گناہ پر) اصرار نہ کیا اگرچہ دن بھر میں اس سے ستر بار یہ گناہ سرزد ہوا (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو رجاء مولیٰ ابوبکر راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۷۷)

۲۳٤١ - (۱۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ، خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ .

۲۳۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب بنی آدم خطاکار ہیں اور وہ خطاکار اچھے ہیں جو خطا کے بعد اللہ سے رجوع کرتے ہیں (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

۲۳٤٢ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ، فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ ، وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ، فَذٰلِکُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللهُ تَعَالٰی: ﴿کَلَّا، بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ﴾» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۳۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان دار شخص جب گناہ کرتا ہے تو گناہ کا سیاہ نکتہ اس کے دل پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرنے لگ جائے تو زنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ زنگ اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے پس یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے' "ہرگز نہیں! بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہیں" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۲۳٤٣ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک روح حلق میں نہ آئے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٢٣٤٤ - (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّیْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ یَارَبِّ! لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۴۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان نے کہا' اے پروردگار! تیری عزّت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک وہ زندہ رہیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا' مجھے میری عزّت' میرے جلال اور اپنے بلند مقام کی قسم! میں ہمیشہ انہیں معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی طلب کرتے رہیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ اور درّاج دونوں راوی ضعیف ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۲۴)

٢٣٤٥ - (٢٣) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا، عَرْضُهُ مَسِیْرَةُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ، لَا یُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ آیَاتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۴۵: صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کا دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستّر سال کے برابر ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت ہے (جس کا ترجمہ ہے) "جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی تو (اس وقت) کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان سے ہمکنار نہیں ہوا" (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٢٣٤٦ - (٢٤) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۲۳۴۶: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہجرت ختم نہیں ہو گی جب تک توبہ ختم نہ ہو اور توبہ ختم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو گا (احمد' ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابی عوف الجرشی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۸۱)

۲۳۴۷-(۲۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رَجُلَیْنِ كَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ، اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ، وَالْآخَرُ یَقُوْلُ: مُذْنِبٌ، فَجَعَلَ یَقُوْلُ: اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْهِ، فَیَقُوْلُ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ. حَتّٰى وَجَدَهُ یَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ. فَقَالَ: اَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ، اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا، وَلَا یُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ، فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهِمَا مَلَكًا، فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ ؟ فَقَالَ: لَا یَا رَبِّ! قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں دو شخص ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے ان میں سے ایک عبادت میں محو رہتا تھا' دوسرے کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ وہ گناہ آلود زندگی بسر کر رہا تھا چنانچہ عابد شخص (گناہ گار سے) کہتا کہ تو گناہوں سے باز آ جا۔ وہ جواب دیتا کہ مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک دن اس نے اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا جس کو اس نے عظیم گردانا اور اسے باز رہنے کیلئے کہا۔ اس نے جواب دیا' مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے' کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے (اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) کہا' اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ جنت میں داخل کرے گا چنانچہ اللہ نے (ان دونوں کی روح قبض کرنے کے لئے) فرشتہ بھیجا اس نے ان دونوں کی روح کو قبض کیا' ان دونوں کی روحیں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو اللہ نے گنہگار کو حکم دیا کہ تو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا' کیا تجھ میں قدرت ہے کہ تو میرے بندے سے میری رحمت کو روک لے؟ اس نے عرض کیا' نہیں اے اللہ! اللہ نے حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

وضاحت: کسی نیک شخص کو اپنے اعمال پر مغرور ہو کر کسی گناہگار کے بارے میں قسم نہیں اٹھانا چاہیے' اللہ پاک اس کو پسند نہیں فرماتے۔ غرور سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح اللہ کی مشیّت میں دخل اندازی اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ اللہ کی مشیّت کا منکر ہے جبکہ اللہ کے اسماء اور صفات پر ایمان رکھنا ضروری ہے' اس کے بغیر نجات ممکن نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

۲۳۴۸-(۲۶) **وَعَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ، اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ «وَلَا يُبَالِيْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» «يَقُوْلُ»: بَدَلَ: «يَقْرَأُ».

۲۳۴۸: اُسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا بلاشبہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے" اور اللہ کو (کسی شخص کی) کچھ پرواہ نہیں (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور شرحُ السنّہؒ میں "یَقْرَأُ" کی جگہ لفظ "یَقُوْلُ" ہے یعنی فرماتے تھے۔

۲۳۴۹ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِ اللهِ: ﴿اِلَّا اللَّمَمَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

«اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۴۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اللہ کے اس فرمان "مگر جو صغیرہ گناہ ہیں" کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! اگر تو معاف کرتا ہے تو تمام گناہوں کو معاف کر دے ورنہ تیرا وہ کون سا بندہ ہے جس سے صغائر گناہ نہیں ہوتے؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۲۳۵۰ - (۲۸) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ ؛ فَاسْاَلُوْنِيَ الْهُدٰى اَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ ؛ فَاسْاَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ، وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ ؛ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا اُبَالِيْ ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَحَيَّكُمْ ، وَمَيِّتَكُمْ ، وَرَطْبَكُمْ ، وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ ؛ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ. وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ. وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ، وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ ، وَآخِرَكُمْ ،

وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ، وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ؛ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً، ثُمَّ رَفَعَهَا؛ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَّادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ، عَطَائِي كَلَامٌ، وَعَذَابِي كَلَامٌ ، إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُولَ لَهُ: ﴿كُنْ، فَيَكُونُ﴾ ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۵۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو' میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں غنا عطا کروں' تم مجھ سے سوال کرو میں تمہیں (غنا) عطا کروں گا اور تم سب گناہگار ہو مگر جس کو میں محفوظ کروں پس تم میں سے جو شخص اس بات پر یقین رکھے کہ میں گناہوں کو معاف کرنے پر قدرت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے معافی طلب کرے تو میں اس کو معاف کروں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اگر تمہارے پہلے' پچھلے' زندہ' فوت شدہ اور جوان بوڑھے میرے بندوں میں سے کسی سب سے پرہیزگار بندے جیسے دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا اور اگر تمہارے پہلے' پچھلے' زندہ' فوت شدہ اور جوان بوڑھے میرے بندوں میں سے کسی سب سے بدبخت بندے جیسے دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے پہلے' پچھلے' زندہ' فوت شدہ' جوان اور بوڑھے ایک چٹیل میدان میں جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص اپنی اپنی انتہائی آرزو کا سوال کرے اور میں تم میں سے ہر سوال کرنے والے کے سوال کو پورا کروں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہ آئے گی البتہ اس قدر کہ تم میں سے ایک شخص سمندر کے قریب سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے پھر اس کو نکال لے۔ یہ اس لئے ہے کہ میں سخی ہوں۔ بزرگی اور کرم والا ہوں' میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں' میرا عطا کرنا کلمہ "کُنْ" سے ہے اور میرا عذاب کلمہ "کُنْ" سے ہے' میں جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کلمہ "کُنْ" کہتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۲۳۵۱ - (۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: «قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أُتَّقَى، فَمَنِ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ذیل کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی شان ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ اس لائق ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے" آپؐ نے فرمایا' ارشادِ ربّانی ہے "میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے پس جو شخص مجھ

سے ڈر گیا تو میں اس شان والا ہوں کہ میں اسے معاف کروں" (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کے شواہد ہیں جن کی وجہ سے اس حدیث کے رُواۃ کے ضعف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۸۴)

٢٣٥٢ - (٣٠) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ: «رَبِّ! اغْفِرْ لِيْ، وتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ» مِائَةَ مَرَّةٍ، رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کو شمار کرتے۔ آپؐ سو بار یہ کلمات فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

٢٣٥٣ - (٣١) **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ، وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، لٰكِنَّهُ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ: هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۵۳: بلال بن یسار بن یزید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا کے واسطہ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے یہ (کلمات) کہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ ذات زندہ قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں" تو اس کو معاف کر دیا جائے گا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ (ترمذی' ابوداؤد) البتہ ابوداؤد میں ہلال بن یسار ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٣٥٤ - (٣٢) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۲۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک شخص کے درجات کو جنت میں بلند فرماتے ہیں۔ بندہ سوال کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے یہ درجہ کیسے حاصل ہوا؟ اللہ فرمائے گا' تیرے (ایمان دار) بیٹے نے تیرے لئے مغفرت کی دعا کی (احمد)

٢٣٥٥ ـ (٣٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلاَّ كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ، يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ، اَوْ اُمٍّ، اَوْ اَخٍ، اَوْ صَدِيْقٍ، فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۳۵۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبر میں فوت شدہ انسان (ہولناکیوں کے لحاظ سے) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو ڈوب رہا ہو (اور اپنے بچاؤ کے لئے) مدد کے لئے پکار رہا ہو۔ وہ اپنے والد' والدہ' بھائی یا کسی دوست کی دعا کے انتظار میں رہتا ہے جب کسی کی جانب سے اسے دُعا پہنچتی ہے تو دعا اس کے نزدیک (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے) زیادہ محبوب ہوتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبروالوں پر روئے زمین پر رہنے والے لوگوں کی دعا سے پہاڑوں کے برابر رحمت نازل فرماتا ہے اور بلاشبہ زندہ لوگوں کا فوت شدہ لوگوں کے لئے ہدیہ ان کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن جابر بن ابی عیّاش مُحْمِی راوی معروف نہیں' اس کی روایت کردہ حدیث منکر ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۶' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۸۶)

٢٣٥٦ ـ (٣٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي «عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ».

۲۳۵۶: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی (آخرت کی زندگی) نہایت عمدہ ہے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت کے ساتھ استغفار کو درج پایا۔ ابنِ ماجہ اور نسائی نے اس حدیث کو "عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة" میں بیان کیا ہے۔

٢٣٥٧ ـ (٣٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ

مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا، وَاِذَا اَسَاؤُوْا اسْتَغْفَرُوْا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۳۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرماتے' اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں داخل کر کہ جب وہ نیکی کریں تو اس پر خوش ہوں اور جب ان سے کوتاہی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کریں (ابن ماجہ' بیہقی فی الدّعواتِ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۳' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۴۸۷)

۲۳۵۸ - (٣٦) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ: اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِه. قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَىٰ ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرَىٰ ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى اَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا - اَىْ بِيَدِهِ - فَذَبَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ، نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ، فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ، فَاسْتَيْقَظَ؛ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ»، رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسْبُ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضاً.

۲۳۵۸: حارث بن سوید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور دوسری حدیث اپنی جانب سے بیان کی۔ ان کی اپنی بیان کردہ حدیث یہ ہے کہ ایمان دار شخص اپنے گناہوں کو (دیکھ کر) یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہوا ہے' وہ خوف زدہ رہتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس پر نہ گر پڑے لیکن بدکار انسان اپنے گناہوں کو یوں محسوس کرتا ہے جیسے مکھی اس کے ناک کے پاس سے گزری ہے' وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ مکھی کو ناک سے بھگا دیتا ہے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ایمان دار بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ خوفناک جنگل میں اترا' اس کی سواری اس کے ساتھ ہے جس پر اس کے خورد و نوش کا سامان ہے اس نے اپنا سر زمین پر رکھا اور سو گیا اور جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری (وہاں سے) جا چکی تھی۔ اس نے سواری کو تلاش کیا

جب اس پر گرمی اور پیاس وغیرہ کا شدید دباؤ ہوا تو اس نے (اپنے دل میں) کہا' میں اپنی اسی جگہ پر چلتا ہوں جہاں میں سویا تھا۔ وہاں جا کر سو جاتا ہوں اور وہیں موت کی آغوش میں چلا جاؤں گا چنانچہ اس نے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تاکہ موت سے ہمکنار ہو لیکن جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس موجود تھی۔ اس پر (اسی طرح) خورد و نوش کا سامان تھا پس اللہ ایمان دار شخص کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور اس پر خورد و نوش کا سامان دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ "مسلم" نے اس میں سے صرف مرفوع حدیث کو ذکر کیا ہے جب کہ "بخاری" نے ابنِ مسعودؓ کی موقوف حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔

٢٣٥٩ - (٣٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ».

۲۳۵۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب جانتا ہے جو ایمان دار ہے' گناہوں میں ملوث ہے لیکن کثرت کے ساتھ توبہ کرنے والا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ ابو عبداللہ مسلمہ راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۸۹)

٢٣٦٠ - (٣٨) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا﴾ » الْآيَة. فَقَالَ رَجُلٌ: فَمَنْ اَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۳۶۰: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' مجھے پسند نہیں کہ مجھے اس آیت کی بجائے دنیا مل جائے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔" اس پر ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو شخص مشرک ہے؟ (وہ بھی اس میں داخل ہے) آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' خبردار! وہ شخص بھی جس نے شرک کیا۔ یہ جملہ آپؐ نے تین بار دہرایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابین بن سلیمان راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۹۰)

٢٣٦١ - (٣٩) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: «اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ».

رَوَى الْاَحَادِيْثُ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۲۳۶۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اپنے بندے کو معاف فرماتا ہے جب کہ اس کے اور اللہ کی رحمت کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! پردے کے حائل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص شرک کی حالت میں فوت ہو جاتا ہے (احمد' بیہقی کتابُ البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان راوی کو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۲' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۹۰)

۲۳۶۲ - (۴۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئاً فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللهُ لَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۲۳۶۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ وہ زندگی میں کسی چیز کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتا تھا بعد ازاں اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ بھی ہوں گے تو اللہ اس کو معاف کر دے گا (بیہقی کتابُ البعث والنشور)

۲۳۶۳ - (۴۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ، وَهُوَ مَجْهُوْلٌ.

وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» رَوٰى عَنْهُ مَوْقُوْفاً. قَالَ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۲۳۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گناہ سے سچی توبہ کرنے والا انسان اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا (ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان) نیز امام بیہقیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث میں نہرانی راوی متفرّد اور مجہول ہے۔

اور شرحُ السُّنَّۃ میں ابنِ مسعودؓ سے موقوف روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا' کہ "پشیمان ہونا توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔"

(٥) بَابُ [رَحْمَةِ اللهِ]

(اللہ کی رحمت کی وسعتوں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٣٦٤ - (١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَاباً، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «غَلَبَتْ غَضَبِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۳۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو ایک کتاب لکھی جو اللہ کے پاس اس کے عرش پر ہے (اس میں تحریر ہے) کہ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (میری رحمت) میری ناراضگی پر غالب ہے (بخاری' مسلم)

٢٣٦٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَاَخَّرَ اللهُ تِسْعاً وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شُبہ اللہ کیلئے سو رحمتیں ہیں۔ اس نے ان میں سے ایک رحمت کو جنوں' انسانوں' چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں میں تقسیم فرمایا ہے چنانچہ وہ اس رحمت کے باعث آپس میں میلان رکھتے ہیں اور اس کے سبب باہم محبت اور شفقت کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے چھوٹے بچوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن اللہ نے ننانوے رحمتوں کو روک رکھا ہے' وہ قیامت کے دن ان کو اپنے بندوں پر نچھاور فرمائے گا (بخاری' مسلم)

۲۳۶۶ - (۳) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ. وَفِيْ آخِرِهِ قَالَ: «فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ».

۲۳۶۶: اور مسلم کی ایک روایت میں جو سلمانؓ سے مروی ہے پہلے والی روایت کی مثل ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ اس سویں حصّہ کے ساتھ ننانوے باقی حصّوں کو ملا کر اپنی رحمت کو مکمل کر دے گا۔

۲۳۶۷ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ؛ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ؛ مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ایمان دار شخص کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کس قدر عذاب ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہو گا اور اگر کافر شخص کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو اس کی جنت سے کوئی شخص مایوس نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

۲۳۶۸ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۶۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت تم میں سے ہر شخص کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (بخاری)

۲۳۶۹ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْراً قَطُّ لِأَهْلِهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ - أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰى بَنِيْهِ، إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ، ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً لَا يُعَذِّبُهُ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِيْنَ، فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ، فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ، فَجَمَعَ مَا فِيْهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ؛ فَغَفَرَ لَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک

شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا' جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ سے زیادتی کی تھی کہ جب اس کی وفات کا وقت آن پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا۔ اس کے جسم کی آدھی راکھ کو خشکی میں اڑا دینا اور آدھی کو سمندر میں گرا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس پر قابو پا لیا تو اس کو ایسا عذاب دے گا کہ اس طرح کا عذاب جہان والوں میں سے کسی کو نہ دے گا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے گھر والوں نے اس کے کہنے کے مطابق عمل کیا چنانچہ اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو سمندر نے اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور ہوا کو حکم دیا تو ہوا نے اس کے تمام اجزاء کو اکٹھا کر دیا بعدازاں اس سے پوچھا گیا کہ تو نے یہ وصیت کیوں کی تھی؟ اس نے جواب دیا' اے میرے پروردگار! تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تو خوب جانتا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کو معاف کر دیا (بخاری' مسلم)

٢٣٧٠ - (٧) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعَىٰ، إِذْ وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» فَقُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ لَّا تَطْرَحُهُ. فَقَالَ: «اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے چنانچہ قیدیوں میں سے ایک عورت کے پستان سے دودھ بہہ رہا تھا جب کہ وہ اپنے بچے کی تلاش میں دوڑتی پھر رہی تھی۔ اچانک قیدیوں میں سے اسے بچہ مل گیا۔ اس نے اس کو اٹھا کر اپنے پیٹ سے چپکا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت فرمایا' تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں گرائے گی؟ ہم نے جواب دیا' نہیں! جب کہ اس کے لئے گرانا ناممکن ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' اللہ اپنے بندوں کے حق میں اس سے بڑھ کر مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے کے حق میں ہے (بخاری' مسلم)

٢٣٧١ - (٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يُنْجِيَ أَحَداً مِّنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ؛ فَسَدِّدُوْا، وَقَارِبُوْا، وَاغْدُوْا، وَرُوْحُوْا، وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال نجات نہیں دلا سکتے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کو بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے بھی نہیں۔ جب تک کہ اللہ مجھے اپنی رحمت کے نیچے نہ ڈھانپ لے۔ پس تم راہِ

صواب پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور صبح و شام اور رات کا کچھ حصہ عمل کرو البتہ راہِ اعتدال کو لازم پکڑو' مقصد حاصل کر لو گے (بخاری' مسلم)

٢٣٧٢ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ، وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ دوزخ سے بچا سکتے ہیں بلکہ مجھے بھی نہیں جب تک کہ اللہ کی رحمت شامل نہ ہوگی (مسلم)

٢٣٧٣ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ؛ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا ، وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ :اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۳۷۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام صحیح ہو تو اللہ اس سے ان تمام گناہوں کو دور کر دیتا ہے جن کو اس نے کیا تھا اس کے بعد اسے ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا سے زیادہ ملتا ہے اور گناہ کا بدلہ اس کے برابر ملتا ہے مگر جب اللہ اس کو معاف کر دے (بخاری)

٢٣٧٤ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نیکیوں اور برائیوں کو لکھتا ہے جو شخص کسی نیک کام کا ارادہ کرے لیکن عمل نہ کرے تو اللہ اپنے پاس سے اس کیلئے ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں اور اگر اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ اپنے ہاں سے اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا سے زیادہ نیکیاں ثبت فرماتے ہیں اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے لیکن عملاً نہ کرے تو

اللہ اپنے نزدیک اس کا ایک نیک عمل ثبت فرماتے ہیں لیکن اگر وہ برائی کر گزرتا ہے تو اس کو ایک برائی تحریر کیا جاتا ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٣٧٥ - (١٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ، قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى، حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۲۳۷۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی مثال جو بُرے اعمال کرتا ہے بعد ازاں اعمالِ صالحہ کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے تنگ زرہ پہن رکھی ہے، زرہ نے اس کے گلے کو دبایا ہوا ہے بعد ازاں جب اس نے اچھا عمل کیا تو اس کی ایک کڑی کھل گئی بعد ازاں اور اچھا عمل کیا تو دوسری کڑی کھل گئی (اسی طرح اعمالِ صالحہ سے کڑیاں کھلتی گئیں) یہاں تک کہ زرہ زمین پر گر پڑی (شرحُ السنہ)

وضاحت: مثال نہایت واضح ہے، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بُرے اعمال سے نہ صرف یہ کہ سینہ تنگ ہوتا ہے اور پریشانیاں گھیر لیتی ہیں بلکہ رزق کی تنگی مقدر بن جاتی ہے اور ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں باوقار نہیں لگتا لیکن یہی شخص جب اپنی زندگی میں تبدیلی لاتا ہے اور اعمالِ صالحہ کرتا ہے تو اس کی برائیاں لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور وہ شخص پرسکون زندگی بسر کرتا ہے اور اسے پریشانیوں سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔(واللہ اعلم)

٢٣٧٦ - (١٣) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّانِيَةَ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّالِثَةَ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۷۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے منبر پر وعظ کرتے ہوئے فرمایا، ''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' اس پر میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو، اگرچہ وہ چور ہو۔ اس پر آپؐ نے

دوبارہ فرمایا' "جو شخص اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" اس پر میں نے دوبارہ عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو' اگرچہ وہ چور ہو۔ اس پر آپؐ نے تیسری بار فرمایا' "اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" تو میں نے تیسری بار عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو' اگرچہ وہ چور ہو۔ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ ابوالدرداء کا ناک خاک آلود ہو (احمد)

٢٣٧٧ - (١٤) **وَعَنْ** عَامِرِ الرَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ، - يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ -، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ ، فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ، فَأَخَذْتُهُنَّ، فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي ، فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ، فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي، فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ، فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي، فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي. قَالَ: «ضَعْهُنَّ». فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ: اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا، اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ» فَرَجَعَ بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۳۷۷: عامر الرّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک ایک شخص آیا' اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو اس نے چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں گھنے درختوں کے پاس سے گزرا مجھے وہاں کسی پرندے کے بچوں کی آوازیں سنائی دیں چنانچہ میں نے انہیں اٹھا کر اپنی چادر میں رکھ لیا۔ ان کی ماں آئی وہ میرے سر پر چکر کاٹنے لگی میں نے اس کے لئے بچوں سے کپڑا اٹھایا تو وہ ان پر بیٹھ گئی میں نے ان کو چادر میں لپیٹ لیا وہ یہ میرے پاس ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' انہیں رکھ دو۔ چنانچہ میں نے انہیں رکھا' بچوں کی ماں ان سے چمٹی رہی اڑی نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم بچوں کی والدہ کی شفقت پر جو وہ بچوں پر کر رہی ہے تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً اللہ اپنے بندوں پر بچوں کی والدہ سے زیادہ شفیق ہے۔ تم ان بچوں کو ماں سمیت لے جاؤ اور انہیں وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھایا ہے چنانچہ وہ انہیں واپس لے گیا۔ (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٣٧٨ - (١٥) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟». قَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ بِقِدْرِهَا ، وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا، فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ

رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَتْ: بِاَبِیْ انت وَاُمِّیْ، اَلَیْسَ اللهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ؟ قَالَ: «بَلٰی» قَالَتْ: اَلَیْسَ اللهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: «بَلٰی» قَالَتْ: اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَهَا فِی النَّارِ، فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَبْکِیْ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَیْهَا، فَقَالَ: «اِنَّ اللهَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللهِ، وَاَبٰی اَنْ یَقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۳۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بعض غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے' آپؐ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے استفسار کیا' کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' ہم مسلمان ہیں (جب کہ ان میں) ایک عورت ہنڈیا کے نیچے لکڑیاں جلا رہی تھی' اس کے پاس اس کا بیٹا تھا جب آگ تیز بھڑکتی تو عورت بچے کو آگ سے دور کرتی۔ وہی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے دریافت کیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں "اللہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن" نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور ہے! اس نے پوچھا' کیا اللہ کی ذات اپنے بندوں پر ماں کی اپنے بچے پر شفقت سے زیادہ شفیق اور رحم والی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور ہے! اس نے بیان کیا' ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں گراتی؟ (یہ سُن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرنگوں کر کے رونے لگے بعد ازاں آپؐ نے اپنا سر اونچا کیا اور فرمایا' بلاشبہ اللہ اپنے بندوں میں سے صرف اس کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو انتہائی سرکش اور اللہ کی مخالفت میں دلیر ہو گا اور وہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنے سے انکار کرے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن یحییٰ شیبانی راوی متہم بالکذب ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۵۰۷' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۴)

۲۳۷۹ - (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللهِ، فَلَا یَزَالُ بِذٰلِکَ؛ فَیَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِیْلَ: اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ، اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْهِ. فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلٰی فُلَانٍ، وَیَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ، وَیَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ، حَتّٰی یَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَی الْاَرْضِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ صالح انسان اللہ کی رضا مندی کا طالب رہتا ہے' وہ اسی طرح رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے۔ خبردار! میری رحمت کا اس پر نزول ہو گا۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام کہیں گے کہ فلاں شخص پر اللہ کی رحمت ہو یہی جملہ حاملین عرش فرشتے اور ان کے گرد والے فرشتے کہیں گے یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں والے فرشتے یہی جملہ دہرائیں گے پھر یہی رحمت کا اعلان اس کے حق

میں زمین پر اترتا ہے (احمد)

۲۳۸۰ - (۱۷) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ ، قَالَ: كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۲۳۸۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزّوجل کے اس قول "ان میں کچھ لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے اور کچھ لوگ میانہ روی اختیار کرنے والے اور کچھ لوگ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں (بیہقی)

(٦) بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ وَالْمَنَامِ

(صبح، شام اور سونے کے اوقات کی دُعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٣٨١ - (١) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ: «اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضاً: «اَصْبَحْنَا، وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ»، وَفِيْ رِوَايَةٍ: «رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۳۸۱: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو خیر و برکت اس میں ہے اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اس سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے کاہلی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی بیماریوں سے اور دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" اور جب صبح کرتے تو یہی کلمات کہتے کہ "ہم نے صبح کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے صبح کی۔" اور ایک روایت میں ہے، "اے میرے رب! میں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں" (مسلم)

٢٣٨٢ - (٢) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا» . وَاِذَا اسْتَيْقَظَ

قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے۔ پھر دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ نیند کر رہا ہوں اور (تیرے نام کے ساتھ) بیدار ہوں گا۔" اور جب بیدار ہوتے تو دعا کرتے کہ "تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں نیند کے بعد بیدار کیا اور اسی کی جانب اٹھنا ہے۔" (بخاری)

۲۳۸۳ ـ (۳) وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ.

۲۳۸۳: اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔

۲۳۸٤ ـ (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ ؛ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا».

۲۳۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اپنی چادر کے کنارے کے ساتھ اپنے بستر کو جھاڑے اس لئے کہ اسے کیا معلوم کہ بستر پر اس کے بعد کیا آیا ہے؟ بعد ازاں وہ کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! میں تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا' اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "بعد ازاں وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے" پھر وہ دعا کرے (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ بستر کو اپنے کپڑے کے کنارے کے ساتھ تین بار جھاڑے اور کہے' "اگر تو میری روح کو روک لے تو اس کی مغفرت فرمانا۔"

۲۳۸٥ ـ (٥) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ. وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ

اِلَيْكَ ، وَفَوَّضتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ» . وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» .

وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ : «يَا فُلَانُ ! اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ، ثُمَّ قُلْ : اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ ، اِلٰى قَوْلِهِ : اَرْسَلْتَ» . وَقَالَ : «فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْراً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۳۸۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے پھر دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنے قصد کو تیری جانب متوجہ کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا ہے' تیرے ثواب کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے غضب سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں سوائے تیرے ہی فضل کے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل فرمایا ہے اور تیرے اس پیغمبر پر ایمان لایا جس کو تو نے رسول بنایا۔" نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "جس شخص نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات وفات پا گیا تو وہ فطرت پر فوت ہوا۔" اور ایک روایت میں ہے براء بن عازب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا' اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر جائے تو نماز والا وضو کر۔ بعد ازاں دائیں جانب لیٹ جا۔ بعد ازاں یہ دعا کر' "اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا۔" آپؐ کے ارشاد "جس کو تو نے رسول بنایا" تک۔ نیز فرمایا' "اگر تو اس رات فوت ہوا تو فطرت پر فوت ہوا اور اگر تو نے صبح کی تو خیر و برکت کو حاصل کیا۔" (بخاری' مسلم)

٢٣٨٦ ـ (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ : «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا ، وَسَقَانَا ، وَكَفَانَا ، وَآوَانَا ، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد وثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں مسکن عطا کیا اس لئے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ حفاظت نہیں فرماتا اور نہ انہیں جگہ عطا کرتا ہے" (مسلم)

۲۳۸۷ ـ (۷) **وَعَنْ** عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى ، وَبَلَغَهَا اَنَّهُ جَآءَهُ رَقِيْقٌ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ. قَالَ: فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا. فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى بَطْنِيْ، فَقَالَ: «اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجِعَكُمَا؛ فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمِدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں وہ آپؐ سے شکوہ کرنا چاہتی تھیں کہ ان کے ہاتھوں میں چکی (پیسنے) کی وجہ سے چھالے تکلیف دے رہے ہیں جب کہ اسے معلوم ہوا تھا کہ آپؐ کے پاس (غلام) قیدی آئے ہیں (لیکن) فاطمہؓ نے آپؐ کو (گھر میں) نہ پایا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ عائشہؓ سے کیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہؓ نے آپؐ کو فاطمہؓ کے بارے میں بتایا۔ علیؓ نے بیان کیا کہ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم بستروں میں لیٹے ہوئے تھے ہم نے اٹھنا چاہا۔ آپؐ نے فرمایا' لیٹے رہو اور آپؐ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک کو اپنے پیٹ پر محسوس کیا۔ آپؐ نے فرمایا' "جو کچھ تم مانگتے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سُبحانَ اللہ اور تینتیس بار الحمدُللہ اور چونتیس بار اللہُ اکبر کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔" (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت گھریلو کام سرانجام دے گی۔ اگر خاوند کے لئے ضروری ہوتا کہ وہ گھریلو کام کے لئے خادم کا بندوبست کرے تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیتے لیکن آپؐ نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سبحانَ اللہ' الحمدُ للہ اور اللہُ اکبر کا وظیفہ کرو نیز مالِ فئی کا پانچواں حصّہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل میں تھا۔ آپؐ ذوِی القربٰی کے حصہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غلام دے سکتے تھے جو ان کی خدمت کرتا لیکن آپؐ نے ان کو خادم دینا مناسب نہ سمجھا اور امام بخاریؒ کے ترجمۃُ الباب کے مطابق (اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے) کہ خُمس مال کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں اور مساکین پر صرف کیا جائے گا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ صُفّہ اور بیوہ عورتوں کو ترجیح دی اور فاطمۃُ الزہراء کو ان کے مطالبے کے باوجود محروم لوٹایا (فتح الباری جلد۶ صفحہ ۲۱۵)

۲۳۸۸ ـ (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: «اَلَا اُدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ

اللهَ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرِيْنَ اللهَ اَرْبَعاً وَّثَلَاثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَعِنْدَ مَنَامِكِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں' وہ آپ سے خادم کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ آپ نے جواب دیا' کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز پر مطلع نہ کروں۔ تم ہر فرض نماز کے بعد اور اپنے سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کے کلمات کہو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۲۳۸۹ - (۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ». وَاِذَا اَمْسَى قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۲۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تیری حفاظت میں ہم نے صبح کی ہے اور تیری حفاظت میں شام کی ہے اور تیرے حکم کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے حکم کے ساتھ ہم مریں گے اور موت کے بعد تیری جانب اٹھنا ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۳۹۰ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ. قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ. قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کسی ایسی چیز کا حکم فرمائیں جو میں صبح و شام کے وقت کیا کروں۔ آپ نے فرمایا' یہ دعا کیا کرو' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کا علم رکھنے والے' آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی معبود برحق نہیں' میں اپنے نفس کے شر' شیطان کے شر اور اس کے شرک میں مبتلا کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا

ہوں۔" یہ کلمات صبح و شام اور سوتے وقت کہا کرو (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۲۳۹۱ - (۱۱) وَعَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ». فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ: مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ؟ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهْ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: «لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لم تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ».

۲۳۹۱: ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین بار یہ دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ (مدد طلب کرتا ہوں) جس کے ذکر کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی اور وہ زیادہ سننے والا اور زیادہ علم والا ہے تو اس کو کوئی چیز تکلیف نہ دے گی' اور ابانؒ فالج زدہ تھے۔ ایک شخص ان کی جانب دیکھنے لگا تو ابانؒ نے اس سے کہا' تو مجھے کیوں دیکھ رہا ہے؟ یقین کر! حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تجھے بتائی ہے البتہ میں اس دن یہ دعائیہ کلمات نہ کہہ سکا تاکہ اللہ مجھ پر اپنی تقدیر کو جاری رکھے (ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ صبح تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہ پہنچے گی اور جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے شام تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہ پہنچے گی۔

۲۳۹۲ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى: «اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ! اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَها، رَبِّ! اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اوِ الْكُفْرِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ، رَبِّ! اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ». وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضاً: «اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ: «مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ».

۲۳۹۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہتے' (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے شام کی ہے اور شام کے وقت اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور

تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے' وہ تنہا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے تمام حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے بعد والی راتوں کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے بعد والی راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے کاہلی اور بڑھاپے کی تکالیف یا کفر کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں" اور ایک روایت میں ہے کہ "بدترین بڑھاپے اور تکبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" اور جب صبح کرتے تو تب بھی آپؐ یہی دعائیہ کلمات کہتے کہ "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت اقتدار اللہ ہی کا ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی) اور ترمذی کی روایت میں کفر کی برائی کا ذکر نہیں ہے۔

٢٣٩٣ - (١٣) **وَعَنْ** بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ: «قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، مَا شَآءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً، فَاِنَّهُ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۳۹۳: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے تعلیم دیتے کہ وہ صبح کے وقت یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے' ہم اس کی تعریف کرتے ہیں' نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے' اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ میرا اعتقاد ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے" بلاشبہ جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہتا ہے وہ صبح تک محفوظ رہتا ہے (ابوداؤد)

٢٣٩٤ - (١٤) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيّاً وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِيْ لَيْلَتِهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے گا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "شام اور صبح کے وقت اللہ کی پاکیزگی بیان کرو یعنی اس کے لئے نماز ادا کرو اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں سب تعریفیں ہیں اور دن کے آخر اور ظہر کے وقت پاکیزگی بیان کرو یعنی ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو" اللہ کے اس قول تک "اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے" تو جو

خیروبرکت اس سے اس دن میں فوت ہو چکی ہے وہ اس کو پالے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا تو وہ خیروبرکت جو اس سے فوت ہو چکی ہے اس کو پالے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان راوی اور اس کے والد دونوں قابلِ حجّت نہیں ہیں (مرعات جلد۶ صفحہ۲۴، میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۲۶)

۲۳۹۵ - (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ عَیَّاشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ إِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ. وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى؛ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: فَرَاٰى رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: «صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۹۵: ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت ذیل کے دعائیہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) "سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے حمدوثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اس کے لئے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں ثبت ہوں گی اور دس برائیاں محو ہوں گی اور دس درجات بلند ہوں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر یہ کلمات شام کے وقت کہے تو اس کے لئے صبح تک اس کے مثل بدلہ ہو گا چنانچہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ابوعیاش زرقیؓ آپؐ سے فلاں حدیث بیان کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ابوعیاشؓ کا بیان درست ہے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۳۹۶ - (۱۶) **وَعَنْ** الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ: «اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مِتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ؛ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

۲۳۹۶: حارث بن مسلم تمیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ آپؐ نے اس کو پوشیدہ طور پر بتایا کہ جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو جائے تو کسی شخص سے

کلام کرنے سے پہلے (یہ کلمات) سات بار کہے' "اے اللہ! مجھے دوزخ سے نجات فرما" بلاشبہ جب تو یہ کلمات کہے گا' پھر اسی رات فوت ہو جائے گا تو تیرے لئے دوزخ سے بچاؤ ثبت ہو جائے گا اور جب تو صبح کی نماز سے فارغ ہو تو یہی کلمات کہے' تو بلاشبہ جب تو اس روز فوت ہو گا تو تیرے لئے دوزخ سے بچاؤ ثبت ہو جائے گا۔

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم اور عبدالرحمان بن حسان فلسطینی راوی مختلف فیہ ہے (مرعات جلدا صفحہ ۲۷' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۴۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴۱)

۲۳۹۷ - (۱۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ، وَدُنْيَايَ، وَاَهْلِيْ، وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ، وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ. وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ» قَالَ وَكِيْعٌ: - يَعْنِي الْخَسْفَ - . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۳۹۷: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ذیل کے دعائیہ کلمات کے پڑھنے کو نہیں چھوڑتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو و عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو ڈھانپ دے اور مجھے گھبراہٹوں سے امن عطا کر۔ اے اللہ! میرے سامنے' پیچھے' دائیں جانب' بائیں جانب اور میرے اوپر سے مجھے محفوظ فرما اور میں تیری عظمت کے وسیلہ سے اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں اچانک نیچے سے ہلاک کیا جاؤں یعنی زمین میں دھنسا دیا جاؤں۔" (ابوداؤد)

۲۳۹۸ - (۱۸) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ، وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ، وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت ذیل کے کلمات کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہم نے صبح کی ہے' ہم تجھے گواہ بناتے ہیں' تیرے حاملین عرش' تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تو اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو

ایک ہے' تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں" تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جس کو اس نے اس دن میں کیا اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جس کو اس نے اس رات میں کیا (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۹ ـ (۱۹) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۳۹۹: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی مسلمان صبح اور شام تین بار (یہ کلمات) کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) کہ "میں نے اللہ کو رب تسلیم کیا اور اسلام کو دین قرار دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر تسلیم کیا" تو یقیناً اللہ قیامت کے دن اس کو راضی فرمائے گا۔ (احمد' ترمذی)

۲٤۰۰ ـ (۲۰) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ ـ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ـ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے بعد ازاں یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا یا اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" (ترمذی)

۲٤۰۱ ـ (۲۱) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَآءِ .

۲۴۰۱: نیز احمد نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲٤۰۲ ـ (۲۲) **وَعَنْ** حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۲۴۰۲: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا

ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے بعد ازاں تین بار یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ کر جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" (ابوداؤد)

٢٤٠٣ - (٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے وقت یہ دعائیہ کلمات فرماتے "اے اللہ! میں تیری عزت والی ذات اور تیرے کامل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ اے اللہ! تو قرض اور گناہوں کے بوجھ کو زائل کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو مغلوب نہیں کیا جا سکتا اور تیرا وعدہ جھوٹا نہیں ہے اور دولت مند کو تیرے ہاں دولت فائدہ نہیں دے سکتی تو پاک ذات ہے اور ہم تیری حمد و ثناء کرتے ہیں۔" (ابوداؤد)

٢٤٠٤ - (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهِ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بستر پر آرام کرتے ہوئے یہ دعائیہ کلمات تین بار کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' وہ ذات معبودِ برحق ہے' وہ زندہ (اور) قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کے لئے رجوع کرتا ہوں" تو اللہ اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا عالج وادی کے ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں (ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۳۵' الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۱۲۵' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۴۲)

٢٤٠٥ - (٢٥) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ؛ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ

يُؤْذِيهِ، حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۴۰۵ : شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان لیٹتے وقت اللہ کی کتاب سے کسی سورت کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس (کی حفاظت) کے لئے فرشتہ مقرر فرماتا ہے چنانچہ ایذاء پہنچانے والی کوئی چیز اس کے نزدیک نہیں جاتی جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو' جب بھی وہ بیدار ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی حنظلی مجہول ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۵)

۲٤۰٦ - (۲٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْراً، وَيَحْمَدُهُ عَشْراً، وَيُكَبِّرُهُ عَشْراً». قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: «فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ، وَيُكَبِّرُهُ، وَيَحْمَدُهُ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟». قَالُوا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: «يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا، حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «خَصْلَتَانِ أَوْ خُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ» . وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ» قَالَ: «وَيُكَبِّرُ أَرْبَعاً وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ» وَيَحْمَدُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ.

وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ .

۲۴۰۶ : عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خبردار! وہ دونوں خصلتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل پیرا ہونے والے کم ہیں۔ ہر (فرض) نماز کے بعد دس بار سُبحان اللہ' دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر کہو۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ اپنی انگلیوں پر ان کو شمار فرماتے۔ پس یہ زبان کے لحاظ سے ایک سو پچاس ہیں اور ترازو میں پندرہ سو ہیں اور جب اپنے بستر پر لیٹے تو سُبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ سو بار کہے پس یہ زبان کے لحاظ سے سو ہیں اور ترازو میں ایک ہزار ہیں۔ پس تم میں کون شخص ہے جو رات دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' کیسے ہم ان

پر مداومت نہ کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے' وہ کہتا ہے فلاں دنیوی کام کو یاد کر' فلاں کو یاد کر یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے شائد وہ اس پر مداوت نہ کر سکے۔ اور شیطان اس کے پاس آتا ہے وہ اس کو نیند پر مجبور کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس ذکر کے بغیر سو جاتا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' دو خصلتیں ہیں جو مسلمان بندہ ان دونوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس طرح اس کی روایت میں اس کے قول کہ ایک ہزار پانچ سو ترازو میں ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ جب بستر پر لیٹے تو چونتیس بار اللہ اکبر کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار سُبحانَ اللہ کہے۔ اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

٢٤٠٧ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِي فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۰۷: عبداللہ بن غَنَّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! جو مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کے وقت نعمت میسر آئی ہے' یہ تجھ اکیلے کی جانب سے ہے' تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے پس تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے۔" اس شخص نے اس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جس شخص نے شام کے وقت یہی دعا کی تو اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴۴)

٢٤٠٨ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ.

۲۴۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! آسمانوں' زمین اور ہر چیز کے رب'

دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآنِ پاک کو نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو باقی رہنے والا ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے، تجھ پر کوئی چیز غالب نہیں ہے اور تو اوجھل ہے لیکن تجھ سے کوئی چیز پردے میں نہیں ہے۔ میرا قرض دور فرما اور مجھے فقیری سے غنا عطا فرما۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ) اور مسلم نے اس حدیث کو معمولی اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۲۴۰۹ - (۲۹) وَعَنْ اَبِی الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۰۹: ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو لیٹتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، اور میرے شیطان کو ذلیل کر اور میرے (نفس کو) جو رہن ہے اس کو رستگاری عطا کر اور مجھے اونچی مجلس میں جگہ عطا فرما" (ابوداؤد)

وضاحت: اونچی مجلس سے مقصود فرشتوں کی مجلس ہے اور نفس کے رہن سے مقصود یہ ہے کہ ہر نفس کو قیامت کے دن روک لیا جائے گا جب تک کہ حقوق العباد سے اس کو نجات حاصل نہ ہو جائے گی (واللہ اعلم)

۲۴۱۰ - (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ، وَآوَانِيْ، وَاَطْعَمَنِيْ، وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۱۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد وثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو ہر موذی چیز کے شر سے محفوظ کیا، مجھے رہائش عطا کی اور مجھے کھلایا پلایا، مجھ پر زیادہ عطیہ فرمایا اور جس نے مجھے کثرت کے ساتھ (انعامات سے) نوازا۔ ہر حالت میں اللہ کے لئے تمام حمد وثناء ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر چیز کے معبودِ برحق! میں دوزخ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداؤد)

۲۴۱۱ - (۳۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ:

اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَاراً مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا، اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ ، اَوْ اَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تُـرِكَ حَدِيْثُهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۲۴۱۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خالدؓ بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں بے خوابی کی وجہ سے رات بھر سو نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کر' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایۂ فگن ہیں کے پروردگار! اور زمینوں اور جن مخلوقات کو اس نے اٹھا رکھا ہے کے رب! اور شیطانوں اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں' ان کے مالک! مجھے اپنی تمام مخلوق کے شر سے محفوظ فرما تاکہ ان میں سے کوئی مخلوق مجھ پر زیادتی نہ کرے یا ظلم نہ کرے۔ تیری پناہ' تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق ہیں صرف تو ہی معبودِ برحق ہے" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اس لئے کہ حکیم بن ظہیر راوی سے مروی حدیث کو بعض محدثین نے چھوڑ دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم بن ظہیر راوی کذّاب ہے' وہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔
(مرعات جلد۶ صفحہ۴۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۴۱۲ - (۳۲) **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُوْرَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ. وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۴۱۲: ابومالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیروبرکت' کامیابی' دشمن پر غلبہ' روشنی' برکت اور ہدایت پر ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" اسی طرح جب شام کرے تو یہی دعا کرے (ابوداؤد)

٢٤١٣ - (٣٣) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: يَا اَبَتِ! اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ: «اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» تُكَرِّرُهَا ثَلَاثاً حِيْنَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثاً حِيْنَ تُمْسِیْ. فَقَالَ: يَا بُنَیَّ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِنَّ، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۴۱۳: عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا' میں آپ سے سنتا رہتا ہوں کہ آپ ہر صبح دعا کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما' اے اللہ! میرے کانوں میں عافیت عطا فرما' اے اللہ! میری آنکھوں میں عافیت عطا فرما' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں" تین بار صبح اور تین بار شام ان کلمات کو دہراتے ہیں۔ اس پر ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے سنا' اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کی اقتداء کرتا رہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن میمون راوی قوی نہیں ہے۔

(مرعات جلد۶ صفحہ۴۶' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۱۸)

٢٤١٤ - (٣٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: «اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْكِبْرِيَاۤءُ وَالْعَظْمَةُ لِلّٰهِ، وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحاً، وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحاً، وَآخِرَهٗ فَلَاحاً، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!». ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ: «الْاَذْكَارِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ.

۲۴۱۴: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو آپ یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت بادشاہت اللہ کی ہی ہے اور تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے اور کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے اور پیدا کرنا اور تصرف اللہ کے لئے ہے اور رات دن اور جو ان دونوں میں ظاہر ہوتا ہے اللہ کے لئے ہے۔ اے اللہ! اس دن کے آغاز کو درست اور اس کے درمیان کو آسان اور اس کے آخر کو کامیاب فرما۔ اے وہ ذات جو ارحمُ الرّاحمین ہے۔" امام نوویؒ نے اس حدیث کو ابنُ السنّی کی روایت کے ساتھ کتاب الاذکار میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فائد ابوالورقاء راوی ضعیف اور متروک ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۲۵۷' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۳۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۰۷' مرعات جلد۶ صفحہ۴۸)

٢٤١٥ - (٣٥) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ : «أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۴۱۵: عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو یہ دعا مانگتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے فطرتِ اسلام' کلمۂ اخلاص اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی مِلّت پر صبح کی ہے جو دین حق کی طرف جھکنے والا تھا اور مشرک نہ تھا۔" (احمد' دارمی)

(۷) بَابُ الدَّعْوَاتِ فِى الْاَوْقَاتِ

(مختلف اوقات میں مختلف دُعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٤١٦ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَداً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۴۱۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مجامعت کرتے ہوئے یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور کر اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور کر" تو اگر ان کے درمیان اس مجامعت سے بچہ ہونا تقدیر میں ہے تو شیطان کبھی اس کو تکلیف نہ دے گا (بخاری' مسلم)

٢٤١٧ - (٢) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "صرف اللہ معبودِ برحق ہے جو عظمت والا اور حلم والا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو آسمانوں' زمین اور عرشِ کریم کا رب ہے۔" (بخاری' مسلم)

٢٤١٨ - (٣) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَباً، قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ، فَقَالَ

النبیُّ ﷺ : «اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ : اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ » فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ : لَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ ﷺ؟ قَالَ : اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۴۱۸: سُلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو صحابہ کرامؓ آپس میں برا بھلا کہنے پر اتر آئے جب کہ ہم بھی آپؐ کے نزدیک تھے۔ ان میں ایک دوسرے کو غصے میں آکر بُرا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں جانتا ہوں کہ ایک جملہ ایسا ہے کہ اگر یہ شخص وہ جملہ زبان پر لائے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا وہ جملہ یہ ہے "میں اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں" چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اس شخص سے کہا' تو سُن نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں؟ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس شخص کا جواب درست نہیں کیوں کہ اس کے جواب سے مترشح ہوتا ہے کہ کیا میں پاگل ہوں' دیوانہ ہوں' میری عقل جا چکی ہے' کہ میں شیطان مردود سے پناہ طلب کروں؟ دراصل وہ شخص دیہاتی تھا اور کچھ زیادہ سمجھ بوجھ کا مالک نہ تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ شیطان سے اس شخص کو پناہ طلب کرنی چاہیے جو پاگل ہو جب کہ میں پاگل نہیں ہوں۔ وہ شخص اس بات سے ناواقف تھا کہ شدید غم و غصہ میں آنا بھی شیطان کی طرف سے ہے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایک صحابی نے باربار مطالبہ کیا کہ آپؐ مجھے وصیت فرمائیں تو آپؐ نے اسے وصیت کی کہ تو غیظ و غضب میں نہ آیا کر (مرعات جلد۶ صفحہ۵۵)

۲٤۱۹ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکاً. وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ؛ فَاِنَّهُ رَاٰی شَیْطَاناً». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۴۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کے ساتھ شیطان سے پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اللہ پاک نے مرغ میں ایسی حس رکھی ہے جس کے ساتھ وہ نفوسِ قُدسیہ کا ادراک کرتے ہیں جیسا کہ گدھوں اور کتوں میں نفوسِ شریرہ کا ادراک ہے۔ اسی طرح علماء کی مجلس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور نافرمانوں کی مجلس سے اللہ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ مرغ جب بھی اذان دیتا ہے تو ضرور فرشتے کو دیکھتا ہے اور گدھا جب بھی آواز نکالتا ہے تو شیطان کو دیکھتا ہے بلکہ ان کا آواز کرنا بعض اوقات دیگر اسباب اور عوارض کی بنا پر بھی ہوتا ہے۔ امام داؤدی کا قول ہے کہ مرغ سے پانچ چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ آواز میں حسن ہوتا ہے' صبح کی نماز کے لئے بیدار کرتا ہے' سخاوت کرتا ہے نیز غیرت اور کثرتِ جماع کا دلدادہ ہے۔

(مرعات جلد۶ صفحہ۵۷)

٢٤٢٠ - (٥) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجاً اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: «﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ». وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: «آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سفر کے لئے سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔ بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مطیع کیا جب کہ ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم (موت کے بعد) اپنے پروردگار کی جانب جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں فرمانبرداری اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور اس اچھے عمل کا جس پر تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر ہمارے اس سفر کو آسان کر اور ہمارے لئے سفر کی دوری کو قریب فرما۔ اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے اور گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقت، غمناک منظر، مال اور گھر میں بری واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں" اور "جب (سفر سے) واپس آتے تو یہی کلمات کہتے بلکہ ان میں اضافہ فرماتے کہ ہم فرمانبرداری کی جانب لوٹنے والے ہیں، نافرمانی سے توبہ کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔" (مسلم)

٢٤٢١ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۱: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اللہ کے ساتھ سفر کی پریشانی، واپس لوٹنے پر دل شکستگی، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا، گھر اور مال میں برے منظر سے پناہ طلب کرتے تھے (مسلم)

٢٤٢٢ - (٧) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص سفر یا غیر سفر میں کسی جگہ پر قیام کرے اور یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے۔" تو جب تک وہ شخص اپنی اس منزل سے روانہ نہ ہو گا اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی (مسلم)

٢٤٢٣ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ . قَالَ: «اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے آپؐ نے فرمایا' اگر تو شام کے وقت کہتا (جس کا ترجمہ ہے) "بس اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے۔" تو تجھے بچھو کبھی تکلیف نہ پہنچاتا (مسلم)

٢٤٢٤ - (٩) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ یَقُوْلُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَیْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذاً بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہر سننے والا سن رہا ہے کہ ہم اللہ کی تعریف کر رہے ہیں اور اس کے عمدہ احسانات کا جو ہم پر ہیں اعتراف کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارا محافظ ہو اور ہم پر احسان کر' ہم دوزخ سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والے ہیں۔" (مسلم)

٢٤٢٥ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ، یُكَبِّرُ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِیْرَاتٍ، ثُمَّ یَقُوْلُ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، آیِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۴۲۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ' حج

یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر تین بار اللہ اکبر کہتے بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' ہم واپس آنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے رب کے لئے سجدہ کرنے والے ہیں اور اس کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں' اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے جماعتوں کو شکست سے دوچار کیا۔" (بخاری' مسلم)

٢٤٢٦ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۲۶: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر بددُعا کی۔ آپؐ نے فرمایا' "اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے' جلد حساب لینے والے۔ اے اللہ! جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! مُشرکین کو شکست دے اور انہیں مصائب و خطرات میں ڈال۔ (بخاری' مسلم)

٢٤٢٧ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ، فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَاماً وَّوَطْبَةً ، فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِی النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى. وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَجَعَلَ يُلْقِی النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهُ، فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: اُدْعُ اللهَ لَنَا. فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۷: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مہمان بنے۔ ہم نے کھانا اور حلوہ آپؐ کے سامنے رکھا۔ آپؐ نے اس سے تناول کیا بعد ازاں آپؐ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپؐ کھجوریں تناول کر رہے تھے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ کر پھینک رہے تھے اور انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پیٹھ پر رکھ کر پھینک رہے تھے بعد ازاں آپؐ کے پاس پانی لایا گیا' آپؐ نے اسے نوش فرمایا' میرے والد نے آپؐ سے آپؐ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا' ہمارے لئے اللہ سے دعا کریں آپؐ نے دعا کی' "اے اللہ! ان کے لئے اس میں برکت فرما جو تو نے ان کو دیا ہے اور ان کو معاف کر اور ان پر رحم کر۔" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٤٢٨ - (١٣) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۲۴۲۸: طلحہؓ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں امن' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ چاند دکھا۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔" (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٢٩ - (١٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۲۹: عمر بن خطاب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت عطا کی' جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت بخشی" تو اس کو وہ تکلیف نہ پہنچے گی خواہ وہ تکلیف کیسی ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

٢٤٣٠ - (١٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۲۴۳۰: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور عمرو بن دینار راوی قوی نہیں ہے۔

٢٤٣١ - (١٦) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؛ كَتَبَ اللهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ

اَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ، وَبَنٰى لَهُ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَفِىْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ»: «مَنْ قَالَ فِىْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ» بَدَلَ «مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ».

۲۴۳۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے اللہ کے' وہ ایک ہے' اس کا کوئی ساجھی نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے' وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ذات زندہ ہے جس پر موت نہیں آتی' اسی کے ہاتھ میں تمام خیر و برکت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں ثبت فرماتے ہیں اور اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے دس لاکھ درجات بلند فرماتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کرتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب بیان کیا ہے اور شرحُ السُّنّہ میں ہے کہ "جو شخص جامع بازار میں کہتا ہے جس میں اشیاء کو فروخت کیا جاتا ہے۔" بجائے ان الفاظ کے کہ "جو شخص بازار میں داخل ہوا۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن دینار راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۸۱' العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۲۷۲'۳' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۵۹' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۶۹' مرعات جلد۶ صفحہ۷۲)

۲۴۳۲ - (۱۷) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِىُّ ﷺ رَجُلاً يَدْعُوْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ. فَقَالَ: «اَىُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟» قَالَ: دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْراً. فَقَالَ: «اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ، وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ». وَسَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! فَقَالَ: «قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ». وَسَمِعَ النَّبِىُّ ﷺ رَجُلاً وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ. فَقَالَ: «سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ، فَاسْاَلْهُ الْعَافِيَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۳۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کر رہا تھا' اے اللہ! میں تجھ سے مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' مکمل نعمت کیا چیز ہے؟ اس نے جواب دیا' ایسی دعا جس کے باعث میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' مکمل نعمت تو جنت میں داخل ہونا ہے اور دوزخ سے نجات حاصل کرنا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یک شخص کو یا "ذوالجلال والاکرام" کہتے سنا تو فرمایا' تیری دُعا مقبول ہے جو چاہے مانگ لے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا' وہ دعا کر رہا تھا "اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا' "تو نے اللہ سے مصیبت کا سوال کیا ہے پس تو اس سے عافیت کا سوال کر۔" (ترمذی)

٢٤٣٣ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ؛ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں شور و شغب زیادہ کرے تو وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری حمد و ثناء کرتے ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں" چنانچہ اس کے لئے اس کی مجلس میں جو کچھ ہوا اسے معاف کر دیا جاتا ہے (ترمذی' بیہقی الدعوات الکبیر)

٢٤٣٤ - (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾. ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثاً، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثاً، سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ. فَقِيْلَ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟! قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے قریب ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں پس جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو انہوں نے بسم اللہ کہا۔ جب سواری پر جم کر بیٹھ گئے تو انہوں نے الحمدُللہ کہا۔ بعد ازاں انہوں نے دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مطیع کیا جب کہ ہم اس کو مسخّر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بلاشبہ ہم اپنے پروردگار کی جانب جانے والے ہیں۔" بعد ازاں انہوں نے تین بار الحمدُللہ اور تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے معاف فرما' تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔" بعد ازاں علیؓ ہنس پڑے۔ میں نے دریافت کیا' اے امیرالمؤمنین! آپ کس لئے ہنسے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ اس طرح کرتے تھے جیسا کہ میں نے کیا ہے' بعد ازاں آپؐ ہنس پڑتے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کس لئے ہنسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تیرا پروردگار اپنے بندے پر تعجب کرتا

ہے جب وہ دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے رب! میرے گناہ معاف فرما" اللہ فرماتا ہے' میرا بندہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٢٤٣٥ - (٢٠) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلاً، أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقُولُ: «اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكَرْ: «وَآخِرَ عَمَلِكَ».

۲۴۳۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے' اس کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا اور آپؐ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ سے تیرے دین کی حفاظت کا طالب ہوں اور تیری امانت کی حفاظت کا طالب ہوں اور تیرے آخری عمل یعنی اچھے خاتمہ کا سوال کرتا ہوں۔" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ان دونوں کی روایت میں "تیرے آخری عمل" کا ذکر نہیں ہے۔

٢٤٣٦ - (٢١) **وَعَن** عَبْدِ اللهِ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: «اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ، وَاَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۳۶: عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو الوداع کرتے تو اس کے لئے یہ دعا فرماتے "میں تمہارا دین' تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔" (ابوداؤد)

٢٤٣٧ - (٢٢) **وَعَن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَراً فَزَوِّدْنِيْ. فَقَالَ: «زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى». قَالَ زِدْنِيْ. قَالَ: «وَغَفَرَ ذَنْبَكَ». قَالَ: زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ. قَالَ: «وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپؐ مجھے زادِ راہ عطا فرمائیں۔ آپؐ

نے (اس کے حق میں) دعا کی کہ "اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِراہ عطا فرمائے۔" اس نے عرض کیا' آپ مزید (زادِ راہ) عطا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی کہ "اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔" اس نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے مزید عطیہ دیں۔ آپ نے دعا کی کہ "تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے (دنیا و آخرت کی) بھلائی کو آسان فرمائے۔" (ترمذی)

اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٣٨ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ». قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۴۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ "اللہ کے ڈر کو لازم اختیار کر اور ہر ٹیلے پر بلند ہوتے ہوئے اللہ اکبر کہہ۔" جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے اس کے لئے دعا کی "اے اللہ! اس کے دور کے سفر کو اس کے حق میں نزدیک فرما اور اس کے سفر کو آسان فرما۔" (ترمذی)

٢٤٣٩ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ. قَالَ: «يَا اَرْضُ! رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے جاتے اور رات کے لمحات آتے تو دعا فرماتے کہ "اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے' میں اللہ کے ساتھ تیرے شر اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی شر سے جو تیری سطح پر حرکت کناں ہے' پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اللہ کے ساتھ شیر' سیاہ سانپ' عام سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور شہر میں آباد ہونے والے کے شر اور والد اور اولاد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداؤد)

٢٤٤٠ - (٢٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِيْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کیلئے باہر نکلتے تو یہ دعا فرماتے "اے اللہ! تو میری قوت ہے اور تو میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے دشمن کی چالوں کو رد کرتا ہوں اور تیرے ساتھ دشمن پر حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دشمن سے لڑائی کرتا ہوں۔
(ترمذی' ابوداؤد)

٢٤٤١ - (٢٦) وَعَنْ اَبِی مُوسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: «اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُورِھِمْ ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا کرتے کہ "اے اللہ! ہم تجھے مدافعت کی لئے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کے شر سے پناہ طلب کرتے ہیں۔" (احمد' ابوداؤد)

٢٤٤٢ - (٢٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ. قَالَ: «بِسْمِ اللہِ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ، اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ، اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا». رَوَاہُ اَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ. وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی دَاوٗدَ، وَابْنِ مَاجَۃَ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ: مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مِنْ بَیْتِی قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ، فَقَالَ: «اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ».

۲۴۴۲: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہوئے نکلا ہوں' میرا اعتماد اللہ پر ہے۔ اے اللہ! ہم تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہم کسی گناہ میں واقع ہوں یا ہم گمراہ ہوں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت پر اتر آئیں یا ہم پر جہالت کی جائے۔" (احمد' ترمذی' نسائی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد' ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ اُمِّ سلمہؓ نے بیان کیا کہ جب کبھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے باہر نکلتے تو آپؐ اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھا کر دعا کرتے کہ "اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں' ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں' جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔"

٢٤٤٣ - (٢٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ، وَكُفِيْتَ، وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ. وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ، وَكُفِيَ، وَوُقِيَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: «لَهُ الشَّيْطَانُ».

۲۴۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا کرے' (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ میں نکلتا ہوں' میرا اعتماد اللہ پر ہے برائی سے روکنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کے ساتھ ہے۔" تو اس شخص کو اس وقت کہا جاتا ہے کہ "تو ہدایت والا ہے اور تو محفوظ کیا گیا ہے اور تو بچایا گیا ہے۔" اس دعا کی وجہ سے اس کا شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے کہ تو اس شخص کو کیسے گمراہ کر سکتا ہے جو ہدایت دیا گیا ہے' محفوظ کیا گیا ہے اور بچایا گیا ہے (ابوداؤد) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو "اس کا شیطان دور ہو جاتا ہے" تک ذکر کیا ہے۔

٢٤٤٤ - (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۴۴۴: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو وہ یہ دعا کرے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہوتے ہوئے بھلائی اور باہر نکلتے ہوئے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے ہمارا اعتماد ہے" بعد ازاں اپنے اہلِ خانہ کو السلام علیکم کہے (ابوداؤد)

٢٤٤٥ - (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ، اِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: «بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۴۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی انسان کے نکاح کرنے پر اس کو مبارکباد دیتے تو آپؐ یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ اس نکاح کو تیرے لئے برکت والا کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تمہارے درمیان محبت فرمائے" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٤٤٦ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

قَالَ: «اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَأَةً، اَوِ اشْتَرٰى خَادِماً، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْراً، فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سِنَامِهِ، وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ: «ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۴۴۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے یا کوئی خادم خریدے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و برکت اور جس خیر و برکت پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے' کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس کے شر اور جس شر پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے' سے پناہ طلب کرتا ہوں" اور جب کوئی شخص کسی اونٹ کو خریدے تو اس کی کوہان کے بلند حصہ کو پکڑ کر یہی دعائیہ کلمات کہے اور ایک روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے کہ بعد ازاں اس کی پیشانی کو پکڑے اور برکت کی دعا کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲٤٤٧ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّه، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۷: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پریشانی کے دعائیہ کلمات یہ ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں مجھے آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی میری ذات کے سپرد نہ کر اور میرے تمام معاملات کی اصلاح فرما تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے" (ابوداؤد)

۲٤٤٨ - (٣٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَاماً اِذَا قُلْتَهُ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ، وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: «قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ». قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ، وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۸ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! مجھے غم اور قرض نے گھیر رکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے ایسے دعائیہ کلمات نہ بتاؤں کہ جب تو انہیں کہے تو اللہ تیرا غم دور کر دے اور تیرا قرض اتار دے۔ اس نے بیان کیا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! ضرور۔ آپؐ نے فرمایا' صبح و شام کے اوقات میں یہ دعائیہ کلمات کہا کر۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ غم اور حزن سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ' عجز اور کاہلی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ بخل اور بزدلی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ قرض کے زیادہ ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" راوی نے بیان کیا کہ میں نے یہ دعائیہ کلمات کہے' تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں غسّان بن بصری راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۹۲)

۲٤٤٩ - (٣٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ جَآءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ: اِنِّيْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ . قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ . قُلْ : «اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي : «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ» .

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ : «اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ» فِيْ بَابِ : «تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۴۴۹ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک مکاتب (غلام) آیا۔ اس نے بتایا کہ میں کتابت کا مال ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں' آپ میری معاونت کریں۔ علیؓ نے کہا' کیا میں تجھے ایسے دعائیہ کلمات نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے کہ اگر تجھ پر بہت بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہو گا تو اللہ تجھ سے اس قرض کو ادا کرے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں "اے اللہ! مجھے حلال کے ساتھ حرام سے محفوظ کر اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے غیر سے مستغنی کر۔" (ترمذی' بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور آئندہ صفحات میں ہم باب "تَغْطِيَةُ الْاَوَانِيْ" کے ضمن میں انشاء اللہ تعالیٰ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ذکر کریں گے جس میں ہے کہ "جب تم کتوں کے بھونکنے کی آواز سنو....."

وضاحت : غلام کو مکاتب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا آقا اس سے کہے کہ تم اتنا روپیہ مجھے دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا جب وہ متعین رقم ادا کر دے گا تو غلام آزاد ہو جائے گا وگرنہ وہ غلام رہے گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٤٥٠ - (٣٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِساً اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: «اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعاً عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۲۴۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا کرتے تو آپؐ چند کلمات کہتے چنانچہ میں نے آپؐ سے ان کلمات کے فائدہ کے بارے میں استفسار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر خیر و برکت کے کلمات کہے گئے ہیں تو بعد کے دعائیہ کلمات قیامت تک ان پر بطور مہرلگانے کے ہوں گے اور اگر برے کلمات کہے گئے ہیں تو بعد کے کلمات ان کا کفّارہ ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اے اللہ! تو پاک ہے' ہم تیری تعریف کرتے ہیں' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں" (نسائی)

٢٤٥١ - (٣٦) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ: «هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا، وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۴۵۱: قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو' یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو' یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو۔ میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔" آپؐ اس جملے کو تین بار دہراتے۔ بعد ازاں آپؐ دعا کرتے "سب حمد و ثناء اس اللہ کے لئے ہے جو اسی طرح ایک ماہ کو لے گیا اور ایک ماہ کو لے آیا۔"

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے رواۃ ثقہ ہیں البتہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن ابنُ السنیؒ اور امام طبرانیؒ نے اس حدیث کو موصول بیان کیا ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۹۵)

٢٤٥٢ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ، فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ،

مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَداً مِنْ خَلْقِكَ [اَوِ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ] ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَجِلَآءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ. مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهُ، وَاَبْدَلَهُ فَرَجاً» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۴۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا حزن وملال زیادہ ہو جائے تو وہ یہ دعائیہ کلمات کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' تیرے بندے کا فرزند ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضے میں ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے' تیرا فیصلہ میرے حق میں ثابت ہے' تیرے فیصلے عدل و انصاف والے ہیں' میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نام کے ساتھ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا اس کو تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کی تعلیم دی ہے یا اس کو تو نے اپنے ہاں غیب کے خزانوں میں مخفی رکھا ہے کہ تو قرآن پاک کو میرے دل کی زندگی کا باعث بنائے اور میرے حزن و غم کو دور فرمائے۔" جو شخص جب بھی یہ دعائیہ کلمات کہتا ہے تو اللہ اس کے حزن و غم کو دور فرماتا ہے اور حزن و غم کو فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے (رزین)

۲۴۵۳ - (۳۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۴۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں بلندی پر چڑھتے تو ہم "اللہ اکبر" کے کلمات کہتے اور جب ہم نشیب میں اترتے تو ہم "سبحان اللہ" کہتے (بخاری)

۲۴۵۴ - (۳۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ يَقُوْلُ: «يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ.

۲۴۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت غم زدہ کرتی تو آپؐ یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے' اے وہ ذات جو ہمیشہ قائم ہے' تیری رحمت کے ساتھ تیری مدد کا طلب گار ہوں" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بارے میں ذکر نہیں کیا ہے کہ یہ غریب ہے اور محفوظ نہیں بلکہ انسؓ کی اس حدیث کے بارے میں یہ الفاظ ہیں جس میں

آپؐ نے فرمایا' "یا ذُوالجلال والاِکرام" کے دعائیہ کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرو (مرعات جلد۶ صفحہ۹۹)

٢٤٥٥ - (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ؟ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ . قَالَ: «نَعَمْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا». قَالَ: فَضَرَبَ اللهُ وُجُوهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ، وَهَزَمَ اللهُ بِالرِّيْحِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۴۵۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگِ خندق کے موقعہ پر عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم کیا دعا کریں اس لئے کہ (گھبراہٹ کی وجہ سے) دل حلق تک پہنچ چکے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' دعا کرو: "اے اللہ! ہمارے عیوب کی پردہ پوشی کر اور ہماری گھبراہٹوں کو امن عطا کر۔" (راوی نے بیان کیا) کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے چہروں کو تیز آندھی کے ساتھ مارا نیز انہیں شکست سے دوچار کیا (احمد)

٢٤٥٦ - (٤١) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۴۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی خیر و برکت اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس بازار کے شر اور اس بازار میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ مجھے اس بازار میں کسی سودے میں خسارہ اٹھانا پڑے۔" (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کو علامہ ہیثمیؒ اور امام طبرانیؒ نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی کی سند میں محمد بن ابان جعفی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۳۱۱' التاریخ الکبیر جلد۱ صفحہ۵۰' الضعفاء و المتروکین صفحہ ۵۱۲' الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۲۱' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۵۳' مرعات جلد۶ صفحہ ۱۰۲)

(۸) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

(وہ دُعائیں جن میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے کا ذکر ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٤٥٧ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ ، وَدَرْكِ الشَّقَآءِ ، وَسُوْءِ الْقَضَآءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۴۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ساتھ (سخت مصیبت' بد نصیبی' بُری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے) پناہ طلب کرو (بخاری' مسلم)

٢٤٥٨ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَضِلَعِ الدَّيْنِ ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ فکر و غم' عاجزی' کاہلی' بزدلی' بخل' قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ میں آنے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (بخاری' مسلم)

٢٤٥٩ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثلجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا يُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ کاہلی' بڑھاپے' قرض اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں' اے اللہ! میں تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب اور دوزخ کے فتنے' قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں نیز دولت کے فتنہ شر اور فقیری کے فتنہ شر اور مسیح دجال کے فتنہ شر سے پناہ طلب کرتا ہوں' اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو ڈال اور میرے دل کو اس طرح صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری فرما جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے" (بخاری' مسلم)

٢٤٦٠ - (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا، اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لاَ يُسْتَجَابُ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ عاجزی' کاہلی' بزدلی' بخل' بڑھاپے اور عذابِ قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں' اے اللہ! میرے نفس کو (ممنوع کاموں سے) بچاؤ عطا فرما اور نفس کو (گناہوں سے) پاک فرما تو سب سے بہتر نفس کو پاک کرنے والا ہے تو اس میں تصرف کرنے والا ہے اور تو اس کا مالک ہے' اے اللہ! میں تیرے ساتھ ایسے علم سے پناہ طلب کرتا ہوں جو فائدہ عطا نہ کرے اور ایسے دل سے پناہ طلب کرتا ہوں جس میں اللہ کا ڈر نہ ہو اور ایسے نفس سے پناہ طلب کرتا ہوں جس میں قناعت نہ ہو اور ایسی دعا سے پناہ طلب کرتا ہوں جسے قبولیت حاصل نہ ہو۔" (مسلم)

٢٤٦١ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ. وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تیرے ساتھ انعامات کے زائل ہونے اور تیری (عطا کردہ) عافیت کے تبدیل ہونے اور اچانک تیری ناراضگی کے آنے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں (مسلم)

٢٤٦٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے کیا ہے اور ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نہیں کرپایا' پناہ طلب کرتا ہوں" (مسلم)

٢٤٦٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۶۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری ذات کے لئے مطیع ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر اعتماد کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی ساتھ (دشمنوں سے) لڑائی کی۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں (تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں) کہ تو مجھے راہِ ہدایت سے دور رکھے تو ہمیشہ زندہ ہے' تجھ پر موت طاری نہ ہو گی جب کہ جن اور انسان موت سے ہمکنار ہوں گے۔" (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٤٦٤ - (٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۴۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ چار چیزوں سے پناہ طلب کرتا ہوں ایسے علم سے جو مفید نہ ہو' ایسے دل سے جس میں اللہ کا خوف نہ ہو' ایسے نفس سے جس میں قناعت نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کو قبولیت حاصل نہ ہو۔" (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٤٦٥ - (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.
وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا.

۲۴۶۵: نیز اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے عبداللہؓ بن عمروؓ سے اور امام نسائیؒ نے دونوں سے روایت کیا ہے۔

٢٤٦٦ - (١٠) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۶: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ طلب کرتے تھے بزدلی' بخل' بڑھاپے کی عمر' دل کے وسوسہ اور عذابِ قبر سے (ابوداوٗد' نسائی)

٢٤٦٧ - (١١) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ محتاجی' مال کی کمی اور ذلّت سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔" (ابوداوٗد' نسائی)

٢٤٦٨ - (١٢) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ اختلاف' نفاق اور برے اخلاق سے پناہ طلب کرتا ہوں۔"
(ابوداوٗد' نسائی)

٢٤٦٩ - (١٣) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۴۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ بھوک سے پناہ طلب کرتا ہوں اس لئے کہ بھوک تکلیف دہ ساتھی ہے اور میں تیرے ساتھ خیانت سے پناہ طلب کرتا ہوں' اس لئے کہ خیانت بری خصلت ہے۔"

(ابوداوٗد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٤٧٠ - (١٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُوْنِ، وَمِنْ سَيِّيءِ الْاَسْقَامِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ برص' کوڑھ' دیوانگی اور بدترین قسم کی بیماریوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداوٗد' نسائی)

٢٤٧١ - (١٥) وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۱: قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ بُرے اخلاق' بُرے اعمال اور مذموم خواہشات سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ترمذی)

٢٤٧٢ - (١٦) وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذاً اَتَعَوَّذُ بِهِ. قَالَ: «قُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ، وَشَرِّ قَلْبِيْ، وَشَرِّ مَنِيِّيْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۲: شُتَیر بن شکل بن حمید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! مجھے وہ کلمات بتائیں جن کے ساتھ میں پناہ طلب کروں۔ آپؐ نے فرمایا' تو (یہ) دعا کر (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ اپنے کانوں' آنکھوں' زبان' دل اور منی کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں" (ابوداوٗد' ترمذی' نسائی)

٢٤٧٣ - (١٧) وَعَنْ اَبِی الْیَسَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْ: «اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَدْمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ، وَمِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْھَرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِراً، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغاً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی: «وَالْغَمِّ».

۲۴۷۳: ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ دیوار گرنے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ بلندی سے گرنے، ڈوبنے، آگ میں جلنے اور بڑھاپے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے حواس باختہ بنائے اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں تیری راہ میں حق سے پیٹھ پھیرتے ہوئے فوت ہو جاؤں اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں (زہریلے جانور کے) ڈسنے سے فوت ہو جاؤں۔" (ابوداؤد، نسائی) اور دوسری روایت میں یہ لفظ زیادہ ہے کہ میں غم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔"

٢٤٧٤ - (١٨) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ: «الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ».

۲۴۷۴: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم اللہ کے ساتھ ایسے لالچ سے پناہ طلب کرو جو عیب تک پہنچائے (احمد، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عامر راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۴۹، مرعات جلد۶ صفحہ۱۲۵)

٢٤٧٥ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ، فَقَالَ: «یَا عَائِشَةُ! اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا، فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا، اے عائشہ! اللہ کے ساتھ اس (چاند) کے شر سے پناہ طلب کریہی وہ تاریک رات ہے جب اس کا اندھیرا چھا جاتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اگرچہ دن کی طرح رات بھی نعمت ہے اس میں سکون حاصل ہوتا ہے لیکن چونکہ جادوگر لوگ چاند گرہن کی حالت میں اور جب آخری راتوں میں چاند کی روشنی کم ہوتی ہے، اندھیرا چھایا ہوتا ہے تو وہ جادو وغیرہ کے

عمل کرتے ہیں اس لئے ایسی راتوں سے پناہ طلب کی گئی ہے (واللہ اعلم)

٢٤٧٦ - (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: «يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا؟» قَالَ أَبِي: سَبْعَةً: سِتًّا فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟» قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «يَا حُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ». قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ: «قُلِ: اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۶: عمران بن حُصَیْن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا' اے حُصَیْن! ان دنوں تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے جواب دیا' سات خداؤں کی عبادت کرتا ہوں (ان میں سے) چھ خدا زمین پر ہیں اور ایک آسمان پر ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان میں سے کس کو تو اپنے فائدے اور خوف کے لئے خاص کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا' اس خدا کو جو آسمان میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے حُصَیْن! خبردار! اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تجھے دو دعائیں بتاؤں گا جو تجھے دونوں جہانوں میں فائدہ بخشیں گی (راوی نے بیان کیا) جب حُصَیْن ایمان لایا تو اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے وہ دونوں دعائیں بتائیں جن کا آپؐ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آپؐ نے فرمایا' تو یہ دعا کر' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے استقامت کی راہنمائی عطا کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما۔" (ترمذی)

٢٤٧٧ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَهٰذَا لَفْظُهُ.

۲۴۷۷: عَمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نیند میں خوف زدہ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اللہ کی ناراضگی' اس کے عذاب' اس کے بندوں کے شر' شیطانوں کے چوکے لگانے سے اور اس سے کہ وہ میرے قریب پھٹکیں پناہ طلب کرتا ہوں۔" تو وہ اس کو ضرر نہیں پہنچا سکیں گے اور عبداللہؓ بن عمروؓ اپنے ان بچوں کو جو حدِ بلوغت کو پہنچ جاتے انہیں ان کلمات کی تعلیم دیتے اور جو بالغ نہ ہوتے تو ان کلمات کو کسی کاغذ وغیرہ پر تحریر کر کے بچے کی گردن میں لٹکا دیتے تھے (ابوداؤد' ترمذی) البتہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ روایت بیان کرتا ہے نیز حدیث معضل ہے اور پھر یہ فعل عبداللہؓ بن عمروؓ صحابی کا ہے' مرفوع حدیث نہیں ہے اس لئے اس سے تعویذ لٹکانے کے جواز پر استدلال نہیں کیا جا سکتا جب کہ بعض علماء جواز کے قائل ہیں کہ اگر آیاتِ قرآنیہ اور مسنون دعائیں ہوں تو تعویذ کی شکل میں ان کا استعمال جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ نابالغ بچوں کے گلے میں بھی تعویذ نہ لٹکائے جائیں جبکہ تعویذات کا کاروبار تو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔
(الکلم الطیب تحقیق علامہ البانی صفحہ ۴۴)

٢٤٧٨ - (٢٢) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ سے تین بار جنّت کا سوال کیا تو جنت اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ "اے اللہ! اس کو جنّت میں داخل کر" اور جس شخص نے دوزخ سے پناہ طلب کی تو آگ دعا کرتی ہے کہ "اے اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ کر۔" (ترمذی' نسائی)

وضاحت: جمادات کا کلام کرنا درست ہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنے کو چھوڑ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا تنا رونے لگا' اسی طرح جنت اور دوزخ کا دعا کرنا حقیقت پر محمول ہو گا (مرعات جلد۶ صفحہ۱۳۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٤٧٩ - (٢٣) **عَنِ** الْقَعْقَاعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا. فَقِيْلَ لَهُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ، وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، وَبِأَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۴۷۹: قَعْقاعْ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کَعب احبار نے بیان کیا کہ اگر وہ دعائیہ کلمات نہ ہوتے جن کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں تو مجھے یہودی (جادو کے ساتھ) گدھا بنا دیتے۔ کعب احبار سے دریافت کیا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے بیان کیا (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کی ذات کے ساتھ پناہ طلب کرتا

ہوں جو عظمت والی ہے جس سے کوئی چیز زیادہ عظمت والی نہیں ہے اور اللہ کے ان کلمات تامہ کے ساتھ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کے ان اچھے ناموں کے ساتھ جن کا مجھے علم ہے اور جن کو میں نہیں جانتا' اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا' پھیلایا اور بنایا۔" (مالک)

٢٤٨٠ ـ (٢٤) **وَعَنْ** مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ اَبِیْ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ. فَقَالَ: اَیْ بُنَیَّ! عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ. وَالتِّرْمِذِیُّ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ.

وَرَوٰی اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ، وَعِنْدَهُ: فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۴۸۰: مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرض نماز کے بعد (یہ) دعا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ کفر' احتیاج اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" چنانچہ میں بھی یہ کلمات کہتا تھا۔ میرے والد نے دریافت کیا' اے میرے بیٹے! یہ کلمات تو نے کہاں سے معلوم کئے ہیں؟ میں نے عرض کیا' آپ سے۔ انہوں نے بیان کیا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (نسائی' ترمذی) البتہ امام ترمذیؒ نے فرض نماز کے بعد کا ذکر نہیں کیا اور امام احمدؒ نے حدیث کے الفاظ کو ذکر کیا ہے اور اس میں فرض نماز کے بعد کا ذکر ہے۔

٢٤٨١ ـ (٢٥) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْدِلُ الْكُفْرُ بِالدَّيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» . وَفِیْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ» . قَالَ رَجُلٌ: وَيُعْدَلَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

۲۴۸۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے ساتھ کفر اور قرض سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کفر قرض کے مساوی ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا "اے اللہ! میں تیرے ساتھ کفر اور احتیاج سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" ایک شخص نے دریافت کیا' بھلا وہ دونوں برابر ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دراج ابوالہیثم راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۸۴' مرعات جلد۶ صفحہ ۱۳۵)

(۹) بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

(جامع دعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲٤۸۲ - (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَآءِ: «اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ، وَجَھْلِیْ، وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ، وَھَزْلِیْ، وَخَطَئِیْ، وَعَمْدِیْ، وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، مَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ. اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل

۲۴۸۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ دعا فرماتے تھے' (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میرے گناہ' میری جہالت' کسی بھی کام میں میرے اسراف اور جن امور کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے انہیں معاف فرما۔ اے اللہ! میری سنجیدگی سے کی ہوئی' مذاقاً کی ہوئی اور بلاارادہ اور ارادے کے ساتھ کی گئیں خطائیں معاف کر دے' یہ سب قسم کی خطائیں مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ اے اللہ! میرے اگلے' پچھلے' پوشیدہ' ظاہر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما تو آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔" (بخاری' مسلم)

۲٤۸۳ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میرے دین کو درست رکھ' جو میرا اصل سہارا ہے نیز میری دنیا کی اصلاح فرما جس

کے ساتھ میرا معاش وابستہ ہے اور میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر نیک کام میں اضافے کا سبب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام حاصل کرنے کا سبب بنا (مسلم)

٢٤٨٤ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' گناہوں سے بچاؤ اور استغناء کا سوال کرتا ہوں۔" (مسلم)

٢٤٨٥ - (٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قُلِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ، وَسَدِّدْنِيْ . وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ، وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' تو (یہ) دعا کر (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے استقامت عطا کر۔" اور ہدایت سے مقصود یہ رکھ کہ (اللہ) تجھے سیدھا راستہ دکھائے اور استقامت سے مقصود یہ رکھ کہ (اللہ) تجھے تیر کی مانند سیدھا کرے (مسلم)

٢٤٨٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ، عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۶: ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز کی تعلیم دیتے بعد ازاں اسے ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق حلال عطا کر۔" (مسلم)

٢٤٨٧ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں دنیا میں نعمت اور آخرت میں اچھا مرتبہ عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔" (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٤٨٨ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ: «رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِراً، لَكَ ذَاكِراً، لَكَ رَاهِباً، لَكَ مِطْوَاعاً لَكَ مُخْبِتاً، إِلَيْكَ أَوَّاهاً مُنِيْباً، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۴۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے میرے دشمنوں پر غلبہ عطا کر اور مجھ پر کسی کو غلبہ عطا نہ کر اور میری مدد فرما مجھ پر کسی کو مسلط نہ کر اور میرے حق میں تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما اور (نیک کاموں کی) مجھے ہدایت فرما اور میرے لئے راہِ ہدایت پر چلنے کو آسان فرما اور مجھے ان لوگوں پر غلبہ عطا کر جو مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا شکریہ ادا کرنے والا، تجھے یاد کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیری کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والا، تیرے لئے خشوع کرنے والا، کثرت کے ساتھ آہ و زاری کرنے والا، (تمام معاملات میں) اپنی جانب رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ محو فرما اور میری دعا قبول کر اور میری دلیل کو اپنے دشمنوں پر ثابت کر اور میری زبان کو درست فرما اور میرے دل کو راہ صواب کی ہدایت فرما اور میرے دل کے کینہ کو نکال دے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

٢٤٨٩ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكٰى، فَقَالَ: «سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَداً لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْراً مِنَ الْعَافِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَاداً.

۲۴۸۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپ نے رونا شروع کیا اور فرمایا، اللہ سے (گناہوں کی) معافی اور (دین کی) سلامتی کا سوال کرو

بلاشبہ کوئی شخص یقین کی بعد سلامتی سے بہتر (نعمت) عطا نہیں کیا گیا (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

٢٤٩٠ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَاداً.

۲۴۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عافیت اور درگزر کی درخواست کر۔ بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپؐ نے اس کو پہلا جواب دیا بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں تیسرے دن آیا۔ آپؐ نے اس کو پہلا ہی جواب دیا نیز فرمایا' جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی مل گئی تو پھر تو کامیاب ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

٢٤٩١ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغاً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۱: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! مجھے اپنی اور ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت مجھے تیرے نزدیک فائدہ عطا کرے' اے اللہ! جو تو نے مجھے محبوب چیزیں عطا کی ہیں انہیں میرے لئے ان کاموں کا ذریعہ بنا جن کاموں کو تو محبوب جانتا ہے' اے اللہ! میری جن چیزوں سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے تو میرے دل کو ان کاموں کے لئے فارغ کرنے ذریعہ بنا جن کو تو محبوب جانتا ہے۔" (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سفیان بن وکیع راوی متہم بِالْکِذب ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۱۴۷)

٢٤٩٢ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ

مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ : «اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا. وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۹۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے کھڑے ہوئے ہوں اور آپؐ نے اپنے رفقاء صحابہ کرامؓ کے لئے ذیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا نہ کی ہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں اپنے خوف کا اس قدر حصہ عطا فرما کہ تو ہمارے اور ہماری نافرمانیوں کے درمیان پردہ بن جائے اور اطاعت سے اس قدر حصہ عطا فرما کہ اس کے سبب تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اس قدر حصہ عطا فرما کہ اس کے سبب تو ہم پر دُنیوی مسائل کو معمولی بنا دے اور ہمیں اپنے کانوں' آنکھوں اور قوت سے فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا کر' جب تک ہم زندہ ہیں اور ان کو آخر تک قائم رکھ اور ہمیں ان لوگوں سے بدلہ لینے دے جو ہم پر ظلم کرتے ہیں اور ہمیں ان لوگوں پر کامیاب فرما جو ہمارے ساتھ دشمنی کریں اور ہمیں ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ پہنچا اور دنیا کے حصول کو ہمارا عظیم مقصد نہ بنا اور نہ اس کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہیں کرتے۔" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۳ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۲۴۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! مجھے اس علم سے فائدہ عطا کر جسے تو نے مجھے عطا کیا ہے اور مجھے ایسا علم عطا کر جو میرے لیے فائدہ مند ہو اور میرے علم میں اضافہ کر۔ سب حمد و ثناء ہر حالت میں اللہ کے لئے ہے اور میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کی حالت سے پناہ طلب کرتا ہوں (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو (سند کے لحاظ سے) غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی ضعیف اور محمد بن ثابت راوی مجہول ہے۔

(مرعات جلد۶ صفحہ۱۵۰)

٢٤٩٤ - (١٣) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْماً فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَسُرِّيَ عَنْهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا». ثُمَّ قَالَ: «أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپؐ کے چہرے کے نزدیک شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی چنانچہ ایک دن آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا جب نزول وحی کی حالت ختم ہوئی تو آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی ' اے اللہ! ہمیں کثرت کے ساتھ (خیر و برکت) عطا کر اور اس میں کمی نہ کر اور ہمیں عزت سے سرفراز اور ہمیں ذلیل نہ کر اور ہمیں نواز اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں (اپنی رحمت کے لئے) ترجیح دے اور دوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے خوش ہو۔" بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' مجھ پر دس آیات نازل کی گئیں ہیں جو شخص ان (پر عملی طور) پر قائم رہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا بعد ازاں آپؐ نے (سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات) تلاوت کیں "قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ....." یہاں تک کہ دس آیات تلاوت فرمائیں (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٤٩٥ - (١٤) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يُّعَافِيَنِي فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ دَعَوْتَ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

تیسری فصل

۲۴۹۵: عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے تندرستی عطا کرے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو صبر کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا' آپ

دعا فرمائیں (راوی نے بیان کیا) آپؐ نے اس کو اچھی طرح وضو بنانے کا حکم دیا اور ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں اور تیری جانب تیرے پیغبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی سفارش لاتا ہوں جو نبی رحمت ہیں' میں آپؐ کو اپنے پروردگار کے ہاں سفارشی لاتا ہوں تاکہ وہ میری اس حاجت کو پورا کرے' اے اللہ! میرے بارے میں ان کی سفارش قبول کر۔" (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جعفر راوی مجہول' منفرد اور مختلف فیہ ہے۔ اس حدیث سے استدلال درست نہیں البتہ صالحین سے ان کی زندگی میں دعا کرائی جا سکتی ہے جیسا کہ آپؐ کی زندگی میں آپؐ سے دعا کرانا ثابت ہے لیکن آپؐ کی ذات کو آپؐ کی زندگی میں بطور سفارشی پیش کرنا یا آپؐ کی وفات کے بعد سفارش پیش کرنا یا کسی زندہ یا فوت شدہ بزرگ کو بطور سفارشی پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ نے "التوسّل والوسیلہ" اور "الرّدّ علی البکری" میں اور علامہ سہسوانیؒ نے صِیَانَۃُ الْاِنْسَان" میں اس پر مدلّل و مبسوط بحث کی ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۵۷)

٢٤٩٦ - (١٥) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ». قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدُ يُحَدِّثُ عَنْهُ؛ يَقُوْلُ: «كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۹۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' داؤد علیہ السلام کی دعا کے الفاظ (یہ) ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور ان لوگوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میری جانب میرے نفس' مال' اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ محبوب بنا۔" راوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بیان کرتے کہ وہ بہت زیادہ عبادت گزار بندے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: عبداللہ بن ربیعہ دمشقی راوی کی بیان کردہ احادیث موضوع ہیں البتہ حدیث کا آخری جملہ کہ "رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بیان کرتے کہ وہ بہت زیادہ عبادت گزار بندے تھے۔" صحیح ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۲۶)

٢٤٩٧ - (١٦) **وَعَنْ** عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا

عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَاَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: اَمَا عَلَيَّ ذٰلِكَ، لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِيْ، غَيْرَ اَنَّهُ كَنٰى عَنْ نَفْسِهِ، فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: «اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضٰى بَعْدَ الْقَضَآءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ». رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۲۴۹۷: عطاء بن سائب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سائب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ عمارؓ بن یاسر نے ہمیں نہایت تخفیف کے ساتھ نماز پڑھائی چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے تخفیف کے ساتھ امامت کرائی اور مختصر نماز پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ جب کہ میں نے تو اس نماز میں وہ دعائیہ کلمات کہے ہیں جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب عمارؓ بن یاسر (جانے کے لئے) کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہو لیا دراصل وہ شخص میرے والد سائبؓ تھے البتہ انہوں نے کنایہ کرتے ہوئے ایک شخص کا کہا ہے۔ انہوں نے عمارؓ سے دعائیہ کلمات دریافت کئے؟ سائب نے واپس آ کر لوگوں کو اس سے آگاہ کیا (دعائیہ کلمات کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! (میں تجھے واسطہ دیتا ہوں) تیرے غیب کے علم کا اور مخلوق پر تیری قدرت کا جب تک تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانتا ہے' اس وقت تک مجھے زندگی عطا کر اور جب میرے لئے فوت ہونے کو بہتر جانے تو اس وقت مجھے فوت کر۔ اے اللہ! میں تجھ سے پوشیدگی اور ظاہر میں تیری جنت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے خوشی اور ناراضگی میں کلمہ حق کہنے کا سوال کرتا ہوں نیز فقر اور دولت مندی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے چہرے کی جانب دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا طالب ہوں' نہ مجھے نقصان پہنچانے والی تکلیف پیش آئے اور نہ ایسی آزمائش ہو جو مجھے راہ حق سے دور کرے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔" (نسائی)

۲۴۹۸ - (۱۷) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ

الْفَجْرِ . «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً، وَرِزْقاً طَيِّباً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِی: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۴۹۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے نفع عطا کرنے والے علم، قبولیت والے عمل اور حلال رزق کا سوال کرتا ہوں (احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مولیٰ اُمّ سلمہ مجہول راویہ ہے البتہ معجم الصغیر طبرانی صفحہ ۱۵۲ میں مذکورہ ہے کہ اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۱)

۲۴۹۹ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهُ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ، وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ، وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ، وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے میں کبھی اس کو نہ چھوڑوں گا (اس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں کثرت کے ساتھ تیرا شکریہ ادا کروں اور کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کروں اور تیری نصیحت کا اتباع کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فَرَج بن فضالہ راوی منکرالحدیث ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۲)

۲۵۰۰ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْاَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ».

۲۵۰۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے، اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں (بیہقی الدعواتُ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۵، المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۶۰، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۱، تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۱۷، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۳)

۲۵۰۱ - (۲۰) وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

«اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ ، وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِی: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۵۰۱: اُمِّ مَعبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید کو جانتا ہے (بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فَرَجْ بن فضالہ اور عبدالرحمان بن زیاد بن انعم دونوں راوی ضعیف ہیں (مرعات جلد۶ صفحہ۱۷۴) دیکھیں وضاحت حدیث نمبر۲۴۹۹ اور حدیث نمبر۲۵۰۰)

۲۵۰۲ - (۲۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ ، فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ؟». قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِهٖ فِی الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ؛ اَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟» قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ، فَشَفَاهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی تیمارداری کی جو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکا تھا اور مثل چوزے کے تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے اللہ سے کوئی دعا کی تھی یا اللہ سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور بیان کیا کہ میں (یہ) دعا کرتا رہا' "اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ مجھے جلدی دنیا میں دے دے۔" اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تعجب ہے! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں دعا نہ مانگی کہ "اے اللہ! ہمیں دنیا میں گناہوں سے معافی عطا کر اور آخرت میں ہمیں عذاب سے محفوظ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔" انسؓ نے بیان کیا' چنانچہ اس نے ان کلمات کے ساتھ اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کو شفا عطا کی (مسلم)

۲۵۰۳ - (۲۲) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ». قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ؟ قَالَ: «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۵۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپؐ کو ذلیل کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' مومن کیسے اپنے آپؐ کو ذلیل کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے لئے ایسی مصیبت کو طلب کرتا ہے جس کو برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷' مرعات جلد۶ صفحہ۱۷۶)

٢٥٠٤ - (٢٣) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِي خَيْراً مِّنْ عَلاَنِيَتِي، وَاجْعَلْ عَلاَنِيَتِي صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلاَ الْمُضِلِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۰۴: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا' آپ دعا کریں کہ "اے اللہ! تو میرے پوشیدہ کو میرے ظاہر سے بہتر کر اور میرے ظاہر کو (زیادہ) بہتر کر' اے اللہ! میں تجھ سے ان عمدہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو لوگوں کو اہل' مال اور ایسی اولاد کی شکل میں دی جاتی ہیں جو نہ خود گمراہ ہیں اور نہ کسی دوسرے کو گمراہ کرنے والے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید بن حیان راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۳۰)

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

(حج کے افعال)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۵۰۵ - (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا» فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثاً. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ» ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۵۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! تم پر حج فرض قرار دے دیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہر سال (حج) کریں؟ آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہ کلمہ تین بار دہرایا (اس کے جواب میں) آپؐ نے فرمایا' اگر میں (بالفرض) اثبات میں جواب دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم (ہر سال حج کرنے کی) طاقت نہ رکھتے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' جب تک میں تمہیں کچھ نہ بتاؤں مجھ سے سوال نہ کیا کرو اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اختلاف رکھنے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو تم استطاعت کے مطابق اسے سرانجام دو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم وہ کام نہ کرو (مسلم)

۲۵۰۶ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ» قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَبْرُوْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ دریافت کیا گیا' اس کے بعد

کون سا عمل؟ آپؐ نے فرمایا' جہاد فی سبیل اللہ۔ دریافت کیا گیا' اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا' مقبول حج (بخاری' مسلم)

٢٥٠٧ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے اللہ کے لئے حج کیا (اور اس سفر میں) بیہودہ اور فسق و فجور کی باتیں نہ کیں تو وہ اس دن کی مانند گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا جس دن اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا (بخاری' مسلم)

٢٥٠٨ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کے درمیان کے گناہوں کا (عمرہ) کفارہ ہوتا ہے اور مقبول حج کا ثواب بس جنت ہے (بخاری' مسلم)

٢٥٠٩ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رمضان میں عمرہ (ادا کرنا ثواب کے لحاظ سے) حج (کرنے) کے برابر ہے (بخاری' مسلم)

٢٥١٠ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوْا: الْمُسْلِمُوْنَ. فَقَالُوْا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُوْلُ اللهِ» فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۱۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحاء (مقام) میں ایک قافلے سے ملے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' مسلمان ہیں (اس پر) انہوں نے دریافت کیا' آپؐ کون ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا (میں) اللہ کا پیغمبر ہوں۔ چنانچہ ایک عورت نے آپؐ کی جانب اپنا بچہ اٹھایا اور دریافت کیا' کیا اس کو حج (کا ثواب) ملے گا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا' تجھے (بھی)

اس کا ثواب ملے گا (مسلم)

٢٥١١ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً مِن خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» وَذٰلِكَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ کی جانب سے اس کے بندوں پر حج کے فریضہ نے میرے والد کو پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہے' سواری پر (سوار ہونے کی) طاقت نہیں رکھتا' کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ یہ حجتہ الوداع (کے سال) کا واقعہ ہے (بخاری' مسلم)

٢٥١٢ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاقْضِ دَيْنَ اللهِ؛ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' میری بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ فوت ہو گئی ہے (یعنی نذر پوری نہیں کر سکی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کا قرض ادا کرو' اللہ کا قرض زیادہ لائق ہے کہ اس کو ادا کیا جائے (بخاری' مسلم)

٢٥١٣ - (٩) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً، قَالَ: «اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں لڑائی میں میرا نام لکھا جا چکا ہے اور میری بیوی حج کرنے کے لئے گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جا! اپنی بیوی کے ساتھ حج کر (بخاری' مسلم)

٢٥١٤ - (١٠) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ.

فَقَالَ: «جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' تمہارا جہاد حج کرنا ہے (بخاری' مسلم)

۲۵۱۵ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلاَّ وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت رات دن کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی (بخاری' مسلم)

وضاحت: محرم وہ رشتہ دار ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح جائز نہیں اور ضروری نہیں کہ سفر دن رات کا ہو بلکہ اگر اس سے کم بھی ہو تب بھی خطرہ موجود ہے' ہر حالت میں محرم کا ہونا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۵۱۶ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ: الْجُحْفَةَ، وَلِاَهْلِ نَجْدٍ: قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ: يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ، وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ، حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لئے "ذُوالحلیفہ" اور شام والوں کے لئے "جُحفہ" اور نجد والوں کے لئے "قرنُ المنازل" اور یمن والوں کے لئے "یَلَمْلَمْ" کو میقات مقرر کیا ہے پس یہ مقامات یہاں کے رہنے والوں کے ہیں اور ان لوگوں کے بھی ہیں جو یہاں سے گزریں گے اگرچہ وہ یہاں کے مکین نہیں ہیں جبکہ وہ حج اور عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہیں وہ اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے مکین مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کے لئے مواقیت مقرر ہیں جہاں سے بلا احرام آگے مکہ مکرمہ کی جانب سفر کرنا جائز نہیں اور احرام سے مراد مردوں کیلئے سلا ہوا لباس اتار کر دو سفید چادریں زیب تن کرنا ہے۔ عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ خیال رہے کہ پاکستان سے جانے والے حجاجِ کرام کی میقات یَلَمْلَمْ ہے۔ ہوائی جہاز اور بحری جہاز پر سفر کرنے والے حجاج کو میقات سے قبل آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

۲۵۱۷ - (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مُهَلُّ اَهْلِ

الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيْقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مدینہ منورہ کے باشندوں کا میقات "ذُوالحلیفہ" ہے اور (جب لوگ جُحفہ مقام کے راستے سے آئیں تو) میقات "جُحفہ" ہے اور عراق والوں کے لئے میقات "ذاتِ عرق" ہے اور نجد والوں کی میقات "قرنُ المنازل" ہے اور یمن والوں کی میقات "یَلَمْلَم" ہے (مسلم)

۲۵۱۸ - (۱٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا کئے ہیں جو سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرہ کے جو آپؐ نے حج کے ساتھ کیا۔ عمرۃُ الحدیبیہ ذوالقعدہ میں ادا کیا (اس کے بعد) آئندہ سال ذوالقعدہ میں عمرہ (قضاء) ادا کیا اور جعرانہ مقام سے آپؐ نے ذُوالقعدہ میں عمرہ کیا جہاں (جنگ) حنین کے غنائم کو تقسیم کیا گیا اور چوتھا عمرہ آپؐ نے حجۃُ الوداع کے ساتھ کیا۔
(بخاری، مسلم)

وضاحت: آپؐ نے رجب یا رمضان میں عمرہ نہیں کیا۔ عمرۃُ الحدیبیہ آپؐ نہیں کر سکے تھے اور آئندہ سال ذوالقعدہ میں آپؐ نے قضاء کے طور پر عمرہ ادا کیا۔ اس لئے اگر کسی راوی نے تین عمروں کا ذکر کیا ہے تو بھی درست ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۲۶۴)

۲۵۱۹ - (۱۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۱۹: بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے ادا کئے (بخاری)

وضاحت: بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ نے عمرۃُ الحدیبیہ کو شمار نہیں کیا اور حج کا عمرہ بعد کا ہے اس لئے باقی دو عمرے ہوئے (مرعات جلد۶ صفحہ ۲۶۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٥٢٠ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَآ اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ». فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ تَطَوُّعٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۲۵۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے (آپؐ کے اس ارشاد کے بعد) اَقرع بن حابسؓ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر میں (وحی یا اجتہاد کے ساتھ) اثبات میں جواب دے دیتا تو (ہر سال) حج فرض ہو جاتا اور (بالفرض) اگر فرض ہو جاتا تو تم اس پر عمل نہ کر سکتے اور نہ اس کی استطاعت رکھتے۔ حج (زندگی میں) ایک بار فرض ہے جو شخص (ایک بار سے) زیادہ حج کرے وہ نفل ہے (احمد' نسائی' دارمی)

٢٥٢١ - (١٧) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَّلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ ؛ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْنَصْرَانِیًّا، وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ، وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ، وَالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

۲۵۲۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص زاد راہ اور سواری کا (اگرچہ کرایہ کی ہو) مالک ہو جو اسے بیتُ اللہ تک پہنچائے (پھر بھی) وہ حج نہ کرے تو کچھ فرق نہیں کہ وہ یہودی یا عیسائی فوت ہوا۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور اللہ کی رضا کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج اس شخص پر (فرض) ہے جو زادِ راہ اور سواری کی استطاعت رکھتا ہے" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبداللہ راوی مجہول اور حارث راوی ضعیف ہے۔

وضاحت: اس مضمون کی دیگر احادیث بھی ضعیف اور موقوف ہیں۔ علامہ شوکانیؒ انہی کی کتاب نیلُ الاوطار میں ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہٖ ہے اور جمہور محدّثین کے نزدیک حسن لغیرہٖ قابلِ

حجت ہے۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر حج ادا کرنے سے کوئی معقول عذر مانع نہ ہو تو حج ادا کرنے میں تاخیر نہ کی جائے اور اگر بلا عذر تاخیر کرے گا اور حج ادا کیے بغیر فوت ہو جائے گا تو وہ گناہگار ہو گا (مرعات جلد۶ صفحہ۲۷۰)

۲۵۲۲ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۲۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام میں (باوجود استطاعت کے) حج نہ کرنا نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن عطاء بن وراز راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۲۷۱)

۲۵۲۳ - (۱۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۲۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص حج کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس کا سبب یہ ہے کہ کہیں وہ بغیر حج کے نہ فوت ہو جائے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر فرمائی اور سن دس ہجری میں حج کیا تو اس تاخیر کے کچھ اسباب تھے' اس لئے آپؐ کی تاخیر کو دلیل مانتے ہوئے کسی دوسرے شخص کا حج مؤخر کرنا درست نہیں (مرعات جلد۶ صفحہ۲۷۹)

۲۵۲۴ - (۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۵۲۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حج و عمرہ لگاتار کرتے رہیں بلاشبہ حج اور عمرہ فقر اور گناہوں کو دور کر دیتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مقبول کا ثواب محض جنت ہے (ترمذی' نسائی)

۲۵۲۵ - (۲۱) **وَرَوَاهُ** أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِلٰى قَوْلِهٖ: «خَبَثَ الْحَدِيْدِ».

۲۵۲۵: نیز احمد اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو عمرؓ رضی اللہ عنہ سے لوہے کی میل کچیل تک ذکر کیا ہے۔

٢٥٢٦ - (٢٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۲۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی شرط حج کو فرض قرار دیتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' زاد راہ اور سواری کا ہونا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: کتاب و سُنّت کی تصریحات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کی فرضیت پانچ شرائط پر موقوف ہے۔ اسلام' عقل' بلوغت' آزاد ہونا اور استطاعت رکھنا اگر بچہ اور غلام حج کریں تو ان کا حج کرنا صحیح ہے اور اس کا ثواب بچے کے والدین اور غلام کے مالک کو ہو گا۔ بالغ ہونے اور آزاد ہونے کے بعد اگر ان پر حج فرض ہو تو پہلا حج کفایت نہیں کرے گا بلکہ حج دوبارہ کرنا پڑے گا (واللہ اعلم)

٢٥٢٧ - (٢٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ فَقَالَ: «الشَّعِثُ التَّفِلُ». فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْعَجُّ وَالثَّجُّ». فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا السَّبِيْلُ؟ قَالَ: «زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ فِيْ: «سُنَنِهِ» اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ.

۲۵۲۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حج کرنے والا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کے بال پراگندہ ہیں (اور میل کچیل کی وجہ سے) اس سے بدبو آتی ہے۔ بعد ازاں ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! حج کے کون سے افعال افضل ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بلند آواز سے (لبیک) پکارنا اور (قربانیوں کا) خون بہانا۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا' اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! راستے کی استطاعت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' زادِراہ اور سواری (شرحُ السنۃ)

امام ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو سُنن ابنِ ماجہ میں ذکر کیا ہے البتہ حدیث کے تیسرے جملے کا ذکر نہیں کیا۔

٢٥٢٨ - (٢٤) **وَعَنْ** اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۵۲۸ : ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں وہ حج اور عمرہ کی استطاعت نہیں رکھتے' سوار نہیں ہو سکتے؟ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو۔
(ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت : حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔ عمرہ کو فرض نہ قرار دینا دلائلِ شرعیہ کے لحاظ سے درست نہیں نیز حج اور عمرہ میں نیابت جائز ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۲۹۷)

۲۵۲۹ - (۲۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. قَالَ: «مَنْ شُبْرُمَةَ؟» قَالَ: اَخٌ لِّيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ. قَالَ: «اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟» قَالَ: لاَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۲۹ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ شبرمہ کی جانب سے لبیک پکار رہا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا' میرا بھائی ہے یا میرا قریبی ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے حج کیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو پہلے اپنی جانب سے حج کر بعد ازاں شبرمہ کی جانب سے کر (شافعی' ابوداؤد' ابن ماجہ)
وضاحت : خثعم قبیلہ کی عورت والی حدیث عام اور شبرمہ کی حدیث خاص ہے خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا اور کسی کی جانب سے حج کرنے کی اجازت اس شخص کو حاصل ہے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہے۔
(مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۰)

۲۵۳۰ - (۲۶) **وَعَنْهُ** قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۳۰ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے عقیق (مقام) کو میقات مقرر فرمایا (ترمذی' ابوداؤد)

۲۵۳۱ - (۲۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۵۳۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے "ذاتِ عرق" مقام کو میقات مقرر فرمایا (ابوداؤد' نسائی)

٢٥٣٢ - (٢٨) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۳۲: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص حج یا عمرے کا احرام مسجدِ اقصیٰ سے باندھ کر مسجدِ حرام کی جانب گیا تو اس کے پہلے' پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں یا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز سُنّت یہ ہے کہ احرام میقات سے باندھا جائے۔ اگر مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھ کر حج اور عمرہ کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھ کر حج فرماتے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۷۷' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٥٣٣ - (٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ، فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ، فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۵۳۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یمن کے باشندے حج کرنے آتے لیکن زادراہ نہ لاتے اور کہتے کہ ہم تو توکل کرنے والے ہیں اور جب مکہ مکرمہ پہنچتے تو لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور تم زادِ راہ لایا کرو بلاشبہ بہترین زادِ راہ سوال سے بچنا ہے۔" (بخاری)

٢٥٣٤ - (٣٠) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلَى النِّسَآءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد (فرض) ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ان پر جہاد فرض ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہے' مقصود حج اور عمرہ ہے (ابنِ ماجہ)

۲۵۳۵ - (۳۱) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۳۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو حج (ادا کرنے) سے کسی واقعی ضرورت' ظالم بادشاہ یا بیماری نے نہیں روکا' وہ فوت ہو گیا اور اس نے حج نہ کیا تو وہ یہودی یا عیسائی فوت ہوا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک راوی سیّٔ الحفظ ہے اور عمار بن مطر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد۹ صفحہ۲۸۴' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۱' تذکرۃُ الحفاظ جلد۱ صفحہ۳۲' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۸)

۲۵۳۶ - (۳۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «الْحَآجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ؛ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ، وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا وفد ہیں اگر وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر وہ اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں تو اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن عبداللہ راوی منکرُالحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۹۶' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۹)

۲۵۳۷ - (۳۳) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: اَلْغَازِیْ، وَالْحَآجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ». رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ: «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۵۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تین شخص اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا' حج اور عمرہ کرنے والا (نسائی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۲۷۶' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۵۸۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۵۶' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۹)

۲۵۳۸ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا لَقِيْتَ الْحَآجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَصَافِحْهُ، وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهُ، فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَّهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۵۳۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی حج ادا کرنے والے سے ملو تو اسے السلام علیکم کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے استغفار کی درخواست کرو اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس لئے کہ حج کرنے والا بخشا ہوا ہوتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن بیلمانی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۳۱۰)

۲۵۳۹ - (۳۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ حَآجًا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِهٖ؛ كَتَبَ اللهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَآجِّ وَالْمُعْتَمِرِ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ: «شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

۲۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص حج' عمرہ یا جہاد کے لئے نکلا بعد ازاں وہ (ان افعال کو سرانجام دینے سے پہلے) راستے میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں جہاد کرنے والے' حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ثبت فرماتے ہیں۔

(بیہقی شعَبِ الایمان)

(۱) بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

(احرام باندھنا اور لبیک پکارنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٥٤٠ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَلِحِلِّه قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی' اس میں کستوری (ملی) ہوتی۔ اب بھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُحرم ہونے کی وجہ سے آپؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا مشاہدہ کر رہی ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر اور اس کی مہک موجود رہے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور کچھ فدیہ واجب نہیں آتا (مرعات جلد۶ صفحہ۳۳۱)

٢٥٤١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ» لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپؐ نے سر کو چپکایا ہوتا تھا' آپؐ بلند آواز کے ساتھ لبیک پکارتے تھے' آپؐ کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "حاضر ہوں میں' اے اللہ! حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں بلاشبہ تمام حمد و ثناء تیرے لئے ہے اور بادشاہت تیری ہے' تیرا کوئی شریک نہیں" آپؐ ان کلمات میں اضافہ نہیں فرماتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: بالوں کے چپکانے سے مراد یہ ہے کہ تیل یا گوند وغیرہ بالوں کو لگاتے تاکہ بال منتشر نہ ہوں اور اکٹھے

رہیں نیز حالت احرام میں غبار وغیرہ بالوں میں داخل نہ ہو (مرعات جلد۶ صفحہ۳۳۱)

٢٥٤٢ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ ، وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر برابر کھڑی ہوئی تو آپ نے ذُوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے لبیک کے ساتھ آواز بلند کی (بخاری، مسلم)

٢٥٤٣ - (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۴۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہم زور زور سے حج کا تلبیہ پکارتے تھے (مسلم)

وضاحت: عورت بلند آواز کے ساتھ لبیک کے کلمات نہ کہے، اس لئے کہ اس کی آواز فتنہ ہے وہ خود کو سنائے یہی کافی ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۳۴۰)

٢٥٤٤ - (٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا: اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ کے پیچھے (سوار) تھا جب کہ صحابہ کرامؓ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پکار رہے تھے (بخاری)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کرامؓ قارن تھے نیز بہ آواز بلند لبیک پکارنا مستحب ہے۔ (مرعات جلد۶ صفحہ۳۴۲)

٢٥٤٥ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ ، وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ ؛ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حجۃ الوداع کے سال نکلے ہم میں سے کچھ لوگ عمرہ کی لبیک پکار رہے تھے اور کچھ لوگ حج اور عمرہ کی لبیک پکار رہے تھے اور کچھ لوگ صرف حج کی لبیک پکار رہے تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حج کی لبیک پکار رہے تھے پس جس شخص کا احرام عمرے کا تھا (جب اس نے عمرہ کیا) وہ حلال ہو گیا اور جس کا احرام اکیلے حج کا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تھا وہ قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) حلال ہوئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جس شخص کا احرام اکیلے حج کا تھا، اس کے پاس قربانی نہ تھی تو آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ حج کا احرام فسخ کرے اور عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر ۸ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھے اور اگر قربانی ساتھ تھی تو اس کو قران کا حکم دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لئے کہ آپؐ کے ساتھ قربانیاں تھیں وگرنہ آپؐ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں حج قران کی نیت ختم کر کے پہلے عمرہ کرتا اور پھر حج کرتا یعنی حج تمتع کرتا اور جس شخص کا احرام صرف عمرے کا تھا لیکن اس کے پاس قربانی تھی اس کا بھی حج قران تھا بوجہ قربانی کے وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد حلال نہیں ہو سکتا (مرعات جلد۶ صفحہ۳۵۶)

٢٥٤٦ - (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، بَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا (یعنی) حج اور عمرہ اکٹھا کیا (یعنی آپؐ کا حج قران تھا) آپؐ نے پہلے عمرہ کی لبیک پکاری بعد ازاں آپؐ نے حج کی لبیک پکاری (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں تمتّع کے الفاظ ہیں جب کہ آپؐ کا حج قِران تھا پس تمتّع سے مقصود تمتّع لغوی ہے اصطلاحی نہیں ہے یعنی آپؐ نے ایک سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ اٹھایا۔ ظاہر ہے کہ قارن لغت اور معنی کے لحاظ سے متمتع ہوتا ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۳۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٥٤٧ - (٨) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۵۴۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے احرام کے لئے (سلے ہوئے کپڑے) اتارے اور (احرام زیب تن کرنے کے لئے) غسل کیا (ترمذی، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یعقوب راوی مجہولُ الحال ہے لیکن حدیث کثرت شواہد کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے نیز احرام کے لئے غسل کرنا مسنون ہے' فرض نہیں ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۳۵۹)

٢٥٤٨ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۵۴۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر دھونے کی چیز (خطمی بوٹی) کے ساتھ چپکایا (ابوداؤد)

٢٥٤٩ - (١٠) **وَعَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۴۹: خلّاد بن سائب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے کہا' میں صحابہ کرامؓ کو حکم دوں کہ وہ لبیک (کے کلمات) بلند آواز کے ساتھ کہیں (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

٢٥٥٠ - (١١) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ: مِنْ حَجَرٍ، اَوْشَجَرٍ، اَوْمَدَرٍ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۵۰: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی مسلمان لبیک پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جانب کے پتھر یا درخت یا مٹی کی اینٹیں مشرق و مغرب کی انتہا تک لبیک پکارتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

٢٥٥١ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۲۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کیں بعد ازاں جب آپؐ کی اونٹنی آپؐ کو لے کر ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک کھڑی ہوئی تو آپؐ نے ذیل کے کلمات بلند آواز سے کہے (جس کا ترجمہ ہے) "حاضر ہوں میں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر مدد چاہتا ہوں اور ہر قسم کی خیر و برکت تیرے ہاتھوں میں ہے' میں حاضر ہوں اور تجھی سے امیدیں وابستہ ہیں اور تمام اعمال تیرے لئے ہیں (بخاری' مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضاحت: دوسری فصل میں بخاری و مسلم سے مروی حدیث ذکر کر کے علامہ بغویؒ نے اپنے اصول کی مخالفت کی ہے (واللہ اعلم)

۲۵۵۲ - (۱۳) **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ، وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۲۵۵۲: عمارة بن خزیمہ بن ثابت اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ لبیک پکارنے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کیا اور اللہ کی رحمت کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کی (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن محمد بن ابی زائدہ راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۶۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۵۵۳ - (۱۴) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ، اَذَّنَ فِي النَّاسِ، فَاجْتَمَعُوْا، فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو آپؐ نے لوگوں میں منادی کرائی۔ چنانچہ (کثیر تعداد میں) صحابہ کرامؓ جمع ہو گئے جب آپؐ (ذوالحلیفہ کے قریب) بلند ٹیلے پر پہنچے تو آپؐ نے لبیک کہا (بخاری)

وضاحت: جابرؓ کی یہ حدیث ان الفاظ اور معانی کے ساتھ صحیح بخاری میں نہیں ہے البتہ ترمذی میں یہ روایت ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف رحمۃُ اللہ علیہ نے علاّمہ جزریؒ کا اتباع کرتے ہوئے اس حدیث کی نسبت بخاری کی جانب کر دی ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۶۷)

٢٥٥٤ ـ (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ. فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلَكُمْ! قَدْ قَدْ» اِلَّا شَرِيْكاً هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکینِ مکہ تلبیہ پکارتے تو کہتے، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "تمہارے لئے ہلاکت ہو بس کرو، بس کرو" مگر مشرک کہتے البتہ وہ تیرا شریک ہے جو تیرا محبوب ہے جس کا تو مالک ہے اور وہ مالک نہیں ہے، وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہ تلبیہ کہتے تھے (مسلم)

(۲) بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(حجۃ الوداع کا واقعہ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۵۵۵ - (۱) عن جابرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذِنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ، وَأَحْرِمِيْ». فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ». قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِيْ إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَطَافَ سَبْعًا، فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ، ثُمَّ سَعٰى، حَتّٰى إِذَا صَعِدَنَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ، نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ، لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ،

فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً». فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنُ جُعْشُم، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَصَابِعَهُ، وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى، وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ، لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ»، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ. قَالَ: «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، فَلَا تَحِلَّ». قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِيْ أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً. قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، وَقَصَّرُوْا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، تَوَجَّهُوْا إِلٰى مِنًى، فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ. وَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ، فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ، وَالْفَجْرَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا، حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ، فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَقَالَ: «إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ، مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - وَكَانَ مُسْتَرْضَعاً فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ - وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَأَوَّلُ رِباً أَضَعُ مِنْ رِبَانَا، رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّه مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَآءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ، فَإِنَّ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟» قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئاً، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ إِلَى الصَّخْرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا، حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ، وَدَفَعَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ

الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَدَعَاهُ ، وَكَبَّرَهُ ، وَهَلَّلَهُ ، وَوَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حَتّٰى أَسْفَرَ جِداً ، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ ، حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ ، فَحَرَّكَ قَلِيْلاً ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِىْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى ، حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِىْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلَاثاً وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا ، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ ، وَأَشْرَكَهٗ فِىْ هَدْيِهٖ ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِىْ قِدْرٍ ، فَطُبِخَتْ ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا ، وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ ، فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَأَتٰى عَلٰى بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ : «انْزِعُوْا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل

۲۵۵۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں (ہجرت کے بعد) نو سال تک رہے۔ آپؐ نے حج نہ کیا بعد ازاں آپؐ نے دسویں سال لوگوں میں منادی کرائی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں چنانچہ مدینہ منورہ میں لوگ کثیر تعداد میں آ گئے چنانچہ ہم آپؐ کی معیت میں (پچیس ذوالقعدہ کو) حج کرنے کے لیے نکلے۔ جب ہم ذُوالحلیفہ (مقام) میں پہنچے تو اسماءؓ بنت عمیسؓ نے محمد بن ابوبکرؓ کو جنم دیا اور اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پیغام بھیجا کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (احرام کے لئے) غسل کر اور (خون کے سیلان سے تحفظ کے لئے) مضبوط کپڑا باندھ اور لبیک پکار۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی۔ پھر آپؐ اپنی قصواء (نامی) اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپؐ کی اونٹنی آپؐ کو لے کر بیداء کے ٹیلہ پر چڑھی تو آپؐ نے توحید پر مشتمل تلبیہ کے کلمات بلند آواز کے ساتھ کہنا شروع کئے (جس کا ترجمہ ہے) "میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بلاشبہ تمام حمد و ثناء اور انعامات تیری جانب سے ہیں اور تیری ہی بادشاہت ہے' تیرا کوئی شریک نہیں۔" جابرؓ نے بیان کیا کہ ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' ہم (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے کو جائز نہ سمجھتے تھے اور جب ہم آپؐ کی معیت میں بیتُ اللہ پہنچے تو آپؐ نے حجرِ اسود کا بوسہ لیا اور (بیتُ اللہ کا) سات بار طواف کیا۔ تین بار تیز تیز چلے اور چار بار سکون کے ساتھ چلے بعد ازاں مقامِ ابراہیم کی جانب گئے۔ آپؐ نے "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى" (اور تم مقامِ ابراہیم کے قریب نماز ادا کرو) آیت تلاوت کی اور دو رکعت نماز ادا کی مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیتُ اللہ کے درمیان کیا (یعنی مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی) اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دو رکعت میں سورت "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور "قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" تلاوت کی بعد ازاں حجرِ اسود کی

طرف گئے اس کو ہاتھ لگایا بعد ازاں آپؐ صفا کے دروازے سے صفا کی جانب گئے جب صفا کے قریب پہنچے تو آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔" میں اس سے آغاز کرتا ہوں جس سے اللہ نے آغاز کیا ہے چنانچہ آپؐ نے (سعی کا) آغاز صفا سے کیا چنانچہ آپؐ صفا (پہاڑی) پر چڑھے یہاں تک کہ آپؐ نے بیتُ اللہ کا مشاہدہ کیا۔ آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر اللہ کی توحید اور اس کی کبریائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ تنہا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام جماعتوں کو شکست دی۔" پھر اس کے درمیان دعا کی اور ان کلمات کو تین بار دہرایا پھر آپؐ مروہ پہاڑی کی جانب اتر کر چلے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں پاؤں ہموار وادی میں پہنچے پھر آپؐ نے سعی کی جب آپؐ کے پاؤں ہموار وادی سے بلند ہوئے تو مروہ پر آپؐ نے اسی طرح ذکر اور دعا کی جس طرح آپؐ نے صفا پر کی تھی یہاں تک کہ جب آپؐ کا آخری چکر مروہ پر ختم ہوا تو آپؐ نے مروہ پہاڑی پر اعلان کیا جب کہ لوگ پہاڑی سے نیچے تھے کہ اگر مجھے اپنے اس معاملہ میں وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور میں (حج کا احرام فسخ کر کے) اس کو عمرہ (میں تبدیل) کر لیتا (یعنی میں متمتع ہوتا) پس تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے وہ حج (کے احرام) سے حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنائے (یہ کلمات سن کر) سُراقہ بن مالک بن جُعْشُم نے کھڑے ہو کر دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالتے ہوئے دوبار فرمایا' عمرہ حج میں داخل ہے (صرف اس سال کے لئے یہ حکم) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اور علیؓ ملک یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیاں لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) دریافت کیا کہ جب تم نے حج کا احرام باندھا تھا تو تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے کہا تھا' اے اللہ! میں نے اسی طرح احرام باندھا ہے جس طرح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میرے ساتھ تو قربانیاں ہیں اس لئے تو (جب تک حج' عمرہ دونوں سے فارغ نہ ہو جائے) حلال نہیں ہو سکتا۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ وہ قربانیاں جن کو علیؓ یمن سے لائے تھے اور جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے سو (۱۰۰) تھیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرامؓ جن کے پاس قربانیاں تھیں کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ حلال ہو گئے اور انہوں نے بال کٹوائے۔ جب ذُوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو صحابہ کرامؓ منیٰ کی جانب روانہ ہوئے اور انہوں نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (آٹھویں ذوالحجہ کو طلوعِ شمس کے وقت منیٰ کی جانب جانے کے لئے) سوار ہوئے۔ آپؐ نے منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نماز ادا کی۔ آپؐ (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) کچھ وقت رکے رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور آپؐ نے بالوں سے بنے ہوئے خیمے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نمرہ (مقام) میں لگایا جائے پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے (عرفات کی جانب) چلے اور قریش کو اس بات میں کچھ شبہ نہ تھا کہ آپؐ مشعرالحرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ قریش دورِ جاہلیت میں کرتے تھے (یعنی وہ عرفات نہیں جاتے تھے اور مزدلفہ میں مشعرالحرام میں وقوف کرتے تھے) لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم (مزدلفہ) عبور کر کے عرفات پہنچے (وہاں) آپؐ کے لئے نمرہ میں خیمہ لگایا گیا تھا' آپؐ اس کے سایہ میں اترے جب سورج کا زوال ہوا تو آپؐ نے قصواء (نامی اونٹنی) کے بارے میں حکم دیا (اس پر) آپؐ کے لئے پالان رکھا گیا۔ آپؐ (اس پر سوار ہو کر) وادیِ عُرَنَہ آئے (وہاں) آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو خطبہ دیا اور فرمایا' بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن' تمہارا یہ مہینہ' تمہارا یہ شہر حرام ہیں۔ خبردار! دورِ جاہلیت کے تمام امور میرے قدموں کے نیچے کالعدم قرار دیئے گئے ہیں اور (دور) جاہلیت کے خون کالعدم ہیں اور اہلِ اسلام کے خونوں سے پہلا خون جس کو میں کالعدم قرار دیتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جس کو بنی سعد قبیلہ میں دودھ پلایا گیا تھا اور ہذیل نے اس کو قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے تمام قسم کے سود ختم کر دیئے گئے ہیں اور اپنے سود میں جس سود کو میں پہلے ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے پس تمہیں عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے تم ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ نکاح میں لائے ہو اور اللہ کے حکم کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو حلال سمجھا ہے اور تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسندیدہ سمجھتے ہو اگر وہ (تمہاری رضامندی کے بغیر) کسی شخص کو تمہارے بستر پر بٹھائیں تو تم انہیں پیٹو لیکن شدید نہ ہو اور ان کے تم پر حقوق ہیں' انہیں اچھی طرح سے نان و نفقہ اور لباس دو اور میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو گے تو اس کے بعد تم کبھی گمراہی سے ہمکنار نہ ہو گے اور تم سے میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا جواب دو گے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ نے (اللہ کے پیغامات کو) پہنچایا اور (امانت کو) ادا کیا اور آپؐ نے (اُمّت کی) خیر خواہی کی۔ اس پر آپؐ نے اپنی انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کیا' اسے آسمان کی جانب اٹھایا اور لوگوں کی جانب پھیرا (اور کہا) اے اللہ! گواہ ہو جا تین بار فرمایا' اس کے بعد بلالؓ نے اذان کہی پھر تکبیر کہی۔ آپؐ نے ظہر کی نماز کی امامت کرائی پھر اس نے تکبیر کہی' آپؐ نے عصر کی نماز کی امامت کرائی لیکن ان کے درمیان سُنن و نوافل ادا نہیں کئے پھر آپؐ اونٹنی پر سوار ہوئے اور عرفات پہنچے اور اپنی قصواء نامی اونٹنی کو چٹانوں کی جانب متوجہ کیا اور آپؐ نے جبلُ المشاۃ کو اپنے سامنے کیا (اس سے مراد ریت کا لمبا اور ضخیم ٹیلہ ہے) اور قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے' سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے اور زردی قدرے ختم ہو گئی یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے وہاں آپؐ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ادا کیں' ان کے درمیان نوافل نہ پڑھے بعد ازاں آپؐ صبح صادق کے طلوع ہونے تک نیند فرماتے رہے (صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد) آپؐ نے اس وقت صبح کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ ادا کی جب اچھی طرح صبح روشن ہو گئی تو پھر آپؐ قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعرالحرام پہنچے۔ آپؐ قبلہ رخ ہوئے' دعائیں مانگتے رہے' اللہ اکبر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے کلمات کہتے رہے اور اللہ کی توحید کے کلمات دہراتے رہے۔ آپؐ وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ صبح صادق خوب روشن ہو گئی پھر آپؐ سورج نکلنے سے پہلے (منیٰ کی جانب) چل دیئے جب کہ فضل بن عباسؓ آپؐ کے پیچھے سوار تھے یہاں تک کہ آپؐ وادی مُحَسِّر میں پہنچے تو آپؐ نے (اپنی اونٹنی کو) معمولی سی حرکت دی اس کے بعد آپؐ درمیانے راستہ پر چلے جو جمرہ کبریٰ تک پہنچاتا ہے یہاں تک کہ آپؐ جمرہ عقبہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب ہے تو آپؐ نے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری مارتے

وقت اللہ اکبر فرماتے' ہر کنکری انگلی کے کنارے کے برابر تھی آپؐ نے وادی کے بیچ سے کنکریاں ماریں بعد ازاں آپؐ (جمرۃُ العقبہ سے) مذبح کی جانب گئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹوں کا نحر فرمایا اور باقی اونٹ علیؓ کو دیئے انہوں نے ان کا نحر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو قربانیوں میں شریک کیا پھر آپؐ نے ہر اونٹ سے گوشت کے ایک ایک ٹکڑے کے بارے میں حکم دیا' انہیں ایک ہنڈیا میں پکایا گیا دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور شوربا پیا بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوئے' آپؐ نے بیتُ اللہ کا طواف کیا اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی پھر آپؐ عبدالمطّلب کی اولاد (یعنی عباسؓ کی اولاد) کے پاس گئے وہ (لوگوں کو) زم زم کا پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے انہیں کہا' عبدالمطّلب کی اولاد! پانی نکالتے رہو (اور پلاتے رہو) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہارے زم زم پلانے پر لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں ضرور تمہارے ساتھ (پانی) نکالنے میں شریک ہوتا۔ اس پر انہوں نے آپؐ کو پانی کا ایک ڈول پکڑا دیا۔ آپؐ نے اس سے پانی پیا (مسلم)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں حَجّۃُ الوداع کی مکمل عکاسی کی گئی ہے' کثیر فوائد پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ عرصہ اس دنیا فانی میں نہیں رہے بلکہ جلد ہی اللہ پاک کے ہاں پہنچ گئے۔ اس حدیث میں یہ خوبی موجود ہے کہ اس میں آپؐ کے مدینہ منورہ سے چلنے سے لے کر واپس آنے تک کے تمام واقعات شامل ہیں۔ موجودہ دور کے محقق اور رجالِ حدیث کے ماہر علامہ ناصرالدّین البانی نے "صِفَۃُ حَجّۃِ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے' اس کی بنیاد اسی حدیث پر ہے اور جابرؓ سے بیان کرنے والے ان کے شاگردوں کی روایات کی تخریج کی ہے اور اس مسئلہ میں دیگر رواۃ کی روایات سے بھی کچھ زائد فوائد کو اصل روایات میں شامل کر کے بیان کیا ہے۔ راقمُ الحروف نے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے اور اب تک اس کے متعدد ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں اور عوام و خواص سبھی اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حج نبوی کا اسلوب بیان نہایت پرکشش اور نادر معلومات پر مشتمل ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ حج نبوی کتابچہ کو معمولی نہ سمجھا جائے' اس کا گہرے غور و فکر سے مطالعہ کیا جائے۔ اس حدیث کے ضمن میں چند اہم اور ضروری معلومات درج ذیل ہیں۔

(۱) تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد حَجّۃُ الوداع کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا اور اَقرَبُ اِلَی الصّوَاب قول یہ ہے کہ سن ۹ یا ۱۰ ہجری میں حج فرض ہوا۔ اس لحاظ سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور بلا تاخیر حج ادا کیا۔

(۲) احرام کی حالت میں حیض اور نفاس کی حالت میں نماز ادا کرنا درست نہیں جب کہ طواف بیتُ اللہ کے علاوہ حج اور عمرہ کے تمام امور مکمل کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) احرام میقات سے زیب تن کیا جائے۔ ضروری نہیں کہ احرام زیب تن کر کے احرام کے لئے دو رکعت نفل ادا کیے جائیں۔ میقات سے قبل بھی احرام باندھا جا سکتا ہے البتہ نیت میقات سے کی جائے اور طیاروں میں سفر کرنے والوں کو اجازت ہے کہ وہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میقات گزر جائے اور احرام ہی نہ باندھا جا سکے۔

(۴) احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔
(۵) حج تمتع افضل ہے اس لئے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتّع کی خواہش ظاہر کی۔ آپؐ نے حجِّ قِران کیا یعنی حج و عمرہ کا احرام اکٹھا باندھا۔ آپؐ دس ذوالحجہ کو حلال ہوئے اس لئے کہ قربانیاں آپؐ کے ساتھ تھیں اگر قربانیاں آپؐ کے ساتھ نہ ہوتیں تو آپؐ عمرہ کر کے حلال ہو جاتے اور آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھتے جیسا کہ دوسرے صحابہ کرامؓ جن کے پاس قربانیاں نہ تھیں عمرہ ادا کر کے حلال ہو گئے تھے پھر انہوں نے آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھا تھا۔
(۶) آپؐ مسجدِ حرام میں بابُ السّلام سے داخل ہوئے' تحیۃُ المسجد ادا کرنا ثابت نہیں' طواف بیتُ اللہ اس کے قائم مقام ہے۔ آپؐ نے طواف کرتے ہوئے رکنِ یمانی کو ہاتھ لگایا' اس کا بوسہ نہیں لیا البتہ حجرِ اسود کا ہر چکر میں بوسہ لیا' اگر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لیا جائے وگرنہ اشارہ ہی کافی ہے اور اشارہ کرتے وقت یا بوسہ لیتے وقت اللہ اکبر کے کلمات کہے جائیں۔

(۷) طوافِ ختم کر کے مقام ابراہیم کے سامنے دو رکعت ادا کی جائیں۔ مقامِ ابراہیم سے مقصود وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں اور اس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیتُ اللہ کی تعمیر کی تھی۔
خیال رہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طواف اِضْطباع کی حالت میں کیا یعنی چادر کی دائیں طرف کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا' اس کو ڈھانپا اور دائیں کندھے کو ننگا رکھا' طواف کے بعد آپؐ نے اِضْطباع کو ختم کر کے چادر کو برابر کر لیا۔
(۸) آپؐ نے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے' ہر چکر صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوتا تھا اور حدیث میں صراحت موجود ہے کہ آپؐ کا آخری چکر مروہ پر ختم ہوا۔ اس لئے آپؐ کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ آپؐ نے چودہ چکر لگائے اگر چودہ چکر ہوتے تو آپؐ کا آخری چکر صفا پر ختم ہوتا۔
(۹) علیؓ یمن سے جو قربانیاں لائے تھے ضروری نہیں کہ وہ صدقات کے مال سے ہوں جب کہ صدقات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کے لئے جائز نہیں ہیں اور حدیث میں "سعایہ" کا لفظ صدقات کی ملازمت کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ مطلق ملازمت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے قرین قیاس ہے کہ یہ قربانیاں علیؓ کو ملازمت کے مشاہرہ سے ملی ہوں۔ قاضی عیاضؒ نے اس کا ذکر کیا ہے (واللہ اعلم)
(۱۰) دسویں ذوالحجہ کو طلوعِ شمس سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا جائز نہیں۔ رمی جمار کے لئے جہاں سے جی چاہے کنکر اٹھائے جا سکتے ہیں اسی طرح جو کنکر پھینکے گئے ہیں' انہیں اٹھا کر دوبارہ پھینکنا جائز ہے اس کے منع پر کوئی دلیل نہیں اور کنکروں کے بجائے جوتے وغیرہ پھینکنے درست نہیں۔ ایامِ تشریق کے تین دنوں میں رمی جمار کا وقت سورج کے زوال کے بعد کا ہے ابتدا جمرہ اولیٰ سے ہو جو مسجدِ خیف کے قریب ہے پھر جمرہ وسطیٰ پھر جمرہ عقبہ کو کنکر مارے جائیں نیز پہلے جمرہ کو کنکر مارنے کے بعد اس کے پاس قبلہ رخ کھڑا رہے اور لمبا عرصہ دعا اور ذکر و اذکار کرتا رہے پھر دوسرے جمرہ کے پاس بھی اسی طرح کرے لیکن تیسرے جمرہ کے پاس وقوف نہ کرے، اور کنکر لوبیا کے دانے کے برابر ہوں اگر کچھ بڑے یا چھوٹے ہوں تو بھی جائز ہیں۔

(۱۱) دسویں ذوالحجہ کو امور کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے رمی کی جائے' پھر قربانی ذبح کی جائے' پھر سر منڈایا جائے اور پھر طوافِ افاضہ کیا جائے۔ اس کا نام طوافِ زیارت بھی ہے اور یہ طواف حج کا رکن ہے لیکن ان چاروں اعمال میں سے کوئی عمل اگر کوئی شخص بلاترتیب پہلے کر لے تو اس کے لئے کچھ حرج نہیں جو باقی رہتا ہے اس کو بعد میں سرانجام دے' اس پر کچھ فدیہ بھی نہیں ہے اور متمتع طوافِ زیارت کی بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اس لحاظ سے اس نے صفا مروہ کے درمیان دو بار سعی کی۔ جابرؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرامؓ جو قارن تھے جن کے ساتھ قربانیاں تھیں انہوں نے دسویں ذوالحجہ کو بیتُ اللہ کا طواف کیا لیکن اس روز انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سعی نہیں کی (واللہ اعلم)

(۱۲) خیال رہے کہ جابرؓ کی حدیث میں حج نبویؐ کا ذکر تفصیل کے ساتھ ہے لیکن کسی روایت میں طوافِ وداع کا ذکر نہیں ہے البتہ عائشہؓ سے مروی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔ آپؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ آدھی رات کے وقت خیمہ میں تشریف لائے۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ عمرہ سے فارغ ہو گئی ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو کوچ کا حکم دیا چنانچہ آپؐ نے صبح کی نماز سے پہلے بیتُ اللہ کا طواف کیا (یہ طوافِ وداع تھا) پھر آپؐ عازم مدینہ ہو گئے (تفصیل کیلئے دیکھیے حج نبویؐ صفحہ ۱۱۹)

٢٥٥٦ ـ (٢) **وعَن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا» . وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ» قَالَتْ: فَحِضْتُ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضاً حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ . قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافاً بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى. وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافاً وَاحِداً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حجۃُ الوداع میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے ہم میں سے کچھ احباب نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ نے حج (مفرد یا قارن) کا احرام باندھ رکھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ وارد ہوئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ (عمرہ ادا کر کے) حلال ہو جائے اور جس شخص نے عمرہ کا احرام

باندھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ قربانی ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے پھر وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ ان دونوں سے حلال نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ وہ قربانی ذبح کر کے حلال نہیں ہو جاتا اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں سرف (مقام) میں حائضہ ہو گئی' میں نے بیتُ اللہ کا طواف نہ کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی بھی نہ کی چنانچہ میں عرفہ کے دن تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا ہی احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنے سر (کے بالوں) کو کھول دوں' کنگھی کروں حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ کا احرام چھوڑ دوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حج ادا کیا (اس کے بعد) آپؐ نے میرے ساتھ عبدالرحمان بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں عمرہ کے بدل تَنْعِیْم (مقام) سے عمرہ کا احرام باندھوں۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن صحابہ کرامؓ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ بیتُ اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے حلال ہو گئے بعد ازاں منیٰ سے واپس لوٹ کر انہوں نے طواف کیا اور جن صحابہ کرامؓ نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انہوں نے ایک طواف کیا (بخاری' مسلم)

۲۵۵۷ ـ (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْياً فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ» فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۵۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا۔ آپؐ ذُوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانیاں لے گئے تھے۔ آپؐ نے آغاز میں عمرہ کا احرام باندھا بعد ازاں حج کا احرام شامل کیا چنانچہ (اکثر) صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرہ کو بھی شامل کیا۔ بعض صحابہ کرامؓ کے ساتھ قربانیاں تھیں اور بعض کے ساتھ قربانیاں نہ تھیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپؐ نے عمرہ کرنے والوں سے کہا کہ تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی ہے وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ حج مکمل نہ کرے اور جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ بیتُ اللہ اور صفا مروہ

کا طواف کرے اور بال کٹوا کر حلال ہو جائے بعد ازاں (آٹھ ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے اور (دس ذوالحجہ کو) قربانی کرے' اگر قربانی کی استطاعت نہیں ہے تو حج میں تین دن کے روزے رکھے (آخری روزہ عرفہ کے دن کا ہو) اور گھر واپس جا کر سات دن کے روزے رکھے چنانچہ آپؐ مکہ مکرمہ پہنچے آپؐ نے بیتُ اللہ کا طواف کیا اور آغاز میں حجرِ اسود کو چوما بعد ازاں تین چکر تیز چلے اور چار چکر آرام سے چلے اور بیت اللہ کا طواف ختم کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد آپؐ صفا پہاڑی کے پاس آئے اور صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر کسی حرام چیز سے حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپؐ نے حج مکمل کر لیا اور دس ذی الحجہ کو قربانی ذبح کی اور طوافِ افاضہ کیا بعد ازاں آپؐ ان چیزوں سے حلال ہوئے جو حرام ہو گئی تھیں اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ان صحابہ کرامؓ نے بھی ایسا ہی کیا جن کے پاس قربانیاں تھیں (بخاری' مسلم)

٢٥٥٨ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ عمرہ ہے جس کا ہم نے فائدہ اٹھایا ہے پس جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے بلاشبہ قیامت تک عمرہ کرنا حج میں داخل ہے (مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

(یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٥٥٩ - (٥) **عَنْ** عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيَ قَالَ: أَهْلَلْنَا - أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ - بِالْحَجِّ خَالِصاً وَحْدَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: «حِلُّوْا وَأَصِيْبُوا النِّسَاءَ». قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا، فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ. قَالَ: يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ

أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا» فَحَلَلْنَا، وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَاماً» قَالَ: «وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْياً. فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ قَالَ: «لِأَبَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۵۵۹: عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لوگوں کے ہمراہ جو میرے ساتھ تھے جابرؓ بن عبداللہؓ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اکیلے حج کا احرام باندھا۔ عطاء کہتے ہیں' جابرؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چوتھی رات کو صبح کے وقت تشریف لائے' آپؐ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا۔ عطاء نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال ہو جاؤ اور عورتوں سے ملو جب کہ آپؐ نے ان سے وطی کو لازم نہیں کیا البتہ عورتوں کے ساتھ وطی کو حلال فرمایا۔ ہم نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ راتیں باقی ہیں' آپؐ نے حکم دیا ہے کہ ہم بیویوں سے مجامعت کریں (گویا کہ) جب ہم عرفہ پہنچیں گے تو ہمارے ذکر منی کے قطرے گراتے ہوں گے۔ عطاء بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے گویا کہ میں ان کے اشارے کی جانب دیکھ رہا تھا جب وہ اپنے ہاتھ کو حرکت دے رہے تھے۔ جابرؓ نے بیان کیا (جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی) تو آپؐ ہم میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپؐ نے فرمایا' تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچی باتیں کرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا اور اگر مجھے آغاز میں اس چیز کا علم ہو جاتا جس کا مجھے آخر میں علم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا پس تم حلال ہو جاؤ (آپؐ کے ارشاد کے مطابق) ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آپؐ کی اطاعت کی۔ عطاء بیان کرتے ہیں جابرؓ نے بتایا کہ علیؓ یمن میں قضاء کی ملازمت سے آئے تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' آپ نے کیا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو آپؐ نے باندھا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا' تیرے پاس قربانی ہے (اس لئے) تو احرام کو باقی رکھ۔ جابرؓ نے بیان کیا' علیؓ آپ کے لئے یمن سے قربانیاں لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنا اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا' ہمیشہ کے لئے ہے (مسلم)

۲۵۶ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ. أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَا

رَسُوْلَ اللهِ! أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. قال: «أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحج کی چار یا پانچ راتیں گزرنے کے بعد آئے۔ آپؐ میرے ہاں تشریف لائے تو آپؐ ناراض (دکھائی دیتے) تھے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کو کس نے ناراض کر دیا اللہ اس کو جہنم رسید کرے۔ آپؐ نے بتایا' کیا تیرے علم میں نہیں ہے کہ میں نے ان لوگوں کو حکم دیا تھا (جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں) کہ وہ حج (کے احرام) کو فسخ کریں لیکن انہوں نے تذبذب اختیار کیا' مجھے جس چیز کا علم بعد میں ہوا ہے اگر پہلے ہو جاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا (بلکہ) مکّہ مکرمہ سے خرید لیتا پھر میں بھی حلال ہو جاتا جیسا کہ وہ لوگ حلال ہو گئے ہیں جن کے پاس قربانیاں نہیں ہیں (مسلم)

(۳) بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافُ

(مکّہ مکرمہ میں داخل ہونا اور بیتُ اللہ کا طواف کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۵۶۱ - (۱) عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُصَلِّيَ، فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَاراً ، وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ ، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۶۱: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ جب بھی مکّہ مکرمہ آتے تو ذِی طوٰی (مقام) میں رات گزارتے، صبح غسل کر کے نماز ادا کر کے دن میں مکہ مکرمہ داخل ہوتے اور جب مکہ مکرمہ سے کوچ کرتے و ذِی طوٰی (مقام) میں رات گزارتے، صبح کے وقت روانہ ہوتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ذِی طوٰی کا موجودہ نام "بئرِ زاہر" ہے۔ مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں اور نہ ہی مکہ مکرمہ میں رات کو داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم "جِعرّانہ" مقام میں رات کو داخل ہوئے تھے (مرعات جلد۶ صفحہ۴۴۹)

۲۵۶۲ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ (کے قریب) پہنچے تو بلندی والی جانب سے داخل ہوئے اور پستی والی جانب سے روانہ ہوئے (بخاری، مسلم)

۲۵۶۳ - (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

عُمْرَةٌ. ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ. فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ عُمَرُ. ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۳: عُروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا۔ مجھے عائشہؓ نے بتایا کہ جب آپؐ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپؐ نے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ آپؐ نے وضو کیا بعد ازاں بیتُ اللہ کا طواف کیا آپؐ کا عمرہ نہ تھا (اس لئے کہ آپؐ قارن تھے) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ نے حج کیا تو انہوں نے پہلا کام جو کیا وہ بیتُ اللہ کا طواف تھا لیکن عمرہ نہ تھا پھر عمرؓ پھر عثمانؓ نے بھی اسی طرح کیا (بخاری، مسلم)

۲۵٦٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعَىٰ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۴: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف کرتے تو تین چکر رمل کے ساتھ اور چار چکر بلا رمل طواف کرتے بعد ازاں طواف کی دو رکعت ادا کرتے، پھر صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: سینے کو تان کر اور قدرے تیز قدموں سے چلنے کو رَمَل کہتے ہیں (واللہ اعلم)

۲۵٦٥ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۶۵: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین چکر رمل کے ساتھ لگائے اور چار چکر بلا رَمَل لگائے اور جب صفا مروہ کے درمیان سعی کی تو وادی کی جگہ میں تیز چلے (مسلم)

۲۵٦٦ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۶۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حجرِ اسود کا بوسہ لیا بعد ازاں دائیں جانب سے طواف کا آغاز کیا، تین چکر رَمَل کے ساتھ اور چار چکر بغیر رَمَل کے لگائے (مسلم)

٢٥٦٧ - (٧) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ. فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۶۷: زبیر بن عربی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابنِ عمرؓ سے حجرِ اسود کو ہاتھ لگانے اور چومنے کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس کو ہاتھ لگاتے اور چومتے تھے (بخاری)

٢٥٦٨ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۸: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو ہاتھ لگاتے ہوں (بخاری' مسلم)

٢٥٦٩ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر (سوار ہو کر) طواف کیا۔ آپؐ حجرِ اسود کو چھڑی لگاتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ قدوم پیدل چل کر کیا جیسا کہ جابرؓ سے مروی طویل حدیث میں ہے اور طوافِ افاضہ (طواف زیارت) سواری پر کیا اس لئے کہ اژدھام تھا نیز آپؐ چاہتے تھے کہ سب لوگ آپؐ کو طواف کرتے ہوئے دیکھ لیں (مرعات جلد۶ صفحہ۴۶۵)

٢٥٧٠ - (١٠) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ، كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۷۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیتُ اللہ کا طواف کیا جب آپؐ حجرِ اسود کے قریب پہنچتے تو چھڑی سے اس کی جانب اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کے کلمات ادا فرماتے (بخاری)

٢٥٧١ - (١١) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَطُوْفُ

بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ، وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۷۱: ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیتؒ اللہ کا طواف کیا اور حجرِ اسود کو چھڑی لگائی اور چھڑی کو چوما (مسلم)

۲۵۷۲ - (۱۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ طَمِثْتُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ، فَقَالَ: «لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ؛ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے' ہمارا مقصود صرف حج کرنا تھا جب ہم سَرِف مقام میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے دریافت کیا' شاید تو حائضہ ہو گئی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' حیض کو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر مسلط کیا ہے' تم حجاج والے تمام امور سرانجام دو البتہ جب تک تو حیض سے پاک نہ ہو جائے اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (بخاری' مسلم)

۲۵۷۳ - (۱۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ ، اَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: «اَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر صدیقؓ نے قربانی کے دن ایک جماعت میں بھیجا۔ جس حج پر حجتہ الوداع سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امیر مقرر فرمایا تھا' اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا شخص بیتؒ اللہ کا طواف کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حج میں امیرُالحج تھے اور آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا کہ وہ "سورت براء ت" کا اعلان کرے اور یہ اعلان کرے کہ کوئی مشرک آئندہ سال بیت اللہ کا حج کرنے نہ آئے اور نہ کسی کو اجازت ہے کہ وہ برہنہ ہو کر طواف کرے لیکن اس حدیث میں ذکر ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ ان دونوں احادیث میں تضاد نہیں ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے محسوس کیا کہ علیؓ اکیلے اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتے اس لئے انہوں نے ابوہریرہؓ اور ان کے رفقاء کو علیؓ کی معاونت کے لئے اس کام پر مقرر کیا چنانچہ مسند احمد میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں علیؓ کے ساتھ تھا

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو "سورت براءت" کے اعلان کے لئے بھیجا چنانچہ میں بھی ان کی معیت میں یہ فریضہ سرانجام دیتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی اور علیؓ مجھ سے پہلے اعلان کرتے یہاں تک کہ وہ تھک جاتے تھے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۶۸)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۵۷۴ - (۱٤) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ. فَقَالَ: قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۵۷۴: مہاجر مکی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا' ہم نے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ نہیں اٹھائے (ترمذی' ابوداؤد)

۲۵۷۵ - (۱٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب) روانہ ہوئے۔ آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حجرِ اسود کی جانب گئے۔ آپؐ نے اس کو ہاتھ لگایا اور چوما پھر بیت اللہ کا طواف کیا اس کے بعد صفا (پہاڑی) پر بلند ہوئے اور بیت اللہ کی جانب نظر اٹھائی' اس کا مشاہدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور جب تک اللہ نے چاہا آپؐ اللہ کا ذکر کرتے رہے اور دعائیں مانگتے رہے (ابوداؤد)

۲۵۷٦ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ؛ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ. فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۵۷٦: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ادا کرنے کے مثل ہے البتہ تم طواف کرتے ہوئے باتیں کرتے ہو لیکن جو شخص طواف

کرتے ہوئے کلام کرے وہ بہتر کلام کرے (ترمذی' نسائی' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابنِ عباسؓ پر موقوف بیان کیا ہے۔

۲۵۷۷ - (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۵۷۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حجرِ اسود جنت سے اترا تھا' دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن انسانوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے

۲۵۷۸ - (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: «وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَجرِ اسود کے بارے میں فرمایا' اللہ کی قسم! اللہ قیامت کے دن حَجرِ اسود کو لائے گا' اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس کے ساتھ وہ کلام کرے گا۔ وہ اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو سنتِ نبویؐ کا اتباع کرتے ہوئے ہاتھ لگایا (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

۲۵۷۹ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ، طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو قیمتی پتھر ہیں۔ اللہ نے ان دونوں کی روشنی کو ختم کیا ہے اگر اللہ ان دونوں کی روشنی کو ختم نہ کرتا تو ان میں سے ہر ایک مشرق اور مغرب کی درمیان کو روشن کر دیتا (ترمذی)

۲۵۸۰ - (۲۰) **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَاماً مَا رَأَيْتُ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ. قَالَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا» وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوْعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ» وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «لَا يَضَعُ قَدَماً وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۸۰: عُبید بن عُمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے اور چومنے کے لئے بہت زیادہ کوشاں رہتے' ان کے علاوہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس قدر غلبہ کرتے ہوں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ اگر میں اژدحام کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں نیز میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص بیتُ اللہ کے گرد شمار کر کے سات چکر لگاتا ہے اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا نیز میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص (طواف کرتے ہوئے) ایک قدم (زمین پر) رکھتا ہے اور دوسرا قدم زمین سے اٹھاتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کی ایک غلطی معاف فرماتے ہیں اور ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں (ترمذی)

۲۵۸۱ - (۲۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: «﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۸۱: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کی دعا کرتے ہوئے سنا (ابوداؤد)

۲۵۸۲ - (۲۲) **وَعَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ أَبِيْ تُجْرَاةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ أَبِيْ حُسَيْنٍ، نَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «اِسْعَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ.

۲۵۸۲: صَفِیّہ بنتِ شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے ابو تجراۃ کی بیٹی نے بتایا کہ میں

قریش کی عورتوں کی معیت میں آلِ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی (تاکہ) ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کریں جب کہ آپؐ صفا مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے چنانچہ میں نے آپؐ کو دیکھا آپؐ سعی کر رہے تھے اور آپؐ کا تہ بند تیز دوڑنے کی وجہ سے (آپؐ کے دونوں پاؤں کے گرد) گردش کر رہا تھا نیز میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے "سعی کرو بلاشبہ اللہ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے" (شرحُ السُّنّۃ) البتہ احمد نے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن مؤمل راوی ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے بعض طرق قابلِ قبول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۰' مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۸۸)

وضاحت ۲: ابو تجراہ کی بیٹی صحابیہ تھیں' ان کا نام حبیبہ بنتِ ابی تجراہ ہے (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

۲۵۸۳ - (۲۳) **وَعَنْ** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ، لَاضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ . رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۵۸۳: قُدامہ بن عبداللہ بن عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اونٹ پر (سوار ہو کر) صفا مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے۔ نہ کسی کو مارا جا رہا تھا' نہ دھکیلا جا رہا تھا اور نہ ہٹایا جا رہا تھا (شرح السنہ)

۲۵۸٤ - (۲٤) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۸۴: یَعْلیٰ بن اُمَیَّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیتُ اللہ کا طواف کیا۔ آپؐ نے سبز چادر کا اضطباع کیا ہوا تھا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: احرام کی اوپر کی چادر کے دائیں طرف کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا جائے اور دائیں کندھے کو ننگا رکھا جائے' اس عمل کو اضطباع کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہو کر اِضطباع کو ختم کر کے چادر کو برابر کر لیتے تھے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۹۰)

۲۵۸۵ - (۲۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ ، فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۲۵۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے جِعِرّانَہ (مقام) سے عمرہ کیا۔ بیتُ اللہ کے تین چکر رمل کے ساتھ کئے اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں (کے نیچے) سے نکال کر اپنے بائیں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۵۸۶ - (۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ: الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۵۸۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حَجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے کو اژدحام اور غیر اژدحام میں نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۵۸۷ - (۲۷) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: قَالَ نَافِعٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ.

۲۵۸۷: اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے نافعؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابنِ عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حَجرِ اسود کو ہاتھ لگاتے تھے بعد ازاں ہاتھ کو چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب سے میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس وقت سے میں نے اس کو نہیں چھوڑا۔

۲۵۸۸ - (۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّيْ أَشْتَكِيْ. فَقَالَ: «طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِـ ﴿الطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۸۸: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں (چل کر طواف نہیں کر سکتی) آپؐ نے فرمایا' لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لے چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ اللہ کے پہلو میں (صحابہ کرامؓ کو صبح کی) نماز پڑھا رہے تھے آپؐ "وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ" سورت تلاوت فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۲۵۸۹ - (۲۹) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۸۹: عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجرِ اسود کو چومتے اور (اس کو مخاطب کر کے) کہتے' مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے تو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپؐ تیرا بوسہ لیا کرتے تھے تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حجرِ اسود کا بوسہ لینے سے یہ استدلال کرنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا بوسہ لیا جا سکتا ہے یا صالحین کی قبروں کو چوما جا سکتا ہے ہرگز درست نہیں البتہ اگر کسی نص صریح میں کسی کام کی اجازت ہو تو وہ کام کرنا درست ہے وگرنہ نہیں (مرعات جلد۶ صفحہ۴۹۶)

۲۵۹۰ - (۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكاً» يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ «فَمَنْ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا: آمِينَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رُکنِ یمانی کے ساتھ "ستر فرشتے مقرر ہیں" جو شخص (اس کو ہاتھ لگاتے ہوئے) دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں خیر و برکت اور آخرت میں خیر و برکت عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما" تو فرشتے آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: حافظ ابنِ حجرؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی منکرالحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۶۵۰' تہذیب' اتہذیب جلدا صفحہ۳۲۱' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۲۴۰' مرعات جلد۶ صفحہ۴۹۸)

۲۵۹۱ - (۳۱) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِـ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ؛ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ؛ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۲۵۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بیتُ اللہ کے سات چکر لگائے اور سُبحانَ اللہ' والحمدُ للہ' ولَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ' واللہ اکبر' ولَا حَولَ ولَا قُوَّةَ اِلَّا باللہ کے

کلمات کے علاوہ کوئی کلمہ نہ کہا تو اس کے دس گناہ محو ہو جاتے ہیں اور دس نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور جس شخص نے طواف کرتے ہوئے یہ کلمات کہے تو وہ اللہ کی رحمت میں چلتا پھرتا ہے جیسے کوئی شخص پانی میں پاؤں اٹھا اٹھا کر (خوشی سے) چلتا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (دیکھیں وضاحت حدیث نمبر۲۵۹۰)

(٤) بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

(وقوفِ عرفات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٥٩٢ - (١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۹۲: محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے انسؓ بن مالک سے دریافت کیا' جب وہ دونوں صبح سویرے منیٰ سے عرفات کی جانب جا رہے تھے کہ تم اس روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں کیا کچھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم میں سے کچھ لوگ لبیک کہتے' اس کا انکار نہیں کیا جاتا تھا اور کچھ لوگ اللہ اکبر کہتے اس کا بھی انکار نہیں کیا جاتا تھا (بخاری' مسلم)

٢٥٩٣ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «نَحَرْتُ هٰهُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوْا فِىْ رِحَالِكُمْ. وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۹۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اس جگہ قربانیاں ذبح کی ہیں' اور منیٰ تمام ذبح کی جگہ ہے پس تم اپنی قیام گاہوں میں قربانیاں ذبح کرو۔ اور میں نے اس مقام میں وقوف کیا ہے اور تمام عرفہ وقوف کی جگہ ہے۔ اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جب کہ تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے (مسلم)

٢٥٩٤ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ؛ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِىْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةَ فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰؤُلَآءِ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دن نہیں جس میں اللہ اپنے بندوں کو دوزخ سے نجات عطا کرتے ہیں اللہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتے ہیں' پھر ان کے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور استفہامی انداز میں فرماتے ہیں کہ یہ حجاج کیا چاہتے ہیں؟ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٥٩٥ - (٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ خَالٍ لَّهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا ، فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ: «قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ ، فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۵۹۵: عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے وہ اپنے ماموں سے بیان کرتے ہیں جن کا نام یزید بن شیبان ہے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفات میں اپنے مقام میں تھے' عمرو بن عبداللہ امام کے مقام سے بہت دور تھے کہ ہمارے پاس ابنِ مربع انصاریؓ آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں تمہاری جانب اللہ کے رسولؐ کا پیغام لایا ہوں آپؐ نے تمہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ تم اپنے ان مقامات میں وقوف کرو بلاشبہ تم اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوتے ہوئے ان کے مقامات پر وقوف کئے ہوئے ہو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٥٩٦ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ. وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ. وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرفات کے تمام مقامات وقوف کے مقامات ہیں اور تمام منیٰ ذبح کی جگہ ہے اور تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کی تمام گھاٹیاں (مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے) راستے ہیں اور (قربانیوں کے) ذبح کرنے کے مقامات ہیں۔
(ابوداؤد' دارمی)

٢٥٩٧ - (٦) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۹۷: خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روز اونٹ پر سوار دونوں رکابوں میں پاؤں داخل کئے ہوئے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔
(ابوداؤد)

٢٥٩٨ - (٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِيْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہترین دعا عرفہ کے دن دعا کرنا ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہ السلام نے کی ہے (جس کا ترجمہ ہے)
"اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" (ترمذی)

٢٥٩٩ - (٨) وَرَوٰى مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ: «لَا شَرِيْكَ لَهُ».

۲۵۹۹: اور مالک نے طلحہ بن عبیداللہ سے آپ کے قول "لَاشَرِیْکَ لَہٗ" تک ذکر کیا ہے۔

٢٦٠٠ - (٩) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْماً هُوَ فِيْهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ؛ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ». فَقِيْلَ: مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: «فَإِنَّهُ قَدْ رَأٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً وَفِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۲۶۰۰: طلحہ بن عبیداللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن میں زیادہ ذلیل' دھتکارا گیا' حقیر اور شدید غصے والا نہیں دیکھا گیا۔ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ عوام و خواص سبھی پر رحمت نازل ہو رہی ہے اور اللہ ان کے بڑے بڑے گناہ معاف کر رہا ہے البتہ بدر کی جنگ میں اس سے بھی زیادہ اس کا برا حال تھا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا' اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر

رہے ہیں (مالک نے مرسل بیان کیا اور شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں)
وضاحت: بوجہ ارسال کے یہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ ۷۹۸)

۲۶۰۱ - (۱۰) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، اِنَّ اللهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ، اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانَةُ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ». قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۶۰۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرفہ کے روز اللہ پہلے آسمان پر اترتا ہے اور عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کی جانب دیکھو! وہ میرے پاس آئے' ان کے بال پراگندہ ہیں' ان کے جسم غبار آلود ہیں' وہ بلند آواز کے ساتھ لبیک لبیک پکارتے ہوئے دور دراز دشوار گزار گھاٹیوں سے آئے ہیں' میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ فرشتے سوال کرتے ہیں' اے پروردگار عالم! فلاں انسان محرمات کا ارتکاب کرتا تھا اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی ایسی ہی تھی؟ راوی نے ذکر کیا' اللہ عزوجل فرماتے ہیں' میں نے انہیں معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہو (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۶۰۲ - (۱۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ، فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ. فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ، فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں (جاہلیت میں) قریش مکہ اور ان کا دین اختیار کرنے والے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور ان کو "حُمس" کہا جاتا تھا جب کہ دیگر تمام عرب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ وہ عرفات میں وقوف کریں پھر وہاں سے واپس جائیں چنانچہ اللہ عزّوجل کے ارشاد سے یہی مقصود ہے (جس کا ترجمہ ہے) "پھر تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے عام

لوگ واپس آئے ہیں" بخاری، مسلم)

وضاحت : قریش کو "حُمس" اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر تشدّد کیا ہوا تھا مثلاً جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو جو کپڑے انہوں نے پہنے ہوتے انہیں اتار دیتے اور عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے اس سلسلہ میں وہ معذرت کرتے اور کہتے تھے کہ عرفات چونکہ حرم سے باہر "حِلّ" میں ہے اس لئے ہم وہاں نہیں جائیں گے۔ حُمس کا واحد "اَحْمَس" ہے جس کے معنی بہادر اور مضبوط انسان ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۵۱۳)

۲۶۰۳ - (۱۲) **وَعَنْ** عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيْبَ: «اِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ، فَاِنِّىْ آخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ». قَالَ: «اَىْ رَبِّ! اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ. فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ، فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ - فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ: بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ، اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا، فَمَا الَّذِىْ اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ؟ قَالَ: «اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَآئِىْ، وَغَفَرَ لِاُمَّتِىْ؛ اَخَذَ التُّرَابَ، فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ، فَاَضْحَكَنِىْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى الْبَيْهَقِىُّ فِىْ: «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ». نَحْوَهٗ.

۲۶۰۳: عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمّت کے لئے مغفرت کی دعا کی چنانچہ آپؐ کی دعا قبول کرتے ہوئے آپؐ سے کہا گیا کہ میں نے حقوق العباد کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں' میں مظلوم کو حق دلانے کے لئے ظالم سے حق لوں گا۔ آپؐ نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنّت عطا کرے اور ظالم کو معاف کر دے۔ اس شام آپؐ کی دعا قبول نہ ہوئی (اگلے روز) مُزدلفہ میں آپؐ نے دوبارہ دُعا کی تو آپؐ کی دعا قبول کی گئی۔ عباسؓ نے بیان کیا' اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یا مسکرا دیئے (راوی کو شک ہے) چنانچہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آپؐ سے دریافت کیا' ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ ایسے وقت میں ہنسا نہیں کرتے تھے' آپؐ کے ہنسنے کا سبب کیا تھا؟ اللہ آپؐ کو ہنستا رکھے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا کو شرفِ قبولیت عطا کیا ہے اور میری اُمّت کو معاف کر دیا ہے تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالنا شروع کر دی اور ہلاکت و بربادی کی دعا شروع کر دی تو اس کی گھبراہٹ سے مجھے ہنسی آ گئی (ابن ماجہ) بیہقی نے "کتابُ البعث والنشور" میں اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن کنانہ اور اس کا والد کنانہ بن عباس دونوں مجہول راوی ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۷۴' مرعات جلد۶ صفحہ ۵۱۷)

(۵) بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

(عَرَفَہ اور مُزْدَلِفَہ سے واپسی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۰۴ - (۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ، فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۰۴: ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اُسامہ بن زید سے دریافت کیا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حَجَّۃُ الوداع میں عرفات سے واپس آئے تو آپؐ کیسے چلے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' آپؐ درمیانی چال چلتے البتہ جب کھلی جگہ آتی تو آپؐ سواری کو تیز چلاتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

۲۶۰۵ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا، وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ، فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ وَقَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ، فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ» .. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۰۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے زبردست ڈانٹ پلانے اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپؐ نے اپنے کوڑے کے ساتھ ان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! تم چلنے میں نرمی اختیار کرو اس لئے کہ دوڑانے میں نیکی نہیں ہے (بخاری)

۲۶۰۶ - (۳) وَعَنْهُ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى؛ فَكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۰۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زیدؓ عرفہ سے مزدلفہ تک (کے سفر) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے بعد ازاں آپؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضلؓ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے جمرۃُ العقبہ کو کنکر مارے (بخاری، مسلم)

۲۶۰۷ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ، كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو الگ الگ تکبیر کے ساتھ جمع کیا۔ ان کے درمیان نفل ادا کئے نہ ان میں سے کسی کے بعد ادا کئے (بخاری)

۲۶۰۸ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے البتہ مُزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں اور اس روز فجر کی نماز وقت مقررہ سے پہلے ادا کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز بھی فجر کی نماز طلوعِ فجر کے بعد ادا کی البتہ معمول سے ذرا ہٹ کر پہلے ادا کی تھی (واللہ اعلم)

۲۶۰۹ - (٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۰۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُزدلفہ کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے کمزور اہل و عیال کو رات کے وقت ہی منیٰ کی طرف بھیج دیا تو میں بھی ان میں شامل تھا۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۱۰ - (٧) **وَعَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِّلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا: «عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ» وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ

حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا، وَهُوَ مِنْ مِنًى، قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ»، وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۱۰: فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ آپؐ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے کہا کہ جب لوگ واپس لوٹیں تو تم آرام کے ساتھ چلو۔ آپؐ نے اونٹنی کو تیز چلنے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ وادیِ مُحَسِّر میں داخل ہوئے اور یہ وادی منیٰ میں داخل ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جمرہ پر چنے کے برابر کنکر پھینکو اور بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ العقبہ کو کنکر مارنے تک لبیک پکارتے رہے (مسلم)

۲۶۱۱ - (۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ، وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. وَقَالَ: «لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا». لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ: «جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ» مَعَ تَقْدِيْمٍ وَّتَاخِيْرٍ.

۲۶۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُزدلفہ سے واپس آئے' آپؐ سکون کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا اور وادی مُحَسِّر میں آپؐ نے اپنی سواری کو دوڑایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ایسی کنکریاں پھینکیں جو انگلیوں سے پھینکی جا سکیں اور آپؐ نے لوگوں سے فرمایا' شاید میں تمہیں اس سال کے بعد نہ دیکھ سکوں (مشکوٰۃ کے مصنف کہتے ہیں کہ) میں نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم میں نہیں پایا البتہ یہ روایت جامع ترمذی میں تقدیم و تاخیر کے ساتھ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۶۱۲ - (۹) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ، وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ. وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ فِيْهِ: خَطَبَنَا وَسَاقَهُ بِنَحْوِهِ.

دوسری فصل

۲۶۱۲: محمد بن قیس بن مَخرَمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ دورِ جاہلیت میں لوگ عرفات سے واپس لوٹتے جب کہ سورج غروب ہونے سے پہلے لوگوں کی پگڑیوں کی مانند ان کے چہروں میں نظر آتا تھا نیز مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد گویا کہ سورج لوگوں کے چہروں میں پگڑیوں کی مانند نظر آتا تھا لیکن ہم عرفہ سے واپس نہیں جائیں گے جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے اور ہم مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے واپس آئیں گے ہمارا طریق بتوں کے پجاریوں اور مشرکوں کے خلاف ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان) اور اس میں یہ بیان ہے کہ آپؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: پگڑیوں کی مانند نظر آنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کافی چمکتا ہوتا اور اس کی سفیدی چہروں پر نمایاں نظر آتی (واللہ اعلم)

٢٦١٣ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ: «اُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (یعنی) عبدالمطلب کے بچوں کو گدھوں پر سوار کر کے بھیجا۔ آپؐ پیار سے ہماری رانوں پر ہتھیلی مارتے تھے اور کہہ رہے تھے اے میرے بیٹو! جمرہ عقبہ کو کنکر نہ مارنا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے۔
(ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٦١٤ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۶۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ دسویں ذوالحجہ کی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو بھیج دیا۔ انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے بعد ازاں وہ (منیٰ سے) گئیں' انہوں نے طواف افاضہ کیا اور یہ دن' وہ دن تھا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تھے (ابوداؤد)

وضاحت: معذور لوگوں کے لئے فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے جائز ہیں (واللہ اعلم)

٢٦١٥ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى

يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: وَرُوِيَ مَوْقُوْفاً عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦١٦ - (١٣) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: «أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۶۱۶: یعقوب بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے شرید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا' میں (عرفات سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آیا۔ آپؐ کے قدم مبارک زمین پر نہ لگے جب تک آپؐ مزدلفہ میں نہ پہنچ گئے (ابوداؤد)

٢٦١٧ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، سَأَلَ عَبْدَ اللهِ: كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ. فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۱۷: ابن شہاب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' مجھے سالم نے بتایا کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیرؓ (سے لڑائی) کے لئے (کثیر لشکر) لے کر آیا' اس نے عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ ہم عرفہ کے دن وقوف کے بارہ میں کیا کریں؟ سالم بن عبداللہ نے خبردار کیا' اگر تم سنت (کی متابعت) چاہتے ہو تو عرفہ میں ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز' ظہر کے اول وقت میں ادا کر۔ عبداللہؓ بن عمرؓ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ سنت (نبویؐ) کا اتباع کرتے ہوئے ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ابنِ شہابؒ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے سالمؒ سے دریافت کیا کہ کیا یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ سالمؒ نے جواب دیا' صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہی کا اتباع کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے (بخاری)

(٦) بَابُ رَمْیِ الْجِمَارِ

(جمرات کو کنکریاں مارنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦١٨ - (١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُوْلُ: «لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهٖ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۶۱۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو سواری پر سوار ہو کر (جمرہ عقبہ کو) کنکر مارے اور آپؐ نے فرمایا' تم (مجھ سے) حج کے احکام معلوم کرو۔ میں نہیں جانتا' شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں (مسلم)

٢٦١٩ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے جمرہ عقبہ کو چنے کے برابر کنکر مارے (مسلم)

٢٦٢٠ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور دس ذوالحجہ کے بعد باقی دنوں میں سورج کے زوال کے بعد (جمروں کو) کنکر مارے (بخاری' مسلم)

٢٦٢١ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ، وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ جمرہ کبریٰ کے قریب پہنچے۔ انہوں نے بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کیا اور سات کنکر پھینکے۔ ہر کنکر پھینکتے وقت اللہ اکبر کے کلمات کہے پھر بتایا کہ اسی طرح اس ذاتِ گرامی نے کنکر پھینکے جس پر سورت بقرہ نازل ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

٢٦٢٢ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۲۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طاق ڈھیلوں سے استنجا کیا جاتا ہے اور جمروں کو طاق پتھر مارے جاتے ہیں اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا طاق ہے اور طواف کرنا بھی طاق ہے اور جب تم ڈھیلوں کے ساتھ طہارت کرو تو طاق ڈھیلے استعمال کرو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٦٢٣ - (٦) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ، وَلَيْسَ قِيْلُ: اِلَيْكَ اِلَيْكَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۲۳: قُدامہ بن عبداللہ بن عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے دس ذوالحجہ کو سفیدی مائل سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکر مارے۔ نہ (کسی کو) مارنا تھا، نہ دور ہٹانا تھا اور نہ اعلان کرنا تھا کہ آپؐ سے دور رہو (شافعی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

٢٦٢٤ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ جمرات کو کنکر مارنا اور صفا مروہ کے درمیان سَعی کرنا اللہ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لئے مشروع کئے گئے ہیں۔ (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: علاّمہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۰۶)

٢٦٢٥ - (٨) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلاَ نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنىً ؟ قَالَ: «لاَ، مِنىً مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۶۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم منیٰ میں آپؐ کے لئے عمارت نہ کھڑی کریں جس کے سائے میں آپؐ قیام کریں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' منیٰ میں جو لوگ پہلے آ جائیں وہ مناسب جگہ پر اقامت اختیار کریں (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ منیٰ میں عمارتوں کی تعمیر سے جگہ تنگ ہو جائے گی اور کسی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنے لئے کسی مقام کا تعین کرے بلکہ جہاں کوئی شخص پہلے پہنچ کر خیمہ لگاتا ہے وہ وہاں اقامت اختیار کرے (واللہ اعلم)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں میکہ راویہ مجہول ہے (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ا صفحہ ۱۳۰' تحفۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۹۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦٢٦ - (٩) **عَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفاً طَوِيْلاً يُكَبِّرُ اللهَ، وَيُسَبِّحُهُ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوْ اللهَ، وَلاَ يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۶۲۶: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ پہلے دونوں جمروں کے پاس طویل عرصہ وقوف کرتے۔ اللہ اکبر' سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ کا ذکر کرتے اور دعائیں کرتے جب کہ جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہیں کرتے تھے (مالک)

وضاحت: دس ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ کو کنکر مارے جائیں اور اس کے بعد تین دن تینوں جمروں کو کنکر مارے جائیں۔ جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہ کیا جائے جب کہ دیگر دونوں جمروں کو کنکر مارنے کے بعد وقوف کیا جائے اور اللہ اکبر اور دیگر مسنون کلمات کا ورد کیا جائے (واللہ اعلم)

(۷) بَابُ الْهَدْيِ

(قربانی کے جانور)

ان قربانیوں کا تذکرہ جنہیں حُجّاج منیٰ میں ذبح کرنے کے لئے ساتھ لائیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۲۷ - (۱) عَنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ ، وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۶۲۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ذُوالحلیفہ میں ادا کی بعد ازاں آپؐ نے اپنی قربانی کی اونٹنی منگوائی اور اس کی دائیں جانب کی کوہان کے پہلو میں نیزہ مارا اور وہاں سے خون بہا کر اس کی علامت لگا دی کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور اس سے خون کو زائل کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا قلادا ڈالا بعد ازاں اپنی سواری پر سوار ہوئے جب آپؐ کی سواری آپؐ کو لے کر بیداء (نامی ٹیلے) پر چڑھی تو آپؐ نے حج کے لئے لبیک کہا (مسلم)

وضاحت: اَشعار کی سنت اونٹ کے لئے ثابت ہے' دیگر جانوروں کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ دورِ جاہلیت میں بھی حجاج جن اونٹوں کو ذبح کرنے کے لئے ساتھ لے جاتے تھے ان کا اشعار کرتے یعنی ان کی کوہان کی دائیں جانب نیزہ مارتے اور خون کو صاف کرتے۔ یہ علامت ہوتی تھی کہ یہ جانور قربانی کے ہیں' ان کو کچھ نہ کہا جائے اور اسلام میں بھی اس طریقہ کو ثابت رکھا گیا ہے بعض علماء اس کو مکروہ جانتے ہیں اور مختلف قسم کی تاویلات باردہ پیش کرتے ہیں جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ اشعار کرنا سنت ہے اور سنت کے انکار کے لئے تاویلات کا سہارا لینا ہرگز جائز نہیں (واللہ اعلم)

۲۶۲۸ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ

غَنَماً فَقَلَّدَهَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیتُ اللہ کی جانب بکریاں قربانی کے لئے لے گئے اور انہیں قلادے (پٹے) پہنائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بکریوں کا اشعار ثابت نہیں ہے البتہ انہیں بطور علامت قلادے (پٹے) پہنائے جائیں (واللہ اعلم)

٢٦٢٩ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۲۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو گائے کی قربانی کی (مسلم)

٢٦٣٠ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَآئِهِ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حَجَّۃُ الوداع میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی جانب سے ایک گائے ذبح کی (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ہدی (حج کے لئے خاص قربانی) اور اُضْحِیَہ (عام قربانی) دونوں میں اشتراک ہو سکتا ہے بشرطیکہ قربانی کا جانور اونٹ یا گائے ہو (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

٢٦٣١ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا، وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے قلادوں کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بٹا پھر آپؐ نے ان کو قربانیوں کے گلے میں لٹکایا اور قربانیوں کا اشعار کیا اور ان کو ذبح کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجا۔ اس سے آپؐ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لئے حلال کی گئی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قربانیاں سن ۹ ہجری میں ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ بھجوائی تھیں (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

٢٦٣٢ - (٦) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے پاس موجود اون سے قلادوں کو بٹا بعد ازاں آپؐ نے قربانیوں کو میرے والد کی معیت میں بھیجا (بخاری، مسلم)

٢٦٣٣ - (٧) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «اِرْكَبْهَا». فَقَالَ: «اِنَّهَا بَدَنَةٌ». قَالَ: «اِرْكَبْهَا». فَقَالَ: «اِنَّهَا بَدَنَةٌ». قَالَ: «اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِی الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (قربانی کی) اونٹنی کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اس پر سوار ہو جا۔ اس نے بتایا کہ یہ (جانور) قربانی کا ہے (اس پر بھی) آپؐ نے فرمایا' اس پر سوار ہو جا۔ اس نے پھر کہا' یہ (جانور) قربانی کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔ یہ کلمہ آپؐ نے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا (بخاری، مسلم)

٢٦٣٤ - (٨) وَعَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْیِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰی تَجِدَ ظَهْراً» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۴: ابوالزبیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا (جب) ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جب تم قربانی کی سواری پر مجبور ہو جاؤ تو جب تک اس کے علاوہ کوئی سواری دستیاب نہ ہو تو اس پر اچھے انداز سے سوار ہو سکتے ہو (مسلم)

٢٦٣٥ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَّاَمَّرَهُ فِيْهَا. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْهَا؟ قَالَ: «اِنْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِیْ دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰی صَفْحَتِهَا، وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (ناجیہ اسلمی) کے ساتھ سولہ اونٹ (نر مادہ) بھیجے اور ان پر اسے امیر مقرر فرمایا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ان قربانیوں کے بارے میں کیا کروں جو چل نہ سکیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کا نحر کر اور ان کے کھروں کو ان کے خون سے رنگ پھر کھروں کو کوہان کے پہلو میں مار لیکن تو اور تیرے دوسرے رفقاء اس سے تناول نہ

کریں (مسلم)

وضاحت: فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت تناول کریں جبکہ مال دار لوگ اس سے تناول نہ کریں لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب قربانی واجب ہو' اگر نفل ہو تو تناول کی جا سکتی ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۳۲)

٢٦٣٦ - (١٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات افراد کی جانب سے اونٹ اور سات افراد کی جانب سے گائے کا نحر کیا (مسلم)

وضاحت: اُونٹ کے نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو قبلہ رخ کھڑا کر کے اس کے بائیں گھٹنے کو باندھ کر اس کے سینے کے گڑھے میں اللہ اکبر کہہ کر نیزہ مارا جائے' خون نکلنے سے اونٹ گر پڑے گا'اس کے بعد اسے ذبح کر لیا جائے (فتح الباری جلد۳ صفحہ ۵۵۳)

٢٦٣٧ - (١١) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَاماً مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے ہاں گئے جس نے اپنے اونٹ کو نحر کرنے کے لئے بٹھایا ہوا تھا۔ اس سے کہا' اس کو کھڑا کر کے (اس کے پاؤں) باندھ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے (بخاری' مسلم)

٢٦٣٨ - (١٢) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا ، وَأَنْ لَّا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں کا خیال رکھوں اور ان کے گوشت' چمڑے اور ان کے جسم پر ڈالے جانے والے کپڑے کا صدقہ کروں اور جانور ذبح کرنے والے کو ان چیزوں میں سے کچھ نہ دوں (بلکہ) بتایا کہ ہم ذبح کرنے والے کو اجرت اپنے پاس سے (الگ) دیں (بخاری)

٢٦٣٩ - (١٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ

ثَلَاثٍ، فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا»، فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ تناول نہیں کرتے تھے لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت عطا کی اور فرمایا' خود تناول کرو اور زاد راہ کے طور پر لے جاؤ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۶۴۰ - (۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ، فِيْ رَأْسِهِ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِّنْ ذَهَبٍ. يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۶۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں میں اس اونٹ کی بھی قربانی کی جو ابوجہل کا تھا۔ اس کی ناک میں چاندی کا چھلّہ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کا تھا۔ آپؐ نے مشرکین (مکہ) کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے کے لئے ایسا کیا تھا (ابوداؤد)

۲۶۴۱ - (۱۵) وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: «اِنْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۶۴۱: ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! قربانی کا جو جانور چلنے سے عاجز آ جائے' میں اس کا کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کا نحر کر بعد ازاں ان کے کھروں کو ان کے خون کے ساتھ رنگ دے پھر ان کو لوگوں کے لئے چھوڑ دے کہ وہ انہیں کھائیں (مالک' ترمذی' ابن ماجہ)

۲۶۴۲ - (۱۶) وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ.

۲۶۴۲: نیز اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ اور امام دارمیؒ نے ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۶۴۳ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ». قَالَ ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ. قَالَ: وَقُرِّبَ

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ، فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ، بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ: فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا . قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا. فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: «مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرٍ فِيْ «بَابِ الْاُضْحِيَةِ».

۲۶۴۳: عبداللہ بن قُرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبوی ہے' اللہ کے نزدیک زیادہ عظمت والا دن "نحر" (دس ذوالحجہ) کا دن ہے بعد ازاں "قر" (گیارہ ذوالحجہ) کا دن ہے۔ ثور راوی نے بیان کیا کہ اس سے مقصود دوسرا دن ہے نیز عبداللہؓ بن قُرطؓ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پانچ یا چھ اونٹ گئے وہ آپؐ کی جانب قریب ہو رہے تھے کہ آپؐ ان میں سے کس کا پہلے نحر کریں گے۔ راوی نے بیان کیا جب ان کے پہلو زمین پر گر پڑے تو آپؐ نے نہایت پست آواز میں ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا میں نے (اپنے قریب ایک شخص سے) دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے جواب دیا' آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ چاہیں وہ ان سے گوشت کاٹ کر لے جائیں (ابوداؤد) اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے مروی دونوں حدیثیں "بابُ الْاُضْحِیَہ" میں ذکر کی گئی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲٦٤٤ - (۱۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ ، فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ» . فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: «كُلُوْا، وَاَطْعِمُوْا، وَادَّخِرُوْا؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ، فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۶۴۴: سَلَمَہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو تین راتوں کے بعد اس کے گھر میں اس میں سے کچھ گوشت نہ ہو لیکن آئندہ سال صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس سال پھر ہم گزشتہ سال کی طرح کریں؟ آپؐ نے فرمایا' تم خود تناول کرو اور لوگوں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ پچھلے سال لوگ تنگی میں تھے' میں نے چاہا کہ ان کی اعانت ہو جائے (بخاری' مسلم)

۲٦٤٥ - (۱۲) وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ . جَآءَ اللهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوْا، وَادَّخِرُوْا،

وَأْتَجِرُوْا . اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ، اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللهِ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۴۵: نُبَيْشَهْ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم نے تمہیں تین رات سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تم سب کے لئے وہ کافی ہو (اب) اللہ نے فراخی دی ہے اس لئے خود تناول کرو' ذخیرہ کرو اور (صدقہ کر کے) ثواب طلب کرو۔ خبردار! یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (ابوداؤد)

(٨) بَابُ الحَلْقِ

(سر کے بال منڈوانا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦٤٦ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۴۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حَجَّۃُ الوداع میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے بعض نے سر کے بالوں کو منڈایا اور بعض نے کٹوایا (بخاری، مسلم)

٢٦٤٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ: اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۴۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، مجھے معاویہؓ نے بتایا کہ میں نے مروہ کے قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک (کے بالوں) کو قینچی کے ساتھ تراشا (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سر کے بالوں کو ترشوانے کا واقعہ عمرۃُ القضاء میں پیش آیا جب کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کو منڈایا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۴)

٢٦٤٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ». قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ». قَالُوْا: «وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۴۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَجَّۃُ

الوداع میں یہ دعا کی "اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم کر۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور سر کے بالوں کو ترشوانے والوں کے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے (اس کے باوجود) دعا فرمائی' اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سر کے بالوں کو ترشوانے والوں کے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اور سر کے بالوں کو ترشوانے والوں پر بھی (بخاری' مسلم)

وضاحت : سر کے تمام بالوں کو منڈانا چاہیے' اگر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں تو اس کی ممانعت ہے۔ مرد حضرات سر کے بال منڈائیں گے۔ عورتوں کے لئے حلال ہوتے وقت بالوں کی ایک لٹ کاٹنا کافی ہے (واللہ اعلم)

٢٦٤٩ - (٤) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا. وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَّاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۴۹ : یحیٰ بن حُصَین سے روایت ہے وہ اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے حَجَّۃُ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے سر کے بال منڈانے والوں کے لئے تین بار رحم کی دعا کی اور بال کٹوانے والوں کے لئے ایک بار رحم کی دعا کی (مسلم)

٢٦٥٠ - (٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ، وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: «احْلِقْ» فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: «اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۵۰ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں پہنچے تو آپؐ نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے بعد ازاں منیٰ اپنے خیمے میں تشریف فرما ہوئے اور اپنی قربانیوں کا نحر کیا بعد ازاں آپؐ نے سر مونڈنے والے کو بلایا اور سر کی دائیں جانب کو اس کے آگے کیا پھر آپؐ نے ابو طلحہ انصاریؓ کو بلایا اور اس کو (سر کے) بال دیئے پھر بائیں جانب (سر مونڈنے والے کے سامنے) کی اور حکم دیا کہ بال مونڈے۔ اس نے بال مونڈے آپؐ نے بال ابو طلحہؓ کو دیئے اور حکم دیا کہ ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کریں دے (بخاری' مسلم)

٢٦٥١ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيهِ مِسْكٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۵۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے آپؐ کو خوشبو لگاتی اور دس ذوالحجہ کو بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں کستوری ملی ہوتی تھی (بخاری' مسلم)

٢٦٥٢ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو طوافِ افاضہ کیا بعد ازاں آپؐ منیٰ واپس چلے گئے (وہاں) آپؐ نے ظہر کی نماز ادا کی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٦٥٣ - (٨) عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۵۳: علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی)

٢٦٥٤ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ؛ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثُ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے

۲۶۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورتیں (سر کے) بال نہ منڈائیں بس انہیں سر کے بال ترشوانے ہیں (ابوداؤد' دارمی)

(۹) بَابٌ [فِیْ تَقْدِیْمِ وَتَأْخِیْرِ بَعْضِ الْمَنَاسِكِ]

(احرام سے حلال ہونا اور بعض اعمال کو بعض سے پہلے کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۵۵ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَهٗ، فَجَاءَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ . فَقَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ». فَجَآءَ آخَرُ، فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ . فَقَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: اَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». وَاَتَاهُ آخَرُ، فَقَالَ: اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

پہلی فصل

۲۶۵۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃُ الوداع میں منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرامؓ آپؐ سے استفسار کر رہے تھے چنانچہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا' مجھے علم نہ تھا' میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' ذبح کر اس میں کچھ حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا' اس نے بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر دی؟ آپؐ نے جواب دیا جمرہ عقبہ کو کنکر مار (اس میں) کچھ حرج نہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس عمل کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا جس کو پہلے ادا کیا گیا یا بعد میں ادا کیا گیا۔ آپؐ نے جواب دیا' یہ عمل کر کچھ حرج نہیں ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے سر منڈا دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کنکر مار اور دوسرا شخص آپؐ کے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کنکر مار اس میں کچھ حرج نہیں۔

وضاحت: دس ذُوالحجہ کو چار اعمال ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی ترتیب یوں ہے۔ سب سے پہلے جمرہ عقبہ کو

سات کنکر مارے جائیں' اس کے بعد قربانی ذبح کی جائے' اس کے بعد حجامت بنوائی جائے اور آخر میں بیتُ اللہ کا طواف کیا جائے لیکن اگر اس ترتیب سے یہ اعمال سرانجام نہ پائیں اور تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے (واللہ اعلم)

٢٦٥٦ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى، فَيَقُوْلُ: «لَا حَرَجَ»، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ. فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۵۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ منیٰ میں دس ذوالحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا جاتا تھا۔ آپؐ (جواب میں) فرماتے' کچھ حرج نہیں چنانچہ ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا کہ میں نے شام کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکر مارے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٦٥٧ - (٣) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، فَقَالَ: «احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ». وَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف کر لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سر منڈوانے یا ترشوانے میں کچھ حرج نہیں۔ ایک دوسرا شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کنکر مار کچھ حرج نہیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦٥٨ - (٤) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَاجًّا، فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ، أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا، فَكَانَ يَقُوْلُ: «لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجَ وَهَلَكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۶۵۸ : اُسامہ بن شَرِیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں حج کرنے کے لئے نکلا چنانچہ صحابہ کرامؓ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ بعض بیان کرتے' اے اللہ کے رسول! میں نے بیتُ اللہ کے طواف سے پہلے صَفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ہے یا میں نے فلاں کام کو مقدّم کیا ہے یا فلاں کام کو موخر کیا ہے؟ آپؑ جواب میں فرماتے' کچھ حرج نہیں البتہ وہ انسان گناہگار ہے جس نے کسی مسلمان کی عزّت کو ظلماً" پامال کیا' یہ وہ شخص ہے جو گناہگار ہے اور ہلاک ہونے والا ہے (ابوداؤد)

(١٠) بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

(دس ذُوالحجّہ کو خطبہ دینے اور ایّام تشریق میں جمرات کو کنکر مارنے)

اور

طوافِ وداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦٥٩ - (١) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ، ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ». وَقَالَ: «اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ. فَقَالَ: «اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ. قَالَ: «اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ. قَالَ: «اَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ؛ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۵۹: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دس ذُوالحجہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ زمانہ گھوم کر اس حالت میں آگیا ہے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ سال بارہ مہینوں پر (مشتمل) ہے' ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ایک دوسرے کے بعد ہیں (وہ) ذوالقعدہ' ذوالحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مہینہ مضر (قبیلہ کا) رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے اور آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے (پھر) آپؐ نے ہی فرمایا' کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا' درست ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا یہ حُرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا' بے شک! آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ (قربانیوں کے) ذبح کرنے کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا' درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن' تمہارا یہ شہر' تمہارا یہ مہینہ حرمت والا ہے اور تم عنقریب اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں دریافت کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ خبردار! کیا میں نے (احکامِ الٰہیہ) پہنچا دیئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' بالکل درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر فرمایا' پس موجود لوگ غیر موجود تک (یہ پیغام) پہنچائیں اس لئے کہ کبھی وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت میں لوگ بعض حرمت والے مہینوں کو حلال کر لیتے تھے یعنی محرم کو صفر اور صفر کو محرم بنا لیتے تھے تاکہ مسلسل تین ماہ کی پابندی سے بچاؤ ہو سکے۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال میں تبدیلی نہیں ہے۔ محرم اپنی جگہ پر محرم ہے اور رجب کے مہینہ کو مضر قبیلہ کی جانب اس لئے منسوب کیا ہے کہ وہ اس کی تعظیم کرتے تھے (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۳۲۵)

٢٦٦٠ - (٢) **وَعَنْ** وَبَرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ، فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ. فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۰: وَبرہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابنِ عمرؓ سے دریافت کیا کہ میں کب جمروں کو کنکر ماروں؟ آپؐ نے فرمایا' جب تمہارا امام کنکر مارے تو تم بھی کنکر مارو۔ میں نے دوبارہ دریافت کیا' انہوں نے جواب دیا کہ ہم زوال کے وقت کا خیال رکھتے تھے جب زوال ہو جاتا تو ہم کنکر مارتے تھے (بخاری)

٢٦٦١ - (٣) **وَعَنْ** سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ

الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا، وَيَدْعُوْ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِى الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا، ثُمَّ يَرْمِىْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُوْلُ: هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۲۶۶۱: سالم' ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ جمرہ اولیٰ کو سات کنکر مارتے۔ ہر کنکر کے بعد اللہ اکبر کہتے بعد ازاں آگے چل کر میدان میں جاتے۔ لمبا عرصہ قبلہ رخ کھڑے رہتے' ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے بعد ازاں درمیانے جمرے کو سات کنکر مارتے جب کنکر مارتے تو اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب ہموار جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے اور کافی وقت کھڑے رہتے بعد ازاں جمرہ عقبہ کو وادی سے سات کنکر مارتے۔ کنکر پر (مارتے وقت) اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس وقوف نہیں کرتے تھے بعد ازاں واپس آتے اور بیان کرتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے (بخاری)

۲۶۶۲ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِىَ مِنًى، مِّنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ ، فَاَذِنَ لَهٗ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ کیا وہ منیٰ کی راتیں (زم زم کے) پانی پلانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں گزار سکتا ہے؟ آپؐ نے اس کو اجازت عطا فرمائی (بخاری' مسلم)

۲۶۶۳ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ! اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: «اِسْقِنِىْ» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ. قَالَ: «اسْقِنِىْ» فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا. فَقَالَ: «اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ». ثُمَّ قَالَ: «لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا؛ لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ» وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۲۶۶۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے

کے لئے آئے' آپؐ نے پانی طلب کیا۔ اس پر عباسؓ نے (اپنے بیٹے) فضلؓ سے کہا' آپ اپنی والدہ کے ہاں جائیں وہاں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لائیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے (یہی پانی) پلائیں چنانچہ آپؐ نے وہیں سے پانی پیا بعد ازاں آپؐ زمزم کے قریب آئے جب کہ (آلِ عباس) پانی نکالنے اور پلانے میں مصروف تھے۔ آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ تم اس عمل کو جاری رکھو' تمہارا یہ عمل اچھا عمل ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں (نیچے) اترتا اور (ڈول کی) رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔ آپؐ نے کندھے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا (بخاری)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں سے اس لئے پانی نہ کھینچا کہ آپؐ کے پانی نکالنے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہر حج کرنے والا انسان اس سُنّت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا' اس صورت میں لوگ آلِ عباس کے لیے مشکلات پیدا کرتے اور وہ مغلوب ہو جاتے (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۴۹۲)

٢٦٦٤ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَآءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز (وادی) مُحَصَّب میں ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ وہاں تھوڑی دیر سوئے بعد ازاں آپؐ سوار ہو کر بیتُ اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور آپؐ نے طواف (وداع) کیا (بخاری)

وضاحت: طوافِ وداع فرض نہیں تاہم بلا عُذر اسے چھوڑنا درست نہیں (واللہ اعلم)

٢٦٦٥ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. [قُلْتُ] : فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْاَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآؤُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۵: عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں نے کہا' مجھے ایک بات بتائیں جسے آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی طرح معلوم کیا ہے؟ آپؐ نے ۸ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے بیان کیا' مِنیٰ میں۔ میں نے عرض کیا' آپؐ نے عصر کی نماز ۱۳ ذوالحجہ کو کہاں ادا کی؟ انہوں نے بیان کیا' وادی مُحَصَّب میں اور ساتھ ہی بتایا کہ جس طرح تمہارے حج کے امیر کریں اسی طرح تم کرو (بخاری' مسلم)

٢٦٦٦ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها، قَالَتْ: نُزُوْلُ الأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مُحَصَّب (وادی) میں اترنا مسنون نہیں ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے تاکہ جب آپ جانا چاہیں تو آپ کے لئے آسانی ہو۔ (بخاری، مسلم)

٢٦٦٧ - (٩) وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ ، بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ، وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ، فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ، بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ مَعَ اخْتِلاَفٍ يَسِيْرٍ فِيْ آخِرِهِ

۲۶۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے تَنْعِیْم (مقام) سے عمرہ کا احرام باندھا اور میں (حرم میں) داخل ہوئی۔ میں نے عمرہ ادا کیا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وادی) مُحَصَّب میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں فارغ ہوئی تو آپؐ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ آپؐ باہر نکلے، آپؐ نے صبح کی نماز (ادا کرنے) سے پہلے بیتُ اللہ کا طواف کیا بعد ازاں آپؐ مدینہ منوّرہ روانہ ہو گئے۔

مشکوٰۃ کے مصنف کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ابوداؤد کی روایت کے آخر میں معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے۔

٢٦٦٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ، حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ، اِلاَّ اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہر طرف سے (واپس گھروں کو لوٹ) جاتے تھے لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم میں سے کوئی شخص واپس نہ جائے جب تک کہ اس کی آخری ملاقات بیتُ اللہ سے نہ ہو البتہ حائضہ کے لئے تخفیف کر دی گئی ہے (بخاری، مسلم)

٢٦٦٩ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا اُرَانِيْ اِلاَّ حَابِسَتَكُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرٰى حَلْقٰى ، اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَانْفِرِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ واپس لوٹنے کی رات (یعنی ۱۳ ذوالحجہ کو) صفیہؓ حائضہ ہو گئیں انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ شاید میری وجہ سے تمہیں رکنا ہو گا؟ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس کے جسم کو تکلیف پہنچائے اور اس کے حلق کو درد پہنچائے' کیا اس نے دس ذوالحجہ کو طواف افاضہ نہیں کیا؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ اس نے طواف کیا ہے چنانچہ آپؐ نے حکم دیا کہ تو (بلا طواف) کوچ کر۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود الفاظ کہ "اللہ اس کے جسم کو تکلیف پہنچائے اور اس کے حلق کو درد پہنچائے" سے مقصود بددُعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے عرب لوگ عادت کے مطابق کہتے تھے جیسے کہا جاتا ہے کہ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں یا تیری پیشانی خاک آلود ہو (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٦٧٠ - (١٢) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ: «اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟» قَالُوْا: یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ. قَالَ: «فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا، اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ، وَلَا یَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِہٖ، وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ، اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَبَداً، وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَہٗ طَاعَۃٌ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِہٖ». رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ.

دوسری فصل

۲۶۷۰: عَمرو بن اَحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے حَجّۃُ الوداع میں فرمایا' یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' یہ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں آپس میں حرمت والی ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن تمہارا یہ شہر حُرمت والا ہے۔ خبردار! صرف مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے گی۔ باپ کے جرم میں بیٹے اور بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا نہیں دی جائے گی۔ خبردار! بلاشبہ شیطان اس بات سے ناامُید ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی عبادت ہو البتہ ان کاموں میں اس کی اطاعت ہو گی جن کو تم معمولی سمجھتے ہو' وہ ان پر خوش ہو گا (ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

٢٦٧١ - (١٣) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَۃٍ شَھْبَاءَ، وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ

عَنْهُ ، وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۶۷۱: رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں سفید خچر پر (سوار ہو کر) چاشت کے وقت لوگوں کو خطبہ دیا اور علیؓ آپؐ کی باتوں کو (دور لوگوں تک) پہنچا رہے تھے' کچھ سامعین کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے (ابوداؤد)

۲۶۷۲ - (۱٤) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۷۲: عائشہ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو طوافِ زیارت رات تک مؤخر کیا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپؐ نے حَجَّۃُ الوداع میں طوافِ زیارت دن میں کیا ہے البتہ اس حدیث کو دیگر اَیّامِ تشریق کے طواف پر محمول کیا جائے گا۔

(تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۸)

۲۶۷۳ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ زیارت کے سات چکروں میں رَمَل نہیں کیا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۶۷٤ - (۱٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

۲۶۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے تو عورت کے سوا اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔

(شرحُ السُّنّۃ) اس نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حجّاج بن اِرطاۃ راوی کا سماع امام زہریؒ سے ثابت نہیں ہے البتہ اس مسئلہ میں وارد حدیثیں ایک دوسرے کو تقویت دے رہی ہیں (تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۸)

۲۶۷۵ - (۱۷) وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ، وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «اِذَا رَمٰى

الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ النِّسَآءَ».

۲۶۷۵: نیز احمد اور نسائی کی ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے' آپؐ نے بیان کیا کہ جمرہ کو کنکر مارنے کے بعد عورت کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۷۶ - (۱۸) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى، فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ، وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۶۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کر کے دن کے آخر میں واپس منیٰ تشریف لے گئے۔ ایامِ تشریق کی راتیں آپؐ نے وہاں گزاریں سورج کے زوال کے وقت آپؐ نے جمرات کو کنکر مارے' ہر جمرہ کو سات کنکر مارے اور ہر کنکر (مارتے وقت) اللہ اکبر کہتے اور پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس لمبا عرصہ وقوف فرماتے اور تضرع فرماتے جب کہ تیسرے جمرہ کو کنکر مار کر اس کے قریب وقوف نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے' اس نے "حَدَّثَنَا" کے الفاظ کے ساتھ روایت نہیں کی جب کہ بخاری و مسلم کی احادیث میں ہے کہ آپؐ نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی ہے۔
(تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

۲۶۷۷ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ : اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۷۷: ابوالبَدّاح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو (منیٰ میں) رات گزارنے کی اجازت دی تاکہ وہ دس ذوالحجہ کو کنکر ماریں بعد ازاں دو دنوں کے کنکر اکٹھے ایک دن میں ماریں (مالک' ترمذی' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ **الْفَصْلِ الثَّالِثِ**

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۱۱) بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

(مُحرِم کن چیزوں سے پرہیز کرے؟)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦٧٨ - (١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: «لاَ تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلاَ الْعَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيْلاَتِ، وَلاَ الْبَرَانِسَ، وَلاَ الْخِفَافَ اِلاَّ اَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ: «وَلاَ تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ».

پہلی فصل

۲۶۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم انسان کون سا لباس زیب تن کرے؟ آپؐ نے فرمایا' قمیض' پگڑی' شلوار' ٹوپی اور موزے نہ پہنے البتہ اگر کوئی شخص جوتا نہ پائے تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور ایسا لباس نہ پہنے جس کو زعفران اور ورس (بوٹی) کے ساتھ رنگا گیا ہو (بخاری' مسلم)
بخاری کی روایت میں اضافہ ہے کہ محرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور نہ ہاتھوں میں دستانے پہنے۔

٢٦٧٩ - (٢) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ، وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَاراً لَبِسَ سَرَاوِيْلَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۷۹: ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' جب محرم کو جوتا دستیاب نہ ہو تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور جب چادر میسر نہ ہو تو شلوار پہن سکتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: البتہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے (واللہ اعلم)

٢٦٨٠ - (٣) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَهٰذِهِ عَلَيَّ. فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۰: یَعْلٰی بن اُمَیَّہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جِعِرَّانہ (مقام) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ آپؐ کے پاس ایک بدوی انسان آیا اس نے کوٹ پہن رکھا تھا جس کو "خَلُوق" خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہے جب کہ کوٹ میں نے پہن رکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور کوٹ کو اتار بعد ازاں جیسے تو حج میں کرتا ہے عمرہ میں بھی اسی طرح کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: خَلُوق ایک عطر کا نام ہے جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی ہے (واللہ اعلم)

٢٦٨١ - (٤) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۸۱: عُثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' محرم کے لئے نکاح کرنا اور (کسی کا) نکاح کرانا اور کسی عورت کی جانب منگنی کا پیغام بھیجنا جائز نہیں ہے (مسلم)

٢٦٨٢ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا (بخاری' مسلم)

٢٦٨٣ - (٦) **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، ابْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ

۲۶۸۳: یزید بن اصم' میمونہؓ کے بھانجے نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا (مسلم)

امام محیُ السُّنَّۃ رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ اکثر محدثین اس بات کے قائل ہیں کہ آپؐ نے اس سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا البتہ آپؐ کے نکاح کی شہرت اس وقت ہوئی جب آپؐ محرم تھے بعد ازاں میمونہؓ کی رخصتی بھی مکہ کے راستہ میں "سَرِف" مقام میں حلال ہونے کی حالت میں ہوئی۔

وضاحت: حافظ ابن عبدالھادی تَنْقِیْحُ التَّحْقِیْق میں فرماتے ہیں' ابنِ عباسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے میمونہؓ کے ساتھ حالتِ احرام میں نکاح کیا' درست نہیں' اگرچہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی ہے جب کہ میمونہؓ جو صاحب واقعہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ نکاح بحالتِ احرام نہیں ہوا (ارواء الغلیل جلد ۴ صفحہ ۲۲۷)

اس واقعہ کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عقدِ نکاح حالتِ احرام میں ہوا اور رخصتی احرام سے حلال ہو جانے کے بعد ہوئی ہو جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے (واللہ اعلم)

۲٦٨٤ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۴: ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام سر دھو لیتے تھے (بخاری' مسلم)

۲٦٨٥ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام سینگیاں لگوائیں (بخاری' مسلم)

۲٦٨٦ - (٩) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارہ میں بیان کرتے ہیں جس کی آنکھیں بحالتِ احرام درد کر رہی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ان پر "رسونت" کا لیپ کرے (مسلم)

۲٦٨٧ - (١٠) وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا، وَاَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ، يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۸۷: ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نے اسامہؓ اور بلالؓ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور دوسرے نے کپڑا بلند کیا ہوا تھا تاکہ آپؐ پر سایہ رہے یہاں تک کہ آپؐ نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے (مسلم)

٢٦٨٨ - (١١) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَقَالَ: «اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقاً بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ» وَالْفَرَقُ: ثَلَاثَةُ آصُعٍ: «اَوْصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۸: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بحالتِ احرام حدیبیہ میں دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا (ابھی) مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوا تھا اور جوئیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تجھے جوؤں سے تکلیف تو نہیں پہنچ رہی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ سر منڈوائے اور چھ مسکینوں کو تین صاع (کھجور) دے یا تین دن کے روزے رکھے یا قربانی (بکری) ذبح کرے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٦٨٩ - (١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَآءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ، وَالنِّقَابِ، وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ، وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۶۸۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے (پہننے)' نقاب (لٹکانے) اور ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ ان کے علاوہ جن رنگ دار لباسوں کے پہننے کو وہ پسند کریں مثلاً زرد رنگ۔ ریشمی کپڑا۔ زیور۔ شلوار قمیض یا موزے وغیرہ پہن سکتی ہیں (ابوداؤد)

٢٦٩٠ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ، فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَّاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا،

فإذا جَاوَزُونا كشفْنَاهُ. رَوَاهُ أبُو دَاوُدَ، وَلِابْنِ مَاجَهْ مَعْنَاهُ

۲۶۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جب کہ ہم رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام باندھے ہوئے تھیں جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم چادروں کو سر سے نیچے چہروں پر لٹکا لیا کرتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اوپر اٹھا لیتی تھیں (ابوداؤد) ابن ماجہ میں اس "روایت" کی ہم معنی روایت ہے۔

٢٦٩١ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، «اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ» يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۶۹۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ احرام تیل لگاتے جو خوشبو دار نہیں ہوتا تھا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقد سنجی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۳۴۴، الضعفاء الصغیر صفحہ۲۹۸، میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۴۵، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۰۸، تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦٩٢ - (١٥) عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ، فَقَالَ: اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْباً يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُساً. فَقَالَ: تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ؟ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۶۹۲: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ نے سردی محسوس کی اور کہا، اے نافع! مجھ پر کپڑا ڈال دے۔ میں نے ان پر باران کوٹ ڈال دیا۔ انہوں نے کہا، آپ مجھ پر یہ (کپڑا) ڈال رہے ہیں جب کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس طرح کا کپڑا پہننے سے روکا ہے (ابوداؤد)

٢٦٩٣ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۳: عبداللہ بن مالک بن بُحَیْنَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لحی جمل" (مقام) میں مکہ مکرمہ کے راستے میں بحالتِ احرام اپنے سر کے درمیان سینگی لگوائی۔ (بخاری، مسلم)

٢٦٩٤ - (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۲۶۹۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام پاؤں میں درد کی وجہ سے پاؤں کے اوپر والے حصّے پر سینگی لگوائی (ابوداؤد' نسائی)

٢٦٩٥ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۶۹۵: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو آپؐ حلال تھے اور میں درمیان میں ایلچی تھا۔ (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

(۱۲) بَابُ الْمُحْرِمُ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

(مُحرِم کو شکار کرنے کی ممانعت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۹۶ ـ (۱) **عَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَاراً وَحْشِياً وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: «اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۹۶: صَعب بن جَثّامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَبْوَاء یا وَدّان (مقام) میں نیل گائے کا ہدیہ پیش کیا۔ آپؐ نے اسے ہدیہ واپس کر دیا۔ جب آپؐ نے اس کے چہرے (کی علامات) کو دیکھا تو آپؐ نے وضاحت کی کہ ہم نے آپ کا ہدیہ محض اس لئے واپس لوٹا دیا ہے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں (بخاری، مسلم)

۲۶۹۷ ـ (۲) **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، فَمَا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَآهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَساً لَّهٗ، فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ، فَاَبَوْا، فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ، فَعَقَرَهٗ، ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا، فَنَدِمُوْا، فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ. قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» قَالُوْا: مَعَنَا رِجْلُهٗ. فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاَكَلَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا؟ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا؟» قَالُوْا: لَا . قَالَ: «فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا».

۲۶۹۷: ابوقَتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلا اور اپنے بعض رفقاء کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب کہ وہ محرم نہ تھا اور رفقاء محرم تھے۔ انہوں نے قتادہؓ کے دیکھنے سے پہلے نیل گائے کو دیکھا' انہوں نے اسے دیکھ کر اس کی جانب کچھ توجہ نہ کی۔ اس اثناء میں ابوقتادہؓ نے

اس کو دیکھ لیا' وہ گھوڑے پر سوار ہوئے' انہوں نے اپنے رفقاء سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوڑا پکڑائیں۔ انہوں نے انکار کیا (چنانچہ) انہوں نے (خود) کوڑے کو اٹھایا اور نیل گائے پر حملہ کر دیا اس کو زخمی کر دیا بعد ازاں انہوں نے اور دیگر ساتھیوں نے اس کا گوشت تناول کیا پھر وہ اس پر نادم ہوئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا (آپؐ نے گوشت تناول کرنے کو جائز قرار دیا بلکہ) آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا' کیا تمہارے پاس گوشت میں سے کچھ (باقی) ہے؟ انہوں نے بتایا' ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے چنانچہ آپؐ نے ان سے ٹانگ کا گوشت لیا اور اسے تناول فرمایا (بخاری' مسلم)

اور ان دونوں کی روایت میں ہے جب وہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت کیا' کیا تم میں سے کسی شخص نے اس کو شکار پر حملہ آور ہونے کے لئے کہا تھا یا شکار کی جانب اشارہ کیا تھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' باقی گوشت بھی تناول کرو۔

۲۶۹۸ - (۳) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَارَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں (حدود) حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے (وہ یہ ہیں) چوہا' کوا' چیل' بچھو اور باؤلا کتا (بخاری' مسلم)

۲۶۹۹ - (٤) **وَعَن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، وَالْحُدَيَّا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' پانچ (جانور) فاسق ہیں جنہیں حل اور حرم میں قتل کر دیا جائے۔ سانپ' سیاہ کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا اور چیل۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۷۰۰ - (٥) **عَن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ، مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بحالتِ احرام شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے جب کہ خود تم نے شکار نہیں کیا یا تمہارے لئے شکار نہیں کیا گیا۔
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

٢٧٠١ - (٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۷۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ٹڈی سمندر کا شکار ہے (ابوداؤد' ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوُالمَھزم یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے
(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۴۶' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۳)

٢٧٠٢ - (٧) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۰۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' محرم (انسان) کے لئے حملہ کرنے والے درندے کو قتل کرنا جائز ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی قوی نہیں ہے (العِلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ۱۱۶' التاریخُ الکبیر جلد۸ صفحہ۳۲۲۰' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۶۵' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۳)

٢٧٠٣ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِىَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: اَيُؤْكَلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی عمارؒ سے روایت ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے "بجّو" کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' اس کو تناول کیا جائے؟ جابرؓ نے کہا' درست ہے۔ میں نے پوچھا' کیا تو نے یہ بات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی' نسائی' شافعی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

۲۷۰۴ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ، قَالَ: «هُوَ صَيْدٌ، وَيَجْعَلُ فِيْهِ كَبْشاً إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بجو" کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شکار ہے اور جب محرم اس کا شکار کرے تو مینڈھا فدیہ دے۔
(ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۷۰۵ - (۱۰) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ. قَالَ: «أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ؟». وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ. قَالَ: «أَوَ يَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۷۰۵: خُزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو تناول کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا' بھلا بجو کو کون تناول کرتا ہے؟ اور میں نے آپؐ سے بھیڑیئے کے (گوشت کو) تناول کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' بھلا جس شخص میں کچھ بھی خیر ہے وہ بھیڑیئے کو تناول کر سکتا ہے؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی المخارق راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے نیز اسماعیل بن مسلم راوی منکرالحدیث ہے لہٰذا یہ حدیث جابرؓ کی روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو کہ صحیح ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلدا صفحہ ۲۷۳' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۳۶' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۴۷' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۰۶ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَحْنُ حُرُمٌ، فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ، قَالَ: فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۷۰۶: عبدالرحمان بن عُثمان تَیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب کہ ہم احرام والے تھے۔ ان کو پرندہ ہدیہ دیا گیا جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے لیکن ہم میں سے بعض رفقاء نے تناول کیا اور بعض کنارہ کش رہے جب طلحہؓ بیدار ہوئے تو انہوں نے تناول کرنے والوں کے ساتھ موافقت کی اور بتایا کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تناول کیا تھا (مسلم)

(۱۳) بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

(حج و عمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ کا پیدا ہونا اور حج کا فوت ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۰۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهٗ، وَجَامَعَ نِسَآءَهٗ، وَنَحَرَ هَدْيَهٗ، حَتّٰى اعْتَمَرَ عَاماً قَابِلاً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۷۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (عمرہ ادا کرنے سے) روک دیا گیا تو آپؐ نے اپنا سر منڈایا' اپنی بیویوں سے مجامعت کی اور قربانیوں کو ذبح کیا پھر آپؐ نے آئندہ سال عمرہ کیا (بخاری)

۲۷۰۸ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ، وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے لیکن کفار قریش بیتُ اللہ کی زیارت میں رکاوٹ بن گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کا نحر کیا' سر منڈایا اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے سر کے بالوں کو ترشوایا (بخاری)

۲۷۰۹ - (۳) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۰۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانیوں کا نحر کیا اور اپنے صحابہ کرامؓ کو بھی اس کا حکم دیا (بخاری)

۲۷۱۰ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ قَالَ: اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَاماً قَابِلاً ، فَيُهْدِيَ ، اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْياً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۷۱۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' کیا تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو حج ادا کرنے سے روک دیا جائے تو وہ بیتُ اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج ادا کرے اور قربانی کرے یا اگر قربانی نہ پائے تو روزے رکھے (بخاری)

۲۷۱۱ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ لَهَا : «لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ ؟» قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً . فَقَالَ لَهَا : «حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ ، وَقُوْلِيْ : اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعۃ بنتِ زبیر کے ہاں تشریف لے گئے اور اس سے دریافت کیا' شاید تیرا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا' اللہ کی قسم! میں تو درد میں مبتلا ہوں۔ آپؐ نے اس سے کہا' حج کر اور (نیت میں یہ) شرط لگا اور کہہ' اے اللہ! میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں مجھے رکاوٹ حائل ہو گی (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۷۱۲ - (٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ . وَفِيْهِ قِصَّةٌ ، وَفِيْ سَنَدِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ

دوسری فصل

۲۷۱۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ وہ ان قربانیوں کے بدل عمرۃُ القضاء میں قربانی کریں جن کو انہوں نے حدیبیہ کے سال نحر کیا (ابوداؤد) اس کے بارہ میں قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے اور اس نے "حدّثنا" کے الفاظ کے ساتھ روایت بیان نہیں کی۔ اگر حدیث صحیح ہے تو عمرۃُ القضاء بدل میں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اسی طرح بدل میں قربانی ذبح کرنا بھی واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص احرام کے منافی کام عمداً کر کے احرام توڑ دیتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمرہ کی قضا دے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۸۷' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۴۴' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۴)

٢٧١٣ - (٧) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كُسِرَ، أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: «أَوْ مَرِضَ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفِي «الْمَصَابِيْحِ»: ضَعِيْفٌ.

۲۷۱۳: حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ (احرام سے) حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج کرے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں (الفاظ کی) زیادتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ "یا بیمار ہو جائے" امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

وضاحت: علامہ توربشتیؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دینا باطل ہے' اس لئے کہ عکرمہ راوی نے اس حدیث کو حجاج سے بیان کیا ہے اور ابنِ عباسؓ سے بھی یہی الفاظ ذکر کئے ہیں۔
(تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۴)

٢٧١٤ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ. أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۱۴: عبدالرحمٰن بن یَعْمَر دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' حج عرفات میں وقوف کا نام ہے جس شخص نے مزدلفہ کی رات' فجر سے پہلے عرفات کے وقوف کو پا لیا اس نے حج کو پا لیا۔ منیٰ میں تین دن وقوف کرنا ہے' اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ حرج نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔
(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۱٤) بَابُ حَرَمُ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

(حرم کے بارے میں)

اللہ پاک اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۱۵ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا». وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ، وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا». فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ؟ فَقَالَ: «اِلَّا الْاِذْخِرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا' (فتح مکہ کے بعد) ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد (باقی) ہے اور نیت (صالحہ باقی) ہے اور جب تم سے (جہاد کے لئے) نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو تمہیں (وطن چھوڑ کر) نکلنا ہو گا نیز آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا' بلاشبہ اللہ نے اس شہر کو حرام قرار دیا ہے جس وقت سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس مکہ مکرمہ اللہ کے حرام بنانے کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ مجھ سے پہلے اس میں کسی شخص کے لئے لڑائی کرنا حلال نہ تھا اور میرے لئے بھی صرف دن کی ایک ساعت لڑائی کی اجازت ہوئی' اب وہ قیامت تک اللہ کے حرام قرار دینے کی وجہ سے حرام ہے' اس کے کانٹوں کو نہ کاٹا جائے' اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز کو نہ اٹھایا جائے البتہ (اس شخص کے۔ لئے جائز ہے) جو اس کی تشہیر کرنا چاہے نیز اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اذخر (گھاس) کو مستثنیٰ فرمائیں اس لئے کہ وہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتا ہے چنانچہ آپ نے اس کو مستثنیٰ قرار دیا (بخاری' مسلم)

۲۷۱٦ - (۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: «لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ

سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ»

۲۷۱۶: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز کو صرف تشہیر کرنے والا اٹھائے۔

۲۷۱۷ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھائے ہوئے چلے (مسلم)

وضاحت: بلا ضرورت ہتھیار لے کر چلنا جائز نہیں اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو ہتھیار اٹھانا جائز بلکہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۷۱۸ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَآءَ رَجُلٌ وَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: «اُقْتُلْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سر پر خود تھا جب آپؐ نے اس کو اتارا تو آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور بتایا کہ ابن خطل کعبہ مکرمہ کے غلاف کے ساتھ لٹکا ہوا ہے' آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس شخص نے ایک صحابی کو قتل کر دیا تھا اور اس سے اس کا مال چھین لیا تھا بعد ازاں وہ مرتد ہو گیا' اس لئے آپؐ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

۲۷۱۹ - (۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپؐ بغیر احرام کے تھے اور آپؐ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی (مسلم)

۲۷۲۰ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ بَیداء (مقام) میں پہنچے گا تو سارے لشکر کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! سارے لشکر کو کیسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں ان کے ماتحت مجبور بھی ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ شامل نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا بعد ازاں وہ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے (بخاری' مسلم)

۲۷۲۱ - (۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کعبۃُ اللہ کو باریک اور چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گرائے گا (بخاری' مسلم)

۲۷۲۲ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «كَاَنِّیْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۷۲۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' گویا کہ میں سیاہ فام حبشی' جس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان کا فاصلہ عام معمول سے زیادہ ہے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبۃ اللہ کی ایک ایک اینٹ اکھاڑتے ہوئے اس کو گرا رہا ہے (بخاری)

وضاحت: "اَفْحَجْ" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دونوں پنجوں کا فاصلہ کم اور ایڑیوں کا فاصلہ زیادہ ہو۔

سوال: جب اللہ پاک نے ابرہہ کے لشکر سے بیتُ اللہ کو محفوظ فرمایا اور ابابیل بھیج کر لشکر کو تباہ و برباد کر دیا تو کیا حبشی سے تحفظ نہیں ہو سکتا؟ جب کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "کیا یہ لوگ ملاحظہ نہیں کر رہے ہیں کہ ہم نے حرمِ مکہ کو امن والا بنایا ہے" (القرآن)

اس کا جواب واضح ہے کہ یہ واقعہ قیامت کے قریب آخر زمانے میں ہو گا جب زمین میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی شخص نہ ہو گا۔ اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی مروی ہے۔ اس میں مزید وضاحت ہے کہ اس کے بعد بیتُ اللہ آباد نہ ہو گا۔ یزید بن معاویہ کے دورِ سلطنت میں شامیوں کا حملہ معروف ہے' اس کے بعد بھی اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہے البتہ قرامیہ کا حملہ جو تین سو سال کے بعد ہوا وہ سب سے بڑا حملہ شمار ہوتا ہے جس میں بے شمار لوگ طواف کرتے ہوئے قتل کر دیئے گئے اور وہ حجرِاسود کو اکھاڑ کر اپنے ملک لے گئے اور طویل عرصہ کے بعد اسے لوٹایا اس کے بعد بھی کئی بار حملے ہوتے رہے اور آپؐ کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ بیتُ اللہ کی بے حرمتی اس کے ماننے والوں کے ہاتھوں ہو گی (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۴۱-۲۴۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۷۲۳ - (۹) عَنْ یَعلٰی بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْهِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۷۲۳: یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حرم پاک میں خوراک کا ذخیرہ کرنا الحاد ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحیٰ بن ثوبان راوی مجہول ہے (الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) البتہ حدیث کا مفہوم صحیح ہے اس لئے کہ حرم سے باہر کسی بھی جگہ میں خوراک کو ذخیرہ کرنا تاکہ نرخ زیادہ ہو جائے اور پھر فروخت کیا جائے جائز نہیں تو حرم پاک میں اس کا ناجائز ہونا بدرجہ اولیٰ ہے (واللہ اعلم)

۲۷۲۴ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ: «مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَیَّ، وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۲۷۲۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' تو کس قدر اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا پیارا لگتا ہے؟ اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ (کسی شہر میں) سکونت اختیار نہ کرتا (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

۲۷۲۵ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ . فَقَالَ: «وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۲۵: عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ حزورۃ (مقام) میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے (مکہ مکرمہ کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اللہ کی قسم! بلاشبہ تو اللہ کی تمام زمین سے بہتر ہے اور اللہ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے' اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں (ہرگز) نہ نکلتا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۲٦ - (۱۲) عَنْ اَبِی شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ، وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ: ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ! اُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ، وَوَعَاهُ قَلْبِیْ، وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ: حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَماً، وَلَا یَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً، فَاِنَّ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهَا. فَقُوْلُوْا لَهٗ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ، وَلَمْ یَاْذَنْ لَّکُمْ. وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ، وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ: مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ! اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَفِی الْبُخَارِیِّ: الْخَرْبَةُ: الْجِنَایَةُ.

تیسری فصل

۲۷۲٦: ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا' جو مکہ مکرمہ کی جانب لشکر روانہ کر رہے تھے' اے امیر! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں جس کو آپؐ نے فتح مکہ کے دوسرے دن بیان فرمایا' اسے میرے دونوں کانوں نے سنا' میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا اور جب آپؐ نے یہ بات کہی' میری آنکھیں آپؐ کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے اللہ کی حمدوثنا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے لوگوں نے اس کو حرمت نہیں دی پس کسی شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں (ناحق) خون گرائے اور کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنے کو اس لئے جائز سمجھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں لڑائی کی ہے تو تم اسے کہو' بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی ہے لیکن تمہیں اجازت نہیں دی اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی گئی تھی اور آج اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے کل تھی اور موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک (یہ باتیں) پہنچا دیں۔ چنانچہ ابو شریح سے دریافت کیا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کی باتوں کا کیا جواب دیا؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے کہا' اے ابو شریح! میں اس بات کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں' حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اس شخص کو جو خون کر کے بھاگنے والا ہے اور نہ اس شخص کو جو خیانت کر کے بھاگنے والا ہے (بخاری' مسلم) اور بخاری میں "خَرْبَة" کا معنی جرم درج ہے۔

وضاحت: عمرو بن سعید کو یزید بن معاویہ نے مدینہ منورہ میں گورنر مقرر کیا تھا۔ وہ وہاں سے عبداللہؓ بن زبیرؓ کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے لشکر بھیجتا رہتا تھا حالانکہ عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت درست تھی' ان کے خلاف محاذ آرائی کرنا ہرگز جائز نہ تھا اور ابو شریح نے عمرو بن سعید کی صحیح راہ نمائی کی لیکن عمرو بن سعید نے جواب میں تعصب سے

کام لیتے ہوئے عبداللہؓ بن زبیرؓ کو قاتل اور خائن قرار دیا اور اس بنیاد پر ان سے جنگ کرنے کو صحیح قرار دیا جب کہ عبداللہؓ بن زبیرؓ پر یہ الزامات غلط ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (البدایۃ والنھایہ جلد۸ صفحہ۳۲۹ - ۳۴۱)

۲۷۲۷ - (۱۳) وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا، فَإِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۲۷: عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اُمّتِ محمدیہ ہمیشہ خیر و برکت سے ہمکنار رہے گی جب تک وہ (مکہ مکرمہ کی) حرمت کی صحیح معنی میں تعظیم کرتے رہیں گے جب تعظیم میں رخنہ اندازی رَوا رکھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد کوفی راوی ضعیف اور سئی الحفظ ہے' قابلِ حُجّت نہیں ہے اور اس کے استاد عبدالرحمٰن بن سابط کثرت کے ساتھ ارسال کرنے والے ہیں اور اس حدیث میں لفظ حدّثنا کی صراحت نہیں ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۶۱' التاریخ الکبیر جلد۸ صفحہ۳۲۲۰' الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۱۱۴' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۲۳' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۶ - ۱۴۷)

(۱۵) بَابُ حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

(حرم مدینہ کے بارے میں)

اللہ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۲۸ - (۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: «مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ؛ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ».

پہلی فصل

۲۷۲۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قرآنِ پاک اور اس صحیفہ کو تحریر کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ منورہ عَیر (مقام) سے ثَور (مقام) تک حرم ہے جو شخص حرمِ پاک میں کسی بدعت کا مرتکب ہو گا یا کسی بدعتی کو جگہ دے گا اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض' نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی۔ تمام مسلمانوں کا پناہ دینا ایک جیسا ہے' معمولی مقام والا انسان بھی پناہ دے سکتا ہے (لیکن) جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑتا ہے اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' اس کی فرض' نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی اور جو شخص اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم کے ساتھ رشتہ موالات قائم کرتا ہے اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض' نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی (بخاری' مسلم) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے والد کے غیر کی جانب نسبت کرتا ہے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے غیر کو اپنا مولیٰ قرار دیتا ہے تو اس پر اللہ'

فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض، نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی۔

وضاحت : عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں جو مدینہ منورہ کے دونوں اطراف میں واقع ہیں ان کے درمیان کا مقام حرم پاک ہے نیز اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہو رہی ہے جو علیؓ کے بارے میں مدعی ہیں کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امارت و خلافت وغیرہ کے بارے میں بعض پوشیدہ باتیں بتائی تھیں جن سے دیگر صحابہ کرامؓ واقف نہ تھے بلکہ مسلم شریف میں ہے کہ جب ایک شخص نے علیؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے راز کی باتیں کہی ہیں تو علیؓ ناراض ہو گئے اور واضح کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی باتیں ہرگز نہیں بتائی ہیں جو دیگر صحابہ کرامؓ کو نہ بتائی ہوں۔ صحیح قول کے مطابق "صَرف" سے مراد فرض اور "عدل" سے مراد نفل ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۸۵)

۲۷۲۹ - (۲) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ: اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا، اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» وَقَالَ. «اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۲۹: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرم قرار دے دیا ہے کہ اس کے کانٹوں کو نہ کاٹا جائے اور اس کے شکار کو نہ مارا جائے اور فرمایا، مدینہ منورہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں، جو شخص مدینہ منورہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے اس کی سکونت کو ترک کرتا ہے تو اللہ اس میں اس سے بہتر شخص کو آباد فرمائے گا اور جو شخص بھی مدینہ منورہ کی تکالیف و مصائب پر صبر کرے گا تو میں اس کا قیامت کے دن سفارشی یا گواہ بنوں گا (مسلم)

۲۷۳۰ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سے جو شخص مدینہ منورہ کی تکالیف اور شدائد پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے روز اس کی سفارش کروں گا (مسلم)

۲۷۳۱ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ». ثُمَّ قَالَ: يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ، فَيُعْطِيْهِ

ذٰلِكَ الثَّمَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپؐ پھل کو اٹھاتے ہوئے یہ دعا فرماتے "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما' ہمارے اس شہر میں برکت فرما' نیز ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما۔ اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے' تیرے خلیل اور تیرے پیغمبر تھے اور بلاشبہ میں بھی تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کے لئے اسی طرح کی دعا کرتا ہوں جس طرح کی دعا مکہ مکرمہ کے لئے کی گئی تھی بلکہ مزید اس کے مثل۔" اس کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں آپؐ اپنے خاندان کے کسی ننھے بچے کو بلاتے اور اسے پھل پکڑا دیتے (مسلم)

وضاحت: صاع اور مد دو پیمانے ہیں' حجازی صاع تقریباً پونے تین سیر اور مد تقریباً گیارہ چھٹانک ہے (واللہ اعلم)

۲۷۳۲ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَاماً، وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَاماً مَا بَیْنَ مَازِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ، وَلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۲: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ منورہ کے دو تنگ پہاڑی راستوں کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ حرم میں کسی کا خون نہ گرایا جائے نیز لڑائی کے لئے ہتھیار نہ اٹھائے جائیں اور کسی درخت کے پتوں کو سوائے چارہ کے نہ جھاڑا جائے (مسلم)

۲۷۳۳ - (٦) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: اَنَّ سَعْداً رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ ، فَوَجَدَ عَبْداً یَقْطَعُ شَجَرًا، اَوْ یَخْبِطُهٗ، فَسَلَبَهٗ ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَیْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئاً نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۳: عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ عقیق مقام میں اپنے محل کی جانب سوار ہو کر گئے۔ انہوں نے (راستہ میں) ایک غلام کو پایا' وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے گرا رہا تھا۔ انہوں نے اس کا مال و اسباب چھین لیا۔ جب سعدؓ واپس لوٹے تو غلام کے مالک آئے انہوں نے آپ سے گفتگو کی کہ غلام کا مال و اسباب اس کو یا انہیں واپس کر دیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں اللہ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں وہ چیز واپس کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے جائز قرار دی ہے اور انہوں نے اس کو ان پر لوٹانے سے انکار کر دیا (مسلم)

٢٧٣٤ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا، وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۷۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار ہو گیا چنانچہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپؐ نے دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! ہمیں مدینہ منورہ سے محبت عطا کر جیسا کہ ہمیں مکہ مکرمہ سے محبت تھی یا اس سے بھی زائد اور اس کو صحت افزا بنا اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا کر اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر۔“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جہاں مدینہ منورہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ وہ صحت افزا مقام کی حیثیت حاصل کر پائے وہاں آپؐ نے یہ بھی دعا کی ہے کہ مدینہ منورہ کا بخار جُحفہ مقام میں منتقل ہو جائے اس لئے کہ ان دنوں جُحفہ مقام میں یہودی آباد تھے، جُحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع بستی کا نام ہے۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۲ صفحہ ۱۲۴)

٢٧٣٥ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ: «رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ، ثَائِرَةَ الرَّاْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ، فَتَاَوَّلْتُهَا: اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۷۳۵: عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مدینہ منورہ کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ذکر کرتے ہیں کہ میں نے سیاہ رنگ کی ایک عورت دیکھی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکلی اور ”مَہْیَعَہ“ مقام میں اتر پڑی۔ میں نے خواب کی تاویل کی کہ مدینہ منورہ کی وباء مَہْیَعَہ منتقل ہو گئی اور اس سے مراد جحفہ ہے (بخاری)

٢٧٣٦ - (٩) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۶: سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' (ملک) یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کوچ کریں گے جبکہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہنا ان کے حق میں بہتر ہو گا اگر وہ شعور رکھتے اور (ملک) عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کوچ کریں گے جب کہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہنا ان کے حق میں بہتر ہو گا (بخاری' مسلم)

۲۷۳۷ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى. يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِىَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِى النَّاسَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا (کہ میں اس میں اقامت اختیار کروں) جو دیگر بستیوں پر غالب آ جائے گی' لوگ اس کو یثرب (کہہ کر) پکاریں گے جب کہ وہ مدینہ منورہ ہے۔ وہ لوگوں کو خالص کرے گی جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے (بخاری' مسلم)

۲۷۳۸ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۸: جابر بن سمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے مدینہ منورہ کا نام "طَابَہ" رکھا ہے یعنی پاکیزہ مقام (مسلم)

۲۷۳۹ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِیْ بَيْعَتِیْ، فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِیْ بَيْعَتِیْ، فَاَبٰى، ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِیْ بَيْعَتِیْ، فَاَبٰى، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی پھر مدینہ منورہ میں اس اعرابی پر بخار کا حملہ ہو گیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا' اے محمد! میری بیعت واپس کرو؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ پھر وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا' میری بیعت واپس کرو؟ آپؐ نے انکار کیا۔ پھر وہ آپؐ کے پاس آیا اور (زور دے کر) کہا' میری

بیعت واپس کرو؟ آپؐ نے انکار کیا۔ چنانچہ اعرابی چلا گیا اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مدینہ منورہ بھٹی کی مانند ہے' اپنے میل کچیل کو دور کرتا ہے اور اپنے عمدہ کو خالص نکھارتا ہے (بخاری' مسلم)

٢٧٤٠ ـ (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ مدینہ منورہ (اپنے میں مقیم) برے لوگوں کو باہر نہیں نکالتا جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

٢٧٤١ ـ (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَآئِكَةٌ، لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ، وَلَا الدَّجَّالُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں (جو اس کی حفاظت کرتے ہیں) مدینہ منورہ میں طاعون (کا مرض) اور دجال داخل نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: انقاب سے مراد راستے یا دروازے ہیں (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۳۲)

٢٧٤٢ ـ (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَآئِكَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا، فَیَنْزِلُ السَّبَخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ کوئی شہر نہیں جس میں دجّال کا گزر نہ ہو۔ ان دونوں شہروں کے تمام راستوں پر صف بستہ فرشتے مقرر ہیں جو ان کی حفاظت کریں گے چنانچہ دجّال مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ زمین میں اترے گا اور مدینہ منورہ میں تین بار زلزلہ ہو گا اور کافر منافق لوگ (نکل کر) دجال کے پاس چلے جائیں گے (بخاری' مسلم)

٢٧٤٣ ـ (١٦) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَكِیْدُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۴۳: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ منورہ میں سکونت پذیر لوگوں سے جو بھی مکر و فریب کرے گا تو وہ یوں ختم ہو جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں ختم ہو جاتا ہے (بخاری' مسلم)

٢٧٤٤ - (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر آپؐ کی نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر گھوڑے وغیرہ پر ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت کی وجہ سے اس کو ایڑی لگاتے (بخاری)

٢٧٤٥ - (١٨) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپؐ نے فرمایا' یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کے دونوں پہاڑی سلسلوں کے درمیان کے مقام کو حرم قرار دیتا ہوں۔
(بخاری' مسلم)

٢٧٤٦ - (١٩) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٧٤٧ - (٢٠) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ، فَجَاءَ مَوَالِيْهِ، فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيْدُ

فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ» فَلاَ أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۷۴۷: سلیمان بن ابوعبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے ایک شخص کو گرفتار کیا جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا اور اس کے (جسم سے) کپڑے اتروا لئے چنانچہ اس کے ورثاء آئے انہوں نے اس کے بارے میں سعد بن ابی وقاص سے گفتگو کی۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو حرم پاک میں شکار کرتا ہوئے پائے تو اس کا سامان لے لیا جائے پس میں تمہیں وہ مال واپس نہیں کروں گا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوایا ہے البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

۲۷۴۸ - (۲۱) وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعْداً وَجَدَ عَبِيداً مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ، فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ - يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ -: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ، وَقَالَ: «مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئاً فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۷۴۸: سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام صالح سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ سعدؓ نے مدینہ منورہ کے غلاموں میں سے چند غلاموں کو دیکھا' وہ مدینہ منورہ میں درختوں کو کاٹ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو خبردار کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے منع کیا تھا کہ مدینہ منورہ کے کسی درخت کو کاٹا جائے اور اعلان کیا کہ جو شخص کسی درخت کو کاٹے تو جو شخص اس کو گرفتار کرے وہ اس کا سامان لے سکتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: سعد کا آزاد کردہ غلام اگرچہ مجہول ہے اور حدیث استدلال کے لائق نہیں لیکن اس سے پہلی ذکر کردہ حدیث اور مسلم میں مروی حدیث جو پہلی فصل میں گزر چکی ہے' اس حدیث کی تائید کرتی ہیں۔
(تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۵۰)

۲۷۴۹ - (۲۲) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ «وَجٌّ» ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: «أَنَّهُ» بَدَلَ «أَنَّهَا».

۲۷۴۹: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وج" کا

شکار اور اس کے خار دار کانٹے حرام ہیں' اللہ کے لئے ان کی حرمت ثابت ہے (ابوداؤد) امام محی السنہؒ نے بیان کیا "وج" طائف کی جانب ایک وادی ہے اور خطابی رحمتہ اللہ علیہ نے "اِنَّمَا" کی جگہ "اِنَّہٗ" کہا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن انسان طائفی راوی خطا کار ہے۔

(میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۹۳' تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۵۰)

٢٧٥٠ - (٢٣) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِـالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَـاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَاداً.

۲۷۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے لئے مدینہ منورہ میں وفات پانا ممکن ہے وہ اس میں وفات پائے اس لئے کہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ منورہ میں فوت ہو گا (احمد' ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: مدینہ منورہ میں وفات پانے سے مقصود مدینہ میں اقامت اختیار کرنا ہے تاکہ وہیں وفات ہو جو شخص اپنی اجل کو محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں آباد ہو جائے۔ غالباً" ایسی ہی حدیث کی روشنی میں عمرؓ دعا فرماتے تھے کہ "اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں فوت کر۔"

(التعلیق الصبیح جلد۳ صفحہ ۲۸۲)

٢٧٥١ - (٢٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَاباً الْمَدِيْنَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۷۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام کی بستیوں میں سب سے آخر میں غیر آباد ہونے والی بستی مدینہ منورہ ہے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جنادہ بن سلم راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۲۴' تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۵۰)

٢٧٥٢ - (٢٥) **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَيَّ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ، اَوِ الْبَحْرَيْنِ، اَوْ قِنِّسْرِيْنَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۷۵۲: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے میری جانب وحی کی ہے کہ تین شہروں میں سے جس شہر میں آپؐ نزول فرمائیں وہ آپ کا دارالہجرت ہے۔ مدینہ منورہ' بحرین' قنسرین (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن عبید راوی منکر الحدیث ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱۸' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۵۳ - (۲۶) عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۲۷۵۳: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مدینہ منورہ میں مسیح دجال کا رعب اثرانداز نہ ہو گا' ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے (بخاری)

۲۷۵٤ - (۲۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے دوچند برکت فرما (بخاری' مسلم)

۲۷۵۵ - (۲۸) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ» .

۲۷۵۵: آلِ خطاب میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ارادتاً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہو گا اور جس شخص نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کے شدائد پر صبر کیا تو قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا اور جو شخص دو حرموں میں سے ایک حرم میں فوت ہوا تو قیامت کے دن اللہ اس کو امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' ہارون بن قزعہ راوی مجہول ہے اور آلِ خطاب سے ایک شخص بھی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۸۵' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

۲۷۵۶ - (۲۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً : «مَنْ حَجَّ ، فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ ؛ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ» . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» .

۲۷۵۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حفص بن ابوداؤد اور لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف اور مجروح ہیں۔ امام ابن عبدالهادیؒ نے "الصَّارِمُ الْمُنْكِي فِي الرَّدِّ عَلَى السُّبْكِي" میں اس حدیث پر تفصیل کے ساتھ تنقید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ حدیث استدلال کے لائق نہیں اور سند کے لحاظ سے منکر اور ساقطُ الاعتبار ہے۔ بحمدِ اللہ راقم الحروف کو اس کتاب کی پاکستان میں پہلی بار اشاعت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس میں اس مضمون کی جملہ احادیث کا نہایت محققانہ و محدّثانہ انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب علامہ سبکیؒ کی کتاب " شَنُّ الْغَارَةِ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ الزِّيَارَةَ" کا جواب ہے۔

۲۷۵۷ - (۳۰) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ جَالِساً وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «بِئْسَ مَا قُلْتَ!» قَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا، اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اُحِبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً .

۲۷۵۷: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی۔ ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا مومن کی جگہ بری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا کہنا بہت برا ہے۔ اس شخص نے کہا' میرا مطلب یہ نہ تھا۔ میری مراد اللہ کی راہ میں قتل ہونا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں' زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں جو مجھے اس مدینہ سے زیادہ محبوب ہو کہ میری قبر وہاں ہو (یہ آپؐ نے) تین بار فرمایا۔
(مالک نے اس کو مرسل روایت کیا ہے)

وضاحت: بوجہ ارسال کے اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۴۱)

٢٧٥٨ - (٣١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ: «اتَانِيَ اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّيْ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «قُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' عمرؓ بن خطاب نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپؐ وادیِ عقیق میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا' آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا۔ اس نے کہا' آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں اور کہیں "عمرہ ساتھ حج کے" اور ایک روایت میں ہے کہیں "عمرہ اور حج" (بخاری)

وضاحت: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ آنے والے فرشتے کا قول ہے۔ وادیِ عقیق مدینہ منورہ سے چار میل کی مسافت پر ذُوالحلیفہ کے قریب ہے جہاں آپؐ سے کہا گیا کہ آپؐ حج اور عمرہ کا احرام باندھیں یعنی قِران کریں (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۳۹۲)

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

(۱) بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

(خرید و فروخت کے مسائل)

کمائی اور رزقِ حلال کی تلاش کے بارے میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٧٥٩ - (١) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۷۵۹: مقداد بن مَعدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص نے کبھی کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کھانے سے بہتر ہو جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے (بخاری)

وضاحت: کمائی کرنا توکل کے منافی نہیں ہے بلکہ ہاتھوں کی کمائی بہترین روزی اور رزقِ حلال ہے (واللہ اعلم)

٢٧٦٠ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾، وَقَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ، اَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟!». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ

اللہ پاک ہے وہ پاکیزگی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے ایمانداروں کو ان باتوں کا حکم دیا ہے جن کا اس نے پیغمبروں کو حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے "اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔" نیز فرمایا "اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں رزق سے ہم نے تم کو عطا کی ہیں ان کو کھاؤ" پھر آپؐ نے اس شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر طے کرتا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں، جسم خاک آلود ہے، وہ آسمان کی جانب اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور یا رب! یا رب! پکارتا ہے جب کہ اس کا کھانا حرام سے ہے، اس کا پینا حرام سے ہے، اس کا لباس حرام سے ہے، اس کی غذا حرام سے ہے چنانچہ اس کی دعا کیسے قبول ہو گی؟ (مسلم)

وضاحت : علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص سے مقصود حج کے سفر پر جانے والا انسان ہے، وہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے، اس کا لباس غبار آلود ہے، سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور وہ پراگندہ حال ہے لیکن اگر اس کی روزی حلال مال سے نہیں ہے تو اس کی دعا عنداللہ قبول نہیں ہو گی۔

(اَلتَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)

۲۷۶۱ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص کچھ خیال نہیں کرے گا کہ اس نے حلال یا حرام (ذرائع) سے مال حاصل کیا ہے (بخاری)

۲۷۶۲ - (٤) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۲: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال (چیزیں) واضح ہیں اور حرام (چیزیں) واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ (چیزیں) مشتبہ ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں پس جو شخص شبہات سے دور رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں واقع ہوا (اس کی مثال) اس چرواہے کی ہے جو محفوظ چراگاہ کے قریب (ریوڑ) چراتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے

جانور اس چراگاہ میں چرنے لگیں؟ خبردار! بے شک ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے' خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا تو تمام جسم درست ہو گا اور جب اس میں فساد رونما ہو گا تو تمام جسم فساد کی زد میں ہو گا خبردار! وہ ٹکڑا دل ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: عوامُ النّاس مُشتبہات کے بارے میں علم نہیں رکھتے جب کہ مجتہد راسخ فِی العلم علماء دلائل کی روشنی میں شبہات کے بارے میں فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ اس لئے علماء نے اس حدیث کو دینِ اسلام کا اصل قرار دیا ہے۔
(تَنْقِيْحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

٢٧٦٣ - (٥) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کتے کی قیمت بری ہے' زانیہ کی اجرت بُری ہے اور سینگی لگانے والے کی اجرت حقیر ہے (مسلم)

وضاحت: زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ اسی طرح کتے کی قیمت بھی ناپاک ہے جب کہ سینگی لگانا جائز کام ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سینگی لگوائی ہے اور اس کی اُجرت دی ہے اس لئے اس کی کمائی کو حرام یا ناپاک نہیں کہا جا سکتا البتہ یہ پیشہ چونکہ پسندیدہ نہیں ہے اس لئے اس کی اجرت کو بھی قبیح قرار دیا گیا ہے۔
(التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

٢٧٦٤ - (٦) **وَعَنْ** أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۴: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: کہانت ایک فن ہے جس کے ذریعے غیب کی باتوں کو بتایا جاتا ہے اور مستقبل کے واقعات کی خبر دی جاتی ہے چونکہ شرعاً یہ فن دھوکہ اور فریب ہے جب کہ غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اس لئے اس کی مذمت کی گئی ہے اور جو شخص غلط باتیں بتا کر لوگوں سے رقم اینٹھتا ہے اس کو بھی ناپاک قرار دیا گیا ہے' نجومی کے بارے میں بھی یہی حکم ہے (تَنْقِيْحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۳)

٢٧٦٥ - (٧) **وَعَنْ** أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ، وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۶۵: اَبُو جُحَیْفَه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت' کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے نیز سود کھانے والے' کھلانے والے' سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے (بخاری)

وضاحت: تصویر بنانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور جس گھر میں جاندار اشیاء کی تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ مصالحِ مرسلہ کے تناظر میں بہ امرِ مجبوری تصویر اتروانے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً" شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر تصویر لگانے کے بارے میں اولی الامر (حکومت) کا حکم استثنائی صورت کا حامل ہو گا (واللہ اعلم)

۲۷٦٦ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ : «اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيْرِ، وَالْاَصْنَامِ » فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ؟ فَاِنَّهٗ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ، ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷٦٦: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے فتحِ مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپؐ مکہ مکرمہ میں تھے آپؐ نے فرمایا" بے شک اللہ نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی فروخت کو ممنوع قرار دیا ہے۔" آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ اس سے کشتیوں کی پالش کی جاتی ہے اور چمڑوں کو اس کے ساتھ نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں۔ آپؐ نے اجازت نہ دی اور فرمایا' مردار کی چربی حرام ہے نیز اس دوران آپؐ نے فرمایا' یہود پر اللہ کی لعنت ہو اللہ نے جب ان پر حرام جانور کی چربی کے استعمال کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا" (بخاری' مسلم)

۲۷٦۷ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ، فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷٦۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ یہود کو تباہ و برباد کرے ان پر (مردار کی) چربی کو حرام قرار دیا گیا لیکن انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ ڈالا (بخاری' مسلم)

۲۷٦۸ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (لینے دینے) سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۲۷۶۹ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: حَجَمَ اَبُوْ طَیْبَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَاَمَرَ اَھْلَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۷۶۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سینگی لگائی۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اسے ایک صاع کھجور دی جائے اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اس پر عائد کردہ محصول (TAX) میں بھی تخفیف کرے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۷۷۰ - (۱۲) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ، وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَہْ. وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیِّ: «اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ، وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ».

دوسری فصل

۲۷۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ نہایت پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم کمائی کر کے حاصل کرتے ہو اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) نیز ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ کسی شخص کی نہایت پاکیزہ خوراک اس کی کمائی ہے اور اس کا (فرمانبردار) لڑکا اس کی کمائی ہے۔

۲۷۷۱ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ، فَیَتَصَدَّقُ مِنْہُ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْہُ، فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ. اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْحُو السَّیِّءَ بِالسَّیِّءِ؛ وَلٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّءَ بِالْحَسَنِ، اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ». رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِیْ «شَرْحِ السُّنَّۃِ».

۲۷۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص حرام مال کما کر اس سے صدقہ کرتا ہے تو اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور جب اس سے خرچ کرتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ اس کے لیے دوزخ کا زاد راہ ہے بلاشبہ اللہ برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا البتہ برائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے بلاشبہ خبیث کسی خباثت

کو ختم نہیں کر سکتا (احمد) نیز شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صباح بن محمد راوی موضوع روایات ذکر کرتا ہے

(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۶' تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۴)

۲۷۷۲ - (۱۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۷۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو حرام مال سے بنا ہے اور جو گوشت حرام (مال) سے تیار ہوا ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے (احمد' دارمی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۷۷۳ - (۱۵) **وَعَنْ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ.

۲۷۷۳: حَسَن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی یاد ہے کہ "شک و شبہ والی چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جن میں شک و شبہ نہ ہو بلاشبہ سچائی باعث اطمینان ہے اور بلاشبہ جھوٹ بے چینی پیدا کرتا ہے۔" (احمد' ترمذی' نسائی) اور دارمی نے (اس حدیث کے) پہلے جملے کو بیان کیا ہے۔

۲۷۷۴ - (۱۶) **وَعَنْ** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا وَابِصَةُ! جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ، وَقَالَ: «اسْتَفْتِ نَفْسَكَ. اسْتَفْتِ قَلْبَكَ» ثَلَاثًا «الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ. وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۷۴: وابصہ بن مَعْبَد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے وابصہ! تو نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ وابصہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا اور اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا' اپنے نفس سے فتوی حاصل کر' اپنے دل سے فتوی حاصل کر۔ یہ تین بار کہا (پھر فرمایا) نیک کام وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان حاصل

ہوتا ہے اور دل بھی مطمئن ہوتا ہے اور گناہ وہ ہے جس سے نفس میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور دل اس کے بارے میں متردد رہتا ہے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں (احمد، دارمی)

۲۷۷۵ - (۱۷) وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَأْسٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۷۵: عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص (اس وقت تک) پرہیزگاروں میں شمار نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان کاموں کو نہیں چھوڑتا جن میں کچھ حرج نہیں (ایسا اس لئے ہے) تاکہ وہ حرج والے کاموں سے دور رہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷۷۶ - (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا، وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۷۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (کی حرمت) کے سبب دس انسانوں کو ملعون قرار دیا۔ شراب نچوڑنے والا، اسے نچڑوانے والا، اسے پینے والا، اسے اٹھانے والا، جس کی جانب اٹھا کر لے جائی گئی، اسے پلانے والا، اسے فروخت کرنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، اس کو خریدنے والا اور جس کے لئے اس کو خریدا گیا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷۷۷ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۷۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے شراب پر اسے پینے والے، اسے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اسے خریدنے والے، اسے نچوڑنے والے، اسے نچڑوانے والے، اسے اٹھانے والے اور جس کی جانب اس کو اٹھایا گیا ہے (سب پر) لعنت کی ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۷۷۸ - (۲۰) وَعَنْ مُحَيِّصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُجْرَةِ

الْحَجَّامِ ، فَنَهَاهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ ، حَتّٰى قَالَ : «اِعْلِفْهُ نَاضِحَكَ ، وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ» رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۲۷۷۸: محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں اجازت طلب کی؟ آپؐ نے اس کو منع کیا (اس کے بعد) وہ آپؐ سے اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے اس سے کہا' اس (کی اجرت) سے اپنے پانی نکالنے والے جانور کو چارہ مہیا کر اور اپنے غلام کو خوراک مہیا کر (مالک' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۷۷۹ - (۲۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ . رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۲۷۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور بانسری کی کمائی کو ناجائز قرار دیا (شرحُ السنّۃ)

۲۷۸۰ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ : ، وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ ، وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ ، وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ ، وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا نَزَلَتْ : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ .

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ : نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِیْ بَابِ «مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۷۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور انہیں گانے کی تعلیم نہ دو' ان کی قیمت حرام ہے۔ اس کے بارے میں آیت نازل ہوئی "اور لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو بے ہودہ حکایتیں خرید تا ہے" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور علی بن یزید راوی حدیث میں ضعیف شمار ہوتا ہے۔

اور ہم عنقریب جابر رضی اللہ عنہ سے (مروی حدیث) ذکر کریں گے کہ آپؐ نے بلی کے کھانے سے منع فرمایا اور اس کا ذکر انشاء اللہ "جن چیزوں کا کھانا مباح ہے" کے باب میں کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۸۱ - (۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۲۷۸۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال روزی تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ پہلے نماز روزہ فرض ہے' اس کے بعد حلال روزی تلاش کرنا فرض ہے یا پہلے تقویٰ اختیار کیا جائے بعد ازاں حلال روزی کو تلاش کیا جائے (التَّعْلِيقُ الصَّبِيح جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

۲۷۸۲ - (۲٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ. فَقَالَ: لَا بَأْسَ، اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ ، وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۷۸۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ان سے قرآنِ پاک کی کتابت کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں کتابت کرنے والے الفاظ کے نقوش بنانے والے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کھاتے ہیں (رزین)

۲۷۸۳ - (۲٥) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: «عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۷۸۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کون سی کمائی پاکیزہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کسی شخص کا اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرنا اور ہروہ خرید و فروخت جو شرعاً درست ہے (احمد)

۲۷۸٤ - (۲٦) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ. وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ؟ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۷۸٤: ابوبکر بن ابی مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مقدامؓ بن معدی کرب کی لونڈی دودھ فروخت کرتی تھی اور دودھ کی قیمت مقدامؓ وصول کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا' تعجب ہے! لونڈی دودھ

فروخت کرتی ہے اور آپ قیمت وصول کرتے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور واضح کیا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپؐ نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں دینار اور درہم ہی فائدہ دیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے، علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں مقصود یہ ہے کہ لونڈی کا دودھ فروخت کرنا اور مقدامؓ کا قیمت وصول کرنا حقیر کام ہیں، آپ جیسے شخص کی شان کے منافی ہے کہ یوں خرید و فروخت کا دھندا اختیار کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کے علاوہ چارہ کار ہی نہیں کہ حلال روزی حاصل کی جائے اور کاروبار کیا جائے وگرنہ حرام روزی سے بچاؤ نہ ہو سکے گا جیسا کہ منقول ہے کہ ایک شخص سے کہا گیا کہ کاروبار تجھے دنیا کے قریب کر دے گا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے دنیا کے قریب نہیں کرے گا بلکہ دنیا سے محفوظ کرے گا۔ سلف صالحین سے مروی ہے، تجارت سے مال حاصل کرو تم ایسے حالات سے گزر رہے ہو کہ جب تمہیں مال کی ضرورت ہو گی تو تمہیں اپنا دین فروخت کرنا پڑے گا اور پھر مال ہاتھ آئے گا۔ سفیان ثوریؒ کاروبار کرتے تھے اور دراہم و دنانیر کو گردش دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس یہ دراہم و دنانیر نہ ہوتے تو عباسی وزراء و امراء مجھے اپنا رومال بنا لیتے جس کے ساتھ وہ اپنے جسم کی میل کچیل صاف کرتے۔

(الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰، المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۴۶، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۷، تقریب التهذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹۸، العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۴۰۲، التعلیق الصبیح جلد ۳ صفحہ ۲۹۴)

۲۷۸۵ ـ (۲۷) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ، وَإِلَى مِصْرَ. فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَأَتَيْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: «لَا تَفْعَلْ! مَا لَكَ وَلِمُتَّجَرِكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَبَّبَ اللهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقاً مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ» أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۸۵: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام اور مصر کی جانب (تجارتی سامان) بھیجتا تھا چنانچہ میں نے ایک بار (تجارتی سامان) عراق بھیج دیا۔ پھر میں اُم المؤمنین عائشہؓ کے ہاں آیا، ان سے میں نے ذکر کیا کہ اے اُمّ المؤمنینؓ! میں شام کی جانب تجارتی سامان بھیجتا تھا (اب) میں نے عراق کی جانب بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا، آپ ایسا نہ کریں، آپ اپنی تجارت (کی خیروبرکت) سے محروم ہونا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپؐ نے فرمایا، جب اللہ کی طرف سے تم میں کسی شخص کے لئے کسی ایک جہت سے رزق آنے کا سبب بن گیا ہے تو اسے ترک نہیں کرنا چاہیے جب تک اس میں تبدیلی نمانہ ہو یعنی نقصان نہ ہو۔

(احمد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مخلد بن ضحاک راوی مختلف فیہ اور زبیر بن عبید راوی مجہول ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸، تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

٢٧٨٦ - (٢٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها، قالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، غُلامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، فكانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْماً بِشَيْءٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فقالَ لَهُ الْغُلامُ: تَدْرِي مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أُحْسِنُ الْكُهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ، فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ. قَالَتْ: فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو ان کو کما کر دیتا تھا چنانچہ ابوبکرؓ اس کی کمائی سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا' ابوبکرؓ نے اس سے تناول کیا۔ غلام نے ان سے کہا' آپ کو معلوم ہے یہ کیا تھا؟ ابوبکرؓ نے دریافت کیا' یہ کیا تھا؟ اس نے بتایا' میں نے جاہلیت میں کسی انسان کے لئے کہانت کی تھی اور میں کہانت میں ماہر نہ تھا بس میں نے اس سے دھوکہ کیا تھا' وہ شخص مجھ سے ملا اس نے مجھے یہ مال دیا چنانچہ اس مال سے آپ نے تناول کیا۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ (منہ میں) داخل کیا اور پیٹ میں موجود ہر شے کی قے کر دی (بخاری)

وضاحت: چونکہ کہانت ناجائز ہے اس لئے اس سے حاصل ہونے والا مال بھی ناپاک ہے' اس لئے ابوبکرؓ نے قے کر دی (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۵۴)

٢٧٨٧ - (٢٩) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِحَرَامٍ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۷۸۷: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کو حرام کی غذا دی گئی (بیہقی شُعَبِ الایمان)

٢٧٨٨ - (٣٠) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَبَناً، وَأَعْجَبَهُ، وَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ، فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ، فَحَلَبُوا لِي مِنْ أَلْبَانِهَا، فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي، وَهُوَ هٰذَا. فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۷۸۸: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور وہ انہیں خوش گوار دکھائی دیا اور جس شخص نے دودھ پلایا تھا (جب) اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ دودھ کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک تالاب پر گیا جس کا اس نے تعین کیا تھا وہاں زکوۃ کے اونٹ تھے

جن کو وہ پانی پلا رہے تھے' انہوں نے مجھے بھی ان کا دودھ دھو کر دیا میں نے دودھ کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا' وہ یہ دودھ تھا۔ یہ سن کر عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور دودھ کی قے کر دی (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۷۸۹ ـ (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى ثَوْباً بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً مَّا دَامَ عَلَيْهِ. ثُمَّ اَدْخَلَ اَصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ: رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

۲۷۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک کپڑا دس درہم میں خریدا' اس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک کہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کیا اور کہا' یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہو (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان) امام بیہقیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: امام مُنذری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ضعیف ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے۔

(تَنقِيحُ الرُّوَاة جلد۲ صفحہ۱۵۷)

(۲) بَابُ الْمُسَاهِلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ

(معاملات میں آسانی رَوا رکھنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۹۰ - (۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ : وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل

۲۷۹۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو بیچتے' خریدتے اور مطالبہ کرتے وقت آسانی کرتا ہے (بخاری)

۲۷۹۱ - (۲) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْمَنْ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهٗ، فَقِیْلَ لَهٗ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ. قِیْلَ لَهٗ: اُنْظُرْ. قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَیْئًا، غَیْرَ اَنِّیْ كُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ ، وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ ؛ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۹۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے پاس فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لئے آیا۔ اس سے دریافت کیا گیا' کیا تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' مجھے علم نہیں۔ اسے کہا گیا' غور کر۔ اس نے بتایا' مجھے اور تو کچھ پتا نہیں البتہ میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں خرید و فروخت کرتا تھا اور میں ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا تھا' فراخی والے کو مہلت دیتا اور تنگی والے کو معاف کر دیتا تھا۔ اس کے (اس عمل کے) سبب اللہ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا (بخاری' مسلم)

۲۷۹۲ - (۳) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ : «فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ» .

۲۷۹۲: اور مسلم کی ایک روایت اس کی مثل عقبہؓ بن عامر اور ابو مسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے

فرمایا' میں اس طرح کے معاملہ کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں' میرے بندے کو معاف کرو۔

٢٧٩٣ - (٤) وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّهُ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۹۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو' اس لئے کہ قسم اٹھانے سے کاروبار میں چلاؤ آتا ہے پھر ختم ہونے لگتا ہے (مسلم)

٢٧٩٤ - (٥) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَکَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قسمیں اٹھانے سے کاروبار چمکتا ہے (اور) برکت اٹھ جاتی ہے (بخاری' مسلم)

٢٧٩٥ - (٦) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ». قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحِلْفِ الْکَاذِبِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تین شخص ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' نہ ان کی جانب نظر (رحمت) کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ ابوذرؓ نے دریافت کیا' یہ لوگ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! یہ تو ناکام ہیں اور خسارے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جو تکبر سے اپنی چادر زمین پر لٹکاتا ہے اور عطیہ دے کر احسان جتاتا ہے اور جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنے کاروبار کو چلانے والا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٧٩٦ - (٧) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ، وَالدَّارَقُطْنِیُّ.

دوسری فصل

۲۷۹۶: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سچ بولنے والا امانت دار تاجر (قیامت کے روز) انبیاء' صدّیقین اور شُہداء کے ساتھ ہو گا (دارمی' دارقطنی)

۲۷۹۷ - (۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۷۹۷: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابنِ عمرؓ سے بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین البانیؒ نے امام ترمذیؒ کی موافقت کرتے ہوئے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۲ صفحہ۸۵۱)

۲۷۹۸ - (۹) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَمّٰى فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۷۹۸: قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ہمارا نام دلال تھا (یعنی خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان معاملہ قائم کرانے والا) چنانچہ ہمارے پاس سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ آپؐ نے ہمیں اس سے بہتر نام کے ساتھ پکارتے ہوئے فرمایا' تجارت کرنے والو! بلاشبہ خرید و فروخت میں لغو باتیں اور قسمیں اٹھائی جاتی ہیں پس تمہیں صدقہ و خیرات کرنا چاہیے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۲۷۹۹ - (۱۰) **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۹۹: عُبید بن رفاعہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر ہوں گے البتہ وہ تاجر مُستثنٰی ہیں جو محرمات سے کنارہ کش رہے' سچی قسمیں اٹھائیں اور سچی باتیں کیں (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

۲۸۰۰ - (۱۱) **وَرَوَى** الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنِ الْبَرَآءِ.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۸۰۰: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں (اس روایت کو) براءؓ بن عازب سے بیان کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۲)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۳) بَابُ الْخَيَارِ

(خرید و فروخت میں اختیار)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۰۱ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ»

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا». وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: «اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اخْتَرْ» بَدَلَ: «اَوْ يَخْتَارَا».

پہلی فصل

۲۸۰۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں الگ الگ نہ ہو جائیں سوائے اس کے کہ ان کے درمیان بیع خیار ہو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب بائع اور مشتری بیع سے فارغ ہو جائیں تو ان دونوں میں سے ہر شخص کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں یا ان دونوں کے درمیان بیع اختیاری ہو۔ اگر بیع اختیاری ہوئی تو بیع ثابت ہو گی۔ (اور فریقین کو اختیار ہو گا کہ ان میں سے کوئی بھی یکطرفہ طور پر سودا منسوخ کر دے) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ دونوں معاملہ کرنے والے بااختیار ہیں جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں نیز بخاری اور مسلم میں ہے کہ یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تجھے اختیار حاصل ہے۔

وضاحت: خریدنے والا جب بیچنے والے سے مثلاً کپڑا خریدتا ہے اور اس کو اپنی تحویل میں لے لیتا ہے تو جب تک وہ دونوں مجلس میں ہیں' خریدنے والے کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اگر واپس کرنا چاہے تو کر سکتا ہے یا اگر بیچنے والا سودا منسوخ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہؓ بن عمرؓ جب کسی پسندیدہ چیز کو خریدتے تو مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیچنے والا کہیں اس سودے کو منسوخ نہ کر دے۔ معلوم ہوا کہ وہ اس حدیث کا یہی مطلب سمجھتے تھے کہ اس وقت تک واپس کرنے کا اختیار ہے جب تک مجلس سے الگ نہیں ہوا جاتا اور جب تفرق بالابدان ثابت ہو جائے تو اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجلس کا

افتراق ضروری نہیں بلکہ جب کسی دوسری چیز کے بارے میں گفتگو شروع ہو جائے اور پہلی چیز کے بارے میں گفتگو ختم ہو جائے تو اس کے واپس کرنے کا اختیار ختم ہو جاتا ہے یعنی تفرق بالکلام سے اختیار باطل ہو جاتا ہے۔ اگر تفرق بالکلام سے اختیار ختم ہو جاتا ہے تو عبداللہؓ بن عمرؓ کو مجلس سے اٹھنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اگر بائع و مشتری دونوں باہمی رضامندی سے اختیار باقی رکھتے ہیں تو مجلس سے اٹھنے کے بعد بھی خرید کردہ چیز کو واپس کرنے کا اختیار رہے گا (فتح الباری جلد۴ صفحہ ۳۶۲)

۲۸۰۲ - (۲) **وَعَنْ** حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۰۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دونوں خرید و فروخت کرنے والے اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں (مجلس سے) جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں سچے ہیں اور (حقیقت کو) واضح کریں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر وہ دونوں (اصل حقیقت کو) چھپائیں اور کذب بیانی کریں تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی (بخاری' مسلم)

۲۸۰۳ - (۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ. فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ» فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۰۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا کہ خرید و فروخت میں میرے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو خرید و فروخت کا معاملہ کرے تو کہہ دھوکہ نہیں (یعنی نہ میں دھوکہ کرتا ہوں نہ مجھ سے دھوکہ کیا جائے) چنانچہ وہ شخص یہ جملہ کہا کرتا تھا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۸۰٤ - (٤) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيْلَهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۸۰۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا' خرید و فروخت کرنے والے دونوں شخص اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں مجلس سے جدا نہ ہوں ہاں بیع خیار کی صورت میں خیار باقی رہے گا اور بیچنے والے کے لئے درست نہیں کہ وہ خریدار سے اس خوف سے جدا ہو کہ کہیں وہ فروخت کردہ چیز واپس نہ کردے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٢٨٠٥ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَا یَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۸۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' خریدنے والا اور فروخت کرنے والا دونوں باہمی رضامندی کے بعد ایک دوسرے سے جُدا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: دوسری فصل کی دونوں ذکر کردہ احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہونے کے بعد اختیار باقی نہیں رہتا یعنی مراد تفرق بِالابدان ہے تفرق بِالکلام نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٠٦ - (٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

تیسری فصل

۲۸۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی سے بیع کے بعد اس کو اختیار دیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(٤) بَابُ الرِّبَا

(سُود کے احکامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٠٧ - (١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: «هُمْ سَوَآءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۸۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود کی تحریر لکھنے والے اور سود پر دو گواہوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا، وہ تمام برابر ہیں (مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت کا سود سب سے زیادہ سنگین نوعیت کا تھا جس کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا اور سابقہ لین دین کو بھی ختم کر دیا چنانچہ سود کی حرمت پر نہ صرف کتاب و سُنّت کے دلائل ہیں بلکہ اس کی حرمت پر اجماعِ امت بھی ہے۔ سود کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے اس کی ایک صورت یہ تھی کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے مثلاً ایک ہزار قرض لے رکھا ہے اور اس کی ادائیگی کا وعدہ ایک سال بعد کا ہے اور سود یکصد روپیہ مقرر ہے اور اگر ایک سال بعد ادائیگی نہ ہو سکی تو از سرِنو ادائیگی قرض مع سود کا وقت مثلاً دو ماہ مقرر کیا گیا اور سود ایک سو پچاس روپے ادا کیا جائے گا۔
(السیل الجرار للشوکانی جلد ۳ صفحہ ۶۴۰)

٢٨٠٨ - (٢) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ، بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۰۸: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر نقد بنقد ہوں جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو نقد بنقد جس طرح چاہو (برابر برابر

یا کمی بیشی کے ساتھ) خرید و فروخت کرو (مسلم)

۲۸۰۹ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلاً بِمِثْلٍ، یَداً بِیَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْهِ سَوَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۰۹: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کے بدلے سونا' چاندی کے بدلے چاندی' گندم کے بدلے گندم' جو کے بدلے جو' کھجور کے بدلے کھجور' نمک کے بدلے نمک برابر برابر دست بدست ہے۔ پس جس شخص نے ان (اثمان و اجناس) کو زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا کاروبار کیا۔ سود لینے والا دینے والا (دونوں) برابر ہیں (مسلم)

۲۸۱۰ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ، وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ، وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِباً بِنَاجِزٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ: «لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، اِلَّا وَزْناً بِوَزْنٍ».

۲۸۱۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کو سونے کے بدلہ برابر برابر ہی بیچو (یعنی لین دین کرتے وقت) کمی بیشی نہ کرو اور چاندی کے بدلے چاندی کو برابر برابر ہی لو کمی بیشی نہ کرو اور نقد کو ادھار کے بدلہ فروخت نہ کرو (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کے بدلے سونے اور چاندی کے بدلے چاندی کو برابر وزن کے ساتھ ہی لین دین کرو۔

۲۸۱۱ - (٥) وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلاً بِمِثْلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۱: مَعْمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خوراک کے بدلے خوراک برابر برابر ہو (مسلم)

وضاحت: حدیث ۲۸۰۸' ۲۸۰۹' ۲۸۱۰ میں چھ چیزوں کے بارے میں وضاحت ہے کہ ان میں ناپ تول کے لحاظ سے کمی بیشی نہ ہو اور لین دین نقد ہو' ادھار نہ ہو تب وہ لین دین شرعاً جائز ہے اور اس پر اُمّت کا اجماع ہے لیکن اگر جنس تبدیل ہو جائے مثلاً گندم کے بدلے جَو کا لین دین کرنے میں کمی بیشی تو جائز ہے لیکن ادھار جائز

نہیں۔ اسی طرح سونے کے بدلے میں چاندی کا لین دین کرنے میں کمی بیشی تو جائز ہے لیکن ادھار جائز نہیں لیکن خیال رہے عُمدہ قسم کی گندم اور ردی قسم کی گندم' اسی طرح سونے کی ڈلی اور سونے کا سکہ دونوں کا لین دین برابر برابر اور نقد بنقد ہو گا اگرچہ ان کی قیمت میں اختلاف ہو اس لئے کہ جنس میں اتحاد ہے (اسی طرح جن اجناس کو ناپ کر دیا جاتا ہے ان کو برابر برابر وزن کر کے لین دین نہیں کیا جا سکتا مثلاً" کھجور کو شارع علیہ السلام نے ناپ والی چیزوں سے شمار کیا ہے اس کو برابر برابر تول کر لین دین کرنا درست نہیں یعنی نصف کلو کھجور کے بدلے نصف کلو کھجور کا لینا ان احادیث کی روشنی میں درست نہیں اس لئے کہ معیارِ شرعی کے خلاف ہے اور برابری کا عمل بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ ثقل اور عدم ثقل کے لحاظ سے تفاوت ہوتا ہے۔ ان چھ چیزوں کے علاوہ جن کے ناپ تول میں اختلاف نہیں ہوتا مثلاً" تیل وغیرہ ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ناپ تول کر کے لین دین کرنا درست ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (الاَسْئِلَہ وَالاَجْوِبَۃ لِلشَّیْخ عبدالعزیز احمد سلمان جلد۴ صفحہ۲۰۶)

اور حدیث نمبر ۲۸۱۱ میں اِہمال ہے' اس کی وضاحت یہ ہے کہ مُعمر بن عبداللہ نے اپنے غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا کہ اسے بازار میں فروخت کر کے اس کے بدل "جَو" خرید کر لاؤ۔ غلام گیا وہ ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع جو سے کچھ زیادہ لے آیا۔ مُعمرؓ نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ گندم کے برابر جو لاؤ اس لئے کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' خوراک کے بدلے خوراک برابر برابر ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ گندم اور جو دونوں ایک قسم ہیں جب کہ جمہور محدّثین ان دونوں کو الگ الگ قسمیں قرار دیتے ہیں اور ان کے لین دین میں کمی بیشی کے قائل ہیں جیسے گندم اور چاولوں میں کمی بیشی جائز ہے۔ اس لئے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ جب اجناس مختلف ہوں تو جس طرح چاہو لین دین کرو مزید برآں عبادہ بن صامت سے مروی مرفوع حدیث میں جو ابوداؤد میں ہے ذکر ہے کہ گندم کو جو کے بدل میں تفاوت کے ساتھ لین دین کرنا درست ہے اس لئے کہ وہ دونوں دو الگ الگ اجناس میں سے ہیں جب کہ معمرؓ سے مروی حدیث میں بھی اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ وہ دونوں ایک جنس ہیں۔ مُعمرؓ نے احتیاطاً یہ کام کیا ہے اس لئے کہ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ دونوں برابر نہیں ہیں تو انہوں نے جواب دیا مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ دونوں برابر نہ ہوں (السِّرَاج الوہاج نواب صدیق حسن خاں جلد۲ صفحہ۲۔۳)

۲۸۱۲ ـ (٦) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبـاً اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِباً اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِباً اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِباً اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِباً اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۱۲: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کے بدلے سونا سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور چاندی کے بدلے چاندی سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور گندم کے بدلے گندم سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور جو کے بدلے جو سود ہے البتہ اگر نقد بہ

نقد لین دین کرو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو (بخاری، مسلم)

۲۸۱۳ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰی خَیْبَرَ، فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ، فَقَالَ: «اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا؟» قَالَ: لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ، وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثِ. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا» وَقَالَ: «فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۸۱۳: ابوسعید (خُدری) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا وہ (وہاں سے) عمدہ قسم کی کھجوریں لایا۔ آپؐ نے (اس سے) دریافت کیا، بھلا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ اس نے عرض کیا، نہیں اے اللہ کے رسول! ہم دو صاع (عام) کھجور کے عوض اس کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے عوض دو صاع لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا نہ کر! عام کھجوروں کو دراہم کے عوض فروخت کر پھر دراہم کے عوض عمدہ کھجور خرید اور یہی بات آپؐ نے وزن کی جانے والی چیزوں کے بارہ میں فرمائی (بخاری، مسلم)

۲۸۱۴ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: «مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟» قَالَ: کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ. فَقَالَ: «اَوَّهْ، عَیْنُ الرِّبَا، عَیْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ؛ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ، فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۸۱۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بَرنی قسم کی کھجور لایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، یہ کہاں سے لائے؟ اس نے بتایا، ہمارے پاس رَدی کھجوریں تھیں، میں نے ان کے دو صاع دے کر ان کا ایک صاع حاصل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، سخت افسوس ہے! بالکل سود ہے بالکل سود ہے ایسا نہ کر البتہ جب تو خریدنا چاہے تو ان کھجوروں کو الگ فروخت کر بعد ازاں ان کی قیمت سے کھجور خرید (بخاری، مسلم)

۲۸۱۵ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْهِجْرَةِ، وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ، فَجَآءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: «بِعْنِیْهِ». فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ، وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْ حُرٌّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں آیا اس نے ہجرت پر بیعت کی۔ آپؐ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے چنانچہ اس کا آقا اس کو لینے آگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا' اسے میرے پاس فروخت کر دے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کو دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید کر لیا (البتہ) اس کے بعد آپؐ کسی شخص کی بیعت نہیں لیتے تھے جب تک کہ اس سے دریافت نہ کر لیتے کہ وہ غلام ہے یا آزاد ہے (مسلم)

٢٨١٦ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ڈھیر کو جن کا ناپ متعین معلوم نہیں ان کھجوروں کے عوض فروخت کرنے سے منع کیا جن کا ناپ متعین ہے (مسلم)

٢٨١٧ - (١١) **وَعَنْ** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَاراً، فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ، فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۷: فضالہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر کے روز ایک ہار ۱۲ دینار کا خریدا اس میں سونا اور کچھ خرمہرے تھے چنانچہ میں نے اس کو الگ الگ کیا تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں سونا ۱۲ دینار سے زیادہ ہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا' جب تک اس کو الگ الگ نہ کیا جائے اس کو فروخت نہ کیا جائے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٨١٨ - (١٢) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلُ الرِّبَا، فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ»، وَيُرْوٰى: «مِنْ غُبَارِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۸۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں سب لوگ ہی سود خور ہوں گے اگر کوئی شخص سود خور نہیں ہو گا تو سود کا دھواں اس کو ضرور پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ سود کا غبار اس کو ضرور پہنچے گا (احمد' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۷)

٢٨١٩ - (١٣) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ، عَيْناً بِعَيْنٍ، يَداً بِيَدٍ؛ وَّلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ، وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَداً بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۲۸۱۹: عُبَادَہ بن صَامِت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کو سونے کے بدلے' چاندی کو چاندی کے بدلے' گندم کو گندم کے بدلے' جو کو جو کے بدلے' نمک کو نمک کے بدلے ایک کو دوسرے کے بدلے دست بہ دست۔ بس برابر برابر فروخت کرو' ایک کو دوسرے کے بدلے دست بہ دست البتہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے اور گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے اور کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے دست بہ دست جس طرح چاہو (کمی بیشی کے ساتھ) فروخت کرو (شافعی)

٢٨٢٠ - (١٤) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ. فَقَالَ: «اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟» فَقَالَ: نَعَمْ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۸۲۰: سَعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ تازہ کھجور کے عوض خشک کھجور کو خریدنا کیسا ہے؟ آپؐ نے استفسار کیا (بتائیں) تازہ کھجور خشک ہونے کے بعد (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ جواب اثبات میں تھا۔ اس پر آپؐ نے منع فرمایا۔
(مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: چونکہ تازہ اور خشک کھجوریں برابر نہیں ہیں اس لئے برابری کی سطح پر ان میں تبادلہ کرنا درست نہیں۔ (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۲۴۳)

٢٨٢١ - (١٥) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مُرْسَلاً: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ. قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۸۲۱: سعید بن مُسَیَّبؒ سے مرسلاً روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے گوشت فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ سعیدؒ نے بیان کیا کہ یہ دورِ جاہلیت کا جوا ہے (شرح السنہ)

٢٨٢٢ - (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیْوَانِ بِالْحَیْوَانِ نَسِیْئَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ

٢٨٢٢: سَمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدل حیوان فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

٢٨٢٣ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ یُّجَهِّزَ جَیْشاً، فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ، فَاَمَرَهُ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ، فَكَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٢٨٢٣: عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک لشکر تیار کرے لیکن اونٹ ختم ہو گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ صدقہ کی جواں سال اونٹنیوں کے عوض اونٹ حاصل کرے چنانچہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ادائیگی کے وعدہ پر دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ حاصل کرتے تھے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٢٤ - (١٨) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلرِّبَا فِی النَّسِیْئَةِ». وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: «لَا رِبًا فِیْمَا كَانَ یَدًا بِیَدٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تیسری فصل

٢٨٢٤: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اُدھار میں سود ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' دست بدست خرید و فروخت میں سود نہیں ہے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: امام بُخاریؒ سلیمان بن حرب سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کی وضاحت بیان کرتے ہوئے کہا کہ چاندی کے بدلے سونا اور جو کے بدلے گندم کے لین دین میں کمی بیشی تو درست ہے البتہ ادھار جائز نہیں۔ اگر ادھار ہو گا تو لین دین سود کا لین دین ہو گا اگر نقد بہ نقد ہو گا تو درست ہے۔ (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۸۲)

٢٨٢٥ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِیْلِ الْمَلَائِكَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دِرْهَمُ رِبًا یَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ یَعْلَمُ؛ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِیْنَ زِنْیَةً». رَوَاهُ

اَحْمَدُ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ: وَقَالَ: «مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ».

۲۸۲۵: عبداللہ بن حَنْظَلَةَ غَسِيْلُ الْمَلَائِكَةِ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سود کا ایک درہم جس کو کوئی شخص جانتے ہوئے کھاتا ہے تو یہ چھتیس بار زنا کے فعل سے بھی سخت برا ہے (احمد' دار قطنی) اور بیہقی نے شُعَبُ الایمان میں ابنِ عباسؓ سے مزید بیان کیا کہ جس شخص کا گوشت حرام سے پلا بڑھا تو دوزخ اس کے لئے لائق ہے۔

وضاحت: حَنْظَلَة کا لقب غَسِيْلُ الْمَلَائِكَة اس لئے ہوا کہ جنگ کے دن وہ جُنبی تھے' ابھی انہوں نے آدھے سر کا غسل کیا تھا کہ انہوں نے شوروشَغب سنا اور میدانِ جنگ میں کود پڑے اور وہاں شہید ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس کو غسل دے رہے تھے۔ ان کی بیوی سے پوچھا گیا' اس نے بتایا کہ وہ جنبی تھے۔ اس لئے ان کا لقب ہوا کہ فرشتوں کا غسل دیا ہوا ہے (تَنْقِيْحُ الرواة جلد۲ صفحہ۱۶۳' التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۲ صفحہ۳۱۱)

۲۸۲٦ - (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا ؛ اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ».

۲۸۲٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سود کے گناہ کے حصے ستر ہیں سب سے معمولی حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی والدہ سے نکاح کرے۔

۲۸۲۷ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ» : رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَرَوَى اَحْمَدُ الْاٰخِيْرَ.

۲۸۲۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ سود سے اگرچہ (مال) زیادہ ہوتا ہے لیکن آخرکار مال کم ہوتا ہے۔ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شُعَبُ الایمان میں ان دونوں احادیث کو ذکر کیا ہے جب کہ امام احمدؒ نے صرف دوسری روایت کو ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۸ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ، بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ، فِيْهَا الْحَيَّاتُ، تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ

يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے "اسراء" کرایا گیا میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے' ان کے پیٹوں میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے استفسار کیا' اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ سود خور ہیں (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے نیز محمد بن یزید راوی میں کلام ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۳' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۶۴)

۲۸۲۹ ـ (۲۳) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۸۲۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے سود کھانے والے' کھلانے والے' تحریر کرنے والے اور صدقہ نہ دینے والے پر لعنت کی نیز آپؐ نوحہ گری سے منع فرماتے تھے (نسائی)

۲۸۳۰ ـ (۲۴) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا، فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۳۰: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے آخر میں وہ آیت نازل ہوئی جس میں سود کی حرمت کا ذکر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اس آیت کی وضاحت سے خبردار نہ کیا۔ پس سود اور شک و شبہ والی صورت کو بھی چھوڑ دو (ابن ماجہ' دارمی)

۲۸۳۱ ـ (۲۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضاً فَاَهْدٰى اِلَيْهِ ، اَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ، فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) قرض دے تو وہ قرض دینے والے کو ہدیہ دے یا اس کو سواری پر سوار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ سوار نہ ہو اور نہ ہدیہ کو قبول کرے البتہ اگر اس سے پہلے اس کے اور اس کے درمیان سلسلہ جاری

تھا تو کچھ حرج نہیں (ابن ماجہ' بیہقی شُعَب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن ابی اسحاق الہنائی راوی مجہول ہے نیز عتبہ بن حمید ضبی کو امام احمدؒ نے ضعیف کہا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۶۱۔ جلد ۲ صفحہ ۲۸' تَنقِیحُ الرُّواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

۲۸۳۲ - (۲۶) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ «تَارِيْخِهٖ» هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقٰى».

۲۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی شخص کو قرض دے تو اس سے ہدیہ نہ لے (بخاری فی التاریخ) اسی طرح اَلْمُنْتَقیٰ میں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں البتہ آگے ذکر ہونے والی حدیث اس کی تائید کر رہی ہے۔
(تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

۲۸۳۳ - (۲۷) **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَقَالَ: اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبَا فَاشٍ، فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ، فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ، اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۳۳: ابوبُردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ آیا (وہاں) میں عبداللہ بن سلام سے ملا۔ اس نے (مجھ سے) کہا' تو ایسی جگہ (سکونت پذیر) ہے جہاں سود عام ہے جب تیرا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسا یا جو کا گٹھا یا خشک گھاس رسی سے باندھ کر ہدیہ بھیجے تو تجھے چاہیے کہ اس کو نہ لے بلاشبہ وہ سود ہے (بخاری)

(۵) بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

(ممنوعہ تجارتیں)

(جن تجارتوں سے منع کیا گیا ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٣٤ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: اَنْ يَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا، اَوْ كَانَ - وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ - زَرْعًا، اَنْ يَبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، قَالَ: «وَالْمُزَابَنَةُ: اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى، اِنْ زَادَ فَلِيْ، وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ».

پہلی فصل

۲۸۳۴: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) مزابنہ سے منع فرمایا کہ اپنے باغ کے پھلوں کو مثلاً" اگر وہ کھجوریں ہیں تو (ان کو) خشک کھجور کے عوض ماپ کر' اگر وہ انگور ہیں تو ان کو مُنقّہ کے بدل ماپ کر فروخت کیا جائے۔ ان سب سے منع فرمایا (بخاری' مسلم) اور مسلم میں ہے کہ اگر کھیتی ہو تو اس کو ماپے ہوئے غلے کے عوض فروخت کرنا اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ آپؑ نے "مُزَابَنَه" سے منع فرمایا اور "مُزَابَنَه" یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت پر کھجوریں ہیں' ان کو خشک کھجوروں کے بدل متعین ماپ کے ساتھ فروخت کیا جائے کہ اگر زیادہ ہو جائیں تو میرا حق ہوگا اور اگر کم ہو جائیں تو میرے ذمہ ان کی ادائیگی ہو گی۔

وضاحت: خشک اور تر پھلوں میں برابری کا علم نہیں ہو سکتا' ظاہر ہے کہ کمی بیشی کا احتمال ہے اس لئے یہ مجہول چیز کی تجارت ہے اور اس میں بظاہر دھوکے کا احتمال ہے۔ اس لیے منع فرمایا گیا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۸۴)

٢٨٣٥ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ، وَالْمُزَابَنَةُ:

اَنْ يَّبِيعَ التَّمَرَفِى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِمَائَةِ فَرَقٍ، وَالْمُخَابَرَةُ: كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "مُخَابَرَہ" "مُحَاقَلَہ" اور "مُزَابَنَہ" سے منع فرمایا' اور "مُحَاقَلَہ" یہ ہے کہ ایک شخص گندم کی کاشت کو ایک سو بیس رطل گندم کے بدل فروخت کرے اور "مُزَابَنَہ" یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر کھجوروں کو ایک سو بیس رطل (خشک کھجور) کے بدل فروخت کرے اور "مُخَابَرَہ" یہ ہے کہ زمین کو تیسرے یا چوتھے حصے پر ٹھیکے پر دے (مسلم)

وضاحت: رطل چالیس تولے کا ہوتا ہے اور فَرَقْ سولہ رطل یعنی ۵ کلو گرام ہوتا ہے۔ اس طرح ۱۰۰ فرق سولہ سو رطل کا ہو گا اور بعض علاقوں میں "فَرْق" راء کی سکونت کے ساتھ ایک سو بیس رطل یعنی ۳۷ کلو گرام کا ہوتا ہے اس حساب سے ۱۰۰ فرق بارہ ہزار رطل ہوگا۔ "مُحَاقَلَہ" کے ممنوع ہونے کی وجہ بھی کمی بیشی وغیرہ ہے البتہ "مُخَابَرَہ" بعض صورتوں میں جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے یا اس کا جواز اور عدم جواز حالات پر موقوف ہے (مصباحُ اللّغات صفحہ ۲۹۸)

۲۸۳۶ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَعَنِ الثُّنْيَا، وَرَخَّصَ فِى الْعَرَايَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مُزَابَنَہ' مُخَابَرَہ' مُعَاوَمَہ اور بیع ثُنْیَا سے منع فرمایا اور بیع عَرَایَا کی رخصت عطا فرمائی (مسلم)

وضاحت: بیع "مُعَاوَمَہ" یہ ہے کہ کھجور وغیرہ کے پھلوں کو دو تین یا اس سے زائد سالوں کے لئے ظہور پذیر ہونے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ یہ ناجائز ہے' اس لئے کہ اس میں معدوم چیز کو فروخت کرنا ہے نیز اس میں دھوکہ بھی ممکن ہے جس کا نتیجہ اختلاف ہوگا اور "بیع ثُنْیَا" یہ ہے کہ باغ کا مالک باغ کے پھلوں کو فروخت کرتا ہے البتہ اس میں سے غیر معلوم پھل کو مُستثنیٰ کرتا ہے چونکہ اس میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے اس لئے اس سے بھی منع فرمایا۔ بیع "عَرَایَا" کی وضاحت آئندہ حدیث میں ذکر ہو رہی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۳۷ - (٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ؛ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِى الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۷: سہل بن ابی حَثْمَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض کھجور کے تازہ پھل کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ "عَرَایَا" میں رخصت دی ہے کہ اندازہ لگا کر خشک کھجور کے عوض اس کو بیچا جا سکتا ہے تاکہ ان مخصوص درختوں کے مالک تازہ کھجوروں کو اپنے کھانے میں

لا سکیں۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۳۸ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ ، اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ. شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عَرَایا میں رخصت دی ہے جبکہ خشک کھجور کا اندازہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ داؤد بن حُصَین راوی کو شک ہے (بخاری، مسلم)

۲۸۳۹ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ ، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ . وَيَامَنَ الْعَاهَةَ.

۲۸۳۹: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ پھل پختہ نہیں ہوتے، فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کھجور کے پھل کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ کھجوریں پختہ نہ ہوں اور جب تک بالیاں سفید نہ ہو جائیں (یعنی پختہ نہ ہو جائیں) اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں، ان کو فروخت نہ کیا جائے۔

۲۸۴۰ - (۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِیَ. قِيْلَ: وَمَا تُزْهِیْ؟ قَالَ: «حَتّٰى تَحْمَرَّ»، وَقَالَ: «اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ، بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ؟ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائیں۔ دریافت کیا گیا، پختہ ہونے سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، سرخ ہو جائیں نیز فرمایا، آپ بتائیں کہ جب اللہ نے پھلوں کو (آفت آنے کی وجہ سے) روک دیا تو (پھر) تم میں سے کوئی شخص کیوں اپنے بھائی کا مال (ناجائز) طور پر مباح سمجھ رہا ہے (بخاری، مسلم)

۲۸۴۱ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ

السِّنِيْنَ ، وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے لئے (درختوں کے پھلوں کو) فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے نیز آپؐ نے حکم دیا کہ فروخت کرنے والا آفات (کے بقدر قیمت) معاف کرے (مسلم)

۲۸۴۲ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَراً، فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ؛ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً، بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۴۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور (کا باغ) فروخت کرے پھر اس پر آفت حملہ آور ہو جائے تو تیرے لئے درست نہیں کہ تو اس سے رقم وصول کرے' تو کس لئے اپنے بھائی سے ناجائز مال لے رہا ہے (مسلم)

۲۸۴۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ، فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِهِ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَلَمْ اَجِدْهُ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ».

۲۸۴۳: ابنِ عمُر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ بازار کے بلند مقام میں غلّہ خریدتے ہیں اور اسی جگہ فروخت کر دیتے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ وہ غلّہ وہاں ہی فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے منتقل کرنے کے بعد فروخت کریں (ابوداؤد) صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا۔

وضاحت: امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتابُ الْبُيُوْع باب "مُنْتَهَى التَّلَقِّی" میں ذکر کیا ہے' صاحب مشکوٰۃ کو اس کا علم نہیں ہو سکا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

۲۸۴۴ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَاماً فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ»

۲۸۴۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص غلہ خریدے تو اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک کہ اس کو قبضہ میں نہ لے لے۔

۲۸۴۵ - (۱۲) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «حَتّٰى يَكْتَالَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۵: اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب تک کہ اس کو ماپ نہ لے (بخاری، مسلم)

٢٨٤٦ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس بیع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے مقصود وہ غلہ ہے (جس کو اس نے خریدا) اور جب تک کہ اس پر اس کا مکمل قبضہ نہ ہو جائے (وہ اس کو فروخت نہ کرے) ابنِ عباسؓ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ہر چیز غلہ کی مانند ہے۔
(بخاری، مسلم)

وضاحت: ابنِ عباسؓ نے قیاس کرتے ہوئے دیگر اشیاء کو بھی غلہ کی مثل قرار دیا ہے جیسا کہ کُتبِ سنن میں صراحت سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ سامان (تجارت) کو اس وقت تک نہ فروخت کیا جائے جب تک کہ خریدار اس کو خریدنے کی جگہ سے اپنے گودام میں منتقل نہیں کر لیتا (تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۶۷)

٢٨٤٧ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا: إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ: فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ»

۲۸۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم خرید و فروخت کے سلسلہ میں تجارتی قافلوں کو (شہر سے باہر) نہ ملو اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور تم (دوسرے شخص کو دھوکہ دیتے ہوئے قیمت میں) اضافہ نہ کرو اور شہری انسان دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے۔ نیز اونٹوں بکریوں وغیرہ کا دودھ بند کر کے فروخت نہ کرو پس وہ شخص جو اس قسم کے جانور کو خریدے وہ دودھ نکالنے کے بعد ان دو میں سے جس خیال کو بہتر سمجھتا ہے اسے اپنائے، اگر اسے وہ جانور پسند ہو تو اسے رکھ لے اور اگر اسے ناپسند جانے تو جانور کو واپس کرتے ہوئے کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے ایسی بکری خریدی جس کے دودھ کو روکا گیا تھا تو اسے تین دن تک اختیار ہے کہ اگر بکری کو واپس کرنا چاہتا ہے تو بکری کے ساتھ غلے کا ایک صاع بھی واپس کرے لیکن غلہ گندم

نہ ہو۔

وضاحت : تجارتی قافلوں کو شہر سے باہر مل کر ان سے سامان خریدنا درست نہیں' اس لئے کہ قافلے والوں کو بازار کے بھاؤ کا علم نہیں ہوتا۔ اگر ان سے آپ نے کوئی سامان خرید لیا تو سامان کا مالک جب شہر میں داخل ہو اور اسے شہر کے بھاؤ کا علم ہو تو اسے اختیار ہے' اگر وہ سمجھتا ہے کہ میں نے سامان سستے نرخ پر فروخت کر دیا ہے تو وہ فروخت کردہ سامان کو واپس لے سکتا ہے۔ اس صورت میں خریدنے والے نے فروخت کرنے والے کے ساتھ دھوکہ کیا ہے جب کہ خرید و فروخت میں دھوکہ جائز نہیں ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی میں اسی مضمون کی حدیث موجود ہے جس میں وضاحت ہے کہ فروخت کرنے والا جب بازار پہنچے تو سامان واپس لے سکتا ہے۔

"وَلَا يَبِيْعِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ" سے مقصود یہ ہے کہ کسی شخص کے خریدنے پر یہ نہ کہو کہ تم اس بیع کو فسخ کرو اور میں تمہیں اس سے کم قیمت میں یہ چیز مہیا کر دوں گا۔

اور "لَا تَنَاجَشُوْا" کی وضاحت یہ ہے کہ ایک شخص کسی شے کو خریدنا نہیں چاہتا لیکن اس شے کی قیمت چڑھاتا ہے تاکہ دوسرا انسان دھوکے میں آ جائے اور وہ اس کو جائز قیمت دے کر خرید لے ایسی بیع ناجائز ہے اور دھوکے کے زمرہ میں آتی ہے۔ اسلام میں دھوکہ کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہے۔

اور "لَا يَبِيْعِ حَاضِرٌ لِبَادٍ" کی وضاحت یہ ہے کہ شہری دیہاتی انسان کو دھوکہ نہ دے بلکہ اس کی خیرخواہی کرے بالخصوص جب کوئی دیہاتی مشورہ طلب کرے تو شہری کو چاہیے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرتا ہوا اسے مشورہ دے۔ امام بخاریؒ نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لئے فروخت کر سکتا ہے البتہ شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے اور اجرت لے کر اس کے مال کو بازار میں فروخت نہ کرے' اس کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا جائے گا جبکہ کاروباری تقاضوں کے لحاظ سے اس کی اجازت ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۷۱)

اونٹوں اور بکریوں کا دودھ روک کر انہیں فروخت کرنا درست نہیں اس سے منع کیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں بھی دھوکہ ہے اور خریدار کو اختیار ہے کہ وہ ایسے جانور کو اس عیب کے ساتھ قبول کرے یا جانور کو واپس کرے اور کھجور کا ایک صاع اس دودھ کے عوض ادا کرے جس کو اس نے حاصل کیا جبکہ یہ دودھ اس چارے سے تیار ہوا جو فروخت کرنے والے نے مہیا کیا تھا گویا کہ کھجور کا ایک صاع دودھ کے برابر ہے۔ بعض روایات میں طعام کا لفظ ہے اور بعض میں گندم کی نفی ہے نیز بعض روایات میں تین دن کے اختیار کا ذکر ہے کہ تین دن تک اس کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ تفصیلی بحث کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۵۵ ۔ ۳۷۴ ' تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

۲۸٤٨ ـ (۱۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۴۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (تجارتی) قافلوں کے سامان کو (بازار آنے سے پہلے) نہ ملو' جو شخص اس سے ملا اور اس نے اس سے کچھ سامان

خریدا' جب سامان کا مالک بازار پہنچے گا تو اسے اختیار ہے چاہے بیع پختہ کرے یا واپس کرے (مسلم)

٢٨٤٩ - (١٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٨٤٩: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (تجارتی قافلوں کے) سامان کو حاصل نہ کرو جب تک کہ سامان بازار میں نہ پہنچ جائے (بخاری' مسلم)

٢٨٥٠ - (١٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبِعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَأْذَنَ لَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٨٥٠: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی نسبت پر نسبت کا پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اجازت مرحمت کرے (مسلم)

٢٨٥١ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٨٥١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیع طے ہونے کے بعد اس چیز کا بھاؤ نہ کرے (مسلم)

وضاحت: البتہ جو چیز بولی پر فروخت ہو رہی ہے اس میں اجازت ہے کہ وہ کہے کہ اس چیز کو اس سے زائد رقم میں خریدتا ہوں اس کا نام بیع "مُزَایَدَہ" ہے (واللہ اعلم)

٢٨٥٢ - (١٩) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٨٥٢: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شہری (انسان) دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔ لوگوں کو (اپنے حال پر) رہنے دو' اللہ ان کے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے گا (مسلم)

٢٨٥٣ - (٢٠) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ. وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ

الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخِرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ، وَيَنْبِذَ الْآخِرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظْرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ. وَالصَّمَّآءُ: اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ. وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى: احْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ، وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے "مُلَامَسَہ" اور "مُنَابَذَہ" سے منع کیا "مُلَامَسَہ" کی تفسیر یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگاتا ہے اور اس کو الٹ پلٹ کر نہیں دیکھتا اور "مُنَابَذَہ" یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی جانب اپنا کپڑا (برائے فروخت) پھینکتا ہے اور بلاغور و فکر اور بلا رضا مندی کے ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے اور دو قسم کے لباس سے مقصود ایک "اِشْتِمَالُ الصَّمَّا" ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا ایک کندھے پر ڈالتا ہے جس سے اس کی ایک طرف ننگی ہو جاتی ہے' اس پر کپڑا نہیں ہوتا اور دوسرا اس طرح لباس پہننا ہے کہ ایک شخص اپنی چادر سے اس طرح گوٹھ مار کر بیٹھا ہوتا ہے کہ اس کی شرم گاہ پر کپڑا نہیں رہتا (مسلم)

۲۸۵۴ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پھینکنے اور دھوکے کی بیع سے منع کیا (مسلم)

وضاحت: کنکر پھینکنے کی بیع یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ جب میں تیری جانب کنکر پھینکوں تو بیع پختہ ہو جائے گی اور "غَرَر" ایسی بیع ہے جس میں دھوکہ ہو مثلاً" ایک شخص اس مچھلی کو فروخت کرتا ہے جو دریا میں ہے یا اس پرندے کو فروخت کرتا ہے جو ہوا میں اڑ رہا ہے۔ ان دونوں میں دھوکہ ہے' ایسی بیع جاہلیت کی بیوع سے شمار ہوتی ہے اس لئے ممنوع ہیں (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۶۸)

۲۸۵۵ - (۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۵: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع "حبل

الجلہ" سے منع کیا۔ جاہلیت والے ایسی بیع کیا کرتے تھے کہ ایک شخص اونٹنی خریدتا (اور شرط لگاتا کہ اس کی قیمت کی ادائیگی اس وقت ہوگی) جب وہ اونٹنی جنے اور وہ مادہ بچہ جنے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس کی تفسیر نافعؒ یا ابنِ عمرؓ نے کی ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک اونٹنی کو خریدا جائے اور اس کی قیمت تب ادا کی جائے گی جب یہ اونٹنی مادہ بچہ کو جنم دے گی اور وہ مادہ بڑی ہو کر مادہ بچے کو جنم دے یا اونٹ کے گوشت کو خریدا ہے اور اس کی قیمت اس وقت ادا کی جائے گی جب فلاں اونٹنی مادہ بچہ کو جنم دے گی۔
(تَنْقِيحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

۲۸۵۶ - (۲۳) **وَعَنْهُ،** قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۵۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کی منی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے (بخاری)

وضاحت: اگر مادہ جانور والے احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے چارہ وغیرہ سانڈ کے مالک کی جانب بھیجیں تو کچھ حرج نہیں، ترمذی میں اس مضمون کی حدیث مروی ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۴۶۲)

۲۸۵۷ - (۲٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے جفت ہونے کی بیع کرنے اور پانی کی بیع نیز زمین کی بیع سے منع کیا کہ دوسرا کاشت کرے (مسلم)

وضاحت: یعنی زمین کا مالک زمین کے ساتھ ساتھ پانی بھی مزارعت کے لئے دے اور کاشتکار زمین میں بیج بھی ڈالے اور کاشت بھی کرے۔ شریعت نے اس سے منع کیا ہے یہ صورت "مُخَابَرَہ" کی ہے، اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۵۸ - (۲۵) **وَعَنْهُ،** قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا (مسلم)

۲۸۵۹ - (۲٦) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُبَاعُ

فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلأُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زائد پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس فروخت کی جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً جنگل میں ایک شخص کا کنواں ہے اور وہاں جنگل میں گھاس اگی ہوئی ہے تو وہ شخص ان لوگوں کو پانی قیمت کے ساتھ مہیا کرتا ہے جو وہاں جانوروں کو گھاس چرانے کے لئے لاتے ہیں گویا کہ پانی فروخت کرنے کی آڑ میں گھاس سے روکنا چاہتا ہے۔ اس سے منع کیا گیا ہے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زائد پانی کو فروخت نہ کیا جائے (تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹)

۲۸٦۰ - (۲۷) **وَعَنْهُ،** اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلاً. فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «اَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنّي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸٦۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا' آپؐ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ آپؐ نے دریافت کیا' غلہ کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! یہ بارش سے بھیگ گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے اس بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگ اس کو ملاحظہ کر لیتے (اور فرمایا) جو شخص دھوکہ دیتا ہے اس کا میرے ساتھ کچھ تعلق نہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۸٦۱ - (۲۸) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلاَّ اَنْ يُّعْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۸٦۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معلوم اِسْتِثْنٰی والی بیع سے منع کیا (ترمذی)

۲۸٦۲ - (۲۹) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ. هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، عَنْ

اَنس . وَالزِّيَادَةُ الَّتِی فِی «الْمَصَابِيْح» وَهِيَ قَوْلُهٗ: نَهٰی عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰی تَزْهُوَ؛ اِنَّمَا ثَبَتَ فِیْ رِوَايَتِهِمَا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۸۶۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ سیاہ رنگ والے نہ ہو جائیں اور دانوں کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائیں۔ اسی طرح اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے بیان کیا اور مصابیح میں مزید الفاظ ہیں کہ "آپ نے کھجور (کے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے" یہ الفاظ ترمذی اور ابوداؤد میں انسؓ کی روایت میں نہیں ہیں بلکہ دونوں کی روایت میں ابنِ عمرؓ سے ثابت ہیں۔ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا کہ آپ نے کھجور (کے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۸۶۳ - (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْكَالِیءِ بِالْكَالِیءِ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۲۸۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے ادھار کی بیع سے منع کیا (دار قُطنی)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی متفرد ہے اس سے روایت کرنا درست نہیں ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۶۸۶، المجروحین جلد۲ صفحہ۲۳۴، تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۲۸۶، طبقاتِ ابنِ سعد جلد۹ صفحہ۲۴۲، تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۰)

وضاحت ۲: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو ادھار خریدتا ہے جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو ادائیگی نہیں کرپاتا اور فروخت کرنے والے سے کہتا ہے کہ اب آپ کو فلاں دن اس کی سابقہ قیمت مزید اضافے کے ساتھ ادا کروں گا۔ (التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۱ صفحہ۳۲۵)

۲۸۶٤ - (۳۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۸۶۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کی بیع سے منع کیا (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، مالک کی عمرو بن شعیب سے ملاقات ثابت نہیں۔

وضاحت ۲: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کچھ سامان خریدا اور اسے بطور بیعانہ

کچھ رقم دی اور اس سے کہا کہ جب میں سامان اٹھاؤں گا تو بیعانہ کی رقم کو اصل قیمت میں شمار کر لیا جائے گا اور سامان اٹھا لیا جائے گا لیکن اگر سامان نہ اٹھاؤں تو بیعانہ کی رقم کو ضبط کر لیا جائے' اس بیع کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں شرط فاسد ہے (اَلتَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۲ صفحہ۳۲۵)

۲۸۶۵ - (۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۸۶۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور کی بیع' دھوکے کی بیع اور کھجور (کے پھل) کو پختہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں صالح بن عامر راوی ضعیف ہے اس کا استاد "شَيْخٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْم" مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۹۶' تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۰)

وضاحت ۲: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کرنے والے کو کسی چیز کے فروخت کرنے پر مجبور کرنا اور اسی طرح خریدنے والے کو کسی چیز کے فروخت کرنے پر مجبور کرنا درست نہیں اور بعض اہلِ علم نے وضاحت کی ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو کسی مجبوری کے پیش نظر فروخت کرنا چاہتا ہے' خریدار کو اس کی مجبوری کا علم ہے' اس کے پیش نظر وہ اس چیز کے خریدنے سے اپنی بے رغبتی کا اظہار کرتا ہے اور ساتھ ساتھ قیمت بھی کم کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ فروخت کرنے والا مجبور ہو کر بہت ہی کم قیمت پر اس چیز کو فروخت کر دیتا ہے

(اَلتَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۲ صفحہ۳۲۵)

۲۸۶۶ - (۳۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلاً مِنْ كِلاَبٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُطْرِقُ الفَحْلَ فَنُكْرَمُ. فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكِرَامَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کلاب (قبیلہ) کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سانڈ کی جفتی (کے کرائے) کے بارہ میں دریافت کیا؟ آپؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سانڈ کو جفتی کے لئے چھوڑتے ہیں تو ہماری اس پر عزت کی جاتی ہے (یعنی ہمیں اس پر کچھ عطیہ ملتا ہے) تو آپؐ نے بطور عزت کے (عطیہ قبول کرنے کی) اجازت مرحمت فرمائی (ترمذی)

۲۸۶۷ - (۳۴) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ، وَلِاَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَأْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ، فَاَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ. قَالَ: «لاَ تَبِعْ

مَا لَيْسَ عِنْدَكَ»

۲۸۶۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں ہے (ترمذی) اور ابوداؤد' نسائی کی ایک روایت میں ہے (حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک شخص آتا ہے وہ مجھ سے کسی چیز کو خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے میں اسے وہ چیز بازار سے خرید کر دیتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' جو چیز آپ کے پاس نہیں ہے آپ اسے فروخت نہ کریں۔

۲۸٦۸ - (۳۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِیْ بَيْعَةٍ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع کیا (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ میں اس کپڑے کو نقد دس روپے اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں۔ معاملہ طے نہیں ہوا تو بیع فاسد ہے یا اس کی شکل یہ بھی ہے کہ کوئی کہے' میں آپ کے ہاتھ میں یہ کپڑا بیس روپے کے عوض اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ آپ مجھے فلاں کپڑا دس روپے کے عوض فروخت کریں گے (التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۲ صفحہ۳۲۶)

۲۸٦۹ - (۳٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِیْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۸۶۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع کیا (شرح السنہ)

۲۸۷۰ - (۳۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ ، وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَيْعٍ ، وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۸۷۰: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرض اور بیع جائز نہیں۔ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں۔ جس چیز پر قبضہ نہیں کیا اس کا نفع جائز نہیں اور جو چیز فروخت کرنے والے کے پاس موجود نہیں اس کو فروخت کرنا جائز نہیں۔

(ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وضاحت : فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں تیرے ہاتھ میں گھوڑا پانچ ہزار کے عوض تب فروخت کروں گا جب تو مجھے ایک ہزار روپے قرض دے گا۔ یہ صورت قرض اور بیع کی ہے جو ناجائز ہے اور ایک بیع میں دو شرطیں ناجائز ہیں' اس کی وضاحت گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

٢٨٧١ - (٣٨) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ اَبِيعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ، فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ، وَاَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا بِالدَّنَانِيرِ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

٢٨٧١: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نقیع (مقام) میں دنانیر کے بدل اونٹ فروخت کرتا اور دنانیر کے بجائے درہم حاصل کر لیتا چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا؟ آپؐ نے فرمایا' کچھ حرج نہیں جب تو اس روز کے بھاؤ کے موافق تبادلہ کرے اور جب تم دونوں الگ الگ ہو تو تمہارے درمیان لین دین باقی نہ ہو یعنی قبضہ ضروری ہے۔

(ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

٢٨٧٢ - (٣٩) **وَعَنِ** الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْرَجَ كِتَاباً: هٰذَا مَا اشْتَرٰى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً، لَا دَاءَ ، وَلَا غَائِلَةَ ، وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٢٨٧٢: عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک خط نکالا (جس میں تحریر تھا) یہ وہ چیز ہے جس کو عداء نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا ہے۔ آپؐ سے غلام یا لونڈی کو خریدا' اس کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہے' نہ اس میں چوری اور بھاگ جانے (وغیرہ) کا عیب ہے اور نہ یہ غیر شرعی غلام ہے۔ یہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بیع ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢٨٧٣ - (٤٠) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟» فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۸۷۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ فروخت کیا۔ آپؐ نے اعلان کیا' اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا' میں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا' ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ ایک شخص نے آپؐ کو دو درہم دیے۔ آپؐ نے دونوں چیزیں اس کے ہاتھ فروخت کر دیں (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں ابوبکر حنفی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۸۶۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٧٤ - (٤١) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ، لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ، أَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۲۸۷۴: واثِلَہ بن اَسْقَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے عیب دار چیز کو فروخت کیا اور عیب نہ بتلایا تو وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یا فرشتے اس پر ہمیشہ لعنت بھیجتے رہیں گے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی کذّاب اور بقیہ بن ولید راوی مدلّس ہے نیز معاویہ بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۶۵۰' تہذیبُ الکمال جلد۳ صفحہ۱۶۳' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۴۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۷۳' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۲)

(٦) بَابٌ [فِى الْبَيْعِ الْمَشْرُوْطِ]

(مشروط بیع)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٧٥ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ ، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهُ.

پہلی فصل

۲۸۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص پیوند کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا پھل خریدنے والے کے لئے ہے البتہ یہ کہ خریدنے والا شرط لگائے اور جو شخص ایسے غلام کو خریدے جس کے پاس مال ہے تو اس کا مال بیچنے والے کو ملے گا البتہ یہ کہ خریدنے والا شرط لگائے (مسلم) اور بخاری نے صرف پہلے جملے کو بیان کیا ہے۔

وضاحت: یہ کہنا درست نہیں کہ امام بخاریؒ نے صرف پہلے جملے کو بیان کیا ہے جبکہ امام بخاریؒ نے "کِتَابُ الشُّرْبِ" "بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ مَمَرٌّ" میں دونوں جملوں کو بیان کیا ہے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۹)

٢٨٧٦ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ قَدْ اَعْيٰى ، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ، فَضَرَبَهٗ، فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ» قَالَ: فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ: «اِقْضِهٖ وَزِدْهُ» فَاَعْطَاهُ، وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا.

۲۸۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) سفر کر رہا تھا جبکہ اونٹ تھکا ہوا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے اونٹ کو (کوڑا) مارا' وہ اتنا تیز چلا کہ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' آپ ایک اوقیہ یعنی ۴۰ درہم کے

عوض اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیں؟ جابرؓ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آپؐ کے ہاتھ فروخت کر دیا لیکن شرط لگائی کہ گھر تک اس پہ سوار ہوں گا۔ جب میں مدینہ منورہ واپس آیا تو میں آپؐ کے پاس اونٹ لایا۔ آپؐ نے مجھے اس کی نقد قیمت ادا کر دی اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے مجھے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے بلال سے کہا، اس کی قیمت ادا کر بلکہ زیادہ عطا کر چنانچہ اس کی قیمت ادا کی اور ایک قیراط مزید دیا۔

۲۸۷۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيْرَةُ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ، فِيْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ، فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ؛ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا، فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا» ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «اَمَّا بَعْدُ؛ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؛ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، بُرَیرہ (لونڈی) آئی، اس نے بتایا کہ میں نے (اپنے مالکان سے) نو اوقیہ یعنی ۳۶۰ درہم پر کتابت کی ہے، آپ میری مدد فرمائیں؟ عائشہؓ نے جواب دیا، اگر تیرے مالکان پسند کریں کہ میں انہیں ایک ہی دفعہ زرِکتابت دے دوں اور تجھے آزاد کر دوں تو میں یہ کر سکتی ہوں لیکن تیرا وِلاء (ورثہ) مجھے ملے گا اس پر وہ اپنے مالکان کے ہاں گئی لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ وِلاء (ورثہ) ان کا ہو گا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عائشہ!) اس کو حاصل کر اور اس کو آزاد کر۔ بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثناء کے بعد لوگوں کو بتایا، ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو بھی شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، وہ باطل ہے اگرچہ وہ شرائط ایک سو ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ کی (متعین کردہ) شرائط قابلِ اعتماد ہیں اور وِلاء (ورثہ) اس کا حق ہے جس نے آزاد کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۲۸۷۸ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وِلاء (آزاد کردہ غلام یا لونڈی کے ورثہ) کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ولاء سے مراد یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام یا لونڈی کی موت کے بعد اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار موجود نہ ہو تو آزاد کرنے والا آقا اس کا وارث ہوتا ہے' یہ حقِ ولاء کسب کی طرح قابلِ بیع و ہبہ نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۸۷۹ ـ (۵) **وَعَنْ** مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، قَالَ: ابْتَعْتُ غُلَاماً فَاسْتَغْلَلْتُهُ ، ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ، فَخَاصَمْتُ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهِ، وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ، فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: اَرُوْحُ اِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا: اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ . فَرَاحَ اِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ اَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهِ عَلَيَّ لَهُ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۲۸۷۹: مَخْلَدْ بن خُفَاف سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک غلام خریدا' اس کو مزدوری پہ لگا کر آمدنی حاصل کی بعدازاں مجھے اس کے کسی عیب کا پتہ چلا۔ میں نے اس سلسلہ میں عمرؒ بن عبدالعزیز کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ انہوں نے میرے حق میں فیصلہ صادر کرتے ہوئے حکم دیا کہ میں غلام فروخت کرنے والے کو واپس کر دوں اور میرے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس کی مزدوری کو واپس کریں چنانچہ میں عروہؓ کے ہاں گیا' ان کو (اس فیصلہ سے) آگاہ کیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آج شام کو جاؤں گا اور انہیں آگاہ کروں گا کہ عائشہؓ نے مجھے بتایا تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے معاملے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ (غلام کی) آمدنی کا مالک وہ شخص ہو گا جو اس کا ذمہ دار ہوگا چنانچہ عروہؓ ان کے پاس گئے تو (عمر بن عبدالعزیزؒ) نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے (غلام کی حاصل کردہ) آمدنی حاصل کروں جس کے حق میں انہوں نے میرے خلاف فیصلہ کیا تھا (شرحُ السُّنّہ)

وضاحت: جب خرید کردہ غلام خریدنے والے کے پاس گیا' اگر اس دوران غلام مر جائے تو خریدنے والے کا مرے گا اسی طرح اگر اس دوران غلام مزدوری کرتا ہے تو مزدوری کی رقم کا بھی خریدنے والا مستحق ہوگا اگرچہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے لیکن ابوداؤد میں اس مضمون کی حدیث کے دو طرق ایسے مذکور ہیں جن کے راوی ثقہ ہیں (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۴)

۲۸۸۰ ـ (٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ؛ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ. وَالدَّارِمِيِّ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ؛

فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ».

۲۸۸۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کی بات کا اعتبار کیا جائے گا اور خریدار کو اختیار ہوگا (ترمذی) اور ابنِ ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان جب اختلاف رونما ہو اور فروخت کردہ چیز اسی حالت میں باقی ہو اور ان دونوں کے پاس دلیل بھی نہ ہو تو بات فروخت کرنے والے کی معتبر ہوگی یا دونوں بیع کو واپس کر دیں۔

۲۸۸۱ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

وَفِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ شُرَيْحِ الشَّامِيِّ مُرْسَلاً.

۲۸۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی مسلمان کی خریدی ہوئی شے جس کے خریدنے پر وہ پچھتاتا ہو واپس لے لی اور سودا ختم کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو معاف فرمائے گا (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور شرحُ السُّنَّۃ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ ساتھ شُریح شامی سے مرسل روایت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۸۸۲ - (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عِقَارًا مِّنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِی اشْتَرَی الْعِقَارَ فِیْ عَقَارِهِ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعِقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّیْ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ ابْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا. فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: لِیْ غُلَامٌ، وَقَالَ الآخَرُ: لِیْ جَارِيَةٌ؟ فَقَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَانْفِقُوْا عَلَيْهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقُوْا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۸۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سے پہلے دور کے لوگوں میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی۔ جس شخص نے زمین خریدی اس نے اپنی زمین میں سونے سے بھرا ہوا ایک مٹکا پایا۔ زمین کے خریدار نے فروخت کرنے والے سے کہا' مجھ سے

اپنا سونا لے لو (اس لئے) کہ میں نے تو زمین خریدی تھی سونا تو نہیں خریدا تھا۔ زمین فروخت کرنے والے نے کہا' میں نے تجھے اور جو کچھ زمین میں ہے سبھی کچھ فروخت کیا تھا چنانچہ وہ دونوں ایک شخص کے ہاں یہ فیصلہ لے گئے چنانچہ جس شخص کے پاس فیصلہ لے گئے تھے اس نے دریافت کیا' تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے بیان کیا' میرا لڑکا ہے دوسرے نے بیان کیا' میرے ہاں لڑکی ہے۔ اس نے کہا' لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور یہ سونا ان پر خرچ کرو اور بقیہ خیرات کر دو (بخاری' مسلم)

(۷) بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

(بیع سَلَم اور رہن کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ، وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۸۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو (وہاں کے باشندے) پھلوں میں ایک سال' دو سال اور تین سال تک کے لئے بیع "سَلَم" کرتے تھے۔ آپؐ نے واضح فرمایا کہ جو شخص کسی چیز میں بیع "سَلَم" کرنا چاہتا ہے تو وہ بیع "سَلَم" میں معلوم ماپ' معلوم وزن اور معلوم وقت کا تعین کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: بیع "سَلَم" کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص سو من کھجور کا سودا کرتا ہے۔ کھجور کی قسم کا تعین بھی کرتا ہے اور نرخ ۷۰۰ روپے فی من مقرر کرتا ہے اور شرط لگاتا ہے کہ ایک ماہ بعد سو من کھجور میں تجھ سے حاصل کروں گا جبکہ اس کی قیمت کی مکمل ادائیگی اسی وقت کر دیتا ہے تو یہ بیع جائز ہے (واللہ اعلم)

٢٨٨٤ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے بعد ادائیگی کرنے کے وعدے پر غلہ خریدا اور اس کے ہاں انہوں نے لوہے کی زرہ گروی رکھی (بخاری' مسلم)

وضاحت: جب کوئی شخص ادھار خریدے تو فروخت کرنے والے کا اعتماد قائم کرنے کے لئے رقم کی جگہ کوئی چیز گروی رکھے کہ جب میں اس کی قیمت ادا کر دوں گا تو یہ چیز واپس لے لوں گا (واللہ اعلم)

٢٨٨٥ - (٣) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعاً مِّنْ شَعِيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے گروی تھی (بخاری)

٢٨٨٦ - (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْناً، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْناً وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سواری جب گروی کی ہو تو اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کے دودھ کو اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے پیا جائے جب کہ وہ گروی کا ہو اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے (اس پر) اخراجات کا بوجھ ہو گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٨٨٧ - (٥) **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلاً.

دوسری فصل

۲۸۸۷: سعیدؒ بن مُسیّب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ گروی (کا عقد) گروی رکھی گئی چیز کو اس کے مالک سے نہیں روکتا' گروی رکھنے والے کے لئے گروی شدہ چیز کی زیادتی اور منفعت ہے نیز اس کا ذمہ اور اس کا نقصان ہے (شافعی نے مرسل بیان کیا)

٢٨٨٨ - (٦) وَرُوِيَ مِثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلاً.

۲۸۸۸: اور اس روایت کی مثل یا اس کے معنی کا مثل جو اس کے مخالف نہیں ہے' سعیدؒ بن مُسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت کیا ہے۔

وضاحت: زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی چیز کو گروی رکھتا تو مرتھن سے وقتِ معین تک کے لئے قرض لیتا' اگر وقتِ معین پر قرض ادا نہ کر سکتا تو مرتھن گروی شدہ چیز کا مالک بن جاتا تھا۔ اسلام نے اس کو باطل قرار دیا ہے اور اس حدیث میں واضح کر دیا ہے کہ گروی شدہ چیز کا فائدہ یا نقصان راہن کو پہنچے گا' مرتھن کو فائدہ یا نقصان

نہیں پہنچے گا' اسی طرح اگر راہن نے زمین گروی رکھی ہے تو مرتھن اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (واللہ اعلم)

۲۸۸۹ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۸۸۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ماپ (میں معیار) مدینہ والوں کا ماپ ہے اور وزن (میں معیار) اہلِ مکہ کا وزن ہے (ابوداؤد' نسائی)

۲۸۹۰ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ: «اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۸۹۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ اور وزن والوں کو مخاطب کیا (اور فرمایا) بلاشبہ تم ان دو چیزوں کے ساتھ ذمہ دار ٹھہرائے گئے ہو جن کے بارے میں تم سے پہلے کی اُمتیں تباہ و برباد ہو گئیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۸۹۱ - (۹) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهِ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۸۹۱: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی چیز کی خرید بصورت بیع "سَلَم" کرتا ہے تو جب تک اس چیز پر مکمل قبضہ نہ کرے اس میں تصرف نہ کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

(۸) بَابُ الْاِحْتِكَارِ

(ذخیرہ اندوزی کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۹۲ - (۱) عَنْ مَعْمَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: «كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ» فِي بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

پہلی فصل

۲۸۹۲: معمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے (مسلم) اور ہم عنقریب عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو "جو بنو نضیر قبیلہ کے اموال کے متعلق ہے" انشآء اللہ بابُ الفئی میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۸۹۳ - (۲) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۸۹۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تاجر کو رزق ملتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے لعنتی ہیں (ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی سند میں علی بن سالم راوی مجہول ہے' حدیث کی عمومیت کا تقاضا تو یہی ہے کہ کسی چیز کی بھی ذخیرہ اندوزی جائز نہیں۔ بعض اہل علم اسے خورد و نوش کی چیزوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں کہ ان کی ذخیرہ اندوزی سے اشیائے خورد و نوش کے نرخ زیادہ ہو جائیں گے اور اس سے اللہ کی مخلوق کو پریشانی لاحق ہوگی (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۸۷۵)

٢٨٩٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعِّرْ لَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ، وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمُظْلَمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

٢٨٩٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں (چیزوں کے) نرخ بڑھ گئے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نرخ مقرر کر دیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے' وہی کمی کرنے والا' وہی فراخی کرنے والا ہے اور میں پراُمید ہوں کہ جب میری ملاقات میرے پروردگار سے ہو تو تم میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے کسی خون اور مال کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٩٥ - (٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَرَزِيْنٌ فِيْ «كِتَابِهٖ».

تیسری فصل

٢٨٩٥: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے مسلمانوں کی خوراک کو ان سے روک رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ (کی بیماری) اور مفلسی میں مبتلا کرے گا (ابنِ ماجہ' بیہقی شعب الایمان' رزین)

٢٨٩٦ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ، وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

٢٨٩٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے غلہ کا چالیس دن ذخیرہ (Stock) اس مقصد کے لئے کیا کہ نرخ زیادہ ہو جائے تو وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو بشر الملوکی راوی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۸)

٢٨٩٧ - (٦) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بِئْسَ

الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ؛ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَرَزِيْنٌ فِيْ «كِتَابِهٖ».

۲۸۹۷: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' وہ شخص برا ہے جو ذخیرہ (Stock) کرنے والا ہے' اگر اللہ چیزوں کا نرخ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمزدہ ہو جاتا ہے اور اگر گراں کر دیتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان' رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی متروک ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۸)

۲۸۹۸ - (۷) **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ احْتَكَرَ طَعَاماً اَرْبَعِيْنَ يَوْماً ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ؛ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كَفَّارَةً» رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۸۹۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چالیس روز تک غلے کا ذخیرہ (Stock) کیا بعدازاں اس سے خیرات کر دیا (پھر بھی) اس کا کفارہ نہیں ہو گا (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۸)

(۹) بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

(دیوالیہ اور مہلت دینے کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۹۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَیْنِهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۲۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے دیوالیہ ہونے کا اعلان ہو گیا تو ایک شخص نے بعینہٖ اپنا مال اس کے ہاں پا لیا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک شخص کاروبار میں اس قدر دب گیا کہ اس پر قرض ہو گیا اور اس کے لئے قرض ادا کرنا ممکن نہیں رہا تو وہ شخص عدالت میں جا کر درخواست پیش کرے کہ مجھے دیوالیہ قرار دیا جائے۔ غور و فکر کے بعد جب اس کو دیوالیہ قرار دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اگر اس کے ہاں کسی شخص کا خرید کردہ مال اصلی حالت میں موجود ہے تو وہ اس سے اپنا مال حاصل کر سکتا ہے' دیگر قرض خواہ اس کے ساتھ شریک نہ ہوں گے البتہ اس کے علاوہ اگر کوئی مال ایسا ہے جس کے بارے میں کسی قرض خواہ کا دعویٰ نہیں ہے تو وہ تمام قرض خواہوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا اور اعلان کر دیا جائے گا کہ اب اس شخص کے پاس کسی کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز موجود نہیں ہے لہٰذا اس کو تنگ نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

۲۹۰۰ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَیْنُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ»، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ، فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهٖ: «خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۰: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص پھلوں کو خریدنے کی وجہ سے بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

اس شخص پر صدقہ کرو۔ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن اس سے اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے کہا کہ جو کچھ تمہیں مل رہا ہے وہ حاصل کرو' اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں مل سکتا (مسلم)

٢٩٠١ - (٣) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ، فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ: اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِراً تَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهُ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۹۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص لوگوں کو قرض (مال) دیتا تھا' وہ اپنے خادم سے کہتا کہ جب تو کسی تنگدست کے ہاں جائے تو اس کو معاف کر۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ہمیں معاف کرے۔ آپؐ نے بیان کیا کہ اس کی اللہ سے ملاقات ہوئی تو اللہ نے اسے معاف کر دیا (بخاری' مسلم)

٢٩٠٢ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُّنَجِّیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ؛ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ اللہ اس کو قیامت کے دن کے مصائب سے نجات عطا فرمائے تو وہ تنگدست انسان کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے (مسلم)

٢٩٠٣ - (٥) **وَعَنْهُ،** قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِراً اَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ اس کو قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نجات عطا کرے گا (مسلم)

٢٩٠٤ - (٦) **وَعَنْ** اَبِی الْیَسَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِراً اَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۴: ابوالیسَر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی علیہ وسلم سے سنا آپؐ

نے فرمایا' جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں سایہ عطا کرے گا (مسلم)

٢٩٠٥ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا ، فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ. فَقُلْتُ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَعْطِهِ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٩٠٥: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ ادھار حاصل کیا چنانچہ آپؐ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابو رافع نے بیان کیا' مجھے آپؐ نے حکم دیا کہ میں اس شخص کے جوان اونٹ کے بدلے میں اونٹ واپس کروں۔ میں نے عرض کیا' میرے پاس (اس وقت) بہترین چھ سال کا اونٹ ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے یہی اونٹ دے دے اس لئے کہ تمام لوگوں سے بہتر وہ ہیں جو اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں (مسلم)

٢٩٠٦ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ اَصْحَابُهُ ، فَقَالَ: «دَعُوْهُ؛ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا، فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ» قَالُوْا: لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ: «اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ؛ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩٠٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور آپؐ کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آیا تو آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے (اس شخص کو ڈانٹ پلانے کا) ارادہ کیا۔ آپؐ نے حکم دیا' اسے کچھ نہ کہو' اس لئے کہ قرض خواہ باتیں کر سکتا ہے اور اس کو اونٹ خرید کر دو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم اس کے اونٹ سے عمدہ اونٹ پاتے ہیں۔ آپؐ نے حکم دیا' وہی خرید کر دو اس لئے کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی سے مطالبہ کیا تھا آپؐ کو برا بھلا نہیں کہا تھا جو ادب و احترام کے منافی ہو (واللہ اعلم)

٢٩٠٧ - (٩) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ، فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیءٍ فَلْيَتْبَعْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩٠٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غنی کا

ٹال مٹول کرنا ظلم ہے جب تم میں سے کسی شخص کے قرض کا کسی غنی کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے تو وہ اس کو قبول کر لے (بخاری، مسلم)

٢٩٠٨ - (١٠) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْناً لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: «يَا كَعْبُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَاقْضِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۰۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابنِ ابی حدرد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں اپنا قرض طلب کیا۔ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ان کی آوازیں سنیں۔ آپؐ نے چل کر حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعبؓ بن مالک کو آواز دے کر کہا' اے کعب! انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ قرض سے آدھا معاف کر۔ کعبؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں نے معاف کر دیا۔ آپؐ نے (مقروض سے) کہا' کھڑا ہو اور (باقی) ادا کر (بخاری، مسلم)

٢٩٠٩ - (١١) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا. فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: لَا. فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئاً؟» قَالُوا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ. فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ. قَالَ: «هَلْ تَرَكَ شَيْئاً؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ. فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' ایک جنازہ آیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اس کی نماز جنازہ پڑھائیں؟ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں ایک اور جنازہ آیا آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ تین دینار مال ہے۔ اس پر آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں تیسرا جنازہ آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ تین دینار قرض ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' پھر تم اپنے ساتھی کی نماز

جنازہ ادا کرو۔ ابو قتادہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں' اس کا قرض میرے ذمہ ہے چنانچہ آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی (بخاری)

وضاحت: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنے سے مقصود اس کی سفارش کرنا ہے اور آپؐ کی سفارش رد نہیں ہو سکتی۔ قرض جب تک ادا نہ کیا جائے ساقط نہیں ہوتا اور جب تک قرض ساقط نہ ہو آپؐ کی سفارش کیسے قبول ہو گی؟ اگر بیتُ المال میں پیسہ آ جاتا تو آپؐ مقروض کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے (واللہ اعلم)

۲۹۱۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ. قَالَ: «مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا؛ اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ . وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا؛ اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۹۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں سے مال (قرض) لیا (اور) اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہے تو اللہ اس کے قرض کی ادائیگی فرمائے گا اور جو شخص قرض لے کر اس کی عدم ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ اس کی ادائیگی (کے اسباب مہیا) نہیں کرے گا (بخاری)

۲۹۱۱ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ، يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: «نَعَمْ، اِلَّا الدَّيْنَ ؛ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيْلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱۱: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں صبر کا دامن تھامے ہوئے طلبِ ثواب کی نیت سے پیش قدمی کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں (تو کیا) اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے اس کو بلا کر فرمایا' البتہ قرض معاف نہیں ہو گا' جبرائیل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔ (مسلم)

۲۹۱۲ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

٢٩١٣ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ قَضَآءً؟» فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰی، وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: «صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ». فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ: «اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا، فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩١٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوت شدہ شخص کو لایا جاتا جو مقروض ہوتا۔ آپؐ دریافت کرتے' اس شخص نے قرض کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے؟ اگر آپؐ کو مطلع کیا جاتا کہ اس نے مال چھوڑا ہے' جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وگرنہ صحابہ کرامؓ سے کہتے کہ تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور جب اللہ نے فتوحات سے نوازا تو آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا' میں ایمانداروں کا ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق دار اور قریب ہوں پس جو ایماندار شخص فوت ہوگا اور قرض چھوڑ جائے گا تو اس کا قرض میرے ذمہ ہوگا اور جو مال چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کو ملے گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٩١٤ - (١٦) عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ: جِئْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ. فَقَالَ: هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ». رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

٢٩١٤: ابوخلدہ زُرَقی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جس کا دیوالیہ ہو گیا تھا ابوہریرہؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے بیان کیا' ایسے شخص کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص فوت ہو گیا یا اس کا دیوالیہ ہو گیا تو سامان والا اپنے سامان کا زیادہ حقدار ہے جب اس کو بعینہٖ پا لیتا ہے (شافعی' ابن ماجہ)

٢٩١٥ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰی يُقْضٰی عَنْهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٢٩١٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن

کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہی جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ ہو۔
(شافعی' احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢٩١٦ - (١٨) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ ، يَشْكُوْ اِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۹۱۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مقروض شخص اپنے قرض کے سبب قید میں ہوتا ہے' وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی خدمت میں تنہائی کا شاکی ہوگا (شرح السنہ)

٢٩١٧ - (١٩) وَرُوِيَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ ، فَاَتٰى غُرَمَاؤُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ كُلَّهُ فِيْ دَيْنِهِ، حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. مُرْسَلٌ. هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ». وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الْاُصُوْلِ اِلَّا فِي «الْمُنْتَقٰى»

۲۹۱۷: اور بیان کیا گیا ہے کہ معاذؓ قرض اٹھاتے تھے چنانچہ ان کے قرض خواہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تمام مال ان کے قرض کے سبب فروخت کر دیا یہاں تک کہ معاذؓ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ مرسل روایت ہے (یہ مصابیح کے الفاظ ہیں) صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ بں نے اس حدیث کو "مُنْتَقٰی" کے علاوہ اصول کی کتابوں میں نہیں پایا۔

٢٩١٨ - (٢٠) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا، وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهُ، فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمْ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ «سُنَنِهِ» مُرْسَلًا

۲۹۱۸: عبدالرحمان بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذؓ بن جبل جواں سال سخی انسان تھے وہ (مال) روک کر نہیں رکھتے تھے وہ ہمیشہ قرض پکڑتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا تمام مال قرض میں ختم کر دیا وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے گفتگو کی تاکہ آپؐ ان کے قرض خواہوں سے بات کریں پس اگر ان لوگوں نے کسی شخص کے کہنے پر قرض چھوڑنا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر معاذؓ کا قرض چھوڑ دیتے لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے

لئے ان کا مال فروخت کر دیا یہاں تک کہ معاذؓ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

(سعید نے اس حدیث کو "سُنن" میں مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے مُعاذ رضی اللہ عنہ کے لئے شفاعت کی تھی' حکم نہیں دیا تھا کہ وہ معاف کریں بہرحال حدیث مرسل ہے بعض ائمہ کے ہاں مرسل حُجّت ہے (واللہ اعلم)

٢٩١٩ - (٢١) **وَعَنِ** الشَّرِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ». قَالَ ابْنُ الْمُبَارِكِ: يَحِلُّ عِرْضُهُ: يُغلِظُ لَهُ. وَعُقُوْبَتُهُ: يُحْبَسُ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۲۹۱۹: شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال والے انسان کا ٹال مٹول کرنا' اس کی ہتک عزت اور اس کو سزا دینا جائز کر دیتا ہے۔ ابنُ المبارکؒ نے بیان کیا کہ اس کی عزت گرانے سے مقصود اس کو سخت سُست باتیں کہنا ہے اور اس کو سزا دینے سے مقصود اس کو جیل میں بند کرنا ہے (ابوداوَد' نسائی)

٢٩٢٠ - (٢٢) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ». قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ. لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۹۲۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے ساتھی کا تم ہی جنازہ ادا کر لو۔ علیؓ بن ابی طالب نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھ پر اس کا قرض ہے چنانچہ آپؐ آگے بڑھے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں یہی مضمون ہے اور آپؐ نے فرمایا' (اے علی!) اللہ نے تیری گردن کو دوزخ سے رہا کرا دیا ہے جیسا کہ تونے اپنے مسلمان بھائی کی گردن کو رہا کرایا ہے جو بھی مسلمان اپنے بھائی سے اس کے قرض کی ادائیگی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی گردن کو رہائی عطا کرے گا (شرحُ السنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ضعیف اور مجہول راوی ہے (تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۸۳)

۲۹۲۱ - (۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۲۱: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہوا اور وہ تکبر' خیانت اور قرض سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

۲۹۲۲ - (۲۴) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا؛ أَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۲۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ہاں ان کبائر گناہوں کے بعد جن سے اللہ نے منع کیا ہے بہت بڑا گناہ' جس کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے یہ ہے کہ کوئی شخص وفات پائے اور اس پر قرض ہو (اور) اس کی ادائیگی کے لئے اس نے مال نہ چھوڑا ہو (احمد' ابوداؤد)

۲۹۲۳ - (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ: «شُرُوْطِهِمْ».

۲۹۲۳: عمرو بن عوف مُزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مسلمانوں کے درمیان ہر صلح جائز ہے سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کرے اور مسلمان اپنی شرائط پر ہیں سوائے اس شرط کے جو حلال کو حرام کرے (ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت اس کے قول "مشروط" کے لفظ تک ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبداللہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۸۵۸' الضعفاء و المتروکین صفحہ ۵۰۴' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۰۶' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۲' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۲۴ - (۲۶) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ

بزًّا مِنْ هَجَرَ ، فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ، فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْشِي ، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ ، فَبِعْنَاهُ، وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «زِنْ وَارْجِحْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تیسری فصل

۲۹۲۴: سُوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور مخرفہ عبدی نے ہجر (شہر) سے کپڑا خریدا چنانچہ ہم اسے مکہ مکرمہ لے آئے' ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے ہم سے ایک شلوار کا بھاؤ معلوم کیا۔ ہم نے اسے آپؐ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور وہاں ایک شخص اجرت لے کر وزن کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا' وزن کر (اور) جھکتا ہوا یعنی زیادہ دے۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۲۹۲۵ - (۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، فَقَضَانِي، وَزَادَنِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۹۲۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لینا تھا۔ آپؐ نے مجھے قرض واپس کیا اور زیادہ دیا (ابوداؤد)

۲۹۲۶ - (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفاً، فَجَاءَهُ مَالٌ، فَدَفَعَهُ إِلَيَّ، وَقَالَ: «بَارَكَ اللهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۹۲۶: عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار (درہم) قرض لیا چنانچہ آپؐ کے پاس مال آیا تو آپؐ نے یہ رقم میری جانب بھجوائی اور دعا کی کہ اللہ تیرے اہل اور تیرے مال میں برکت عطا کرے۔ بلاشبہ قرض کا بدلہ قرض خواہ کا شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہے۔
(نسائی)

۲۹۲۷ - (۲۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ «مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ، فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۹۲۷: عمران بن حُصَینؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا کسی پر حق ہو یعنی قرض ہو اور وہ اس کو مہلت دے تو اُس کو ہر دن کے بدلے میں صدقہ کا

ثواب ملے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوداؤد عکی راوی کذاب ہے (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۲۹۲۸ - (۳۰) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ اَخِیْ وَتَرَكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا، فَأَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهِ، فَاقْضِ عَنْهُ». قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ، وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِیْ دِيْنَارَيْنِ، وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ. قَالَ: «اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۹۲۸: سَعد بن اَطول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میرا بھائی فوت ہو گیا اور اس نے (ترکہ میں) تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے۔ میں نے ارادہ کیا کہ (یہ دینار) ان پر خرچ کروں (لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آگاہ کیا کہ تیرا بھائی قرض کی وجہ سے محبوس ہے (یعنی جنت میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے) پس اس کا قرض ادا کر۔ اس نے بیان کیا' میں نے اس کا قرض ادا کر دیا ہے' اب صرف ایک عورت باقی رہ گئی جس نے دو دینار کا دعویٰ کیا جبکہ اس کے پاس ثبوت نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا' دے دیں وہ سچ کہتی ہے (احمد)

وضاحت: ممکن ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے علم ہو گیا ہو یا بلا وحی کہیں سے تصدیق ہو گئی ہو (واللہ اعلم)

۲۹۲۹ - (۳۱) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ، فَنَظَرَ، ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، قَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ؟» قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا، فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِیْ نَزَلَ؟ قَالَ: «فِی الدَّيْنِ؛ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» نَحْوُهُ.

۲۹۲۹: محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد کے سامنے کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ آپؐ نے آسمان کی جانب دیکھا پھر نظر کو نیچا کیا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا (اور) فرمایا' سُبحانَ اللہ! سُبحان اللہ! کس قدر عذاب کا نزول ہوا ہے؟ راوی نے بیان

کیا' ہم نے ایک دن ایک رات انتظار کیا لیکن ہم نے کچھ عذاب نہ دیکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ راوی نے بیان کیا' میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ عذاب کیا ہے جو اترا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' قرض کے بارے میں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے (احمد) اور شرحؒ السنۃؒ میں اس کی مثل ہے۔

(۱۰) بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ

(شراکت اور وکالت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۳۰ - (۱) عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: انهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: اَشْرِكْنَا، فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۳۰: زُہرہ بن مَعْبَدْ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عبداللہ بن ہشام اس کو بازار لے جاتے (وہاں سے) غلہ خرید کرتے۔ عبداللہ بن عمرؓ اور ابنِ زبیرؓ ان سے ملتے اور کہتے (اس سودے میں) ہمیں بھی شریک کریں' اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی ہے اور وہ ان کو شریک کرتے۔ بسا اوقات انھیں نفع میں تندرست اونٹنی غلہ لدی ہوئی حاصل ہوتی اور وہ اسے گھر بھجوا دیتے۔ عبداللہ بن ہشام کو ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھیں' آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی (بخاری)

۲۹۳۱ - (۲) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيلَ. قَالَ: «لَا، تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُوْنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ». قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم کر دیں؟ آپؐ نے انکار کیا۔ اس پر انصار نے کہا' تم مہاجر لوگ باغوں میں محنت' مشقت کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے۔ مہاجرین نے

بخوشی اس پیشکش کو قبول کر لیا (بخاری)

۲۹۳۲ - (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ اَعْطَاهُ دِيْنَاراً لِيَشْتَرِيَ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرٰى لَهُ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ، وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ، فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَاباً لَرَبِحَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۳۲: عُروۃ بن اَبی الْجَعْد البَارِقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دیا کہ وہ اس کی بکری خریدے۔ اس نے ایک دینار کے ساتھ دو بکریاں خریدیں۔ ایک بکری ایک دینار کے عوض فروخت کر دی۔ اس کے بعد وہ آپؐ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر آیا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں خرید و فروخت کے سلسلہ میں خیر و برکت کی دعا کی پس اگر وہ مٹی (بھی) خرید لیتا تو اس کو اس میں بھی فائدہ حاصل ہوتا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۳۳ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: «وَجَاءَ الشَّيْطَانُ».

دوسری فصل

۲۹۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوجل نے فرمایا (کاروبار میں) دو شریک (انسانوں) کے ساتھ میں تیسرا ہوں جب تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی خیانت نہ کریں۔ اگر خیانت کریں تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (ابوداؤد) اور رزین میں "اور شیطان داخل ہو جاتا ہے" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۲۹۳٤ - (٥) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے تیرے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اس کو پہنچا اور اس شخص کی خیانت نہ کر جس نے تیری خیانت کی ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٢٩٣٥ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ. فَقَالَ: «اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقاً، فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپؐ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا ارادہ خیبر جانے کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق (کھجور) حاصل کر۔ اگر وہ تجھ سے علامت طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کی ہنسلی پر رکھ (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٩٣٦ - (٧) عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ: اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ، وَاخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۹۳۶: صُہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں میں برکت ہے (کسی چیز کو) اودھار فروخت کرنا' مضاربت کرنا اور گھر کے استعمال کے لئے گندم میں جو ملانا (لیکن) فروخت کے لئے نہیں (ابن ماجہ)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں صالح بن صُہیب راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۹۶)

وضاحت ۲: مُضاربت سے مقصود یہ ہے کہ کسی شخص کو کاروبار کے لئے رقم دی جائے اور منافع میں سے طے شدہ نسبت سے حصہ حاصل کیا جائے۔

٢٩٣٧ - (٨) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِيَةً، فَاشْتَرٰى كَبْشاً بِدِيْنَارٍ، وَبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ، فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ، فَجَآءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِيْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى، فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۳۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دیا تاکہ وہ اس کے بدل قربانی خریدے۔ اس نے ایک دینار کے عوض ایک مینڈھا خریدا ور اسے دو

دینار کے بدل میں فروخت کر دیا پھر اس نے ایک دینار کے عوض قربانی خریدی تو وہ اس قربانی اور اس دینار کو لے کر آیا جو اس نے دوسرے سودے سے بچایا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کا صدقہ کیا اور اس کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی تجارت میں برکت عطا فرما (ترمذی' ابوداوٗد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' حبیب بن ابی ثابت راوی نے حکیمؓ سے نہیں سنا۔
(تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۸۵)

(۱۱) بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

(چھیننے اور مانگ کر لینے کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۳۸ - (۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً؛ فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۹۳۸: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ظلم کے ساتھ ایک بالشت زمین پر قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا (بخاری' مسلم)

۲۹۳۹ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِىءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتٰى مَشْرُبَتَهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے، روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص کسی شخص کے چارپایوں کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کمرے میں آیا جائے' اس کے گودام کا تالا توڑا جائے اور اس سے غلہ نکالا جائے بلاشبہ چارپایوں کے تھن اپنے مالکوں کے لئے ان کی خوراک کا گودام ہیں۔

وضاحت: اگر معلوم ہو کہ چارپایوں کا مالک ناراض نہیں ہو گا یا اس کی طرف سے اجازت ہو تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح اضطراری حالت میں بھی جواز ہے وگرنہ بالعموم ناجائز ہے (واللہ اعلم)

۲۹۴۰ - (۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ بَيْتِهَا

يَدَ الْخَادِمِ ، فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ، فَانْفَلَقَتْ ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُولُ: «غَارَتْ أُمُّكُمْ» ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی (عائشہؓ) کے ہاں اقامت پذیر تھے۔ اُمہاتُ المؤمنین میں سے ایک نے کھلے برتن میں کھانے کی چیز بھیجی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس (بیوی) کے گھر میں تھے' اس نے خادمہ کے ہاتھ پر مارا (اس کے ہاتھ سے) برتن گر گیا اور ٹوٹ گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کیا اور ان میں سے بکھرے ہوئے کھانے کو اکٹھا کیا جو برتن میں تھا اور آپؐ نے فرمایا' تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے' پھر خادمہ کو روک لیا (اور) جس بیوی کے ہاں آپؐ اقامت پذیر تھے اس کے ہاں سے برتن لایا گیا یوں آپؐ نے اس بیوی کی جانب صحیح سالم برتن بھیجا جس کا برتن ٹوٹ گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن اس بیوی کے حوالہ کیا جس نے توڑا تھا (بخاری)

۲۹۴۱ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۴۱: عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے لوٹ ڈالنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ غنیمت کے مال کو تقسیم سے پہلے لوٹنا جائز نہیں اور مُثلہ سے مراد جنگ میں کفّار مقتولوں کا کان ناک وغیرہ کاٹنا ہے جس سے ان کی شناخت مسخ ہو جائے' ایسا کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔
(واللہ اعلم)

۲۹٤۲ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، فَانْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ ، وَقَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ، لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ، وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ تُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا، حَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ. وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي، وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ. وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا. ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ

حَتّٰی قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ، وَلَقَدْ مَدَدْتُّ یَدَیَّ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَیْهِ، ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۴۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عہدِ رسالتِ مآب میں جس روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر ابراہیمؓ فوت ہوئے' سورج گرہن ہو گیا تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائی (یعنی ہر رکعت میں تین رکوع کئے) آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی حالت پر آ چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ان کا میں نے اپنی اس نماز میں مشاہدہ کیا ہے۔ دوزخ کا مشاہدہ (اس وقت) کرایا گیا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہوا تھا کہ کہیں میں اس کی لپیٹ میں نہ آ جاؤں اور میں نے اس میں ایک کھونٹی والے شخص کا مشاہدہ کیا جو دوزخ میں اپنی انتڑیوں کو گھسیٹتا تھا' وہ شخص اپنی کھونٹی کے ساتھ حُجَّاج کی چوری کیا کرتا تھا۔ اگر اس کی چوری کا علم ہو جاتا تو وہ کہتا کہ یہ چیز میری کھونٹی کے ساتھ لگ گئی تھی اور اگر اس کا علم نہ ہوتا تو وہ اس کو لے اڑتا اور میں نے اس میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا' وہ نہ اس کو کھلاتی تھی نہ چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کرتی یہاں تک کہ وہ بھوک و پیاس کی وجہ سے مر گئی بعد ازاں مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا تھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا' میں چاہتا تھا کہ جنت سے پھل پکڑوں تاکہ تم اسے دیکھو بعد ازاں مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں (مسلم)

وضاحت: سورج یا چاند گرہن کی نماز میں ہر رکعت میں ایک' دو یا تین رکوع ثابت ہیں جس قدر گرہن لمبا ہو اسی مقدار سے رکوع اور تلاوت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور اگر گرہن لمبا نہ ہو تو اسی مقدار میں رکوع کی تعداد میں کمی ہو گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کیا' یہ آپؐ کا معجزہ تھا (واللہ اعلم)

۲۹۴۳ - (٦) **وَعَنْ** قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ ﷺ فَرَسًا مِّنْ اَبِیْ طَلْحَةَ یُقَالُ لَهُ: الْمَنْدُوْبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «مَا رَأَیْنَا مِنْ شَیْءٍ. وَاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۹۴۳: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں (ایک دفعہ) شوروشغب ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا۔ اس پر سوار ہو کر گئے جب واپس لوٹے تو آپؐ نے فرمایا' ہم نے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (تیز رفتاری میں) سمندر کی مانند پایا ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۴٤ - (۷) **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «مَنْ

اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۹۴۴: سعید بن زید سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اس کی ملکیت ہے البتہ جو زمین کا مالک نہیں اس کو دوسرے کی زمین میں کسی چیز کو کاشت کرنے کا حق نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اسلام میں بے آباد زمین کو آباد کرنے کی اجازت ہے' حاکم وقت کی اجازت ضروری نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث کے مفہوم سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے البتہ کسی کی ملکیتی زمین میں درخت لگانا یا کاشت کرنا جائز نہیں۔ زمین کے مالک کو اجازت ہے کہ وہ اس کی کاشت کردہ کھیتی کو اکھاڑ دے (واللہ اعلم)

۲۹٤٥ - (۸) وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۹۴۵: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو عُروۃ رحمہُ اللہ سے مرسل بیان کیا ہے نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۹٤٦ - (۹) **وَعَنْ** اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا لَا تَظْلِمُوْا، اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِيْ «الْمُجْتَبٰى».

۲۹۴۶: ابوحُرَّۃ رَقاشی سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! ظلم نہ کرو خبردار! کسی مسلمان شخص کا مال حلال نہیں' ہاں! اگر وہ بخوشی اجازت دے۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان' دار قُطنِی فِی الْمُجْتَبٰی)

۲۹٤٧ - (۱۰) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ ، وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۹۴۷: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' نہ شوروغل کرنا ہے اور نہ پہلو میں دوسرا گھوڑا لے جانا جائز ہے اور نہ اسلام میں وٹہ سٹہ کی شادی کی اجازت

ہے اور جو شخص مال لوٹتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: گھوڑ دوڑ میں "جَلَبْ" سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص جو سمجھتا ہے کہ فلاں گھوڑا میرے گھوڑے سے سبقت لے جائے گا تو وہ اس کی رکاوٹ کے لئے ایک شخص کو میدان میں کسی جگہ مقرر کرتا ہے کہ جب فلاں گھوڑا دوڑتا ہوا وہاں سے گزرے تو تمہیں زور سے شوروغل کرنا ہو گا اور شوروغل سے متاثر ہو کر وہ گھوڑا اپنی رفتار کو تیز نہیں رکھ سکے گا اور "جَنَبْ" سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑا دوڑاتے وقت گھوڑے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گھوڑا رکھتا ہے کہ اگر پہلا گھوڑا پیچھے رہتا نظر آتا ہے تو اس کو چھوڑ کر ساتھ والے گھوڑے پر سوار ہو جائے گا تاکہ مقابلہ میں کامیاب رہے۔ اس حدیث میں اس کی ممانعت کر دی گئی ہے اس لئے کہ یہ انداز عدل و انصاف کے منافی ہے۔ زکوۃ کے بیان میں "جَلَبْ" اور "جَنَبْ" کی وضاحت زکوٰۃ کے لحاظ سے پہلے گزر چکی ہے اور "شِغَار" سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے انسان کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے لڑکے کے ساتھ کرے اور درمیان میں مہر مقرر نہ ہو (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۲۹)

٢٩٤٨ - (١١) **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِباً جَادًّا ، فَمَنْ اَخَذَ اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهِ: «جَادًّا».

۲۹۴۸: سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کو نہ لے۔ نہ مزاح کے طور پر (اور) نہ سچ مچ۔ پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لیتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسے واپس کرے (ترمذی' ابوداؤد) ابوداؤد کی روایت لفظ "جادًّا" تک ہے۔

٢٩٤٩ - (١٢) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۹۴۹: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اپنا چوری شدہ مال بعینہٖ کسی شخص کے ہاں پایا وہ اس کا حقدار ہے اور خریدار اس شخص کا تعاقب کرے گا جس نے اس کے پاس فروخت کیا (احمد' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ عن سے روایت کی ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷' طبقاتِ ابنِ سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

٢٩٥٠ - (١٣) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ».
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

٢٩٥٠: سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کسی ہاتھ نے جو (مال ظلماً) پکڑا ہے اس کو بہرحال اس نے واپس کرنا ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٩٥١ - (١٤) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطاً، فَأَفْسَدَتْ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيُّ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى أَهْلِهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

٢٩٥١: حَرام بن سعد بن مُحَیِّصَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ براءؓ بن عازِب کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی' اس نے کھیتی کو خراب کر دیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا' باغ والوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دن میں ان کی حفاظت کریں اور اگر رات میں چارپائے کھیتی کو خراب کریں تو چارپایوں کے مالک اس کے ذمہ دار ہوں گے (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دن بھر کھیتی کی نگرانی کھیتی کے مالکوں کے ذِمّہ ہے۔ اس دوران اگر چارپائے کھیتی کو خراب کریں گے تو چارپایوں کے مالک کو اس کا جُرمانہ نہیں دینا ہو گا (واللہ اعلم)

٢٩٥٢ - (١٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرِّجْلُ جُبَارٌ»، وَقَالَ: «النَّارُ جُبَارٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (چارپائے کے) پاؤں نے جس چیز کو نقصان پہنچایا وہ باطل ہے اور آگ (کے نقصان کا معاوضہ بھی) باطل ہے (ابوداؤد)

٢٩٥٣ - (١٦) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثاً، فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٣: حسنؒ سے روایت ہے وہ سَمُرَہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چارپایوں کے پاس جائے' اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت طلب کرے۔ اگر موجود نہ ہو تو تین بار آواز دے' اگر جواب آئے تو اس سے اجازت حاصل کرے اور اگر جواب نہ آئے تو (چارپایوں سے)

دودھ حاصل کرے اور پی لے (اپنے ساتھ) اٹھا کر نہ لے جائے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حکم بھوکے اور مُضطر کے لئے ہے وگرنہ کسی مسلمان کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر حاصل کرنا درست نہیں (واللہ اعلم)

٢٩٥٤ - (١٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ حَائِطاً فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٢٩٥٤: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو وہ (وہاں سے) کھا پی سکتا ہے البتہ جھولی بھر کر نہ لے جائے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢٩٥٥ - (١٨) **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ. فَقَالَ: أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ؟! قَالَ: «بَلْ عَارِيَةً مَضْمُوْنَةً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٥: اُمیّہ بن صفوان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی زرہیں (جنگ) حُنَین کے دن عاریتاً" حاصل کیں۔ اس نے دریافت کیا' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ غاصبانہ طور پر لے رہے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا "بلکہ عاریتاً" اپنے قبضہ میں کر رہا ہوں' یہ قابلِ واپسی ہوں گی" (ترمذی' ابوداؤد)

٢٩٥٦ - (١٩) **وَعَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ مُقْضِيٌّ، وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٦: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' عاریتاً" چیز کو واپس کیا جائے اور (دودھ کے لئے حاصل کیا جانے والا) جانور واپس کیا جائے اور قرض ادا کیا جائے اور کفیل قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہو گا (ترمذی' ابوداؤد)

٢٩٥٧ - (٢٠) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَاماً أَرْمِيْ نَخْلَ الْأَنْصَارِ، فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟» قُلْتُ: آكُلُ. قَالَ: «فَلَا تَرْمِ، وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ أَسْفَلِهَا» ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ

اَشْبِعْ بَطْنَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ «بَابِ اللُّقَطَةِ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۲۹۵۷: رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ابھی) چھوٹا لڑکا تھا انصار کی کھجوروں پر پتھر پھینکتا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے لڑکے! تو کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے جواب دیا' کھجوریں کھانے کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا' پتھر مت پھینکو جو نیچے گریں انہیں کھا لیا کرو بعد ازاں اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی' اے اللہ! اس کے پیٹ کو سیر فرما (ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد) اور ہم عمرو بن شعیب سے (مروی) حدیث کو انشاء اللہ تعالیٰ "بَابُ اللُّقَطَۃ" میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: بھوکے اور مضطر کو اجازت ہے وگرنہ کھجور کے درخت سے نیچے گری ہوئی کھجوریں بھی بلا کسی عذر شرعی کے اٹھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۵۸ - (۲۱) **عَنْ** سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئاً بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۹۵۸: سالمؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بلا جواز زمین کا کچھ حصہ اپنے قبضہ میں لیا تو اس شخص کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا (بخاری)

۲۹۵۹ - (۲۲) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اَخَذَ اَرْضاً بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۹۵۹: یَعلی بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے بلا جواز زمین پر قبضہ کیا اس کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لے جائے (احمد)

۲۹۶۰ - (۲۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْراً مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ، ثُمَّ يُطَوَّقَهُ

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ.

۲۹٦۰: یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ایک بالشت کے بقدر زمین پر ناجائز قبضہ کیا تو اللہ عزّوجل اس کو تکلیف دے گا کہ وہ زمین کھودے یہاں تک کہ (کھودتا کھودتا) وہ ساتوں زمینوں کے آخر تک پہنچ جائے بعد ازاں اس (گہرائی) کا اس کو قیامت تک کے لئے گلے میں طوق پہنا دیا جائے گا جب تک کہ لوگوں میں فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ (احمد)

(۱۲) بَابُ الشُّفْعَةِ

(شُفعہ کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۶۱ - (۱) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَضَی النَّبِیُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل

۲۹۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (غیر منقولہ) جائیداد میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں ہوئی (لیکن) جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا (بخاری)

وضاحت: "شُفْعَہ" کا لفظ "شَفْعٌ" سے ماخوذ ہے جس کا معنی جوڑا ہے اور شریعت میں شریک کے حصّہ کو شریک کی طرف منتقل کرنے کا نام ہے۔ شریک اپنے شریک کو متعیّن بدل ادا کر کے وہ حصہ لے سکتا ہے گویا کہ ایک شریک نے اپنے شریک کا حصہ حاصل کر کے اپنی جائیداد کو جوڑا کر لیا ہے اور شریعت نے یہ حق اس غیر منقولہ جائیداد میں ثابت رکھا ہے جس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور تقسیم ہونے کے بعد جب راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہے اس لئے کہ اب وہ ضَرر باقی نہیں جو اشتراک کی شکل میں تھا۔ ضَرَر کو ملحوظ رکھتے ہوئے شارع نے پابند کیا ہے کہ جب تک شریک اپنے شریک کو اطلاع نہیں دیتا اور وہ اس کو کسی دوسری جگہ فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتا' وہ فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر فروخت کرے گا تو شریک اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنا حق لے سکتا ہے۔ عَلاَّمہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ شرکت فی نفسِ الْمَبِیْع تقسیم ہونے اور حدود قائم ہونے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور شرکت فی حَقِّ الْمَبِیْع راستوں کے تبدیل ہونے کی بنیاد پر ختم ہو جاتی ہے البتہ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے ذکر کیا ہے کہ شفعہ فی نفس المبیع اور شفعہ فی حَقِّ الْمَبِیْع اگر موجود نہیں یعنی شرکت کی نفی ہے تو شفعہ فی حَقِّ الْجَار باقی ہے جیسا کہ آئندہ آنے والی حدیث میں شفعہ فی حَقِّ الجَار کا ذکر ہے

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۴۳۶' التَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح جلد ۲ صفحہ ۳۴۰)

۲۹۶۲ - (۲) **وَعَنْہُ،** قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ شِرْکَةٍ لَمْ تُقْسَمْ: رَبْعَةٍ ، اَوْ حَائِطٍ : «لاَ یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَہٗ» ، فَاِنْ شَاءَ

اَخَذَ، وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ، فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۶۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شرکت میں خواہ مسکن ہو یا باغ ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے کہ اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے جب تک اپنے شریک کو مطلع نہیں کرتا۔ اگر وہ اس کو حاصل کرنا چاہے حاصل کرے اگر چاہے تو نہ حاصل کرے لیکن جب اس کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کر دیا تو اس کا زیادہ حقدار اس کا شریک ہے (مسلم)

۲۹۶۳ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۹۶۳: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے (بخاری)

وضاحت: پڑوسی سے مقصود شریک ہے' عام پڑوسی مراد نہیں ہے بلکہ وہ جس کا راستہ اور اس کے شریک کا راستہ ایک ہے جیسا کہ حدیث (۲۹۶۷) میں اس کی وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

۲۹۶٤ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے (بخاری' مسلم)

۲۹۶۵ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِيْقِ جُعِلَ عِرْضُهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب راستے (کے تعین) کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۶۶ - (٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عِقَارًا، قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهُ

فِیْ مِثْلِهٖ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۲۹۶۶: سعید بن حُرَیْث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص گھر یا زمین فروخت کرے تو اس کے اس کام میں اس وقت تک برکت نہ ہو گی جب تک کہ وہی رقم اسی کاروبار میں نہ لگائے (ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر راوی ضعیف ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۹۲' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۹۱)

۲۹٦٧ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ، يُنْتَظَرُ لَهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ.

۲۹٦٧: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے' شفعہ کے لئے اس کا انتظار کیا جائے اگر وہ موجود نہ ہو بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۹٦٨ - (٨) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ، وَالشُّفْعَةُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. قَالَ:

۲۹٦٨: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' شریک شفعہ کا حقدار ہے اور شفعہ ہر چیز میں ثابت ہے یعنی غیر منقولہ جائیداد میں ہے (ترمذی)

۲۹٦٩ - (٩) وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلًا، وَهُوَ اَصَحُّ.

۲۹٦٩: ترمذی کا بیان ہے کہ یہی روایت ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت مرسل بیان کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۲۹٧٠ - (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِی النَّارِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِیْ: مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِیْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا، صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِی النَّارِ.

۲۹۷۰: عبداللہ بن حُبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بیری کے درخت کو کاٹا اللہ اس کا سر دوزخ میں داخل کرے گا (ابوداؤد)
امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مختصر ہے' تفصیل یہ ہے کہ جس شخص نے جنگل میں ایسی بیری کے درخت کو ظلم کرتے ہوئے بلاجواز اور بلا فائدہ کاٹا جس کے سائے میں مسافر اور چارپائے آرام کرتے تھے تو اللہ اس کے سر کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۷۱ - (۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهَا. وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلِ النَّخْلِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۹۷۱: عُثمان بن عَفّان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب (مشترک) زمین میں حدود قائم ہو جائیں تو اس میں شُفعہ نہیں ہے نیز کنویں اور پیوندی کھجور میں شُفعہ نہیں ہے (مالک)

(١٣) بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارِعَةِ

(زمین کو پانی پلانا اور بٹائی پر دینا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٧٢ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ اِلَى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

پہلی فصل

٢٩٧٢: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کی کھجوریں اور ان کی زمین واپس کر دی کہ وہ ان میں اپنا مال خرچ کر کے کام کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں سے نصف حصہ ملے گا (مسلم)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو اس شرط پر زمینیں واپس کر دیں کہ وہ زمینوں میں کام کریں گے اور زراعت کریں گے، انہیں پیداوار سے نصف حصہ ملے گا۔

وضاحت: مساقات میں پھل دار درختوں کی نگرانی اور پانی دینے کی بنیاد پر آمدنی کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے جب کہ مزارعت کا تعلق زمین میں کام کرنے اور بیج ڈالنے کے ساتھ ہے اور پیداوار زمین کے مالک اور کام کرنے والے کے درمیان طے شدہ نسبت کی بنیاد پر تقسیم ہو گی (واللہ اعلم)

٢٩٧٣ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْساً حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٩٧٣: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمین کو حصہ پر کاشت کے لئے دیتے تھے اور ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے روکا ہے' اس وجہ سے ہم نے اس کو چھوڑ دیا (مسلم)

وضاحت: رافعؓ بن خدیج سے مروی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عبداللہؓ بن عمرؓ کو بتلایا کہ ان کے چچا' رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر (اپنے گھروں کو) پلٹ گئے۔ انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع کیا ہے (اس پر) عبداللہؓ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ رافع بن خَدِیْج کے پاس زمین تھی جسے وہ عہدِ نبویؐ میں اس شرط پر بطور مزارعت دیا کرتے تھے کہ زمین کے اس حصہ کی پیداوار جہاں سے پانی کا چشمہ بہتا ہے میری ہو گی اور (اسی طرح) اس بھوسے کے عوض جس کی مقدار کا علم نہیں وہ معاملہ کر لیا کرتے تھے۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ' رافع بن خَدِیْجؓ کو علی الاطلاق ٹھیکے پر زمین دینے کی ممانعت بیان کرنے پر ٹوک رہے ہیں اور بتلا رہے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عقدِ مزارعت سے منع کیا ہے وہ عام نہیں ہے بلکہ اس سے وہ شکل مراد ہے جس میں کسی فاسد (غیر شرعی) شرط کا اضافہ کیا گیا ہو یا معاوضہ کا معاملہ غیر معین اور مجہول ہو کہ جس سے نزاع پیدا ہو سکتا ہو اور زمین کے مالک یا مزارع دونوں میں سے کسی ایک کے گھاٹے اور نقصان میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (عینی شرح بخاری جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳)

۲۹۷۴ - (۳) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ، فَنَهَانَا النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ، وَكَأَنَّ الَّذِیْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۴: حنظلہ بن قیس سے روایت ہے وہ رافع بن خَدِیْج رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچاؤں نے بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو ٹھیکے پر دیتے تھے' اس زمین سے جو پیداوار پانی کی نالیوں کے قریب سے پیدا ہوتی یا جس چیز کو زمین کا مالک مستثنیٰ قرار دیتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ میں نے رافعؓ سے دریافت کیا' دَراہم و دَنانیر کے ساتھ کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں اور گویا کہ جس صورت سے منع کیا گیا ہے وہ ایسی ہے کہ اگر اس پر وہ لوگ جو حلال و حرام کا فہم رکھتے ہیں غور و فکر کریں تو وہ کبھی اس کی اجازت نہیں دیں گے اس لئے کہ اس میں نقصان کا اندیشہ ہے (بخاری' مسلم)

۲۹۷۵ - (۴) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا، وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِیْ اَرْضَهُ، فَيَقُوْلُ: هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِیْ، وَهٰذِهِ لَكَ. فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهِ، وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ. فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تمام اہلِ مدینہ سے ہماری زراعت زیادہ تھی اور ہم میں سے کچھ لوگ زمین کرائے پر دیتے تھے اور واضح کر دیتے کہ زمین کا یہ قطعہ میرا ہے اور فلاں قطعہ تمہارا ہے پس بسا اوقات یہ قطعہ تو فصل اُگاتا اور فلاں قطعہ نہ اُگاتا (اس لئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کر دیا (بخاری، مسلم)

۲۹۷٦ - (٥) وَعَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِطَاوسٍ: لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهُ. قَالَ: اَيْ عَمْرُو! اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ، وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ - يَعْنِيْ: اِبْنَ عَبَّاسٍ - اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلٰكِنَّ قَالَ: «اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجاً مَّعْلُوْماً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷٦: عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا' کاش! آپ مزارعت (کا کاروبار) چھوڑ دیں' اس لئے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ طاؤس کہتے ہیں' اے عمرو! میں انہیں (مزارعت پر زمین) عطا کرتا ہوں اور اس طرح ان کی مدد کرتا ہوں اور ان میں سے زیادہ علم رکھنے والے یعنی ابن عباسؓ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا البتہ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین) بطور عطیہ کے دے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معلوم اجرت وصول کرے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۷ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس زمین ہے وہ خود اس کی کاشت کرے یا اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اگر اس طرح نہ کرے تو زمین کو خالی چھوڑ دے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۸ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَرَاٰى سِكَّةً وَّشَيْئاً مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۷۸: ابوامامہ نے ہَل اور دیگر زراعت کے آلات کا ملاحظہ کیا اور بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جن لوگوں کے گھروں میں یہ آلات داخل ہو گئے تو اللہ ان میں ذلّت کو داخل کرے گا۔

(بخاری)

وضاحت: اس سے مقصود جہاد کی طرف رغبت دلانا ہے اگرچہ زمینداری کا مشغلہ بھی باعثِ ثواب ہے تاہم نتائج کے لحاظ سے زیادہ افادیّت کا حامل نہیں ہے اور حدِّ اعتدال سے تجاوز درست نہیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس

حدیث پر ان الفاظ کے ساتھ باب کا انعقاد کیا ہے کہ آلاتِ زراعت کے ساتھ مشغولیت اختیار کرنے کے نتائج سے ڈرایا گیا ہے یا حدِّ اعتدال سے تجاوز کرنے کو اچھا نہیں سمجھا گیا (تَنقِيحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٢٩٧٩ - (٨) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۲۹۷۹: رافع بن خَدِیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کاری کی' اس کی کاشت کردہ چیز سے اسے کچھ نہیں ملے گا البتہ اس کو خرچ ملے گا (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٩٨٠ - (٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: مَا بِالْمَدِيْنَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَزَارَعَ عَلِيٌّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَالْقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ أَبِيْ بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِيٍّ، وَابْنُ سِيْرِيْنَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى: إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ؛ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَإِنْ جَاؤُوْا بِالْبَذْرِ؛ فَلَهُمْ كَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۹۸۰: قیس بن مُسلم سے روایت ہے وہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تیسرے اور چوتھے حصّہ پر زمین کی زراعت نہ کرتے ہوں۔ علیؓ' سعد بن مالکؓ' عبداللہ بن مسعودؓ' عمر بن عبدالعزیزؒ' قاسمؒ' عُروہؒ' آلِ ابی بکرؓ' آلِ عمرؓ' آلِ علیؓ اور ابنِ سیرینؒ بٹائی پر کاشت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کیا کہ مزارعت میں میرا عبدالرحمان بن یزید کے ساتھ اشتراک تھا اور عمرؓ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ طے کیا کہ اگر عمرؓ کی طرف سے بیج ہو گا تو اس کو نصف ملے گا اور اگر وہ بیج ڈالیں گے تو ان کو اتنا حصّہ ملے گا (بخاری)

(١٤) بَابُ الْإِجَارَةِ

(اُجرت پر دینے کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٨١ - (١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ، وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ، وَقَالَ: «لَا بَأْسَ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

٢٩٨١: عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ثابت بن ضحاک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت (پر زمین دینے) سے منع کیا البتہ (معلوم) اجرت پر دینے کا حکم دیا اور فرمایا' اس میں کچھ حرج نہیں (مسلم)

٢٩٨٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ، فَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩٨٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگیاں لگوائیں اور سینگیاں لگانے والے کو مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈالی (بخاری' مسلم)

٢٩٨٣ - (٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ». فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٩٨٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ نے کوئی پیغمبر مبعوث نہیں فرمایا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' آپؐ بھی (بکریاں چراتے رہے ہیں؟) آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ہاں! میں مکہ والوں کی (بکریاں) چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا (بخاری)

٢٩٨٤ ـ (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ اُعْطِيَ بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں تین انسانوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر غدر کیا اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لایا اور ایک وہ شخص جس نے کسی شخص کو مزدور بنایا اس سے پوری طرح مزدوری کروائی اور اس کو مزدوری نہ دی (بخاری)

٢٩٨٥ ـ (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوْا بِمَاءٍ، فِيْهِمْ لَدِيْغٌ ـ اَوْ سَلِيْمٌ ـ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَاءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ اِنَّ فِي الْمَاءِ لَدِيْغًا ـ اَوْ سَلِيْمًا ـ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرِئَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ، وَقَالُوْا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ اَجْرًا؟ حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ اَجْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَصَبْتُمْ، اَقْسِمُوْا، وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا».

۲۹۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت ایک قبیلہ کے پاس سے گزری جن میں سانپ گزیدہ یا بچھو گزیدہ شخص تھا۔ قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا' تم میں سے کوئی شخص دم کر لیتا ہے' اس لئے کہ قبیلہ میں ایک شخص کو سانپ نے ڈس لیا ہے یا بچھو نے ڈس لیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص اٹھا' اس نے چند بکریوں (کے معاوضہ) پر سورت فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا چنانچہ وہ شخص بکریاں لے کر اپنے رفقاء کے ہاں آ گیا۔ انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور اعتراض کیا کہ تو نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے۔ انہوں نے آپؐ کو بتایا' اے اللہ کے رسول! اس (صحابیؓ) نے اللہ کی کتاب (کے ساتھ دم کرنے) کا معاوضہ لیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی کتاب زیادہ حقدار ہے کہ تم اس پر مزدوری لو (بخاری) اور ایک روایت میں ہے' (آپؐ نے فرمایا) تم نے درست کام کیا ہے (معاوضہ کو) تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

وضاحت: قرآنِ پاک کی آیات کے ساتھ دم کر کے اُجرت لینا درست ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٩٨٦ ـ (٦) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَتَیْنَا عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ. فَقَالُوْا: اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَیْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْیَةٍ؟ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِی الْقُیُوْدِ. فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَجَآؤُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِی الْقُیُوْدِ، فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِیَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِیْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ: فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَاَعْطَوْنِیْ جُعْلًا، فَقُلْتُ: لَا، حَتّٰی اَسْأَلَ النَّبِیَّ ﷺ. فَقَالَ: «كُلْ، فَلَعُمْرِیْ، لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْیَةٍ بَاطِلٍ، لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْیَةٍ حَقٍّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ

دوسری فصل

٢٩٨٦: خَارِجَہ بن صَلت سے روایت ہے وہ اپنے چچاؓ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے عرب کے ایک محلّہ میں پہنچے۔ محلّہ کے لوگوں نے کہا' ہمیں آگاہ کیا گیا ہے کہ تم اس شخص سے خیر و برکت کے ساتھ آئے ہو' کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ شخص زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ وہ دیوانے شخص کو لے کر آئے جو زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ (خَارِجَہ بن صَلت کے چچا بیان کرتے ہیں) میں نے تین دن صبح و شام اس پر سورت فاتحہ پڑھ کر دم کیا' میں اپنے تھوک کو اکٹھا کر کے اس پر تھوکتا رہا گویا کہ وہ پہلے بندھا ہوا تھا جس سے اس کو آزادی حاصل ہو گئی۔ ان لوگوں نے مجھے مزدوری دی۔ میں نے (لینے سے) انکار کیا جب تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو اسے اپنے مصرف میں لا' مجھے اپنی زندگی کی قسم! کچھ وہ لوگ ہیں جو غلط دم کر کے کھاتے ہیں لیکن تو نے صحیح دم کر کے کھایا ہے (احمد' ابوداؤد)

٢٩٨٧ ـ (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

٢٩٨٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے ادا کرو (ابن ماجہ)

٢٩٨٨ ـ (٨) وَعَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ. وَفِیْ «الْمَصَابِیْحِ»: مُرْسَلٌ.

۲۹۸۸: حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر (سوار ہو کر) آئے (احمد' ابوداؤد) اور مصابیح میں یہ روایت مرسل ہے۔

وضاحت: مسلمان کے بارے میں اچھا ظن رکھنا چاہیے' اس لئے حکم دیا ہے کہ اس کیفیت کے ساتھ آنے والے سائل کو بھی محروم نہ کیا جائے' شائد سائل کو کوئی مجبوری لاحق ہو۔ (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۹۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۸۹ - (۹) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنذِرِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَ: ﴿طٰسٓمٓ﴾ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسٰى ، قَالَ: «إِنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ آجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانَ سِنِيْنَ، أَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۹۸۹: عُتبہ بن مُنذِر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے (سورت) "طٰسٓمٓ" تلاوت فرمائی جب آپؐ (تلاوت کرتے کرتے) موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام نے خود کو آٹھ سال یا دس سال اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور اپنی خوراک پر اجیر بنایا (احمد' ابن ماجہ)

۲۹۹۰ - (۱۰) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَجُلٌ أَهْدٰى إِلَيَّ قَوْسًا، مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ ، فَأَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. قَالَ: «إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۹۹۰: عُبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ایسے لوگوں میں سے (جن کو میں کتاب اور قرآن کی تعلیم دیتا تھا) ایک شخص نے میری جانب کمان کا ہدیہ بھیجا ہے۔ وہ (اتنا بڑا) مال نہیں ہے' کیا میں اللہ کی راہ میں اس کے ساتھ تیر اندازی کروں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تجھے پسند ہے کہ تو آگ سے طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کر (ابوداؤد' ابن ماجہ)

(١٥) بَابُ اَحْيَآءِ الْمواتِ وَالشُّرْبِ

(بے آباد زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٩١ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ عَمَرَ اَرْضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ؛ فَهُوَ اَحَقُّ» قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِىْ خِلَافَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

٢٩٩١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت میں نہیں ہے پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ عروہؒ نے بیان کیا کہ عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں یہ فیصلہ نافذ فرمایا (بخاری)

٢٩٩٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٩٩٢: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صَعب بن جَثَّامَہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مخصوص چراگاہ بنانا صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے جائز ہے (بخاری)

وضاحت: رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد خلیفہ کے لئے جائز ہے کہ وہ صدقہ وغیرہ کے اونٹوں کے چرنے کے لئے مخصوص چراگاہ بنائیں جس میں عام مسلمانوں کے جانوروں کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہو یعنی ذاتی چراگاہ کی اجازت نہیں (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد٢ صفحہ١٩٧)

٢٩٩٣ - (٣) وَعَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ». فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ». فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ

حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۹۳: عُروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زبیرؓ کا ایک انصاری کے ساتھ پتھریلی جگہ کے پانی کے نالے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا' زبیر (اپنے کھیت کو) پانی سے سیراب کر بعد ازاں اپنے پڑوس والے شخص کی جانب پانی چھوڑ۔ اس پر انصاری نے اعتراض کیا' یہ اس لئے ہے کہ یہ آپؐ کا پھوپھی زاد بھائی ہے؟ یہ سن کر آپؐ کا چہرہ متغیّر ہو گیا اور آپؐ نے زبیرؓ کو حکم دیا' اے زبیرؓ! اپنے کھیت کو سیراب کر اور جب تک پانی منڈیروں تک نہ پہنچے' پانی روک رکھ۔ اس کے بعد اپنے پڑوسی کی جانب پانی چھوڑ (فی الحقیقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کا پورا حق عطا کیا۔ جب کہ انصاری نے آپؐ کو ناراض کر دیا حالانکہ (اس سے پہلے) آپؐ نے ان دونوں کو ایسی بات کا مشورہ دیا تھا جس میں وسعت تھی (بخاری' مسلم)

٢٩٩٤ - (٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ، لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَأِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زائد پانی کو نہ روکو تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس سے منع کرو (بخاری' مسلم)

٢٩٩٥ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ. فَيَقُولُ اللهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي «بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ».

۲۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' نہ ان کی جانب دیکھے گا (ایک) وہ شخص جس نے کسی سامان پر قسم اٹھائی کہ اس کو جو کچھ دیا جا رہا ہے اس سے کہیں زیادہ اس کو ملتا تھا جب کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے اور (دوسرا) وہ شخص جس نے عصر (کی نماز) کے بعد جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ قسم اٹھا کر مسلمان کے مال کو چھین سکے اور (تیسرا) وہ شخص جس نے زائد پانی کو روک رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کے دن میں تجھ سے اپنے فضل کو روکوں گا جیسا کہ تو نے زائد پانی کو روکا تھا جو تیری محنت سے دستیاب نہیں ہوا تھا (بخاری' مسلم)
اور جابرؓ سے مروی حدیث کا ذکر اس باب کے ذیل میں ہو چکا ہے جس میں ناجائز بیعوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۹۶ - (۶) عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اَحَاطَ حَائِطاً عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۹۹۶: حسنؒ سے روایت ہے وہ سمرۃؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے زمین کے کچھ حصے پر دیوار بنالی وہ اس کی ملکیت ہے (ابوداؤد)

۲۹۹۷ - (۷) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلاً. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۹۷: اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو بطور جاگیر کے کھجور کے درخت عطا کئے (ابوداؤد)

۲۹۹۸ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ، فَاَجْرَى فَرَسَهُ حَتّٰى قَامَ، ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهِ، فَقَالَ: «اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۹۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کے گھوڑے کے دوڑنے کے بقدر (زمین) بطور جاگیر عطا کی چنانچہ انہوں نے گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ گھوڑا رک گیا بعد ازاں زبیرؓ نے اپنا کوڑا پھینکا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ جہاں تک اس کا کوڑا پہنچا ہے وہاں تک زمین اسے عطا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: خلیفہ وقت کے لئے کسی مصلحت کے پیشِ نظر اجازت ہے کہ وہ کسی شخص کو جاگیر عطا کرے۔ (واللہ اعلم)

۲۹۹۹ - (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ، قَالَ: فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: «اَعْطِهَا اِيَّاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۲۹۹۹: علقمہ بن وائل سے روایت ہے وہ اپنے والدؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حضر موت (مقام) میں بطور جاگیر زمین عطا کی علقمہ کے والدؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے ساتھ معاویہؓ کو بھیجا' آپؐ

نے اس کو حکم دیا کہ اس کو فلاں زمین عطا کرو (ترمذی، دارمی)

۳۰۰۰ - (۱۰) وَعَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَأْرِبَ، فَأَقْطَعَهُ اِيَّاهُ، فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ. قَالَ: فَرَجَعَهُ مِنْهُ. قَالَ: وَسَأَلَهُ: مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ؟ قَالَ: «مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۰۰: اَبْیَض بن حَمَّال مَارِبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بن کر گئے۔ انہوں نے آپؐ سے نمک کی اس کان کا بطور جاگیر عطا کرنے کا مطالبہ کیا جو "مارب" (یمن) میں تھی۔ آپؐ نے وہی انہیں عطا کی۔ جب وہ واپس لوٹے تو ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے انہیں نہ ختم ہونے والا پانی بطور جاگیر عطا کیا ہے۔ ابیض بن حمال کہتے ہیں چنانچہ آپؐ نے ان سے اس کو واپس لے لیا۔ اَبْیَض بن حَمَّال کہتے ہیں اور اس نے آپؐ سے سوال کیا کہ کس قدر پیلو کے درخت بطور چراگاہ محفوظ کئے جا سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، جہاں اونٹوں کے پاؤں نہیں پہنچتے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۰۰۱ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ: فِي الْمَآءِ، وَالْكَلَاِ، وَالنَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۰۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین چیزوں میں تمام مسلمان شریک ہیں پانی، گھاس اور آگ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۰۰۲ -(۱۲) وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ: «مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۰۲: اَسْمَر بن مُضَرِّس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے بیعت کی۔ آپؐ نے فرمایا، جو شخص کسی چشمہ کی جانب پہلے پہنچا کہ ابھی وہاں کوئی مسلمان نہیں پہنچا تو وہ اس کی جاگیر ہے (ابوداؤد)

۳۰۰۳ - (۱۳) وَعَنْ طَاؤُسٍ، مُرْسَلًا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ، وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۳۰۰۳: طاؤس سے مرسل روایت ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بے آباد زمین کو

آباد کیا وہ اس کے لئے ہے اور ایسی زمین جس کے مالک مر چکے ہوں وہ اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے پھر وہ میری جانب سے تمہارے لئے ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

٣٠٠٤ - (١٤) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَلدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ، فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَلِمَ ابْتَعَثَنِي اللهُ إِذًا؟ إِنَّ اللهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِم حَقُّهُ».

۳۰۰۴: نیز شرحُ السُّنَّۃ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں عبداللہؓ بن مسعود کو چند گھر بطور جاگیر عطا کئے' یہ گھر انصار کی آبادی کے گھروں اور کھجوروں کے درمیان واقع تھے۔ چنانچہ بنو عبد بن زہرۃ قبیلے نے کہا' ابنِ اُمِّ عَبْد (یعنی عبداللہؓ بن مسعود) کو ہم سے دور رکھیں تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبردار کیا کہ مجھے پھر اللہ نے کس لئے مبعوث کیا ہے؟ بے شک اللہ اس اُمّت کو پاکیزہ قرار نہیں دیتا جس میں کمزور شخص کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

٣٠٠٥ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ أَنْ يُمْسِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۳۰۰۵: عَمرو بن شُعَیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَہزُور سیلاب کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جب تک پانی ٹخنوں تک نہ پہنچے پانی کو روک لیا جائے' اس کے بعد اوپر کی جانب والا شخص نیچے کی جانب والے شخص کی طرف پانی چھوڑے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٠٠٦ - (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِّنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ، فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ، فَيَتَأَذّٰى بِهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَبِيْعَهُ، فَأَبٰى، فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِلَهُ، فَأَبٰى، قَالَ: «فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا» أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيْهِ، فَأَبٰى، فَقَالَ: «أَنْتَ مُضَارٌّ» فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ. «اذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا» فِيْ «بَابِ الْغَضَبِ» بِرِوَايَةِ

سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ صِرْمَةَ: «مَنْ ضَآرَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ» فِيْ «بَابِ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ».

٣٠٠٦: سَمُرَة بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے باغیچہ میں ایک ایسی کھجور تھی جس کا تنا اتنا (بلند) تھا کہ ہاتھ سے کھجوریں توڑی جا سکتی تھیں اور انصاری کے ساتھ اس کے گھر والے بھی رہائش پذیر تھے۔ جب سَمُرۃؓ باغیچہ میں جاتے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی چنانچہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمُرۃؓ سے کہا کہ آپ کھجور انصاری کو فروخت کر دیں؟ انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپؐ نے کہا' آپ اسے یہاں منتقل کریں؟ اس کا بھی انہوں نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' کھجور اس کو ہبہ کر دے' اس کے عوض تجھے اس قدر عطا ہو گا؟ آپؐ نے اسے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا۔ انہوں نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو نقصان پہنچانے والا ہے اور انصاری کو حکم دیا کہ تو جا کر کھجور کے درخت کو کاٹ دے (ابوداؤد)

اور جابرؓ سے مروی حدیث "جس نے زمین کو آباد کیا" بَابُ الْغَصَب میں سعید بن زید سے ذکر کی گئی ہے اور ہم عنقریب ابوصِرمہ کی حدیث "جس نے کسی کو تکلیف دی' اللہ اس کو تکلیف دے گا" کو "بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ" میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود باقر راوی کا سماع سَمُرہ سے محلِّ نظر ہے (تَنْقِيْحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠٠٧ - (١٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، انها قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «اَلْمَآءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْمَآءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ: «يَا حُمَيْرَآءُ! مَنْ اَعْطٰى نَارًا؛ فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ، وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا؛ فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ، وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَآءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَآءُ؛ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً، وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شُرْبَةً مِّنْ مَّآءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَآءُ؛ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

تیسری فصل

٣٠٠٧: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کو نہ دینا جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ پانی' نمک اور آگ ہے۔ وہ کہتی ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! پانی کا علم تو ہم رکھتے ہیں لیکن نمک اور آگ کا کیا حال ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اے حُمَيْرَاءُ! (مقصود عائشہؓ ہیں) جس شخص نے کسی کو آگ عطا کی گویا کہ اس نے ان تمام چیزوں کا صدقہ کیا جن کو آگ نے پکایا ہے اور جس شخص نے

نمک کا عطیہ دیا گویا کہ اس نے ان تمام چیزوں کا صدقہ کیا جن کو نمک نے بہتر بنایا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان کو وہاں پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی دستیاب ہے گویا اس نے ایک گردن یعنی غلام کو آزاد کیا اور جس شخص نے کسی ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہیں ہے گویا اس نے اس جان کو زندہ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے بلکہ جن احادیث میں "حُمَیْرَاء" کا لفظ ہے ان میں سے کوئی حدیث بھی صحیح نہیں البتہ اس موضوع کی ایک حدیث صحیح ہے جس کا ذکر علامہ ناصرالدین البانی نے اپنی کتاب "آدابُ الزّفاف" میں کیا ہے۔ ابنِ جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شامل کیا ہے۔ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف اور سئی الحفظ ہے (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ ، مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۰۶)

(١٦) بَابُ الْعَطَايَا

(عطیّات کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٠٠٨ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضاً بِخَيْبَرَ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضاً بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِيْ بِهِ؟ قَالَ: «اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا» فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: اَنَّهُ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ، وَلَا يُوْرَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ، وَفِي الْقُرْبٰى، وَفِي الرِّقَابِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ، اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

٣٠٠٨: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین دستیاب ہوئی چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسی زمین دستیاب ہوئی ہے کہ کبھی اس سے بہتر مال مجھے نہیں ملا' آپؐ اس کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تو پسند کرے تو اصل زمین کو باقی رکھ اور اس سے حاصل ہونے والی (آمدنی) کا صدقہ کر۔ چنانچہ عمرؓ نے زمین کی آمدنی کے صدقہ کا اعلان فرمایا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جائے' نہ اس کو ہبہ کیا جائے اور نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ اس کی آمدنی کو فقیروں' قریبی رشتہ داروں' غلاموں کے آزاد کرانے' اللہ کے راستے میں نیز مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ کیا جائے۔ اس شخص پر کچھ گناہ نہیں جو اس کا نگران ہے کہ وہ اس زمین کی آمدنی سے مناسب انداز میں خرچ کرے یا کسی پر خرچ کرے لیکن ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ ابنِ سیرینؒ نے وضاحت کی کہ وہ مال جمع نہ کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حضرت عمرؓ نے سو غلاموں کے عوض مجاہدین سے زمین خریدی تھی' انہوں نے اس کو وقف کر دیا اور اپنی بیٹی حفصہؓ کے حق میں وصیت کی کہ وہ زندگی بھر اس کی نگران ہوں گی اور اس سے ہونے والی آمدن کو مستحقین میں تقسیم کریں گی۔ ان کی وفات کے بعد عمرؓ کی اولاد نے اس کی نگرانی کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگران کے لئے خود پر اس مال سے خرچ کرنے کی اجازت ہے اور اقارب سے مراد رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ

دار مراد ہیں یا عمرؓ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اس زمین کا نام "ثَمْغ" تھا، عمرؓ کے وقف کرنے کا یہ واقعہ سن سات ہجری کا ہے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۰۰)

۳۰۰۹ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعُمْرَى جَائِزَةٌ». متفقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ تمام عمر کے لیے عطا کردہ شے نافذ ہونے والی ہے (بخاری، مسلم)

۳۰۱۰ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تمام عمر کے لیے عطا کردہ شے اس کے قریبی رشتہ داروں کا ورثہ ہے (مسلم)

۳۰۱۱ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ؛ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی شخص کے لئے اور اس کے وارث کے لئے تمام عمر کے لیے عطیہ کرتا ہے تو وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا، دینے والے کی ملکیت میں واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت دخل انداز ہو گئی ہے (بخاری، مسلم)

۳۰۱۲ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ان يقُوْلَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ؛ فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس عطیہ کو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ عطیہ کرنے والا کہے کہ یہ جائیداد تیرے اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے ہے لیکن جب یہ الفاظ کہے کہ یہ جائیداد تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ جائیداد اصل مالک کے پاس لوٹ آئے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کو رہائش کے لئے مکان دے دیتا تھا کہ جب تک تیری زندگی ہے تو اس میں سکونت اختیار کر لیکن یہ مکان تیری وفات کے بعد میرے قبضہ میں واپس آئے گا۔ اسلام نے

واضح کیا کہ اول تو آپ اس طرح آبادی کے لئے مکان نہ دیں لیکن اگر دے دیا ہے تو عطیہ دینے والے کی جانب مکان واپس نہیں آئے گا جس کو دے دیا ہے' اس کی ملک میں رہے گا اور اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء اس پر قابض ہوں گے اور جابرؓ کی حدیث میں یہ الفاظ کہ "یہ جائیداد تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ جائیداد اصل مالک کے پاس لوٹ آئے گی" حدیث میں مُدْرَجْ ہیں (تَنْقِيْحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٠١٣ - (٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُرْقِبُوْا ، وَلَا تُعْمِرُوْا، فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا، أَوْ أُعْمِرَ؛ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم عمر بھر کے لیے ہبہ یا عمر بھر کے لیے عطیہ نہ کرو کیونکہ جس کے لئے عمر بھر کے لیے ہبہ یا عمر بھر کے لیے عطیہ کیا جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے (ابوداؤد)

وضاحت: رُقبیٰ کا تصور دورِ جاہلیت میں یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا کہ میں نے اپنا یہ گھر تیرے لئے ہبہ کر دیا ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ گھر واپس مجھے ملے گا اور اگر تجھ سے پہلے میں فوت ہو گیا تو یہ گھر تیرا ہے۔ اسلام نے اس کو باطل قرار دیا اور اعلان کیا کہ جس کو گھر دیا جا چکا ہے' گھر اسی کا ہو گا خواہ کوئی بھی پہلے فوت ہو (تَنْقِيْحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

٣٠١٤ - (٧) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' عمر بھر کے لیے دیا گیا مال ان کے اہل کے لیے عطیہ ہے اور عمر بھر کے لیے کیا گیا ہبہ ان کے اہل کے لیے عطیہ ہے

(احمد' ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠١٥ - (٨) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمْسِكُوْا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ، لَا تُفْسِدُوْهَا؛ فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى، فَهِيَ لِلَّذِيْ أُعْمِرَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۰۱۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنا مال اپنے پاس روک رکھو' اس کو خراب نہ کرو لیکن جس شخص نے (کسی مال کا) عطیہ دیا وہ عطیہ اس شخص کا ہے جس کو دیا گیا ہے جب تک کہ وہ زندہ ہے اور اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا (مسلم)

(۱۷) بَابٌ [فِی الْهِبَةِ وَالْهَدِيَّةِ]

(منقولہ عطیات کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۱۶ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِیْفُ الْمَحْمَلِ، طَیِّبُ الرِّیْحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۳۰۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پھولوں کا عطیہ دیا جائے وہ انہیں واپس نہ کرے اس لئے کہ یہ معمولی احسان ہے اور بہترین خوشبو ہے (مسلم)

۳۰۱۷ - (۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے (بخاری)

۳۰۱۸ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ، لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۰۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے' کیا (یہ) ہمارے لئے بری مثال نہیں ہے؟ (بخاری)

۳۰۱۹ - (٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا. فَقَالَ: «اَکُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَارْجِعْهُ». وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: «اَیَسُرُّكَ اَنْ یَکُوْنُوْا اِلَیْكَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً؟»

قَالَ: بَلٰى. قَالَ: «فَلَا اِذًا». وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: «اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِيَّةً»، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ : لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ اَعْطَيْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ». قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: «لَا اُشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۹: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا والد اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام کا عطیہ دیا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا تو نے اپنے تمام لڑکوں کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' عطیہ واپس کر اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' کیا تجھے پسند ہے کہ تیرے لڑکے تیرے لیے ایک جیسے فرمانبردار ہوں؟ اس نے کہا' بالکل۔ آپؐ نے فرمایا' پھر یہ ہبہ درست نہیں۔

اور ایک روایت میں ہے' اس نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے عطیہ دیا۔ عَمْرَہ بنتِ رَوَاحَہ (میری والدہ) نے کہا' میں خوش نہیں ہوں جب تک کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنائے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے عَمْرَہ بنت رَوَاحَہ کے پیٹ سے اپنے لڑکے کو عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ میں آپؐ کو گواہ بناؤں۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا تو نے اپنے تمام لڑکوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا (اس پر) آپؐ نے فرمایا' تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل اختیار کرو۔ اس نے بیان کیا کہ (یہ سن کر) وہ واپس چلا گیا اور عطیہ واپس لے لیا۔

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عطیات میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں' کمی بیشی درست نہیں البتہ بعض صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی بعض اولاد کو دیگر اولاد پر ترجیح دی جیسا کہ ابوبکر صدیقؓ نے عائشہؓ کو ۲۱ وسق کھجوروں کا عطیہ دیا' باقی اولاد کو نہ دیا اور عمر بن خطابؓ نے اپنے بیٹے عاصم کو دیگر اولاد پر فضیلت دی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اُمّ کلثوم کی اولاد کو فضیلت عطا کی (اَلتَّعْلِيْقُ الصَّبِيْحُ جلد ۲ صفحہ ۳۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۰۲۰ - (۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ هِبَتِهٖ، اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهٖ» . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۳۰۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' کوئی شخص عطیہ دے کر اس کو لوٹا نہیں سکتا البتہ والد اپنے لڑکے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے (نسائی' ابن ماجہ)

۳۰۲۱ - (۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً، ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا، اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهُ. وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه. وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے کر اس سے رجوع کرے البتہ والد اپنے لڑکے کو جو عطیہ دے' وہ اس سے رجوع کر سکتا ہے اور جو شخص عطیہ دے کر اس سے رجوع کرتا ہے اس کی مثال کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے' پھر قے چاٹ لیتا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۲ - (۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً، فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً، فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، اَوْ اَنْصَارِيٍّ، اَوْ ثَقَفِيٍّ، اَوْ دَوْسِيٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۰۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواں سال اونٹنی ہدیہ دی' آپؐ نے اس کو اس کے عوض میں چھ جواں سال اونٹنیاں دیں لیکن اس نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی' آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء کی۔ بعد ازاں آپؐ نے واضح کیا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک جواں سال اونٹنی ہدیہ دی' میں نے اس کے بدلے میں چھ جواں سال اونٹنیاں دیں' اس سے وہ ناراض ہو گیا میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں سوائے قُریشی' اَنصاری' ثَقفی یا دَوسی کے کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہ کروں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۰۲۳ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو عطیہ دیا گیا اور وہ فراخی والا ہے تو وہ اس کا بدلہ دے اور جو فراخی والا نہیں ہے وہ اس کی تعریف کرے۔ اس لئے کہ جس شخص نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے تعریف نہ کی اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے تکلّف کے ساتھ ایسی چیز کو ظاہر کیا جو اسے نہیں دی گئی ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کے دو لباس زیب تن کر رکھے ہیں (تاکہ لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کرے) (ترمذی' ابوداؤد)

٣٠٢٤ - (٩) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً ؛ فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۴: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کے ساتھ احسان کیا جائے وہ احسان کرنے والے سے کہے کہ اللہ تجھے بہتر بدلہ عطا کرے تو اس نے تعریف کی حد کر دی (ترمذی)

٣٠٢٥ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا' اس نے اللہ کا شکریہ بھی ادا نہ کیا (احمد' ترمذی)

٣٠٢٦ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا قَوْماً اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ ، وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ ؛ مِنْ قَوْمٍ نَزَلَ لَنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ: لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ، وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَةِ ، حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ. فَقَالَ: «لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۳۰۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس مہاجرین آئے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے کسی قوم کو اس قوم سے زیادہ مال خرچ کرنے والی اور باوجود کم مال ہونے کے زیادہ ہمدردی کرنے والی نہیں دیکھا' جن میں ہم نے اقامت اختیار کی۔ انہوں نے ہمارے اخراجات کی ذمہ داری لی اور ہمیں منفعت میں شریک کیا ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں تمام اجر و ثواب یہ لوگ ہی نہ سمیٹ لے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا' نہیں! بشرطیکہ تم ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۷ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «تَهَادَوْا؛ فَإِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ» رَوَاهُ .

۳۰۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس لئے کہ تحفہ دشمنی کو ختم کر دیتا ہے (اس کو بیان کیا)

وضاحت: اصل کتاب میں ذکر نہیں کہ یہ حدیث کس کتاب کی ہے۔ امام حاکمؒ کے مخطوطہ میں ہے کہ یہ حدیث ترمذی میں ہے جب کہ ترمذی میں یہ حدیث عائشہؓ سے مروی نہیں ہے اور نہ یہ الفاظ ہیں البتہ ابوہریرہؓ سے دیگر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور وہ وہی حدیث ہے جو (۳۰۲۸) میں ذکر ہو رہی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ عائشہؓ امام خطیب بغدادیؒ نے تاریخ بغداد جلد۴ صفحہ۸۸ میں اور امام قضاعیؒ نے مسند الشہاب جلد۱ صفحہ۳۸۳ حدیث نمبر۶۶۰ میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں ابویوسف اَعْشیؒ کے بارے میں امام دار قطنیؒ نے کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کے تمام طرق ضعیف ہیں (تلخیص الجیر جلد۳ صفحہ۶۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۱۲)

۳۰۲۸ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «تَهَادَوْا؛ فَإِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ . وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

۳۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس لئے کہ تحفہ سینے کے بغض کو ختم کر دیتا ہے نیز کوئی عورت اپنی پڑوسی عورت کو بکری کے کھر کا ہدیہ بھیجنے کو معمولی نہ سمجھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو مَعشر راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۱۲)

(تلخیص الحبیر جلد۳ صفحہ۶۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۱۲)

۳۰۲۹ - (۱٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. قِیْلَ: اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّیْبَ.

۳۰۲۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں کا ہدیہ واپس نہ کیا جائے تکیہ' تیل اور دودھ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیل سے مقصود خوشبو ہے۔

وضاحت: ابوحاتمؒ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے (تَنقِیحُ الرُّوَاۃ جلد۲ صفحہ۲۰۴)

۳۰۳۰۔ (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ؛ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۳۰۳۰: ابوعثمان نہدیؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو پھول (ہدیہ) دیئے جائیں تو وہ انہیں واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ جنّت سے نکلا ہی (ترمذی نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: ابوعثمان نہدیؒ رحمہُ اللہ مُخضرمی ہیں' انہوں نے عہدِ نبوّت کو پایا ہے لیکن نہ آپؐ کو دیکھا ہے اور نہ ہی آپؐ سے سنا ہے (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۰۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۳۱ ۔ (۱٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ : اَنْحِلِ ابْنِیْ غُلَامَكَ، وَاشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِیْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِیْ، وَقَالَتِ: اشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اَلَهُ اِخْوَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۰۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر کی بیوی نے (اپنے خاوند بشیر سے) کہا' آپ میرے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دیں اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں چنانچہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دوں نیز اس نے مطالبہ کیا کہ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤں۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا اس کے بھائی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا تو نے تمام بیٹوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ درست نہیں ہے اور میں تو صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں (مسلم)

۳۰۳۲ ۔ (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ، وَضَعَهَا عَلٰی عَيْنَيْهِ وَعَلٰی شَفَتَيْهِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ». ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۳۰۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا کہ جب رسولُ اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہلا پھل لایا جاتا تو آپؐ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور دعا فرماتے' اے اللہ! جیسا کہ تو نے ہمیں اس کا پہلا پھل دکھایا ہے اس کا آخری پھل بھی دکھا۔ بعد ازاں آپؐ وہ پھل اس بچے کو دیتے جو آپؐ کے پاس موجود ہوتا (بیہقی فی الدَّعَوَاتِ الکبیر)

(۱۸) بَابُ اللُّقْطَةِ

(گری ہوئی چیز کو اُٹھانے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۳۳ - (۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ . فَقَالَ: «اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ؛ فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا، وَاِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا». قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ ؟ قَالَ: «هِيَ لَكَ، اَوْ لِاَخِيْكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ ؟ قَالَ: «مَالَكَ وَلَهَا ، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَآءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اَعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا ، فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ».

پہلی فصل

۳۰۳۳: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؐ سے گری ہوئی چیز اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' اس کی تھیلی اور دھاگے کی پہچان کر۔ بعد ازاں سال بھر اس کی پہچان کر' اگر اس کا مالک مل جائے (تو بہتر) ورنہ جیسے چاہے اس کو خرچ کر۔ اس نے دریافت کیا' گم شدہ بکری (کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا' وہ تیرے لئے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے ہے۔ اس نے دریافت کیا' گم شدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا' تجھے اس کے بارے میں کیا؟ اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے پاؤں ہیں' وہ پانی پر جا سکتا ہے اور درختوں کو کھا سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے گا (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' سال بھر اس کی پہچان کر بعد ازاں اس کی رسّی اور تھیلی کو اچھی طرح معلوم کر پھر اس کو اپنے مصرف میں لا اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے اس کو حوالے کر دے۔

۳۰۳٤ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۳۴: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

جو شخص گم شدہ جانور کو اپنے پاس رکھتا ہے وہ سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اگر اس کی پہچان نہیں کرواتا (مسلم)

٣٠٣٥ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ . اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٠٣٥ : عبدالرحمٰن بن عثمان تیمیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سفر پر جانے والے انسان کے گرے ہوئے سامان کو اٹھانے سے منع کیا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٠٣٦ - (١٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ . فَقَالَ: «مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غُرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئاً بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ ، فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ» وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ. قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ. فَقَالَ: «مَا كَانَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ. قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ. فَقَالَ: «مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً ؛ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ، وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ . وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى آخِرِهٖ.

دوسری فصل

٣٠٣٦ : عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ سے اس پھل کے (اتارنے کے) بارے میں دریافت کیا گیا جو درخت پر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو ضرورت مند اس سے پھل اتارتا ہے (لیکن) اپنے ساتھ اٹھا کر نہیں لے جاتا اس پر کچھ حرج نہیں ہے اور جو شخص اس سے پھل اتار کر لے جاتا ہے اس پر اس کا دوگنا جرمانہ ہے اور سزا (علاوہ) ہے اور جو شخص پھل کے ڈھیر میں آ جانے کے بعد اس سے چراتا ہے اور پھل کی قیمت ڈھال کی قیمت (یعنی چوری کے نصاب) تک پہنچ جاتی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس نے دیگر رُواۃ کی طرح گم شدہ اونٹ اور بکری کے بارے میں بیان کیا ہے (راوی نے بیان کیا) اور آپؐ سے گم شدہ چیز کے اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' جو چیز شاہراہ اور عام بھیڑ والی بستی میں ملے تو اس کی پہچان ایک سال تک کراؤ' اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو اور اگر وہ نہ آئے تو وہ چیز تمہاری ہے اور جو چیز بے آباد' قدیم جنگل سے ملے اس میں سے اور مدفون خزانے میں سے پانچواں

حصہ (بیتُ المال کا) ہے (نسائی) اور امام ابوداؤدؒ نے اس حدیث میں سے اس قول سے لے کر کہ "اور گمُ شدہ چیز کے بارے میں دریافت کیا" آخر تک ذکر کیا ہے۔

۳۰۳۷ - (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍؓ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَجَدَ دِیْنَارًا، فَاَتٰی بِہٖ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، فَسَاَلَ عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ھٰذَا رِزْقُ اللّٰہِ». فَاَکَلَ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَا عَلِیُّ! اَدِّ الدِّیْنَارَ» . رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۳۰۳۷: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے اٹھا کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور اس کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کا رزق ہے۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' علیؓ اور فاطمہؓ نے اس کو خرچ کیا ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہو گا کہ ایک عورت دینار تلاش کرتی ہوئی آ گئی (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو حکم دیا کہ دینار ادا کر (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۰۵)

۳۰۳۸ - (۱۶) **وَعَنِ** الْجَارُوْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ» . رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ.

۳۰۳۸: جارود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کا گم شدہ جانور آگ کا شعلہ ہے (دارمی)

وضاحت: اگر کسی شخص کو گم شدہ جانور ملے تو اسے چاہیے کہ اس کے مالک کی تلاش کرے' اسے چھپائے نہ رکھے وگرنہ وہ جہنّم کی آگ کی لپیٹ سے نہ بچ سکے گا (واللہ اعلم)

۳۰۳۹ - (۱۷) **وَعَنْ** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ وَجَدَ لُقَطَۃً فَلْیُشْھِدْ ذَا عَدْلٍ - اَوْ ذَوِیْ عَدْلٍ - وَلَا یَکْتُمْ وَلَا یَغِیْبْ؛ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَھَا فَلْیَرُدَّھَا عَلَیْہِ، وَاِلَّا فَھُوَ مَالُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ» . رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۰۳۹: عَیاض بن حِمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص گم شدہ چیز پائے تو وہ ایک عادل یا دو عادل گواہ بنائے اور اس چیز کو نہ چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کے مالک کو معلوم کر پائے تو اس کی جانب بھیجے وگرنہ وہ اللہ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے (احمد' ابوداؤد' دارمی)

٣٠٤٠ - (١٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصَا، وَالسَّوْطِ، وَالْحَبْلِ، وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبٍ: «أَلَا لَا يَحِلُّ» فِيْ «بَابِ الْاِعْتِصَامِ».

۳۰۴۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لاٹھی، کوڑے اور رسی وغیرہ (جیسی) چیزوں کے بارے میں رخصت عطا کی کہ ان کو اٹھانے والا، ان سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے (ابوداؤد)

اور مِقدام بن مَعْدِی کَرِب سے مروی حدیث کہ "سُن لو! حلال نہیں" بابُ الاعتصام میں ذکر کی گئی ہے۔

وضاحت: اگر کھانے کی چیز راستے میں سے ملے تو اسے کھایا جا سکتا ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں سے گری ہوئی کھجور ملی تو آپؐ نے فرمایا، اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے تناول کر لیتا۔ اگر ملنے والی چیز اہم ہے تو اس کی سال بھر تشہیر کی جائے لیکن مسلسل تشہیر نہیں ہے اور اگر کم اہمیت والی ہے تو اس کی تین دن تک تشہیر کی جائے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

(١٩) بَابُ الْفَرَائِضِ

(وراثت کے مسائل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٠٤١-(١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً؛ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ. وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ تَرَكَ دَيْناً اَوْ ضِيَاعاً فَلْيَأْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ». وفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلاًّ فَاِلَيْنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذِمّہ قرض ہو جب کہ اس نے ادائیگی کے لئے مال نہیں چھوڑا تو اس کا قرض میں ادا کروں گا اور جس قدر مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس قدر قرض یا اہل و عیال چھوڑ جائے اور اہل و عیال میرے پاس آئے تو میں ان کا ذمہ دار ہوں اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور جو شخص اہل و عیال چھوڑے تو ہم اس کے ذِمّہ دار ہیں (بخاری' مسلم)

٣٠٤٢-(٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قرآنِ پاک میں) مقرّر حصّوں کو ان کے مستحقین کو عطا کرو جو مال ان سے باقی بچے گا وہ فوت شدہ کے قریبی عصبہ رشتہ دار کو ملے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: فوت شُدہ انسان کے مال سے اولاً اس کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا بعد ازاں اگر اس پر قرض ہے تو اس کے مال سے قرض ادا ہو گا۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے ذَوِی الفُرُوض کون ہیں؟ ذَوِی الفُرُوض سے مراد وہ ہیں جن کا حصّہ قرآنِ پاک میں معیّن ہے مثلاً جن کو آدھا' تہائی' دو تہائی' چھٹا حصّہ' چوتھا حصّہ اور آٹھواں حصّہ دیا

گیا ہے۔ ان کو تقسیم کرنے کے بعد اگر مال وافر ہو جائے گا تو عصبات کو دیا جائے گا۔ عصبہ وہ رشتہ دار ہے جس کی جب فوت شدہ انسان کی جانب نسبت کی جائے تو کوئی مؤنث درمیان میں نہ آئے لیکن اگر عصبہ بھی رشتہ دار نہیں ہے تو ورثہ ذَوِی الْأَرْحَام میں تقسیم ہو گا (واللہ اعلم)

٣٠٤٣ - (٣) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ» . متفقٌ عَلَيْهِ.

٣٠٤٣: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مسلمان شخص کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا (بخاری' مسلم)

٣٠٤٤ - (٤) **وَعَنْ** انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

٣٠٤٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ و م سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قوم کا آزاد کردہ غلام قوم سے شمار ہو گا یعنی آزاد کرنے والا اس کا وارث ہو گا (بخاری)

٣٠٤٥ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ: «اِنَّمَا الْوَلَاءُ» فِيْ بَابٍ قَبْلَ « بَابِ السَّلَمِ» .

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ: «اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» فِيْ بَابِ: «بُلُوْغُ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتُهُ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

٣٠٤٥: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قوم کا بھانجا ان میں سے ہے (بخاری' مسلم) اور عائشہؓ سے مروی حدیث "اِنَّمَا الْوَلَاءُ" کا ذکر "بَابُ السَّلَمِ" سے پہلے باب میں کیا گیا ہے اور ہم عنقریب براءؓ سے مروی حدیث "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ" کا ذکر "بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ" میں کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٠٤٦ - (٦) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۳۰۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو مختلف مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٣٠٤٧ - (٧) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ.

۳۰۴۷: اور ترمذیؒ نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٠٤٨ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاتل وارث نہیں ہو گا (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٠٤٩ - (٩) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۴۹: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دیا جب کہ اس سے زیادہ قریبی ماں نہیں ہے (ابوداؤد)

٣٠٥٠ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ ، صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُرِّثَ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۵۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب (ولادت کے وقت) بچہ چیختا ہے تو اس کا جنازہ ادا کیا جائے اور اس کا وارث بنایا جائے (ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مُسلم راوی ضعیف ہے اور حدیث کے مفہوم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر پیدا ہونے والا بچہ چیختا نہیں ہے تو وہ وارث نہیں ہو گا البتہ اگر حاملہ کے پیٹ میں وارث بچہ ہے تو وراثت کے مال کو روک لیا جائے گا جب بچہ پیدا ہو گا تو پھر اس کو شامل کر کے وراثت کے مال کو وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۰۸)

٣٠٥١ - (١١) وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۰۵۱: کثیر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قوم کا آزاد کردہ غلام ان سے (شمار ہوتا) ہے اور قوم کے ساتھ معاہدہ کرنے والا ان سے (شمار ہوتا) ہے اور قوم کا بھانجا ان سے ہے (دارمی)

وضاحت: کثیر بن عبداللہ کو امام ابوداؤدؒ نے کذّاب کہا ہے اور امام شافعیؒ نے بیان کیا یہ شخص جھوٹا ہے۔ (تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۲۰۸)

۳۰۵۲ - (۱۲) **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ، فَمَنْ تَرَکَ دَیْناً اَوْ ضَیْعَۃً فَاِلَیْنَا، وَمَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِوَرَثَتِہٖ. وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَہٗ، اَرِثُ مَالَہٗ. وَاَفُکُّ عَانَہٗ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ، یَرِثُ مَالَہٗ، وَیَفُکُّ عَانَہٗ». وَفِیْ رِوَایَۃٍ: «وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ، اَعْقِلُ عَنْہُ، وَاَرِثُہٗ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ، یَعْقِلُ عَنْہُ، وَیَرِثُہٗ». رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۰۵۲: مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ہر ایمان دار شخص سے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں۔ جو شخص قرض یا عیال چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور میں اس شخص کا ذمّہ دار ہوں جس کا کوئی ذمّہ دار نہیں ہے' میں اس کے مال کا وارث ہوں اور میں اس کے قیدی کو رہائی دلاؤں گا اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہے' وہ اس کے مال کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو رہائی دلائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں' میں اس کی طرف سے دیّت دوں گا اور میں اس کا وارث ہوں اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں' وہ اس کی جانب سے دیّت دے گا اور اس کا وارث ہو گا (ابوداؤد)

۳۰۵۳ - (۱۳) **وَعَنْ** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثَلَاثَ مَوَارِیْثَ: عَتِیْقَھَا وَلَقِیْطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَہ.

۳۰۵۳: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت کو تین طرح کی وراثت ملتی ہے۔ اس کی جانب سے آزاد کردہ غلام اور لے پالک لڑکا اور اس کا وہ لڑکا جس کے سبب اس نے لعان کیا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

امام بیہقیؒ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کی سند میں موجود بعض راویوں کے مجھول

ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو تسلیم نہیں کیا (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

٣٠٥٤ - (١٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًى لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٣٠٥٤: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی آزاد یا کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرے تو پیدا ہونے والے بچے زنا کے شمار ہوں گے' نہ وہ ان کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کے وارث ہوں گے (ترمذی)

٣٠٥٥ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ مَوْلًى لِرَسُولِ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئاً، وَلَمْ يَدَعْ حَمِيماً وَلَا وَلَداً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلاً مِّنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

٣٠٥٥: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور کچھ مال چھوڑ گیا (لیکن) اس نے کسی قریبی رشتہ دار اور اولاد کو نہ چھوڑا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کا ورثہ اس کی بستی والوں میں سے کسی شخص کو دے دو (ابوداؤد' ترمذی)

٣٠٥٦ - (١٦) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ، فَقَالَ: «اِلْتَمِسُوا لَهُ وَارِثاً أَوْ ذَا رَحِمٍ» فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثاً وَلَا ذَا رَحِمٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «اُنْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ».

٣٠٥٦: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنُوخزاعہ قبیلہ سے ایک شخص فوت ہو گیا۔ اس کا ورثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے حکم دیا' اس کا وارث یا قریبی رشتہ دار تلاش کرو لیکن صحابہ کرامؓ نے اس کا وارث یا قریبی رشتہ دار نہ پایا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ مال خُزاعہ قبیلے کے بڑے آدمی کو دے دو (ابوداؤد) اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' خُزاعہ قبیلے کے بڑے آدمی کو دیکھو۔

٣٠٥٧ - (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ، اَلرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، دُونَ أَخِيهِ

لِأَبِيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيُّ: قَالَ: «اَلْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ. . .» إِلَى آخِرِهِ.

۳۰۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو (جس کا ترجمہ ہے) "وصیت کے بعد جس کی تم وصیت کرتے ہو یا قرض کے بعد ...." اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نے پہلے قرض ادا کیا ہے اور ایک ماں باپ کی طرف سے بیٹے وارث ہوں گے نہ کہ وہ بیٹے جو ایک باپ سے ہیں لیکن ان کی مائیں مختلف ہیں۔ ایک شخص اپنے اس بھائی کا وارث ہو گا جو ایک ماں باپ کی طرف سے ہے' اس بھائی کا وارث نہیں ہو گا جو صرف باپ کی جانب سے ہے (ترمذی' ابن ماجہ) اور دارمی کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا' ایک ماں کے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے جن کا باپ ایک ہے مائیں مختلف ہیں ...... آخر تک۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۰۹)

۳۰۵۸ - (۱۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ أَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْدًا، وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ. قَالَ: «يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ» فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ: «أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ، وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۰۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سَعد بن رَبِیع کی بیوی اپنی ان دو بیٹیوں کو (جو سَعد بن ربیع سے تھیں) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئی اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن رَبِیع کی بیٹیاں ہیں' ان کا والد اُحد کی جنگ میں آپ کے ساتھ شریک ہوا اور شہید ہو گیا تھا اور ان کے چچا نے ان کے مال پر قبضہ کر لیا اور ان کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ ان کا نکاح تب ہو سکتا ہے جب ان کے پاس مال ہو۔ آپ نے فرمایا' اللہ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے چنانچہ وراثت کی آیت نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اور فرمایا' کہ سَعد کی دونوں بیٹیوں کو (سَعد کے ترکہ سے) دو تہائی ادا کیا جائے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصّہ دیا جائے اور باقی مال تمہارا ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۰۵۹ - (۱۹) **وَعَنْ** هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ: سُئِلَ أَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ ابْنَةٍ، وَبِنْتِ ابْنٍ، وَأُخْتٍ. فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ،

فَسَيُتَابِعُنِی ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِیْ مُوْسٰی . فَقَالَ : لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَنْ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ، اَقْضِیْ فِیْهَا بِمَا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ : «لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ» . فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰی ، فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ . فَقَالَ : لَا تَسْأَلُوْنِیْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

۳۰۵۹: ہُزیل بن شُرحبیل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک بہن کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا' بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے بھی نصف اور آپ عبداللہؓ بن مسعود کے پاس جائیں' وہ بھی میری موافقت کریں گے۔ چنانچہ عبداللہؓ بن مسعود سے دریافت کیا گیا اور انہیں ابوموسیٰؓ کے جواب سے بھی آگاہ کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا' اس وقت میں سیدھے راہ سے بھٹک جاؤں گا اور میں صحیح راہ پر نہیں ہوں گا (اگر یہ فیصلہ کروں) میں تو اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' بیٹی کے لئے نصف' پوتی کے لئے چھٹا حصہ (دوتہائی کی تکمیل کرتے ہوئے) اور باقی بہن کے لئے ہے۔ اس کے بعد ہم ابو موسیٰؓ کے ہاں پہنچے' ہم نے انہیں ابنِ مسعودؓ کے فتویٰ کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا' جب تک یہ عالم شخص تم میں موجود ہے تم مجھ سے دریافت نہ کیا کرو (بخاری)

۳۰۶۰ - (۲۰) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ ابْنِیْ مَاتَ ، فَمَالِیْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ؟ قَالَ : «لَكَ السُّدُسُ» فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ : «لَكَ سُدُسٌ آخَرُ» فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ : «اِنَّ السُّدُسَ الْآخِرَ طُعْمَةٌ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِیُّ ، وَاَبُوْ دَاوُدَ ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۳۰۶۰: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا' میرا پوتا فوت ہو گیا ہے' اس کی وراثت سے میرا حصّہ کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیرا چھٹا حصّہ ہے۔ جب وہ واپس آنے لگا تو آپؐ نے فرمایا' تجھے مزید چھٹا حصّہ ملے گا۔ جب وہ واپس آنے لگا تو آپؐ نے اس کو بلا کر کہا' دوسرا چھٹا حصّہ تیری خوراک ہے یعنی زائد ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس لئے کہ حسن راوی نے عمران سے لفظ "عَنْ" کے ساتھ بیان کیا ہے جب کہ حسن راوی مدلس ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ۹۲۱)

۳۰۶۱ - (۲۱) **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا . فَقَالَ لَهَا : مَا لَكِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ شَیْءٌ . وَمَا لَكِ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْءٌ ، فَارْجِعِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ النَّاسَ . فَسَاَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا

السُّدُسُ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ، فَانْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ: هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاودَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۶۱: قَبِیْصَہ بن ذُؤَیب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ آپ سے اپنے ورثے کا مطالبہ کر رہی تھی۔ آپؓ نے اس سے کہا' اللہ کی کتاب اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت میں تیرا کوئی حصّہ نہیں ہے (اب) تو واپس جا' میں لوگوں سے دریافت کرتا ہوں۔ چنانچہ آپؓ نے دریافت کیا تو مُغیرہؓ بن شُعْبَہ نے بتایا میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حاضر) تھا' آپؐ نے دادی کو چھٹا حصّہ دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے استفسار کیا' کیا تیری موافقت کرنے والا کوئی اور بھی ہے؟ اس نے بتایا کہ محمد بن مسلمہ بھی میری موافقت کرتا ہے چنانچہ ابوبکر صدیقؓ نے دادی کے لئے چھٹا حصّہ دینے کا حکم دیا اس کے بعد ایک اور دادی عُمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ آپؓ سے (وراثت میں سے) اپنا حصّہ طلب کر رہی تھی۔ آپؓ نے بتایا' چھٹا حصّہ ہے اور اگر تم دونوں اکٹھی ہو تو یہ چھٹا حصّہ تمہارے درمیان (برابر تقسیم) ہو گا اور تم میں سے جو اکیلی ہو تو چھٹا حصّہ اس کا ہے (مالک' احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت: قَبِیْصَہ کا سماع ابوبکر صدیقؓ سے ثابت نہیں ہے۔ دادی' نانی دونوں برابر ہیں ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہوں سب چھٹے حصے میں برابر شریک ہوں گی۔ ماں باپ کی موجودگی میں دادی یا نانی وارث نہیں ہیں۔

(تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۱۰)

۳۰۶۲ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا: اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُساً مَعَ ابْنِهَا، وَابْنُهَا حَيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ.

۳۰۶۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دادی کے بارے میں اس کے بیٹے کی موجودگی میں بتایا کہ یہ پہلی دادی ہے جس کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصّہ دیا ہے یعنی جب اس کا بیٹا بقیدِ حیات ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن سالم ہمدانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے

(تنقیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۱۰)

۳۰۶۳ - (۲۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ

اِلَيْهِ: «اَنْ وَّرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۰۶۳: ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب تحریر کیا کہ تم اَشیم ضبابیؓ کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ورثہ دو (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٣٠٦٤ - (٢٤) وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ: «هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۶۴: تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس مشرک انسان کے بارے میں شرعاً" کیا حکم ہے جو کسی مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اس کی زندگی اور اس کی وفات دونوں صورتوں میں اس کا زیادہ حق دار ہے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: "اِنَّمَا الْوِلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ" کا تعلق آزاد کردہ غلام سے ہے اور یہ روایت آزاد مشرک کے بارہ میں ہے جو کسی مسلم کے ہاتھ پر ایمان لائے (واللہ اعلم)

٣٠٦٥ - (٢٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟» قَالُوْا: لَا؛ اِلَّا غُلَامٌ لَّهُ كَانَ اَعْتَقَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِيْرَاثَهُ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۶۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا' اس نے ایک غلام وارث چھوڑا جس کو اس نے آزاد کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا' نہیں البتہ اس کا ایک غلام ہے جس کو اس نے آزاد کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ورثہ اس کو دیا (ابوداؤد' ترمذی' ابنِ ماجہ)

٣٠٦٦ - (٢٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۳۰۶۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غلام کے) وِلاء کا وہی شخص وارث ہو گا جو اس کے مال کا وارث ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان

کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠٦٧ - (٢٧) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

٣٠٦٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مالِ میراث (دور) جاہلیت میں تقسیم کیا گیا وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہے اور جس میراث کو اسلام نے پایا اس کی تقسیم اسلامی ہو گی (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لَہِیْعَہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۲ صفحہ ۹۲۳)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتّعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲۸' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۱۳۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ ۹۲۳)

٣٠٦٨ - (٢٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٣٠٦٨: محمد بن ابوبکر بن حزمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے والد سے بہت مرتبہ سنا انہوں نے بتایا کہ عمرؓ بن خطاب کہا کرتے تھے' تعجب ہے! پھوپھی کا ورثہ تو لیا جاتا ہے لیکن وہ وارث نہیں ہوتی (مالک)

٣٠٦٩ - (٢٩) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ . وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ . قَالَا: فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣٠٦٩: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وراثت کے مسائل معلوم کرو۔ ابنِ مسعودؓ نے (وراثت کے مسائل معلوم کرو کے علاوہ) مزید بیان کیا کہ طلاق اور حج کے مسائل معلوم کرو۔ عمرؓ اور ابنِ مسعودؓ دونوں نے واضح کیا کہ یہ تمہارے (اہم) دینی مسائل ہیں (دارمی)

(۲۰) بَابُ الْوَصَايَا

(وصیّت کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۷۰-(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَيْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۷۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی ملکیت میں کچھ ہو جس میں وہ وصیّت کرنا چاہتا ہے اور وہ بغیر وصیّت تحریر کئے دو راتیں گزار دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر کسی شخص پر قرض ہو یا اس کے ہاں کسی کی امانت ہو یا لین دین کے دیگر معاملات ہوں تو وصیّت تحریر میں لائی جائے اور اس پر دو گواہ بنائے جائیں تاکہ اگر اچانک وفات ہو جائے تو جھگڑا رونما نہ ہو۔ اسی طرح مال کے تیسرے حصّہ میں ان لوگوں کے لئے وصیّت کی جا سکتی ہے جو وارث نہ ہوں اس قسم کی وصیّت مستحب ہے۔

۳۰۷۱-(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ ، فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ اِمْرَاَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۷۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں فتح مکّہ کے سال میں بیمار ہو گیا' قریب تھا کہ میں موت سے ہمکنار ہو جاؤں چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری ملکیت میں بہت مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے' کیا میں سب مال کی وصیّت کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' دو تہائی کی؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں۔ میں نے دریافت کیا' نصف مال کی؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں۔ میں نے عرض کیا' تیسرے حصّہ کی؟

آپؐ نے تیسرے حصّہ کی اجازت دیتے ہوئے واضح کیا کہ تیسرا حصّہ بھی زیادہ ہے۔ بلاشبہ اگر تو اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں فقیری میں چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ بلاشبہ تو جب بھی خرچ کرے گا اور اس میں اللہ کی رضا کا طالب ہو گا تو تجھے اس پر ثواب عطا ہو گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ کے سپرد کرتا ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٠٧٢ - (٣) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ: «اَوْصَیْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِکَمْ؟» قُلْتُ: بِمَالِیْ کُلِّهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. قَالَ: «فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِكَ؟» قُلْتُ: هُمْ اَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ. فَقَالَ: «اَوْصِ بِالْعُشْرِ» فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ ، حَتّٰی قَالَ: «اَوْصِیْ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

٣٠٧٢: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی جب کہ میں مریض تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا، تو نے وصیّت کی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، کتنے مال کی؟ میں نے جواب دیا، سب مال اللہ کے راستے میں دے دیا جائے۔ آپؐ نے استفسار کیا، اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا، وہ مستغنی ہیں، مال دار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، دسویں حصہ کی وصیت کر۔ میں مسلسل اس میں کمی کا مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا، تیسرے حصّہ کی وصیت کر جبکہ تیسرا حصّہ بھی زیادہ ہے (ترمذی)

٣٠٧٣ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ، فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ».

٣٠٧٣: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجّۃ الوداع میں خطبہ فرماتے ہوئے سنا (آپؐ نے فرمایا) بلاشبہ اللہ نے ہر وارث کو اس کا حصّہ دیا ہے پس وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی میں اضافہ ہے کہ لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے محرومی ہے جب کہ اللہ ان کا محاسبہ کرے گا۔

٣٠٧٤ - (٥) وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، اِلاَّ اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ» مُنْقَطِعٌ. هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ». وَفِىْ رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ: قَالَ: «لاَ تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلاَّ اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ».

۳۰۷۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' وارث کے لئے وصیّت نہیں ہے البتہ اگر وارث پسند کریں۔ حدیث منقطع ہے' یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارقُطنی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' وارث کے لئے وصیّت جائز نہیں البتہ اگر وارث پسند کریں۔

٣٠٧٥ - (٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ، فَيُضَارَّانِ فِى الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ» ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ ، رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ خاوند اور بیوی ساٹھ سال اللہ کی اطاعت میں گزارتے ہیں پھر ان پر موت طاری ہوتی ہے وہ وصیّت کرنے میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "وصیّت کے بعد جس کی وصیّت کی گئی یا قرض کے بعد (وصیّت میں) نقصان پہنچانے والا نہ ہو" اللہ کے قول "یہ عظیم کامیابی ہے" تک (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠٧٦ - (٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَّسُنَّةٍ، وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَّشَهَادَةٍ، وَّمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۳۰۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وصیّت کر کے فوت ہوا وہ صراطِ مستقیم اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر فوت ہوا نیز وہ تقویٰ اور شہادت پر فوت ہوا بلکہ جب فوت ہوا تو اس کو معاف کر دیا گیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی مدلّس ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

٣٠٧٧ - (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ الْعَاصَ بْنَ

وَائِلٍ أَوْصَىٰ اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَاعْتَقَ ابْنُهُ هِشَّام خَمْسِيْنَ رَقَبَةً، فَاَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ، فَقَالَ: حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ اَبِيْ اَوْصَىٰ اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، وَإِنَّ هِشَّاماً اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ، وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً، اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِماً فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ، بَلَغَهُ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۰۷۷: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشّام نے پچاس گردنیں آزاد کیں اور اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی طرف سے باقی پچاس گردنیں آزاد کرے لیکن اس نے خیال کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیّت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں جب کہ اس کے بیٹے ہشّام نے اس کی طرف سے پچاس گردنیں آزاد کی ہیں اور پچاس گردنیں آزاد کرنا باقی ہیں' کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ خیرات کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو (ان کا ثواب) پہنچ جاتا (ابوداؤد)

۳۰۷۸ - (۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهِ ؛ قَطَعَ اللهُ مِيْرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۷۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے وارث کے ورثے کو ختم کر دیا تو قیامت کے دن اللہ اس کو جنّت کی میراث نہیں دے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: ابنِ ماجہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی ہے البتہ علاّمہ سیوطیؒ نے اس حدیث کو الجامعُ الکبیر جلد۲ صفحہ۲۸۵ میں صرف سعید بن منصور سے اس نے سلیمان بن موسیٰ سے مرسل بیان کیا ہے نیز یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں سُوید بن سعید اور زید العمی دونوں راوی ضعیف اور عبدالرحیم راوی کذّاب ہے۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۱۴' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۲ صفحہ۲۹۶)

۳۰۷۹ - (۱۰) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

۳۰۷۹: بیہقی نے اس حدیث کو شُعَب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فہرست آیات

جلد دوم

حدیث نمبر	نام سورت	آیت نمبر
۲۲۹۱	البقرہ	۱۶۳
۲۲۹۱	آلِ عمران	۱-۲
۲۲۹۲	الانبیاء	۸۷
۲۳۴۵	الانعام	۱۵۷
۲۳۴۸	الزمر	۵۳
۲۳۴۹	النجم	۳۲
۲۳۵۰	یاسین	۸۲
۲۳۵۱	المدثر	۵۶
۲۳۶۰	الزمر	۵۳
۲۳۷۶	الرّحمان	۴۶
۲۳۸۰	فاطر	۳۲
۲۳۹۴	الروم	۱۷-۱۹
۲۴۲۰	الزخرف	۱۳-۱۴
۲۴۳۴	الزخرف	۱۳-۱۴
۲۵۲۱	آلِ عمران	۹۷
۲۵۳۳	البقرہ	۱۹۶
۲۵۵۵	البقرہ	۱۲۵
۲۵۵۵	البقرہ	۱۵۷
۲۵۸۱	البقرہ	۲۰۱
۲۶۲۰	البقرہ	۱۹۹
۲۷۶۰	المؤمنون	۵۱
۲۷۶۰	البقرہ	۱۷۲
۲۷۸۰	لقمان	۶
۲۹۸۹	القصص	۱
۳۰۷۵	النّساء	۱۲-۱۳

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ
چک [illegible] چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال

نام کتاب : مشکوۃ المصابیح (جلد سوم)

مصنف : امام ابو عبداللہ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح : مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و نظر ثانی : حافظ ناصر محمود انور

ناشر : مکتبہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ
وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا
یُوْعَدُوْنَ ○ (سورة الاحقاف پ ٢٦)

فہرست عنوانات

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ النِّكَاحِ
(نکاح کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٠٨٠ - (١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ — فَلْيَتَزَوَّجْ؛ فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ — فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ٣٠٨٠: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح (کے اخراجات) کی استطاعت پائے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح نظر کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کو تحفظ عطا کرتا ہے اور جو شخص اخراجات برداشت نہ کر سکے وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزے اس کی جنسی شہوت کو کچل دیں گے (بخاری' مسلم)

٣٠٨١ - (٢) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ — وَلَوْ اَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٠٨١: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ بن مظعون کو (نکاح سے) کنارہ کش رہنے کی اجازت نہ دی' اگر آپؐ اس کو اجازت عطا کر دیتے تو ہم خصی ہو جاتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسلام میں کسی شخص کے لئے خود کو خصی کرنے کی اجازت نہیں' اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم خصی ہو جاتے' کو ظاہر پر محمول نہ کیا جائے بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ ہم عورتوں سے کنارہ کش رہتے اور تنہائی کی زندگی بسر کرتے۔ معلوم ہوا کہ اسلام میں نکاح کرنا مستحب ہے لیکن اگر شہوت پر کنٹرول نہ ہو سکے تو فرض ہے (واللہ اعلم)

٣٠٨٢ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِيْنِهَا؛ فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ — يَدَاكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٠٨٢: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار باتوں کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کی رغبت کی جاتی ہے۔ اس کے مالدار ہونے کی بنا پر' اس کی خاندانی شرافت کے سبب' اس کی خوبصورتی کے پیش نظر اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (نیز فرمایا اگر) تو دیندار عورت کو نکاح میں لائے گا تو اللہ تجھے

بھلائی عطا کرے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: دیندار بیوی' اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر سکے گی' خاوند کے مال کی حفاظت کرے گی' پاکدامنی سے ہم کنار رہے گی' گھر کے ماحول کو پاکیزہ رکھے گی' انشاء اللہ اس طرح گھر امن و سکون کا گہوارہ بنا رہے گا۔

٣٠٨٣ - (٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالحہ بیوی ہے (مسلم)

٣٠٨٤ - (٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ - فِيْ صِغَرِهِ، وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۴: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اونٹ کی سواری کرنے والی عورتیں یعنی عرب عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو چھوٹی اولاد پر غایت درجہ شفیق ہوتی ہیں اور خاوند کے مال کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتی ہیں (بخاری، مسلم)

٣٠٨٥ - (٦) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' میں اپنے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مردوں کے حق میں شدید ترین ضرر رساں فتنہ' عورتوں کے فتنہ کو سمجھتا ہوں (بخاری، مسلم)

٣٠٨٦ - (٧) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' بلاشبہ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے اور بلاشبہ اللہ نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے' وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیا عمل کر رہے ہو؟ پس تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچے رہنا کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فتنے عورتوں کے سبب رونما ہوئے۔ (مسلم)

٣٠٨٧ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ،

وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ».

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' "نحوست" عورت' گھر اور گھوڑے میں ہے (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ تین چیزوں میں نحوست ہے۔ وہ عورت' گھر اور چارپائے ہیں۔

وضاحت: بداخلاق عورت' ایسا گھر جس کا پڑوسی بداخلاق ہو اور وہ جانور جس کو نمائش کے لیئے رکھا گیا ہو اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو' منحوس ہیں (واللہ اعلم)

۳۰۸۸ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا - كُنَّا قَرِيباً مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ. قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ- قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ». فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ - وَتَسْتَحِدَّ - الْمُغِيْبَةُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں تھے جب ہم واپسی میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا ابھی نکاح ہوا ہے۔ آپؐ نے مجھ سے دریافت کیا' نکاح ہو گیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کنواری لڑکی سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا' جی! بیوہ سے۔ آپؐ نے فرمایا' کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ تو جب ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا' ابھی رک جاؤ ہم عشاء (کی نماز) کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی عورتیں اپنے بالوں کو سنوار لیں اور جن عورتوں کے خاوند سفر میں رہے ہیں وہ اپنی صفائی کر لیں یعنی بال صاف کرنے کے لوازمات استعمال کر لیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: کنواری لڑکی سے نکاح کرنا مستحب ہے اس لیئے کہ اس کا دل کسی شخص کے ساتھ معلّق نہیں ہوتا جب کہ بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں خیال گزرتا ہے کہ شائد اس کا دل پہلے خاوند کے ساتھ معلق ہو نیز جو شخص لمبے سفر پہ نکلے' وہ اپنے گھر میں اچانک نہ آئے بلکہ پیشگی اطلاع دے اور اگر سفر مختصر ہے تو اچانک گھر میں آنا درست ہے نیز خاوند کے لیئے عورت کا بناؤ سنگھار کرنا اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا مستحسن عمل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۰۸۹ - (۱۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ -، وَالنَّاكِحُ - الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۰۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ عزّوجل ضرور مدد فرماتا ہے۔ ایک وہ (غلام) جس نے (آزاد ہونے کے لیئے اپنے آقا سے) مکاتبت کر رکھی ہے اور وہ مکاتبت کی رقم ادا کرنا چاہتا ہے' دوسرا وہ جو زنا سے بچاؤ کے لیئے نکاح کرتا ہے ہے اور تیسرا وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۳۰۹۰ - (۱۱) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ؛ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تمہاری جانب ایسا شخص (کسی لڑکی کے بارے میں) منگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی اور اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کر دو اگر اس طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے (ترمذی)

وضاحت : امام بخاریؒ نے عبدالحمید راوی کی وجہ سے حدیث کو غیر محفوظ قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۴۶' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۳۹' طبقات ابن سعد جلد۹ صفحہ۲۴۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۶۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳)

۳۰۹۱ - (۱۲) **وَعَنْ** مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ — ؛ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کر سکوں (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : کسی لڑکی کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ بچے جنے گی اور خاوند کے ساتھ محبت کرے گی' اس کے قریبی رشتہ داروں کے احوال سے پتا لگایا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۰۹۲ - (۱۳) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ؛ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا، وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا — ، وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسِلًا.

۳۰۹۲: عبدالرحمان اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عطیہ پر خوش ہو جاتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۹۳ - (۱٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ».

تیسری فصل: ۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نکاح کے رشتہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبت کرنے والوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے والی نہیں ہے (ابن ماجہ)

۳۰۹٤ - (۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا؛ فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ».

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص چاہتا ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو وہ پاکیزہ ہو' اسے چاہیے کہ وہ آزاد عورت سے نکاح کرے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلام بن سلیمان اور کثیر بن سلیم ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳)

۳۰۹۵ - (۱٦) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ يَقُوْلُ: «مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ، وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ». . . رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ.

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' مومن اللہ کے بعد جو کچھ پاتا ہے اس میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں' جب اس کو حکم دیتا ہے تو وہ اس کی اطاعت کرتی ہے' جب اس کی جانب دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کر دیتی ہے' جب کسی کام کے لئے اس کے بھروسہ پر قسم کھاتا ہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے جسم اور خاوند کے مال کے بارے میں خاوند کی خیرخواہی کرتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عثمان بن ابی عاتکہ اور ان کے استاد علی بن یزید بن ابی زیاد دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۸۹۶' الضعفاء والمتروکین صفحہ۲۱۲' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۴۳' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۰' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۰)

۳۰۹٦ - (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ».

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ باقی دین کے بارے میں اللہ سے خوف کھائے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید رقاشی اور جابر جعفی دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۰۴۳' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۷۹' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۳' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۴) نیز یہ حدیث تعدد طرق کی وجہ سے حسن ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۳۰)

۳۰۹۷ - (۱۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مُؤْنَةً» . . . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ وہ نکاح بہت برکت والا ہے جس میں اخراجات کم ہوں۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن شبل راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۴' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۳۵)

بَابُ النَّظرِ اِلَى المَخطُوبَةِ وَبَيَانِ العَورَاتِ

(جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۹۸ - (۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ: قَالَ: «فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۰۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں انصار (قبیلہ) کی ایک لڑکی سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے دیکھ لینا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں عیب ہے۔ یعنی چھوٹی ہیں (مسلم)

۳۰۹۹ - (۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ - فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت دوسری عورت کے ساتھ (ایک کپڑے) میں جسم کو جسم کے ساتھ نہ ملائے اور نہ (اس کے جسم کو دیکھ کر) اس کے جسم کے اوصاف اس طرح اپنے خاوند سے بیان کرے گویا اس کا خاوند اس کا مشاہدہ کر رہا ہے (بخاری' مسلم)

۳۱۰۰ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَةُ اِلَی الْمَرْاَةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ». . . رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۰: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیٹے اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیٹے (مسلم)

۳۱۰۱ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا — اَوْ ذَا مَحْرَمٍ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرد کسی بیوہ عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے البتہ خاوند یا اس کے محرم کو اجازت ہے (مسلم)

۳۱۰۲ - (٥) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَرَاَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ». . . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' عورتوں کے ہاں تنہائی میں جانے سے بچو۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ دیور کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے جواب دیا' دیور تو موت ہے یعنی اس کا تنہائی میں بھاوج کے پاس بیٹھنا منع ہے (بخاری' مسلم)

۳۱۰۳ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہ عنہ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اِسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِی الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ اَبَا طَیْبَةَ اَنْ یَّحْجِمَهَا، قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّہٗ کَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی (پچھنے) لگوانے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ وہ اس کو سینگی (پچھنے) لگائے۔ جابرؓ نے بیان کیا' میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ اُمّ سلمہؓ کا رضاعی بھائی تھا یا ابھی بالغ نہ تھا (مسلم)

وضاحت: ڈاکٹر حکیم وغیرہ سے علاج کرانے میں عورتیں پردہ اتار سکتی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰٤ - (۷) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْـهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ. . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۴: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: عورتوں کو ننگے منہ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے بالفرض اگر وہ ننگے منہ بازاروں میں پھر رہی ہیں تو مردوں کے لئے ضروری ہے کہ ارادتاً ان کی جانب نظر نہ اٹھائیں لیکن اچانک نظر معاف ہے (واللہ اعلم)

۳۱۰۵ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ. اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عورت جب سامنے سے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب منہ پھیر کر جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں ہوتی ہے۔ تم میں سے کسی شخص کو جب کوئی عورت اچھی معلوم ہو تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے اس سے ہم بستر ہو۔ اس طرح اس کے دل سے اس عورت کا خیال نکل جائے گا (مسلم)

وضاحت: یعنی عورت کا آنا جانا اور مرد کا اس کو تاڑنا شیطان کو بہکانے کا موقع دیتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۰٦ - (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا ــ فَلْيَفْعَلْ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے بارے میں منگنی کا پیغام بھیجے تو اگر وہ اس کو دیکھ کر یہ اطمینان حاصل کر سکتا ہے کہ اس عورت میں' نکاح کے لئے کوئی پرکشش بات موجود ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ضرور دیکھ لے (ابوداؤد)

۳۱۰۷۔(۱۰) **وَعَن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «فَانْظُرْ إِلَيْهَا؛ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کی جانب منگنی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا' کیا تو نے اس کو دیکھا ہے ؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے حکم دیا' اس کو دیکھ لو' اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو (اور بعد میں پچھتانا نہ پڑے) (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۱۰۸ ۔ (۱۱) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ، فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيباً وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ-، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ؛ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر اچانک نظر پڑی وہ آپؐ کو اچھی لگی تو آپؐ اپنی زوجہ محترمہ سودہؓ کے ہاں گئے وہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے ہاں عورتیں تھیں۔ انہوں نے آپؐ کے لئے خلوت مہیا کر دی آپؐ نے اپنی شہوت کو پورا کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو کوئی عورت پسند آئے تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے بلاشبہ اس کے ہاں وہی کچھ ہے جو اس کے ہاں ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' عبداللہ بن حلام راوی معروف نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۹ ۔ (۱۲) **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھور گھور کر دیکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: یعنی اس کو اور اس کے ذریعے سے مردوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۱۰ ۔(۱۳) **وَعَن** بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ -». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۱۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' اے علیؓ! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ دوڑاؤ اس لئے کہ پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۱۱۱ ـ (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى عَوْرَتِهَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرے تو پھر وہ اس لونڈی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے (ابوداؤد)

۳۱۱۲ ـ (۱٥) وَعَنْ جُرْهَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۱۲: جرھد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

۳۱۱۳ ـ (۱٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا' اے علیؓ! اپنی ران عریاں نہ کر اور کسی زندہ یا فوت شدہ کی ران نہ دیکھ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ حبیب نے عاصم سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۶)

۳۱۱٤ ـ (۱۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَعْمَرٍ، وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ، قَالَ: «يَا مَعْمَرُ! غَطِّ فَخِذَيْكَ؛ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۱۱٤: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر معمرؓ کے پاس سے ہوا اور اس کی دونوں رانیں برہنہ تھیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے معمرؓ! اپنی رانوں کو ڈھانپ اس لیئے کہ رانیں تو شرمگاہ ہے (شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے ۳۱۱۲ ـ ۳۱۱۳ ـ ۳۱۱٤ تینوں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے البتہ احادیث ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۳۴)

۳۱۱۵ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ؛ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لاَ يُفَارِقُكُمْ اِلاَّ عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوْهُمْ — وَاَكْرِمُوْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیوں کہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہیں جو تم سے صرف اس وقت الگ ہوتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے ہو اور جب خاوند اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۲)

۳۱۱۶ - (۱۹) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُوْنَةَ، اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِحْتَجِبَا مِنْهُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لاَ يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا؟ اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتومؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص تو نابینا ہے ہمیں دیکھتا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت ا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اجنبی مرد کی جانب نگاہ اٹھائے اور اسے دیکھے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے آپؐ نے فرمایا تھا کہ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار' اس لئے کہ وہ نابینا شخص ہے تو وہاں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ عام عورتوں کے لئے جواز ہے کہ وہ مردوں کی جانب نگاہ اٹھا سکتی ہیں جبکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو لیکن ازواج مطہرات کے لئے جائز نہیں' ان کی یہ خصوصیت ہے اگر یہ حکم عام ہوتا تو پھر عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہوتا کہ وہ خود کو پردے میں رکھیں حالانکہ یہ حکم نہیں ہے نیز حدیث فاطمہؓ بنت قیس میں بھی فاطمہؓ کے لئے نظر اٹھا کر ابن ام مکتوم کو دیکھنے کا ذکر نہیں یا حدیث ام سلمہؓ کو فضیلت اور حدیث فاطمہؓ کو جواز پر محمول کیا جا سکتا ہے۔(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۸)

۳۱۱۷ - (۲۰) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ — اِلاَّ مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَرَاَيْتَ اِذَا — كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ — قَالَ: «فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۱۷: بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی شرمگاہ کو بیوی یا لونڈی کے علاوہ چھپا کر رکھو۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول؟ آپ بتائیں اگر کوئی شخص تنہا ہو تو؟ آپ نے جواب دیا' تو اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ ہونا جائز نہیں حالانکہ امام بخاریؒ نے موسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے سے استدلال کیا ہے کہ خلوت میں برہنہ ہو کر نہانا درست ہے۔ مزید برآں ارشاد ربانی ہے۔ "فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ" یعنی پیغمبروں کی سیرت کی اقتداء کرو ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ افضل یہی ہے کہ تنہائی میں بھی تمام کپڑے نہ اتارے' البتہ جواز ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۱۱۸ - (۲۱) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ - اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۸: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کوئی مرد جب بھی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی)

۳۱۱۹ - (۲۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ - ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ» قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَمِنِّيْ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ؛ فَاَسْلَمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جن عورتوں کے خاوند گھر میں موجود نہیں ہوتے ان کے ہاں نہ جایا کرو۔ بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتا ہے جیسے خون جسم میں جاری و ساری رہتا ہے ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کے ساتھ بھی شیطان اسی طرح ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' ہاں! میرے ساتھ بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری اعانت کی ہے' پس میں اس سے محفوظ رہتا ہوں (ترمذی)

۳۱۲۰ - (۲۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا، وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَاْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَاِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَلْقٰى قَالَ: «اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ، اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک غلام لے کر آئے' جس کو آپؐ نے اس کے لیئے ہبہ کیا تھا اور فاطمہؓ پر ایک چادر تھی جب وہ اس کے ساتھ اپنا سر ڈھانپتیں تو چادر ان کے پاؤں تک نہ پہنچتی اور جب پاؤں ڈھانپتیں تو ان کے سر تک نہ پہنچتی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی کو محسوس کیا تو آپؐ نے فرمایا' فاطمہ! کچھ حرج نہیں' صرف تیرا والد اور تیرا غلام

ہے یعنی ان دونوں سے پردہ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: غلام اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے' اس سے پردہ نہیں لیکن اس کی مالکہ اس کی محرم نہیں جب غلام آزاد ہو جائے تو وہ اپنی سابقہ مالکہ سے نکاح کر سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۷-۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۲۱-(۲٤) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ—، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اِبْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ — فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے جب کہ گھر میں ایک مخنث تھا اس نے ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا' اے عبداللہؓ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو تمہارے لئے طائف فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا' جو پیٹ کی چار شکنوں کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ شکنوں کے ساتھ جاتی ہے یعنی خوب موٹی تازی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مخنث تمہارے ہاں نہ آئیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مخنث سے مقصود وہ لوگ ہیں جو پیدائشی طور پر نہ مرد ہیں نہ عورتیں بلکہ اخلاق' گفتگو' حرکات و سکنات میں عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور کبھی تکلف کے ساتھ عورتوں کا لباس پہن لیتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اس لئے آپؐ نے انہیں گھروں میں آنے سے روک دیا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۸)

۳۱۲۲-(۲۵) **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَقَطَ عَنِّيْ ثَوْبِيْ، فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهُ، فَرَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِيْ: «خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ؛ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے بھاری پتھر اٹھایا میں چل رہا تھا کہ میری چادر نیچے گر گئی میں اس کو اٹھا نہ سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ سے کہا' چادر پہن لو ننگے بدن نہ چلو (مسلم)

۳۱۲۳-(۲٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ - اَوْ مَا رَاَيْتُ - فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی

(ابن ماجہ)

وضاحت: ابن ماجہ کی سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی مجہول ہے اسی لئے بوصیری نے اس کی سند کو زوائد میں ضعیف قرار دیا ہے پس خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (آداب الزفاف علامہ البانی صفحہ ۳۴-۳۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۵۰)

٣١٢٤ - (٢٧) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ إِمْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۱۲۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان پہلی نظر میں اچانک کسی اجنبی عورت کے محاسن دیکھتا ہے اس کے بعد نظر نیچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس کو وہ محسوس کرے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۶)

٣١٢٥ - (٢٨) **وَعَنِ** الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ إِلَيْهِ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۳۱۲۵: حسنؒ سے مرسل روایت ہے اس نے بیان کیا' مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دیکھنے والے اور جس کی جانب دیکھا گیا ہے' دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسحاق بن نجیح ملطی راوی کذاب ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸، الاحادیث الضعیفہ رقم ۳۰۵)

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

(نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٢٦ - (١) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ تُنْكَحُ الْاَيِّمُ – حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: «اَنْ تَسْكُتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۲۶: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شوہر دیدہ عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے صریح زبانی اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کی جائے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس سے اجازت حاصل کرنا کس طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کا خاموش رہنا اجازت ہے (بخاری' مسلم)

٣١٢٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا»... وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا» وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری عورت سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' بیوہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اس کا والد اجازت طلب کرے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے (مسلم)

٣١٢٨ - (٣) وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحَ اَبِيْهَا.

٣١٢٨: خنساء بنتِ خذام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ بیوہ تھی۔ اس نے اس کو ناپسند کیا چنانچہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؐ نے اس کے نکاح کو فسخ کر دیا (بخاری) اور ابنِ ماجہ میں ہے کہ اس کے والد کے (کیئے ہوئے) نکاح کو فسخ کر دیا۔

٣١٢٩ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣١٢٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کیا' تو وہ سات برس کی تھی اور جب اس کی رخصتی ہوئی تب اس کی عمر نو برس تھی اور اس کی گڑیاں اس کے ساتھ تھیں اور جب آپؐ فوت ہوئے تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣١٣٠ - (٥) **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ٣١٣٠: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبات سے اس کے زیادہ قریب ہے۔ ذوی الارحام ولی نہیں بن سکتے اور کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کرا سکتی نیز عورت سے بھی اجازت ضروری ہے بلکہ اس کا استحقاق مقدم ہے اور ولی کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ اتفاق کرے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹)

٣١٣١ - (٦) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا — فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣١٣١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہم بستر ہو

گیا تو عورت حق مہر کی مستحق ہے کیونکہ اس خاوند نے اس عورت سے مباشرت کر لی اور اگر عورت اور اس کے اولیاء میں اختلاف رونما ہو جائے تو حاکم وقت ایسی عورت کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

٣١٣٢ - (٧) وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَغَايَا اللَّاتِيْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ». وَالْاَصَحُّ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٣١٣٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں زانیہ ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کراتی ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے (ترمذی)

٣١٣٣ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا، فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا، وَاِنْ اَبَتْ فَلاَ جَوَازَ عَلَيْهَا». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٣١٣٣: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کنواری یتیم بچی کے نکاح کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زیادتی نہ کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

٣١٣٤ - (٩) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى.

٣١٣٤: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے۔

٣١٣٥ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣١٣٥: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے وہ زانی ہے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣١٣٦ - (١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ. فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۱۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری بالغ لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے جبکہ وہ اس نکاح کو بنظر کراہت دیکھتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (ابوداؤد)

۳۱۳۷ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُزَوِّجِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۳۷: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرائے نیز اپنا نکاح بھی نہ کرائے۔ وہ عورت زانیہ ہے جو خود (بلا ولی) اپنا نکاح کراتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۱۴۵)

۳۱۳۸ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا؛ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ».

۳۱۳۸: ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب وہ بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے اگر بلوغت کے بعد اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث الضعیفہ جلد ۲ صفحہ ۶۳)

۳۱۳۹ - (۱٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ: مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا، فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۱۳۹: عمر اور انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تورات" میں تحریر ہے کہ جس شخص کی بیٹی ۱۲ سال کی ہو گئی اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ کی مرتکب ہوئی تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ اِعْلاَنِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

(نکاح کے اعلان' خطبہ اور شرائط کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٤٠ - (١) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ؛ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَّنَا يَضْرِبْنَ بِالدَّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ، اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ. فَقَالَ: «دَعِيْ هٰذِهٖ، وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۱۴۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم مجھ سے (دور) بستر پر بیٹھے ہو تو ہماری چھوٹی عمر والی لڑکیوں نے دف بجانی شروع کر دی اور جنگ بدر میں میرے جو باپ دادا قتل ہو گئے تھے ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے کہہ دیا' ہم میں اللہ کا پیغمبر ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کلمات کو نہ کہیں اور جو کلمات پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہیں (بخاری)

وضاحت: دف کے ساتھ گھنگھرو نہ تھے نیز یہ انصاری لڑکیاں بالغ نہ تھیں اور فوت شدہ لوگوں کے محاسن کے ذکر میں کچھ قباحت نہیں اور جب انہوں نے نبیؐ کے بارے میں اس خیال کا اظہار کیا کہ آپؐ کل کی باتوں کا علم رکھتے ہیں تو آپؐ نے روک دیا اس لئے کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے نیز دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کیا جا سکتا ہے اور موسیقی کے بغیر جائز اشعار بھی گائے جا سکتے ہیں نیز امام بھی شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت کر سکتا ہے۔ ربیع بنت معوذ نے خالدؓ بن ذکوان کو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم میرے بستر پر بیٹھے ہو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کرمانیؒ کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ نے خالدؓ بن ذکوان سے یہ حکایت پردے میں کہی یا پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کہی تھی۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

٣١٤١ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: زُفَّتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک عورت کی ایک انصاری مرد کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا' کیا تمہارے ساتھ گانے بجانے والی نہیں تھی کیونکہ انصار دف بجانے اور اشعار کہنے کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

وضاحت: باجے' سارنگی' ہارمونیم اور ناجائز آلات بجانا جائز نہیں۔ عشقیہ اور فحش اشعار کہنا بھی جائز نہیں

البتہ نکاح کا اعلان کرنا ضروری ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

٣١٤٢ - (٣) وَعَنْهَا ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ ، وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ ، فَأَيُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ؟ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۴۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی تھی جو مجھ سے زیادہ حضور کے ہاں خوش نصیب ہو؟ (مسلم)

وضاحت : زمانۂ جاہلیت میں شوال کے مہینہ میں نکاح کرنے کو بے برکت سمجھا جاتا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا رد کر رہی ہیں اور اس کو غلط قرار دے رہی ہیں۔ عائشہؓ کا مقصود یہ ہے کہ اگر شوال میں نکاح کرنا منحوس ہوتا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اتنی قدر و منزلت حاصل نہ ہوتی (واللہ اعلم)

٣١٤٣ - (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۳ : عقبہ بن عامر رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام شروط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کی لائق وہ شروط ہیں جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا یعنی نکاح کے موقع پر طے کی گئیں شرائط (بخاری' مسلم)

وضاحت : البتہ وہ شرطیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں انہیں پورا نہ کیا جائے "کتاب البیوع" میں ابوداؤد کے حوالہ سے صحیح حدیث ذکر ہو چکی ہے جس میں وضاحت ہے کہ مسلمان اپنی شرائط پر ہیں البتہ وہ شرائط جائز نہیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں۔

٣١٤٤ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پہلے منگنی کا پیغام بھیجنے والا نکاح کرے یا منگنی کو ختم کر دے (بخاری' مسلم)

وضاحت : اگر پہلے شخص نے نکاح کر لیا تو دوسرے انسان کی امید ختم ہو گئی اور اگر پہلا منگنی کو ختم کر دے تو دوسرے انسان کے لئے منگنی کا پیغام بھجوانا درست ہے اگر پہلے شخص کی منگنی ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوئی تو اس کے علاوہ لوگ بھی منگنی کا پیغام بھجوا سکتے ہیں۔ ہاں ! اگر منگنی پختہ ہو جائے تو پھر دوسرے انسان کے لئے منگنی کا پیغام بھیجنا شرعاً درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

٣١٤٥ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا — لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا — ، وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت اپنی بہن یعنی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ اس نیت سے نہ کرے کہ اس کے حصہ کا رزق بھی اسے مل جائے بلکہ اس کی موجودگی میں نکاح کرے کیونکہ اس کو بس وہی کچھ ملے گا جو اس کی تقدیر میں ہے (بخاری' مسلم)

٣١٤٦ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ اِبْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ».

۳۱۴۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح بٹہ سے منع کیا اور نکاح بٹہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اس کو اپنی بیٹی کا نکاح دے اور دونوں نکاحوں میں حق مہر نہ ہو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ "اسلام میں نکاح بٹہ نہیں ہے" (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود لفظ "شِغَار" کی تشریح ابنِ عمرؓ یا نافعؒ نے کی ہے بہرحال یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اس سے بچیاں مہر سے محروم رہتی ہیں اگر مہر متعین ہو اور اس میں کمی بیشی ہو تب بھی نکاح درست نہیں اس لیئے کہ ایک شخص اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دیتا ہے کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے بیٹے کو دے (واللہ اعلم)

٣١٤٧ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ — يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ "متعہ" کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے' خیبر کے دن منع فرمایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: نکاح متعہ سے مراد نکاح مؤقت ہے فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا جمہور صحابہؓ بھی اس کی حرمت کے قائل ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲)

٣١٤٨ - (٩) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۴۸ : سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن نکاح متعہ کی رخصت دی' پھر آپؐ نے اس سے منع فرمایا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۱۴۹ - (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّشَهُّدَ فِی الصَّلَاةِ، وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ، قَالَ: اَلتَّشَهُّدُ فِی الصَّلَاةِ: «اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ». وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ: «اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ» وَیَقْرَاُ ثَلَاثَ آیَاتٍ ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ . ﴿یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْراً وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْباً﴾ . ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ. وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾ . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ، وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ فَسَّرَ الْآیَاتِ الثَّلَاثَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ، وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: «اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ» وَبَعْدَ قَوْلِهٖ: «مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا» وَالدَّارِمِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ﴿عَظِیْمًا﴾ ثُمَّ یَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَیْرِهٖ.

دوسری فصل : ۳۱۴۹ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں "نماز کے تشہد" اور "تشہد فی الحاجہ" کی تعلیم دی۔ آپؐ نے فرمایا' نماز کا تشہد یہ ہے "تمام قولی' بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے پیغمبرؐ تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اس کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں' سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں" اور تشہد فی الحاجہ "یعنی خطبہ حاجت" یہ ہے "تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے' ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں جس شخص کو اللہ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں" اور تین آیات تلاوت کرے پہلی آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ دوسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو' جس نے تم کو ایک شخص یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا' اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے اور اللہ سے' جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو' ڈرو اور قطع رحمی سے بچو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تیسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) اور جامع ترمذی میں سفیان ثوری نے تین آیات کی نشاندھی کی ہے اور ابن ماجہ نے "اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ" کے بعد "نَحْمَدُہٗ" اور "مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا" کے بعد "وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا" زیادہ بیان کیا ہے اور دارمی نے "عَظِیْمًا" کے بعد اضافہ کیا ہے کہ بعد ازاں ضرورت کے مطابق کلام کرے اور "شرح السنہ" میں ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ نکاح یا کسی اور ضرورت کے موقع پر یہ خطبہ پڑھے۔

وضاحت: علامہ البانی نے خطبہ الحاجہ کے عنوان سے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس میں اس کے جملہ طرق اور الفاظ کو بیان کیا ہے۔

۳۱۵۰-(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۱۵۰: ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس خطبہ میں تشہد کا ذکر نہیں ہے وہ خطبہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

۳۱۵۱- (۱۲) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ — لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ»... رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" نہیں ہے وہ کام برکت سے خالی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ارواء الغلیل صفحہ۲۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۴۶)

۳۱۵۲-(۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۱۵۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن میمون انصاری کو امام ترمذیؒ نے ضعیف اور امام بخاریؒ نے منکرالحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال' جلد ۳ صفحہ ۱۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۱۵۳ - (۱٤) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: اَلصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۳ : محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' حلال اور حرام کے درمیان امتیاز' نکاح کا اعلان کرنے اور نکاح کے وقت دف بجانے سے ہوتا ہے (احمدؒ' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث میں "صوت" سے مقصود یہ ہے کہ معاشرہ میں اس کی شہرت کی جائے نیز دف بجا کر اعلان کرنا درست ہے' ڈھول بجانا ناجائز ہے۔ ڈھول کی حدیث کا ذکر صحیح نہیں۔

۳۱۵٤ - (۱٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَا تُغَنِّينَ؟ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ». رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ.

۳۱۵۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری تولیت میں انصاری لڑکی تھی' میں نے اس کا نکاح کرا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہؓ! گانے کا انتظام کیوں نہیں کرتی' قبیلہ انصار کے لوگ تو گانے کو پسند کرتے ہیں (صحیح ابن حبان)

۳۱۵٥ - (۱٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَّهَا مِنَ الْأَنْصَارِ -، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟» - قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ «أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟» قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قرابت دار انصاری لڑکی کا نکاح کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے دریافت کیا' تم نے لڑکی کی رخصتی کر دی ہے؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم نے اس کے ساتھ گانے والیوں کو بھیجا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفی میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترغیب دلاتے ہوئے) فرمایا' انصاریوں کا گانے کی جانب میلان ہے' کاش! تم اس کے ہمراہ ایسی جماعت کو بھیجتیں جو یہ گیت گاتی۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں' ہم تمہارے پاس آئے ہیں' ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اجلح اور ابو زبیر کا ابن عباسؓ سے سماع ثابت نہیں۔ (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۴۷' ارواء الغلیل ۱۹۹۵' احادیث ضعیفہ۲۹۸۱)

۳۱۵۶ - (۱۷) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ ــــ، فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ؛ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس عورت کا نکاح دو ولی کرا دیں تو وہ پہلے نکاح والے کی ہو گی اور جو شخص کسی چیز کو دو شخصوں کے پاس بیچتا ہے تو وہ پہلے خریدار کی ہو گی۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' سمرہؓ سے حسنؒ روایت کرتے ہیں جبکہ حسنؒ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۰۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۵۷ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: اَلَا نَخْتَصِيْ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ، فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے' ہمارے ساتھ ہماری عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے آپؐ سے پوچھا؟ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپؐ نے ہمیں اس سے منع کیا بعد ازاں آپؐ نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی چنانچہ ہم میں سے بعض لوگ معین وقت تک کے لئے کپڑا بطور مہر دے کر ایک عورت سے نکاح کرتے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! جو عمدہ چیزیں اس نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ سمجھو" (بخاری' مسلم)

۳۱۵۸ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ قَالَ: اِنَّما كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ، فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ، وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ — حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ .. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شروع اسلام میں متعہ جائز تھا' ایک شخص کسی شہر میں آتا وہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ کسی عورت سے اتنے عرصہ کے لئے نکاح کر لیتا جب تک وہ وہاں اقامت پذیر رہنے کا خیال کرتا چنانچہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لئے کھانے پکانے کا اہتمام کرتی جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "مگر بیویاں اور لونڈیاں جائز ہیں" تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ان دونوں کے علاوہ سب شرمگاہیں حرام ہیں (ترمذی)

وضاحت ۱: یہ روایت ضعیف ہے' اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے نیز فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے متعہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا (احادیث صحیحہ صفحہ ۳۸۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۰)

۳۱۵۹ - (۲۰) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ، فَقُلْتُ: اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلَ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ؛ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۱۵۹: عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نکاح کی مجلس میں قرظہؓ بن کعب اور ابو مسعودؓ انصاری کے ہاں جانا ہوا وہاں کچھ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں میں نے ان سے کہا' آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا اعزاز حاصل ہے' یہ آپ کے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا' اگر آپ پسند کریں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور گانا سنیں اور اگر جانا پسند کریں تو چلے جائیں اس لئے کہ ہمیں نکاح کے موقع پر گانے بجانے کی اجازت عطا کی گئی ہے (نسائی)

وضاحت: اچھے اشعار کے ساتھ بغیر موسیقی کے گانا جائز ہے۔ عشقیہ اشعار جن میں حسن و جمال کے مناظر کی عکاسی ہو اور فسق و فجور کی جانب میلان ہو اور جن کے سننے سے شہوت میں اشتعال رونما ہو وہ ناجائز ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

(ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٦٠ - (١) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۶۰: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت اور اس کی پھوپھی' عورت اور اس کی خالہ بیک وقت نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے عموم کو خبرواحد کے ساتھ خاص کرنا درست ہے اس لئے کہ قرآن پاک میں جن محرمات کا ذکر ہے ان میں خالہ' بھانجی کے جمع کرنے کی حرمت کا ذکر نہیں ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۶۲)

٣١٦١ - (٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں (بخاری)

وضاحت: نسب کی وجہ سے ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور قرآن پاک کی نص کے لحاظ سے رضائی ماں اور رضائی بہن سے بھی نکاح حرام ہے ان کے ساتھ ساتھ رضائی بیٹی' رضائی پھوپھی' رضائی خالہ' رضائی بھتیجی اور رضائی بھانجی سے بھی نکاح حرام ہے نیز خیال رہے' حرمت کا تعلق رضائی ماں کے اقارب کے ساتھ ہے وہ رضائی بچے کے بھی اقارب ہیں جبکہ رضائی بچے کے نسبی اقارب کا رضائی ماں کے ساتھ حرمت کا تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک کی نص کے مطابق خوشدامن' بیوی کی پہلے خاوند سے لڑکی' صلبی بیٹوں کی بیویوں اور دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی محرمات میں سے ہے (واللہ اعلم)

٣١٦٢ - (٣) **وَعَنْهَا** قَالَتْ: جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ: «اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ» وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے میرے ہاں آنے کی اجازت طلب کی' میں نے اس کو اجازت دینے سے انکار کیا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' میں نے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا' بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اس کو اجازت دے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے دودھ عورت یعنی اس کی بھاوج نے پلایا ہے' مرد یعنی اس کے بھائی نے نہیں پلایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے۔ یہ واقعہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ابوداؤد میں وضاحت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرا رضاعی چچا "افلح" میرے گھر آیا تو میں نے اس سے پردہ کیا۔ اس نے کہا آپؓ مجھ سے پردہ کرتی ہیں جب کہ میں آپ کا چچا ہوں۔ میں نے دریافت کیا' کیسے؟ اس نے بتایا کہ میرے بھائی کی بیوی نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ عائشہؓ نے کہا' مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے اس کے خاوند نے تو دودھ نہیں پلایا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۴)

۳۱۶۳ ـ (٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ لَهُ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں گے' وہ قریش کی خوبصورت ترین جوان لڑکی ہے؟ آپ نے اس سے کہا' کیا تجھے علم نہیں کہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے (اور وہ میری رضاعی بھتیجی ہے) اور اللہ نے رضاعت سے وہ رشتے حرام کر دیئے ہیں جو نسب سے حرام ہیں (مسلم)

وضاحت: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہؓ کو ابوجہل کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (واللہ اعلم)

۳۱٦٤ ـ (٥) **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ».

۳۱۶۴: اُمُّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بار دودھ پینے (یا) دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (مسلم)

۳۱٦٥ ـ (٦) وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ، قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ».

۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا' ایک بار دودھ پلانا اور دوبار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

۳۱٦٦ - (۷) وَفِیْ اُخْرٰی لِاُمِّ الْفَضْلِ ، قَالَ : «لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ ــ وَالْاِمْلَاجَتَانِ» . هٰذِهٖ رِوَایَاتٌ لِمُسْلِمٍ.

۳۱٦٦ : اور ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

وضاحت : قرآن پاک میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے یعنی ایک بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث نے اس کی تخصیص کر دی ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ دوسری حدیث میں پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہونے کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ تین یا چار بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت نہ ہو گی۔ (نیل الاوطار جلد٦ صفحہ۳۱)

۳۱٦۷ - (۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : كَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ : «عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ» . ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ فِیْمَا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱٦۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں نازل ہوا تھا کہ "واضح طور پر دس بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے" بعد ازاں اس کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ پانچ بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پانچ رضعات کی تلاوت قرآن پاک میں ہوتی تھی (مسلم)

وضاحت : اس کی تلاوت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا بعض لوگوں کو اس آیت کی تلاوت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا اس لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت اس کو تلاوت کرتے تھے (واللہ اعلم)

۳۱٦۸ - (۹) **وَعَنْهَا،** اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ : اِنَّهٗ اَخِیْ . فَقَالَ : «اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ؟ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ــ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۱٦۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا' یوں محسوس ہوا کہ آپؐ نے اس کی موجودگی کو اچھا نہ جانا' عائشہؓ نے وضاحت کی کہ یہ میرا بھائی ہے آپؐ نے فرمایا' اچھی طرح غور کیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ اس لئے کہ دودھ سے حرمت اس دور میں ثابت ہوتی ہے جب بھوک دور کرنے کے لئے صرف دودھ پر گزارا ہو (بخاری' مسلم)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو رضاعت کی مدت میں ہو جب دودھ

سے بھوک جاتی رہتی ہو اور جب اس کی خوراک دودھ نہیں ہے تو دودھ سے بھوک دور نہیں ہوتی پس آپ اچھی طرح معلوم کریں کہ دودھ کی رضاعت اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بڑی عمر والے انسان کو اگر دودھ پلایا جائے تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی (نیل الاوطار جلد۶ صفحہ۳۱۶)

۳۱۶۹۔(۱۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ اِبْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ، فَأَتَتِ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ قَدْ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي. فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوْا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو اھاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا' ایک عورت آئی۔ اس نے کہا' میں نے عقبہؓ اور جس عورت کے ساتھ عقبہؓ نے نکاح کیا ہے (دونوں) کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہؓ نے اس عورت سے کہا' مجھے علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر عقبہؓ نے آل ابی اھاب کی جانب پیغام بھیجا (اور) ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا' ہمیں علم نہیں کہ اس عورت نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر وہ مدینہ منورہ گیا اور آپؐ سے دریافت کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اس کو کیسے اپنے نکاح میں برقرار رکھ سکتا ہے؟ جب کہ کہا گیا ہے (کہ تم دونوں کو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے) چنانچہ عقبہؓ نے اس سے مفارقت اختیار کر لی اور اس لڑکی نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی اکیلی عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔ امام بخاریؒ نے "کتاب الشھادات" میں اس مفہوم کا باب منعقد کر کے اس کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۵)

۳۱۷۰۔(۱۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ —، فَلَقُوْا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوْهُمْ، فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي ذٰلِكَ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ — أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ حُنین کے روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اوطاس (مقام) کی جانب بھیجا۔ وہ دشمن سے ملے' ان سے جنگ کی' ان پر غالب آگئے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ نے ان سے مجامعت کو گناہ سمجھا اس لیئے کہ ان کے

مشرک خاوند موجود ہیں۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ عورتیں جو شادی شدہ ہیں (تم پر حرام ہیں) مگر جو تمہاری مملوک ہو جائیں۔" یعنی ان کے لیئے وہ عورتیں حلال ہیں جب ان کی عدت ختم ہو جائے (مسلم)

وضاحت: اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضع حمل ہے اور اگر انہیں حیض آتا ہے تو ان کی عدت ایک حیض ہے اس کے بعد ان سے مجامعت درست ہے ان کا پہلا نکاح فسخ ہو گیا جب وہ دارالاسلام میں پہنچ گئیں (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۵-۱۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۱۷۱-(۱۲) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا، اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا، وَالْمَرْأَةُ عَلٰی خَالَتِهَا، اَوِ الْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا، لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی. وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ، وَرِوَایَتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ : بِنْتِ اُخْتِهَا.

دوسری فصل: ۳۱۷۱: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا خالہ سے اس کی بھانجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا چھوٹی سے بڑی کی موجودگی میں اور بڑی سے چھوٹی کی موجودگی میں نکاح کیا جائے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی' نسائی) البتہ نسائی کی روایت اس کے قول "بھانجی" تک ہے۔

۳۱۷۲-(۱۳) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ، وَمَعَهٗ لِوَاءٌ، فَقُلْتُ: اَیْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ: بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِیْهِ آتِیْهِ بِرَأْسِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیِّ: فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَآخُذَ مَالَهٗ. وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ قَالَ: عَمِّیْ بَدَلَ: خَالِیْ.

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے پاس سے میرا ماموں ابوبردہ بن نیار گزرا اور اس کے پاس جھنڈا تھا' میں نے اس سے دریافت کیا' تو کہاں جاتا ہے؟ اس نے جواب دیا' مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی جانب بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی عورت سے نکاح کیا ہے کہ میں آپؐ کے پاس اس کا سر قلم کر کے لاؤں (ترمذی' ابوداؤد) اور ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی

گردن اتاروں اور اس سے مال چھین لوں اور اس روایت میں ماموں کے بجائے چچا کا ذکر ہے۔

وضاحت: چونکہ اس شخص نے نص شرعی کی مخالفت کی تھی اور حرام کو حلال گردانا تھا اور عملاً اس کا مرتکب ہوا اور مرتد ہو گیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے قتل کا حکم دیا۔ جس نے علانیہ محرمات کو حلال گردانا بلکہ مزید اس کو سزا دیتے ہوئے اس کے مال کو بھی ضبط کر لیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

۳۱۷۳ - (۱٤) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ — ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف پستانوں کی اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو گی جس سے بچے کی انتڑیوں میں پھیلاؤ نمودار ہو جبکہ یہ رضاعت دودھ پلانے کی مدت میں ہو (ترمذی)

۳۱۷٤ - (۱٥) **وَعَنْ** حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ — ؟ فَقَالَ: «غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۷٤: حجاج بن حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اس نے پوچھا' اے اللہ کے رسول! دودھ پلانے والی کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا' غلام یا لونڈی دینے سے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۱)

۳۱۷٥ - (۱٦) **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ، قِيلَ: هٰذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷٥: ابوالطفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک عورت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا' اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحیٰی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۶)

۳۱۷۶ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ أَرْبَعاً، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوا تو دور جاہلیت میں اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں' وہ سب اس کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار عورتوں کو روک رکھ اور باقی کو اپنے سے جدا کر دے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۳۱۷۷ - (۱۸) وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعاً» فَعَمَدْتُّ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي: عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً، فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' ایک عورت سے جدا ہو جا اور چار کو اپنے ہاں رکھ لے چنانچہ ان میں سے ایک بانجھ عورت جو تقریباً ساٹھ سال سے میری رفاقت میں تھی' میں نے اس کو جدا کر دیا۔ (شرح السنہ)

۳۱۷۸ - (۱۹) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ أُخْتَانِ، قَالَ: اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان میں سے جس کو چاہو رکھ لو اور دوسری کو طلاق دے دو (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۱۷۹ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ، فَتَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ، وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِيْ. فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ، وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ — وَفِيْ رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِيَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۷۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک عورت مسلمان ہو گئی اس نے نکاح کر لیا اس کا خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کی' اے اللہ کے رسول ! میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس کو میرے اسلام لانے کا علم تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین لیا اور پہلے خاوند کی طرف لوٹایا اور ایک روایت میں ہے اس نے بتایا' وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی۔ آپؐ نے اس کو اس کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد)

۳۱۸۰ - (۲۱) وَرُوِیَ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»: اَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ النِّسَآءِ رَدَّهُنَّ النَّبِیُّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ، عِنْدَ اِجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَیْنِ بَعْدَ اِخْتِلَافِ الدِّیْنِ وَالدَّارِ، مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِیْدِ بْنِ مُغِیْرَةَ، کَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ، فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ، فَبَعَثَ اِلَیْهِ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] - اِبْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَمَانًا لِصَفْوَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسْیِیْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ — حَتّٰی اَسْلَمَ، فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ، وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اِمْرَاَةُ عِکْرِمَةَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ یَوْمَ الْفَتْحِ بِمَکَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ، حَتّٰی قَدِمَ الْیَمَنَ، فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ، حَتّٰی قَدِمَتْ عَلَیْهِ الْیَمَنَ، فَدَعَتْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ، فَاَسْلَمَ، فَثَبَتَا عَلٰی نِکَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا.

۳۱۸۰ : شرحُ السُّنّہ میں مروی ہے' عورتوں کی ایک جماعت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح کے ساتھ ان کے خاوندوں کے ہاں واپس کر دیا جب کہ دونوں اسلام لائے بعد اس کے کہ پہلے ان دونوں میں اسلام اور رہائش کا اختلاف تھا (یعنی وہ دارُ الاسلام میں تھیں اور ان کے خاوند مسلمان نہ تھے) ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن اُمیہؓ کے نکاح میں تھی وہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام لانے سے بھاگ گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اس کے چچیرے بھائی وھب بن عمیر کو اپنی چادر دے کر بھیجا۔ صفوان بن امیہ کو امان دی جب وہ آیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار ماہ چلنے پھرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ اس کی بیوی اس کے ہاں برقرار رہی اور اُمّ حکیم بنت حارث' عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا چنانچہ ام حکیم یمن کا سفر کر کے وہاں پہنچی اور اس کو اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گیا وہ دونوں اپنے (پہلے) نکاح پر قائم رہے (مالک نے ابنِ شہاب سے مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت : اس حدیث کو امام بغویؒ نے شرح السنہ میں بلااسناد بیان کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۸۱ - (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ .. اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نسب اور نکاح دونوں سے سات' سات رشتے حرام ہوتے ہیں۔ بعدازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں ......" (بخاری)

وضاحت: نسب سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ماں ۲۔ بیٹی ۳۔ بہن ۴۔ پھوپھی ۵۔ خالہ ۶۔ بھتیجی ۷۔ بھانجی

اور نکاح سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ساس ۲۔ بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹی لیکن جب بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو ۳۔ بیٹے کی بیوی ۴۔ شادی شدہ عورت ۵۔ بیوی کی دادی ۶۔ بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی کی بیٹی ۷۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ یا عورت کی بہن کو جمع کرنا نیز رضاعی ماں اور رضاعی بہن کو بھی مجازاً" نکاح کے رشتوں میں شامل کیا گیا ہے نیز نسب اور نکاح سے مزید رشتے بھی حرام ہوتے ہیں تفصیل کے لیئے دیکھیئے۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۵۴ - ۱۵۵)

۳۱۸۲ - (۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا. وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَأَةً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا، دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ، إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ.

۳۱۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ مجامعت کی' اس کیلئے اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں اور اگر اس کے ساتھ مجامعت نہیں کی تو اس کی بیٹی سے نکاح درست ہے اور جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اس کیلئے اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں چاہے بیوی کے ساتھ مجامعت کی یا نہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کو فن حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ
(بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۸۳ - (۱) عَنْ جابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا. كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اندام نہانی میں پیٹھ کی جانب سے مجامعت کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا۔ اس پر یہ آیت اتری "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ" (بخاری' مسلم)

وضاحت: مجامعت صرف عورت کی شرمگاہ میں جائز ہے خواہ کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے البتہ پیچھے کی جانب یعنی پاخانہ کی جگہ میں لواطت ہے اور یہ حرام ہے (واللہ اعلم)

۳۱۸٤ - (۲) وَعَنْهُ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا.

۳۱۸۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ہم عزل کرتے تھے اور قرآن پاک اترتا تھا (بخاری' مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا لیکن آپ نے ہمیں اس سے نہ روکا۔

وضاحت: عزل سے مقصود یہ ہے کہ انزال کے وقت عضوِ تناسل کو عورت کی شرمگاہ سے نکال لیا جائے اور "منی" کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گرایا جائے۔ آئندہ ذکر ہونے والی احادیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل نہ کیا جائے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا' اس لیے اس سے بچنا چاہیے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸-۱۹)

۳۱۸٥ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا، وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا، وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: «اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا»... فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ. فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا' میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور میں اس کے حاملہ ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا' تو چاہے تو اس سے عزل کر' لیکن جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (یعنی اگر اس کا حاملہ ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہے تو تیرے عزل کرنے سے تقدیر بدل نہیں سکتی اس لئے عزل کی ضرورت نہیں) کچھ عرصہ بعد وہی شخص آیا اور بتایا کہ لونڈی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے حق میں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (مسلم)

۳۱۸٦ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ، فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَیْنَا النِّسَآءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ -، وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَیْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ؟ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَا عَلَیْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَآئِنَةٍ - اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، اِلَّا وَهِیَ كَائِنَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۱۸٦ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہمیں عرب قیدی دستیاب ہوئے ہم نے عورتوں (کے ساتھ مجامعت) کی رغبت کی' مجامعت سے دور رہنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا چنانچہ ہم نے عزل کو اچھا سمجھا ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں (لیکن) ہم نے خیال کیا کہ ہم کیسے عزل کریں؟ جبکہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کیوں نہ ہم آپؐ سے دریافت کریں چنانچہ ہم نے آپؐ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' آپؐ نے فرمایا' اگر تم عزل نہ کرو تو تمہیں کیا ہے؟ اس لیئے کہ جو روح قیامت تک وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور آکر رہے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس حدیث میں بھی عزل کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے نہ کرنے کی ترغیب موجود ہے۔

۳۱۸۷ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ . فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ یَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَاِذَا اَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْهُ شَیْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۷ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' منی سے ہر وقت تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا (مسلم)

۳۱۸۸ - (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلاً جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِهَا ــ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے بیان کیا کہ میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' تو عزل کس لئے کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا' اس کے بچے کا ڈر ہے (جو دودھ پی رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر دودھ (پلانے کے دوران حمل ہو جانے سے) کچھ ضرر ہوتا تو فارس اور روم کے لوگوں کو اس سے ضرر ہوتا (مسلم)

۳۱۸۹ - (۷) وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: «هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِيْلَةِ ـ، فَنَظَرْتُ فِی الرُّوْمِ وَفَارِسَ، فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذٰلِكَ الْوَادُ الْخَفِیُّ وَهِیَ ﴿وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ﴾ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۹: جذامہ بنت وھب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند لوگوں کی موجودگی میں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ آپؐ فرما رہے تھے' میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے جماع کو روک دوں لیکن جب میں نے رومیوں اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں سے دودھ پلانے کے زمانہ میں جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے نہ روکا) اس کے بعد لوگوں نے آپؐ سے عزل کے بارہ میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ تو پوشیدہ طور پر زندہ انسان کو دفن کرنا ہے اور اس آیت میں اس کا ذکر ہے "اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی تھی پوچھا جائے گا"

۳۱۹۰ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ـ وَفِیْ رِوَايَةٍ ـ: «اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِیْ اِلَی امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بہت بڑی امانت اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین مقام اس شخص کا ہے جو اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ اس میں شریک ہوتی ہے پھر وہ اس کی پوشیدہ باتوں کو پھیلاتا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣١٩١ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُوْحِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ﴾ — اَلْآيَةَ: «أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ، وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ».. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ٣١٩١: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔" اگلی جانب سے آؤ (یا) پچھلی جانب سے آؤ (البتہ) پیٹھ سے اور حیض کی حالت میں (اندامِ نہانی سے بھی) احتراز کرو (ترمذی' ابن ماجہ)

٣١٩٢ - (١٠) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣١٩٢: خُزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ حق کے بیان کرنے سے شرم نہیں کرتا' تم عورتوں کی (پیٹھ) میں جماع نہ کرو (احمد' ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

٣١٩٣ - (١١) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٣١٩٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی (کی پیٹھ) میں جماع کرتا ہے (احمد' ابوداؤد)

٣١٩٤ - (١٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِيْ يَأْتِيْ امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ».. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

٣١٩٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی بیوی کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے اللہ اس شخص کی جانب نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا (شرحُ السُّنّۃ)

٣١٩٥ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٣١٩٥: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا کسی عورت کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ١٢٨)

٣١٩٦ - (١٤) وَعَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لاَ تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَإِنَّ الغَيْلَ — يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۹۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' تم اپنی اولاد کو پوشیدہ طریقے سے قتل نہ کرو اس لئے کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کی والدہ سے ہم بستر ہونا بچے کے جوان ہونے پر اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں اس کی والدہ سے ہم بستر ہونے سے بچے کی صحت متاثر ہو سکتی ہے اور بچہ جواں سال ہونے کی عمر میں گھوڑے کی سواری پر کنٹرول نہیں کر پائے گا اور گھوڑا تیز رفتاری کے عالم میں اس کو نیچے گرا دے گا۔ اس لئے آپؐ نے اس خدشہ کے پیش نظر اس سے روکا ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اسی باب کی پہلی فصل میں جذامہ بنت وھب سے مروی حدیث میں ذکر ہے کہ آپؐ نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا لیکن جب آپؐ نے روم و فارس کے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی تو آپؐ نے اس کو حرام قرار نہ دیا مقصود یہ ہے کہ جذامہ کی حدیث میں نہی تحریمی کا ارادہ ترک فرمایا اور اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس سے بچاؤ اختیار کیا جائے البتہ مباح ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣١٩٧ - (١٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلاَّ بِإِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل: ۳۱۹۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لھیعہ راوی میں مقال ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۴۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۴۸)

بَابُ خَيَارِ الْمَمْلُوكَيْنِ

(غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٩٨-(١) عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي بَرِيْرَةَ—: «خُذِيْهَا فَاعْتِقِيْهَا» وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ٣١٩٨: عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بریرہ (لونڈی) کے بارے میں فرمایا کہ آپ بریرہ کو آزاد کر دیں جب کہ اس وقت اس کا خاوند غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنا نکاح ختم کر دیا لیکن اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو آپؐ اس کو اختیار نہ دیتے (بخاری' مسلم)

٣١٩٩-(٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ؛ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ—، يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ؟ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَاجَعْتِهِ» — فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَشْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣١٩٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند سیاہ فام غلام تھا اس کو مغیث کہہ کر پکارا جاتا تھا' اب بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں روتے ہوئے بریرہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا' اے عباسؓ! تجھے تعجب لاحق نہیں ہو رہا ہے کہ مغیث کو بریرہ سے کس قدر محبت ہے؟ اور بریرہ کو اس سے کتنی نفرت ہے؟ (یہ منظر دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اگر ممکن ہو تو اس سے (دوبارہ) رابطہ قائم کر لو۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں تو سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا' مجھے اس کی ضرورت نہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۲۰۰ - (۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَیْنِ لَهَا، زَوْجٌ ـــ، فَسَالَتِ النَّبِیَّ ﷺ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ .

دوسری فصل: ۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ غلام اور لونڈی دونوں کو آزاد کرے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ وہ غلام (خاوند) کو بیوی لونڈی سے پہلے آزاد کرے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عبدالرحمان ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۰' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۰)

۳۲۰۱ - (٤) وَعَنْهَا: اَنَّ بَرِیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عُتِقَتْ وَهِیَ عِنْدَ مُغِیْثٍ، فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِیَارَ لَكِ» . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو وہ مغیث کے نکاح میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار عطا فرمایا البتہ وضاحت کی کہ اگر اس اختیار کے دوران مغیث تیرے ساتھ ہم بستر ہو گیا تو تیرا اختیار ختم ہو جائے گا (ابوداؤد)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ

(حق مہر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۰۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ. فَقَامَتْ طَوِيْلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» — قَالَ: مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا. قَالَ: «فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ» فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا. فَقَالَ: «زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «اِنْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے خود کو آپؐ کے لئے ہبہ کر دیا ہے وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک صحابی اٹھا' اس نے عرض کی' اے اللہ کے رسول! اگر آپؐ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپؐ میرا اس عورت سے نکاح کرا دیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تیرے پاس حق مہر دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے جواب دیا' میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تلاش کر! اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے تلاش کیا لیکن اسے کچھ نہ مل سکا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا' ہاں! مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ حق مہر قرآن پاک کی سورتیں ہیں (اسے یاد کرا دے) اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جا! میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا ہے چنانچہ اس نے اس کو قرآن پاک پڑھایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حق مہر کم از کم کتنا ہو؟ شرعاً اس کا تعین نہیں ہے' حق مہر ایک درہم بلکہ اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے' جس پر خاوند بیوی کا اتفاق ہو جائے۔ اس حدیث میں ایک عورت نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا ہے یہ آپؐ کے ساتھ خاص ہے اس میں عمومیت نہیں ہے۔ بعض محدثین نے سورہ احزاب کی اس آیت سے (جس کا ترجمہ ہے کہ) "نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں" سے استدلال کیا ہے کہ آپؐ بلااجازت بھی کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۱۰)

٣٢٠٣ - (٢) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَفِي جَمِيعِ الْأُصُولِ.

۳۲۰۳: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مہر کتنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا' آپؐ کی بیویوں کا حق مہر بارہ "اوقیہ" اور ایک "نش" تھا۔ (پھر) انہوں نے پوچھا' کیا تو جانتا ہے کہ "نش" کیا ہے؟ (ابو سلمہ کہتے ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا (تو) انہوں نے بتایا' ایک "نش" نصف اوقیہ کے برابر ہے' اس طرح کل پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) شرح السنہ اور دیگر تمام نسخوں میں لفظ "نش" پیش کے ساتھ ہے۔

وضاحت: آپؐ کی تمام بیویوں کا حق مہر پانچ سو درہم نہ تھا' البتہ اکثر بیویوں کا حق مہر اتنا تھا جبکہ نجاشی نے ام حبیبہؓ کو (۴۰۰۰) چار ہزار درہم حق مہر دیا اور صفیہؓ کا حق مہر ان کو آزاد کرنا تھا نیز اوقیہ سے مراد "حجازی اوقیہ" ہے جو قریباً چالیس درہم کے برابر ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٢٠٤ - (٣) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ -؛ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللهِ، لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عورتوں کو زیادہ مقدار میں حق مہر نہ دو' اس لئے کہ اگر زیادہ مقدار میں دینا (اس) دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں پرہیزگاری (کا کام) ہوتا تو سب سے زیادہ اس کے مستحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں کہ آپؐ نے کسی عورت سے نکاح کرتے ہوئے یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ "اوقیہ" سے زیادہ مہر دیا ہو (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: شریعت میں حق مہر مقرر نہیں' آپ جس قدر چاہیں' حق مہر دیں۔ جہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عورت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ یہ پابندی نہیں لگا سکتے جب کہ سورت نساء میں اللہ پاک کا فرمان ہے کہ "تم نے پہلی بیوی کو بہت سا سامان

دے رکھا ہو" عمرؓ نے فرمایا ایک عورت مجھ پر غالب آ گئی۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما' سب لوگ عمرؓ سے زیادہ سمجھ دار ہیں بعد ازاں عمرؓ واپس آئے' منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا' اے لوگو! میں نے تمہیں چار سو درہم سے زیادہ حق مہر دینے سے روکا تھا اب میں اعلان کرتا ہوں کہ تم لوگ جس قدر چاہو' حق مہر دو (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۱)

۳۲۰۵ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ اِمْرَأَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ» . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنی عورت کو دونوں ہاتھ بھر کر ستو یا کھجور بطور مہر دیا اس نے اس کو حلال کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث سند میں موسیٰ بن مسلم راوی ضعیف ہے (فتح الباری جلد۹ صفحہ۲۱۱' ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۰۶)

۳۲۰۶ - (٥٥) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اِمْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ؛ فَاَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۰۶: عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے حق مہر میں جوتا لے کر نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا' کیا تو خود کو اور اپنے مال کو جوتے کے بدلے دینے پر رضامند ہے' اس نے اثبات میں جواب دیا' (تب) آپؐ نے اس نکاح کو نافذ فرمایا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عاصم بن عبیداللہ راوی منکر الحدیث ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۲۹۹' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۲۷' الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۳۴۷' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۵۳' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۸۴' ارواء الغلیل جلد۶ صفحہ۳۴۶)

۳۲۰۷ - (٦) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَاَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ. فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۰۷: علقمہ' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا (اور) حق مہر کا تعین نہیں ہوا نیز خاوند نے اس سے مجامعت بھی نہیں کی' وہ پہلے ہی فوت ہو گیا؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا' اس عورت کو اس کی (رفقاء) عورتوں کے برابر حق مہر ملے گا' کمی بیشی نہ ہو گی۔ وہ عورت عدت گزارے نیز اس کو وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ (یہ سن کر) معقلؓ بن سنان کھڑا ہوا' اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں (بھی) اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اس پر ابن مسعودؓ نے مسرت کا اظہار کیا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۰۸ - (۷) وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَّاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبداللہؓ بن جحش کے نکاح میں تھی۔ حبشہ کی سرزمین میں اس کا انتقال ہو گیا تو نجاشی نے اس کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور آپؐ کی جانب سے اس کو چار ہزار حق مہر دیا۔ ایک روایت میں چار ہزار درہم ہے اور شرجیل بن حسنہ کی معیت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: مشکوۃ کے نسخوں میں ام حبیبہ کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش مذکور ہے جو غلط ہے۔ اس کا نام عبیداللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں نصرانی ہو کر مر گیا تھا (واللہ اعلم)

۳۲۰۹ - (۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ، اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ، فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ، فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ. فَاَسْلَمَ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو طلحہؓ نے ام سلیم سے نکاح کیا' حق مہر اسلام تھا۔ ام سلیمؓ ابو طلحہؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں تو ابو طلحہؓ نے اس کی جانب منگنی کا پیغام بھجوایا۔ اس نے بتایا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو اسلام ہی ان کے درمیان حق مہر تھا (نسائی)

بَابُ الْوَلِيمَةِ

(ولیمہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۱۰ - (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالَ: اِنِّي تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ» . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف پر زرد رنگ کا نشان دیکھا' دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا' میں نے ایک عورت سے (کھجور کی) گٹھلی کے برابر سونا حق مہر دے کر نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا' تجھے مبارک ہو' ولیمہ کر' اگرچہ ایک بکری ہی ہو (بخاری' مسلم)

۳۲۱۱ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا ولیمہ اس طرح کا نہیں کیا جس طرح کا زینب کا کیا' آپ نے اس کے ولیمہ پر بکری ذبح کی (بخاری' مسلم)

۳۲۱۲ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا' اسے لائے اور اس کا ولیمہ کیا تو حاضرین کو گوشت اور روٹی سے سیر کر دیا (بخاری)

۳۲۱۳ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے اس سے نکاح

کیا اور اس کے آزاد کرنے کو اس کا حق مہر قرار دیا (تو) اس کے ولیمہ میں کھانا (کھجور' پنیر اور گھی سے) تیار کروایا (بخاری' مسلم)

۳۲۱٤ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: اَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ — فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۲۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات اقامت پذیر رہے۔ صفیہؓ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپؐ کا نکاح ہوا تھا چنانچہ میں نے دعوتِ ولیمہ کے لیئے لوگوں کو مدعو کیا (لیکن) دعوت میں گوشت روٹی (کا انتظام) نہ تھا (لہٰذا) اس میں آپؐ کے ارشاد کے مطابق چمڑے کا دستر خوان بچھایا گیا' اس پر کھجور' پنیر اور گھی رکھ دیا گیا (بخاری)

۳۲۱٥ - (٦) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۲۱۵: صفیہؓ بنتِ شَیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو "مد" جو سے کیا (بخاری)

وضاحت: "مد" ایک پیمانہ ہے جس میں پونے گیارہ چھٹانک جو وغیرہ سماتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۲۱٦ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ: «اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ».

۳۲۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دعوت ولیمہ میں شریک ہو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ نکاح کی دعوت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو (البتہ غیر شرعی اجتماع نہ ہو)

۳۲۱۷ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیئے کہ قبول کرے (یعنی شریک ہونا چاہیئے) پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے (مسلم)

۳۲۱۸-(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ». متفق عليه.

۳۲۱۸: ابوهریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے برا کھانا' اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگوں کو دعوت طعام دی گئی ہو اور فقیروں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جس شخص نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (بخاری' مسلم)

۳۲۱۹-(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكَنّٰى اَبَا شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ: اِصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً، لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا —، ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا اَبَا شُعَيْبٍ! اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا، فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ، وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لَا، بَلْ اَذِنْتُ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۹: ابومسعود انصاری بیان کرتے ہیں' ایک انصاری شخص کی کنیت ابوشعیب تھی اس کا غلام گوشت بنانے کا کام کرتا تھا اس نے اس سے کہا' پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر' شائد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کروں آپؐ پانچویں ہوں گے۔ اس نے مختصر سا کھانا تیار کیا۔ بعدازاں وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپؐ کے ساتھ ایک شخص (زائد) ہو لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (معذرت خواہانہ انداز میں) ذکر کیا کہ ایک شخص (بلا دعوت) ہمارے ساتھ آگیا ہے اگر آپ پسند کریں تو اسے اجازت دیں اگر نہ اجازت دینا چاہیں تو جیسے آپ پسند کریں؟ اس نے عرض کیا' کوئی بات نہیں' میں اس کو اجازت دیتا ہوں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۲۰-(۱۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر ستو اور کھجوروں کا انتظام فرمایا (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۲۲۱-(۱۲) وَعَنْ سَفِيْنَةَ — اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ —، فَصَنَعَ لَهُ

طَعَامًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا، فَدَعَوْهُ، فَجَآءَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتِي الْبَابِ، فَرَأَى الْقِرَامَ ـ قَدْ ضُرِبَ ـ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَرَجَعَ. قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ ـ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا رَدَّكَ؟ ـ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ کا غلام) بیان کرتا ہے کہ ایک شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کرلیں (تو) وہ بھی ہمارے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جائیں چنانچہ انہوں نے آپؐ کو کھانے کی دعوت دی' آپؐ تشریف لائے۔ ابھی آپؐ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھے ہی تھے کہ آپؐ کی نظر گھر کے کونے میں ایک منقش پردے کے کپڑے پر پڑی تو آپؐ واپس لوٹ گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا (اس پر) میں آپؐ کے پیچھے گئی اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ واپس کیوں آ گئے؟ آپؐ نے فرمایا' میرے لئے یا کسی پیغمبر کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش و نگار والے گھر میں داخل ہو (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۳۲۲۲ ـ (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيْرًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۲۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو (کسی دعوت میں) مدعو کیا جائے وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے (دعوت میں) شریک ہو گیا' وہ چور (بن کر) داخل ہوا اور (کھانا) لوٹ کر واپس چلا گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن طارق بصری مجہول راوی ہے نیز درست بن زیاد راوی کی بیان کردہ حدیث قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۶۸)

۳۲۲۳ ـ (۱٤) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ ـ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کسی شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دو دعوت دینے (والے) اکٹھے آ جائیں تو جس کا دروازہ قریب ہو' اس کی دعوت قبول کی جائے اور اگر

ایک پہلے آ جائے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کی جائے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کو حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب تلخیص الحبیر میں ضعیف کہا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۰)

۳۲۲٤ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ — حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلے روز (ولیمہ کی) دعوت کرنا لازم ہے اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن ریاکاری ہے اور جو شخص شہرت چاہتا ہے اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے (ترمذی)

وضاحت : امام ترمذیؒ حدیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف زیاد بن عبداللہ بکائی سے مروی ہے اور وہ کثرت کے ساتھ غریب اور منکر روایات بیان کرتا ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح باور کر لیا جائے تو تیسرے روز اور اس کے بعد دیگر دنوں میں دعوت کو حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے بھی یہ حدیث قابل قبول نہیں ہے جبکہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن کا تعین نہیں فرمایا۔ انہوں نے ترمذی کی ذکر کردہ حدیث کے ضعف کی جانب اشارہ کیا ہے اور مسند ابو یعلیٰ میں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تین دن تک جاری رکھا (فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰)

۳۲۲٥ - (۱٦) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ — أَنْ يُؤْكَلَ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً .

۳۲۲۵: عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں دو فخریہ دعوت کرانے والوں کا کھانا تناول کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) امام محی السنہ نے بیان کیا' صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کر رہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۲٦ - (۱۷) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ — ، وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا». قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَرِيَاءً .

تیسری فصل : ۳۲۲۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہ دو مخصوص کے درمیان ہونے والی فخریہ دعوت کو قبول کیا جائے اور نہ ہی ان کا کھانا تناول کیا جائے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مقصود وہ دو شخص ہیں جو فخر اور ریاکاری کے ساتھ دعوت میں مقابلہ کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : امام احمد سے مراد احمد بیہقی ہیں' احمد بن حنبل نہیں۔ نیز یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند صحیح ہے (احادیث صحیحہ جلد۲ صفحہ ۲۰۳)

۳۲۲۷ - (۱۸) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِجَابَةِ الْفَاسِقِيْنَ.

۳۲۲۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت کھانے سے منع فرمایا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : سند میں ابومروان واسطی راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں اور ابوعبدالرحمان سلمی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا بہرحال حدیث کی سند ضعیف ہے (فیض القدیر صفحہ ۳۲۶)

۳۲۲۸ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ، فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ، وَلَا يَسْاَلْ، وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ».

رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ.

۳۲۲۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو (دعوت دینے پر) اس کے کھانے میں شریک ہو جائے' دریافت نہ کرے۔ (اسی طرح) اس کے مشروب میں بھی شریک ہو جائے اور دریافت نہ کرے (بیہقی شعب الایمان)

نیز بیہقی نے وضاحت کی ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اسے ظاہر پر محمول کیا جائے گا کہ مسلمان شخص اپنے بھائی کو جو کچھ کھلائے اور پلائے گا وہ حلال ہی ہو گا (کیونکہ مومن کے بارے میں یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ حرام مال کمائے گا اور کھائے گا)

بَابُ الْقَسْمِ

(بیویوں کے ہاں شب باشی میں باری کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۲۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو بیویاں (چھوڑ کر) فوت ہوئے ان میں آٹھ بیویوں کی باری مقرر تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپؐ کے انتقال کے وقت آپؐ کی جو ازواج مطہرات بقید حیات تھیں، وہ عائشہ، حفصہ، سودہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، ام حبیبہ، زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان میں سودہؓ نے اپنی باری عائشہؓ کو ھبہ کر دی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶)

۳۲۳۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے آپؐ کی جانب سے اپنی باری عائشہؓ کو ھبہ کر دی ہے چنانچہ آپؐ عائشہؓ کے ہاں دو دن، ان کی اپنی باری اور سودہؓ کی باری کے دن رہا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۲۳۱ - (۳) وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: «اَيْنَ اَنَا غَدًا؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا؟» يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں دریافت فرماتے کہ کل میری کس کے ہاں شب باشی ہے؟ کل میں کس کے ہاں رات بسر کروں گا؟ آپؐ کا مقصد عائشہؓ کی باری تھا چنانچہ آپؐ کی بیویوں نے آپؐ کو اجازت عطا کر دی کہ آپؐ جہاں پسند کریں رہیں تو (پھر) آپؐ وفات تک عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے (بخاری)

٣٢٣٢ - (٤) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو بیویوں کی قرعہ اندازی فرماتے' جس بیوی کا قرعہ نکل آتا' اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ (بخاری' مسلم)

٣٢٣٣ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ — قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۳: ابوقلابہ' انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا' سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے باکرہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات (راتیں) رہے پھر باری (کا نفاذ) کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین رات رہے' پھر باری چلائے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحابی کا کسی بات کو "من السنہ" کہہ کر بیان کرنے سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

٣٢٣٤ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا: «لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ» قَالَتْ: ثَلِّثْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۴: ابوبکر بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور وہ آپؐ کے ہاں اقامت گزیں ہوئیں تو آپؐ نے اس سے کہا کہ تو اپنے اہل خانہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ذلیل نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں سات راتیں تیرے ہاں مقیم رہتا ہوں' پھر مجھے دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات راتیں بسر کرنا ہوں گی اور اگر تجھے پسند ہو تو میں تیرے ہاں تین راتیں گزاروں؟ پھر باری شروع کروں گا۔ انہوں نے کہا' آپؐ تین راتیں گزاریں (مسلم) اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے اس سے فرمایا' کنواری کا حق سات اور بیوہ کا حق تین راتیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٢٣٥ - (٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَآئِهٖ فَیَعْدِلُ، وَیَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ، فَلاَ تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلاَ اَمْلِكُ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل : ٣٢٣٥ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باریاں مقرر فرماتے اور انصاف کیا کرتے اور فرماتے' اے اللہ! اپنی بساط کے مطابق میں نے باریاں مقرر کی ہیں پس جس چیز پر تیرا اختیار ہے میرا نہیں ہے' اس پر مجھے ملامت نہ کرنا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' داری)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ٢١٠)

٣٢٣٦ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا، جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ.

٣٢٣٦ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اگر کسی شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہیں اور وہ ان کے درمیان عدل نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ناکارہ ہو گا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٢٣٧ - (٩) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ اِبْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، بِسَرِفَ - فَقَالَ: هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلاَ تُزَعْزِعُوْهَا - وَلاَ تُزَلْزِلُوْهَا - وَارْفُقُوْا بِهَا -، فَاِنَّهٗ کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ کَانَ یَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، وَلاَ یَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَآءٌ: اَلَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ یَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِیَّةُ، وَکَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِیْنَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَقَالَ رَزِیْنٌ: قَالَ غَیْرُ عَطَاءٍ هِیَ سَوْدَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهُوَ اَصَحُّ، وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِیْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلاَقَهَا، فَقَالَتْ لَهٗ: اَمْسِکْنِیْ؛ قَدْ وَهَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ، لَعَلِّیْ اَکُوْنُ مِنْ نِسَآئِكَ فِی الْجَنَّةِ.

تیسری فصل : ۳۲۳۷ : عطاء بیان کرتے ہیں ہم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں سرف (مقام) میں میمونہؓ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عباسؓ نے کہا' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (محترمہ) ہے جب تم اس کی میت کو کندھا دو تو تم عجلت سے کام نہ لینا اور نہ ہی اس کی لاش کو حرکت دینا (نیز) آرام کے ساتھ لے جانا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں' ان میں سے آٹھ بیویوں کی باریاں مقرر تھیں ایک بیوی کی باری نہ تھی (عطاء نے بیان کیا) جس عورت کی باری نہ تھی ہمیں معلوم ہوا کہ وہ صفیہؓ تھیں۔ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی (بخاری' مسلم)

رزین نے بیان کیا کہ عطاء کے علاوہ (رواۃ) کہتے ہیں' وہ سودہؓ تھیں اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو ھبہ کر دی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا' مجھے اپنے ہاں رکھیں میں نے اپنا دن عائشہؓ کو ھبہ کر دیا ہے تاکہ شاید میں جنت میں آپؐ کی بیویوں میں شمار کی جاؤں۔

وضاحت : خیال رہے کہ جس عورت کی باری مقرر نہ تھی وہ سودہؓ تھیں صفیہؓ نہ تھیں۔ ابن جریج راوی جو عطاء سے بیان کرتا ہے اس کو وہم لاحق ہوا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۷)

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَآءِ
وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ
(بیویوں کے ساتھ رہنے سہنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۳۸ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ—، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهُ كَسَرْتَهُ—، وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کرو کیونکہ ان کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر آپ اس کو درست کرنا چاہیں گے تو توڑ دیں گے اور اگر اس کی حالت پر چھوڑ دیں تو اس کا ٹیڑھا پن باقی رہے گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کیا کرو (بخاری' مسلم)

۳۲۳۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ، وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر قائم نہیں رہتی۔ اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانا پسند کریں تو اس کے ٹیڑھے پن کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہیں اور اگر آپ اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا چاہیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے (مسلم)

وضاحت: عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اس سے مقصود مائی حوا ہیں جو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کی گئیں۔

۳۲۴۰ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مومن شخص اپنی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہو گی' تو اس کی کسی دوسری عادت کو وہ پسند بھی کرے گا (مسلم)

۳۲٤۱ - (٤) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ ــ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۱: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر حوا (آدم علیہ السلام کی بیوی) نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی بھی خیانت نہ کرتی (بخاری' مسلم)

وضاحت: بنو اسرائیل نے سلویٰ یعنی گوشت کا ذخیرہ کیا' زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس سے بدبو آنے لگی۔ انہیں گوشت کو محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

۳۲٤۲ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ إِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ إِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ آخِرِ يَوْمِهِ». ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۲: عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو غلاموں کی مانند کوڑے نہ لگائے بعد ازاں دن کے آخری حصہ میں اس سے مجامعت کرے اور ایک روایت میں ہے' تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو کوڑے لگاتا ہے جیسے غلام کو کوڑے لگتے ہیں شائد اسے دن کے آخر میں اس سے مجامعت کرنا پڑے بعد ازاں آپ نے ان کو "گوز" کی وجہ سے ہنسنے پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا' تم ایسے فعل پر کیوں ہنستے ہو؟ جو فعل تم خود بھی کرتے ہو (بخاری' مسلم)

وضاحت: حاتم اصمؒ ایک صالح انسان گزرے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہرہ نہ تھا۔ ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کوئی بات دریافت کی' جب وہ گفتگو کر رہی تھی تو اس کی ہوا آواز کے ساتھ خارج ہو گئی۔ حاتمؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کی شرمندگی کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دے رہی ہے' تم بلند آواز سے بات کرو گویا انہوں نے اپنی بیوی کو باور کرانا چاہا کہ تیری ہوا خارج ہونے کی آواز مجھے سنائی نہیں دی۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاریؒ)

٣٢٤٣ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ — عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ لِيَ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ — فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ —، فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو مارے شرم کے چھپ جاتیں تو آپؐ انہیں میری جانب بھیج دیتے (اور) وہ میرے ساتھ کھیلتیں (بخاری' مسلم)

٣٢٤٤ - (٧) وَعَنْهَا، قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُوْمُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِيْ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ، لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِيْ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ —، فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اللہ کی قسم! میں نے دیکھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازے میں کھڑے تھے اور حبشی لوگ مسجد (کے صحن) میں نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا تاکہ میں آپؐ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں' آپؐ میری وجہ سے کھڑے رہتے۔ آخرکار میں ہی کھیل دیکھنے سے (سیر ہو کر) واپس ہوتی' ذرا اندازہ لگائیں ایک کم عمر کھیل تماشہ کی شوقین لڑکی کی شان ... (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت' اجنبی انسان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھ سکتی ہے شرط یہ ہے کہ نظر شہوت سے خالی ہو' اسی طرح کھیل دیکھنا بھی جائز ہے اور مسجد کے صحن میں جہاد کی پریکٹس کے لئے اسلحہ لے جانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

٣٢٤٥ - (٨) وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى». فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً؛ فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى؛ قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ». قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' بلاشبہ مجھے علم ہے' جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا' آپؐ کیسے پہچان

لیتے ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا' جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو (گفتگو کے دوران) تو کہتی ہے' نہیں! محمد کے رب کی قسم' اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے تو (دوران گفتگو) تو کہتی ہے' نہیں! ابراھیم کے رب کی قسم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا' اللہ کی قسم' اے اللہ کے رسول! آپؑ درست کہتے ہیں لیکن میں صرف آپؑ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (بخاری' مسلم)

٣٢٤٦ ۔ (٩) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ؛ لَعَنَتْهَا الْمَلَآئِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا، قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ اِمْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰی عَلَیْهِ، اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا».

٣٢٤٦ : ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے (اور) وہ انکار کر دے اور خاوند اس سے ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح تک اس پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں (بخاری' مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے۔ آپؑ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (آنے کی) دعوت دیتا ہے (اور) وہ انکار کر دیتی ہے تو جو آسمانوں میں ہے (یعنی اللہ پاک) اس پر' اس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک خاوند اس سے ناراض رہتا ہے۔

وضاحت: بیوی کے لیئے ہرگز جائز نہیں کہ جب اس کا خاوند اسے جماع کے لیئے بلائے تو وہ بلاعذر شرعی انکار کرے اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ حدِّ اعتدال سے کام لے (واللہ اعلم)

٣٢٤٧ ۔ (١٠) **وَعَنْ** اَسْمَآءَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ لِیْ ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ؟ — فَقَالَ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

٣٢٤٧ : اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! بے شک میری ایک سوکن ہے' کیا مجھ پر گناہ ہو گا' اگر میں اپنے خاوند کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہوئے (اپنی سوکن کے سامنے) اپنے خاوند کے ایسے عطیات کا ذکر کروں جو اس نے مجھے نہیں دیئے ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا' وہ شخص جو ایسے عطیات کے ملنے کا اظہار کرتا ہے جو درحقیقت اسے نہیں ملے ہیں تو وہ اس شخص کی مانند گنہگار ہے جو سرتاپا جھوٹا ہو۔ (بخاری' مسلم)

۳۲۴۸ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: آلٰی - رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ نِسَآئِہٖ شَھْرًا، وَکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُہٗ -، فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ - تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً، ثُمَّ نَزَلَ. فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! آلَیْتَ شَھْرًا. فَقَالَ: «اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ». رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے قسم کھائی (کہ آپؐ ان سے الگ تھلگ رہیں گے) جب کہ آپؐ کے پاؤں (کا جوڑ) نکل گیا تھا۔ آپؐ اپنے بالاخانہ میں ۲۹ راتیں اقامت گزیں رہے بعد ازاں آپؐ (نیچے) اترے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے تو ایک ماہ کے لئے قسم اٹھائی تھی آپؐ نے فرمایا، مہینہ کبھی ۲۹ (دن) کا بھی ہوتا ہے (بخاری)

۳۲۴۹ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَسْتَأْذِنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِہٖ لَمْ یُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْھُمْ. قَالَ: فَاُذِنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ، فَدَخَلَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَاُذِنَ لَہٗ، فَوَجَدَ النَّبِیَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَہٗ نِسَآؤُہٗ، وَاجِمًا سَاکِتًا -، قَالَ: فَقُلْتُ: لَاَقُوْلَنَّ شَیْئًا اُضْحِكُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَوْ رَاَیْتَ بِنْتَ خَارِجَۃَ - سَاَلَتْنِی النَّفَقَۃَ، فَقُمْتُ اِلَیْھَا فَوَجَاْتُ عُنُقَھَا -، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، وَقَالَ: «ھُنَّ حَوْلِیْ کَمَا تَرٰی، یَسْاَلْنَنِی النَّفَقَۃَ». فَقَامَ اَبُوْبَکْرٍ اِلٰی عَآئِشَۃَ یَجَأُ عُنُقَھَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰی حَفْصَۃَ یَجَأُ عُنُقَھَا -، کِلَاھُمَا یَقُوْلُ: تَسْاَلِیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا لَیْسَ عِنْدَہٗ؟! فَقُلْنَ: وَاللّٰہِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ شَیْئًا اَبَدًا لَیْسَ عِنْدَہٗ، ثُمَّ اعْتَزَلَھُنَّ شَھْرًا، اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ، ثُمَّ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ ﴿یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ﴾ حَتّٰی بَلَغَ ﴿لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ - قَالَ: فَبَدَاَ بِعَائِشَۃَ، فَقَالَ: «یَا عَآئِشَۃُ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَیْكِ اَمْرًا، اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِیْ فِیْہِ حَتّٰی تَسْتَشِیْرِیْ اَبَوَیْكِ». قَالَتْ: وَمَا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَتَلَا عَلَیْھَا الْاٰیَۃَ. قَالَتْ: اَفِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَسْتَشِیْرُ اَبَوَیَّ؟ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ، وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ اِمْرَاَۃً مِنْ نِّسَآئِكَ بِالَّذِیْ قُلْتُ. قَالَ: «لَا تَسْاَلُنِیْ اِمْرَاَۃٌ مِّنْھُنَّ — اِلَّا اَخْبَرْتُھَا اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا —، وَلَا مُتَعَنِّتًا —، وَلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّیَسِّرًا». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۲۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت طلب کرنے آئے تو انہوں نے آپؐ کے دروازے پر کچھ صحابہ کرامؓ کو پایا کہ انہیں آپؐ سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی (راوی نے بیان کیا) جب ابوبکرؓ صدیق کو اجازت ملی تو وہ اندر تشریف لے گئے بعد ازاں عمرؓ اجازت طلب کرنے

آئے ان کو بھی اجازت مل گئی (جب وہ اندر داخل ہوئے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین پایا آپؐ خاموش تھے' آپؐ کے اردگرد آپؐ کی بیویاں (بیٹھی) تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں) سوچا کہ میں ایسی گفتگو کروں' جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی (یعنی عمرؓ کی بیوی) مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کرتی تو میں اٹھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتا یا گھونسا مارتا (اس جملہ کو سن کر) آپؐ مسکرائے اور بتایا کہ یہ میری بیویاں ہیں' انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں' مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہؓ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہؓ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے وہ دونوں (ناراضگی کے عالم میں) کہہ رہے تھے' تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیزیں طلب کر رہی ہو جو آپؐ کے پاس نہیں ہیں تو انہوں نے کہا' اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپؐ کے پاس نہ ہو گی بعد ازاں آپؐ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن الگ رہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو' اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ' میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

چنانچہ آپؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آغاز کیا' آپؐ نے فرمایا' عائشہ! میں تیرے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں' میں چاہتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے' جب تک تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ تجویز کیا ہے؟ آپؐ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ عائشہؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! بھلا میں آپؐ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو یقیناً اللہ' اس کے رسول اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں' نیز میں آپؐ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپؐ اپنی بیویوں میں سے کسی کو یہ بات نہ بتائیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر کوئی بیوی مجھ سے دریافت کرے گی تو میں اس کو ضرور بتاؤں گا۔ مجھے اللہ نے (لوگوں کو اور اپنے آپ کو) تکلیف میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو (لوگوں کے لئے) آسانیاں کرنے والا ہے (مسلم)

۳۲۵۰ - (۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ مِنَ اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ . قُلْتُ: مَا أَرَى رَبَّكَ ــ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ: «اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ» ذُكِرَ فِي «قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ».

۳۲۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ان عورتوں پر غصہ کرتی تھی جو خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کرتی تھیں۔ میں سوچتی تھی' بھلا عورت خود کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

جس کا ترجمہ ہے) "اور تمہیں یہ بھی اختیار ہے کہ جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو' (اور) اگر اس کو دوبارہ سے اپنے پاس بلا لو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں" (عائشہؓ فرماتی ہیں) تو میں نے بلا کہا' میں محسوس کرتی ہوں کہ آپؐ کا پروردگار آپؐ کو خوش رکھنے کو پسند فرماتا ہے (بخاری' مسلم)

اور جابر سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "عورتوں کے (حقوق کے) بارے میں اللہ سے ڈرو" حجۃ الوداع کے واقعہ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۲۵۱ - (۱٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ. قَالَتْ: فَسَابَقْتُه فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ ــ، سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ. قَالَ: «هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل: ۳۲۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا' میں نے آپؐ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپؐ سے سبقت لے گئی جب میں فربہ ہو گئی تو میں نے پھر آپؐ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو آپؐ مجھ سے سبقت لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اس کا بدلہ ہو گیا (ابوداؤد)

۳۲۵۲ - (۱۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ، وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ، وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے وہ شخص بہت اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے (حق میں) اچھا ہے اور میں اپنے اہل والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے عیوب بیان نہ کیا کرو (ترمذی' داری)

۳۲۵۳ - (۱٦) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ: «لِاَهْلِيْ».

۳۲۵۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "لاھلی" کے لفظ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۵٤ - (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا ــ، فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ». رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۳۲۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی عورت پانچوں نمازیں ادا کرے' ماہ رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے (ابو نعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۰' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰)

۳۲۵۵ - (۱۸) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ؛ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کسی (شخص) کو حکم ہوتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے (ترمذی)

۳۲۵٦ - (۱۹) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۵٦: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت فوت ہوئی اور اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی (ترمذی)

۳۲۵۷ - (۲۰) **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۵۷: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب خاوند اپنی بیوی کو جماع کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (ترمذی)

۳۲۵۸ - (۲۱) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُؤْذِي امْرَاَةٌ زَوْجَهَا ـ فِي الدُّنْيَا، اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ: لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ ـ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۳۲۵۸: معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو بیوی اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی کو حوریں کہتی ہیں اس کو تکلیف نہ دے وہ تیرے پاس مہمان ہے' جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۲۵۹ - (۲۲) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: «أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جب تو کھائے اس کو بھی کھلائے' جب تو اپنے لئے لباس تیار کرے تو اس کے لئے بھی لباس سلوائے' اس کے چہرے پر نہ مارے' نہ اسے گالیاں دے اور اگر وہ ناراض بھی ہو تو اسے گھر سے نہ نکالے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: خاوند مناسب سمجھے تو اس گھر کی سکونت چھوڑ کر دوسرے گھر میں چلا جائے اس کا بھی جواز ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے قسم کھائی تھی تو بالا خانے میں منتقل ہو گئے تھے نیز جب چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے تو معلوم ہوا کہ چہرے کے علاوہ دوسرے بدن پر مارنا درست ہے نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۹)

۳۲۶۰ - (۲۳) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِيَ امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ - يَعْنِي الْبَذَاءَ - قَالَ: «طَلِّقْهَا». قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: «فَمُرْهَا» يَقُولُ عِظْهَا «فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میری بیوی کی زبان میں فحش کلامی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کو طلاق دے دے۔ میں نے عرض کیا' اس سے میری اولاد ہے اور اس کے ساتھ دیرینہ رفاقت بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کو نصیحت کر' اگر اس میں خیر کا پہلو ہوا تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مار (ابوداؤد)

۳۲۶۱ - (۲۴) وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

«لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللهِ» فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ ـــ. فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ، يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ـ، لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۶۱: ایاس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی بندیوں (یعنی اپنی بیویوں) کو مت مارو تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور بیان کیا' بیویاں اپنے خاوندوں پر غالب آگئی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیٹنے کی اجازت عطا کی۔ چنانچہ عورتیں کثرت کے ساتھ آپؐ کی ازواج مطہرات کے پاس پہنچیں وہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس کثرت کے ساتھ عورتیں جمع ہو گئی ہیں وہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی ہیں' تم میں ایسے لوگ (جو ظالم ہیں) اچھے اخلاق والے نہیں ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

٣٢٦٢ - (٢٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ ـ اِمْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۶۲: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص (ہمارے تابعداروں) میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکاتا ہے (ابوداؤد)

٣٢٦٣ - (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَأَلْطَفَهُمْ بِأَهْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ان لوگوں کا ایمان کامل ہے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ ۲۷۳)

٣٢٦٤ - (٢٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ «خُلُقًا».

۳۲۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہیں' ان کا ایمان کامل ہے اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو اس کے قول "خلقا" تک بیان کیا ہے۔

٣٢٦٥ - (٢٨) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، أَوْ حُنَيْنٍ، وَفِيْ سَهْوَتِهَا — سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِيْ. وَرَأٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى وَسْطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ. قَالَ: «وَمَا الَّذِيْ عَلَيْهِ؟» قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟. قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک یا جنگ حنین سے واپس لوٹے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی' تو اس سے پردے کا کنارا سرکا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں نظر آئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے عائشہؓ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا' میری گڑیاں ہیں۔ اس دوران آپؐ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے ٹکڑوں سے بنے ہوئے دو پر تھے۔ آپؐ نے پوچھا' گڑیوں کے درمیان یہ کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ گھوڑا ہے' آپؐ نے دریافت کیا' گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا' دو پر ہیں۔ عائشہؓ نے کہا' کیا آپؐ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس دو گھوڑے تھے جن کے پر تھے۔ (یہ سن کر) آپؐ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی کچلیوں کا مشاہدہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: جن گڑیوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں کھیلتی ہیں ان کی تصویریں واضح نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کا احترام ہوتا ہے بلکہ استخفاف ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے ان کا تیار کرنا اور نابالغ بچیوں کا ان کے ساتھ کھیلنا جائز ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٢٦٦ - (٢٩) **عَنْ** قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ — فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ — لَهُمْ، فَقُلْتُ: لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّيْ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ، فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ. فَقَالَ لِيْ: «أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟» فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلُوْا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ

اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ» رَوَاهُ اَبُـو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۲۶۶: قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں "حیرہ" شہر میں گیا' میں نے (وہاں) لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں' میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے بیان کیا کہ میں حیرہ شہر گیا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں چنانچہ آپؐ زیادہ حقدار ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کیا جائے آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا' تو یہ بتا کہ جب کبھی (میری وفات کے بعد) تیرا گزر میری قبر کے پاس سے ہو تو کیا تو (میری) قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے نفی میں جواب دیا' آپؐ نے فرمایا' (اب بھی) مجھے سجدہ نہ کرو' اگر میں کسی شخص کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ نے خاوندوں کو عورتوں پر ایک مقام عطا کیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی کا حافظہ صحیح نہ تھا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷۵)

۳۲٦٧ - (٣٠) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۳۲۶۷: نیز احمد نے اس حدیث کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲٦٨ - (٣١) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ اِمْرَاَتَهُ عَلَيْهِ»... رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۸: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے حکم دیا' خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں پیٹا ہے؟ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالرحمان مسلی کوئی راوی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۴' الاحادیث الضعیفہ ۴۷۷۶' ضعیف الجامع الصغیر ۶۳۱۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۱)

۳۲٦٩ - (٣٢) **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي اِذَا صَلَّيْتُ، وَيُفَطِّرُنِي اِذَا صُمْتُ -، وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ: قَالَ: فَسَاَلَهُ عَمَّا قَالَتْ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَمَّا قَوْلُهَا: يَضْرِبُنِي اِذَا صَلَّيْتُ؛ فَاِنَّهَا تَقْرَاُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ». قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُهَا:

يُفَطِّرُنِي إذا صُمتُ ؛ فإنها تنطلق تصوم وأنا رجلٌ شابٌ ؛ فلا أصبر. فقال رسول الله ﷺ : «لا تصوم امرأة إلا بإذن زوجها» وأما قولها: إني لا أصلي حتى تطلع الشمس ؛ فإنا أهل بيتٍ قد عرف لنا ذاك، لا نكاد نستيقظ حتى تطلع الشمس — قال: «فإذا استيقظت يا صفوان! فصل». رواه أبو داود، وابن ماجة.

۳۲۶۹ : ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک عورت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ ہم آپؐ کے پاس تھے' اس نے (اپنے خاوند) صفوان بن معطل کی شکایت کی کہ جب میں نماز ادا کرتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے اور جب میں روزے سے ہوتی ہوں تو وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے اور سورج نکلنے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہے (راوی بیان کرتا ہے) کہ اس کا خاوند صفوان بھی مجلس میں ہی تھا آپؐ نے اس کی بیوی کی شکایت کے بارے میں اس سے دریافت کیا؟ اس نے بتایا' اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ جب (وہ) نماز پڑھتی ہے تو میں اسے پیٹتا ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ یہ (لمبی) سورتیں تلاوت کرتی ہے۔ جب کہ میں نے اس کو اس سے منع کیا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ایک ہی سورت ہوتی تو لوگوں کو کافی ہوتی یعنی تجھے لمبی سورتوں کی تلاوت سے احتراز کرنا چاہیے۔ صفوان نے کہا' یہ جو کہتی ہے کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ یہ مسلسل روزے رکھنے لگ جاتی ہے جب کہ میں جواں آدمی ہوں' مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہیں رکھ سکتی اور یہ جو کہتی ہے کہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے خاندان کے بارہ میں یہ بات معروف ہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے ہم بیدار ہی نہیں ہوتے۔ آپؐ نے فرمایا' اے صفوان! جب تو بیدار ہو تب نماز پڑھ لیا کر (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی صحت پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابنِ حجرؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ "آپؐ نے اس کی معذرت قبول کرتے ہوئے فرمایا' جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو اس وقت نماز ادا کرو" اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ہر شخص کو اجازت دی جائے جس کا معاملہ اس کے مشابہ ہے۔ دراصل خاص مضمرات کے پیش نظر اس شخص کو وقتی طور پر اجازت دی گئی تھی اور اس طرح کے واقعہ کو جس میں احتمالات کی گنجائش ہو' کو عموم پر محمول نہیں کرنا چاہیے (فتح الباری جلد۱ صفحہ۷۵ - ۷۶)

۳۲۷۰ - (۳۳) **وَعَنْ** عائشة رضي الله عنها: أن رسول الله ﷺ كان في نفرٍ من المهاجرين والأنصار، فجاء بعيرٌ فسجد له، فقال أصحابه: يا رسول الله! تسجد لك البهائم والشجر؛ فنحن أحق أن نسجد لك. فقال: «اعبدوا ربكم، وأكرموا أخاكم، ولو كنت آمرُ أحداً أن يسجد لأحدٍ لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها، ولو أمرها أن تنقل من جبلٍ أصفر إلى جبلٍ أسود، ومن جبلٍ أسود إلى جبلٍ أبيض؛ كان ينبغي لها أن تفعله». رواه أحمد.

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار (صحابہ کرامؓ) کی جماعت میں تھے ایک اونٹ آیا' اس نے آپؐ کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جب آپؐ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ لائق ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر خاوند اس کو حکم دے کہ وہ زرد رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب اور سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سفید رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب پتھر منتقل کرے تو اس کے یہی لائق تھا کہ وہ یہ کام ضرور انجام دے (احمد)

وضاحت: اونٹ کا آپؐ کو سجدہ کرنا قدرت الٰہیہ کی تسخیر کے ساتھ ہے اور یہ آپؐ کا معجزہ ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۳۲۷۱ - (۳٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا يُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۲۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہے جب تک واپس نہ لوٹے اور اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالہ نہ کر دے دوسری وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہے اور تیسرا وہ شخص جو نشہ میں ہو جب تک ہوش میں نہ آئے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت مروی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۳۲۷۲ - (۳۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «اَلَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ، وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ». رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کونسی عورت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ عورت جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے' اس کے حکم کی اطاعت کرے جب وہ اس کو (شریعت کے مطابق) حکم دے اور اپنے وجود اور خاوند کے مال میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اس کے خاوند کو ناپسند ہو (نسائی' بیہقی شعب الایمان)

۳۲۷۳-(۳٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَرْبَعٌ مَنْ اَعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی خیر و برکت مل گئی۔ ایسا دل جو اللہ کا شکریہ ادا کرنے والا ہے' ایسی زبان جو اللہ کے ذکر میں محو ہے' ایسا بدن جو مصائب پر صبر کرنے والا ہے اور ایسی بیوی جو اپنے جسم اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

(خلع اور طلاق کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۷۴-(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ، وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟» - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۲۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابتؓ بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ثابت بن قیس کی عادات اور اس کے دیندار ہونے پر مجھے کچھ اعتراض نہیں البتہ میں اسلام میں کفر (یعنی خلاف اسلام امور) کو اچھا نہیں سمجھتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' تو (حق مہر میں دیا گیا) اس کا باغ واپس کر دے گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کو حکم دیا' تم باغ واپس لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو (بخاری)

وضاحت: اسلام میں کفر سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود انسان ایسے امور کا مرتکب ہو جو دین کے منافی ہوں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے خاوند سے اس قدر بیزار ہوں کہ میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکوں گی۔ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں راہ نمائی ملتی ہے عائلی زندگی کو بہتر بنانے اور پر سکون زندگی بسر کرنے کے ذرائع سے خبردار کیا گیا ہے لیکن خاوند بیوی اگر باہم زندگی گزارنے اور اتفاق کی فضا قائم رکھنے سے قاصر ہوں تو شریعت اسلامیہ انہیں اجازت دیتی ہے کہ وہ رشتہ ازواج کو ختم کر سکتے ہیں اگر بیوی کا خیال ہے کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے تو حق مہر واپس لوٹائے اور خاوند اس کو ایک طلاق دے اس کا نام خلع ہے۔ اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا اور رجوع کا اختیار بھی سلب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر خاوند کا اپنی بیوی سے نباہ مشکل ہے تو وہ اس کو سنت کے مطابق ایک طلاق رجعی حالت طہر میں دے کر فارغ کر دے خیال رہے کہ اس طہر میں اس سے مجامعت نہ کرے اور تین حیض عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے بلکہ پہلے خاوند کے ساتھ اگر نکاح کرنا چاہے اور پہلا خاوند بھی اس کو دوبارہ بیوی بنانے اور اچھی زندگی گزارنے پر آمادہ ہو تو وہ بھی نکاح کر سکتا ہے لیکن بیوی کو بحالت حیض طلاق دینا اور ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینا بدعت ہے (واللہ اعلم)

۳۲۷۵-(۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ، فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے اس کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اس کو اپنے ہاں روکے رکھے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اس کے بعد پھر اسے حیض آئے اور وہ حیض سے فارغ ہو جائے تو اگر اس کا خیال اس کو طلاق دینے کا ہے تو اس کو پاک حالت میں بلامجامعت طلاق دے کیوں کہ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے فرمایا' اس کو کہیں کہ وہ اس سے رجوع کرے بعد ازاں اس کو اس کے پاک ہونے کی حالت یا حمل کی حالت میں طلاق دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حالت حیض میں طلاق دینا بدعی ہے البتہ صحیح احادیث کی روشنی میں وہ طلاق شمار ہو گی چنانچہ احمد' ابوداؤد اور نسائی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طلاق کو شمار کیا نیز یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (سنن نسائی شرح سیوطی جلد۶ صفحہ۱۱۵' صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی جلد۴ صفحہ۹۱)

۳۲۷۶-(۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لیکن ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کیا آپؐ نے اس اختیار کو کچھ شمار نہیں فرمایا یعنی اختیار طلاق نہیں ہے۔

وضاحت: خاوند کے اختیار دینے کے بعد اگر بیوی خاوند کو پسند کرتی ہے تو طلاق نہ ہو گی (واللہ اعلم)

۳۲۷۷-(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ— ، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا' بیوی کو حرام قرار دینے میں کفارہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے "بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کا رسول اچھا نمونہ ہیں" (بخاری' مسلم)

۳۲۷۸ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلاً، فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ — ، اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «لَا بَاْسَ، شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ؛ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا» - يَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِهٖ -، فَنَزَلَتْ: ﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ﴾ اَلْاٰيَةَ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے ہاں رکتے اور وہاں شہد نوش فرماتے چنانچہ میں نے اور حفصہؓ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ کہے کہ مجھے آپؐ سے مغافیر (گوند) کی بدبو آ رہی ہے' کیا آپؐ نے مغافیر کا استعمال کیا ہے؟ چنانچہ آپؐ ان میں سے ایک کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے آپؐ سے یہی جملہ کہا آپؐ نے فرمایا' کوئی بات نہیں' میں نے تو بس زینب بنت جحش کے ہاں شہد نوش کیا تھا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ دوبارہ اس کے ہاں شہد نوش نہیں کروں گا (لیکن) اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا (دراصل) آپؐ اپنی بیویوں کی رضامندی کے خواہاں تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے پیغمبر علیہ السلام! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جس کو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال قرار دیا ہے آپؐ اپنی بیویوں کی رضامندی تلاش کرتے ہیں؟" (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۷۹ - (٦) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا - فِيْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ — ؛ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے۔ جب کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب اپنے گناہوں کی سزا کاٹنے کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حدیث کے ان الفاظ کو کہ بغیر وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہو گی' کو سختی پر محمول کیا جائے گا کہ ایسا کرنے والی عورت اس سلوک کی مستحق ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے معاف فرما دیں تو الگ بات ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۲۸۰ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال کاموں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل طلاق دینا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۴۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۳)

۳۲۸۱ - (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عِتَاقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ، وَلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ إِحْتِلَامٍ، وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' نکاح سے پہلے طلاق نہیں' ملکیت میں آنے سے پہلے آزاد کرنا نہیں' روزوں میں وصال نہیں' بلوغت کے بعد یتیمی نہیں' دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت (ثابت) نہیں ہوتی اور تمام دن رات تک خاموش رہنا جائز نہیں (شرح السنہ)

وضاحت: ۱۲۱۷ نمبر حدیث کی موافقت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے (ارواء الغلیل جلد۷ صفحہ ۱۵۲)

۳۲۸۲ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ: «وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ».

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کا بیٹا اس چیز کی نذر نہ مانے جو اس کی ملکیت میں نہیں اور جس چیز پر ملکیت نہیں اس کو آزاد نہ کرے اور جس پر اس کا حق نہیں اس کو طلاق نہ دے (ترمذی) اور ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ جس چیز پر حق نہیں اس کو فروخت نہ کرے۔

۳۲۸۳ - (۱۰) وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟» فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ، وَالثَّالِثَةَ.

۳۲۸۳ : رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی سہیمہ کو "بتہ" (ایسی طلاق جس کے بعد تعلق منقطع ہوجاتا ہے) طلاق دی۔ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہؓ نے بتایا' اللہ کی قسم! میں نے بس ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس کے ہاں واپس کر دیا پھر اس نے عمرؓ کے دور میں اس کو دوسری طلاق دی اور عثمانؓ کے دور میں تیسری طلاق دی (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) البتہ انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے امام بخاریؒ نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے' سند میں زبیربن سعید ھاشمی (راوی) ضعیف ہے۔ البتہ مسند احمد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رکانہؓ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں اس پر اسے شدید غم لاحق ہوا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے کیسے طلاق دی؟ تو اس نے بتایا' ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ ایک طلاق ہے' اگر تو پسند کرے تو اس سے رجوع کر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن القیمؒ اور استاذ احمد شاکرؒ نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۸)

اسی طرح صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں اور خلافت عمرؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔

٣٢٨٤ - (١١) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۲۸۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں اگر سنجیدگی سے کہا جائے تو بھی پختہ ہیں اور مذاق کے انداز میں بھی ان کو کہنا سنجیدگی ہے' وہ تین باتیں نکاح' طلاق اور رجوع کرنا ہیں۔ (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت : علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے البتہ اس حدیث کے شواہد کی وجہ سے اسے قوی قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷۹)

٣٢٨٥ - (١٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ: مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: اَلْإِكْرَاهُ.

۳۲۸۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا'

مجبوری میں طلاق دینا (اور) آزاد کرنا وقوع پذیر نہیں ہوتا (ابوداؤد' ابن ماجہ) کہا جاتا ہے "اغلاق" سے مقصود مجبور کرنا ہے۔

وضاحت: کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ طلاق دے' وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور وہ طلاق دے ڈالے تو ایسی طلاق واقع نہیں ہو گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ (جس کا ترجمہ ہے) "البتہ جس شخص پر جبر کیا گیا (لیکن) اس کا دل ایمان (کی نعمت) سے مطمئن ہے"

٣٢٨٦ - (١٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ، وَالْمَغْلُوْبِ عَلَى عَقْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِيُّ ضَعِيْفٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ.

٣٢٨٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر طرح سے طلاق دینا نافذ ہو جاتا ہے البتہ دیوانے اور فاترالعقل کا طلاق دینا درست نہیں (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے' سند میں عطاء بن عجلان راوی ضعیف اور ذاھب الحدیث ہے۔

٣٢٨٧ - (١٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٣٢٨٧: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص مرفوعُ القلم ہیں یعنی سزا کے مستحق نہیں۔ سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے' بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک (اس کے) ہوش ٹھکانے نہ آ جائیں (ترمذی' ابوداؤد)

٣٢٨٨ - (١٥) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا.

٣٢٨٨: نیز دارمی نے اس حدیث کو عائشہؓ سے اور ابن ماجہ نے عائشہؓ اور علیؓ سے روایت کیا ہے۔

٣٢٨٩ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣٢٨٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لونڈی دو طلاق کی مستحق ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۲، ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۱۵۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مجہول کہا ہے۔ سند میں مظاہر راوی ضعیف ہے تفصیل کیلئے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸) کا مطالعہ کریں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۹۰ - (۱۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُنْتَزِعَاتُ — وَالْمُخْتَلِعَاتُ — هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ». رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

تیسری فصل : ۳۲۹۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں جو اپنے آپ کو خاوند کے نکاح سے نکالنا چاہتی ہیں اور خلع کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں منافق ہیں (نسائی)

۳۲۹۱ - (۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ، اَنَّهَا اخْتُلِعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَیْءٍ لَهَا —، فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۲۹۱ : نافع رحمہ اللہ، صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے خاوند سے اپنی ہر چیز دے کر خلع حاصل کیا تو عبداللہؓ بن عمرؓ نے اس کو غلط نہیں ٹھہرایا (مالک)

۳۲۹۲ - (۱۹) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا، فَقَامَ غَضْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: «اَیُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ!؟» حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

۳۲۹۲ : محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو یکبارگی تین طلاقیں دیں چنانچہ آپؐ ناراضگی کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا (تعجب ہے) اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ اس پر ایک صحابی کھڑا ہوا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ (نسائی)

وضاحت : ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت ہے اور تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی بلکہ ایک طلاق ہو گی۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عہد رسالتؐ خلافت صدیقؓ اور خلافت فاروقؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا اس پر عمرؓ نے فرمایا، جس کام میں لوگوں کو تیزی نہیں دکھانا چاہیے تھی اس میں وہ تیزی دکھا رہے ہیں

اس بناء پر میں چاہتا ہوں کہ ایک مجلس کی تین طلاق واقع کر دوں چنانچہ انہوں نے اس کو واقع کر دیا پس یہ ان کا سیاسی فیصلہ تھا اور پھر اس فیصلہ پر انہیں ندامت ہوئی اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ تفصیل کیلئے دیکھیے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۱۰-۱۱' اغاثۃ اللہفان عن مکائد الشیطان جلد ا صفحہ ۳۳۶' ایک مجلس کی تین طلاق حکیم محمد اسرائیل سلفی صفحہ ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۸۱)

۳۲۹۳ - (۲۰) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ : اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَاتِیْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ، فَمَاذَا تَرٰى عَلَیَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا.. رَوَاهُ فِی «الْمُوَطَّأ».

۳۲۹۳ : امام مالک کی بلاغات میں سے ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہے' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا' تین طلاق واقع ہو گئیں اور ستانوے طلاقیں اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق ہے (موطا امام مالک)

۳۲۹٤ - (۲۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئاً عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ .

۳۲۹۴ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے معاذ! اللہ نے زمین کی سطح پر کسی چیز کو پیدا نہیں کیا جو آزاد کرنے سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو اور اللہ نے سطح زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی ہے جو طلاق سے زیادہ (اللہ کو) ناپسند ہو (دار قطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حمید بن مالک راوی ضعیف ہے۔ نیز مکحول کی معاذؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹)

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا

(اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٢٩٥ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ، فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ــ. فَقَالَ: «اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَا، حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظیؓ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی' اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس کا آلہ تناسل چادر کے پھندنے جیسا تھا یعنی اس میں ڈھیلا پن تھا انتشار نہ تھا آپؐ نے استفسار کیا' کیا تو رفاعہ کی جانب واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو اس وقت تک واپس نہیں جا سکتی جب تک کہ تو اس سے جماع کا لطف نہ پائے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو پائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: تین مختلف اوقات میں سنت کے مطابق جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں تو عورت عدت گزارنے کے بعد اس شخص سے نکاح کرے جس میں مجامعت کی طاقت ہو اس سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر وہ دونوں آپس میں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتے تو جب خاوند اس کو سنت کے مطابق طلاق دے تو عدت کے بعد اس عورت سے پہلے خاوند کا نکاح ہو سکتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٢٩٦ - (٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحِلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۹۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' دونوں پر لعنت فرمائی (دارمی)

وضاحت : مطلقہ ثلاثہ کا نکاح اگر کسی شخص سے عارضی طور پر کیا جائے کہ وہ اس کے ساتھ مجامعت کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تاکہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے تو ایسا شخص ملعون ہے اور جس نے حلال کرنے کے لئے اس کو سانڈ بنایا وہ بھی ملعون ہے اور یہ فعل زنا ہے۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل جلد۶ صفحہ۳۰۷) اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حلالہ کے نکاح کو قوی دلائل کے ساتھ باطل قرار دیا ہے نیز حافظ **ابن القیمؒ** نے اس مسئلہ کا رد "اقامہ الدلیل علی ابطال التحلیل" اور "اغاثۃ اللھفان عن مکائد الشیطان" اور "**اعلام الموقعین**" وغیرہ میں کیا ہے

٣٢٩٧ - (٣) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۲۹۷ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی بن عباسؓ اور عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔

٣٢٩٨ - (٤) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ: يُوقَفُ الْمُوْلِيْ... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۹۸ : سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے دس سے کچھ زائد کو پایا' ان سب کا کہنا ہے کہ (بیوی سے صحبت نہ کرنے کی) قسم اٹھانے والے کو کھڑا کیا جائے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ بیوی سے قسم اٹھانے والے پر کہ میں اس سے مجامعت نہیں کروں گا' جب چار ماہ گزر جائیں تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق رجعی ہو گی پس یہ کہنا کہ چار ماہ گزرنے کے ساتھ ایک طلاق خود بخود واقع ہو جائے گی درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۰)

٣٢٩٩ - (٥) **وَعَنْ** أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ - وَيُقَالُ لَهُ: سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ - حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: لَا أَجِدُهَا. قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: «أَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ» - وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا «لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۹۹ : ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان بن صخر رضی اللہ عنہ جسے سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے' نے اپنی بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کو رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ جب نصف رمضان گزر گیا' تو رات کے وقت بیوی سے مجامعت کی' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے (معذرت کے انداز میں) کہا' مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے آپؐ نے حکم دیا کہ تو مسلسل دو ماہ روزے رکھ' اس نے کہا' اس کی بھی مجھ میں استطاعت نہیں (پھر) آپؐ نے حکم دیا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ اس نے عرض کیا' مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہا' اس کو وہ "عرق" دے دے یعنی وہ ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجور ہوتی ہے تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلائے (ترمذی)

۳۳۰۰ - (٦) وَرَوٰى اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَآءِ مَا لَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ. وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا - اَعْنِيْ اَبَا دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيَّ -: «فَاَطْعِمْ وَسْقًا - مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا».

۳۳۰۰ : نیز ابوداؤد' ابن ماجہ' داری نے سلیمان بن یسار سے اس نے سلمہؓ بن صخر سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ (وہ) ایسا انسان تھا جسے عورتوں کے ساتھ اتنا لگاؤ تھا جو دوسروں کو نہ تھا اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور داری کی روایت میں ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا (ایک) ایک وسق دے (یعنی ساٹھ وسق دے یعنی جب کہ ایک صاع پونے تین کلو وزن کا ہوتا ہے)

۳۳۰۱ - (٧) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ، قَالَ: «كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۰۱ : سلیمانؒ بن یسار' سلمہؓ بن صخر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۰۲ - (٨) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ - ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْتُ بَيَاضَ حَجْلَيْهَا - فِي الْقَمَرِ - ، فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ

عَلَيْهَا. فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ لاَّ يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلاً. وَقَالَ النَّسَآئِيُّ: اَلْمُرْسَلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل: ۳۳۰۲: عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا' پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستر ہو گیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ ذکر کیا۔ آپؐ نے اس سے استفسار کیا! تجھے ہم بستر ہونے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے (جب) چاندنی رات میں اس کی پازیبوں کی چمک دمک کا نظارہ کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس سے ہم بستر ہو گیا (اس کا جواب سن کر) آپؐ مسکرا دیئے اور اس کو حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کرے (ابن ماجہ) ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا اور اس نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور ابوداؤد' نسائی نے اس کی مثل' مسند اور مرسل بیان کیا ہے اور نسائی نے واضح کیا ہے کہ حدیث کا مرسل ہونا مسند ہونے سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ (فِيْ وُجُوْبِ كَوْنِ الرَّقَبَةِ الْمُعْتَقَةِ كَفَّارَةً مُؤْمِنَةً)

(کفارہ میں مومن غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۰۳-(۱) **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ، فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا. فَقَالَتْ: اَكَلَهَا الذِّئْبُ. فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ آدَمَ، فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا ـ، وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ ـ؛ اَفَاُعْتِقُهَا ـ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيْنَ اللّٰهُ؟» فَقَالَتْ: فِي السَّمَآءِ ـ فَقَالَ: «مَنْ اَنَا؟» فَقَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَعْتِقْهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ ـ وَالْجَوَّانِيَّةِ ـ، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا، وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ آدَمَ آسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ ـ، لٰكِنْ صَكَكْتُهَا ـ صَكَّةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: «اِئْتِنِيْ بِهَا؟» فَاَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: «اَيْنَ اللّٰهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَآءِ. قَالَ: «مَنْ اَنَا؟» قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: «اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

پہلی فصل: ۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چرانے کے لئے لے جاتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک بکری کو گم کر دیا۔ میں اس کے ہاں گیا اور میں نے اس سے (بکری کے گم ہو جانے کے بارے میں) دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ اسے بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے چنانچہ مجھے اس پر غصہ آیا اور میں انسان تھا' میں نے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا اور (ہاں!) میرے ذمہ گردن (آزاد کرنا) ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپؐ نے لونڈی سے دریافت کیا' اللہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا' اللہ آسمانوں میں ہے۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا' میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا' آپؐ اللہ کے پیغمبرؐ ہیں (یہ جواب سن کر) آپؐ نے فرمایا' اس کو آزاد کر دے (مالک) اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا' میری ایک لونڈی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ (مقام کی طرف) میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں نے ایک روز جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے اور میں انسان تھا جیسے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے' مجھے بھی غصہ آگیا اس پر میں نے اس کو ایک طمانچہ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپؐ نے اسے میرا بڑا جرم قرار دیا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا

میں اسے آزاد کر دوں؟ آپؐ نے حکم دیا کہ تو اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ میں اسے آپؐ کی خدمت میں لے گیا آپؐ نے اس سے دریافت کیا' اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا' اللہ آسمانوں میں ہے (پھر) آپؐ نے دریافت کیا' میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے آزاد کر دے' یہ ایمان دار ہے۔

بَابُ اللِّعَانِ

(لعان کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٣٠٤ - (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ اِمْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ - ؟ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ -، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا -، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اُنْظُرُوْا -؛ فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَسْحَمَ -، اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ -، عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ - فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا -، وَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اُحَيْمِرَ - كَاَنَّهُ وَحَرَةٌ - فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۰۴: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عویمر عجلانی نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ (اگر) کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی (اجنبی) شخص کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں (اس کے وارث) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری بیوی اور تمہارے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ تم جاؤ (اور) اسے لے آؤ۔ سہلؓ نے بیان کیا' (چنانچہ) خاوند بیوی نے مسجد میں لعان کیا۔ میں (اس واقعہ میں دیگر) لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب خاوند بیوی (لعان سے) فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کو (بیوی بنا کر) رکھوں تو میں جھوٹا ہوں تو اس نے اپنی بیوی کو (آپؐ کے حکم کے بغیر) تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (پیدا ہونے والے بچے کا) جائزہ لینا' اگر وہ سیاہ رنگ کا ہوا (اور) اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور بہت زیادہ سیاہ ہوئیں' اس کے چوتڑ بڑے بڑے ہوئے اور اس کی پنڈلیاں موٹی ہوئیں تو عویمرؓ سچا ہے اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا گویا کہ وہ کچھوا ہے تو پھر میرا گمان یہی ہے کہ عویمرؓ جھوٹا ہے۔ جب بچہ ان اوصاف کا پیدا ہوا جن اوصاف کا ذکر

کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عُویمرؓ کو سچا قرار دیا تھا۔ تو اس کے بعد بچے کو اس کی ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت : جب خاوند اپنی بیوی کو کسی مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پائے تو چونکہ اس کے لئے چار گواہ لانے مشکل ہیں اور بیوی کو قتل کرنا شرعاً ناجائز ہے اور بیوی کے ساتھ ان حالات میں زندگی بسر کرنا بے عزتی ہے تو شریعت نے ان حالات میں لعان کا حکم دیا ہے۔ مرد چار بار کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں میں نے اپنی بیوی کو فلاں مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا ہے اور پانچویں بار کہے، اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ خاوند کی طرح بیوی بھی چار بار گواہی دے گی کہ میں سچی ہوں میرا خاوند جھوٹا ہے اور اگر میں جھوٹ کہتی ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اس کے بعد اسلامی حکومت ان کے درمیان جدائی کرا دے گی اور یہ جدائی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہو گی وہ کبھی زندگی میں خاوند بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے اس صورت میں خاوند کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو لعان کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (سورت النور آیت ۶-۱۰)

۳۳۰۵ - (۲) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ، فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا — اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهٗ، وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ —، ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا، وَذَكَّرَهَا، وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ.

۳۳۰۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم دیا۔ اس (شخص) نے اس عورت سے پیدا شدہ بچے کا انکار کیا تھا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (بخاری، مسلم) نیز ابن عمرؓ کی روایت میں ان دونوں کے نزدیک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو وعظ و نصیحت فرمائی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔ پھر عورت کو بلا کر اس کو نصیحت کی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔

۳۳۰۶ - (۳) **وَعَنْهُ،** اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِيْ. قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (خاوند بیوی) لعان کرنے والوں کو خبردار کیا کہ اللہ تمہارا محاسبہ کرے گا، تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے (اور خاوند سے کہا) تیرا (اب) اس کے ساتھ

کچھ تعلق نہیں۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا مال! آپؐ نے فرمایا' تیرا مال تجھے نہیں ملے گا اگر تو سچا ہے تب بھی تیرا مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ تو اس سے جماع کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال کا ملنا تجھے ممکن نہیں (بلکہ) اب تو تجھ کو اس سے زیادہ دوری حاصل ہو گئی ہے (بخاری' مسلم)

۳۳۰۷ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبَيِّنَةَ — اَوْ حَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟! فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْبَيِّنَةَ، وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبْرِئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ﴾ . فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ، فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا — ، وَقَالُوْا: اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ — ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ،ثُمَّ قَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ ، فَمَضَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَبْصِرُوْهَا، فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ؛ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللهِ؛ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ھلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے شریک بن سحماء (نامی مرد) کے ساتھ متہم کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو پائے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے شروع کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے اس پر ھلال نے (برجستہ) کہا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے' بلاشبہ میں سچا ہوں اور یقیناً اللہ اب (واضح) حکم اتارے گا جو میری کمر کو کوڑوں سے بچا دے گا اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپؐ پر یہ آیات نازل کیں (جن کا ترجمہ یہ ہے) "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں" آپؐ نے مکمل آیت ("اگر وہ سچا ہے") تک تلاوت کی اس کے بعد ھلال آیا' اس نے اپنی صداقت کی گواہی دی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر (اس کی) بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی صداقت پر گواہی دی۔ جب وہ پانچویں بار گواہی دینے لگی تو صحابہؓ نے اس کو روکا۔ اور بتایا کہ پانچویں بار کی گواہی (اللہ کے عذاب کو) واجب کرنے والی

ہے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عورت جھجکی اور پیچھے ہٹ گئی۔ ہم نے محسوس کیا کہ وہ (اپنے قول سے) پھر جائے گی لیکن اس نے کہا' میں اپنی قوم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی چنانچہ اس نے (پانچویں گواہی کو) مکمل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عورت کا خیال رکھنا۔ اگر اس نے بچہ سرمیلی آنکھوں والا' بھاری بھرکم چوتڑوں والا' موٹی پنڈلیوں والا جنا تو بچہ شریک بن سحماء کا ہے چنانچہ ان اوصاف کا بچہ پیدا ہوا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کتاب اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس سے نپٹتا (بخاری)

۳۳۰۸ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی آتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ، اِنَّهُ لَغَیُوْرٌ، وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں' بلکہ چار گواہ تلاش کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے (جوش میں آ کر) کہا ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو (گواہ ڈھونڈنے سے) پہلے ہی' تلوار کے ساتھ اس کا کام تمام کر دوں گا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ شخص بہت غیرت مند ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے (مسلم)

۳۳۰۹ - (٦) وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفِحٍ — ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ، وَمِنْ اَجْلِ غَیْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِیْنَ وَالْمُبَشِّرِیْنَ، وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۰۹: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعدؓ بن عبادہ نے تذکرہ کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں گا تو میں اس کو تلوار (کی دھار) کے ساتھ قتل کر دوں گا۔ تلوار کی الٹی طرف نہیں ماروں گا۔ اس کی یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا' تم سعدؓ کی غیرت مندی پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور

باطنی (تمام قسم کی) بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو معذرت زیادہ پسند ہو اسی وجہ سے اللہ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے جو ڈرانے اور خوشخبری دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تعریف سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں' اسی وجہ سے اللہ نے تعریف کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

۳۳۱۰ - (۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَغَارُ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ، وَغَیْرَةُ اللهِ اَنْ لاَ یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ ما حَرَّمَ اللهُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور بلاشبہ مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت (کا تقاضا) ہے کہ ایماندار شخص محرمات کا ارتکاب نہ کرے (بخاری' مسلم)

۳۳۱۱ - (۸) **وَعَنْهُ،** اَنَّ اَعْرَابِیّاً اَتٰی رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اِمْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلاماً اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا اَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟» — قَالَ: اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقاً. قَالَ: «فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِكَ جَاۤءَهَا؟». قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: «فَلَعَلَّ هٰذا عِرْقٌ نَزَعَه» ولَمْ یُرَخِّصْ لَهُ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے اور مجھے یہ بات ناپسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے استفسار کیا' کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا' ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا' ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا' بے شک ان میں خاکستری رنگ کے (بھی) ہیں آپ نے دریافت کیا' اس رنگ کے کہاں سے آ گئے؟ اس نے کہا نسب نے ان کو اس رنگ کا بنا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا' شاید یہاں بھی نسب کی وجہ سے اس بچے نے یہ رنگ اختیار کر لیا ہے اور آپ نے اس کو بچے کی نفی کی اجازت نہ دی (بخاری' مسلم)

۳۳۱۲ - (۹) **وَعَنْ** عَاۤئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ، فَاقْبِضْهُ اِلَیْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: اِنَّهُ اِبْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِیْ، فَتَسَاوَقَا — اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ اَخِیْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ:

اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ» لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعدؓ بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرا ہے' اسے اپنے قبضہ میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے سال سعدؓ بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اعلان کیا کہ یہ بچہ میرا بھتیجا ہے اور زمعہ کے بیٹے عبد نے کہا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس بچے کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے' اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عبدبن زمعہ! بچہ تجھے ملے گا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا۔ لیکن زمعہ کی بیٹی سودہ کو حکم دیا کہ تجھے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بچے میں آپؐ کو عتبہ سے مشابہت نظر آئی۔ چنانچہ اس نے تازندگی سودہ کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے عبدبن زمعہ! وہ تیرا بھائی ہے۔ یہ آپؐ نے اس لئے فرمایا' کیونکہ وہ عبد کے باپ (زمعہ) کے بستر پر پیدا ہوا تھا (بخاری' مسلم)

۳۳۱۳ - (۱۰) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ، فَقَالَ: «اَيْ عَائِشَةُ! اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ، فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی آیا ہوا ہے' جب اس نے اسامہؓ اور اس کے والد زیدؓ کو دیکھا' ان دونوں نے ایک چادر کے ساتھ اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا جبکہ ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے تو اس نے (برملا) کہا یہ پاؤں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ اسامہؓ کے والد کا رنگ سفید تھا جبکہ خود اسامہؓ سیاہ رنگ کے تھے کیونکہ اسامہؓ کی والدہ ام ایمن سیاہ فام حبشی عورت تھی۔ عوام الناس انہیں مشتبہ سمجھتے تھے اور ان کے خلاف زبانی طعن درازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کبیدہ خاطر رہتے تھے جب فن قیافہ کے ایک ممتاز ماہر نے ان دونوں کے پاؤں ملاحظہ کر کے کہا کہ یہ دونوں باپ بیٹا ہیں تو آپؐ اس سے بہت خوش ہوئے بالخصوص جبکہ دور جاہلیت میں قیافہ گری کے فن پر اعتماد کیا جاتا تھا اور اس کو صحیح سمجھا جاتا تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۵)

۳۳۱٤ - (۱۱) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ، وَاَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ — فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۱۴ : سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب (خود) کو منسوب کیا جبکہ اسے یقین ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے (بخاری' مسلم)

۳۳۱٥ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ — ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْهِ فَقَدْ كَفَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَذُكِرَ حَدِیْثُ عَائِشَةَ «مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ» فِیْ «بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ».

۳۳۱۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا' اس نے کفر کیا (بخاری' مسلم) اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث "اللہ سے زیادہ غیرت والی ذات کوئی نہیں۔" نمازِ خسوف کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۱٦ - (۱۳) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ آیَةُ الْمُلَاعَنَةِ : «اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ ؛ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ — ، وَلَنْ یُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ، وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ — ، اِحْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل : ۳۳۱۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا' جو عورت کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کرتی ہے جو ان میں سے نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کبھی اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے حالانکہ (وہ بچہ پیار سے) اس کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ اس سے پردے میں ہوگا اور اس کو تمام مخلوقات اولین و آخرین کے سامنے رسوا کرے گا (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یونس راوی متفرد ہے اور اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے پس اس حدیث کا صحیح ہونا محل نظر ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۶۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۶۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۲۷)

٣٣١٧ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ لِيَ امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ — فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلِّقْهَا» قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّهَا. قَالَ: «فَاَمْسِكْهَا اِذًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ.

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا' ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے اس نے عرض کیا' مجھے اس سے محبت ہے آپؐ نے فرمایا' تو پھر اس کو روکے رکھ (ابوداؤد' نسائی) اور نسائی نے کہا ہے' اس حدیث کو ایک راوی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً" ذکر کیا ہے اور دوسرے راوی نے مرفوعاً" ذکر نہیں کیا۔ اس نے بیان کیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم راوی قوی نہیں ہے اور اس عورت کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ وہ عورت اس شخص کے ہاتھ کو روکتی نہ تھی جو اس کے ساتھ بے حیائی کا ارتکاب کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ ایسی عورت کے بارے میں آپؐ ہرگز حکم نہیں دے سکتے تھے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے دراصل یہ عورت ہنس مکھ' کھلے مزاج کی تھی جو شخص اس سے باتیں شروع کرتا وہ اس کے ساتھ گھل مل جاتی تھی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۴۶)

٣٣١٨ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ، وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ، وَلَا يُلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ، فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ — بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يُلْحَقُ بِهٖ وَلَا يَرِثُ، وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (بچہ) کے بارے میں' جس کو اس کے والد (کی وفات) کے بعد جس کی طرف اس کا (حقیقی) نسب ہے کسی اور نے اپنے نسب میں شامل کر لیا اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا' یہ فیصلہ دیا کہ ہر وہ بچہ جو اس لونڈی سے ہے' جس سے جس روز کوئی شخص ہم بستر ہوا اور وہ لونڈی اس کے قبضہ میں تھی تو بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے اس کے ملانے کا مطالبہ کیا اور جو مال اس کے ملانے سے پہلے تقسیم ہوا اس کو اس سے کچھ نہیں ملے گا اور جو مال ابھی تقسیم نہیں ہوا اس سے اس کو حصہ ملے گا اور بچے کو نہیں ملایا جائے گا جب اس کے والد نے جس کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے' اس کا انکار کیا

تھا پس اگر بچہ اس لونڈی سے ہے جو اس کی ملک میں نہ تھی یا آزاد عورت سے ہے جس کے ساتھ اس نے زنا کیا تھا تو بچے کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے گا اور نہ وہ وارث ہو گا اور اگر بچہ جس کی طرف منسوب ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے تو وہ بچہ "ولد الزنا" ہے خواہ آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہو یا لونڈی کے بطن سے پیدا ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد راوی منکرالحدیث ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۸۵' العلل ومعرفتہ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۴۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۶۰' تاریخ بغداد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۶)

۳۳۱۹ ـ (۱٦) **وَعَنْ** جابر بْنِ عَتِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ؛ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ ــ، وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ، وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ؛ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فِي الْبَغْيِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۱۹ : جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غیرت (کی ایک قسم) وہ ہے جس کو اللہ محبوب جانتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے جس غیرت کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے جو تہمت کے مقام میں کی جائے اور جس غیرت کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو تہمت کے مقام میں نہیں (صرف سوء ظن ہے) اور تکبر کی ایک قسم وہ ہے جس کو اللہ ناپسند جانتا ہے جبکہ ایک تکبر وہ ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے پس وہ تکبر جس کو اللہ پسند فرماتا ہے وہ مجاہد کا جہاد اور صدقات کے وقت اتراتا ہے اور جس تکبر کو اللہ ناپسند جانتا ہے وہ اس کا فخر کے ساتھ اکڑ کر چلنا ہے اور ایک روایت میں ہے' فسق و فجور کرتے ہوئے اترا کر چلنا ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۲۰ ـ (۱۷) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانًا اِبْنِيْ؛ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا دَعْوَةَ ــ فِي الْاِسْلَامِ، ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل : **۳۳۲۰ :** عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! فلاں شخص میرا بیٹا ہے۔ جاہلیت میں' میں نے اس کی والدہ کے ساتھ زنا کیا تھا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام میں (اس طرح) دعویٰ کرنا درست نہیں۔ دور جاہلیت کے طور طریقے ختم ہو چکے ہیں۔ بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا (ابوداؤد)

۳۳۲۱ - (۱۸) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَآءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَیْنَهُنَّ — النَّصْرَانِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْیَهُوْدِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ — وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار (قسم کی) عورتیں ہیں ان کے (اور ان کے خاوندوں) کے درمیان لعان نہیں ہے۔ عیسائی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے' یہودی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے' آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہے اور لونڈی جو آزاد (انسان) کے نکاح میں ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۸۸۷' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۸' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۰' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۲' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۷۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۵۸)

۳۳۲۲ - (۱۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَتَلَاعَنَا اَنْ یَضَعَ یَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰی فِیْهِ —، وَقَالَ: «اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ» . رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ.

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا (جب آپؐ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کا حکم دیا) کہ وہ پانچویں بار میں اپنا ہاتھ مرد کے منہ پر رکھے اور (اسے) بتائے کہ (پانچویں بار کا) اقرار واجب کرنے والا ہے (نسائی)

۳۳۲۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَیْلًا، قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَیْهِ، فَجَآءَ، فَرَاٰی مَا اَصْنَعُ. فَقَالَ: «مَا لَكِ یَا عَآئِشَةُ! اَغِرْتِ؟» فَقُلْتُ: وَمَا لِیْ؟ لَا یَغَارُ مِثْلِیْ عَلٰی مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ جَآءَكِ شَیْطَانُكِ» قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَعِیَ شَیْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» . قُلْتُ: وَمَعَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَلٰكِنْ اَعَانَنِیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ حَتّٰی اَسْلَمَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس کے پاس سے نکلے'
ائشہؓ نے بیان کیا کہ مجھے (آپؐ کے باہر جانے پر) غیرت ہوئی پھر آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے ملاحظہ فرمایا' جو میں کر
بی تھی تو آپؐ نے فرمایا' عائشہ! کیا بات ہے؟ کیا تو نے غیرت کی ہے؟' میں نے عرض کیا' مجھے کیا ہے کہ میرے جیسی
وی آپ جیسے خاوند پر غیرت نہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرے پاس تیرا شیطان آگیا۔ عائشہؓ نے
پؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔(عائشہؓ فرماتی
ں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ آپؐ نے اثبات میں فرمایا' (اور وضاحت کی) البتہ
للہ نے اس کے خلاف میری معاونت کی ہے۔ چنانچہ میں اس کے وسوسہ سے محفوظ رہتا ہوں (مسلم)

بَابُ العِدَّة

(عورت کے عدت گزارنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۲۴-(۱) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ — وَهُوَ غَائِبٌ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَکِیْلُهُ الشَّعِیْرَ فَسَخِطَتْهُ — ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا لَكِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ. فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «لَیْسَ لَكِ نَفَقَةٌ». فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ، ثُمَّ قَالَ: «تِلْكَ امْرَاَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ، اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰی، تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ — فَآذِنِیْنِیْ — ». قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ. فَقَالَ: «اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ — ، وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْكٌ — لَا مَالَ لَهُ؛ اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ» فَکَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ» فَنَکَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا وَاغْتُبِطْتُ . وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهَا: «فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلًا».

پہلی فصل: ۳۳۲۴: ابوسلمہ، فاطمہؓ بنت قیس سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اس کو بتہ یعنی آخری طلاق دی جب کہ وہ (یمن) میں تھا تو ابو عمرو کے وکیل نے فاطمہؓ بنت قیس کی جانب "جو" بھیجے (اس نے ان کو معمولی سمجھا) اور اس پر ناراض ہو گئی۔ اس نے کہا' اللہ کی قسم! تیرا ہم پر کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپؐ کے پاس اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا' تیرا خرچ (اس کے ذمہ) نہیں ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت بسر کرے' لیکن آپؐ نے واضح کیا کہ وہ ایسی خاتون ہے جس کے پاس میرے صحابہ کرامؓ کا آنا جانا ہے۔ تجھے ابن ام مکتومؓ کے پاس عدت گزارنی چاہیے۔ وہ نابینا انسان ہے تو (وہاں) کپڑے بھی اتار سکتی ہے جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اس نے بیان کیا' جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ معاویہؓ بن ابی سفیان اور ابوجہمؓ نے میری جانب منگنی کا پیغام بھجوایا ہے آپؐ نے مشورہ دیا کہ ابوجہمؓ تو لاٹھی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا (یعنی عورتوں کو مارتا ہے یا ہمیشہ سفر پر رہتا ہے) اور معاویہؓ مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں ہے (البتہ) تجھے اسامہؓ بن زید سے نکاح کر لینا چاہیے لیکن میں نے اس کو ناپسند جانا۔ آپؐ نے دوبارہ فرمایا' اسامہؓ سے نکاح کر چنانچہ میں نے اس سے نکاح کیا اللہ نے اس میں خیر و برکت عطا کی اور (اس نکاح کی وجہ سے) مجھ پر رشک کیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے البتہ ابوجہمؓ عورتوں کی بہت زیادہ پٹائی کرنے والا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تیسری (آخری) طلاق دی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے خرچ نہیں ملے گا اگر تو حاملہ ہوتی تو پھر تجھے خرچ دیا جاتا۔

وضاحت: اس حدیث میں طلاق بتہ سے مقصود تیسری طلاق ہے۔ جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے قبل ازیں وہ دو طلاقیں دے چکا تھا اور اس طلاق سے تعلق ختم ہو گیا اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نابینا انسان کی موجودگی میں اگر پردے کا کپڑا سر سے اتر جائے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ کی ازواج مطہراتؓ نے جب نابینا کی موجودگی میں پردے کا خیال نہ کیا اور برملا کہا کہ وہ نابینا ہے ہمیں دیکھ نہیں رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا' وہ نابینا ہے۔ تم تو دیکھ رہی ہو' تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ازواجِ مطہرات کے لیے زیادہ احتیاط مدِنظر تھی (واللہ اعلم)

۳۳۲۵ - (۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ - تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہؓ بنت قیس غیر آباد مکان میں اقامت پذیر تھیں ان کے بارے میں خطرہ محسوس کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت عطا کی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہؓ نے کہا' فاطمہؓ کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اللہ سے ڈرتی نہیں ہے جب وہ کہتی ہے' مطلقہ ثلاثہ کے لئے رہائش ہے نہ خرچ (بخاری)

وضاحت: فاطمہؓ بنت قیس کا موقف درست ہے وہ صاحب واقعہ ہے آپؐ نے اس کا نان و نفقہ اور مکان وغیرہ کی ذمہ داری طلاق ثلاثہ کے بعد اس کے خاوند پر نہیں ڈالی' جس نے اس کو آخری تیسری طلاق دی تھی۔ جبکہ عائشہؓ کا موقف درست نہیں۔ اسی طرح عمرؓ کا موقف بھی عائشہؓ جیسا تھا وہ صاف کہتے تھے کہ ہم اللہ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر کیسے چھوڑ دیں؟ ہم نہیں جانتے کہ وہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ بول رہی ہے۔ جبکہ فاطمہؓ کا موقف بالکل صحیح ہے وہ صاحب واقعہ ہے اور آپؐ نے کھلے لفظوں میں فرمایا' تیسری طلاق کے بعد چونکہ خاوند کو رجوع کا اختیار نہیں ہے' اس لئے نان و نفقہ اور مکان کی ذمہ داری اس پر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۶ - (۳) **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۳۲۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ فاطمہؓ کو اس لئے اس کے خاوند کے مسکن سے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کے بھائیوں سے زبان درازی کرنے سے نہ رکتی تھی (شرح السنہ)

۳۳۲۷ - (٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «بَلٰى، فَجُدِّي نَخْلَكِ، فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِي اَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری خالہ کو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنی کھجور کے درختوں سے کھجوریں اتارے۔ تو ایک شخص نے اس کو باہر نکلنے سے روکا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں! تو کھجوریں اتار سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو (ان سے) صدقہ کرے یا کوئی اچھا کام کرے (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلاثہ ایام عدت میں ذاتی ضرورت کیلئے گھر سے باہر جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۸ - (۵) **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ — بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ، فَاَذِنَ لَهَا، فَنَكَحَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۸: مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ "سبیعہ اسلمیہ" اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد نفاس والی ہو گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ سے نکاح کی اجازت طلب کی آپؐ نے اس کو اجازت عطا کی چنانچہ اس نے نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: بچے کے تولد کے بعد شرعاً وہ نکاح کر سکتی تھی اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ وہ حاملہ تھی لیکن اس کی جانب منگنی کا پیغام بھیجنے والوں میں ابو اسنابل بھی تھا اس نے کہا ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی تو وہ آپؐ کی خدمت میں پہنچی آپؐ نے فرمایا ابو اسنابل جھوٹ کہتا ہے تیری عدت ختم ہو چکی ہے معلوم ہوا کہ صحابی کی رائے غلط ہو سکتی ہے وہ معصوم عن **الخطاء** نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۳۲۹ - (٦) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا، اَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا» مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: «لَا». قَالَ: «اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں درد ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار یا تین بار نفی میں جواب دیا ہر دفعہ آپؐ نے منع کیا (اور) فرمایا اب تو عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ دور جاہلیت میں عورت سال کے اختتام پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۳۳۳۰ - (۷) **وَعَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ، وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ — تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ

ثَلاثِ لَيَالٍ ، اِلاَّ عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کسی عورت کے لئے جائز نہیں' جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن (سوگ) کرے (بخاری' مسلم)

۳۳۳۱ - (۸) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ اِلاَّ عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ــ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا، اِلاَّ اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً ــ مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ: «وَلَا تَخْتَضِبُ».

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور رنگین لباس زیب تن نہ کرے البتہ یمنی سادہ چادریں (زیب تن کرے)' نہ سرمہ لگائے' نہ خوشبو لگائے۔ البتہ پاک ہونے پر قسط یا اظفار (خوشبو) لگائے (بخاری' مسلم) ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ وہ مہندی نہ لگائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۳۳۲ - (۹) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ـ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ، فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ. قَالَتْ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ. فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ، فَقَالَ: «اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ» قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۳۳۲: زینب بنت کعب بیان کرتی ہیں کہ فریعہؓ بنت مالک بن سنان' ابو سعید خدری کی ہمشیرہ نے زینب کو بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ سے دریافت کر رہی تھی کہ وہ بنو خدرہ (قبیلہ) میں اپنے گھر والوں کی جانب واپس چلی جائے اس لئے کہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے اور اس کے غلاموں نے

اس کو قتل کر دیا تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' میں اپنے گھر والوں کے ہاں واپس چلی جاؤں؟ اس لئے کہ میرے خاوند نے میرے لئے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا' جس پر اس کا قبضہ ہوا اور نہ اخراجات کے لئے (کچھ مال) چھوڑا ہے اس نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ میں واپس لوٹی لیکن ابھی میں حجرہ میں یا مسجد میں تھی۔ آپؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا' اپنے گھر میں عدت گزار یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے اس نے بیان کیا' میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت بسر کی (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زینب بنت کعب بن محمد ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۶-۲۰۷' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

٣٣٣٣ - (١٠) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا ـ . فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ!؟». قُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ. فَقَالَ: «إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ ـ فَلَا تَجْعَلِيْهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ ، وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ». قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بِالسِّدْرِ ـ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَأْسَكِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

٣٣٣٣: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جب (میرے خاوند) ابو سلمہ فوت ہوئے اور میں نے صبر لگایا ہوا تھا آپؐ نے دریافت کیا' ام سلمہؓ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا' یہ صبر ہے اس میں خوشبو نہیں ہے آپؐ نے فرمایا' یہ چہرے کو خوبصورت کرتا ہے۔ تو اسے رات کو لگا اور دن کو اتار دے نیز خوشبو اور مہندی وغیرہ (بھی) نہ لگا۔ اس لئے کہ وہ بھی خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کس طرح (سر کے بالوں کو) صاف کروں؟ آپؐ نے فرمایا' بیری (درخت کے پتوں) کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو لیپ (اور صاف کر) (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: سند میں مغیرہ اور اس سے اوپر والے رواۃ مجہول ہیں نیز "دامتہ" یہ حدیث ام سلمہؓ سے مروی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے' جس میں وضاحت ہے کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو' عدت گزارنے کے دوران آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

٣٣٣٤ - (١١) **وَعَنْهَا** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ ـ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ ـ ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

٣٣٣٤: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسنبہ رنگ اور گیرو رنگ کا لباس زیب تن نہ کرے' نہ زیور پہنے' نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے (ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٣٣٥ - (١٢) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ: اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ — فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِيءَ مِنْهَا، لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ٣٣٣٥: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ "احوص" شام (کے علاقے) میں فوت ہو گیا جب کہ اس کی بیوی جس کو اس نے طلاق دی تھی، تیسرے حیض میں تھی تو معاویہؓ بن ابوسفیان نے زیدؓ بن ثابت کی جانب تحریر کیا کہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں بتائے؟ تو زیدؓ نے جواب دیا کہ جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہو گئی تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہے اور اس کا خاوند اس سے اجنبی ہو گیا نہ وہ اس کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کی وارث ہو گی (مالک)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عدت اطہار کے ساتھ شمار کی جائے حیض کے ساتھ نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

٣٣٣٦ - (١٣) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا —؛ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ، وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٣٣٣٦: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں عمرؓ بن خطاب نے بیان کیا کہ جس عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ ایک حیض یا دو حیض گزارے اس کے بعد اس کو حیض آنا بند ہو جائے تو وہ نو ماہ انتظار کرے اگر حمل نمایاں ہو جائے تو معاملہ واضح ہے وگرنہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارنے کے بعد حلال ہو گی۔

وضاحت: چونکہ جب حیض آنا رک گیا ہے تو حمل کا شبہ ہے اس لئے عدت وضع حمل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

بَابُ الاِسْتِبْرَاءِ
(لونڈی کے استبراء رحم کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۳۷ - (۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِامْرَاةٍ مُجِحٍّ -، فَسَأَلَ عَنْهَا. فَقَالُوْا: اَمَةٌ لِفُلَانٍ ... قَالَ: «اَیُلِمُّ بِهَا؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَهُ فِیْ قَبْرِهٖ -، کَیْفَ یَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ؟- اَمْ کَیْفَ یُوَرِّثُهٗ- وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۳۳۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ولادت کے قریب تھی آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ فلاں شخص کی لونڈی ہے آپؐ نے دریافت کیا' کیا وہ اس سے مجامعت کرتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ اس پر لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر تک جائے وہ اس بچہ سے کیسے خدمت لے گا جب کہ اس کے لئے اس سے خدمت لینا جائز نہیں یا اس کو کیسے وارث بنائے گا جب کہ اس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب لونڈی مالِ غنیمت سے ہاتھ آئے تو لونڈی کا ایک حیض سے استبراء رحم کیا جائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے اور اگر حاملہ ہے تو اس کا استبراء رحم وضع حمل سے کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۳۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ: «لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ، وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل: ۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (جنگ) اوطاس کے قیدیوں کے بارے میں مرفوعاً بیان کیا کہ کسی حاملہ لونڈی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ وہ حمل وضع نہ کر دے اور غیر حاملہ لونڈی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ اس کو ایک بار حیض نہ آ جائے (احمد' ابوداؤد' داری)

۳۳۳۹ - (۳) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «لَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَّسْقِیَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهٖ» يَعْنِی اِتْيَانَ الْحَبَالٰی «وَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلٰی امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰی يَسْتَبْرِئَهَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَماً حَتّٰی يُقْسَمَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰی قَوْلِهٖ: «زَرْعَ غَيْرِهٖ».

۳۳۳۹: رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا' کسی شخص کے لئے جائز نہیں' جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ اپنے غیر کی کھیتی کو پانی پلائے (یعنی حاملہ لونڈی سے جماع کرے) اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت (کے دن) پر ایمان ہے کہ وہ کسی قیدی عورت کے ساتھ مجامعت کرے جب تک کہ اس کا استبراء رحم نہ کرے اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں' جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ (مال) غنیمت کو فروخت کرے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کیا جائے (ابوداؤد) اور ترمذی نے "غیر کی کھیتی" تک بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۴۰ - (٤) عَنْ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ، وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ، وَيَنْهٰی عَنْ سَقْیِ مَاءِ الْغَيْرِ.

تیسری فصل: ۳۳۴۰: مالک کے بلاغات سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی لونڈیوں کے بارے میں ایک حیض گزارنے کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے' اور اگر حیض والی نہ ہوتیں تو تین ماہ کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور دوسرے شخص کے نطفہ کو پانی پلانے سے منع فرماتے۔

وضاحت: صاحب تنقیح الرواۃ نے ذکر کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی تاہم اس کا مفہوم دیگر صحیح احادیث کے موافق ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

۳۳۴۱ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِیْ تُوْطَأُ، اَوْ بِيْعَتْ، اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِیءْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِیءُ الْعَذْرَآءُ»... رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ.

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لونڈی کو ھبہ کیا جائے یا اسے فروخت کیا جائے یا اسے آزاد کیا جائے تو اس کے استبراء رحم کی مدت ایک حیض ہے (لیکن) کنواری لڑکی کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں۔ (ان دونوں حدیثوں کو رزین نے بیان کیا ہے)

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

(اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٣٤٢ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ - ، وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ ، اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ: «خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہندؓ بنت عتبہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان بخیل انسان ہے اور وہ مجھے اور میری اولاد کو حسب ضرورت خرچ نہیں دیتا۔ اگر میں اس کے علم میں لائے بغیر اس کے مال میں سے (کچھ) حاصل کر لوں۔ آپؐ نے فرمایا' معروف انداز کے ساتھ تو اتنا خرچ لے سکتی ہے جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔ (بخاری' مسلم)

٣٣٤٣ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۳: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جب اللہ پاک تم میں سے کسی شخص کو مال و دولت سے نوازے تو وہ سب سے پہلے (اس مال کو) اپنے اور اپنے اہل و عیال پر صرف کرے (مسلم)

٣٣٤٤ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غلام کو خوراک اور لباس دیا جائے اور اس کی طاقت کے مطابق اس سے کام لیا جائے (مسلم)

٣٣٤٥ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ ، فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ؛ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے زیردست کر رکھا ہے۔ پس جس شخص کے بھائی کو اللہ نے اس کے ماتحت کیا ہے' تو وہ اس کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسی طرح کا پہنائے جیسا وہ خود پہنتا ہے اور اس سے اتنا کام نہ لے' جس کا کرنا اس کے لیئے دشوار ہو۔ اگر ان سے دشوار کام لے تو اس کام میں اس کی اعانت کرے۔
(بخاری' مسلم)

٣٣٤٦ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، جَآءَهُ قَهْرَمَانٌ - لَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ؛ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَفٰى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو انہوں نے (اپنے کارندے سے) پوچھا' کیا تو نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ تب انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں کھانے کا سامان دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہے "کسی شخص کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں سے ان کی خوراک کو روک رکھے" اور ایک روایت میں ہے کہ "ایک شخص کے لئے یہی گناہ کچھ کم نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے خوراک کا انتظام نہ کرے جن کی خوراک کا انتظام اس کے ذمہ تھا" (مسلم)

٣٣٤٧ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ، ثُمَّ جَآءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ - فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ، وَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا - فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جب تم میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور کھانا اس کے سامنے پیش کرے (چونکہ) وہ شخص (کھانا تیار کرتے وقت) گرمی اور دھوئیں سے ہم کنار رہا' اس لئے اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے لیکن اگر کھانا کم مقدار میں ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے ہاتھ پر کھانے سے ایک یا دو لقمے رکھے (مسلم)

٣٣٤٨ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ؛ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے انداز سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہے تو اس کو دگنا ثواب حاصل ہو گا (بخاری' مسلم)

٣٣٤٩ - (٨) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ یَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَیِّدِهٖ، نِعِمَّا لَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' غلام کے لئے یہ بات کتنی اچھی ہے کہ جب اللہ اس کو فوت کرے تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت میں اچھے انداز سے مصروف ہو اور اپنے آقا کی اطاعت میں بخوشی لگا رہتا ہو۔ اس کے لئے (یہ بات) کتنی اچھی ہے! (بخاری' مسلم)

٣٣٥٠ - (٩) **وَعَنْ** جَرِیْرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ». وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ قَالَ: «اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ». وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ قَالَ: «اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِیْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہو گی اور اس سے ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جو غلام بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل گیا اور انہی سے ایک روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا' جو غلام اپنے آقاؤں (کی تحویل) سے بھاگ جائے جب تک وہ ان کے ہاں واپس نہ لوٹے اس وقت تک اس پر کفر کا اطلاق ہو گا (مسلم)

وضاحت: اگر بھاگنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست ہے بصورت دیگر بطور تہدید کے اس پر کفر کا اطلاق ہو گا اور یہ کفر دون کفر ہے احوال و ظروف کی روشنی میں اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (واللہ اعلم)

٣٣٥١ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِمَّا قَالَ؛ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ — اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ كَمَا قَالَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنے غلام پر زنا وغیرہ کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہے تو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے بشرطیکہ وہ اسی طرح ہے جیسا کہ تہمت لگانے والے نے اس کو متہم کیا (بخاری' مسلم)

٣٣٥٢ - (١١) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ یَاْتِهٖ — ، اَوْ لَطَمَهٗ، فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ یُعْتِقَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے

اپنے غلام کو حد لگائی جب کہ اس نے حد کا کام نہیں کیا یا اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے (مسلم)

وضاحت: بلا سبب مارنے کی صورت میں آزاد کرنا مستحب ہے فرض نہیں جبکہ کسی سبب سے سزا دینا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۳۵۳ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِیْ، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا: «اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ! اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ. فَقَالَ: «اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ - اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ -». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے سنا' ابو مسعود! خیال کر' بلاشبہ اللہ کو جس قدر تجھ پر قدرت حاصل ہے اس قدر تجھ کو اس پر قدرت نہیں ہے میں نے چہرہ پھیرا تو (یہ جملہ کہنے والے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس کو میں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں آپ نے فرمایا' اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھے دوزخ کی آگ اپنی لپیٹ میں لے لیتی یا تجھے دوزخ کی آگ لگتی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۵٤ - (۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ لِیْ مَالًا، وَاِنَّ وَالِدِیْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِیْ. قَالَ: «اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' میرے پاس مال ہے جبکہ میرا والد میرے مال کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا' تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے' بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ تم اپنی اولاد کی کمائی اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں (یحتاج) حاجت سے ہے جب کہ ابوداؤد میں (یجتاح) ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ میرا مال ختم کر دیتا ہے میرے لئے کچھ باقی نہیں رہتا اور صحیح ابوداؤد (علامہ البانی) میں بھی "یجتاح" ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والد جس طرح چاہے اولاد کے مال سے تصرف کر سکتا ہے (صحیح ابوداؤد علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۳۳۵۵ - (۱٤) وَعَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ، وَلِيْ يَتِيْمٌ، فَقَالَ: «كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ ـ وَلَا مُتَاثِّلٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' میں ضرورت مند ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میری کفالت میں یتیم ہے آپ نے اجازت دی کہ تم اپنے (ماتحت) یتیم کے مال میں سے صرف کر سکتے ہو لیکن فضول خرچی نہ ہو ضرورت سے زیادہ جلدی جلدی صرف نہ کیا جائے اور نہ اس سے جائیداد بنائی جائے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۳۳۵٦ - (۱۵) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهٖ: «اَلصَّلَاةَ. وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۳۵٦: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں' آپ مرض الموت میں فرماتے تھے' نماز قائم کرنے کا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو (بیہقی شعب الایمان)

۳۳۵۷ - (۱٦) وَرَوٰى اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ.

۳۳۵۷: نیز احمد اور ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۳۵۸ - (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۸: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جنت میں بداخلاق شخص داخل نہیں ہو گا (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: سند میں فرقد سنجی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵' التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۴۱' ضعیف سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۹۸)

۳۳۵۹ - (۱۸) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَلَمْ اَرَ فِيْ غَيْرِ «الْمَصَابِيْحِ» مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهٖ: «وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمْرِ».

۳۳۵۹: رافع بن مکیث بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک' باعث برکت اور برے اخلاق' باعث نحوست ہیں (ابوداؤد) اور مشکوٰۃ کے مصنف کا کہنا ہے کہ مصابیح کے سوا کسی دوسری کتاب میں وہ زائد الفاظ نہیں ہیں جو صاحب المصابیح نے بیان کئے ہیں یعنی آپؐ کا یہ قول کہ صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک روای کا نام معلوم نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۴)

۳۳۶۰ - (۱۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ، فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» لٰکِنْ عِنْدَہٗ «فَلْیُمْسِكْ» بَدَلَ «فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ».

۳۳۶۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اس سے اپنا ہاتھ اٹھالو (ترمذی' بیہقی شعب الایمان) البتہ بیہقی میں "تم اپنا ہاتھ اٹھالو" کی بجائے "تم اپنا ہاتھ روک لو" کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوھارون عبدی ضعیف متروک راوی ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۸۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۶۷' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳' تقریب التھذیب جلد ۲ صفحہ ۴۹' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۱ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَوَلَدِھَا - فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۳۶۱: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی۔ قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان تفریق ڈالے گا۔ (ترمذی' دارمی)

وضاحت: جب چارپایوں کے بچے دودھ پی رہے ہوں تو ان کو ان کی ماں سے الگ کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۶۲ - (۲۱) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: وَھَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ، فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَا عَلِیُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟» فَاَخْبَرْتُہٗ. فَقَالَ: «رُدَّہٗ رُدَّہٗ»... رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَۃَ.

۳۳۶۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام ہبہ کئے جو دونوں بھائی تھے میں نے ان دونوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اے علی! تیرا غلام کہاں گیا؟ میں نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا' اس کو واپس لے' اس کو واپس لے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شبیب کی علیؓ سے ملاقات ثابت نہیں نیز یہ روایت منقطع ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۴)

٣٣٦٣ - (٢٢) **وَعَنْهُ**، اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُنْقَطِعًا.

۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لونڈی اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کیا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو منقطع بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شبیب اور علیؓ کے درمیان انقطاع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

٣٣٦٤ - (٢٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ، وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوكِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۶۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ اس کی موت آسان کرے گا اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا' والدین پر شفقت کرنا اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی) اور ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم غفاری متہم راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

٣٣٦٥ - (٢٤) **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـــ غُلَامًا، فَقَالَ: «لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي». هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ».

۳۳۶۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور اسے وصیت کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ میں نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہوں اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (یہ الفاظ مصابیح کے ہیں)

٣٣٦٦ - (٢٥) وَفِي «الْمُجْتَبٰى» لِلدَّارَقُطْنِيِّ : اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ.

۳۳۶۶: دار قطنی کی کتاب مجتبیٰ میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے روکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۰' الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۹۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۰' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۱۳۱' تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۴۳۶' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۹۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۹) نیز حود بن عطیہ راوی منکر الروایہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶)

٣٣٦٧ - (٢٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ: «اُعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! خادم کو ہم کتنی بار معاف کریں؟ آپؐ خاموش رہے پھر اس نے اسی سوال کو دہرایا' آپؐ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا' تو آپؐ نے فرمایا' اسے ہر روز ستر (۷۰) بار معاف کیا کرو (ابوداؤد)

٣٣٦٨ - (٢٧) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۳۶۸: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

٣٣٦٩ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ، فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ، وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ، وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۶۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کریں انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی کچھ پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری معاونت نہ کریں انہیں فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (احمد' ابوداؤد)

٣٣٧٠ - (٢٩) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

بِبَعِيرٍ، قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ ـــ ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۷۰: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اس کے پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' ان چارپایوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو جو بول نہیں سکتے۔ ان پر اس وقت سواری کرو جب وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس حال میں چھوڑ دو کہ وہ اچھے ہوں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۷۱ ـ (۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ ـــ ، وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا﴾ ـــ اَلْآيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حُبِسَ لَهُ حَتّٰى يَاْكُلَهُ اَوْ يَفْسُدَ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ: اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ، وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ﴾ . فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ، وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) "کہ تم یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ البتہ اچھے انداز سے" اور اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) "بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں" آخر آیت تک نازل ہوا تو جس شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم تھا اس نے اپنا کھانا پینا اس یتیم کے کھانے پینے سے الگ کر دیا۔ پس جب یتیم کے کھانے' پینے سے کوئی چیز بچ جاتی تو اس کے لئے اس چیز کو رکھ دیا جاتا وہ اسے کھاتا یا وہ خراب ہو جاتی' یہ مسئلہ ان (یتیم پالنے والوں) پر خاصا دشوار ہو گیا۔ تب انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ آپؐ سے یتیم بچوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپؐ انہیں بتائیں کہ ان کے کاموں کو سنوارنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ خلط ملط کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں چنانچہ انہوں نے ان کے کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا (ابوداؤد' نسائی)

۳۳۷۲ ـ (۳۱) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۳۷۲ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو والد اس کی اولاد اور دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے (ابن ماجہ' دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۰۵) جبکہ اس کا مفہوم صحیح احادیث کے موافق ہے (واللہ اعلم)

۳۳۷۳ - (۳۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۳ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو اکٹھا کر دیتے۔ آپؐ ان کے درمیان تفریق ڈالنے کو مکروہ جانتے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں جابر جعفی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۰۴۳' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۳۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۲۳' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۷۴)

۳۳۷٤ - (۳۳) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ اَلَّذِيْ يَأْكُلُ وَحْدَهُ ــ، وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ ــ، وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۳۷۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارتا ہے اور اپنے عطیہ کو روکے رکھتا ہے (رزین)

وضاحت : حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ طبرانی اور حکیم ترمذی نے "نوادرالاصول" میں اس کو ابن عباسؓ سے ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۷)

۳۳۷۵ - (۳٤) **وَعَنْ** أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ» . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَأَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ» . قَالُوْا: فَمَا تَنْفَعُنَا -- الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَمْلُوْكٌ يَكْفِيْكَ ــ، فَإِذَا صَلّٰى فَهُوَ أَخُوْكَ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۵ : ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بداخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ نے ہمیں مطلع نہیں کیا کہ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلہ میں زیادہ غلاموں اور یتیموں پر مشتمل ہو گی؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (اور فرمایا) تم اپنی اولاد کی

طرح ان کی عزت کرو اور انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا' ہمارے لئے دنیا میں کون سی چیز نفع بخش ہے؟ آپؐ نے فرمایا' گھوڑا جس کو تو تیار رکھتا ہے جس پر (سوار ہو کر) تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ غلام جو تیرے (دنیوی معاملات) کے لئے کافی ہے' پس جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقد سنجی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۷)

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ فِي الصِّغَرِ

(بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی نگہداشت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٣٧٦ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ
ـدٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِيْ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ
ـنَةً، فَاَجَازَنِيْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ – : هٰذَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ . . مُتَّفَقٌ
ـيْهِ.

فصل: ۳۳۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جنگ احد کے سال جب میں چودہ برس کا تھا، مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے مجھے واپس کر دیا۔ اس کے بعد جنگ خندق کے سال جب میں ، برس کا تھا مجھے آپؐ کے سامنے (دوبارہ) پیش کیا گیا تو آپؐ نے مجھے اجازت عطا کی۔ (اس فیصلے کی روشنی میں) عمر ـبدالعزیز رحمہ اللہ نے "جنگ جو" جوانوں اور کم عمر والوں کے درمیان فرق کیا ۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام بیہقیؒ فرماتے ہیں چونکہ عبداللہ بن عمرؓ جنگ احد میں چودھویں برس کے آغاز میں تھے اس لئے ـو مکمل چودہ برس کا کہہ دیا اور جنگ احزاب میں پندرہ برس مکمل کر لئے تھے اس لئے پندرہ سال کہہ دیا ورنہ جنگ ۳ھ اور جنگ خندق ۵ھ میں دو سال کا فرق ہے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۹۳)

٣٣٧٧ - (٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ
حُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ
ـسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا – مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ، فَلَمَّا دَخَلَهَا –
ـضَى الْاَجَلُ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا،
ـخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ. وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ
ـمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ. وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ اَخِيْ.فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «اَلْخَالَةُ
ـمَنْزِلَةِ الْاُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ».
ـالَ لِزَيْدٍ: «اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شرائط پر صلح کی۔ اس پر کہ جو مشرک آپؐ کے ہاں پہنچ جائے آپؐ اسے ان کی جانب واپس کر دیں گے اور جو مسلمان کفار کے ہاں پہنچ جائیں گے وہ اسے واپس نہیں کریں گے اور آئندہ سال آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن اقامت اختیار کریں گے۔ جب آپؐ مکہ مکرمہ پہنچے اور مدت ختم ہو گئی' آپؐ (وہاں سے) روانہ ہوئے تو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی آپؐ کا تعاقب کرتے ہوئے آوازیں دینے لگی۔ چچا! چچا! چنانچہ حمزہؓ کی بیٹی کا علیؓ نے ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کر لیا (اس دوران) حمزہ کی بیٹی کے بارے میں علیؓ' زیدؓ اور جعفرؓ کا اختلاف رونما ہوا۔ علیؓ نے (اپنا حق جتاتے ہوئے) کہا میں نے اس کو اپنے ساتھ اس لئے لیا ہے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفرؓ نے کہا' یہ میرے چچا کی بیٹی ہے نیز اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیدؓ بن حارث نے (اپنا حق ثابت کرتے ہوئے) کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی خالہ کے حق میں) فیصلہ دیتے ہوئے (لڑکی کو جعفرؓ کی سرپرستی میں دے دیا) اور فرمایا' خالہ ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے اور علیؓ کی پریشانی دور فرماتے ہوئے کہا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفرؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا' آپ تو خلقت اور عادات میں میرے مشابہ ہیں اور زیدؓ بن حارث کو خاموش کراتے ہوئے فرمایا' آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: زیدؓ بن حارث نے حمزہؓ بن عبدالمطلب کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے حالانکہ حمزہؓ بن عبدالمطلب نسبًا ان کے بھائی نہ تھے البتہ اس مؤاخات کے سبب بھائی تھے جس کا آپؐ نے مدینہ منورہ میں آ کر نفاذ فرمایا تھا (نیل الاوطار جلد۶ صفحہ۳۲۸) نیز حمزہؓ کی بیٹی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کہہ رہی ہے حالانکہ حمزہؓ کی بیٹی ہونے کے لحاظ سے وہ آپؐ کی بہن ہے اس لئے کہ آپؐ عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں اور عبداللہ اور حمزہؓ نسبًا دونوں بھائی ہیں۔ چونکہ آپؐ حمزہؓ بن عبدالمطلب کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے لڑکی آپؐ کو چچا کہہ کر پکار رہی ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۸)

اور فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اس لئے فیصلہ جعفرؓ کے حق میں ہوا اور آپؐ نے حمزہؓ کی لڑکی کو اس کی تحویل میں دے دیا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۷۸ - (۳) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ اِبْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً، وَثَدْيِيْ لَهٗ سِقَاءً، وَحِجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً، وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ، وَاَرَادَ اَنْ يَنْزِعَهٗ مِنِّيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِيْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۳۷۸ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کا تھیلا تھا اور میرے دونوں پستان اس کا مشکیزہ تھے اور میری گود اس کو سمیٹے رہی' اب اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے (احمد' ابوداؤد)

۳۳۷۹ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ . . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۳۳۷۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اس کے والد اور والدہ (کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دے دیا (ترمذی)

وضاحت : خاوند اور بیوی کے درمیان مفارقت کی صورت میں اگر بچہ سن تمیز کو نہیں پہنچا تو اس کی کفالت کی حق دار والدہ ہے اور اگر بچہ سن تمیز کو پہنچ گیا ہے تو بچے کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ دونوں میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہ سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۸)

۳۳۸۰ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ ، وَقَدْ سَقَانِیْ وَنَفَعَنِیْ -- فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : «هٰذَا اَبُوْكَ، وَهٰذِهٖ اُمُّكَ، فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ». فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ، فَانْطَلَقَتْ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ .

۳۳۸۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے بیان کیا' میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرے بیٹے کو مجھ سے الگ کر دے جب کہ میرا بیٹا میرے لئے پانی لاتا ہے اور میری خدمت کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان میں سے جس کے پاس تو جانا چاہے' چلا جا چنانچہ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑا (پھر) وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۸۱ - (٦) **عَنْ** هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ ، عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ سُلَیْمَانَ مَوْلًی لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ، قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَآءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَارِسِیَّةٌ ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا ، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ، فَادَّعَیَاهُ، فَرَطَنَتْ -- لَهٗ تَقُوْلُ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ . فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ :

اِستَهِمَا عَلَيهِ ـــ رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ. فَجَآءَ زَوْجُهَا، وَقَالَ: مَنْ يُحَآقُنِي – فِي ابْنِي؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيرَةَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ، وَقَدْ نَفَعَنِيْ، وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ ـ وَعِنْدَ النَّسَآئِيِّ: مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اسْتَهِمَا عَلَيْهِ». فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُنِيْ فِيْ وَلَدِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ» فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ [وَالدَّارِمِيُّ] – لٰكِنَّهٗ ذَكَرَ الْمُسْنَدَ.

تیسری فصل: ۳۳۸۱: ھلال بن اسامہ' ابومیمونہ سلیمان اہل مدینہ کے غلام سے روایت کرتا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک فارسی عورت آئی اس کی رفاقت میں اس کا بیٹا تھا جبکہ عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دی ہوئی تھی (چنانچہ) خاوند' بیوی دونوں نے بچے پر اپنا حق جتایا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابوہریرہؓ کے پاس بیان کیا کہ میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے فارسی زبان میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا' تم بچے پر قرعہ اندازی کرو لیکن اس کا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟ یہ سن کر ابوہریرہؓ نے کہا' اے اللہ! میں یہ فیصلہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا' آپؐ کے پاس ایک عورت آئی' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لے حالانکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا ہے اور ابو عنبہ کے کنویں سے میرے لئے پانی لاتا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ میٹھا پانی لاتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ اس کے خاوند نے کہا' میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون اختلاف کر سکتا ہے؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے' ان میں سے تو جس کا ہاتھ چاہے پکڑ لے' تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا (ابوداؤد' نسائی) البتہ نسائی نے مسند ذکر کیا ہے یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا ہے ابوہریرہؓ کے فیصلہ کا ذکر نہیں کیا اور دارمی نے ھلال بن اسامہ سے ذکر کیا ہے۔

كِتَابُ الْعِتْقِ

(غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۸۲ ـ (۱) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا ـــــ مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے عوض آزاد فرمائے گا (بخاری' مسلم)

۳۳۸۳ ـ (۲) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ» قَالَ: قُلْتُ: فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا». قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ» ـــ. قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے دریافت کیا' کون سی گردن کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔ میں نے عرض کیا' اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا' تو کسی بھی کام کرنے والے کی اعانت کر یا جو شخص کسی چیز کو بنانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بنا دے۔ میں نے عرض کیا' اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھ' یہ بھی صدقہ ہے تجھے اس کا بھی ثواب حاصل ہو گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۸٤ ـ (۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ. قَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ ـــ لَقَدْ اَعْرَضْتَ

الْمَسَالَةَ . اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ» . قَالَ : اَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ : «لَا ؛ عِتْقُ النَّسَمَةِ : اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا . وَفَكُّ الرَّقَبَةِ : اَنْ تُعِينَ فِيْ ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوْفَ ـ ، وَالْفَيْءَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الظَّالِمِ ـــ ، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ ، وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

دوسری فصل : ۳۳۸۴ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تو نے مختصر بات کی ہے لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے۔ تو غلام یا لونڈی کو آزاد کر نیز گردن کی گلوخلاصی کرا۔ اس نے پوچھا' کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تو تنہا اس کو آزاد کرے اور گردن کی گلوخلاصی سے مقصود یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں معاونت کرے اور زیادہ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار شخص کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلائے اور پیاسے کو پانی پلائے' اچھے کام کی تلقین کرے اور برے کام سے روکے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو سوائے اچھے کام کے اپنی زبان کو روک رکھے (بیہقی شعب الایمان)

۳۳۸۵ ـ (٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ ، وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً ، كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ . وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۳۳۸۵ : عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مسجد کی تعمیر اس لئے کی کہ اس میں اللہ کا ذکر ہو تو اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان شخص کو آزاد کیا تو (اس کا یہ عمل اس کیلئے) دوزخ سے فدیہ ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستہ میں بوڑھا ہو گیا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کیلئے روشنی کا باعث ہو گا (شرح السنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۸٦ ـ (٥) **عَنِ** الْغَرِيْفِ بْنِ عَيَّاشٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ : اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ ، فَغَضِبَ وَقَالَ : اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِىْ بَيْتِهِ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ . فَقُلْنَا : اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَ : اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ ـ يَعْنِى : النَّارَ ـ بِالْقَتْلِ ــ . فَقَالَ : «اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ .

تیسری فصل : ۳۳۸۶ : غریف بن عیاش دیلمیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم واثلہؓ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا' آپ ہمیں ایسی حدیث بیان کریں جس میں کمی زیادتی نہ ہو وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے اعتراض کیا کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو اور قرآن پاک تمہارے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود تم کمی بیشی کر لیتے ہو۔ ہم نے عرض کیا' ہمارا مقصود یہ ہے کہ آپ ایسی حدیث بیان کریں جس کو آپ نے نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جس نے کسی شخص کو قتل کر کے اپنے لئے دوزخ کو واجب کر لیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اس کی جانب سے کسی غلام کو آزاد کرو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزادی عطا کرے گا۔
(ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' غریف جس کا نام عبداللہ ہے مجہول راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۱۲' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۹۱)

۳۳۸۷ - (٦) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ - ، بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۸۷ : سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبویؐ ہے' افضل صدقہ کسی کے لئے سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن کو آزادی نصیب ہو (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مذکور راوی' مروان بن جعفر سمری کو امام ذہبیؒ نے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۶۰)

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَاءِ الْقَرِيْبِ ......

(مشترک غلام کو آزاد کرنے' قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۸۸۔(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ ــ، وَكَانَ لَهٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَیْهِ قِیْمَةَ عَدْلٍ ، فَاُعْطِیَ شُرَكَاؤُهٗ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ، وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جس شخص نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو' جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو اس کے ذمہ غلام کی عادلانہ قیمت کا تعین کیا جائے گا اس سے اس کے شرکاء کو ان کے حصے دیئے جائیں گے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو گا اور اگر (غلام کی قیمت ادا کرنے کے لئے) اتنا مال نہیں ہے تو غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا تو اس کے بقدر حصہ آزاد ہو گا۔

وضاحت: اگر مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد ہو چکا ہے اور آزاد کرنے والا صاحب حیثیت نہیں ہے تب غلام کو مکاتب کی حیثیت دے کر اس سے کہا جائے گا کہ تم محنت کر کے اتنی رقم اپنے آقا کو ادا کر دو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۳۸۹ ۔ (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا ــ فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ، فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ» ... مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا' اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال ہے تو تمام غلام آزاد کر دیا جائے گا اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے محنت کروائی جائے گی (یہ اس کی مرضی سے ہو گا) اس پر جبر نہیں کیا جائے گا (بخاری' مسلم)

۳۳۹۰ ۔ (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِیْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهُمْ ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ، فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ، ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَهُمْ ، فَاَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً ، وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْهُ

وَذَكَرَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ» بَدَلَ: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: قَالَ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ».

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب غلاموں کو طلب کیا ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کی تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا رکھا اور اسے ڈانٹ پلائی (مسلم)

اور نسائی نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا (یہ الفاظ) آپؐ کے اس قول کی جگہ میں ہیں "کہ آپؐ نے اس کو ڈانٹ پلائی" اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اگر اس کے دفن کے وقت میں وہاں ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہوتا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۰)

۳۳۹۱ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' لڑکا اپنے والد کے حقوق کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس صورت کے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

۳۳۹۲ - (٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا — وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا؛ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَقُوْلُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو "مدبر" کر دیا (کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا' اس کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ نعیم بن نحام نے (اس کو) آٹھ سو درہم میں خرید لیا (بخاری' مسلم) اور

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں خریدا پھر وہ رقم لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ نے وہ رقم (انصاری) مالک کے سپرد کر دی اور فرمایا' پہلے (مذکورہ) یہ درہم اپنے پر خرچ کر' اگر کچھ باقی بچیں تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر' اگر اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائیں تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کر' اگر قرابت داروں سے کچھ بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر یعنی آگے' دائیں' بائیں خرچ کر۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٣٩٣ - (٦) عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۹۳: حسنؒ سمرۃ رضی اللہ عنہ سے' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص "محرم رشتہ دار" کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہو گا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو محدثین کے نزدیک خطاء کہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے' علی بن مدینیؒ نے حدیث کو منکر کہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۱) علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (ارواء الغلیل جلد۶ صفحہ۱۶۹)

٣٣٩٤ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ - اَوْ بَعْدَهُ -» . . . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جب ایک شخص کی لونڈی اپنے آقا سے بچہ جنے تو وہ آقا کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن عبداللہ ہاشمی راوی حد درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۹۹' ارواء الغلیل صفحہ۱۷۷)

٣٣٩٥ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ، فَانْتَهَيْنَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۹۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے عہد میں "اُمَّھَاتُ الاولاد" کو فروخت کیا جب عمرؓ کا دور آیا (اور) انہوں نے ہمیں منع کیا تو ہم رک گئے (ابوداؤد)

وضاحت : "امہات الاولاد" وہ لونڈیاں ہیں' جن کے ساتھ ان کے آقا مجامعت کرتے تھے اور ان سے بچے پیدا ہوئے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲)

٣٣٩٦ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ارشاد نبویؐ ہے' جس شخص نے غلام کو آزاد کیا جب کہ غلام کی ملکیت میں مال ہے تو غلام کا مال غلام کا ہی ہے البتہ (اگر) آقا شرط عائد کر دے (تو وہ مال شرط کے مطابق ہو گا) (ابو داود' ابن ماجہ)

٣٣٩٧ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ» فَاَجَازَ عِتْقَهُ. . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۹۷ : ابو الملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر ہوا آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں (اور) آپؐ نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

٣٣٩٨ - (١١) **وَعَنْ** سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ: اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتُ، فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۸ : سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے کہا کہ میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ مجھ پر شرط عائد نہ کرتیں تو تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اس شرط کے ساتھ آزاد کر دیا (ابو داؤد' ابن ماجہ)

٣٣٩٩ - (١٢) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۹۹ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' ارشاد نبویؐ ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کی کتابت کا ایک درہم بھی اس کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۳۴۰۰ - (۱۳) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۴۰۰ : اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب تک تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس (کتابت کی) ادائیگی کی رقم باقی ہے' تب تک وہ اس سے پردہ کرے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۰)

۳۴۰۱ - (۱۴) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ - اَوْ قَالَ: عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۴۰۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ کے بدلے کتابت کی ہے اور اس نے دس (۱۰) اوقیہ یا دس (۱۰) دینار کے سوا تمام رقم ادا کر دی بعد ازاں (ادائیگی سے) عاجز آ گیا تو وہ غلام رہے گا (ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ)

۳۴۰۲ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ»... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِىُّ. وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: «يُؤْدَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِىَ دِيَةَ عَبْدٍ». وَضَعَّفَهٗ.

۳۴۰۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جب مکاتب (غلام) کوئی قابل حد جرم کرتا ہے یا وراثت کا (حقدار) ہوتا ہے تو اس کی آزادی کے مطابق اس کو ورثہ ملے گا (ابو داؤد' ترمذی) اور ترمذی کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مکاتب غلام کی دیت' کتابت کی ادائیگی کے برابر آزاد انسان کی دیت والی ہے اور جس قدر کتابت کی ادائیگی باقی ہے' اس کی دیت غلام کی دیت والی ہے۔

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث' اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ مکاتب غلام ہے جب کہ اس کے

ذمہ ایک درہم بھی باقی ہے اور اس لیے کہ اس حدیث میں بھی اس کے غلام ہونے کی نفی نہیں کی گئی ہے البتہ اس کا کچھ حصہ بلحاظ عدم ادائیگی کاتب غلام ہے اور جس قدر کتابت ادا ہو چکی ہے اس قدر اس پر آزاد شخص کا حکم لگایا جائے گا۔ حد' دیت' وراثت وغیرہ میں اس کی دونوں حیثیتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٤٠٣ - (١٦) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عُمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اُمَّهُ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ، فَاَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلَى اَنْ تُصْبِحَ، فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ: اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: اَتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ هَلَكَتْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ» رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۴۰۳: عبدالرحمان بن ابی عمرہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا' لیکن صبح تک اس میں تاخیر کی اور (وہ) فوت ہو گئیں۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمدؒ سے استفسار کیا کہ اگر میں ان کی طرف سے (غلام) آزاد کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟ قاسم بن محمدؒ نے کہا' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے اور عرض کی' میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا ان کی جانب سے (غلام) آزاد کرنے سے انہیں فائدہ ہو گا؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' قاسم بن محمدؒ کی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے البتہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ متعدد اسانید سے مروی ہے اور فوت شدہ انسان کی جانب سے صدقہ کیا جائے تو اس کا ثواب اسے ملتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۶۳)

٣٤٠٤ - (١٧) وَعَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ،.. فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيْرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۴۰۴: یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں' عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نیند کی حالت میں فوت ہو گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا' ان کی بہن نے ان کی جانب سے بہت سے غلاموں کو آزاد کیا۔ (مالک)

٣٤٠٥ - (١٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۴۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جس شخص نے غلام خریدا اور اس کے "مال" کی شرط نہ لگائی تو خریدار کو "مال" نہیں ملے گا (دارمی)

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

(قسمیں کھانے اور نذریں ماننے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٤٠٦ - (١) عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے وقت اکثر و بیشتر فرماتے' (ایسے) نہیں! اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والا ہے (بخاری)

٣٤٠٧ - (٢) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُم — مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے باپ' دادا کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ جس شخص نے قسم کھانی ہے' وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کے ناموں اور اس کے اوصاف کے ساتھ قسم کھانا جائز ہے کیوں کہ جس کے نام کے ساتھ قسم کھائی جائے' اس کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اس لیے غیراللہ کی قسم کھانے سے روکا گیا ہے (واللہ اعلم)

٣٤٠٨ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ — وَلَا بِآبَائِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰۸: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بتوں اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں کی قسمیں نہ کھاؤ (مسلم)

٣٤٠٩ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى؛ فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ؛ فَلْيَتَصَدَّقْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی وہ "لاالٰہ الا اللہ" کہے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا' آؤ! جوا کھیلیں تو وہ صدقہ کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت : قبیلہ بنو ثقیف کے بت کا نام "لات" تھا اور قبیلہ بنو سلیم غطفان کے بت کا نام "عزیٰ" تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ برائی کے بعد نیک کام کئے جائیں تاکہ ان کا کفارہ ہو۔ ارشاد الٰہی ہے (جسکا ترجمہ ہے) "بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" (سورت ہود : ۱۱۴)

۳٤۱۰ - (٥) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا — ، فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا — ، لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ إِلَّا قِلَّةً» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱۰ : ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا' اور جس چیز کا کوئی شخص مالک نہیں اس کی نذر ماننا درست نہیں اور جس شخص نے خود کو دنیا میں جس چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اس کے ساتھ اس کو عذاب میں گرفتار رہنا ہو گا اور جو شخص کسی ایمان دار شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو اس کا لعنت بھیجنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر کہتا ہے' یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔ اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے' تاکہ اس کے ساتھ زیادہ مال جمع کرے تو اللہ تعالٰی اس کے مال میں کمی کر دے گا (بخاری' مسلم)

۳٤۱۱ - (٦) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا؛ إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱۱ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ' اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مشیت شامل حال ہو تو جس کام پر میں قسم اٹھاتا ہوں' پھر میں اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام) کو بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں اور وہ کام سرانجام دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

۳٤۱۲ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ

أُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ : «فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۴۱۲: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے عبدالرحمان! آپ امارت کا مطالبہ نہ کریں' اس لیے کہ اگر آپ کے مطالبہ پر آپ کو امارت دے دی جائے تو آپ کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر بلا مطالبہ آپ کو امارت مل جائے تو اس پر آپ کی اعانت کی جائے گی۔ اور جب آپ کسی کام پر قسم اٹھائیں لیکن اس کے خلاف (کسی اور) کام کو اس سے اچھا سمجھیں تو قسم کا کفارہ ادا کریں اور جو کام بہتر ہے اسے سرانجام دیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کام اچھا ہے اسے سرانجام دیں اور قسم کا کفارہ ادا کریں (بخاری' مسلم)

٣٤١٣ - (٨) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ ، وَلْيَفْعَلْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۴۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی کام پر قسم اٹھاتا ہے اور اس کے سوا (کام) کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے۔ جس کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی تھی (مسلم)

٣٤١٤ - (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «وَاللهِ لَأَنْ يَلِجَّ - أَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهِ فِيْ أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۴۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے اہل کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرے تو وہ اللہ تعالی کے نزدیک اس سے زیادہ گناہگار ہے کہ وہ قسم کا کفارہ دے' جس کو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے (بخاری' مسلم)

٣٤١٥ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «يَمِيْنُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' تیری قسم کا وہی مطلب معتبر ہو گا۔ جس کی تصدیق قسم اٹھوانے والا کرے (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم اٹھائی جائے گی۔ اس کی تائید آگے ذکر ہونے والی حدیث سے ہو رہی ہے۔

٣٤١٦ - (١١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم ہوتی ہے۔ (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھانے والا اپنے ذہن میں اگر کوئی دوسرا معنی مراد لے تو اس سے وہ گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔ (واللہ اعلم)

٣٤١٧ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ﴾ . فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللهِ، وَبَلٰى وَاللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيْح» وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ — رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' یہ آیت (جس کا ترجمہ ہے) کہ "تمہاری لغو قسموں کا اللہ تعالیٰ تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا" اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو کہتا ہے' نہیں' اللہ کی قسم! ضرور اللہ کی قسم! (بخاری)

اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہی الفاظ ہیں اور اس نے بیان کیا کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٤١٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ، وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْاَنْدَادِ —، وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والدین کے نام کی قسمیں نہ کھاؤ نیز بتوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم تب کھاؤ جب تم سچے ہو۔ (ابوداؤد)

٣٤١٩ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ اَشْرَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھائی' اس نے شرک کیا (ترمذی)

٣٤٢٠ ـ (١٥) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جس شخص نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد).

وضاحت: امانت کا اطلاق' عبادات اور فرائض پر بھی ہوتا ہے چونکہ عبادات اور فرائض اللہ کے اسماء و صفات میں سے نہیں ہیں اس لیے ان کے ساتھ حلف اٹھانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

٣٤٢١ ـ (١٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: اِنِّي بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ ؛ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا»... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر معاملہ یوں ہو تو میں اسلام سے دور ہوا۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ (یقیناً) اسلام سے دور ہوا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی جانب صحیح سالم نہیں پہنچے گا۔ (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٣٤٢٢ ـ (١٧) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ: «لَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ»... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پختہ قسم اٹھاتے تو واضح کرتے' نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۸)

٣٤٢٣ ـ (١٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِذَا حَلَفَ: «لَا، وَّاَسْتَغْفِرُ اللهَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تو کہتے "نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۶۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۸)

٣٤٢٤ - (١٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللهُ فَلاَ حِنْثَ عَلَيْهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۳۴۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کہے اس کی قسم نہیں ٹوٹتی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمرؓ سے موقوف بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٤٢٥ - (٢٠) عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِيْ آتِيْهِ اَسْاَلُهُ فَلاَ يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ، ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ، وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ آتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِيْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! يَاْتِيْنِي ابْنُ عَمِّيْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ قَالَ: «كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ».

تیسری فصل: ۳۴۲۵: ابوالاحوص عوف بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاتا ہوں (اور) اس سے مانگتا ہوں، وہ مجھے نہ دیتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے، اس کے بعد (جب) اسے میری ضرورت لاحق ہوتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے جب کہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ وہ کام کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں (نسائی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آتا ہے، میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا آپؐ نے فرمایا، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

بَابُ فِی النُّذُوْرِ

(نذروں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٤٢٦ - (١) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَنْذُرُوْا؛ فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا، وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۲۶: ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر کو ہرگز رد نہیں کر سکتی۔ اس طرح صرف بخیل سے کچھ نہ کچھ مال نکلوایا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: جو شخص یہ اعتقاد رکھتے ہوئے نذر مانتا ہے کہ اس سے تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کا نذر ماننا ناجائز ہے اور جو شخص یہ اعتقاد نہیں رکھتا اس کیلئے درست نہیں کہ وہ نذر مانے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

٣٤٢٧ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

٣٤٢٨ - (٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ».

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کیا جائے اور جو چیز انسان کے قبضہ میں نہیں ہے اس کی نذر نہ مانی جائے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں ہے۔

٣٤٢٩ - (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نذر کا کفارہ (وہی) ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۳۴۳۰ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص کھڑا تھا' آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' یہ شخص ابواسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا' بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں جائے گا' نیز کلام نہیں کرے گا اور روزے سے رہے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو کہیں کہ وہ کلام کرے اور سائے میں بھی رہے اور بیٹھ جائے لیکن روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

وضاحت: اچھے کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں اگر اچھے کام سرانجام دے تو درست ہے وگرنہ کفارہ ادا کرے اور غلط کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں جیسے وہ دھوپ میں رہے گا' سواری پر سوار نہ ہو گا' کھڑا رہے گا' ان صورتوں میں وہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ بھی نہیں ہے' چنانچہ آپؐ نے ابواسرائیل کو کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۷)

۳۴۳۱ - (۶) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوْا: نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ - قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ». وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سہارا لے کر چل رہا تھا' آپؐ نے دریافت کیا' اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' اس نے نذر مانی ہے کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپؐ نے اس کو سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔ (بخاری' مسلم)

۳۴۳۲ - (۷) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: «ارْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ! فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ».

۳۴۳۲: اور صحیح مسلم کی روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اے بوڑھے شخص! اللہ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پروا ہے۔

٣٤٣٣ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَافْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں جو ان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی لیکن وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں، فتویٰ طلب کیا تو آپؐ نے اس کو فتویٰ دیا کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرے۔ (بخاری، مسلم)

٣٤٣٤ - (٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَاِنِّيْ اَمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ.

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کیلئے صدقہ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا کچھ مال اپنے قبضے میں رکھ اس میں تیری بھلائی ہے۔ (اس پر) میں عرض کیا کہ میں خیبر والے مال کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہوں۔ (بخاری، مسلم) یہ حدیث طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٤٣٥ - (١٠) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نافرمانی کی نذر جائز نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

٣٤٣٦ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهُ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ـــ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ ـ، وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۴۳۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے معین نذر نہ مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس (کے پورا کرنے) کی اس میں طاقت نہیں تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کی اس میں طاقت ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور بعض محدثین نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بیان کیا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۴)

٣٤٣٧ - (١٢) **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوْا: لَا قَالَ: «فَهَلْ كَانَ فِيهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟» قَالُوْا: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۳۷: ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ "بوانہ" مقام میں اونٹ ذبح کرے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' بھلا! وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا؟ جس کی پوجا ہوتی رہی ہو اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا! وہاں جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ بھی لگتا تھا۔ اس نے نفی میں جواب دیا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو نذر پوری کر۔ اس نذر کو پورا نہ کیا جائے' جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کیا جائے' جس کو انسان پورا کرنے سے قاصر ہو (ابوداؤد)

٣٤٣٨ - (١٣) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلَى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ. قَالَ: «اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ»: رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: قَالَتْ: وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: «هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالَتْ: لَا قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ».

۳۴۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ آپؐ کے سر پر دف بجاؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی نذر پوری کر۔ (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے اس نے بیان کیا' میں نے نذر مانی تھی کہ فلاں فلاں مقام پر (جانور) ذبح کروں گی' وہ ایسی جگہ تھی جہاں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' وہاں ان کے میلوں میں سے کوئی میلہ ہوتا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا (پھر) تو اپنی نذر پوری کر۔

٣٤٣٩ - (١٤) وَعَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِىِّ ﷺ: اِنَّ مِنْ تَوْبَتِىْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِىَ الَّتِىْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ، وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِىْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ: «يُجْزِىءُ عَنْكَ الثُّلُثُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۴۳۹: ابو لبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے اس علاقہ کو خیرباد کہوں جہاں میں گناہ کا مرتکب ہوا اور میں اپنے تمام مال سے بے دخل ہوتا ہوں (اور) اس کا صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' مال کے تیسرے حصے کا صدقہ تجھے کفایت کرے گا۔ (رزین)

وضاحت: ابو لبابہؓ کا تعلق اس قبیلہ سے ہے جو بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ جنگ احزاب کے اختتام پر جب بنو قریظہ کا محاصرہ کیا گیا اور وہ محاصرہ کے باعث سخت پریشان تھے تو انہوں نے ابو لبابہؓ سے مشورہ کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کریں؟ اس پر ابو لبابہؓ نے گردن کی طرف اشارہ کر کے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے آگاہ کیا کہ آپ کی گردنیں کاٹ دی جائیں گی۔ ابو لبابہؓ نے راز افشاء کر دیا' اس پر نادم ہوا' اور خود کو ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

٣٤٤٠ - (١٥) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: «صَلِّ هٰهُنَا» ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «صَلِّ هٰهُنَا» ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «شَأْنَكَ اِذًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِىُّ.

۳۴۴۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے لئے نذر مان رکھی ہے کہ اگر اللہ نے آپؐ کو فتح مکہ سے نوازا' تو میں بیت المقدس میں دو رکعت (نفل) ادا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' (بجائے بیت المقدس کے) یہیں نفل ادا کر۔ بعد ازاں اس نے پھر اس سوال کو دہرایا' آپؐ نے فرمایا' یہیں ادا کر۔ اس نے پھر اس سوال کو دہرایا' اس پر آپؐ نے فرمایا' جیسے تجھے پسند ہو کر (ابوداؤد' دارمی)

٣٤٤١ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنْ مَشْىِ اُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِىُّ. وَفِىْ رِوَايَةٍ لِاَبِىْ دَاوُدَ: فَاَمَرَهَا النَّبِىُّ ﷺ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِىَ هَدْيًا. وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ: فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً — وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا».

۳۴۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج ادا کرنے کی نذر مانی جبکہ اس میں یہ استطاعت نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عقبہ بن عامر سے) کہا' بیشک اللہ تیری بہن کے پیدل چل کر حج کرنے سے بے پرواہ ہے' اسے چاہیے کہ وہ حج کیلئے سواری پر جائے اور ایک اونٹ کی قربانی دے۔
(ابوداؤد' داری)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے اور قربانی کرے۔ نیز اس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تیری بہن کو تکلیف میں ڈال کر کیا کرے گا؟ وہ (سواری پر) سوار ہو کر حج کرنے جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

وضاحت: اس حدیث کا اصل بخاری اور مسلم میں موجود ہے البتہ اس میں قربانی کرنے کا جملہ درست نہیں ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹)

۳۴۴۲ - (۱۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بنِ مَالِكٍ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ — فَقَالَ: «مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۴۲: عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' جس نے نذر مانی تھی کہ پاپیادہ ننگے سر حج کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اسے کہو کہ وہ (سر پر) دوپٹہ رکھے اور سواری پر جائے البتہ تین روزے رکھے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۱' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۲)

۳۴۴۳ - (۱۸) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْـهُ: اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ، فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِيْ رِتَاجِ — الْكَعْبَةِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ، وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ»... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۴۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان وراثت کا مال (مشترک) تھا ان میں سے ایک نے اپنے بھائی سے تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا' اگر تو مجھ سے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ کرے گا تو میرا تمام مال کعبہ کیلئے (وقف) ہو گا۔ اس پر عمرؓ نے اسے آگاہ کیا اور کہا کہ کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے بول چال رکھ' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے

سے اور قطع رحمی کرنے سے اور جو چیز ملکیت میں نہیں ہے' کے بارے میں قسم اٹھانا اور نذر ماننا صحیح نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' سعید بن مسیب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہٰذا سند منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٤٤٤ - (١٩) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلنَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِي طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ. وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' نذر دو قسم کی ہے' جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو یہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہے' اس کو پورا کرنا چاہیے اور جس شخص نے نافرمانی کی نذر مانی تو (اسکی) یہ نذر شیطان کے لئے ہے۔ اسے پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ ادا کیا جائے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ اس باب میں عائشہؓ اور عقبہ بن عامر سے مروی حدیثیں اس حدیث کے معنی کی تائید کر رہی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹)

٣٤٤٥ - (٢٠) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قَالَ: اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَّاهُ اللهُ مِنْ عَدُوِّهِ. فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوْقًا، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ، فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً، وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ، وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ، فَاِنَّ اِسْحَاقَ - خَيْرٌ مِّنْكَ، وَفُدِيَ بِكَبْشٍ. فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اُفْتِيَكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۴۴۵: محمد بن منتشر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو اس کے دشمن سے نجات بخشی (تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا) اس نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا؟ ابن عباسؓ نے اسے مشورہ دیا کہ تو مسروقؒ سے دریافت کر' چنانچہ اس نے اس سے دریافت کیا' اس نے اس کو بتایا' تو خود کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو ایماندار ہے تو تو نے ایک ایماندار جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو' تو جلدی دوزخ میں جائے گا۔ البتہ ایک مینڈھا خرید اور اسے مسکینوں کے لئے ذبح کر۔ اس لئے کہ اسحاق علیہ السلام تجھ سے بہتر تھے اور ان کا فدیہ مینڈھا بھیجا گیا محمدؒ نے ابن عباسؓ کو بتایا تو ابن عباسؓ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا' میں اسی طرح تجھے فتویٰ دینے کا ارادہ رکھتا تھا (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند تو معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ کہنا درست نہیں۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے جبکہ اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں۔ اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی پہلے خوشخبری دی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اور اهل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسماعیل علیہ السلام' اسحاق علیہ السلام سے عمر میں بڑے تھے اور پھر اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہوئے ان کا وصف حلیم ذکر کیا ہے اور انہی کو ذبح کرنے کا آگے ذکر ہے جبکہ اسحاق علیہ السلام کی بشارت کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے "سورت صافات" کا مطالعہ کریں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۴)

كِتَابُ الْقِصَاصِ

(قصاص کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٤٤٦ - (١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ــ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ ــ، وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ اَلتَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں' جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ معبودِ برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں البتہ تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے حلال ہے۔ نفس کو نفس کے بدلے (قصاصاً)' شادی شدہ زنا کرنے والے' دین اسلام سے نکل جانے والے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والے کا خون مباح ہے (بخاری' مسلم)

٣٤٤٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن (شخص) ہمیشہ فراخی میں رہتا ہے یعنی اس کو نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ جب تک وہ ناحق خون نہیں بہاتا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جب وہ کسی شخص کو ناجائز قتل کر دیتا ہے تو اس کی دینی حالت خراب ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ اگر رحمت الٰہی اس کے شامل حال نہ ہو تو وہ دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۰۷)

٣٤٤٨ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَآءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کا فیصلہ ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ سب سے پہلے نمازوں کا محاسبہ ہو گا پس ان دونوں حدیثوں کے درمیان تعارض اس طرح ختم کیا جائے گا کہ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نمازوں کا فیصلہ ہو گا اور حقوق العباد میں سے سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہو گا (واللہ اعلم)

٣٤٤٩ - (٤) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا اَهْوَيْتُ لِاَقْتُلَهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلْهُ». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ، فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ، وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں اگر میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جائے' ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں' وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار کا (وار) کر کے اسے کاٹ دے پھر وہ مجھ سے ایک درخت کی (اوٹ میں) ہو کر مجھ سے بچاؤ اختیار کرے اور کہے' میں اللہ (کی رضا) کے لئے اسلام لے آیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دے تو کیا اس کلمہ کے کہنے کے بعد میں اس قتل کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اسے قتل نہ کر۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اسے قتل نہیں کر سکتا' اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مقام میں ہو گا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے اس مقام میں ہو گا جو اس کا اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسلام لانے کے بعد کسی شخص کے قتل کو جائز سمجھنا' کفر ہے۔ اسے جائز سمجھ کر جو قتل کرے گا وہ کافر ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ "لا الٰہ الا اللہ" کہنے کے بعد اس کو قتل کرنا حرام ہو گیا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اسلام لانے کے بعد اس کو قتل کرنے والا اپنے خون کو حلال قرار دے رہا ہے چنانچہ قصاصاً اسے قتل کر دیا جائے گا (واللہ اعلم)

٣٤٥٠ - (٥) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهُ، فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا.. قَالَ: «فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟!»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھینہ (قبیلہ) کے چند لوگوں کی طرف بھیجا چنانچہ میں ایک شخص کے پاس گیا میں نے اسے نیزہ مارنا چاہا' اس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دیا۔ میں نے (پھر بھی) نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا' پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے! تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ وہ گواہی دیتا تھا کہ صرف اللہ معبود برحق ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے تو بچاؤ کے لئے ایسا کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو نے اس کے دل کو چیر کر معلوم کر لیا تھا (بخاری' مسلم)

۳٤٥١ - (٦) وَفِیْ رِوَایَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَیْفَ تَصْنَعُ بِلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ اِذَا جَاۤءَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟» قَالَهُ مِرَارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۵۱: اور جندب بن عبداللہ بجلی کی روایت میں ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا' جب قیامت کے دن وہ "لا الہ الا اللہ" کہتا آئے گا تو تو اس کا کیا کرے گا؟ (مسلم)

۳٤٥۲ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا — لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ؛ وَاِنَّ رِیْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا» — رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۴۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (ناحق) ذمی کافر قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو محسوس نہیں کرے گا جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی (بخاری)

وضاحت: ذمی کافر سے مراد وہ کفار ہیں جو اسلامی مملکت سے معاہدہ کیے ہوئے ہیں اور وہ جزیہ ادا کرتے ہیں تو ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے (واللہ اعلم)

۳٤٥۳ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ — ؛ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا. وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا — فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَسَمُّهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ؛ فَحَدِیْدَتُهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ — فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۴۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے پہاڑ (کی بلندی) سے خود کو گرا کر خود کشی کی' وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں خود کو گراتا رہے گا اور جس شخص نے زہر (کا پیالہ) پی کر خود کشی کی تو زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا' وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زہر کے پیالے سے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس شخص نے خود کو نیزہ مار کر خود کشی کی' تو نیزہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں اس نیزہ کو مارتا رہے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: خود کشی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جمہور اہل سنت علماء کا بالاتفاق یہ موقف ہے کہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا' ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مقصود لمبا عرصہ ہے نیز اس حدیث کے مفہوم کو شدید وعید پر محمول کیا جائے گا۔

٣٤٥٤ - (٩) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَّذِی يَخْنِقُ نَفْسَهٗ يَخْنِقُهَا فِی النَّارِ، وَالَّذِی يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِی النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۴۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر (خود کشی) کرتا ہے تو وہ اسی طرح دوزخ میں (بھی) اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص خود کو نیزہ مار کر قتل کرتا ہے وہ جہنم میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا (بخاری)

٣٤٥٥ - (١٠) **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ، فَجَزِعَ — فَاَخَذَ سِكِّيْنًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَا الدَّمُ — حَتّٰى مَاتَ. قَالَ اللهُ تَعَالٰی: بَادَرَنِی عَبْدِی بِنَفْسِهٖ — فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۵: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تم سے پہلے دور میں ایک زخمی شخص تھا اس نے گھبراہٹ (کے عالم) میں چھری کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ دیا (اور) خون نہ رکنے کے سبب وہ فوت ہو گیا تو اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ میرے بندے نے خود کو (قتل کر کے) مرنے کے لئے مجھ سے جلدی کی یعنی طبعی موت کے بجائے خود کشی کی ہے۔ اس لئے میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایسا شخص شروع میں جنت میں داخل نہیں ہو گا بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخرکار جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

٣٤٥٦ - (١١) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِیَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ، وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ، فَمَرِضَ فَجَزِعَ، فَاَخَذَ مَشَاقِصَ — لَهٗ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ —، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ —، حَتّٰی مَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِی مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَ لِی بِهِجْرَتِی اِلٰی نَبِيِّهٖ ﷺ. فَقَالَ: مَا لِی اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيْلَ لِی: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ، فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۵۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہجرت کی (وہاں جا کر) وہ بیمار ہو گیا (اور) اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ دیا' اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہہ نکلا اور وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ طفیل بن عمرو نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کی شکل و صورت نہایت اچھی ہے اس نے دونوں ہاتھوں کو چھپا رکھا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس سے دریافت کیا' تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے بتایا' میرے پروردگار نے مجھے نبیؐ کی جانب ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے (مزید) دریافت کیا' میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے اپنے ہاتھوں کو چھپایا ہوا ہے' یہ کیوں؟ اس نے بتایا' مجھے کہا گیا کہ ہم تیرے جسم کے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جس کو تو نے خود بگاڑا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس خواب کو نبیؐ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما (مسلم)

۳٤٥٧ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «ثُمَّ اَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ! قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ، وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهُ، مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيْلًا فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ: اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا، وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۴۵۷: ابوشریح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے بنو خزاعہ! تم نے ہذیل قبیلے کے ایک شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اس کے بعد جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے' اگر وہ قصاصاً" قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو قتل کریں اگر پسند کریں تو دیت لے لیں (ترمذی' شافعی)

وضاحت: آپؐ نے بنو خزاعہ کی جانب سے اس لئے دیت دی تھی کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک معاہدہ قرار پایا تھا کہ جو قبیلہ کفار مکہ کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ اور جو قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ چنانچہ بنو خزاعہ آپؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (واللہ اعلم)

۳٤٥٨ - (٦١٣) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِاِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ: بِاَنَّهُ لَيْسَ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ» عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ، وَقَالَ. وَاَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَعْنِيْ بِمَعْنَاهُ.

۳۴۵۸: اور شرح السنہ میں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے علامہ بغوی نے وضاحت کی ہے کہ بخاری' مسلم میں یہ حدیث ابوشریح سے مروی نہیں ہے البتہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے معناً" بیان کیا ہے۔

٣٤٥٩ - (١٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ : اَنَّ يَهُوْدِيًا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ – فَقِيْلَ لَهَا : مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ اَفُلَانٌ؟ اَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا. فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ، فَاعْتَرَفَ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ لڑکی سے دریافت کیا گیا کہ کس شخص نے تیرا سر کچلا ہے؟ کیا فلاں فلاں نے . . . . جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا (کہ اس نے کچلا ہے) چنانچہ یہودی کو لایا گیا' اس نے اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے سر کو (بھی) پتھر کے ساتھ کچل دیا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مرد کو قصاصاً" قتل کیا جا سکتا ہے اور جس طرح اس نے قتل کیا اسی طرح قتل کرنا درست ہے۔ ارشاد ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی" باقی رہا اس مضمون کی حدیث کا مسئلہ کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے تمام طرق غایت درجہ ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

٣٤٦٠ - (١٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ : كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ - وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «يَا اَنَسُ! كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ». فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع (بنت نضر انصاریہ رضی اللہ عنہا)' انس بن مالک کی پھوپھی نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ دیا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپؐ نے قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا ہیں انہوں نے کہا' نہیں' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت قصاصاً" نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے لیکن لڑکی والوں نے دیت لینا قبول کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یقیناً اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا لیتے ہیں تو اللہ ان کو قسم میں سچا کر دیتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: کتاب اللہ میں قصاص کا ذکر ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن انسؓ بن نضر نے جب اللہ کی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے قسم اٹھائی کہ ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے انسؓ بن نضر کی دلیری کی لاج رکھتے ہوئے لڑکی کے ورثاء کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ قصاص کا مطالبہ نہ کریں اور دیت لینے پر رضامند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے وہ جیسے چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے

٣٤٦١ - (١٦) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَاَ النَّسَمَةَ، مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ، اِلَّا فَهْمًا یُعْطٰی رَجُلٌ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ؟ قَالَ: اَلْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ، وَاَنْ لَا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

وَذُكِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا» فِیْ «كِتَابِ الْعِلْمِ».

۳۴۶۱: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ایسا علم بھی ہے جو قرآن پاک میں نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا ہمارے پاس وہی علم ہے جو قرآن پاک میں ہے' البتہ دین کا فہم جو کسی انسان کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جائے نیز جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے دریافت کیا' اس صحیفہ میں کیا علم ہے؟ انہوں نے بتایا (اس میں) دیت اور قیدیوں کو آزاد کرانے کے مسائل ہیں نیز اس بات کی وضاحت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا (بخاری) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ کسی شخص کو ظلماً قتل نہ کیا جائے کتاب العلم میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شیعہ کے اس نظریہ کا رد ہے کہ اہل بیت کو کچھ خاص باتیں بتائی گئی تھیں جو دیگر مسلمانوں کو نہیں بتائی گئیں۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٤٦٢ - (١٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ. وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ، وَهُوَ الْاَصَحُّ.

دوسری فصل: ۳۴۶۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا کا برباد ہو جانا اللہ کے ہاں نہایت معمولی ہے بہ نسبت کسی مسلمان کے قتل ہونے کے (ترمذی' نسائی) اور بعض نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور اس حدیث کا موقوف ہونا ہی صحیح ہے۔

٣٤٦٣ - (١٨) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۳۴۶۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٣٤٦٤ - (١٩) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

قَالَ: «لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۳۴۶۴: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' اگر آسمان اور زمین والے سب کسی ایمان دار شخص کے خون (بہانے) میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان کو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۵ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، نَاصِیَتُهٗ وَرَاْسُهٗ بِیَدِهٖ، وَاَوْدَاجُهٗ تَشْخُبُ دَمًا، یَقُوْلُ: یَا رَبِّ! قَتَلَنِیْ، حَتّٰی یُدْنِیَهٗ مِنَ الْعَرْشِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مقتول قیامت کے دن قاتل کو لے کر آئے گا اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اور کہے گا' اے میرے پروردگار! یہ میرا قاتل ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عرش کے قریب لے جائے گا (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۳۴۶۶ - (۲۱) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ كُفْرٌ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ»؟ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِیِّ لَفْظُ الْحَدِیْثِ.

۳۴۶۶: ابوعمامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب گھر میں (محصور تھے) تو آپ نے چھت پر آ کر کہا' میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں جانتے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں بہانا حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنے یا بلاجواز کسی شخص کو قتل کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے جاہلیت میں اور نہ ہی اسلام میں کبھی زنا کیا اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے' میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے کسی ایسے نفس کو قتل بھی نہیں کیا جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ تو تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں' عثمان

٣٤٦٧ - (٢٢) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا - صَالِحًا، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' مومن ہمیشہ (اطاعت میں) سبک رفتار اور صالح رہتا ہے جبکہ وہ کسی حرام خون کا مرتکب نہ ہو لیکن جب حرام خون کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ سست رفتار ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

٣٤٦٨ - (٢٣) **وَعَنْهُ**، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہر گناہگار کو اللہ معاف کر دے گا سوائے اس کے جو شرک کرتا ہوا فوت ہوا یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو تحدید پر محمول کیا جائے گا۔ اس لئے کہ تمام اہلسنت اس بات کے قائل ہیں کہ قاتل کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اسرائیلی انسان جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اسے اللہ نے معاف کر دیا۔ یہ حدیث اس کتاب کے "استغفار اور توبہ" کے باب میں گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

٣٤٦٩ - (٢٤) وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

۳۴۶۹: نیز نسائی نے اس حدیث کو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٣٤٧٠ - (٢٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۴۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسجدوں میں حدود کا نفاذ نہ کیا جائے اور نہ ہی لڑکے کا اس کے والد سے قصاص لیا جائے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ ہے اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیف ہے' (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ا صفحہ ۲۷۰٬۳ الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۹٬ الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶٬ میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۴۸٬ تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۷۴٬ ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۲۱۷)

٣٤٧١ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَبِیْ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا الَّذِیْ مَعَكَ؟» قَالَ: اِبْنِیْ، اشْهَدْ بِهٖ. قَالَ: «اَمَا اِنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ. وَزَادَ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» فِیْ اَوَّلِهٖ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَاٰی اَبِیَ الَّذِیْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِیْ اُعَالِجِ الَّذِیْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّیْ طَبِیْبٌ. فَقَالَ: «اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِیْبُ».

۳۴۷۱: ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے دریافت کیا' تیرے ساتھ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا' میرا بیٹا ہے۔ آپؐ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپؐ نے فرمایا' خبردار! تمہارے بیٹے کے جرم کی سزا تمہیں نہیں ملے گی اور تمہارے جرم کی سزا اس کو نہیں ملے گی (ابوداؤد' نسائی) اور شرح السنہ میں حدیث کے آغاز میں (کچھ) زائد الفاظ ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کے بیٹے نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کا ملاحظہ کیا اور ختم نبوت کے نشان کو جو بظاہر غدود کی شکل میں تھا' کے بارے میں عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں' میں آپؐ کی کمر مبارک کا علاج کروں اس لئے کہ میں طبیب ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو رفیق ہے یعنی لوگوں پر شفقت کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیماریوں کا علم رکھتا ہے اور ان کے علاج پر بھی قادر ہے۔ بیماری اور تندرستی اللہ کی جانب سے ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ "طبیب" اللہ کا نام ہے اس لئے کہ یہ نام اللہ پاک کے ننانوے ناموں میں سے نہیں ہے۔ طبیب سے مراد شفاء دینے والا ہے' ظاہر ہے کہ اللہ کے نام توقیفی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نام اچھے اچھے ہیں۔ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کو ان کے ناموں کے ساتھ ہی پکارا جائے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام معلم نہیں حالانکہ "عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ" ترجمہ' (اس نے آدم کو نام سکھائے) اور "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ" ترجمہ' (رحمان نے قرآن کی تعلیم دی) سے معلم نام اخذ کر کے اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق ہونا چاہیے' لیکن ایسا نہیں ہوتا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۷ صفحہ ۴۳)

٣٤٧٢ - (٢٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنْ اِبْنِهٖ، وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَضَعَّفَهٗ.

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپؐ نے والد کو اس کے بیٹے سے قصاص دلوایا اور بیٹے کو والد سے قصاص نہیں دلوایا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳٤۷۳ ـ (۲۸) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: «وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ».

۳۴۷۳: حسن رحمہ اللہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کے ناک' کان وغیرہ کو کاٹے گا ہم اس کے ناک' کان کو کاٹ دیں گے (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور نسائی کی روایت میں اضافہ ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کر دے گا ہم اس کو خصی کر دیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے حسنؒ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۵۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۱' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱۳)

۳٤۷٤ ـ (۲۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ؛ فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا، وَإِنْ شَاءُوْا أَخَذُوا الدِّيَةَ: وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً، وَّأَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً ــ وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی کو ارادتاً قتل کرے گا تو قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لے لیں (اور دیت سو اونٹوں پر مشتمل ہو گی' جس میں سے) تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں اور جتنے مال پر (مقتول کے ورثاء) مصالحت کر لیں وہ مقتول کے ورثاء کے لئے ہو گا (ابوداؤد)

وضاحت: مقتول کے ورثاء اگر قصاص لینا چاہیں تو قصاص لیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر معاف کرنا چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۸)

۳٤۷٥ ـ (۳۰) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مسلمانوں کے خون مساوی ہیں۔ ادنیٰ درجے کا مسلمان (بھی) غیر مسلموں کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز والا انسان غنیمت کے مال کو ان

کے نزدیک والے پر لوٹائے گا اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں اکٹھے ہیں۔ خبردار! کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور کسی ذمی کافر کو بوجہ اس کے ذمی ہونے کے قتل نہیں کیا جائے گا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت : تمام مسلمانوں کے حقوق برابر ہیں اور ان کے خون بھی برابر ہیں۔ اگر معمولی حیثیت کا مسلمان کسی کافر کو پناہ دیتا ہے تو اس کی پناہ سبھی کو تسلیم کرنا ہو گی۔ اور اگر بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر کسی دور دراز سرحدی علاقے کے دشمنوں پر حملہ آور ہو اور مال غنیمت حاصل کرے تو غنیمت کا حصہ لشکر کے دوسرے فوجیوں کو بھی ملے گا۔ (واللہ اعلم)

٣٤٧٦ - (٣١) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۴۷۶: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٣٤٧٧ - *(٣٢) **وَعَنْ** أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ - وَالْخَبْلُ: الْجَرْحُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدٰى ثَلَاثٍ: فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ - فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ -: بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا؛ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۴۷۷: ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص کا رشتہ دار قتل یا زخمی کر دیا جائے، اسے تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اس کا ہاتھ روک لو۔ وہ قصاص لے سکتا ہے، معاف کر سکتا ہے، یا دیت لے سکتا ہے۔ اگر اس نے تین باتوں میں سے ایک بات کو تسلیم کر لیا اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو وہ شخص دوزخی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۸، طبقات ابن سعد جلد۷ صفحہ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۱۰، ارواء الغلیل، جلد۷ صفحہ۲۷۸)

٣٤٧٨ - (٣٣) **وَعَنْ** طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ - فِي رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ، أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ، أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا؛ فَهُوَ خَطَأٌ، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ -». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۴۷۸: طاؤس رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں قتل ہو گیا (جبکہ لڑنے والے) آپس میں ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے، کوڑے مار

رہے تھے' یا لاٹھیاں برسا رہے تھے تو یہ قتل "قتل خطا" ہے۔ اس کی دیت بھی قتل خطا کی دیت ہو گی اور جس شخص کو ارادتاً قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے اور جو شخص اس سے قصاص لینے میں حائل ہو گیا اس پر اللہ کی لعنت اور ناراضگی ہے۔ اس کا فرض (یا) نفل (کوئی عمل) اللہ کے نزدیک مقبول نہیں (ابوداؤد' نسائی)

٣٤٧٩ - (٣٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا أُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ». . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس کی سند میں مطروراق راوی ضعیف ہے۔ اور یہ روایت منقطع بھی ہے' کیونکہ حسن بصری نے جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۲۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۵۱)

٣٤٨٠ - (٣٥) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهِ، فَتَصَدَّقَ بِهِ - إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند اور ایک غلطی دور فرمائیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۱۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٤٨١ - (٣٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۴۸۱: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات انسانوں کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ انہوں نے اسے خفیہ طور پر قتل کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اگر اس شخص کے قتل پر صنعاء (یمن کے ایک شہر کا نام ہے) کے تمام باشندے بھی جمع ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا (مالک)

٣٤٨٢ - (٣٧) وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

۳۴۸۲: اور امام بخاریؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

٣٤٨٣ - (٣٨) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُولُ: قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكِ فُلَانٍ». قَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِهَا... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو لائے گا اور کہے گا' اس سے پوچھو کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا' میں نے اس کو فلاں شخص کی حکومت کی مدد کرتے ہوئے قتل کیا تھا۔ جندب نے بیان کیا کہ اس قسم کی مدد سے بچیں (نسائی)

وضاحت: یہ حدیث نسائی مجتبیٰ میں نہیں ہے' شاید سنن کبریٰ میں ہو۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۵)

٣٤٨٤ - (٣٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ — لَقِيَ اللهَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مومن کے قتل میں آدھا جملہ بول کر معاونت کرتا ہے (تو جب) اس کی اللہ سے ملاقات ہوگی تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث انتہائی درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۹)

٣٤٨٥ - (٤٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ»... رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جب ایک شخص کسی شخص کو پکڑتا ہے اور دوسرا اسے قتل کرتا ہے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو جیل میں ڈال دیا جائے گا۔ (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے اور پکڑنے والے کو کب تک جیل میں رکھا جائے گا اس کا تعین حاکم وقت کرے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۵)

بَابُ الدِّيَاتِ

(دیتوں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٤٨٦ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ» يَعْنِي: الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ٣٤٨٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا' یہ (انگلی) اور یہ (انگلی) برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھے کی دیت برابر ہے اور ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہے۔ (بخاری)

٣٤٨٧ - (٢) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا، وَالْعَقْلُ — عَلٰى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٤٨٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' "بنو لحیان" کی عورت کے حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا' جو مرا ہوا (پیٹ سے) باہر آیا۔ اس کی دیت غلام یا لونڈی ہے' پھر وہ عورت' جس کو آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی بطور دیت دے۔ فوت ہو گئی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ عورت کا ورثہ اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو ملے گا اور دیت اس کے عصبہ (رشتہ دار) ادا کریں گے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: مغیرہؓ بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو لاٹھی ماری' جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا اور حمل ساقط ہونے کے بعد وہ عورت بھی فوت ہو گئی چونکہ یہ قتل کرنا ارادتاً نہ تھا۔ اس لئے' اس میں دیت کا فیصلہ فرمایا اور دیت بھی حملہ آور عورت کے عصبہ رشتہ دار مل کر ادا کریں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷)

٣٤٨٨ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: اِقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ، فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ، وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۸۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہُذیل (قبیلہ) کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا۔ (جس کی وجہ) سے وہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا (دونوں) مارے گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غُرّہ (لونڈی یا غلام) ہے اور عورت کی دیت قاتلہ کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں اور بچے اور دیگر وارثوں کو اس (مرنے والی عورت) کا وارث بنایا (بخاری، مسلم)

۳۴۸۹ـ(٤) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ، فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ، فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً: عَبْدًا اَوْ اَمَةً، وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ. هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ، وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى، فَقَتَلَتْهَا. قَالَ: وَاِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا.

۳۴۸۹ : مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو سوکنوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کا بانس دے مارا، جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساقط ہونے والے) حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ غرہ (غلام یا لونڈی) دی جائے اور دیت قاتلہ کے عصبہ رشتہ دار پر ڈال دی (ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کا بانس مار کر اسے قتل کر دیا (جب) کہ وہ حاملہ تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک عورت "لحیان" (قبیلہ) سے تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ رشتہ داروں پر ڈال دی اور حمل کی دیت غلام یا لونڈی قرار دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۴۹۰ـ(٥) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا، مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ: مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۴۹۰ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! قتل خطاء شبہ عمد جو کوڑے اور لاٹھی کے ساتھ ہو، کی دیت سو اونٹ ہے، ان میں سے (۴۰) چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی (نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۴۹۱ـ(٦) وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۳۴۹۱: ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن عمروؓ اور ابن عمرؓ (دونوں) سے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ صرف ابن عمرؓ سے مروی ہیں۔

٣٤٩٢ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ، وَكَانَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلاً - فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ - إِلاَّ أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ» -، وَفِيْهِ: «إِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ» وَفِيْهِ: «فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِيْنَارٍ، وَفِي الأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ - الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الإِبِلِ، وَفِي الأَسْنَانِ - الدِّيَةُ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ، وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ -، وَفِي الْمَأْمُوْمَةِ - ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ - ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ - خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِّنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الإِبِلِ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ، وَفِي الْمُوْضِحَةِ - خَمْسٌ».

۳۴۹۲: ابوبکر بن محمد عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی جانب خط بھیجا۔ اس میں تحریر تھا' جو شخص کسی ایماندار شخص کو بغیر کسی قصور کے جان سے مار ڈالے (تو) اس سے قصاص لیا جائے' ہاں! اگر مقتول کے وارث (دیت پر یا معاف کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو الگ بات ہے۔ نیز اس میں تحریر تھا کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اس تحریر میں یہ (بھی) تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ ہیں اور سونے کے حساب سے ایک ہزار دینار (دیت) ہے اور جب کسی شخص کی ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو (اس کی) دیت سو اونٹ ہیں۔ دانتوں' ہونٹوں' خصیتین' آلہ تناسل' کمر اور دونوں آنکھوں کی مکمل دیت ہے۔ ایک پاؤں میں نصف دیت ہے اور دماغ کے زخم نیز پیٹ کے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔ ہڈی منتقل ہونے میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس (۱۰) اونٹ ہیں اور ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔ (نسائی' دارمی) اور مالک کی روایت میں ہے کہ ایک آنکھ' ایک ہاتھ' ایک پاؤں میں پچاس (۵۰) اونٹ ہیں اور اگر زخم سے ہڈی نظر آنے لگے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

٣٤٩٣ - (٨) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الإِبِلِ، وَفِي الأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الإِبِلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، الْفَصْلَ الأَوَّلَ.

۳۴۹۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زخموں میں' جن میں ہڈی ننگی ہو جائے پانچ' پانچ اونٹ اور دانتوں میں پانچ' پانچ اونٹ دیت مقرر فرمائی (ابوداؤد' نسائی' دارمی) البتہ ترمذی' ابن ماجہ نے پہلا جملہ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ میں مذکور روایت ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۱۱)

٣٤٩٤ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۴۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دیت کو برابر قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

٣٤٩٥ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْأَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ، اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ، هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ ـ سَوَاءٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام انگلیاں برابر ہیں' تمام دانت برابر ہیں۔ اگلے اوپر کے دو دانت اور نیچے کے دو دانت اور داڑھ برابر ہے۔ چھنگلی اور انگوٹھا برابر ہے۔ (ابوداؤد)

٣٤٩٦ - (١١) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا شِدَّةً، اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ ـ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ ـ، يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ ـ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۹۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ دیا' آپؐ نے اعلان فرمایا' اے لوگو! اسلام میں (کوئی نیا) معاہدہ نہیں ہے' البتہ جاہلیت کے معاہدات کو اسلام تقویت دیتا ہے' تمام مومن دوسرے کے مقابلے میں ایک جیسے ہیں۔ معمولی درجے کا مومن' مومنوں کی جانب سے پناہ دے سکتا ہے اور مومنوں میں سے دور دراز والا شخص دوسروں پر (غنیمت کا) حصہ لوٹائے گا۔ مومنوں کا (حملہ آور) لشکر بیٹھنے والے فوجیوں پر حصہ لوٹائے گا۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت

سے آدھی ہے۔ جَلَب (یا) جَنَب نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے لوگوں کے ڈیروں پر جایا جائے' اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' ذمّی کی دیت آزاد کی دیت سے آدھی ہے۔ (ابوداؤد)

٣٤٩٧ - (١٢) وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ ـــ ، وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ـــ ذُكُوْرٍ، وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ ـــ ، وَعِشْرِيْنَ جِذْعَةً ، وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَرَوٰى فِيْ «شَرْحِ السنة» اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ اِبْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا اِبْنُ لَبُوْنٍ.

۳۴۹۷: خشف بن مالک' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت خطا میں بیس (۲۰) بنت مخاض (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) ابن مخاض اونٹ (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) بنت لبون (ایسی اونٹنیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس ۲۰ جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) حقہ (جو چوتھے سال میں داخل ہوں' کل سو اونٹ) مقرر فرمائے۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن مسعودؓ پر موقوف ہے اور خشف راوی مجہول ہے۔ اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مقتول کی صدقہ کے اونٹوں سے سو (۱۰۰) اونٹ دیت دی' جبکہ صدقہ کے اونٹوں میں دو سال کے اونٹ نہیں ہوتے البتہ ان میں تین سال کے ہوتے ہیں۔

٣٤٩٨ - (١٣) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَمَانَمِائَةِ دِيْنَارٍ، اَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ اَلنِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ: فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَامَ خَطِيْبًا، فَقَالَ: اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ ـــ . قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ ـــ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ . . . قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۴۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو (۸۰۰) دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی۔ انہوں نے بیان کیا' کہ دیت (کا معاملہ) اسی طرح رہا' یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے۔ چنانچہ

انہوں نے خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے وضاحت کی کہ اونٹوں کی قیمت گراں ہو گئی ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے (Gold) والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار اور گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار (۲۰۰۰) بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے دیت مقرر کی' لیکن ذمیوں کی دیت کو ان کے حال پر چھوڑ دیا' ان کی دیت میں اضافہ نہ کیا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : واضح رہے کہ عبداللہ بن عمر کو عمرو بن حزم کی تحریر پر اطلاع نہیں مل سکی ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (دیت) آٹھ سو (۸۰۰) دینار تھی جبکہ عمرو بن حزم کی تحریر میں ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار کا ذکر ہے۔ سند میں ابو بکر عبدالرحمان بن عثمان راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۸' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۸)

۳۴۹۹ - (۱۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَى عَشَرَ اَلْفًا . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۳۴۹۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) درہم دیت مقرر فرمائی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

۳۵۰۰ - (۱۵) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَإِ عَلَى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ ، فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا، وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ — نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ . قَالَ: وَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ» . وَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا، وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۳۵۰۰ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ دیہاتیوں پر (قتل) خطاء کی دیت چار سو (۴۰۰) دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور اونٹوں کی قیمت کے مطابق دیت کی قیمت مقرر فرماتے۔ جب اونٹ مہنگے ہو جاتے تو قیمت میں اضافہ فرماتے اور جب ارزاں ہو جاتے تو دیت کی قیمت میں کمی فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت چار سو (۴۰۰) دینار سے آٹھ سو (۸۰۰) دینار تک رہی' اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم تک رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرمائیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان قانون وراثت کے مطابق تقسیم ہوگی اور قاتل کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد مکحولی راوی متکلم فیہ (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۳۸۵' العلل ومعرفتہ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۴۳) اور سلیمان بن موسیٰ راوی ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۲۵)

۳۵۰۱ - (١٦) **وَعَنْهُ**، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ - ، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۰۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قتل شبہ عمد کی دیت' قتل عمد کی مانند شدید ہے۔ البتہ قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد مکحولی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۴۳)

۳۵۰۲ - (١٧) **وَعَنْهُ**، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ - لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۳۵۰۲ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ قائم ہے اور صحیح ہے (لیکن نظر جاتی رہی ہے) کے لئے دیت کے تیسرے حصے کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد' نسائی)

۳۵۰۳ - (١٨) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ، اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ ، اَوْ بَغْلٍ ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ: اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ .

۳۵۰۳ : محمد بن عمرو' ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں جو پیٹ میں تھا (اور مارا گیا) غرہ یعنی غلام' لونڈی' گھوڑے یا خچر کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد)
اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ اس حدیث کو حماد بن مسلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا اور ان دونوں نے گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔
وضاحت : گھوڑے یا خچر کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ عیسیٰ بن یونس راوی کو وہم ہوا ہے اور وہ کبھی کبھی غلطی کر جاتا تھا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۷۹)

٣٥٠٤ - (١٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (کسی کا) علاج کیا جبکہ وہ علاج کرنے میں ماہر نہیں ہے تو وہ (نقصان کا) ضامن ہو گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم نے بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اگر ماہر طبیب سے نادانستہ طور پر مریض کو نقصان پہنچے تو وہ ضامن نہیں ہو گا۔ (واللہ اعلم)

٣٥٠٥ - (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غُلَامًا - لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ - قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ، فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ، فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر لوگوں کے غلام نے مالدار لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس کے مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم فقیر لوگ ہیں تو آپ نے ان پر (دیت) نہیں لگائی (ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٥٠٦ - (٢١) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثًا ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ - عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ . . . وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت تین قسم کی ہے تینتیس (۳۳) مادہ اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تینتیس (۳۳) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چونتیس (۳۴) چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' قتل خطاء کی دیت چار انواع پر (مشتمل) ہے۔ پچیس (۲۵) اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) جو تیسرے سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) اونٹنیاں' جو دوسرے سال میں داخل ہوں (ابوداؤد)

۳۵۰۷-(۲۲) **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً، وَّاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً، مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۵۰۷: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں فیصلہ دیا کہ تیس (۳۰) اونٹیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس (۳۰) اونٹیاں جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس (۴۰) اونٹیاں جو چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: مجاہد رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۳۵۰۸-(۲۳) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ. فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ —، وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ —. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ». . . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا.

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا' جس کو اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیا کہ اس میں ایک غرہ' غلام یا لونڈی ہے لیکن جس کے خلاف آپؐ نے فیصلہ صادر فرمایا تھا' اس نے کہا' میں ایسے بچے کا جرمانہ کیسے ادا کروں' جس نے کھایا نہ پیا۔ جس نے بات کی' نہ چلایا۔ ایسے (بچے) کا خون رائیگاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ محض کاہنوں کا ساتھی ہے (مالک اور نسائی نے اسے "مرسلا" بیان کیا ہے)

۳۵۰۹-(۲۴) وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا.

۳۵۰۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو سعید بن مُسیّب سے اور اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے "موصولا" بیان کیا ہے۔

بَابُ مَالَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

(جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں' ان کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٥١٠ - (١) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَجْمَاءُ — جُرْحُهَا جُبَارٌ —، وَالْمَعْدِنُ — جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ — جُبَارٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ٣٥١٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جانور کے زخمی کرنے پر کچھ جرمانہ نہیں اور کان میں (مزدور کے دب کر مرجانے کی صورت میں مالک پر) کچھ جرمانہ نہیں اور کنویں میں (گر کر ہلاک ہو جانے والے انسان) کی کچھ دیت نہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یوں ہے کہ جب کسی جانور کا پاؤں کسی بچے وغیرہ پر آ گیا اور اس سے بچہ زخمی ہو گیا تو جانور کے مالک پر کچھ جرمانہ نہیں۔ اسی طرح اگر کان کے مالک نے چند مزدوروں کو کان سے نمک نکالنے کے لئے لگا رکھا ہے اور اچانک نمک کی پٹی کسی مزدور پر آ گرے' جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں کان کے مالک پر اس کی موت کی ذمہ داری عائد نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جنگل میں مسافروں کے لئے کنواں کھدوایا اور اس میں کوئی انسان گر کر مر گیا تو کنویں کے مالک پر کچھ ذمہ داری عائد نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

٣٥١١ - (٢) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ —، وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ، فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ — فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ —، وَقَالَ: «اَيَدَعُ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ —». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٥١١: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے لشکر میں شریک ہوا اور میرے (ساتھ) میرا ایک خادم تھا' وہ ایک انسان سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر (اپنے دانت) گاڑ دیے۔ (جس کے ہاتھ میں) دانت گڑے ہوئے تھے اس نے اپنے ہاتھ کو دانت گاڑنے والے کے منہ سے زور سے کھینچا اور اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے اس کے دانتوں (کی دیت کو) باطل قرار دیا اور فرمایا' کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے دانتوں کے حوالے کیے رکھتا اور تو سانڈ کی طرح چباتا رہتا (بخاری' مسلم)

٣٥١٢ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۲ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو گیا' وہ شہید ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : جب کوئی شخص اپنے اہل' مال یا عزت وغیرہ کی حفاظت کے لئے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ شہید ہے اگر وہ مال کی حفاظت کرتا ہوا حملہ آور انسان کو قتل کر دیتا ہے یا زخمی کر دیتا ہے تو وہ انسان مجرم نہیں ہے۔ مسلم شریف میں ابوہریرہؓ سے مروی حدیث ہے کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننا چاہتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو مدافعت کر ...... اگر مدافعت کرتے ہوئے (حملہ آور شخص) قتل ہو جاتا ہے تو وہ دوزخی ہے اور اگر تو مارا جائے تو شہید ہے (فتح الباری جلد۶ صفحہ۴۹)

٣٥١٣ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ». قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ: «فَاَنْتَ شَهِيْدٌ». قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اسے اپنا مال نہ لینے دے۔ اس نے عرض کیا' آپؐ بتائیں کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی پر اتر آئے؟ آپؐ نے فرمایا' تب تو بھی اس سے لڑائی کر۔ اس نے عرض کیا' آپؐ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپؐ نے فرمایا' پھر تو شہید ہے۔ اس نے عرض کیا' آپؐ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جہنمی ہے (مسلم)

٣٥١٤ - (٥) **وَعَنْهُ**، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ - وَلَمْ تَاْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ - بِحَصَاةٍ، فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ؛ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے جسے تو نے اجازت نہیں دی اور تو اس پر کنکر پھینکے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے (بخاری' مسلم)

٣٥١٥ - (٦) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى - يَحُكُّ بِهِ رَاْسَهُ، فَقَالَ: «لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنَيْكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۵ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر) کے دروازے کی دراڑوں میں سے جھانکا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاتھ میں) جسم کو کھجلانے والی لکڑی تھی' جس کے ساتھ آپؐ اپنے سر کو کھجلا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں لکڑی تیری آنکھوں میں مارتا۔ اجازت طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ (گھر کی چار دیواری میں بیٹھے ہوؤں پر) نظر نہ پڑے (بخاری' مسلم)

۳۵۱٦ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَخْذِفُ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ - ؛ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱٦ : عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کنکر مار رہا ہے انہوں نے (اس سے) کہا کہ تو کنکر نہ مار اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر مارنے سے روکا ہے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ کنکر مارنے سے نہ تو کسی (پرندے کا) شکار ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ کنکر دانتوں کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے (بخاری' مسلم)

۳۵۱۷ - (۸) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا وَفِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا أَنْ يُصِيْبَ - أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۷ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے (ہاتھ میں) تیر ہو تو وہ تیروں کے نوک دار حصے کو (ہاتھ میں) پکڑے رکھے' کہیں کسی مسلمان کو اس سے تکلیف نہ پہنچ جائے (بخاری' مسلم)

۳۵۱۸ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ - فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف (ازراہ مذاح) ہتھیار سے اشارہ نہ کرے' لاعلمی میں ممکن ہے کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار اس کے بھائی پر گرا کر اس کو زخمی نہ کر دے' اس طرح وہ دوزخ کے گڑھے میں گر جائے (بخاری' مسلم)

۳۵۱۹-(۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کی طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ہے' جب تک وہ نیزے کو نیچے نہیں رکھ دیتا' اس وقت تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو (بخاری)

۳۵۲۰-(۱۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۵۲۰: ابن عمرؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص (ہمارے خلاف بغاوت کرتا ہوا) ہم پر تلوار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۵۲۱-(۱۲) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (ہمارے خلاف بغاوت) کرتے ہوئے ہم پر تلوار کو (میان سے) نکالا' وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے (مسلم)

۳۵۲۲-(۱۳) **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ، وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۲: ہشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم کا شام کے علاقے میں چند عجمی کاشتکاروں پر سے گزر ہوا' جب کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا (ہشام بن حکیم) نے دریافت کیا کہ معاملہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ ان کو ٹیکس کی (عدم ادائیگی کی وجہ سے) اس تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہے۔ ہشام بن حکیم نے بیان کیا' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں

٣٥٢٣ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُوْشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرٰى قَوْمًا، فِيْ أَيْدِيْهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللهِ، وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٥٢٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب اگر تیری زندگی کچھ دراز ہوئی' تو تو ایسے لوگوں کا مشاہدہ کرے گا جن کے ہاتھوں میں بیل کی دموں کی مانند (کوڑے) ہوں گے وہ صبح و شام اللہ کی ناراضگی میں رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شام کے وقت اللہ کی لعنت کے مستحق ہوں گے (مسلم)

وضاحت: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں اور امراء کے دروازوں پر مقرر ہوتے ہیں اور عوام الناس کو بادشاہوں اور امراء کے پاس نہیں جانے دیتے (واللہ اعلم)

٣٥٢٤ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ - مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ -، رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ - الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٥٢٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھا ہے (ایک گروہ) وہ لوگ ہیں جن کے (ہاتھوں میں) بیل کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں کے ساتھ (بلاجواز) لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرا گروہ) وہ عورتیں ہیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے (لیکن) درحقیقت (انکے بدن) ننگے ہیں' وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں' مٹک مٹک کر چلنے والی ہیں ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ جنت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی (مسلم)

٣٥٢٥ - (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ؛ فَإِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٥٢٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی سے برسرپیکار ہو تو اس کے چہرے پر نہ مارے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: چہرے پر مارنے سے اس لئے منع فرمایا کہ چہرہ نہایت نازک اور لطیف عضو ہے چہرے کے محاسن سے

شمار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ چہرے پر مارنے سے چہرہ بدصورت یا عیب ناک ہو جائے جبکہ دوسرا معنی ضبط السطور بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ کی صورت پر ہے اس ترجمہ کے لحاظ سے مزید تشریح کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ کو مشابہت سے پاک قرار دیا جائے اور ہر قسم کی تاویل سے گریز کیا جائے (فتح الباری جلد۱ صفحہ۱۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٥٢٦ - (١٧) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ، فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّاْتِیَهٗ، وَلَوْ اَنَّهٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ، فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَهٗ، مَا عَیَّرْتُ — عَلَیْهِ، وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَیْرَ مُغْلَقٍ، فَنَظَرَ؛ فَلَا خَطِیْئَةَ عَلَیْهِ، اِنَّمَا الْخَطِیْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

دوسری فصل: ۳۵۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص پردہ اٹھائے اور اجازت سے پہلے گھر میں اپنی نظر دوڑائے اور اس گھر والوں میں سے کسی کی شرمگاہ پر اس کی نظر پڑ جائے تو وہ شخص حد کا مرتکب ہوا جبکہ اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ حد کا مرتکب ہوتا اور اگر جب اس نے گھر میں نظر کو دوڑایا اور سامنے سے ایک آدمی آیا اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو میں اس پر عیب نہیں لگاتا اور اگر کوئی شخص دروازے (کے سامنے) سے گزرے جبکہ دروازے پر پردہ نہ ہو۔ (اور دروازہ) بند بھی نہ ہو اور وہ گھر میں نظر دوڑائے تو اس کی کچھ غلطی نہیں البتہ گھر والوں کی غلطی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ۶۸۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ۳۳۶' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۸۲' ضعیف ترمذی صفحہ۳۲۴)

٣٥٢٧ - (١٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ — مَسْلُوْلًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاؤُدَ.

۳۵۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو (میان سے) باہر نکال کر پکڑنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

٣٥٢٨ - (١٩) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ.

۳۵۲۸: حسن رضی اللہ عنہ' سمرۃ سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کو طولاً دو انگلیوں کے درمیان کاٹنے سے منع فرمایا (مبادا کہیں انگلیاں آلے کی تیز دھار سے زخمی نہ ہو جائیں) (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۰)

۳۵۲۹ - (۲۰) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۵۳۰ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ - اَوْ قَالَ: عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ -». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «اَلرِّجْلُ جُبَارٌ» ذُكِرَ فِيْ «بَابِ الْغَصْبِ».

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے خاص ہے جنہوں نے میری امت پر یا امت محمدیہؐ پر تلوار چلائی (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ کی حدیث کہ جانور کے پاؤں کا نقصان پہنچانا باطل ہے باب الغصب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۷)

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

(قسامہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۳۱ - (۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِى النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوْا فِىْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ: «كَبِّرِ الْكُبْرَ» — قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: يَعْنِىْ لِيَلِىَ — اَلْكَلَامَ الْاَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: «اَسْتَحِقُّوْا قَتِيْلَكُمْ - اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ — بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ فِىْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ — فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهٖ ... وَفِىْ رِوَايَةٍ: «تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا، وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ - اَوْ صَاحِبَكُمْ -» فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۳۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر میں آئے (وہاں) کھجوروں کے باغات میں الگ الگ ہو گئے۔ ناگہانی طور پر عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے چنانچہ عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ان تینوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی، عبدالرحمان بن سہل نے (گفتگو کا) آغاز کیا، یہ شخص ان سے عمر میں چھوٹا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ بڑے کو بات کرنے دو۔ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ وہ شخص کلام کرے جو عمر میں بڑا ہے چنانچہ اس نے گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حق دار بن سکتے ہو بشرطیکہ تم میں سے پچاس افراد قسم اٹھائیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ! (یہ ایسا) معاملہ ہے جس میں ہم حاضر نہ تھے۔ آپؐ نے فرمایا، تو پھر یہودیوں سے پچاس افراد قسم اٹھا کر تمہارے سامنے بری ہو جائیں گے (اس پر) انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ لوگ کافر ہیں (وہ فوراً قسم اٹھانے پر آمادہ ہو جائیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے (مقتول کا) خون بہا ادا فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل سے (قصاص لینے کے) یا اپنے ساتھی کا (فدیہ حاصل کرنے) کے حق دار بن سکتے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس کی دیت سو اونٹنیاں ادا فرمائیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک شخص کسی عام گزرگاہ میں قتل ہو جائے باوجود تحقیق کرنے کے اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے

تو ایسی صورت میں مقتول کے ورثاء میں سے اگر پچاس اشخاص قسمیں اٹھائیں کہ فلاں شخص ہمارے مقتول کا قاتل ہے جبکہ ان کے پاس کوئی عینی شاہد موجود نہیں تو ان کے قسمیں اٹھانے سے ان لوگوں پر دیت دینا فرض ہو جائے گا' جن کے بارے میں قسمیں اٹھائی گئی ہیں اور اگر کسی شخص کو قاتل نامزد کیا گیا ہے اور اس کے خاندان کے پچاس افراد قسمیں اٹھاتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا تو ایسی صورت میں اسلامی حکومت ان کی دیت ادا کرے گی اس لئے کہ کسی مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہئے۔ (واللہ علم)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۳۲ - (۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُوْلاً بِخَيْبَرَ، فَانْطَلَقَ اَوْلِيَآؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ، وَقَدْ يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ» فَاَبَوْا، فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری خیبر میں قتل ہو گیا اس کے ورثاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا' آپؐ نے دریافت فرمایا' کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں؟ جو تمہارے مقتول کے قاتل پر گواہی دیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہاں کوئی بھی مسلمان نہیں وہاں تو سب یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑا کام کرنے کی بھی جرات رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم ان سے پچاس انسانوں کا انتخاب کرو اور ان سے قسم لو۔ انہوں نے (آپؐ کی بات کو ماننے سے) انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے ان کو دیت ادا کی۔ (ابوداؤد)

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

(مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۳۳-(۱) عَنْ عِكْرَمَةَ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ، فَاَحْرَقَهُمْ ـ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ» وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۵۳۳: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ (زندیق) مرتد لوگوں کو لایا گیا انہوں نے ان کو جلا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب) یہ خبر پہنچی تو ابن عباسؓ نے (تنقید کرتے ہوئے) اظہار کیا کہ اگر (علیؓ کی جگہ) پر میں ہوتا تو میں ان کو نہ جلاتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "تم کسی کو اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو" اور میں انہیں قتل کر دیتا' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "جو شخص دین اسلام کو تبدیل کرے تم اسے قتل کر دو" (بخاری)

وضاحت: لفظ زنادقہ زندیق کی جمع ہے' یہ لفظ فارسی زبان سے عربی میں آیا ہے اس کا اصل "زندہ کردے ہے" یہ لوگ زمانے کو دائم مانتے ہیں۔ اور زمانے کے عمل کو موثر سمجھتے ہیں یعنی اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
(تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۸۳)

۳۵۳۴-(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۳۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دے سکتا ہے (بخاری)

۳۵۳۵-(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ ــ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ ــ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ــ، لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو کم سن ہوں گے انکی عقل کمزور ہو گی' وہ مخلوق کی باتوں میں سے بہترین باتیں زبان پر لائیں گے جبکہ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے (یوں) نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ جہاں کہیں تم ان کو پاؤ انہیں قتل کر دو اس لئے کہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے دن وہ لوگ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے جو انہیں قتل کریں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت : ان سے مقصود خوارج ' معتزلہ اور ان جیسے نظریات رکھنے والے لوگ ہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۵۳۶ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَكُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَيْنِ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳۶ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائے گی ان دونوں میں سے ایک جماعت نکلے گی' ان کو وہ لوگ قتل کریں گے جو حق سے زیادہ قریب ہوں گے (مسلم)

وضاحت : دونوں جماعتوں سے مراد علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں ان دونوں جماعتوں میں سے حق و صداقت کے زیادہ قریب علی رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی جنہوں نے خارجیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے رفقاء کو متاولین باغی کہا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۷ - (٥) **وَعَنْ** جَرِيْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِیْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ: «لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۷ : جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کا (خطبہ) دیتے ہوئے فرمایا' تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ (بخاری' مسلم)

۳۵۳۸ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ؛ فَهُمَا فِیْ جُرُفِ – جَهَنَّمَ، فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيْعًا». وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: «اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ». قُلْتُ: هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: «اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۸ : ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب دو مسلمان (آپس میں) جنگ و جدل کریں (اور) ان میں سے ایک شخص اپنے بھائی پر کسی ہتھیار سے حملہ کرے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں اور جب ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جب دو مسلمان تلواریں لے کر (ایک دوسرے پر) حملہ آور ہو جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا قاتل کا (دوزخی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول (کے دوزخی ہونے) کا کیا سبب ہے؟ آپؐ نے واضح فرمایا' اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا متمنی تھا (بخاری' مسلم)

۳۵۳۹ - (۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا، فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا، فَارْتَدُّوْا، وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا، وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ، فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا. . . وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عُکَل (قبیلہ) کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لے آئے (لیکن) انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ پایا آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں چنانچہ انہوں نے (ایسا ہی) کیا (اور) وہ صحت یاب ہو گئے پھر وہ مرتد ہو گئے۔ (انہوں نے) اونٹوں کے چرواہوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپؐ نے ان کے تعاقب میں (چند صحابہ کرام کو) بھیجا' انہیں (واپس) لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ان کے (بہتے ہوئے) خون کو بند نہ کیا' یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی آنکھوں پر گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے حکم دیا کہ لوہے کی سلائیوں کو گرم کیا جائے اور ان کی آنکھوں میں انہیں پھیرا جائے نیز آپؐ نے انہیں تپتے ہوئے پتھریلے میدان میں پھینکنے کا حکم دیا وہ (پیاس کی شدت کی وجہ سے) پانی طلب کرتے رہے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا یہاں تک کہ وہ موت کی آغوش میں چلے گئے (بخاری' مسلم)

وضاحت : مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیوں کے پھیرنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھیں یعنی آپؐ نے قصاصاً ایسا کیا۔ اس واقعہ کے بعد ذیل کی آیات نازل ہوئیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "بلاشبہ ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد (ڈالنے) کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں موت کے گھاٹ اتارا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا انہیں جلاوطن کیا جائے۔" (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۴)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٥٤٠ - (٨) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۵۴۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ (دینے) کی رغبت دلاتے اور ہمیں مثلہ کرنے (یعنی ناک' کان' ہونٹ وغیرہ کاٹنے) سے روکتے تھے (ابوداؤد)

٣٥٤١ - (٩) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ.

۳۵۴۱: نیز نسائی نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٣٥٤٢ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً معها فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا. فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ، فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ ــ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا». وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، قَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟» فَقُلْنَا نَحْنُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۲: عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپؐ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا کو پایا' اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑا تو چڑیا آئی' وہ اپنے پروں کو پھیلا رہی تھی (اسی اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' آپؐ نے دریافت کیا' اس چڑیا کو اس کے بچوں کے بارے میں کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کے سپرد کرو نیز آپؐ نے چیونٹوں کے مسکن کا ملاحظہ فرمایا' جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا' ہم نے (جلایا ہے) آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ہرگز درست نہیں کہ آگ کے مالک کے علاوہ (کوئی اور کسی کو) آگ کے عذاب میں مبتلا کرے (ابوداؤد)

٣٥٤٣ - (١١) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا

يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهِ ـ ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ، يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِيْ شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: «اَلتَّحْلِيْقُ»... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۳: ابوسعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مستقبل میں میری امت میں اختلاف اور تفرقہ (رونما) ہو گا کچھ لوگ اچھی باتیں کریں گے۔ (جبکہ) ان کے افعال برے ہوں گے۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے' (لیکن) قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' وہ اسلام سے (یوں) خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ (اسلام) کی طرف اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کہ تیر وہاں واپس نہ آ جائے جہاں سے چلایا گیا تھا (تعلیق بالمحال ہے یعنی ہرگز اسلام کی جانب واپس نہیں آئیں گے) یہ لوگ انسانوں بلکہ چارپایوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ وہ لوگ مبارکباد کے لائق ہیں' جو انہیں قتل کریں گے نیز وہ لوگ بھی جنہیں یہ قتل کریں گے' یہ لوگ کتاب اللہ کی جانب دعوت دیں گے جب کہ ان کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہو گا جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ سے قریب تر ہو گا۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' وہ سر منڈائے ہوں گے (ابوداؤد)

٣٥٤٤ ـ (١٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ، زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهُ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِنَّهُ يُقْتَلُ اَوْ يُصَلَّبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' ایسے مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ تین اسباب میں سے کوئی ایک ہو تب (ان کا خون) حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنے والے کو رجم کیا جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کے ساتھ لڑائی کرے اسے قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے اور جو شخص کسی (مسلمان) شخص کو قتل کرے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے (ابوداؤد)

٣٥٤٥ ـ (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ لَيْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهُ، فَاَخَذَهُ، فَفَزِعَ ـ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں ہمیں صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے وقت چل رہے تھے' ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور (اس کی طرف) چل دیا اور اسے رسی کے ساتھ باندھنا چاہا' وہ انسان گھبرا گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو اس طرح گھبراہٹ میں ڈالے (ابوداؤد)

٥٤٦ ـ (١٤) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا ــ فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ، وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِيْ عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهُ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے خراج والی زمین کو حاصل کیا' اس نے اپنی ہجرت کو خیرباد کہہ دیا اور جس شخص نے کفر کی ذلت کو کافر کی گردن سے اتار کر اپنی گردن پر ڈال لیا اس نے اسلام سے روگردانی کی (ابوداؤد)

وضاحت: کافر ذمی سے خراجی زمین خریدنا یا پٹے پر لینا مسلم کے لئے ناجائز ہے کیونکہ اس طرح خراج کی ادائیگی جو غیر مسلموں کی ذلت کی علامت ہے' مسلم پر لازم ہوگی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔
(ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۱)

٣٥٤٧ ـ (١٥) **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ ــ، فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِّنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ ــ، فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ ــ، وَقَالَ: «اَنَا بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ» ــ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ؟ قَالَ: «لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم (قبیلہ) کی جانب ایک لشکر بھیجا ان میں سے کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے جان بچانے کی کوشش کی لیکن لشکر والوں نے انہیں تیزی کے ساتھ قتل کرنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے ان کے بارے میں آدھی دیت کا حکم دیا۔ نیز فرمایا' میں ایسے مسلمان سے برائت کا اظہار کرتا ہوں جو مشرکوں میں اقامت پذیر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یعنی مسلم کو غیر مسلموں کے ہمراہ دارالکفر میں آباد نہیں ہونا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا' تاکہ ان کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے (ابوداؤد)

٣٥٤٨ ـ (١٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْاِيْمَانُ قَيَّدَ

الْفَتْكَ —، لاَ يُفْتَكُ مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے' ایماندار شخص کسی کو اچانک قتل نہ کرے (ابوداؤد)

٣٥٤٩ - (١٧) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ — فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۹: جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب غلام شرک کے علاقے کی جانب بھاگ جائے تو اس کا خون مباح ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

٣٥٥٠ - (١٨) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيْهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ، فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی اور آپؐ میں عیب نکالا کرتی تھی' ایک شخص نے اس کا اتنا گلا دبایا کہ وہ فوت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا' آپؐ کو گالی دینے والا اور آپؐ کو برا بھلا کہنے والا واجب القتل ہے اس موضوع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب "الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول" نہایت مدلل اور علمی کتاب ہے' اس کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

٣٥٥١ - (١٩) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۵۱: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جادوگر کی حد (اسے) تلوار کے ساتھ مارنا ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جادوگر کو حداً تلوار سے قتل کیا جائے گا (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۲۴۸' ضعیف ترمذی صفحہ۱۴۸' تیسیرالعزیز الحمید صفحہ۳۹۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۵۲ - (۲۰) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۵۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میری امت میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے نکلتا ہے اس کا سر قلم کیا جائے (نسائی)

۳۵۵۳ - (۲۱) وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنّٰى أَنْ أَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأُذُنِيْ، وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِيْ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ. رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ: «وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّيْ» ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ، يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ»... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۵۵۳: شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں' میں چاہتا تھا کہ میری ملاقات کسی صحابی سے ہو جائے اور میں اس سے خوارج کے بارے میں دریافت کروں چنانچہ عید کے روز میری ملاقات ابوبرزہ صحابی سے ہوئی' ان کے پاس ان کے چند رفقاء بھی تھے۔ میں نے عرض کیا' کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بتایا کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میری آنکھوں نے آپ کا مشاہدہ کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال لایا گیا' آپؐ نے اپنے دائیں بائیں لوگوں میں اس کو تقسیم کیا اور جو لوگ آپؐ کے پیچھے تھے انہیں کچھ نہ دیا (اسی اثناء میں) پیچھے بیٹھے ہوئے (لوگوں میں) سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے (گستاخی کی اور) کہا' اے محمد! تو نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا؟ وہ شخص سیاہ فام تھا (اس کے) سر کے بال منڈے ہوئے تھے (اس نے) دو سفید چادریں پہن رکھی تھیں (اس کا گستاخانہ کلمہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا' اللہ کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے زیادہ عدل و انصاف کے ساتھ موصوف کسی شخص کو نہیں پاؤ

گے بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' آخری دور میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے گویا کہ یہ شخص بھی ان سے ہے۔ وہ قرآن تو پڑھیں گے جبکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہو گی وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کی معیت میں خروج کرے گا جب تمہیں ان کے ساتھ واسطہ پڑے تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دو وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہیں (نسائی)

٣٥٥٤ ـ (٢٢) وَعَنْ أَبِيْ غَالِب رَاى أَبُوْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رُؤُوْساً مَنْصُوْبَةً عَلَى دَرَجِ ـــ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ: «كِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَآءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾.. اَلْآيَةَ. قِيْلَ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً حَتّٰى عَدَّ سَبْعاً مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٣٥٥٤: ابوغالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' ابوامامہؓ نے دیکھا کہ چند کھوپڑیاں دمشق کی سیڑھیوں پر لٹک رہی ہیں (انہیں دیکھ کر) کہا' یہ دوزخ کے کتے ہیں' آسمان کی چھت کے نیچے یہ بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اس روز کچھ چہرے چمکدار اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے" ابوامامہؓ سے دریافت کیا گیا' کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اگر میں نے اس بات کو صرف ایک بار یا دوبار یا تین بار بلکہ سات بار سنا ہوتا تو میں تمہیں یہ بات ہرگز نہ بتاتا (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

كِتَابُ الحُدُوْدِ

(حدود کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۵۵-(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ. قَالَ: «تَكَلَّمْ» قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفاً عَلَى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ، ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَاَمَّا ابْنُكَ؛ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ! فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۵۵: ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے ان میں سے ایک نے کہا' ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے نے کہا' جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں آپؐ نے اجازت دی کہ بات کرو۔ اس نے بیان کیا' میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا' اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے (کی سزا) رجم ہے لیکن میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور اپنی لونڈی دی' بعد ازاں میں نے علماء سے دریافت کیا' انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے (بطور حد) لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے البتہ اس کی بیوی کو رجم کیا جائے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا' بکریاں اور لونڈی تجھے واپس کی جائیں البتہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے اور اے انیسؓ! آپؓ علی الصبح اس کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا (بخاری' مسلم)

۳۵۵٦-(۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَاْمُرُ فِيْمَنْ

زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ، جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والے کو سو (کوڑے) لگانے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۵۷ - (۳) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى آيَةَ الرَّجْمِ — ، رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ — ، أَوْ كَانَ الْحَبْلُ — ، أَوِ الْاِعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن پاک کو نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل فرمائی (اس پر عمل کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا اور ہم نے آپؐ کے بعد رجم کیا اور رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص پر لازم ہے جو شخص شادی شدہ ہو کر زنا کرے بشرطیکہ شہادتیں موجود ہوں یا عورت حاملہ ہو جائے یا (زنا کا) اقرار کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: وہ آیت جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے وہ یہ ہے۔
اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○
(ترجمہ) شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو رجم کرو' یہ اللہ کی جانب سے سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۷)

۳۵۵۸ - (٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خُذُوْا عَنِّيْ، خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا: اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵۸: عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ سے (مسائل) معلوم کرو' مجھ سے (مسائل) معلوم کرو اللہ نے ان کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ غیر شادی شدہ مرد' غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد' شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے (مسلم)

وضاحت: غیر شادی شدہ زانی مرد کو ایک سال جلاوطن کرنے کا حکم متعدد احادیث سے ثابت ہے اور عمر رضی

اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا اور خلفاء راشدین کا اس پر عمل بھی ثابت ہے اور اس کا انکار صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں ہے گویا اس پر اجماع ہے اس سے انکار کرنا درست نہیں اور شادی شدہ مرد' عورت دونوں کو رجم سے پہلے سو کوڑے لگائے جائیں گے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۵۰)

۳۵۵۹ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاؤُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَانِ الرَّجْمِ؟» قَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ. فَاتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا، فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ، فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ — فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ، وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا، فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپؐ کو بتایا کہ ان میں ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے بتایا' (تورات میں ہے کہ) ہم ان کو ذلیل کریں اور انہیں کوڑے لگائیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں رجم کا حکم ہے چنانچہ وہ تورات لائے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھا اور آیت کے ماقبل اور مابعد کو پڑھا یعنی رجم کی آیت کو نہ پڑھا عبداللہ بن سلام نے کہا' تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ چنانچہ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی اس پر انہوں نے اقرار کیا' اے محمدؐ! صحیح ہے' تورات میں رجم کی آیت ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں رجم کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت نمایاں تھی اس نے اقرار کیا' اے محمدؐ! یقیناً تورات میں رجم کی آیت ہے لیکن ہم باہم (مشورہ کر کے) اس کو چھپاتے رہے ہیں چنانچہ آپؐ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا (اور) انہیں رجم کیا گیا (بخاری' مسلم)

۳۵۶۰ - (۶) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ — فَقَالَ: اِنِّيْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَبِكَ جُنُوْنٌ؟» قَالَ: لَا. فَقَالَ: «اَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اِذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ ـــ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ.

۳۵۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپؐ مسجد میں تھے۔ اس نے آپؐ کو آواز دیتے ہوئے کہا' اے اللہ کے پیغمبر! میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے چہرہ پھیر لیا' وہ آپؐ کے چہرے کی جانب پھر گیا جس طرف آپؐ نے چہرہ پھیرا تھا اور اقرار کیا' میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے چہرہ پھیر لیا جب وہ چار بار گواہی دے چکا تو آپؐ نے اس کو بلایا اور دریافت کیا' کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپؐ نے فرمایا' تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا' ہاں! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا' مجھے اس شخص نے بتایا' جس نے جابرؓ بن عبداللہ سے سنا۔ اس نے کہا' ہم نے اس کو مدینہ منورہ میں رجم کیا اور جب اس پر پتھر کرنے لگے تو وہ بھاگ گیا یہاں تک کہ ہم نے اس کو پتھریلے میدان میں جا لیا اور اس کو رجم کیا اور وہ فوت ہو گیا (بخاری' مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس کے اقرار کرنے کے بعد آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (اور) اسے عیدگاہ میں رجم کیا گیا جب اس پر پتھروں (کی بارش) ہونے لگی تو وہ بھاگ گیا' لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات فرمائے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

۳۵۶۱ ـ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا أَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» لَا يَكْنِي ـــ قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت کیا' شاید تو نے بوس و کنار کیا ہو یا تو نے ہاتھا پائی کی ہو یا تو نے اسے دیکھا ہو؟ اس نے کہا نہیں' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ آپؐ کنایتہ" نہیں کہہ رہے تھے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا' تو اس وقت آپؐ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۶۲ ـ (۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِي فَقَالَ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ». قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ

بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِیْ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰی إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فِيْمَ أُطَهِّرُكَ؟» قَالَ: مِنَ الزِّنَا. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَبِهٖ جُنُوْنٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ. فَقَالَ: «أَشَرِبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ - فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ. فَقَالَ: «أَزَنَيْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ، فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ» ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِیْ. فَقَالَ: «وَيْحَكِ ارْجِعِیْ فَاسْتَغْفِرِی اللهَ وَتُوْبِیْ إِلَيْهِ» فَقَالَتْ: تُرِيْدُ أَنْ تُرَدِّدَنِیْ — كَمَا رَدَّدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ. إِنَّهَا — حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا. فَقَالَ: «أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ لَهَا: «حَتّٰی تَضَعِیْ مَا فِیْ بَطْنِكِ» قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰی وَضَعَتْ، فَأَتَی النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: «إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا، لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَیَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِیَّ اللهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا. وَفِیْ رِوَايَةٍ: أَنَّهٗ قَالَ لَهَا: «اذْهَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ» فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: «اذْهَبِیْ فَأَرْضِعِيْهِ حَتّٰی تَفْطِمِيْهِ». فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِیِّ فِیْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ — فَقَالَتْ: هٰذَا يَا نَبِیَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِیَّ إِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰی صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا. فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰی رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ — عَلٰی وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ — لَغُفِرَ لَهٗ» ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰی عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۴۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے' آپؐ نے فرمایا' تجھ پر اللہ رحم کرے واپس جا' اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ بریدہؓ نے بیان کیا' وہ شخص زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ واپس آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا جواب دیا' یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ اس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' میں تجھے کس (گناہ) سے پاک کروں؟ اس نے جواباً کہا' زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے اس کے (منہ) کو سونگھا لیکن اس سے شراب کی بدبو نہیں آ رہی تھی پھر آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے (چنانچہ اسے رجم کیا گیا) صحابہ کرامؓ دو دن یا تین دن خاموش رہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے فرمایا' ماعز بن مالک کے لئے مغفرت طلب کرو یقیناً اس نے ایسی توبہ کی

ہے کہ اگر اسے ایک جماعت پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو شامل ہو جائے۔

اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں غامدیہ ازد (قبیلہ) کی ایک عورت آئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے! آپؐ نے فرمایا' تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو چلی جا اور اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر۔ اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے بار بار اس طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں جیسا کہ آپؐ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا یقیناً میں تو زنا سے حاملہ ہوں آپؐ نے دریافت کیا' تو (حاملہ) ہے؟ اس نے عرض کیا' جی ہاں! آپؐ نے اس سے فرمایا' اپنے پیٹ (کے حمل) کو وضع کرنے کے بعد (آنا) راوی نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے اس کی کفالت کی (ذمہ داری اٹھائی) یہاں تک کہ اس نے وضع حمل کیا۔ تب وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ غامدیہ عورت نے وضع حمل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس حالت میں ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچے کو بچپن میں اس طرح چھوڑ دیں کہ اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑا ہوا' اس نے کہا' اے اللہ کے نبیؐ! اس کی رضاعت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ راوی نے بیان کیا' آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس سے کہا' تو چلی جا یہاں تک کہ بچے کو جنم دے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپؐ نے فرمایا' جا اسے دودھ پلا یہاں تک کہ اس کو دودھ پلانا بند کر دے۔ جب اس نے اس کو دودھ پلانا ختم کر دیا تو وہ بچے کو آپؐ کے پاس لائی اس (بچے) کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو دودھ (پلانا) ختم کر دیا ہے۔ اب یہ کھانا کھانے لگا ہے چنانچہ آپؐ نے بچے کو ایک مسلمان شخص کے سپرد کیا اور اس کے بارے میں (رجم) کا حکم دیا۔ اس کے لئے اس کی چھاتی کے برابر گڑھا کھدوا گیا اور لوگوں کو (اسے رجم کرنے کا) حکم دیا انہوں نے اسے رجم کیا چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیکر آئے اور اس کے سر پر پھینکا جس سے خون کے چھینٹے خالد کے چہرے پر گرے تو خالد نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے خالد! رک جائیے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول (TAX) لینے والا ایسی توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے پھر آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اس کا جنازہ تیار کیا جائے) چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا گیا۔(مسلم)

وضاحت : حدیث کے طرق میں تعارض ہے ایک روایت میں ہے کہ بچے کے دودھ پلانے کی ذمہ داری ایک انصاری نے اٹھائی اور غامدیہ عورت کو اسی وقت رجم کر دیا گیا جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے رجم کو اس وقت تک مؤخر کر دیا جب تک بچہ دودھ پیتا رہا اور جب بچے کا دودھ بند کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھما دیا گیا تو اسے رجم کیا گیا۔ ان دونوں روایات کے درمیان مطابقت قائم کرتے ہوئے علامہ شوکانیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور ایک ہی واقعہ ہے لیکن رجم کی تاخیر والی روایت دوسری روایت سے زیادہ واضح اور صحیح ہے۔ تو ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ بچے کے دودھ چھڑانے کے بعد اس کو رجم کیا گیا اور جس شخص نے اس کی رضاعت کی ذمہ داری لی تھی' آپؐ نے اس کی ذمہ داری کو تسلیم نہ کیا اور اس کے رجم کو مؤخر کر دیا۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان اس قسم کا اختلاف اکثر طور پر دیکھنے میں آیا ہے۔ بھول' غلطی سے کوئی شخص مبرا نہیں ہے (نیل الاوطار جلد۷ صفحہ۲۸۱)

٣٥٦٣ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ، فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا، فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا -، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ»... مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۵۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا آشکار ہو جائے تو وہ اسے حد کے کوڑے لگائے لیکن اسے برا بھلا نہ کہے' اس کے بعد اگر وہ (پھر) زنا کرے تو اس پر زنا کی حد لگائے اور اسے ڈانٹ نہ پلائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے (بیچنا پڑے) تو بیچ دے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ آقا کو حاکم وقت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود اس پر حد نافذ کر سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۸۹)

٣٥٦٤ - (١٠) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: یَا أَیُّهَا النَّاسُ! اَقِیْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِكُمْ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ؛ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِیَ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: «اَحْسَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوُدَ: قَالَ: «دَعْهَا حَتّٰی یَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَیْهَا الْحَدَّ؛ وَاَقِیْمُوْا الْحُدُوْدَ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ».

۳۵۶۴: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اے لوگو! تم اپنے غلاموں پر' وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ' حد لگاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا' آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو (حد کے) کوڑے لگاؤں۔ لیکن اسے تو ابھی نفاس کا خون آ رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو (کہیں) میں اسے قتل نہ کر دوں۔ میں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' آپؐ نے فرمایا' تو نے اچھا کیا (مسلم) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے' آپؐ نے فرمایا' اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس (کے نفاس) کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرو۔ نیز اپنے ماتحت لوگوں پر حدود کا نفاذ کرو۔

وضاحت: شرعاً لونڈی اور غلام کی حد آزاد سے نصف ہے لیکن رجم میں چونکہ نصف ممکن نہیں اس لئے لونڈی یا غلام کو جو شادی شدہ ہیں' رجم نہیں کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۸۹)

ابوداؤد کی روایت کی سند میں عبدالاعلیٰ بن عامر راوی قابلِ حجت نہیں ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۳' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۳۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۶۴)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٥٦٥ - (١١) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ مَاعِزُ الْأَسْلَمِیُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنٰى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنٰى، فَأَمَرَ بِهِ فِی الرَّابِعَةِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ، فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَرَّ يَشْتَدُّ، حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْیُ جَمَلٍ — فَضَرَبَهُ بِهِ، وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ. فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِیْ رِوَايَةٍ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ»

دوسری فصل: ٣٥٦٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ ؐ نے اس سے اعراض فرمایا' پھر وہ دوسری جانب سے آیا اور زنا کا اقرار کیا لیکن آپ ؐ نے اس سے اعراض فرمایا' پھر وہ آپ ؐ کی دوسری جانب سے آیا اور اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ؐ نے چوتھی بار (اقرار کے بعد) اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے اسے پتھریلے میدان (کی جانب) لے جایا گیا (وہاں) اسے پتھروں کے ساتھ رجم کیا گیا جب اس نے پتھروں کی چوٹوں کی تکلیف کو محسوس کیا تو تیزی سے بھاگ نکلا' وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی اس نے اسے اس ہڈی کے ساتھ مارا اور دیگر لوگوں نے بھی اس کو مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا چنانچہ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کہ اس نے جب پتھروں کے واقع ہونے کے وقت موت کو محسوس کیا تو وہ بھاگا تھا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ (ترمذی' ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ ؐ نے فرمایا) تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ جو شخص کسی گناہ کا اقرار کرتا ہے' اگر وہ اقرار سے رجوع کر لے تو اس کا رجوع کرنا درست ہے اور اس کو اس جرم کی سزا نہیں دی جائے گی گویا اس کا بھاگنا اقرار سے منحرف ہونا تھا۔ اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا" حد ساقط کرنے کے لئے نہیں' بلکہ مزید تحقیق و تفتیش کے لئے تھا کہ اگر کوئی شبہ دریافت ہو تو فیصلے پر نظرثانی کی جا سکے (واللہ اعلم)

٣٥٦٦ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِیْ عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّیْ؟ قَالَ: «بَلَغَنِیْ أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ آلِ

فُلَانٍ» قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے دریافت فرمایا' تیرے بارے میں جو خبر ملی ہے کیا وہ درست ہے؟ اس نے پوچھا کہ آپؐ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے فلاں قبیلے کی لونڈی سے زنا (کے جرم) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے اقرار کیا اور چار بار گواہی دی' تو آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث مسند احمد' ابوداؤد' نسائی اور ترمذی میں مذکور ہے البتہ صاحب مشکوٰۃ نے یہ کہہ کر کہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے' اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ حدیث پہلی فصل میں ذکر کی جانا چاہیے تھی' دوسری فصل میں اس کا ذکر ہونا مناسب نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ماعز سے زنا کا جرم واقع ہوا ہے۔ آپؐ نے اس سے اظہار کروانا چاہا تاکہ اس کے اقرار کی روشنی میں اس پر حد نافذ کی جا سکے اور اس سے پہلے جو حدیثیں ذکر ہوئی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اس جرم کا علم نہ تھا بلکہ ماعز آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اس فعل کا اقرار کیا اور آپؐ نے کئی بار اس سے روگردانی کی تاکہ وہ اپنے اقرار سے رجوع کر لے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں اختصار ہے۔ اس لئے کہ یہ بات بعید نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماعز کا واقعہ بتایا گیا ہو لیکن آپؐ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور چاہا کہ وہ انکار کر دے تاکہ اس پر حد نہ لگائی جائے لیکن اس نے انکار نہ کیا بلکہ بار بار اقرار کیا تو تب آپؐ نے اسے حد رجم سے بچانے کیلئے یہ بھی کہا کہ کہیں تو پاگل تو نہیں ہے؟ نیز اس ساری تفتیش کا مقصد صرف یہ تھا کہ کہیں ماعز بے گناہ یا کسی شبہ کی بناء پر رجم نہ کر دیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۷ - (۱۳) **وَعَنْ** يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَقَالَ لِهَزَّالٍ: «لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ» قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۷: یزید بن نعیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپؐ کے پاس چار بار (زنا) کا اقرار کیا۔ آپؐ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور ہزال سے کہا کہ "اگر تو اس کی پردہ پوشی کرتا تو تیرے لئے بہتر تھا" ابن منکدر نے بیان کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہزال نے ماعز کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپؐ کو (حقیقت) بتائے (ابوداؤد)

۳۵۶۸ - (۱٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِيْ

مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۶۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آپس میں ایک دوسرے کے قابل حد قصور کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب میرے پاس حد (کا معاملہ) پہنچے گا تو حد کا نفاذ واجب ہو جائے گا (ابوداؤد' نسائی)

۳۵۶۹ - (۱۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُوْدَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمجھدار لوگوں کی غلطیوں کو ماسوائے حدود کے' معاف کر دیا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۵۵)

۳۵۷۰ - (۱٦) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ، فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ، فَاِنَّ الْإِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ.

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ممکن حد تک مسلمانوں سے حدود کو ٹالتے رہو' اگر حد سے بچاؤ کا کوئی راستہ نکلتا ہے تو مجرم کو جانے دو۔ اس لئے کہ امام معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا عائشہؓ سے موقوفاً" روایت ہونا زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ا صفحہ ۱۶۱' التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۰' الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۱۱۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۵۱' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۲۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۳)

۳۵۷۱ - (۱۷) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ - عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ، وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے زنا بالجبر

کیا گیا تو آپؐ نے عورت پر سے حد کو معاف کر دیا اور اس شخص پر حد نافذ کی' جس نے اس سے زنا کیا تھا اور اس بات کا (کہیں) ذکر نہیں کہ آپؐ نے اس (عورت) کو حق مہر دیا ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز سند میں عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۶)

۳۵۷۲ - (۱۸) **وَعَنْهُ** اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيْدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا ــ، فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا، فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ ــ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، فَاَخَذُوا الرَّجُلَ، فَأَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: «اِذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ» وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا: «اُرْجُمُوْهُ» وَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ــ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نماز ادا کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلی' اسے ایک آدمی ملا' اس نے اس کو ڈھانپ لیا اور اس سے اپنی خواہش کو پورا کیا' وہ عورت چیختی رہی لیکن وہ آدمی چلا گیا۔ وہاں سے مہاجرین کا ایک گروہ گزرا۔ اس عورت نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ وہ لوگ اس کو پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا' تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے (پھر) آپؐ نے اس (زانی) شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کرو اور فرمایا' اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینہ والے کر لیں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کی سند مضبوط ہے۔ البتہ اختصار ہے۔ مکمل الفاظ یوں ہیں کہ وہ شخص جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا' وہ چلا گیا۔ (اسی دوران) ایک دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور وہاں سے مہاجرین کی ایک جماعت گزر رہی تھی اس عورت نے (ان سے) کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آدمی کو پکڑ لیا' جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس شخص کو عورت کے سامنے لایا گیا تو عورت کہنے لگی' ہاں! یہی وہ آدمی ہے۔ چنانچہ مہاجرین کی جماعت اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ جب آپؐ نے اس شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے واقعتاً اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ تب اس نے اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! دراصل میں ہی اس (عورت) سے اس فعل مجرمانہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ تو چلی جا' اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے اور مشتبہ شخص کے بارے میں اچھے کلمات ادا فرمائے اور جس شخص نے حقیقتاً بدکاری کی تھی' اس کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے اور آپؐ نے فرمایا' اس شخص

نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ یہ حدیث اگرچہ حسن درجہ کی ہے لیکن یہ جملہ کہ تم اسے رجم کرو' صحیح نہیں ہے اور راجح بات یہی ہے کہ اس شخص کو رجم نہیں کیا گیا تھا۔ (صحیح ترمذی علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۵) اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند احمد میں جلد۶ صفحہ۳۹۹ میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپؐ نے اس عورت کے ساتھ ان دونوں مردوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کہ "اسے رجم نہ کرو' اس نے بارگاہ الٰہی میں توبہ کی ہے۔" البتہ اس حدیث میں جلا وطنی کی سزا کا ذکر ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبریٰ ۲۸۵۱۸ میں ذکر کیا ہے اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۵۷۳ - (۱۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلاً زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو حد کے کوڑے لگائے جائیں پھر آپؐ کو بتایا گیا' وہ تو شادی شدہ ہے تب آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

۳۵۷۴ - (۲۰) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ - كَانَ فِي الْحَيِّ - مُخْدَجٍ - سَقِيْمٍ، فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذُوْا لَهُ عِثْكَالاً فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ - ، فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص الخلقت اور بیمار تھا لیکن اسے ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتے پایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کیلئے ایسا جھاڑن حاصل کرو' جس میں سو شاخیں ہوں اور وہ اسے ایک بار مارو (شرح السنہ اور ابن ماجہ میں بھی اس کی مثل ہے)

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے اور اس قسم کے بیمار انسان پر اسی انداز میں حد نافذ ہوگی۔ جیسا کہ "سورۃ ص" میں ایوب علیہ السلام کے واقع میں ذکر ہے۔ جسکا ترجمہ ہے "اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اس سے مارو اور قسم نہ توڑو' بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا (وہ) خوب بندے تھے۔ بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔" ایوب علیہ السلام نے کسی وجہ سے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو سو کوڑے لگائیں گے۔ اللہ پاک نے انہیں فرمایا کہ آپ سو شاخوں والا جھاڑو ایک بار انہیں ماریں تو آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ (واللہ اعلم)

٣٥٧٥ - (٢١) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَن وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

٣٥٧٥: عکرمہ، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو تم قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٥٧٦ - (٢٢) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ». قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيْمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئاً، وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

٣٥٧٦: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چوپائے کے ساتھ بدفعلی کی تو اس کو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی قتل کر دو۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ چوپائے کو کس لئے قتل کیا جائے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ البتہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ حاصل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ اس کے ساتھ بدفعلی ہوئی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

٣٥٧٧ - (٢٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

٣٥٧٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ مجھے اپنی امت سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ کہیں وہ قوم لوط کے عمل میں مبتلا نہ ہو جائے (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٥٧٨ - (٢٤) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلاً مِّنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَكَانَ بِكْراً، ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٣٥٧٨: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (قبیلہ) بنوبکر بن لیث سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آیا۔ اس نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپؐ نے اسے سو کوڑے لگانے کا حکم دیا، وہ شخص غیر شادی شدہ تھا۔ بعد ازاں عورت کے بارے میں اس شخص سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ عورت نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسولؐ! اس نے جھوٹ کہا ہے تو اس پر تہمت کی حد بھی لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منکر ہے اس حدیث کی سند میں قاسم بن فیاض انباری ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۱، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۴۶)

۳۵۷۹ - (۲۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ ـ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرُّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ، فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری برائت کی آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپؐ نے برائت کا ذکر فرمایا، جب آپؐ منبر سے نیچے اترے تو آپؐ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا (کہ انہیں تہمت کی حد لگائی جائے) تو انہیں تہمت کی حد لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: دو مردوں سے مراد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ ہیں اور عورت سے مراد حمنہ بنت جحش ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا بھی ذکر کیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق عنعنہ ہے جو مدلس ہونے کی وجہ سے قابل احتجاج نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۱)

الفصل الثالث

۳۵۸۰ - (۲۶) **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا، حَتّٰى افْتَضَّهَا ـ فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا، مِنْ أَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۸۰: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید نے اس کو بتایا کہ بیت المال کے

غلاموں میں سے ایک غلام (مال غنیمت کی) لونڈی سے جبراً زنا کر بیٹھا۔ جس سے اس کا پردہ بکارت ضائع ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس) غلام کو کوڑے لگائے جبکہ لونڈی کو کوڑے نہ لگائے گئے، اس لئے کہ اس پر یہ (فعل) جبراً ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: خمس سے مراد مال غنیمت کا وہ پانچواں حصہ ہے جس میں سے خلیفہ وقت کو تصرف کی اجازت ہے۔

نیز بخاری شریف میں مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو پچاس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور چھ ماہ کے لئے جلاوطن کر دیا۔ معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ نظریہ تھا کہ غلام کو آزاد کی طرح جلاوطن بھی کیا جائے۔ البتہ اس کی جلاوطنی کی سزا آزاد انسان سے نصف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۱)

۳۵۸۱ - (۲۷) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِىْ حَجْرِ اَبِىْ فَأَصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ اَبِىْ: اِئْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا. فَاَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّىْ زَنَيْتُ، فَاَقِمْ عَلَىَّ كِتَابَ اللهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّىْ زَنَيْتُ، فَاَقِمْ عَلَىَّ كِتَابَ اللهِ، حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَبِمَنْ؟» قَالَ: بِفُلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُّرْجَمَ، فَاُخْرِجَ بِهِ اِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ، فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ -، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ، لَعَلَّهُ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک یتیم تھا اور وہ میرے والد کی نگرانی میں تھا۔ اس نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا۔ میرے والد نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس (غلط) کام کی اطلاع دے تاکہ آپؐ تیرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ مقصد یہ تھا کہ شاید اس کیلئے نجات کا کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ وہ آپؐ کی خدمت میں پیش ہوا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے' آپؐ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا فیصلہ) نافذ فرمائیں۔ آپؐ نے اس سے روگردانی کی لیکن وہ (پہلی بات کو) دہراتا رہا اور کہتا رہا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مجھ سے زنا (کا جرم سرزد) ہو گیا ہے۔ آپؐ مجھ پر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں۔ اس نے چار بار اسی بات کو دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تو نے چار بار اقرار کیا ہے' بتا تو نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے؟) اس نے بتایا کہ فلاں عورت کے ساتھ۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے؟ (یعنی بدن کے ساتھ بدن ملایا ہے) اس نے جواب دیا' جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' جی ہاں! راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے۔ چنانچہ اسے پتھریلی وادی میں لے جایا گیا' جب اسے رجم کیا جا رہا تھا اور وہ پتھروں کے لگنے کی تکلیف محسوس کرنے لگا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں دوڑنے لگا۔ لیکن عبداللہؓ بن انیس نے اسے جا لیا جب کہ اس کے دیگر رفقاء اس کو مل سکے۔ اس نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی لی اور اس کو اس کی جانب پھینکا اور اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں وہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپؐ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا تاکہ وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا (ابوداؤد)

٣٥٨٢ ـ (٢٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسَّنَةِ ـــ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرُّشَا ـــ إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس قوم میں زنا (کا جرم) عام ہو جائے تو انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے تو ان پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (احمد)

٣٥٨٣ ـ (٢٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۵۸۳: ابنِ عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرتا ہے (رزین)

٣٥٨٤ ـ (٣٠) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَحْرَقَهُمَا، وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطاً .

۳۵۸۴: اور اس کی ایک روایت میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو جلا دیا اور ابوبکرؓ نے ان دونوں پر دیوار گرائی۔

وضاحت: دونوں سے مراد فاعل اور مفعول ہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے "الدرایہ" میں اس روایت کو جس میں جلانے کا ذکر ہے انتہائی درجہ ضعیف قرار دیا ہے نیز انہوں نے دیوار گرانے والی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ مجھے یہ روایت کتبِ احادیث میں نہیں ملی۔

٣٥٨٥ ـ (٣١) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۵۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں بد فعلی کرتا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٥٨٦ - (٣٢) وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: «مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ: «مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ» وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۵۸۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص چوپائے سے بدفعلی کرتا ہے اس پر کوئی حد نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے سُفیان ثوریؒ سے بیان کیا ہے کہ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ جو شخص چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرے' اسے قتل کر دو نیز اہلِ علم کا عمل بھی اسی پر ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ ابنِ عباسؓ کا قول سند کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے جبکہ مرفوع حدیث میں مذکور ہے کہ تم چوپائے اور اس شخص کو چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرے' (دونوں) کو قتل کر دو۔ صحیح نہیں ہے۔ اس میں عمرو بن ابی عمرو راوی تلقین قبول کرتا تھا۔ امام بخاریؒ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (نیلُ الاوطار جلد۷ صفحہ ۸۹)

وضاحت: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے فعل کے مرتکب کو حدًا قتل نہیں کیا جائے گا۔ حاکم وقت کو چاہیئے کہ اگر کوئی شخص ایسے شنیع فعل کا ارتکاب کرے تو اسے مناسب سزا دی جائے (واللہ اعلم)

٣٥٨٧ - (٣٣) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ، وَلاَ تَاْخُذُكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قریب اور بعید سب پر اللہ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ کے بارے میں تم پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اثر نہیں ہونا چاہیے (ابن ماجہ)

٣٥٨٨ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلاَدِ اللّٰهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حدودِ الٰہیہ میں سے کسی حد کو قائم کرنا' چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے (ابن ماجہ' نسائی)

٣٥٨٩ - (٣٥) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۳۵۸۹: نیز امام نسائیؒ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ
(چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۹۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لاَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' چور کا ہاتھ دینار کے چوتھائی حصہ یا اس سے زائد (کی چوری کرنے) پر ہی کاٹا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دینار کا چوتھائی حصہ تین درہم کے برابر تھا۔ اس لحاظ سے دینار بارہ درہم کا ہوا اور ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ ڈھال کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے بتایا' ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھائی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام روایات میں مطابقت ہے' تناقض نہیں ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۳)

۳۵۹۱ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ، ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال (کی چوری کرنے) پر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ڈھال کی قیمت تین درہم تھی (بخاری' مسلم)

۳۵۹۲ - (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعَ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبلَ فَتُقْطَعَ يَدُهُ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کوئی انڈا چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر کوئی رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حدیث تین درہم والی حدیث کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ اعمش راوی بیان کرتے ہیں کہ انڈے سے مقصود لوہے کا انڈا ہے اور رسی سے مقصود کشتی کی رسی ہے اور ان کی قیمت تین درہم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپؐ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ہو کہ کتنی معمولی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے؟ اور اللہ کی اس پر لعنت ہو یعنی انڈا اور رسی معمولی قیمت کی چیزیں ہیں اور یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ چوری کی بری عادت سے روکنے کے لئے فرمایا گیا ہو کیونکہ چھوٹی موٹی چیزوں کی چوری سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی قیمت تین درہم سے کم ہو حتیٰ کہ ہاتھ کٹنے تک کی نوبت آ جاتی ہے (مرقاۃ جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٥٩٣ - (٤) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلاَ كَثَرٍ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۵۹۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' درخت پر معلق پھل اور شگوفہ (کی چوری میں) ہاتھ نہ کاٹا جائے (مالک' ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت: چونکہ درختوں پر پھل محفوظ نہیں اس لئے ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور بالخصوص جبکہ اس کی مالیت تین درہم سے کم ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳)

٣٥٩٤ - (٥) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ: «مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئاً بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ - فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ؛ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۹۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سے اس پھل کی چوری کے بارے میں دریافت کیا گیا (جو درخت پر) لٹک رہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص پھل کے ڈھیر سے کچھ چراتا ہے اور وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے (ابوداؤد' نسائی)

٣٥٩٥ - (٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ -، وَلاَ فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ -، فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ - وَالْجَرِيْنُ -، فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۵۹۵: عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین مکی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' درخت پر معلق پھل اور پہاڑ میں موجود جانوروں کی چوری کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (اور) جب وہ ڈھیر یا باڑے میں آکر چوری کریں اور چوری کے مال کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (مالک)

وضاحت: یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ بہرحال روایت موقوف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۶ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً، مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جو شخص قابل ذکر لوٹ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۵۹۷ - (۸) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ -، وَلَا مُنْتَهِبٍ، وَلَا مُخْتَلِسٍ - قَطْعٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' خیانت کا ارتکاب کرنے والے' (مال) لوٹنے والے اور جھپٹ مارنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۵۹۸ - (۹) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ، فَأَخَذَهُ صَفْوَانُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ. فَقَالَ صَفْوَانُ: إِنِّيْ لَمْ أُرِدْ هٰذَا، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهِ»

۳۵۹۸: شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے وہ مسجد میں محو خواب ہو گئے (انہوں نے) اپنی چادر کا تکیہ بنایا تھا۔ ایک چور آیا اس نے (ان کی) چادر کو اٹھا لیا لیکن صفوان بن امیہ نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپؐ نے اس (چور) کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے عرض کیا کہ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں چادر اس کو بطور صدقہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! میرے پاس لانے سے پہلے تو ایسا کر سکتا تھا۔

وضاحت: امام کے پاس فیصلہ لانے سے پہلے وہ شخص معاف کر سکتا ہے' جس کا مال چرایا گیا ہے لیکن امام کے

پاس فیصلہ لانے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے (واللہ اعلم)

٣٥٩٩ - (١٠) وَرَوٰى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ.

۳۵۹۹: ابن ماجہ نے اس کی مثل عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

٣٦٠٠ - (١١) وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۶۰۰: دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٣٦٠١ - (١٢) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: «فِي السَّفَرِ» بَدَلَ «الْغَزْوِ».

۳۶۰۱: بسر بن ارطاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' لڑائی میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں (ترمذی' دارمی' ابوداؤد' نسائی) البتہ ابوداؤد اور نسائی میں لڑائی کی جگہ سفر کا لفظ ہے۔

٣٦٠٢ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ: «اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ، ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ، ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ، ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ»... رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۶۰۲: ابوسلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارے میں فرمایا' اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر وہ پھر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو (اور) اگر وہ پھر بھی چوری کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر بن واقد الواقدی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۳۳' التاریخ الکبیر جلد۱ صفحہ ۵۴۳' الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ ۹۲' المجروحین جلد۲ صفحہ ۲۹۰' تاریخ بغداد جلد۳ صفحہ۱' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۶۶۲' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۹۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۵)

٣٦٠٣ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

«اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوْهُ»— فَانْطَلَقْنَا بِهِ، فَقَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ، فَأَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ، وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری بار لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا ہاتھ کاٹ دو پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو تیسری بار لایا گیا' آپؐ نے فرمایا' اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس کو چوتھی بار لایا گیا' آپؐ نے فرمایا' اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ پس وہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا' آپؐ نے فرمایا' اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اس (کی لاش) کو گھسیٹ کر کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر پتھر پھینکے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: امام نسائی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں اس مسئلے کے بارے میں صحیح حدیث کا علم نہیں رکھتا پس کسی چور کو قتل کرنا شرعاً جائز نہیں' خواہ وہ کتنی بار ہی چوری کا مرتکب کیوں نہ ہو (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۳۸)

٣٦٠٤ - (١٥) وَرُوِيَ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» فِيْ قَطْعِ السَّارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ».

۳۶۰۴: اور شرح السنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے خون کو بند کر دو۔

٣٦٠٥ - (١٦) **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۵: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپؐ نے اس کے ہاتھ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن علی اور حجاج بن ارطاۃ دونوں راوی مدلس ہیں (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۰۵' ارواء الغلیل ۲۴۴۳' ضعیف ترمذی صفحہ۱۶۵)

۳۶۰۶ - (۱۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ» ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ جب غلام چوری کرے تو اسے اگرچہ معمولی قیمت کے عوض فروخت کرنا پڑے تو اسے فروخت کر دیں (ابوداؤد‘ نسائی‘ ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام نسائی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عمر بن ابوسلمہ راوی حدیث میں قوی نہیں ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵‘ ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۴۶)

الفصل الثالث

۳۶۰۷ - (۱۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ، فَقَالُوْا: مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا ... قَالَ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا». رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ.

تیسری فصل: ۳۶۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپؐ نے (اس کا ہاتھ) کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے (ورثاء نے) کہا کہ ہمارا خیال نہ تھا کہ آپؐ اس حد تک پہنچیں گے۔ آپؐ نے فرمایا‘ اگر فاطمہ (بنت محمدؐ) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دوں گا (نسائی)

۳۶۰۸ - (۱۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بِغُلَامٍ لَّهٗ. فَقَالَ: اقْطَعْ یَدَهٗ، فَاِنَّهٗ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِیْ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: لَا قَطْعَ عَلَیْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ، اَخَذَ مَتَاعَكُمْ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لایا اور آپؐ سے عرض کیا کہ آپ اس غلام کا ہاتھ کاٹنے کا (حکم دیں) اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا‘ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا‘ اس لئے کہ یہ شخص تمہارا خادم ہے۔ اس نے گھر میں سے ضرورت کے سامان کو اٹھایا ہے۔ (مالک)

وضاحت: اس حدیث میں آپؐ نے ہاتھ نہ کاٹنے کی علت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تمہارے غلام کو جب تمہارے گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہے تو گھر کا سامان اس سے محفوظ نہیں ہے جبکہ ہاتھ تب کاٹا جاتا ہے جب محفوظ سامان کی چوری ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۵)

٣٦٠٩ـ(٢٠) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا اَبَاذَرٍّ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ» ـ يَعْنِي الْقَبْرَ ـ. قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ: تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ ـ؛ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۶۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا' اے ابوذرؓ! میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں' آپؐ نے فرمایا' تیرا کیا حال ہو گا جب لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے کہ قبر کی جگہ ایک غلام کے بدلے میں میسر آئے گی؟ میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "صبر اختیار کرنا ہو گا" حماد بن ابی سلیمان' حدیث کے راوی نے بیان کیا کہ کفن چور کے ہاتھ کو بھی کاٹا جائے۔ اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: امام ابوداؤد نے اس لئے قبر کو گھر کہا گیا ہے کہ نبیؐ نے قبر کو گھر قرار دیا ہے اور گھر یعنی محفوظ جگہ سے چوری کرنے والے کا ہاتھ اس وقت کاٹا جائے گا' جب چوری کا مال نصاب کو پہنچ جائے (واللہ اعلم)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِی الْحُدُوْدِ

(حدود میں سفارش کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٦١٠ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ — الَّتِيْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا، إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ! وَايْمُ اللهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

پہلی فصل: ۳۶۱۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو مخزومی عورت کی حالت زار نے غمناک کر دیا جو چوری کی مرتکب ہوئی تھی' انہوں نے (باہم) مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارہ میں کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے گا؟ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسامہؓ بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پیارے ہیں' ان کے سوا کون آپؐ کے سامنے (بات کرنے کی) جرات کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہؓ نے آپؐ سے بات کی۔ (اس کی بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تو حدود الٰہیہ میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرنے کی جرأت کر رہا ہے؟ پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا' اور فرمایا' تم سے پہلے لوگ اس لئے تباہ و برباد ہوئے کہ جب ان میں سے اونچے درجے کا انسان چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی نچلے درجے کا انسان چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ سے چوری (کا جرم) سرزد ہوا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مخزومی عورت گھروں سے سامان وغیرہ عارتیاً حاصل کرتی اور پھر انکار کر دیتی (اس بناء پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کے اقارب اسامہؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے (سفارش کی) بات کی۔ اسامہؓ نے اس عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ بعد ازاں اس نے حدیث کو اس طرح بیان کیا' جس طرح حدیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وضاحت: مخزومیہ عورت کا نام فاطمہ بنت اسود ہے۔ اس کے بارہ میں یہ ذکر ہے کہ وہ عاریتاً اشیاء لے کر انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اس بنیاد پر آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس کا تعارف پیش کیا جائے کہ وہ اس وصف کے ساتھ مشہور تھی لیکن اس کا ہاتھ چوری کرنے کی وجہ سے کاٹا گیا اور اس حدیث میں اس کا چوری کرنا ذکر ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳٦۱۱ - (۲) **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ - ؛ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ. وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ - ؛ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ. وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ - ؛ أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ - حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»: «مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ؛ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللهِ حَتّٰى يَنْزِعَ».

دوسری فصل: ۳٦۱۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کی سفارش حدود الٰہیہ میں سے کسی حد (کے نفاذ میں) رکاوٹ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جس شخص نے غلط بات (کے ثابت کرنے) میں جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بات باطل ہے۔ وہ جب تک اس بات سے نہ رکے گا' ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا اور جس شخص نے کسی ایماندار آدمی کے بارہ میں ایسی بات کہہ دی جو اس میں نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے خون اور پیپ کی جگہ میں ٹھہرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا بھگت لے۔ (احمد' ابوداؤد) اور بیہقی کی شعب الایمان میں روایت ہے کہ جس شخص نے جھگڑے میں اعانت کی جبکہ اسے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تو وہ جب تک اس بات سے کنارہ کش نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔

۳٦۱۲ - (۳) **وَعَنْ** أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ إِعْتِرَافًا، وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ». قَالَ: بَلٰى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ، وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ». فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ» ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ

هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي «الْأُصُوْلِ الْأَرْبَعَةِ» وَ«جَامِعِ الْأُصُوْلِ» وَ«شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَ«مَعَالِمِ السُّنَنِ» عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ.

۳۶۱۲: ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا لیکن اس کے پاس (چوری کا) سامان نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' تیرے بارے میں میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے چوری کا اقرار کیا' آپؐ نے دو بار یا تین بار اس بات کو دہرایا (کہ تو نے میرے خیال میں چوری نہیں کی لیکن) وہ ہر بار چوری کا اعتراف کرتا رہا۔ آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلقین کی کہ تو اللہ سے مغفرت طلب کر' اور توبہ کر۔ اس نے کہا' میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا' اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس حدیث کو اصول اربعہ' جامع الاصول' شعب الایمان اور معالم السنن میں ابوامیہ سے پایا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور حدیث کو جب کوئی مجہول راوی بیان کرے تو وہ حدیث حجت نہیں ہوتی (ضعیف سنن ابن ماجہ ۳۰۶' ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۳۴۱)

۳۶۱۳ - (٤) وَفِيْ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ.

۳۶۱۳: اور مصابیح کے نسخوں میں (یہ حدیث) ابو رمثہ سے مروی ہے۔ یعنی (حرف) "را" اور "ثاء" ھمزہ اور یاء کے بدل سے یعنی امیہ کی بجائے رمثہ ہے۔

وضاحت: صحابہ کرامؓ میں ابورمثہ نام کا کوئی صحابی نہیں تھا' اس کو تصحیف پر محمول کیا جائے گا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ
(شراب پینے کی حد کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٦١٤ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ ، وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَرْبَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ٣٦١٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کے سبب چھڑیوں اور جوتوں سے پیٹا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ (بخاری، مسلم)

٣٦١٥ - (٢) وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ أَرْبَعِيْنَ.

٣٦١٥: اور انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کے سبب چالیس کوڑے اور جوتے مارا کرتے تھے۔

٣٦١٦ - (٣) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَإِمْرَةِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُوْمُ عَلَيْهِ بِأَيْدِيْنَا، وَنِعَالِنَا، وَأَرْدِيَتِنَا، حَتّٰى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِيْنَ، حَتّٰى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٦١٦: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابوبکرؓ کے دور خلافت اور عمرؓ کے دور خلافت کے آغاز میں شرابی انسان کو لایا جاتا' ہم اسے گھونسوں' جوتوں اور اپنی چادروں سے مارتے تھے لیکن عمرؓ کے دور خلافت کے آخر میں شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جاتے اور جب لوگ زیادہ ہی سرکش ہو گئے اور فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تو عمرؓ نے اسی (٨٠) کوڑے لگائے۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٦١٧ - (٤) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

فَاجْلِدُوْهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ» قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ، فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۶۱۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے لگائے جائیں اور اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی آپؐ نے اسے کوڑے لگائے لیکن قتل نہ کیا (ترمذی)

وضاحت: چوتھی بار شراب پینے والے انسان کو قتل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو قصاصاً قتل کرنا، شادی شدہ زانی کو رجم کرنا اور مرتد کو قتل کرنا جائز ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی صورت میں مسلمان کو قتل کرنا مباح نہیں ہے (واللہ اعلم)

٣٦١٨ - (٥) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ.

۳۶۱۸: نیز ابو داؤد نے اس حدیث کو قبیصہ بن ذویب سے بیان کیا ہے۔

٣٦١٩ - (٦) وَفِيْ أُخْرٰى لَهُمَا، وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيِّ، عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ، وَمُعَاوِيَةُ، وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَالشَّرِيْدُ، إِلٰى قَوْلِهِ: «فَاقْتُلُوْهُ».

۳۶۱۹: اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں نیز نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے جن میں عبداللہؓ بن عمرؓ معاویہؓ ابوہریرہؓ اور شریدؓ ہیں، آپؐ کے اس قول تک بیان کیا کہ "شرابی کو قتل کر دو"۔

٣٦٢٠ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوْهُ» فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيْتَخَةِ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تُرَابًا مِّنَ الْأَرْضِ، فَرَمٰى بِهِ فِيْ وَجْهِهِ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۲۰ : عبدالرحمان بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپؐ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپؐ نے لوگوں سے کہا' اسے سزا دو' تو ان میں سے کسی نے اسے جوتے مارے' کسی نے لاٹھی سے مارا اور کسی نے کھجور کی چھڑی سے مارا۔ ابن وھب نے بیان کیا' اس سے مقصود "کھجور کی تر و تازہ چھڑی ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی کو اٹھایا اور اس کے چہرے پر پھینک دیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسامہ بن زید راوی ضعیف ہے نیز زہری نے عبدالرحمان بن ازہر سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۰۳۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۲' تہذیب الکمال جلد۲ صفحہ۳۳۴' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۷۴' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۵۲' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۸)

۳۶۲۱ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ ــ . فَقَالَ: «اضْرِبُوْهُ» فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ . وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ . ثُمَّ قَالَ: «بَكِّتُوْهُ» ــ فَأَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: مَا اتَّقَيْتَ اللهَ، مَا خَشِيْتَ اللهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : أَخْزَاكَ اللهُ. قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۳۶۲۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا آپؐ نے فرمایا' اسے سزا دو! تو ہم میں سے کچھ لوگ اسے گھونسے مار رہے تھے اور کچھ اسے کپڑے سے مار رہے تھے جبکہ کچھ لوگ اسے جوتے مار رہے تھے بعدازاں آپؐ نے فرمایا' اس کو سرزنش کرو تو لوگوں نے اسے (ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا تو نے تقویٰ اختیار نہیں کیا' تو اللہ سے بے خوف ہوگیا' تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شرم نہیں کی۔ کچھ لوگوں نے کہا' تجھے اللہ ذلیل کرے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا' ایسی بات کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو البتہ یہ کہو اے اللہ! اس کو معاف کر اس پر رحم کر۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۲ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ، فَسَكِرَ، فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ ــ ، فَانْطُلِقَ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ ؛ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَالْتَزَمَهٗ ــ . فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَحِكَ وَقَالَ: «أَفَعَلَهَا؟» وَلَمْ يَأْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۲۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے شراب پی' وہ نشے میں دھت ہوگیا اسے اس حالت میں پایا گیا کہ وہ وادی میں جھک جھک کر چل رہا تھا' اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جب وہ

عباسؓ کے گھر کے برابر پہنچا تو (ہاتھ) چھڑوا کر عباسؓ کے پاس چلا گیا اور سفارش کیلئے اس کے ساتھ چمٹ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا تذکرہ ہوا' آپؐ مسکرائے اور دریافت کیا' اس نے یہ انداز اختیار کیا ہے؟ اور آپؐ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابن جریج راوی لفظ "عن" کے ساتھ روایت کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۷۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۷۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٦٢٣ - (١٠) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخْعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ عَلَىٰ أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئاً، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّه لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے سنا' اس نے بیان کیا' اگر میں کسی شخص پر حد لگاؤں اور وہ (اس سے) فوت ہو جائے تو میرے دل پر اس کا کچھ بوجھ نہیں ہو گا البتہ اگر شرابی انسان (حد لگانے سے) فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا اس لئے کہ آپؐ نے اس کی حد کا تعین نہیں فرمایا (بخاری' مسلم)

٣٦٢٤ - (١١) وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلَمِيِّ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَرَىٰ أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً، فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذَىٰ، وَإِذَا هَذَىٰ افْتَرَىٰ - ، فَجَلَدَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۲۴: ثور بن زید دیلمی بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ لیا' علیؓ نے مشورہ دیا' میرا خیال ہے کہ آپ اسے اسی (۸۰) کوڑے لگائیں۔ اس لئے کہ جب (کوئی شخص) شراب پیتا ہے تو اسے نشہ ہوتا ہے اور نشہ کی حالت میں وہ اول فول بکتا ہے اور جب وہ اول فول بکتا ہے تو (کسی پر) تہمت لگاتا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کر دی (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند معضل ہے کیونکہ ثور بن زید کی عمرؓ سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۹)

بَابُ مَالاَ يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

(اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس کے لئے بددعا نہ کی جائے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٦٢٥ - (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ يُلَقَّبُ حِمَاراً، كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْماً، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لاَ تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۶۲۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا نام عبداللہ تھا اس کا لقب "حمار" یعنی گدھا تھا' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد لگائی تھی چنانچہ ایک روز اسے لایا گیا آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا' اسے کوڑے لگائے گئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا' اے اللہ! اس پر لعنت کر (شراب نوشی میں) کس قدر کثرت کے ساتھ اسے لایا جاتا ہے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس پر لعنت نہ کرو' اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق یہ شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے (بخاری)

٣٦٢٦ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: «اضْرِبُوْهُ» فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ. قَالَ: «لاَ تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لاَ تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپؐ نے فرمایا' اس کی پٹائی کرو تو ہم میں سے کسی نے اسے گھونسا مارا' کسی نے جوتا اور کسی نے اسے کپڑا مارا جب وہ واپس لوٹا تو بعض لوگوں نے کہا' اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ کلمہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٦٢٧ - (٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ - إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ،

فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَنَّهٗ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَاماً، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ، فَقَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ ـ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ ـ فِي الْبِئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا؟» قَالَ: نَعَمْ؛ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَاماً مَّا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهٖ حَلَالاً. قَالَ: «فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِيْ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ ـ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: «أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟» فَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ» فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيْكُمَا آنِفاً أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، إِنَّهُ الْآنَ لَفِيْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فِيْهَا» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۳۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بارے میں اس نے چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے ہر بار اس سے اعراض کیا' آپؐ نے پانچویں بار اس سے دریافت کیا' کیا تو نے اس سے مجامعت کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا' یہاں تک کہ تیرا آلہ تناسل' عورت کی شرمگاہ میں چھپ گیا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا' جیسا کہ سرمچو سرمہ دانی میں چھپ جاتا ہے اور رسی کنوئیں میں چھپ جاتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا' تجھے زنا کا علم ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے عورت سے حرام طریقہ سے وہ کام کیا ہے جو خاوند اپنی بیوی سے حلال طریقے سے کرتا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اس بات سے تیرا مقصد کیا ہے؟ اس نے واضح کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ آپؐ مجھے پاک کر دیں چنانچہ آپؐ نے اس کے بارہ میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا' اس شخص کے بارے میں غور کریں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا تھا لیکن اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ یوں رجم ہوا جیسے کتا رجم ہوتا ہے۔ آپؐ ان دونوں کی گفتگو پر خاموش رہے پھر آپؐ ذرا چلے' آپ مردار گدھے کی لاش پر سے گزرے جس کا پاؤں کھڑا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم دونوں ہیں! آپؐ نے حکم دیا' تم اتر کر اس گدھے کی لاش کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ابھی اپنے بھائی کی جو توہین تم نے کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدتر ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ وہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن صامت راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۷۷)

٣٦٢٨ - (٤) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوا اس پر اس گناہ کی حد لگائی گئی تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ہے (شرح السنہ)

وضاحت: بخاری اور ترمذی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۱ صفحہ۱۰۰)

٣٦٢٩ - (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۲۹: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' جو شخص کسی قابل حد فعل کا مرتکب ہوا اس کی سزا اسے جلد ہی دنیا میں مل گئی تو اللہ کا عدل اس بات کا متقاضی ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس بندے کو سزا نہ ملے اور جو شخص کسی قابل حد فعل کا مرتکب ہوا' اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اسے معاف کر دیا تو اللہ کی کرم نوازی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ایسے کام پر اس سے بازپرس نہ کرے۔ جس کو اس نے معاف کر دیا تھا (ترمذی' ابن ماجہ)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

(تعزیر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۳۰ - (۱) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۶۳۰: ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دس کوڑوں سے زائد صرف حدود الٰہیہ میں لگائے جائیں (بخاری)

الفصل الثانی

۳۶۳۱ - (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ» . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے (ابوداؤد)

۳۶۳۲ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : يَا يَهُوْدِيُّ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ . . . وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ . . . وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے' اے یہودی! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جب کہے اے مخنث! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جو شخص محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۴۹)

٣٦٣٣ - (٤) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — ؛ فَأَحْرِقُوْا مَتَاعَه وَاضْرِبُوْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جب تم کسی شخص کو پاؤ کہ اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے سزا دو (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو واقد لیثی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۲' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۸)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

(شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں وعید کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٦٣٤ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: اَلنَّخلةِ وَالْعِنَبَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۶۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' شراب دو درختوں' کھجور اور انگور سے ہے (مسلم)

وضاحت: اگرچہ کھجور اور انگور کے علاوہ دیگر چیزوں سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے لیکن چونکہ ان سے تیار ہونے والی شراب سب سے زیادہ نفیس ہوتی ہے اس لئے ان کا ذکر کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

٣٦٣٥ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّه قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيْرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسولؐ پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو پانچ چیزوں انگور' کھجور' گندم' جو اور شہد سے شراب (تیار کی جاتی) تھی اور شراب وہ شے ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (بخاری)

٣٦٣٦ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ — وَالتَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب بہت کم دستیاب تھی اور ہماری عام شراب خام اور پختہ کھجوروں سے تیار ہوتی تھی (بخاری)

٣٦٣٧ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ البِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ العَسَلِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳٦٣٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا' ہر نشہ آور مشروب حرام ہے (بخاری' مسلم)

٣٦٣٨ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳٦۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیتا رہا وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا' تائب نہیں ہوا تو آخرت میں اسے شراب نہیں ملے گی (مسلم)

٣٦٣٩ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَه الْمِزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الخَبَالِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا طِيْنَةُ الخَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ - أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳٦۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو وہ اپنے علاقے میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے' جسے "مزر" کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب دیا' جی ہاں! آپ نے فرمایا' ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور (مشروب) پیئے گا تو وہ اس کو "طینۃ الخبال" پلائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! "طینۃ الخبال" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا' (اس سے مراد) دوزخیوں کا پسینہ وغیرہ ہے جو ان کے بدن سے خارج ہو گا (مسلم)

٣٦٤٠ - (٧) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ - وَالرُّطَبِ - وَقَالَ: «انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ اور خام کھجور' منقہ اور پختہ کھجور اور خام اور پختہ تازہ کھجور کو ملا کر بنائے ہوئے نبیذ سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ (مسلم)

٣٦٤١ - (٨) وَعَنْ انَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: «لَا» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کیا شراب کا سرکہ بنا لیا جائے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

٣٦٤٢ - (٩) وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: اِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۲: وائل حضرمی بیان کرتے ہیں کہ طارق بن سوید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے اسے روکا۔ اس نے کہا' میں اس سے علاج کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا' (شراب) دوا نہیں ہے وہ تو بیماری ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٦٤٣ - (١٠) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۶۴۳ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شراب پینے والے کی چالیس روز نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ چوتھی بار شراب پی لے تو چالیس روز تک اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اگر تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اسے دوزخیوں کے خون اور پیپ کی نہر سے پلائے گا (ترمذی)

٣٦٤٤-(١١) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۶۴۴ : نیز نسائی' ابن ماجہ' دارمی نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

٣٦٤٥-(١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۴۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبویؐ ہے' جس (مشروب) کا کثیر نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے (اگرچہ قلیل نشہ آور نہ ہو) (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٦٤٦-(١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ - فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۴۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' جس مشروب کے "فرق" سے نشہ آئے اس کا ہتھیلی (یعنی چلو) کے برابر بھی حرام ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : "فرق" سے مراد سولہ (۱۶) رطل ہیں جو تقریباً" پانچ لیٹر کے برابر ہے۔ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۲ صفحہ۳۲۹)

٣٦٤٧-(١٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا، وَمِنَ

الْعَسَلِ خَمْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۴۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ گندم' جو' خشک کھجور' منقہ اور شہد سے شراب تیار ہوتی ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

۳۶۴۸ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ ، فَلَمَّا نَزَلَتِ (الْمَائِدَةُ) ــ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ: اِنَّهُ لِيَتِيْمٍ. فَقَالَ: «اَهْرِيْقُوْهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی جب سورت مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس شراب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ اور میں نے واضح کیا کہ شراب ایک یتیم (انسان) کی ہے۔ آپؐ نے اس کے بہانے کا حکم فرمایا (ترمذی)

۳۶۴۹ - (۱۶) وَعَنْ اَنَسٍ ، عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّیْ اِشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِیْ حَجْرِیْ. قَالَ: «اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَّفَهُ. وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ: اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا. قَالَ: «اَهْرِقْهَا». قَالَ: «اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا؟ قَالَ: «لَا».

۳۶۴۹: انسؓ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! میری کفالت میں یتیم ہیں میں نے ان کے لئے شراب خریدی تھی۔ آپؐ نے شراب کے بہانے اور مٹکوں کے توڑنے کا حکم دیا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا' جنہیں ورثے میں شراب ملی تھی؟ آپؐ نے اس کے بہانے کا حکم دیا۔ انہوں نے دریافت کیا' میں اس کو سرکہ میں بدل سکتا ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۶۵۰ - (۱۷) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ

مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی چیز (کے استعمال) سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰، الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۴۱۸، المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۶)

۳۶۵۱ - (۱۸) وَعَنْ دَيْلَمِ الْحِمْيَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ، وَنُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهِ عَلٰى أَعْمَالِنَا، وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: «هَلْ يُسْكِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَنِبُوْهُ». قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۵۱: دیلم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (دریافت کرتے ہوئے) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے کے (باشندے) ہیں، ہم وہاں سخت محنت و مشقت کرتے ہیں، ہم گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے استعمال سے ہم وہاں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اپنے علاقے کی سرد لہروں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، اس سے کنارہ کش رہو۔ میں نے عرض کیا، عوام الناس کبھی اس سے کنارہ کش نہیں ہو سکتے۔ آپؐ نے حکم دیا، اگر وہ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑائی کرو (ابوداؤد) -

۳۶۵۲ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ ــ وَالْغُبَيْرَاءِ ــ، وَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار بازی، شطرنج، ڈھول اور جوار کی شراب سے روکا ہے۔ نیز فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ولید بن عبیدہ راوی مجہول ہے، پس حدیث معلول ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

٣٦٥٣ - (٢٠) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ —، وَّلَا قَمَّارٌ —، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: «وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ» بَدَلَ «قَمَّارٍ».

۳۶۵۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والدین کا نافرمان' قمار باز' احسان جتانے والا اور شراب کا رسیا' جنت میں نہیں جائیں گے اور اس کی ایک روایت میں قمارباز کی جگہ ولدالزنا کا ذکر ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابان راوی مجہول ہے۔ جابان کا سماع عبداللہ سے اور سالم کا سماع جابان سے ثابت نہیں نیز ولدالزنا کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۷۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۰۵)

٣٦٥٤ - (٢١) **وَعَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ، وَأَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ، وَالْمَزَامِيْرِ، وَالْأَوْثَانِ، وَالصُّلُبِ —، وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ —. وَحَلَفَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ: بِعِزَّتِيْ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِيْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا، وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِيْ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبویؐ ہے' بلاشبہ اللہ نے مجھے جہاں والوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے پروردگار نے مجھے آلات لہو' آلات غنا' بتوں' صلیبوں اور جاہلیت کے امور کے مٹانے کیلئے بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے قسم اٹھا کر فرمایا' مجھے میری عزت کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو خون اور پیپ سے اس کی مثل پلاؤں گا اور جو شخص میرے ڈر سے اس کو چھوڑے گا تو میں اس کو پاک حوض سے پانی پلاؤں گا۔ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے نیز علی بن یزید الھانی راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۶' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۱۶۱)

٣٦٥٥ - (٢٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُّ، وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ أَهْلِهِ الْخُبْثَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن پر

اللہ نے جنت حرام کی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، والدین کا نافرمان اور وہ بے غیرت جو اپنے گھر میں بے حیائی کو برقرار رکھتا ہے (احمد، نسائی)

٣٦٥٦ - (٢٣) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ»... رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۳۶۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کے اثرات پر ایمان رکھنے والا (احمد)

٣٦٥٧ - (٢٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى - كَعَابِدِ وَثَنٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، شراب پر مداومت کرنے والا جب فوت ہوگا تو بت پرست کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا (احمد)

٣٦٥٨ - (٢٥) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْـرَةَ.

۳۶۵۸: اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٦٥٩ - (٢٦) وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ. وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِيْخِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ.

۳۶۵۹: اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبیداللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا نیز اس نے ذکر کیا کہ بخاریؒ نے تاریخ میں محمد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

٣٦٦٠ - (٢٧) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ... رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

۳۶۶۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس میں کچھ فرق محسوس نہیں ہوتا کہ میں شراب نوشی کروں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (نسائی)

كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

(امارت اور قضاء کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳٦٦١ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِي؛ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ - يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ، وَيُتَّقٰى بِهِ، فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْراً، وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۶۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ (امامت کبریٰ پر فائز) امام ڈھال ہے اس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ خطرات سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کیلئے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اس کے برعکس وہ ظلم کا حکم دے تو اس سبب سے اس پر (وبال) ہوگا (بخاری' مسلم)

۳٦٦٢ - (۲) وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ - يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۲: ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم پر ناک (یا) کان کٹا غلام بھی امیر بنایا جائے جو اللہ کی کتاب کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (مسلم)

۳٦٦٣ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام (امیر) مقرر ہو جائے اگرچہ اس کا سر (بوجہ چھوٹا ہونے کے) منقہ جیسا ہو (بخاری)

٣٦٦٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ سمع و اطاعت کرے (خواہ اس حکم کو) وہ پسند کرے یا اسے ناگوار خاطر گزرے جب کہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اطاعت نہ کی جائے۔ (بخاری' مسلم)

٣٦٦٥ - (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ؛ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِى الْمَعْرُوْفِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی) نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے اطاعت تو اچھے کاموں میں ہے (بخاری' مسلم)

٣٦٦٦ - (٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ — وَعَلَى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا —، وَعَلَى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ —، وَعَلَى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَعَلَى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا — عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ.

۳۶۶۶: عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور تنگی و آسانی میں' خوشی و ناخوشی میں اطاعت کریں گے اور اگر ہم پر (کسی کو) ترجیح دی جائے گی تو بھی اطاعت کریں گے اور ہم ان لوگوں سے امارت نہیں چھینیں گے جو اس پر قابض ہوں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے' حق بات کہیں گے۔ اللہ (کے احکام کے بارے) میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہ ہوں گے اور ایک روایت میں ہے ہم امارت پر قابضوں سے امارت نہیں چھینیں گے البتہ جب ان میں ظاہر کفر دیکھیں گے اور اس میں اللہ کی جانب سے دلیل موجود ہو گی (بخاری' مسلم)

٣٦٦٧ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا: «فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے تو آپؐ نے ہمیں تلقین فرمائی کہ استطاعت کے مطابق اطاعت ہو گی (بخاری' مسلم)

۳۶۶۸ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَأى مِنْ اَمِيْرِهِ شَيْئاً يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْراً فَيَمُوْتَ إِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے امیر میں اس بات کو دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے تو صبر کرے' اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت (کے نظم) سے بالشت بھر الگ ہوا اور پھر اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری' مسلم)

۳۶۶۹ - (۹) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ؛ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ ـــ، يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقُتِلَ؛ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ. وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا' جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا' وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑتا رہا' عصبیت کے پیش نظر غصے میں آیا' عصبیت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا' نیک و بد سب کو تہ تیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے (مسلم)

۳۶۷۰ - (۱۰) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ ـــ. وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ، وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ» قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ ـــ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا

اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ اَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ ، فَرَآهُ يَأْتِيْ شَيْئاً مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ؛ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَداً مِنْ طَاعَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تمہارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین امیر وہ ہیں جن سے تم دشمنی کرتے ہو اور وہ تم سے دشمنی کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا) ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا' نہیں! جب تک کہ وہ تم میں "اقامتِ صلوٰۃ" کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں جب تک کہ وہ اقامتِ صلوٰۃ پر کاربند رہیں۔ خبردار! جس شخص پر کوئی شخص امیر بنایا گیا اس نے امیر کو دیکھا کہ وہ کسی حد تک اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اس کی نافرمانی کرنے کو کراہت سے دیکھے لیکن اپنا ہاتھ اس کی اطاعت سے نہ کھینچے (مسلم)

۳۶۷۱ - (۱۱) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ. وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ». قَالُوْا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا؛ لَا؛ مَا صَلَّوْا» اَيْ: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم پر کچھ امیر مقرر ہوں گے جن (کی کچھ باتوں) کو تم اچھا سمجھو گے اور (کچھ) کو برا سمجھو گے۔ جس شخص نے (ان کی بری باتوں کا) انکار کیا وہ بری ہے اور جس نے ان کو برا جانا وہ محفوظ رہا البتہ جس نے ان کو پسند کیا اور ان کے مطابق چلا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' کیا ہم ان سے لڑائی کریں؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں۔ نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں (جس نے ان کو دل سے برا جانا) اس سے مقصود دل کے ساتھ مکروہ جاننا اور دل سے انکار کرنا ہے۔ (مسلم)

۳۶۷۲ - (۱۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً، وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا» قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ –، وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مستقبل قریب میں تم میرے بعد ترجیحات کو محسوس کرو گے اور ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔ صحابہ کرامؓ نے

دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارہ میں اللہ سے دعا کرو (بخاری' مسلم)

٣٦٧٣ - (١٣) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں (مسلم)

٣٦٧٤ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ —؛ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ. وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ؛ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے (اپنا) ہاتھ امیر کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور جو شخص فوت ہوا اور اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں' وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

٣٦٧٥ - (١٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُوْنَ». قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوْا — بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بن جاتا' بلاشبہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ البتہ کثرت کے ساتھ خلفاء ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا'

پہلے خلیفہ' پھر پہلے کی بیعت کا ایفا کرو یعنی ہر دور میں جس کی بیعت پہلے ہو' اس کی اطاعت کرو حقوق پورے کرو بلاشبہ اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں دریافت کرے گا (بخاری' مسلم)

٣٦٧٦ - (١٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ؛ فَاقْتُلُوا الآخِرَ مِنْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دو امیروں کی بیعت کی جائے تو بعد والے امیر کو قتل کر دو (مسلم)

٣٦٧٧ - (١٧) وَعَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ — وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ؛ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِناً مَنْ كَانَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۷: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' مستقبل میں فتنے اور فسادات ہوں گے پس جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تہہ تیغ کر دو چاہے کچھ بھی ہو (مسلم)

٣٦٧٨ - (١٨) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَّاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ؛ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۸: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس آئے جبکہ تمہارا نظام ایک شخص کے سپرد ہے' وہ تمہارے اتفاق کو نیست و نابود اور تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے تو تم اسے قتل کر دو (مسلم)

٣٦٧٩ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعَ إِمَاماً، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ —، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ —، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ —، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ؛ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الآخَرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص امیر کی بیعت کرے' اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دے اور اپنے دلی جذبات کو اس کے تابع بنا دے تو استطاعت کے مطابق اس کی اطاعت کرو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے امارت چھیننے کے لئے کوشاں ہو تو اس کو تہہ تیغ کر دو (مسلم)

٣٦٨٠ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا –، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا» .. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۰: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تجھے امارت کی خواہش نہیں کرنا ہو گی اگر تیری خواہش پر تجھے امارت عطا ہوئی تو تجھے تیرے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور اگر بلاخواہش تجھے امارت تفویض کی گئی تو تیری معاونت ہو گی (بخاری' مسلم)

٣٦٨١ - (٢١) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مستقبل میں تم امارت کی خواہش کرو گے جبکہ قیامت کے دن امارت (کا عہدہ) باعث ندامت ہو گا پس دور امارت کس قدر بھلا دکھائی دیتا ہے اور معزولیت کا دور کس قدر دلخراش ہوتا ہے (بخاری)

٣٦٨٢ - (٢٢) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ؟ . . . قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِيْ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا» . وَفِيْ رِوَايَةٍ. قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّيْ أَرَاكَ ضَعِيْفاً، وَإِنِّيْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے کوئی عہدہ کیوں نہیں دیتے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا' اے ابوذر! یقیناً تو کمزور ہے اور عہدہ امانت ہے بلاشبہ قیامت کے دن عہدہ رسوائی اور ذلت کا باعث ہو گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے حقوق کو سوچ سمجھ کر حاصل کیا اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نبھایا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا' اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں' تجھے دو انسانوں پر بھی حکومت نہیں کرنا ہو گی اور نہ یتیم کے مال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے سر لینا ہو گی (مسلم)

٣٦٨٣ - (٢٣) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: «إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۳ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں کسی ایسے علاقے کا امیر نامزد فرمائیں جس کو اللہ نے آپؐ کے زیرِ نگین کر دیا ہے۔ دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کسی ایسے انسان کو امیر نامزد نہیں کرتے جو امارت کا طلب گار ہو یا جو اس کی لالچ رکھتا ہو اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ہم ایسے شخص کو عہدہ عطا نہیں کرتے جو عہدے کا خواہشمند ہو (بخاری' مسلم)

٣٦٨٤ - (٢٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ - حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم لوگوں میں سے بہترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو امارت سے شدید نفرت کریں گے یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک صورت یہ ہے کہ جو شخص امارت کا خواہشمند نہیں جب بلاطلب اسے امارت ہاتھ آ جائے گی تو وہ امارت کو ناپسندیدہ نہیں سمجھے گا جب کہ اللہ کی اعانت اس کے شاملِ حال ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کو جب امارت کے منصب پر بٹھا دیا گیا تو انہوں نے اس کی حفاظت کیلئے جنگ کی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب تک امارت کے منصب پر فائز نہ ہو' امارت کو مکروہ گردانے۔ لیکن جب بلاطلب امارت مل جائے تو اس کو مکروہ نہ سمجھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ امارت کے منصب کو امارت ملنے سے پہلے جو اچھا نہیں سمجھتے اس حالت میں وہ بہترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور جب امارت کے منصب پر سرفراز ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کا شمار بہترین لوگوں میں نہیں ہوتا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۱)

٣٦٨٥ - (٢٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس لوگوں کا امیر ذمہ دار ہے اور اس سے عوام کے بارے میں سوال ہو گا اور گھر کا فردِ اعلیٰ اپنے گھر والوں کی جانب سے جواب دہ ہے اور اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہو گا (بخاری' مسلم)

٣٦٨٦ - (٢٦) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ؛ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو حاکم مسلمانوں کے کسی گروہ پر حکومت کرتا ہے اگر وہ اس حالت میں فوت ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ کرتا رہا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: گناہ کی سزا ملنے کے بعد جنت میں داخل ہو گا اس حدیث کا مفہوم زجر و توبیخ پر مبنی ہے (واللہ اعلم)

٣٦٨٧ - (٢٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يسترعيهِ الله رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ—، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو اللہ رعیت کا حاکم بناتا ہے لیکن وہ رعیت کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حکم اس وقت ہے' جب حاکم کی موت کفر پر ہو یا وہ رعیت پر ظلم کو جائز سمجھتا ہو یا سابقین اولین کے ساتھ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۱۳)

٣٦٨٨ - (٢٨) **وَعَنْ** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ بدترین حکمران وہ ہیں جو رعیت پر ظلم کرنے والے ہیں (مسلم)

٣٦٨٩ - (٢٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئاً فَشَقَّ عَلَيْهِمْ؛ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ. وَمَنْ وَلِيَ من اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئاً فَرَفَقَ بِهِمْ؛ فَارْفُقْ بِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میری امت کی کسی ذمہ داری پر متعین ہوا پھر اس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا' تو اے اللہ! تو اس کو مشقت میں ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام پر سرفراز ہوا اور اس نے میری امت سے فراخی کا برتاؤ کیا پس تو اس پر نرمی فرما (مسلم)

٣٦٩٠ - (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ — عِنْدَ اللهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۹۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انصاف کرنے والے (حکام) اللہ کے ہاں اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (انصاف کرنے والوں سے) مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دائرہ اقتدار میں اور اپنے اھل و عیال میں اور رعیت کے معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں (مسلم)

٣٦٩١ - (٣١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتُخْلِفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ، اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ —: بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور جس شخص کو منصب خلافت تفویض کیا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں ایک مشیر اسے اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور اچھے کام کی ترغیب دلاتا ہے اور دوسرا مشیر اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور برے کام کی ترغیب دلاتا ہے جبکہ برے کاموں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ محفوظ فرمائے (بخاری)

٣٦٩٢ - (٣٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ — مِنَ الْاَمِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہی مقام رکھتے تھے جو کسی حاکم (کے ہاں) کسی پولیس افسر کا ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۹۳ - (۳۳) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى. قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ مقرر کر لیا ہے تو آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جنہوں نے حکومت کی باگ ڈور کسی عورت کے ہاتھ میں دے دی (بخاری)

وضاحت: ایک حدیث میں عورت کو خاوند کے گھر میں رہتے ہوئے گھر کے داخلی امور کا حاکم قرار دیا ہے۔ اس لئے اس حکم کو عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا جبکہ عوامی حکومت کی سربراہ عورت نہیں ہو سکتی۔ البتہ عورتوں سے مختلف امور میں مشورہ لینا اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق معاشرہ میں انہیں ذمہ داریاں سونپنا شرعاً جائز ہے جیسا کہ تعلیمی اداروں میں انہیں ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۶۹٤ - (۳٤) عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ —. وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ—، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۶۹۴: حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں پانچ باتوں جماعت' سمع' اطاعت' ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیتا ہوں بلاشبہ جو شخص ایک جماعت سے ایک بالشت کے برابر دور ہوا اس نے اسلام کا پٹہ التزام اپنی گردن سے اتار دیا مگر یہ کہ وہ جماعت میں واپس آ جائے اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا' اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا اگرچہ وہ روزے رکھے' نمازیں ادا کرے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے (احمد' ترمذی)

وضاحت: ہجرت سے مقصود فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا' دارالکفر سے

دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا' دارالبدعت سے دارالسنہ کی طرف ہجرت کرنا اور معصیت سے تائب ہونا ہے اور جماعت سے مقصود صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین اور سلف صالحین کی جماعت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳)

۳۶۹۵ - (۳۵) **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ. وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ. فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: اُنْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اُسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۹۵: زیاد بن کسیب عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکرہ کے ساتھ منبر کے قریب تھا۔ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اس نے باریک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس پر ابوبلال نے کہا' ہمارے اس امیر کو دیکھو! جس نے فساق کا لباس پہن رکھا ہے۔ ابوبکرہ نے کہا' خاموش رہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس نے زمین پر اللہ کے حاکم کی اہانت کی' اللہ اس کی اہانت کرے گا (ترمذی) اس نے حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۶۹۶ - (۳۶) **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۶۹۶: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو تو مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے (شرح السنہ)

۳۶۹۷ - (۳۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ، إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا —، حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ — الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقَهُ — الْجَوْرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دس انسانوں پر امیر ہے' اسے قیامت کے دن گلے میں طوق ڈال کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اسے نجات دلا دے گا یا اس کا ظلم اسے تباہ و برباد کر دے گا (دارمی)

۳۶۹۸ - (۳۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ —، وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ نَوَاصِيَهُمْ — مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا، يَتَجَلْجَلُونَ — بَيْنَ

السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي رِوَايَتِهِ: «أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُونَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ، وَلَمْ يَكُونُوا عُمِّلُوا عَلَى شَيْءٍ»

۳۶۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امراء کے لئے تباہی ہے اور (قبائل کے) ذمہ دار لوگوں کے لئے تباہی ہے۔ خزانچیوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے۔ قیامت کے دن کچھ لوگ اس بات کی آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیوں کے بال ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے' وہ آسمان اور زمین کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں اقتدار نہ ملتا۔ (شرح السنہ۔ احمد) اور احمد کی روایت میں ہے کہ ان کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ دیئے جاتے اور وہ آسمان و زمین کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام پر حاکم نہ بنائے جاتے۔

٣٦٩٩ - (٣٩) **وَعَنْ** غَالِبِ الْقَطَّانِ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءِ ، وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۹۹: غالب قطان ایک شخص سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبیلوں کے لئے ذمہ دار مقرر کرنا ضروری ہیں۔ قبیلوں کے چوہدریوں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں لیکن قبائل کے ذمہ دار دوزخ میں جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک سے زیادہ راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۰)

٣٧٠٠ - (٤٠) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَآءِ». قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أُمَرَآءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَأُولٰئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ، وَأُولٰئِكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۷۰۰: کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا' میں تجھے

بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا' وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میرے بعد امراء ہوں گے جو لوگ ان کے پاس گئے اور ان کی جھوٹی باتوں کو بھی سچا کہا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی اعانت کی تو وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ کبھی میرے حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے اور جو لوگ ان کے پاس نہ گئے اور نہ ان کی جھوٹی باتوں کو سچا کہا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت کی' پس ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ لوگ میرے حوض کوثر پر وارد ہوں گے (ترمذی' نسائی)

۳۷۰۱ - (٤١) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا — ، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ — ، وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: «مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ — ، وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا».

۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی' اس کا مزاج درشت ہوا اور جو شکار کے درپے ہو گیا وہ عبادت اور جماعت سے غافل رہا اور جس شخص نے حاکم کے ہاں آنا جانا رکھا تو وہ فتنے میں مبتلا ہوا (احمد' ترمذی' نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جس شخص نے خود کو حاکم کے ساتھ وابستہ رکھا' وہ فتنے میں مبتلا ہوا اور جس قدر کوئی شخص کسی حاکم کے قریب ہوتا ہے اسی قدر اللہ سے دور ہوتا ہے۔

وضاحت: دراصل مؤلف نے ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی دو الگ الگ حدیثوں کو ایک کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث لفظ فتنے میں مبتلا ہوا تک ہے اور دوسری حدیث "جو شخص حاکم کے ہاں آتا جاتا ہے" ابوہریرہؓ سے مروی ہے ابن عباسؓ سے نہیں ہے۔ مؤلف کو چاہیے تھا کہ دونوں احادیث کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں ابو موسیٰ' وہب بن منبہ سے بیان کرتے ہیں اور ابو موسیٰ راوی معروف نہیں ہے اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث میں جو ابوداؤد میں ہے انصاری شیخ' ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں۔ پس شیخ اگر صحابی ہے تو اس کی جہالت نقصان دہ نہیں ہے اور اگر صحابی نہیں ہے تو اس حدیث سے استدلال پکڑنا جائز نہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۱۵)

۳۷۰۲ -(٤٢) **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيْرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيْفًا» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۰۲: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا' اے قدیم! اگر تم امیر' منشی اور قبیلے کے ذمہ دار انسان نہ ہونے کی حالت میں فوت ہوئے تو تم کامیاب ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ راوی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں "نظر" ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸۹)
علامہ البانی نے بھی اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۴)

۳۷۰۳ - (۴۳) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ» يَعْنِي: الَّذِيْ يُعَشِّرُ النَّاسَ... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جو تجار سے محصول وصول کرتا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس محصول سے مراد موجودہ دور کا محصول نہیں ہے کیونکہ جو تجارتی مال شہر میں داخل ہوتا ہے اس پر محصول چونگی کا مصرف رفاہ عامہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس محصول کو ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۱)

۳۷۰۴ - (۴۴) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ. وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ مقرب ایسا امام ہو گا جو عدل و انصاف کرتا رہا اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا اور انتہائی شدید عذاب میں مبتلا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے بہت دور وہ امام ہو گا جو لوگوں پر ظلم کرتا رہا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۴)

۳۷۰۵ - (۴۵) **وَعَنْهُ،** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

٣٧٠٦ - (٤٦) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ .

۳۷۰۶: نیز احمد اور نسائی نے اس حدیث کو طارق بن شہاب سے بیان کیا ہے۔

٣٧٠٧ - (٤٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْراً جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ، اِنْ نَسِیَ ذَكَّرَهُ، وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ — وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ، اِنْ نَسِیَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ .

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو سچ بولنے والا وزیر عطا کرتے ہیں اگر حاکم بھولتا ہے تو وہ اسے یاد دلا دیتا ہے اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر میا فرماتے ہیں اگر وہ بھولتا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا (ابوداؤد' نسائی)

٣٧٠٨ - (٤٨) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : «اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ — فِی النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک حاکم جب لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کر دے تو وہ لوگوں کو اپنا مخالف بنا لیتا ہے (ابوداؤد)

٣٧٠٩ - (٤٩) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : «اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ» . . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' بیشک جب تو لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کر دے گا تو تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا (بیہقی شعب الایمان)

٣٧١٠ - (٥٠) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِیْ، يَسْتَأْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَیْءِ؟» قُلْتُ : اَمَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، اَضَعُ سَيْفِیْ عَلٰى عَاتِقِیْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهِ حَتّٰى اَلْقَاكَ . قَالَ : «اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِیْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۳۷۱۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا؟ جبکہ میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے جو ئی کے مال کو (اپنے لئے) خاص کر لیں گے میں نے عرض کیا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر تلوار مارتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ میری آپؐ سے ملاقات ہو جائے گی (یعنی میں فوت ہو جاؤں گا) آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) کہ تو صبر کر' یہاں تک کہ تیری مجھ سے ملاقات ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن وھبان راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۱' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۱۱ - (۵۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلَى ظِلِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامةِ؟» قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «اَلَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ، وَاِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ، وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ».

تیسری فصل: ۳۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے میں سب سے پہلے جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ ہوں گے کہ جب حق ان کے سامنے پیش کیا جائے تو اسے قبول کریں اور جب ان سے حق بات (کہنے کا) مطالبہ کیا جائے تو وہ بلا جھجک کہیں اور وہ لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو فیصلہ اپنے لئے (پسند) کرتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعید راوی میں کلام ہے تاہم اس کی مؤید روایات پہلی فصل میں گزر چکی ہیں (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ۱۸۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ۲۲۴' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۲۲' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۲۱)

۳۷۱۲ - (۵۲) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «ثَلَاثَةٌ اَخَافُ عَلَى اُمَّتِيْ: اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدَرِ».

۳۷۱۲: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں اپنی امت کے لئے تین چیزوں کا خطرہ محسوس کرتا ہوں ستاروں کو بارش (کا سبب) قرار دینا' حاکم کا (رعایا پر) ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن قاسم راوی کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۳۷۱۳-(۵۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «سِتَّةَ اَيَّامٍ اِعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ». فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ. قَالَ: «اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِیْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهٖ، وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ، وَلَا تَسْاَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ، وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً، وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ».

۳۷۱۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ روز فرمایا' اے ابوذرؓ! آج کے دن کے بعد جو تجھے کہا جائے گا (اسے) محفوظ کرنا ہو گا' جب ساتواں دن ہوا تو آپؐ نے فرمایا' میں تجھے پوشیدہ اور ظاہر سب امور میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جب تو برا کام کر بیٹھے تو اچھا کام بھی کر اور کسی شخص سے کسی چیز کا سوال نہ کر اگرچہ تیرا کوڑا گر جائے (جبکہ تو سواری پر سوار ہو) اور کسی کی امانت اپنے قبضہ میں نہ رکھنا اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا (احمد)

وضاحت: آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ ابوذرؓ کو حکم دیا کہ وہ کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھے اور فیصلہ نہ فرمائے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ ابوذرؓ کے بارے میں نفسیاتی طور پر بھانپ گئے تھے کہ یہ شخص ان دونوں کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا اس لئے آپؐ نے خاص طور پر انہیں ان امور کی انجام دہی سے روکا (واللہ اعلم)

۳۷۱۴-(۵۴) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِیْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ ـــ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ، اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ، اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ. وَآخِرُهَا خِزْیٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۷۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص دس یا دس سے زائد (افراد) پر حاکم بنا تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کو اس حالت میں لائیں گے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہو گا۔ تو اس وقت اس کے نیک کام اسے نجات دلائیں گے یا اس کے گناہ اسے برباد کر دیں گے۔ امارت آغاز میں باعث ملامت ہوتی ہے اور درمیان میں باعث ندامت اور آخرکار قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہو گی (احمد)

۳۷۱۵-(۵۵) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «يَا مُعَاوِيَةُ! اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ». قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ، لِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰى اُبْتُلِيْتُ.

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے معاویہؓ! اگر تجھے حاکم بنایا جائے تو تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ معاویہؓ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق میں حاکم بنایا جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے حاکم بنایا گیا (احمد' بیہقی دلائل النبوہ)

٣٧١٦ - (٥٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ - ، وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ» ... رَوَى الْأَحَادِيثَ السِّتَّةَ، أَحْمَدُ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي «دَلَائِلِ النبوَّةِ».

۳۷۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ۷۰ھ کے آغاز کے فتنوں اور نوعمر جاہل حاکموں سے اللہ کی پناہ طلب کرو (احمد)

وضاحت: نوعمر جاہل حکام سے مراد یزید بن معاویہ اور مروان بن حکم اور ان جیسے لوگ مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ کم عمر والے کسی انسان کو قاضی نہ بنایا جائے اور ۷۰ھ سے اس لئے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے کہ اس دور میں عظیم فتنے رونما ہوئے جن میں حسینؓ کا قتل' جنگ حرہ اور اس جیسے دیگر واقعات شامل ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۱۷)

٣٧١٧ - (٥٧) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمَا تَكُونُونَ، كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ».

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم' یونس بن ابی اسحاق سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جیسے تم ہوتے ہو اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان) نیز اس نے کہا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے منقطع ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ہاشم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۹۷)

٣٧١٨ -(٥٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللهِ فِي الْأَرْضِ، يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَإِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ - ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ».

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیشک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے مظلوم افراد اس کا سہارا تلاش کرتے ہیں جب حاکم وقت انصاف کرے گا تو اسے اجر و ثواب ملے گا اور رعیت اس کے لئے شکرگزار ہو گی اور جب حاکم وقت ظلم کرے گا تو (ظلم کا) گناہ اس پر ہو گا اور رعیت کے لئے صبر کرنا ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: حدیث کی سند میں سعید بن سنان راوی ضعیف ہے امام بخاریؒ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۲۸' الضعفاء الصغیر صفحہ۱۳۵' الضعفاء والمتروکین صفحہ۲۴۸' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۴۳' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۲۹۸)

۳۷۱۹ - (۵۹) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰہِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِیْقٌ. وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ».

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' یقیناً قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے ہاں وہ شخص مرتبہ و مقام کے لحاظ سے افضل ہو گا جو (دنیا میں) عدل و انصاف کرنے والا ایسا حکمران تھا جو (رعیت کے ساتھ) نرم برتاؤ کرتا تھا اور یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں وہ شخص انتہائی ذلت میں ہو گا جو (دنیا میں) ظالم اور متشدد قسم کا حکمران تھا (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۲۰ - (۶۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیْہِ نَظْرَۃً یُخِیْفُہٗ، اَخَافَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ». رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ»، وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی ہٰذَا: مُنْقَطِعٌ، وَرِوَایَتُہٗ ضَعِیْفٌ.

۳۷۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کو خوفناک نگاہوں سے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کو خوف زدہ کرے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ روایت ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۱۸)

۳۷۲۱ - (۶۱) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ، وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ، قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِیْ یَدِیْ، وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ، حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِہِمْ عَلَیْہِمْ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّاْفَۃِ. وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ، حَوَّلْتُ قُلُوْبَہُمْ بِالسَّخْطَۃِ وَالنِّقْمَۃِ، فَسَامُوْہُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ، فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَی الْمُلُوْكِ، وَلٰکِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَالتَّضَرُّعِ کَیْ اَکْفِیَکُمْ مُلُوْکَکُمْ»... رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ «الْحِلْیَۃِ».

۳۷۲۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

میں اللہ ہوں' صرف میں ہی معبود برحق ہوں' میں حکمرانوں کا مالک ہوں' میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں' حکمرانوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو اپنے بندوں کے لئے پھیر دیتا ہوں وہ ان پر شفقت اور نرمی کرتے ہیں لیکن جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں' وہ ان پر ناراض ہوتے ہیں اور انہیں مختلف سزاؤں میں مبتلا کرتے ہیں اور وہ انہیں بدترین قسم کے عذاب سے دوچار کرتے ہیں۔ پس تم اپنے آپ کو (اس بات میں) مشغول نہ کرو کہ تم حکمرانوں کے لئے بد دعا کرو۔ البتہ تم خود کو اللہ کے ذکر اور آہ و زاری میں مشغول رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں (ابو نعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وھب بن راشد غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

(اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۲۲ - (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ. قَالَ: «بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۲۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے' تم لوگوں کو خوشخبری کا پیغام دو اور انہیں متنفر نہ کرو ان کے ساتھ نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو (بخاری' مسلم)

۳۷۲۳ - (۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا —وَلَا تُنَفِّرُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو' سکون پہنچاؤ اور نفرت نہ دلاؤ (بخاری' مسلم)

۳۷۲۴ - (۳) وَعَنْ اِبْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذاً اِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا — وَلَا تَخْتَلِفَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۴: ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دادا ابوموسیٰ اشعریؓ اور معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا' تم دونوں لوگوں سے آسانی کا برتاؤ کرنا انہیں تکلیف میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو خوش رکھنا' متنفر نہ کرنا نیز تم ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور مخالفت سے باز رہنا (بخاری' مسلم)

۳۷۲۵ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْغَادِرَ— يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عہد شکنی کرنے والے کیلئے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا یہ فلاں بن فلاں انسان کو اس کی عہد شکنی کی سزا ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۲۶ - (۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہر وہ شخص جو وعدہ خلافی کرنے والا ہے قیامت کے دن اس کی پہچان کراتے ہوئے اس پر جھنڈا لگا دیا جائے گا (بخاری' مسلم)

۳۷۲۷ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَفِیْ رِوَايَةٍ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ، اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہر عہد شکن انسان کی مقعد کے نزدیک قیامت کے دن جھنڈا ہو گا اور ایک روایت میں ہے' ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے بقدر بطور علامت جھنڈا نمایاں ہو گا۔ خبردار! سربراہ مملکت سے بڑھ کر کسی عہد شکن کی عہد شکنی نہیں ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۲۸ - (۷) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ، وَفَقْرِهِمْ؛ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ، وَخَلَّتِهٖ، وَفَقْرِهٖ»... فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَحْمَدَ: «اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهٗ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ، وَحَاجَتِهٖ، وَمَسْكَنَتِهٖ».

دوسری فصل: ۳۷۲۸: عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو اللہ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم بنا دیتا ہے اور وہ لوگوں کی حاجات' شکایات اور ان کے مسائل حل نہیں کرتا تو اللہ اس کی ضرورتوں' اس کی شکایات اور اس کے مسائل کو حل نہیں فرماتا۔ چنانچہ معاویہؓ نے (اس حدیث کے سننے کے بعد) ایک شخص کو لوگوں کی ضرورتوں اور

شکایات سننے پر مقرر کر دیا (ابوداؤد' ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت اور احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "اللہ اس کی ضرورتوں اور اس کی حاجات اور اس کے مسائل کے لئے آسمان کے دروازوں کو بند فرما دیتا ہے"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۲۹ - (۸) عَنْ اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِیِّ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّهٗ اَتٰی مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوِ الْمَظْلُوْمِ، اَوْذِی الْحَاجَةِ؛ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ».

تیسری فصل: ۳۷۲۹: ابوشماخ ازدی اپنے چچا زاد بھائی جو اصحاب رسولؐ میں سے تھے' بیان کرتے ہیں کہ وہ معاویہؓ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم مقرر ہوتا ہے پھر وہ مظلوم لوگوں اور ضرورت مند انسانوں کے لئے دروازہ بند کر دیتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت جبکہ وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہو گا اس سے اپنی رحمت کے دروازوں کو بند کر دے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۳۰ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ: اَنْ لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا، وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا، وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ؛ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ، ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ۔ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۷۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے ماتحت حکام کا تعین فرماتے تو ان پر پابندی لگاتے کہ تمہیں ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہو گا' نہ تم نے میدے کی روٹی کھانی ہو گی اور نہ ہی تم نے باریک لباس پہننا ہو گا' اور نہ تم لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے دروازے بند کرنا' اگر تم ان کاموں میں سے کوئی کام بھی کرو گے تو تم پر اللہ کا عذاب نازل ہو گا پھر عمرؓ انہیں الوداع کہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ کنزالعمال میں یہ حدیث عاصم بن ابی النجود سے مروی ہے۔ اس نے عمرؓ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور عاصم کی حدیث بخاری اور مسلم میں مقرونا موجود ہے۔ اس مضمون کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند ابن عساکر میں بھی ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹)

بَابُ العَمَلِ فِي الْقَضَآءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

(قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۳۱ - (۱) عَنْ اَبِی بَکْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: «لاَ یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ»... مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۳۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' کسی قاضی کو غصہ کی حالت میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیے (بخاری' مسلم)

۳۷۳۲ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَهَدَ — فَاَصَابَ —؛ فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ؛ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ».

۳۷۳۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قاضی فیصلہ کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کیلئے دہرا ثواب ہے اور جب اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن اس کا فیصلہ غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملے گا۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۷۳۳ - (۳) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جُعِلَ قَاضِیاً بَیْنَ النَّاسِ؛ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ»... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص لوگوں کے (درمیان) فیصلے کرنے پر مقرر کیا گیا وہ گویا بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۳٤ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَغَی الْقَضَآءَ وَسَاَلَ؛ وُکِلَ اِلَی نَفْسِهٖ —، وَمَنْ اُکْرِهَ عَلَیْهِ؛ اَنْزَلَ اللهُ عَلَیْهِ مَلَکاً یُسَدِّدُهٗ»... رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قضاء کے منصب کو طلب کیا اور اس کا سوال کیا' اس شخص کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس شخص کو قضاء کے منصب پر مجبور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ (اس کی معاونت کیلئے) اس کے ساتھ ایک فرشتہ لگا دیتے ہیں۔ جو اس کو راہ صواب کی جانب (مائل) کرتا رہتا ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ بلال بن مرداس راوی مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۳۵۲) نیز عبدالاعلیٰ ثعلبی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۳۴' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۳۰' تقریب التہذیب جلدا صفحہ ۴۶۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۸' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۷۳)

۳۷۳۵ - (۵) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ. فَأَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ؛ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قاضی تین قسم کے ہیں' ایک قاضی جنت میں ہوگا جبکہ دو قاضی دوزخ میں ہوں گے۔ وہ قاضی جنت میں ہے جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا اس کے مطابق فیصلہ کیا اور وہ قاضی جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا لیکن فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے اور جس قاضی نے لوگوں کے درمیان ناواقفیت کے ساتھ فیصلہ کیا وہ بھی دوزخ میں ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۳۶ - (۶) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ؛ فَلَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے منصب کو طلب کیا اور وہ اس پر سرفراز ہوا اور اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کیلئے جنت ہے اور جسکا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا تو وہ جہنمی ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ موسیٰ بن نجدہ اور اس کے استاذ یزید بن عبدالرحمان دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ ۲۰' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۲۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۲)

۳۷۳۷ - (۷) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟» قَالَ: اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ. قَالَ: «فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟». قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: «فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟». قَالَ: اَجْتَهِدُ رَاْيِيْ وَلَا آلُوْ — قَالَ: فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ، وَقَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی جانب بھیجا تو اس سے دریافت کیا کہ جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ پیش ہوگا تو' تو کیسے فیصلہ کرے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اگر تو فیصلہ اللہ کی کتاب میں نہ پائے؟ اس نے جواب دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اگر تو یہ فیصلہ سنت رسولؐ میں بھی نہ پائے؟ اس نے جواب دیا' میں کوشش کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا اور ہرگز کوتاہی نہیں کروں گا۔ (راوی نے بیان کیا کہ) اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا' اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو ایسے فیصلے کی توفیق عطا کی جس پر اللہ کے رسول راضی ہیں (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عمرو راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۳۹) فقہاء اس حدیث سے اصول فقہ میں استدلال کرتے ہیں لیکن آئمہ حدیث بخاری' ترمذی' دارقطنی' ابن الجوزی اور عراقی وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے تحقیقی بحث "احادیث ضعیفہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۳)

۳۷۳۸ - (۸) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِياً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ؟. فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ؛ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ». قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ: «اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَاْيِيْ» فِيْ بَابِ: «الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ملک) یمن کی جانب قاضی بنا کر

بھیجا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں عمر رسیدہ نہیں ہوں اور مجھے قضا سے واقفیت بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا' اللہ تیرے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تیری زبان کو استقامت عطا کرے گا۔ جب دو شخص تیرے سامنے فیصلہ لے کر آئیں تو جب تک تو دوسرے کی بات نہ سن لے' پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا اس طرح عین ممکن ہے کہ فیصلہ (کی نوعیت) تیرے سامنے واضح ہو جائے۔ انہوں نے کہا اس کے بعد مجھے کسی فیصلے میں شک لاحق نہ ہوا۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اور ام سلمہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔" کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الاقضیہ والشہادات میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۴۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۳۹ ـ (۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ ، إِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاه ـ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَآءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ ــ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفاً» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» .

تیسری فصل: ۳۷۳۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو حاکم بھی لوگوں میں فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتے نے اس کو اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا اور فرشتہ' آسمان کی جانب (اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھائے ہوئے ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم ہوا کہ اس کو دوزخ کے گڑھے میں گرادو تو وہ اس کو گرا دے گا چنانچہ وہ چالیس سال تک نیچے جاتا رہے گا۔ (احمد' ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۸' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۹' التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۳۷۴۰ ـ (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں' آپ نے فرمایا' عادل قاضی قیامت کے دن اس بات کی آرزو کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

وضاحت: یہ حدیث عمران بن حطان، عائشہؓ سے بیان کرتا ہے اس راوی کی نہ تو متابعت ہے اور نہ ہی اس کا سماع عائشہؓ سے ثابت ہے۔ البتہ مجمع الزوائد میں اس کی سند کو حسن قرار دیا گیا ہے۔ (نیل الاوطار جلد۸ صفحہ ۲۷۰)

۳۷٤۱-(۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى — عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَإِذَا جَارَ وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ».

۳۷٤۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی توفیق قاضی کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ کی توفیق اس سے چلی جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اس کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

۳۷٤۲-(۱۲) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ مُسْلِماً وَيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ، فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدُّرَّةِ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ، إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ، يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ؛ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۷٤۲: سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عمرؓ کی جانب ایک جھگڑا لے کر گئے' عمرؓ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے۔ تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس پر یہودی نے عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا' اللہ کی قسم! تیرا فیصلہ صحیح ہے۔ اس پر عمرؓ نے اس کو درہ مارا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے جواب دیا' اللہ کی قسم! ہم "تورات" میں پاتے ہیں کہ حق فیصلہ کرنے والے قاضی کے دائیں جانب ایک فرشتہ اور بائیں جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے راہ صواب پر رہنے' اور اسے حق کی توفیق سے ہمکنار کرنے کی کوشش کرتے ہیں' جب تک کہ وہ حق کے ساتھ منسلک رہتا ہے لیکن جب وہ حق کو چھوڑ جاتا ہے تو دونوں فرشتے آسمان کی جانب چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

۳۷٤۳-(۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ. قَالَ: أَوَ تُعَافِيْنِي؟ — يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ

اَبُوْكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لِاَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ كَانَ قَاضِياً فَقَضٰى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافاً» . . . فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴۳: عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں کہ عثمانؓ بن عفان نے ابن عمرؓ سے کہا کہ آپ لوگوں کے فیصلے کیا کریں انہوں نے عرض کیا' اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا' آپ کیوں اسے بنظر کراہت دیکھتے ہیں جب کہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس قاضی نے عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے وہ اس لائق ہے کہ برابر برابر رہ جائے (یعنی نہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہیں اور نہ برائیاں) اس جواب کے بعد انہوں نے اس سے تکرار نہیں کی۔ (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے حدیث کی سند کو غیر متصل قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن موہب نے عثمانؓ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲' ضعیف ترمذی صفحہ۱۵۲)

۳۷۴۴ - (۱۴) وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ؛ قَالَ: فَإِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ. فَقَالَ: اِنَّ اَبِيْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ سَالَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسَالُهٗ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ، فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ». وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: «مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ —؛ فَاَعِيْذُوْهُ». وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِياً فَاَعْفَاهُ، وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ اَحَدًا.

۳۷۴۴: اور رزین کی روایت میں نافع سے مذکور ہے کہ ابن عمرؓ نے عثمانؓ سے کہا' اے امیر المؤمنین! میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا' انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا' میرے والد اگر کسی مشکل میں مبتلا ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی الجھن پیش آتی تو آپؐ جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کرتے اور میں اب کس سے دریافت کروں؟ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کے ساتھ پناہ طلب کی اس نے عظیم ذات کے ساتھ پناہ طلب کی' نیز میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دو اور میں قاضی کے منصب سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں چنانچہ عثمانؓ نے ان کو معاف کردیا نیز ان سے کہا کہ اس بات کا تو کسی سے ذکر نہ کرنا۔

وضاحت: رزین کی روایت کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲)

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

(حکام کے مشاہرات اور ان کو ملنے والے تحائف کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٧٤٥ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اُعْطِیْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ، اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۳۷۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے روکتا ہوں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں' وہاں خرچ کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

٣٧٤٦ - (٢) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ ـ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ؛ فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۷۴۶: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ لوگ بلاجواز اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن وہ دوزخ میں ہوں گے (بخاری)

وضاحت: اسلامی بیت المال میں تصرف کرنے والوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ بیت المال میں جمع شدہ مال کو صحیح مستحقین میں ضرورت کے مطابق صرف کریں نیز بیت المال میں زکوۃ کے علاوہ خراج' جزیہ اور غنیمت وغیرہ کا مال بھی جمع ہوتا ہے اس لئے اس کے خرچ کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳)

٣٧٤٧ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُوْنَةِ اَهْلِیْ ـ، وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، فَسَیَاْكُلُ آلُ اَبِیْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ـ، وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ... رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۷۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے کہا' میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی معیشت سے کوتاہ نہیں تھا اب میری مشغولیت مسلمانوں کے امور

سرانجام دینے کے لئے ہے اس لئے ابوبکرؓ کے اہل و عیال بیت المال سے اخراجات لیں گے اور ابوبکرؓ مسلمانوں کے امور سرانجام دینے میں مصروف رہیں گے (بخاری)

۳۷٤۸ - (٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَرَزَقْنَاهُ رِزْقاً، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ»... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۷۴۸ : بریدہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو ہم کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تو اس (وظیفے) کے علاوہ جو مال وہ لے گا وہ خیانت ہو گی (ابوداؤد)

۳۷٤۹ - (٥) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَعَمَّلَنِيْ... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۷۴۹ : عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (آپؐ کی جانب سے مقرر کردہ) کام سرانجام دیا تو آپؐ نے مجھے اس کا معاوضہ عطا کیا (ابوداؤد)

وضاحت : چونکہ یہ حدیث بخاری' مسلم میں ہے اس لئے اس کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تھا لیکن صاحب مصابیح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صاحب مشکوۃ نے دوسری فصل میں ہی ذکر کر دی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۷۵۰ - (٦) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، أَرْسَلَ فِيْ أَثَرِيْ، فَرُدِدْتُ. فَقَالَ: «أَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئاً بِغَيْرِ إِذْنِيْ، فَإِنَّهُ، غُلُوْلٌ ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ — لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۵۰ : معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا۔ جب میں روانہ ہوا تو آپؐ نے میرے تعاقب میں ایک شخص کو بھیجا' میں واپس آیا تو آپؐ نے دریافت کیا' تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے پیچھے کس لئے ایک شخص کو بھیجا؟ میں نے اس لئے تجھے بلایا تھا کہ تو میری اجازت کے بغیر (کسی سے) کچھ نہ لینا کیونکہ اس طرح مال لینا خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت کے ساتھ آئے گا' اب تو اپنے کام پر روانہ ہو جا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے کسی بھی امام نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۱)

۳۷۵۱ - (۷) **وَعَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلاً فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِماً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَناً»... وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ ــ فَهُوَ غَالٌّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جو شخص ہمارا ملازم ہے وہ بیوی حاصل کرے اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو وہ خادم حاصل کرے اگر اس کا گھر نہیں ہے تو وہ گھر حاصل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان کے علاوہ حاصل کرے گا وہ خائن ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اسلامی حکومت کے ملازم کے لئے سہولت ہے کہ وہ بیت المال سے حق مہر اور دیگر ضروری اخراجات مثلاً رہائشی مکان اور خادم کے اخراجات وغیرہ لے سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۲ - (۸) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عُمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا ــ فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ، يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ــ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ ــ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: «وَأَنَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ، مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ؛ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے کسی شعبہ میں ملازم ہے وہ اگر ہم سے سوئی یا اس سے بھی اونیٰ چیز چھپائے گا تو وہ خائن ہے۔ قیامت کے دن وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے لائے گا۔ آپؐ کی یہ بات سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے ملازمت سے سبکدوش کر دیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' سبب کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے آپؐ سے سنا ہے' آپؐ نے فلاں فلاں بات کہی ہے آپؐ نے فرمایا' میں نے یہ بات کہی ہے کہ جس شخص کو ہم کسی ملازمت پر مقرر کریں وہ تھوڑا' زیادہ (سب کچھ ہمارے سامنے) لائے اور جو کچھ اس کو اس سے دیا جائے' اسے قبول کرے اور جس سے اس کو روکا جائے اس سے رک جائے (مسلم' ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

وضاحت: یہ حدیث مسلم میں ہے لیکن علامہ بغوی نے اس کو دوسری فصل میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کو پہلی فصل میں ذکر کرنا چاہیے تھا۔ ان سے سہو ہو گیا ہے۔ حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت کے ملازمین کے لئے تحفے وغیرہ لینا ناجائز ہے (واللہ اعلم)

٣٧٥٣ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٣٧٥٤ - (١٠) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۳۷۵۴: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبداللہؓ بن عمروؓ اور ابوہریرہؓ سے بیان کیا ہے۔

٣٧٥٥ - (١١) — وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ ثَوْبَانَ، وَزَادَ: «وَالرَّائِشَ» يَعْنِي: الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۵: نیز اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ "جو شخص رشوت دینے والے اور لینے والے کے مابین رشوت کی بات طے کراتا ہے وہ بھی ملعون ہے"۔
وضاحت: اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم ہے، اس میں کلام ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۲۴)

٣٧٥٦ - (١٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ، ثُمَّ ائْتِنِيْ». قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ. فَقَالَ: «يَا عَمْرُو! إِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللهُ وَيُغَنِّمُكَ، وَأَزْعَبُ لَكَ زُعْبَةً مِّنَ الْمَالِ» . . . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ، وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ. قَالَ: «نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ — لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ. وَفِيْ رِوَايَتِهِ: قَالَ: «نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ».

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار اور لباس لے کر میرے پاس آئیں انہوں نے بیان کیا، چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ وضو فرما رہے تھے آپؐ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اے عمروؓ! میں نے تیری جانب پیغام بھیجا، تاکہ تجھے کسی کام کے لئے بھیجوں، اللہ تعالیٰ تجھے سلامت رکھے گا اور تجھے غنیمت سے نوازے گا اور میں تجھے خاصا مال دوں گا (یہ سن کر) میں

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے مال (کے حصول) کے لئے ہجرت نہیں کی' ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسولؐ (کی رضا) کیلئے کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' صالح انسان کے لئے حلال مال بہتر ہے (شرح السنہ) احمد نے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں ہے کہ صالح انسان کیلئے حلال مال بہتر ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ حلال مال صالح انسان کے لئے نیک اعمال سرانجام دینے میں معاون ہوتا ہے اور اللہ کی نعمت ہوتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٧٥٧ ـ (١٣) عَنْ أَبِىْ أُمَامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً، فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا؛ فَقَدْ اَتٰى بَاباً عَظِيْماً مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ٣٧٥٧: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص کے لئے سفارش کرے اور وہ اسے سفارش کی وجہ سے تحفہ دے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا (ابوداؤد)

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

(فیصلوں اور شہادتوں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۵۸ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ -، وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ «شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ» اَنَّهُ قَالَ: وَجَآءَ فِيْ رِوَايَةِ «الْبَيْهَقِيِّ» بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً: «لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ، وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ».

پہلی فصل: ۳۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' اگر لوگوں کو ان کے محض دعووں پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کے بارے میں دعوی کرنے لگیں گے۔ البتہ مدعا علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور نووی شرح مسلم میں ہے اس نے بیان کیا کہ بیہقی کی روایت میں حسن یا صحیح سند سے ابن عباسؓ کی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس شخص پر ہے جو دعوی کا انکار کرے۔

۳۷۵۹ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ— وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ— يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ، لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلاً﴾— اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۵۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص عمداً" جھوٹی قسم اٹھاتا ہے (اور) جھوٹی قسم کے ساتھ مسلمان بھائی کا مال چھیننا چاہتا ہے تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا' تو اللہ تعالٰی اس پر ناراض ہو گا' اس کی تصدیق اللہ کے اس فرمان سے ہو رہی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ سے کئے گئے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں' ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہو گا" (بخاری' مسلم)

٣٧٦٠ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِه — ؛ فَقَدْ اَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئاً يَسِيْراً يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «وَاِنْ كَانَ قَضِيْباً مِنْ اَرَاكٍ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان شخص کا حق چھینتا ہے' اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جنت اس پر حرام کر دی ہے۔ ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ معمولی چیز ہو؟ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو (مسلم)

٣٧٦١ - (٤) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ — ، فَاَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ؛ فَلَا يَاْخُذَنَّهُ، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں انسان ہوں اور تم میرے پاس فیصلہ لاتے ہو اور شائد تم میں سے کچھ لوگ بہ نسبت دوسروں کے' اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ فصیح ہوں تو میں ان کی بات سن کر اس کے مطابق ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس میں جس شخص کو فیصلہ کرتے ہوئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لے بلاشبہ میں اس کو دوزخ سے ایک حصہ دے رہا ہوں (بخاری' مسلم)

٣٧٦٢ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کو وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جو جھگڑنے میں بہت تیز ہے (بخاری' مسلم)

٣٧٦٣ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضَى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا (مسلم)

وضاحت : حد اور قصاص کے علاوہ حقوق اور اموال کے مقدموں میں اگر مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو دوسرے گواہ کی جگہ اس مدعی کے قسم اٹھانے سے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

٣٧٦٤ - (٧) **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ - ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي. فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي، لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَلَكَ يَمِينُهُ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ، مِنْ شَيْءٍ - . قَالَ: «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ». فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: «لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا؛ لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۴: علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضر موت (یمن کے شہر) سے ایک شخص اور کندہ قبیلہ سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرمی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص میری زمین پر قابض ہو گیا ہے اور کندی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے' اس (حضرمی) کا اس زمین پر کچھ حق نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا' کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا تو پھر وہ قسم اٹھائے اس نے اعتراض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ وہ شخص فاسق ہے' قسم اٹھانے کی اس کو کچھ پرواہ نہیں' اسے کسی شے سے دریغ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی ہے جب (کندی) قسم اٹھانے کے لئے چلا تو جب اس نے منہ پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس نے ظلماً" مال ہضم کرنے کے لئے قسم اٹھائی تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے اعراض فرمائے گا (مسلم)

٣٧٦٥ - (٨) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص ایسی چیز پر دعوی کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (مسلم)

٣٧٦٦ - (٩) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (بہترین گواہ) وہ شخص ہے جو گواہی کے مطالبہ سے پہلے گواہی دے (مسلم)

٣٧٦٧ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ، وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں تین ادوار کے لوگوں کو بہترین قرار دیا گیا ہے یعنی صحابہ کرام' تابعین عظام اور تبع تابعین۔ ان کے بعد آنے والے لوگ دین اسلام کا کچھ خیال نہیں کریں گے وہ فوراً" بلاپس و پیش قسم اٹھانے اور گواہی دینے کے لئے آمادہ ہوں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

٣٧٦٨ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ اَلْيَمِيْنَ، فَاَسْرَعُوْا، فَاَمَرَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کے لئے فرمایا' وہ قسم اٹھانے میں آپؐ کو بہت جلد باز نظر آئے تو آپؐ نے حکم دیا کہ قسم اٹھانے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم اٹھائے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ مثال کے طور پر دو شخص ایک چیز میں جھگڑا کریں جب کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور ان دونوں کے پاس ثبوت بھی نہیں ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے چنانچہ ابوداؤد' نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے کہ دو شخص ایک سامان کے بارے میں جھگڑ پڑے جبکہ ان میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی۔ آپؐ نے فرمایا' قسم اٹھانے پر قرعہ اندازی کرو نیز یہ احتمال بھی ہے کہ وہ لوگ مدعا علیہ ہیں اور ان کے قبضہ میں سامان ہے اور مدعی کے پاس دلیل نہیں ہے' مدعی اور مدعا علیہ بھی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو اس صورت میں قرعہ اندازی ہو گی کہ کون قسم اٹھائے؟ جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا وہ قسم اٹھا کر اس کا مالک بن جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۷۶۹-(۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ، وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۷۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدعی دلیل لائے اور مدعا علیہ قسم اٹھائے (ترمذی)

۳۷۷۰-(۱۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِيْ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا. فَقَالَ: «مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ؛ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ». فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ، فَقَالَ: «لَا، وَلٰكِنِ اذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا ـــ، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا صَاحِبَهٗ»... وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ»، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۷۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو آدمیوں کے بارے میں بیان کرتی ہیں جو آپ کے پاس ایک وراثت کے بارے میں مقدمہ لائے تھے۔ دونوں مدعی تھے' (ان دونوں میں سے) دلیل کسی کے پاس نہ تھی آپ نے فرمایا' جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کو دوزخ کا ٹکڑا دے رہا ہوں (آپ کے اس فرمان کے بعد) دونوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرا حق میرے رفیق کو دے دیں۔ آپ نے انکار کیا اور فرمایا' تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کرو پھر (حقوق کے بارے میں) قرعہ اندازی کرو اس کے بعد تم میں سے ہر شخص اپنے رفیق کے لئے (اس کے حصہ کو) حلال قرار دے اور ایک روایت میں ہے' آپ نے فرمایا' میں تم دونوں میں اس جھگڑے کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جس کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا (ابوداؤد)

۳۷۷۱-(۱٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دَابَّتُهٗ نَتَجَهَا ـــ، فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۷۷۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے کے بارے

میں جھگڑا کیا۔ ان دونوں نے دلائل دیئے کہ چوپایہ اس کا ہے' اس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ کیا جس کے وہ قبضہ میں تھا (شرحُ السّنّۃ)

وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۳۷۷۲ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْراً عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا شَاھِدَیْنِ، فَقَسَمَہُ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَھُمَا نِصْفَیْنِ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلِلنَّسَآئِیِّ، وَابْنِ مَاجَۃَ : اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْراً لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْھُمَا بَیِّنَۃٌ، فَجَعَلَہُ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَھُمَا .

۳۷۷۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک چوپائے پر اپنا حق جتلایا اور ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ آپؐ نے چوپائے کو ان کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا (ابوداؤد) اور ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا جبکہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی تو آپؐ نے اس کو دونوں میں تقسیم فرما دیا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۸)

۳۷۷۳ - (۱٦) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا فِیْ دَابَّۃٍ، وَلَیْسَ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : «اِسْتَھِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ» — رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَۃَ.

۳۷۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ دونوں کے پاس دلیل نہ تھی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قسم پر قرعہ اندازی کرو (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۷٤ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَہٗ : «اِحْلِفْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، مَا لَہٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ» یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۷۷٤: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا' جس سے حلف لیا کہ تو قسم یوں اٹھا "قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں" کہ مدعی کا تیرے ذمہ کچھ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۹)

۳۷۷۵ - (۱۸) وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ : کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ

مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ — ، فَجَحَدَنِىْ — ، فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قُلْتُ : لاَ . قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ : «اَحْلِفْ» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِذَنْ يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِىْ ، فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً﴾ — اَلْآيَةَ • رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۷۷۵: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور ایک اور یہودی کے درمیان زمین کا تنازع تھا اس نے میرے دعوی کا انکار کیا تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپؐ نے (مجھ سے) دریافت کیا' تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا (تو) آپؐ نے یہودی سے کہا' تو قسم اٹھا' میں نے عرض کیا' یہ تو قسم اٹھا لے گا اور میری زمین غصب کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سے قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا" (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۷۶ - (۱۹) وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً مِنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلاً مِّنْ حَضْرَمُوْتَ، اِخْتَصَمَا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِىْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ اَرْضِىْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا، وَهِىَ فِىْ يَدِهِ. قَالَ: «هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ: لاَ، وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهُ، وَاللهِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِىْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ؟ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لاَ يَقْطَعُ اَحَدٌ مَالاً بِيَمِيْنٍ، اِلاَّ لَقِىَ اللهَ وَهُوَ اَجْذَمُ» فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِىَ اَرْضُهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۷۶: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کندہ (قبیلے) کے ایک شخص اور حضرموت (مقام) کے ایک شخص کے درمیان یمن کی زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی شخص نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! مجھ سے میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا (اور) اس کے قبضہ میں ہے۔ آپؐ نے پوچھا' کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا (اور کہا) البتہ میں اس سے قسم لیتا ہوں (اس کے الفاظ یوں ہوں) "اللہ کی قسم! اسے علم نہیں ہے کہ وہ میری زمین ہے (اور) اس کے والد نے اس کو مجھ سے غصب کیا تھا" چنانچہ کندی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قسم اٹھا کر کسی کے مال پر غاصبانہ قبضہ کرتا ہے وہ اللہ سے کوڑھی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا (یہ سن کر) کندی نے اقرار کیا کہ زمین اس کی ہے (ابوداؤد)

۳۷۷۷ ـ (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللهِ، وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ، وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ، فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ ــ، اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ ــ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۷۷: عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی قسم پختگی سے اٹھاتا ہے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرتا ہے تو وہ قسم اس کے دل میں قیامت تک کیلئے ایک داغ بن جاتی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۷۷۸ ـ (۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے اگرچہ سبز مسواک کے بارے میں (قسم اٹھائے) تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے یا فرمایا' اس کیلئے دوزخ واجب ہو گئی۔ (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۷۹ ـ (۲۲) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِماً، فَقَالَ: «عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللهِ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ، وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۹: خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ آپؐ نے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر تین بار فرمایا' جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ بعدازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا

احترام کرے تو اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی جانور حلال ہیں ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس بتوں کی گندگی سے بچو، جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو، یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۶۵۳)

۳۷۸۰ - (۲۳) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ، اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَآءَةَ.

۳۷۸۰: نیز احمد اور ترمذی نے اس حدیث کو ایمن بن خریم سے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، زیادہ عصفری مجہول راوی ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۹)

۳۷۸۱ - (۲۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا -، وَلَا ذِيْ غِمْرٍ - عَلَى اَخِيْهِ، وَلَا ظَنِيْنٍ — فِي وِلَآءٍ وَلَا قَرَابَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ اس کی، جس پر حد لگی ہے، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے، نہ اس کی جو ولاء میں متہم ہے، نہ اس کی جو قرابت میں متہم ہے اور نہ اس شخص کی جو کسی گھر میں پلتا ہے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالاعلیٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹) نیز یحییٰ بن سعید فارسی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۱۳۶، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۷۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۸)

۳۷۸۲ - (۲۵) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلَى اَخِيْهِ». وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں' نہ زانی مرد اور عورت کی' نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے اور نہ ہی گھر میں پلنے والے کی گواہی' گھر والوں کیلئے قابل قبول ہے۔ (ابوداؤد)

۳۷۸۳ ـ (۲٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَةٍ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جنگل میں رہنے والے کی گواہی' بستی میں رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۸٤ ـ (۲۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَیْهِ لَمَّا اَدْبَرَ: حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ، فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۷۸۴: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے واپس لوٹتے ہوئے کہا' مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کوتاہی پر ملامت کرتا ہے' تجھے احتیاط کرنی چاہیے۔ جب کوشش کے باوجود کوئی چیز خلاف توقع' ظاہر ہو تو کہنا چاہیے "مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے" (ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کوتاہی کرنے والے کا "حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" کہنا درست نہیں اور جو شخص محتاط انداز اختیار کرتا ہے اس کے باوجود اس کے خلاف فیصلہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ مندرجہ بالا کلمات کہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳۰)

۳۷۸٥ ـ (۲۸) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُهْمَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ: ثُمَّ خَلّٰی عَنْهُ.

۳۷۸۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کے سبب بند کر دیا (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے اسے رہا کر دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۸۶ - (۲۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ ... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

تیسری فصل : ۳۷۸۶: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ دونوں جھگڑا لانے والے (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں مصعب بن ثابت بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۳۰۷' المجروحین جلد۳ صفحہ۲۸' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۱۱۸' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۵۱' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۵۴)

كِتَابُ الْجِهَادِ

(جہاد کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۸۷ - (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا» - ، قَالُوْا: اَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ - النَّاسَ؟ قَالَ: «اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۷۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا' نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے' اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے' (چاہے) اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یا اپنی آبادی میں رہا' جہاں وہ پیدا ہوا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' (اے اللہ کے رسول) اجازت ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیں۔ آپؐ نے جواب دیا' بلاشبہ جنت کی سو منزلیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے' جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو۔ اس لئے کہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں (بخاری)

۳۷۸۸ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس شخص کی ہے جو روزے رکھتا ہے' قیام کرتا ہے' قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے' روزے اور (نفل) نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے ۔
(بخاری' مسلم)

۳۷۸۹ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ؛ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ، اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلتا ہے' اس کو صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گھر سے باہر نکالتا ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا یا اسے جنت میں داخل کروں گا (بخاری' مسلم)

۳۷۹۰ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ؛ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے (مگر) میں ان کے لئے سواریوں کا انتظام نہیں کر پاتا۔ میں کبھی کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے پر جہاد کے لئے نکلتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں (بخاری' مسلم)

۳۷۹۱ - (٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رِبَاطُ يَوْمٍ - فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں خود کو سرحدی چوکی میں (پہرے کے لئے وقف کرنا) دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے' اس سے بہتر ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۹۲ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے راستے میں صبح جانا اور شام کو جانا' دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے' سے بہتر ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۹۳ - (۷) **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحد کا پہرا دینا ایک ماہ کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے اگر وہ (اس حالت میں) فوت ہو جائے تو جو عمل وہ کر رہا تھا وہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹٤ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ عَبْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَتَمَسَّهُ النَّارُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۹۴: ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی (مسلم)

۳۷۹۵ - (۹) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کافر اور اس کا قاتل (دونوں) دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے (مسلم)

وضاحت: یہ تب ہے جب قاتل کا خاتمہ ایمان پر ہو گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

۳۷۹٦ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلَى مَتْنِهِ - ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً - أَوْ فَزْعَةً - ، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ - ، أَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ - من هـذِهِ

الشَّعَفِ، اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ، يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ — ؛ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی نہایت بہتر ہے جس نے اللہ کے راستے میں اپنی سواری کی لگام کو تھاما ہوا ہے جب بھی وہ کسی خطرے' فریاد رسی کی اطلاع پاتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر برق رفتاری سے ادھر جاتا ہے۔ وہ قتل یا موت کے مواقع تلاش کرتا ہے یا وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑی کی چوٹی پر مقیم ہے یا کسی وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے وہ مرتے دم تک نماز ادا کرتا ہے' زکوۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں (مستغرق) رہتا ہے تو ایسا شخص لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۷ - (۱۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَقَدْ غَزَا. وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِيْ اَهْلِهٖ — ؛ فَقَدْ غَزَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے' جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا' اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی اس نے بھی جہاد کیا (بخاری' مسلم)

۳۷۹۸ - (۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ؛ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ اپنے گھروں میں اقامت پذیر ہیں وہ مجاہدین کی بیویوں کا احترام اس طرح کیا کریں جس طرح وہ اپنی ماؤں کا احترام کرتے ہیں اور جو لوگ جہاد میں شریک نہیں' گھروں میں مقیم ہیں' ان میں سے جب کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل و عیال میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے قیامت کے دن (میدان حشر) میں کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد جس قدر چاہے گا اس کے اعمال صالحہ اس سے چھین لے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے (وہ کسی عمل کو اس کے پاس باقی رہنے دے گا؟) (مسلم)

۳۷۹۹ - (۱۳) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نبیؐ کے پاس) لگام والی اونٹنی لایا اور عرض کیا' یہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی وہ سب لگام والی ہوں گی (مسلم)

۳۸۰۰ - (۱٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثاً إِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ. فَقَالَ: «لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) "بنو ہذیل" (کے ذیلی قبیلے) "بنو لحیان" کی جانب ایک لشکر روانہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا' دو انسانوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے اور ثواب ان دونوں کے درمیان برابر ہو گا (مسلم)

۳۸۰۱ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِماً، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر جہاد کرتی رہے گی (مسلم)

وضاحت: مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت پر عمل پیرا ہیں' اس میں وہ علماء کرام بھی شامل ہیں جو ہر دور میں دین اسلام کی حفاظت اور اس کی نشرواشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۳۸۰۲ - (۱٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَماً، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے (اور اللہ کو خوب علم ہے کہ کون شخص اس کے راستے میں زخمی ہوا؟) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا۔ جسکا رنگ تو خون جیسا ہی ہو گا اور مہک کستوری کی سی ہو گی (بخاری' مسلم)

۳۸۰۳ - (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ دنیا کی جانب لوٹنے کو اچھا نہیں جانے گا اگرچہ اس کو زمین کی تمام چیزیں حاصل ہو جائیں۔ ماسوا شہید کے' وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار شہید کیا جائے کیوں کہ وہ شہید کی عزت و کرامت ملاحظہ کر چکا ہو گا (بخاری' مسلم)

۳۸۰٤ - (۱۸) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ — الْاٰيَة. قَالَ: «اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا. فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَّسْاَلُوْا. قَالُوْا: يَا رَبِّ! نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۴: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے" عبداللہؓ بن مسعود نے جواب دیا کہ ہم نے اس کے بارے میں (نبیؐ) سے دریافت کیا تھا آپؐ نے فرمایا' ان شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں۔ ان کے لئے عرش کے ساتھ فانوس معلق ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ بعدازاں ان فانوسوں میں قرار

حاصل کرتے ہیں۔ ان کے پروردگار نے ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا' تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں اور کیا چاہیے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ تین بار اللہ نے ان سے دریافت کیا' ہر بار انہوں نے یہی جواب دیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان سے دریافت کیا جاتا رہے گا تو انہوں نے عرض کیا' اے ہمارے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل ہوں چنانچہ جب اللہ نے ان سے یہ اقرار لے لیا کہ انہیں کچھ ضرورت نہیں تو ان سے سوال کرنا بند کر دیا گیا (مسلم)

۳۸۰۵-(۱۹) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِیْهِمْ، فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، وَالْاِیْمَانَ بِاللهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، یُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «کَیْفَ قُلْتَ؟» فَقَالَ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، اَیُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: «نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں بتایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' اگر تو اللہ کے راستے میں صبر کے دامن کو تھامے ہوئے' ثواب طلب کرتے ہوئے' پیش قدمی کرتے ہوئے' بغیر پسپا ہوئے قتل ہو جائے گا تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا' تو نے کیا دریافت کیا تھا؟ اس نے جواب دیا' آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں! جب تو صبر کرنے والا' ثواب طلب کرنے والا' پیش قدمی کرنے والا ہو' پسپا ہونے والا نہ ہو البتہ قرض معاف نہیں ہو گا (ابھی) جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے اس بارے میں بات کی ہے (مسلم)

۳۸۰۶ - (۲۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۶: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے راستے میں شہید ہونا' قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے (مسلم)

٣٨٠٧ - (٢١) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٨٠٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ دو انسانوں کے بارے میں ہنستا ہے ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ دونوں جنّت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ یوں ہے کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے' قتل ہو جاتا ہے پھر (قاتل اسلام لے آتا ہے تو) اللہ قاتل کی توبہ قبول کرلیتا ہے اور وہ (میدانِ جنگ میں) شہید ہو جاتا ہے (مسلم)

٣٨٠٨ - (٢٢) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ؛ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٠٨: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ سے صدقِ دل سے شہادت کا سوال کیا' اللہ اس کو شہداء کے منازل میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہوا (مسلم)

٣٨٠٩ - (٢٣) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ —، فَاِنْ كَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِی الْبُكَاءِ. فَقَالَ: «يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٣٨٠٩: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت براء' حارثہ بن سراقہ کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے حارثہؓ کے بارے میں بتائیں' وہ جنگ بدر میں شہید ہو گیا تھا اس کو نامعلوم تیر لگا تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر جنت میں نہیں تو میں مبالغہ کے ساتھ اس پر روتی ہوں. آپؐ نے جواب دیا' اے ام حارثہؓ! جنتیں بہت سی ہیں' تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے (بخاری)

٣٨١٠ - (٢٤) **وَعَنْهُ** قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰی بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ». قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخٍ بَخٍ —! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكَ عَلٰی

قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ؟» قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِلَّا رِجَاءَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ —، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ. ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نکلے وہ بدر (مقام) میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین (بھی) آ گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ایسی جنت میں (جانے کے لئے) کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (یہ سن کر) عمیرؓ بن حمام نے کہا' واہ واہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' یہ بات تو نے کیوں کہی ہے؟ اس نے جواب دیا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! صرف اس امید پر کہا کہ میں جنتی ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو جنتی ہے راوی نے بیان کیا' اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کیا' بعدازاں اس نے کہا' اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہوں تو بلاشبہ یہ زندگی لمبی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس نے کھجوروں کو جو اس کے (ہاتھ میں) تھیں پھینک دیا پھر اس نے ان سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۱۱ - (۲۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ. قَالَ: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِيْ إِذًا لَقَلِيْلٌ: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ — فَهُوَ شَهِيْدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے (خیال) میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس طرح تو میری امت کے شہید کم رہ جائیں گے (اس لئے سن لو) جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص طاعون کی بیماری میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی (بیماری) میں فوت ہوا وہ شہید ہے (مسلم)

۳۸۱۲ - (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُوْ، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أُجُوْرِهِمْ. وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ — وَتُصَابُ —، إِلَّا تَمَّ أُجُوْرُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۲ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو دستہ اور لشکر جہاد کرتا ہے' (مال) غنیمت حاصل کرتا ہے اور صحیح سالم رہتا ہے تو انہوں نے اپنے ثواب کا دو تہائی حصہ جلدی حاصل کر لیا اور جو دستہ اور لشکر غنیمت حاصل نہیں کر پاتا اور (جہاد میں) کام آتا ہے تو انہیں ان کا اجر و ثواب مکمل ملے گا (مسلم)

۳۸۱۳ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْـزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ؛ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا' نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ ایک قسم کی منافقت پر فوت ہوا (مسلم)

۳۸۱٤ - (۲۸) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ، فَمَنْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۴ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا' ایک شخص (حصول) غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے (جب کہ) ایک شخص شہرت (حاصل کرنے) کے لئے جہاد کرتا ہے اور ایک شخص اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کی شجاعت کی نمائش ہو تو اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اس لئے جہاد کیا تاکہ صرف اللہ کا حکم بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری' مسلم)

۳۸۱۵ - (۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: «اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ». وَفِیْ رِوَايَةٍ: «اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِی الْاَجْرِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۸۱۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس لوٹے' جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جہاں (کہیں) کا بھی سفر کیا ہے اور جس وادی کو بھی عبور کیا ہے وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے

ساتھ شریک ہیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مدینہ میں رہتے ہوئے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں مدینہ میں رہتے ہوئے کیوں کہ ان کو کسی عذر نے روک لیا تھا (بخاری)

۳۸۱۶ - (۳۰) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ.

۳۸۱۶: نیز مسلم نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۷ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

۳۸۱۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ سے جہاد میں (شرکت کی) اجازت طلب کی۔ آپؐ نے پوچھا' کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا' پوری ہمت سے ان کی خدمت کر (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے "اپنے والدین کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔"

وضاحت: جب کسی شخص کے والدین مسلمان ہوں اور زندہ ہوں تو ان کی خدمت فرض عین ہے۔ جہاد فرض عین ہو یا فرض کفایہ دونوں صورتوں میں والدین کی خدمت مقدم ہے اور ان کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہیں جا سکتا اگر جائے گا تو اس حدیث کی روشنی میں گناہگار ہو گا خواہ اس کے جہاد میں جانے سے اس کے والدین کو کچھ تکلیف نہ پہنچے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳۵)

۳۸۱۸ - (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ـــــ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا' مکہ کے فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور اس کی نیت کرنا ہے اور جب تم سے جہاد کے لئے روانہ ہونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ (بخاری' مسلم)

وضاحت: فتح مکہ کے بعد دارالکفر سے دارالاسلام کی جانب ہجرت کرنا نیز جہاد کے لئے وطن سے مفارقت اختیار کرنا' طلب علم کے لئے ہجرت کرنا اور فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہجرت کرنا درست ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۸۱۹ ـ (۳۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ، حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۸۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت سے ایک جماعت حق (کی حفاظت) کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی' اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان کا آخری (دستہ) مسیح دجال سے جنگ کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۰ ـ (۳٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِياً، اَوْ يَخْلُفْ غَازِياً فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ، اَصَابَهُ اللهُ بِقَارِعَةٍ – قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۲۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے نہ جہاد کیا' نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال رکھا' تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو کسی شدید قسم کی مصیبت میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۱ ـ (۳۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ، وَاَنْفُسِكُمْ، وَاَلْسِنَتِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اپنے مال' اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

۳۸۲۲ ـ (۳٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَفْشُوا السَّلاَمَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ – تُوْرَثُوا الْجِنَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' السلام علیکم (کہنے کو) عام

کرو، کھانا کھلاؤ اور (کفار کی) کھوپڑیوں پر تلواریں چلاؤ، تم بہشت کے وارث بنو گے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٣٨٢٣ ـ (٣٧) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطاً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؛ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ہر فوت ہونے والے شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں پہرے داری کرتے ہوئے فوت ہوا تو ایسے شخص کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے امن میں رہے گا (ترمذی، ابوداؤد)

٣٨٢٤ ـ (٣٨) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۸۲۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔

٣٨٢٥ ـ (٣٩) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ ـ؛ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحاً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً ـ؛ فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ. وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ ـ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم یا چوٹ لگی، وہ زخم یا چوٹ قیامت کے دن اتنا بڑا ہو گا جتنا دنیا میں بڑے سے بڑا تھا۔ خون کا رنگ، زعفران جیسا اور خوشبو، کستوری جیسی ہو گی اور جس شخص کے اللہ کے راستے میں پھوڑا نمودار ہوا بلاشبہ یہ اس پر شہداء کا نشان ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

٣٨٢٦ ـ (٤٠) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؛ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِمَائَةِ ضِعْفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۲۶: خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر و ثواب اس کے نامۂ اعمال میں ثبت ہو گا (ترمذی' نسائی)

۳۸۲۷ ـ (٤١) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ ـ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ ـ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ ـ فِي سَبِيلِ اللهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل صدقہ اللہ کے راستے میں سائے کے لئے خیمہ لگانا اور اللہ کے راستے میں خادم کا عطیہ دینا ہے یا اللہ کے راستے میں جفتی کے لئے سانڈ دینا ہے (ترمذی)

۳۸۲۸ ـ (٤٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى: «فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَداً». وَفِي أُخْرَى: «فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَداً، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَداً».

۳۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ کے ڈر سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے اور کسی بندے پر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ "کسی مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے نیز بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۸۲۹ ـ (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو آنکھیں دوزخ (کی آگ) سے محفوظ ہوں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے پر نم ہوئی دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں رات بھر پہرہ دیتی رہی (ترمذی)

۳۸۳۰ ـ (٤٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ، فَاَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ. فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ. فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ سَبْعِیْنَ عَاماً، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللهُ لَکُمْ وَیُدْخِلَکُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۸۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی ایک وادی کے پاس سے گزرا وہاں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا' اسے وہ بہت پسند آیا چنانچہ اس نے کہا' کاش! میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں اقامت پذیر ہو جاؤں چنانچہ اس نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کسی شخص کا اقامت گزیں ہونا' اپنے گھر میں ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم (اس بات کو) پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما کر جنت میں داخل فرمائے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو' جس شخص نے اللہ کی راہ میں اونٹنی سے ایک بار دودھ نکالنے کے وقت کے برابر جہاد کیا تو وہ جنت کا حقدار ہو گیا (ترمذی)

۳۸۳۱ ـ (٤٥) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ.

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا' دیگر امور خیر سے ہزار دن بہتر ہے (ترمذی' نسائی)

۳۸۳۲ ـ (٤٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِیْدٌ، وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۸۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر تین ایسے شخص پیش کئے گئے جو اول جنت میں داخل ہوں گے شہید' پاک دامن سوال سے کنارہ کش اور وہ غلام جو احسن انداز سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیرخواہی کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن عقبہ راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۶۴' ضعیف ترمذی صفحہ۱۸۹)

۳۸۳۳ ۔ (٤٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقِيَامِ». قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ». قِيْلَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ». قِيْلَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ» قِيْلَ: فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ؟ قَالَ: «مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ». قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقُنُوْتِ». ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ.

۳۸۳۳: عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' لمبا قیام کرنا۔ دریافت کیا گیا' کونسا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کم مال والے کا مشقت برداشت کر کے صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا' کونسی ہجرت زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص ان کاموں کو ترک کر دے جن کو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ دریافت کیا گیا' کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص مشرکوں کے ساتھ اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرے۔ دریافت کیا گیا' کونسا قتل ہونا زیادہ شرف والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس کا خون گرایا گیا اور اس کا گھوڑا مارا گیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کون سی نماز افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کا قیام طویل ہو اس کے بعد بقیہ امور میں ابوداؤد اور نسائی کا اتفاق ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۱۳۴)

۳۸۳٤ ۔ (٤٨) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۴: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں شہید انسان کے لئے چھ انعامات ہیں۔ خون کے پہلے قطرے کے گرنے پر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے' اسے جنت میں اس کا مقام دکھایا جاتا ہے' وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے' وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا اور اس کے

سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اس کا نکاح (۷۲) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا جاتا ہے اور اس کے (۷۰) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

۳۸۳۵ - (٤٩) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کی اللہ سے ملاقات ہوئی اور اس (کے جسم) پر جہاد کا نشان نہیں ہے تو اس کی اللہ سے ملاقات اس حالت میں ہو گی کہ اس میں نقص ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسماعیل بن رافع راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۳' التعلیق الرغیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۰' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)

۳۸۳٦ - (٥٠) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شہید انسان قتل ہونے کی تکلیف اس قدر محسوس کرے گا جس قدر تم میں سے ایک شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے (ترمذی' نسائی' دارمی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۳۷ - (٥١) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ تَعَالَى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے دو قطروں سے مراد اللہ کے ڈر سے آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں گرایا جانے والا خون کا قطرہ ہے اور دو نشانوں سے مقصود پاؤں کا نشان جو اللہ کی راہ میں لگا اور وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں لاحق ہوا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اللہ کی راہ میں نشانات سے مراد جہاد کرتے ہوئے جسم کے کسی حصہ پر زخم کا آ جانا ہے اور کسی فریضہ کی ادائیگی میں نشانات سے مراد ٹھنڈے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے اعضاء کا پھٹ جانا نیز سفرحج میں پاؤں کا غبار آلود ہونا وغیرہ مراد ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳۸)

۳۸۳۸ ـ (۵۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۳۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمندر کا سفر صرف حج یا عمرہ یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کرو کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مشکوۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۱۲۷) اس حدیث کی سند میں کچھ راوی مجہول ہیں' امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳۸)

۳۸۳۹ ـ (۵۳) **وَعَنْ** أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَائِدُ — فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ، وَالْغَرِيْقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۳۹: ام حرام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' سمندر کا سفر کرتے ہوئے جس شخص کا سر چکراتا ہے اور اسے قے آتی ہے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سمندر میں ڈوب جاتا ہے تو اسے بھی دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۰ ـ (۵۴) **وَعَنْ** أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ فَصَلَ — فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ، أَوْ وَقَصَهُ — فَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ، أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ —، أَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ؛ فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۴۰: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' جو شخص اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا (اور) وہ فوت ہو گیا یا قتل کیا گیا یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اس کو گرا دیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا وہ بستر پر ہی کسی قسم کی موت سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق فوت ہو گیا' تو وہ انسان شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید اور اس کے استاذ عبدالرحمان بن ثابت دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۷۲۸' تہذیب الکمال جلد۴ صفحہ۱۹۲' میزان الاعتدال جلدا صفحہ۳۳۱ و جلد۲ صفحہ۵۴۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۴۶)

۳۸۴۱ ـ (٥٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جہاد سے واپس لوٹنے کا ثواب جہاد کے لئے جانے کے برابر ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۲ ـ (٥٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلْغَازِيْ أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جہاد کرنے والے انسان کو جہاد کا ثواب ملے گا اور وہ شخص جو کسی جہاد کرنے والے کو اجرت دیتا ہے' اس کو اس اجرت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو گا اور جہاد کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا (ابوداؤد)

۳۸۴۳ ـ (٥٧) **وَعَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ، وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ، فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ، مَنْ أَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا ـ أَلَا وَذٰلِكَ الْأَجِيْرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۳: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' عنقریب بہت سے شہروں کو تم فتح کرو گے اور ایسے لشکر ہوں گے جن میں نظم و ضبط ہو گا' ان لشکروں میں سے چند دستوں کو متعین کیا جائے گا۔ پس ایک شخص لشکر کے ساتھ بلااجرت جانے کو پسند نہیں کرے گا وہ اپنی قوم سے الگ ہو کر ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنے آپ کو پیش کرے گا اور کہے گا' کون ایسا شخص ہے کہ میں اس کے قائمقام لشکر میں جاتا ہوں اور وہ مجھے اپنا اجیر مقرر کرلے؟ آپؐ نے فرمایا' خبردار! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تک اجیر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سورہ راوی ضعیف ہے امام بخاریؒ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۳۹' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۴۸)

٣٨٤٤ ـ (٥٨) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: آذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ أَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ، فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ، أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَهُ فِيْ غَزْوَتِهِ هٰذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تُسَمّٰى» ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۴ : یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کا اعلان فرمایا' جبکہ میں بہت بوڑھا تھا۔ میرا کوئی خادم نہ تھا میں نے ایک اجیر کو تلاش کیا' جو میری طرف سے کافی ہو جائے پس میں نے ایک شخص کو ڈھونڈ نکالا جس کے ساتھ میں نے تین دیناروں کا تعین کیا۔ پس جب (مال) غنیمت جمع ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے غنیمت سے حصہ دلواؤں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' آپؐ نے فرمایا' میں اس کے اس جہاد میں اس کے لئے دنیا و آخرت میں سوائے متعین دنانیر کے مزید کچھ استحقاق نہیں پاتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : صحیح حدیث میں وارد ہے کہ مسلم بن اکوع' طلحہؓ کی جانب سے اجیر تھا جب عبدالرحمان بن عیینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سوار اور پیادہ کے دو حصے دیئے تھے حالانکہ وہ اجیر تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تضاد ہے لیکن اس تضاد کو ختم کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس اجیر کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا جو جہاد کی نیت کرتا ہے اور جو شخص صرف اجرت کی نیت رکھتا ہے جہاد کی نیت نہیں رکھتا' اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

٣٨٤٥ ـ (٥٩) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَجْرَ لَهُ» ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے (اس کے ساتھ) وہ دنیوی فوائد کا بھی طلبگار ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کے لئے کچھ ثواب نہیں (ابوداؤد)

وضاحت : اگر اصل مقصد دنیوی فوائد کا حصول ہے تو پھر وہ ثواب کا مستحق نہیں ہے اور اگر اصل مقصد اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہے اور دنیوی فوائد کا حصول ثانوی ہے تو وہ ثواب کا حقدار ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

٣٨٤٦ ـ (٦٠) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ،

فَأَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ -، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ -، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ؛ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا، وَرِيَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۴۶: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جہاد دو قسم کا ہے (پہلی قسم میں) وہ شخص ہے جو اللہ کی رضا کا طالب ہے' امام کی اطاعت کرتا ہے' اپنی پسندیدہ چیز کو قربان کرتا ہے' اپنے ساتھی سے نرمی (کا برتاؤ) کرتا ہے اور خرابیوں سے کنارہ کش رہتا ہے تو اس کی نیند اور اس کا بیدار رہنا' سب ثواب ہے اور (دوسری قسم میں) وہ شخص ہے جو ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ کرتا ہے' امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں دنگا فساد کرتا ہے یقیناً وہ شخص کسی بدلے یعنی ثواب کے ساتھ نہیں لوٹے گا (مالک' ابوداؤد' نسائی)

۳۸۴۷ - (۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، بَعَثَكَ اللهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا؛ بَعَثَكَ اللهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا. يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلٰى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، أَوْ قُتِلْتَ؛ بَعَثَكَ اللهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کے ارادہ سے لڑائی کرے گا تو اللہ تجھے صبر اور ثواب (کے انعامات) سے نواز کر اٹھائے گا اور اگر تو ریاکاری اور حصول مال یا فخر کے لئے لڑائی کرے گا تو اللہ تجھے ریاکار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال میں تو لڑائی کرے گا اور قتل ہو گا' اللہ تجھے اسی حالت میں اٹھائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے محمد بن ابو الوضاح راوی کے بارے میں امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ اس میں "نظر" ہے اور حنان بن خارجہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۱۸)

۳۸۴۸ - (۶۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِيْ أَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِيْ لِأَمْرِيْ؟». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ». فِيْ «كِتَابِ الْإِيْمَانِ».

۳۸۴۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کیا تم (خود کو) عاجز پاتے ہو کہ جب میں کسی شخص کو (کسی کام پر) مقرر کروں (اور) وہ میرے حکم کے مطابق کام نہ کرے تو تم اس کی جگہ پر ایسے شخص کا تقرر کرو جو میرے حکم کے مطابق کام کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۴۷)

نیز فضالہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے" کتاب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۴۹ - (٦٣) **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِیْ سَرِیَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقْلٍ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ یُّقِیْمَ فِیْهِ وَیَتَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا، فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِیْ ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْیَهُوْدِیَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّةِ — ، وَلٰكِنِّیْ بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ؛ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا، وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِی الصَّفِّ؛ خَیْرٌ مِّنْ صَلَاتِهٖ سِتِّیْنَ سَنَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں نکلے تو ایک شخص کا گذر ایک غار کے پاس سے ہوا' اس کو اس میں پانی اور سبزہ نظر آیا تو اس کو خیال آیا کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر یہاں اقامت گزیں ہو جائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں یہودیت اور عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا ہوں' میں تو دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہوں جس میں آسانیاں ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اللہ کی راہ میں صبح یا شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی شخص کا جہاد کے لئے صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الهانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۶۱)

۳۸۵۰ - (٦٤) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا — فَلَهٗ مَا نَوٰی». رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

۳۸۵۰: عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد

کرتے ہوئے صرف ایک رسی کے حصول کا ارادہ کیا تو اس کی نیت کے مطابق وہ صرف ایک رسی کا حقدار ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے کہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے راستے میں جہاد کیا جائے' دنیوی مال و متاع کی نیت نہ کی جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

۳۸۵۱ - (۶۵) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ. فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ، مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ». قَالَ: وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کو رب تسلیم کیا' دین اسلام کو اپنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اس بات کو سن کر) ابوسعیدؓ متعجب ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ دوبارہ میرے سامنے یہ کلمات فرمائیں۔ آپؐ نے اس کے سامنے ان کلمات کو دہرایا۔ نیز فرمایا' ایک دوسری بات ہے جس کے کرنے سے اللہ اپنے بندے کو جنت میں منازل عطا کرے گا ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد' اللہ کی راہ میں جہاد' اللہ کی راہ میں جہاد (مسلم)

۳۸۵۲ - (۶۶) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ». فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ: یَا اَبَا مُوْسٰی! اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَقْرَاُ عَلَیْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهِ، فَاَلْقَاهُ ـــ، ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِهِ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰی قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں (آپؐ کا یہ کلام سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جو پراگندہ حال تھا اس نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا' اے ابوموسیٰ! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! (یہ سن کر) وہ شخص اپنے رفقاء کی جانب پلٹا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا' میں تم پر سلام کہتا ہوں اس کے بعد اس نے تلوار کے میان کو توڑ کر اسے پھینک دیا بعد ازاں تلوار لے کر دشمن کی جانب گیا' تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا (مسلم)

٣٨٥٣ - (٦٧) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: «اِنَّهٗ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ؛ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيْلِهِمْ. قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ، لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكُلُوْا - عِنْدَ الْحَرْبِ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ﴾ - اِلٰى آخِرِ الْآيَاتِ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

٣٨٥٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' جب احد کے میدان میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے اندر داخل فرمایا' وہ جنت کی نہروں پر وارد ہوتے ہیں' جنت کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کے فانوسوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں جو عرش کے سائے میں معلق ہیں جب وہ عمدہ قسم کے ماکولات' مشروبات اور عمدہ خواب گاہوں سے ہم کنار ہوئے تو انہوں نے کہا' ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کی یہ خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی جانب رغبت کریں اور جہاد میں بزدلی اختیار نہ کریں؟ اس پر اللہ پاک نے انہیں بتایا کہ میں تمہاری طرف سے اس بات کو ان تک پہنچا دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی اس حالت پر بھی وہ خوش ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور بوجہ اس کے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے" (ابوداؤد)

٣٨٥٤ - (٦٨) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ: اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا، وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» ... رَوَاهُ اَحْمَدُ.

٣٨٥٤: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا میں ایمانداروں کی تین قسمیں ہیں (پہلی قسم میں) وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں' پھر وہ شک و شبہ سے دور

رہتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مال و جان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں (دوسری قسم میں) وہ لوگ ہیں جن سے دوسرے لوگوں کا مال و جان محفوظ ہے (تیسری قسم میں) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کی مطلوبہ حرام چیز ملنے کا موقع ملتا ہے تو اللہ عزوجل (کی رضا) کے لئے اس کو چھوڑ دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۴۲' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۲۲۰' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۰۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱) نیز رشدین بن کریب راوی بھی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۴' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۲۱۸' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱)

۳۸۵۵ - (٦٩) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَۃٍ یَقْبِضُھَا رَبُّھَا، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ، وَاَنَّ لَھَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا، غَیْرُ الشَّھِیْدِ» ... قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ اَھْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ» ... رَوَاہُ النَّسَائِیُّ.

۳۸۵۵: عبدالرحمان بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مسلمان شخص سوائے شہید انسان کے ایسا نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کی روح قبض فرمائے (پھر) وہ تمہاری طرف آنے کو پسند کرے اگرچہ اسے دنیا و مافیہا دے دیا جائے۔ ابن ابی عمیرہ نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے خیموں اور عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کا مالک بنا دیا جائے (نسائی)

۳۸۵٦ - (۷۰) **وَعَنْ** حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِیَۃَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّیْ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ: مَنْ فِی الْجَنَّۃِ؟ قَالَ: «اَلنَّبِیُّ فِی الْجَنَّۃِ، وَالشَّھِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ، وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّۃِ، وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۵٦: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے میرے چچا نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' جنت میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا' پیغمبر جنت میں' شہید جنت میں' بچے جنت میں اور زندہ درگور کیے گئے جنت میں جائیں گے (ابوداؤد)

۳۸۵۷ - (۷۱) **وَعَنْ** عَلِیٍّ، وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، وَاَبِیْ اُمَامَۃَ، وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

عُمَرَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَأَقَامَ فِيْ بَيْتِهِ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ — رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

٣٨٥٧: علی' ابوالدرداء' ابوہریرہ' ابوامامہ' عبداللہ بن عمر' عبداللہ بن عمرو' جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ ارسال کرتا ہے (اور) خود گھر میں اقامت پذیر رہتا ہے تو اس کو ایک درہم کے عوض سات سو درہم ملیں گے اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مال خرچ کیا تو اس کو ایک درہم کے عوض سات لاکھ درہم ملیں گے بعد ازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے" (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' خلیل بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ٦٦٧ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ٢٢٢)

٣٨٥٨ - (٧٢) **وَعَنْ** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا» وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ—، فَمَا أَدْرِيْ أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ، أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: «وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ — ، مِنَ الْجُبْنِ — ، أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ؛ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

٣٨٥٨: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عمرؓ بن خطاب سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' شہید چار قسم کے ہیں (ایک) وہ مومن انسان جس کا ایمان مضبوط ہے' وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھلاتا ہے یہاں تک کہ (اللہ کی راہ میں) شہید کر دیا گیا' پس یہ وہ

شخص ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کو اس طرح بلند کریں گے (چنانچہ آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے) اپنا سر بلند کیا یہاں تک کہ آپؐ کی ٹوپی گر گئی (راوی بیان کرتا ہے) میں نہیں جانتا کہ فضالہؓ نے عمرؓ کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے۔ اس نے بیان کیا (دوسرا) وہ مومن شخص جو مضبوط ایمان والا ہے اس نے کافروں سے جہاد کیا مگر اس طرح گویا اس کے جسم میں بزدلی کی وجہ سے کانٹے دار درخت کا کانٹا آویزاں ہوا (یعنی وہ بزدلی سے کانپنے لگا) اس اثناء میں اس کو ایک ایسا تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم نہیں' اس تیر نے اسے شہید کر دیا پس یہ انسان دوسرے درجہ میں ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو مومن ہے جس کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں وہ کافروں سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھلایا' یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ پس یہ شخص تیسرے درجہ میں ہے اور (چوتھا) وہ شخص جو ایماندار ہے اس نے بھرپور انداز میں غلطیاں کی ہیں وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھلایا' یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا پس یہ شخص چوتھے درجہ میں ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: سند میں ابن لہیعہ راوی میں کلام ہے اور ابویزید خولانی مجہول ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۹۰)

۳۸۵۹ ـ (۷۳) **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ: «فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ ـ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ» قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ: «مُمَصْمِصَةٌ ـ مَحَتْ ذُنُوْبَهُ وَخَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَأُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ؛ فَذَاكَ فِي النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۸۵۹: عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مقتول تین قسم کے ہیں۔ (ایک) وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے جب وہ کفار سے جہاد کرتا ہے تو لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں فرمایا' یہ وہ شہید ہے جس کا امتحان لیا گیا ہے یہ شخص اللہ کے عرش کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہو گا۔ انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت کے لحاظ سے افضل ہوں گے۔ (دوسرا) وہ مومن جس کے پاس اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں اس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان

اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کیا جب کفار سے ملا تو لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے جہاد کرنے نے) اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیا' اس کے گناہوں اور غلطیوں کو نابود کر دیا یقیناً مجاہد کی تلوار غلطیوں کو نابود کرنے والی ہے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا اور (تیسرا) وہ منافق شخص ہے جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا جب اس کی ملاقات دشمن سے ہوئی تو اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا پس یہ شخص دوزخی ہے بلاشبہ تلوار نفاق کو ختم نہیں کر سکتی۔ (دارمی)

۳۸۶۰ ـ (۷٤) وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟» ـ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَحَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: «أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» وَقَالَ: «يَا عُمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ؛ وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ» ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۳۸۶۰: ابن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے ساتھ باہر نکلے جب جنازہ رکھا گیا تو عمرؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس کا نماز جنازہ ادا نہ کریں کیوں کہ یہ شخص فاسق و فاجر تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؐ نے دریافت کیا' کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا' جی ہاں! اے اللہ کے رسول! اس نے رات بھر اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور فرمایا' تیرے رفقاء کا خیال ہے کہ تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اور آپؐ نے فرمایا' اے عمرؓ! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہو گا بلکہ فطرت (اعتقاد) کے بارے میں سوال ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے قابل استدلال نہیں' ابن عائذ سے مراد عبدالرحمان بن عائذ کوفی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

بَابُ اِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

(جہاد کے لئے وسائل مہیا کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۶۱ - (۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: «﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ - اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۸۶۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ منبر پر فرما رہے تھے "اور جہاں تک ہو سکے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو' خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے' خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے' خبردار! قوت سے مقصود تیراندازی ہے (مسلم)

۳۸۶۲ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ؛ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مستقبل میں تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جو تیراندازی کے مشغلہ میں قادر نہ ہو (مسلم)

۳۸۶۳ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، اَوْ قَدْ عَصَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے تیراندازی میں تربیت حاصل کی بعد ازاں اسے چھوڑ دیا یعنی اس کی مشق کو در خور اعتناء نہ سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے معصیت کا ارتکاب کیا (مسلم)

وضاحت: قوت کا مفہوم اگرچہ عام ہے' جہاد کے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا نام ہے لیکن تیراندازی سے

دشمن کو شکست خوردگی کا احساس شدید تر ہوتا ہے اور پھر تیراندازی کرنا کچھ مشکل کام بھی نہیں ہے اس سبب سے خاص طور پر مکرر اس کی رغبت دلائی گئی ہے اور اس کی مشق کے اہتمام کا حکم دیا گیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

٣٨٦٤ - (٤) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ - بِالسُّوْقِ. فَقَالَ: «ارْمُوْا بَنِي اِسْمَاعِيْلَ! فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِياً، وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ» لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ. فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوْا: وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اسلم" قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں (مقابلہ کرتے ہوئے) تیراندازی کر رہے تھے آپؐ نے (مسرت بھرے جذبات میں) فرمایا' اسماعیل علیہ السلام کی اولاد! تم تیراندازی کرتے رہو بلاشبہ تمہارا والد تیرانداز تھا اور دونوں جماعتوں میں سے ایک کا نام لے کر آپؐ نے فرمایا' میں (اس مقابلہ میں) ان کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا' تمہیں کیا ہے؟ (تم تیراندازی سے رک گئے ہو) انہوں نے جواب دیا' ہم کیسے ان کی جانب تیراندازی کریں جب کہ آپؐ ان کے ساتھ ہیں' آپؐ نے فرمایا' تم تیراندازی (کا مقابلہ) کرتے رہو' میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)

٣٨٦٥ - (٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ - مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ - النَّبِيُّ ﷺ، فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کے ساتھ بچاؤ اختیار کرتے تھے اور ابو طلحہؓ عمدہ تیرانداز تھے وہ جب تیراندازی کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تیر گرنے کے مقام کو دیکھنے کے لئے سر اٹھا کر دیکھتے (بخاری)

٣٨٦٦ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (بخاری' مسلم)

۳۸٦۷ - (۷) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ، وَيَقُوْلُ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: اَلْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸٦۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو لپیٹ رہے تھے اور فرماتے تھے' قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے (اس سے مقصود) اجر و ثواب اور غنیمت ہے (مسلم)

۳۸٦۸ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ احْتَبَسَ فَرَساً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِيْمَاناً بِاللهِ وَتَصْدِيْقاً بِوَعْدِهِ؛ فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ، وَرَوْثَهُ، وَبَوْلَهُ فِيْ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸٦۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اللہ کے وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا وقف کیا تو گھوڑے کی شکم سیری' آمد و رفت' اس کا گوبر اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھ کر (تولا) جائے گا (بخاری)

۳۸٦۹ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ: أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرَى، أَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸٦۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں "شکال" گھوڑے کو معیوب گردانتے تھے "شکال" کی تعریف کسی راوی نے کی ہے کہ جس گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (مسلم)

وضاحت: تجربوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس طرح کے گھوڑے عمدہ نہیں ہوتے (واللہ اعلم)

۳۸۷۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا — ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تضمیر شدہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء (مقام) سے ثنیۃ الوداع (مقام) تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان چھ میل کی مسافت ہے اور ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر شدہ نہ تھے ثنیۃ الوداع (مقام) سے مسجد بنو زریق تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: گھوڑوں کو تضمیر کرنے کا طریق یہ ہے کہ انہیں خوب چارہ ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ فربہ ہو جائیں پھر ان کی خوراک کو کم کر دیا جائے بعد ازاں انہیں تنگ و تاریک کمرے میں باندھ کر ان پر جل ڈالے جائیں کہ انہیں پسینہ آ جائے اس طرح گھوڑے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں اور تیز دوڑنے لگتے ہیں جہاد کے گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا مستحب ہے اسی طرح تیراندازی اور دیگر اسلحہ وغیرہ میں مشق کے لئے مقابلہ کرانا مباح بلکہ مستحب ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۴۴)

۳۸۷۱ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَتْ نَاقَۃٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ، وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ، فَسَبَقَھَا، فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ». رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا اور کوئی جانور اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا لیکن ایک اعرابی اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) آیا اور اس سے آگے گزر گیا مسلمانوں کو یہ بات ناگوار گزری (ان کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ کا دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اللہ اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۸۷۲ - (۱۲) عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَۃَ نَفَرٍ الْجَنَّۃَ: صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ، وَالرَّامِیَ بِہٖ، وَمُنْبِلَہٗ فَارْمُوْا، وَارْکَبُوْا، وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا. کُلُّ شَیْءٍ یَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسِہٖ، وَتَادِیْبَہٗ فَرَسَہٗ، وَمُلَاعَبَتَہُ امْرَاَتَہٗ؛ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَۃَ، وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِیُّ: «وَمَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ بَعْدَمَا عَلِمَہٗ رَغْبَۃً عَنْہُ، فَاِنَّہٗ نِعْمَۃٌ تَرَکَھَا». اَوْ قَالَ: «کَفَرَھَا».

دوسری فصل : ۳۸۷۲ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین انسانوں کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے (ایک) وہ جو تیر تیار کرتا ہے اور اس کے تیار کرنے میں ثواب کا طلبگار ہے (دوسرا) وہ جو تیر چلاتا ہے (تیسرا) وہ جو تیر پکڑاتا ہے پس تم تیراندازی کرو اور سوار ہونے کی مشق کرو اور تم تیراندازی کا فن حاصل کرو یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم سواری (کے فن) پر محنت کرو' ہر کھیل کود' سوائے کمان کے ساتھ تیراندازی اور گھوڑے کو سدھانے اور بیوی کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے کے باطل ہیں لیکن یہ درست ہیں (ترمذی' ابن ماجہ) ابوداؤد اور دارمی میں اضافہ ہے'

کہ جس شخص نے تیراندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے معمولی سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا یا اللہ کے احسانات کا ناشکرگزار رہا۔

۳۸۷۳ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ بَلَغَ بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؛ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ، وَمَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، فَھُوَ لَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ — وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ؛ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ». رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ». وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ، وَالنَّسَائِیُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِیَ، وَالتِّرْمِذِیُّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ، وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا: «مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ» بَدَلَ «فِی الْاِسْلَامِ».

۳۸۷۳ : ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر نشانہ پر لگایا اس کو جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی' اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (بیہقی شعب الایمان) اور ابوداؤد نے پہلے جملہ کو اور نسائی نے پہلے اور دوسرے کو اور ترمذی نے دوسرے اور تیسرے کو روایت کیا اور ان کی روایت میں "اسلام کی جگہ" کی بجائے "جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا" مذکور ہے۔

۳۸۷۴ - (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ — اَوْ خُفٍّ — اَوْ حَافِرٍ —». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۳۸۷۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (انعامی) مقابلہ صرف نیزہ بازی' اونٹوں یا گھوڑوں کے دوڑانے میں ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۸۷۵ - (۱۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَدْخَلَ فَرَساً بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ؛ فَلاَ خَيْرَ فِيْهِ -، وَاِنْ كَانَ لاَ يُؤْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ؛ فَلاَ بَاْسَ بِهٖ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ اَدْخَلَ فَرَساً بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِيْ وَهُوَ لاَ يَاْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ؛ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَساً بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ -؛ فَهُوَ قِمَارٌ».

۳۸۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اگر اس کو اس کے بارے میں اطمینان ہے کہ (مسابقت میں) ان سے (دوسرا کوئی اور گھوڑا) سبقت نہیں لے جا سکتا تو اس میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (شرح السنہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور اسے اس کے بارے میں خوف ہو کہ (کوئی دوسرا گھوڑا) اس پر سبقت لے جا سکتا ہے تو (یہ) قمار نہیں ہے اور جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور اسے یقین ہو کہ وہ سبقت لے جائے گا' اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکتا تو وہ قمار ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۳۰' ارواء الغلیل صفحہ ۱۵۰۹' الروض النضیر جلد ا صفحہ ۱۱۳۹) گھوڑ دوڑ میں دونوں کی جانب سے شرط ہو کہ اگر زید کا گھوڑا آگے نکل گیا تو خالد اس کو دو ہزار دے گا اور اگر خالد کا گھوڑا آگے نکل گیا تو زید اس کو دو ہزار دے گا' ناجائز ہے البتہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص کہے کہ جس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا اس کو ایک ہزار انعام دیا جائے گا تو یہ جائز ہے ہاں دونوں کی جانب سے شرط کی صورت میں تیسرا شخص جو محلل ہے اگر اس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا تو دونوں کا روپیہ وہ لے جائے گا اور ہار جانے کی صورت میں اس پر کچھ نہیں لازم ہو گا (واللہ اعلم)

۳۸۷۶ - (۱۶) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ جَلَبَ وَلاَ جَنَبَ». زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ: «فِي الرِّهَانِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ «الْغَصْبِ».

۳۸۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (گھوڑ دوڑ میں) شور کرنا جائز نہیں اور پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا بھی جائز نہیں یحیٰی (راوی) کی حدیث میں "گھوڑ دوڑ میں" کے لفظ کا اضافہ ہے (ابوداؤد' نسائی) اور ترمذی نے اس حدیث کو زائد الفاظ کے ساتھ "باب الغضب" میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: گھوڑ دوڑ میں "جلب" یہ ہے کہ دوڑنے والے گھوڑے کے دوڑتے وقت اس کے قریب شور کیا

جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے اور "جلب" یہ ہے کہ مقابلہ والے گھوڑے کے پہلو میں ایک دوسرا گھوڑا رکھا جائے اور جب دوڑنے کی آخری حد قریب آ جائے تو تازہ دم گھوڑے پر منتقل ہوا جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۳۸۷۷ - (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ - الْاَقْرَحُ - الْاَرْثَمُ -، ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ - طُلُقُ الْیَمِیْنِ -، فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْهَمَ؛ فَکُمَیْتٌ - عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۸۷۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بہترین گھوڑا مشکی رنگ کا ہے جس کی پیشانی کے درمیان معمولی سفیدی ہو (اور) جس کی ناک اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو۔ اس کے بعد وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں معمولی سفیدی ہو نیز ہاتھوں اور پاؤں میں سفیدی ہو (البتہ) ایک پاؤں' گھوڑے کے رنگ کی مانند ہو اگر گھوڑے کا رنگ مشکی نہ ہو تو وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ و سیاہ ہو اور دم اور ایال سیاہ ہوں' اسی حلیہ کا ہو۔
(ترمذی' دارمی)

۳۸۷۸ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَیْکُمْ بِکُلِّ کُمَیْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ -، اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۳۸۷۸: ابو وھب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سرخ سیاہی مائل رنگ یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سرخ و سیاہ رنگ' سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سیاہ رنگ' سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے کو حاصل کرو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں عقیل بن شبیب روای مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۸۷۹ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یُمْنُ الْخَیْلِ فِی الشُّقْرِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سرخ رنگ والے گھوڑے برکت والے ہیں (ترمذی' ابوداؤد)

۳۸۸۰ - (۲۰) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا —، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا —، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا —، وَنَوَاصِيهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۸۰: عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' گھوڑوں کی پیشانی' گردن اور دم کے بال نہ کاٹو کیونکہ دموں کے بال ان کے پنکھے ہیں اور گردن کے بال ان کو سردی سے بچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں خیرو برکت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح المرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۶)

۳۸۸۱ - (۲۱) وَعَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ، وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا - أَوْ قَالَ: أَكْفَالِهَا - وَقَلِّدُوْهَا —، وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْأَوْتَارَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۱: ابووھب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گھوڑوں کو باندھ کر رکھا کرو اور ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا فرمایا' گھوڑے کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کی گردنوں میں رسی ڈالو اور ان کی گردنوں میں کمان کی تانت نہ ڈالو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۹)

۳۸۸۲ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْداً مَأْمُوْراً، مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَاراً عَلَى فَرَسٍ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے) بندے تھے انہیں (اللہ کے پیغامات پہنچانے کا) حکم دیا گیا تھا۔ آپ نے ہمیں دیگر لوگوں کے علاوہ کوئی خاص حکم نہیں دیا البتہ تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ ہمیں مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں صدقہ کھانے سے روکا ہے نیز ہمیں روکا ہے کہ ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (ترمذی' نسائی)

وضاحت: مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے اور گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھانے سے سبھی کو روکا ہے لیکن اہل بیت کو بالخصوص لازمی طور پر روکا ہے جیسا کہ انہیں صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اس لئے کہ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے۔

گھوڑیوں پر گدھے چڑھانے سے خچر پیدا ہوتے ہیں اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں گھوڑے ناپید نہ ہو جائیں' ایسا کرنے سے منع کیا ہے جبکہ خچروں کی بہ نسبت گھوڑے زیادہ افادیت کے حامل ہوتے ہیں نیز ان کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ خچر کا گوشت حرام ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۴)

۳۸۸۳ - (۲۳) **وَعَنْ** عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةٌ، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْحَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ» .. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خچر کا ہدیہ دیا گیا۔ آپؐ اس پر سوار ہوئے تو علیؓ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھاتے تو ہمیں اس طرح کے خچر میسر آ سکتے (ان کی یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ (ابوداؤد' نسائی)

۳۸۸٤ - (٢٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ — رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

۳۸۸۵ - (۲۵) **وَعَنْ** هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۸۵: ہود بن عبداللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: تورپشتی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قابل اعتبار نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۴)

۳۸۸٦ - (٢٦) **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو "زرہ" ایک دوسری کے اوپر پہن رکھی تھیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۸۸۷ - (۲۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَاءَ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا' جبکہ چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن حیان راوی بہت غلطیاں کرتا تھا (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۲۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۴۷)

۳۸۸۸ - (۲۸) **وَعَنْ** مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۸۸: موسیٰ بن عبیدہ' احمد بن قاسم کا غلام بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے براءؓ بن عازب کی جانب بھیجا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں۔ اس نے بتایا کہ آپؐ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا دھاری دار مربع شکل کا تھا (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: مربع کے علاوہ بقیہ الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے (صحیح جامع ترمذی علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند میں اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب ثقفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۸۶)

۳۸۸۹ - (۲۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: شریک راوی نے غلطی سے سفید کہہ دیا۔ اصل میں جھنڈا سیاہ تھا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۴۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۹۰ - (۳۰) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۳۸۹۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی (نسائی)

۳۸۹۱-(۳۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلاً بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ، قَالَ: «مَا هٰذِهٖ؟ اَلْقِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا - فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۹۱ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی آپؐ نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ اس کو پھینک دو اور اس جیسی عربی کمان اور مکمل نیزے کو لازم پکڑو بلاشبہ اللہ دین اسلام میں تمہیں ان کے ساتھ تقویت عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں پر تسلط عطا فرمائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اشعث بن سعید راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۹۸۰' المجروحین جلد۱ صفحہ۱۷۲' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۶۳' ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ۲۲۷' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ۵۲۳۶)

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

(سفر کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٨٩٢ - (١) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ٣٨٩٢: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن (گھر سے) باہر نکلے اور آپؐ جمعرات کے دن سفر کرنے کو محبوب جانتے تھے (بخاری)

٣٨٩٣ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ — مَا اَعْلَمُ؛ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٨٩٣: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر لوگ اکیلے (سفر کرنے) میں ان خرابیوں کو معلوم کر لیں جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے (بخاری)

٣٨٩٤ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً — فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٩٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے (جو سفر کرتے ہوئے) اپنے ساتھ کتا اور گھنٹی رکھتے ہیں (مسلم)

٣٨٩٥ - (٤) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٩٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (جانوروں کی گردنوں میں) گھنٹیاں شیطان کی بانسریاں ہیں (مسلم)

٣٨٩٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ

بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَسُوْلاً: «لاَ تُبْقَيَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ۔ أَوْ قِلَادَةٌ إِلاَّ قُطِعَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۸۹۶: ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے ایک قاصد بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تندی کا قلادہ یا مطلق قلادہ نہ ہو اور اگر ہو تو اسے اتار دیا جائے (بخاری، مسلم)

۳۸۹۷۔(۶) وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ —، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ — فَأَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ — بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ — فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ» ... وَفِیْ رِوَایَةٍ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْیَهَا» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم خوشحالی میں سفر کرو تو اونٹوں (سواریوں) کو زمین (کے چارہ) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لئے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لئے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے کے لئے ہے اور رات کے وقت زہریلے جانور وہاں جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جانوروں کے کمزور ہو جانے سے پہلے جلدی سفر ختم کر لو (مسلم)

۳۸۹۸۔(۷) وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْناً وَّشِمَالاً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْیَعُدْ بِهِ عَلٰی مَنْ لاَ ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِهِ عَلٰی مَنْ لاَ زَادَ لَهُ» قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَأَیْنَا أَنَّهُ لاَ حَقَّ لِأَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم (کسی) سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص سواری پر آیا وہ دائیں بائیں دیکھ رہا تھا، جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس زائد سواری ہے وہ اس شخص کو دے جس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہمارا کچھ حق نہیں (مسلم)

وضاحت: سفر میں چونکہ وہ شخص زیادہ پریشان ہوتا ہے جس کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے' اس کے پاس اسباب اور وسائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مہیا کر سکتا ہے۔ اس لئے آپؐ نے حکم دیا کہ زائد مال پر کسی کا حق نہیں وگرنہ جب لوگ اپنے گھروں میں ہوں تو پھر یہ حکم نہیں ہے وہاں وسائل حاصل کرنا ناممکن نہیں ہوتا لہذا اس حدیث سے حق ملکیت کو ختم کرنا اور اشتراکیت ثابت کرنا ہرگز درست نہیں نیز یہ اخلاقی ہدایت تھی' قانونی حکم نہ تھا (واللہ اعلم)

۳۸۹۹۔(۸) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ - مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفر عذاب کا ٹکڑا ہے وہ تمہیں نیند کرنے اور کھانے پینے سے باز رکھتا ہے پس جب کسی شخص کا کام ہو جائے تو جلدی گھر لوٹ آئے۔ (بخاری' مسلم)

۳۹۰۰۔(۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَهْلِ بَیْتِهٖ، وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْهِ، فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ، ثُمَّ جِیْءَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَةَ، فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ، قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰی دَابَّةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۰۰: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپؐ کے اہل بیت کے بچے آپؐ کی ملاقات کے لئے (گھر سے باہر نکل) آتے چنانچہ آپؐ ایک سفر سے واپس آئے تو پہلے میں آپؐ کو دیا گیا' آپؐ نے مجھے اپنے آگے سوار کرایا بعد ازاں فاطمہؓ کے دو بیٹوں میں سے ایک (آپؐ) کو دیا گیا تو آپؐ نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرایا (صحابی) نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ایک سواری پر تین شخص سوار تھے (مسلم)

۳۹۰۱۔(۱۰) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «وَمَعَ النَّبِیِّ ﷺ صَفِیَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۹۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور صفیہؓ آپؐ کے ساتھ آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھی (بخاری)

۳۹۰۲ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ — اَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر نہیں لوٹتے تھے بلکہ آپؐ صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے (بخاری' مسلم)

۳۹۰۳ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی آدمی کافی عرصہ گھر سے غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے (بخاری' مسلم)

وضاحت: گھر میں اچانک بلا اطلاع آنے سے روکا گیا ہے تاکہ طرفین میں بجائے محبت کے نفرت نہ ہو جائے اس لئے کہ کہیں بیوی کا ماحول یا اس کی کیفیات خاوند کو ناراض نہ کر دیں لیکن اگر اسے علم ہے اور خاوند کا آنا متوقع ہے تو پھر رات کے وقت آنے میں کچھ مضائقہ نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۳۹۰٤ - (۱۳) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تو رات کے وقت گھر آئے تو اپنی بیوی کے پاس اس وقت تک نہ جا جب تک وہ نظافت اختیار نہ کر لے اور جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی نہ کر لے (بخاری' مسلم)

۳۹۰۵ - (۱٤) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کی (بخاری)

۳۹۰٦ - (۱٥) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۶ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے' دن میں چاشت کے وقت واپس آتے جب مدینہ منورہ پہنچتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعت (نفل) ادا کرتے بعد ازاں لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے (بخاری' مسلم)

۳۹۰۷ - (۱٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيَ: «ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے کہا' مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کر (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۰۸ - (۱۷) عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا»— وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۰۸ : صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے شروع دن میں برکت عطاء فرما اور جب آپ کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو شروع دن میں بھیجتے اور صخر تاجر انسان تھا وہ اپنا تجارتی مال شروع دن میں بھیجتا' اسے بہت فائدہ ہوتا چنانچہ وہ بہت مال دار ہو گیا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۳۹۰۹ - (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ—، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرو' اس لئے کہ رات کے وقت سفر جلدی طے ہوتا ہے (ابوداؤد) ۔

۳۹۱۰ - (۱۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ—، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ— وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ». . . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۹۱۰ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے' دو سفر کرنے والے شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے قافلہ ہیں (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۹۱۱ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِذَا کَانَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ» . . . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۱۱ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تین شخص سفر کریں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں (ابوداؤد)

۳۹۱۲ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَیْرُ الصَّحَابَۃِ اَرْبَعَۃٌ، وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُمِائَۃٍ، وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَۃُ آلَافٍ، وَلَنْ یُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّۃٍ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۳۹۱۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بہترین رفقاء چار ہیں اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو افراد ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار افراد ہوں اور بارہ ہزار افراد کا لشکر تعداد کی کمی کے سبب شکست سے دوچار نہیں ہو سکتا (ترمذی' ابوداؤد' داری) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۹۱۳ - (۲۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِیْرِ، فَیُزْجِی — الضَّعِیْفَ، وَیُرْدِفُ —، وَیَدْعُوْ لَھُمْ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۱۳ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے تھے' تھکے ہوؤں کو دلیری دے کر چلاتے تھے' اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے (ابوداؤد)

۳۹۱٤ - (۲۳) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ تَفَرُّقَکُمْ فِیْ ھٰذِہِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ اِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ» . فَلَمْ یَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ، حَتّٰی یُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَیْھِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّھُمْ . . . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۱۴: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا' شیطان کی جانب سے ہے۔ آپؐ کے اس فرمان کے بعد جب لوگ کسی منزل میں اترتے تو سمٹ کر رہتے یہاں تک کہ کہا جاتا' اگر ان پر چادر بچھا دی جائے تو سب کو ڈھانپ لے (ابوداؤد)

۳۹۱۵ - (۲٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، فَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ — رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ. قَالَ: «مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الاَجْرِ مِنْكُمَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہم تین شخص ایک اونٹ پر سوار تھے چنانچہ ابولبابہؓ اور علیؓ بن ابی طالب' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے اترنے) کی باری آتی تو وہ دونوں کہتے کہ ہم آپؐ کی طرف سے پیدل چلتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ میں تم سے اجر و ثواب میں بے پرواہ ہوں (شرح السنہ)

۳۹۱٦ - (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ — ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۱٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم چارپایوں کی کمر کو منبر نہ بناؤ بے شک اللہ نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں ایسے مقامات تک لے جائیں جہاں تم انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بنایا پس تم زمین پر اپنے کام کرو (ابوداؤد)

۳۹۱۷ - (۲٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو جب تک ہم (چارپایوں سے) سامان نہ اتار لیتے' نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۱۸ - (۲۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ! وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا،

اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، اِلاَّ اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ». قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَرَكِبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۱۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے اچانک ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس پر سوار ہو جائیں اور وہ (خود) پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوار ہونے سے) انکار کیا اور فرمایا' تو اپنے چارپائے کے اگلے حصہ پر سواری کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے البتہ اگر تو مجھے اجازت دے تو پھر ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا' میں نے آپؐ کو اجازت دی (پھر) آپؐ اس پر سوار ہوئے (ترمذی' ابوداؤد)

۳۹۱۹ - (۲۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ». فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا: يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ ـــ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا ـــ. كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ: لَا اُرَاهَا اِلاَّ هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۱۹: سعید بن ابی ہند' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لئے ہیں' تم میں سے ایک شخص عمدہ قسم کی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے موٹا تازہ کر رکھا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹنی پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے ایسے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چل نہیں سکتا' اس کو سوار نہیں کراتا اور شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید راوی کہتا تھا میرا خیال ہے کہ ان سے مراد وہ کجاوے ہیں جن کو لوگ ریشمی کپڑوں کے ساتھ ڈھانپتے ہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: موجودہ دور میں کجاووں کی جگہ عمدہ قسم کی کاریں ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں اور اظہار فخر کے لئے انہیں خریدا جاتا ہے (واللہ اعلم) اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی ہند کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۵۳)

۳۹۲۰ - (۲۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: «اِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا، اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۲۰: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس نے بیان کیا' ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں جہاد کیا۔ لوگوں نے اترنے کے مقامات کو تنگ بنا دیا اور راستوں کو بند کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے

والے کو بھیجا کہ لوگوں میں (یہ) منادی کرے "بے شک جس شخص نے اترنے کے مقامات کو تنگ کیا یا راستہ بند کیا' اس کا جہاد نہیں ہے" (ابوداؤد)

۳۹۲۱ - (۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۹۲۱: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' سب سے اچھا وقت' جس میں آدمی سفر سے واپسی پر گھر والوں کے پاس پہنچتا ہے رات کا ابتدائی حصہ ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۲۲ - (۳۱) عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ -، وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل: ۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور رات آرام کے لئے اترتے تو دائیں جانب پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو اٹھا کر رکھتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے (مسلم)

۳۹۲۳ - (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا اَصْحَابُهُ، وَقَالَ: اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَآهُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ؟» فَقَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ. فَقَالَ: «لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہؓ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا' اس روز جمعہ کا دن تھا' اس کے رفقاء صبح ہی چلے گئے اس نے خیال کیا کہ میں ٹھہرتا ہوں (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کر کے ان کے ساتھ جا ملوں گا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپؐ نے اسے دیکھا' آپؐ نے (اس سے) دریافت کیا' تو اپنے رفقاء کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟ اس نے جواب دیا' میں نے چاہا کہ آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا کر کے ان کے ساتھ جا ملوں گا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو زمین کی تمام چیزوں کو خرچ کرے تو ان کے صبح کے وقت چل پڑنے کے ثواب کو نہیں پا سکے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "حکم" کا "مقسم" سے سماع ثابت نہیں نیز حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳، الضعفاء الصغیر صفحہ ۷۵، المجروحین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۵۸)

۳۹۲٤ - (۳۳) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ» ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کا چمڑا ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن داؤد راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۳۹۲٥ - (۳٤) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۳۹۲۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفر میں قوم کا سردار ان کا خادم ہے پس جو شخص خدمت کرنے میں ان سے سبقت لے جائے تو وہ لوگ اس سے سوائے شہادت کے کسی (دوسرے) عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جا سکتے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز اس حدیث کو سیوطیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴، ضعیف الجامع الصغیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْاِسْلَامِ

(کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں اسلام کی دعوت دینے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٩٢٦-(١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ، فَإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ. سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ. أَسْلِمْ تَسْلَمْ. وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ—، وَ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً. وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِّنْ دُونِ اللّٰهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا: اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ» وَقَالَ: «إِثْمُ الْيَرِيسِيِّينَ» وَقَالَ: «بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ».

پہلی فصل: ٣٩٢٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی جانب خط لکھا' اسے اسلام کی دعوت دی اور اس کی جانب دحیہ کلبیؓ کو خط دے کر بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہ اسے بصرہ کے امیر کو دے تاکہ وہ اسے قیصر روم تک پہنچا سکے۔ اس کی عبارت یہ تھی' شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے' محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی جانب سے روم کے حاکم ہرقل کی جانب' اس شخص پر سلام ہو جو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرے بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں آپ اسلام لائیں (تو) آپ محفوظ رہیں گے اور اسلام قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کو دوگنا ثواب مرحمت فرمائے گا اور اگر آپ نے اسلام سے انحراف کیا تو آپ کے سبب ایمان نہ لانے والی رعیت کا گناہ آپ پر ہو گا اور اے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلمہ ہے اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا' ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے لکھوایا' محمد اللہ کے پیغمبر کی جانب سے ہے اور (الاریسین کی بجائے) الیریسین تحریر ہے (جب کہ دونوں کا مفہوم ایک ہے) اور لفظ ("داعیہ" کی جگہ) "دعایہ" تحریر ہے۔

وضاحت: روم کے بادشاہ کا لقب قیصر، فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ، حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی، ترک کے بادشاہ کا لقب خاقان، قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون، مصریوں کے بادشاہ کا لقب عزیز اور حمیر کے بادشاہ کا لقب تبع تھا اور چونکہ خطوط میں اختصار ہوتا ہے، اس لئے اس خط میں جہاں اختصار ہے وہاں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہایت عمدہ تحریر ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

۳۹۲۷-(۲) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَ مَزَّقَهُ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ .. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مکتوب عبداللہؓ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ کسریٰ کی جانب ارسال کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے رئیس کو دے دے چنانچہ بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کی جانب بھجوایا جب اس نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا ابن المسیب راوی نے بیان کیا کہ ان کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (بخاری)

وضاحت: ابرویز بن ہرمز بن نوشیرواں نے آپ کے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا اس کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر ڈالا بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابرویز کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو اس نے دواخانہ کی الماری میں سے زہر کی ڈبیہ پر تحریر کیا کہ یہ دوا قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے اور اس کا بیٹا شیرویہ ایسی ادویات کا بڑا دلدادہ تھا چنانچہ والد کو قتل کرنے کے بعد دواخانہ سے اس نے وہ ڈبیہ لی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ دوا مقوی باہ ہے اسے استعمال کیا اور اس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا نتیجہ میں حکومت ختم ہو گئی اور نحوست نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال لئے۔ یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا کا نتیجہ تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)

۳۹۲۸-(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر، نجاشی، اور ہر سردار کی جانب خط تحریر کیا (اور) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی (خیال رہے) اس نجاشی سے مراد وہ نجاشی نہیں جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھا تھا (مسلم)

۳۹۲۹ - (٤) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تَمْثُلُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ - او خِلَالٍ - فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، يُجْرٰى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ: اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۹: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت فرماتے۔ نیز فرماتے' اللہ کے راستے میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اس شخص سے لڑائی کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ جہاد کرو تو خیانت نہ کرو' عہد شکنی نہ کرو (لاشوں کا) مثلہ نہ کرو کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہاری ملاقات تمہارے دشمنوں سے ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے جس بات کو وہ تسلیم کریں اس کو مان لو' اور ان پر حملہ نہ کرو' پہلے انہیں اسلام کی جانب بلاؤ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے اسلام کو قبول کرو اور ان پر حملہ کرنے سے رک جاؤ بعد ازاں انہیں کہو کہ وہ دارالحرب چھوڑ کر دارالہجرت میں منتقل ہو جائیں نیز انہیں بتاؤ کہ اگر وہ منتقل ہو جائیں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق میسر آئیں گے اور ان پر مہاجرین کی سی ذمہ داری عائد ہوں گی اگر وہ دارالہجرت کی جانب منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ جنگل میں بودوباش رکھنے والے مسلمانوں کا سا ہو گا۔ ان پر اللہ کے وہی احکام نافذ ہوں گے جو دیگر ایمانداروں پر نافذ ہوتے ہیں مگر انہیں غنیمت اور فئی کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں گے تو انہیں حصہ ملے گا اگر وہ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے جزیہ ادا کرنے کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ جزیہ ادا کرنا تسلیم کریں تو ان سے جزیہ لو اور

انہیں کچھ نہ کہو۔ اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ (ضمانت) دو تو تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے رفقاء کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے رفقاء کے ذمہ کو توڑ ڈالو' تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑنے کے مقابلہ میں معمولی ہے اور اگر تم کسی قلعہ کے مکینوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے یہ تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر اتارو تو تم انہیں اللہ کے فیصلے پر نہ اتارنا بلکہ اپنے فیصلہ پر اتارنا کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے بارہ میں اللہ کے فیصلے کو پہنچ پاؤ گے یا نہیں (مسلم)

وضاحت: اپنے فیصلہ پر اتارنے کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں اجتہاد بھی ایک دلیل ہے خواہ اجتہاد صحیح ہو یا غلط بہرحال قیامت تک اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے البتہ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کہ اجتہاد کی اجازت کن اہل علم کو ہے؟ (واللہ اعلم)

۳۹۳۰ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ» ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۰: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں جن میں آپؐ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا' سورج کے زوال کا انتظار کیا بعد ازاں آپؐ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپؐ نے اعلان کیا' اے لوگو! تم دشمن کے ساتھ لڑائی کی آرزو نہ کرو بلکہ اس سے عافیت طلب کرو جب تم دشمن سے ملو تو صبر سے کام لو اور اس بات کا یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپؐ نے (ذیل کے الفاظ کے ساتھ) دعا کی' اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے' (کافروں کی) جماعتوں کو شکست دینے والے' انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما (بخاری' مسلم)

۳۹۳۱ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ - وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ - ، فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ، وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ - ، فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں لیکر کسی قوم سے لڑائی کرتے تو اس وقت تک لڑائی نہ کرتے جب تک صبح صادق نمودار نہ ہو جاتی اور ان کا جائزہ لیتے اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ انسؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم خیبر (کی جانب) گئے ہم وہاں رات کے وقت پہنچے جب صبح نمودار ہوئی اور آپؐ نے اذان (کے کلمات) نہ سنے تو آپؐ (سواری پر) سوار ہوئے اور میں طلحہؓ کے پیچھے سوار ہوا جبکہ میرا قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو رہا تھا۔ انسؓ نے بیان کیا کہ خیبر کے لوگ ہماری طرف اپنے ٹوکروں اور اپنی کدالوں کے ساتھ نکلے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے شور مچا دیا' محمدؐ ہے' اللہ کی قسم محمدؐ ہے اور لشکر ہے۔ چنانچہ وہ قلعہ میں پناہ گزیں ہوئے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا' اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہم کسی قوم کی آبادی میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح غم ناک ہوتی ہے جن کو برے انجام سے پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا (بخاری' مسلم)

۳۹۳۲ - (۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ - وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۲ : نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لڑائیوں میں حاضر ہوا آپؐ کا (معمول) تھا کہ اگر آپؐ شروع دن میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۳۳ - (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ - مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۳۳ : نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتا رہا جب آپؐ شروع دن میں جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا' ہوائیں چلنے لگتیں اور فتح و نصرت کا نزول ہوتا (ابوداؤد)

۳۹۳٤ - (۹) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳٤: قتادہ رحمہ اللہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑتا رہا جب صبح صادق طلوع ہوتی تو آپؐ سورج نکلنے تک جنگ سے رکے رہتے جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپؐ لڑائی شروع فرماتے جب دوپہر کا وقت ہوتا تو سورج کے زوال تک رکے رہتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو عصر کی نماز تک لڑائی کرتے رہتے بعد ازاں نماز عصر ادا کرنے تک رکے رہتے اس کے بعد لڑائی شروع کرتے قتادہؒ نے بیان کیا، کہا جاتا تھا کہ اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں اور مومن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں دعا کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: قتادہؒ مدلس راوی ہے اس کی ملاقات نعمان سے ثابت نہیں ہے، پس سند میں انقطاع ہے۔
(میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۸۵، ضعیف ترمذی صفحہ۱۸۷)

۳۹۳۵ - (۱۰) وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۳۵: عصام مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دستہ میں بھیجا اور آپؐ نے فرمایا، جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کی اذان سنو تو تم وہاں کسی شخص کو قتل نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۵۷)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۳٦ - (۱۱) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلٰى أَهْلِ فَارِسَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَإِ فَارِسَ. سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ. فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل: ۳۹۳۶: ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالدؓ بن ولید نے اہل فارس کی جانب خط تحریر کیا (جس کا مضمون تھا) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خالدؓ بن ولید کی جانب سے رستم' مہران اور دیگر اکابرین فارس کے نام! اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی تابعداری کرے' اس کے بعد! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم انکار کرو تو تم مطیع ہو کر جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرنے سے انکار کرو تو (یقین کر لو) کہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کو اتنا پسند کرتے ہیں جتنا فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ان لوگوں پر ہو جو ہدایت کی تابعداری کریں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ ابن جریر طبریؒ نے اس حدیث کا مضمون سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں سیف بن عمرو تیمی راوی ضعیف اور مجالد بن سعید راوی کا آخری عمر میں حافظہ تبدیل ہو گیا تھا وہ قوی نہیں ہے اور ابو مخنف لوط بن یحییٰ کوفی شیعی اور ھالک ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۵۵' جلد۳ صفحہ۴۱۹)

بَابُ الْقِتَالِ فِی الْجِهَادِ
(جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۳۷ - (۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ - یَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ، فَاَیْنَ اَنَا؟ قَالَ: «فِی الْجَنَّةِ» فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' آپؐ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپؐ نے فرمایا' تو جنت میں ہو گا چنانچہ اس کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں اس نے ان کو گرا دیا پھر اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا (بخاری' مسلم)

۳۹۳۸ - (۲) وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُرِیْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰی بِغَیْرِهَا -، حَتّٰی كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ - یَعْنِیْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ - غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا، وَمَفَازًا - وَعَدُوًّا كَثِیْرًا، فَجَلّٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمْرَهُمْ، لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ یُرِیْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۹۳۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی طرف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اس کے علاوہ کا توریہ فرماتے یہاں تک کہ جنگ تبوک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ شدید گرمی میں لڑی' سفر بھی دور دراز کا تھا' جنگلات کو عبور کرنا تھا اور دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھا تو آپؐ نے مسلمانوں کے سامنے تمام معاملہ واضح کر دیا تاکہ وہ جہاد کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ لیس ہو کر نکلیں آپؐ نے ان کو واضح طور پر بتا دیا' جدھر آپؐ جانا چاہتے تھے (بخاری)

۳۹۳۹ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۹۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لڑائی میں دھوکہ دینا درست ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ لڑائی میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لیا جائے اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے حیلہ سازی کی جائے البتہ عہد شکنی درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۷)

۳۹۴۰ - (٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ ، وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے نکلتے تو ام سلیم اور انصار کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے وہ نمازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر غیر محرم لوگوں کی مرہم پٹی کی جا سکتی ہے اور ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۹٤۱ - (٥) **وَعَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ، فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى، وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات جنگوں میں شریک ہوئی' میں فوجیوں کے کیمپ میں ان کے پیچھے ان کے لئے کھانا تیار کرتی' زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی تھی (مسلم)

۳۹٤۲ - (٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

۳۹٤۳ - (٧) **وَعَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ ــ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ، قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی محلہ کے مشرکوں پر شبخون مارا جاتا ہے' جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ بھی مشرکوں جیسا حکم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا حکم ان کے باپ دادوں جیسا ہے (بخاری' مسلم)

٣٩٤٤ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ۔۔۔ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ —. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا حکم دیا۔ اسی بارے میں (شاعر اسلام) حسانؓ کہتا ہے! بنو لؤی (قریش) کے سرداروں نے بویرہ (مقام) میں مشتعل آگ کو کوئی اہمیت نہ دی اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! کھجور کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا وہ (سب) خدا کے حکم سے تھا"۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو لؤی (قریش) نے بنو نضیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بھڑکایا تھا اور مدد کا وعدہ کیا تھا مگر بعد میں ان کی کوئی مدد نہ کی۔

٣٩٤٥ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ: أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ — فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ — فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۵: عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نافعؒ نے ان کی جانب تحریر کیا، جس میں یہ ذکر تھا کہ عبداللہؓ بن عمرؓ نے اسے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنومصطلق پر حملہ کیا تو وہ "مریسیع" کے مقام پر اپنے چوپایوں میں بے خبر تھے تو آپؐ نے لڑائی کرنے والوں کو قتل کر دیا اور (ان کی) اولاد کو قیدی بنا لیا (بخاری، مسلم)

٣٩٤٦ - (١٠) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا: «إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ — فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَحَدِيْثُ سَعْدٍ: «هَلْ تُنْصَرُوْنَ»، سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ».

وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا فِي بَابِ «الْمُعْجِزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۹۴۶ : ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ہمیں حکم دیا' جب ہم نے قریش کی سامنے صفیں باندھیں اور انہوں نے ہمارے مقابلہ کے لئے صفیں برابر کیں کہ "جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تیراندازی شروع کر دینا" اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے نزدیک ہو جائیں تو ان پر تیر برساؤ لیکن کچھ تیر باقی بھی رہنے دینا (بخاری) اور سعدؓ سے (مروی) حدیث جس میں ہے کہ "تمہاری مدد صرف فقراء کی وجہ سے کی جاتی ہے" کا ذکر فقراء کی فضیلت کے باب میں کریں گے اور براء سے مروی حدیث کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا" کا ذکر معجزات کے باب میں کریں گے (انشاء اللہ تعالی)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٩٤٧ - (١١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَبَّانَا - النَّبِیُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۴۷ : عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت تیار کیا اور لشکر ترتیب دیا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۷۵' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۳۰۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶' تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۴۲) نیز سلمہ بن فضل ابرش راوی ضعیف اور محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے' اس نے (حدثنا) کے صیغہ کے ساتھ روایت نہیں کی ہے۔

٣٩٤٨ - (١٢) وَعَنِ الْمُهَلَّبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ بُيِّتُّكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۴۸ : مہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہارا امتیازی نشان "حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ" ہونا چاہیے (جس کا ترجمہ ہے) "حٰمٓ" وہ فتح و نصرت سے ہمکنار نہیں ہوں گے" (ترمذی' ابوداؤد)

٣٩٤٩ - (١٣) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۴۹ : سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین کا امتیازی نشان "عبداللہ" اور انصار کا امتیازی نشان "عبدالرحمان" تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے نیز حجاج بن ارطاۃ راوی متکلم فیہ ہے اور حسن بصریؒ نے سمرۃؓ سے "عن" کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ حسن بصریؒ راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۶۷۳' المجروحین جلد۱ صفحہ ۲۲۵' تاریخ بغداد جلد۸ صفحہ ۲۳۵' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۵۸' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۵۹)

۳۹۵۰ - (۱٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ: اَمِتْ اَمِتْ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے زمانہ نبویؐ میں ابوبکرؓ صدیق کی معیت میں جنگ لڑی۔ ہم نے دشمنوں پر رات کے وقت حملہ کیا اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس رات ہمارا امتیازی نشان "اَمِتْ اَمِتْ" یعنی مارو' مارو تھا (ابوداؤد)

۳۹۵۱ - (۱۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ لڑائی کرتے وقت شور و شغب کو ناپسند جانتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۵۲ - (۱٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ» اَيْ صِبْيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۲: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو چھوڑ دو (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: وہ بوڑھے جو جنگ میں اپنی رائے اور تدبیر کے ذریعہ مدد دیتے ہوں وہ واجب القتل ہیں (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۶)

۳۹۵۳ - (۱۷) وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ: «اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى - صَبَاحًا وَحَرِّقْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۳: عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اسامہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عہد لیا (اور) فرمایا "اُبْنٰی" مقام پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا اور آگ جلا دینا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی اخضر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۷۲٬۱۷۱٬ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۸٬ الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۰۲٬ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

٣٩٥٤ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ: «اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ، وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوْفَ حَتّٰی یَغْشَوْکُمْ» ... رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۴ : ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دشمن تمہارے قریب آ جائے تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر دو اور جب تک وہ تمہارے سروں تک نہ آئیں اس وقت تک تلواریں نہ نکالو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح راوی مجہول ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ رقم ۷۲۴٬ الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۸۳۲٬ التاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۳۹۳٬ المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۳٬ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۰۰٬ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴٬ تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۲۳٬ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۵)

٣٩٥٥ - (١٩) وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ غَزْوَۃٍ فَرَاٰی النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «اُنْظُرُوْا عَلَامَ اجْتَمَعَ ھٰؤُلَاءِ؟» فَجَاءَ ـ فَقَالَ: عَلَی امْرَاَۃٍ قَتِیْلٍ فَقَالَ: «مَا کَانَتْ ھٰذِہٖ لِتُقَاتِلَ» وَعَلَی الْمُقَدِّمَۃِ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِیْدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «قُلْ لِخَالِدٍ: لَا تَقْتُلْ اِمْرَاَۃً وَلَا عَسِیْفًا» ... رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۵ : رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ میں تھے' آپؐ نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کے گرد اکٹھے ہیں۔ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس سے کہا' معلوم کرو کہ لوگ کس لئے جمع ہیں اس نے بتایا ایک عورت پر جمع ہیں جو قتل ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی کرنے والی نہ تھی (اسے کیوں قتل کیا گیا؟) "مقدمۃ الجیش" پر خالدؓ بن ولید متعین تھے' آپؐ نے ایک شخص کو ان کی جانب بھیجا اور حکم دیا کہ خالدؓ سے کہو کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرے (ابوداؤد)

٣٩٥٦ - (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ، وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا ـ، وَلَا طِفْلًا صَغِیْرًا، وَلَا امْرَاَۃً، وَلَا تَغُلُّوْا، وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ، وَاَصْلِحُوْا، وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ». رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ کے نام کے ساتھ اور

اللہ کی مدد کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے دین کے تقاضوں کے مطابق ایسے بوڑھے انسان کو قریب الرگ ہے (قتل نہ کرو) اور چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو بلکہ مال غنیمت کو جمع کرو نیز اصلاح کرو اور اعمال صالحہ کرو۔ بے شک اللہ اعمال صالحہ کرنے والوں کو محبوب جانتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن فزر راوی ثقہ نہیں ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۶۳۷)

۳۹۵۷۔(۲۱) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ، فَنَادٰى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ، اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُمْ يَا حَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ» فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ، وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ، فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز عتبہ بن ربیعہ میدان میں آیا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی نکلا' اس نے اعلان کیا کہ کون مقابلہ میں آئے گا؟ چنانچہ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انصار سے چند نوجوان نکلے۔ عتبہ نے دریافت کیا' تم کون ہو؟ انہوں نے اس کو (اپنے بارے میں) بتایا۔ اس نے کہا' ہمیں تم سے کیا واسطہ؟ ہمارا مقصود تو ہمارے چچا زاد بھائی ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے حمزہؓ اے علیؓ اے عبیدہؓ بن حارث' تم نکلو! چنانچہ حمزہؓ عتبہ کے مقابلہ میں آئے اور میں شیبہ کے سامنے ہوا۔ عبیدہؓ اور ولید کی ایک دوسرے کو ضربیں لگیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گھائل کر دیا اس کے بعد ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم عبیدہؓ کو اٹھا کر لے آئے (احمد' ابوداؤد)

۳۹۵۸۔(۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ـ فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: «بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ ـ وَاَنَا فِئَتُكُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهُ وَقَالَ: «لَا، بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ» قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ: «اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: كَانَ يَسْتَفْتِحُ. وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ «اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ» فِيْ بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا، لوگ میدان چھوڑ گئے اور ہم مدینہ منورہ واپس آ کر چھپ گئے اور ہم نے (دل میں) کہا کہ ہم تباہ ہو گئے بعد ازاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھاگ کر آنے والے ہیں آپؐ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر جانے والے ہو اور میں تمہاری جائے پناہ ہوں (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت بھی اس کی مثل ہے اور آپؐ نے فرمایا، نہیں! بلکہ تم پلٹ کر جانے والے ہو (راوی نے بیان کیا) کہ ہم آپؐ کے قریب پہنچے اور آپؐ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ آپؐ نے فرمایا، میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں اور ہم عنقریب امیہ بن عبداللہ سے مروی حدیث کہ "فتح کی دعا فرماتے تھے" اور ابو الدرداء سے مروی حدیث کہ "مجھے تم ضعیف لوگوں میں تلاش کرو" فقراء کے فضائل کے باب میں ذکر کریں گے (انشاء اللہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی یزید راوی متکلم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۵۹ - (۲۳) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً.

تیسری فصل: ۳۹۵۹: ثوبان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے خلاف منجنیق نصب کی۔ ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وضاحت: ثوبان بن یزید کا ذکر صحابہ اور تابعین میں نہیں ملتا۔ صحیح ثور بن یزید ہے جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

بَابُ حُكْمِ الأُسَرَآءِ
(قیدیوں کے احکام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۶۰-(۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ» ـ وَفِیْ رِوَایَةٍ: «یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۳۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بیڑیوں میں جنت میں داخل کئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جنہیں بیڑیاں (ڈال کر) جنت کی طرف چلایا جاتا ہے (بخاری)

وضاحت: ان سے مراد وہ کفار ہیں جو مسلمانوں کی قید میں آ جاتے ہیں' قیدی ہونے کے بعد وہ بخوشی اسلام لاتے ہیں اور اسلام پر ہی فوت ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۹۶۱-(۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ ـ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ» فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ ـ سَلَبَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا جاسوس آیا' آپؐ سفر میں تھے وہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا بعد ازاں چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے بارے میں) حکم دیا کہ اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو چنانچہ میں نے اسے قتل کیا' آپؐ نے مجھے اس کا "سلب" دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مقتول کے ہتھیار' کپڑے وغیرہ قاتل کو ملیں گے اور اس سے خمس نہیں نکالا جائے گا اسی مال و اسباب کو "سلب" کہا جاتا ہے (زادالمعاد صفحہ ۱۹۳' المنجد صفحہ ۳۸۳)

۳۹۶۲-(۳) وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ ـ، فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی ـ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَاَنَاخَهٗ، وَجَعَلَ یَنْظُرُ،

وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِّنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ، فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ اشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي، فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ وَعَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ. فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ: «لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۲: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ "ہوازن" لڑی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے اچانک ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اس نے اونٹ کو بٹھایا اور اس نے (غور سے) دیکھنا شروع کر دیا جبکہ ہم میں کمزوری تھی اور سواریاں بھی کم تھیں اور ہم میں کچھ لوگ پیدل چلنے والے تھے اچانک وہ شخص بھاگنے لگا اور اپنے اونٹ کے پاس پہنچا' اسے اٹھایا' اونٹ اس کو لے کر تیز تیز چل پڑا میں بھی تیز بھاگا یہاں تک کہ میں نے (اس کے) اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا اور اسے بٹھا دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی تلوار (میان سے) نکالی اور اس شخص کے سر کو قلم کر دیا اس کے بعد میں اونٹ کو ہانکتا ہوا لایا۔ اس پر اس کا اسباب اور اس کافر کے ہتھیار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں سے میرا سامنا ہوا تو آپؐ نے دریافت کیا' اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا ابن الاکوع نے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا تمام "سلب" (مال و اسباب) اس کے لئے ہے (بخاری' مسلم)

۳۹۶۳-(٤) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ». قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ. قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «بِحُكْمِ اللهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے سعدؓ بن معاذ کے فیصلہ پر بات چھوڑ دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کی طرف پیغام بھیجا' وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے سردار کو گدھے سے اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ لوگ تمہارا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ سعدؓ نے کہا' میرا فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ان کے بارے میں تمہارا فیصلہ "اللہ بادشاہ" کا فیصلہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا فیصلہ ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ استدلال کرنا ہرگز درست نہیں کہ کسی شخص کے آنے پر قیام تعظیمی جائز ہے قاضی عیاضؒ کا کہنا ہے کہ "یہ حدیث اس صورت سے متعلق ہے کہ کوئی شخص خود بیٹھا رہے اور لوگ اس کے پاس کھڑے رہیں" آپؐ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کو گدھے سے اتارو اس لئے کہ یہ شخص زخمی ہے اگر احتراماً کھڑے ہونے کا ذکر ہوتا تو "الی سید کم" کی بجائے "لسید کم" کے الفاظ ہوتے۔ اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے (واللہ اعلم)

٣٩٦٤ - (٥) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ، يُقَالُ لَهٗ: ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ، سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ؛ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ ــ، وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ. فَقَالَ لَهٗ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهٗ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ ــ كُلِّهَا اِلَيَّ. وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ ابغضَ اِلَيَّ مِن دِينِك، فاصبحَ دِينكَ احبَّ الدينِ كله اليَّ. وواللهِ ما كانَ من بَلَدٍ ابغضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ. وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهٗ قَائِلٌ، اَصَبَوْتَ؟ ــ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی جانب بھیجا وہ لشکر بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لایا جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ یمامہ (کے علاقے) کا رئیس تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا' اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا اے محمدؐ! میرا خیال اچھا ہے (اس لئے کہ آپ

ظالم نہیں ہیں) اگر آپ (مجھے) قتل کر دیں گے تو آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا (بدلہ لیا جائے گا) اور اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو طلب کریں' جتنا چاہتے ہیں' دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر (چلے گئے) جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت کیا' ثمامہ تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا میں نے اپنا خیال آپ کو بتا دیا تھا اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر آپ مال (لینا) چاہتے ہیں تو جس قدر آپ چاہتے ہیں آپ کو مال دیا جائے گا (یہ جواب سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ثمامہ کو کھول دو' چنانچہ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے (باغ میں) گیا اس نے غسل کیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے محمدؐ! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ ایسا نہ تھا جو آپ کے چہرے سے زیادہ برا لگتا ہو (لیکن) اب آپ کا چہرہ تمام چہروں سے اچھا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا دین مجھے تمام ادیان سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ مجھے کوئی شہر برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے بہتر لگتا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس وقت گرفتار کیا' جب میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپؐ کی کیا رائے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ میں آیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا' کیا تو صابی ہو گیا ہے؟ اس نے کہا' نہیں! البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں' اللہ کی قسم! تمہارے پاس ثمامہ کی گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے (مسلم) نیز بخاری نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵ - (٦) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰى- لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں (اس رائے کا) اظہار کیا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں گفتگو یعنی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے پر (بلا فدیہ) ان کو رہا کر دیتا (بخاری)

وضاحت: مطعم بن عدی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گیا تھا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھا کہ جب آپؐ طائف سے غم زدہ اور زخمی ہو کر واپس لوٹے تھے تو اس شخص نے آپؐ کو اپنی پناہ میں لیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنوہاشم کے خلاف مقاطع کی تحریر کو ختم کرانے کے سلسلہ میں اس شخص نے مرکزی کردار ادا کیا تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۲ صفحہ۳۹۷)

۳۹۶۶ - (۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ، يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابَهُ، فَاَخَذَهُمْ سِلْماً، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْتَقَهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں سے اسی (۸۰) افراد تنعیم پہاڑ کی جانب سے مسلح ہو کر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو بے خبری کی حالت میں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ آپؐ نے انہیں قیدی بنایا لیکن انہیں قتل نہ کیا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے" (مسلم)

۳۹۶۷ - (۸) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلاً مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ — ، فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ — مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ — ثَلاَثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهُ اَصْحَابُهُ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ — ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ! وَيَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ! اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لاَ اَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلٰكِنَّ لاَ يُجِيْبُوْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ، تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انسؓ بن مالک نے ہمیں ابو طلحہؓ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا چنانچہ انہیں بدر کے خباثت والے پختہ کنووں میں سے ایک بدبودار کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپؐ کی عادت تھی کہ جب آپؐ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے علاقہ میں تین رات قیام فرماتے' جب بدر میں رہتے ہوئے تیسرا دن ہوا' تو آپؐ نے حکم دیا چنانچہ آپؐ کی سواری پر پالان ٹھیک کر کے باندھا گیا پھر آپؐ روانہ ہوئے تو آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ آپؐ کنوئیں کے کنارے کھڑے ہوئے تھے' ان کا اور ان کے باپ دادوں کا نام لے کر انہیں پکار رہے' اے فلاں کے بیٹے فلاں! اے فلاں کے بیٹے فلاں! اب تو تم چاہتے ہو گے کہ کاش! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے؟ بلاشبہ ہم سے

ہمارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا' ہم نے اس کو درست پایا ہے۔ کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا' تم نے اس کو سچا پایا ہے؟ عمرؓ نے (یہ کلمات سن کر) کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ ایسی لاشوں سے مخاطب ہوتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ "تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ میری بات کا جواب نہیں دے سکتے" (بخاری' مسلم) اور بخاری میں اضافہ ہے کہ قتادہؒ نے بیان کیا' اللہ نے ان کو زندہ کیا اور ان کو آپؐ کی باتیں سنوائیں' اس سے مقصود ان کو ڈانٹنا' ذلیل کرنا اور ناراضگی کا اظہار کرنا تھا تاکہ وہ حسرت کریں اور پچھتائیں۔

٣٩٦٨ - (٩) **وَعَنْ** مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، وَسَبْيَهُمْ. فَقَالَ: «فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: اِمَّا السَّبْيَ، وَاِمَّا الْمَالَ». قَالُوْا: فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ، وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ» فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۸: مروان اور مسورؓ بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "ہوازن" قبیلے کا وفد اسلام لانے کے بعد آیا اور انہوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ انہیں ان کا مال اور قیدی واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا' دو چیزوں میں سے ایک چیز چن لو' قیدی یا مال۔ انہوں نے عرض کیا' ہم قیدی (واپس لینا) چاہتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی شایان شان مدح فرمائی بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں۔ تم میں سے جو شخص بخوشی مفت ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے عوض ہم اسے سب سے پہلے ملنے والے مال' فئی سے دیں تو وہ اسی شرط پر قیدی واپس کر دے۔ لوگوں نے (برملا) اعلان کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے بخوشی اس کی اجازت دی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمیں معلوم نہیں' تم میں سے کس شخص نے اس کو قبول کیا اور کس نے قبول نہیں کیا؟ تم واپس جاؤ' تمہارے نمائندے تم سے گفتگو کر کے مجھے اطلاع دیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی بعد ازاں (ان

کے) نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کو اطلاع دی کہ انہوں نے بخوشی آپ کا فیصلہ قبول کر لیا ہے (چنانچہ قیدی واپس کر دیئے گئے) (بخاری)

۳۹۶۹-(۱۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ أُخِذْتُ؟ قَالَ: «بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ» فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَحِمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّيْ مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ.. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثقیف قبیلہ بنو عقیل قبیلے کا حلیف تھا ثقیف قبیلے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور صحابہ کرامؓ نے بنو عقیل قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا' اس کو جکڑ کر پتھریلی زمین میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی اے محمدؐ! اے محمدؐ! مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا تیرے حلیف بنو ثقیف کے جرم میں' یہ جواب دے کر آپ اس کو چھوڑ کر چل دیئے اس نے پھر آپ کو آواز دی' اے محمدؐ! اے محمدؐ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آ گیا۔ آپ واپس گئے اور اس سے پوچھا' کیا بات ہے؟ اس نے کہا' میں تو مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا' اگر تو اس وقت یہ بات کہہ دیتا جب تو آواز دے رہا تھا تو ہر طرح سے کامیاب تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ان دو آدمیوں کو آزاد کرایا جن کو بنو ثقیف نے قید کر لیا تھا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۷۰-(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ أُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ — فِيْ فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ — بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا! رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: «إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا!» فَقَالُوْا: نَعَمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ — حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۷۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو زینبؓ نے ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال اور وہ ہار بھیجا جو اسے خدیجہؓ نے ابوالعاص کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے دیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار دیکھا' تو آپؐ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپؐ نے فرمایا' اگر تم زینبؓ کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کے ہار کو بھی واپس کر دو؟ صحابہ کرامؓ نے اس بات کو منظور کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ زینبؓ کو آپؐ کی جانب بھجوا دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ بن حارثہ اور ایک انصاری کو روانہ کیا (ان سے) کہا کہ تم "بطن یلجج" (مقام) میں جاؤ تمہارے پاس زینبؓ آ جائے گی تم اس کو اپنے ساتھ لے آنا (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ضرورت کے پیش نظر لانے کیلئے ایسے دو یا تین افراد کو بھیجے جو اس کے محرم نہیں ہیں جب کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو (واللہ اعلم)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور عن کے لفظ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۷' طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵)

۳۹۷۱ ـ (۱۲) **وَعَنْهَا** : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَمَنَّ عَلٰی اَبِیْ عَزَّةَ الْجُمَحِیِّ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» [وَالشَّافِعِیُّ وَابْنُ اِسْحَاقَ فِی «السِّیْرَةِ»].

۳۹۷۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر میں (کفار کو) قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا اور ابوعزہ جمحی پر احسان کرتے ہوئے بلاعوض رہا کر دیا (شرح السنہ' شافعیؒ) نیز ابن اسحق نے "السیرۃ" میں بیان کیا ہے۔

۳۹۷۲ ـ (۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلصِّبْیَةِ؟ قَالَ: «اَلنَّارُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۷۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے سوال کیا کہ میرے بچوں کا کون (کفیل) ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' آگ (ابوداؤد)

۳۹۷۳ ـ (۱٤) **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: «اَنَّ جِبْرَئِیْلَ ـ هَبَطَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ: خَیِّرْهُمْ ـ یَعْنِیْ اَصْحَابَكَ ـ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ: اَلْقَتْلَ اَوِالْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ یُقْتَلَ مِنْهُمْ

فَإِلَّا مِثْلَهُمْ» قَالُوا اَلْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آپ پر نازل ہوئے اور آپ سے کہا، بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپ اپنے صحابہ کرامؓ کو اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں مگر اس صورت میں یہ شرط ہے کہ آئندہ سال ان میں سے اتنے ہی شہید ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا، ہم فدیہ لیتے ہیں اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے شہید ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ شہادت کے بہت زیادہ دلدادہ تھے چنانچہ جنگ احد میں ستر صحابہ کرامؓ جام شہادت نوش فرما گئے اگرچہ فدیہ لینا اللہ کو پسند نہ تھا، اللہ کو صرف یہ بات پسند تھی کہ قیدیوں کو تہہ تیغ کیا جائے جیسا کہ سورت **الانفال** کی اس آیت کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "کسی پیغمبر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اس کے ہاں (کفار) قیدی ہوں جب تک کہ وہ ان کا خون نہ بہائے" (واللہ اعلم)

٣٩٧٤ - (١٥) **وَعَنْ** عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ، فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ ــ، فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ، فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۹۷۴: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں "بنو قریظہ" کے قیدیوں میں سے تھا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا گیا، ہمیں دیکھا جا رہا تھا جس شخص کے (زیر ناف) بال اگے ہوئے تھے، اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال اگے ہوئے نہ تھے اسے قتل نہ کیا گیا چنانچہ انہوں نے میری زیر ناف جگہ کا کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بال اگے ہوئے نہ تھے تو مجھے قیدیوں میں داخل کر دیا (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

٣٩٧٥ - (١٦) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ - يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ - فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ. قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: «مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتَّى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا» وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: «هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "حدیبیہ" کے دن صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نکلے ان کے آقاؤں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تحریر بھیجی (جس میں) انہوں نے کہا، اے محمدؐ! اللہ کی قسم! یہ لوگ تیرے دین کی جانب رغبت کرتے ہوئے تیرے پاس نہیں آئے ہیں یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ کچھ

لوگوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہ سچ کہتے ہیں آپؐ انہیں واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا' اے قریش! میرا خیال ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کرے جو اس غرور پر تمہاری گردنیں قلم کریں چنانچہ آپؐ نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا اور اعلان فرمایا' یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٩٧٦ - (١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلَى بَنِيْ جَذِيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا: اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: صَبَاْنَا صَبَاْنَا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَاْسِرُ، وَدَفَعَ اِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ٣٩٧٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدؓ بن ولید کو "بنو جذیمہ" کی جانب بھیجا۔ خالدؓ بن ولید نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے ٹھیک طرح "اسلمنا" نہ کہا بلکہ انہوں نے کہا' ہم اپنے دین سے دوسرے دین میں داخل ہو گئے ہیں (ان کے یہ الفاظ سن کر) خالدؓ بن ولید نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی سونپ دیا۔ اس کے بعد ایک دن خالدؓ بن ولید نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے کہا' میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور (اسی طرح) میرے رفقاء میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس کا تذکرہ آپؐ سے کیا' آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دوبار فرمایا' اے اللہ! خالدؓ نے جو کام کیا ہے' میں تیری بارگاہ میں اس سے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت: خالدؓ بن ولید نے ان کے الفاظ "صبانا" سے یہ سمجھا کہ وہ دین اسلام کو برا کہتے ہیں اس لئے ان پر ناراض ہوئے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جبکہ "صبانا" کے الفاظ کہنے سے ان کا مقصود یہ تھا کہ ہم حقیقتاً مسلمان ہو گئے ہیں۔ قریش مکہ مسلمان ہونے والوں کو صابی کہا کرتے تھے اور یہ لفظ مشہور تھا یہی وجہ ہے کہ جب ثمامہ بن اثال اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ عمرہ ادا کرنے کیلئے آئے تو قریش مکہ نے ان سے کہا کہ تو صابی ہو گیا ہے تو انہوں نے جواباً کہا' نہیں! میں تو مسلمان ہو گیا ہوں "صبانا" کا اصلی معنی ایک دین سے دوسرے دین میں داخل ہونا ہے۔ خالدؓ نے ان کے قول کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے انہیں قتل کیا تھا۔ جب یہ خبر آپؐ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے خالدؓ سے ناراض ہوتے ہوئے برائت کا اظہار کیا۔ مقصود یہ ہے کہ عجلت اختیار کرنے سے بچنا چاہیے اور الفاظ کے صحیح معانی معلوم کرنے کے لئے احتیاط کرنی چاہیے (تنقیح الرواۃ جلد ٣ صفحہ ١٣٦)

بَابُ الْاَمَانِ
(امان دینے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۷۷ - (۱) عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ اِبْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهٖ؟» فَقُلْتُ: اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ. فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ». فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ، قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ - مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ - عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَیْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِیءٍ!» قَالَتْ اُمُّ هَانِیءٍ وَذٰلِكَ ضُحًی. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ، قَالَتْ: اَجَرْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ».

پہلی فصل: ۳۹۷۷: ام ہانیؓ بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (جب) میں وہاں پہنچی تو آپؐ غسل فرما رہے تھے اور آپؐ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک کپڑے کے ساتھ آپؐ کو پردے میں کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کہا تو آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا' میں ام ہانیؓ ابوطالب کی بیٹی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' ام ہانیؓ! میں تجھے خوش آمدید کہتا ہوں جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعت (نفل) ادا کیے پھر آپؐ (میری جانب) متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا بھائی علیؓ کہتا ہے کہ وہ ایک شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کو میں نے پناہ دے رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ام ہانیؓ! جس شخص کو تو نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ ام ہانیؓ نے بیان کیا کہ یہ چاشت کا وقت تھا (بخاری' مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ام ہانیؓ نے کہا' میں اپنے دیوروں میں سے دو کو پناہ دیتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔

وضاحت: ام ہانیؓ کا نام فاختہ ہے فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئی اور ہبیرہ ان کے خاوند کا نام ہے۔ حافظ ابن حجرؒ بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں لفظ "عم" گرا ہوا ہے یعنی جس شخص کو پناہ دی گئی وہ ہبیرہ کے چچا کا بیٹا تھا۔ گویا کہ وہ ام ہانیؓ کے سسرال کے رشتہ داروں میں سے تھا اور جن دو دیوروں کو ام ہانیؓ نے پناہ دی ان سے مراد حارث بن ہشام اور زہیر بن ابی امیہ ہیں۔ حدیث میں لفظ ابن ہبیرہ ہے یہ صحیح نہیں ہے اس سے مقصود تو ام ہانیؓ کا بیٹا ہے اور علیؓ ام ہانیؓ کے بیٹے کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کی بہن مسلمان ہو گئی تھی' اس کا خاوند بھاگ گیا

تھا اور بچے ام ھانیؓ کے پاس تھے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا امان دینا بھی صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیُ

۳۹۷۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ » يَعْنِیْ تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل : ۳۹۷۸ : ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عورت کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن اکثم اور کثیر بن زید راوی متکلم فیہ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۷)

۳۹۷۹ - (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اٰمَنَ رَجُلاً عَلٰى نَفْسِه فَقَتَلَهٗ، اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۷۹ : عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی انسان کو اس کی جان کی امان دیتا ہے پھر اسے قتل کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اسے غداری کا جھنڈا پکڑایا جائے گا (شرح السنہ)

۳۹۸۰ - (٤) وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلاَدِهِمْ، حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، اَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ. فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَاَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدَّنَّهٗ، حَتّٰى يَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ» ـــ قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۸۰ : سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور معاویہؓ رومیوں کے علاقے کی طرف جا رہے تھے کہ جب معاہدے کی مدت ختم ہو گی تو وہ اچانک ان (رومیوں) پر حملہ کر دیں گے۔ (اس دوران) ایک شخص عام گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر آیا۔ اس نے کہا' اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا

ہے۔ معاہدہ پورا کیا جائے' غداری نہ کی جائے۔ لوگوں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو وہ عمروؓ بن عبسہ تھے۔ معاویہؓ نے ان سے ان کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ پختہ کرے اور اگر مناسب سمجھے تو دشمن کے ساتھ برابری کی سطح پر معاہدہ کو ختم کر دے۔ راوی نے کہا' یہ بات سن کر معاویہؓ لوگوں کو واپس لے آئے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صلح کی مدت کے آخری ایام میں دشمن کی طرف اچانک فوج کو روانہ کرنا جائز نہیں بلکہ انتظار ضروری ہے یہاں تک کہ مدت ختم ہو جائے یا برابری کی سطح پر معاہدہ ختم کر دیا جائے۔

۳۹۸۱ - (۵) **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ. فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَداً. قَالَ: «اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ -، وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ -، وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ» قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۸۱: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام گھر کر گیا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ان کی جانب ہرگز نہیں جاؤں گا آپؐ نے فرمایا' میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ میں قاصدوں کو روکتا ہوں تجھے واپس جانا چاہیے اگر تیرے دل میں وہی بات ہوئی جو اب تیرے دل میں ہے تب تو واپس آ جانا۔ اس نے بیان کیا کہ میں واپس چلا گیا بعدازاں میں واپس آیا اور مسلمان ہو گیا (ابوداؤد)

۳۹۸۲ - (٦) **وَعَنْ** نُعَیْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ لِرَجُلَیْنِ جَاۤءَا مِنْ عِنْدِ مُسَیْلَمَةَ -: «اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے کہا جو مسیلمہ (کذّاب) کے پاس سے آئے تھے۔ خبردار' اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصد قتل نہیں کیے جاتے تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا (احمد' ابوداؤد)

۳۹۸۳ - (۷) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ «اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِیَّةِ، فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ - یَعْنِیْ: الْاِسْلَامَ - اِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفاً فِی الْاِسْلَامِ». رَوَاهُ [التِّرْمِذِیُّ مِنْ طَرِیْقِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ: حَسَنٌ].

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيّ : «اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ» فِىْ «كِتَابِ الْقِصَاصِ».

۳۹۸۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ (دیتے ہوئے) فرمایا' جاہلیت کے حلف کو پورا کرو اسلام تو جاہلیت کے حلف کو مزید پختہ کرتا ہے (لیکن) اسلام میں کوئی نیا حلف نہ کرو۔ ترمذی نے ابن ذکوان کے طریق سے عمرو بن شعیب سے بیان کیا اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علیؓ سے مروی حدیث "مسلمانوں کے خون برابر ہیں" کو کتاب القصاص میں ذکر کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٩٨٤ - (٨) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ ابْنُ النَّوَاحَةِ وَابْنُ أُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلَمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا: «اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ؟» فَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۹۸۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ابن النواحہ اور ابن اثال' مسیلمہ کذاب کے دو قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے آپؐ نے ان سے پوچھا' کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ان دونوں نے جواب دیا' ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے (ان کی یہ بات سن کر) آپؐ نے فرمایا' میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کرتا۔ عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ ایلچی کو قتل نہ کیا جائے (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلُ فِيْهَا
(تقسیمِ غنائم اور اس میں غلط تصرّف کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۸۵ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا - لَنَا» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ہم سے پہلے کسی (امت) کے لئے غنائم حلال نہ تھے ہمارے لئے اس وجہ سے حلال ہوئے کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کا احساس کیا تو ان کو ہمارے لئے حلال کر دیا (بخاری' مسلم)

۳۹۸۶ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ -، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ، فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِیْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مِثْلَهٗ [فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِیْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مِثْلَهٗ] -، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ؟» فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ مِنِّیْ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَاهَا اللّٰهِ -، اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰی - اَسَدٍ مِّنْ اَسَدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «صَدَقَ فَاَعْطِهٖ» فَاَعْطَانِيْهِ، فَابْتَعْتُ بِهٖ - مَخْرَفًا - فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ - فِی الْاِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے جب لڑائی شروع ہوئی تو مسلمانوں کو معمولی سی شکست کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں نے ایک مشرک (انسان) کو دیکھا وہ ایک مسلمان (شخص) پر غالب تھا میں نے پیچھے سے اس کی گردن اور کندھے کے درمیانی پٹھے پر تلوار ماری میں نے اس کی زرہ کاٹ دی وہ میری جانب لپکا اور اس نے مجھے اتنے زور کے ساتھ دبایا کہ میں نے اس سے موت کو محسوس کیا لیکن موت اس پر وارد ہو گئی اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر میں عمرؓ بن خطاب سے ملا' میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا

ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی تقدیر! بعدازاں (شکست خوردہ) لوگ واپس آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے کسی دشمن کو قتل کیا ہے' کیا اس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے؟ تاکہ اس کا مال و اسباب اس کو ملے۔ میں نے کہا کہ میرا گواہ کون ہے؟ (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو دہرایا (اس پر) میں کھڑا ہوا اور پہلی بات کہی (اور) پھر بیٹھ گیا۔ تیسری بار جب آپؐ نے فرمایا' تو میں کھڑا ہوا۔ آپؐ نے دریافت کیا' ابوقتادہؓ! کیا بات ہے؟ میں نے آپؐ کو (واقعہ) بتایا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ سچا ہے اس کا مال و اسباب میرے پاس ہے اس کو کہیں کہ مال و اسباب میرے پاس رہنے دے۔ ابوبکرؓ نے کہا' نہیں اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے (اور مال غنیمت اسے نہ ملے) آپؐ تجھے (یعنی ابوقتادہؓ کو) اس (دشمن) کا مال و اسباب عطا کریں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوبکرؓ نے ٹھیک کہا ہے۔ مال و اسباب ابوقتادہؓ کو دے دیں۔ (ابوقتادہؓ کا کہنا ہے) کہ چنانچہ آپؐ نے اس کا مال و اسباب مجھے عطا کر دیا اور میں نے اس کے عوض بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا۔ پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔(بخاری' مسلم)

۳۹۸۷ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهما: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ : سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے ایک حصہ مجاہد کا اور دو حصے گھوڑے کے (بخاری' مسلم)

۳۹۸۸ - (٤) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ - اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا - . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنَّكَ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِيْ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۸: یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کی جانب ایک تحریر ارسال کی' اس نے ان سے غلام اور عورت کے بارے میں استفسار کیا تھا کہ (اگر) وہ دونوں غنیمت (تقسیم کرنے) کے وقت موجود ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے انہوں نے یزیدؒ سے کہا کہ اس کی طرف تحریر بھیجیں کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں البتہ انہیں (بطور عطیہ کے) تھوڑا سا مال دیا جا سکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے اس کی جانب لکھا کہ تو نے میری جانب تحریر بھیجی اور مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے؟ اور ان کو حصہ دیتے تھے؟ جواب یہ ہے کہ آپؐ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے' وہ بیماروں کا علاج کرتیں اور انہیں غنیمت سے عطیہ کے طور پر کچھ مال دیا جاتا تھا مگر آپؐ نے ان کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں فرمایا تھا (مسلم)

۳۹۸۹ - (۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهٖ - مَعَ رِبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهٗ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُمْتُ عَلٰى اَكَمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهُ - ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ، وَاَرْتَجِزُ وَاَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَمَا زِلْتُ اَرْمِيْهِمْ، وَاَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِيْ - ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ، حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلَاثِيْنَ رُمْحًا، يَسْتَخِفُّوْنَ - ، وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا - مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ - ، حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ - فَقَتَلَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ». قَالَ: ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا اِلَيَّ جَمِيْعًا، ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاءَهٗ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ صبح کے وقت عبدالرحمان فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا (اور انہیں لوٹ کر لے گیا) میں اونچی جگہ پر آن کھڑا ہوا' میں نے مدینہ منورہ کی جانب منہ کیا اور میں نے تین بار آواز دی ہائے او لوگو! صبح کے وقت ہم لوٹے گئے بعدازاں میں نے ان کا تعاقب کیا' میں انہیں تیر مار رہا تھا اور میں یہ گیت گا رہا تھا کہ "میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں (کی ہلاکت) کا دن ہے" میں ان پر تیر پھینکتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان کو (چھڑا کر) اپنے پیچھے (محفوظ) کر لیا پھر میں ان کے پیچھے پیچھے تیر مارتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس چادروں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے وہ خود کو ہلکا کر رہے تھے' جس چیز کو وہ پھینکتے تھے میں اس پر (بطور) علامت کے پتھر رکھتا جا رہا تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ ان کو پہچان لیں یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہادر سواروں پر پڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص شاہسوار ابوقتادہؓ عبدالرحمان فزاری کو جا ملا اور اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آج کے دن ہمارا بہترین (بہادر) سوار قتادہؓ ہے اور ہمارا بہترین بہادر پیادہ سلمہؓ ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوار اور پیادہ دونوں حصے اکٹھے عطا کئے اور جب ہم مدینہ منورہ کو واپس لوٹے تو آپؐ نے مجھے اپنی "عضباء"

نامی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا اور ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے (مسلم)

وضاحت: مال غنیمت میں سے سوار کے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ ہوتا ہے لیکن اس لڑائی کے مہم جو کیونکہ سلمہؓ بن اکوع تھے اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آپؐ نے انہیں سوار اور پیادہ کے دو حصے دیا۔ معلوم ہوا کہ حاکم وقت اپنی صوابدید کے مطابق جہاد میں شریک لشکر کے کسی خاص بہادر مجاہد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے عام مجاہدوں سے زیادہ مال دے سکتا ہے۔ تاکہ مجاہدین میں زیادہ بہادری سے لڑنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

۳۹۹۰ - (٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً — سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دستوں کو بھیجتے ان میں سے بعض (مجاہدین کو) خاص طور پر لشکر کے عام فوجیوں کے حصے کے علاوہ بھی عطیات دیتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۹۹۱ - (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: اَلْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے خمس میں سے حصہ کے علاوہ زائد عطیہ دیا چنانچہ مجھے زیادہ عمر کا ایک بوڑھا اونٹ ملا (بخاری، مسلم)

۳۹۹۲ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهٗ — فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ — فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَبَقَ عَبْدٌ لَهٗ، فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ — خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا گھوڑا غائب ہو گیا' دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب مسلمان دشمنوں پر غالب آئے تو گھوڑا ابن عمرؓ کو واپس مل گیا اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ کا غلام بھاگ کر روم چلا گیا۔ جب (رومیوں پر) مسلمانوں کا تسلط ہوا تو خالدؓ بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو واپس کر دیا (بخاری)

۳۹۹۳ - (٩) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَا: اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ

وَاحِدَةٍ مِّنْكَ؟! فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ — وَاحِدٌ»، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عثمانؓ بن عفان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا' آپؐ نے خیبر کے خمس سے بنومطلب کو عطا کیا ہے لیکن ہمیں کچھ نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی رشتہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بنوھاشم اور بنومطلب (دونوں) ایک ہیں۔ جبیرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبد شمس اور بنو نوفل کو مال تقسیم کرتے وقت کچھ نہ دیا (بخاری)

وضاحت: قریش اور بنوکنانہ نے بنوھاشم اور بنومطلب کا بائیکاٹ کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ رشتہ داری اور خرید و فروخت کا سلسلہ اس وقت تک منقطع رکھیں گے' جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں۔ چنانچہ بنوھاشم اور بنومطلب جاہلیت اور اسلام دونوں میں اکٹھے رہے جبکہ بنو نوفل اور بنوعبد شمس ان کے خلاف رہے ہیں (زاد المعاد صفحہ ۱۴۳)

۳۹۹٤-(۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوْهَا وَأَقَمْتُمْ فِيْهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا. وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ؛ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس بستی میں تم آؤ اور اس میں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کریں تو اس کا "خمس" اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور باقی تمہارے لئے ہے (مسلم)

وضاحت: جنگ کے بغیر جو بستی فتح ہو اور وہاں سے جو مال حاصل ہو' وہ مال فئی ہے اس سے "خمس" نہیں نکالا جاتا اور نہ ہی یہ مال غانمین اور مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا بلکہ یہ تمام کا تمام بیت المال کا حق ہے تفصیل کے لئے سورت الحشر کی آیت نمبر۶ ملاحظہ فرمائیں اور جو بستی جنگ کے بعد فتح ہو تو وہاں سے حاصل ہونے والے مال کو مال غنیمت کہا جاتا ہے اس میں سے "خمس" نکال کر باقی مال فوج میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور یہ "خمس" بیت المال کا حق ہے جیسا کہ سورت الانفال کی آیت نمبر۵ سے واضح ہے۔

۳۹۹۵-(۱۱) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ رِجَالاً يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ اللہ کے مال میں بلاجواز تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ ہو گی (بخاری)

٣٩٩٦ - (١٢) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ، فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ، ثُمَّ قَالَ: «لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ اَتَمُّ.

۳۹۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (خطبہ دیا) آپؐ نے غنیمت کے مال میں خیانت کا ذکر کیا اور اسے عظیم (گناہ) گردانا اور اس خیانت کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے تو اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہو۔ وہ شخص کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں؟ میں جواب دوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر چلاتی ہوئی بکری ہو۔ وہ کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر مال غنیمت سے چرایا ہوا غلام چلا رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ التجا کر رہا ہو' اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن میدان حشر میں آئے کہ اس کی گردن پر سونا چاندی وغیرہ لدا ہوا ہو وہ التجا کر رہا ہو اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی (بخاری' مسلم) اور یہ الفاظ مسلم

۳۹۹۷ - (۱۳) **وَعَنْهُ،** قَالَ: اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَاماً يُقَالُ لَهٗ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلاً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْئاً لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَآءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلام بطور ہدیہ دیا جس کا نام "مدعم" تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ "مدعم" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کجاوہ اتار رہا تھا اچانک (اس کو نامعلوم جانب سے آنے والا) تیر لگا جس سے وہ مارا گیا۔ لوگوں نے کہا' مبارک ہو یہ شخص جنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' بے شک وہ چادر جس کو اس نے جنگ خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اٹھایا تھا وہ اس پر آگ بن کر مشتعل ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے آپؐ کے پاس لایا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ ایک یا دو تسمے' آگ کے ہیں۔
(بخاری' مسلم)

۳۹۹۸ - (۱٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ - رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ» فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان (اٹھانے) پر ایک آدمی مقرر تھا جس کا نام "کرکرہ" تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شخص دوزخی ہے لوگ (اس کا سامان) دیکھنے لگے تو انہیں پتا چلا کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کی تھی (بخاری)

۳۹۹۹ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لڑائیوں میں اگر شہد اور انگور پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے بیت المال میں جمع نہیں کراتے تھے (بخاری)

٤۰۰۰ - (۱٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصَبْتُ جِرَاباً مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهٗ، فَقُلْتُ: لَا اُعْطِيَ الْيَوْمَ اَحَداً مِنْ هٰذَا شَيْئاً، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ «مَا اُعْطِيْكُمْ» فِيْ بَابِ «رِزْقِ الْوُلَاةِ»

۴۰۰۰: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی جنگ میں چربی کا ایک تھیلا مجھے ملا، میں اس سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ آج اس چربی سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا میں نے گھوم کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب (دیکھتے ہوئے) مسکرا رہے تھے (بخاری، مسلم)

ابوہریرہؓ سے مروی حدیث کہ "میں تمہیں نہیں دیتا" (رزق الولاۃ) کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٠٠١ ـ (١٧) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ـ اَوْ قَالَ: فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ ـ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل: ۴۰۰۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر برتری عطا کی ہے یا فرمایا، میری امت کو تمام امتوں پر برتری دی گئی ہے اور ہمارے لئے غنائم جائز قرار دیے گئے ہیں (ترمذی)

٤٠٠٢ ـ (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَئِذٍ ـ یَعْنِیْ: یَوْمَ حُنَیْنٍ ـ: «مَنْ قَتَلَ کَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ». فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَوْمَئِذٍ عِشْرِیْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۴۰۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا، جو شخص کسی کافر کو قتل کر دے گا اس کا جنگی سامان اس کو ملے گا۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے بیس (کافروں) کو قتل کیا اور ان کا سامان اپنے قبضے میں لیا (دارمی)

٤٠٠٣ ـ (١٩) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ. وَلَمْ یُخَمِّسِ السَّلَبَ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون مقرر کیا کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا اور اس سے پانچواں حصہ وصول نہیں کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۴۰)

٤٠٠٤ ـ (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ اَبِیْ جَهْلٍ، وَکَانَ قَتَلَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۰۰۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ) بدر کے دن ابوجہل کی تلوار کا عطیہ دیا اس لئے کہ میں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوعبیدہ نے عبداللہؓ بن مسعود سے نہیں سنا اس لئے حدیث منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۶)

٤٠٠٥ - (٢١) **وَعَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَكَلَّمُوْهُ أَنِّي مَمْلُوْكٌ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ سَيْفاً، فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ —، فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ —، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ، فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ رِوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ. اَلْمَتَاعِ.

۴۰۰۵: عمیرؓ آبی اللحم رضی اللہ عنہ کا غلام بیان کرتا ہے کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیبر (کی جنگ) میں شامل ہوا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور وضاحت کی کہ میں غلام ہوں تو آپؐ نے میرے بارے میں حکم دیا، مجھے تلوار پہنائی گئی جسے میں (قد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کھینچ رہا تھا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اسے معمولی چیزیں دے دی جائیں اور میں نے آپؐ کے حضور ایک "دم" پیش کیا جو میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا تو آپؐ نے مجھے بعض الفاظ کے حذف کرنے اور بعض کے باقی رکھنے کا حکم دیا (ترمذی، ابوداؤد) البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ "متاع" تک ہے۔

وضاحت: "آبی اللحم" کا معنی ہے گوشت سے انکار کرنے والا یعنی زمانہ جاہلیت میں جس جانور کو بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا، وہ اس کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب غلام میدان جنگ میں شریک ہو تو اس کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا البتہ یہ امام کی صوابدید پر منحصر ہے کہ اگر وہ اسے کچھ بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

٤٠٠٦ - (٢٢) **وَعَنْ** مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا —، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفاً وَخَمْسَمِائَةٍ، فِيْهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْماً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَأَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، وَإِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ.

۴۰۰۶: مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے غنائم کو حدیبیہ میں شریک اصحاب پر تقسیم کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اٹھارہ حصے کئے جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے

اور سواروں کو دو حصے دیئے گئے جبکہ پیادہ کو ایک حصہ دیا (ابوداؤد) اور امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا کہ عبداللہؓ بن عمرؓ سے مروی حدیث صحیح ہے اس پر عمل ہے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ سواروں کی تعداد تین سو تھی جبکہ (فی الحقیقت) وہ دو سو تھے۔

وضاحت: اس حدیث کی علت یعقوب بن مجمع راوی ہے اور مجمع سے اس کے بیٹے کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے حدیث بیان نہیں کی نیز یعقوب بن مجمع غیر معروف راوی ہے اور پھر عبداللہؓ بن عمرؓ کی حدیث میں دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مذکور ہے اور سواروں کی تعداد دو سو ہے اور پیادہ کی تعداد تیرہ سو ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں وہم سے مقصود یہ ہے جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب زادالمعاد میں بیان کیا ہے کہ دراصل تعداد تو پندرہ سو ہے ایک سو غلام ہیں اور باقی چودہ سو میں سے دو سو سوار ہیں جن کو چھ حصے ملے اور بارہ حصے باقی پیدل فوج کو ملے جن کی تعداد بارہ سو ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۲)

٤٠٠٧ - (٢٣) **وَعَنْ** حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاةِ، وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ .. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۰۰۷: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے جاتے ہوئے چوتھائی حصہ دیا اور واپس لوٹتے ہوئے تہائی حصہ دیا (ابوداؤد)

٤٠٠٨ - (٢٤) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۰۰۸: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مال غنیمت میں سے) خمس نکالنے کے بعد چوتھائی حصہ تقسیم کرتے اور واپس آتے ہوئے خمس نکالنے کے بعد تیسرا حصہ تقسیم کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب بڑے لشکر میں سے ایک چھوٹا لشکر جاتے ہوئے الگ ہوتا ہے اور وہ لشکر کے پہنچنے سے پہلے دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے تو غنیمت میں سے اسے چوتھا حصہ دیا جائے گا اور تین چوتھائی حصہ میں باقی تمام لشکر شریک ہو گا اور واپس آتے ہوئے جب بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر دشمن پر حملہ آور ہو تو انہیں مال غنیمت میں سے خمس نکالنے کے بعد تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی دو تہائی سارے لشکر کو دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۳)

٤٠٠٩ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ، فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهٗ: مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ، فَاَتَيْتُهٗ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا

اَعْطٰی رَجُلاً مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلاَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: «لاَ نَفَلَ اِلاَّ بَعْدَ الْخُمُسِ لاَعْطَیْتُكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۰۹: ابوالجویریہ جرمی بیان کرتے ہیں معاویہؓ کے (دور) امارت میں روم (کے علاقے) میں مجھے سرخ رنگ کا ایک مٹکا ملا جس میں دینار تھے اور ہمارے امیر بنو سلیم (قبیلہ) کے ایک صحابی تھے جس کا نام معنؓ بن یزید تھا۔ چنانچہ دینار میں ان کے پاس لایا انہوں نے ان کو (وہاں کے) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اتنے ہی دینار دیئے جتنے کہ ان میں سے ایک شخص کو دیئے پھر انہوں نے بتایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپؐ نے فرمایا' عطیہ خمس (نکالنے) کے بعد ہے تو میں تجھے کچھ مال عطیہ دے دیتا (ابوداؤد)

٤٠١٠ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ، فَاَسْهَمَ لَنَا - اَوْ قَالَ: فَاَعْطَانَا مِنْهَا - وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئاً، اِلاَّ لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، اِلاَّ اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَهُ، اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے وقت (حبشہ سے ہجرت کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے۔ آپؐ نے ہمیں خیبر (کے غنائم) سے حصہ دیا اور خیبر کے فتح کرنے میں جو لوگ موجود تھے انہیں آپؐ نے حصہ دیا اور جو موجود نہ تھے ان کو حصہ نہیں دیا البتہ ہم لوگ جعفرؓ اور اس کے رفقاء جو (حبشہ سے) کشتی میں سوار ہو کر آئے تھے ان کو حصہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے ان کو خمس میں سے عطیہ دیا تھا تاکہ ان کے دل اسلام کی جانب مزید جھک جائیں اور انہیں غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا لیکن یہ توجیہہ صحیح معلوم نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے اصحاب السفینہ کے ساتھ یہ خصوصی سلوک کیا تھا اور انہیں غنیمت میں سے حصہ دیا تھا حالانکہ وہ فتح خیبر میں شریک نہ تھے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۳)

٤٠١١ - (٢٧) وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ: اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ» فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ. فَقَالَ: «اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ» فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزاً مِنْ خَرَزِ یَهُوْدَ لاَ یُسَاوِیْ دِرْهَمَیْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۴۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں ایک صحابی فوت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اس کا جنازہ ادا کرو۔ صحابہ کرامؓ کے چہرے متغیر ہو گئے آپؐ نے فرمایا' تمہارے اس ساتھی نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہے صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں یہودیوں کے منکوں میں سے ایک منکا ملا جو دو درہم کا بھی نہ تھا (مالک' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۴)

۴۰۱۲ - (۲۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً، اَمَرَ بِلَالاً فَنَادٰى فِي النَّاسِ، فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْماً بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، قَالَ: «اَسَمِعْتَ بِلَالاً نَادٰى ثَلَاثاً؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهِ؟» فَاعْتَذَرَ. قَالَ: «كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — ، فَلَنْ اَقْبَلَهُ عَنْكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غنیمت ملتی تو بلالؓ کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں منادی کرتا تو لوگ غنیمت کا مال لے آتے۔ آپؐ اس سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک روز ایک شخص مال غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد بالوں سے (بنی ہوئی) لگام لایا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ ہمیں مال غنیمت میں ملا تھا آپؐ نے پوچھا' کیا تو نے بلال کی آواز سنی تھی' جب اس نے تین بار منادی کی تھی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو اسے کیوں نہ لایا۔ اس نے معذرت کی۔ آپؐ نے فرمایا' اب تو قیامت کے دن اسے لائے گا' میں (کسی صورت میں) تجھ سے اسے قبول نہیں کر سکتا (ابوداؤد)

۴۰۱۳ - (۲۹) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اسے کوڑے بھی لگائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زہیر بن محمد تمیمی راوی کے بارے میں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شامی راوی اس سے منکر روایات بیان کرتے ہیں اور امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے نیز امام نسائی اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳-۱۷۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۶)

۴۰۱۴ - (۳۰) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ يَكْتُمْ غَالاًّ — فَإِنَّهُ مِثْلُهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ بھی خائن جیسا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن موسیٰ اور جعفر بن سعد اور خبیب بن سلیمان راوی متکلم فیہ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۶)

۴۰۱۵ ـ (۳۱) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ شِرَی الْمَغَانِمِ ـ حَتّٰی تُقْسَمَ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابراہیم باہلی مجہول راوی ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۴۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

۴۰۱۶ ـ (۳۲) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: نَھٰی اَنْ تُبَاعَ السِّھَامُ حَتّٰی تُقْسَمَ. رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ.

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے غنیمت کے حصوں کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (دارمی)

۴۰۱۷ ـ (۳۳) **وَعَنْ** خَوْلَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ ھٰذِہِ الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ، فَمَنْ اَصَابَہٗ بِحَقِّہٖ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ ـ فِیْمَا شَاءَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا النَّارُ» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مال خوشنما (اور) لذیذ ہے جو شخص اس کو درست طریقہ سے حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت ہو گی اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے مال میں اپنی چاہت کے مطابق تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن ان کے لئے صرف آگ ہو گی (ترمذی)

۴۰۱۸ ـ (۳۴) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَیْفَہٗ ذَا الْفَقَارِ یَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَۃَ، وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ: وَھُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِیْہِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ.

۴۰۱۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ذوالفقار نامی تلوار اپنے لئے مخصوص کر لی (ابن ماجہ) ترمذی میں اضافہ ہے کہ یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپؐ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

وضاحت : دراصل یہ تلوار عاص بن منبہ کی تھی جو جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہوا تھا اس کے بعد یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی بعدازاں علیؓ کے قبضہ میں رہی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۴)

۴۰۱۹ - (۳۵) **وَعَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا اَعْجَفَهَا - رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْباً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا اَخْلَقَهُ - رَدَّهُ فِيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۹ : رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جس شخص کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ مسلمانوں کے مال فئی میں سے کسی چارپائے پر سوار نہ ہو کہ جب وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فئی میں سے کوئی کپڑا اپنے استعمال میں نہ لائے کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس لوٹا دے (ابوداؤد)

۴۰۲۰ - (۳۶) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَصَبْنَا طَعَاماً يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۰ : محمد بن ابی المجالد' عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ سے بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا' تم (صحابہ کرامؓ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "کھانے والی اشیاء" میں سے پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ ہمیں جنگ خیبر میں کھانے کی چیزیں ملیں' ہر شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا اور واپس چلا جاتا (ابوداؤد)

وضاحت : "کھانے کی اشیاء" میں سے تقسیم اور "پانچواں حصہ" نکالنے سے پہلے مجاہدین' امیر کی اجازت سے ضرورت کے مطابق کھانے پینے کی اشیاء اپنے اور چوپایوں کے استعمال میں لا سکتے ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۲۱ - (۳۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ جَيْشاً غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَاماً وَعَسَلاً، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک لشکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کا سامان اور شہد حاصل کیا تو ان سے "پانچواں حصہ" نہیں لیا گیا (ابوداؤد)

۴۰۲۲ - (۳۸) وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُورَ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نُقَسِّمُهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ — مَمْلُوءَةٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۲: قاسم، عبدالرحمنؒ کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ سے بیان کرتا ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے اسے بتایا کہ ہم جہاد میں اونٹ کا گوشت بغیر تقسیم کے اپنے استعمال میں لاتے تھے اور جب ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوتی تھیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم راوی متکلم فیہ اور ابن حرشف غایت درجہ مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۴)

۴۰۲۳ - (۳۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ — ، وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۲۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دھاگے اور سوئی کو بھی مال غنیمت میں پہنچا دو اور خود کو خیانت سے دور رکھو، اس لئے کہ خیانت قیامت کے دن خائن کیلئے (باعث) رسوائی ہو گی (دارمی)

۴۰۲۴ - (۴۰) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.

۴۰۲۴: نیز اس حدیث کو امام نسائیؒ نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵ - (۴۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا — وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ — إِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ» فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ» فَقَالَ: «أَمَّا إِذَا بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب گئے۔ آپؐ نے اس کی کوہان سے کچھ بال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا' اے لوگو! مال فئی میں سے میرے لئے کوئی چیز جائز نہیں حتی کہ یہ بھی نہیں اور اپنی انگلی کو بلند فرمایا (اور کہا) سوائے "پانچویں حصے" کے اور "پانچواں حصہ" بھی تم پر ہی تقسیم ہو گا پس دھاگا اور سوئی تک کو بھی مالِ غنیمت میں پہنچاؤ (آپؐ کی یہ بات سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کا گچھا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو اس لئے حاصل کیا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ اونٹ کی جھل کو درست کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اپنا حصہ اور بنی عبدالمطلب کا حصہ تو تجھے معاف کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا' جب معاملہ اس حد تک (سنگین) ہے جس کا میں مشاہدہ کر رہا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس نے اس کو پھینک دیا (ابوداؤد)

٤٠٢٦ - (٤٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ، ثُمَّ قَالَ: «وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کو (سترہ بنا کر) نماز کی امامت کرائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ بال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا' تمہارے غنائم سے میرے لئے "پانچویں حصے" کے علاوہ اس قدر بھی جائز نہیں اور وہ بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

٤٠٢٧ - (٤٣) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللهُ مِنْهُمْ، اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا، وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا» وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَفِيْهِ: «اِنَّا وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ». وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ.

۴۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ذوی القربیٰ" کا حصہ بنوھاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تو میں اور عثمانؓ بن عفان آپؐ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے ھاشمی بھائی ہیں ہم آپؐ کی وجہ سے ان کی عظمت کا انکار نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ

نے آپؐ کو ان میں رکھا ہے (لیکن) آپؐ یہ بتائیں کہ آپؐ نے ہمارے بھائیوں بنومطلب کو (ذوی القربیٰ کا) حصہ دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ قرابت داری میں ہم اور وہ برابر ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا' بلاشبہ بنوھاشم اور بنومطلب اس طرح ایک ہیں (شافعی) اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اس کی مثل ہے نیز اس میں مذکور ہے بلاشبہ ہم اور بنومطلب جاہلیت اور اسلام میں الگ الگ نہیں ہوئے بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرما کر سمجھایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٢٨ - (٤٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: اِنِّیْ وَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ، فَاِذَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا -، فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا -، فَغَمَزَنِیْ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ: یَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ اِلَیْهِ یَا ابْنَ اَخِیْ؟ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَئِنْ رَاَیْتُهٗ لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا -، فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، قَالَ: وَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ، فَقَالَ لِیْ مِثْلَهَا، فَلَمْ اَنْشَبْ - اَنْ نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ جَهْلٍ یَجُوْلُ فِی النَّاسِ، فَقُلْتُ: اَلَا تَرَیَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِیْ تَسْاَلَانِیْ عَنْهُ. قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتّٰی قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «اَیُّكُمَا قَتَلَهٗ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: اَنَا قَتَلْتُهٗ، فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْكُمَا؟» فَقَالَا: لَا. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السَّیْفَیْنِ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ». وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ. وَالرَّجُلَانِ - مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تیسری فصل: ٤٠٢٨: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں (جنگ) بدر کے دن صف میں کھڑا تھا (اچانک) میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو انصاری لڑکے کھڑے تھے جن کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی میں نے آرزو کی کہ میں ان سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے دبا کر دریافت کیا' اے چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں (عبدالرحمانؓ کہتے ہیں) کہ میں نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) اے بھتیجے! تیرا اس سے کیا مطلب؟ اس نے بتایا' مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ شخص مر نہ جائے جس کی موت کا وقت زیادہ قریب ہے۔ عبدالرحمانؓ کہتے ہیں کہ (اس کی یہ بات سن کر) میں متعجب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے جوان نے بھی مجھے دبا کر وہی بات کہی' جو پہلے جوان نے کہی تھی۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا' وہ لوگوں میں چکر لگا رہا ہے میں نے (ان دونوں لڑکوں سے) کہا' کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو' وہ

(شخص) تمہارا مقصود ہے جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے (عبدالرحمانؓ کہتے ہیں) کہ وہ (لڑکے) نہایت سرعت کے ساتھ اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف لپکے اور مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ بعد ازاں وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچے اور آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا' میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم نے اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا آپؐ نے دونوں کی تلواروں کی جانب دیکھ کر فرمایا' تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوجہل کے) "جنگی اسباب" کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا۔ دونوں نوخیز جوانوں سے مقصود معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: چونکہ معاذ بن عمرو بن جموح کی تلوار پر قتل کرنے کے آثار زیادہ نمایاں تھے اس لئے جنگی اسباب اس کو دیا اور دونوں کو خوش کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے اس لئے کہ دونوں نے بیک وقت حملہ کیا تھا اور اس کے قتل میں بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۶)

٤٠٢٩ ـ (٤٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهٗ اَبْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ — قَالَ: فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ، فَقَالَ: اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ . فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ — قَتَلَنِیْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون دیکھ کر ہمیں (بتائے گا) کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ (آپؐ کا ارشاد سن کر) عبداللہؓ بن مسعود چلے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء (نامی عورت) کے بیٹوں نے تلواریں ماری ہیں اور وہ قریبُ المرگ ہے انہوں نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر دریافت کیا' تو ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا' اس شخص سے بڑھ کر جسکو تم نے قتل کیا ہے' کوئی سردار نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے کہا' کاش! زراعت پیشہ لوگوں کے علاوہ (کوئی دوسرا شخص) مجھے قتل کرتا (بخاری' مسلم)

٤٠٣٠ ـ (٤٦) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَوْ مُسْلِمًا» ذَكَرَ ذٰلِكَ — سَعْدٌ ثَلَاثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَنَرٰى: اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْاِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ .

۴۰۳۰ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کو عطیہ دیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے ان میں سے ایک شخص کو (عطیہ) نہ دیا حالانکہ وہ (شخص) مجھے ان سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی' کیا بات ہے آپؐ نے فلاں کو نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن نہیں مسلم کہو' سعدؓ نے اپنی بات کو تین بار دہرایا آپؐ نے بھی اپنے ارشاد کو تین بار دہرایا۔ بعدازاں آپؐ نے وضاحت کی کہ بے شک میں ایک شخص کو عطیہ دیتا ہوں حالانکہ اس کی بجائے (دوسرا شخص) مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ شخص اس بات سے اوندھے منہ دوزخ میں نہ گرایا جائے (بخاری' مسلم) اور ان دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ زہریؒ راوی نے بیان کیا کہ اس بات سے ہم نے سمجھا کہ "اسلام" صرف کلمہ شہادت کے اقرار کا نام ہے جبکہ "ایمان" عمل صالح کا نام ہے۔

وضاحت : بظاہر اس حدیث کا مفہوم جبریل علیہ السلام کی حدیث کے خلاف ہے زہریؒ کا مقصود یہ ہے کہ جب کوئی شخص کلمہ شہادت کا اقرار کرے تو اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور مومن اس کو اس وقت کہا جائے گا جب وہ شریعت اسلامی کے مطابق عمل کرے گا اور عمل میں دل اور اعضاء کے اعمال شامل ہیں اور جبریل علیہ السلام کی حدیث میں اسلام سے مقصود کامل اسلام ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے' جس کا ترجمہ ہے "جو شخص اسلام کے علاوہ (کوئی اور) دین اپنائے گا تو اس سے اس کو قبول نہیں کیا جائے گا" حدیث کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تالیف قلبی کرتے ہوئے انہیں عطیات سے نوازتے تھے جو بظاہر اسلام لاتے تو جب آپؐ نے تالیف قلب کے لئے لوگوں کو عطیات دیئے اور "جعیل" نامی انسان کو محروم کیا حالانکہ وہ مہاجرین میں سے تھا تو سعدؓ سے نہ رہا گیا انہوں نے اس سلسلہ میں آپؐ سے گفتگو کی وہ سمجھتے تھے کہ "جعیل" ان سے زیادہ مستحق ہے تو آپؐ نے سعدؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' کہ دوسرے لوگوں کو عطیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں یہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں (فتح الباری)

۴۰۳۱ ـ (۴۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ ـ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ ـ فَقَالَ: «اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ، وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهُ» فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ بِشَيْءٍ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۳۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا' بلاشبہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسولؐ کے کام گئے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپؐ نے ان کو (غنیمت سے) حصہ عطا کیا وگرنہ اس کے علاوہ جو لوگ موجود نہ تھے' انہیں حصہ نہیں دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں کلیب بن وائل راوی مختلف فیہ ہے اور اس کا استاذ ہانی بن قیس مستور ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۷) نیز ابن عمرؓ سے مروی روایت میں ہے کہ عثمانؓ اس لئے جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے کہ ان کی بیوی رقیہؓ بیمار تھیں لیکن عثمانؓ کے لئے آپؐ نے جو ہاتھ نکالا اور کہا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکی بیعت کا ذکر کیا' یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوا تھا اس حدیث میں آپؐ کے بیعت لینے کے بارے میں عثمانؓ کا ذکر بعض رواۃ کا وہم ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

٤٠٣٢ - (٤٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ. رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے (نسائی)

وضاحت: مغانم لفظ صحیح نہیں ہے' غنائم کا لفظ صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

٤٠٣٣ - (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاۤءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهٖ: لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا -، وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اِشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ - وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَآءَتْ - يَعْنِي النَّارُ - لِتَاْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا، فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ. فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَآءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَآءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا». زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَآئِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ اَحَلَّ اللهُ لَنَا الْغَنَآئِمَ، رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر جہاد کے لئے نکلے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا' میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر چکا ہے' اس کا ارادہ اسے گھر لانے کا ہے لیکن ابھی تک گھر نہیں لایا اور وہ شخص بھی نہ چلے' جس نے گھر تعمیر کر لیا ہے اور ابھی چھت نہیں ڈال سکا اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے (حاملہ) بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوئی ہیں اور وہ ان کے (بچے) جننے کا منتظر ہے اس (پیغمبر) نے جہاد کیا۔ وہ (پیغمبر) نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب بستی کے نزدیک ہوا۔ اس نے سورج سے کہا' بلاشبہ تو حکم کا پابند ہے اور مجھے بھی حکم ملا ہے۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے ٹھہرا دے چنانچہ سورج ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو فتح سے ہمکنار کیا۔ اس نے غنائم کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ آگ غنائم کو بھسم کرنے آئی لیکن اس نے مال غنیمت کو نہ جلایا۔ اس پیغمبر نے کہا یقیناً تم میں خیانت ہے' ہر قبیلہ میں سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک شخص کی ہتھیلی اس پیغمبر کی ہتھیلی سے چمٹ گئی۔ پیغمبر نے بتایا' تم میں خیانت ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک گولہ لائے اور اسے غنیمت میں شامل کر دیا (اس کے رکھنے کے بعد) آگ آئی اس نے غنیمت کے مال کو جلا دیا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ہم سے پہلے کسی

کے لئے غنائم حلال نہ تھے۔ اللہ نے ہمارے لئے غنائم کو جائز قرار دیا۔ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو معلوم کیا تو غنائم کو ہمارے لئے حلال قرار دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: پیغمبر سے مقصود یوشع بن نون ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں وضاحت موجود ہے اس کی سند حسن ہے لیکن اس میں حصر ہے کہ سورج کسی پیغمبر کے لئے اپنی رفتار سے نہیں رکا لیکن صرف یوشع بن نون پیغمبر کے لئے رکا ہے۔ تاہم اور دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ کے گھٹنے پر ٹیک لگا کر سوئے ہوئے تھے آپؐ سے عصر کی نماز فوت ہو گئی تو سورج کو واپس لوٹایا گیا یہاں تک کہ آپؐ نے نماز ادا کی۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کو بے اصل کہا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب منہاج السنہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۶-۱۹۰ پر اس کو موضوع قرار دیتے ہوئے نہایت عمدہ بحث کی ہے۔

٤٠٣٤ - (٥٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَلَّا إِنِّيْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا۔ أَوْعَبَاءَةٍ۔» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا» قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جنگ خیبر کے دن صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے کہا، فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا، فلاں شہید ہے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہرگز نہیں۔ چادر یا چغے کی خیانت کے سبب میں نے اسے دوزخ میں دیکھا ہے۔ بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں میں تین بار اعلان کر دو کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ عمرؓ نے بیان کیا، میں گیا اور میں نے تین بار اعلان کیا کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے (مسلم)

بَابُ الْجِزْيَةِ

(جزیہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٣٥ - (١) عَنْ بَجَالَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِباً لِجُزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ، فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِیْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ — . وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ... رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِیْ «بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ».

پہلی فصل: ۴۰۳۵: بجالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں احنفؒ کے چچا جُزء بن معاویہ کا منشی تھا۔ ہمارے پاس عمرؓ کا مکتوب ان کی وفات سے ایک سال قبل پہنچا کہ مجوسیوں کے محرم (جوڑوں) کے درمیان علیحدگی کروا دو اور عمرؓ نے اس وقت تک مجوسیوں سے ٹیکس وصول نہ کیا جب تک عبدالرحمانؓ بن عوف نے گواہی نہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ھَجَر" (شہر) کے مجوسیوں سے ٹیکس لیا تھا (بخاری)

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ "جب کسی شخص کو کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے ....." کفار کی جانب خطوط روانہ کرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ نے خبرواحد پر یقین کیا معلوم ہوا کہ جلیل القدر صحابی سے بھی بعض چیزیں مخفی رہ سکتی ہیں جیسا کہ مجوسیوں سے ٹیکس وصول کرنے کا مسئلہ عمرؓ کو معلوم نہ تھا انہیں عبدالرحمانؓ بن عوف نے اس کے بارے میں مطلع کیا مجوسیوں میں بہن' بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ قبیح فعل کو انہوں نے ختم کروا دیا (المستصفی جلد ا صفحہ ۱۷۱' التمہید جلد ۲ صفحہ ۸۶' الاحکام لابن حزم جلد ا صفحہ ۱۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٠٣٦ - (٢) عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ - يَعْنِیْ: مُحْتَلِمٍ - دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِیِّ: ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۰۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر (یمنی) معافری کپڑے وصول کرے (ابوداؤد)

٤٠٣٧ - (٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ -، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک ملک میں دو قبیلے درست نہیں ہیں اور کسی مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

٤٠٣٨ - (٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلَى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ، فَاَتَوْا بِهٖ، فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ، وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدؓ بن ولید کو "اکیدر دومہ" کی جانب بھیجا کہ وہ اسے گرفتار کر کے لائے تو آپؐ نے اس کی جان بخش دی اور اس سے جزیہ ادا کرنے پر مصالحت ہو گئی (ابوداؤد)

٤٠٣٩ - (٥) **وَعَنْ** حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَبِيْ اُمِّهٖ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا الْعُشُوْرُ - عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ» . . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۳۹: حرب بن عبیداللہ اپنے نانا سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجارتی مال سے محصول یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جائے' مسلمانوں کے مال پر محصول نہیں ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اس لئے حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۴)

٤٠٤٠ - (٦) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُ. فَقَالَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنْ اَبَوْا اِلاَّ اَنْ تَأْخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارا گزرنا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوتا ہے' وہ نہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے حقوق کی ادائیگی کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں اور ہم بھی ان سے (زبردستی) نہیں لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر وہ حقوق دینے سے انکار کریں تو تم ان سے جبراً" اپنے حقوق حاصل کرو (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۴۱ - (۷) عَنْ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ، وَعَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ. وَضِيَافَةُ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ ــــ رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۴۰۴۱: اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے سونا (Gold) رکھنے والوں کو چار دینار اور چاندی رکھنے والوں پر چالیس درہم جزیہ لگایا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کھانے کے اخراجات اور تین دن کی مہمان نوازی ان کے ذمہ لگائی (مالک)

بَابُ الصُّلْحِ

(صلح کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۴۲ - (۱) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ، فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ - ، قَلَّدَ الْهَدْيَ - ، وَاَشْعَرَ - ، وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ - ، خَلَاَتِ - الْقَصْوَآءُ - ! خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِّيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلاَّ اَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ، حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ - قَلِيْلِ الْمَآءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا - ، فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ - ، وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ، فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ جَآءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ فِيْ خُزَاعَةَ، ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ إِلٰى اَنْ قَالَ: إِذْ جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُكْتُبْ: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ؛ وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ إِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ. اُكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ» فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنْ لاَّ يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ إِلاَّ رَدَدْتَّهُ عَلَيْنَا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ: «قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا، ثُمَّ احْلِقُوْا» ثُمَّ جَآءَ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾ — الْآيَةَ، فَنَهَاهُمُ اللهُ تَعَالٰى اَنْ يَرُدُّوْهُنَّ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَآءَهُ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهٖ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ. نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللهِ إِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، اَرِنِيْ اَنْظُرْ إِلَيْهِ. فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ - وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا؟» فَقَالَ: قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِيْ، وَإِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ. فَجَآءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ : «وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ — لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ» — فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ —، قَالَ: وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِاَبِیْ بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِیْ بَصِيْرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا، فَقَتَلُوْهُمْ، وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ. فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ —، فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۳۰۴۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ نکلے جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذوالحلیفہ (نامی) بستی میں پہنچے تو قربانی کے جانوروں کی گردنوں میں پٹے ڈالے (اور) اونٹوں کا شعار کیا گیا۔ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے۔ جب اس گھاٹی میں پہنچے' جس کے آگے کفار کا سامنا تھا تو آپؐ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے آواز لگائی اٹھ کھڑی ہو' اٹھ کھڑی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' قصواء نامی اونٹنی کبھی رکی نہیں ہے' نہ ہی اس کی یہ عادت ہے۔ البتہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے "ابرہہ" کے ہاتھی کو روکا تھا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' وہ مجھ سے اگر ایسی کسی بات کا مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتے ہوں گے تو میں ان کی وہ بات تسلیم کر لوں گا۔ بعدازاں آپؐ نے قصواء (اونٹنی) کو ڈانٹا تو وہ اچھلی (اور کھڑی ہو گئی) آپؐ مکہ والوں کے راستے سے ہٹ کر (روانہ ہوئے) اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں معمولی پانی والا کنواں تھا۔ لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کر رہے تھے تھوڑی دیر میں لوگوں نے اس کا تمام پانی تھوڑا تھوڑا حاصل کر کے ختم کر دیا۔ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت پہنچی تو آپؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس تیر کو اس (کنویں) میں رکھیں۔ (راوی نے کہا) اللہ کی قسم! (تیر رکھنے سے) بہت زیادہ پانی مسلسل جوش سے نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس لوٹے وہ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی' بنو خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ بعدازاں آپؐ کے پاس عروۃؓ بن مسعود آیا اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمدؐ اللہ کے رسول کے ساتھ کیا ہے۔ سہیل نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا' اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات پر یقین رکھتے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو آپؐ کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے اور نہ آپؐ سے لڑائی کرتے البتہ آپؐ محمد بن عبداللہ تحریر کریں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں اللہ کا پیغمبر ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو۔ (اگر تم اصرار کرتے ہو) تو "محمد بن عبداللہ" ہی لکھ دو۔ سہیل نے کہا' (لکھا جائے) ہماری طرف سے جو شخص آپؐ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپؐ کے دین پر ہو تو آپؐ اسے ہماری طرف واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ جب "صلح نامہ" کی تحریر لکھنے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء سے فرمایا' اٹھو! قربانیاں ذبح کرو' پھر سر کے بال منڈواؤ۔ بعد میں چند عورتیں آئیں جو ایمان لا چکی تھیں۔ اس پر

اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو' ان کے ایمان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ مومنات ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو' کیونکہ نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران عورتوں کے لئے حلال ہیں اور جو کچھ ان کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو حق مہر واپس کر دو۔" بعد ازاں آپؐ مدینہ منورہ واپس آ گئے (اس دوران) آپؐ کے پاس قریش قبیلہ سے "ابوبصیر" نامی ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ کفار مکہ نے اس کو واپس لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا۔ آپؐ نے "ابوبصیر" کو ان دونوں کے حوالے کر دیا چنانچہ وہ اس کو لے کر مکہ مکرمہ کی جانب چل پڑے۔ جب وہ ذوالحلیفہ (بستی) میں پہنچے تو وہ (دونوں آدمی) وہاں رک کر کھجوریں کھانے لگے تو "ابوبصیر" نے ان دونوں میں سے ایک آدمی سے کہا' اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے' ذرا مجھے دکھاؤ' میں اسے غور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے وہ تلوار (ابوبصیر) کو پکڑا دی چنانچہ اس نے اس کو تلوار ماری اور وہ مر گیا اور دوسرا آدمی بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ (اسے دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص نے کسی خوف کا مشاہدہ کیا ہے؟ اس نے (جلدی سے) کہا' اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل ہو چکا ہے بلاشبہ میں بھی قتل ہو جاؤں گا (اتنے میں) "ابوبصیر" بھی آ پہنچا اس کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "اس کی ماں مرے" یہ شخص تو لڑائی بھڑکانے والا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا معاون ہو جائے۔ جب (ابوبصیر) نے اس بات کو سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ آپؐ ضرور اسے کفار کی طرف واپس کر دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا اور ساحل سمندر پر پہنچا (اس دوران) "ابوجندل" بن سہیل بھی بیڑیاں توڑ کر نکلا اور "ابوبصیر" سے آ ملا۔ پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا' وہ "ابوبصیر" کے ساتھ آ ملتا۔ یہاں تک کہ وہاں ان کی ایک جماعت قائم ہو گئی (راوی نے بیان کیا) اللہ کی قسم! جب وہ قریش کے کسی قافلے کے بارے میں سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے تو اس قافلے پر حملہ کرتے' قافلے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے اور ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے۔ (چنانچہ) قریش نے گھبرا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا' آپؐ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہا کہ آپؐ ان کو پیغام بھیجیں اور (مدینہ منورہ بلا لیں) جو بھی شخص آپؐ کے پاس آ جائے وہ امن والا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا (کہ وہ مدینہ منورہ آ جائیں) (بخاری)

٤٠٤٣ - (٢) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ — وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ — وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ اَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهِ، فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین

سے تین باتوں پر مصالحت کی کہ جو مشرک آپؐ کے پاس آئے گا آپؐ اس کو ان کی جانب واپس لوٹا دیں گے اور جو مسلمان ان کے پاس جائے گا وہ اسے واپس نہیں لوٹائیں گے نیز اس بات پر کہ آپؐ آئندہ سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور ہتھیار' تلوار' کمان وغیرہ میان میں ڈال کر آئیں گے چنانچہ (اس کے بعد) جب ابوجندل بیڑیوں میں چلتا ہوا آیا تو آپؐ نے اس کو کفار کی جانب واپس کر دیا (بخاری' مسلم)

٤٠٤٤ - (٣) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ قُرَيْشاً صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ مِنْكَ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَآءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجاً وَّمَخْرَجًا» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی کہ تمہاری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے تمہاری جانب واپس نہیں لوٹائیں گے اور ہماری جانب سے جو شخص تمہارے پاس پہنچے گا تمہیں اسے ہماری جانب واپس بھیجنا ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے (آپؐ سے) دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ شرط تحریر کریں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ہماری جانب سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا اللہ نے اسے دور کر دیا اور ان کی جانب سے جو شخص ہمارے پاس آیا یقیناً اللہ اس کے لئے کشادگی اور راستہ نکالے گا (مسلم)

٤٠٤٥ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ — فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ اِمْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی روشنی میں ان کا امتحان لیا (جس کا ترجمہ ہے) "اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی' نہ چوری کریں گی' نہ بدکاری کریں گی' نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگو' بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" پس ان میں سے جو عورت اس شرط کا اقرار کرتی تو آپؐ اس سے (مخاطب ہو کر) فرماتے' میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے آپؐ اس کے ساتھ (صرف) زبانی کلام فرماتے (عائشہؓ کہتی ہیں) اللہ کی قسم! بیعت لیتے ہوئے کبھی آپؐ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٠٤٦ ـ (٥) عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ: اَنَّهُمَا اصْطَلَحُوْا عَلٰی وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِیْنَ یَاْمَنُ فِیْهَا النَّاسُ، وَعَلٰی اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَةً مَکْفُوْفَةً ـ، وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ ـ وَلَا اِغْلَالَ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۰۴۶: مسورؓ بن مخرمہ اور مروانؒ بن حکم بیان کرتے ہیں کہ قریش نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دس برس تک لڑائی بند کرنے پر مصالحت کی تاکہ لوگوں کو اس دوران امن میسر آئے اور یہ کہ ہم اس عہد کی حفاظت کریں گے۔ نیز پوشیدہ چوری اور خیانت نہ کرنے پر بھی مصالحت ہوئی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ "عن" کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس صلح کے وقت بنو خزاعہ قبیلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بنوبکر قریش کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن بنوبکر نے رات کی تاریکی میں بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے بھی بنوبکر کی معاونت کی۔ اس طرح انہوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ اس سلسلہ میں عمرو بن سالم خزاعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد رسی کیلئے پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی اور مکہ فتح ہو گیا۔ یہ واقعہ سن ۸ ہجری کا ہے جبکہ صلح حدیبیہ سن ۶ ہجری میں قرار پائی اور "عمرة القضاء" سن ۷ ہجری میں ادا کیا گیا (الجرح و التعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۷، الضعفاء و المتروکین جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۳، زادالمعاد صفحہ ۱۵۱-۱۵۸، فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۴۰)

٤٠٤٧ ـ (٦) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، اَوِ انْتَقَصَهُ، اَوْ کَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ؛ فَاَنَا حَجِیْجُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ صحابہ کرامؓ کے بیٹوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، خبردار! جس شخص نے کسی ذمی کافر پر ظلم کیا یا اس سے عہد شکنی کی یا (جزیہ وغیرہ میں) اسے طاقت سے زیادہ تکلیف پہنچائی یا اس کی رضامندی کا خیال نہ رکھتے ہوئے اس سے کچھ چھین لیا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک سے زائد مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

٤٠٤٨ ـ (٧) وَعَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَایَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَایِعْنَا ـ تَعْنِیْ: صَافِحْنَا ـ قَالَ: «اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ کَقَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأ كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَهُ ابْنُ الْجَزْرِيُّ.

۴۰۴۸: امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کی معیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی چنانچہ آپ نے ہمیں کہا "جہاں تک تم سے ہو سکے اور تم طاقت رکھو" (یعنی بیعت میں شامل تمام باتوں پر عمل اپنی اپنی طاقت کے مطابق کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں آسانی رہے اور وہ خوش ہو جائیں) امیمہؓ نے دل میں کہا' اللہ اور اس کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے زیادہ رحیم ہیں (امیمہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں۔ آپ نے فرمایا' ایک سو (۱۰۰) عورتوں سے زبانی بیعت لینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے بیعت لینا اس حدیث کو بیان کیا........

وضاحت: مشکوٰۃ کے تمام نسخوں میں خالی جگہ ہے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے لیکن ابن جوزیؒ نے حاشیہ میں ترمذی نسائی' ابن ماجہ اور مالک کا ذکر کیا ہے۔ ان سب نے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔ اس نے امیمہؓ سے سنا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۴۹ - (۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يَدْخُلَ - يَعْنِيْ: مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ - يُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوْا: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالُوْا: لَا نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مَنَعْنَاكَ، وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ: «أَنَا رَسُوْلُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ». ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: «امْحُ: رَسُوْلَ اللهِ» — قَالَ: لَا وَاللهِ، لَا أَمْحُوْكَ أَبَدًا. فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ — : «هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ بِهَا» فَلَمَّا دَخَلَهَا — ، وَمَضَى الْأَجَلُ — ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اُخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۴۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ ادا کرنا چاہا لیکن مکہ والوں نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ ان سے طے ہوا

کہ آپؐ آئندہ سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام فرمائیں۔ جب کفار نے صلح نامہ تحریر کرنا چاہا تو آپؐ نے تحریر کروانا چاہا کہ اس معاہدے پر "محمد رسول اللہ" نے صلح کی ہے۔ انہوں نے اعتراض کیا کہ ہم آپ کی رسالت تسلیم نہیں کرتے' اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپؐ کو ہرگز منع نہ کرتے' آپ تو بس محمد بن عبداللہ ہیں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے فرمایا' میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے علیؓ کو حکم دیا کہ وہ "رسول اللہ" کے الفاظ مٹا دے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں' اللہ کی قسم! میں ہرگز ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا' آپؐ بہتر انداز میں نہیں لکھ سکتے تھے لیکن آپؐ نے تحریر کیا کہ یہ صلح محمد بن عبداللہ نے کی ہے کہ (آئندہ برس) جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے تو تلوار کو میان میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے آپؐ کسی شخص کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے اگرچہ وہ آپؐ کے ساتھ جانا بھی چاہے اور اگر آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو آپؐ اسے نہیں روکیں گے۔ جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مدت اقامت ختم ہو گئی تو کفار' علیؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا' کہ اپنے پیغمبر کو کہیں کہ وہ یہاں سے نکل جائیں کیونکہ مدت (اقامت) ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت : ابوولید باجیؒ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپؐ پہلے لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن بعد میں آپؐ نے لکھنا سیکھ لیا۔ "اندلس" کے اس دور کے علماء نے انکی اس بات کو شنیع قرار دیا اور اسے زندیق کہا اور اس کے بارے میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ان کی یہ بات نص قرآن کے خلاف ہے۔ علامہ باجیؒ نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم واضح ہے کہ آپؐ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے' اگر آپ لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو آپؐ کا قرآن پاک کو پیش کرنا غیر معمولی کام نہ ہوتا۔ اسی لئے اسے معجزہ قرار دیا گیا ہے اور اگر نزول قرآن کے بعد آپؐ کو لکھنا پڑھنا آ گیا تھا اس میں کچھ مضائقہ بھی نہیں۔ نیز بخاری کی اس حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہو رہی ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

(جزیرہ عرب سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٥٠ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اِنْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ -، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ! اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، وَاَنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئاً فَلْيَبِعْهُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے' ہم مسجد میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا کہ یہودیوں کی جانب چلیں۔ ہم آپ کی معیت میں چلے اور ان کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زور دے کر کہا' اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے اور یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول (کے قبضہ) میں ہے اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم میں سے جس شخص کو اس کے مال کے بدلے کچھ دستیاب ہوتا ہے تو وہ اسے فروخت کر دے (بخاری' مسلم)

٤٠٥١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْباً، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: «نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ». وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَظَنَنْتَ اَنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ، تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ - لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟» - فَقَالَ: هٰذِهِ كَانَتْ هُزَيْلَةً - مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالاً، وَاِبِلاً، وَعُرُوْضاً مِنْ اَقْتَابٍ - وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۵۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کھڑے ہوئے' خطبہ دیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کی زمینوں کے بارے میں مزارعت کا معاملہ کیا اور کہا کہ جب تک تمہیں اللہ برقرار رکھے گا ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے۔ عمرؓ نے کہا' میری رائے ہے کہ تمہیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر دوں جب عمرؓ

نے ان کو جلاوطن کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو ان کے پاس ابوالحقیق کے بیٹوں میں سے ایک آیا۔ اس نے کہا' اے امیرالمومنین! آپ ہمیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر رہے ہیں حالانکہ (اس جگہ پر) ہمیں محمدؐ نے آباد کر رکھا تھا اور زمینوں میں کام کرنے کا معاملہ کیا تھا تو عمرؓ نے کہا' تیرا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو فراموش کر گیا ہوں' جب تجھ سے انہوں نے فرمایا تھا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے جلاوطن کیا جائے گا؟ تیری جوان اونٹنی مسلسل کئی راتیں تجھے اٹھا کر تیز چلتی رہے گی۔ اس نے کہا' یہ تو آپؐ کا مزاحیہ جملہ تھا۔ عمرؓ نے (زور دے کر) کہا' اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں جلاوطن کر دیا اور انہیں پھلوں کی قیمت کے بدلے مال' اونٹ' سامان' پالان اور رسیاں وغیرہ دیں (بخاری)

وضاحت: عمرؓ نے انہیں اس وجہ سے جلاوطن کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو ان کی جانب بھیجا تھا تاکہ خیبر کے پھلوں کو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرے لیکن رات کے وقت عبداللہؓ پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے جوڑ اکھاڑ دیے گئے تو عمرؓ نے ان کی شرارتوں سے بچاؤ کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے چنانچہ انہیں تیماء اور اریحاء کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۸۳)

٤٠٥٢ ـ (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَوْصٰى بِثَلَاثَةٍ: قَالَ: «اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ نَحْوَ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ» ـــ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ ـ اَوْ قَالَ: فَاُنْسِيْتُهَا ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی' آپؐ نے حکم دیا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفد کو اسی طرح عطیات دینا جس طرح میں انہیں عطیات دیتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ تیسری بات سے آپؐ نے خاموشی اختیار کی یا انہوں نے بتایا کہ تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی (بخاری' مسلم)

وضاحت: موطا امام مالک میں تیسری بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا کہ اس کی عبادت ہونے لگے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۸۳)

٤٠٥٣ ـ (٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ».

۴۰۵۳ : جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمرؓ بن خطاب نے بتایا' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' یقیناً میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا' یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ (آپؐ نے فرمایا) اگر میں زندہ رہا اور اللہ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ اِبْنِ عَبَّاسٍ «لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ» وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ.

دوسری فصل : اس فصل میں ذکر کے لائق ابن عباسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ایک ملک میں دو قبلے نہیں ہو سکتے. . ." کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ جزیہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٥٤-(٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ، فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا». فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَآءَ وَاَرِيْحَآءَ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۰۵۴ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو حجاز کے علاقے سے جلاوطن کر دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں پر غالب آئے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہاں سے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا جائے اور اس علاقے پر جب غلبہ حاصل ہوا تھا تو یہ زمین اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ (یعنی اسلامی حکومت کی ملکیت تھی) یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ وہ (زمینوں اور باغات میں) کام کریں گے اور انہیں پھلوں سے نصف حصہ دیا جائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک ہم پسند کریں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ وہاں آباد رہے یہاں تک کہ عمرؓ نے ان کو اپنے دور خلافت میں (شام کے ملک) میں "تیماء اور اریحاء" بستیوں کی جانب جلاوطن کر دیا (بخاری' مسلم)

بَابُ الْفَیْءِ
(مال فئی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٥٥ - (١) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ ﷺ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿قَدِيْرٌ﴾ - فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۵۵: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے بیان کیا' بلاشبہ اللہ نے مال فئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تھا۔ آپؐ کے سوا کسی اور کو یہ اختیار نہ دیا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے (بغیر لڑائی کے) دلوایا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جن پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے" چنانچہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔ آپؐ اس مال سے اپنے اہل کے لئے سال کا خرچ لیتے تھے اور بقیہ مال آپؐ اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے تھے (بخاری' مسلم)

٤٠٥٦ - (٢) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ — عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال وہ مال تھا جو اللہ نے اپنے رسولؐ کو خاص طور پر عطا کیا تھا اس لئے کہ مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے گھوڑے' اونٹ (وغیرہ) نہیں دوڑائے تھے چنانچہ یہ مال خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ آپؐ سال بھر اس مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور باقی مال کو جہاد کی تیاری کے لئے ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خرید پر صرف فرماتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٠٥٧ ـ (٣) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَیْءُ قَسَمَهُ فِیْ یَوْمِهٖ، فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّیْنِ، وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا، فَدُعِیْتُ فَاَعْطَانِیْ حَظَّیْنِ، وَكَانَ لِیْ اَهْلٌ، ثُمَّ دُعِیَ بَعْدِیْ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَاُعْطِیَ حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۰۵۷: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال فَیْ آتا تو آپؐ اسی دن اسے تقسیم فرما دیتے تھے' شادی شدہ کو دو حصے اور غیر شادی شدہ کو ایک حصہ دیتے۔ مجھے بلایا گیا تو آپؐ نے مجھے دو حصے عطا کیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا بعد ازاں میرے بعد عمارؓ بن یاسر کو بلایا گیا' اسے آپؐ نے ایک حصہ دیا (ابوداؤد)

٤٠٥٨ ـ (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَ مَا جَآءَهُ شَیْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِیْنَ ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۵۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ کے پاس مال آتا تو پہلے ان غلاموں کو دیتے جو آزاد ہو چکے تھے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی متکلم فیہ ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۸۴)

٤٠٥٩ ـ (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِظَبْیَةٍ — فِیْهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ اَبِیْ یَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹی سی تھیلی لائی گئی' جس میں موتی تھے۔ آپؐ نے آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے والد' آزادوں اور غلاموں میں تقسیم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

٤٠٦٠ ـ (٦) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — یَوْمًا الْفَیْءَ، فَقَالَ: مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَیْءِ مِنْكُمْ، وَمَا اَحَدٌ مِّنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ ﷺ، فَالرَّجُلُ

وَقِدَمُهُ ــ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے ایک دن مال فئی کا ذکر کیا اور فرمایا' میں اس مال کا تم سے زیادہ حقدار نہیں اور ہم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے سے اس کا زیادہ حقدار نہیں ہے۔ البتہ ہم سب کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب پر ہیں۔ ایک شخص کو اس کے قدیم مسلمان ہونے اور دوسرے شخص کو اس کی آزمائشوں کا خیال رکھتے ہوئے' تیسرے شخص کو اس کے اہل و عیال کے لحاظ سے اور چوتھے شخص کو اس کی ضروریات کے پیش نظر (مال فئی میں سے حصہ دیا جائے گا) (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظ "عن" کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۰۸۷' تہذیب التہذیب جلد۹ صفحہ۳۸' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۱۳)

۴۰۶۱ - (۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ ـــ فَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ ـــ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ ـــ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالَّذِيْنَ جَآؤُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ ـــ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ اِسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً. فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ ـــ نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهُ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۰۶۱: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں' محتاجوں اور جو کارکن صدقات پر متعین ہیں (ان کا حق ہے) اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب مقصود ہے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد کیلئے (یہ مال خرچ کرنا چاہیے)' یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے" بعد ازاں عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ' اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا' اہل قرابت کا' یتیموں کا' مسافروں کا اور محتاجوں کا ہے۔" اور پھر فرمایا' یہ مال ان کے لئے ہے۔ پھر عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول' قرابت داروں' یتیموں' حاجت مندوں اور مسافروں کے لئے ہے۔" پھر عمرؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ان کے لئے بھی جو ان کے بعد آئے' جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں' (ان کے) گناہ معاف فرما۔ اس کے بعد عمرؓ نے کہا' ان آیات نے تمام مسلمانوں کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو

"سرو حمیر" (مقام) میں رہائش پذیر چرواہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا حالانکہ اس مال کے حصول میں اس کی پیشانی تک عرق آلود نہیں ہوئی۔ (شرح السنۃ)

وضاحت: عمرؓ کا مقصد یہ ہے کہ مال فئی سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے بلکہ تمام مال کو مسلمانوں کے عام مصالح میں صرف کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۶۲ - (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا — بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ —؛ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ —، وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ، وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْأً نَفَقَةً لِأَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۶۲: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مال فئی کو تقسیم نہ کرنے کے بارے میں) عمرؓ کا استدلال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جائدادیں اپنے لئے مختص کیں' وہ بنو نضیر' خیبر اور فدک کی زمینیں تھیں۔ بنو نضیر کی زمین آپؐ کی ضروریات (مہمانداری وغیرہ) کے لئے اور فدک کی زمین مسافروں کے لئے وقف تھی اور خیبر کی زمینوں کو آپؐ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ دو تہائی مسلمانوں کے درمیان اور ایک تہائی گھریلو اخراجات کیلئے اور جو مال گھریلو اخراجات سے زائد ہوتا' اسے فقیر مہاجرین میں تقسیم فرماتے (ابوداؤد)۔

وضاحت: اس حدیث میں اسامہ بن زید لیثی راوی متکلم فیہ اور ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۸۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲' تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۲' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۶۳ - (۹) **عَنِ** الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ —، عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، لَيْسَ لِي بِحَقٍّ —، وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ: يَعْنِي: عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۴۰۶۳ : مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؒ بن عبدالعزیز جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے "بنو مروان" کو اکٹھا کیا اور کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فدک" کی آمدنی سے خرچ کرتے تھے نیز "بنو ہاشم" کے نابالغ بچوں کو دیتے رہتے' اس سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کرتے اور جب فاطمہؓ نے آپؐ سے مطالبہ کیا کہ آپؐ "فدک" (کے مال) ان کے لیئے خاص کر دیں تو آپؐ نے انکار کیا۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپؐ انتقال فرما گئے اور جب ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے اس مال کو اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر صرف فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ انتقال فرما گئے اور جب عمرؓ بن خطاب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اس مال میں اسی طرح تصرف کیا جیسا کہ (ان کے) دونوں پیشروؤں نے کیا تھا' یہاں تک کہ وہ بھی انتقال فرما گئے۔ بعد ازاں مروان نے اسے اپنی جاگیر بنا لیا پھر (وہ مال) عمرؒ بن عبدالعزیز کی تحویل میں آیا (تو انہوں نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ جب آپؐ نے (اپنی بیٹی) فاطمہؓ کی تحویل میں اسے نہیں دیا تو میرا بھی اس مال پر کچھ استحقاق نہیں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مال کو اسی حیثیت پر لے جا رہا ہوں جس پر یہ مال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۴)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

(شکار اور حلال جانوروں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٦٤ - (١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، فَإِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَيُّهُمَا قَتَلَ. وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ؛ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَّهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۶۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑو تو بسم اللہ پڑھو' اگر کتا شکار کو تمہارے لئے پکڑے رہے اور شکار تمہیں زندہ مل جائے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے ذبح کرو اور اگر شکار زندہ نہیں ہے اور کتے نے اس سے کھایا بھی نہیں ہے تو تمہارے لئے اس کو کھانا جائز ہے اگر اس نے (شکار میں سے کچھ) کھایا ہے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا اور شکار زندہ نہیں بچا تو اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس کتے نے اسے مارا ہے؟ اور جب تم (شکار کی جانب) تیر پھینکو تو "بسم اللہ" پڑھو۔ اگر شکار تم سے ایک دن اوجھل رہا اور اس میں تمہارے تیر کے علاوہ (کسی دوسری چیز کا) اثر نہیں ملا تو اس شکار کو کھاؤ اور اگر تم شکار کو اس حال میں پاؤ کہ وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو اسے نہ کھایا جائے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر شکاری کتا خود بخود شکاری کے چھوڑے بغیر شکار کرتا ہے تو وہ شکار جائز نہیں اور اگر شکاری "بسم اللہ" پڑھ کر اسے چھوڑتا ہے تو شکار حلال ہے۔ یاد رہے کہ شکاری کتا وہ ہے جسے شکاری جب چھوڑے تو وہ شکار کرے اور جب وہ اسے واپس بلائے تو پلٹ آئے اور خود شکار سے نہ کھائے۔ شکاری کتے کو شکار کیلئے چھوڑنا چھری یا تیر چلانے کے مترادف ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسے چھوڑتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جائے۔ اگر شکار زندہ ہو تو اسے ذبح کیا جائے اور اگر مر چکا ہو تو بھی اسکا کھانا جائز ہے (القواعد فی الفقہ الاسلامی صفحہ۲۶)

٤٠٦٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ -، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ» قُلْتُ: إِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ — قَالَ: «كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۵ : عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جس شکار کو وہ تمہارے لئے روک لیں اسے تم کھاؤ۔ میں نے دریافت کیا' اگرچہ شکار مر جائے؟ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ مر جائے (پھر) میں نے دریافت کیا' ہم بھالا (مار کر شکار) کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر بھالا شکار میں سوراخ کر دے تو اسے کھاؤ اور اگر اس کا تیز حصہ نہ لگے اور شکار اس کے لگنے سے مر جائے تو وہ چوٹ کھا کر مرا متصور ہو گا' ایسے شکار کو نہیں کھانا چاہیے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٦٦ - (٣) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ. أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ: وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۶ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے پیغمبر! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہوتے ہیں' تو کیا ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ اور (جب) ہم شکار کے علاقے میں ہوتے ہیں۔ تو (ہم) کمان اور ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتے ہیں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا نیز اس کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہوتا ہے تو ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں کو استعمال میں نہ لاؤ اور اگر ان کے برتنوں کے علاوہ تمہیں کوئی اور برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں صاف کر کے ان میں کھاؤ اور جب تم کمان کے ساتھ شکار کرو اور "بسم اللہ" پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور "بسم اللہ" پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر ایسے کتے کے ساتھ شکار کرو جو سدھایا ہوا نہیں ہے لیکن شکار زندہ ہے تو اس کو ذبح کر کے کھاؤ (بخاری' مسلم)

٤٠٦٧ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۷ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم شکار کو تیر مارو لیکن تیر لگنے کے بعد اگر شکار نہ مل سکے اور تلاش کے بعد وہ مل جائے تو اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھا لو (مسلم)

٤٠٦٨ - (٥) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۸: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کوئی شخص تین روز کے بعد اپنے شکار کو پائے اور وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھالیں (مسلم)

٤٠٦٩ ـ (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هِنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ ـ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ اَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا؟ قَالَ: «اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جو نئے مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اس پر "بسم اللہ" پڑھی ہے یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم اس پر "بسم اللہ" پڑھو اور اسے کھاؤ۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کھانے کے وقت "بسم اللہ" پڑھ لینا' ذبح کے وقت "بسم اللہ" نہ پڑھنے سے کفایت کرے گا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ کھانے کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا مستحب ہے۔ اگر ذبح کرنے والے ایسے لوگ ہیں جن کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کے بارے میں علم نہیں کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھی ہے یا نہیں' تو اس کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے بارے میں "حسن ظن" رکھنا چاہیے لیکن اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ ذبیحہ پر "بسم اللہ" پڑھنا ضروری نہیں' غلط ہے۔ نیز یہ حدیث اس قاعدہ کی دلیل بھی ہے کہ تصرفات کو صحت پر محمول کیا جائے گا جب تک صحت کے خلاف دلیل نہ ہو۔ (فتح الباری جلد۸ صفحہ ۷۲۳/۷۲)

٤٠٧٠ ـ (٧) وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا، فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا: «لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ ــــ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ ـ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا».. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۰: ابوالطفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی خاص چیزیں بتائی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ہمیں کوئی خاص چیز نہیں بتائی جو آپؐ نے عام لوگوں کو نہ بتائی ہوں سوائے اس (تحریر) کے جو میری اس تلوار کی میان میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے ایک لکھا ہوا کاغذ نکالا' اس میں تحریر تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو "غیراللہ" کے نام پر ذبح کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حد بندی میں چوری کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے' جو شخص زمین کی حد بندی کی علامت کو مٹاتا ہے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی "بدعتی" کو جگہ دیتا ہے۔ (مسلم)

٤٠٧١ - (٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى — أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ — وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ؛ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ: «أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبْشِ» وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ — مِنْهَا بَعِيْرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ — كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم کل کے دن دشمن سے ملنے والے ہیں' ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ کیا ہم سرکنڈوں کے کناروں کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جو چیز خون بہائے اور اس پر "بسم اللہ" پڑھی جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں' دانت ہڈی ہے اور ناخن "حبشہ" کی چھریاں ہیں۔ (راوی نے کہا) اور ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں' جن میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اسے روک لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ اونٹ بھاگ جاتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی قابو نہ آئے تو اسے اسی طرح تیر مارا جائے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٧٢ - (٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَتْ — لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ — ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا — فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری چند بکریاں تھیں جو "سلع" نامی پہاڑی پر (جو مدینہ منورہ میں ہے) چرا کرتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ ہماری لونڈی نے ایک بکری پر موت (کے آثار) دیکھے تو اس نے ایک پتھر کو توڑا اور اس کے ساتھ اس بکری کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ تو آپؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت جانور ذبح کر سکتی ہے نیز پتھر کے ساتھ ذبح کرنا درست ہے۔ نیز جب کوئی خطرہ نہ ہو تو لڑکیاں تن تنہا بکریاں چرانے کا کام بھی کر سکتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

٤٠٧٣ - (١٠) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۳ : شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب قرار دیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اس میں بھی احسان کا خیال رکھو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ اپنی چھری کو تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم)

٤٠٧٤ -(١١) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ — بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے چار پائے وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے اور انہیں باندھ کر ان پر نشانہ لگانے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

٤٠٧٥ -(١٢) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئاً فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۵ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ذی روح چیز کو نشانہ بناتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٧٦ -(١٣) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۶ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے) (مسلم)

٤٠٧٧ -(١٤) **وَعَن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

٤٠٧٨ -(١٥) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۸ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا آپؐ نے فرمایا' اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو' جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

٤٠٧٩ - (١٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ ــ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۹ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہؓ بن ابی طلحہ کو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ اسے گھٹی دیں۔ جب میں آپؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ کے ہاتھ میں داغنے کا ٹھپہ تھا' آپؐ زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے (بخاری' مسلم)

٤٠٨٠ - (١٧) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ ــ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً، حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۸۰ : ہشامؒ بن زید' انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ (جانوروں کے) باڑے میں بکریوں کو میرے خیال میں ان کے کانوں پر داغ رہے تھے۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٠٨١ - (١٨) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ، أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْداً وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ، أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ ــ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ ــ فَقَالَ: «أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ ـــ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل : ۴۰۸۱ : عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ تیز پتھر اور لاٹھی کے تیز ٹکڑے کے ساتھ اسے ذبح کر سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' خون بہاؤ جیسے بھی ممکن ہو اور "بسم اللہ" پڑھو۔ (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مری بن قطری راوی غیر معروف ہے اور سماک بن حرب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

٤٠٨٢ - (١٩) وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذِهِ ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّيْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ.

۴۰۸۲: ابو العشراء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ذبح (کا مقام) گلہ اور (سینے سے اوپر کا) گڑھا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا' اگر تم جانور کی ران میں بھی نیزہ مارو تو تب بھی کافی ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) ابوداؤد کا قول ہے کہ یہ اس جانور کے ذبح کا ذکر ہے جو اونچائی سے گر جائے نیز امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس حدیث کے راوی مجہول ہیں اور ابوالعشراء کا کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ پس حدیث قابل حجت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۹' ارواء الغلیل ۲۵۳۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۷' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۳)

۴۰۸۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ، اَوْ بَازٍ، ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ». قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: «اِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس "کتے" یا "باز" کو تو نے (شکار کرنے کی) تربیت دی ہے بعد ازاں اسے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تو جس شکار کو وہ تیرے لئے روک لے تو تجھے چاہیے کہ اسے کھا لے۔ میں نے دریافت کیا' اگر وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا' جب وہ اسے مار ڈالے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس نے اس کو تیرے لئے روکا ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۳' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۴۵۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۹)

۴۰۸۴ - (۲۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ. قَالَ: «اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور دوسرے دن اس میں تیر پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا' جب تجھے یقین ہے کہ تیرے تیر نے ہی اسے مارا ہے اور تجھے اس میں کسی درندے کا نشان بھی نہیں ملتا تو تجھے چاہیے کہ اسے کھا لے۔ (ابوداؤد)

۴۰۸۵ - (۲۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریک بن عبداللہ اور حجاج بن ارطاہ راوی متکلم فیہ ہیں (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۳۶۷-۳۶۸، تذکرۃ الحفاظ جلد۱ صفحہ۲۳۲، المجروحین جلد۱ صفحہ۲۲۵، میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۵۸)

٤٠٨٦ - (٢٣) **وَعَنْ** أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ، نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ. قَالَ: «فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا، فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۶: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بے شک ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں ہم یہودیوں' عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ہمیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن دستیاب نہیں ہوتے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں پانی کے ساتھ صاف کرو بعد ازاں ان میں کھاؤ پیؤ۔ (ترمذی)

٤٠٨٧ - (٢٤) **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى - وَفِيْ رِوَايَةٍ: سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ - فَقَالَ: «لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸۷: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا' بلاشبہ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں نفرت کرتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' تیرے دل میں کوئی ایسا وسوسہ نہیں آنا چاہیے' جس سے تو نصاریٰ کی مانند ہو جائے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں سماک بن حرب اور قبیصہ بن ہلب ضعیف راوی ہیں (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۸۴' جلد۲ صفحہ۲۳۲)

٤٠٨٨ - (٢٥) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ - وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو باندھا گیا ہو اور باندھ کر اس پر تیر چلائے گئے ہوں۔ (ترمذی)

٤٠٨٩ - (٢٦) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ، وَاَنْ تُوْطَاَ الْحُبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ - قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ، فَقَالَ: اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ، فَقَالَ: اَلذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوْتُ فِیْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهَا.. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۰۸۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "خیبر" کے موقعہ پر ہر کچلی والے درندے، ہر پنجے والے پرندے، گھریلو گدھوں کے گوشت، وہ جانور جس پر باندھ کر تیر برسائے گئے ہوں اور (وہ جانور) جسے درندے کے منہ سے نکالا گیا ہو، کے کھانے سے منع فرمایا، نیز آپ نے غنیمت سے ملنے والی حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا، جب تک کہ ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابوعاصم سے "مجثمہ" کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ پرندے یا کسی اور چیز کو باندھ دیا جائے اور اسے تیر مارے جائیں اور "خلیسہ" کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو اس نے بتایا کہ کوئی شخص بھیڑیئے یا درندے سے کسی جانور کو چھڑائے لیکن ذبح کرنے سے پہلے وہ چھڑانے والے کے ہاتھ میں ہی مر جائے۔ (ترمذی)

٤٠٩٠ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ: زَادَ ابْنُ عِيْسٰى: هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرٰى الْاَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۰۹۰: ابنِ عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے "شریطہ" سے منع کیا۔ ابنِ عیسیٰ نے اضافہ کیا کہ "شریطہ" سے مراد وہ جانور ہے جس کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن عبداللہ صنعانی راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۴۸، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۷۰، تذکرۃ الحفاظ جلد۱ صفحہ۱۱۴)

٤٠٩١ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۴۰۹۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیٹ کے بچے کا ذبح ہونا اس کی ماں کے

ذبح ہونے کے ساتھ ہے۔ (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: بچہ پیٹ سے زندہ نکلے یا مرا ہوا' دونوں صورتوں میں حلال ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

٤٠٩٢ - (٢٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۴۰۹۲: نیز ترمذی نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٤٠٩٣ - (٣٠) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ، فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ، أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: «كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ، فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۰۹۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں' گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں' کیا ہم بچے کو پھینک دیں یا اسے کھائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر پسند کرو تو اسے کھاؤ اس لئے کہ اس کی ماں کا ذبح ہونا اس کا ذبح ہونا ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤٠٩٤ - (٣١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا؛ سَأَلَهُ اللهُ عَنْ قَتْلِهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۰۹۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے پرندے کو اس کا حق ادا کئے بغیر مارا تو اللہ اس سے اس کے قتل کے بارے میں دریافت کرے گا۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! "پرندے کا حق" کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اسے ذبح کرے اور کھائے لیکن اس کے سر کو کاٹ کر اسے پھینک دینا درست نہیں۔ (احمد' نسائی' دارمی)

٤٠٩٥ - (٣٢) وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: «مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۰۹۵: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ یعنی مدینہ والے لوگ اونٹوں کی کوہانیں کاٹ لیتے اور دنبوں کی چکیاں کاٹ لیتے (اور کھاتے تھے) آپؐ نے فرمایا' زندہ جانور سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے' اسے نہ کھایا جائے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٩٦ - (٣٣) عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَرْعٰي لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ، فَرَاٰي بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ، فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَا بِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَمَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ.

تیسری فصل: ۴۰۹۶: عطاءؒ بن یسار "بنو حارثہ" کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اونٹنی مرنے کے قریب ہے' اس نے اس کو ذبح کرنے کیلئے کسی چیز کو نہ پایا تو اس نے ایک میخ لی اور اس کے سینے کے گڑھے میں زور کیساتھ دبایا یہاں تک کہ اس کا خون نکل آیا بعد ازاں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا۔ آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتا ہے۔ (ابوداؤد' مالک) اور مالک کی روایت میں ہے' اس نے بیان کیا کہ اس نے اس کو تیز نوک والی لکڑی کیساتھ ذبح کیا۔

٤٠٩٧ - (٣٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ — اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ آدَمَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمندر کے تمام جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ذبح کر دیا ہے۔ یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

(کتے کے احکام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٩٨ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چوپایوں کی حفاظت یا شکار کی خاطر رکھے ہوئے کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے اعمال میں سے دو "قیراط" کم ہوتے رہیں گے (بخاری' مسلم)

٤٠٩٩ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ ، اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چوپایوں کی حفاظت' شکار یا کھیتی کی رکھوالی کی غرض کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے اعمال میں سے ایک "قیراط" کم ہو گا۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے لیکن ایک قیراط دو قیراط میں شامل ہے (واللہ اعلم)

٤١٠٠ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اِنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُه، ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ـ ذِي النُّقْطَتَيْنِ ـ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے آتی اور اس کے ساتھ کتا ہوتا تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا' تم ایسے کتے کو قتل کرو جو سیاہ رنگ کا ہو اور اس میں سفیدی نہ ہو بلکہ جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سفید نقطے ہوں۔ بیشک وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

٤١٠١ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری اور بکریوں یا چارپایوں کی حفاظت کی غرض سے پالے گئے کتوں کے علاوہ دیگر کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤١٠٢ - (٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ، لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ: «وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ».

دوسری فصل: ۴۱۰۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر کتے اللہ کی مخلوقوں میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ پس تم ہر انتہائی سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کرو (ابوداؤد) دارمی' ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ جس گھر والے' شکار' کھیت اور بکریوں کے حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتے ہیں تو ان کے اعمال میں سے روزانہ ایک "قیراط" کی کمی ہوتی ہے۔

٤١٠٣ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحیٰی قتات راوی لین الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۳)

بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

(ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤١٠٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۴۱۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے (مسلم)

٤١٠٥ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَكُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا (مسلم)

٤١٠٦ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۱۰۶: ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے (جبکہ جنگلی گدھوں کا گوشت حلال ہے) (بخاری' مسلم)

٤١٠٧ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ، وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی (بخاری' مسلم)

٤١٠٨ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ رَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَعَقَرَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَیْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۱۰۸ : ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگلی گدھا دیکھا اور اسے ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے۔ ابو قتادہؓ نے جواب دیا' ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ آپؐ نے اس کو اس سے لیا اور تناول فرمایا (بخاری' مسلم)

٤١٠٩ - (٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا ـ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ـ، فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے "مرالظہران" (وادی میں) خرگوش کو بھگایا میں اسے لے کر ابو طلحہؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین اور ٹانگیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں تو آپؐ نے اسے قبول فرمایا (بخاری' مسلم)

٤١١٠ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۰ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "گوہ" (جانور) کو میں کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں (بخاری' مسلم)

٤١١١ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا ـ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ، فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ ـ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۱ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالدؓ بن ولید نے انہیں بتلایا کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں میمونہؓ کے ہاں گئے (جبکہ) میمونہؓ ان کی اور ابنِ عباسؓ (دونوں) کی خالہ ہیں' انہوں نے ان کے پاس بھنی ہوئی "گوہ" دیکھی۔ میمونہؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "گوہ" پیش کی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "گوہ" کے تناول کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالدؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا "گوہ" حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں البتہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی' اس لیئے میں (اس کے کھانے سے) نفرت کرتا ہوں۔ خالدؓ نے بیان کیا' میں نے اسے اٹھایا اور کھا گیا جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے (بخاری' مسلم)

٤١١٢ - (٩) وَعَنْ أَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے (بخاری' مسلم)

٤١١٣ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ أَبِىْ أَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۳: ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات میں شریک ہوئے ہم آپؐ کے ہمراہ ٹڈی کھاتے تھے (بخاری' مسلم)

٤١١٤ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأُمِّرَ عَلَيْنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطْعِمُوْنَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے "جیش الخبط" کی جنگ لڑی' ہمارے امیر ابوعبیدہؓ تھے' ہم نے شدید بھوک محسوس کی تو سمندر نے (ساحل پر) مردہ مچھلی پھینکی ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی اس کا نام "عنبر" تھا ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے تو ابوعبیدہؓ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اٹھائی تو (سواری پر) سوار اس کے نیچے سے گزر گیا جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپؐ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نکالا اسے تناول کرو بلکہ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی نے بتایا کہ ہم نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپؐ نے اسے تناول فرمایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں اٹھارہ روز' دوسری روایت میں ایک ماہ اور تیسری روایت میں پندرہ روز کا ذکر ہے ان میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ اٹھارہ دن کی روایت زیادہ درست ہے کسی راوی نے زائد دن حذف کر کے پندرہ دن بیان کر دیئے جبکہ دوسرے راوی نے اس میں وہ مدت بھی شامل کر دی جو مچھلی ملنے سے پہلے گزری تھی۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲)

٤١١٥ - (١٢) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِىْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِى الْآخَرِ دَاءً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۱۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبو دے بعدازاں اسے نکال دے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں بیماری ہے (بخاری)

وضاحت: شہد کی مکھی' بھڑ اور مکڑی وغیرہ کو بھی مکھی پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۹۵)

٤١١٦ - (١٣) **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۱۶ : میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' چوہے اور اس کے گرد گھی کو پھینک دیں اور (بقیہ) گھی کو کھا لیں (بخاری)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دیں اور بقیہ گھی کو کھا لیں لیکن اگر گھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ کسی اور استعمال میں لا سکتے ہیں۔ عبداللہؓ بن عمر سے "بیہقی" میں موقوف روایت ہے کہ اگر گھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ استعمال کریں اور اگر تیل میں چوہا گر جائے تو اسے چراغ میں جلایا جا سکتا ہے اور بدن پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

٤١١٧ - (١٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ — وَالْاَبْتَرَ — فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ — . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا، نَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ — ، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۷ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' دھاری دار سانپوں کو قتل کرو یعنی جن کی پشت پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں نیز دم کٹے سانپ کو قتل کرو' ان دو قسموں کے سانپ نظر کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا (کہ اچانک) مجھے ابولبابہؓ نے آواز دی (اور کہا) اسے قتل نہ کرنا۔ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو قتل کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہؓ نے وضاحت کی کہ اس کے بعد آپؐ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کو قتل کرنے) سے منع کر دیا (بخاری)

وضاحت: سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں کچھ سانپ ایسے ہیں کہ انسان ان کی جانب صرف دیکھنے سے ہی اندھا

ہو جاتا ہے اور اگر حاملہ عورت دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے اور بعض اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کو ہاتھ لگانے والا انسان مرجاتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵، ۱۹۷)

٤١١٨ - (١٥) وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ، إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا، فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ»، فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ. فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي! فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهِ — ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ — فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: ادْعُ اللهَ يُحْيِيهِ لَنَا. فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ» ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ» وَقَالَ لَهُمْ: «اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۱۸: ابوالسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدریؓ کے ہاں گئے' ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے آہٹ سنی۔ ہم نے غور کیا تو وہاں سانپ تھا' میں اسے مارنے کے لئے اٹھا اور ابوسعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں (ان کے اشارے پر) بیٹھ گیا۔ جب وہ (نماز سے) فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر کے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں وہ کمرہ نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا' جی ہاں! (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ اس میں ایک نوجوان تھا' جس کی نئی شادی ہوئی تھی (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خندق کی جانب روانہ ہوئے تو یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر آ جاتا چنانچہ ایک روز اس نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا کرتے ہوئے فرمایا' اپنے ہتھیار ساتھ لے جایا کر' میں تیرے بارے میں بنوقریظہ سے خطرہ محسوس کرتا ہوں چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لئے اور اپنے گھر کی جانب چل دیا (جب وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا) تو

اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی (گھر) کے دروازے میں کھڑی ہے۔ اس نے بیوی کو مارنے کے لئے اس کی جانب نیزہ بڑھایا' دراصل اس کی غیرت نے اسے (ایسا کرنے پر) اکسایا۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا' اپنے نیزے کو روک لے اور گھر میں داخل ہو تاکہ تجھے معلوم ہو سکے کہ میں کیوں گھر سے باہر آئی ہوں۔ وہ (اپنے گھر) میں داخل ہوا تو اچانک اس کی نگاہ ایک سانپ پر پڑی جو بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی جانب نیزہ بڑھایا اور اس کو نیزے میں پرو لیا بعد ازاں وہ کمرے سے باہر نکلا اور نیزے کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ اس پر پیچ و تاب کھانے لگا لیکن یہ علم نہ ہو سکا کہ سانپ اور نوجوان میں سے پہلے کون فوت ہوا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپؐ کے گوش گذار کیا اور ہم نے عرض کیا' آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے زندہ فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ان گھروں میں سانپ رہتے ہیں جب اپنے گھروں میں کسی سانپ کو محسوس کرو تو تین بار اسے وہاں سے چلے جانے پر مجبور کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو بہتر' ورنہ اسے مار ڈالو' وہ کافر ہے۔ نیز آپؐ نے ان سے فرمایا' جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کرو اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' بے شک مدینہ منورہ میں کچھ "جن" مسلمان ہو چکے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین دن تک مطلع کرتے رہو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہیں نظر آئے تو اسے مار ڈالو' یقیناً وہ شیطان ہے (مسلم)

وضاحت : یہ حکم مدینہ منورہ کے سانپوں کیلئے خاص ہے جبکہ دیگر شہروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے وہاں اگر سانپ نظر آ جائے تو تین دن وارننگ دینے کی ضرورت نہیں' اسے دیکھتے ہی مارا جا سکتا ہے۔ بعض علماء اس حکم کو عام قرار دیتے ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۶)

۴۱۱۹ - (۱۶) **وَعَنْ** أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ ــ وَقَالَ: «كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۹ : ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا نیز آپؐ نے واضح کیا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک مارتا تھا (بخاری' مسلم)

۴۱۲۰ - (۱۷) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۲۰ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور اس کو بدترین ضرر پہنچانے والا قرار دیا (مسلم)

۴۱۲۱ - (۱۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے پہلی چوٹ سے ہی گرگٹ کو مار دیا تو اس کے لئے سو نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں اور دوسری بار میں (مارنے سے) اس سے کم اور تیسری بار (میں مارنے سے) اس سے بھی کم نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (مسلم)

٤١٢٢ - (١٩) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ: اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا اس نے چیونٹیوں کے گھروندے کو جلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالی نے اس کی جانب وحی کی "عجیب بات ہے کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تو نے ایک جماعت کو جلا دیا؟ جو (اللہ تعالی کی) تسبیح بیان کیا کرتی تھی (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤١٢٣ - (٢٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِى السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب چوہا گھی میں گر جائے' اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دو لیکن اگر گھی مائع ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ یعنی اسے نہ کھاؤ (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۰)

٤١٢٤ - (٢١) وَرَوَاهُ الدَّارِمِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۲۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٤١٢٥ - (٢٢) وَعَنْ سَفِيْنَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارٰى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "حباری" (پرندے) کا گوشت تناول کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس کا اطلاق نر' مادہ دونوں پر ہوتا ہے یہ پرندہ خاکستری رنگ اور لمبی گردن والا' مرغابی سے مماثل

ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ مستور و ضعیف راوی ہے اور بریہ نے اپنے والد سے منکر روایات بیان کی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۴)

٤١٢٦ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ — وَاَلْبَانِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: قَالَ: نَهٰى عَنْ رَكُوْبِ الْجَلَّالَةِ.

۴۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا گوشت اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا جو گندگی کھاتا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے گندگی کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا۔

وضاحت: ابن عمرؓ سے مروی روایت میں محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے اور ابوداؤد والی روایت میں عبداللہ بن جہم رازی اور اس کے استاد عمرو بن قیس الازرق الکوفی دونوں راوی ضعیف ہیں۔ کثرت شواہد اور تعدد طرق کی بناء پر یہ روایت صحیح ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۰۴' جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

٤١٢٧ - (٢٤) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۲۷: عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "گوہ" کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: آغاز اسلام میں گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جبکہ یہ خیال تھا کہ ایک امت "گوہ" کی شکل میں مسخ ہو گئی تھی جبکہ صحیح حدیث یہ ہے کہ کسی مسخ شدہ امت کی نسل نہیں تو اس کے نہ کھانے کا حکم ختم ہو گیا آپؐ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی لیکن خود کراہت محسوس کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۴)

٤١٢٨ - (٢٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی (کا گوشت) کھانے اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن زید صنعانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

٤١٢٩ - (٢٦) **وَعَنْهُ** حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ - يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ - اَلْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَكُلَّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں' خچر کے گوشت' کچلی والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٤١٣٠ - (٢٧) **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں' خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد' نسائی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی متکلم فیہ ہے اور صالح بن یحییٰ مقدام راوی کے بارے میں امام بخاریؒ نے فرمایا ہے "فیہ نظر" (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸' تہذیب الکمال جلد ۴ صفحہ ۱۹۲' تقریب التہذیب' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

٤١٣١ - (٢٨) **وَعَنْهُ،** قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ، فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ — فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ یہودی آئے' انہوں نے شکایت کی کہ فوج ان کی کھجوروں کے پھل پر پل پڑی ہے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! ذمیوں کا مال سوائے شرعی جواز کے لینا جائز نہیں (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ بن مقدام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

٤١٣٢ - (٢٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ. اَلْمَيْتَتَانِ: اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ: اَلْكَبِدُ وَالطِّحَالُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردار' مچھلی اور مکڑی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں (احمد' ابن ماجہ' دارقطنی)

٤١٣٣ - (٣٠) **وَعَنْ** اَبِيْ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجزَرَ - عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ. وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.
وَقَالَ مُحْيِيْ السُّنَّةِ: اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلَى اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى جَابِرٍ.

۴۱۳۳: ابوالزبیر رحمہ اللہ' جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس جانور کو سمندر باہر پھینک دے یا جس جانور کو سمندر کا پانی خشکی پر چھوڑ جائے اور اتر جائے تو اس جانور کو کھائیں اور جو جانور سمندر میں مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے نہ کھائیں (ابوداؤد' ابن ماجہ) امام محی السنہؒ نے بیان کیا ہے کہ اکثر (محدثین) کی رائے ہے کہ یہ حدیث جابرؓ پر موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۹)

٤١٣٤ - (٣١) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: «اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللهِ، لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيِيْ السُّنَّةِ: ضَعِيْفٌ.

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے جواب دیا' اللہ کے لشکروں میں یہ سب سے زیادہ تعداد میں ہے' میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں (ابوداؤد) اور امام محی السنہؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے' سلمانؓ کا ذکر بعض رواۃ نے نہیں کیا اور امام محی السنہؒ کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے سے مقصود اس کا مرسل ہونا ہے یعنی یہ مرفوع صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

٤١٣٥ - (٣٢) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ، وَقَالَ: «اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے روکا ہے اور فرمایا' بے شک وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے (شرح السنہ)

٤١٣٦ - (٣٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مرغ کو گالی نہ دو (اس لئے) کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے (ابوداؤد)

٤١٣٧ - (٣٤) **وَعَن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا: اِنَّا نَسْاَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا، فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۱۳۷: عبدالرحمان بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابولیلیٰ نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کہو' ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے وعدہ کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ تو ہمیں تکلیف نہ دے (اس کے باوجود) اگر وہ دوبارہ نظر آئے تو اسے قتل کر دو (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیلیٰ راوی حافظہ کی کمزوری کی بناء پر ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۳۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۰' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۶۱۳' تقریب ۱ تھذیب جلد۲ صفحہ ۱۸۴)

٤١٣٨ - (٣٥) **وَعَن** عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ: اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: «مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ — فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۳۸: عکرمہ رحمہ اللہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ بلاشبہ آپ نے سانپوں کے قتل کا حکم دیا نیز فرمایا' جس شخص نے بدلہ لینے والے سانپ کے خوف سے انہیں قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (شرح السنہ)

٤١٣٩ - (٣٦) **وَعَن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ —، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئاً مِّنْهُمْ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

۴۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب سے ہم نے سانپوں کے ساتھ جنگ شروع کی ہے اس وقت سے ان کے ساتھ صلح نہیں کی اور جو شخص ان میں سے کسی سانپ کو (بدلہ) کے ڈر سے قتل نہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

٤١٤٠ - (٣٧) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو (اور) جو شخص ڈرا کہ سانپ انتقام لیں گے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (ابوداؤد' نسائی)

٤١٤١ - (٣٨) وَعَنِ الْعَبَّاسِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَاِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ ـــ يَعْنِيْ: اَلْحَيَّاتِ الصِّغَارَ ـ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۴۱: عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم زمزم (کنوئیں) کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کچھ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں تو آپؐ نے ان کو مارنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ عبدالرحمان بن سابط نے عباسؓ سے نہیں سنا۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۷)

٤١٤٢ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الَّذِيْ كَاَنَّهُ قَضِيْبُ فِضَّةٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۴۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چاندی کی سلاخ کی مانند سفید سانپوں کے علاوہ سبھی سانپوں کو مار ڈالو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' ابراہیم نے ابن مسعودؓ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

٤١٤٣ - (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ، فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً، فَاِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبوئے۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور مکھی پہلے اس پر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے' اس لئے مکھی کو مکمل طور پر ڈبو دیں (ابوداؤد)

٤١٤٤ - (٤١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا، وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً، وَاِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب مکھی کھانے میں گر پڑے تو اسے ڈبو دیں۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور وہ اس پر کو آگے کرتی ہے جس میں بیماری ہے اور شفا والے پر کو پیچھے رکھتی ہے (شرح السنہ)

٤١٤٥ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ: اَلنَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۱۴۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں چیونٹی' شہد کی مکھی' ہدہد اور لٹورے کو مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد' داری)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤١٤٦ - (٤٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَآءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَآءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ، وَاَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَاَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتَلَا ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا﴾ ـ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۴۱۴۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت (کے دور میں) لوگ چند چیزیں کھاتے تھے اور چند چیزوں سے نفرت کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی تو اس میں حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس جن چیزوں کو حلال قرار دیا' وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا' وہ حرام ہیں اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی' وہ معاف ہیں اور پھر ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں سے کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے' حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار جانور ہو' بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے' تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔" (ابوداؤد)

٤١٤٧ - (٤٤) وَعَنْ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ ــ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۴۷ : زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان دیگچیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے (بخاری)

٤١٤٨ - (٤٥) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ: «اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَآءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۴۸: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ "جن" تین اقسام کے ہیں (پہلی قسم) ان جنوں کی ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ فضا میں پرواز کرتے ہیں اور (دوسری قسم) سانپ اور کتوں کی شکل والے ہیں اور (تیسری قسم) ان جنوں کی ہے جو ڈیرے لگاتے ہیں اور پھر وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں (شرح السنۃ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ
(عقیقہ اور اس کے احکام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤١٤٩ - (١) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ، فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَماً، وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى» ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۱۴۹: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم ہے اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو (بخاری)

وضاحت: عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون ہے جو علماء اس کو مسنون قرار نہیں دیتے وہ احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتے ہیں (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۵۸۸)

٤١٥٠ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپؐ ان کے حق میں برکت کی دعا فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے (مسلم)

٤١٥١ - (٣) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِقُبَآءَ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ حَنَّكَهٗ، ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۵۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں تھی اور عبداللہؓ بن زبیر اس کے پیٹ میں تھے۔ اسماءؓ نے کہا کہ میرے ہاں قباء میں بچہ پیدا ہوا تو میں بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی چنانچہ میں نے بچے کو آپؐ کی گود میں بٹھایا۔ آپؐ نے ایک کھجور منگوائی' اسے چبایا اور اس کے منہ میں (تھوڑی سی) تھوک کے ساتھ ڈال دیا۔ بعدازاں اس کے حلق کے ساتھ لگا کر اسے چٹایا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی۔ یہ پہلا بچہ تھا جو مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سے کسی مسلمان کے ہاں پیدا ہوا۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤١٥٢ - (٤) عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا». قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ إِنَاثًا» ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُوْلُ: «عَنِ الْغُلَامِ» إِلٰى آخِرِهِ... وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

دوسری فصل: ۴۱۵۲: اُمِّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو۔ اُمِّ کرز نے (مزید) کہا کہ میں نے آپؐ سے سنا' آپؐ نے فرمایا' بچے کی جانب سے (عقیقہ میں) دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جانور نر ہوں یا مادہ۔ (ابوداؤد) اور ترمذی اور نسائی میں روایت کا آغاز حدیث کے دوسرے حصے "بچے کی جانب سے دو بکریاں...." کے جملہ سے آخر حدیث تک ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: پرندوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں آشیانوں سے نہ اڑایا جائے۔ منع کی وجہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جب کسی شخص کو کوئی اہم کام سرانجام دینا ہوتا تو وہ درختوں سے پرندے اڑاتا۔ اگر پرندے اڑانے والے کے دائیں جانب سے گزر جاتے تو وہ سمجھتا کہ میرے لئے کام کرنا درست ہے اور اگر بائیں جانب سے گزرتے تو وہ یہ سمجھتا کہ میرا کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچے گا۔ اس وجہ سے آپؐ نے پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے اڑانے سے منع فرمایا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۰۲)

٤١٥٣ - (٥) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى، وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا «رَهِيْنَةٌ» بَدَلَ «مُرْتَهَنٌ». وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ: «وَيُدَمّٰى» مَكَانَ: «وَيُسَمّٰى». وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: «وَيُسَمّٰى» اَصَحُّ.

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ' سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بچہ اپنے عقیقہ کے سبب رَھن ہے۔ ساتویں روز اس کی جانب سے عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے نیز اس کے سر کے بال مونڈے جائیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی) البتہ ان دونوں کی روایت میں لفظ "رَهِيْنَةٌ" "مُرْتَهَنٌ" کے بدل ہے۔ جس کا معنیٰ "گروی رکھا گیا" ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں نام رکھنے کے بدل یہ ہے کہ اس سے اس کے سر پر خون لگایا جائے لیکن ابوداؤد نے بیان کیا کہ نام رکھنے کا لفظ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: حدیث میں لفظ "یدمّٰی" راوی کا وہم ہے جبکہ لفظ "یسمّٰی" صحیح ہے یہ حدیث حسنؒ نے سمرہؓ سے سنی ہے اس حدیث میں بچے کے گروی ہونے سے مقصود یہ ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہیں ہوا وہ بچہ اپنے والدین کے لئے

سفارش نہیں کرے گا۔ بعض علماء اس لفظ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ عقیقہ فرض ہے البتہ نام ساتویں دن رکھنا ضروری نہیں۔ امام بخاریؒ نے اس مضمون کا باب منعقد کیا ہے کہ جس روز بچہ پیدا ہو اسی روز اس کا نام رکھنا درست ہے۔ بیہقی اور طبرانی صغیر میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے کہ اگر ساتویں روز عقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں روز اور اگر چودھویں روز بھی عقیقہ نہیں ہوا تو اکیسویں روز عقیقہ کیا جائے لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیف ہے۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۵۸۷' العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۷۳' الجرح و التعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۲)

٤١٥٤ ـ (٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ـــ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ ، وَقَالَ : «يَا فَاطِمَةُ ! اِحْلِقِيْ رَأْسَهُ ، وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً» فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَماً أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ .

۴۱۵۴ : محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا' اے فاطمہؓ ! اس کا سر مونڈ اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کر۔ چنانچہ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وزن ایک درہم یا درہم کا کچھ حصہ تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علیؓ بن ابی طالب کا زمانہ نہیں پایا۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے نیز سند منقطع ہے نیز محمد بن علی سے مراد محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسینؓ بن ابی طالب ہیں۔ الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۷' تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۸' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۴۱)

٤١٥٥ ـ (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ـــ كَبْشاً كَبْشاً . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ : كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ .

۴۱۵۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ کی جانب سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو' دو مینڈھے عقیقہ کیا۔

٤١٥٦ ـ (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ . فَقَالَ : «لَا يُحِبُّ اللهُ الْعُقُوْقَ» كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ ، وَقَالَ : «مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ .

۴۱۵۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا' اللہ "عقوق" (نافرمانی) کو اچھا نہیں جانتا گویا آپؐ نے (اس) نام کو نامناسب سمجھا اور وضاحت کی کہ جس شخص کے ہاں بچہ تولد ہو تو وہ بچے کی طرف سے جانور قربان کرے۔ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرے (ابوداؤد' نسائی)

٤١٥٧ -(٩) **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ — بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہ عَنهما — ، حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۱۵۷ : ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب فاطمہؓ کے ہاں حسنؓ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں نماز والی اذان کے کلمات کہے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن عاصم راوی ضعیف ہے اور مسند ابویعلیٰ میں مرفوع حدیث ہے کہ جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے تو وہ "ام الصبیان" کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے لیکن اس کی سند میں مروان بن سالم غفاری راوی متروک ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۲۰۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤١٥٨ -(١٠) **عَنْ** بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَاْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَنَحْلِقُ رَاْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: وَنُسَمِّيْهِ.

تیسری فصل: ۴۱۵۸ : بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور بچے کے سر پر اس کا خون لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے اور اس بچے کے سر کے بال منڈاتے اور اس پر زعفران لگاتے (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے "اور ہم اس کا نام رکھتے"

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

(کھانے پینے کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤١٥٩ - (١) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۱۵۹: عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی میں بچپن کی زندگی بسر کر رہا تھا اور میرا ہاتھ (کھانے کے دوران) پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھومتا رہتا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ کھانا کھانے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھا کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ (بخاری، مسلم)

٤١٦٠ - (٢) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان اس کھانے کو (اپنے لئے) حلال گردانتا ہے جس پر "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے (مسلم)

٤١٦١ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تمہارے لئے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ کوئی کھانا ہے اور جب کوئی شخص داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کی جگہ پالی اور جب کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کے لئے جگہ حاصل کر لی اور کھانا بھی حاصل کر لیا (مسلم)

٤١٦٢ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جب کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب وہ پیئے تو بھی دائیں ہاتھ سے پیئے (مسلم)

٤١٦٣ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلاَ يَشْرَبَنَّ بِهَا؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ پیئے' اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے (مسلم)

٤١٦٤ - (٦) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلاَثَةِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرماتے اور (انگلیوں کو) صاف کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیا کرتے تھے (مسلم)

٤١٦٥ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُوْنَ: فِيْ أَيِّهِ الْبَرَكَةُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پلیٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا' تمہیں کیا معلوم کہ کس (انگلی) میں برکت ہے (مسلم)

٤١٦٦ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کھانے سے پہلے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ صاف کرنے سے پہلے خود ان کو چاٹ لے یا کسی (دوسرے) کو چٹا دے (بخاری' مسلم)

٤١٦٧ - (٩) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ

الشَّيْطَانُ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِىْ: فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ شیطان تمہارے کاموں کے وقت حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ (کھانا) کھانے کے وقت (بھی) حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص (کے ہاتھ) سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹے کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے (مسلم)

٤١٦٨ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا آكُلُ مُتَّكِئًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۶۸: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا (بخاری)

٤١٦٩ - (١١) وَعَنْ قَتَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: مَا اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ، وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ. قِيْلَ لِقَتَادَةَ: عَلٰى مَا يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۶۹: قتادہ رضی اللہ عنہ' انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں کھانا کھایا ہے اور نہ ہی آپؐ کے لئے میدے کی روٹی تیار کی گئی۔ قتادہؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے؟ اس نے بتایا کہ زمین پر دستر خوان وغیرہ بچھا کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ (بخاری)

وضاحت: میز پر یا طشتری وغیرہ میں آپؐ کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس انداز سے متکبر لوگ کھانا کھاتے ہیں اور متکبرین کے طور طریقے کی مخالفت کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

٤١٧٠ - (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ، وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تک میدے کی روٹی کو دیکھا ہو اور نہ کبھی آپؐ نے سالم بھنی ہوئی بکری کو دیکھا۔ (بخاری)

٤١٧١ ـ (١٣) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلنَّقِيَّ ـــ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ. وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُنْخَلاً مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ. قِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ ـــ، فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت سے فوت ہونے تک آپؐ نے کبھی میدے کی چپاتی دیکھی اور نہ چھلنی دیکھی۔ دریافت کیا گیا کہ تم "جو" کے آٹے کو بغیر چھانے کیسے کھاتے تھے؟ اس نے بتایا کہ ہم اسے پیستے اور اس میں پھونکیں مارتے۔ پھونکوں سے جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو بچ جاتا تو اسے ہم گوندھ کر پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

٤١٧٢ ـ (١٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا اگر چاہت ہوتی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند جانتے تو اسے چھوڑ دیتے (بخاری' مسلم)

٤١٧٣ ـ (١٥) وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْكُلُ أَكْلاً كَثِيْرًا، فَأَسْلَمَ، وَكَانَ ـــ يَأْكُلُ قَلِيْلاً، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا (تو پھر) کم کھانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا' مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔ (بخاری)

وضاحت: حدیث کے مفہوم کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ مومن حریص نہیں ہوتا اس میں قناعت ہوتی ہے جبکہ کافر میں حرص و لالچ زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مومن کھانے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھتا ہے شیطان اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان شریک ہوتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

٤١٧٤ ـ (١٦) و٤١٧٥ ـ (١٧) وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى، وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ.

۴۱۷۴-۴۱۷۵: امام مسلمؒ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے صرف رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے۔

٤١٧٦ ـ (١٨) وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ، فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى. فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِىْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ».

۴۱۷۶: اور امام مسلمؒ کی دوسری روایت جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اس میں ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا جب کہ وہ کافر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بکری کا دودھ دوہا جائے چنانچہ دودھ دوہا گیا' اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا (دودھ) بھی پی لیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ دودھ دوہا گیا اور وہ اسے پی گیا پھر آپؐ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا (اور اسے پلانے کو کہا) لیکن وہ دودھ نہ پی سکا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے جب کہ کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔

٤١٧٧ ـ (١٩) وَعَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِى الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِى الْاَرْبَعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے (بخاری' مسلم)

٤١٧٨ ـ (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِى الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِى الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِى الثَّمَانِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے (مسلم)

٤١٧٩ - (٢١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلتَّلْبِينَةُ ــ مُجِمَّةٌ ــ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہریرہ (جو کا دلیہ) بیمار کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو کم کرتا ہے (بخاری' مسلم)

٤١٨٠ - (٢٢) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ خَيَّاطاً دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقاً فِيْهِ دُبَّاءٌ ــ وَقَدِيْدٌ ــ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ. فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اس نے خود تیار کیا تھا میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے خشک کیئے ہوئے ٹکڑے تھے آپؐ کے سامنے رکھے۔ میں نے ملاحظہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں ادھر ادھر سے کدو تلاش کر رہے تھے' اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو محبوب جانتا رہا (بخاری' مسلم)

٤١٨١ - (٢٣) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهِ، فَدُعِيَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۱: عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں بکری کی دستی کا گوشت تھا' آپ اس سے (کاٹ کر) کھا رہے تھے۔ جب آپؐ کو نماز کی جانب بلایا گیا تو آپؐ نے گوشت کے ٹکڑے اور چھری کو رکھ دیا جس کے ساتھ آپؐ اسے کاٹ رہے تھے۔ بعد ازاں آپؐ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور (نیا) وضو نہیں کیا (بخاری' مسلم)

٤١٨٢ - (٢٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

٤١٨٣ - (٢٥) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ. فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهِ وَيَقُوْلُ: «نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے سالن طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا' ہمارے پاس تو بس سرکہ ہے۔ آپؐ نے اسے منگوایا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے اور فرمایا' سرکہ کتنا اچھا سالن ہے (مسلم)

٤١٨٤ - (٢٦) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

۴۱۸۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھمبی "مَنّ" میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا بخش ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اس "مَنّ" سے ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔

٤١٨٥ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۵: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کھجور کو ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے (بخاری' مسلم)

٤١٨٦ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ؛ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ» فَقِيْلَ: اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "مرالظہران" (مقام) میں تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' سیاہ رنگ کے پیلو چننا' اس لئے کہ وہ بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپؐ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ہر پیغمبر نے بکریاں چرائی ہیں ۔
(بخاری' مسلم)

٤١٨٧ - (٢٩) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا. وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اکڑوں بیٹھے کھجوریں تناول فرما رہے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کھجوریں جلدی جلدی تناول فرما رہے تھے (مسلم)

٤١٨٨ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ کوئی شخص اپنے رفقاء کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر نہ کھائے (بخاری' مسلم)

٤١٨٩ - (٣١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُوْعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ» . . . وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ» قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایسے گھر والے جن کے پاس کھجوریں ہیں وہ بھوکے نہیں رہتے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا' اے عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں نہیں ہیں' وہ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ جملہ دو یا تین بار دہرایا۔ (مسلم)

وضاحت: جس گھر میں کھجور کے علاوہ کوئی اور شے نہ ہو تو ان کے لئے کھجوریں خوراک سے نعم البدل ہیں۔

٤١٩٠ - (٣٢) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت سات "عجوہ" کھجوریں تناول کرتا ہے' اس روز اسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔ (بخاری' مسلم)

٤١٩١ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ "عالیہ" کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے' علی الصبح نہار منہ ان کا کھانا تریاق ہے یعنی زہر کے لئے نافع ہے (مسلم)
وضاحت: عالیہ مدینہ کے گرد کی بستیوں کو کہتے ہیں۔

٤١٩٢ - (٣٤) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پورا مہینہ گزر جاتا اور ہمارے ہاں آگ نہ جلتی' بس کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا البتہ (کہیں سے) کچھ گوشت آ جاتا (بخاری' مسلم)

٤١٩٣ - (٣٥) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمدؐ نے کبھی مسلسل دو روز تک سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی ہر دوسرے روز ضرور کھجوریں ہوتیں (بخاری' مسلم)

٤١٩٤ - (٣٦) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہم (آپؐ کی زندگی میں) کھجوروں اور پانی سے سیر نہیں ہوئے یعنی وہ بھی بہت تھوڑی سی ملتیں (بخاری' مسلم)

٤١٩٥ - (٣٧) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ — مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تم جو چاہتے ہو وہی کچھ کھاتے پیتے ہو؟ لیکن میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ تو ردی کھجور بھی اسقدر نہیں پاتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھائیں (مسلم)

٤١٩٦ - (٣٨) وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ» قَالَ: فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۶: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس سے تناول فرماتے اور باقی ماندہ میری جانب بھیج دیتے۔ آپؐ نے ایک روز میری جانب ایک بڑا پیالہ بھیجا' آپؐ نے اس سے تناول نہیں کیا تھا' اس لئے کہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپؐ سے دریافت کیا' بھلا لہسن حرام ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' نہیں! البتہ اس کی بدبو کی وجہ سے میں اسے ناپسند جانتا ہوں۔ میں نے کہا' جس چیز کو آپؐ ناپسند جانتے ہیں' میں بھی اسے ناپسند جانتا ہوں (مسلم)

٤١٩٧ - (٣٩) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا ـــ، فَلْيَعْتَزِلْنَا» أَوْ قَالَ: «فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا. أَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ». وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا، فَقَالَ: «قَرِّبُوْهَا» - إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ -، وَقَالَ: «كُلْ، فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے یا اپنے گھر میں رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں سبزیاں تھیں۔ آپؐ نے اس میں سے بدبو محسوس کی تو آپؐ نے فرمایا' اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اسے کھائے' اس لئے کہ جس ذات سے میں سرگوشی کرتا ہوں اس ذات سے وہ سرگوشی نہیں کرتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: بدبودار حلال چیزیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو لہسن' پیاز کی طرح مولی سے بھی بدبو آتی ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے نیز حقہ اور سگریٹ پینے والے کا بھی یہی حکم ہے (واللہ اعلم)

٤١٩٨ - (٤٠) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۹۸: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اپنی خوراک (والی جنس) کو ماپ لیا کرو' ایسا کرنے سے (اس میں) تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ خریدتے وقت جنس کو ماپ تول لیا جائے لیکن روزانہ ماپ تول کر نکالنا اور اسے

استعمال کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں ہے' عائشہؓ بیان کرتی ہیں' میرے پاس "جو" تھے' میں ان میں سے ایک لمبا عرصہ کھاتی رہی لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ جلد ہی ختم ہوگئے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

٤١٩٩ - (٤١) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۱۹۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے سامنے سے دسترخوان اٹھا لیا جاتا تو آپؐ دعا فرماتے کہ تمام تعریفیں' بہت زیادہ' عمدہ اور برکت سے بھرپور صرف اللہ کے لئے ہیں جو ختم نہ ہوں' نہ ان کو چھوڑا جائے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا سلسلہ جاری رہے) اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے' اے ہمارے پروردگار! (بخاری)

٤٢٠٠ - (٤٢) وَعَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَيَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، اَوْيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَیْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا فِیْ «بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اس کی تعریف کرتا ہے یا پانی پی کر اس کی تعریف کرتا ہے۔ (مسلم) اور آگے چل کر عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی دو حدیثیں (جس میں ہے) کہ "آل محمدؐ نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا" اور "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کوچ کیا" کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم فقراء کی فضیلت کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٢٠١ - (٤٣) عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ، فَقُرِّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا، وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِیْ آخِرِهٖ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: «اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل: ۴۲۰۱: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے'

آپؐ کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ میں نے کوئی ایسا کھانا نہیں دیکھا کہ جب ہم اسے کھانے لگے تو شروع میں وہ سب سے زیادہ برکت والا اور آخر میں وہ سب سے کم برکت والا تھا۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے وضاحت کی کہ جب ہم نے کھانا شروع کیا تو ہم نے "بسم اللہ" پڑھ کر کھانا (شروع) کیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے شریک ہوگئے جنہوں نے "بسم اللہ" نہ پڑھی تو ان کے ساتھ شیطان بھی کھانا کھانے لگا (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۴۰' الجرح و التعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۷' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

۴۲۰۲ - (۴۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَى طَعَامِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے (اور) وہ کھانا کھاتے وقت (شروع میں) "بسم اللہ" پڑھنی بھول جائے تو وہ "بسم اللہ اولہ واٰخرہ" کے کلمات ادا کرے (ترمذی' ابوداؤد)

۴۲۰۳ - (۴۵) **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۳: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھانے لگا' اس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی۔ جب اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے لقمہ اپنے منہ کی جانب اٹھایا تو اس نے "بسم اللہ اولہ واٰخرہ" پڑھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور آپؐ نے فرمایا' شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ جب "بسم اللہ" پڑھی گئی تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے اس کی قے کر دی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ مثنی بن عبدالرحمان راوی مجہول ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷)

۴۲۰۴ - (۴۶) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۰۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان کیا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اسماعیل بن ریاح اور ریاح راوی دونوں مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۲۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۴)

٤٢٠٥ - (٤٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّآئِمِ الصَّابِرِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۲۰۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی نعمتوں کو کھانے والا اور شکر ادا کرنے والا، اس شخص جیسا ہے جو روزہ دار ہے اور صبر کر رہا ہے (ترمذی)

٤٢٠٦ - (٤٨) وَرَوَاهُ ـــ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ، عَنْ اَبِیْهِ.

۴۲۰۶ : اور (اوپر والی) حدیث کو ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

٤٢٠٧ - (٤٩) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی، وَسَوَّغَهٗ، وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۷ : ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے سے (فارغ ہو جاتے) تو یہ دعا مانگتے "سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے (ہمیں) کھلایا پلایا اور اس کو (حلق سے) گزارا اور اس کے باہر جانے کا انتظام کیا" (ابوداؤد)

٤٢٠٨ - (٥٠) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَاْتُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۸ : سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے میں برکت کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے چنانچہ میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا، کھانے میں برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۷)

٤٢٠٩ - (٥١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوْا: أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ؟ قَالَ: «إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۲۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' ہم آپ کے پاس وضو بنانے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا' مجھے وضو بنانے کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٤٢١٠ - (٥٢) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۲۱۰: ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٢١١ - (٥٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ ـــ. فَقَالَ: «كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهَا؛ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسْطِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ يَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا».

۴۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں "ثرید" کا پیالہ لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس کے کناروں سے کھائیں' درمیان سے نہ کھائیں۔ اس لئے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پیالے کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے اس لئے کہ برکت کھانے کے اوپر نازل ہوتی ہے۔

وضاحت: گوشت کے شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو ثرید کہا جاتا ہے (المنجد صفحہ ۱۲۲)

٤٢١٢ - (٥٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا نیز جب آپ چلتے تو آپ کے پیچھے دو شخص نہیں ہوتے تھے (ابوداؤد)

٤٢١٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۳: عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپؐ کے پاس گوشت روٹی لائی گئی۔ آپؐ نے اُسے تناول فرمایا۔ ہم نے بھی تناول کیا۔ بعد ازاں آپؐ کھڑے ہوئے آپؐ نے نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا کہ ہم نے اپنے ہاتھ (دھونے کی بجائے) کنکریوں کے ساتھ صاف کئے۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حرملہ بن یحییٰ اور ابن لہیعہ دونوں راویوں میں کلام ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۷۲' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۱۸۲' الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ۵۷۴' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ۳۴۰)

٤٢١٤ - (٥٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت کی دستی لائی گئی اور آپؐ کو دستی کا گوشت پسند تھا تو آپؐ نے دانتوں کے ساتھ اس (دستی) سے گوشت کھایا (ترمذی' ابن ماجہ)

٤٢١٥ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ، وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ.

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجمیوں کا ہے بلکہ گوشت کو دانتوں کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ اس طرح وہ زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہوتا ہے۔ (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان) ان دونوں نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۷۲)

٤٢١٦ - (٥٨) وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقِهٌ» قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۶: ام المنذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ کے ہمراہ علیؓ تھے۔ ہم نے کچی پکی کھجوروں کے خوشے لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور علیؓ بھی آپؐ کے ساتھ کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے کہا۔ اے علیؓ! آپ رک جائیں' آپ تو ابھی ابھی بیماری سے اٹھے ہیں۔ ام المنذر کہتی ہیں کہ میں نے ان کیلئے چقندر اور جو (ملا کر) پکائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے علیؓ! اسے تناول کریں یہ آپ کے لئے مناسب ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۴۲۱۷ - (۵۹) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن (تہ دیگی) پسند تھی (ترمذی' بیہقی شعب الایمان)

۴۲۱۸ - (۶۰) وَعَنْ نُبَيْشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۱۸: نبیشہ رضی اللہ عنہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے پلیٹ سے (کھانا) کھایا اور اسے زبان کے ساتھ چاٹ لیا تو پلیٹ اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں معلی بن راشد راوی ضعیف ہے۔ (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۵' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۳)

۴۲۱۹ - (۶۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ- لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے رات اس حال میں گزاری کہ اس کے ہاتھ چکناہٹ والے تھے اس نے ان کو صاف نہیں کیا۔ اس دوران اسے کوئی تکلیف پہنچی تو پھر وہ خود کو ہی ملامت کرے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۴۲۲۰ - (۶۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۲۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں سے زیادہ محبوب شوربے میں ڈوبی ہوئی روٹی (ثرید) اور کھجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ چوری (ثرید) تھی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۴۲۲۱ - (۶۳) **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ؛ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۲۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیل کھاؤ اور اپنے جسم پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۶۷)

۴۲۲۲ - (۶۴) **وَعَنْ** اُمِّ هَانِیءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: لَا، اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: «هَاتِي، مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۲۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپؐ نے دریافت کیا، تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے کہا نہیں! ہاں مگر سوکھی روٹی اور سرکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا، لاؤ! وہ گھر سالن سے خالی نہیں، جس میں سرکہ ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۲۲۳ - (۶۵) **وَعَنْ** يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: «هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ» وَاَكَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۲۲۳: یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپؐ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا پکڑا اس پر ایک کھجور رکھی اور فرمایا، اس کا یہ سالن ہے (چنانچہ) آپؐ نے تناول فرمایا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابوامیہ راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۹)

۴۲۲۴ - (۶۶) **وَعَنْ** سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِيْ، فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ، وَقَالَ: «اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ،

ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ، ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۲۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمارپرسی کے لئے میرے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا میں نے اپنے دل میں (آپؐ کے) ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا' تم اختلاج قلب کے مریض ہو۔ تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ' وہ شخص فن طب سے واقف ہے' وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت باریک کرے پھر وہ انہیں تیرے منہ کے کنارے سے تیرے (حلق) میں ان کو اتار دے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۲۲۵ - (۶۷) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَيَقُوْلُ: «يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا، وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (ترمذی) ابوداؤد میں اضافہ ہے آپؐ نے فرمایا' اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جائے گی اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے کم ہو جائے گی۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۲)

۴۲۲۶ - (۶۸) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ، فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں۔ آپؐ ان سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کیڑے نکالتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۲۷ - (۶۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ، فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ، فَسَمّٰى وَقَطَعَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس "تبوک" میں پنیر کا ٹکڑا لایا گیا آپؐ نے چھری طلب کی اور "بسم اللہ" پڑھ کر اسے کاٹا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم جلالی راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۵۱)

٤٢٢٨ - (٧٠) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَآءِ ـــ؛ فَقَالَ: «اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ.

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور رنگے ہوئے چمڑے کے استعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے جواب دیا، وہ چیزیں حلال ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ چیزیں حرام ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف ہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سیف بن ہارون برجمی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۵۸)

٤٢٢٩ - (٧١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهٗ، فَجَاءَ بِهٖ، فَقَالَ: «فِیْ اَیِّ شَیْءٍ كَانَ هٰذَا؟» ـــ قَالَ: فِیْ عُكَّةِ ضَبٍّ ـــ قَالَ: «اِرْفَعْهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ مجھے سفید گندم کی روٹی میسر ہو جو گھی اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو۔ (آپؐ کی یہ آرزو سن کر) قوم میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا، وہ اسے تیار کر کے لے آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، گھی کس برتن میں تھا؟ اس نے بتایا "گوہ" کے چمڑے کی کپی میں تھا۔ آپؐ نے حکم دیا، اسے اٹھا لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن وائل راوی ضعیف اور مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۹۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ۸۲۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ۷۰، ضعیف الجامع الصغیر۱۱۱)

٤٢٣٠ - (٧٢) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے منع کیا البتہ پکا ہوا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٤٢٣١ - (٧٣) وَعَنْ اَبِيْ زِيَادٍ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْبَصَلِ. فَقَالَتْ: اِنَّ آخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۳۱: ابو زیاد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا' انہوں نے جواب دیا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا' اس میں پیاز تھا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی پر کلام ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۷۲۸' تہذیب الکمال جلد۴ صفحہ۱۹۲' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۳۱' تقریب ا تہذیب جلد۱ صفحہ۱۰۵)

٤٢٣٢ - (٧٤) وَعَنْ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۳۲: بُسر کے دو سُلمی بیٹے رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے (آپؐ کی خدمت میں) مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ آپؐ مکھن اور کھجوروں کو پسند فرماتے تھے (ابوداؤد)

٤٢٣٣ - (٧٥) وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ، فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا، وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِي الْيُمْنٰى. ثُمَّ قَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ؛ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ، فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدِيَّ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ» ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ فَبَلَّلَ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ، وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۳۳: عِکراش بن ذُؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں کثیر مقدار میں ثرید اور گوشت کا قیمہ تھا' میں اس میں اِدھر اُدھر ہاتھ مار رہا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ آپؐ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا' اے عکراش! ایک جگہ سے کھا' کیوں کہ کھانا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں میں اپنے سامنے سے کھا رہا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تمام تھال میں گھوم رہا تھا' آپؐ نے آواز دی' اے عکراش! جہاں سے جی چاہے کھا۔ کیونکہ یہ ایک طرح کا نہیں ہے اس کے بعد (ہمارے سامنے) پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ صاف کیے اور دونوں ہتھیلیوں کی تری کو اپنے چہرے' کلائیوں اور سر پر پھیرا اور فرمایا' اے

عکراش! یہ وضو وہ ہے جو آگ سے تیار کردہ چیزوں کے کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۴۳)

٤٢٣٤ - (٧٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ — أَمَرَ بِالْحَسَاءِ — فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ: «إِنَّهُ لَيَرْتُوْ — فُؤَادَ الْحَزِيْنِ، وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ — كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۳۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار ہو جاتا تو آپؐ حکم دیتے کہ حریرہ تیار کیا جائے بعد ازاں آپؐ انہیں حکم دیتے کہ وہ اسے گھونٹ گھونٹ پئیں۔ آپؐ نے فرمایا' حریرہ غمگین (شخص) کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے تنگی کو ختم کرتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۸)

٤٢٣٥ - (٧٧) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۳۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "عجوہ" کھجور جنت سے ہے۔ اس کے استعمال سے زہر دور ہو جاتا ہے اور "کھمبی" مَنّ (وسلویٰ) سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کو شفا بخشتا ہے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٣٦ - (٧٨) **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: «مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ؟» قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً — فَقَالَ لِيْ: «أَقُصُّهُ عَلٰى سِوَاكٍ؟ - أَوْ- قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل : ۴۲۳۶ : مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہمان تھا۔ آپؐ نے دستی کے گوشت کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے بھونا جائے) اسے بھونا گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے چھری لی۔ (آپؐ) مجھے اس چھری کے ساتھ اس سے کاٹ کاٹ کر دے رہے تھے کہ بلالؓ آپؐ کو نماز کی

اطلاع دینے آیا۔ آپؐ نے چھری رکھ دی اور فرمایا' اسے کیا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔ مغیرہؓ کے لبوں (مونچھوں) کے بال بڑے تھے۔ (مغیرہؓ کہتے ہیں کہ) آپؐ نے مجھ سے کہا' میں مسواک رکھ کر تیرے بال کاٹ دوں یا تو خود مسواک رکھ کر اپنے بال کاٹ لے گا؟ (ترمذی)

وضاحت: بلالؓ سے آپؐ نے فرمایا' اسے کیا ہے؟ اس سے مقصود یہ تھا کہ نماز کا وقت خاصا فراخ ہے' اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی ضرورت کے پیش نظر نماز میں تاخیر کرنا درست ہے نیز چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر کھانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

٤٢٣٧ - (٧٩) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا — لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ —، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا». زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کسی کھانے کی مجلس میں حاضر ہوتے تو (اس وقت تک) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں اپنا ہاتھ نہ ڈالتے ہم بھی نہ ڈالتے۔ (حذیفہؓ کہتے ہیں) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم آپؐ کی رفاقت میں کھانے پر مدعو تھے۔ ایک لونڈی آئی' یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے میں (اپنا) ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ اس کی بعد ایک جنگلی آیا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ آپؐ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا' شیطان اس کھانے کو حلال گردانتا ہے' جس پر "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے۔ شیطان اس لونڈی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا جائز کرے۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر اس جنگلی کو لایا گیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کر لے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بلاشبہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے "بسم اللہ" پڑھی اور کھانا تناول فرمایا (مسلم)

٤٢٣٨ - (٨٠) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا. فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ، فَأَكْثَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ» وَأَمَرَ بِرَدِّهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے (امتحان لینے کی غرض سے) اس کے سامنے کھجوریں رکھوائیں۔ غلام نے کثرت کے ساتھ کھجوریں کھائیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ زیادہ کھانا نحوست ہے۔ پھر آپ نے اس (غلام) کو واپس کرنے کا حکم دیا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۳)

٤٢٣٩ - (٨١) **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط راوی متروک ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۷)

٤٢٤٠ - (٨٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ».

۴۲۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کھانا رکھا جائے تو تم اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ جوتے اتارنے سے تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے گی (دارمی)

٤٢٤١ - (٨٣) **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ، حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهِ، وَتَقُوْلُ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ»... رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۴۲۴۱: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے پاس "ثرید" لایا جاتا تو وہ اس کے بارے میں حکم دیتیں (کہ اسے ڈھانپ دیا جائے) چنانچہ اسے ڈھانپ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جاتا اور وہ بیان کیا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا' بھاپ نکلنے سے برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمان معافری راوی منکر الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۷۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵)

٤٢٤٢ - (٨٤) **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ فِيْ

قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا، تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ: اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ»... رَوَاهُ رَزِيْنٌ»

۴۲۴۴: نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص پلیٹ میں کھائے پھر اسے چاٹ لے تو پلیٹ اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تجھے دوزخ سے چھڑائے جیسا کہ تو نے مجھے شیطان سے چھڑایا (رزین)

بَابُ الضِّيَافَةِ

(مہمان نوازی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۲۴۳ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ». وَفِیْ رِوَايَةٍ: بَدَلَ «الْجَارِ: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۲۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور ایک روایت میں پڑوسی کی بجائے یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (بخاری' مسلم)

۴۲۴۴ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۴۴: ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن ایک رات خوب اہتمام کرے اور مہمان نوازی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے اور اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کے ہاں مقیم رہے یہاں تک کہ اسے تنگی میں ڈال دے (بخاری' مسلم)

۴۲۴۵ - (۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا: «اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِیْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِیْ يَنْبَغِیْ لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' آپؐ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے' آپؐ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی قوم کے مہمان ہو' وہ تمہارے لئے مہمان نوازی کا مناسب اہتمام کریں تو تم اسے قبول کرو اگر وہ مناسب اہتمام نہ کریں تو ان سے مہمان نوازی کا مناسب حق وصول کر سکتے ہو (بخاری' مسلم)

٤٢٤٦ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وعُمَرَ فَقَالَ: «مَا اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَا: الْجَوْعُ. قَالَ: «وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا، قُوْمُوْا» فَقَامُوْا مَعَهٗ، فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَاَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ ــ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّیْ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: «كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ، وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ ــ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ» ــ فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ، وَشَرِبُوْا، فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ «بَابِ الْوَلِيْمَةِ».

۴۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپؐ کی ملاقات ابوبکرؓ اور عمرؓ سے ہوئی آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا' اس وقت تم کیوں گھروں سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا' بھوک کی وجہ سے! آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) چلیں! چنانچہ وہ آپؐ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپؐ ایک انصاری کے ہاں گئے وہ گھر پر نہ تھا۔ جب اس کی بیوی نے آپؐ کو دیکھا تو اس نے کہا' آپؐ کا تشریف لانا مبارک ہے۔ آئیں' خوش آمدید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا' وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے اسی وقت انصاری بھی آ گیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں کی جانب (مسرت بھری نگاہ سے) دیکھا۔ بعد ازاں اس نے کہا' اللہ کا شکر ہے کہ آج مہمانوں کے لحاظ سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ عزت والا نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا' وہ گیا اور ان کے پاس کھجور کے درخت کی ایک شاخ لایا جس میں کچی' پکی عمدہ قسم کی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا' آپؐ انہیں تناول فرمائیں اور اس

(انصاری) نے چھری (ہاتھ میں) لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ دودھ والا جانور نہ ذبح کرنا۔ اس نے ان کیلئے بکری ذبح کی۔ آپؐ نے اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول کیں اور پانی پیا۔ جب وہ (اچھی طرح) کھا پی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کی ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا تم بھوکے گھروں سے نکلے تھے۔ واپس لوٹنے سے پہلے تمہیں یہ نعمتیں نصیب ہوئیں۔ (مسلم) اور ابو مسعودؓ سے مروی حدیث جس میں ایک انصاری کا تذکرہ ہے۔ ولیمہ کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٢٤٧ - (٥) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا؛ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتّٰى يَاْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: «وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ، كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ».

دوسری فصل: ۴۲۴۷: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان کسی قوم کا مہمان بنا اور وہ مہمان' مہمان نوازی سے محروم رہا تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے یہاں تک کہ مہمان کو اس کی ضیافت کے بقدر' میزبان کے مال اور اس کی کھیتی سے وصول کر کے دے۔
(دارمی' ابوداؤد)

اور اسی کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی قوم کا مہمان بنا انہوں نے اس کی مہمان نوازی نہیں کی تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ مہمان نوازی کے بقدر ان سے وصول کرے۔

٤٢٤٨ - (٦) وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ، اَاَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ؟ — قَالَ: «بَلْ اَقْرِهِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۴۸: ابوالاحوص جشمی اپنے والد سے بیان کرتا ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے (آپؐ کی خدمت میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں' اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری مہمان نوازی نہ کرے۔ پھر اس کے بعد اس کا گزرنا میرے پاس سے ہو جائے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں یا اسی جیسا سلوک کروں؟ آپؐ نے جواب دیا' نہیں! تم اس کی مہمان نوازی کرو (ترمذی)

٤٢٤٩ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ - اَوْغَيْرِهٖ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ، اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا، فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ، وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے یا کسی دوسرے شخص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ بن عبادہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور کہا "السلام علیکم ورحمتہ اللہ" سعدؓ نے (جواب دیتے ہوئے) کہا "وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ الفاظ) نہ سنائے یعنی بلند آواز سے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے تین بار سلام کہا اور سعدؓ نے تین بار آپؐ کو جواب دیا' لیکن آپؐ کو نہ سنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے تو سعدؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ نے جتنی بار سلام کہا' میرے کانوں نے سنا اور میں آپؐ کے سلام کا جواب دیتا رہا۔ البتہ میں نے آپؐ کو نہیں سنایا۔ میں پسند کرتا تھا کہ میں آپؐ کے سلام و برکت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کروں بعد ازاں آپؐ (بمعہ صحابہؓ کے) سعدؓ کے گھر میں داخل ہوئے اور سعدؓ نے آپؐ کی خدمت میں "منقہ" پیش کیا' جسے نبیؐ نے تناول فرمایا۔ جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' خدا کرے کہ تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے حق میں استغفار کریں اور روزے دار تمہارے پاس روزہ افطار کریں (شرح السنہ)

٤٢٥٠ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ آخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى آخِيَّتِهٖ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ؛ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ، وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' ایماندار شخص اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے' وہ اچھلتا کودتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی واپس آتا ہے۔ اسی طرح ایمان دار شخص بھول جاتا ہے پھر ایمان کی جانب واپس آتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور ایماندار لوگوں سے بھلائی کرو۔ (بیہقی شعب الایمان' ابونعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلیمان لیثی راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

٤٢٥١ - (٩) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، يُقَالُ لَهَا: الْغَرَّاءُ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِّدَ فِيهَا، فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوْا، جَثَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا» ثُمَّ قَالَ: «كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا — يُبَارَكْ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۵۱: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جسے چار شخص اٹھاتے تھے۔ اس کا نام "غراء" تھا۔ جب صحابہؓ چاشت کے نفل ادا کرتے تو اسے لایا جاتا اس میں "ثرید" بنا ہوا ہوتا تھا۔ تمام صحابہؓ اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب (افراد) زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے۔ ایک (بدوی) نے آپؐ سے دریافت کیا' یہ کیسی بیٹھک ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا' بلاشبہ اللہ نے مجھے تواضع کرنے والا بندہ بنایا ہے اور مجھے متکبر' سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپؐ نے حکم دیا کہ اس (پیالے) کے کناروں سے کھائیں اور اس کے درمیان کو نہ چھیڑیں' اس میں برکت ہوگی (ابوداؤد)

٤٢٥٢ - (١٠) وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟» — قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپؐ نے فرمایا' شائد تم الگ الگ کھاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اجتماعی شکل میں کھانا کھایا کرو اور (کھانا شروع کرتے وقت) "بسم اللہ" پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے لئے برکت ہوگی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وحشی تابعی "لین الحدیث" ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٥٣ - (١١) عَنْ أَبِيْ عَسِيْبٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِأَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا — لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: «أَطْعِمْنَا بُسْرًا» فَجَاءَ بِعِذْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: «لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا

النَّعِيمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّا لَمَسْؤُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اِلاَّ مِنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ، اَوْ حُجْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

تیسری فصل: ۴۲۵۳: ابو عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؐ میرے ہاں سے گزرے' آپؐ نے مجھے بلایا۔ میں آپؐ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد آپؐ ابوبکرؓ کے ہاں سے گزرے' ان کو بلایا وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپؐ چلتے رہے یہاں تک کہ آپؐ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپؐ نے باغ کے مالک سے کہا کہ ہمیں پکی پکی کھجوریں کھلا۔ اس نے کھجوروں کا خوشہ لا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا چنانچہ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے کھجوریں تناول کیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ٹھنڈا پانی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا اور واضح کیا کہ قیامت کے روز ہم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا راوی نے کہا کہ عمرؓ نے (یہ سن کر) خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کھجوریں ٹوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکھر گئیں۔ پھر عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سے قیامت کے روز اس کے بارے میں سوال ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور ہوگا۔ البتہ تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔ وہ کپڑا جس کے ساتھ انسان نے اپنی شرمگاہ کو چھپایا یا روٹی کا وہ ٹکڑا جس کو کھا کر اپنی بھوک کو دور کیا یا وہ بل (چھوٹا سا مکان) جس میں گرمی اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہوا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث میں زاہدانہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اگر "حجر" پڑھا جائے یعنی حرف "حاء" پہلے ہو تو اس کا معنی جھونپڑی ہے اور اگر حرف "جیم" پہلے ہے تو علامہ طیبی کی وضاحت کے مطابق جنگلی جانوروں کا بل یعنی نہایت تنگ و تاریک مسکن مراد ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

٤٢٥٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يُرْفَعُ يَدَهُ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۴۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو جب تک دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور اگر کوئی شخص سیر ہو گیا ہے تو کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام شرکاء فارغ نہ ہو جائیں اور اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ روک لے تو معذرت کا اظہار کرے کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے ساتھی کو شرمندگی دلائے گا اور وہ بھی اپنا ہاتھ کھانے سے روک لے گا جب کہ ممکن ہے کہ اسے کھانے

کی ابھی ضرورت ہو (ابن ماجہ' بیہقی شعب للایمان)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالاعلیٰ بن اعین راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۲۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۶۲)

٤٢٥٥ - (١٣) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُمْ اَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

۴۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپؐ سب سے آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز سند کا حال معلوم نہیں نیز جعفر سے مراد جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین ہے۔ (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۱۴)

٤٢٥٦ - (١٤) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيْهِ. قَالَ: «لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا» . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے ہمارے سامنے کھانا رکھ دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں (کھانے کی) چاہت نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (صحیح ابن ماجہ صفحہ۲۳۰)

٤٢٥٧ - (١٥) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آپ اجتماعی شکل میں کھائیں' الگ الگ نہ کھائیں اس لئے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' سند میں عمرو بن دینار راوی ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد۶ صفحہ۲۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۶۴' التعلیق الرغیب جلد۳ صفحہ۱۲۱) البتہ پہلا جملہ ثابت ہے (احادیث صحیحہ ۲۶۹۱)

٤٢٥٨ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ اِلٰى بَابِ الدَّارِ» . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ بھی سنت ہے کہ میزبان' مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عروہ قرشی راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۴۴)

٤٢٥٩ - (١٧) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ وَقَالَ: فِيْ إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ.

۴۲۵۹: امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ابوہریرہؓ اور عباسؓ سے روایت کیا اور بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

٤٢٦٠ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھری جتنی تیزی سے اونٹ کی کوہان کی طرف جاتی ہے اس سے زیادہ تیزی سے خیروبرکت اس گھر میں داخل ہوتی ہے جہاں کھانا کھلایا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جبارہ بن مغلس اور عبدالرحمان بن نہشل راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۸۷' ضعیف ابن ماجہ ۲۷۱' التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

بَابٌ فِی مَتٰی یَکُوْنُ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا لِتَحِلَّ لَهُ الْمَیْتَةُ

(اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی اجازت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٢٦١ - (١) عَنِ الْفُجَیْعِ الْعَامِرِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَیْتَةِ؟ قَالَ: «مَا طَعَامُکُمْ؟» قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ. قَالَ اَبُوْنُعَیْمٍ: فَسَّرَهٗ لِیْ عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً، وَقَدَحٌ عَشِیَّةً... قَالَ: «ذَاكَ وَاَبِی الْجُوْعُ» فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَیْتَةَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

دوسری فصل: ۴۲۶۱: فجیع عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا' ہمارے لئے مردار (کا گوشت) کس قدر حلال ہے؟ آپؐ نے دریافت کیا' تمہاری خوراک کیا ہے؟ ہم نے بیان کیا کہ صبح و شام (ایک ایک پیالہ) دودھ پیتے ہیں ابونعیم (راوی) نے بیان کیا کہ عقبہ نے مجھ سے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا' ایک پیالہ صبح ایک پیالہ شام۔ آپؐ نے فرمایا' میرے والد کی قسم! یہ تو بھوک ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ایسی حالت میں ان کیلئے مردار کو حلال قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عقبہ بن وہب راوی مقبول ہے جبکہ وہب بن عقبہ راوی مستور ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کی قسم اٹھانا نہی سے پہلے ہے یا حسب عادت قسم اٹھائی یا جلدی میں زبان سے نکل گئی (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۸۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۱۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۷۸)

٤٢٦٢ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَکُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِیْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ، فَمَتٰی یَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَةُ؟ قَالَ: «مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْتَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا، فَشَاْنَکُمْ بِهَا» مَعْنَاهُ: اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْکُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَکُمُ الْمَیْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۴۲۶۲: ابو واقد لیثی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہوتے ہیں جہاں ہمیں بھوک ستاتی ہے' تو ہمارے لئے مردار گوشت کب حلال ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا' جب تک تم صبح و شام دودھ کا پیالہ نہیں پیتے یا تمہیں ساگ پات کھانے کو نہیں ملتا تو (اس وقت) تم مردار گوشت کھا سکتے ہو۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ جب تمہیں صبح و شام دودھ کا پیالہ میسر نہ آئے اور ساگ پات بھی کھانے کیلئے نہ ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے۔ (دارمی)

وضاحت: مردار کا گوشت اسی قدر جائز ہے جس کے کھانے سے جسم و روح کا رشتہ قائم رہے۔ پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

بَابُ الْاَشْرِبَةِ

(مشروبات کے پینے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٢٦٣ - (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ: «اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ».

پہلی فصل: ۴۲۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی مشروب) پیتے ہوئے تین بار سانس لیتے تھے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے' آپؐ فرماتے تھے کہ اس طرح زیادہ سیرابی حاصل ہوتی ہے' صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور ہضم کا فعل قوی ہوتا ہے۔

٤٢٦٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے روکنے میں یہ حکمت ہے کہ کہیں ناگہانی طور کوئی موذی یا مضر چیز منہ میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ کھلے برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی' ہر چیز صاف و شفاف نظر آتی ہے (واللہ اعلم)

٤٢٦٥ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَاخْتِنَاثُهَا: اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ اختناث یہ ہے کہ اس کے منہ کو الٹ کر اس سے پیا جائے (بخاری' مسلم)

٤٢٦٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو پانی پیے (مسلم)

وضاحت: یہ نہی تنزیہی ہے۔ کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے لیکن کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے (واللہ اعلم)

٤٢٦٧ - (٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِئْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے' تم میں سے جو شخص بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو وہ قے کرے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حمزہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

٤٢٦٨ - (٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آب زم زم کا ڈول پیش کیا۔ آپؐ نے کھڑے ہو کر پانی پیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ضروری نہیں کہ آب زم زم کھڑے ہو کر پیا جائے بیٹھ کر بھی پیا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

٤٢٦٩ - (٧) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أُنَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۶۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی بعدازاں لوگوں کی ضرورتوں (کو حل کرنے) کے لئے کوفہ کے کھلے میدان میں تشریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا بعد ازاں (علیؓ) کے پاس پانی لایا گیا' انہوں نے اسے پیا اور اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ راوی نے ذکر کیا کہ (اسی طرح) سر اور دونوں پاؤں کو بھی دھویا۔ بعدازاں آپ نے کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا۔ بعدازاں فرمایا' کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ جانتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالکل) اسی طرح کیا جیسا کہ میں نے کیا (بخاری)

٤٢٧٠ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ — وَاِلَّا كَرَعْنَا؟» — فَقَالَ: عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ، فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ — فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ — ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں گئے۔ آپؐ کے ساتھ آپؐ کا ایک صحابی بھی تھا۔ آپؐ نے "السلام علیکم" کہا' اس شخص نے (آپؐ کے سلام کا) جواب دیا جبکہ وہ باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) دریافت کیا' اگر تیرے پاس رات کا پانی پرانے مشکیزے میں ہے (تو ہم پی لیتے ہیں) ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ اس نے جواب دیا' میرے ہاں پرانے مشکیزے میں رات کا (رکھا ہوا) پانی ہے وہ چھپر کی جانب چل دیا اور اس نے پیالے میں پانی ڈالا پھر اس میں گھریلو بکری کا دودھ دوہا (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اس نے اور پانی اور دودھ ڈالا تو اس شخص نے پیا جو آپؐ کے ساتھ تھا (بخاری)

وضاحت: آپؐ کو رات کا باسی پانی بہت محبوب تھا (واللہ اعلم)

٤٢٧١ - (٩) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ».

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے (وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے)

٤٢٧٢ - (١٠) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا؛ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' باریک' موٹا (کسی قسم کا بھی) ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ۔ بے شک یہ چیزیں دنیا میں ان کیلئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: ریشم پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

٤٢٧٣ - (١١) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ، وَشِيْبَ ـــ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ أَنَسٍ، فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ، فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهِ أَبُوْبَكْرٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَلْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْأَيْمَنُوْنَ اَلْأَيْمَنُوْنَ، أَلَا فَيَمِّنُوْا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہا گیا اور دودھ میں اس کنوئیں سے پانی ملایا گیا جو انسؓ کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا آپؐ نے پیا۔ آپؐ کی بائیں جانب ابوبکرؓ تھے اور دائیں جانب ایک بدوی تھا۔ عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ ابوبکرؓ کو پکڑائیں لیکن آپؐ نے بدوی کو پکڑایا جو آپؐ کی دائیں جانب تھا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' دائیں جانب والا پس دائیں جانب والا (مقدم ہے) اور ایک روایت میں ہے دائیں جانب والے پس دائیں جانب والے (مقدم ہیں) خبردار! تم دائیں جانب والوں کو مقدم کرو (بخاری' مسلم)

٤٢٧٤ - (١٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ. فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟» فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيْثُ أَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِيْ «بَابِ الْمُعْجِزَاتِ» إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۴۲۷۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پانی کا ایک پیالہ لایا گیا آپؐ نے اس سے پیا آپؐ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمررسیدہ لوگ آپؐ کی بائیں جانب تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' برخوردار! کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ عمررسیدہ لوگوں کو دے دوں اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں (خود پر) کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ آپؐ نے پیالہ لڑکے کو پکڑا دیا (بخاری' مسلم) اور ابوقتادہؓ سے مروی حدیث کا ذکر ہم انشاء اللہ "باب المعجزات" میں کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٢٧٥ - (١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل : ۴۲۷۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

٤٢٧٦ - (١٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۲۷۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے تھے (ترمذی)

٤٢٧٧ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ، اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۴۲۷۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤٢٧٨ - (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۲۷۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو۔ البتہ دو یا تین سانس میں پیو۔ اور پیتے وقت "بسم اللہ" پڑھو اور جب برتن اٹھاؤ تو "الحمد للہ" کہو (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن سنان جزری راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹)

٤٢٧٩ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ. قَالَ: «اَهْرِقْهَا». قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ. قَالَ: «فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۴۲۷۹ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی وغیرہ) پیتے وقت پھونک مارنے

سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر مجھے برتن میں تنکا نظر آئے؟ آپؐ نے فرمایا' اسے نکال دے اس نے دریافت کیا' میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہو پاتا؟ آپؐ نے فرمایا' منہ سے پیالہ ہٹا کر سانس لے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمثنی جھنی راوی کی عدالت ثابت نہیں ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۲۳)

۴۲۸۰ - (۱۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَاَنْ يُنْفَخَ فِی الشَّرَابِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے (پانی وغیرہ) پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمان راوی منکرالحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۵۱' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

۴۲۸۱ - (۱۹) **وَعَنْ** كَبْشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ نے لٹکتے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں کھڑی ہوئی (اور) میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر (اپنے ہاں) رکھ لیا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے' اس کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا اس حدیث میں کبشہؓ نے مشکیزے کے اس حصے کو کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا تاکہ اس سے ہر شخص نہ پینے لگ جائے۔ اس کو محفوظ کر لیا اور تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔ آپؐ کے تبرکات شرعاً ثابت ہیں لیکن آپؐ کے علاوہ امت کے کسی دوسرے فرد کے تبرکات یوں رکھنا جائز نہیں ہیں ۔ (واللہ اعلم)

۴۲۸۲ -(۲۰) **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۴۲۸۲: زہری رحمہ اللہ' عروہ سے وہ عائشہؓ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا محبوب مشروب ٹھنڈا میٹھا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے واضح کیا ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسلاً صحیح ہے۔

٤٢٨٣ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَاماً فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ . وَإِذَا سُقِيَ لَبَناً فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ ، وَزِدْنَا مِنْهُ ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِىءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ» — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُوْ دَاوُدَ .

۴۲۸۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے' اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے (تو دودھ پینے کے بعد) یہ دعا کرے' اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کا نعم البدل ہو۔ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۸۶' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۳' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷)

٤٢٨٤ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا . قِيْلَ : هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۴۲۸۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "سقیا" (نامی چشمہ) سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک چشمہ ہے' اس چشمے اور مدینہ منورہ کے درمیان دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٨٥ - (٢٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ ، أَوْ إِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ» . . . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ .

تیسری فصل : ۴۲۸۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں' جس میں سونا چاندی لگا ہوا ہے (پانی وغیرہ) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کر رہا ہے (دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۲۳۴) نیز انسؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے چاندی کی سلاخ لگا کر اس کو درست کیا (بخاری)
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے برتن جس میں سونے' چاندی کا جوڑ لگا ہو' کھانا پینا درست ہے۔ اسی طرح چاندی
[illegible] (الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۰)

بَابُ النَّقِيعِ وَالْاَنْبِذَةِ

(منقّٰہ اور کھجور سے تیار کردہ نبیذ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٢٨٦ - (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلَ، وَالنَّبِيْذَ، وَالْمَاءَ، وَاللَّبَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۴۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب یعنی شہد' نبیذ' پانی اور دودھ پلایا (مسلم)

٤٢٨٧ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ يُوكَأُ اَعْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ — نَنْبِذُهُ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۸۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مشکیزے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کر رہے تھے۔ مشکیزے کے اوپر کے منہ کو رسی کے ساتھ بند کر دیا جاتا اور اس کے نچلے حصے میں بھی ایک سوراخ ہوتا۔ ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپ اسے شام کے وقت نوش فرماتے اور جب ہم شام کے وقت نبیذ بناتے تو آپ صبح کے وقت اسے نوش فرماتے (مسلم)

٤٢٨٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَيَشْرَبُهُ، اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ، وَالْغَدَ، وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى، وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ؛ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ ، اَوْ اَمَرَ بِهِ فَصُبَّ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شروع رات میں نبیذ تیار کی جاتی۔ جب صبح ہوتی تو آپ اسے تمام دن' اگلی رات' دوسرے دن' اس سے اگلی رات اور تیسرے روز عصر کے وقت تک پیتے رہتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتی تو اسے خادم کو پلا دیتے یا بہا دینے کا حکم دیتے (مسلم)

٤٢٨٩ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَائِهِ، فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپؐ کے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملتا تو آپؐ کے لئے پتھر کے برتن میں نبیذ بنائی جاتی۔ (مسلم)

٤٢٩٠ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيْرِ، وَاَمَرَ اَنْ يُنْبَذَ فِي اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو' سبز مٹکے' چینی کے برتن اور کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے گئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے (مسلم)

٤٢٩١ - (٦) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ، فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا». رواه مسلم.

۴۲۹۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا لیکن کوئی برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا۔ اب تمہیں ہر برتن کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ تم نشہ آور مشروب نہ پیؤ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٢٩٢ - (٧) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا» . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۲۹۲: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے اور وہ اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن حریث طائی' راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۲۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٩٣ - (٨) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

عَنْ نَبِيْذِ الجَرِّ الْاَخْضَرِ۔ قُلْتُ: اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۹۳: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز مٹکے میں تیار شدہ نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا۔ (عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا' کیا ہم سفید مٹکے میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہیں؟ تو آپؐ نے نفی میں جواب دیا (بخاری)

وضاحت: نشہ آور مشروب خواہ سفید مٹکے میں ہو یا سبز میں' اس کا پینا حرام ہے اور اگر نبیذ نشہ آور نہ ہو تو خواہ وہ کسی بھی برتن میں ہو' اس کا پینا جائز ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِيْ وَغَيْرِهَا

(برتنوں کو ڈھانپنے' دروازے بند کرنے اور چراغ بجھانے وغیرہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٤٢٩٤ - (١) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیطان گھومنے پھرنے لگ جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اپنے بچوں کو پابند نہ کرو اور دروازے بند رکھو اور انہیں بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزے کے منہ پر رسی باندھا کرو اور اپنے برتن کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپا کرو اگرچہ ان پر کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ رکھ دو نیز سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کرو (بخاری' مسلم)

٤٢٩٥ - (٢) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ، وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ».

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' برتن کو ڈھانپو' مشکیزے کے منہ بند کرو' دروازوں کو بند رکھو اور شام کے وقت بچوں کو (گھر سے) باہر جانے سے روکے رکھو۔ اس لئے کہ (اس دوران شیطان) جن پھیل جاتے ہیں اور وہ بچوں کو اچک لیتے ہیں یعنی بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کرو' اس لئے کہ بعض اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ لے جاتی ہے اور اہل خانہ کو جلانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

٤٢٩٦ - (٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً. فَاِنْ

لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلاَّ اَنْ يَعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ».

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو' مشکیزوں کے منہ کو رسی سے باندھو' دروازوں کو بند رکھو اور چراغ بجھاؤ۔ اس لئے کہ شیطان بند مشکیزوں اور بند دروازے کو نہیں کھولتا نیز ڈھانپے ہوئے برتن کو بھی نہیں کھولتا۔ اگر تمہیں ڈھانپنے کے لئے لکڑی ملے تو اسے برتن پر بسم اللہ پڑھ کر رکھو۔ بے شک چوہیا گھر والوں سمیت ان کے گھر پر آگ بھڑکا دیتی ہے۔

۴۲۹۷ ـ (۴) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ، قَالَ: «لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ ـــ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ».

۴۲۹۷: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' سورج غروب ہونے کے وقت اپنے چارپایوں یا اپنے بچوں کو آزاد نہ چھوڑو جب تک کہ شام کا اندھیرا نہ چھٹ جائے۔ اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہونے کے وقت سے عشاء کے اندھیرے کے ختم ہونے تک گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔

۴۲۹۸ ـ (۵) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ، قَالَ: «غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ؛ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلاَّ نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ».

۴۲۹۸: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو' مشکیزوں کا منہ بند کر کے رکھو۔ اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے' جس میں وباء نازل ہوتی ہے۔ جس برتن پر ڈھکنا نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو' اس میں اس وباء میں سے کچھ اتر پڑتی ہے۔

۴۲۹۹ ـ (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ ـ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ ـ مِنَ النَّقِيْعِ ـــ بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلاَ ـــ خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوحمید انصاری "نقیع" مقام سے دودھ کا بھرا ہوا ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے اس کو ڈھانپنا چاہیے اگرچہ اس پر عرضاً لکڑی رکھ لے۔ (بخاری' مسلم)

۴۳۰۰ ـ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ

فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو۔ (بخاری' مسلم)

۴۳۰۱ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ، فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِ النَّبِیُّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَکُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۳۰۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں ایک گھر اہل خانہ سمیت آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ اس واقعہ کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا' آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے سونے سے پہلے آگ بجھا دیا کرو (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۳۰۲ - (۹) عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ وَنَهِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ؛ فَاِنَّهُنَّ یَرَیْنَ مَا لَا تَرَوْنَ. وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ —؛ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ لَیْلَتِهٖ مَا یَشَآءُ. وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ؛ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَذُکِرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاکْفِئُوا الْاٰنِیَةَ، وَاَوْکُوا الْقِرَبَ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل: ۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا' جب تم رات کے وقت کتوں اور گدھوں کی آواز سنو تو اللہ کی شیطان مردود سے پناہ طلب کرو۔ کیونکہ وہ جن چیزوں کو دیکھتے ہیں' تم انہیں نہیں دیکھتے اور جب پاؤں کے چلنے کی آہٹ ختم ہو جائے تو باہر کم نکلو۔ کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرو۔ شیطان اس دروازے کو نہیں کھولتا جو بند ہو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھی گئی ہو۔ نیز (آپ نے فرمایا) مٹکوں کو ڈھانپ کر رکھو' برتن کو الٹا کر کے رکھو اور مشکیزے کے منہ کو رسی سے باندھ لیا کرو (شرح السنہ)

۴۳۰۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَةَ، فَاَلْقَتْهَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْخُمْرَةِ الَّتِیْ کَانَ قَاعِدًا عَلَیْهَا، فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ. فَقَالَ: «اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَکُمْ؛ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰی هٰذَا، فَیُحَرِّقُکُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ.

۴۳۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے گئی اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جائے نماز پر رکھ دیا' جس پر آپؐ تشریف فرما تھے۔ جائے نماز درہم کے بقدر جل گیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس جیسے (خبیث جانوروں) کو ایسا کام سمجھاتا ہے' جو تمہیں آگ کی لپیٹ میں لے آتا ہے (ابوداؤد)

كِتَابُ اللِّبَاسِ

(لباس اور اس کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٣٠٤ - (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس لباس کو پہننا زیادہ محبوب جانتے تھے' وہ دھاری دار کپڑے کا تھا (بخاری' مسلم)

٤٣٠٥ - (٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "رومی جبہ" زیب تن فرمایا۔ جس کی آستین تنگ تھیں (بخاری' مسلم)

٤٣٠٦ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا، فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۶: ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہؓ نے ہمیں ایسی چادر نکال کر دکھائی' جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور ایسا تہہ بند دکھایا جو موٹے سوت سے بنا ہوا تھا اور بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض کی گئی تو آپؐ نے یہ دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں (بخاری' مسلم)

٤٣٠٧ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ اَلَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا، حَشْوُهُ لِيْفٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک' جس پر آپؐ سویا کرتے تھے' چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (بخاری' مسلم)

٤٣٠٨ - (٥) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَلَّذِيْ يَتَّكِيءُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ، حَشْوُهُ لِيفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیہ پر ٹیک لگاتے تھے' وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (مسلم)

٤٣٠٩ - (٦) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے' دوپہر کی شدید گرمی تھی۔ کسی کہنے والے نے ابوبکرؓ کو خبر دی' یہ اللہ کے رسولؐ تشریف لے آئے ہیں۔ آپؐ نے اپنا سرمبارک ڈھانپا ہوا تھا (بخاری)

٤٣١٠ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ ایک بستر خاوند کا' دوسرا بیوی کا' تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔ بلاضرورت بستر جتنے بھی ہوں گے وہ شیطان کے کام آئیں گے۔

٤٣١١ - (٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا».. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چلتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٣١٢ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تکبر کے ساتھ چادر کھینچ کر چلا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی جانب نہیں دیکھے گا (بخاری' مسلم)

٤٣١٣ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پس قیامت کے دن تک وہ زمین میں دھنستا رہے گا (بخاری)

٤٣١٤ - (١١) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ٹخنوں سے نیچے چادر دوزخ میں ہے (بخاری)

٤٣١٥ - (١٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے یا ایک جوتے میں نہ چلے اور اس طرح چادر نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں یا ایک کپڑے کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کی شرمگاہ نظر آنے لگے (مسلم)

٤٣١٦ - (١٣)، ٤٣١٧ - (١٤)، ٤٣١٨ - (١٥)، ٤٣١٩ - (١٦) **وَعَنْ** عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا؛ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۶ - ۴۳۱۷ - ۴۳۱۸ - ۴۳۱۹: عمر' انس' ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا اسے آخرت میں ایسا لباس نہیں پہنایا جائے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حکم مردوں کے لئے خاص ہے' عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

٤٣٢٠ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا میں وہی لوگ ریشم پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا (بخاری' مسلم)

٤٣٢١ - (١٨) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. متفق عليه.

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے' ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

٤٣٢٢ - (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ— فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا، فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: «اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا "جبہ" ہدیہ دیا گیا۔ آپؐ نے اسے میری جانب بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار پائے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے اسے تیری جانب اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو اسے پہن لے' میں نے تو اسے تیری طرف اس لئے بھیجا تھا کہ تو اسے پھاڑ کر عورتوں کے لئے دوپٹے بنا لے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ کپڑا خالص ریشمی نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں مردوں کے لیئے خالص ریشم پہننا ممنوع ہے وہاں مخلوط ریشم پہننا بھی ناجائز ہے۔ علیؓ کے گھر میں اس وقت چار خواتین تھیں۔ حُسنِ اتفاق سے ان تمام خواتین کے نام فاطمہ تھے۔ ان کے اسماءِ گرامی یہ ہیں۔ ۱۔ فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ فاطمہؓ بنتِ اسد ۳۔ فاطمہؓ بنتِ حمزہؓ ۴۔ فاطمہؓ بنتِ شیبہ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۵)

٤٣٢٣ - (٢٠) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا، وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ: الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی۔ آپؐ نے درمیانی اور انگشت شہادت کو ملا کر اور انہیں بلند کرتے ہوئے (اشارے کے ساتھ) اس کی وضاحت فرمائی (بخاری' مسلم)

٤٣٢٤ - (٢١) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ .

۴۳۲۴: اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے علاقے "جابیہ" میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو' تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

٤٣٢٥ - (٢٢) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طِيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ ، وَفُرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ ، وَقَالَتْ: هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۲۵: اسماء بنت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہا نے گاڑھا کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے گریبان اور دونوں چاکوں کی پٹی ریشمی تھی۔ نیز اسماءؓ نے وضاحت کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے اور یہ عائشہؓ کے پاس تھا۔ جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر (اس کا پانی) بیماروں کو شفایابی کے لئے پلاتے (مسلم)

وضاحت: خوبصورت لباس پہننا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا اور شفا طلب کرنا جائز ہے۔ جب آپؐ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو اس وقت یا جمعۃ المبارک کے روز آپؐ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۹)

٤٣٢٦ - (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: اَنَّهُمَا شَكَوَا الْقُمَّلَ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ.

۴۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ اور عبدالرحمانؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جوؤں کی شکایت کی تو آپؐ نے انہیں ریشمی قمیض پہننے کی اجازت دی۔

٤٣٢٧ - (٢٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ. فَقَالَ: «اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبَسْهُمَا».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: «بَلْ اَحْرِقْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ «بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ».

۴۳۲۷: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زرد رنگ کی دو چادریں دیکھیں تو آپؐ نے فرمایا' یہ تو کافروں کا لباس ہے' تم انہیں نہ پہنا کرو اور ایک دوسری روایت میں عبداللہؓ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے پوچھا' کیا میں انہیں دھو ڈالوں؟ تو آپؐ نے فرمایا' بلکہ انہیں جلا دے۔ (مسلم) اور عائشہؓ سے مروی حدیث کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح نکلے" کو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: صحیح بات یہ ہے کہ کسنبہ اور زرد رنگ کے کپڑے پہننا حرام ہیں بلکہ سرخ رنگ کے کپڑے پہننا بھی جائز نہیں ہیں جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے وضاحت کی ہے لیکن صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ معلوم ہوا کہ خاص قسم کا سرخ رنگ جو زرد رنگ کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے اس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر آپؐ نے اسے پہنا بھی ہے' تو یہ آپؐ کے ساتھ خاص ہے۔ امت مسلمہ کو نہیں پہننا چاہیے کیونکہ آپؐ نے اسے پہننے سے منع فرمایا ہے نیز سلف صالحین بھی زرد رنگ کے کپڑے پہننے کو ناپسند کرتے تھے (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۴' ۳۰۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۳۲۸ - (۲۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصَ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تمام کپڑوں میں سے زیادہ محبوب قمیض تھا (ترمذی' ابوداؤد)

۴۳۲۹ - (۲۶) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الرُّصْغِ.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ ـــ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۳۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین پہنچے تک تھی (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی میں کلام ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰-۲۳۰، المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۴)

٤٣٣٠ - (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۳۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض زیب تن کرتے، تو آغاز دائیں جانب سے کرتے (ترمذی)

٤٣٣١ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ]، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلَى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِى النَّارِ» ــ قَالَ ذٰلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ «وَلاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۱ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، (آپؐ نے فرمایا) مومن کا تہہ بند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے اگر ٹخنوں تک ہو جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں لیکن اس سے نیچے دوزخ میں جانے کا باعث ہے۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تعالی اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ تہہ بند لٹکا کر چلتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٤٣٣٢ - (٢٩) وَعَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْاِسْبَالُ فِى الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلاَءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۲ : سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہہ بند، قمیض اور پگڑی کو تکبر کے ساتھ لٹکانا گناہ ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو تکبر کے ساتھ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

٤٣٣٣ - (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

۴۳۳۳: ابوکبشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی ٹوپیاں سر سے ملی ہوتی تھیں (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسر بصری اور محمد بن حمران راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۹۶' جلد۳ صفحہ۵۲۸' ضعیف ترمذی صفحہ۲۰۲)

٤٣٣٤ ـ (٣١) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «تُرْخِيْ شِبْرًا» فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: «فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپؐ نے تہہ بند کا ذکر کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! عورت کے لئے تہہ بند میں کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ایک بالشت لٹکائے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا' اس طرح تو اس کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' پھر ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائے (مالک' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٤٣٣٥ ـ (٣٢) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: «فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ».

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ "اس وقت ان کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے" آپؐ نے فرمایا' ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائیں۔

٤٣٣٦ ـ (٣٣) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ. . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۳۶: معاویہ بن قرہؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے ذکر کیا کہ میں "مزینہ" قبیلے کی ایک جماعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ انہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی' جب کہ آپؐ کی قمیض کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کی قمیض کے گریبان میں ڈالا اور مہرنبوت کو ہاتھ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو عروہ بن قشیر ابو مہل سے زہیر بن معاویہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اس لئے وہ مجہول العین ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۷)

٤٣٣٧ ـ (٣٤) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «اِلْبَسُوا الثِّيَابَ

الْبِيضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۷: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید لباس پہنو! اس لئے کہ سفید لباس پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

٤٣٣٨ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تو اس کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن محمد مدنی راوی صدوق' خطا والا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

٤٣٣٩ - (٣٦) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۹: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی۔ اس کے ایک کنارے کو میرے آگے اور دوسرے کو پیچھے لٹکایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۵)

٤٣٤٠ - (٣٧) وَعَنْ رُكَانَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑیاں باندھنا ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالحسن عسقلانی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۳)

٤٣٤١ - (٣٨) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۴۳۴۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے (ترمذی' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٤٣٤٢ - (٣٩) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا - سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ، عِمَامَةً اَوْ قَمِیْصًا، اَوْ رِدَاءً، ثُمَّ یَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی نیا لباس زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے (یعنی کہتے) پگڑی' قمیض یا چادر... پھر یہ دعا کرتے "اے اللہ! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں کہ تو نے مجھے یہ لباس عطا کیا' میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا' اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں" (ترمذی' ابوداؤد)

٤٣٤٣ - (٤٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ: «وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ».

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کھانا کھائے پھر (یہ) دعا کرے "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری کوشش اور میری طاقت کے بغیر رزق عطا کیا" تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ترمذی) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ جس شخص نے لباس زیب تن کیا اور (یہ) دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' جس نے مجھے یہ لباس عطا کیا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے اس سے نوازا" تو اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔ ابو مرحوم عبدالرحمان بن میمون بھی قابل حجت نہیں۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

٤٣٤٤ - (٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِذَا اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ — فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ — ثَوْباً حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ —: صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! اگر تو میرے ساتھ ملنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تجھے دنیا سے صرف سوار کا زاد راہ کافی ہے اور خود کو مال داروں کی مجلس سے بچا اور کسی لباس کو پرانا نہ سمجھ' جب تک اسے پیوند نہ لگا لے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے صالح بن حسان کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۲۰۱)

٤٣٤٥ - (٤٢) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ — مِنَ الْاِيْمَانِ، اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ؟». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ سادگی ایمان کا حصہ ہے' سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے' اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۸۷' تہذیب التہذیب جلد۹ صفحہ۳۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۱۳' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۷۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۹)

٤٣٤٦ - (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ — فِي — الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس زیب تن کیا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤٣٤٧ - (٤٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے (احمد' ابوداؤد)

٤٣٤٨ - (٤٥) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ- وَفِيْ رِوَايَةٍ: تَوَاضُعًا - كَسَاهُ اللهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ — تَوَّجَهُ اللهُ تَاجَ الْمَلِكِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۴۸: سوید بن وھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے بیٹوں میں سے کسی شخص سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دیا جبکہ وہ اسے پہننے پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے (خوبصورت لباس کو) تواضع اختیار کرتے ہوئے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا "جبہ" پہنائے گا اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بادشاہت کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سھل بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ۲۴۱)

٤٣٤٩ - (٤٦) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ.

۴۳۴۹: اور ترمذی نے اس سے' اس نے معاذ بن انسؓ سے لباس کی حدیث بیان کی ہے۔

٤٣٥٠ - (٤٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کے آثار اس کے بندہ پر نظر آئیں (ترمذی)

٤٣٥١ - (٤٨) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَائِرًا، فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ رَاْسَهُ؟» — . وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟!» ... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جو پراگندہ حال تھا' اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا یہ شخص ایسا انتظام نہیں کر سکتا کہ اپنے سر کے بال درست کر سکے؟ اور ایک دوسرا شخص دیکھا' جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے تو آپؐ نے فرمایا' کیا یہ شخص اپنے لباس کو صاف کرنے کا انتظام نہیں کر سکتا؟ (احمد' نسائی)

٤٣٥٢ - (٤٩) وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنَ، فَقَالَ لِي: «أَلَكَ مَالٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟» قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ، قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. قَالَ: «فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ».

۴۳۵۲: ابوالاحوص اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میرا لباس (میرے حال کے لحاظ سے) گھٹیا تھا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا' کیا تم مالدار ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا (پھر) آپؐ نے دریافت کیا' کس قسم کا مال ہے؟ میں نے جواب دیا' اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ' گائے' بکری' گھوڑے اور غلام ہر طرح کے مال سے نوازا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہر قسم کے مال سے نوازا ہے تو اللہ کے انعام و اکرام کے اثرات تجھ پر دکھائی دینا چاہئیں (احمد' نسائی) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٣٥٣ - (٥٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص گزرا اس نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں السلام علیکم کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحیٰی قتات راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

٤٣٥٤ - (٥١) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ، وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ» وَقَالَ: «أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ»... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں سرخ رنگ کی زین پر سوار نہیں ہوتا نہ میں کسنبہ رنگ کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیض پہنتا ہوں جس کے کف ریشم کے ہوں۔ نیز آپؐ نے فرمایا' خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو بلکہ مہک ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو لیکن اس میں مہک نہ ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' حسنؒ نے عمران بن حصین سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

٤٣٥٥ - (٥٢) وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالنَّتْفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَمُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، اَوْ يَجْعَلَ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، وَعَنِ النُّهْبٰی، وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ، وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۴۳۵۵: ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا' دانت باریک کرنے' جسم میں سرمہ بھرنے' چہرے سے بال اکھاڑنے' مرد کو مرد کے ساتھ بے لباس لیٹنے' عورت کو عورت کے ساتھ لباس اتار کر لیٹنے' اپنے لباس کے نچلے حصے میں عجمیوں کی طرح ریشم لگانے یا عجمیوں کی طرح دونوں کندھوں پر ریشم لگانے اور مسلمانوں کا مال لوٹنے' چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

٤٣٥٦ - (٥٣) وَعَنْ عَلِیٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمَيَاثِرِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَقَالَ: نَهٰی عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ.

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی' ریشمی دھاری دار "قسی" نامی کپڑے اور سرخ گدوں کے استعمال سے منع فرمایا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے سرخ تکیوں اور گدوں سے منع فرمایا۔

٤٣٥٧ - (٥٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ریشم اور چیتوں کی کھال پر نہ بیٹھو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: کیونکہ ان پر بیٹھنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

٤٣٥٨ - (٥٥) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۳۵۸ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشمی گدے کے استعمال سے منع فرمایا (شرح السنہ)

٤٣٥٩ - (٥٦) وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ، وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَشَیْبُهٗ اَحْمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ: وَهُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ ـــ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ.

۴۳۵۹ : ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ کا لباس دو سبز کپڑوں کا تھا اور آپؐ کے تھوڑے سے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید تھے لیکن مہندی لگانے سے سرخ تھے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ (آپؐ کے سر کے بال) کانوں کے نچلے کنارے تک تھے اور ان بالوں پر مہندی کا رنگ تھا۔

٤٣٦٠ - (٥٧) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ شَاكِیًا، فَخَرَجَ یَتَوَكَّأُ عَلٰی أُسَامَةَ وَعَلَیْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ ـــ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ ـــ فَصَلّٰی بِهِمْ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۳۶۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ آپؐ اسامہؓ کے سہارے باہر نکلے' آپؐ پر چادر تھی جس کو آپؐ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنہ)

٤٣٦١ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ، وَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْهِ، فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْیَهُوْدِیِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْهِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْهُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ. فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ، اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْهَبَ بِمَالِیْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَذَبَ، قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ ـــ لِلْاَمَانَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ.

۴۳۶۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹی چادریں پہن رکھی تھیں۔ جب آپؐ تشریف فرما ہوتے اور آپؐ کو پسینہ آتا تو اس وقت دونوں چادریں آپؐ پر بھاری ہو جاتیں۔ چنانچہ فلاں یہودی کا کپڑا شام سے آیا تو میں نے عرض کیا' اگر آپؐ اس کی طرف پیغام بھیجیں اور اس سے دو چادریں اس وعدہ پر خرید لیں کہ جب ہو سکے گا تو رقم دے دیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ یہودی نے کہا' میں جانتا ہوں' آپؐ کا مقصد کیا ہے؟ آپؐ تو میرا مال ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شخص جھوٹ کہتا ہے' اسے یقین ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کا حق ادا کرنے والا ہوں (ترمذی' نسائی)

٤٣٦٢ - (٥٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٍ ـــ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَانْطَلَقْتُ، فَاَحْرَقْتُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» قُلْتُ: اَحْرَقْتُهُ. قَالَ: «اَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ اَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۲: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ آپؐ اس کو مکروہ جان رہے ہیں۔ چنانچہ میں وہاں سے گیا اور اسے جلا دیا۔ بعدازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تیرا لباس کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا' اسے میں نے جلا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے گھر میں کسی عورت کو پہنا دیتا کیونکہ اس کے پہننے میں عورتوں کے لئے کچھ حرج نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش اور شرجیل بن مسلم ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲' الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰' تقریب ا تہذیب جلد ا صفحہ ۷۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۶۸)

٤٣٦٣ - (٦٠) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ، وَعَلِيٌّ اَمَامَهُ يُعَبِّرُ ـــ عَنْهُ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۶۳: ہلال بن عامر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ خچر پر سوار تھے۔ آپؐ کے اوپر سرخ چادر تھی اور آپؐ خطبہ دے رہے تھے۔ جب کہ علیؓ آپؐ کے آگے آپؐ کی باتیں لوگوں تک پہنچا رہے تھے (ابوداؤد)

٤٣٦٤ - (٦١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ، فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ، فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ رنگ کی چادر تیار کی گئی۔ آپؐ نے اسے پہنا۔ جب آپؐ کو اس میں پسینہ آیا اور آپؐ نے اون کی بو کو محسوس کیا تو آپؐ نے اسے اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ آپؐ نے اسے رنگ کی وجہ سے نہیں اتارا بلکہ بو کی وجہ سے اتارا تھا (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳)

٤٣٦٥ - (٦٢) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے بہت بڑی چادر اپنے جسم مبارک پر لپیٹ رکھی تھی۔ اس کے کنارے آپؐ کے قدموں پر گر رہے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبیدہ ابوخداش راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۴۹)

٤٣٦٦ - (٦٣) **وَعَنْ** دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبَاطِيَّ ـــ، فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً، فَقَالَ: «اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ ـــ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيْصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ إِمْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ». فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ: «وَأْمُرْ إِمْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا» ... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۶: دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "مصر" سے سفید ململ کا کپڑا لایا گیا۔ آپؐ نے مجھے اس سے ایک چادر عطا کی اور فرمایا' اس کے دو ٹکڑے کر لے' ایک ٹکڑے کی اپنے لئے قمیض بنا اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے کہ وہ اس کا دوپٹہ بنا لے۔ جب میں جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا' اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگائے تاکہ اس کا جسم نظر نہ آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں ابن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۲۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

٤٣٦٧ - (٦٤) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: «لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ» ... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا' ایک پیچ کافی ہے دو کی ضرورت نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وھب مولی ابواحمد بن جحش راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٣٦٨ - (٦٥) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِيْ إِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ. فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ! اِرْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «زِدْ» فَزِدْتُ. فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: «إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل : ۴۳۶۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ میرا تہہ بند نیچے کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عبداللہ! تہہ بند اونچا کر۔ چنانچہ میں نے اپنا تہہ بند اونچا کیا۔ آپؐ نے فرمایا' مزید اونچا کر' میں نے مزید اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ محتاط رہا۔ کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپؐ نے کہاں تک اونچا کیا۔ انہوں نے جواب دیا' نصف پنڈلی تک (مسلم)

٤٣٦٩ - (٦٦) **وَعَنْهُ،** اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ، اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهُ ــــ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۶۹ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تکبر کے ساتھ اپنی چادر نیچے لٹکاتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! احتیاط کرنے کے باوجود میرا تہہ بند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تیرا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکاتے ہیں (بخاری)

٤٣٧٠ - (٦٧) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَاْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ، قُلْتُ: لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْتَزِرُهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۷۰ : عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا کہ وہ تہہ بند باندھتے اور اس کے نچلے کنارے کو اگلی جانب سے پاؤں کے اوپر رکھتے تھے اور پچھلی جانب سے اٹھا کر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا' کہ آپ اس طرح تہہ بند کیوں باندھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اسی طرح تہہ بند باندھا کرتے تھے (ابوداؤد)

٤٣٧١ - (٦٨) **وَعَنْ** عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَارْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

۴۳۷۱ : عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سر پہ پگڑی باندھیں' یہ فرشتوں کی علامت ہے اور اس کے کنارے کو کمر کی جانب لٹکائیں (بیہقی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں الاحوص بن حکیم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۳۲۷' الضعفاء والمتروکین صفحہ۱۳' التاریخ الکبیر جلد۲ صفحہ۱۸۰' تہذیب الکمال جلد۲ صفحہ۲۸۹' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۶۸)

٤٣٧٢ - (٦٩) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، اَنَّ اَسمَاءَ بِنتَ اَبِي بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَاَعْرَضَ عَنهَا—وَقَالَ: «يَا اَسمَاءُ! اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ يُرٰى مِنهَا اِلاَّ هٰذَا وَهٰذَا» وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماءؓ بنت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے باریک لباس پہن رکھا تھا۔ آپؐ نے ان سے روگردانی کی اور خبردار کیا' اے اسماءؓ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کے کسی عضو کو دیکھنا درست نہیں۔ یہ اور یہ . . . . . اور آپؐ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: خالد بن دریک نے عائشہؓ کا زمانہ نہیں پایا' اس لئے اس حدیث کی سند منقطع اور ضعیف ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

٤٣٧٣ - (٧٠) وَعَنْ اَبِي مَطَرٍ، قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا اِشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَاُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ» ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ نے ایک کپڑا تین درہم میں خریدا۔ جب اسے زیب تن کیا تو انہوں نے یہ دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا کہ میں اس زینت کی وجہ سے لوگوں میں خوبصورت دکھائی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں" بعدازاں علیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے اسی طرح فرمایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مختار بن نافع راوی ضعیف اور ابومطر مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

٤٣٧٤ - (٧١) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، ثَوْبًا جَدِيْدًا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ، كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۳۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے نیا لباس زیب تن کیا اور دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا۔ جس کے ساتھ میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورت بنتا ہوں" بعدازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور مذکورہ دعا پڑھے پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کرے تو وہ زندگی میں اور فوت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نگرانی، حفاظت اور پردے میں رہتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالعلاء راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۴)

۴۳۷۵ - (۷۲) **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ، قَالَتْ: دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۷۵: علقمہ بن ابو علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہؓ کے ہاں گئیں جبکہ انہوں نے باریک دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ عائشہؓ نے اسے پھاڑ ڈالا اور اسے موٹا دوپٹہ پہنایا (مالک)

وضاحت: حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہؓ کی بھتیجی تھیں نیز علقمہ کی والدہ کا نام مرجانہ تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۷۹)

۴۳۷۶ - (۷۳) **وَعَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِيَتِیْ، اُنْظُرْ اِلَيْهَا، فَاِنَّهَا تُزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهُ فِی الْبَيْتِ، وَكَانَ لِیْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِيْرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۳۷۶: عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کے ہاں گیا، انہوں نے موٹے سوت کا قمیض پہن رکھا تھا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ عائشہؓ نے کہا کہ آپ میری اس لونڈی کی طرف دیکھیں وہ گھر میں بھی ایسا لباس پہننے سے نفرت کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرا اس طرح کا ایک قمیض تھا، مدینہ منورہ میں جس کسی عورت کو رخصتی کے وقت خوبصورت بنانا مقصود ہوتا تو وہ میری طرف پیغام بھیجتی اور اس قمیض کو عاریتاً طلب کرتی تھی (بخاری)

۴۳۷۷ - (۷۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِیَ لَهٗ، ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ، فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ، فَقِيْلَ: قَدْ اَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «نَهَانِیْ عَنْهُ جِبْرَئِيْلُ» فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِیْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَرِهْتَ

اَمَرًا وَاَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِيْ؟ — فَقَالَ: «اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهُ تَلْبَسُهُ، اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهُ تَبِيْعُهُ». فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا کوٹ زیب تن فرمایا' جو آپؐ کو ھدیہ ملا تھا۔ آپؐ نے جلد ہی اسے اتار دیا اور اسے عمرؓ کی جانب بھیج دیا۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے جلد ہی اسے اتار دیا۔ آپؐ نے فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کے پہننے سے منع کیا ہے۔ آپؐ کی یہ بات سن کر عمرؓ روتے ہوئے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے ایک چیز کو ناپسند فرمایا اور مجھے وہ چیز دے دی' ایسا کیوں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میں نے تجھے یہ کوٹ اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پہنے' میں نے محض اس لئے دیا ہے تاکہ تو اسے فروخت کرے۔ چنانچہ عمرؓ نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا (مسلم)

۴۳۷۸ - (۷۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ — ، فَاَمَّا الْعَلَمُ — وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑا زیب تن کرنے سے منع فرمایا۔ البتہ ریشم کے کنارے وغیرہ اور ریشم کے تانے والے کپڑے کا کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ یہ حدیث مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مذکور ہے' (ارواء الغلیل صفحہ ۲۷۳) نیز اس حدیث کی سند میں خصیف بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۶۵۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲)

۴۳۷۹ - (۷۶) وَعَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ — مِنْ خَزٍّ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۳۷۹: ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین میرے ہاں تشریف لائے۔ ان پر ریشمی شال تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص پر اللہ پاک احسان فرمائے تو اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس کے احسان کا اس پر نشان نظر آئے (احمد)

وضاحت: اون اور ریشم کے سوت سے تیار شدہ کپڑے کو "خز" کہتے ہیں (المنجد صفحہ ۲۷۰)

۴۳۸۰ - (۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ .

۴۳۸۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کھاؤ اور پیو جو تم چاہتے ہو بشرطیکہ دو چیزوں' فضول خرچی اور غرور سے بچے رہو (بخاری)

وضاحت : یہ اجازت ان اشیاء کے بارے میں ہے جو شرعاً" مباح ہیں (واللہ اعلم)

٤٣٨١ - (٧٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا، مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھاؤ' پیو' صدقہ دو اور لباس پہنو لیکن اسراف اور فخر سے دور رہو (احمد' نسائی' ابن ماجہ)

٤٣٨٢ - (٧٩) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللهَ فِي قُبُوْرِكُمْ - وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۲ : ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بہت عمدہ لباس' جس میں تمہیں قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہیے' وہ سفید لباس ہے (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث سند کے لحاظ سے غایت درجہ ضعیف ہے البتہ درایت کے لحاظ سے اس کا مفہوم سمرۃ سے مروی حدیث (۴۳۳۷) کے مطابق ہے جو سند کے لحاظ سے صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۳۵)

نیز یہ حدیث موضوع ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۹۱' التعلیق الرغیب جلد۳ صفحہ۹۷)

بَابُ الخَاتَمِ
(انگوٹھی پہننے کے احکام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٣٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ اَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ: «لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا» — وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ — مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا بعد ازاں اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی جیسا نقش نہ بنوائے اور آپؐ جب اسے پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: چونکہ آپؐ جب بادشاہوں کی جانب خطوط تحریر فرماتے تو اس انگوٹھی سے اس پر مہر لگاتے تھے اس لئے آپؐ نے منع فرمایا کہ اس جیسا نقش کسی دوسرے شخص کی انگوٹھی پر ہو تاکہ کسی قسم کی گڑبڑ کا اندیشہ نہ ہو۔ مذکورہ انگوٹھی جس کا نگینہ عقیق کا تھا' استنبول (ترکی) کے توپ کاپی عجائب گھر میں بمع آپؐ کی تلوار مبارک اور دیگر اشیاء کے محفوظ ہے۔ (واللہ اعلم)

٤٣٨٤ - (٢) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قسی" اور "زرد" رنگ کے لباس' سونے کی انگوٹھی اور رکوع کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

وضاحت: رکوع و سجود میں قرآن پاک کی تلاوت سے اس لئے منع فرمایا تاکہ ان میں صرف اللہ کی عظمت اور تسبیح بیان کی جائے۔

٤٣٨٥ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: «يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ

فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ؟!» فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ — قَالَ: لَا وَاللهِ، لَا آخُذُهُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپؐ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور اسے سرزنش کی کہ تم آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیتے ہو؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اس شخص نے برملا کہا' میں ہرگز ایسی چیز کو نہیں اٹھاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸۶ - (۴) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ، فَقِيْلَ: اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللهُ سَطْرٌ.

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ' قیصر اور نجاشی کی جانب خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خطوط وصول نہیں کرتے۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ (مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا۔ محمد' پہلی سطر میں۔ رسول' دوسری سطر میں اور (لفظ) اللہ 'تیسری سطر میں تھا۔

۴۳۸۷ - (۵) وَعَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا (بخاری)

۴۳۸۸ - (۶) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ، فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی' جس کا نگینہ حبشی طرز کا تھا۔ آپؐ اس کے نگینے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

٤٣٨٩ ـ (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ، وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی "اس" انگلی میں ہوتی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے چھنگلی کی طرف اشارہ کیا (مسلم)

٤٣٩٠ ـ (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهِ اَوْ هٰذِهِ، قَالَ: فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ میں اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور آپؐ نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٣٩١ ـ (٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل: ۴۳۹۱: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابن ماجہ)

وضاحت: بعض دیگر صحیح احادیث سے آپؐ کا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی ثابت ہے البتہ ترجیح اس بات کو ہے کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ بائیں ہاتھ کے ساتھ استنجا وغیرہ کیا جاتا ہے' اس طرح دائیں ہاتھ میں پہننے سے انگوٹھی نجاست سے محفوظ رہے گی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

٤٣٩٢ ـ (١٠) وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ.

۴۳۹۲: نیز ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٤٣٩٣ ـ (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهِ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابوداؤد)

٤٣٩٤ - (١٢) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ، وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور پھر فرمایا' بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (احمد' ابوداؤد' نسائی)

٤٣٩٥ - (١٣) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے البتہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں (زیورات کی صورت میں پہننا) جائز ہے (ابوداؤد' نسائی)

٤٣٩٦ - (١٤) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ -: «مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ؟» فَطَرَحَهٗ. ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: «مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ؟!» فَطَرَحَهٗ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ؟ قَالَ: «مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا» . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ : «اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ»

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا' جس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی' کیا وجہ ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں؟ اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی پھر وہ آیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' کیا وجہ ہے' میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے دوزخیوں کا زیور پہن رکھا ہے؟ اس شخص نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپؐ نے فرمایا' چاندی سے۔ لیکن اس کا وزن ایک مثقال سے کم ہو۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام محی السنہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سہل بن سعد سے حق مہر کے بارے میں صحیح حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا' تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔

وضاحت ۱: لوہے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت کی حدیث ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کی انگوٹھی سے بھی زیادہ برا سمجھا ہے اور آپؐ کا ایک شخص سے یہ کہنا کہ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی دستیاب ہو جائے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (آداب الزفاف صفحہ ۱۳۴' ۱۳۶)

٤٣٩٧ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ- يَعْنِي: الْخَلُوْقَ - وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ -، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ -، وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ -، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ - مُحَرِّمِهٖ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو معیوب گردانتے تھے۔ زعفران لگانا' بڑھاپے کو سیاہ رنگ کے ساتھ تبدیل کرنا' تہہ بند لٹکانا' سونے کی انگوٹھی پہننا' عورت کا بے محل زیب و زینت کا اظہار کرنا' شطرنج کھیلنا' معوذات کے علاوہ دیگر دعاؤں کے ساتھ دم کرنا' تعویزات لٹکانا' منی کے پانی کو شرم گاہ سے باہر گرانا اور بچے (کے دودھ) کو خراب کرنا لیکن آپؐ اسے حرام قرار نہیں دیتے تھے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن حسان راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۹)

٤٣٩٨ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ -، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ] -، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی زبیرؓ کی بیٹی کو عمرؓ بن خطاب کے پاس لے گئی اس کے پاؤں میں پائل بندھی ہوئی تھی۔ عمرؓ نے ان کو کاٹ دیا اور بیان کیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر پائل کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے 'روایت بیان کرنے والی لونڈی مجہول ہے ابن زبیر سے مراد عامر بن عبداللہ بن زبیر ہے' عامرؓ کی عمرؓ سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۸' مشکوۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

٤٣٩٩ - (١٧) وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ، كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ -. فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۹۹: عبدالرحمان کی لونڈی "بنانہ" عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے آواز کرنے والے گھنگرو پہن رکھے تھے۔ عائشہؓ نے حکم دیا کہ ایسی لڑکیوں کو میرے پاس نہ لایا کرو البتہ ان کے گھنگروؤں کو کاٹنے کے بعد انہیں آنے کی اجازت ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں آواز کرنے والی کوئی چیز ہو (ابوداؤد)

وضاحت: "بنانہ" لونڈی مجہول راویہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

٤٤٠٠ - (١٨) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، اَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُطِعَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ ـــ، فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا من ذهب ... رواه الترمذی، وابو داود، والنسائی.

۴۴۰۰: عبدالرحمان بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک جنگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی چنانچہ اس نے چاندی کی ناک بنوا لی لیکن وہ بدبو دار ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی کہ وہ سونے کی ناک بنوا لے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٤٤٠١ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُحَلِّقَ حَبِيْبَهُ ـــ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَوِّقَ حَبِيْبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ؛ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا چھلا پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا ہار پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا ہار پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے' البتہ چاندی کا کھلے بندوں استعمال کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

٤٤٠٢ - (٢٠) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا ـــ مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت گلے میں سونے کا ہار لٹکاتی ہے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کا ہار لٹکایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنتی ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کے کان میں آگ کی بالیاں پہنائے گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: علماء نے اس مضمون کی احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے' عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن کسی حدیث کو منسوخ قرار دینا اس وقت درست ہے جب ناسخ حدیث کا علم ہو کہ وہ بعد کی ہے لیکن اس کا کوئی

علم نہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان عورتوں کے بارے میں ہے جو زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ محتاط صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بالعموم مردوں اور عورتوں کو سونے کے زیورات سے دور رہنا چاہیے نیز آپؐ کا فرمان ہے کہ شکوک و شبہات کو چھوڑ دینا چاہیے (التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۹)

٤٤٠٣ - (٢١) وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ؟ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ اِمْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۳: حذیفہؓ کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عورتوں کی جماعت! خبردار! تمہارے لئے چاندی کا زیور پہننا درست ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے گی تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' حذیفہؓ کی بہن مجہول راویہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٤٠٤ - (٢٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ، وَيَقُوْلُ: «اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۴۴۰۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور اور ریشم پہننے والوں کو روکتے اور فرماتے' اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پہننا پسند کرتے ہو تو دنیا میں انہیں نہ پہنو (نسائی)

٤٤٠٥ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبِسَهُ، قَالَ: «شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، اِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ» ثُمَّ اَلْقَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا۔ آپؐ نے فرمایا' اس انگوٹھی نے مجھے تم سے مشغول کر دیا' میں سارا دن ایک نظر اس کی جانب اور ایک نظر تمہاری جانب ڈالتا رہا۔ بعدازاں آپؐ نے اسے پھینک دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں جس انگوٹھی کے پھینکنے کا ذکر ہے یہ سونے کی بنی ہوئی ہو گی یا زہد فی الدنیا کے پیش نظر آپؐ نے اسے پھینک دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹)

٤٤٠٦ - (٢٤) وَعَنْ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ، لِاَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، فَاَنَا اَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ، الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأ»

۴۴۰۶: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لڑکوں کو سونا پہنایا جائے کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے' پس میں بڑی عمر اور چھوٹی عمر والوں کے لئے اس کے پہننے کو مکروہ جانتا ہوں (موطا)

بَابُ النِّعَالِ

(جوتوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٤٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ وہ جوتا پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے (بخاری)

٤٤٠٨ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ — رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے (بخاری)

٤٤٠٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ: «اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جنگ کے دوران سنا جس میں آپ نے شمولیت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا' اکثر جوتے پہنے رہو' اس لئے کہ جب تک انسان جوتے پہنے رکھتا ہے وہ سوار ہوتا ہے (مسلم)

٤٤١٠ (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہنا جائے اور دائیں پاؤں سے سے آخر میں اتارا جائے (بخاری' مسلم)

٤٤١١ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا — جَمِيعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے' دونوں کو اتار دے یا دونوں کو پہنے رکھے (بخاری' مسلم)

٤٤١٢ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۱۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے اسے چاہیے کہ وہ تسمہ درست کرے۔ نیز کوئی شخص ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹھ نہ مارے اور چادر کو اس طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں (مسلم)

وضاحت: ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے کی ممانعت اس وقت ہے جب شرمگاہ کے عریاں ہونے کا خطرہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٤١٣ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قِبَالَانِ، مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے (ترمذی)

٤٤١٤ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر جوتا پہنے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالزبیر راوی مدلس ہے اور "عن" کے ساتھ روایت کر رہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۰)

٤٤١٥ - (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۴۱۵: نیز ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤١٦ - (١٠) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ.

۴۴۱۶: قاسم بن محمد رحمہ اللہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس مرفوع روایت میں لیث بن ابو سلیم راوی مضطرب الحدیث ہے جبکہ موقوف روایت صحیح ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۳۸۹، التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۲۵۱، الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۴۴، الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۵۱، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۲۰، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ۲۰۱)

٤٤١٧ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سنت طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو جوتے اتار کر اپنے پہلو میں رکھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ہارون حجازی مقبول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۱۶)

٤٤١٨ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذِجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۴۴۱۸: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دو سادہ سیاہ موزے بھیجے تو آپؐ نے انہیں پہنا۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے ابن بریدہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن بریدہ، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بعدازاں آپؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دلہم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۸۰)

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

(بالوں پر کنگھی کرنے، انہیں خوبصورت بنانے اور سنوارنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٤١٩ - (١) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۴۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حائضہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

٤٤٢٠ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ کام فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرانا، زیرناف بال مونڈنا، مونچھیں تراشنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا (بخاری، مسلم)

٤٤٢١ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ: اَوْفِرُوْا اللِّحٰى، وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِنْهَكُوْا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوْا اللِّحٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو تراشو اور ایک روایت میں ہے کہ مونچھوں کو خوب اچھی طرح تراشو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ (بخاری، مسلم)

٤٤٢٢ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھوں کے تراشنے، ناخنوں کے کاٹنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیرناف بالوں کے مونڈنے کے لئے یہ حکم مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں (مسلم)

٤٤٢٣ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے (واللہ اعلم)

٤٤٢٤ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کو لایا گیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ بوٹی کے پھولوں کی مانند سفید تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا' اس سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کر دو البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (مسلم)

٤٤٢٥ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرِقُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن امور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا' ان میں آپؐ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے بال مانگ نکالے بغیر لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ سر کے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ آپ نے اپنی پیشانی کے بالوں کو لٹکتے چھوڑا بعدازاں آپؐ نے مانگ نکالنا شروع کی (بخاری' مسلم)

وضاحت: بالوں کو لٹکتے چھوڑنا جائز ہے لیکن مانگ نکالنا افضل ہے۔ آپؐ نے مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے بالوں کو لٹکتے چھوڑا' فتح مکہ کے بعد آپؐ نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق مانگ نکالنی شروع کر دی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۱' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۴۸۸)

٤٤٢٦ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ. قِيْلَ لِنَافِعٍ: مَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ، وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيْرَ بِالْحَدِيْثِ.

۴۴۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے "قزع" سے منع کیا۔ نافع سے دریافت کیا گیا کہ "قزع" کیا ہے؟ اس نے بتایا' بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈنا اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا۔ (بخاری' مسلم) بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث میں شامل کر دیا ہے۔

وضاحت: اس انداز کے مطابق بال رکھنے حرام ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

۴۴۲۷ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «اِحْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ اسی طرح تھا۔ آپؐ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا' سر کے تمام کے تمام بالوں کو منڈا دو یا سب کو رہنے دو (مسلم)

۴۴۲۸ - (۱۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو مخنث لوگوں کا روپ دھارتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی ملعون قرار دیا جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں نیز آپؐ نے حکم دیا کہ مخنث لوگوں کو گھروں سے نکال دو (بخاری)

۴۴۲۹ - (۱۱) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان مردوں پر اللہ کی لعنت ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں (بخاری)

۴۴۳۰ - (۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے سر میں مصنوعی بال لگاتی ہے اور لگواتی ہے' سرمہ بھرتی ہے اور بھرواتی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: البتہ بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے دھاگہ یا پراندہ وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

٤٤٣١ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ —، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ — لِلْحُسْنِ، اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ، اَمَا قَرَاْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ —؟ قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرمہ بھرنے والیوں اور بھروانے والیوں' بھنوؤں اور رخسار سے بال اکھیڑنے والیوں اور خوب صورتی کے لئے دانتوں کو باریک بنانے والیوں (اور) اللہ کی تخلیق کردہ ہیئت اور شکل کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ چنانچہ ایک عورت ابن مسعودؓ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورت کو ملعون قرار دیا ہے ابن مسعودؓ نے جواب دیا' میں کیوں اس شخص پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت کی گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں تختیوں کے درمیان قرآن پاک کی تلاوت کی ہے مجھے اس میں وہ بات نہیں ملی جو آپ کہہ رہے ہیں۔ ابن مسعودؓ نے واضح کیا کہ اگر تو نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہوتی تو تو اس میں اس حکم کو پا لیتی' کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ "تمہیں جس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے رک جاؤ" ؟ اس عورت نے جواب دیا بالکل۔ ابن مسعودؓ نے کہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

٤٤٣٢ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْعَيْنُ حَقٌّ» وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نظر کا لگ جانا صحیح ہے نیز آپؐ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے منع فرمایا (بخاری)

٤٤٣٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مُلَبِّدًا ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: تاکہ حالت احرام میں آپؐ کے بال بکھرنے نہ پائیں نیز سر کو دھوپ نہ پہنچے (واللہ اعلم)

٤٤٣٤ ـ (١٦) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے (بخاری)

٤٤٣٥ ـ (١٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِاَطْيَبِ مَا نَجِدُ، حَتّٰى اَجِدُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ ـــ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دستیاب خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو لگاتی یہاں تک کہ میں خوشبو کو آپؐ کے سر اور داڑھی میں محسوس کرتی تھی (بخاری، مسلم)

٤٤٣٦ ـ (١٨) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ ـــ؛ اِسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ ـــ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو کبھی کافور کی آمیزش کے بغیر اور کبھی کافور ملا کر دھونی لیتے۔ پھر بیان کرتے کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھونی لیا کرتے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٤٣٧ ـ (١٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ، اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ، وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے یا تراشا کرتے تھے یا ہلکی کیا کرتے تھے' اور ابراہیم خلیل الرحمان علیہ الصلوات والسلام بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (ترمذی)

٤٤٣٨ ـ (٢٠) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا» . . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۳۸ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کٹاتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد' ترمذی' نسائی)

٤٤٣٩ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۴۳۹ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ بال تراشتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون راوی ضعیف اور متروک ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۳' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۷۶۵' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۴۷۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۳' تاریخ بغداد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰)

٤٤٤٠ - (٢٢) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا، فَقَالَ: «أَلَكَ امْرَأَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۰ : یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زعفران کا رنگ دیکھا آپ نے دریافت کیا' تیری عورت ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے صاف کر' پھر صاف کر' پھر صاف کر' پھر دوبارہ نہ لگانا (ترمذی' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابو حفص بن عمرو راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۵۴۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۴۱۱' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۸۴' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)

٤٤٤١ - (٢٣) وَعَنْ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۱ : ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر تھوڑا سا بھی زعفران لگا ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں ابو جعفر رازی ثقہ راوی نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴)

٤٤٤٢ - (٢٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: «اِذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر سے واپس اپنے گھر آیا جبکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے، گھر والوں نے مجھے زعفران لگا دیا۔ صبح جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور حکم دیا کہ جا اور زعفران اتار دے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۷۳)

٤٤٤٣ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو اور مہک نہ ہو (ترمذی، نسائی)

٤٤٤٤ - (٢٦) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ قسم کی خوشبو تھی جس سے آپؐ خوشبو لگاتے تھے (ابوداؤد)

٤٤٤٥ - (٢٧) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ، وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ ــ، كَانَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ سر کو تیل لگاتے، داڑھی میں کنگھی کرتے اور پگڑی کے نیچے اکثر کپڑا رکھتے یوں معلوم ہوتا جیسے آپؐ کے کپڑے تیل بیچنے والے آدمی کے جیسے ہیں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن صبیح اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۳۵، الدارمی صفحہ۳۴۴، الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۰۸۴، الضعفاء الصغیر صفحہ۱۲۱، میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۱، تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۲۴۵)

٤٤٤٦ ـ (٢٨) وَعَنْ أُمِّ هَانِيءٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ، قَدْمَةً، وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۴۴۶: ام ھانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) آپؐ کے سر کے بالوں کی چار میڈھیاں تھیں (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

٤٤٤٧ ـ (٢٩) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوْخِهِ، وَاَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالی تو میں نے سر کے درمیان سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور سر کے اگلے حصے کے بال آپؐ کی آنکھوں کے سامنے لٹکتے چھوڑ دیے (ابوداؤد)

٤٤٤٨ ـ (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کنگھی کرنے اور ایک دن نہ کرنے کا حکم دیا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے' یعنی اس کے مطابق عمل کرنا بہتر ہے وگرنہ روزانہ کنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

٤٤٤٩ ـ (٣١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثاً، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاِرْفَاهِ ـ قَالَ: مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۴۹: عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے دریافت کیا' کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پراگندہ حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پر آسائش زندگی بسر کرنے سے روکا کرتے تھے۔ اس شخص نے پھر دریافت کیا کہ تو نے جوتا کیوں نہیں پہن رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں (ابوداؤد)

٤٤٥٠ ـ (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بال رکھے ہوئے ہیں وہ ان کو سنوار کر رکھے (ابوداؤد)

٤٤٥١ - (٣٣) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے اچھا رنگ' جس سے بڑھاپے کو تبدیل کیا جائے مہندی اور وسمہ ملا کر لگانا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٤٤٥٢ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُوْنُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کبوتروں کے سینے کے رنگ کی مانند سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب لگائیں گے' وہ جنت کی خوشبو کو نہیں پائیں گے (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٥٣ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ ـــ، وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ ـــ وَالزَّعْفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوں سے پاک چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو "ورس" اور "زعفران" کے ساتھ رنگتے تھے (راوی کہتا ہے) اور عبداللہؓ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے (نسائی)

وضاحت: آپؐ "ورس" اور "زعفران" کو بطور خضاب ہمیشہ استعمال نہیں کرتے تھے البتہ کبھی کبھار رنگتے تھے جس راوی نے جیسے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷)

٤٤٥٤ - (٣٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا». قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا». ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ. فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ بہت اچھا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ پہلے سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ ان سب سے اچھا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۴)

٤٤٥٥ - (٣٧) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید بالوں کو رنگ کر تبدیل کرو' یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

٤٤٥٦ - (٣٨)، ٤٤٥٧ - (٣٩) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالزُّبَيْرِ.

۴۴۵۶: ۴۴۵۷: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤٥٨ - (٤٠) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ؛ فَاِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ؛ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید بال نہ اکھاڑو' یہ تو مسلمان کے لئے نور ہیں جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں۔ اس کی ایک خطا دور فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (ابوداؤد)

٤٤٥٩ - (٤١) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اسلام میں بڑھاپے کو پہنچا تو قیامت کے دن بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (ترمذی' نسائی)

٤٤٦٠ - (٤٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ، وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۴۶۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے' آپؐ کے سر کے بال کندھوں سے اونچے اور کانوں کی لو کے برابر تھے (ترمذی' نسائی)

٤٤٦١ -(٤٣) وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِيُّ، لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ، وَاِسْبَالُ اِزَارِهِ». فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا، فَاَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ اِلٰى اُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۱ : ابن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہیں' کہتے ہیں نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے' اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے' اس کا تہہ بند نیچا نہ ہوتا۔ آپؐ کی یہ بات خریم کو پہنچی تو اس نے استرا لیا اور اس کے ساتھ اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے اور تہہ بند کو نصف پنڈلی تک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۴)

٤٤٦٢ -(٤٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ، فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: لَا اَجُزُّهَا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُدُّهَا، وَيَاْخُذُهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری پیشانی کے بال لٹکے ہوئے تھے تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ میں انہیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن عبداللہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

٤٤٦٣ -(٤٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَتَاهُمْ، فَقَالَ: «لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ». ثُمَّ قَالَ: «اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ» فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ. فَقَالَ: «اُدْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ» فَاَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوْسَنَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۳ : عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی۔ پھر آپؐ ان کے پاس آئے اور حکم دیا کہ آج کے بعد تمہیں میرے بھائی پر رونا نہیں ہوگا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ' چنانچہ ہمیں لایا گیا گویا ہم پرندے کے بچوں کی طرح ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' حجام کو بلاؤ۔ آپؐ نے اسے ہمارے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٦٤ - (٤٦) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ، وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ»... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ، وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ.

۴۴۶۴: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ ختنہ مبالغہ سے نہ کیا کر' اس لئے کہ اس سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسان راوی مجہول ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۸' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۱۸)

٤٤٦٥ - (٤٧) وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هُمَامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ. فَقَالَتْ: لَا بَاْسَ، وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيْبِيْ يَكْرَهُ رِيْحَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۵: کریمہ بن حمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند سمجھتے تھے (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٦٦ - (٤٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بَايِعْنِيْ. فَقَالَ: «لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ، فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! میری بیعت لیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ رنگے گی' میں بیعت نہیں لوں گا' تیری ہتھیلیاں تو ایسی ہیں جیسے درندے کی ہتھیلیاں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام الحسن اور اس کی دادی دونوں مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۰۹)

٤٤٦٧ - (٤٩) وَعَنْهَا قَالَتْ: اَوْمَتْ امْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ، بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ. فَقَالَ: «مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَاَةٍ؟» قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ. قَالَ: «لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ» يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا' اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا مجھے معلوم نہیں' یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟ عورت نے کہا' عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا' اگر تو عورت ہے تو تجھے مہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کو رنگنا چاہیے تھا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صفیہ بنت عصمہ راویہ مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۸)

٤٤٦٨ - (٥٠) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بغیر بیماری کے بالوں کے ساتھ بال ملانے والی اور ملوانے والی' رخسار کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی' سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی ملعون عورتیں ہیں (ابوداؤد)

٤٤٦٩ - (٥١) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)

٤٤٧٠ - (٥٢) **وَعَنِ** ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ ـ. قَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا' ایک عورت مردوں والا جوتا پہنتی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو ملعون قرار دیا ہے جو مردوں جیسا جوتا پہنتی ہیں (ابوداؤد)

٤٤٧١ - (٥٣) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، كَانَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهٖ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا ـ أَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ ـ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأٰى، فَهَتَكَتِ السِّتْرَ، وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ، وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا، فَانْطَلَقَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ: «يَا ثَوْبَانُ! اِذْهَبْ

بِهٰذَا اِلٰى فُلَانٍ، اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِىْ اَكْرَهُ اَنْ يَّاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِىْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا. يَا ثَوْبَانُ! اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ، وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ». . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے تو آپؐ کے گھر والوں میں سے سب سے آخر میں آپؐ کی ملاقات جس ہستی ہوتی تھی وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے آپؐ جس سے ملاقات کرتے وہ بھی فاطمہؓ ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپؐ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو فاطمہؓ نے اپنے دروازے پر ٹاٹ یا پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسنؓ و حسینؓ کو چاندی کے دو کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپؐ فاطمہؓ کے ہاں نہ گئے، فاطمہؓ نے محسوس کیا کہ آپؐ کو میرے پاس آنے سے پردے اور ان کنگنوں نے روکا ہے چنانچہ انہوں نے پردے کو پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار دیے اور ان دونوں کو توڑ دیا۔ وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے ان دونوں سے کنگن لئے اور فرمایا، اے ثوبان! اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ، یہ میرے اہل بیت ہیں، میں پسند نہیں کرتا کہ میرے اہل بیت دنیاوی زندگی میں عمدہ چیزیں استعمال کریں (پھر آپؐ نے فرمایا) اے ثوبان! فاطمہؓ کے لئے منکوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لینا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمید شامی اور سلیمان منبہی دونوں راوی مجهول ہیں (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۱۷ و جلد۲ صفحہ۲۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۱۵)

۴۴۷۲ ـ (۵۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: «اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ، فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ». وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِىْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِىْ هٰذِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ.

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اصفہانی سرمہ لگاؤ بلاشبہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے نیز ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، آپؐ ہر رات اس سے تین بار سرمہ اس آنکھ میں اور تین بار اس آنکھ میں لگاتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کے دونوں جملوں کی سند میں عباد بن منصور راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد۲ صفحہ۱۷۸۱، الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۴۸۹، الضعفاء والمتروکین صفحہ۸۵، المجروحین جلد۱ صفحہ۱۹۶، میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۴۲، ضعیف ترمذی صفحہ۱۱۹)

۴۴۷۳ ـ (۵۵) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا فِىْ كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: «اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ: اللَّدُوْدُ، وَالسَّعُوْطُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَشِىُّ. وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَاِنَّ خَيْرَ مَا

تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ اِحْدَى وَّعِشْرِيْنَ» وَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ، مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ بہترین علاج منہ کے کنارے سے دوا داخل کرنا' ناک میں دوا ٹپکانا' سینگی لگوانا اور جلاب لینا ہے نیز بہترین سرمہ اصفہانی ہے' وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے اور تمہارے سینگی لگوانے کے بہترین دن چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخیں ہیں اور آپؐ کو جب معراج کرایا گیا تو آپؐ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپؐ کی خدمت میں عرض کرتے کہ آپؐ سینگی لگوائیں (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۲۲۹)

۴۴۷٤ - (٥٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۴۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بعدازاں مردوں کو اس شرط کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ تہ بند باندھ کر جائیں (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابوعزرہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۴۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۹۷)

۴۴۷٥ - (٥٧) **وَعَنْ** اَبِي الْمَلِيْحِ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ. فَقَالَتْ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ -: فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ — الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: بَلٰى. قَالَتْ: فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا؛ اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا؛ اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا — بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۴۷۵: **ابوالملیح** بیان کرتے ہیں کہ "حمص" کی رہنے والی چند عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئیں۔ عائشہؓ نے دریافت کیا' آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' شام سے۔ عائشہؓ نے کہا' شائد تم اس علاقے سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان حائل پردے کو پھاڑ ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ "اپنے گھر کے سوا ......" تو اس نے اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان حائل پردہ کو پھاڑ دیا (ترمذی' ابوداؤد)

٤٤٧٦ ـ (٥٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُوْنَ فِيهَا بُيُوْتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ، وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ، اِلَّا مَرِيْضَةً، اَوْ نَفَسَاءَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۷۶ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عجم کی زمین کو تم عنقریب فتح کرو گے اور وہاں ایسے محل دیکھو گے' جن کو حماموں کا نام دیا گیا ہوگا ان میں صرف مرد تہ بند باندھ کر جائیں۔ بیمار اور نفاس والی عورتوں کے سوا دوسری عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن رافع تنوخی راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۶۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۲۶۹)

٤٤٧٧ ـ (٥٩) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس میں شراب کا دور چلتا ہو۔ (ترمذی' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٤٧٨ ـ (٦٠) **عَنْ** ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهِ؛ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۴۷۸ : ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مہندی لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے کہا' اگر میں چاہتا کہ آپؐ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کروں تو کر سکتا تھا۔ انہوں نے کہا' آپؐ نے بالوں کو مہندی نہیں لگائی۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ابوبکرؓ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا اور عمرؓ نے خالص مہندی کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا (بخاری)

وضاحت : انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کی بناء پر کہہ رہے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بالوں کو مہندی لگانا ثابت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

٤٤٧٩ - (٦١) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِىءَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا، حَتّٰى عِمَامَتَهُ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۹ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے یہاں تک کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے رنگین ہو جاتے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ زرد رنگ لگاتے تھے اور آپؐ کو اس رنگ سے زیادہ کوئی دوسرا رنگ محبوب نہ تھا۔ آپؐ اپنے تمام کپڑوں کو اسی رنگ کے ساتھ رنگ لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اپنی پگڑی کو بھی (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٨٠ - (٦٢) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوْبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۸۰ : عثمان بن عبداللہ بن موھب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگین بال نکال کر دکھائے (بخاری)

وضاحت : معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال' کپڑے اور دیگر استعمال میں آنے والی دوسری چیزیں بطور تبرک رکھی جا سکتی ہیں۔ آپؐ کے علاوہ امت کی کسی بڑی سے بڑی متدین اور صالح شخصیت کو ہرگز یہ مقام حاصل نہیں کہ اس کے استعمال میں آنے والی اشیاء' کپڑے اور برتن وغیرہ بطور تبرک رکھے جائیں (واللہ اعلم)

٤٤٨١ - (٦٣) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمُخَنَّثٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوْا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيْعِ ـــ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہیجڑا لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اس شخص کو کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ اسے "نقیع" کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں نمازیوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویسار قرشی اور اس کا استاد ابوہاشم دوسی دونوں راوی مجہول ہیں۔ اس لئے یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۵۵)

۴۴۸۲ ـ(٦٤) **وَعَنِ** الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ، جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهُ بِصِبْيَانِهِمْ، فَيَدْعُوْلَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُؤُوْسَهُمْ، فَجِيْءَ بِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا تو مکہ مکرمہ کے باشندے آپؐ کے پاس اپنے بچوں کو حصول برکت کے لئے لا رہے تھے۔ آپؐ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ چنانچہ مجھے بھی آپؐ کی خدمت میں لایا گیا تو مجھے زعفران لگا ہوا تھا۔ آپؐ نے زعفران کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ ہمدانی مجہول راوی ہے اور اس کی بیان کردہ حدیث منکر ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۲۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۱۲)

۴۴۸۳ ـ(٦٥) **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِيْ جُمَّةً، اَفَاُرَجِّلُهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا». قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کانوں کے لو کے برابر بال رکھے ہوئے ہیں' کیا میں ان میں کنگھی کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا' بالوں کو سنوار کر رکھو۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "بالوں کو سنوار کر رکھو" ابوقتادہؓ دن میں دو مرتبہ سر پر تیل لگایا کرتے تھے (مالک)

۴۴۸۴ ـ(٦٦) **وَعَنِ** الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، فَحَدَّثَتْنِيْ أُخْتِي الْمُغِيْرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قَرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: «اِحْلِقُوْا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوْهُمَا؛ فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۸۴: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو مجھے میری بہن "مغیرہ" نے بتایا کہ جن دنوں تو نابالغ لڑکا تھا اور تیرے بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں تو تب انسؓ نے تیرے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا' ان مینڈھیوں کو مونڈ دو یا کاٹ ڈالو' یہ تو یہودیوں کا نشان ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

٤٤٨٥ - (٦٧) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر کے بال مونڈوانے سے منع فرمایا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' خلاس بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے اگرچہ اس مفہوم کی روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ مناسک حج میں بھی عورتیں سر کے بال نہ منڈوائیں' مناسک حج میں حلال ہونے کے لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ کاٹ دیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

٤٤٨٦ - (٦٨) **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۶: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گویا آپؐ اسے بالوں اور داڑھی کی اصلاح کا حکم دے رہے ہیں چنانچہ اس نے بال اور داڑھی ٹھیک کی اور پھر آپؐ کی خدمت میں واپس آیا' اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا یہ حالت اس حالت سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں' گویا وہ شیطان ہے (مالک)

٤٤٨٧ - (٦٩) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطِّيْبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ؛ فَنَظِّفُوْا - اُرَاهُ قَالَ: اَفْنِيَتَكُمْ -، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ».

قَالَ -: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: «نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۸۷: ابن مسیب رحمہ اللہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا' بلاشبہ اللہ پاک ہے' پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ نظافت والا ہے' صفائی کو پسند کرتا ہے۔ اچھے اخلاق والا ہے' اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے' سخاوت کو محبوب جانتا ہے۔ پس تم اپنے گھروں (کے صحنوں) کو صاف ستھرا رکھو۔ راوی کو "اپنے صحنوں کو" کے لفظ میں تردد ہے۔ اور کہا کہ یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔ سننے والے نے بتایا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر مہاجر بن مسمار سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے اپنے والد سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کی۔ البتہ اس نے کہا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل اور مسند دونوں طریقوں سے ضعیف ہے۔ مسند میں خالد بن الیاس روای متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۶۲۷)

٤٤٨٨ - (٧٠) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ، وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ، وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ، وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ: مَا هٰذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ. قَالَ: رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۸: یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے سعید بن مسیب سے سنا' اس نے بتایا کہ ابراہیم خلیل الرحمان وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے مہمان نوازی کا آغاز کیا اور وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے ختنہ کیا' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں کٹوائیں' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی دیکھی اور عرض کیا' اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا' اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی' اے میرے پروردگار! میرے اس وقار میں اضافہ فرما (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيْرِ

(تصویر بنانے اور اس کے استعمال' وغیرہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٤٨٩ -(١) عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيْرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۴۸۹: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے اور تصویریں ہوں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٠ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا ـــ ، وَقَالَ: «اِنَّ جِبْرَئِيْلَ ـــ كَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ يَلْقَانِیَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِیْ، اَمْ ـــ وَاللّٰهِ، مَا اَخْلَفَنِیْ». ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ، فَاَمَرَ بِهٖ، فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهٗ، فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ ـــ. فَقَالَ: «لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ تَلْقَانِیَ الْبَارِحَةَ». قَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا صُوْرَةٌ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن غمگین دکھائی دیے۔ آپؐ نے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اس رات ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا' خبردار! اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ بعدازاں آپؐ کے ذہن میں خیال ابھرا کہ آپؐ کی چارپائی کے نیچے کتیا کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نکال دیا جائے' چنانچہ اسے نکال دیا گیا بعدازاں آپؐ نے خود اپنے ہاتھ سے اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جب شام کا وقت ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تو نے گذشتہ رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے حکم نافذ

کر دیا کہ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی مار دیا جائے البتہ بڑے باغ کے (رکھوالے) کتے کو چھوڑ دیا جائے (مسلم)

وضاحت: بالعموم کتوں کے مارنے کا حکم منسوخ ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۵۲)

٤٤٩١ - (٣) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئاً فِيْهِ تَصَالِيْبُ — اِلَّا نَقَضَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود ہر ایسی چیز کو توڑ دیتے تھے جس پر صلیب اور تصویر بنی ہوتی تھی۔ (بخاری)

وضاحت: کسی جاندار شے کی تصویر بنانا اور اس کو گھر میں رکھنا حرام ہے خواہ اس تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو، وہ تصویر پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہو یا نہ روندی جاتی ہو۔ تصویر خواہ کپڑے میں بنی ہوئی ہو یا دیوار، فرش یا کاغذوں پر بنی ہو۔ ان سب کا ایک ہی حکم ہے نیز ان سے بچیوں کے کھیلنے کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۵۲)

٤٤٩٢ - (٤) **وَعَنْهَا**، اَنَّهَا اِشْتَرَتْ نُمْرُقَةً — فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ، فَمَاذَا — اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک تکیہ خریدا، جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور دروازے پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار محسوس کئے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور آپؐ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپؐ کے لئے خریدا ہے کہ آپؐ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ جن تصویروں کو تم نے بنایا ہے ان میں زندگی پیدا کرو نیز آپؐ نے فرمایا، جس گھر میں تصویر ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری، مسلم)

٤٤٩٣ - (٥) **وَعَنْهَا**، اَنَّهَا كَانَتْ اِتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ ــ لَّهَا سِتْراً فِيهِ تَمَاثِيلُ ــ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ، يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے اپنی کوٹھڑی کے سامنے تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا تو عائشہؓ نے اس کے دو تکیے بنا لئے چنانچہ وہ تکیے گھر میں تھے' آپؐ ان پر بیٹھا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: تصویر والے کاغذ یا کپڑے کو احترام کے ساتھ لٹکانا ہرگز جائز نہیں البتہ وہ تصویریں پاؤں تلے روندی جا رہی ہوں تو کسی حد تک درست ہے (واللہ اعلم)

٤٤٩٤ - (٦) **وَعَنْهَا**، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ، فَاَخَذْتُ نَمَطاً ــ فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ، فَرَاَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ اللهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے' میں نے ایک چادر دروازے پر بطور پردہ لٹکا دی۔ جب آپؐ تشریف لائے' آپؐ نے چادر دیکھی تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور واضح کیا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم پتھروں اور مٹی کو لباس پہنائیں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٥ - (٧) **وَعَنْهَا**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللهِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو اللہ کی تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٦ - (٨) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ شَعِيْرَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' ارشاد باری تعالیٰ ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی جگہ پیدا کرتا ہے؟ انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو ہی پیدا کر کے دکھائیں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٧ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً عِنْدَ اللهِ الْمُصَوِّرُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے زیادہ عذاب میں مبتلا مصوّر لوگ ہوں گے (بخاری' مسلم)

٤٤٩٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْساً، فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلاً فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہر مصوّر دوزخ میں ہوگا اس کی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو جہنم میں اس کو عذاب دیتا رہے گا۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ ضرور تصویریں بنانا چاہتے ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح چیزوں کی (تصویریں) بنائیں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٩ - (١١) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ - كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اسے دکھائی نہیں دیا تو اسے تکلیف دی جائے گی کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے لیکن وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی باتیں (چوری) سنتا ہے جبکہ وہ لوگ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو سننے والے انسان کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن سکّہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی ذی روح کی تصویر بناتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جبکہ وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

٤٥٠٠ - (١٢) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۰۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص "نردشیر" کھیلتا ہے گویا وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبو رہا ہے (مسلم)

وضاحت: "نردشیر" شطرنج کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٥٠١ - (١٣) **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ، وَكَانَ فِی الْبَيْتِ قِرَامٌ - سِتْرٌ - فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، وَكَانَ فِی الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعَ، فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ، فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيَخْرُجْ. فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل: ۴۵۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات میں آیا تھا لیکن آپؐ کے پاس اس لئے نہ آیا کہ دروازے پر کچھ ذی روح کی تصاویر تھیں اور آپؐ کے گھر میں باریک پردہ تھا جس پر ذی روح کی تصاویر تھیں نیز گھر میں کتا بھی موجود تھا۔ آپؐ گھر کے دروازے پر موجود تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں' انہیں کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کی چادر کے بارے میں حکم دیں کہ اسے اتار دیا جائے' اس کے دو تکیے بنا لئے جائیں جنہیں روندا جائے اور پھینکا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے نکال دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (ترمذی' ابوداؤد)

٤٥٠٢ - (١٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ عُنُقٌ - مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ، وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ: اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۵۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھ رہی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن رہی ہوگی اور اس کی زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بات کرے گی۔ وہ کہے گی مجھے تین انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو سرکش اور ہٹ دھرم تھا اور ہر وہ شخص جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود گردانتا تھا اور وہ لوگ جو ذی روح کی تصویریں بنانے والے تھے (ترمذی)

٤٥٠٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوْبَةَ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». قِيْلَ: اَلْكُوْبَةُ الطَّبْلُ ــــ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے شراب' قمار اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ "کوبتہ" سے مراد طبلہ ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٥٠٤ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوْبَةِ، وَالْغُبَيْرَاءِ. وَالْغُبَيْرَاءُ: شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: السُّكُرْكَةُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب' قمار' طبلے اور حبشیوں کی مکی سے تیار شدہ شراب جس کو "سکرکہ" کہا جاتا ہے' سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولیدبن عبدہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۵۴)

٤٥٠٥ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۰۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص "نردشیر" کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' سعید بن ابی ہند کی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۵۴)

٤٥٠٦ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے تعاقب میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: کبوتر بازی شرعاً حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٥٠٧ - (١٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اِنِّی رَجُلٌ، اِنَّمَا مَعِيشَتِی مِنْ صَنْعَةِ يَدِی، وَاِنِّی اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً؛ فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰی يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا اَبَدًا» ـــ. فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً ـ، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَیْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل: ۴۵۰۷: سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا' اے ابن عباسؓ! میں ایسا شخص ہوں کہ میرا گزارہ میرے ہاتھ کے فن سے ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں تجھے صرف وہ حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص تصویریں بناتا ہے اللہ اس کو عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح ڈالے جبکہ وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ یہ سن کر اس شخص نے زور دار آہ بھری اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ ابن عباسؓ نے کہا' تیرا بھلا ہو اگر تجھے ضرور تصویریں بنانا ہیں تو درختوں اور غیرذی روح اشیاء کی تصویریں بنایا کر۔ (بخاری)

٤٥٠٨ - (٢٠) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَی النَّبِیُّ ﷺ، ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: «اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپؐ کی ایک بیوی نے "ماریہ" نامی ایک "گرجے" کا ذکر کیا۔ ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ چونکہ حبشہ کے ملک گئی تھیں اس لئے انہوں نے اس گرجے کے حسن اور اس میں موجود تصاویر کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے سر اونچا فرمایا' اور واضح کیا کہ ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر عبادت خانہ تعمیر کر دیتے تھے بعدازاں اس میں تصویریں بنا دیتے' وہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر نماز پڑھنا' قبروں پر مسجدیں بنانا یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنانا سب ناجائز ہیں۔ (واللہ اعلم)

٤٥٠٩ - (٢١) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُوْنَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ»

۴۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی پیغمبر کو قتل کیا یا اسے کسی پیغمبر نے قتل کیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا نیز مصور اور وہ عالم' جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ مسند احمد میں اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے جس کی سند صحیح ہے (مسند احمد جلد۵ صفحہ۳۳۲)

٤٥١٠ - (٢٢) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اَلشَّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ.

۴۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا قمار ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے' امام بیہقیؒ کی السنن الکبریٰ جلد۱۰ صفحہ۲۱۲ میں اس حدیث کی سند موجود ہے۔

٤٥١١ - (٢٣) **وَعَنِ** ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ.

۴۵۱۱: ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ شطرنج صرف وہ لوگ کھیلتے ہیں جو خطاکار ہیں (بیہقی شعب الایمان)

٤٥١٢ - (٢٤) **وَعَنْهُ**، اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ، وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۵۱۲: ابن شہاب رحمہ اللہ سے شطرنج کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ یہ کھیل باطل ہے اور اللہ باطل کو محبوب نہیں جانتا (بیہقی شعب الایمان)

٤٥١٣ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَدُوْنَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا». قَالُوْا: اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: «اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ»... رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۵۱۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جاتے' ان کے گھر سے پہلے ایک گھر تھا۔ انہیں آپ' کا ان کے ہاں آنا ناگوار گزرتا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ فلاں شخص کے گھر تشریف لے جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس لئے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارے گھر میں بلی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلی درندہ ہے (دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں عیسیٰ بن مسیب راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۲۷)

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى

(بیماریوں کا ادویات اور دم وغیرہ کے ساتھ علاج کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥١٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۴۵۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی' جس کا علاج نازل نہ کیا ہو (بخاری)

٤٥١٥ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ؛ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بیماری کا علاج ہے جب علاج بیماری کے مطابق ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ تندرستی حاصل ہو جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: جب علاج تشخیص کے مطابق تجویز ہو جاتا ہے تو صحت دوا سے نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے البتہ موت ایسی بیماری ہے' جس کا علاج ممکن نہیں (واللہ اعلم)

٤٥١٦ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلَاثٍ: فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِیْ عَنِ الْكَیِّ» — رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں میں شفاء ہے۔ سینگی لگوانے کے لئے پچھنے لگوانے میں' شہد پینے میں یا گرم لوہے کے ساتھ داغنے میں۔ (نیز فرمایا)' میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں (بخاری)

٤٥١٧ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِیَ اُبَیٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ —، فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے دن ابی بن کعب کی "رگِ زندگی" پر تیر آلگا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغنے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: گرم لوہے کے داغنے سے وہ رگ جل جائے گی اور خون چلنا بند ہو جائے گا' ایسا کرنے سے مریض اللہ کے فضل سے موت سے ہمکنار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

۴۵۱۸ - (۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ، فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی "رگِ زندگی" میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیر کے پھل کے ساتھ داغا' پھر اس پر ورم آگیا تو آپؐ نے دوبارہ اسے داغا (مسلم)

۴۵۱۹ - (۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْباً، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقاً، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی جانب طبیب بھیجا' اس نے اس کی رگ کو کاٹا بعدازاں اس کو داغا (مسلم)

۴۵۲۰ - (۷) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، اِلَّا السَّامَ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَلسَّامُ: اَلْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: اَلشُّوْنِيْزُ. . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' کلونجی کا استعمال موت کے سوا ہر بیماری سے شفا دیتا ہے۔ ابن شہابؒ بیان کرتے ہیں کہ "السّام" سے مراد موت اور "الحبۃ السوداء" سے مراد کلونجی ہے (بخاری' مسلم)

۴۵۲۱ - (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: اَخِيْ اِسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْقِهِ عَسَلاً». فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقاً ـــ فَقَالَ لَهُ: «ثَلَاثَ مَرَّاتٍ». ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اِسْقِهِ عَسَلاً». فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقاً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ». فَسَقَاهُ، فَبَرَاَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے شکوہ کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنی اس کو جلاب آ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے شہد پلاؤ اس شخص نے اس کو شہد پلایا پھروہ آپؐ کے پاس حاضر ہوا اور بتایا کہ میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد پلانے سے مزید جلاب آ رہے ہیں۔ آپؐ نے اسے تین بار شہد پلانے کے لئے کہا۔ پھروہ چوتھی بار آیا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے شہد پلاؤ۔ اس نے بتایا کہ میں نے شہد پلایا تھا لیکن پھر بھی جلاب میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس شخص نے اس کو مزید شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا (بخاری' مسلم)

٤٥٢٢ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے بہتر علاج "سینگی" لگانا اور "قسط بحری" کا استعمال کرنا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قسط بحری ایک مشہور دوا ہے جس کو کٹھ کے نام کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔

٤٥٢٣ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، عَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بچوں کو حلق کی گھنڈی کے دبانے کے ساتھ تکلیف میں نہ ڈالو بلکہ قسط بحری کا استعمال کرو (بخاری' مسلم)

٤٥٢٤ - (١١) وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ؛ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم کس لئے اپنی اولاد کو حلق کی گھنڈی دبانے کے ساتھ تکلیف میں ڈالتے ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو' اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے' ان میں نمونیا بھی ہے۔ گھنڈی کی وجہ سے ناک میں عود ہندی کا عرق ٹپکایا جائے اور نمونیا کی وجہ سے اسے منہ کے کنارے سے ڈالا جائے (بخاری' مسلم)

٤٥٢٥ - (١٢) **وعن** عائشة رضي الله عنها، ورافع بن خديج، عن النبي ﷺ، قال: «الحمى من فيح جهنم، فابردوها بالماء» ... متفق عليه.

۴۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بخار جہنم کے جوش مارنے کی مانند ہے' تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو (بخاری' مسلم)

٤٥٢٦ - (١٣) **وعن** أنس رضي الله عنه، قال: رخص رسول الله ﷺ في الرقية من العين، والحمة، والنملة. رواه مسلم.

۴۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے' بچھو کے ڈسنے اور پھوڑوں کے سبب دم کرنے کی اجازت دی ہے (مسلم)

٤٥٢٧ - (١٤) **وعن** عائشة رضي الله عنها، قالت: أمر النبي ﷺ أن نسترقي من العين. متفق عليه.

۴۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم نظر لگنے سے دم کروائیں (بخاری' مسلم)

٤٥٢٨ - (١٥) **وعن** أم سلمة رضي الله عنها، أن النبي ﷺ رأى في بيتها جارية في وجهها سفعة - تعني صفرة -، فقال: «استرقوا لها؛ فإن بها النظرة». متفق عليه.

۴۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لونڈی دیکھی' جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو دم کراؤ اسے نظر لگی ہوئی ہے (بخاری' مسلم)

٤٥٢٩ - (١٦) **وعن** جابر رضي الله عنه، قال: نهى رسول الله ﷺ عن الرقى، فجاء آل عمرو بن حزم، فقالوا: يا رسول الله! إنه كانت عندنا رقية نرقي بها من العقرب، وأنت نهيت عن الرقى، فعرضوها عليه، فقال: «ما أرى بها بأسا، من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه» ... رواه مسلم.

۴۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن حزم کے گھر والے آئے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ساتھ ہم بچھو

کے ڈسے کو دم کرتے ہیں حالانکہ آپؐ نے دم کرنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے آپؐ پر وہ دم پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں اس دم میں کچھ حرج نہیں پاتا' تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے' وہ اسے ضرور پہنچائے (مسلم)

٤٥٣٠ ـ (١٧) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم مجھ پر اپنے دم پیش کرو۔ ایسا دم کرنے میں کچھ حرج نہیں' جس میں شرک نہ ہو (مسلم)

٤٥٣١ ـ (١٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر غالب آ جاتی ہے۔ (نظربد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کیلئے غسل کرو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٥٣٢ ـ (١٩) **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللهِ! تَدَاوَوْا، فَاِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، اَلْهَرَمِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۵۳۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں' صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا' ضرور کرو۔ اے اللہ کے بندو علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کی بیماری کے علاوہ ہر بیماری کا علاج بنایا ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٤٥٣٣ ـ (٢٠) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ ـــ؛ فَاِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)
اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن یونس بکیر راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۳۴۸)

٤٥٣٤ - (٢١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الشَّوْکَۃِ... رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۴۵۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعدؓ بن زرارہ کو "سرخ بادہ" بیماری کا علاج کرتے ہوئے داغا۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٤٥٣٥ - (٢٢) **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ — بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ، وَالزَّیْتِ، رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نمونیا بخار کا علاج "قسط بحری" اور "زیتون" کے ساتھ کریں (ترمذی)

٤٥٣٦ - (٢٣) **وَعَنْہُ**، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ — مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمونیا بخار کے لئے "زیتون" اور "ورس" بوٹی تجویز کرتے تھے (ترمذی)

٤٥٣٧ - (٢٤) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَاَلَھَا: «بِمَ تَسْتَمْشِیْنَ؟» — قَالَتْ: بِالشُّبْرُمِ — قَالَ: «حَارٌّ جَارٌّ» قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «لَوْ اَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْہِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ؛ لَکَانَ فِی السَّنَا»... رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَہْ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۴۵۳۷: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تو

جلاب کے لئے کون سی دوا استعمال کرتی ہے؟ اس نے بتایا کہ کالا دانہ۔ آپؐ نے فرمایا' تیز گرم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں "سنامکی" کے ساتھ جلاب لیتی۔ آپؐ نے فرمایا' اگر موت سے کوئی چیز بچا سکتی تو وہ "سنامکی" ہوتی ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عتبہ بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۸' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۸۴)

٤٥٣٨ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ» . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ نے بیماری اور اس کا علاج اتارا ہے اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے پس تم علاج کراؤ البتہ حرام چیز کے ساتھ علاج نہ کراؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں اسماعیل بن عیاش راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۵۰' تہذیب الکمال جلد۳ صفحہ۱۶۳' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۴۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۷۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۸۳)

٤٥٣٩ - (٢٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

٤٥٤٠ - (٢٧) **وَعَنْ** سَلْمٰى خَادِمَةِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَتْ: مَا كَانَ اَحَدٌ يَشْتَكِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعاً فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا قَالَ: «اِحْتَجِمْ» وَلَا وَجَعاً فِیْ رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ: «اِخْتَضِبْهُمَا» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۴۰: سلمٰی رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ بیان کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سردرد کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے فرماتے' سینگی لگواؤ اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے فرماتے' پاؤں پر مہندی لگاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن علی بن ابو رافع راوی قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۴)

۴۵۴۱ - (۲۸) وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَرْحَةٌ — وَلَا نَكْبَةٌ — اِلَّا أَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ. رواهُ التِّرمذيُّ.

۴۵۴۱: سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی زخم یا چوٹ وغیرہ لگتی تو آپؐ مجھے وہاں مہندی لگانے کا حکم دیتے (ترمذی)

۴۵۴۲ - (۲۹) وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: «مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ لَا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۴۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے کندھوں کے درمیان سینگی لگواتے۔ آپؐ فرماتے' جو شخص سینگی لگوا کر خون نکلواتا ہے ' اسے کسی بیماری کا کسی دوا سے علاج کرنے کی ضرورت نہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۵۱)

۴۵۴۳ - (۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلٰى وَرِكِهٖ مِنْ وَثْءٍ — كَانَ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موچ آ جانے کی وجہ سے اپنے کولہے پر سینگی لگوائی (ابوداؤد)

۴۵۴۴ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ: اِنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ: «مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۴۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسراء" کی رات کے بارے میں بتایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزرتے وہ آپؐ کو مشورہ دیتے کہ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیں (ترمذی' ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۸۴)

۴۵۴۵ - (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ: اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۴۵: عبدالرحمان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس کو دوا میں ڈالا جا سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

٤٥٤٦ ـ (٣٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ ـ وَالْكَاهِلِ . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ: وَكَانَ يَحْتَجِمُ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ.

۴۵۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان سینگی لگواتے (ابوداؤد) ترمذی اور ابن ماجہ میں اضافہ ہے کہ آپ چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتے۔

وضاحت: امام ابن القیمؒ "زاد المعاد" میں فرماتے ہیں کہ گردن کی رگوں پر سینگی لگوانے سے سر' چہرے' دانت' کان اور ناک کی بیماریوں کا ازالہ ہوتا ہے' اگر یہ بیماریاں خون کے غلبہ یا خون کے فاسد ہونے کی وجہ سے ہوں اور ان تاریخوں میں چونکہ خون کا دوران تیز نہیں ہوتا اس لئے سینگی لگانا مضر نہیں ہوتا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۱)

٤٥٤٧ ـ (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۵۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگانا مستحب جانتے تھے (شرح السنہ)

٤٥٤٨ ـ (٣٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ؛ كَانَ شِفَاءً لَهُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' جس نے چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوائی' وہ ہر بیماری سے بچا رہے گا (ابوداؤد)

٤٥٤٩ ـ (٣٦) وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهَى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: «اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۴۹: کبشہ بنت ابوبکرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد اپنے اہل خانہ کو منگل کے روز سینگی لگوانے سے روکتے نیز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے کہ منگل کا روز خون کی تیزی کا دن ہے اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں خون بند نہیں ہوتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز راوی مجہول ہے۔ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

٤٥٥٠ - (٣٧) **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ، مُرْسَلاً، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ —؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ.

۴۵۵۰: امام زہریؒ سے مرسل روایت ہے' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ وار یا ہفتہ کے روز سینگی لگواتا ہے اور اسے برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (احمد' ابوداؤد) اور امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسنداً" بھی روایت کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ارقم روای متروک الحدیث ہے نیز روایت میں انقطاع بھی ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۳۶' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۴۵۰' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۲۸' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۹۶' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

٤٥٥١ - (٣٨) **وَعَنْهُ،** مُرْسَلاً، قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلَى — يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ، فِي الْوَضَحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۵۵۱: زہریؒ سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سینگی لگواتا ہے یا لیپ کرتا ہے تو وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہونے کی صورت میں صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

٤٥٥٢ - (٣٩) **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ آلَ عَبْدِ اللهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ — شِرْكٌ» فَقُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هٰكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تُقْذَفُ —، وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ، كَانَ يَنْخَسُهَا

بِيَدِهٖ، فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بیان کرتی ہیں کہ عبداللہؓ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا' انہوں نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا' دھاگہ ہے' جس پر دم کر کے مجھے دیا گیا تھا۔ زینب کہتی ہیں کہ عبداللہؓ نے دھاگے کو کاٹ دیا اور ڈانٹ پلائی کہ تم آل عبداللہ شرک سے بے پرواہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک دم کرنا' منکے' ہڈیاں وغیرہ لٹکانا اور جادو کرنا شرک ہیں (زینب کہتی ہیں) میں نے اعتراض کیا کہ آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں شدید درد ہوتا تو میں فلاں یہودی کی طرف جاتی جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا؟ عبداللہؓ نے واضح کیا کہ یہ تو شیطان کا کارنامہ ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے اور جب دم کیا جاتا ہے تو وہ آنکھ پر ہاتھ مارنے سے رک جاتا ہے۔ تجھے بس یہی بات کافی تھی کہ تو دعا کرتی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے "اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفاء عطا کر' تو شفاء دینے والا ہے تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں' ایسی شفاء عطا کر' جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجہول راوی ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۶۲)

۴۵۵۳-(۴۰) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ — ، فَقَالَ: «هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو اتارنے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' یہ شیطان کا کام ہے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ اس دم میں شرک کے الفاظ تھے اس لئے روک دیا گیا' اگر دم اللہ کے اسماء یا اللہ کی صفات کے ساتھ کیا جائے یا قرآن پاک کی آیات کے ساتھ کیا جائے تو کچھ حرج نہیں (احکام آخرالایام صفحہ۱۲)

۴۵۵۴-(۴۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا — اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً — اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' پھر کچھ فرق نہیں میں جو چاہے کروں' اگر میں تریاق استعمال کروں یا جاہلیت کا تعویز لٹکاؤں یا اپنی جانب سے اشعار کہوں (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کے صحیح راوی عبداللہ بن عمرو ہیں جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔ مشکوۃ میں عبداللہ بن عمر

غلط درج ہے نیز اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان تنوخی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۶۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۲)

وضاحت ۲ : تریاق چونکہ شراب اور سانپ کے گوشت سے تیار ہوتا تھا اس لئے آپؐ نے اس کو ناپسند فرمایا اور بحیثیت پیغمبر کے شرکیہ دم اور تعویذات سے آپؐ کو نفرت تھی اور اشعار بھی آپؐ کے مزاج نبوت کے خلاف تھے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۲۶۳)

٤٥٥٥ - (٤٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى، فَقَدْ بَرِيءَ مِنَ التَّوَكُّلِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۵۵۵ : مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے داغ لگوایا یا (جاہلیت کا) دم کروایا وہ توکل سے دور ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٤٥٥٦ - (٤٣) وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَّبِهٖ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۵۶ : عیسیٰ بن حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم کے ہاں گیا تو اس کے بدن پر "سرخ بادہ" تھا۔ میں نے مشورہ دیا کہ آپ تعویذ باندھیں۔ انہوں نے جواب دیا' ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : (تمیمہ) صرف لکھے ہوئے تعویذ کو نہیں کہتے بلکہ ہڈی' منکے اور پتھر وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابو لیلیٰ راوی سئی الحفظ ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۳۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۹' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۶۱۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۸۴)

٤٥٥٧ - (٤٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ»... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۵۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف نظر بد یا زہریلی شے کے ڈسنے پر دم کیا جائے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٤٥٥٨ - (٤٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، عَنْ بُرَيْدَةَ.

۴۵۵۸ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٤٥٥٩ - (٤٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نظربد لگنے' کسی زہریلی شے کے ڈسنے یا نکسیر پھوٹنے سے دم کیا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۵)

٤٥٦٠ - (٤٧) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ وُلْدَ جَعْفَرَ تَسْرَعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ، أَفَأَسْتَرْقِيْ لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۵۶۰: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جعفرؓ کے بچوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے' کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر غالب آ جاتی (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٤٥٦١ - (٤٨) وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: «أَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ؟» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۶۱: شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' تو اسے پھوڑے پھنسی کا دم کیوں نہیں سکھاتی جیساکہ تو نے اسے لکھنا سکھایا؟ (ابوداؤد)

وضاحت: وہ دم' جس کے الفاظ کتاب و سنت کی تعلیمات کے منافی نہ ہوں درست ہیں اور لڑکیوں کو پڑھانا' لکھانا بھی جائز ہے۔ وہ حدیث جس میں ہے کہ "انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور انہیں بالا خانوں میں نہ رہنے دو" غایت درجہ ضعیف ہے اور اس کی سند میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی کذاب ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

٤٥٦٢ - (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ ..... قَالَ: فَلُبِطَ — سَهْلٌ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ. فَقَالَ: «هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهُ أَحَدًا». فَقَالُوْا: نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ.

قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ —، وَقَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ؟ — اِغْتَسِلْ لَهُ». فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِيْ قَدَحٍ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ، فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۵۶۲: ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ عامرؓ بن ربیعہ نے سہلؓ بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا' اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ کوئی خوبصورت بدن۔ ابو امامہؓ کہتے ہیں چنانچہ سہلؓ نظر لگنے سے زمین پر گر پڑے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ کو خبر ہے کہ اللہ کی قسم! سہلؓ بن حنیف اپنا سر نہیں اٹھاتے؟ آپؐ نے دریافت کیا' تم اس کے بارے میں کس شخص کو متہم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم عامرؓ بن ربیعہ کو متہم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے عامرؓ بن ربیعہ کو بلایا اور اسے ڈانٹ پلائی اور فرمایا' تم لوگ کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو' تم نے اس کو دیکھ کر اس کے حق میں برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ اس کے لئے غسل کر کے (دھوون) دو۔ چنانچہ عامرؓ نے اپنا چہرہ' اپنے دونوں ہاتھ' اپنی دونوں کہنیاں' اپنے گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں اور چادر کے اندر کو دھویا اور پانی پیالے میں ڈالا' وہ پانی سہلؓ پر ڈالا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ اٹھ کر چلنے لگا' اسے کچھ تکلیف نہ رہی (شرح السنہ' مالک)

۴۵۶۳ - (۵۰) وَرَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهِ: قَالَ: «اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّاْ لَهُ فَتَوَضَّاَ لَهُ».

۴۵۶۳: اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' نظر کا لگ جانا حق ہے' اس کے لئے اعضاء دھو کر پانی دے چنانچہ اس نے اس کے لئے وضو کرکے پانی دیا۔

۴۵۶۴ - (۵۱) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۶۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ "معوذتین" سورتیں نازل ہوئیں جب وہ نازل ہوئیں تو آپؐ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا (ترمذی' ابن ماجہ)
اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۶۵ - (۵۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ؟» قُلْتُ: وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ؟ قَالَ: «اَلَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ : «خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ» فِي «بَابِ التَّرَجُّلِ».

۴۵۶۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم میں بیگانے لوگ ہیں؟ میں نے دریافت کیا' بیگانے کون؟ آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ جن میں "جن" شریک ہوتے ہیں۔ یعنی وہ "شیطان" جو جماع کے وقت مردوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں (ابوداؤد)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جس میں ذکر ہے "تمہارا بہترین علاج ....." کنگھی پھیرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت ۱ : اس لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھے تاکہ اس کام میں شیطان اس کا ساتھی نہ ہو۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۲۸۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٥٦٦ - (٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ، وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسُّقْمِ».

تیسری فصل : ۴۵۶۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' معدہ جسم کا حوض ہے۔ تمام رگیں اس میں اترتی ہیں۔ اگر معدہ صحیح ہو گا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور اگر معدہ فاسد ہو گا تو رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے' درحقیقت یہ حارث بن کلدہ طبیب کا قول ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۶۵)

٤٥٦٧ - (٥٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ، فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ، فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهٗ - اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهٗ» - ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهٗ فِيْ اِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهٗ عَلٰى اِصْبَعِهٖ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۵۶۷ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کر رہے تھے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا' چنانچہ بچھو نے آپؐ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اسے مار ڈالا اور جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' بچھو پر اللہ کی لعنت ہو۔ نمازی غیر نمازی ' پیغمبر'

غیر پیغمبر یہ کسی کو معاف نہیں کرتا۔ بعدازاں آپؐ نے پانی اور نمک منگوایا' اسے برتن میں ڈالا' آپؐ وہ پانی اپنی انگلی پر گرا رہے تھے جہاں بچھو نے ڈس لیا تھا' نیز اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور "معوذتین" سورتوں کے ساتھ دم کر رہے تھے (بیہقی شعب الایمان)

٤٥٦٨ - (٥٥) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْشَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ —، فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِيْ جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ —، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۶۸: عثمان بن عبداللہ بن موھب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جانب پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور جب بھی کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو وہ ان کی جانب پانی کا برتن بھیج دیتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکالتیں' جن کو انہوں نے چاندی کی ڈبیا میں رکھا ہوا تھا اور وہ ان کو پانی میں ہلاتیں اور بیمار شخص انہیں پی لیتا۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ڈبیا کو غور سے دیکھا تو اس میں کچھ سرخ بال تھے (بخاری)

٤٥٦٩ - (٥٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَلْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ». قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَاَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ، وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ عَمْشَاءَ —، فَبَرَاَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۵۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کھنبی تو زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہیں! کھنبی تو من (وسلویٰ) ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اور اس سے زہر کا ازالہ ہوتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے تین' پانچ یا سات کھنبیاں حاصل کیں' میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی میں نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا اور میں نے اپنی لونڈی کی آنکھوں میں پانی کے قطرات ڈالے' جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا اور اس کی نظر کمزور تھی تو وہ تندرست ہو گئی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی میں کلام ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵' التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۶۶۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۴' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

٤٥٧٠ ـ (٥٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلاثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلاءِ».

۴۵۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہر ماہ تین روز نہار منہ شہد چاٹ لیا تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہو گی (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالحمید بن سالم راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۴۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۰' احادیث ضعیفہ ۷۶۳' ضعیف الجامع الصغیر ۵۸۴۳)

٤٥٧١ ـ (٥٨) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: اَلْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ». رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الإِيْمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ اِنَّ الأَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۴۵۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شفاء دینے والی چیزوں کو اختیار کرو۔ وہ شہد اور قرآن پاک ہیں (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)
امام بیہقیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

٤٥٧٢ ـ (٥٩) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سُمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ، فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ، حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِى الصَّلاةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۴۵۷۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر آلود بکری کے سبب آپؐ نے اپنے دماغ پر سینگی لگوائی۔ معمرؒ راوی نے بیان کیا کہ میں نے زہر سے متاثر نہ ہونے کے باوجود اسی طرح اپنے دماغ میں سینگی لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز میں سورت فاتحہ کا بھی لقمہ دیا جاتا تھا (رزین)

٤٥٧٣ ـ (٦٠) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَا نَافِعُ! يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ، فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ، وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللهِ تَعَالٰى، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الأَحَدِ، فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ

الثُّلَاثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ؛ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۵۷۳: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مجھے) کہا' اے نافع! مجھ میں خون کی تیزی ہے' میرے پاس سینگی لگانے والے کو لاؤ لیکن وہ جوان ہو' بوڑھا یا بچہ نہ ہو۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' صبح نہار سینگی لگوانا بہت بہتر ہے' اس سے عقل اور حافظہ بڑھتا ہے اور اگر کوئی حافظ ہو تو اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو سینگی لگواتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کے روز لگوائے۔ جمعہ' ہفتہ اور اتوار کے روز سینگی لگوانے سے بچو۔ البتہ پیر اور منگل کے روز سینگی لگواؤ اور بدھ کے روز پرہیز کرو کیونکہ اسی دن ایوب علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی اور کوڑھ اور برص جیسی بیماریاں تو صرف بدھ کے روز یا صرف بدھ کی رات جنم لیتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۸)

۴۵۷۴ - (۶۱) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ». رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ، هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقٰى».

۴۵۷۴: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چاند کی سترہ تاریخ' منگل کے روز سے سینگی لگوانا تمام سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے بیان کیا ہے' اس کی سند صحیح نہیں ہے اور "منتقیٰ" میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت ۱: یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں زید بن ابی الحواری راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۷۴)

وضاحت ۲: کبشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگل کے روز سینگی لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد وہ منگل کا دن ہے جو چاند کی سترھویں تاریخ کے علاوہ ہو (واللہ اعلم)

۴۵۷۵ - (۶۲) وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۵۷۵: رزین نے اس کی مثل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الفَأْلِ وَالطِّيَرَةِ

(نیک فال اور بدشگونی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥٧٦ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ» قَالُوْا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۵۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' بدشگونی جائز نہیں' ایسی سب چیزوں میں سے فال بہتر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' نیک فال کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اچھا کلمہ جو تمہیں سنائی دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: بدفالی کا آغاز اس طرح ہوا کہ دور جاہلیت میں لوگ پرندے اڑاتے تھے اگر پرندے دائیں جانب اڑ جاتے تو سمجھا جاتا کہ کام ہو جائے گا اور اس کو مبارک سمجھا جاتا۔ اگر بائیں جانب اڑ جاتے تو اس کام کو منحوس سمجھا جاتا اور اسے چھوڑ دیا جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کر دیا اور اس فعل کو بے اصل قرار دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

٤٥٧٧ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ — وَلَا صَفَرَ —، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی بیماری متعدی نہیں ہے بدشگونی بھی نہیں ہے۔ الو بھی نہیں ہے اور صفر بھی نہیں ہے اور کوڑھی شخص سے اس طرح بھاگو' جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (بخاری)

وضاحت: "ھامہ" ایک پرندہ ہے جسے منحوس سمجھا جاتا ہے اس کی نظروں میں کمزور رہتی ہے' وہ رات کو اڑتا ہے اور بولتا ہے' غیر آباد جگہ میں رہائش رکھتا ہے۔ دور جاہلیت میں اس پرندے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ پرندہ جس شخص کے گھر پر بیٹھ جائے تو اس کے مالک کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیر مالک بن انس سے مروی ہے جبکہ اکثر علماء کہتے ہیں' اہل عرب کا خیال تھا کہ قتل ہونے والے انسان کی روح الو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور الو اس وقت تک چیختا رہتا ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔ حدیث میں اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے۔ "صفر" سے مراد سانپ ہے جو پیٹ کو کاٹتا رہتا ہے' جب وہ بھوکا ہوتا ہے۔ بسااوقات انسان اس سے فوت ہو جاتا ہے۔ حدیث میں اس کی نفی کی گئی ہے یا اس سے مقصود یہ ہے کہ صفر کے مہینے کو منحوس نہ سمجھا جائے یا دور جاہلیت میں لوگ صفر کے مہینے کو حرام اور محرم کو حلال قرار دیتے تھے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۰۸)

٤٥٧٨ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ عَدْوٰى وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَمَا بَالُ الإِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیماری متعدی نہیں ہے' نہ الو بدروح ہے اور نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے۔ ایک اعرابی نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اونٹوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں' جو ریتلے علاقے میں رہتے ہیں' ہرنیوں کی مانند نظر آتے ہیں اور جب خارشی اونٹ ان کے ساتھ ملتا ہے تو ان سب کو خارشی کر دیتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر معاملہ یوں ہے تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟ (بخاری)

٤٥٧٩ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ عَدْوٰى وَلاَ هَامَةَ وَلاَ نَوْءَ — وَلاَ صَفَرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرض متعدی نہیں ہے' الو بدروح ہے' نہ کوئی ستارہ موثر ہے اور نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے (مسلم)

وضاحت: "ستارہ" سے مقصود یہ ہے کہ یہ سمجھنا درست نہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے' اس نظریے کی نفی کی گئی ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

٤٥٨٠ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لاَ عَدْوٰى وَلاَ صَفَرَ وَلاَ غُوْلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا' کوئی مرض متعدی نہیں ہے' نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے اور نہ کوئی بھوت ہے (مسلم)

وضاحت: "غول" سے مقصود یہ ہے اہل عرب کا خیال تھا کہ جنگل میں شیاطین جن رہتے ہیں' وہ مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں اور سفر کرنے والوں کو صحیح راہ سے بھٹکا دیتے ہیں اور کبھی انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس خیال کو بھی غلط قرار دیا گیا ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

٤٥٨١ - (٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۸۱: عمرو بن شرید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ "ثقیف" قبیلہ کے وفد میں ایک شخص جذام

کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام ارسال کیا کہ ہم نے تیری بیعت قبول کر لی ہے تو واپس چلا جا (مسلم)

وضاحت : اگرچہ کوئی بیماری ازخود متعدی نہیں ہوتی بلکہ اسباب کی وساطت سے ایک شخص کے جراثیم دوسرے انسان پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جراثیم ازخود منتقل نہیں ہوتے بلکہ اللہ پاک کے نظام کے مطابق جراثیم پہنچتے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے اسے کہلوا بھیجا کہ تو واپس جا تاکہ کمزور ایمان والے مسلمان یہ نظریہ نہ قائم کر لیں کہ بیماری ازخود متعدی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٥٨٢ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الِاسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل : ۴۵۸۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیتے' بدشگونی نہیں لیتے تھے اور اچھے کام کو پسند کرتے تھے (شرح السنہ)

٤٥٨٣ - (٨) وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيْصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلْعِيَافَةُ — وَالطَّرْقُ — وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ»... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۸۳ : قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پرندوں کو اڑا کر فال لینا' کنکریوں سے یا زمین پر خط کھینچ کر فال لینا اور بدشگونی لینا' یہ سب جادو میں سے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حیان بن علاء راوی مقبول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

٤٥٨٤ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ» قَالَهُ ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا اِلَّا — وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: «وَمَا مِنَّا اِلَّا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». هٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۴۵۸۴ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بدشگونی شرک ہے۔ آپؐ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ پھر فرمایا' ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا' سلیمان بن حرب راوی' اس حدیث کے اس جملہ کہ "ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے" کے بارے میں کہتے تھے کہ میرے نزدیک یہ جملہ عبداللہؓ بن مسعود کا قول ہے۔

٤٥٨٥ - (١٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِى الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: «كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام والے کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور حکم دیا کہ تو اللہ پر اعتماد اور توکل کر کے کھانے میں شریک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مفضل بن فضالہ راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۷' احادیث ضعیفہ ۱۱۴۴)

٤٥٨٦ - (١١) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ. وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِىْ شَيْءٍ فَفِى الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہ الو بدروح ہوتی ہے' نہ کوئی بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ بدشگونی جائز ہے۔ اگر کسی چیز میں بدشگونی ہوتی تو گھر' گھوڑے اور عورت میں ہوتی (ابوداؤد)

٤٥٨٧ - (١٢) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيْحُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کیلئے باہر نکلتے تو آپؐ کو یہ بات اچھی لگتی کہ آپؐ (یا راشد) "اے رشد والے" اور (یا ناجح) "اے مراد پانے والے" کے کلمات سنیں (ترمذی)

٤٥٨٨ - (١٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهِ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ، وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهِ. وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهِ. وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا، فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهِ، وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۸۸ : بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے۔ آپؐ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے' اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپؐ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپؐ کے چہرے پر دکھائی دیتے اور اگر اس کے نام کو ناپسند جانتے تو آپؐ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دکھائی دیتے۔ اور جب آپؐ کسی بستی میں داخل ہوتے تو بستی کا نام دریافت فرماتے اور اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپؐ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپؐ کے چہرے پر نمایاں ہوتے (ابوداؤد)

٤٥٨٩ ـ (١٤) وَعَنْ انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً» . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۸۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں رہا کرتے تھے اس میں ہمارے افراد بھی زیادہ تھے اور ہمارے پاس مال بھی وافر تھا۔ پھر ہم ایسے گھر میں منتقل ہوئے جس میں ہمارے افراد کم ہو گئے اور ہمارے مال میں بھی کمی ہو گئی۔ آپؐ نے یہ سن کر حکم دیا کہ اس گھر کو چھوڑ دو' یہ گھر اچھا نہیں ہے (ابوداؤد)

٤٥٩٠ ـ (١٥) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ، وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا، وَإِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ. فَقَالَ: «دَعْهَا عَنْكَ؛ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ» . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۵۹۰ : یحیٰی بن عبداللہ بن بحیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی' جس نے فروہ بن مسیک سے سنا' وہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری زمین کا نام "ابین" ہے ہماری یہ زمین زرخیز ہے اور اسی سے ہمارا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر شدید وبا والی ہے۔ آپؐ نے زمین کو چھوڑ دینے کا حکم دیا کیونکہ بیماری کے اثرات کے قریب رہنا ہلاکت کا باعث ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٥٩١ ـ (١٦) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «اَحْسَنُهَا الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ»۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

تیسری فصل: ۴۵۹۱: عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا تذکرہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' نیک فال اچھی چیز ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے' جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ بات دیکھے تو یہ دعا کرے۔ اے اللہ! عمدہ چیزیں دینے والا صرف تو ہے اور خرابیوں کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

بَابُ الْكَهَانَةِ
(کہانت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥٩٢ - (١) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ». قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ. قَالَ: «ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ». قَالَ؛ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ ـــ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ ـــ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۴۵۹۲: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے ہیں' جنہیں جاہلیت میں ہم کیا کرتے تھے' ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا' تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا' ہم بدشگونی پکڑا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا' یہ ایسی چیز ہے جو دل میں بے اختیار پیدا ہو جاتی ہے لیکن تمہیں کام کرنے سے ہرگز نہ روکے۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا' ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا' ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں' ان کی لکیروں کے موافق ہو گئیں پھر تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں (مسلم)

وضاحت: "کاہن" وہ ہے جو کائنات کے بارے مستقبل کی باتیں بتاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بہت سی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے (تیسیر العزیز الحمید صفحہ ۴۰۶)

٤٥٩٣ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے انہیں بتایا کہ کاہن کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کاہن کبھی کبھی ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی سچی بات کو کوئی جن اچک لیتا

ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی آواز کی طرح القاء کر دیتا ہے' پس کاہن لوگ' اس میں سو (۱۰۰) سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں (بخاری' مسلم)

٤٥٩٤ ـ (٣) **وَعَنْهَا** قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ ـ وَهُوَ السَّحَابُ ـ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ ـ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' بیشک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور جس کام کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں' تو "شیطان جن" اسے چوری سنتے ہیں اور کاہنوں کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ پس کاہن لوگ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ کہتے ہیں (بخاری)

٤٥٩٥ ـ (٤) **وَعَنْ** حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص گمشدہ یا چوری کا پتہ بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہو گی (مسلم)

٤٥٩٦ ـ (٥) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ ـ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ؛ فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ مقام میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا آپؐ نے فرمایا' میرے اللہ نے کہا ہے کہ بندوں میں سے صبح کے وقت کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش برسی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے منکر

ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ انکار کرنے والے ہیں' ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں (بخاری' مسلم)

٤٥٩٧ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ، يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ، فَيَقُوْلُوْنَ: بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' اللہ نے آسمان سے جب بھی برکت نازل کی ہے تو لوگوں میں سے ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے۔ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی برکات ہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٥٩٨ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ» ... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا' اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ وہ جتنا زیادہ علم نجوم سیکھے گا اتنا ہی زیادہ جادو میں جتلا ہو گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤٥٩٩ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، اَوْ اَتٰى اِمْرَاَتَهُ حَائِضًا، اَوْ اَتٰى اِمْرَاَتَهُ فِیْ دُبُرِهَا؛ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا اپنی بیوی کی مقعد میں جماع کیا تو وہ شخص اس وحی سے دور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم اثرم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۵۷۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٠٠ - (٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ، کَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ — فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ — قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ؟ قَالُوْا: لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ. فَسَمِعَهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰکَذَا، بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ» وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَفَهَا، وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ — «فَیَسْمَعُ الْکَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ، ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ، حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاهِنِ. فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ یُلْقِیَهَا، وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ یُدْرِکَهٗ، فَیَکْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ. فَیُقَالُ: اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا: کَذَا وَکَذَا؟ فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل: ۴۶۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جب آسمان پر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں' تو اللہ کے فرمان کے باعث خوف کی وجہ سے فرشتوں کے پروں کی لرزش کی آواز یوں ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ اللہ کے اس ارشاد کا ذکر کرتے ہیں' جو اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو بلند ہے اور بڑا ہے چنانچہ چوری سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ (حدیث کے راوی) سفیان نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اس کو بیان کیا' ہتھیلی کو ٹیڑھا کیا اور ہتھیلی کی انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔ گویا اوپر والا شیطان اس فیصلے کو سنتا ہے اور اپنے سے نیچے والے شیطان کی جانب اس کا القاء کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شیطان جادوگر یا کاہن کی زبان پر اس کا القاء کرتا ہے۔ بسااوقات شیطان کے القاء سے پہلے اس کو شہاب ثاقب لگتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے پہنچنے سے پہلے وہ اس کا القاء کر دیتا ہے اور وہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ کا اضافہ کرکے بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اس شخص نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں بات نہیں کی تھی؟ پس اس کلمہ کے سبب جو آسمان سے سنا گیا تھا' اس کی بات سچی ہو جاتی ہے (بخاری)

٤٦٠١ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ: اَنَّهُمْ بَیْنَا هُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، کُنَّا نَقُوْلُ: وُلِدَ اللَّیْلَةَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ؛ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَاِنَّهَا لَا یُرْمٰی بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ؛ وَلٰکِنْ رَبُّنَا تَبَارَکَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ

الْعَرْشِ ، ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ، ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا ، فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ ، فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ ، وَيُرْمَوْنَ ، فَمَا جَآؤُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ ، وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۶۰۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ جب جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹا کرتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا' اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں' ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا انسان پیدا ہوا ہے یا بڑا انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ستارہ کسی شخص کی موت اور زندگی پر نہیں ٹوٹتا البتہ ہمارا پروردگار' جس کا نام برکت والا ہے' جب وہ کسی کام کا فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش "سبحان اللہ" کہتے ہیں بعدازاں ان سے قریب والے آسمان کے فرشتے "سبحان اللہ" کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ "سبحان اللہ" کہنے کی آواز پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے بعد ازاں عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب والے فرشتے' عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ چنانچہ وہ انہیں اللہ کے فرمان کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں اور پھر آسمانوں والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر جب پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے تو جن شیاطین اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی انسانوں تک پہنچاتے ہیں اس وقت ان پر ستارے گرائے جاتے ہیں تو خبر کے جس حصہ کو اس کی اصل شکل میں پیش کرتے ہیں اس حصہ تک تو وہ خبر سچی ہوتی ہے لیکن اس میں جھوٹ کی آمیزش کرکے اضافہ کر لیتے ہیں (مسلم)

۴۶۰۲ - (۱۱) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ : جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَآءِ ، وَرُجُوْمًا لِلشَّيَاطِيْنِ ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا ؛ فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا - وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ - : « وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ ، وَمَا عَجِزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلَائِكَةُ » .

۴۶۰۲ : قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لئے بنایا ہے۔ آسمانوں کی زینت کے لئے' شیطانوں کو مارنے کے لئے' اور یہ ستارے ایسے نشانات ہیں جن کے ذریعے راستے معلوم کئے جاتے ہیں جس شخص نے ان کے بارے میں ان کے علاوہ وضاحت کی' اس نے غلطی کی اور اپنے ان اعمال کو ضائع کیا اور وہ خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتا ہے جن کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو معلق بیان کیا ہے اور رزین کی روایت میں ہے "اور وہ بلاوجہ ایسی باتیں کرتا ہے' جس کا اسے کوئی علم نہیں اور جن کا علم پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی نہیں ہے۔

٤٦٠٣ - (١٢) **وَعَنِ** الرَّبِيْعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلُهُ، وَزَادَ: وَاللهِ مَا جَعَلَ اللهُ فِيْ نَجْمٍ حَيَاةَ اَحَدٍ، وَلَا رِزْقَهُ، وَلَا مَوْتَهُ، وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ.

۴۶۰۳: اور ربیع رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے "اللہ کی قسم! اللہ نے ستاروں میں کسی کی زندگی' کسی کا رزق اور کسی کی موت نہیں رکھی بلکہ حقیقت یہ ہے یہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا محض بہانہ بناتے ہیں۔"

٤٦٠٤ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللهُ؛ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ، اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۴۶۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علم نجوم کا کوئی باب ان مقاصد کے علاوہ جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے' کسی اور غرض سے سیکھا تو اس شخص نے جادو کا علم حاصل کیا۔ نجومی کاہن ہوتا ہے اور کاہن جادوگر ہوتا ہے اور جادوگر کافر ہوتا ہے (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

٤٦٠٥ - (١٤) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ اَمْسَكَ اللهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَرْسَلَهُ، لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ»... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۶۰۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اللہ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روک لے بعدازاں بارش برسائے تو لوگوں کا ایک گروہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے لگ جائے گا۔ وہ گروہ کہے گا کہ ہم پر فلاں ستارے کی طفیل بارش برسی ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۶)

كِتَابُ الرُّؤْيَا
(خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٠٦ - (١) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ» قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۴۶۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نبوت میں سے خوشخبری دینے والی باتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ خوشخبریوں سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اچھے خواب (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ سمجھنا درست نہیں کہ سچے خواب نبوت ہیں کیونکہ اگر سچے خوابوں کو نبوت کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ مُشبّہ' مشبہ بہ بن گیا ہے جیسے کوئی شخص کھڑا ہو کر بلند آواز کے ساتھ "اشہدان لاالہ الااللہ" کہتا ہے تو اس کو مؤذن نہیں کہا جا سکتا حالانکہ یہ کلمہ اذان کا جزو ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر قرآن پاک میں سے کچھ پڑھتا ہے' اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اچھے خوابوں کو نبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مزید برآں ام کرزؓ سے مروی حدیث کہ "نبوت ختم ہو گئی ہے اور نیک خواب باقی ہیں" بھی اس معنی کی تائید کر رہی ہے کہ اچھے خواب نبوت ہیں البتہ رؤیا صالحہ اور الہام سے انکار نہیں کیا جا سکتا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۷۲)

٤٦٠٧ - (٢) وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: «يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ».

۴۶۰۷: عطاء بن یسار سے مروی روایت میں امام مالکؒ نے اضافہ بتایا ہے کہ اچھے خواب (وہ ہیں) جن کو مسلمان دیکھتے ہیں یا انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

٤٦٠٨ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس سے مراد مومن کا ہر خواب نہیں بلکہ اچھے خواب مراد ہیں بشرطیکہ مومن بھی صالح ہو اس لئے کہ بعض دفعہ مومن کو ایسا خواب نظر آتا ہے' جو اچھا نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے لوگوں کے تین درجات ہیں۔ انبیاء علیہم

الصلوۃ والسلام کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں البتہ ان میں سے کچھ خواب ایسے ہو سکتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہے اور صالحین کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان کے بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں' جن کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کے خواب سچے بھی ہو سکتے ہیں اور نفسانی توہمات بھی ہو سکتے ہیں جبکہ برے لوگوں کے خواب کم ہی سچے ہوتے ہیں۔ اور کفار کے خوابوں میں شاید ہی کوئی خواب سچا ہو۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ جو لوگ سچی باتیں کرتے ہیں ان کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بعض کفار کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں لیکن ایسا شاذ ہے جیساکہ یوسف علیہ السلام کے دونوں ساتھیوں کے خواب ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

٤٦٠٩ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا' اس نے فی الحقیقت مجھے دیکھا' اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری' مسلم)

٤٦١٠ - (٥) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے خواب میں مجھے دیکھا' اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا (بخاری' مسلم)

٤٦١١ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِیْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا' اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری' مسلم)

٤٦١٢ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاَی اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَاِذَا رَاَی مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب

سے ہیں اور برے خیالات شیطان کی جانب سے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کو صرف اس شخص کے سامنے بیان کرے' جس کو وہ اچھا جانتا ہے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس ناپسندیدہ خواب کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ طلب کرے اور تین بار بائیں جانب تھوکے' کسی کے سامنے اس کو بیان نہ کرے' بلاشبہ برا خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری' مسلم)

٤٦١٣ - (٨) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴٦١٣ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین بار اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ سویا ہوا تھا' اس کو بدل دے (مسلم)

٤٦١٤ - (٩) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيْثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلَا يَقُصَّهٗ عَلٰى اَحَدٍ، وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ، وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ. وَيُقَالُ: اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴٦١۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کا زمانہ قریب ہو گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو خواب نبوت کا حصہ ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ کچھ خواب نفس کے وساوس ہیں' کچھ شیطان کے ڈراوے ہوتے ہیں جبکہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ پس جو شخص کسی ناپسندیدہ خواب کو دیکھے تو وہ اسے کسی کے پاس بیان نہ کرے بلکہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے اور نماز پڑھنے لگے۔ نیز محمد بن سیرین حالت نیند میں گردن میں طوق دیکھنے کو ناپسندیدہ جانتے تھے البتہ پاؤں میں بیڑیاں پسند تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ (اگر کوئی شخص) خواب میں بیڑیاں دیکھے تو اس کی تعبیر اسلام میں ثابت قدمی ہے (بخاری' مسلم)

٤٦١٥ - (١٠) **قَالَ** الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ. وَقَالَ يُوْنُسُ: لَا اَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا اَدْرِيْ هُوَ الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ؟.

وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهُ، وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ: «وَاَكْرَهُ الْغُلَّ...» إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ.

۴۶۱۵: امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو قتادہؒ ' یونسؒ ' ہشام اور ابوھلالؒ نے ابن سیرینؒ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور یونسؒ نے بیان کیا' میرا خیال ہے کہ یہ حدیث جس میں پاؤں میں بیڑی دیکھنے کا ذکر ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مسلم نے بیان کیا' میں نہیں جانتا کہ یہ جملہ حدیث میں ہے یا ابن سیرینؒ کا قول ہے۔ اور ایک دوسری روایت اس کی مثل ہے۔ اور اس دوسری روایت میں اس قول کو کہ "میں گردن میں طوق پہننے کو مکروہ جانتا ہوں..." آخر کلام تک حدیث میں داخل کر دیا گیا ہے۔

٤٦١٦ - (١١) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عنه، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا' گویا میرا سر کاٹا گیا ہے۔ جابرؓ نے بیان کیا' اس کا یہ خواب سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا' جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں مذاق کرے تو وہ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے (مسلم)

٤٦١٧ - (١٢) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے ایک رات دیکھا' جیسا کہ سونے والا خواب دیکھتا ہے گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس "ابن طاب" قسم کی تازہ کھجوروں میں سے کچھ لائی گئیں تو میں نے اس کی تعبیریوں کی کہ ہمارے لئے دنیا میں بلندی ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے (مسلم)

وضاحت: "رطب ابن طاب" کھجور کی ایک قسم ہے جو ابن طاب نامی آدمی کی طرف منسوب ہے۔

(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۲ صفحہ ۵۲۰)

٤٦١٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِيْ ـــ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ، فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ. وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ: اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ، فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۸: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا خیال "یمامہ" یا "ہجر" شہر کی طرف گیا لیکن وہ شہر یثرب (مدینہ منورہ) نکلا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اس کی دھار ٹوٹ گئی' اس سے مراد وہ صحابہ کرامؓ تھے جو میدان احد میں شہید ہوئے۔ پھر میں نے اسے دوبارہ ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی تھی اس سے مراد مومنوں کا اجتماع اور وہ فتح تھی جو اللہ نے عطا کی (بخاری' مسلم)

٤٦١٩ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ ـــ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ ـــ، فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا، فَذَهَبَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـــ وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ» لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۴۶۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے' میری ہتھیلیوں میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے وہ مجھ پر گراں گزرتے تھے تو میری جانب وحی کی گئی کہ ان کو پھونک ماریں' میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ میں نے ان دونوں سے مراد وہ کذاب سمجھے جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔ (بخاری' مسلم)
اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان میں ایک "مسیلمہ" جو یمامہ والا ہے اور دوسرا "عنسی" ہے جو صنعاء والا ہے۔ (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) میں نے اس روایت کو بخاری' مسلم میں نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے ترمذی سے اس کو نقل کیا ہے۔

وضاحت: اسود عنسی کاہن اور شعبدہ باز تھا اس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "باذان" کو یمن کا گورنر بنایا تھا' اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا "شہر" گورنر بنا تو اسود عنسی نے "شہر بن باذان" کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی سے نکاح کر لیا اور یمن کے تمام اطراف پر قابض ہوگیا چنانچہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یمن کے پانچ سرداروں کو اسودعنسی کے ساتھ لڑائی کرنے کا حکم دیا۔ ان میں فیروز بھی تھا' اس نے اسودعنسی کو اس کے بستر پر قتل کیا۔ آسمانوں سے اس کے قتل کی خبررات کو ہی آپؐ کے پاس پہنچ گئی تھی۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو خوشخبری سنائی اور فرمایا' فیروز کامیاب ہوگیا۔ اس سے دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور مسیلمہ کذاب جس نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نے خلافت صدیقی میں قتل کیا (تنقیح الرواۃ جلد صفحہ ۲۷۵)

٤٦٢٠ - (١٥) **وَعَنْ** أُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْناً تَجْرِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «ذٰلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۰: ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں عثمانؓ بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اس کا عمل ہے جو اس کے بعد جاری رہے گا (بخاری)

٤٦٢١ - (١٦) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللهُ. فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «لٰكِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ، فَأَخَذَا بِيَدِيْ، فَأَخْرَجَانِيْ إِلٰى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ - يُدْخِلُهُ فِيْ شِدْقِهِ -، فَيَشُقُّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا، فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ - أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهَا - رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ، وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِثْلَ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ، فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهَرِ. وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ - بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى

اِنْتَهَيْنَا اِلَى رَوْضَةٍ خُضْرَآءَ، فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ، وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ، بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا، فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ، فَاَدْخَلاَنِيْ دَارًا اَوْسَطَ الشَّجَرَةِ، لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَآءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا، فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ، فَاَدْخَلاَنِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا، فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ. فَقُلْتُ لَهُمَا: اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِيَ ـ اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ. قَالاَ: نَعَمْ؛ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُ الرِّبَا. وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ. وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلاَدُ النَّاسِ. وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ. وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ. وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ ــ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَاْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ، فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ ـ: مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ ــ قَالاَ: ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ. قُلْتُ: دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ. قَالاَ: اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ «بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ».

۴۶۲۱ : سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپؐ ہماری جانب اپنا چہرہ پھیر کر متوجہ ہوتے۔ آپؐ دریافت فرماتے' آج رات تم میں سے کس شخص نے خواب دیکھا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا۔ آپؐ جواب میں "جو اللہ چاہتا ہے" فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپؐ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' البتہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی جانب لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی کنڈی تھی وہ اس کو اس شخص کی ایک باچھ میں داخل کرتا اور اس کی گدی تک اس کو چیرتا تھا پھر اس کی دوسری باچھ کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا۔ اس دوران اس کی پہلی باچھ درست ہو جاتی تو وہ دوبارہ اسے کنڈی کے ساتھ چیرتا۔ میں نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا' آپؐ چلیں۔ ہم چلے' یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے سر پر پتھر لے کر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ اس کے سر کو کچل رہا تھا جب وہ اسے پتھر مارتا تو پتھر لڑھک جاتا' وہ پتھر اٹھانے کے لئے اس کی جانب چلتا' اس تک پہنچتا نہیں تھا کہ اس کا سر درست ہوجاتا اور وہ پہلے جیسا ہوجاتا۔ وہ پھر اس کی جانب جاتا اور اس کو پتھر مارتا۔ میں نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ ان دونوں

نے مجھ سے کہا' آپؐ چلیں۔ ہم چلے ہم ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کے مشابہ تھا اس کے اوپر کا حصہ اور نچلا حصہ کھلا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو اس میں موجود لوگ بھی بلندی کی جانب آتے' قریب تھا کہ اس سے باہر نکل جائیں اور جب آگ نیچے جاتی تو لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ میں نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا' آپؐ چلیں۔چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے اس میں ایک شخص نہر کے درمیان کھڑا تھا اور ایک شخص نہر کے کنارے پر تھا اس کے آگے پتھر تھے' نہر میں موجود شخص جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسے واپس لوٹا دیتا وہ جب بھی باہر نکلنا چاہتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا تو وہ وہیں لوٹ جاتا' جہاں پہلے تھا۔ میں نے دریافت کیا' یہ کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا' آپؐ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرسبز شاداب باغ کے قریب گئے' جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اور درخت کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا انسان اور کچھ بچے تھے اور وہاں ایک شخص درخت کے قریب تھا اس کے سامنے آگ تھی جس کو وہ جلا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' انہوں نے مجھے درخت پر چڑھایااور درخت کے درمیان ایک مکان میں لے گئے 'میں نے اس سے بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بوڑھے' جوان' عورتیں اور بچے تھے پھر انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور ایک دوسرے درخت پر لے گئے' وہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جو پہلے مکان سے بھی زیادہ خوب صورت اور بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان لوگ تھے آپؐ نے فرمایا' میں نے ان سے دریافت کیا' آج رات تم نے مجھے سیر کرائی ہے' مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ضرور! وہ شخص جس کو آپؐ نے دیکھا کہ اس کی باچھیں چیری جا رہی ہیں' وہ جھوٹا انسان تھا جھوٹی باتیں کرتا تھا اور اس سے جھوٹی باتیں لے کر اطراف و اکناف میں پہنچائی جاتی تھیں 'قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور جس شخص کو آپؐ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص تھا جس کو اللہ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا لیکن وہ رات بھر سویا رہا اور دن بھر اس کے مطابق عمل نہ کیا' اس کے ساتھ قیامت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اور جن لوگوں کو آپؐ نے تنور میں دیکھا ہے وہ زانی ہیں۔ اور جس شخص کو آپؐ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا شخص' جس کو آپؐ نے درخت کے تنے کے پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا دربان فرشتہ ہے۔ اور پہلا مکان جس میں آپؐ داخل ہوئے تھے' وہ عام مومنوں کی رہائش گاہ ہے اور یہ مکان شہداء کی رہائش گاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ مکائیل ہیں۔ آپؐ سر اٹھائیں' میں نے سر اٹھایا تو میرے سر پر بادل جیسی کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سفید بادل کی طرح تھی' انہوں نے بتایا کہ وہ آپؐ کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے کہا' مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو جاؤں؟ انہوں نے کہا' ابھی آپؐ کی عمر باقی ہے' ختم نہیں ہوئی' جب آپؐ کی عمر ختم ہو جائے گی تو آپؐ اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو سکیں گے (بخاری)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مدینہ منورہ کو دیکھنا" حرم مدینہ کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٦٢٢ - (١٧) عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ». وَاَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِيْبًا اَوْ لَبِيْبًا».... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ: «الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ، فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ». وَاَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْ ذِيْ رَاْيٍ»

دوسری فصل: ۴۶۲۲: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے یعنی اسے استقرار حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خواب کو بیان نہ کرے۔ جب خواب بیان کر دیا جائے تو خواب واقع ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا' خواب صرف دوست یا سمجھدار شخص سے بیان کرو (ترمذی)

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ ہو — اور جب تعبیر ہو جائے تو وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا' خواب کا ذکر کسی دوست یا سمجھدار شخص کے پاس کرو۔

٤٦٢٣ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ — فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ: اِنَّهٗ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ؛ وَلٰكِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "ورقہ" کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو بتایا کہ "ورقہ" آپؐ کی تصدیق کرتا تھا لیکن وہ آپؐ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ مجھے خواب میں نظر آیا' اس کے بدن پر سفید لباس تھا اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کا لباس یہ نہ ہوتا (احمد' ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عبدالرحمان راوی قوی نہیں ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ۲۵۰' الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۸۶۰' الضعفاء والمتروکین صفحہ۳۱۸' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۱' تاریخ بغداد جلد۱ صفحہ۲۸۰)

٤٦٢٤ - (١٩) **وَعَن** ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ، أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ: «صَدِّقْ رُؤْيَاكَ» فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِيْ بَكْرَةَ: كَأَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. فِيْ بَابِ: «مَنَاقِبِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا».

۴۶۲۴: ابن خزیمہ بن ثابت اپنے چچا ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے خواب میں دیکھا جیساکہ خواب دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے۔ اس نے آپؐ کو مطلع کیا تو آپؐ اس کے لئے لیٹ گئے اور فرمایا' اپنا خواب سچا کر لے۔ چنانچہ اس نے آپؐ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔(شرح السنہ) اور ہم ابوبکرہؓ کی حدیث "گویا آسمان سے ترازو اترا" کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے فضائل میں بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٢٥ - (٢٠) **عَن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ، وَأَنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِيْ: انْطَلِقْ، وَإِنِّيْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا». وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُوْلِهِ، وَفِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ، وَهِيَ قَوْلُهُ: «فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ ـــ، فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ ـــ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا، مَا هٰؤُلَاءِ؟» قَالَ: «قَالَا لِيْ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ». قَالَ: «قَالَا لِيْ: ارْقَ فِيْهَا». قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ، وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ». قَالَ: «قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوْا، فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ». قَالَ: «وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ ـــ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوْا، فَوَقَعُوْا فِيْهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوْا فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ». وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ: «وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيْمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ

كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ؛ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا. تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۵ : سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرامؓ سے دریافت فرماتے' کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس آپؐ کے سامنے وہ شخص خواب بیان کرتا جس کے لئے اللہ چاہتا کہ وہ خواب بیان کرے۔ ایک صبح آپؐ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا' آپؐ چلیں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ اور پہلی فصل میں جو طویل حدیث گزر چکی ہے ان کی مثل حدیث بیان کی البتہ اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہیں' وہ یہ ہیں کہ ہم نہایت سرسبز باغیچہ میں آئے' جس میں موسم بہار کے ہر طرح کے پھول تھے اور باغیچے کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا' اس کے طویل ہونے کی وجہ سے اس کا سر نظر نہیں آرہا تھا اور اس شخص کے گرد بڑی تعداد میں بچے تھے۔ میں نے کبھی کسی کے گرد اتنی کثرت سے بچے نہیں دیکھے تھے (آپؐ نے فرمایا) میں نے ان دونوں سے دریافت کیا' یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا' آپؐ چلیں۔ ہم چلے تو ہم ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے' میں نے اس سے بڑا اور خوب صورت باغ نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا' آپؐ اس پر چڑھیں چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شہر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہمیں اس میں چند اشخاص ملے جن کا آدھا جسم بہت خوب صورت تھا اور آدھا جسم بہت بدصورت تھا۔ آپؐ نے فرمایا' ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' اچانک ایک چوڑی بہتی ہوئی نہر پر ہماری نظر پڑی اس کا پانی دودھ کی مانند سفید تھا وہ لوگ اس میں داخل ہو گئے بعدازاں ہماری جانب واپس لوٹے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی' وہ بہت زیادہ خوب صورت شکل میں تھے اور اس روایت میں جو اضافہ ہے اس کی تعبیر آپؐ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ طویل القامت شخص جو باغیچے میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے گرد تھے' یہ وہ بچے تھے جو بچپن میں فطرت پر فوت ہو گئے تھے۔ بعض مسلمانوں نے سوال اٹھایا' اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے بھی؟ آپؐ نے فرمایا' مشرکوں کے بچے بھی' اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوب صورت اور آدھا بدصورت تھا (ان کے بارے میں آپؐ نے فرمایا' یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کئے تھے لیکن اللہ نے ان کو معاف کر دیا (بخاری)

٤٦٢٦ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ أَفْرَى الْفِرَى - أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (بخاری)

٤٦٢٧ - (٢٢) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۶۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، سب سے زیادہ سچے خواب سحری کے وقت کے ہیں (ترمذی، دارمی)

نام کتاب : مشکوۃ المصابیح (جلد چہارم)

مصنف : امام ابو عبداللہ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح : مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و نظر ثانی : حافظ ناصر محمود انور

ناشر : مکتبہ محمدیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ
فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ
وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ۝ (سورة الاحقاف پ٢٦)

فہرست عنوانات
(جلد چہارم)

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْآدَابِ
بَابُ السَّلَامِ
(آداب اور سلام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٢٨ ـ (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ـــ، طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ـــ، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ ـــ، وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» قَالَ: فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ». قَالَ: «فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ ـــ بَعْدَهُ حَتَّى الْاٰنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ اُن کا قد ۶۰ ہاتھ لمبا تھا۔ جب اللہ پاک ان کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا' آپ اس جماعت کے پاس جا کر انہیں سلام کہیں' اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سُنیں کہ وہ آپ کو کیا جواب دیتے ہیں۔ پس وہی جواب آپ کا اور آپ کی اولاد کا ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور "السلام علیکم" کہا۔ انہوں نے جواب میں "السلام علیک و رحمۃ اللہ" کہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے "و رحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔ آپؐ نے (مزید) کہا کہ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا لیکن آدم علیہ السلام کے بعد سے انسانی قد میں مسلسل کمی ہوتی رہی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے' احادیثِ صفات اور ان کے ظاہری معنی پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ محدثین نے اس حدیث کو متشابہات میں داخل کیا ہے۔ اس کی تشریح اور تاویل صرف اللہ تعالیٰ

ہی جانتا ہے البتہ اس حدیث کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اسی شکل میں پیدا کیا' جس شکل کا ان کے لئے تعیّن ہو چکا تھا۔ نطفہ ماں کے رحم میں مختلف حالتیں بدلتا ہے' پہلے وہ نطفہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا بنتا ہے' بعدازاں وہ لوتھڑا مختلف مراحل میں سے گزر کر مکمل انسان بنتا ہے۔ اس کے برعکس آدم علیہ السلام اسی شکل پر پیدا ہوئے جس طرح پیدا کرنا مقصود تھا اور پھر اسی شکل پر موت تک رہے یہاں تک کہ جب انہیں آسمانوں سے زمین پر اتارا گیا تو تب بھی وہی شکل تھی' اس میں ذرا بھی تبدیلی نہ تھی۔
(تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۷۹' فتح الباری جلد۶ صفحہ۳۶۷)

٤٦٢٩ ـ (٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ — قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۲۹ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں بہتر بات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تو کھانا کھلائے اور ہر واقف اور ناواقف کو سلام کہے (بخاری' مسلم)

٤٦٣٠ ـ (٣) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ — سِتُّ خِصَالٍ: يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ، وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ —، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ» لَمْ اَجِدْهُ «فِي الصَّحِيْحَيْنِ» وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ.

۴۶۳۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمارپرسی کرے' جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پر پہنچے' جب وہ دعوت دے تو وہ اس کی دعوت قبول کرے' جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے السلام علیکم کہے' چھینک آنے پر اس کے لئے رحمت کی دُعا کرے اور اس کی غیرحاضری یا موجودگی میں اس کی خیرخواہی کرے۔ صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری' مسلم اور نہ ہی کتابُ الحمیدی میں پایا ہے البتہ جامعُ الاصول کے مؤلف نے نسائی کے حوالے سے اس کا ذکر کیا ہے۔

٤٦٣١ ـ (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا —، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۳۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جنّت میں اس

وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں' جب تک تم آپس میں محبّت نہیں کرتے۔ بھلا کیا میں تمہیں ایسی عادت نہ بتاؤں کہ جب تم وہ عادت پختہ کر لو گے تو تم ایک دوسرے سے محبّت کرو گے؟ وہ یہ ہے کہ تم السلام علیکم کہنے کو عام کرو (مسلم)

٤٦٣٢ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ— عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ — عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ — عَلَى الْكَثِيْرِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوار پیادہ کو' پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو السلام علیکم کہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: سوار شخص کے دل میں کچھ فخر ہوتا ہے اس لئے وہ تواضع اختیار کرتے ہوئے السلام علیکم کا آغاز کرے' اگر دونوں پیدل چل رہے ہیں اور ان کی ملاقات ہو جاتی ہے تو ان میں سے جو چھوٹا ہے وہ بڑی عُمر والے کو السلام علیکم کہے اور اگر دونوں ہم عُمر ہیں تو جو شخص ابتدا کرے گا اس کو فضیلت حاصل ہو گی۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۰)

٤٦٣٣ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھوٹی عمر والا شخص بڑی عمر والے کو' گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کہنے میں پہل کریں۔

(بخاری)

٤٦٣٤ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں کے قریب سے گزرے تو آپؐ نے انہیں سلام کہا (بخاری' مسلم)

٤٦٣٥ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْدَاُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کہنے میں پہل نہ کرو اور جب کسی راستے میں تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو انہیں تنگ

راستے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کرو (مسلم)

٤٦٣٦ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ أَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ ـ عَلَيْكَ. فَقُلْ: وَعَلَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودی تمہیں سلام کہتے ہوئے "السّام علیک" کے کلمات کہتے ہیں (جن سے مقصود یہ ہے کہ تم تباہ و برباد ہو جاؤ) پس تم انہیں جواب میں کہا کرو "تم ہی تباہ و برباد ہو جاؤ" (بخاری' مسلم)

٤٦٣٧ - (١٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اہلِ کتاب جب تمہیں سلام کہیں تو ان کے جواب میں کہو "تم پر ہو" (بخاری' مسلم)

٤٦٣٨ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ. فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ». قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا! قَالَ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «عَلَيْكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

- (١٢) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ. قَالَتْ: إِنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ. قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللهُ، وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ». قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: «أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ».

- (١٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ. قَالَ: «لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً، فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ».

۴۶۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی اور "السام علیکم" کہا یعنی تم پر ہلاکت ہو۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ان کے جواب میں کہا' تم پر ہلاکت اور لعنت ہو۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! بلاشبہ اللہ پاک نرمی کرنے والا ہے اور تمام کاموں میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ عائشہؓ نے عرض کیا' آپؐ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا

ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' میں نے کہہ دیا "اور تم پر ہو"۔ ایک روایت میں ہے کہ "تم پر ہو" یعنی لفظ واؤ نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا' آپؐ تباہ ہو جائیں۔ آپؐ نے جواب دیا' بلکہ تم تباہ ہو جاؤ چنانچہ عائشہؓ نے کہا' تم پر اللہ کی لعنت اور اس کی ناراضگی ہو۔ یہ سُن کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہؓ! نرمی اختیار کر' تیز گفتگو اور بدزبانی سے کنارہ کش رہ۔ عائشہؓ نے عرض کیا' آپؐ نے اُن کے کلمات نہیں سنے؟ آپؐ نے جواب دیا' تو نے میری بات نہیں سنی! میں نے ان کی باتوں کا جواب دے دیا ہے اور ان کے بارے میں میرے کلمات قبولیت سے نوازے گئے ہیں لیکن میرے بارے میں ان کے کلمات ہرگز قبول نہیں ہوں گے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! تجھے فحش گفتگو سے اِحتراز کرنا چاہیے بلاشبہ اللہ پاک فحش گفتگو اور تکلّف کے ساتھ فحش گفتگو کو پسند نہیں فرماتا ہے۔

٤٦٣٩ - (١٤) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ، وَالْيَهُوْدِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۹: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے' جو مسلمانوں' بت پرست مشرکوں اور یہود پر مشتمل تھی۔ آپؐ نے ان کو سلام کہا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس مجلس میں چونکہ مسلمان بھی تھے اس لئے آپؐ نے ان کا خیال رکھتے ہوئے سب کو سلام کہا۔ (واللہ اعلم)

٤٦٤٠ - (١٥) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. قَالَ: «فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلاَّ الْمَجْلِسَ — فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ». قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ — ، وَكَفُّ الْاَذٰى — ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ —». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے اس کے علاوہ کوئی کام ہی نہیں ہے کہ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے رہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تمہیں وہاں بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نظریں نیچی رکھنا' کسی راہ گیر کو تکلیف نہ دینا' سلام کا جواب دینا' اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا (بخاری' مسلم)

٤٦٤١ - (١٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ:

«وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ» ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا.

۴۶۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی واقعہ میں روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اور مسافروں کی راہنمائی کرو۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث کے بعد اِسی طرح بیان کیا ہے۔

٤٦٤٢ - (١٧) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ -، وَتَهْدُوا الضَّالَّ» ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا، وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي «الصَّحِيْحَيْنِ».

۴۶۴۲: عمر رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' تم مصیبت زدہ کی داد رسی کرو اور بھولے ہوئے کو راہ دکھلاؤ۔ ابوداؤد نے اس روایت کو اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد بیان کیا ہے۔ صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں روایتوں کو بخاری اور مسلم میں نہیں پایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٦٤٣ - (١٨) **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ» .. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۴۶۴۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جنہیں اچھے انداز کے ساتھ ادا کیا جائے۔ جب اُس سے ملاقات ہو تو اُسے سلام کہے' جب وہ دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے' چھینک آنے پر اس کے لئے رحمت کی دعا کرے' جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اس کے لئے بھی پسند کرے۔

(ترمذی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے البتہ ابوہریرہؓ سے مروی حدیث کا مضمون اس حدیث کی تائید کر رہا ہے جس کا ذکر پہلی فصل میں ہو چکا ہے (المجروحین جلدا صفحہ۲۲۲' میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۳۵' تقریب التہذیب جلدا صفحہ۱۴۱' ضعیف ترمذی صفحہ۳۲۸)

٤٦٤٤ - (١٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَشْرٌ». ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُوْنَ». ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ فَقَالَ: «ثَلَاثُوْنَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے "السلام علیکم" کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا بعدازاں وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دس نیکیاں ہو گئیں۔ بعدازاں ایک دوسرا شخص آیا اس نے "السلام علیکم ورحمتہ اللہ" کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا' بیس نیکیاں ہو گئیں۔ بعدازاں ایک اور شخص آیا اس نے "السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ" کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا' وہ شخص بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا' تیس نیکیاں ہو گئیں (ترمذی' ابوداؤد)

٤٦٤٥ - (٢٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ اَتٰى آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، فَقَالَ: «اَرْبَعُوْنَ» وَقَالَ: «هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۴۵: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث والا مضمون بیان کرتے ہیں اور اس میں اضافہ ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا' اس نے "السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ" کہا۔ آپؐ نے فرمایا' چالیس نیکیاں ہو گئیں۔ نیز آپؐ نے فرمایا' اسی طرح فضائل میں اضافہ ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور سہل بن معاذ راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۶۰۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ۵۱۳)

٤٦٤٦ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۴۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے زیادہ اللہ کے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سلام کہنے میں پہل کرتے ہیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٤٦٤٧ - (٢٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۶۴۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند عورتوں کے پاس سے گزرے'

آپؐ نے انہیں سلام کہا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے نیز اس حدیث کی سند میں جابر جُعفی راوی کذّاب ہے (الجرح والتعدیل صفحہ ۲۰۴۳' تہذیب الکمال جلد ۴ صفحہ ۴۶۵' میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۳۷۹)

۴٦٤٨ - (۲۳) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يُجْزِىءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ، وَيُجْزِىءُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مَرْفُوْعاً. وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوُدَ.

۴۶۴۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ایک جماعت کسی شخص کے پاس سے گزرے تو ایک شخص کا سلام کہنا کافی ہوگا اور بیٹھنے والوں میں سے بھی جب کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے گا تو جماعت کی جانب سے کفایت کرے گا (بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعاً" روایت کیا ہے)

نیز امام ابوداوُدؒ نے بھی اسے روایت کیا اور کہا ہے کہ حسن بن علیؒ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ اور حسن بن علیؒ راوی امام ابوداوُدؒ کے استاد ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد خُزاعی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۳۲) البتہ ابونعیمؒ نے حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۵۱ میں اس مضمون کی ایک مرفوع حدیث ذکر کی ہے' جو صحیح ہے۔

٤٦٤٩ - (٢٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ، وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ.

۴۶۴۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام کرنا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ہے' جس پر جرح مشہور ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۴۴۴)

٤٦٥٠ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، اَوْ جِدَارٌ، اَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهٗ — فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۶۵۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ اُسے سلام کہے۔ اگر درمیان میں کوئی درخت' دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اُس سے ملاقات ہو تو اُسے چاہیئے کہ اُسے سلام کہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت : ابوداؤد میں یہ حدیث دو اسانید کے ساتھ مروی ہے جن میں سے ایک کی سند صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۱۹)

٤٦٥١ - (٢٦) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتاً فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهِ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلاً.

۴۶۵۱ : قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کہو اور جب تم گھر سے باہر آؤ تو پھر بھی گھر والوں کو سلام کہو (امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں مُرسلاً روایت کیا ہے)

٤٦٥٢ - (٢٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۵۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہلِ خانہ پر داخل ہو تو انہیں سلام کہہ' اس سے تجھ پر اور تیرے اہلِ خانہ پر برکت نازل ہو گی (ترمذی)

٤٦٥٣ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۶۵۳ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کلام سے پہلے سلام ہے۔ (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عُتبہ بن عبدالرحمان راوی ضعیف اور محمد بن زاذان راوی منکرالحدیث ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۴۶' جلد ۳ صفحہ ۲۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

٤٦٥٤ - (٢٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ: أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْناً، وَأَنْعِمْ صَبَاحاً. فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶۵۴ : عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دورِ جاہلیت میں (ملاقات کے وقت) کہا کرتے تھے "اللہ تعالیٰ تیرے سبب آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور تیری صبح بخیر ہو" لیکن اسلام آنے کے بعد ہمیں اس سے روک دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت : قتادہؒ کا عمرانؓ سے سماع ثابت نہیں۔ اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

٤٦٥٥ - (٣٠) وَعَنْ غَالِبٍ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ائْتِهِ فَاقْرِئْهُ السَّلَامَ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: «عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيْكَ السَّلَامُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۵۵ : غالبؒ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حسن بصریؒ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے' اچانک ایک شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میرے والد نے حدیث بیان کی ہے' اس نے میرے دادا سے بیان کیا ہے' اس نے ذکر کیا کہ میرے والد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا' آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری جانب سے سلام عرض کرنا۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ میرے والد آپؐ کو سلام کہتے ہیں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا' تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں بعض مجہول رُواۃ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

٤٦٥٦ - (٣١) وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ، بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۵۶ : ابو العُلاء حَضرمی روایت کرتے ہیں کہ عُلاء حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عامل تھا اور جب وہ آپؐ کی جانب مکتوب تحریر کرتا تو پہلے اپنا نام تحریر کرتا (ابوداؤد)

وضاحت : ابوالعُلاء حَضرمی غیر معروف راوی ہے۔ مشکوٰۃ کے متن میں ابو العُلاء حَضرمی غلط درج ہے' سُنن ابوداؤد میں "عن بعضِ العُلاء" تحریر ہے (ابوداؤد صفحہ ۷۰۵)

٤٦٥٧ - (٣٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ، فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

۴۶۵۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص تحریر کرے تو اسے چاہیئے کہ اسے خاک آلود کرے اس طرح کرنے سے مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حمزہ بن ابی حمزہ راوی منکرالحدیث ہے نیز مشکوٰۃ علامہ البانی کی تیسری جلد کے آخر میں حافظ ابنِ حجرؒ کا چند احادیث کے بارے میں ایک رسالہ مُلحق ہے' اس میں انہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۰۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۷۵' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۴)

٤٦٥٨ - (٣٣) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ؛ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ.

۴۶۵۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ کے سامنے ایک کاتب تھا' میں نے آپؐ سے سنا' آپؐ نے کاتب کو حکم دیا کہ قلم اپنے کان پر رکھ' اس طرح کرنے سے انجام کار ذہن میں محفوظ رہتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمان راوی ضعیف اور محمد بن زاذان راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ و صفحہ ۲۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۴)

٤٦٥٩ - (٣٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ أَمَرَنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ، وَقَالَ: «إِنِّيْ مَا آمَنُ يَهُوْدَ عَلَى كِتَابٍ». قَالَ: فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُوْدَ كَتَبْتُ، وَإِذَا كَتَبُوْا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۵۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہودیوں کی کتابت سیکھوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں یہودیوں کی تحریر سے مطمئن نہیں ہوں۔ زیدؓ نے کہا' ابھی مجھ پر پندرہ روز بھی نہ گزرے تھے کہ میں نے اُن کا علم حاصل کر لیا۔ اس کے بعد جب بھی آپؐ یہود کی جانب لکھتے تو میں تحریر کرتا اور جب وہ آپؐ کی طرف لکھتے تو میں ان کی تحریر آپؐ کو پڑھ کر سناتا تھا (ترمذی)

٤٦٦٠ - (٣٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ؛ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ؛ فَلَيْسَتِ الْأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو "السلام علیکم" کہے۔ اگر وہاں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے' پھر وہ وہاں سے اٹھے تو "السلام علیکم" کہے۔ اس لئے کہ پہلا سلام' آخری سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٦٦١ - (٣٦) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا خَيْرَ فِيْ جُلُوْسٍ فِي الطُّرُقَاتِ، إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيْلَ، وَرَدَّ التَّحِيَّةَ، وَغَضَّ الْبَصَرَ، وَأَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ». . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ

السُّنَّةِ».

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِىْ جُرَيٍّ فِىْ بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ».

۴۶۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' راستوں پر بیٹھنے میں کچھ بھلائی نہیں ہے البتہ اس شخص کے لئے بہتر ہے جو راستے کی خبر دے' سلام کا جواب دے' نظر نیچی رکھے اور سواری پر بوجھ لادنے میں معاونت کرے (شرح السنہ)

ابو جُری سے مروی حدیث "باب فَضْلُ الصَّدَقَہ" میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٦٢ - (٣٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ— ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ! اِذْهَبْ اِلَى اُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى مَلَإٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوْا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ثُمَّ رَجَعَ اِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ: اِخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ. فَقَالَ: اِخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّىْ وَكِلْتَا يَدَىْ رَبِّىْ يَمِيْنٌ مُّبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَاِذَا فِيْهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: اَىْ رَبِّ! مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ، - اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ - قَالَ: يَا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَهُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَ: يَا رَبِّ زِدْ فِىْ عُمْرِهِ. قَالَ: ذٰلِكَ الَّذِىْ كَتَبْتُ لَهُ. قَالَ: اَىْ رَبِّ! فَاِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِىْ سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: اَنْتَ وَذَاكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجَّلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِىْ اَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِىَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ» قَالَ: «فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ.

تیسری فصل

۴۶۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں رُوح پھونکی تو آدم علیہ السلام کو چھینک آئی۔ انہوں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کے کلمات کہے۔ آدم علیہ السلام نے اللہ کی توفیق سے اللہ کی تعریف کی' تو اُس کے پروردگار نے اس سے کہا'

"یرحمکَ اللہ" یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے۔ پھر کہا' اے آدم! آپ فرشتوں کی اُس جماعت کی طرف جائیں جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں "السلام علیکم" کہیں چنانچہ آدم علیہ السلام نے "السلام علیکم" کہا۔ انہوں نے جواب میں کہا' "علیکَ السلام و رحمۃُ اللہ" یعنی تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ پھر آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ آپ اور آپ کی اولاد کا آپس میں سلام ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا' جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ بند تھے کہ ان دونوں میں سے تو جس کو چاہے منتخب کر لے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا' میں نے اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو منتخب کر لیا' جبکہ میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دائیں ہاتھ کو پھیلایا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ تیری اولاد ہے' ہر شخص کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کی درمیان لکھی ہوئی تھی ان میں ایک ایسا شخص تھا جو روشن ترین تھا۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تیرا بیٹا داؤد (علیہ السلام) ہے' میں نے اس کی عمر چالیس سال تحریر کی ہے۔ آدم علیہ السلام نے درخواست کی' اے پروردگار! اِس کی عمر میں اضافہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں نے اس کی یہ عُمر تقدیر میں تحریر کر دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا' اے پروردگار! میں اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال عطیہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جیسے تیرا خیال ہے۔ آپؐ نے بیان کیا' پھر آدم علیہ السلام جنّت میں رہے' جب تک اللہ نے چاہا' پھر اس سے اُتارے گئے اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کرتے رہے' ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ آدم علیہ السلام نے اس سے کہا' تو نے جلدی کی ہے' میری عمر تو ہزار سال لکھی ہوئی ہے۔ ملکُ الموت نے جواب دیا درست ہے' لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو اپنی عمر میں سے ساٹھ سال دیئے تھے پس آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ آدم علیہ السلام بھول گئے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اُسی دن سے تحریر اور گواہوں کا حکم دیا گیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عبدالرحمان راوی قوی نہیں ہے۔ متن کے بعض جملے منکر ہیں۔ یہ حدیث "ایمان بالقدر" کے باب میں گزر چکی ہے اس میں آدم علیہ السلام کے چھینک مارنے اور سلام کہنے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ جملہ بھی نہیں ہے کہ اُس روز سے تحریر کرنے اور گواہ مقرّر کرنے کا حکم دیا گیا۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۸۴)

٤٦٦٣ ـ (٣٨) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِيْ نِسْوَةٍ، ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۶۶۳: اَسْماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے' آپؐ نے ہمیں سلام کہا۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

٤٦٦٤ ـ (٣٩) **وَعَنِ** الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي ابْنَ عُمَرَ

فَيَغْدُوا مَعَهُ إِلَى السُّوقِ. قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ- وَلاَ عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ -، وَلاَ مِسْكِيْنٍ، وَلاَ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْماً، فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لاَ تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلاَ تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلاَ تَسُومُ بِهَا، وَلاَ تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثْ. قَالَ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ! - قَالَ: وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلاَمِ، نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۶۶۴: طُفَیل بن اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں آتے اور علی الصبح اُن کے ساتھ بازار کی طرف جاتے۔ طُفیلؓ کہتے ہیں کہ جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمرؓ جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے' خواہ وہ معمولی سامان فروخت کرنے والا ہی کیوں نہ ہوتا یا کوئی بڑا تاجر ہوتا' مسکین شخص ہوتا یا جیسا تیسا بھی ہوتا تو اُسے سلام کہتے۔ طُفیلؓ نے بیان کیا کہ میں ایک روز عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں گیا وہ مجھے بازار لے گئے۔ میں نے اُن سے عرض کیا' آپ بازار کس لئے جاتے ہیں' جبکہ آپ کچھ خرید و فروخت نہیں کرتے اور نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' نہ نرخ دریافت کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں؟ اس لئے آپ یہیں تشریف رکھیں' ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ طُفیلؓ نے بیان کیا' کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا' اے بڑے پیٹ والے شخص! (راوی کہتا ہے کہ طُفیل بڑے پیٹ والے تھے) ہم تو بازار سلام کہنے کے لئے جاتے ہیں' جس شخص سے ہماری ملاقات ہوتی ہے' ہم اُسے سلام کہتے ہیں۔

(مالک' بیہقی شعب الایمان)

٤٦٦٥-(٤٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لِفُلاَنٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ-، وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي مَكَانُ عَذْقِهِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ «أَنْ بِعْنِي عَذْقَكَ» قَالَ: لاَ. قَالَ: «فَهَبْ لِي». قَالَ: لاَ. قَالَ: «فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ». فَقَالَ: لاَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلاَّ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے بیان کیا کہ میرے باغ میں فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اور اُس کے درخت کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ اُس درخت کو میرے پاس فروخت کر دے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے ہبہ کر دے۔ اُس نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' جنت میں درخت کے بدلے اُسے میرے پاس فروخت کر دے؟ اُس نے انکار کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے ایسا

شخص نہیں دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو البتہ وہ شخص تجھ سے بھی زیادہ بخیل ہے جو سلام کہنے میں بخل کرتا ہے
(احمد، بیہقی شعب الایمان)

٤٦٦٦ -**وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْبَادِيءُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۶۶۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، سلام میں پہل کرنے والا تکبّر سے بَری ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

(گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٦٧ - (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ آتِیَهٗ، فَاَتَیْتُ بَابَهٗ، فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا؟ فَقُلْتُ: اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ — فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ، فَلْیَرْجِعْ». فَقَالَ عُمَرُ: اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ. قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهٗ، فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ، فَشَهِدْتُّ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۴۶۶۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعریؓ آئے۔ انہوں نے بتایا کہ عمرؓ نے میری جانب پیغام بھیجا کہ میں اس کے ہاں آؤں۔ چنانچہ میں اُس کے دروازے پر گیا۔ میں نے تین بار السلام علیکم کے کلمات کہے۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ میں واپس آگیا۔ عمرؓ نے مجھ سے دریافت کیا' آپ ہمارے ہاں کیوں نہ آئے؟ میں نے بتایا' میں آیا تھا اور دروازے پر تین بار سلام کہا تھا' جب آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو میں واپس آگیا۔ اس لئے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا' جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ اس پر عمرؓ نے کہا' اس بات پر گواہ پیش کرو؟ ابوسعید خدریؓ نے بتایا' میں اس کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمرؓ کی جانب گیا چنانچہ میں نے گواہی دی (بخاری' مسلم)

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعریؓ کے بارے میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا تھا البتہ انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے مزید احتیاط کے دامن کو تھامنے کا انداز اختیار کیا تاکہ کوئی شخص آپؐ کی جانب کسی ایسی بات کو منسوب نہ کر دے' جو آپؐ نے نہیں فرمائی۔ اس حدیث سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ خبرِواحد حجت نہیں۔ بہت سے مسائل ایسے ہیں' جن میں خبرِواحد کی بنیاد پر عمرؓ نے فیصلے

فرمائے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے عورت کو اس کے خاوند کی دیت سے ورثہ دیا اور مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

٤٦٦٨ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِيْ ــ حَتّٰى أَنْهَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے میرے ہاں آنے کی عام اجازت ہے' تو پردہ اٹھا سکتا ہے اور میری پوشیدہ گفتگو سن سکتا ہے' جب تک کہ میں تجھے نہ روکوں (مسلم)

٤٦٦٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى أَبِيْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: «أَنَا! أَنَا!!» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مقروض تھے۔ میں آپؐ کی خدمت میں پہنچا' میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپؐ نے دریافت کیا' کون ہے؟ میں نے عرض کیا' میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' میں ہوں! میں ہوں! (کیا ہے؟) گویا آپؐ نے اِس کو ناپسند کیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اپنے نام سے آگاہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون ہے۔ کیونکہ بعض اوقات آواز سے پہچاننا مشکل ہوتا ہے (واللہ اعلم)

٤٦٧٠ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ ــ. فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ! اِلْحَقْ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ» فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوْا، فَاسْتَأْذَنُوْا، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں آپؐ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپؐ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپؐ نے فرمایا' ابوہریرہ! اہلِ صُفّہ کے پاس جاؤ' انہیں میری طرف سے دعوت دو چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں دعوت دی' وہ آئے' اُنہوں نے اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اُنہیں اجازت عطا کی' وہ داخل ہو گئے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٦٧١ - (٥) عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ بِلَبَنٍ أَوْ جِدَايَةٍ ــ وَضَغَابِيْسَ ــ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِيْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ

وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْجِعْ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۴۶۷۱: کَلَدہ بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے دودھ یا ہرن کا بچہ اور ککڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے اوپر کی جانب تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے سلام کہا اور نہ اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' واپس جاؤ اور السلام علیکم کہہ کر پوچھو کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: ترمذی کی سند میں سُفیان بن وکیع راوی متکلم فیہ ہے جبکہ ابوداؤد اور مُسند احمد کی سند صحیح ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۷۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)

۴۶۷۲ - (۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَهُ إِذْنٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «رَسُوْلُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ».

۴۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ ہی آ جائے تو یہی اس کی اجازت ہے (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کسی شخص کا دوسرے شخص کی طرف قاصد بھیجنا' اس کو اجازت دینا ہے۔

۴۶۷۳ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ، وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ فَيَقُوْلُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ» وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» فِيْ «بَابِ الضِّيَافَةِ».

۴۶۷۳: عبداللہ بن بُسر بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر جاتے تو دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور السلام علیکم' السلام علیکم فرماتے۔ اِس کا سبب یہ تھا کہ اُن دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (ابوداؤد) اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپؐ نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا' کا ذکر بابُ الضِّیافہ میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٧٤ - (٨) عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: اَسْتَاذِنُ عَلٰى اُمِّيْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا» فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟» قَالَ: لاَ. قَالَ: «فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا»... رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

تیسری فصل

۴۶۷۴: عطاء رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی والدہ کے ہاں جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا' میں تو اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر بھی اس سے اجازت طلب کر۔ اس شخص نے عرض کیا' میں تو اپنی والدہ کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے پاس جانے سے پہلے اس سے اجازت حاصل کر۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تو اپنی والدہ کو بلاپردہ دیکھے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو اُس سے اجازت طلب کرکے جا (امام مالکؒ نے اسے مرسلاً بیان کیا ہے)

٤٦٧٥ - (٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ، تَنَحْنَحَ لِيْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۶۷۵: علی رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ رات کو اور ایک مرتبہ دن کو جاتا۔ جب میں رات کو جاتا تو آپؐ میرے لئے کھانستے تھے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' سند کا دار و مدار عبداللہ بن نجی پر ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ راوی ناقابلِ اعتبار ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۳)۔

٤٦٧٦ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لاَ تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَاْ بِالسَّلاَمِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۶۷۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ابتداءً سلام کے ساتھ نہ کرے اسے اجازت نہ دو (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں بعض رُواۃ غیر معروف ہیں۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

(مُصافحہ اور مُعانقہ کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٧٧ - (١) عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۶۷۷: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ مصافحہ کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے اثبات میں جواب دیا (بخاری)

٤٦٧٨ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ. فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «اَثَمَّ لُكَعُ» — فِيْ «بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ» اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى:

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِيءٍ فِيْ «بَابِ الْاَمَانِ».

۴۶۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ بن علیؓ کا بوسہ لیا۔ آپؐ کے پاس اَقرع بن حَابس (بیٹھا ہوا) تھا۔ اس نے کہا' میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی جانب دیکھا۔ پھر فرمایا' جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جائے گا (بخاری' مسلم)

اور ہم عنقریب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "اَثَمَّ لُكَعُ" انشاء اللہ اہلِ بیت کے مناقب میں بیان کریں گے اور اُمِّ ہانیؓ سے مروی حدیث بابُ الامان کے تحت ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٦٧٩ - (٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ، اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا»... رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَہْ.

وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: «اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا، وَحَمِدَا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ، غُفِرَ لَھُمَا».

دوسری فصل

۴۶۷۹: بَرَاء بن عَازِبْ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو مسلمان جب ملتے ہیں اور باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مُصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اَجلح راوی ضعیف ہے' اس کا مکمل نام یحییٰ بن عبداللہ کِندی ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۶۷۷' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۸۸' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۸۸)

٤٦٨٠ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاہُ اَوْ صَدِیْقَہٗ، اَیَنْحَنِیْ لَہٗ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: اَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: اَفَیَاْخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۶۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے۔ کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا' کیا اس سے مُعانقہ اور مُصافحہ کرے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا۔ اس نے پوچھا' کیا اس کے ہاتھ کو پکڑے اور مُصافحہ کرے؟ آپؐ نے اس کی اجازت دی (ترمذی)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کے تمام طرق کو احادیثِ صحیحہ میں جمع کیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۲۷)

٤٦٨١ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «تَمَامُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ، اَوْ عَلٰی یَدِہٖ، فَیَسْاَلُہٗ: کَیْفَ ھُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَضَعَّفَہٗ.

۴۶۸۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیمار کی مکمل تیمارداری یہ ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنا ہاتھ اس کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کی حالت دریافت کرے۔ اور تمہارا مکمل سلام مصافحہ کرنا ہے (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٦٨٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ -، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زیدؓ بن حارثہ' مدینہ منورہ میں آئے جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ وہ آئے' انہوں نے دروازے پر دستک دی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن ہی ان کی جانب چل دیے' آپؐ اپنے کپڑوں کو گھسیٹ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے کبھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے بدن نہیں دیکھا۔ آپؐ نے اس کے ساتھ مُعانقہ کیا اور اس کا بوسہ لیا (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۷۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۶)

٤٦٨٣ - (٧) وَعَنْ أَيُّوْبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِيْ، وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِيْ أَهْلِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيْرٍ، فَالْتَزَمَنِيْ، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۸۳: اَیُّوب بن بُشَیر عَنَزہ قبیلہ کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں' اس نے بیان کیا کہ میں نے ابوذرؓ سے دریافت کیا' جب تم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا آپؐ تم سے مُصافحہ کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ میں جب بھی آپؐ سے ملا تو آپؐ نے مجھ سے مُصافحہ کیا اور ایک دن آپؐ نے میری جانب پیغام بھیجا لیکن میں گھر پر نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھے بتایا گیا چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے میرے ساتھ مُعانقہ کیا' آپؐ کے معانقہ کے کیا کہنے؟ بہت عُمدہ تھا (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ نامی ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۴)

٤٦٨٤ - (٨) وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جِئْتُهُ: «مَرْحَباً بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ..

۴۶۸۴: عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس روز میں آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے (مجھے دیکھتے ہی) فرمایا' اس مہاجر سوار کو مَرحَبا کہتا ہوں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن مسعود راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

٤٦٨٥ - (٩) وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ - وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ - بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ - فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِي - . قَالَ: «اصْطَبِرْ» - . قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصاً وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ - قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶۸۵: اُسَید بن حُضَیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اور اس کا مزاج مزاحیہ تھا جب وہ اس طرح لوگوں کو ہنسا رہا تھا تو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پہلو میں ایک لکڑی سے چوکا دیا۔ اس نے کہا' مجھے قصاص دیں۔ آپؐ نے فرمایا' قصاص لے لے۔ اس نے کہا' آپؐ نے قیص پہن رکھی ہے جبکہ میرے بدن پر قیص نہ تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قیص اوپر اٹھائی۔ وہ شخص آپؐ کے ساتھ لپٹ گیا اور آپؐ کے پہلو کو بوسے دینے لگا۔ اس نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! بس میرا مقصد تو یہ تھا (ابوداؤد)

٤٦٨٦ - (١٠) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلاً.

وَفِي بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلاً.

۴۶۸۶: شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفرؓ بن ابوطالب سے ملاقات کی آپؐ نے اس کے ساتھ مُعانقہ کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد) بیہقی شُعَبِ الْاِیمَان میں یہ روایت مرسل ہے جبکہ مصابیح کے بعض نسخوں میں شَرحُ السُّنّۃ اور "بَیاضی" سے یہ روایت متّصل مذکور ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' بیاضی سے مراد بنو بیاضہ بن عامر کا فرد ہے اور وہ صحابی ہے' اس کا نام عبداللہ بن جابر انصاری ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۴' تنقیح الرواۃ جلد صفحہ ۲۸۹)

٤٦٨٧ - (١١) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِ مِنْ أَرْضِ

الْحَبْشَةِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَتَلَقَّانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَنَقَنِىْ ثُمَّ قَالَ: «مَا اَدْرِىْ: اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ، اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ؟». وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ... رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۶۸۷: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مُعانقہ کیا بعدازاں آپؐ نے فرمایا' میں نہیں جانتا کہ میں خیبر فتح ہونے پر زیادہ خوش ہوں یا جعفرؓ کے آنے کی وجہ سے زیادہ خوش ہوں۔ اتفاق سے جعفرؓ کا آنا فتح خیبر کے دنوں میں تھا (شرح السنہ)

۴۶۸۸ - (۱۲) **وَعَنْ** زَارِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ فِىْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَهُ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۸۸: زارِع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عبدالقیس کے وفد میں تھا۔ اس نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُترے اور ہم نے آپؐ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اُمّ ابان بنت وازع راویہ مقبول ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۸۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ۵۱۵)

۴۶۸۹ - (۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا. وَفِىْ رِوَايَةٍ: حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ اِلَيْهَا، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِىْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَامَتْ اِلَيْهِ، فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِىْ مَجْلِسِهَا... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اخلاق و عادات' اور ایک روایت میں ہے کہ گفتگو اور کلام کے لحاظ سے فاطمہؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ جب وہ آپؐ کے پاس آتیں تو آپؐ اس کے لئے کھڑے ہو جاتے' اس کا ہاتھ پکڑتے' اس کا بوسہ لیتے اور اسے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپؐ اس کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپؐ کے لئے کھڑی ہو جاتیں' آپؐ کا ہاتھ پکڑتیں' اس کا بوسہ لیتیں اور آپؐ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں (ابوداؤد)

۴۶۹۰ - (۱۴) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا عَائِشَةُ اِبْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ، قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰى، فَاَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۹۰: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر گیا جبکہ وہ ابھی ابھی مدینہ منورہ

آئے تھے' ان کی بیٹی عائشہؓ لیٹی ہوئی تھیں' ان کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ ابوبکرؓ ان کے پاس گئے اور استفسار کیا' اے بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟ اور ان کا رُخسار چوم لیا (ابوداؤد)

٤٦٩١ - (١٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: «اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ ـــ، وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللهِ» ... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۶۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا۔ آپؐ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا' خبردار! بلاشبہ بچے بُخل اور بُزدلی کا باعث ہوتے ہیں۔ بلاشبہ بچے عطیۂ خداوندی ہیں (شرحُ السنّہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم بعد میں آنے والی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے اور وہ صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٩٢ - (١٦) **عَنْ** يَعْلٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ حَسَناً وَحُسَيْناً رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اِسْتَبَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ، وَقَالَ: «اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۴۶۹۲: یَعلٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسنؓ اور حسینؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑتے ہوئے گئے۔ آپؐ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا' بلاشبہ بچے بخل اور بزدلی کا باعث ہوتے ہیں (احمد)

٤٦٩٣ - (١٧) **وَعَنْ** عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَصَافَحُوْا، يَذْهَبِ الْغِلُّ ـــ، وَتَهَادَوْا، تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ» . . . رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

۴۶۹۳: عَطاء خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مُصافحہ کیا کرو' یہ بغض اور کینہ کو دور کرتا ہے اور آپس میں تحائف دیا کرو' اس سے محبت اجاگر ہوگی اور دشمنی ختم ہوگی۔
(مالک نے اسے مرسلاً بیان کیا)

٤٦٩٤ - (١٨) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى اَرْبَعاً قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَاَنَّمَا صَلاَّهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلاَّ سَقَطَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۶۹۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے

دوپہر سے پہلے چار رکعت نفل ادا کئے گویا اس نے انہیں لیلۃ القدر میں ادا کیا اور جب دو مسلمان باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سب گناہ گر جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں اس جیسے مضمون کی حدیث موجود ہے' جس کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۰)

○

بَابُ الْقِيَامِ

(کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٩٥ - (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَیْہِ، وَکَانَ قَرِیْباً مِنْہُ، فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِلْاَنْصَارِ: «قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ. وَمَضَی الْحَدِیْثُ بِطُوْلِہٖ فِیْ «بَابِ حُکْمِ الْاُسَرَاءِ».

پہلی فصل

۴۶۹۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ نے سعدؓ کا فیصلہ تسلیم کیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کی طرف پیغام بھیجا اور وہ آپؐ کے نزدیک ہی تھے' وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے' جب وہ مسجدِ نبویؐ کے قریب آئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ وہ اپنے سردار کو اتارنے کے لئے کھڑے ہو جائیں (بخاری' مسلم)

تفصیل کے ساتھ یہ حدیث قیدیوں کے احکام کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: سعدؓ بن معاذ زخمی ہونے کی وجہ سے بیمار تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ وہ انہیں سواری سے اتاریں۔ وگرنہ کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا شرعاً جائز نہیں۔ جیساکہ دوسری فصل میں انسؓ سے مروی حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے' یہ قیام متنازع فیہ نہ تھا۔ متنازع فیہ قیام وہ ہے جو عجمیوں کے ہاں مروج ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص سفر سے آئے یا حاکمِ وقت اپنے منصب کے لئے آئے تو اس کے لئے کھڑے ہونا ناجائز نہیں۔ اسی طرح کسی شخص کو مبارکباد دینے کیلئے یا کسی معذور کی اعانت کیلئے یا مجلس میں وسعت پیدا کرنے کیلئے کھڑے ہونا درست ہے۔ مقصود یہ ہے کہ بطور تعظیم کے قیام ناجائز اور بطور تکریم کے جائز ہے۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۹۰)

٤٦٩٦ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ، وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۴۶۹۶ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے البتہ مجلسوں میں فراخی اور توسیع اختیار کرو (بخاری' مسلم)

٤٦٩٧ - (٣) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۹۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا پھر واپس آگیا تو وہاں بیٹھنے کا زیادہ حقدار وہی ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٦٩٨ - (٤) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا، لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دوسری فصل

۴۶۹۸ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن صحابہ کرامؓ جب آپؐ کو دیکھتے تو وہ آپؐ کیلئے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپؐ ان کے کھڑے ہونے کو مکروہ جانتے تھے (ترمذی)
اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٤٦٩٩ - (٥) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَاماً — فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۹۹ : معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٧٠٠ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئاً عَلَى عَصًا، فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ: «لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا» ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۰۰ : ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے۔ آپؐ نے لاٹھی پر ٹیک لگا رکھی تھی' ہم آپؐ کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تم عجمیوں کی طرح نہ کھڑے ہوا کرو جو تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۲)

٤٧٠١ - (٧) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَنَا اَبُوْبَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ، فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ ـ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۷۰۱: سعید بن اَبی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس ابوبکرہؓ تشریف لائے تو ایک شخص ان کی آمد پر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ابوبکرہؓ نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ اس شخص کے لباس کے ساتھ صاف کرے جس کو اس نے نہیں پہنایا (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۴)

٤٧٠٢ - (٨) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ ـ فَقَامَ، فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ، نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُوْنَ ـ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۷۰۲: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے اور ہم آپؐ کے گرد بیٹھے ہوتے۔ آپؐ کھڑے ہوتے لیکن پھر واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو اپنا جوتا یا اپنی کوئی چیز اتار کر وہیں چھوڑ جاتے۔ صحابہ کرامؓ اس بات کو معلوم کر کے بیٹھے رہتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، کعب بن ذہل ایادی راوی کا سماع ابوالدّرداء سے ثابت نہیں۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۲۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۸)

٤٧٠٣ - (٩) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ.

۴۷۰۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، کسی شخص کیلئے درست نہیں کہ وہ دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر گھس کر بیٹھے (ترمذی، ابوداؤد)

٤٧٠٤ - (١٠) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۷۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٠٥ - (١١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَاماً حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ.

تیسری فصل

۴۷۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھتے اور باتیں کرتے اور جب آپؐ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم ملاحظہ کرتے کہ آپؐ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔(مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۳۳)

٤٧٠٦ - (١٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَآهُ اَخُوْهُ اَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ» ... رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۷۰۶: وَاثِلَہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیا جبکہ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی خاطر اپنی جگہ سے ہٹے لیکن اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جگہ فراخ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیشک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کیلئے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جائے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔(مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۳۳)

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے پھرنے کے آداب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ ـ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے کعبہ مکرمہ کے صحن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے (بخاری)

٤٧٠٨ - (٢) وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى ـ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۰۸: عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا، آپؐ چت لیٹے ہوئے تھے۔ آپؐ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

٤٧٠٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ ـ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کوئی شخص اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے جبکہ وہ پیٹھ کے بل چت لیٹا ہو (مسلم)

وضاحت: یہ ممانعت تہبند باندھنے والے کے حق میں ہے تاکہ شرمگاہ سے کپڑا ادھر ادھر نہ ہو جائے (واللہ اعلم)

٤٧١٠ - (٤) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر نہ رکھے (مسلم)

٤٧١١ - (٥) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ ـ، فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْهَا ـ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۷۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک دفعہ ایک شخص دو چادریں زیب تن کئے فخر کے ساتھ چل رہا تھا' وہ اس حالت پر بہت نازاں تھا۔ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٧١٢ - (٦) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ. رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَةٍ عَلٰی یَسَارِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۴۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ تکیہ پر بائیں ہاتھ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے (ترمذی)

٤٧١٣ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ اِحْتَبٰی بِیَدَیْهِ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

۴۷۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مارتے تھے (رزین)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم مدنی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸۸' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

٤٧١٤ - (٨) **وَعَنْ** قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّهَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَلْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۱۴: قَیْلَہ بنت مَخْرَمَہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا' آپ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے اس نے بیان کیا کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کی

حالت میں دیکھا تو ڈر کی وجہ سے مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۶)

٤٧١٥ - (٩) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اسی جگہ چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا (ابوداؤد)

٤٧١٦ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ -. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۷۱۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں رات کے وقت آرام کرنے کے لئے اترتے تو وہ اپنی دائیں جانب لیٹتے تھے اور جب فجر سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے تھے (شرح السنۃ)

٤٧١٧ - (١١) **وَعَنْ** بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۱۷: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان کے کسی فرد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس طرح بچھایا جاتا، جس طرح میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور آپؐ کی جائے نماز سر کے پاس ہوتی (ابوداؤد)

وضاحت: جب آپؐ سوتے تو دائیں پہلو کے بل قبلہ رخ لیٹتے جیسا کہ میت کو لحد میں دائیں پہلو کے بل قبلہ رُخ لٹایا جاتا ہے اور جائے نماز اپنے سر کے پاس رکھتے تاکہ تہجّد کے وقت سہولت ہو (واللہ اعلم)

٤٧١٨ - (١٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیٹ کے بل لیٹا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا (ترمذی)

٤٧١٩ - (١٣) **وَعَنْ** يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ - قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۱۹ : یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' ان کا شمار اصحابِ صُفّہ میں تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں پھیپھڑے کی تکلیف کے سبب اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' اچانک ایک شخص نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ خبردار کیا اور بتایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند جانتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : اگر کوئی عذر ہو تو پیٹ کے بل سونا جائز ہے ورنہ نہیں کیونکہ پیٹ کے بل سونے میں دوزخیوں سے مشابہت ہے (واللہ اعلم)

٤٧٢٠ ـ (١٤) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ: حِجَارٌ ـ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ». . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ «مُعَالِمِ السُّنَنِ» لِلْخَطَّابِيِّ «حِجًى».

۴۷۲۰ : علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے گھر کی چھت پر سوتا ہے جبکہ کناروں پر کوئی پردہ نہیں ہے تو وہ اپنی ہلاکت کا خود ذمہ دار ہے (ابوداؤد)
اور معالم السّنن خطابی میں ہے کہ "جب کوئی پتھر یعنی رکاوٹ نہیں ہے"

٤٧٢١ ـ (١٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۲۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چھت پر نہ سوئے' جس کا کوئی پردہ نہیں ہے (ترمذی)

٤٧٢٢ ـ (١٦) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ ـــ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۲ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے اس شخص پر لعنت کی جو مجلس کے درمیان بیٹھتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : علامہ ناصر الدّین آلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۶' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۰)

٤٧٢٣ ـ (١٧) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۳ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ مجلس بہت بہتر ہے جو فراخ ہے (ابوداؤد)

٤٧٢٤ - (١٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ جُلُوسٌ، فَقَالَ: «مَا لِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ؟» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۴: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے کیا ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم الگ الگ بیٹھے ہو (ابوداؤد)

٤٧٢٥ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ، فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ، وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ، فَلْيَقُمْ» ـــ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں ہو پھر سایہ اس سے ہٹ جائے' اس کا کچھ حصہ دھوپ اور کچھ حصہ سائے میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ سائے میں کھڑا ہو جائے (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۴۷)

٤٧٢٦ - (٢٠) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ. قَالَ: «اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ؛ فَاِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ». هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفاً.

۴۷۲۶: اور شرحُ السنّہ میں ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ اس سے دور ہو جائے تو وہ کھڑا ہو جائے اس لئے کہ یہ شیطان کی مجلس ہے۔ مَعْمَر راوی نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے۔

٤٧٢٧ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لِلنِّسَاءِ: «اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ ـــ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ». فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۷۲۷: ابو اُسَید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا' جب آپؐ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے (اور) راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ خلط ملط تھے۔ آپؐ نے عورتوں سے کہا' تم پرے ہٹ جاؤ' تمہارے لئے درست نہیں کہ تم راستے کے درمیان چلو' تم راستے کے کنارے پر چلو۔ چنانچہ اس کے بعد عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیواروں

کے ساتھ لگتا تھا (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اِس حدیث کی سند میں ابوالیمان رحّال راوی مستور اور شدّاد بن ابی عمرو راوی مجہول ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۹۵)

٤٧٢٨ ـ (٢٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ ـ يَعْنِي الرَّجُلُ ـ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روکا کہ کوئی مرد دو عورتوں کے درمیان چلے (ابوداؤد)
وضاحت: علّامہ ناصر الدّین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۳۳۷)

٤٧٢٩ ـ (٢٣) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ ـــ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ «بَابِ الْقِيَامِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي «بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصِفَاتِهٖ» اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى.

۴۷۲۹: جابر بن سَمُرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر شخص وہیں بیٹھ جاتا جہاں جگہ ملتی اور عبداللہ بن عمروؓ سے مروی دونوں حدیثیں بابُ القیام میں ذکر ہو چکی ہیں اور ہم عنقریب علیؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی احادیث کو انشاء اللہ "باب اَسْمَاء النَّبِی وَصِفَاتِہٖ" میں ذکر کریں گے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد۹ صفحہ۲۸۴' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۷۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۱' تذکرۃ الحفاظ جلد۱ صفحہ۲۳۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٣٠ ـ (٢٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ ـــ قَالَ: «اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ؟». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۴۷۳۰: عمرو بن شرید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور میں نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کے کنارے پر ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھتا ہے جن پر اللہ کی ناراضگی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: "مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ" سے اصل مراد تو یہود ہیں' ان کے بعد کُفّار اور مشرکین بھی اس میں شامل ہیں۔ دراصل اس انداز سے بیٹھنا متکبرین کا انداز ہے (واللہ اعلم)

٤٧٣١ - (٢٥) **وَعَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ ـــ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «يَا جُنْدُبُ! اِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۳۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر ماری اور فرمایا' اے جندب! یہ دوزخیوں کا لیٹنا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن نعیم راوی مجہول ہے (ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۳۰۲)

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

(چھینک مارنے اور جمائی لینے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٣٢ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ: هَا؛ ضَحِكَ الشَّیْطَانُ مِنْهُ».

پہلی فصل

۴۷۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند جانتا ہے جب کوئی شخص چھینک لے اور وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کے کلمات کہے تو جو مسلمان **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کے کلمات سنے تو وہ "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**" کے کلمات سننے کے بعد جواب میں "**یَرْحَمُکَ اللّٰہ**" کہے اور جمائی لینا شیطان کی جانب سے ہے' جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو جس قدر ممکن ہو اسے روکنے کی کوشش کرے جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان یہ لفظ سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑتا ہے (بخاری)

وضاحت: چھینک مارنا اس بات کی علامت ہے کہ جسم پر بوجھ نہیں ہے' انسان صحتمند ہے اور جمائی لینا اس بات کی علامت ہے کہ معدہ بھرا ہوا ہے اور بدن بوجھل ہے۔ یعنی نشاط نہیں ہے جبکہ عبادت کے لئے نشاط اہم چیز ہے (واللہ اعلم)

٤٧٣٣ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ - اَوْ صَاحِبُهٗ -: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاِذَا قَالَ لَهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْیَقُلْ: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ» رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**" کہے' اس کا بھائی یا اس کا دوست "**یَرْحَمُکَ اللّٰہ**" کہے اور اس کے

"يَرْحَمُكَ اللهُ" کہنے پر جواب میں "يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" کے کلمات کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت سے نوازے اور تمہارے حالات درست کرے (بخاری)

٤٧٣٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ: «إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دو آدمیوں نے چھینک ماری۔ آپؐ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا تو اس شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے لیکن میری چھینک کا جواب نہیں دیا؟ آپؐ نے فرمایا' اس نے "الحمدُ لِلّٰہ" کہا اور تو نے "الحمدُ لِلّٰہ" نہیں کہا (بخاری' مسلم)

٤٧٣٥ - (٤) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوْهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلاَ تُشَمِّتُوْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۳۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور "الحَمدُ لِلّٰہ" کہے تو تم اس کا جواب دو اور اگر "الحَمدُ لِلّٰہ" نہ کہے تو تم اس کا جواب نہ دو (مسلم)

٤٧٣٦ - (٥) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللهُ» ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى، فَقَالَ: «الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ: «إِنَّهُ مَزْكُوْمٌ».

۴۷۳۶: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نے آپؐ کے پاس چھینک ماری۔ آپؐ نے اس کے لیے "يَرْحَمُكَ الله" کہا بعدازاں اس نے دوبارہ چھینک ماری تو آپؐ نے فرمایا' یہ شخص زکام والا ہے۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے' آپؐ نے تیسری بار اس کے لئے فرمایا کہ یہ شخص زکام والا ہے۔

٤٧٣٧ - (٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِمِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب جمائی لے تو اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو بند کرے اس لئے کہ کھلے منہ میں شیطان داخل ہو جائے گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٧٣٨ - (٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهٗ بِیَدِهٖ اَوْ ثَوْبِهٖ، وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ ـــ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

دوسری فصل

۴۷۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھینک مارتے تو اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے تھے اور آواز پست رکھتے تھے (ترمذی' ابو داؤد)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٤٧٣٩ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ، وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْهِ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْیَقُلْ هُوَ: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۴۷۳۹: ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ کہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" اور اس کا جواب دینے والا "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہے اور چھینک مارنے والا "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" کہے (ترمذی' دارمی)

٤٧٤٠ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ ـــ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهُمْ: یَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَیَقُوْلُ: «یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۷۴۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چھینک مارتے تو اُمید کرتے کہ آپؐ ان کے حق میں "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہیں گے لیکن آپؐ فرماتے' اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٧٤١ - (١٠) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ. فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ: وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ. فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَلْیَقُلْ لَهٗ مَنْ یَّرُدُّ عَلَیْهِ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْیَقُلْ: یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ

وَلَكُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

۴۷۴۱: ھلال بن یساف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ حاضرین میں سے ایک شخص نے چھینک ماری' اس نے "السلام علیکم" کہا۔ سالم نے اس سے کہا' تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو۔ اس سے اس شخص نے کچھ ناراضگی محسوس کی۔ اس نے بتایا' خبردار! میں نے تو وہی بات کہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھی کہ ایک شخص نے آپؐ کے پاس چھینک ماری' اس نے "السلام علیکم" کہا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو۔ جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**" کہے اور اس کو جواب دینے والا شخص "**یَرْحَمُکَ اللّٰہ**" کہے۔ نیز کہے "**یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَ لَکُمْ**" کہ اللہ مجھے اور تمہیں معاف کرے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۹)

۴۷۴۲ - (۱۱) **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثاً فَاِنْ زَادَ فَشَمِّتْهُ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا» . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۷۴۲: عُبَیدبن رِفَاعَہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تین بار (تک) چھینک مارنے والے کا جواب دو اور اگر وہ تین بار سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو تم چاہو جواب دو یا نہ دو (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۷۴۳ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلَاثاً، فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَقَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۴۷۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین بار چھینک مارنے پر اپنے بھائی کا جواب دو۔ اگر زیادہ ہو تو وہ زکام ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا' میرے علم میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان راجی راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۴۴ - (۱۳) **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هٰكَذَا. عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَقُوْلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

تیسری فصل

۴۷۴۴: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور اس نے "اَلحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" کہا۔ ابنِ عمرؓ نے کہا، اور میں بھی کہتا ہوں "اَلحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح تعلیم نہیں دی ہے۔ ہمیں "اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہنا چاہیئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

بَابُ الضِّحْكِ
(ہنسنے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٤٥ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعاً ضَاحِكاً حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کِھلکھلا کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ میں آپؐ کے حلق کے کوّے کو دیکھ سکوں، بس آپؐ تو مُسکراتے تھے (بخاری)

٤٧٤٦ - (٢) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۴۶: جَرِیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنے گھر آنے سے) نہیں روکا اور جب بھی آپؐ مجھے دیکھتے تو مُسکراتے (بخاری، مسلم)

٤٧٤٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ.

۴۷۴۷: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے والی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک سورج نہ نکل آتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپؐ کھڑے ہوتے اور صحابہ کرامؓ دورِ جاہلیت کے واقعات بیان کرتے اور ہنستے لیکن آپؐ صرف مسکراتے تھے (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٧٤٨ ـ (٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۴۸: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور کو نہیں دیکھا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٤٩ ـ (٥) عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ ـــ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ ـــ، وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا ـــ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل

۴۷۴۹: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ ہنستے تھے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا جبکہ ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم ہوتا تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں پایا کہ وہ تیر اندازی میں نشانوں پر تیر اندازی کرتے ہوئے نشانوں کے درمیان دوڑا کرتے تھے اور آپس میں ہنستے کھیلتے تھے لیکن رات کے وقت عبادت گزار بن جاتے تھے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۰)

بَابُ الْأَسَامِي

(نام رکھنے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٥٠ - (١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوْقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمُّوْا بِاِسْمِيْ، وَلَا تَكْتَنُوْا ــ بِكُنْيَتِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۷۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک شخص نے آواز دی۔ اے ابو القاسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا۔ اس نے وضاحت کی میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن کنیت نہ رکھو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کی کنیت ابوالقاسم نہ رکھے۔

٤٧٥١ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو بلاشبہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے' میں تم میں علم اور غنیمت کو تقسیم کر رہا ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ میں محض اپنے بیٹے قاسمؓ کی وجہ سے ابوالقاسم نہیں ہوں بلکہ معنوی لحاظ سے بھی قاسم ہوں۔ (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۰۰)

٤٧٥٢ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ناموں میں سے اللہ کے ہاں زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں (مسلم)

۴۷۵۳ - (۴) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيْحًا، وَلَا اَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: اَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ، فَيَقُوْلُ: لَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا».

۴۷۵۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بچے کا نام یسار' رباح' نجیح اور اَفلح نہ رکھو۔ اس لئے کہ تم کہو گے' کیا یسار وہاں ہے؟ وہ نہیں ہو گا تو کہنے والا کہے گا یسار نہیں ہے (مسلم) اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اپنے بچے کا نام رباح' یسار' اَفلح اور نافع نہ رکھو۔

۴۷۵۴ - (۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْهٰى عَنْ اَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ. ثُمَّ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ یَعلٰی' برکہ' یسار' نافع اور اس جیسے نام رکھنے سے منع کریں۔ بعدازاں آپؐ منع کرنے سے خاموش رہے۔ اس کے بعد آپؐ کی روح مبارک قبض کر لی گئی لیکن آپؐ نے اس سے منع نہیں کیا (مسلم)

۴۷۵۵ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ».

۴۷۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام ناموں سے بُرا نام اس شخص کا ہو گا جو شہنشاہ کہلاتا ہو گا (بخاری)
اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ہاں زیادہ ناراضگی کے لائق اور برا نام اس شخص کا ہے جس کو شہنشاہ کہہ کر پکارا جاتا ہے جبکہ شہنشاہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۴۷۵۶ - (۷) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: سُمِّيْتُ بَرَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ، سَمُّوْهَا زَيْنَبَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۶: زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام "برّہ" رکھا گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' اپنے آپ کو پاک باز نہ کہلواؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکوکار ہے؟ اس کا نام زینب رکھو (مسلم)

٤٧٥٧ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "جُوَیْرِیَہ" کا نام "بَرَّۃ" تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا۔ دراصل آپؐ کو پسند نہ تھا کہ کہا جائے' آپؐ "بَرَّۃ" یعنی نیکوکار کے پاس سے نکلے ہیں (مسلم)

٤٧٥٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ بِنْتاً كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ — فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کی ایک بیٹی کا نام "عاصیہ" تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "جمیلہ" رکھا (مسلم)

٤٧٥٩ - (١٠) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ فَقَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: «لَا، لٰكِنْ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۵۹: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپؐ نے اسے اپنی رانوں پر رکھا اور دریافت کیا' اس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا' فلاں ... آپؐ نے فرمایا' نہیں! اس کا نام "مُنْذِر" رکھو (بخاری' مسلم)

٤٧٦٠ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ؛ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ، وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ. وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ، وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ. وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّيْ؛ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ: مَوْلَايَ؛ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ نہ کہے کہ یہ میرا بندہ ہے (اور) یہ میری بندی ہے۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ البتہ یہ کہے' میرا غلام ہے' میری لونڈی ہے' میرا لڑکا ہے اور میری لڑکی ہے نیز غلام اپنے آقا

کو رب نہ کہے البتہ "میرے آقا" کہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ "میرے آقا" اور "میرے مولا" کہے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو "میرے مولا" نہ کہے اس لئے کہ تمہارا مولا صرف اللہ ہے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں یہ جملہ کہ "غلام اپنے آقا کو مولا نہ کہے" صحیح نہیں ہے۔ اس کا حذف کرنا صحیح ہے۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں ایک باب ترتیب دیا ہے جس کا عنوان ہے کہ آقا' غلام اور لونڈی کا اطلاق درست ہے اور جس حدیث میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو مولا نہ کہے تو اس کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا نیز لفظ رب کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر اس وقت ہوتا ہے جب وہ مضاف نہ ہو۔ اگر مضاف ہو تو اللہ کے غیر پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱)

٤٧٦١ - (١٢) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: اَلْكَرْمَ - ؛ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ انگوروں کو "کَرْم" نہ کہو اس لئے کہ کَرْم صحیح معنوں میں مومن کا دل ہے (مسلم)

٤٧٦٢ - (١٣) **وَفِي** رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: اَلْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَلْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ».

۴۷۶۲: اور وائل بن حجر سے مروی مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' "کَرْم" نہ کہو البتہ "عِنَب" یعنی انگور اور "حَبَلَہ" یعنی انگور کا درخت کہو۔

٤٧٦٣ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ اَلْكَرْمَ، وَلَا تَقُوْلُوْا: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم انگور کا نام "کَرْم" نہ رکھو اور یوں نہ کہو' ہائے زمانے کی خرابی! کیونکہ اللہ ہی دراصل زمانہ ہے (بخاری)

وضاحت: اہلِ عرب انگور کو "کَرْم" اس لئے کہتے تھے کہ ان کے خیال میں کسی شخص کے شراب پینے کے سبب اس میں "کَرْم" یعنی سخاوت اور اخلاق جیسے اوصاف جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اسلام نے جب شراب کو حرام قرار دیا تو شراب کا نام "کرم" رکھنے سے بھی روک دیا۔ دراصل شراب کی حقارت ثابت کرنے کے لئے ایسا کیا گیا اور وضاحت کی کہ دراصل مومن انسان کا دل ہی کرم ہے' شراب نہیں۔ یہ نہی تنزیہی ہے' تحریمی نہیں۔ لیکن اس نام کو چھوڑنے سے اطاعتِ رسولُ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گی (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱)

٤٧٦٤ - (١٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص زمانے کو برا بھلا نہ کہے' اس لئے کہ اللہ ہی حقیقت میں زمانہ ہے (مسلم)

وضاحت : دورِ جاہلیت میں جب لوگوں پر مصیبت آتی تھی تو وہ زمانے کو بُرا بھلا کہتے تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے زمانے کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا کہ زمانہ تو اللہ ہی ہے اور اللہ کو برا بھلا نہ کہو یعنی اللہ ہی تدبیر کرنے والا ہے' انقلاب لانے والا ہے اور ایک بادشاہ کو ختم کرکے دوسرے کو تاج و تخت دینے والا ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱)

۴۷۶۵ - (۱۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ ؛ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ» فِيْ «بَابُ الْاِيْمَانِ».

۴۷۶۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے' میرا نفس بوجھل ہو گیا (بخاری' مسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے کہ) "آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے" بابُ الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت : شریعت نے بعض قبیح ناموں کو ختم کیا ہے اور بطورِ ادب کے ایسے نام بتائے ہیں جو بہت اچھے ہیں کیونکہ لفظ "خبث" قبیح تھا لہٰذا اس کو تبدیل کرکے لفظ "لقس" بتایا گیا ہے اگرچہ دونوں کا معنی ایک ہے' اس حدیث میں امر استحباب کے لئے ہے۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۷۶۶ - (۱۷) **عَنْ** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنٰى أَبَا الْحَكَمِ؟» قَالَ: إِنَّ قَوْمِيْ إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ أَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلاَ الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟» قَالَ: لِيْ شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللهِ. قَالَ: «فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟». قَالَ: قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: «فَأَنْتَ أَبُوْ شُرَيْحٍ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۶۶ : شُرَیح بن ھَانِئ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وفد کے ساتھ گئے تو آپؐ نے سنا کہ اس کی کنیت ابوالحکم ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے بلایا اور فرمایا' بلاشبہ اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور فیصلے کا اختیار اُسی کو ہے۔ تجھے ابوالحکم کنیت کس لئے ملی ہے؟ اس نے جواب دیا' میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے تو میرے پاس آتے' میں ان میں فیصلہ کرتا تو دونوں فریق میرے فیصلے کو تسلیم کر لیتے تھے۔ یہ سن کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کس قدر اچھی بات ہے؟ تیرے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے بتایا شریح' مسلم اور عبداللہ میرے لڑکے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان میں بڑا کون ہے؟ اس نے کہا' میں نے جواب دیا' شریح ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تیری کنیت ابو شُریح ہے (ابوداؤد' نسائی)

٤٧٦٧ - (١٨) **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ، قَالَ: لَقِيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۶۷: مَسرُوْق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات عمرؓ سے ہوئی انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ میں نے جواب دیا' مسروق بن اجدع ہے۔ عمرؓ نے بتایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' اجدع تو شیطان (کا نام) ہے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: علّامہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۳۰۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۸۸)

٤٧٦٨ - (١٩) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَكُمْ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۶۸: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام کے ساتھ بلائے جاؤ گے' پس تم اچھے نام رکھو (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ابی زکریا اور ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۲' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۸۷)

٤٧٦٩ - (٢٠) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کُنیّت کو جمع کرے اور خود کو "محمد ابوالقاسم" کہے (ترمذی)

٤٧٧٠ - (٢١) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِذَا سَمَّيْتُمْ بِاِسْمِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَفِيْ

رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي، فَلاَ يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي؛ وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي، فَلاَ يَتَسَمَّ بِاسْمِي».

۴۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میرا نام رکھو تو میری کُنیّت نہ رکھو (ترمذی' ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میرا نام رکھا اسے چاہیئے کہ وہ میری کُنیّت نہ رکھے اور جس شخص نے میری کنیت رکھی تو اسے چاہیئے کہ وہ میرا نام نہ رکھے۔

٤٧٧١ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ، فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «مَا الَّذِي أَحَلَّ اِسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي؟ أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اِسْمِي؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: غَرِيبٌ.

۴۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے ذکر کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے لڑکا جنا ہے' میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیّت ابوالقاسم رکھی ہے لیکن مجھے بتایا گیا کہ آپؐ اس کو ناپسند جانتے ہیں۔ آپؐ نے وضاحت کی کہ کس نے میرا نام حلال اور میری کُنیّت کو حرام قرار دیا ہے یا کس نے میری کنیّت کو حرام اور میرے نام کو حلال قرار دیا ہے (ابوداؤد) امام محیُ السنّہؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمران راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

٤٧٧٢ - (٢٣) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ -، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۷۲: محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں' اگر آپؐ کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپؐ کے نام جیسا اور اس کی کُنیّت آپؐ کی کُنیّت رکھوں؟ آپؐ نے اجازت دی (ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز ہے لیکن آپؐ کی زندگی میں جائز نہیں تھا (واللہ اعلم)

٤٧٧٣ - (٢٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: صَحَّحَهُ.

۴۷۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کُنیّت (ابوحمزہ) ایک بوٹی کے نام کے ساتھ رکھی' جس کو میں چُن رہا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور مصابیح میں ہے کہ ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت ۱ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کی کنیت "ابوحمزہ" رکھی تھی۔ حمزہ ایک بوٹی کا نام ہے جس کا ذائقہ ترش ہوتا ہے (مشکوٰۃ سعید اللّحام جلد۳ صفحہ۳۱)

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید راوی غایت درجہ ضعیف اور کذّاب ہے اور مصابیح کے یہ الفاظ کہ ترمذیؒ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' درست نہیں (التاریخُ الکبیر صفحہ۲۲۲۳' الجرح والتّعدیل جلد۳ صفحہ۲۰۴۳' تہذیبُ الکمال جلد۲ صفحہ۴۶' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۷۹' ضعیف ترمذی صفحہ۵۱۵)

٤٧٧٤ ـ (٢٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیح نام تبدیل کر دیتے تھے (ترمذی)

٤٧٧٥ ـ (٢٦) **وَعَنْ** بُشَيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيّ، أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: أَصْرَمُ ــ قَالَ: «بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۷۵: بشیر بن میمون اپنے چچا اُسامہ بن اَخْدَرِی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام "اَصْرَم" تھا' وہ ایک جماعت کے ساتھ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تیرا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا "اَصْرَم" ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تو "زُرْعَہ" ہے (ابوداؤد)

وضاحت : "اَصْرَم" عربی زبان میں کٹے ہوئے کو کہتے ہیں اس لئے اس کو قبیح قرار دیا ہے اور اس کے بدل "زرعہ" نام رکھا' جس کے معنی کھیتی کے ہیں (واللہ اعلم)

٤٧٧٦ ـ (٢٧) **وَقَالَ:** وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ إِسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيْزٍ، وَعَتَلَةَ ــ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ ــ، وَشِهَابٍ، وَقَالَ: تَرَكْتُ أَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ.

۴۷۷۶: اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عَاص' عَزِیز' عَتَلَہ' شیطان' حَکَم' غُرَاب' حُبَاب اور شِہَاب ناموں کو تبدیل کیا۔ امام ابوداؤدؒ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے اِختصار کے پیش نظر اس حدیث کی سند کو حذف کر دیا ہے۔

وضاحت : عاص نام میں نافرمانی تھی اس لئے اس کا نام مطیع رکھا' عَتَلَہ نام میں سرکشی تھی اس لئے اس کا نام عتبہ رکھا' حَکَم کا نام عبداللہ' غراب کا نام مسلم اور شہاب کا نام ھشام رکھا۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۳)

٤٧٧٧ - (٢٨) **وَعَنْ** أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ، أَوْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ لِأَبِي مَسْعُوْدٍ: مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي (زَعَمُوْا؟) — قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدَ اللهِ، حُذَيْفَةُ.

۴۷۷۷: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ابو عبداللہؓ سے یا ابوعبداللہؓ نے ابو مسعودؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے لفظ "زَعَمُوْا" یعنی لوگ کہتے ہیں؟ کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' "زَعَمُوْا" یعنی لوگ کہتے ہیں؟ کہنا کسی شخص کی بُری سواری ہے یعنی اس کو تکیہ کلام بنانا بُرا ہے (ابوداؤد) امام ابو داؤدؒ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ سے مراد حذیفہؓ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' ابو قلابہ انصاری نے ابو مسعودؓ اور ابو عبداللہؓ سے نہیں سنا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو شخص کچھ کہنا چاہتا ہے وہ تحقیق سے کہے گمان اور اندازے سے بات نہ کرے۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۳)

٤٧٧٨ - (٢٩) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ — ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم یوں نہ کہو کہ جو کچھ اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے البتہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے' اس کے بعد جو فلاں چاہے (احمد' ابوداؤد)

٤٧٧٩ - (٣٠) **وَفِي** رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللهُ وَحْدَهُ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۷۷۹: اور منقطع روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم یوں نہ کہو' جو اللہ چاہے اور جو محمدؐ چاہے بلکہ کہو' جو اکیلا اللہ چاہے (شرحُ السنۃ)

وضاحت: پہلی حدیث کی سند صحیح ہے البتہ دوسری حدیث کی سند ضعیف ہے۔ امام بیہقیؒ نے سُنن کبریٰ جلد۲ صفحہ۲۱۷ میں ابنِ عباسؓ سے روایت ذکر کی ہے کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپؐ سے کہا' جو اللہ چاہے اور جو آپؐ چاہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "تو مجھے اللہ کے ساتھ شریک کر رہا ہے یوں کہہ' اللہ اکیلا جو چاہے" علّامہ اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (احادیثِ صحیحہ رقم۱۳۹)

٤٧٨٠ - (٣١) **وَعَنْهُ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ»... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۸۰: حُذَیفَہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم منافق کو سردار اور آقا نہ کہو۔ اس لئے کہ اگر وہ تمہارا سردار ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٨١ - (٣٢) وَعَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا ــ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اِسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۴۷۸۱: عبدالحمید بن جُبَیر بن شَیبَہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعیدؒ بن مُسَیّب کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے خبر دی کہ اس کا دادا جس کا نام "حَزْن" تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' میرا نام "حَزْن" ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تو سَہل یعنی آسانی والا ہے۔ اس نے کہا' میں اپنا وہ نام کبھی تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ اِبنُ المُسَیّبؒ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ہمیشہ ہم میں سختی رہی (بخاری)

٤٧٨٢ - (٣٣) وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا أَسْمَاءَ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ: عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ، أَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۸۲: ابو وَہبْ جُشَمِیؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انبیاء کے نام رکھو۔ اللہ کے نزدیک سب ناموں سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں اور سب سے سچا نام' حَارِث اور ھَمَّام ہے اور سب سے زیادہ قبیح نام "حَرْب" یعنی لڑائی اور "مُرَّۃ" یعنی کڑوا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۴۹)

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

(خطابت اور شعر کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۸۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرق کے علاقے سے دو شخص آئے ان دونوں نے تقریر کی۔ لوگوں نے ان کی تقریر پر تعجب کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بظاہر بیان میں جو جاذبیت ہوتی ہے وہ ظاہری لحاظ سے ہے وگرنہ معنوی طور پر وہ بیان قابلِ مذمّت ہوتا ہے۔ نیز مشرق کے علاقے کے دو شخصوں سے مراد عمرو بن الاہتم اور زبرقان بن بدر ہیں (مشکوٰۃ سعید محمد اللحام جلد ۳ صفحہ ۴۳)

٤٧٨٤ - (٢) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۸۴: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں (بخاری)

٤٧٨٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ» — قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۵: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تکلّف کے ساتھ گفتگو کرنے والے تباہی کے کنارے پر ہیں! اس بات کو آپؐ نے تین بار دہرایا (مسلم)

٤٧٨٦ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ — كَلِمَةُ لَبِيْدٍ —: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی ہے' وہ لَبِید کی بات ہے کہ "خبردار! اللہ کے علاوہ تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں" (بخاری' مسلم)

وضاحت : شعر کا دوسرا مصرع ہے "وَكُلُّ نَعِيمٍ لاَ مُحَالَةَ زَائِلٌ" کہ "تمام نعمتیں ختم ہونے والی ہیں" اس سے مراد دنیا کی نعمتیں ہیں۔ یہ شاعر بعد میں مسلمان ہو گیا تھا اس کا مکمل نام لَبِید بن ربیعہ العامری ہے۔ آپؐ نے اس کے اشعار کی تعریف کی ہے (مشکوٰۃ سعید محمد اللحام جلد ۳ صفحہ ۴۴)

٤٧٨٧ - (٥) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا — فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «هِيهِ» — فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: «هِيهِ» ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: «هِيهِ» حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۷ : عَمرو بن شَرِید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اس نے بتایا کہ ایک روز میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا' کیا تیرے پاس اُمیّہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار محفوظ ہیں؟ میں نے جواب دیا' جی ہاں! آپؐ نے فرمایا' سُنا۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو ایک شعر سنایا۔ آپؐ نے فرمایا' اور سنا! اسی طرح آپؐ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک سو اشعار پڑھ دیئے (مسلم)

وضاحت : ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' یہ شخص اشعار کی روشنی میں تو مسلمان دکھائی دیتا ہے؟ آپؐ نے اس کے کلام کو پسند کیا' معلوم ہوا کہ کسی کافر کے اشعار سُننا ناجائز نہیں۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵)

٤٧٨٨ - (٦) **وَعَنْ** جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ — وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ»

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۸ : جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی جنگ میں انگلی زخمی ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا' بس تو انگلی ہے جو زخمی ہو گئی' تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : آپؐ نے یہ شعر قصداً نہیں کہا تھا بلکہ اتفاقاً شعر جاری ہو گیا تھا (واللہ اعلم)

٤٧٨٩ - (٧) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اُهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: «أَجِبْ

عَنِّيْ ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۷۸۹: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگِ) "قریظہ" کے دن حسانؓ بن ثابت سے کہا' تم مشرکین کی مذمّت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جبرائیل علیہ السلام تمہاری معاونت کرتے ہیں نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانؓ سے فرمایا' میری جانب سے جواب دے' اے اللہ! روحُ القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما (بخاری' مسلم)

٤٧٩٠ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : «اُهْجُوا قُرَيْشًا ؛ فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ » . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۷۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمان شاعروں کو) حکم دیا کہ تم قریش کی مذمت کرو اس لئے کہ ان کی مذمّت' ان کے لئے تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ (مسلم)

٤٧٩١ - (٩) وَعَنْهَا، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ : «اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ» . وَقَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے حسانؓ کو بتایا' بلاشبہ (جبرائیل) روحُ القدس ہمیشہ تیری تائید کرتے رہتے ہیں' جب تک کہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے نیز اس نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' حسانؓ نے ان کی مذمّت کی' اس نے مسلمانوں کو بھی شفاء دی اور خود بھی شفاء یاب ہوا۔ یعنی مذمّت کرکے اس نے مسلمانوں کے دلوں پر جو بوجھ تھا اس کو ہلکا کردیا اور خود اپنے دل کے بوجھ کو بھی ہلکا کیا۔ (مسلم)

٤٧٩٢ - (١٠) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُوْلُ :

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ۔۔۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ۔۔۔ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۔۔۔ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ : «اَبَيْنَا اَبَيْنَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۷۹۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دوران رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم مٹی اٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ کا پیٹ غبار آلود ہو گیا۔ آپؐ (اشعار) کہہ رہے تھے' اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے' نہ ہم صدقہ کرتے' نہ نمازیں ادا کرتے۔ اے اللہ! ہم پر طمانیت نازل فرما اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بلاشبہ اِن لوگوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے' جب وہ ہمیں دین سے پھیرنا چاہیں گے تو ہم ان کی یہ بات کبھی نہیں مانیں گے۔ "نہیں مانیں گے' نہیں مانیں گے" کے الفاظ پر آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی تھی (بخاری' مسلم)

وضاحت : رجز یا اشعار عبداللہ بن رواحہ ؓ کے ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطور رجز پڑھ رہے تھے۔ (سیرت ابنِ ہشام)

٤٧٩٣ - (١١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

يَقُوْلُ النَّبِیُّ ﷺ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ:

«اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ»

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۹۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے' مٹی اٹھا رہے تھے اور وہ یہ گیت گا رہے تھے۔ "ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر محمدؐ کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں" نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے ہوتے فرماتے'

"اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما" (بخاری' مسلم)

٤٧٩٤ - (١٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَاَنْ يَّمْتَلِیءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ — خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِیءَ شِعْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۹۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جس سے اس کے پھیپھڑے متاثر ہوں' یہ اس بات سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرا ہوا ہو (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٧٩٥ - (١٣) **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ،

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ ـ النَّبْلِ» رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ.

وَفِی «اَلْاِسْتِیْعَابِ لِاِبْنِ عَبْدِ الْبَرِّ، اَنَّهُ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاذَا تَرٰی فِی الشِّعْرِ: فَقَالَ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ».

دوسری فصل

۴۷۹۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' بے شک اللہ تعالیٰ نے اشعار کے بارے میں جو حکم نازل کیا ہے وہ معلوم ہے یعنی شعراء کو برا کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ مومن تلوار اور زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا تم اشعار کے ساتھ تیروں کی مانند بوچھاڑ کرتے ہو (شرحُ السنۃ) اور ابنِ عبدالبرؒ کی کتاب "اَلاِسْتِیْعَابْ" میں ہے کہ کعب بن مالک نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اشعار کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' بلاشبہ مومن شخص اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اسلامی شعراء جب کفّار کے بارے میں ہجویہ اشعار کہتے ہیں تو ان کے اثرات تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ زور دار ہوتے ہیں۔ گویا اشعار کو مطلقاً مذموم قرار دینا درست نہیں۔ ہاں! وہ شعراء جو سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' ان کے اشعار مذموم ہیں۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

٤٧٩٦ - (١٤) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَالْبَذَاءُ ـ، وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۷۹۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' شرم و حیا اور بری باتوں سے خاموش رہنا ایمان کی شاخیں ہیں اور بے ہودہ فضول باتیں کرنا نفاق کی شاخیں ہیں (ترمذی)

٤٧٩٧ - (١٥) **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقاً، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ، مَسَاوِیْكُمْ اَخْلَاقاً، اَلثَّرْثَارُوْنَ، اَلْمُتَشَدِّقُوْنَ ـ، اَلْمُتَفَیْهِقُوْنَ ـ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۴۷۹۷: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق کے مالک ہوں گے اور بلاشبہ میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت والے اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہیں' جو زیادہ باتیں بنانے والے ہیں' گفتگو میں غیر محتاط ہیں اور جو کبر و نخوت کے ساتھ منہ پھیر کر باتیں کرنے والے ہیں (بیہقی شُعَبِ الایمان)

٤٧٩٨ - (١٦) **وَرَوَى** التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ، وَفِي رِوَايَتِهِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: «اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ».

۴۷۹۸: اور ترمذی نے بیہقی کی مانند جابرؓ سے روایت کی ہے اور اس کی روایت میں ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم ان لوگوں کو جانتے ہیں جو زیادہ باتیں بناتے ہیں اور جو گفتگو میں غیر محتاط ہیں لیکن "مُتَفَیْهِقُوْنَ" سے مقصود کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان سے مقصود متکبر لوگ ہیں۔

٤٧٩٩ - (١٧) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا» .:. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۷۹۹: سَعْد بِن اَبِي وَقَاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک ایسے لوگ ظہور پذیر نہ ہوں گے' جو زبان کو کھانے پینے کا ذریعہ بنائیں گے جیساکہ گائے زبان کے ساتھ چارہ کھاتی ہے (احمد)

٤٨٠٠ - (١٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِه كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ — بِلِسَانِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۸۰۰: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اس شخص کو برا جانتا ہے جو چرب لسان ہے اور زبان کی چالاکی سے کمائی کرتا ہے جیساکہ گائے اپنی زبان کے ساتھ چارہ کھاتی ہے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٤٨٠١ - (١٩) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو اس رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا' جنکے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ آپؐ کی اُمّت کے وہ خطیب ہیں جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے تھے (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علاّمہ ناصرالدّین آلبانی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ترمذی میں نہیں ہے۔ علاّمہ سیوطیؒ نے اس

حدیث کو الجامع الکبیر میں ترمذی کے علاوہ دیگر محدّثین کی جانب منسوب کیا ہے البتہ یہ حدیث مسند احمد میں ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۵۳)

٤٨٠٢ - (٢٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَعلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِیَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ — ، لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص گفتگو کے مختلف انداز سیکھتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو مائل کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی نفل اور فرض عبادت کو قبول نہیں فرمائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' ضحاک بن شرحبیل راوی کی ملاقات ابوہریرہؓ سے ثابت نہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۹۲)

٤٨٠٣ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ يَوْماً وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ. فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِهٖ — لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَقَدْ رَاَيْتُ - اَوْ اُمِرْتُ - اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ، فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۸۰۳: عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک دن کچھ باتیں کیں اور ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا' اس نے بہت زیادہ باتیں کیں تو عمروؓ نے کہا' اگر یہ شخص گفتگو میں میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لئے بہتر تھا۔ کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میری رائے ہے یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصربات کروں اس لے کہ مختصربات کرنا ہی بہتر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسماعیل اور اسماعیل بن عیّاش دونوں راوی متکلّم فیہ ہیں (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۶۵۰' تہذیبُ الکمال جلد۳ صفحہ۱۶۳' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۴۰ تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۷۳' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۸)

٤٨٠٤ - (٢٢) وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلاً — ، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَماً، وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالاً» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۸۰۴: صخر بن عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ بعض باتیں جادو جیسا اثر رکھتی ہیں' بلاشبہ بعض علم کی باتیں جہالت ہوتی ہیں' بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے پر ہوتے ہیں اور بلاشبہ بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : اس حدیث کی سند میں ابو جعفر نحوی راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۳)

وضاحت ۲ : عالم شخص بعض اوقات کسی بات کو نہ جاننے کے باوجود بہ تکلّف اس کے بارے میں کچھ بیان کر دیتا ہے جو درحقیقت جہالت کی بات ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی نااہل کے آگے کسی عمدہ بات کو بیان کرتا ہے جو اس پر خواہ مخواہ کا بوجھ ڈالنا ہے۔ علماء کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٨٠٥ - (٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِماً، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ يُنَافِحُ —. وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۴۸۰۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسّانؓ کے لئے مسجد میں منبر کا انتظام فرماتے تھے۔ حسّانؓ منبر پر کھڑے ہو کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، بلاشبہ اللہ تعالٰی حسانؓ کی (جبرائیل) روحُ القدس کے ساتھ معاونت فرماتا ہے جب تک وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مدافعت کرتا رہتا ہے (بخاری)

٤٨٠٦ - (٢٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ حَادٍ — يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ». قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۰۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا "حُدِی خواں" تھا جس کو "انجشہ" کہا جاتا تھا، اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا، اے انجشہ! ٹھہر ٹھہر... شیشوں کو چور نہ کر۔ قتادہؒ راوی نے بیان کیا کہ لفظ "القواریر" سے مقصود کمزور عورتیں ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت : اس حدیث میں عورتوں کو شیشے سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے کہ جیسے شیشہ نازک ہوتا ہے اور معمولی سی ٹھوکر کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح عورتیں بھی کمزور ہوتی ہیں اور جب وہ خوب صورت آواز کو سنیں گی تو ان کے دل متاثر ہوں گے۔ "انجشہ" سیاہ فام انسان تھا اور جب وہ رَجزیہ گیت خوب صورت آواز سے گاتا تھا تو اونٹ تیز چلنے لگ جاتے تھے۔ آپؐ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں عورتیں اس کی خوب صورت آواز سن

کر فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں' اس لئے آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ بلند آواز کے ساتھ حُدِی خوانی نہ کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اونٹ اس کی آواز سن کر تیز چلنا شروع کر دیں اور ان کے تیز چلنے کی وجہ سے کہیں عورتیں سواریوں سے گر نہ جائیں۔
(تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۸)

٤٨٠٧ - (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۸۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شعر کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا' شعر کلام ہی تو ہے۔ اچھا شعر' بہترین کلام ہے اور بُرا شعر' برا کلام ہے (دارقطنی)

٤٨٠٨ - وَرَوَى الشَّافِعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، مُرْسَلاً.

۴۸۰۸: امام شافعیؒ نے عُروہ سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے۔

٤٨٠٩ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ ـــ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خُذُوْا الشَّيْطَانَ، اَوْ اَمْسِكُوْا الشَّيْطَانَ، لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحاً خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں "عَرج" علاقے میں سفر کر رہے تھے' اچانک ایک شاعر سامنے آیا' وہ اشعار کہنے لگا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' شیطان کو پکڑ لو یا شیطان کو روک لو۔ یقیناً ایک شخص کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو (یہ پیپ) اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرا ہوا ہو (مسلم)

٤٨١٠ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۸۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گانا دلوں میں نِفاق اُجاگر کرتا ہے جیساکہ پانی کھیتی کو اُگاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٨١١ - (٢٨) وَعَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اِبْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ، فَسَمِعَ مِزْمَارًا، فَوَضَعَ اَصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ـــ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: بَعْدَ اَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ —، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ: وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۱۱: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں ابنِ عمرؓ کی معیّت میں تھا' انہوں نے بانسری کی آواز سُنی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں کانوں میں اپنی دونوں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستے سے ہٹ کر دوسری جانب چلنا شروع کر دیا (نافعؒ نے کہا) کچھ دور جانے کے بعد ابنِ عمرؓ نے مجھ سے پوچھا' اے نافع! کیا تجھے کوئی آواز سنائی دے رہی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر انہوں نے اپنے دونوں کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور بیان کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپؐ نے بانسری کی آواز سنی تو آپؐ نے اسی طرح کیا تھا جیساکہ میں نے کیا ہے۔ نافعؒ نے بیان کیا کہ میں اس وقت عمر کے لحاظ سے نابالغ تھا (احمد' ابوداؤد) ۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

(زبان کی حفاظت، غیبت اور گالی گلوچ سے احتراز)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٨١٢ - (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۸۱۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کے بارے میں ضمانت دے گا' میں اسے جنّت کی ضمانت دوں گا (بخاری)

وضاحت: زبان کی ضمانت سے مقصود یہ ہے کہ قبیح باتیں نہ کی جائیں اور حرام اشیاء تناول نہ کی جائیں اور شرمگاہ کی ضمانت سے مراد شرمگاہ کو زنا وغیرہ سے محفوظ رکھنا ہے (واللہ اعلم)

٤٨١٣ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: «يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

۴۸۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا کلمہ زبان سے نکالتا ہے حالانکہ وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے کہنے پر اس کے درجات بلند فرماتا ہے اور بلاشبہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کلمہ کہتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے تو اس معمولی کلمہ کی وجہ سے وہ جہنّم رسید ہو گا (بخاری)

نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے وہ مشرق اور مغرب میں جتنا فاصلہ ہے' اس سے زیادہ گہرائی تک جہنم میں گرتا ہے۔

٤٨١٤ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص کسی مسلمان سے لڑائی کرتا ہے اس پر کفر کا اطلاق بطور مبالغہ کے ہے تاکہ وہ اس قسم کے اقدام سے باز رہے یا یہ بطور تشبیہ کے کہا گیا ہے' اس لئے کہ کسی مسلمان سے لڑائی کرنا کسی مسلمان کا فعل نہیں ہو سکتا بلکہ کافر کا فعل ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں بلاشبہ مسلمانوں کے حق کو عظیم گردانا گیا ہے لیکن خوارج کا اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جبکہ اس حدیث میں کفر سے مراد حقیقی کفر نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ آپس میں لڑائی کرنے سے کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا**

ترجمہ: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دیا کرو" (الحجرات: ۹)

اس آیتِ کریمہ میں لڑائی کرنے والے دونوں گروہوں کو مومن کہا گیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

۴۸۱۵ - (۴) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۱۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک ضرور اس کے وبال کو بھگتے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث کے کئی معانی بیان کیے گئے ہیں لیکن زیادہ راجح معنیٰ یہ ہے کہ جو شخص ایسے انسان کو کافر کہتا ہے' جس کے کامل اسلام کو وہ جانتا ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم کا کچھ شک و شبہ بھی نہیں ہے تو اس صورت میں واضح ہے کہ کافر کہنے والا خود کافر ہے گویا اس نے خود ہی اپنے عقیدے کو کفر کہا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

۴۸۱۶ - (۵) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ، وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ».. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۸۱۶: ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق یا کافر کہتا ہے تو اگر وہ شخص اس کا مستحق نہیں ہے تو اس کے کہنے کا گناہ اس کی طرف لوٹے گا (بخاری)

۴۸۱۷ - (۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، اَوْ قَالَ: عَدُوَّ

اللهِ۔ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۸۱۷: ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان شخص کو کافر یا اللہ کا دشمن کہتا ہے جب کہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ اس پر واپس لوٹے گا (بخاری' مسلم)

٤٨١٨ - (٧)، ٤٨١٩ - (٨) وَعَنْ أَنَسٍ ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالاَ، فَعَلَى الْبَادِىءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۱۸ : ۴۸۱۹ : انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شخص جو ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو اس کا گناہ اس شخص پر ہو گا جس نے ابتدا کی ہے بشرطیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے (مسلم)

٤٨٢٠ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَ يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّاناً» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مومن کے لئے لائق نہیں ہے کہ وہ (کسی دوسرے پر) لعنت بھیجنے والا ہو (مسلم)

٤٨٢١ - (١٠) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لاَ يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلاَ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۱ : ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے والے اور سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے (مسلم)

٤٨٢٢ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ؛ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص کہتا ہے کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے تو وہ شخص ان سب سے زیادہ تباہ و برباد ہے (مسلم)

٤٨٢٣ - (١٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، اَلَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلاَءِ بِوَجْهٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ برا اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ بات کہتا ہے اور دوسروں کے پاس کچھ کہتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٨٢٤ - (١٣) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَمَّامٌ».

۴۸۲۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جنّت میں چغل خور داخل نہیں ہو گا۔ اور مسلم کی روایت میں لفظ "نَمَّامٌ" ہے جبکہ دونوں کا معنی ایک ہے۔

وضاحت: چغل خور اپنی سزا پا لینے کے بعد جنّت میں داخل ہو گا حدیث میں جو نفی کی گئی ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہو گا جو سب سے پہلے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔
(تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۱۱)

٤٨٢٥ - (١٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقاً، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّاباً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ».

۴۸۲۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سچائی اختیار کرو اس لئے کہ سچائی نیکی کی جانب راہ دکھاتی ہے اور نیک کام کرنا جنّت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ آدمی ہمیشہ سچی بات کرتا رہتا ہے اور سچائی کا طلب گار ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صِدّیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے کنارہ کش رہو اس لیے کہ جھوٹ نافرمانیوں کی جانب دھکیلتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔ ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا طلب گار رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے' بلاشبہ سچ بولنا نیک کام ہے اور نیکی جنّت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جھوٹ بولنا برا کام ہے اور برا کام دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

٤٨٢٦ - (١٥) **وَعَنْ** أُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۲۶: اُمِّ کلثُوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹ بول کر لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے' اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پیش کرتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

٤٨٢٧ - (١٦) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۷: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو مبالغہ آرائی کے ساتھ تعریف کرتے ہیں تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو (مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں وعید مبالغہ آرائی کی حد تک تعریف کرنے والوں کے لیے ہے' ایسے لوگوں کو کچھ نہیں دینا چاہیے وگرنہ کسی کی صحیح تعریف کرنا تو جائز ہے (واللہ اعلم)

٤٨٢٨ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: «وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ» ثَلَاثًا «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْیَقُلْ: اَحْسَبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ، اِنْ كَانَ یُرٰی اَنَّهٗ كَذٰلِكَ، وَلَا یُزَكِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۸۲۸: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا' تیرے لیے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ (آپؐ نے فرمایا) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف ضرور کرنا چاہتا ہے تو وہ کہے کہ فلاں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے.... ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حقیقت سے آگاہ ہے (یہ بھی اس صورت میں کہے) جب کہ وہ حقیقت میں اسے ایسا پائے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دے سکتے۔
(بخاری' مسلم)

٤٨٢٩ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ». قِیْلَ: اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: «اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ» — رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: «اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْكَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ».

۴۸۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی اس کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے بھائی کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کرو جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔ دریافت کیا گیا کہ اگر میرے (کسی) بھائی میں

وہ ناپسندیدہ بات موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر اس کے بارے میں آپؐ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر اس میں وہ بات موجود ہے جو تو کہہ رہا ہے تو اس صورت میں تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات موجود نہیں جو تو کہہ رہا ہے تو اس صورت میں تو نے اس پر بہتان لگایا (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تو اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہتا ہے جو اس میں موجود ہے تو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور اگر تو ایسی بات کہتا ہے جو اس میں موجود نہیں ہے تو تو اس پر بہتان لگاتا ہے۔

٤٨٣٠ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، اَنَّ رَجُلاً اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «اِئْذَنُوا لَهُ، فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ» فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! قُلْتَ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهِ، وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَتٰى عَاهَدْتِنِيْ ــ فَحَّاشاً؟؟ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِتِّقَاءَ فُحْشِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اجازت دو اور فرمایا' یہ شخص اپنے قبیلہ کا برا انسان ہے۔ جب وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے اور مسکرا دیئے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو عائشہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اس شخص کے بارے میں ایسے ایسے الفاظ ادا کیے تھے (پھر بھی) آپؐ اسے خندہ پیشانی سے ملے جب کہ آپؐ کے چہرہ پر مسکراہٹ بھی تھی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (اے عائشہ!) تو نے مجھے فحش باتیں کرنے والا کب پایا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ برے مقام والے ہوں گے جنہیں لوگوں نے (ان کے) شر سے محفوظ رہنے کے لیے چھوڑ دیا ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی بری باتوں سے بچاؤ اختیار کرنے کے لئے چھوڑ دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص آپؐ کے پاس حاضر ہوا تھا اس کا نام عُیَینہ بن حصن تھا اگرچہ یہ شخص بعد میں مسلمان ہو گیا لیکن اس وقت مسلمان نہ تھا اور آپؐ کے ارشاد کے مطابق اسلام لانے کے بعد بھی یہ شخص دنیائے عرب میں بے وقوف سمجھا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ اس قسم کے انسان کی غیبت کرنا صرف اس وقت جائز ہے جب مقصود دین اور دنیا کی بھلائی ہو (واللہ اعلم)

٤٨٣١ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافىً اِلاَّ الْمُجَاهِرُوْنَ ــ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ ــ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلاً بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ. فَيَقُوْلُ: يَا فُلاَنُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ» فِيْ «بَابِ الضِّيَافَةِ».

۴۸۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری تمام اُمّت کو معافی حاصل ہو جائے گی لیکن ان لوگوں کو معافی نہیں ملے گی جو کھلم کھلا بے حیائی کرنے والے ہیں بلاشبہ یہ بد معاشی اور غنڈہ پن ہے کہ آدمی رات کو کوئی غلط کام کرے اور صبح اٹھ کر کہے' لوگو! میں نے گزشتہ رات فلاں کام کیا.... جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے برے فعل پر پردہ ڈالا تھا لیکن وہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے پردہ کو فاش کر دیتا ہے (بخاری' مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ "جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔" کا ذکر بابُ الضّیافہ میں گذر چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٨٣٢ - (٢١) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ» قَالَ: غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۴۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا حالانکہ وہ صحیح نہ تھا تو اس کے لئے جنّت کے کناروں میں محل تعمیر ہو گا اور جس شخص نے جھگڑے کی بات کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ حق پر تھا تو اس کے لئے جنّت کے درمیان محل تعمیر ہو گا اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوئے تو اس کے لئے جنّت کے بلند مقام پر محل تعمیر ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور اسی طرح شرحُ السنّہ میں/ہے اور مصابیح میں ہے کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

٤٨٣٣ - (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ اَلْاَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۸۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو جنّت میں کون سی چیز زیادہ داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا ڈر اور بہترین اخلاق ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو کثرت کے ساتھ کون سی چیز جہنم میں داخل کرے گی؟ وہ دو کھوکھلی چیزیں' زبان اور شرمگاہ ہیں۔

(ترمذی' ابنِ ماجہ)

٤٨٣٤ - (٢٣) **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ. وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ». رَوَاهُ «فِي شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوٰى مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ.

۴۸۳۴: بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک شخص کلمہ خیر کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی قدر و منزلت کو نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن اپنی رضا مندی ثبت فرما دیتے ہیں اور بلاشبہ ایک آدمی بری بات زبان پر لاتا ہے جبکہ وہ اس کی حقیقت کو نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن تک اپنی ناراضگی ثبت فرما دیتے ہیں (شرح السنۃ)

نیز امام مالکؒ' امام ترمذیؒ اور امام ابنِ ماجہؒ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

٤٨٣٥ - (٢٤) **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِّمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَّهُ، وَيْلٌ لَّهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۸۳۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص تباہ و برباد ہو گیا جو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لئے دوزخ ہے' اس کے لیے دوزخ ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٤٨٣٦ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ — ، يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَاِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۸۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک شخص ایک بات صرف اس لئے کہتا ہے تاکہ لوگوں کو اس سے ہنسائے' وہ شخص اس بات کی وجہ سے آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت سے زیادہ گہرے مقام میں گرایا جائے گا اور بلاشبہ آدمی اپنے پاؤں کے پھسلنے سے اتنا نہیں گرتا جتنا اپنی زبان کی لغزش کی وجہ سے گرتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

٤٨٣٧ - (٢٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَمَتَ نَجَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۸۳۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص

خاموش رہا' نجات پا گیا (احمد' ترمذی' دارمی' بیہقی' شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

٤٨٣٨ ـ (٢٧) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: «اِمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۳۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا' نجات کیسے ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی زبان پر قابو رکھ' بلا ضرورت گھر سے نہ نکل اور اپنے گناہ پر آنسو بہا (احمد' ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں متعدّد رواۃ ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۴)

٤٨٣٩ ـ (٢٨) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُولُ: اتَّقِ اللهَ فِينَا، فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۳۹: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں' اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں ٹیڑھاپن آگیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے (ترمذی)

وضاحت: ایک حدیث میں دل کو مرکزی عضو قرار دیا گیا ہے جبکہ اس حدیث میں زبان کو مرکزی عضو کہا گیا ہے۔ مطابقت اس طرح ہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے' جب کسی کام کی نسبت زبان کی طرف ہو گی تو یہ نسبت مجازی ہو گی جبکہ حقیقی نسبت دل کی طرف ہوتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۴)

٤٨٤٠ ـ (٢٩) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

۴۸۴۰: علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فضول باتوں کو چھوڑ دینا' آدمی کے اسلام کی اچھائی کی دلیل ہے (مالک' احمد)

٤٨٤١ ـ (٣٠) **وَرَوَاهُ** ابْنُ مَاجَه، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْهُمَا.

۴۸۴۱ : نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے نیز ترمذیؒ نے اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں علی بن حسینؓ اور ابوہریرہؓ سے بیان کیا ہے۔

٤٨٤٢ ـ (٣١) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَلَا تَدْرِي، فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ، أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۴۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صحابی فوت ہو گیا چنانچہ ایک شخص نے اس کے بارے میں کہا' تیرے لئے جنّت کی خوشخبری ہو (اس کی یہ بات سن کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو نہیں جانتا شاید اس نے کوئی لایعنی بات کی ہو یا اس نے اس چیز سے بخل کیا ہو جس کے خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (ترمذی)

وضاحت : بُخل سے مراد صدقہ اور زکوۃ نہ دینا ہے' درحقیقت اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ مال پاک ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے (واللہ اعلم)

٤٨٤٣ ـ (٣٢) **وَعَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ: «هٰذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

۴۸۴۳ : سُفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے لئے آپؐ سب سے زیادہ کس چیز سے خطرہ محسوس کرتے ہیں؟ سُفیانؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا' اس سے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٤٤ ـ (٣٣) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۴۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالرحیم بن ہارون راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۶۰۸)

٤٨٤٥ ـ (٣٤) **وَعَنْ** سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۴۵: سُفیان بن اَسَد حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا سمجھے جب کہ تو جھوٹ بولتا ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی متکلّم فیہ اور اس کا اُستاد مجہول ہے (الجرح و التعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲۸' میزان الاعتدال جلدا' صفحہ۳۳۱' تقریب التہذیب جلدا' صفحہ ۱۰۵' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۱۵)

٤٨٤٦ - (٣٥) **وَعَنْ** عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ». . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۸۴۶: عمّار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دنیا میں دوغلہ تھا قیامت کے دن اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی (دارمی)

وضاحت: اصل کتابوں میں "لسان" کا لفظ مفرد ہے تثنیہ نہیں ہے اور سُنن ابوداؤد میں لفظ مفرد ہے اس صورت میں ترجمہ یہ ہو گا کہ اس کی زبان آگ کی ہو گی (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۶۲)

٤٨٤٧ - (٣٦) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلاَ بِاللَّعَّانِ، وَلاَ الْفَاحِشِ، وَلاَ الْبَذِيْءِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ: «وَلاَ الْفَاحِشِ الْبَذِيْءِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۸۴۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کثرت کے ساتھ طعن کرنے والا' لعنت بھیجنے والا' قبیح گالیاں دینے والا اور بے حیائی کے کام کرنے والا مومن نہیں ہے (ترمذی' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان) اور اس کی دوسری روایت میں "اور نہ فحش باتیں کرنے والا بے حیاء" کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٤٨ - (٣٧) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّاناً». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لاَ يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّاناً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۴۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار شخص کسی پر لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کے لئے یہ لائق نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۰۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۱۵)

٤٨٤٩ - (٣٨) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ «وَلَا بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۴۹: سَمُرَہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت کے ساتھ بد دعا نہ کرو اور نہ یہ کہو کہ تم پر اللہ کا غضب ہو اور نہ یہ کہو کہ تم جہنمی ہو اور ایک روایت میں ہے اور نہ یہ کہو کہ تم آگ میں داخل کیے جاؤ گے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

٤٨٥٠ - (٣٩) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئاً صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْناً وَّشِمَالاً، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغاً رَجَعَتْ اِلَى الَّذِىْ لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلاً، وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۵۰: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو یہ لعنت آسمان کی جانب بلند ہوتی ہے لیکن آسمان کے دروازے اس کے لیے بند ہو جاتے ہیں پھر یہ لعنت زمین کی جانب آتی ہے زمین کے دروازے بھی اس کے لیۓ بند ہو جاتے ہیں بعد ازاں وہ دائیں اور بائیں جانب جانا چاہتی ہے جب وہ کوئی گزرگاہ نہیں پاتی تو اس شخص کی جانب لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی' اگر وہ شخص لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور اگر نہیں تو لعنت کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: علاّمہ ناصرالدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۶۲)

٤٨٥١ - (٤٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ — رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ، وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئاً لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۵۱: ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تیز ہوا ایک شخص کی چادر کو اس سے چھین رہی تھی اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آندھی پر لعنت نہ بھیجو اس لیۓ کہ آندھی کو حکم دیا گیا ہے اور جو شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے جب کہ وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا تو لعنت اس پر واپس آ جاتی ہے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٨٥٢ - (٤١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُبَلِّغُنِىْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِىْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئاً، فَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ».

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۵۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کسی قسم کی (غلط) بات نہ پہنچائے۔ اس لیے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب بھی میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل صاف ہو (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدّین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۹)

۴۸۵۳ - (۴۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا - تَعْنِي قَصِيْرَةً - فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ». . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (آپؐ کی بیوی) صفیہؓ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ ایسی ایسی ہے یعنی وہ چھوٹے قد والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! تو ایسا کلمہ زبان پر لائی ہے کہ اگر اسے سمندر کے برابر پانی میں ملایا جائے تو وہ اس پر غالب آ جائے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۴۸۵۴ - (۴۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ. اِلاَّ شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلاَّ زَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبیح بات جہاں کہیں بھی ہو قابل ملامت ہے اور شرم و حیا جہاں کہیں بھی ہو باعث فخر ہے (ترمذی)

۴۸۵۵ - (۴۴) **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ». - يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ -. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

۴۸۵۵: خالد بن معدانؒ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو اس کے کسی گناہ پر ملامت کرتا ہے تو وہ اس وقت تک فوت نہیں ہو گا جب تک کہ وہ گناہ اس سے سرزد نہیں ہو گا لیکن اس گناہ سے مقصود وہ گناہ ہے جس سے وہ تائب ہو گیا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لیے کہ خالد راوی کی معاذ بن جبلؓ سے ملاقات نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی راوی ضعیف اور متروک الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

٤٨٥٦ - (٤٥) وَعَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللهُ وَيَبْتَلِيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۸۵۶: واثلہ (بن اسقع لیثی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر (اس لیے کہ خوشی کے اظہار کی صورت میں) اس پر تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا لیکن تجھے اس مصیبت میں گرفتار کردے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن اسماعیل راوی متروک الحدیث ہے' ابن معینؒ نے اسے کذاب قرار دیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۲' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۷)

٤٨٥٧ - (٤٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا — وَاِنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۴۸۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے پسند نہیں کہ میں کسی (کے قول و فعل) کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے اتنا اتنا کچھ دیا جائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٥٨ - (٤٧) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ، فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادٰى: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلاَ تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ — ؟ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ؟» قَالُوْا: بَلٰى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ «كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا» فِيْ «بَابِ الْاِعْتِصَامِ» فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ.

۴۸۵۸: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا' اس نے اپنا اونٹ بٹھایا' پھر اس کا گھٹنا رسی سے باندھا' مسجدِ نبوی میں داخل ہوا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جب نماز سے سلام پھیر کر فارغ ہوا تو اپنی سواری کے پاس آیا' اس کا گھٹنا کھولا اور اس پر سوار ہو گیا پھر اس نے باآواز بلند کہا' اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کر لیکن ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ اس کا یہ کلمہ سُن کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا کیا خیال ہے وہ زیادہ جہالت والا ہے یا اس کا اونٹ زیادہ جہالت والا ہے' کیا تم نے نہیں سنا جو اس نے کہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا بالکل سنا ہے (ابوداؤد)

اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث (جس میں ہے کہ) "کسی شخص کے لئے یہی گناہ بس کفایت کرتا ہے" باب

الاعتصام میں ذکر ہو چکی ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عبداللہ جشمی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٨٥٩ - (٤٨) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۴۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب فاسق شخص کی تعریف کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ تعریف کرنے والے شخص پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کی بے جا تعریف کرنے کے سبب عرش کانپنے لگتا ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' علاّمہ عراقیؒ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

٤٨٦٠ - (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۸۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار شخص میں جبلت کے لحاظ سے تمام عادات ہوتی ہیں البتہ خیانت اور کذب بیانی نہیں ہوتی (احمد) نیز امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

٤٨٦١ - (٥٠) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ.

۴۸۶۱: نیز امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

٤٨٦٢ - (٥١) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيْلَ لَهُ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيْلَ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

۴۸۶۲: صفوان بن سلیمؒ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایماندار

شخص طبعاً بزدل ہو سکتا ہے؟ آپؑ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایماندار شخص طبعًا جھوٹ بولنے والا ہو سکتا ہے؟ آپؑ نے نفی میں جواب دیا (مالک) امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں مرسل طور پر ذکر کیا ہے۔

٤٨٦٣ - (٥٢) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ؛ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۶۳: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں شیطان کسی شخص کی شکل دھار لیتا ہے اور لوگوں کے پاس جاتا ہے' انہیں جھوٹی باتیں بتاتا ہے۔ لوگ جب اس مجلس سے منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا ہے جس کے چہرے سے تو میں آشنا ہوں لیکن اس کے نام سے بے خبر ہوں وہ فلاں فلاں بات بتاتا تھا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص بظاہر احادیثِ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے لیکن حقیقتاً وہ کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔ یہ کذب نہایت قبیح قسم کا کذب ہے بلکہ کُفر ہے۔ ہر کہنے والے کی بات کو صحیح تسلیم نہیں کرنا چاہیئے بلکہ چھان بین کرنی چاہیئے کہ وہ شخص سچ کہہ رہا ہے یا غلط نسبت کر رہا ہے' تحقیق کے بعد نقل کرنا مناسب ہے۔ اِس مضمون کی ایک حدیث ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیئے بس یہی بات کافی ہے کہ وہ جو بات سنتا ہے وہ آگے اسے بیان کرتا ہے (مرقات جلد۹ صفحہ۲۱۱)

٤٨٦٤ - (٥٣) **وَعَن** عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ. فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ! مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ، وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ».

۴۸۶۴: عمران بن حِطّانؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے انہیں مسجد میں پایا' وہ اکیلے سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے ابوذر! یہ تنہائی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' تنہائی بُرے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی باتیں تحریر کرانا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری باتوں کے تحریر کرانے سے بہتر ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

٤٨٦٥ - (٥٤) **وَعَن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً».

۴۸۶۵: عمران بن حصینؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا خاموش رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے (بیہقی شُعَب الایمان)

٤٨٦٦ ـ (٥٥) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ إِلٰى أَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوْصِنِيْ قَالَ: «أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللهِ، فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ» قُلْتُ: زِدْنِيْ قَالَ: «عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ، فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى أَمْرِ دِيْنِكَ» قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ، فَإِنَّهُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ» ـ قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «لَا تَخَفْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ».

۴۸۶۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ابوذرؓ نے طویل حدیث بیان کی یہاں تک کہ بتایا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمایئے؟ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر تیرے تمام کاموں کو زینت بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا' مجھے اور وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ عزّوجل کے ذکر میں مصروف رہنا چاہیئے اس سے آسمانوں میں تیرا تذکرہ ہو گا اور زمین میں تجھے روشنی عطا ہو گی۔ میں نے عرض کیا' مجھے اور وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے زیادہ خاموش رہنا چاہیئے اس سے شیطان تجھ سے بھاگ جائے گا اور تجھے تیرے دینی امور میں مدد حاصل ہو گی۔ میں نے عرض کیا' مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے زیادہ ہنسنے سے بچنا چاہیئے اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو غافل کر دیتا ہے اور چہرے کی رونق کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا' مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' سچی بات کہہ ' اگرچہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا' مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہرگز نہ ڈر۔ میں نے عرض کیا' مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے اپنی خامیوں کا علم ہے' اس وجہ سے لوگوں کو برا بھلا نہ کہہ (بلکہ اپنی فکر کر) (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس حدیث کے تمام طرق میں کلام ہے نیز اس کی سند میں ابراہیم بن ہشام راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۷۲' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۱۷)

٤٨٦٧ ـ (٥٦) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَأَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: «طُوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا».

۴۸۶۷: انس رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو (عمل کے لحاظ سے) خفیف ہیں اور وزن کے لحاظ سے ثقیل ہیں؟ (ابوذرؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ زیادہ خاموشی اور حُسنِ خلق ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' لوگ جو عمل کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان دونوں کے برابر نہیں۔
(بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

٤٨٦٨ ـ (٥٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ: «لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» ـ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ، ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا اَعُوْدُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثُ الْخَمْسَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۸۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے پاس سے گزرے' ابوبکرؓ اپنے کسی غلام کو لعن طعن کر رہے تھے۔ آپؐ نے ابوبکرؓ کی طرف التفات کیا اور فرمایا' تعجب ہے! لعنت کرنے والا اور صِدِّیق؟ ہرگز نہیں' کعبہ کے رب کی قسم! یعنی دونوں وصف جمع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے اُس دن اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

٤٨٦٩ ـ (٥٨) **وَعَنْ** اَسْلَمَ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْماً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ ـ فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۸۶۹: اسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے جب کہ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ عمرؓ نے کہا' چھوڑ دیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ ابوبکرؓ نے جواب دیا' زبان ہی نے مجھے ہلاکتوں میں داخل کیا ہے (مالک)

٤٨٧٠ ـ (٥٩) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ، وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ».

۴۸۷۰: عُبادہ بن صامتؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔ جب بات کرو تو سچی کرو' جب وعدہ کرو تو ایفا کرو' جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو اور اپنے

ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو (احمد' بیہقی شُعَبِ الْإِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' مطلب راوی کا عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

٤٨٧١ - (٦٠) ٤٨٧٢ - (٦١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، وَأَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ. وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، وَالْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ»... رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۷۱ : ۴۸۷۲: عبدالرحمان بن غَنْم اور اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آتا ہے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں' دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور بے عیب لوگوں کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (احمد' بیہقی شُعَبِ الْإِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (التاریخُ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۶۶۸' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

٤٨٧٣ - (٦٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، وَكَانَا صَائِمَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «أَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا، وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا، وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا آخَرَ». قَالَا: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اغْتَبْتُمْ فُلَانًا».

۴۸۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز ادا کی اور وہ دونوں روزے سے تھے' جب نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے (ان دونوں کے بارے میں) فرمایا' تم وضو اور نماز دہراؤ (البتہ) روزہ رکھے رہو اور کسی دوسرے دن میں اس کی قضا دو۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپؐ نے فرمایا' تم نے فلاں انسان کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث کے متن سے اس حدیث کے ضعف کا پتہ چلتا ہے۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

٤٨٧٤ - (٦٣) ٤٨٧٥ - (٦٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ، فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ، وَإِنَّ

صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ».

۴۸۷۴ : ۴۸۷۵ : ابوسعید خدری اور جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غیبت زِنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! غیبت زنا سے سخت (گناہ) کیسے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایک شخص زنا کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے شخص کو اس وقت تک معافی نہیں ملتی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٨٧٦ - (٦٥) وَفِيْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ، وَصَاحِبُ الغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ». . . رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الإِيْمَانِ».

۴۸۷۶ : نیز انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' زانی کے لیئے توبہ ہے جب کہ غیبت کرنے والے شخص کے لیئے توبہ نہیں ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت : اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

٤٨٧٧ - (٦٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ» وَقَالَ: فِي هٰذَا الْأَسْنَادِ ضُعْفٌ.

۴۸۷۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غیبت کا کفّارہ یہ ہے کہ آپ نے جس شخص کی غیبت کی ہے اس کے لیئے مغفرت کی دعا یوں کریں' اے اللہ! ہمیں اور اس کو معاف فرما (بیہقی فی الدّعواتِ الکبیر) امام بیہقیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عَنْبَسَہ بن سلیمان کوفی راوی متروک الحدیث ہے نیز اس حدیث کی سند کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

بَابُ الْوَعْدِ

(وعدے کی اہمیت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٨٧٨ - (١) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ — فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُعْطِيَنِيْ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا. فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۸۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور ابوبکرؓ کے پاس عَلاء بن حَضرمی کی طرف سے مال آیا تو ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لینا ہے یا آپؐ نے اُس سے کوئی وعدہ کیا ہے تو وہ ہمارے پاس آئے۔ جابرؓ نے بیان کیا' میں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپؐ مجھے اتنا اتنا (مال) دیں گے' آپؐ نے تین بار اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا تھا۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے مجھے دونوں ہاتھ بھر کر ایک بار مال دیا میں نے اس کو شمار کیا تو وہ پانچ سو تھا اور ابوبکرؓ نے کہا اس سے دوگنا (اور) لے (بخاری' مسلم)

وضاحت: عَلاء بن حَضرمیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم نے بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا آپؐ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ نے انہیں اِسی منصب پر قائم رکھا۔ انہوں نے وہاں سے ابوبکرؓ کی خدمت میں مال بھیجا تھا معلوم ہوا کہ فوت شدہ کے قرضہ کو ادا کرنا اور اس کے وعدے کا ایفاء کرنا مستحب ہے۔ یہ وارث اور غیر وارث دونوں کر سکتے ہیں۔ (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٨٧٩ - (٢) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ —، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ، وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصاً —، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا، فَاَتَانَا مَوْتُهُ. فَلَمْ

يُعْطُوْنَا شَيْئًا. فلما قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِيءْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاَمَرَ لَنَا بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۸۷۹: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ گورے رنگ کے تھے' بڑھاپا شروع ہو چکا تھا اور حسنؓ بن علیؓ آپ کے ساتھ مشابہہ تھے۔ آپ نے ہمیں تیرہ اونٹ دینے کا حکم دیا چنانچہ ہم اونٹ لینے کے لئے گئے تو ہمیں آپ کی وفات کی خبر پہنچی' ہمیں کچھ نہ ملا۔ جب ابوبکرؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے اعلان کیا کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کر رکھا ہے وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے ہمیں اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا (ترمذی)

۴۸۸۰ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ، قَالَ: بَایَعْتُ — النَّبِیَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ، وَبَقِیَتْ لَهُ بَقِیَّةٌ —، فَوَعَدْتُهُ اَنْ آتِیَهُ بِهَا فِیْ مَکَانِهِ، فَنَسِیْتُ، فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَاِذَا هُوَ فِیْ مَکَانِهِ، فَقَالَ: «لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ —، اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۸۰: عبد اللہ بن ابی حمساء بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی بعثت سے قبل آپ سے کوئی چیز خریدی' آپ کی رقم کا (میری طرف) کچھ بقایا رہ گیا۔ اس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ لاتا ہوں لیکن میں بھول گیا تین روز کے بعد مجھے یاد آیا تو دیکھا کہ آپ اُسی جگہ تھے۔ آپ نے فرمایا' تو نے مجھے مشقت میں ڈالا' تین روز سے تیرا انتظار کر رہا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی المخارق راوی قابلِ حجت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۸)

۴۸۸۱ - (۴) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِیَّتِهِ اَنْ یَفِیَ لَهُ، فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ —، فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۴۸۸۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے وعدہ کرتا ہے کہ اس کی نیت یہ ہے کہ وہ وعدہ پورا کرے گا لیکن (بامرِ مجبوری) اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا یا وہ وعدہ کے مطابق نہیں آیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۳)

۴۸۸۲ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا ــ تَعَالَ أُعْطِيْكَ ــ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيْهِ؟» قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ ــ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۸۲: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ والدہ نے کہا' آؤ میں تمہیں کچھ دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' آپ اسے کیا دینا چاہتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں اسے کھجور دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! اگر تو اسے کوئی چیز نہ دیتی تو تیرے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے آپ سے کچھ سنا نہیں نیز اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)۔

۴۸۸۳ - (٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ ــ، وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ ــ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۴۸۸۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص سے وعدہ کرتا ہے اور نماز کے وقت تک ان میں سے ایک نہیں آتا اور آنے کا وعدہ کرنے والا نماز ادا کرنے کے لئے چلا جاتا ہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے (رزین)

وضاحت: رزین کے روایت کردہ الفاظ سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ زید بن ارقم کی حدیث اور الفاظ کے ساتھ دوسری فصل میں گزر چکی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

بَابُ الْمُزَاحِ

(مزاح و خوش طبعی کرنا)

اَلْفَصلُ الْأَوَّلُ

٤٨٨٤ ـ (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: «يَا اَبَا عُمَيْرٍ ـ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ـ ؟» كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے۔ یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے کہتے، اے اَبُو عُمَیْر! بلبل کو کیا ہوا؟ اَبُو عُمَیْرؓ کی ایک بلبل تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مرگئی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبُو عُمَیْرؓ سے اس لئے کہا کہ جب اَبُو عُمَیْرؓ کی بلبل مرگئی تو اس کے مرنے پر وہ غمزدہ ہوگیا تھا تو آپؐ نے اس کا غم دور کرنے کی خاطر اس سے خوش طبعی کرتے ہوئے ایسا کہا تاکہ اس کا غم دور ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ اس قسم کی خوش طبعی کرنا درست ہے۔
(تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٨٨٥ ـ (٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا. قَالَ: «اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا» ـ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے (تعجب کے ساتھ) اس بات کا اظہار کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپ تو ہمارے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں؟ آپؐ نے وضاحت کی کہ میں ہنسی مذاق میں بھی صرف سچی بات کہتا ہوں (ترمذی)

وضاحت: سعید مقبری کی ابوہریرہؓ سے مروی یہ حدیث مرسل ہے نیز اُسامہ بن زید لیثی راوی مختلف فیہ ہے
(میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۷۴، تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۱)

٤٨٨٦ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ -، فَقَالَ: «إِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ؟» - فَقَالَ: مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کا مطالبہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے اُونٹنی کے بچّے پر سوار کراؤں گا۔ اس نے کہا' اونٹنی کا بچّہ میرے کس کام کا؟ (اس کا وہم دور کرتے ہوئے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب اُونٹ' اُونٹنیوں کے بچّے ہیں۔
(ترمذی' ابوداؤد)

٤٨٨٧ - (٤) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ!» -. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ خوش طبعی کرتے ہوئے اسے دوکانوں والا کہہ کر پکارا (ابوداؤد' ترمذی)

٤٨٨٨ - (٥) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوْزٍ: «إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ» فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ لَهَا: «أَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْآنَ؟ ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً. فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا﴾» -. رَوَاهُ رَزِيْنٌ. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۴۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے کہا کہ جنّت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ اس نے دریافت کیا' کیا وجہ کہ وہ جنّت میں نہیں جائے گی؟ وہ عورت قرآن پاک پڑھی ہوئی تھی چنانچہ آپؐ نے اس سے فرمایا' کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے) "ہم نے حوروں کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا"۔ (رزین) اور شرحُ السنّہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔
وضاحت: ان الفاظ سے روایت نہیں ملی البتہ "ترمذی" میں حسن بصریؒ سے اس مضمون کی ایک مرسل روایت ہے لیکن اس کی سند میں کلام ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد صفحہ ۳۲۱)

٤٨٨٩ - (٦) وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حِرَامٍ، وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ» -. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ، وَكَانَ دَمِيْماً. فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ. فَقَالَ: أَرْسِلْنِيْ، مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِذاً وَاللهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لٰكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۸۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی انسان کا نام ظاہر بن حرام تھا' وہ محض جنگل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحائف لاتا تھا اور جب وہ شخص (واپس) جانے کا ارادہ کرتا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (شہری سامان ضرورت کے مطابق) دیا کرتے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ "ظاہر" جنگل میں ہمارا کارندہ ہے اور ہم شہر میں اس کے کارندے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے' اگرچہ وہ بدصورت تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے جبکہ وہ اپنا سامان بیچ رہا تھا تو آپؐ نے اس کو پیچھے سے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا مگر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا چنانچہ اس نے پکارا' مجھے چھوڑو! کون ہے؟ اس نے آپؐ کی طرف مڑ کر دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا چنانچہ وہ پورا زور لگانے لگا کہ اپنی کمر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے ساتھ ملائے رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے اس غلام کو کون خریدے گا؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ' اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے بیچیں گے تو بہت کم قیمت ملے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا' البتہ اللہ کے ہاں تو بے قیمت نہیں ہے (شرحُ السنۃ)

٤٨٩٠ - (٧) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ ـــ، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: «اُدْخُلْ» فَقُلْتُ: اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «كُلُّكَ»، فَدَخَلْتُ. قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ: اِنَّمَا قَالَ: اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۹۰: عوف بن مالک اشجعیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپؐ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے' میں نے سلام کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا' اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں سارے کا سارا آ جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا' تمام کا تمام۔ چنانچہ میں اندر آ گیا۔ عثمان بن ابی العاتکہؒ نے بیان کیا کہ اس شخص نے خیمے کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے کہا کہ میں سارے کا سارا داخل ہو جاؤں (ابوداؤد)

٤٨٩١ - (٨) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِياً، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجُزُهُ ـــ، وَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَباً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ: «كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟». قَالَتْ: فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّاماً، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۹۱: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب

کی۔ ابوبکرؓ نے عائشہؓ کی بلند آواز سنی جب وہ اندر گئے تو انہوں نے عائشہؓ کو طمانچہ مارنا چاہا اور کہا' میں (پھر) نہ دیکھوں کہ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز کو بلند کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو روک رہے تھے۔ ابوبکرؓ ناراض ہو کر باہر چلے گئے جب ابوبکرؓ باہر گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عائشہ تیرا کیا خیال ہے' میں نے تجھے ان سے بچا لیا؟ راوی نے بیان کیا' ابوبکرؓ نے چند دن کے بعد پھر (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو ابوبکرؓ نے دیکھا کہ ان دونوں میں صلح ہے' انہوں نے دونوں سے کہا کہ آپ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کریں جیسا کہ آپ نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم نے آپ کو شریک کر لیا' ہم نے آپ کو شریک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یونس بن بکیر کوئی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ۲۰۷' تھذیبُ التھذیب جلد۶ صفحہ۲۱۷' تنقیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۳۲۲)

۴۸۹۳ - (۹) وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

۴۸۹۳ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کر' نہ اس سے ہنسی مذاق کر اور نہ ہی اس سے وعدہ خلافی کر۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم کوئی راوی کو جمہور علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (العلل و معرفۃ الرّجال جلد۱ صفحہ۳۸۹' تھذیبُ الکمال صفحہ۵۷۷' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۲' ضعیف ترمذی صفحہ۲۲۵)

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

(فخر اور جاہلی تعصب کی ممانعت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٨٩٣ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ اَكْرَمُ؟ قَالَ: «اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ». قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ. قَالَ: «فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ اِبْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ». قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۸۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ زیادہ عزّت والے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک کے ہاں وہ لوگ زیادہ عزّت والے ہیں جو زیادہ پرہیز گار ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم آپؐ سے یہ بات دریافت نہیں کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تمام لوگوں سے زیادہ عزّت والے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے پیغمبر یعقوب بن ابراہیم خلیلُ اللہ کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا' ہم آپؐ سے اس بات کا سوال نہیں کر رہے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا تو کیا تم مجھ سے عرب کے قبائل کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا' ہاں! بالکل آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو (لوگ) جاہلیّت میں بہتر ہیں وہی تم میں سے اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں (بخاری' مسلم)

٤٨٩٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ، يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۸۹۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام معزّز ہیں' وہ معزّز کے بیٹے (وہ آگے) معزّز کے بیٹے (وہ آگے) معزّز کے بیٹے ہیں (بخاری)

وضاحت: کریم' تمام خوبیوں کے حامل قابلِ تعریف' شریف اور فیّاض شخص کو کہتے ہیں (المنجد صفحہ ۸۷۳)

٤٨٩٥ - (٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ، نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ:

«اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»

قَالَ: فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جنگِ حُنین کے دن کے بارے میں بتایا کہ ابوسفیانؓ بن حارث نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچّر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا' جب مشرکین آپؐ کے قریب پہنچ گئے تو آپؐ (اپنی سواری سے) نیچے اتر پڑے اور آپؐ اعلان کر رہے تھے "میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں کچھ) غلط بیانی نہیں ہے' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" راوی نے بیان کیا کہ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر کسی شخص کو نہیں پایا گیا (بخاری' مسلم)

٤٨٩٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا' اے (وہ شخص) جو تمام مخلوق سے بہتر ہے۔ (اس کی یہ بات سن کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام مخلوق سے بہتر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں (مسلم)

وضاحت: آپؐ نے یہ کلمات بطور تواضع کے فرمائے ہیں' وگرنہ ایسی کئی صحیح احادیث موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان پر شرف اور برتری حاصل ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۲۳)

٤٨٩٧ - (٥) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهُ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۹۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم مبالغہ آرائی سے میری تعریف نہ کیا کرو جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف کی۔ بس! میں تو اس کا بندہ ہوں' تم (مجھے) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو (بخاری' مسلم)

٤٨٩٨ - (٦) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۹۸: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ پاک نے میری جانب اس بات کی وحی فرمائی کہ لوگو! تواضع اختیار کرو تاکہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فخر نہ کرے اور نہ زیادتی کرے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٨٩٩ - (٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا، اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ، اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ — الذی يُدَهْدِهُ — الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ — الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ، اَوْ فَاجِرٌ شَقِیٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۴۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ باز آ جائیں جو اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرتے ہیں جو فوت ہو چکے ہیں حالانکہ وہ جہنّم میں دہک رہے ہیں' وہ لوگ اللہ پاک کے نزدیک گندگی کے اس کیڑے سے زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک کے ساتھ گندگی کو چلاتا ہے اس میں کچھ شبہ نہیں ہے اللہ پاک نے تمہارے لئے جاہلیّت کے فخر کو ختم کر دیا ہے جو فخر آباؤ اجداد کے ساتھ کیا جاتا تھا پس انسان دو قسم کے ہیں' مومن پرہیزگار یا فاجر بدبخت۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے ہیں۔
(ترمذی' ابوداؤد)

٤٩٠٠ - (٨) وعن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبِیْ: — اِنْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْنَا: اَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: «اَلسَّيِّدُ اللّٰهُ» فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا. فَقَالَ: «قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ، اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ

۴۹۰۰: مُطرّف بن عبداللہ بن شِخّیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بنو عامر کے وفد میں (شامل ہو کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے عرض کیا' آپؐ ہمارے آقا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' آقا تو بس اللہ ہے۔ ہم نے عرض کیا' آپؐ ہم سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور ہم سب سے زیادہ عطیات دینے والے ہیں۔ (اس پر) آپؐ نے فرمایا' تم اس طرح کی بات کہو یا اس سے بھی کم تر کہو لیکن (خیال رہے کہ) شیطان تمہیں (کوئی ناجائز بات کہنے پر) دلیر نہ کر دے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں اللہ پاک کو اس لقب کے ساتھ حقیقی طور پر خاص کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام

مخلوق کے آقا ہیں لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجازی طور پر انسانوں کے آقا نہیں ہیں۔ اسی لئے آپؐ نے فرمایا' میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا بلکہ اظہار حقیقت کے لئے کہتا ہوں (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۴)

٤٩٠١ ـ (٩) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَسَبُ اَلْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى»ـــ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۰۱: حسنؒ' سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

٤٩٠٢ ـ (١٠) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يقولُ: «مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ ـ، فَأَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۰۲: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرتا ہے (اور فخر کرتا ہے) تو تم اسے کہو کہ اپنے باپ کی شرمگاہ اپنے منہ میں لے اور اس میں ہرگز کنایہ نہ کرو (شرحُ السنّۃ)

٤٩٠٣ ـ (١١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ ـ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اُحُدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: «هَلَّا قُلْتَ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ؟». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۹۰۳: عبدالرحمان (اپنے والد) ابی عقبہ سے بیان کرتا ہے اور یہ شخص آزاد کردہ فارسی غلام تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں جنگِ اُحد میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا میں نے ایک مشرک انسان کو تلوار مارتے ہوئے کہہ دیا کہ یہ گہرا زخم میری جانب سے لے اور میں فارسی النّسل ہوں۔ (یہ کلمہ سن کر) آپؐ میری جانب متوجّہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے یہ کیوں نہ کہا؟ تلوار کا یہ زخم میری جانب سے لے اور میں انصاری جوان ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے اور اس نے "حدّثنا" کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان نہیں کی (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۸۷' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۴۴' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۴)

٤٩٠٤ ـ (١٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ ـ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ» ـ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۹۰۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنی قوم کی ناجائز مدد کرتا ہے وہ اس اُونٹ کی طرح ہے جو (کنویں میں) گر گیا ہے اور اس کی دُم پکڑ کر اسے (کنویں سے) نکالا جا رہا ہے (ابوداوٗد)

٤٩٠٥ - (١٣) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ: «اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۹۰۵: وَاثِلہ بن اَسقَعؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! عصبیّت کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو ظلم میں اپنی قوم کی معاونت کرے (ابوداوٗد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر بصری راوی متکلّم فیہ ہے (الضعفاء الصّغیر صفحہ ۲۲۷' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۹۸' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۲۴' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۷۴)

٤٩٠٦ - (١٤) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: «خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ» ـ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۹۰۶: سُراقہ بن مالک بن جُعشُم بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے قبیلے کی جانب سے مدافعت کرتا ہے بشرطیکہ وہ ناجائز مدافعت نہ کرے (ابوداوٗد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' سعید بن مسیّبؒ نے سُراقہ بن مالکؓ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند میں ایّوب بن سوید شیبانی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۸۷' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۷۴' ضعیف ابوداوٗد صفحہ ۵۰۶)

٤٩٠٧ - (١٥) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۹۰۷: جُبَیر بن مُطعِم بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیّت کی طرف دعوت دیتا ہے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیّت کی بنیاد پر لڑائی لڑتا ہے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیّت پر فوت ہوتا ہے (ابوداوٗد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان مکّی راوی مجہول ہے' صحیح مُسلم میں اس مفہوم کی حدیث موجود ہے اس لئے معنوی لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۲۵' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۷۴' ضعیف ابوداوٗد صفحہ ۵۰۷)

٤٩٠٨ - (١٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۰۸ : ابو الدّرداء نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کسی چیز سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت : یعنی محبوب کے عیب' محبّ کو نظر نہیں آتے نہ ہی وہ انہیں سُننے کے لئے تیار ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابوبکر راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٩٠٩ - (١٧) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرٍ الشَّامِيِّ، مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ، عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فَسِيْلَةُ، اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۴۹۰۹ : عُبادہ بن کثیر شامی' جو اہلِ فلسطین میں سے ہیں' اپنے خاندان کی ایک عورت سے بیان کرتے ہیں جس کا نام "فسیلہ" تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے بتایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصبیّت ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! البتہ عصبیّت یہ ہے کہ ایک شخص ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے (احمد' ابن ماجہ)

٤٩١٠ - (١٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنْسَابُكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ، كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ، لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى، كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا ـــ فَاحِشًا ـــ بَخِيْلًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۱۰ : عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے یہ انساب کسی کے لئے باعثِ عار نہیں ہیں تم سب آدم کی اولاد ہو اور برابر ہو جیسے ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے جب کہ صاع خالی ہو۔ کسی شخص کو دوسرے شخص پر صرف دینداری اور پرہیز گاری کے سبب فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ کسی شخص کے لئے عار کے لحاظ سے یہی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز' فحش گو اور بخیل ہو (احمد' بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

(نیکی اور صلۂ رحمی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٩١١ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: «اُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اَبُوْكَ». وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: «اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۴۹۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے قریبی عزیزوں میں سے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا' تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپ نے فرمایا' تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپ نے فرمایا' تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپ نے فرمایا' تیرا والد اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا' اپنی والدہ کے ساتھ (نیکی کر) پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنے والد کے ساتھ پھر جو تیرا جتنا جتنا زیادہ قریبی ہے اس کے ساتھ (بخاری، مسلم)

وضاحت: تین بار والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی یہ توجیہ بھی مناسب ہے کہ والدہ حمل کا بوجھ اُٹھاتی ہے' وضع حمل کی مُشقت سے دوچار ہوتی ہے اور پھر دودھ پلانے کی ذمّہ داری بھی قبول کرتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۶)

٤٩١٢ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَغِمَ اَنْفُهُ - ، رَغِمَ اَنْفُهُ، رَغِمَ اَنْفُهُ». قِیْلَ: مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا، ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ (آپ نے تین بار فرمایا) آپ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کس کی ناک؟ آپ نے فرمایا' اس شخص کی جس نے

اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا (مسلم)

٤٩١٣ - (٣) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ — ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ — اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ صِلِيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۳: اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں۔ میرے پاس میری والدہ آئیں' وہ مشرکہ تھیں (جبکہ قریش کے ساتھ (صلح کا) معاہدہ ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ (مجھ سے) بہتر سلوک کی طلب گار ہیں۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا' ہاں! ان کے ساتھ صلۂ رحمی کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحیح روایت میں لفظ "رَاغِمہ" ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اسلام لانے کو بُرا سمجھتی ہے معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں بھی قریبی رشتہ دار سے صلۂ رحمی کرنا جائز ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۶)

٤٩١٤ - (٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ آلَ اَبِيْ — فُلَانٍ — لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ، اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا» — . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۴: عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بیشک آل ابی فلاں میرے دوست نہیں ہیں۔ میرا دوست تو اللہ پاک اور وہ ایماندار لوگ ہیں جو نیک ہیں البتہ آلِ ابی فلاں کے ساتھ میرا رشتہ ہے' میں ان کے ساتھ اس رشتہ کی وجہ سے صلۂ رحمی کرتا رہوں گا۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: آلِ ابی فلاں سے مراد بنو ابی طالب ہیں جیسا کہ "مُستخرج ابو نعیم" میں ان کا ذکر ہے راوی نے ان کا نام کسی متوقع فساد کے پیشِ نظر نہیں لیا (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۶)

٤٩١٥ - (٥) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ — . وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۵: مُغیرہ (بن شعبہ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ پاک نے تم پر ماں کی نافرمانی کرنے' بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے' خود نہ دینے اور لوگوں سے عطیہ طلب کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے لئے زیادہ باتیں کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ نیز زیادہ سوال کرنا یا لایعنی سوال کرنا اور مال کو (حرام راستے میں) خرچ کرنا بھی حرام قرار دیا ہے (بخاری' مسلم)

٤٩١٦ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ؛ وَيَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! بھلا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا' ہاں! جو کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دیتا ہے' جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٩١٧ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بہت بڑی نیکی کسی شخص کا اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا ہے جبکہ والد فوت ہو گیا ہو یا سفر میں چلا گیا ہو (مسلم)

٤٩١٨ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ -؛ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلۂ رحمی کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرآن پاک کی آیت میں وضاحت ہے کہ جب کسی کی موت کا وقت قریب آ جاتا ہے تو پھر ایک لحظہ بھر بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی اور یہ حدیث قرآن پاک کی آیت کے خلاف ہے پس ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ حدیث میں جس عُمر کا ذکر ہے اس کا تعلق اس فرشتے کے ساتھ ہے جس کو عُمر پر مقرر کیا گیا ہے اور قرآن پاک کی آیت کا تعلق اللہ پاک کے علم کے ساتھ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ فرشتے سے مثلاً یوں کہہ دیا جائے گا کہ فلاں شخص کی عمر سو سال ہو گی۔ اگر وہ صلۂ رحمی کرے گا اور اگر وہ صلۂ رحمی نہ کرے گا تو اس کی عُمر ساٹھ سال ہو گی اور اللہ پاک کے علم میں یہ بات ثابت ہے کہ وہ صلۂ رحمی کرے گا یا نہیں پس اللہ پاک کے علم کے لحاظ سے تقدیم و تاخیر نہیں' فرشتے کے علم کے لحاظ سے کمی بیشی ہوتی ہے اور اس کی جانب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں بھی اشارہ ہے۔ يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ○

"اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔"

تفصیل کے لیے دیکھیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

٤٩١٩ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَلَقَ اللهُ

الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ — فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: «أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَاكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب اللہ پاک اس سے فارغ ہوا تو رشتہ داری کھڑی ہو گئی اور اس نے اللہ پاک کے تہبند کو پکڑ لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا' ہٹ جا۔ اس نے کہا' یہ اس شخص کا مقام ہے جو تیرے ساتھ قطعِ رحمی سے پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اس شخص کو (اپنے ساتھ) ملاؤں جو تجھ کو ملائے اور میں اس شخص سے قطعِ تعلق کروں جو مجھ سے قطعِ تعلق کرے؟ اُس نے جواب دیا' پروردگار! درست ہے اللہ پاک نے فرمایا' پس یہ تیرے لئے ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اِن صفات کو بیان کر رہی ہے جو متشابہات میں سے ہیں ہمارے لئے ایسی صفات پر ایمان لانا اور اس کے علم کو اللہ پاک کے سپرد کرنا لازم ہے البتہ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رشتے داری نے اللہ پاک کے عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو پکڑا اور فریاد کی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

٤٩٢٠ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ — فَقَالَ اللهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ» — رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رشتہ داری یعنی رحم کا لفظ رَحمان سے مشتق ہے اللہ پاک نے اعلان فرما دیا کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے (اپنے ساتھ) ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اس سے قطعِ تعلق کروں گا (بخاری)

٤٩٢١ - (١١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رشتہ داری عرش کے ساتھ معلّق ہے' وہ اعلان کرتی ہے کہ جو مجھے ملائے گا اُسے اللہ پاک (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو مجھے توڑے گا اللہ پاک اس سے قطعِ تعلق کرے گا (بخاری' مسلم)

٤٩٢٢ - (١٢) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲۲: جُبَیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قطعِ رحمی کرنے والا شخص جنّت میں داخل نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس سے مُراد وہ شخص ہے جو قطعِ رحمی کو بلا سبب حلال گردانتا ہے' ایسا شخص ان لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل نہیں ہو گا جو اوّل اوّل جنّت میں داخل ہوں گے بہرحال اس حدیث میں قطعِ رحمی کرنے والے انسان کے لئے انتہائی سخت وعید ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۸)

٤٩٢٣ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِىءِ ـ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۲۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص صلۂ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو صلۂ رحمی کا بدلہ دیتا ہے البتہ وہ شخص صلۂ رحمی کرنے والا ہے جس سے صلۂ رحمی نہیں کی جاتی مگر وہ صلۂ رحمی کرتا ہے (بخاری)

٤٩٢٤ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ. فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ ـ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلۂ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطعِ رحمی کرتے ہیں' میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں' میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر تیری بات درست ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم خاکستر ڈال رہا ہے اور اللہ پاک کی جانب سے تیرے ساتھ ہمیشہ (ایک فرشتہ) ان کے خلاف مددگار رہے گا جب تک تو اس کی پابندی کرے گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٩٢٥ - (١٥) عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۴۹۲۵: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تقدیر کو دُعا ہی بدل سکتی ہے اور نیک اعمال سے ہی عُمر میں اضافہ ہو سکتا ہے اس میں کچھ شُبہ نہیں کہ گناہ کے سبب انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے (ابنِ ماجہ)

٤٩٢٦ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ». وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا —: قَالَ: «نِمْتُ فَرَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ» بَدَلَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ».

۴۹۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں جنّت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پڑھنے کی آواز سنی میں نے استفسار کیا' یہ کون ہے؟ جواب ملا' حارثہ بن نُعمان ہے نیک سلوک کا یہی بدلہ ہوتا ہے۔ یہ شخص اپنی والدہ کا سب لوگوں سے بڑھ کر خدمت گزار تھا (شرحُ السُّنّہ' بیہقی شعب الایمان) اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں سو گیا تو میں نے (خواب میں) خود کو جنّت میں پایا۔ ان دونوں کی ایک روایت میں اس کے بدل "میں جنّت میں داخل ہوا۔" کے الفاظ ہیں۔

٤٩٢٧ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۲۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پروردگار کی رضا مندی والد کی رضا میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

٤٩٢٨ - (١٨) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِيْ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۲۸: اَبُوالدَّرْدَاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میری بیوی ہے اور میری والدہ مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے چنانچہ اَبُوالدَّرْدَاء نے اس سے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' والد جنّت کے دروازوں میں سے بہت اچھا دروازہ ہے پس اگر آپ چاہیں تو اس دروازے کی حفاظت کریں یا (اسے) ضائع کر دیں (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: والد یا والدہ اپنے بیٹے کو حکم دیں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اسے طلاق دے دینی چاہیے۔ بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

٤٩٢٩ - (١٩) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: «أُمَّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۲۹ : بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں کس کے ساتھ احسان کروں؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا' پھر کس سے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ سے۔ میں نے کہا' پھر کس سے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ سے۔ میں نے عرض کیا پھر کس سے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنے والد سے' پھر قریبی رشتہ داروں سے علی حسب المراتب۔
(ترمذی' ابوداؤد)

٤٩٣٠ - (٢٠) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ، وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ» —. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۳۰ : عبدالرحمان بن عَوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں' میں نے رشتہ داری کو پیدا فرمایا اور میں نے اس کے لئے اپنے نام سے نام نکالا پس جو شخص رشتے داری کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو شخص رشتے داری کو توڑے گا میں اس کو توڑوں گا (ابوداؤد)

٤٩٣١ - (٢١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ الرَّحِمِ» — رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۳۱ : عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں کوئی شخص قطعِ رحمی کرنے والا ہے۔
(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں سلیمان بن زید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۰۸' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۹)

٤٩٣٢ - (٢٢) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۳۲ : ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زیادتی کرنے اور قطعِ رحمی کرنے کے سوا کوئی ایسا گناہ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی جلد سزا دے اور آخرت میں بھی اسے سزا سے ہمکنار کرے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٩٣٣ ـ (٢٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ ـــ، وَلَا عَاقٌ ـــ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ» ـــ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۹۳۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' احسان جتانے والا' والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا (نسائی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نبیط اور جابان دونوں راوی ضعیف ہیں نیز حدیث کی سند میں اِنقطاع ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۷۷' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۹)

٤٩٣٤ ـ (٢٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے نسب ناموں کے بارے میں معلومات حاصل کرو تاکہ تم صلۂ رحمی کر سکو اس لئے کہ صلۂ رحمی اہلِ و عیال میں محبت' مال کی زیادتی اور عُمر میں اضافہ (کا باعث) ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٣٥ ـ (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا، فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَبِرَّهَا» ـــ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۳۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے' کیا میرے لئے توبہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیری والدہ ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اُس سے اچھا سلوک کر (ترمذی)

٤٩٣٦ ـ (٢٦) وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبِرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۳۶: ابواُسَید ساعدیؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' آپؐ کے پاس بنو سلمہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا

میرے والدین کے فوت ہونے کے بعد کوئی ایسا نیک سلوک ہے جو میں اپنے والدین کے ساتھ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں والدین کے لئے دعا کرنا' ان کے لیۓ بخشش کی دُعا مانگنا' ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا' ان کے اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا (والدین کے ساتھ نیک سلوک ہیں)

(ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۹۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ۵۰۸)

٤٩٣٧ ـ (٢٧) **وَعَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْسِمُ لَحْماً بِالْجِعِرَّانَۃِ ـــ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَھَا رِدَاءَہٗ، فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ. فَقُلْتُ: مَنْ ھِیَ؟ فَقَالُوْا: ھِیَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ ـــ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۳۷: ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ (مقام) میں گوشت تقسیم کر رہے تھے' اچانک ایک عورت آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئی آپؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھائی' وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا' یہ کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا یہ آپؐ کی رضاعی والدہ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٩٣٨ ـ (٢٨) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوْا اَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً، فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا. فَقَالَ اَحَدُھُمْ: اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ، وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ، فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ، وَاِنَّہٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ ـــ، فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ ـــ، فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ ـــ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا، وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ ـــ عِنْدَ قَدَمَیَّ، فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ، فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَاءَ. فَفَرَجَ اللّٰہُ لَھُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَاءَ.

قَالَ الثَّانِيْ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَاَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَلَقِيْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ : يَا عَبْدَ اللهِ! اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْآخِرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ : اَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ، فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِيْ فَقَالَ : اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَقُلْتُ : اِذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا، فَقَالَ : اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَاْ بِيْ. فَقُلْتُ : اِنِّيْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا. فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۴۹۳۸ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین شخص چل رہے تھے انہیں بارش نے آ لیا چنانچہ وہ پہاڑ کی کسی غار میں چھپ گئے۔ (اتفاقاً) غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آ گرا جس نے اُن کے لئے (باہر نکلنے کا راستہ) بند کر دیا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ (کچھ) ایسے نیک اعمال سوچو جو تم نے اللہ پاک کے لئے کیئے ہیں۔ پس ان کا واسطہ دے کر اللہ پاک سے دُعا کرو شاید اللہ تعالٰی اِس مصیبت سے نجات عطا فرمائے چنانچہ ان میں سے ایک نے (یوں) دعا کی' اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے' میں ان کے گزارے کے لئے (بکریاں) چراتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا اور (بکریوں کا دودھ) دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا تھا (لیکن ایک روز) مجھے دور جا کر چارہ دستیاب ہوا میں واپس نہ آ سکا یہاں تک کہ شام ہو گئی میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔ حسبِ معمول میں نے دودھ نکالا اور دودھ کا برتن لے کر ان دونوں کے سرہانے کھڑا ہو گیا مجھے پسند نہ تھا کہ میں انہیں بیدار کروں اور مجھے یہ بھی پسند نہ تھا کہ میں ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں جبکہ بچے میرے پاؤں میں بھوک کی وجہ سے بلک رہے تھے چنانچہ میرا اور بچوں کا طلوعِ فجر تک یہی حال رہا (اے اللہ) اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا تلاش کرنے کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اتنا سا سوراخ کر دے کہ جس سے ہم آسمان کو دیکھ پائیں تو اللہ پاک نے ان کے لئے اتنا سوراخ کر دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔

دوسرے شخص نے دعا کی' اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے اس قدر محبت تھی جتنی کہ مرد زیادہ سے زیادہ عورتوں سے محبت کرتے ہیں چنانچہ میں نے اس سے خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں مانوں گی جب تک کہ تم مجھے سو (۱۰۰) دینار نہ دو۔ میں نے کوشش کی یہاں تک کہ میں

نے سو (۱۰۰) دینار جمع کر لئے۔ میں وہ دینار لے کر اس کو ملا جب میں اس کے پاؤں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور (میرا) پردہ بکارت ضائع نہ کر۔ چنانچہ میں اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا طلب کرتے ہوئے کیا ہے تو ہمارے لئے راستہ کھول دے چنانچہ ان کے لئے تھوڑا سا راستہ اور کھل گیا۔

تیسرے نے دعا کی' اے اللہ پاک! میں نے ایک مزدور چاولوں کے ایک پیمانے پر رکھا تھا جب اس نے کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا کہ مجھے میرا حق دیجئے میں نے اس کے سامنے اس کا حق پیش کر دیا وہ اس کو معمولی سمجھتے ہوئے اسے چھوڑ کر چل دیا چنانچہ میں ان چاولوں کی کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے کچھ بیل اور ان کا چرواہا حاصل کر لیا پھر وہ شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا' اللہ پاک سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق عطا کر۔ میں نے (اس سے) کہا' ان بیلوں اور ان کے چرواہے کو لے جا۔ اس نے کہا' اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ خوش طبعی نہ کر۔ میں نے (جواب میں) کہا' میں تیرے ساتھ خوش طبعی نہیں کر رہا ہوں تو ان بیلوں کو اور ان کے چرواہے کو لے جا۔ چنانچہ اس نے ان کو پکڑا اور لے گیا (اے اللہ!) اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو (غار کا) جو حصّہ بند ہے اسے بھی کھول دے پس اللہ پاک نے ان کا راستہ کھول دیا (بخاری' مسلم)

٤٩٣٩ ـ (٢٩) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ. فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَالْزَمْهَا، فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۳۹: معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاہمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپؐ سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تیری ماں ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کی خدمت کو لازم سمجھ' یقیناً جنّت اس کے پاؤں تلے ہے (احمد' نسائی' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

٤٩٤٠ ـ (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِيْ اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِيْ: طَلِّقْهَا، فَاَبَيْتُ، فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «طَلِّقْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۴۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا جبکہ (میرے والد) عمرؓ اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔ اُنہوں نے مجھے حکم دیا کہ اُسے طلاق دے۔ میں نے انکار کیا تو عمرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپؐ کے پاس اس کا ذکر کیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیا (ترمذی' ابوداؤد)

٤٩٤١ - (٣١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ» ـــ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۴۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ماں باپ تیری جنّت اور دوزخ ہیں (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان اور اس کا استاد قاسم بن عبدالرحمان دونوں راوی ضعیف ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۰' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۲۹۶)

٤٩٤٢ - (٣٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا».

۴۹۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص کے والدین' دونوں یا ان میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ شخص انکا نافرمان تھا (لیکن ان کی وفات کے بعد) وہ ان دونوں کے لئے مسلسل مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو نیکو کار لکھ دیتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن عقبہ راوی کذّاب اور منکرُ الحدیث ہے' امام ابنِ جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۱ مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۲)

٤٩٤٣ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعاً لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً، وَمَنْ اَمْسٰى عَاصِياً لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ، اِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً» قَالَ رَجُلٌ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: «وَاِنْ ظَلَمَاهُ، وَاِنْ ظَلَمَاهُ، وَاِنْ ظَلَمَاهُ».

۴۹۴۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنے والدین کا مطیع ہے تو اس کے لئے جنّت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتاہے اور جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے والدین کا نافرمان ہے تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اس شخص نے کہا' اگرچہ والدین ظلم کریں۔ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ وہ ظلم کریں۔ اگرچہ وہ ظلم کریں۔ (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یحیٰی سرخسی راوی کذّاب اور ابان بن ابی العباس غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۲)

٤٩٤٤ - (٣٤) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً». قَالُوْا: وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَللهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ».

۴۹۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی نیکو کار لڑکا اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے اس کے ہر دیکھنے کے بدلے حج مبرور کا ثواب ثبت فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اگرچہ وہ روزانہ سو بار دیکھے۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' اللہ بہت بڑا ہے اور (نقص سے) پاک ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۳)

٤٩٤٥ - (٣٥) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللهُ مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ».

۴۹۴۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والدین کی نافرمانی کے علاوہ اگر اللہ چاہے تو سبھی گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ والدین کے نافرمان کو موت سے پہلے دنیا کی زندگی میں ہی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکار بن عبدالعزیز راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۴۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱)

٤٩٤٦ - (٣٦) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ» — رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۴۶: سعید بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بڑے بھائیوں کا چھوٹے بھائیوں پر اتنا ہی حق ہے جس قدر کہ والدین کا اولاد پر حق ہے (بیہقی شُعَبُ الْاِیْمَان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں واقدی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۳۳۴' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۹۰' تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۳)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحمَةِ عَلَى الخَلقِ
(اللہ کی مخلوق سے شفقت کرنا اور اُن پر ترس کھانا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٩٤٧ - (١) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۹۴۷: جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (بخاری' مسلم)

٤٩٤٨ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے (تعجب کے ساتھ) دریافت کیا کہ کیا تم بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو نہیں لیتے (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اللہ پاک نے تیرے دل سے رحم کو نکال دیا ہے تو میرے بس میں نہیں (کہ تیرے دل میں رحم ڈالوں) (بخاری' مسلم)

٤٩٤٩ - (٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی' اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں وہ مجھ سے (کھانے کا) سوال کر رہی تھی۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اس کو دے دی چنانچہ اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے نہ کھایا اس

کے بعد وہ کھڑی ہوئی اور باہر چلی گئی (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپؐ کو ساری بات بتائی آپؐ نے فرمایا' جس شخص کی صرف بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ اس کے لئے دوزخ سے رکاوٹ بنیں گی (بخاری' مسلم)

٤٩٥٠ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ — جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا — جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا» وَضَمَّ اَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دو لڑکیوں کی کفالت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت کے دن میں اور وہ شخص اس طرح آئیں گے اور آپؐ نے انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا (مسلم)

٤٩٥١ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». وَاَحْسِبُهُ قَالَ: «كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیوہ اور مسکین کا خیال رکھنے والا (ثواب میں) اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالٰی کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور راوی کہتا ہے' میرا خیال ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات کو قیام کرتا ہے' سستی نہیں کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے افطار نہیں کرتا (بخاری' مسلم)

٤٩٥٢ - (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ، وَلِغَيْرِهِ —، فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا» وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۵۲ : سَہل بن سَعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا اجنبی' جنّت میں اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ فرق کیا (بخاری)

٤٩٥٣ - (٧) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْواً — تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۳ : نُعمان بن بَشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ایمانداروں کو آپس میں رحم کرنے' محبت اور شفقت کرنے کے لحاظ سے ایک جسم کی مانند پاؤ گے کہ جب (جسم کا) کوئی عضو

بیمار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام جسم بیدار رہتا ہے اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

٤٩٥٤ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، اِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اِشْتَكَى كُلُّهُ، وَاِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ اِشْتَكَى كُلُّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام ایماندار ایک شخص کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھ میں درد ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے (مسلم)

٤٩٥٥ - (٩) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً» ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایماندار (دوسرے) ایماندار کے لئے عمارت کی مانند ہے گویا عمارت کے ایک حصّے نے دوسرے حصّے کو مضبوط کیا ہوا ہے بعد ازاں آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا (بخاری، مسلم)

٤٩٥٦ - (١٠) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: «اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے پاس سائل یا ضرورت مند آتا تو آپؐ فرماتے کہ (اس کے لئے) سفارش کرو' تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے یعنی میرا دینا یا نہ دینا سب اللہ پاک کی تقدیر کے ساتھ ہے۔
(بخاری، مسلم)

٤٩٥٧ - (١١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوْماً». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنْصُرُهُ مَظْلُوْماً، فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِماً؟ قَالَ: «تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا (جب) وہ مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا (اگر) وہ ظالم ہے تو میں اس کی کیسے مدد کروں؟ آپؐ نے فرمایا' آپ اُسے ظلم سے روکیں یہی اس کی مدد کرنا ہے (بخاری، مسلم)

٤٩٥٨ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ — وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا (بخاری' مسلم)

٤٩٥٩ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ - ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا». وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ «بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے' نہ اس کی مدد چھوڑے اور نہ ہی اُسے حقیر سمجھے۔ تقویٰ کا مقام یہاں (دل میں) ہے آپ نے سینے کی جانب تین بار اشارہ کیا (اور فرمایا) کسی شخص کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' مال اور عزت حرام ہے (مسلم)

٤٩٦٠ - (١٤) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِیْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: اَلضَّعِيْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَهُ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِیْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ، وَالشِّنْظِيْرُ - اَلْفَحَّاشُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۰: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت کے حقدار تین شخص ہیں (پہلا) وہ صاحبِ اقتدار جو عادل ہے صدقہ کرنے والا ہے جسے نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے اور (دوسرا) وہ شخص جو رحم دل ہے اس کا دل ہر قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو حرام اور سوال سے بچتا ہے اہل وعیال والا ہے۔ نیز (آپؐ نے فرمایا) جہنمی پانچ لوگ ہیں (پہلا) وہ کمزور شخص جس کی کوئی رائے نہیں ہے جو تم میں پیچھے لگنے والا ہے (یعنی خادم ہے) ایسے لوگ بیوی اور مال کے خواہاں نہیں ہوتے اور (دوسرا) وہ خائن جس کا لالچ مخفی نہیں ہے اگرچہ معمولی چیز ہو اور وہ پھر بھی خیانت کرتا ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو صبح و شام تیرے اہل اور تیرے مال کے بارے میں تجھے دھوکہ دیتا ہے اور (چوتھا) آپؐ نے بخیل یا

کذّاب کا ذکر کیا اور (پانچواں) وہ بد خلق جو کثرت کے ساتھ فحش باتیں کرتا ہے (مسلم)

٤٩٦١ - (١٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ چیز محبوب نہ جانے جو وہ اپنے لیے محبوب جانتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٩٦٢ - (١٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ». قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے' اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے' اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے' (آپؐ سے) دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کون ایماندار نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے فتنوں سے امن میں نہیں ہے (بخاری' مسلم)

٤٩٦٣ - (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے (مسلم)

٤٩٦٤ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۴: عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جبرائیلؑ پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ مجھے وصیّت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کر لیا کہ وہ اسے ضرور وارث بنائیں گے (بخاری' مسلم)

٤٩٦٥ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ، حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں تین شخص موجود ہوں تو (ان میں سے) دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں جب تک کہ اور لوگ نہ آ جائیں اس لئے کہ تیسرے شخص کو اس سے غم لاحق ہو گا (بخاری' مسلم)

٤٩٦٦ - (٢٠) وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ» ثَلَاثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۶: تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا' دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے دریافت کیا' کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا' اللہ پاک کے لئے' اس کی کتاب کے لئے' اس کے پیغمبر کے لئے' مسلمان خلفاء کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے (مسلم)

٤٩٦٧ - (٢١) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٩٦٨ - (٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۹۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ابوالقاسم صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' رحمت تو صرف بدبخت انسان سے چھین لی جاتی ہے (احمد' ترمذی)

٤٩٦٩ - (٢٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۹۶۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے' تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (ابوداؤد' ترمذی)

٤٩٧٠ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۷۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا' ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا' نیکی کی تلقین نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی متکلم فیہ ہے (العِلل و معرفۃُ الرِّجال جلد۱ صفحہ۳۸۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۸' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۵' مشکوٰۃ علّامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۷)

٤٩٧١ - (٢٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخاً مِنْ أَجْلِ سِنِّهٖ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُكْرِمُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو نوجوان کسی بوڑھے انسان کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عمر رسیدہ ہونے کے وقت ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۵' مشکوٰۃ علّامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۷' ضعیف ترمذی صفحہ۲۲۷)

٤٩٧٢ - (٢٦) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ، وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۷۲: اَبُوْمُوْسیٰ اَشْعَرِی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' درج ذیل اُمور اللہ پاک کی عظمت میں سے ہیں۔ کسی بوڑھے مسلمان کی عزّت کرنا' اس شخص کی عزّت کرنا جو قرآن پاک کا حافظ ہے وہ نہ اس میں غلو کرتا ہے اور نہ (تلاوت سے) اِعراض کرتا ہے اور عادل بادشاہ کی عزّت کرنا۔

(ابوداؤد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٤٩٧٣ - (٢٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم رہتا ہے اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بُرا گھر وہ ہے جس میں یتیم

رہتا ہے اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے (ابنِ ماجہ)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۲۹۷' احادیثِ ضعیفہ علامہ البانی حدیث نمبر ۱۶۴۳)

٤٩٧٤ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ، كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ» وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۷۴: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص یتیم کے سر پر صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے لئے ہر اس بال کے بدلے جس پر سے اس کا ہاتھ گزرا ہے نیکیاں ثبت ہوں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ احسان کرتا ہے تو میں اور وہ جنّت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں عبید اللہ' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان ایسے راوی ہیں جنہوں نے حدیث کو وضع کیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ و جلد ۳ صفحہ ۳۷۴' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

٤٩٧٥ - (٢٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اٰوٰى يَتِيْماً اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ، اِلَّا اَنْ يَعْمَلَ ذَنْباً لَا يُغْفَرُ — وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِاثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: «وَ اثْنَتَيْنِ» حَتّٰى لَوْ قَالُوْا: اَوْ وَاحِدَةً؟ لَقَالَ: وَاحِدَةً «وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَرِيْمَتَاهُ؟ قَالَ: «عَيْنَاهُ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۷۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے میں شریک کرتا ہے اللہ پاک اس کے لئے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو قابلِ معافی نہیں اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرتا ہے' انہیں ادب سکھاتا ہے اور ان پر شفقت کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو خود کفیل بنا دیتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' کیا دو بھی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! دو بھی۔ یہاں تک کہ اگر وہ کہہ دیتا' کیا ایک بھی؟ تو آپؐ ایک بھی کہہ دیتے اور جس شخص کی دو پیاری چیزوں کو اللہ پاک لے جائے وہ

جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ دو محبوب چیزیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' دونوں آنکھیں ہیں (شرح السُّنّۃ)

٤٩٧٦ ـ (٣٠) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَنَاصِحٌ اَلرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ.

۴۹۷۶: جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز ناصح راوی محدّثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے قابلِ استدلال نہیں ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۶)

٤٩٧٧ ـ (٣١) وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا نَحَلَ ــ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

۴۹۷۷: ایّوب بن موسیٰ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والد اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیتا (ترمذی' بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو مُرسَل قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن ابی عامر خزاز راوی سیّئُ الحفظ ہے پس حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ غایت درجہ ضعیف بھی ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۶۰' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۳)

٤٩٧٨ ـ (٣٢) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ ــ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ «اِمْرَاَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ــ، ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا ــ اَوْ مَاتُوْا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۷۸: عوف بن مالک اَشجعی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اور وہ عورت جس کے رخساروں کا رنگ تبدیل ہو چکا ہے قیامت کے دن ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور یزید بن زریع راوی نے درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی جانب اشارہ کیا (اور کہا کہ اس سے مُراد) ایسی عورت ہے جو بیوہ ہو چکی ہے' حسب نسب والی اور خوبصورت ہے اس نے اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے یا فوت ہو گئے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ منقطع بھی ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۶)

۴۹۷۹ - (۳۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا۔ يَعْنِي الذُّكُوْرَ۔ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۹۷۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اس نے اس کو زندہ دفن نہیں کیا اور اس کو ذلت کے ساتھ نہیں رکھا (اور) نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دی تو اللہ پاک اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابنِ حدیر راوی مستور ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ۵۰۹)

۴۹۸۰ - (۳۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ؛ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ؛ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ» — رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۸۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور اس نے اس کی مدد کی تو اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا لیکن اگر اس نے اسکی مدد نہ کی جبکہ وہ اس کی مدد کرنے پر قادر تھا تو اللہ پاک اس کو اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں سزا دے گا (شرحُ السُّنّہ)

۴۹۸۱ - (۳۵) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ — كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۸۱: اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کی غیبت سن کر اس کی غیر حاضری میں مدافعت کرتا ہے تو اللہ پاک پر لازم ہو گا کہ اسے دوزخ سے رہائی عطا فرمائیں (بیہقی شعب الایمان)

۴۹۸۲ - (۳۶) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ —. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۸۲: اَبُوالدَّرْدَاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان اپنے بھائی کی عزّت کی مدافعت کرتا ہے تو اللہ پاک پر لازم ہو گا کہ وہ قیامت کے دن اس سے

جہنم کی آگ کو دور فرمائیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ایمانداروں کی مدد ہم پر لازم تھی" (شرحُ السُّنّۃ)

٤٩٨٣ - (٣٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِماً فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِماً فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ [فِيْهِ] — مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد نہیں کرتا جہاں اس کی حُرمت پامال ہوتی ہے اور اس کی بے عزتی کی جاتی ہے تو اللہ پاک اس کی مدد ایسے مقام میں نہیں فرمائے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہو گا اور اگر مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزّت کم ہوتی ہے اور اس کی حُرمت پامال ہوتی ہے تو اللہ پاک ایسے مقام میں اس کی مدد فرمائیں گے جہاں وہ مدد کا طالب ہو گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن بشیر راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۲۲' تنقیح الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۷)

٤٩٨٤ - (٣٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۴۹۸۴: عُقْبَہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کوئی عیب دیکھا اور اس پر پردہ ڈالا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچا لیا (احمد' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ابوداؤد میں بھی ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۹۰)

٤٩٨٥ - (٣٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْآةُ اَخِيْهِ، فَاِنْ رَاٰى بِهِ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ» — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ: «اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ».

۴۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم میں سے ہر آدمی اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے اگر اس میں کسی عیب کو دیکھے تو وہ اس سے دور کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے

حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی ایک اور روایت ابوداؤد میں ہے کہ مومن' مومن کا آئینہ ہے اور مومن' مومن کا بھائی ہے وہ اس سے اس کے نقصان کو روکے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی پوری پوری مدد کرے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف اور اس کا والد عبید اللہ غیر معروف ہے نیز دوسری حدیث بھی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۹۵' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷)

٤٩٨٦ ـ (٤٠) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَمٰى مُؤْمِناً مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكاً يَحْمِيْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِماً بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۹۸۶: مُعاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مومن کی کسی منافق کے مقابلہ میں حمایت کرتا ہے تو اللہ پاک ایسا فرشتہ بھیجے گا جو اس کے جسم کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی عیب کے ساتھ متہم کرتا ہے (اور) اس کا ارادہ اس کو بدنام کرنے کا ہے تو اللہ پاک دوزخ کے پل پر اس کو روک دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس گناہ سے صاف ہو جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف اور اسماعیل بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ و جلد ۱ صفحہ ۲۵۳' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۸)

٤٩٨٧ ـ (٤١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۸۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے رفقاء کے ساتھ اچھا رہے اور اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر رہے (ترمذی' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٤٩٨٨ ـ (٤٢) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَحْسَنْتَ؛ فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَسَاْتَ؛ فَقَدْ اَسَاْتَ» ـ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۸۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے نیکی کی ہے یا بدی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تو سُنے کہ تیرے پڑوسی کہہ رہے ہیں کہ تو نے اچھا کام کیا ہے تو واقعی تو نے اچھا کام کیا ہے اور جب تو ان سے سُنے وہ کہہ رہے ہیں کہ تو نے غلط کام کیا ہے تو واقعی تو نے غلط کام کیا ہے (ابنِ ماجہ)

٤٩٨٩ - (٤٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے ساتھ ان کے مرتبہ کے لحاظ سے سلوک کرو (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٩٩٠ - (٤٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ يَوْماً، فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟» قَالُوْا: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا اؤْتُمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ».

تیسری فصل

۴۹۹۰: عبدالرحمان بن ابی قُرادؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دِن وضو کیا آپؐ کے صحابہ کرامؓ (آپؐ کے اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو اپنے جسم پر مل رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا' تم اس طرح کیوں کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت (کا اظہار) ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت کرے یا اس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول محبت کریں تو اسے چاہیئے کہ جب وہ بات کرے تو سچی کرے اور جب اس کے ہاں امانت رکھی جائے تو امانت کا حق ادا کرے اور اپنے ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

٤٩٩١ - (٤٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهِ» — رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۹۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٩٩٢ - (٤٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ: «هِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کے بارے میں چرچا ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرتی ہے' نفلی روزے رکھتی ہے اور نفلی صدقہ کرتی ہے البتہ زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کے بارے میں چرچا ہے کہ وہ نفلی روزے کم رکھتی ہے' نفلی صدقہ کم دیتی ہے اور نوافل کم پڑھتی ہے' صرف پنیر کے ٹکڑوں کا صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جنت میں ہے (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٤٩٩٣ - (٤٧) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ عَلَىٰ نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟» قَالَ: فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے ان سے فرمایا' میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بہتر کون اور بد تر کون ہیں؟ (راوی نے بیان کیا کہ) لوگ خاموش رہے۔ آپؐ نے یہ کلمات تین بار دہرائے۔ ایک شخص نے عرض کیا' کیوں نہیں' اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کون بہتر اور کون بد تر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ تم میں سے بہتر ہیں جن سے خیر کی اُمید کی جاتی ہے اور ان کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے اور وہ لوگ بد تر ہیں جن سے خیر کی اُمید نہیں اور نہ ان کے شر سے بچا جا سکتا ہے (ترمذی' بیہقی شُعَبِ الایمان)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٤٩٩٤ - (٤٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ

وَمَنْ لَا يُحِبُّ ـــ، وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.

۴۹۹۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو (یوں) تقسیم کر دیا ہے جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم کر دیا ہے' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو دیتا ہے جس کو اچھا سمجھتا ہے اور اس شخص کو بھی دیتا ہے جس کو اچھا نہیں جانتا (لیکن) دین اس شخص کو عطا کرتا ہے جس کو وہ اچھا سمجھتا ہے پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دینِ (اسلام) کا عطیہ دیا اس کو اللہ نے اچھا سمجھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہیں ہو جاتا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اِبان بن اسحاق راوی لَیِّنُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۵' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۹)

۴۹۹۵ - (۴۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ـــ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ ـــ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ» رَوَاهُمَا اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن محبّت کرتا ہے اور اس سے بھی محبّت کی جاتی ہے اور اس شخص میں کچھ خیر نہیں جو محبّت نہیں کرتا اور نہ اس سے محبّت کی جاتی ہے (احمد' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

۴۹۹۶ - (۵۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُرِيْدُ اَنْ يَسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ، وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ».

۴۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری اُمّت میں سے کسی شخص کی ضرورت کو پورا کیا' وہ اس طرح اس کو خوش کرنا چاہتا ہے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس شخص نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: علاّمہ ناصرُالدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۹۴)

٤٩٩٧ ـ (٥١) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفاً كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلَاثاً وَسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهِ كُلِّهِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر (۷۳) مغفرتیں ثبت فرماتا ہے ان میں سے ایک ہی سے اس کے تمام معاملات درست ہو جائیں گے اور باقی بہتر مغفرتیں قیامت کے دن اس کے درجات کے حصول کا باعث ہوں گی (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' عباد بن عبدالصمد راوی سے مروی اکثر احادیث موضوع ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۶۹' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۰' مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۹۲)

٤٩٩٨ ـ (٥٢) ٤٩٩٩ ـ (٥٣) **وَعَنْهُ**، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ، فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۹۸: ۴۹۹۹: انس اور عبد اللہ (بنُ مسعود) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مخلوق اللہ کی عیال ہے وہ شخص اللہ کو زیادہ محبوب ہے جو اللہ کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن عطیہ صفار راوی متروکُ الحدیث ہے (التاریخُ الکبیر جلد۸ صفحہ۳۴۴' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۸۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۰' مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۹۲)

٥٠٠٠ ـ (٥٤) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ» ـــ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۰۰۰: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اوّل جھگڑنے والے دونوں پڑوسی ہوں گے (احمد)

وضاحت: قیامت کے روز جن چیزوں کا پہلے پہل فیصلہ ہو گا ان میں پڑوسیوں کے ایک دوسرے پر حقوق شامل ہوں گے (واللہ اعلم)

٥٠٠١ ـ (٥٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً شَكَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ فَقَالَ: «اِمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ، وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کی قساوت کی۔ آپؐ نے فرمایا' یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا (احمد)

۵۰۰۲ - (۵٦) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ» ـــــ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۰۰۲: سُراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں افضل صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تیری بیٹی جسے تیری جانب واپس کر دیا گیا ہے (اور) تیرے سوا اس کا کوئی کفیل نہیں یعنی انسان کا سب سے بہترین صدقہ اپنی مطلقہ بیٹی کی کفالت کرنا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصرُ الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۹۳' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۲۹٦)

بَابُ الْحُبِّ فِى اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

(اللہ کے لئے کسی سے محبّت کرنا اور اللہ کی جانب سے بندے سے محبّت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۰۳ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۰۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اَرواح مختلف قسم کے لشکر ہیں' جو اَرواح متعارف ہوتے ہیں (یعنی صفات اور اخلاق میں متوافق ہوتے ہیں) دنیا میں ان میں اتفاق ہوتا ہے اور جن میں توافق نہیں ہوتا ان میں اِختلاف ہوتا ہے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ارواح اعراض نہیں اور وہ اجسام سے پہلے تھیں نیز آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق اجسام اور ارواح سے ہے۔ ارواح کی دو قسمیں ہیں' ایک قسم وہ ہے جو خیر کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے جب کہ دوسری قسم شر کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے۔ پس اچھے اور نیک قسم کے افراد اپنے ہم مثل کے ساتھ محبّت کرتے ہیں' اتحاد اور اتّفاق رکھتے ہیں جبکہ بدکردار قسم کے لوگ اپنا تعلّق اپنے جیسوں کے ساتھ رکھتے ہیں' ان ہی کی جانب میلان رکھتے ہیں اور ان ہی سے محبت کرتے ہیں لیکن صالحین سے اختلاف رکھتے ہیں جبکہ صالحین بھی بدکردار لوگوں کو اچھا نہیں جانتے۔ اِس کی وضاحت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ مکّہ مکرّمہ میں ایک عورت مزاح کو پسند کرتی تھی وہ مدینہ منورہ آئی تو وہاں اس نے اپنی ہم مزاح عورت کے ہاں قیام کیا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد درست ہے کہ اَرواح کا میلان اپنے ہم مثل کی طرف ہوتا ہے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۸۰' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۱)

۵۰۰۴ - (۲) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۵۰۰۴: نیز مسلم نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٠٠٥ - (٣) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْداً دَعَا جِبْرَئِيْلَ — فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ — ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ — . وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْداً دَعَا جِبْرَئِيْلَ — فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضْهُ. فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ — ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضُوْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ. ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ» — . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٠٠٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب جانتے ہیں تو جرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں' اسے حکم دیتے ہیں کہ میں فُلاں شخص سے محبّت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ راوی نے بیان کیا کہ (پھر) جبرائیل علیہ السلام اس شخص سے محبّت کرتے ہیں بعد ازاں آسمان میں اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص سے محبّت کرتا ہے تم بھی اس سے محبّت کرو۔ چنانچہ آسمان والے اس سے محبّت کرتے ہیں اس کے بعد زمین میں بھی اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے اور جب اللہ پاک کسی بندے کو برا جانتے ہیں تو جرائیل علیہ السلام کو بلا کر حکم دیتے ہیں کہ میں فلاں شخص کو بُرا جانتا ہوں تم بھی اسے بُرا جانو۔ راوی نے بیان کیا چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اُسے بُرا جانتے ہیں پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص کو برا جانتے ہیں تم بھی اس کو بُرا جانو۔ راوی نے بیان کیا کہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہیں پھر زمین والوں کے دِلوں میں بھی اس کے خلاف نفرت بھر دی جاتی ہے (مسلم)

٥٠٠٦ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٠٠٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری تعظیم کی وجہ سے آپس میں محبّت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ (آج کے دن) میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں (مسلم)

٥٠٠٧ - (٥) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ — مَلَكاً قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخاً لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا — ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٠٠٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے کو چلا تو اللہ پاک نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا اس نے پوچھا' تو کہاں

جا رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا' میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا' کیا تو اس کا سرپرست ہے کہ اس کی نگہداشت کے لئے جا رہا ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا اور کہا' ہاں! اتنی بات ہے کہ میں اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے بتایا کہ میں تیری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے اللہ پاک بھی تجھ سے محبت کرتا ہے (مسلم)

۵۰۰۸ - (٦) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْماً وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ —؟ فَقَالَ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۰۰۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جن جیسے اعمال وہ نہیں کر سکتا؟ آپؐ نے فرمایا' آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔
(بخاری' مسلم)

۵۰۰۹ - (٧) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَتَی السَّاعَۃُ؟ قَالَ: «وَیْلَكَ! وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا؟». قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلاَّ اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ. قَالَ: «اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ». قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَھُمْ بِھَا —. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۰۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر افسوس! تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے جواب دیا' میں نے قیامت کے لئے صرف یہ تیاری کی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو اُس شخص کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ تیری محبت ہے۔ انسؓ نے بیان کیا' میں نے مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ اسلام (لانے) کے بعد کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے وہ اس بات پر خوش ہوئے (بخاری' مسلم)

۵۰۱۰ - (٨) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ، کَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ —؛ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُحْذِیَكَ — وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحاً طَیِّبَۃً؛ وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَكَ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحاً خَبِیْثَۃً» —. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۰۱۰: ابو مُوسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے اور بُرے ساتھی کی مثال اس شخص کی ہے جو کستوری رکھنے والا ہے اور اس کی ہے جو بھٹی میں (آگ) بھڑکانے والا ہے

پس کستوری والا یا تو تجھے (بلا قیمت) کستوری کا عطیہ دے یا تو اس سے کستوری خرید لے گا اور یا تو اس سے عمدہ خوشبو پائے گا اور بھٹی میں پھونک مارنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔
(بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۰۱۱ - (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ».

دوسری فصل

۵۰۱۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میری محبت ایسے لوگوں کے لئے ثابت ہے جو میری وجہ سے محبت کرتے ہیں اور میری وجہ سے مل بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میری وجہ سے مال خرچ کرتے ہیں (مالک) اور ترمذی کی روایت میں ہے اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میری تعظیم کے لئے جو لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

۵۰۱۲ - (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَاُنَاساً مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرَوْحِ اللهِ، عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ، وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ» وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۵۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ پیغمبر ہیں اور نہ شہید (لیکن) پیغمبر اور شہید لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ! آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے بلا کسی رشتہ داری کے اور بلا کسی مالی لین دین کے آپس میں محبت کرتے ہیں پس اللہ کی قسم! بلاشبہ ان کے چہرے روشن ہوں گے اور بلاشبہ وہ لوگ روشنی پر ہوں گے، جب لوگوں کو خوف لاحق ہو گا تو انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا اور جب لوگ

غمناک ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "خبردار! بے شک اللہ پاک کے اولیاء کو نہ ڈر ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے" (ابوداؤد)

۵۰۱۳ - (۱۱) وَرَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْ أَبِي مَالِكٍ بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ» مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۱۳: نیز اس حدیث کو شرحُ السُّنّۃ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ کچھ زائد الفاظ کے ساتھ ابومالک نے بیان کیا ہے اور اسی طرح شُعَبِ الْاِیمان میں ہے۔

۵۰۱٤ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ؟» قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۱۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا' اے ابوذر! ایمان کا کونسا حلقہ سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ اس نے بتایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے موافقت کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اسی کے لئے ناراضگی اختیار کرنا (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

۵۰۱۵ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالٰی فرماتے ہیں تو بہتر ہے' تیرا چلنا بہتر ہے اور جنت میں تیرا ٹھکانہ ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عیسٰی بن سنان راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱۲' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۲)

۵۰۱٦ - (۱٤) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۱۶: مِقْدَامُ بنُ مَعْدِیْکَرِبْ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

۵۰۱۷ - (۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ نَاسٌ.

فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: إِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَعْلَمْتَهُ؟» ـــ. قَالَ: لَا. قَالَ: «قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ». فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ ـــ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ. فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ».

۵۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپؐ کے پاس کچھ لوگ تھے ان لوگوں میں سے جو آپؐ کے پاس تھے ایک آدمی نے کہا' میں اللہ کی (رضا) کے لئے اِس گزرنے والے سے محبّت کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تو نے اسے بتایا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اُٹھ! اُس کے پاس جا اور اُسے بتا۔ وہ اُس کی جانب گیا اور اُس نے اُس کو بتایا۔ اس شخص نے کہا' وہ ذات تجھ سے محبّت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبّت کی ہے۔ راوی نے کہا' پھر وہ انسان واپس لوٹا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے آپؐ کو ان الفاظ کے بارے میں خبر دی جو اِس نے کہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبّت کرتا ہے اور تجھے تیرا ثواب حاصل ہو گا (بیہقی شعب الایمان) اور ترمذیؒ کی روایت میں ہے کہ آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبّت کرتا ہے اور جو کوشش اُس نے کی' اُس کا بدلہ اُسے ملے گا۔

وضاحت: اِس حدیث کی سند میں مبارک بن فضالہ راوی کثرت سے تدلیس کرتا تھا نیز ابوہشام رفاعی اور اَشعث بن سوار کندی ضعیف راوی ہیں البتہ اس جملے تک کہ "اللہ تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبّت کی ہے" کی سند حَسَن ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۱۵۵۷' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۳۱' مشکوٰۃ علّامہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۳۹۷' (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۳)

۵۰۱۸ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا ـــ وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ» ـــ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۰۱۸: ابو سَعِید خُدریؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' صرف مومن انسان کو اپنا ساتھی بنا اور صرف پرہیز گار آدمی تیرا کھانا کھائے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۵۰۱۹ - (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ» ـــ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ النَّوَاوِيُّ: اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۵۰۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر شخص اپنے دوست

کے دین پر ہوتا ہے پس چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص غور کرے کہ کون اس کا دوست ہے؟ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حَسَن غَرِیْب ہے اور امام نوویؒ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۲۰ - (۱۸) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ اَبِيْهِ، وَمِمَّنْ هُوَ؟ فَاِنَّهُ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۲۰: یزید بن نَعامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص کسی شخص سے بھائی چارہ قائم کرے تو وہ اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام معلوم کرے نیز معلوم کرے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟ یہ بات محبّت کو قائم رکھنے والی ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۲۱ - (۱۹) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟» قَالَ قَائِلٌ: اَلصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ. وَقَالَ قَائِلٌ: اَلْجِهَادُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ.

تیسری فصل

۵۰۲۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ نے فرمایا' تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ ایک شخص نے کہا' نماز اور زکوٰۃ ہے اور دوسرے نے کہا' جہاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سے زیادہ اچھا عمل اللہ کی رضا کے لئے محبّت کرنا اور اُسی کی رضا کے لئے دشمنی کرنا ہے (احمد) اور ابوداؤد نے اس حدیث کا آخری حصّہ بیان کیا ہے۔

وضاحت: اِس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۵۰۲۲ - (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۰۲۲: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی عظمت کا معترف ہے (احمد)

۵۰۲۳ - (۲۱) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ: «اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۰۲۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون بہتر ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا' ضرور اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا' تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آتا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۳۳۸)

۵۰۲۴ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ؛ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - يَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ».

۵۰۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر دو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' ان میں سے ایک مشرق میں رہتا ہے اور دوسرا مغرب میں رہتا ہے تو قیامت کے دن اللہ ان دونوں کو اکٹھا کر دے گا اور کہے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس سے تو میری رضا کے لئے محبت کرتا تھا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۵۰۲۵ - (۲۳) وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ، وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَاَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِي اللّٰهِ، يَا اَبَا رَزِيْنٍ! هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ، شَيَّعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِنَّهُ وَصَلَ فِيْكَ، فَصِلْهُ؟ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ».

۵۰۲۵: ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا میں تجھے ایسی بات کی خبر نہ دوں جس پر تمام اسلام کا دار و مدار ہے' جس کے سبب تو دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر پائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے ذکر کی مجلسوں میں جانا چاہیئے اور جب تو تنہا ہو تو اپنی ہمت کے مطابق اپنی زبان کو اللہ کے ذکر کے ساتھ حرکت دے اور اللہ کے لئے محبت کر اور اللہ کے لئے دشمنی کر۔ ا ، ،

رزین! کیا تجھے معلوم ہے کہ ایک شخص جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کے ساتھ ہوتے ہیں' وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس نے تیری رضا کے لئے تعلق قائم کیا پس تو اس سے تعلق قائم فرما۔ اگر تجھ میں استطاعت ہے کہ تو اپنے جسم کو اس کام میں لگائے تو ضرور (ایسا) کر (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

٥٠٢٦ - (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ، لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ كَمَا يُضِیْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّیُّ». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: «اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ، وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ، وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ» رَوَى الْبَيْهَقِیُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ جنّت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زمرّد کے (بنے ہوئے) محلّات ہیں ان کے دروازے کھلے ہیں وہ یوں روشن ہیں جیساکہ چمکتا ہوا ستارہ روشن ہوتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسولؐ! ان میں کون رہائش پذیر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ جو اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبّت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے ملاقاتیں کرتے ہیں (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن یعقوب قاضی راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

(وہ اُمور جن سے روکا جاتا ہے)

ترکِ مُلاقات، قطعِ تعلّق اور عیوب کا تجسّس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۲۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا — ، وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل

۵۰۲۷: ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات اس طرح منقطع کرے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ شخص اِدھر منہ پھیرلے اور وہ اُدھر منہ پھیرلے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کہے گا (بخاری، مسلم)

۵۰۲۸ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا — وَلَا تَنَاجَشُوْا — وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا — ، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا». وَفِیْ رِوَایَۃٍ: «وَلَا تَنَافَسُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے آپ کو بدگمانی سے دور رکھو کیونکہ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے اور تم کسی کے عیب تلاش نہ کرو، نہ جاسوسی کرو، نہ دھوکا دو، نہ حسد کرو، نہ بغض رکھو اور نہ دشمنی کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور ایک روایت میں ہے کہ تم جھگڑا نہ کرو (بخاری، مسلم)

۵۰۲۹ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً اِلَّا رَجُلاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پیر اور جمعرات کے روز جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہراُس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ وہ شخص جس کی اس کے بھائی کے ساتھ دُشمنی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کرلیں (مسلم)

۵۰۳۰ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْداً بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو بار پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو ہراس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو مومن ہوتا ہے البتہ وہ شخص جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں اتفاق کرلیں (مسلم)

۵۰۳۱ - (۵) **وَعَنْ** اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْراً وَيَنْمِيْ خَيْراً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: اَلْحَرْبِ، وَالْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثِ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَهُ وَحَدِيْثِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ» فِيْ «بَابِ الْوَسْوَسَةِ».

۵۰۳۱: اُمِّ کلثوم بنتِ عُقبہ بن اَبی مُعیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے (بخاری' مسلم)

اور مُسلم میں اضافہ ہے' اُمّ کلثومؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو اِن باتوں میں جنہیں لوگ جھوٹ کہتے ہیں صرف تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت دیتے سنا اس کے سوا آپؐ نے جھوٹ کی اجازت نہیں دی۔ جنگ کے دوران' لوگوں کے درمیان صلح کرواتے وقت نیز خاوند اور بیوی کی آپس کی گفتگو کے وقت۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ "شیطان ناامید ہو چکا ہے" بابُ الوسوسہ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٥٠٣٢ ـ (٦) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ الْكِذْبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: كِذْبُ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكِذْبُ فِی الْحَرْبِ، وَالْكِذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۰۳۲: اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف تین جگہ میں جھوٹ بولنا جائز ہے خاوند کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا تاکہ اسے خوش کر دے اور لڑائی میں جھوٹ بولنا نیز لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا (احمد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (التّاریخ الکبیر جلد۴ صفحہ۲۷۳۰' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۸۳' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۵' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۶)

٥٠٣٣ ـ (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ مُسْلِماً فَوْقَ ثَلَاثَةٍ؛ فَاِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ جب اُس سے ملاقات کرے تو تین بار سلام کہے اگر وہ اس کے سلام کا جواب نہیں دے گا تو (قطعِ تعلقی کا) گناہ اس پر ہو گا (ابوداؤد)

٥٠٣٤ ـ (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ ـــ دَخَلَ النَّارَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جو شخص تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے گا اور فوت ہو جائے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا (احمد' ابوداؤد)

٥٠٣٥ ـ (٩) وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ» ـــ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۳۵: ابو خراش سُلَمیؓ رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھے پس اس کا گناہ' اس کے قتل کے برابر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: علاّمہ ناصرالدّین البانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۱)

۵۰۳۶ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِناً فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِی الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ».
رواه أبو داود.

۵۰۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جب تین دن گزر جائیں تو وہ اُس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کہے اگر وہ سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو گناہ اس پر ہو گا اور سلام کہنے والا ترکِ تعلّق کے گناہ سے بری ہو جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: علاّمہ ناصرالدّین اَلبانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۱)

۵۰۳۷ - (۱۱) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ؟». قَالَ: قُلْنَا: بَلٰی. قَالَ: «اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ» — . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۳۷: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں روزہ' صدقہ اور نماز سے افضل کام نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا' کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا' آپس میں صلح رکھنا جب کہ آپس کا بگاڑ ایسی خصلت ہے جو دینِ اسلام کو ختم کر دیتی ہے (ابوداؤد' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۳۸ - (۱۲) **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ هِیَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۵۰۳۸: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری طرف پہلی اُمّتوں کی بیماری حسد منتقل ہو گئی ہے اور بغض ایسی خصلت ہے جو مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بغض بالوں کو مونڈتا ہے البتہ دین کو مونڈ دیتا ہے (احمد' ترمذی)

۵۰۳۹ - (۱۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ؛ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح ضائع کر دیتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیوں کو بھسم کر دیتی ہے۔
(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن ابی اسید راوی تو صحیح ہے لیکن اس کا دادا مجہول ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷)

۵۰۴۰ - (۱٤) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ؛ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اپنے آپ کو آپس کی ناچاقی سے بچاؤ اس لئے کہ وہ دینِ اسلام کو ختم کر دیتی ہے (ترمذی)

۵۰۴۱ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ صِرْمَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: «مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۴۱: ابو صِرمَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص (کسی مسلمان کو) تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تکلیف پہنچائے گا اور جو شخص (کسی مسلمان کو) مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا (ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا۔
وضاحت: ابوصِرمَہ سے مراد مالک بن قیس مازنی ہے' یہ جنگِ اُحد اور اس کے بعد کے معرکوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۸۱)

۵۰۴۲ - (۱٦) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِناً أَوْ مَكَرَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو تکلیف دیتا ہے یا اس کے ساتھ مکر کرتا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلمہ کندی راوی مجہول ہے (تنقیح الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷)

٥٠٤٣ - (١٧) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ، فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ — فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ، وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۰۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے آپؐ نے بلند آواز کے ساتھ اعلان فرمایا' اے لوگو! جو زبان کے ساتھ اسلام لائے ہو اور ان کے دل تک اسلام نہیں پہنچا تم مسلمانوں کو ایذاء نہ پہنچاؤ' نہ ان کو عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب ڈنڈھو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھونڈے گا اور جس شخص کے عیب کا اللہ تعالیٰ پیچھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے پردے میں ہو (ترمذی)

٥٠٤٤ - (١٨) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ» — . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۰۴۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک بہت بڑا سود مسلمان کی عزّت کو ناجائز طور پر پامال کرنا ہے (ابوداؤد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥٠٤٥ - (١٩) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے' وہ اپنے چہروں اور سینوں کو (ناخنوں کے ساتھ) چھیل رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزّتیں پامال کرتے تھے (ابوداؤد)

٥٠٤٦ - (٢٠) **وَعَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْلَةً — ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِیَ — ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۴۶ : مُسْتَوْرِدْ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کر کے کھاتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس کی مثل جہنم سے کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کر کے لباس پہنتا ہے تو اس کو اس کی مثل جہنّم سے لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی شخص کی وجہ سے شہرت اور ریاکاری کی جگہ میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شہرت اور ریا کاری کی جگہ میں کھڑا کرے گا یعنی بر سرِعام ذلیل کرے گا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں بقیّہ بن ولید اور عبدالرحمان بن ثوبان راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۳۳۱ ۔ جلد۲ صفحہ۵۵۱' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۸)

۵۰۴۷ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۴۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حُسنِ ظن اچھی عبادت میں شامل ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوشبل بصری راوی مجہول ہے (تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۸)

۵۰۴۸ - (۲۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِزَیْنَبَ: «اَعْطِیْهَا بَعِیْرًا». فَقَالَتْ: اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ؟! فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ: «مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا» فِیْ «بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ».

۵۰۴۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صفیہؓ کا اُونٹ بیمار ہو گیا اور زینبؓ کے پاس زائد سواری تھی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ سے کہا کہ تم صفیہؓ کو اونٹ دے دو۔ اُس نے کہا' میں اِس یہودیہ کو دوں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس کی اس بات پر) ناراض ہو گئے چنانچہ آپؐ نے اس سے ذوالحجہّ، محرم اور کچھ دن صفر کے قطعِ تعلق رکھا (ابوداؤد) اور مُعاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "جو شخص کسی مومن کی حفاظت کرتا ہے" شفقت اور رحمت کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۴۹ - (۲۳) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَاٰی عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسٰی: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِیْسٰی: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۰۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ چوری کر رہا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اُسے کہا' تو نے چوری کی ہے اُس نے کہا' ہرگز نہیں اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں عیسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا' میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھ کو جھوٹا قرار دیا (مسلم)

۵۰۵۰ - (۲٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْراً، وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ».

۵۰۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قریب ہے کہ فقر کُفر تک پہنچا دے اور حسد تقدیر پر غالب آ جائے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حجّاج راوی قوی نہیں ہے نیز اس حدیث کے تمام طُرق ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۹' مشکوٰۃ علامہ اَلبانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۳)

۵۰۵۱ - (۲۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذُرْهُ، اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَقَالَ: اَلْمَكَّاسُ: اَلْعَشَّارُ.

۵۰۵۱: جابر رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے معذرت کرتا ہے وہ اس کو معذور نہیں جانتا یا اُس کا عذر قبول نہیں کرتا تو اُس کو اتنا گناہ ہو گا جتنا ظلم کے ساتھ محصول (TAX) لینے والے کو ہوتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان) امام بیہقیؒ نے بیان کیا ہے کہ "مَکَّاس" سے مراد وہ شخص ہے جو تجارت سے دسواں حصّہ محصول لیتا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین اَلبانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۳)

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّيْ فِي الْأُمُوْرِ

(معاملات میں سوچ وبچار اور احتیاط کرنی چاہیئے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٠٥٢ ـ (١) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۰۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: آپؐ کے اس ارشادِ گرامی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعزّہ شاعر کو جنگِ بدر میں قید کرلیا پھراس پر احسان کرکے اور اُس سے یہ عہد لے کر کہ وہ آپ کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں کرے گا اور نہ ہجویہ اشعار کہے گا' اُسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور اس نے دوبارہ اشتعال انگیزی شروع کردی پھروہ جنگِ اُحد میں قید کیا گیا' آپؐ نے اسے تہ تیغ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے احسان کے لئے درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا پس یہ حدیث ضربُ المثل بن گئی اس سے پہلے یہ ضربُ المثل نہیں سُنی گئی تھی (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۹)

٥٠٥٣ ـ (٢) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: «اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۵۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے رئیس "اَشجّ" سے کہا کہ تجھ میں ایسی دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالٰی محبوب جانتا ہے۔ کہ بُردباری اور معاملات کے بارہ میں غور و فکر ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٠٥٤ ـ (٣) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

«الْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

دوسری فصل

۵۰۵۴: سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بُردباری اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور بعض محدّثین نے عبدالمہیمن بن عبّاس راوی کے بارے میں اس کے حافظے کے لحاظ سے کلام کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالمہیمن راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۷۱' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۹)

۵۰۵۵ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۵۵: ابوسعید خُدریؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بردبار بس وہ شخص ہوتا ہے جو لغزشیں کرتا رہا اور دانا بس وہ شخص ہوتا ہے جو تجربہ کار ہے (احمد' ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں درّاج راوی منکرُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۴)

۵۰۵٦ - (٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ: اَوْصِنِيْ. فَقَالَ: (خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ، وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۰۵٦: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا' ہر کام میں غور و فکر کر' اگر اس کا انجام اچھا معلوم ہو تو وہ کام کر اور اگر بُرے انجام کا خوف ہو تو رُک جا (شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن ابی عیّاش راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۰' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۵۷ - (٦) **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ

النَّبِي ﷺ قَالَ: «اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْآخِرَةِ»... رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۵۷: مُصْعَب بن سَعْد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اَعمش راوی کا کہنا ہے کہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا' سوائے آخرت کے عمل کے ہر کام میں تاخیر بہتر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور شک ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۵۸ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ - وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ - جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءاً مِنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۵۸: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پسندیدہ عادات' تامل کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہیں (ترمذی)

۵۰۵۹ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءاً مِنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۵۹: ابن عبّاس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اچھے اخلاق' اچھی عادات اور میانہ روی نبوّت کے پچیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود راوی قابوس بن ابی ظبیان کا حافظہ ردی تھا (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۶۰ - (۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ ؛ فَهِيَ اَمَانَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۶۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا' جب کوئی شخص بات کرتا ہے اور اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو وہ بات امانت ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن عطاء قرشی راوی میں محلِّ نظر ہے' اس کے پاس منکر احادیث تھیں (تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۶۱ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ: «هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟» فَقَالَ: لَا. قَالَ: «فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا». فَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ، فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِخْتَرْ مِنْهُمَا». فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ. خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ، وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفاً». رَوَاهُ

التِّرمِذِيُّ.

۵۰۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الہیثم بن التیہان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا کوئی خادم ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' جب ہمارے پاس قیدی آ جائیں تو ہمارے پاس آنا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے تو ابو الہیثم آپ کے پاس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان میں سے ایک کو پسند کرلے۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر مجھے آپ پسند کردیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے' آپ اِس کو لے جائیں میں نے اِسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی)

۵۰۶۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ، اَوِ اقْتِطَاعِ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ» فِىْ «بَابِ الْمُبَاشَرَةِ» فِى «الْفَصْلِ الْاَوَّلِ».

۵۰۶۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین مجالس کے علاوہ مجلس (کی بات) امانت ہوتی ہے۔ بے گناہ خون گرانے یا حرام کاری کرنے یا کسی کا مال ناحق چھیننے (ابوداؤد)

اور ابوسعیدؓ (خُدرِیؓ) سے مروی حدیث "بے شک بہت بڑی امانت" کو بابُ المباشرہ کی پہلی فصل میں ذکر کیا گیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ اخی جابر راوی مجہول ہے (تنقیح الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۶۳ - (۱۲) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَدْبِرْ، فَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَقْبِلْ، فَاَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اُقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ، بِكَ آخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ، وَبِكَ اُعْرَفُ، وَبِكَ اُعَاتِبُ، وَبِكَ الثَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ». وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ.

تیسری فصل

۵۰۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے

عقل کو پیدا کیا تو اُسے کہا' کھڑی ہو وہ کھڑی ہو گئی پھر اُسے کہا' پیٹھ پھیر لے اُس نے پیٹھ پھیر لی پھر اُسے کہا آ جا' چنانچہ وہ آ گئی پھر اُسے کہا' بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گئی پھر اُسے کہا' میں نے کسی مخلوق کو تجھ سے بہتر' تجھ سے افضل اور تجھ سے زیادہ عُمدہ پیدا نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ مؤاخذہ کروں گا اور میں تیرے سبب عطا کروں گا اور میں تیرے ساتھ پہچانا جاؤں گا اور میں تیرے ساتھ ڈانٹ پلاؤں گا اور تیرے ساتھ ہی ثواب ہے اور تیرے ساتھ ہی سزا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں بعض علماء نے کلام کیا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' جیساکہ ابنِ جوزیؒ' ابنِ تیمیہؒ اور دیگر محدّثین نے بیان کیا ہے نیز عقل کے بارے میں جس قدر روایات مروی ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۰۶' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۱' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۸۵)

٥٠٦٤ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ». حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا: «وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ».

۵۰۶۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص نماز ادا کرتا ہے' روزے رکھتا ہے' زکواۃ ادا کرتا ہے' حج اور عمرہ ادا کرتا ہے یہاں تک کہ آپؐ نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا (لیکن) اس شخص کو قیامت کے دن صرف اس کی عقل کے بقدر ثواب حاصل ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منصور بن حقیر راوی ضعیف ہے' امام یحییٰ بن معینؒ نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے (تاریخِ بغداد جلد۱۳ صفحہ۸۰' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۱)

٥٠٦٥ - (١٤) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا اَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ».

۵۰۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کر کے) فرمایا' اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں' اپنے آپ کو مُشتبہات سے روکنے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں اور عُمدہ اَخلاق جیسا کوئی شرف نہیں (بیہقی شُعَبِ الاِیمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن ہشام راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۷۲' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۱)

٥٠٦٦ - (١٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ» رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۰۶۶ : ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف گزران ہے اور لوگوں سے محبّت استوار کرنا نصف عقل ہے اور عمدہ طریقہ سے پوچھنا نصف علم ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

(نرمی' حیاء اور حُسنِ اخلاق)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٠٦٧ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِىْ عَلٰى مَا سِوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: قَالَ لِعَائِشَةَ: «عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ».

پہلی فصل

۵۰۶۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے' نرمی کرنے کو محبوب جانتا ہے اور نرمی کرنے پر جو عطیہ دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ اِس کے علاوہ پر بھی نہیں دیتا (مسلم) اور مُسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے عائشہؓ سے فرمایا' نرمی اختیار کرا خود کو سختی اور فحش باتوں سے دور رکھ بلاشبہ نرمی جس میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت عطا کرتی ہے اور نرمی جس سے بھی نکل جاتی ہے اس کو معیوب بنا دیتی ہے۔

٥٠٦٨ - (٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۶۸ : جَرِیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کیا گیا (مسلم)

٥٠٦٩ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ».

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۶۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیاء کے بارے میں ڈانٹ رہا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے چھوڑ دے شرم و حیاء ایمان ہے (بخاری' مسلم)

٥٠٧٠ - (٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۷۰: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شرم و حیاء سے صرف بھلائی پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شرم و حیاء میں خیر ہی خیر ہے (بخاری' مسلم)

٥٠٧١ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷۱: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک لوگوں کو پہلے انبیاء کے کلام میں سے جو ملا ہے اس میں سے یہ بات ہے کہ جب تجھ میں شرم نہیں تو تو جو چاہے کر (بخاری)

٥٠٧٢ - (٦) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ: «اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۷۲: نوّاس بن سَمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' نیکی اچھا خُلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے (مسلم)

٥٠٧٣ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقاً» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے تم میں سے اخلاق اچھے ہیں (بخاری)

٥٠٧٤ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقاً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے بہتر (لوگ) وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۰۷۵ - (۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۵۰۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نرمی کا حصّہ عطا کیا گیا وہ دُنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کا حصّہ دیا گیا اور جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم کیا گیا (شرح السنّہ)

۵۰۷۶ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنّت میں لے جائے گا اور فحش باتیں بد خُلقی ہیں اور بد خُلقی دوزخ میں لے جائے گی (احمد' ترمذی)

۵۰۷۷ - (۱۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: «اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۰۷۷: مزینہ قبیلہ کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! انسان کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کون سی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اچھا خُلق (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۷۸ - (۱۲) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ.

۵۰۷۸: اور شرح السنّہ میں اُسامہ بن شریک سے (بھی اسی طرح) روایت ہے۔

۵۰۷۹ - (۱۳) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ - وَلَا الْجَعْظَرِيُّ» - قَالَ - : وَالْجَوَّاظُ: اَلْغَلِيْظُ الْفَظُّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ فِيْ «سُنَنِهِ». وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَصَاحِبُ «جَامِعِ الْأُصُوْلِ» فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ. وَكَذَا

فِیْ «شَرحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ، وَلَفْظُهُ: قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ».
يُقَالُ: اَلْجَعْظَرِیُّ: اَلْفَظُّ الْغَلِيْظُ.

۵۰۷۹: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں کوئی سخت مزاج اور بداخلاق شخص داخل نہیں ہو گا۔ راوی نے بیان کیا کہ (لفظ) "جَوَّاظْ" سے مقصود تند مزاج ہے۔
(سنن ابوداؤد' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

اور جامعُ الاصول کے مؤلف نے جامعُ الاصول میں حارثہؓ سے اور اسی طرح شرحُ السُّنّۃ میں بھی حارثہؓ سے مروی ہے اور وہاں الفاظ یہ ہیں کہ "جنّت میں بد اخلاق متکبّر نہیں جائے گا۔" بیان کیا جاتا ہے کہ (لفظ) "جَعْظَرِیّ" سے مقصود تند مزاج شخص ہے۔

٥٠٨٠ - (١٣) وَفِیْ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» - عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْظَرِیُّ: اَلْغَلِيْظُ الْفَظُّ.

۵۰۸۰: اور مصابیح کے بعض نسخوں میں عِکْرِمَہ بن وَہب سے روایت ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' "جَوَّاظْ" وہ شخص ہے جو مال جمع کرتا ہے اور خرچ نہیں کرتا اور "جَعْظَرِیّ" وہ شخص ہے جو تند مزاج بد اخلاق ہے۔

٥٠٨١ - (١٤) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ يُوْضَعُ فِیْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ.

۵۰۸۱: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ زیادہ وزنی عمل (جسے) قیامت کے دن مومن (شخص) کے ترازو میں رکھا جائے گا (وہ) اچھا خُلق ہے اور بلاشبہ اللہ پاک اس شخص کو بُرا جانتا ہے جو فحش کلام (اور) اول فول بکتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد نے صرف پہلے جملے کو ذکر کیا ہے۔

٥٠٨٢ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۵۰۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بے شک مومن (شخص) اچھے خُلق کی وجہ سے (اس شخص کے) مرتبے پر پہنچ جائے گا جو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے (ابوداؤد)

٥٠٨٣ - (١٦) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقِ اللّٰهَ

جَيْثُمَا كُنْتَ، وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۰۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور اگر بُرا کام ہو جائے تو اس کے بعد اچھا عمل کر۔ اچھا عمل بُرے عمل کو ختم کر دے گا اور لوگوں کے ساتھ اچھے خُلق کے ساتھ معاملہ کر (احمد' ترمذی' دارمی)

۵۰۸٤ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ پر حرام ہے اور جس پر دوزخ حرام ہے (آپؐ نے فرمایا' وہ ایسا شخص ہے) جو نرم مزاج ہے' حلیم الطبع ہے (لوگوں کے) قریب رہتا ہے (معاملات میں) درگزر کرتا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

۵۰۸۵ - (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

۵۰۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مومن (محض دنیا کے معاملات سے) غافل (اور) چشم پوشی کرنے والا ہوتا ہے اور فاجر انسان دھوکہ باز (اور) بخیل ہوتا ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن رافع حارثی قابلِ حُجّت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۳۱۷' تنقیحُ الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۴)

۵۰۸٦ - (۱۹) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ — اِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۵۰۸۶: مکحول بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار لوگ نرم مزاج (اور) شریف لوگ ہوتے ہیں' اس اُونٹ کی مانند جس کی ناک میں (لکڑی) ڈالی گئی ہے اگر اسے چلایا جائے تو وہ چلتا ہے اور اگر اسے کسی پتھر پر بٹھایا جائے (تب بھی) بیٹھ جاتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو مُرسَل بیان کیا ہے)

۵۰۸۷ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۵۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایسا مسلمان شخص جو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے اور ان کے تکلیف (پہنچانے) پر صبر کرتا ہے اس شخص سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر نہیں رہتا اور نہ لوگوں کی تکلیف پر صبر کرتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۰۸۸ - (۲۱) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَىٰ رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۸۸: سہل بن معاذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص غصہ پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس بات پر قادر تھا کہ غصہ نکال سکے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ حوروں میں سے جس حور کو وہ چاہے پسند کر لے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن میمون اور سہل بن معاذ دونوں روای ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۲۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۴)

۵۰۸۹ - (۲۲) **وَفِي** رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ أَمْناً وَإِيمَاناً».

وَذُكِرَ حَدِيثُ سُوَيْدٍ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ» فِي «كِتَابِ اللِّبَاسِ».

۵۰۸۹: اور ابوداؤد کی روایت میں سُوید بن وہب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے بیٹوں میں سے ایک شخص سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ اللہ پاک اُس (غصہ پینے والے شخص) کے دل کو امن اور ایمان سے لبریز کر دے گا اور سوید (سے مروی) حدیث "جو شخص خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دے" کا ذکر کتاب اللّباس میں کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۹۰ - (۲۳) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقاً وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

تیسری فصل

۵۰۹۰: زید بن طلحہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر دین میں اخلاق والے

ہوتے ہیں اور اسلام کا خُلق حیاء ہے (مالکؒ نے اس حدیث کو مُرسَلاً بیان کیا)

٥٠٩١ - (٢٤) و ٥٠٩٢ - (٢٥) **وَرَوَاهُ** ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، عَنْ اَنَسٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۰۹۱: ۵۰۹۲: اور ابنِ ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں انسؓ اور ابنِ عباسؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

وضاحت: ابنِ ماجہ کی سند میں ضعف ہے اور انسؓ سے مروی حدیث بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس کی روایت میں معاویہ بن یحییٰ صدفی راوی ضعیف ہے اور ابنِ عباسؓ سے مروی حدیث کی سند بھی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۳۵۷ میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۹۱ تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۸۱ تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۵)

٥٠٩٣ - (٢٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعاً، فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ».

۵۰۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک حیاء اور ایمان اکٹھے ملے ہوئے ہیں۔ جب ان میں سے ایک ختم ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمان)

٥٠٩٤ - (٢٧) **وَفِىْ** رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۰۹۴: اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب ان دونوں میں سے ایک چھن جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے چلا جاتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمان)

٥٠٩٥ - (٢٨) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِىْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِىْ فِى الْغَرْزِ— اَنْ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۵۰۹۵: مُعاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت (اس وقت) فرمائی جب میں نے اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے مُعاذ! لوگوں کے ساتھ اچھے اَخلاق سے پیش آنا (مالک)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے اور ان الفاظ کے ساتھ نہ معاذؓ سے اور نہ ان کے علاوہ کسی اور سے کوئی حدیث پائی جاتی ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۵)

٥٠٩٦ - (٢٩) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ» رَوَاهُ فِى «الْمُوَطَّأ».

۵۰۹۶: اور امام مالکؒ کے بلاغات سے ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

۵۰۹۷ - (۳۰) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۵۰۹۷: نیز اس حدیث کو امام احمدؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۸ - (۳۱) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْآةِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ، وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِیْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلاً.

۵۰۹۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دُعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے میری پیدائش اور میرے اخلاق کو بہتر بنایا اور مجھے زینت عطا کی جب کہ میرے غیر کو بد زیب بنایا (بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں مُرسَلاً بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن محبر راوی غایت درجہ ضعیف ہے (العِلَل و معرفۃ الرِّجال جلد۱ صفحہ۲۵' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۰' تاریخِ بغداد جلد۸ صفحہ۳۶۱' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۵)

۵۰۹۹ - (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۰۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ تو نے میری پیدائش کو بہتر بنایا پس میرے اخلاق کو بہتر بنا" (احمد)

۵۱۰۰ - (۳۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰی قَالَ: «خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَاراً، وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقاً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۱۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے بہتر کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اَخلاق اچھے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے اور اس نے "حدّثنا" کے صیغہ کے ساتھ روایت نہیں کی (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۸۷' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۴۴' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۶)

۵۱۰۱ - (۳۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَاناً اَحْسَنُهُمْ خُلُقاً». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۵۱۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ لوگ زیادہ مکمل ایمان والے ہیں جن کے اَخلاق اچھے ہیں (ابوداؤد' دارمی)

٥١٠٢ - (٣٥) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ. قَالَ: «كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ». ثُمَّ قَالَ: «يَا اَبَا بَكْرٍ! ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ ــ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۱۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکرؓ کو گالی دی اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپؐ متعجب تھے اور مسکرا رہے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ بُرا بھلا کہنا شروع کیا تو ابوبکرؓ نے بھی اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے۔ ابوبکرؓ آپؐ سے ملے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپؐ تشریف فرما تھے۔ جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپؐ ناراض ہو گئے اور کھڑے ہوئے (اور چل دیئے) آپؐ نے فرمایا' تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اُسے جواب دے رہا تھا جب تُو نے اُسے جواب دینا شروع کیا تو شیطان آ گُھسا پھر آپؐ نے فرمایا' اے ابوبکر! تین چیزیں حق ہیں۔ جس شخص پر ظُلم کیا جائے اور وہ اللہ کی رضا کے لئے چشم پوشی کرے تو اللہ پاک اس چشم پوشی کی وجہ سے اس کی بے مثال مدد فرماتے ہیں اور جو شخص بھی عطیہ دینے کا دروازہ کھولتا ہے (اور اُس کا) مقصد صلۂ رحمی کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے زیادہ عطا فرماتے ہیں اور جو شخص سوال کرنے کے دروازے کو کھول دیتا ہے (اور اُس کا) مقصد زیادہ مال حاصل کرنا ہے تو اللہ پاک اس کے مال میں بہت کمی کر دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عجلان راوی مُتکلّم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۶۴۴' تنقیحُ الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۶)

٥١٠٣ - (٣٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ ــ اِلَّا ضَرَّهُمْ»، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک جب کسی خاندان کو نرمی عطا کرتا ہے تو انہیں فائدہ پہنچاتا ہے اور جب اسے نرمی سے محروم کرتا ہے تو انہیں نقصان پہنچاتا ہے (بیہقی شُعَبُ الایمان)

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

(غصہ اور تکبّر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥١٠٤ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَوْصِنِيْ. قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». فَرَدَّ ذٰلِكَ مِرَاراً قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۱۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا' غصّہ ترک کر دے۔ آپؐ نے اِس کلمہ کو بار بار دہرایا کہ غصّہ ترک کر دے (بخاری)

٥١٠٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ — ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص پہلوان نہیں جو (دوسرے کو) پچھاڑ دیتا ہے' پہلوان صرف وہ شخص ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

٥١٠٦ - (٣) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ. اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ — مُتَكَبِّرٍ».

۵۱۰۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون لوگ جنّتی ہیں؟ وہ لوگ جو ضعیف ہیں' عاجزی کرنے والے ہیں' اگر وہ اللہ کی قسم اُٹھا (کر کوئی بات کہہ) دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتے ہیں۔ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ وہ لوگ جو جھگڑالو' بداَخلاق' بخیل اور متکبّر ہیں (بخاری' مسلم) اور مُسلم کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ جو بد اَخلاق' بد نام اور متکبّر ہیں۔

٥١٠٧ - (٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ — مِنْ اِيْمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اور وہ شخص جنّت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہے (مسلم)

٥١٠٨ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ». فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا. قَالَ: «اِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبْرُ بَطَرُ — الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبّر ہے وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' بلاشبہ ہر شخص پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کا جوتا خوبصورت ہو۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ صاحبِ جمال ہے وہ جمال کو محبوب جانتا ہے۔ تکبّر' حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے (مسلم)

٥١٠٩ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ —، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ —، وَعَائِلٌ —، مُسْتَكْبِرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ہمکلام ہو گا نہ انہیں پاکیزہ کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ ان کی جانب نظرِ رحمت کرے گا اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہو گا۔ (تین اشخاص میں سے ایک) بوڑھا زانی' (دوسرا) جھوٹا حاکم اور (تیسرا) متکبّر فقیر ہیں (مسلم)

٥١١٠ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے پس جو شخص مجھ سے ان دونوں میں سے کسی کو چھیننا چاہے گا میں اُسے دوزخ میں داخل کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ اسے دوزخ میں پھینکوں گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۱۱۱ - (۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ - حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ، فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۱۱۱: سلمہ بن اکوعؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص ہمیشہ اپنے آپ کو (اونچا) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اُسی عذاب سے ہمکنار ہو گا جس سے متکبرین ہمکنار ہوں گے (ترمذی)

۵۱۱۲ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ - یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ، یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی: بُوْلَسَ، تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ، یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةِ الْخَبَالِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۱۱۲: عمرو بن شُعَیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن متکبرین کو چیونٹیوں کی طرح انسانی شکلوں میں اٹھایا جائے گا' ذلت نے ان پر ہر طرف سے گھیرا ڈال رکھا ہو گا انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بولس" کہا جاتا ہو گا ان پر زبردست آگ مسلط ہو گی انہیں اہلِ جہنم کی پیپ وغیرہ پینے کے لئے دی جائے گی (ترمذی)

۵۱۱۳ - (۱۰) وَعَنْ عَطِیَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِیِّ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطَانِ، وَاِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا یُطْفَاُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّاْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۵۱۱۳: عطیہ بن عُروہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی کے ساتھ بجھایا جاتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غصہ میں ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد)

۵۱۱٤ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۵۱۱۴: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو وہ بیٹھ جائے اگر اس کا غصہ دور ہو جائے (تو اچھی بات ہے) وگرنہ وہ لیٹ جائے۔
(احمد' ترمذی)

٥١١٥ - (١٢) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ - وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتٰى وَطَغٰى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ - بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ - ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ - يَقُوْدُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدُ هَوًى - يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رُغَبٌ - يُذِلُّهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَقَالَا: لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضاً: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۱۱۵: اَسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ شخص بُرا ہے جو متکبر ہے' تکبر کے ساتھ چلتا ہے اور اس ذات کو بھول جاتا ہے جو بڑی ہے بلند ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو ظلم کرتا ہے' حدود سے تجاوز کرتا ہے اور بلند مرتبہ زبردست اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو غافل ہو جاتا ہے' کھیل کُود میں لگ جاتا ہے نیز قبرستان اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو فساد مچاتا ہے' حد سے تجاوز کرتا ہے اور اپنے آغاز اور انتہا کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو دنیا کو دین کے بدلے تلاش کرتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خراب کرتا ہے۔ بد ترین بندہ' طمع کا بندہ ہے جو اسے لئے پھرتی ہے۔ بد ترین بندہ' خواہش کا بندہ ہے جو اُسے گمراہ کرتی ہے۔ بد ترین بندہ' حرص کا بندہ ہے جو اسے ذلیل کرتی ہے (ترمذی' بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذیؒ اور امام بیہقیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زید بن عطیہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرّواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۸' ضعیف ترمذی صفحہ۲۷۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥١١٦ - (١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۱۱۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اللہ کی رضا

کی طلب میں غصہ کا گھونٹ پی جاتا ہے تو اللہ کے ہاں اس سے بہتر گھونٹ کوئی نہیں (احمد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عاصم بن علی راوی ضعیف اور یونس بن عبید راوی مجہول ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۵۳' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۹)

۵۱۱۷ - (۱۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾. قَالَ: اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ، فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقاً.

۵۱۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ پاک کے اس ارشاد (جس کا ترجمہ ہے کہ) "احسن طریقے سے جواب دو" کے بارے میں فرمایا (کہ اس سے مقصود) غصہ کے وقت صبر کرنا اور زیادتی کے وقت معاف کرنا ہے' جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بچائے گا اور ان کا دشمن ان کے سامنے جھکے گا گویا کہ وہ غایت درجے قریبی دوست ہے (امام بخاریؒ نے اس کو معلّق بیان کیا ہے)

۵۱۱۸ - (۱۵) **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ».

۵۱۱۸: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ غصہ ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے جیسا کہ "صِبر" شہد کو خراب کر دیتا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود بہز بن حکیم راوی میں کلام ہے۔ نیز "صِبر" سے مراد صِبِر نامی درخت کا انتہائی کڑوا پانی ہے جو شہد کے عُمدہ ذائقہ کو فاسد کر دیتا ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۹' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۹۳)

۵۱۱۹ - (۱۶) **وَعَنْ** عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ، وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ، وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ».

۵۱۱۹: عُمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر (کھڑے ہو کر) فرمایا' اے لوگو! تواضع اختیار کرو اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتا ہے پس وہ اپنے آپ میں معمولی ہوتا ہے (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے اور جو شخص تکبّر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور اپنے آپ میں بڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے یا خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

٥١٢٠ - (١٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ».

۵۱۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے سوال کیا' اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے؟ اللہ نے فرمایا' وہ شخص جسے جب قدرت حاصل ہوتی ہے تو وہ معاف کر دیتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرّواۃ جلد۴ صفحہ۳۵۹)

٥١٢١ - (١٨) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ».

۵۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اور جو شخص غصہ روکتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عُذر کو قبول کرتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

٥١٢٢ - (١٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ؛ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخَطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى — وَالْفَقْرِ. وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۱۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین باتیں نجات دینے والی اور تین برباد کر دینے والی ہیں۔ نجات دینے والی باتیں خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ کا ڈر' خوشی اور ناخوشی میں سچی بات کہنا اور غنا اور فقیری میں میانہ روی اختیار کرنا ہیں اور برباد کرنے والی باتیں' ایسی خواہش جس کے پیچھے لگا جاتا ہے' ایسا بُخل جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور کسی شخص کا خود کو بڑا قرار دینا ہے۔ یہ آخری بات ان سب میں سے زیادہ نقصان پہنچانے والی ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

بَابُ الظُّلْمِ

(ظُلم کی مذمت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥١٢٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: «اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۱۲۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظُلم (کے سبب) قیامت کے دن (ظلم کرنے والا) اندھیروں میں ہو گا (بخاری' مسلم)

٥١٢٤ - (٢) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ لِلظَّالِمِ — حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ» ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ﴾ . اَلْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۲۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ پاک ظالم کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب اسے پکڑ لیتا ہے تو وہ بچ کر نہیں نکل سکتا۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور اسی طرح تیرے پروردگار کی پکڑ ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑ لیتا ہے جب کہ وہ ظالم ہوتے ہیں" (بخاری' مسلم)

٥١٢٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ — قَالَ: «لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، اَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ» ثُمَّ قَنَّعَ — رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِىَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۲۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قوم ثمود کی بستیوں سے ہوا تو آپؐ نے فرمایا' ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا البتہ روتے ہوئے (گزر سکتے ہو) کہیں تمہیں بھی وہ عذاب اپنی لپیٹ میں نہ لے لے جس نے ان کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنے سر کو نیچا کیا اور تیز تیز چلتے ہوئے وادی سے گزر گئے (بخاری' مسلم)

٥١٢٦ - (٤) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی کی یا کچھ اور زیادتی کی تو اسے چاہیئے کہ وہ اس سے آج معافی مانگ لے' اس سے پہلے کہ (جب) دینار اور درہم نہ ہوں گے۔ اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس کی زیادتی کے مطابق ان میں کمی کر دی جائے گی اور اگر اس کے نیک کام نہیں ہوں گے تو اس سے متعلقہ شخص کی برائیوں کو لے کر اس پر لاد دیا جائے گا (بخاری)

٥١٢٧ - (٥) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟». قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: «اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس مال ہے نہ سامان۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمت میں وہ شخص مفلس ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوۃ کے ساتھ آئے گا (جبکہ) اس نے کسی کو برا بھلا کہا ہو گا' کسی پر تہمت لگائی ہو گی' کسی کا مال چھینا ہو گا' کسی کا خون گرایا ہو گا اور کسی کو مارا پیٹا ہو گا تو اس کی نیکیاں انہیں دے دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں اس سے پہلے ختم ہو جائیں گی کہ اس کے ذِمّہ عائد حقوق کا معاوضہ بن سکیں تو ان کی غلطیاں لے کر اس پر رکھی جائیں گی پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا (مسلم)

٥١٢٨ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: «اِتَّقُوا الظُّلْمَ». فِيْ «بَابِ الْاِنْفَاقِ».

۵۱۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہیں قیامت کے دن حقوق کو ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑے گا یہاں تک کہ جس بکری کے سینگ نہیں ہیں اس کو سینگ والی بکری سے

قصاص دلایا جائے گا (مسلم) اور جابرؓ سے مروی حدیث کہ "تم ظلم سے بچو" بابُ الإنفاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۱۲۹ - (۷) عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً، تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا، وَإِنْ أَسَاؤُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۱۲۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا سوچے سمجھے کسی کے پیچھے نہ لگو کہ تم کہو کہ اگر لوگ اچھے کام کریں گے تو ہم بھی اچھے کام کریں گے اور اگر لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے البتہ تم اپنے آپ کو پختہ بناؤ۔ اگر لوگ اچھے کام کریں تو تم بھی اچھے کرو اور اگر لوگ بُرے کام کریں تو تم ظلم نہ کرو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابوہشام رفاعی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۳)

۵۱۳۰ - (۸) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنِ اكْتُبِيْ إِلَيَّ كِتَاباً تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ. فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ؛ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ» وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳۰: معاویہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب لکھا کہ آپ میری جانب تحریر بھیجیں جس میں مجھے وصیت کریں (البتہ) تحریر طویل نہ ہو۔ چنانچہ عائشہؓ نے تحریر کیا' تجھ پر سلام ہو' اما بعد! میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا' "جس شخص نے اللہ کی رضا کو لوگوں کو ناراض کر کے تلاش کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی تکلیف سے بچائے گا اور جس شخص نے لوگوں کی رضا کو اللہ کو ناراض کر کے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا" اور تجھ پر سلام ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجهول ہے البتہ موقوف حدیث صحیح ہے۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۳۱ - (۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ

يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ . شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ ذَاكَ؛ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ، اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

تیسری فصل

۵۱۳۱ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا" چنانچہ یہ آیت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر دُشوار گزری اور انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون وہ شخص ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ بات نہیں ہے اِس سے مراد تو شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا (انہوں نے) اپنے بیٹے سے کہا' اے میرے بیٹے! تو شرک نہ کر' شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے مقصود وہ معنی نہیں جو تم خیال کرتے ہو بلکہ مقصود وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا (بخاری' مسلم)

۵۱۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ اَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۵۱۳۲ : ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تمام لوگوں میں سے زیادہ برے مرتبے والا وہ شخص ہو گا جس نے اپنی آخرت کو کسی دوسرے کی دنیا کے لیے برباد کر دیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۸۲' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵' تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۵۱۳۳ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلَاثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ﴾ - ، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ - ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ: اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ» .

۵۱۳۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اعمال نامے تین قسم کے ہیں' ایک عمل نامہ جسے اللہ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اللہ عزّو جل فرماتا ہے "بے

شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے" اور ایک عمل نامہ (ایسا ہے) جس کو اللہ تعالیٰ (بلا حساب) نہیں چھوڑے گا' وہ لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے یہاں تک کہ بعض کو بعض سے بدلہ دلایا جائے گا اور ایک عمل نامہ وہ ہے جس کی اللہ کو کچھ پروا نہیں وہ اللہ کے حقوق کا نہ ادا کرنا' ہے پس یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے اگر چاہے تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔
(بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں صدقہ بن ابی موسیٰ راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۱۹)

٥١٣٤ - (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى حَقَّهُ، وَاِنَّ اللهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ».

۵۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے آپ کو مظلوم کی بد دُعا سے بچاؤ اس لئے کہ مظلوم اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے سے اس کے حق کو نہیں روکتا (بیہقی شعب الایمان)

٥١٣٥ - (١٣) وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ».

۵۱۳۵: اوس بن شُرَحْبِیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جو شخص ظالم کے ساتھ اس کو تقویت دینے کے لئے چلا اور وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

٥١٣٦ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ. فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَلٰى وَاللهِ، حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک شخص سے سنا جو کہتا تھا کہ ظالم صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (اس کی یہ بات سن کر) ابوہریرہؓ نے وضاحت کی کیوں نہیں' اللہ کی قسم! یہاں تک کہ حباریٰ پرندہ اپنے گھونسلے میں ظالم کے ظلم کی وجہ سے لاغر ہو کر مر جاتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

(اچھی باتوں کا حکم دینا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥١٣٧ - (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۱۳۷: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص کسی غیر شرعی کام کو دیکھے تو اپنے ہاتھ سے اُسے روکے اگر (ہاتھ سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر (زبان سے روکنے کی) طاقت نہیں تو دِل سے (برا جانے) اور دِل سے بُرا جاننا ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے (مسلم)

٥١٣٨ - (٢) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُدْهِنِ — فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَی الَّذِيْنَ فِیْ اَعْلَاهَا، فَتَاَذَّوْا بِهِ، فَاَخَذَ فَاْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ، فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَالَكَ؟ قَالَ: تَاَذَّيْتُمْ بِیْ وَلَا بُدَّ لِیْ مِنَ الْمَاءِ. فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ، وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۱۳۸: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی حدود میں برائی کو نہ روکنے والے اور اس کا مرتکب ہونے والے کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے جنہوں نے کسی کشتی میں (بیٹھنے کی جگہ کے لئے) قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ کشتی کے نچلے حصے میں اور کچھ لوگ اوپر کے حصے میں چلے گئے تو جو لوگ اس کے نچلے حصے میں تھے وہ ان لوگوں کے پاس سے پانی لے کر گزرتے جو کشتی کے اوپر والے حصے میں تھے' انہیں اس سے تکلیف ہوئی (اس لئے انہوں نے نچلے حصے والوں کو اوپر آنے سے روک دیا) چنانچہ (نچلے

حصے والوں میں سے) ایک شخص نے کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا چاہا تو اوپر کے حصے والے اس کے پاس آئے اور اس سے کہا' تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا' تم میرے (اوپر جانے) سے تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ مجھے پانی کی ضرورت ہے' اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے بھی نجات دلا دیں گے اور خود بھی نجات پا جائیں گے اور اگر اسے کچھ نہ کہیں گے تو اسے بھی موت کے حوالے کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی تباہ کر دیں گے (بخاری)

٥١٣٩ - (٣) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ - فِي النَّارِ. فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرِحَاهُ -، فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُوْنَ: اَيْ فُلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥١٣٩: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا' اسے دوزخ میں گرا دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں دوزخ میں تیزی کے ساتھ باہر نکل آئیں گی پس وہ شخص اپنی انتڑیوں کے گرد چکر لگاتا رہے گا جیساکہ گدھا چکی کے اردگرد گھومتا رہتا ہے۔ اہلِ جہنم اس شخص کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور کہیں گے' اے فلاں انسان! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور بُرے کاموں سے نہیں روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا۔ میں تمہیں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا اور خود وہ کام نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں بُرے کاموں سے روکتا تھا اور خود بُرے کام کرتا تھا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥١٤٠ - (٤) **عَنْ** حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

٥١٤٠: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اچھے کاموں کا حکم دیتے رہنا اور برے کاموں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے عذاب مسلّط کر دے پھر تم اس سے دُعا کرو گے لیکن تمہاری دُعا قبول نہ ہو گی (ترمذی)

٥١٤١ - (٥) **وَعَنِ** الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ -، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا

فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

۵۱۴۱: عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب زمین پر برائی ہوتی ہے تو جو شخص اس کا مشاہدہ کرتا ہے اور اسے برا جانتا ہے تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہیں اور اس نے اس کام کو اچھا سمجھا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مغیرہ بن زیاد موصلی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۳)

۵۱۴۲ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّكُمْ تَقْرَاُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ . فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَراً فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ. وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ: «اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ». وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ». وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ».

۵۱۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگو! جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہو' تم اپنے آپ کو محفوظ کر لو تمہیں وہ لوگ کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گے جو سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں جبکہ تم سیدھی راہ پر ہو۔" ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا' جب لوگ کسی برے کام کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ پاک اپنا عذاب سبھی پر مسلط کر دے (ابن ماجہ' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ظلم کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھی کو عذاب میں گرفتار کر دے اور اس کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جن لوگوں میں بھی نافرمانی کے کام ہوتے ہیں اور وہ ان کے روکنے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن روکتے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں گرفتار کر دے' اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس قوم میں بھی نافرمانیاں ہوتی ہیں اور ان میں زیادہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو گناہ تو نہیں کرتے مگر روکتے بھی نہیں تو وہ بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

۵۱۴۳ - (٧) **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِیْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ، يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ، اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتُوْا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۴۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو لوگ ایسے لوگوں میں رہتے ہیں جن میں نافرمانیاں ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی انہیں ختم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو موت سے پہلے ہی عذاب میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

٥١٤٤ - (٨) **وَعَنْ** أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ - . فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحّاً مُطَاعاً، وَهَوىً مُتَّبعاً، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، وَرَأَيْتَ أَمْراً لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ؛ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ، وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِ، فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامُ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلاً يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۴۴: ابو ثعلبہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "تم اپنے آپ کی حفاظت کرو' تمہیں گمراہ لوگ کچھ ضرر نہیں پہنچائیں گے جبکہ تم ہدایت پر ہو۔" اس نے وضاحت کی خبردار' اللہ کی قسم! میں نے اس آیت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا' بلکہ تم اچھے کاموں کا حکم دو اور برے کاموں سے روکو اور جب تم دیکھو کہ بخل عام ہے اور خواہشات کی اطاعت کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرتا ہے اور تم ایسے معاملات دیکھو جن سے تم علیحدہ نہیں رہ سکتے بلکہ اندیشہ ہو کہ تم بھی ان میں مبتلا ہو جاؤ گے تو تم اپنے آپ کو بچاؤ اور دیگر لوگوں کے معاملات کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لیے کہ مستقبل میں صبر کرنے کا دَور ہو گا جو شخص ان دنوں میں صبر کرے گا گویا اس نے انگاروں کو (اپنے ہاتھ میں) لیا اس دور میں صحیح کام کرنے والے شخص کو پچاس انسانوں کا ثواب حاصل ہو گا۔ جو (اس دور کے علاوہ دنوں میں) اس جیسے اعمال کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان کے پچاس انسانوں کا ثواب مراد ہے؟ یا (ہم میں سے پچاس انسانوں کا) آپؐ نے فرمایا' تم میں سے پچاس انسانوں کا ثواب مراد ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۳)

٥١٤٥ - (٩) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيباً بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئاً يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ فِيمَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ» وَذَكَرَ: «إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ،

فِي الدُّنْيَا، وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ، يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ إِسْتِهِ». قَالَ: «وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَداً مِنكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ» وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنْ رَأَى مُنكَراً أَنْ يُغَيِّرَهُ» فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِناً، وَيَحْيَى مُؤْمِناً، وَيَمُوتُ مُؤْمِناً؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِراً، وَيَحْيَى كَافِراً، وَيَمُوتُ كَافِراً؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِناً، وَيَحْيَى مُؤْمِناً، وَيَمُوتُ كَافِراً؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِراً، وَيَحْيَى كَافِراً، وَيَمُوتُ مُؤْمِناً» قَالَ: وَذَكَرَ الْغَضَبَ «فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ - فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ». قَالَ: «اتَّقُوا الْغَضَبَ؛ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ؟ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ؟ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ» قَالَ: وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ: «مِنكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ -، فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ -، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ -، فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى. وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ؛ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ». حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ — وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر(کی نماز) کے بعد ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے خطبہ دیا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سبھی کچھ آپؐ نے بیان فرما دیا۔ کچھ لوگوں نے ان باتوں کو محفوظ رکھا اور کچھ لوگ بھول گئے آپؐ نے جو باتیں فرمائیں اُن میں یہ بات بھی تھی کہ "دنیا لذیذ ہے' ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے' اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ تم کس طرح کے اعمال کرتے ہو۔ خبردار! تم دنیا سے کنارہ کش رہو نیز عورتوں کے (مکر و فریب) سے بچاؤ اختیار کرو۔" نیز آپؐ نے ذکر کیا کہ "قیامت کے دن ہر اس شخص کے لئے جس نے دھوکہ کیا ہو گا دنیا میں اس کے دھوکے کے مطابق جھنڈا ہو گا اور مسلمانوں کے امیر کا دھوکہ بڑا دھوکہ ہے اس کا جھنڈا اس کی پیٹھ کے قریب لگایا گیا ہو گا۔" آپؐ نے فرمایا' "تم میں سے کسی شخص کو لوگوں کا رعب و دبدبہ' اُسے سچی بات کہنے سے نہ روکے جب کہ اسے اس بات کا علم ہو۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "جب وہ کسی بُرے فعل کو دیکھے تو اسے ختم کرے" (یہ بات کہتے ہوئے) ابوسعیدؓ رونے لگے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے برے کاموں کو دیکھا لیکن لوگوں کے خوف نے

اس کے بارے میں کلام کرنے سے ہمیں روک دیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' "خبردار! آدم کی اولاد مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ہے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوئے اور مومن ہی زندہ رہے اور ایمان کی حالت میں ہی فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو کفر کی حالت میں پیدا ہوئے اور کفر پر زندہ رہے اور کفر پر ہی فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوئے اور مومن زندہ رہے لیکن کفر پر فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوئے اور کافر زندہ رہے لیکن ایمان پر فوت ہوئے۔" راوی نے بیان کیا اور آپؐ نے غصّہ کے وصف کا ذکر کیا کہ "کچھ لوگ جلد غصّہ میں آ جاتے ہیں (اور) جلد ہی غصّہ چھوڑ دیتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے ایسے شخص قابلِ ستائش نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو دیر سے غصّہ میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے (ایسے شخص بھی قابل تعریف نہیں) جبکہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو دیر سے غصّہ میں آتے ہیں (لیکن ان کا غصّہ) جلد زائل ہو جاتا ہے اور تم میں بہت برے لوگ وہ ہیں جو جلد غصّہ میں آتے ہیں (اور ان کا غصّہ) دیر سے جاتا ہے۔" آپؐ نے فرمایا' "تم غصّہ سے بچو کیونکہ غصّہ انسان کے دل پر آگ کا شعلہ ہے۔ کیا تم ملاحظہ نہیں کرتے کہ غصّہ کی حالت میں اس کی رگیں پھول جاتی ہیں؟ اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں؟ پس اگر کسی کو ایسی کسی بات کا احساس ہو تو وہ لیٹ جائے بلکہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے" (راوی نے بیان کیا) اور آپؐ نے قرض کا ذکر کیا اور کہا کہ "تم میں سے کچھ لوگ اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں مگر جب انہیں قرض لینا ہو تو قرض کے وصول کرنے میں (ادب کے حد) پھلانگ جاتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے یہ وصف قابلِ ستائش نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ادائیگی میں ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں لیکن اگر انہیں قرض لینا ہو تو اس میں نرمی اختیار کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کیفیت کے مقابلہ میں ہے یہ وصف بھی قابلِ ستائش نہیں البتہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے (واجبُ الادا) قرض دینا ہوتا ہے تو اچھے انداز سے ادا کرتے ہیں اور اگر انہیں قرض لینا ہوتا ہے تو اچھے انداز سے مطالبہ کرتے ہیں اور تم میں برے لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے (واجبُ الادا) قرض دینا ہوتا ہے تو اس کی ادائیگی غلط کرتے ہیں اور اگر انہیں قرض لینا ہوتا ہے تو مطالبہ میں فحش گفتگو کرتے ہیں" یہاں تک کہ جب سورج کھجوروں کے درختوں کی چوٹیوں پر اور دیواروں کے کناروں پر چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا' خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ جس قدر دنیا جا چکی ہے اس کے مقابلہ میں جو باقی ہے وہ اتنی ہی ہے جتنا کہ اس دن کا باقی حصّہ گزرے ہوئے دن کے مقابلے میں ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے کلاس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راویؒ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲، تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷، تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۴، مشکوٰۃ علامہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۴۲۴)

٥١٤٦ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ أَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۱۴۶: ابو البختری رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ اس وقت تک ہرگز تباہ و برباد نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کو درست ثابت کرنے کے لئے جھوٹے عذر نہ کرنے لگیں گے (ابوداؤد)

٥١٤٧ ـ (١١) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَىٰ أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوا؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۱۴۷: عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے آزاد کردہ غلام نے بتایا' اس نے میرے دادا (عمیرہ کندیؓ) سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ غلط کاموں کو اپنے سامنے دیکھیں اور انہیں ان غلط کاموں پر ٹوکنے کی قدرت بھی ہو لیکن وہ نہ ٹوکیں۔ جب وہ ایسا کریں گے (یعنی لوگوں کو غلط کاموں سے نہ ٹوکیں گے) تو اللہ تعالیٰ عام اور خاص (سبھی) کو عذاب میں مبتلا کرے گا (شرحُ السُّنۃ)

٥١٤٨ ـ (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ». قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّىٰ تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: «كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَىٰ يَدَيِ الظَّالِمِ؛ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ».

۵۱۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "بنی اسرائیل جب نافرمانیوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے عُلماء نے ان کو روکا' وہ باز نہ آئے تو عُلماء ان کی مجلسوں میں شریک ہوئے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدعمل لوگوں کے دلوں کی سیاہی' دوسرے کے دلوں پر ڈال دی اور ان کو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ملعون قرار دے دیا یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے" راوی نے بیان کیا (اس کے بعد) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک طرح سے بیٹھ گئے جبکہ آپؐ (اس سے پہلے) ٹیک لگائے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا' تم (عذاب سے نجات) نہیں پاؤ گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ تم انہیں برائیوں سے روکو (ترمذی' ابوداؤد) اور

ابوداؤد کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' "ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! نیکی کی تلقین کرتے رہنا اور برائی سے روکے رکھنا اور ظالم کے ہاتھ کو پکڑنا اور اسے حق کی طرف موڑنا اور اسے حق پر جمائے رکھنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ لوگوں کے دلوں کو دوسرے لوگوں کے ساتھ خلط ملط کر دے گا پھر وہ تمہیں بھی ملعون قرار دے گا جیساکہ اس نے ان کو (یعنی یہود کو) ملعون قرار دیا۔

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے' ابوعبید نے اپنے والد عبداللہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۰)

٥١٤٩ - (١٣) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالاً تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ - قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَفِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ: «خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَقْرَأُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ».

۵۱۴۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "جس رات مجھے اسراء کرایا گیا میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا' جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا' یہ آپؐ کی اُمّت کے خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم دیتے تھے اور خود کو فراموش کر جاتے تھے" (شرح السنۃ' بیہقی شعب الایمان) اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جبرائیل نے کہا کہ "آپؐ کی اُمّت کے وہ خطیب لوگ ہیں جو بات کہتے تھے (لیکن) اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے (لیکن) اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۵)

٥١٥٠ - (١٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزاً وَلَحْماً، وَأُمِرُوْا أَنْ لَا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ، فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ، فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۵۰ : عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آسمان سے چپاتیوں اور گوشت کا دسترخوان اتارا گیا تھا اور انہیں (یعنی یہود کو) حکم دیا گیا تھا کہ خیانت نہ کریں اور کل کے لئے ذخیرہ اندوزی نہ کریں لیکن انہوں نے خیانت کی اور کل کے لیے ذخیرہ اندوزی کی تو انہیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے' اس کا کوئی اصل نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۵۱ ـ (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ، لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ؛ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَصَدَّقَ بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهُ عَلَيْهِ، وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهُ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ».

تیسری فصل

۵۱۵۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ آخری زمانے میں میری اُمّت کو ان کے حکمرانوں کی جانب سے مصائب کا سامنا کرنا ہو گا صرف وہ شخص محفوظ رہے گا جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کے لئے اپنی زبان' ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا۔ پس ایسے شخص کے لیے سعادتیں مقدّر کر دی گئی ہیں اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو معلوم کیا اور اس کی تصدیق کی اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو معلوم کیا اور اس کے بارے میں خاموش رہا اگر اس نے کسی کو اچھا عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ سے اس سے محبّت کی اور اگر کسی کو غلط عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے ناراض ہوا۔ پس یہ شخص اپنے دل میں نیکوں کی محبّت اور بروں سے نفرت چھپانے کی وجہ سے نجات پائے گا۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۶)
اگر کسی شخص میں مذکورہ حدیث میں سے کوئی ایک صفت بھی پائی جائے تو وہ نجات پا جائے گا' اگر کوئی شخص کسی کو غلط عمل کرتے دیکھے اور اس کے جرم پر خاموش رہے اور خوش ہو تو ایسا شخص نجات نہیں پائے گا۔
(واللہ اعلم)

۵۱۵۲ ـ (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ ــ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا، قَالَ: يَا رَبِّ! اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا: لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ». قَالَ: «فَقَالَ: اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ ــ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ».

۵۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزوجل نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب وحی کی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت تباہ و برباد کر دے۔ جبرائیلؑ نے سوال کیا' میرے پروردگار! بلا شبہ ان میں تیرا فلاں بندہ ایسا ہے کہ اس نے آنکھ کے جھپکنے کے بقدر بھی تیری نافرمانی

نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' ان کے ساتھ اسے بھی تہہ و بالا کر دے اس لئے کہ اس کا چہرہ میری وجہ سے کبھی غصہ سے نہیں چمکا تھا (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی' البتہ اس مضمون کی حدیث امام ہیثمیؒ نے امام طبرانیؒ کے واسطے سے روایت کی ہے لیکن اس میں عبید بن اسحاق عطار اور اس کا استاد عمار بن سیف دونوں راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۶۶)

٥١٥٣ - (١٧) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: مَالَكَ إِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۵۳: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن انسان سے دریافت کرے گا اور کہے گا کہ تجھے کیا ہو گیا تھا کہ جب تو نے برے کاموں کو دیکھا تو (برائی کرنے والے کو) کیوں نہ ٹوکا؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص پر دلیل کا القاء ہو گا اور وہ کہہ اٹھے گا کہ اے اللہ! میں لوگوں سے ڈر گیا اور میں نے تیرے فضل کی امید رکھی۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥١٥٤ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ —، فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهُ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ، وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ: اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ —؛ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُ اِلَّا لُزُوْماً» — . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۵۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے بے شک اچھا کام اور برا کام دونوں اللہ کی مخلوق ہیں انہیں قیامت کے دن لوگوں کے سامنے (جسم عطا کر کے) کھڑا کیا جائے گا پس اچھا کام تو اپنے کرنے والوں کو خوشخبری دے گا اور انہیں اچھا وعدہ دے گا اور برا کام (اپنے کرنے والوں سے) کہے گا کہ تم دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ۔ لیکن انہیں اس سے دور ہونے کی طاقت نہیں ہو گی اور وہ اس کے ساتھ چمٹے رہیں گے۔

(احمد' بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن راوی مدلّس ہے اور اس نے حدثنا کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت بیان نہیں کی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۶۶)

كِتَابُ الرِّقَاقِ

(دلوں میں رقّت پیدا کرنے والی باتیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥١٥٥-(١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۱۵۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تندرستی اور فارغ البالی دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں (بخاری)

٥١٥٦-(٢) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ؛ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۶: مستورد بن شدّاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال بس اتنی سی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا کے پانی میں ڈالتا ہے' وہ غور کرے کہ انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے؟ (مسلم)

وضاحت: مزید برآں دنیا فانی ہے جبکہ آخرت کو دوام حاصل ہے اس پر کبھی فنا طاری نہیں ہو گا (واللہ اعلم)

٥١٥٧-(٣) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ. قَالَ: «اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟» فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ. قَالَ: «فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑ کے ایک ایسے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان بہت چھوٹے تھے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے استفسار کیا' تم میں کون شخص ایک درہم کے عوض اس کو لینا پسند کرے گا؟ سب نے کہا' ہم تو کسی معمولی چیز کے بدلے بھی اپنے لئے اس کو پسند نہیں کرتے۔

آپؐ نے فرمایا' اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا کہ تمہارے نزدیک یہ حقیر ہے (مسلم)

٥١٥٨ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار شخص کے لئے دنیا جیل ہے اور کافر کے لئے جنّت ہے (مسلم)

٥١٥٩ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِناً حَسَنَةً، يُعْطِیْ بِهَا فِی الدُّنْيَا وَيُجْزِیْ بِهَا فِی الْاٰخِرَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِی الدُّنْيَا، حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰی بِهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی نیکی (کے اجر) کو ضائع نہیں کرتے' اس (نیکی) کے سبب اسے دنیا میں عطیات دیئے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کے سبب بدلہ دیا جاتا ہے البتہ کافر کو اس کے اچھے کاموں کے بدلے جو اس نے اللہ کے لیے کئے ہوتے ہیں دنیا میں ہی عطیات ملتے ہیں اور جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوتی جس کے سبب اسے بدلہ دیا جائے (مسلم)

٥١٦٠ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «حُفَّتْ». بَدَلَ: «حُجِبَتْ».

۵۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنّت کو مشکل کاموں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے (بخاری' مسلم) البتہ مسلم میں "حُجِبَتْ" کی جگہ پر "حُفَّتْ" کا لفظ ہے۔

٥١٦١ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ -، اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ، وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ -، وَاِذَا شِيْكَ - فَلَا انْتُقِشَ -. طُوْبٰی لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَشْعَثَ رَاْسُهٗ، مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ، اِنْ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ، وَاِنْ كَانَ فِی السَّاقَةِ - كَانَ فِی السَّاقَةِ، اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۱۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دینار' درہم اور ریشمی

کپڑے کا غلام ناکام ہے' اگر اسے (یہ چیزیں) میسّر آتی ہیں تو خوش رہتا ہے اور اگر میسر نہ آئیں تو ناراض ہو جاتا ہے (ایسا شخص) بد نصیب اور ذلیل ہے اگر اس (کے جسم کے کسی عضو) میں کانٹا چبھ جاتا ہے تو وہ اسے نکال نہیں سکتا (البتہ) وہ انسان خوش بخت ہے جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام کو تھام رکھا ہے' پراگندہ سر ہے' اس کے پاؤں غبار آلود ہیں' اگر اسے حفاظت کے دستے میں رکھا جاتا ہے تو وہ وہاں رہتا ہے اور جب اسے لشکر کے پچھلے حصے میں (متعین) کیا جاتا ہے تو وہ وہاں (اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ) ہوتا ہے اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور جب وہ سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی (بخاری)

وضاحت: حدیث کے آخری جملے کہ اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی .... کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص معاشرے میں اس قدر سادگی اور عجز و انکساری کے ساتھ رہتا ہے کہ دنیا دار لوگ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اگر وہ کسی محفل یا مشاورت میں شریک ہونا چاہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی اور اگر وہ کسی کی جائز سفارش بھی کرے تو اس کی سفارش کو قبول نہیں کیا جاتا (واللہ اعلم)

۵۱۶۲ - (۸) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا». فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَوَ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَکَتَ، حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیْہِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْہُ الرُّحَضَاءَ — وَقَالَ: «اَیْنَ السَّائِلُ؟». وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ: «اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ — ، اِلَّا آکِلَۃَ الْخَضِرِ — اَکَلَتْ حَتّٰی اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا، اِسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ — وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ. وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ، فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ، وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ، وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ، وَیَکُوْنُ شَھِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۱۶۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں جو خوف لاحق ہے وہ یہ ہے (کہ فتح و کامرانی کے بعد) تم پر دنیا کی زیب و زینت اُمڈ آئے گی۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا خیر' شر (لانے کا سبب) بن سکتا ہے؟ آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ ہم نے محسوس کیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے (اپنے چہرہ مبارک سے) پسینہ صاف کیا اور دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ آپؐ نے اس کے استفسار کو سراہا۔ آپؐ نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ خیر' شر کا ذریعہ نہیں بن سکتا اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ موسم ربیع (اللہ کی قدرت کے ساتھ) جس چارے کو اُگاتا ہے وہ (جانوروں کو) موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے (جب انہیں) اپھارا ہو جاتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ ہاں! اگر وہ تر و تازہ گھاس چرتا ہے اور اس کے (پیٹ کے) دونوں کنارے بھر جاتے ہیں تو وہ سورج کے سامنے رخ (کر کے جگالی) کرتا ہے تو گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے بعد ازاں وہ دوبارہ چرنا شروع کر دیتا ہے بلاشبہ یہ مال خوش نما اور پرکشش ہے پس جس شخص نے اس کو صحیح طریقے

کے ساتھ حاصل کیا اور صحیح جگہ میں رکھا وہ اس کا بہترین معاون ہے اور جس شخص نے اس کو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھا رہا ہے (لیکن) سیر نہیں ہو رہا اور قیامت کے دن مال اس کے خلاف گواہی دے گا (بخاری، مسلم)

٥١٦٣ - (٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۳: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں تمہارے (بارے) میں فقیری کا خوف نہیں رکھتا ہوں البتہ تمہارے بارے میں مجھے یہ خدشہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فراخ ہوئی پس تم اس میں رغبت کرو گے جیسا کہ انہوں نے اس میں رغبت کی اور وہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گی جیسا کہ اس نے انہیں تباہ و برباد کر دیا (بخاری، مسلم)

٥١٦٤ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا» — وَفِيْ رِوَايَةٍ: «كَفَافًا» —. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! آلِ محمدؐ کو ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما اور ایک روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جس سے بھوک دور ہو۔
(بخاری، مسلم)

٥١٦٥ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اسلام لایا وہ کامیاب ہے اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا اس پر اس نے قناعت اختیار کی (مسلم)

٥١٦٦ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِيْ، مَالِيْ. وَاِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ — ثَلَاثٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى، اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى — . وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کہتا ہے کہ میرے پاس (اتنا) مال ہے، میرے پاس (اتنا) مال ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے اس کے لئے تین قسم کے مال ہیں (وہ مال) جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا یا (وہ لباس) جو اس نے زیب تن کیا اور اسے بوسیدہ

کر دیا یا جو اس نے عطیہ دیا اور (آخرت کے لئے) ذخیرہ کر لیا اور ان کے علاوہ جو مال ہے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے (مسلم)

٥١٦٧ - (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ، وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ، وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فوت ہونے والے انسان کے ساتھ تین (قسم کے) مال جاتے ہیں (ان میں سے) دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک مال اس کے ساتھ رہتا ہے (چنانچہ) اس کے ساتھ جانے والے اس کے اہل و عیال' اس کا مال اور اس کے اعمال ہوتے ہیں جبکہ اہل و عیال اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اور اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں (بخاری' مسلم)

٥١٦٨ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ. قَالَ: «فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۶۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص کو اس کا اپنا مال اس کے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا (بخاری)

٥١٦٩ - (١٥) وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾. قَالَ: «يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ». قَالَ: «وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟؟» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۹: مطرف اپنے والد (عبداللہ بن عمیرؓ) سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ سورۃ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر" کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "مال کی کثرت نے تمہیں غافل کر دیا۔" (اس ضمن میں) آپؐ نے فرمایا' آدم کا بیٹا کہتا رہتا ہے کہ میرے پاس (اتنا) مال ہے' میرے پاس (اتنا) مال ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے آدم کے بیٹے! تیرا مال تو صرف وہ ہے جسے تو نے کھایا اور ختم کر دیا یا جو لباس تو نے زیب تن کیا اور اسے بوسیدہ کر دیا یا جو تو نے صدقہ کیا اور اسے (اپنی آخرت کے لئے) باقی چھوڑا (مسلم)

٥١٧٠ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ

الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال و متاع کی کثرت کا نام غنا نہیں بلکہ غنا تو نفس کا غنا ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۷۱ - (۱۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟» قُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: «اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۱۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون شخص مجھ سے ذیل کی باتوں کو حاصل کر کے ان پر عمل پیرا ہو گا اور ان لوگوں کو (یہ باتیں) بتائے گا جو ان کے مطابق عمل کریں گے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ (باتوں) کو شمار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' حرام کاموں سے بچا رہ تو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار (شمار) ہو گا' اللہ تعالیٰ نے تیری جو تقدیر بنائی ہے اس پر قناعت کر تو سب لوگوں سے زیادہ غنا والا ہو گا' اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر تو کامل مومن ہو گا' جس چیز کو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کر تو (صحیح طور پر) مسلمان ہو گا اور زیادہ نہ ہنس اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' حسن بصریؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند میں ابوطارق سعدی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰)

۵۱۷۲ - (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ، وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لئے فراغت اختیار کر میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے

فقر کو ختم کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تجھے مشاغل کے سپرد کر دوں گا اور تیری ضرورتوں کو پورا نہیں کروں گا (احمد' ابنِ ماجہ)

٥١٧٣ ـ (١٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ ـ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَعْدِلُ بِالرِّ . يَعْنِي الْوَرَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص کی عبادت اور اس میں بھرپور انہماک کا ذکر کیا گیا اور دوسرے شخص کے ورع (اور تقویٰ) کا ذکر کیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عبادت میں انہماک' ورع (اور تقویٰ) کے برابر نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن نبیہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰)

٥١٧٤ ـ (٢٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: «اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً.

۵۱۷۴: عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وعظ فرمایا کہ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھ۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو' بیماری سے پہلے تندرستی کو' فقیری سے پہلے غنا کو' مشغولیت سے پہلے فارغ البالی کو اور موت سے پہلے زندگی کو (ترمذی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا)

٥١٧٥ ـ (٢١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا ـ، اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا ـ، اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا ـ، اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا ـ، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ، وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۱۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم سبھی بس ایسی غنا کے آرزو مند رہتے ہو جو سرکشی لائے یا ایسے فقر کا جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دے یا ایسی بیماری کا جو (جسم اور دین کو) کمزور کرنے والی ہو یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کو خراب کرنے والا ہو یا اچانک موت کا یا دجّال کا جبکہ دجّال بدترین پوشیدہ فتنہ ہے جس کا انتظار ہو رہا ہے یا قیامت کا جبکہ قیامت تو بہت ہولناک اور سخت تکلیف دہ چیز ہے (ترمذی' نسائی)

وضاحت: مقصد یہ ہے کہ دنیا میں فراغت کو غنیمت شمار کیا جائے پس وہ شخص نیک بخت ہے جو امکانی حد تک فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہتا ہے اور ذکر کردہ چیزوں کے انتظار میں نہیں رہتا اور خود کو اللہ کی تقدیر کے

حوالے کر دیتا ہے (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند میں محرز بن ہارون راوی متروک الحدیث ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱)

٥١٧٦ - (٢٢) **وعنه**، أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۵۱۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ دنیا اور جو چیز دنیا میں ہے (وہ سب انسان کو اللہ تعالیٰ سے) دور کر دینے والی ہیں مگر اللہ کا ذکر اور وہ اعمال جن کو اللہ محبوب جانتا ہے نیز عالم اور متعلّم (بھی اس سے مستثنیٰ ہیں) (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٥١٧٧ - (٢٣) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِراً مِنْهَا شُرْبَةً» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۵۱۷۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اللہ کے نزدیک دنیا (کی قدر و منزلت) مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو دنیا کے پانیوں میں سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٥١٧٨ - (٢٤) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ — فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا» — . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۷۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنی جاگیر (اور تجارتی کاروبار) کو یہ حیثیت نہ دو کہ تم (مکمل طور پر) دنیا کی جانب میلان رکھو (ترمذی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥١٧٩ - (٢٥) **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۷۹: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو خراب کر لیا اور جس نے آخرت کے ساتھ محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا پس تم باقی رہنے والی چیزوں کو فنا ہونے والی چیزوں پر ترجیح دو۔
(احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥١٨٠ - (٢٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۸۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' دینار و درہم (یعنی مال و دولت) کا غلام ملعون ہے (ترمذی)

٥١٨١ ـ (٢٧) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۱۸۱ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں (کے ریوڑ) میں چھوڑ دیا جائے وہ انھیں اس قدر نقصان نہیں پہنچاتے جس قدر کہ مال کا لالچ اور (دنیوی) جاہ' دین کو نقصان پہنچاتا ہے (ترمذی' دارمی)

٥١٨٢ ـ (٢٨) وَعَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيْهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۸۲ : خباب رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ایماندار شخص جس قدر مال خرچ کرتا ہے اس کو اس کے سبب ثواب حاصل ہو گا البتہ جس مال کو اس نے (بلا ضرورت) مکان (کی تعمیر) میں خرچ کیا اس میں اجر و ثواب نہیں ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

٥١٨٣ ـ (٢٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۱۸۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال خرچ کرنا سب کا سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے سوائے اس کے جو اس نے (مکان کی) تعمیر میں (بلا ضرورت) خرچ کیا اس میں ثواب نہیں ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۷۵' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲)

٥١٨٤ ـ (٣٠) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْماً وَنَحْنُ مَعَهُ، فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً ـ ، فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ؟» قَالَ أَصْحَابُهُ: هٰذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهِ، حَتّٰى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَاراً حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْإِعْرَاضَ، فَشَكَا ذٰلِكَ إِلٰى أَصْحَابِهِ وَقَالَ: وَاللهِ إِنِّيْ لَأُنْكِرُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. قَالُوْا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ. فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلٰى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ . فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: «مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟» قَالُوْا: شَكَا

اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ، فَاَخْبَرْنَاهُ، فَهَدَمَهَا. فَقَالَ: «اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا، اِلَّا مَا لَا» يَعْنِيْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۱۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (باہر) نکلے ہم آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے ایک اونچی بلند و بالا عمارت دیکھی آپؐ نے (انکار کے انداز میں) استفسار کیا کہ یہ کیسی بلند وبالا عمارت ہے؟ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ بلند و بالا عمارت فلاں انصاری انسان کی ہے (یہ سن کر) آپؐ خاموش ہوگئے (البتہ) آپؐ نے (اس کے اس) فعل کو اپنے دل میں رکھا اور جب بلند و بالا عمارت کا مالک آپؐ کی خدمت میں پہنچا تو اس نے لوگوں (کی موجودگی) میں آپؐ (کی خدمت میں) سلام عرض کیا۔ آپؐ نے اس سے روگردانی فرمائی' آپؐ نے کئی بار اس کا اعادہ کیا یہاں تک کہ اس شخص نے محسوس کیا کہ آپؐ اس سے ناراض ہیں اسی لیے روگردانی فرما رہے ہیں چنانچہ اس شخص نے اپنے رفقاء سے اس بات کا شکوہ کیا اور ذکر کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کو غیر متوقع سمجھتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ آپؐ (باہر) تشریف لے گئے تھے تو آپؐ نے تیری بلند و بالا عمارت دیکھی تھی (وہ شخص ناراضگی کے سبب سے آگاہ ہو گیا) چنانچہ وہ فوراً اپنی بلند و بالا عمارت کی جانب گیا (اور) اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا (اس کے بعد) ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے' آپؐ نے بلند و بالا عمارت کو نہ دیکھا آپؐ نے دریافت کیا' بلند و بالا عمارت کو کیا ہوا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' بلند و بالا عمارت کے مالک نے ہمارے پاس شکوہ کیا تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) روگردانی کی ہے ہم نے اسے آگاہ کیا تو اس نے بلند و بالا عمارت کو گرا دیا (یہ سُن کر) آپؐ نے فرمایا' خبردار! ہر وہ مکان جو بلا ضرورت تعمیر کیا جائے وہ اس کے مالک کے لئے وبال کا باعث ہو گا البتہ ضرورت کے مطابق درست ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۲' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۱۷۵)

۵۱۸۵ - (۳۱) وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ، بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ.

۵۱۸۵: ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تجھے مال فراہم کرنے کے لیے ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک سواری کافی ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابنِ ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں راوی ابوہاشم بن عبد ہے یعنی تا کی جگہ پر دال ہے جبکہ یہ (درست نہیں) تبدیلی ہے۔

۵۱۸۶ - (۳۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ—

وَالْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۸۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے کے لئے ان تین چیزوں کے علاوہ کچھ ضرورت نہیں ہے رہائش کے لئے مکان' شرم گاہ کو ڈھانپنے کے لئے لباس' خشک موٹی روٹی اور پانی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ یہ کلام اہلِ کتاب کے ایک شخص سے منقول ہے جیساکہ امام احمدؒ نے ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۳)

۵۱۸۷ - (۳۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ. قَالَ: «ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۸۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر کار بند رہوں تو مجھ سے اللہ تعالیٰ محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا' دنیا سے محبت نہ کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے ہاں جو مال ہے اس سے بھی محبت نہ کر لوگ تجھ سے محبت کریں گے (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۸۸ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَسَدِهِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ ——. فَقَالَ: «مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۸۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر محوِ خواب تھے آپؐ (نیند سے) بیدار ہوئے تو آپؐ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے۔ ابنِ مسعودؓ نے عرض کیا' اگر آپؐ ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپؐ کے لیے (نرم گدا) بچھا دیتے اور (خوبصورت چادر) تیار کرواتے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے دنیا کے ساتھ (محبت ہے) اور نہ ہی دنیا کو (میرے ساتھ محبت ہے) میرا (تعلّق) دنیا کے ساتھ بس اتنا ہے جتنا کہ اس سوار شخص کا ہوتا ہے جو کسی درخت کے سائے میں آرام کرتا ہے پھر وہ درخت کو چھوڑ دیتا ہے اور چلا جاتا ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۸۹ - (۳۵) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَغْبَطُ أَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ —، ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ —، لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافاً، فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ» ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ — فَقَالَ: «عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ، قَلَّ تُرَاثُهُ» —. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ،

وَابْنُ مَاجَةَ .

۵۱۸۹ : ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرے نزدیک میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ شخص ہے جو ایماندار ہے' تھوڑے مال والا ہے (لیکن وہ نماز میں لذّت حاصل کرتا ہے' اپنے پروردگار کی عبادت اچھے انداز سے کرتا ہے' درپردہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' لوگوں میں معروف نہیں ہے' اس کی جانب انگلیوں سے اشارہ نہیں ہوتا اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے پس وہ اس پر صبر کرتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے چٹکی بجائی اور فرمایا' اس کی موت آسانی سے ہوئی اس پر رونے والیاں (بھی) کم ہیں اس کا ورثہ بھی قلیل ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۳۳۸' ضعیف ترمذی صفحہ۲۶۴)

۵۱۹۰ - (۳۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَباً، فَقُلْتُ : لَا ؛ يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْماً ، وَاَجُوْعُ يَوْماً ، فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ ، وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۵۱۹۰ : ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو وہ میرے لئے مکہ کی سنگریزہ وادی کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! میں پسند نہیں کرتا البتہ (مجھے پسند ہے کہ) میں ایک دن سیر ہو جاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں' جب بھوکا رہوں تو تیری جانب رجوع کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہو جاؤں تو تیری حمد و ثناء بیان کروں اور تیرا شکریہ ادا کروں (احمد' ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ۲۶۴' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۴)

۵۱۹۱ - (۳۷) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِناً فِيْ سِرْبِهٖ ـــ ، مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهٖ ؛ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۵۱۹۱ : عُبید اللہ بن مِحصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (مومنو!) تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنی جان کے لحاظ سے امن میں ہے' اپنے جسم کے لحاظ سے تندرست ہے اور اس روز کی خوراک اس کے پاس موجود ہے تو گویا اس کے لئے تمام دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئی ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۱۹۲ - (۳۸) **وَعَنْ** مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ — يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۹۲: مِقدام بن مَعدِی کَرِب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں جس کو انسان بھرتا ہے (جبکہ) آدم کے بیٹے کو تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں' اگر کھانے کے سوا کچھ چارہ نہیں تو تیسرا حصّہ کھانے کے لئے' تیسرا حصّہ پانی کے لئے اور تیرا تیسرا حصّہ سانس لینے کے لئے ہو (ترمذی' ابنِ ماجہ)

۵۱۹۳ - (۳۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ، فَقَالَ: «اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۵۱۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکارتے سنا' آپؐ نے فرمایا' ڈکار (لینے) سے رک جا اس لیے کہ یقیناً قیامت کے روز لمبا عرصہ وہ لوگ بھوکے رہیں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے تھے (شرحُ السُّنّۃ) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی ضعیف راوی ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴)

۵۱۹۴ - (۴۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۹۴: کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہر اُمّت کے لئے فتنہ ہوتا ہے جبکہ میری اُمّت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

۵۱۹۵ - (۴۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ — فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ. فَيَقُولُ لَهُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُولُ: رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ. فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ.

۵۱۹۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے روز انسان کو لایا جائے گا گویا کہ وہ (ضعف کے سبب) بھیڑ کا بچہ ہے' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ میں نے تجھے (زندگی) عطا کی' میں نے تجھے (مال و دولت سے) نوازا اور میں نے (پیغمبر بھیج کر) تجھ پر انعامات کئے' تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اور کثرت کے ساتھ فراہم

کیا اور میں نے (زندگی کی نسبت موت کے وقت) زیادہ چھوڑا مجھے واپس کر' میں یہ تمام مال تیرے پاس لاتا ہوں لیکن (افسوس کہ) اس شخص نے کسی عملِ صالح کو آگے نہ بھیجا ہو گا چنانچہ اسے دوزخ کی جانب دھکیل دیا جائے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلدا صفحہ ۳۷۷' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۲۴۸' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۶ - (۴۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُقَالَ لَهُ: اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۱۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ قیامت کے روز پہلا سوال جو انسان سے کیا جائے گا وہ نعمتوں کے بارے میں ہو گا۔ اس سے استفسار کیا جائے گا کہ کیا ہم نے تیرے جسم کو تندرست نہیں بنایا تھا؟ اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟ (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شبابہ بن سوار راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۶۰' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۷ - (۴۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ — یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِیْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِیْمَا اَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۱۹۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن آدم کے بیٹے کے پاؤں اس وقت تک حرکت نہیں کریں گے جب تک کہ پانچ باتوں کا اس سے استفسار نہ کر لیا جائے گا۔ اس نے اپنی عمر کو کن کاموں میں گزار دیا' اپنی جوانی کو کن کاموں میں ضائع کیا' مال کہاں سے حاصل کیا' مال کہاں خرچ کیا اور کیا علم کے مطابق عمل کیا؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن قیس راوی ضعیف ہے البتہ شواہد کے سبب یہ حدیث صحیح ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۸۰' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۱۷۸' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۹۸ - (۴۴) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «اِنَّكَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰی». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۱۹۸ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تو کسی سرخ اور سیاہ رنگ والے شخص سے بہتر نہیں ہے البتہ تقویٰ کے سبب تجھے کسی پر فضیلت ہو سکتی ہے (احمد)
وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے' بکر بن عبداللہ مزنی راوی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۹ - (۴۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِماً إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۱۹۹ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی انسان دنیا میں ضرورت سے زیادہ مال حاصل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں (اپنی) معرفت جاگزین فرماتا ہے' اس کی زبان پر اپنا ذکر لاتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب' بیماریوں اور ان کے علاج پر بصیرت عطا فرماتا ہے اور اس شخص کو دنیا (کی آفات) سے صحیح و سالم نکال کر جنت کی طرف پہنچا دیتا ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس کی شاہد حدیث "حلیۃ الاولیاء" میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۲۰۰ - (۴۶) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيْمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيماً، وَلِسَانَهُ صَادِقاً، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً، وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً، فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقَمْعٌ -، وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ - لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَاعِيًا» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۰۰ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص کامیاب ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے خالص ایمان عطا کیا ہے اور اس کے دل کو (حسد سے) محفوظ کر دیا ہے اور اس کی زبان کو سچ بولنے والی اور اس کے نفس کو مطمئن اور اس کی فطرت کو درست اور اس کے کانوں کو حق و صداقت کے سننے کے لئے اور اس کی آنکھ کو (مخلوقات کی جانب) غور فکر کرنے والی بنایا (حقیقت یہ ہے) کہ کان (باتیں سن کر ان کا) ذخیرہ کرتے ہیں اور آنکھیں ان چیزوں کو برقرار رکھتی ہیں جنہیں دل نے محفوظ کیا تھا اور وہ شخص کامیاب ہے جس نے اپنے دل کو محافظ بنایا (احمد' بیہقی شعب الایمان)
وضاحت : اس حدیث کی سند حسن ہے البتہ حدیث کے متن میں غرابت اور نکارت ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

٥٢٠١ ـ (٤٧) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلٰى مَعَاصِيهِ، مَا يُحِبُّ؛ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ». ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۰۱: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب تم مشاہدہ کرو کہ اللہ عزّو جل کسی شخص کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود اس کی خواہش کے مطابق دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے تو (تم سمجھ لو کہ) یہ (اللہ کی جانب سے) مہلت ہے بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جب لوگ اللہ پاک کے اس عہد کو فراموش کر گئے جس کا انہیں وعظ کیا گیا تھا تو ہم نے ان پر تمام انعامات کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ انعامات کے دیئے جانے پر خوشی میں آگئے تو ہم نے انہیں اچانک موت کے سپرد کر دیا چنانچہ وہ لوگ حسرت زدہ حیران رہ گئے" (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اگرچہ رُشدین بن سعد راوی ضعیف ہے لیکن "طبری" میں مذکور دو اسناد حدیث کو مضبوط بنا رہی ہیں (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۳۲۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۲۵۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۳)

٥٢٠٢ ـ (٤٨) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيَّةٌ». قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيَّتَانِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۰۲: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ صُفّہ میں سے ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے ایک دینار ترکہ چھوڑا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (یہ دینار اس کو) داغے جانے کا سبب ہو گا۔ ابواُمامہؓ نے بیان کیا' پھر ایک اور شخص فوت ہوا اس کا ترکہ دو دینار تھا (اس کے بارے میں) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو دو بار داغا جائے گا (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥٢٠٣ ـ (٤٩) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ، فَبَكٰى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا خَالُ؟ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ - أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا؛ وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ. قَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ». وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۰۳: مُعاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابو ہاشم کی بیمار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس گئے' ابوہاشم (انہیں دیکھ کر) رونے لگے انہوں نے (تعجب کے ساتھ) استفسار کیا' ماموں! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ کیا

بیماری نے آپ کو رنجیدہ کر دیا ہے یا دنیا کا لالچ آپ کو مضطرب کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہرگز نہیں! لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت کی تھی جس پر میں کار بند نہ رہا۔ انہوں نے استفسار کیا کہ وہ وصیت کیا ہے؟ انہوں نے بتایا' میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم اور جہاد کے لئے ایک سواری کافی ہے جبکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے (وصیت سے کہیں) زیادہ مال و متاع جمع کیا ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابنِ ماجہ)

٥٢٠٤ـ(٥٠) **وَعَنْ** أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ: مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كُؤُوْدًا ـ لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ» . . فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ.

۵۲۰۴: اُمِّ الدّرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے (اپنے خاوند) ابوالدرداء سے کہا' تعجب ہے کہ تو (مال و متاع) طلب نہیں کرتا ہے؟ جیساکہ فلاں شخص دلچسپی لیتا ہے۔ اس نے جواب دیا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی ہے' بھاری وزن والے لوگ اس سے نہ گزر سکیں گے' میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں (بیہقی شُعَبُ الْاِیْمَان)

٥٢٠٥ـ(٥١) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ؟». قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا ـ لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی پانی میں چلتا ہے اس کے پاؤں بھیگ جاتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' یقیناً اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' بالکل اسی طرح دنیا دار شخص (کا حال) ہے کہ وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا (بیہقی شُعَبُ الایمان)

وضاحت: امام منذریؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴)

٥٢٠٦ـ(٥٢) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَلٰكِنْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ: ﴿سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ. وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾» . . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ «الْحِلْيَةِ». عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ.

۵۲۰۶: جُبَیر بن نُفَیر مرسل بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری جانب یہ وحی نہیں ہوئی کہ میں مال جمع کروں اور میں تجارت کروں البتہ میری جانب اس بات کی وحی کی گئی کہ "آپؐ اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے اللہ کی تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والے بنیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپؐ پر موت طاری ہو جائے۔" (شرحُ السُّنّہ) اور ابو نعیم نے "اَلْحِلْیَۃ" میں ابو مسلم سے (اسی طرح)

روایت بیان کی۔

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز اس کی سند بھی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

۵۲۰۷ - (۵۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالاً اِسْتِعْفَافاً عَنِ الْمَسْاَلَةِ، وَسَعْیاً عَلٰی اَهْلِهٖ، وَتَعَطُّفاً عَلٰی جَارِهٖ؛ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ. وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالاً، مُکَاثِراً، مُفَاخِراً مُرَائِیاً؛ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ». وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ «الْحِلْیَةِ».

۵۲۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حلال طریق سے سوال سے بچتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے لئے اور اپنے پڑوسی پر احسان کرتے ہوئے دنیا کو طلب کیا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل ہو گا اور جس شخص نے دنیا کو حلال طریق سے زیادہ مال جمع کرنے کے لئے فخر اور ریا کاری کرتے ہوئے طلب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا (بیہقی شُعَبِ الایمان' ابونعیم فی الحِلیۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' مکحول سے حجاج بن ارطاۃ روایت کرتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

۵۲۰۸ - (۵۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ هٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ، لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ، فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحاً لِلْخَیْرِ، مِغْلَاقاً لِلشَّرِّ؛ وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحاً لِلشَّرِّ، مِغْلَاقاً لِلْخَیْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۰۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ خیر کے خزانے ہیں (اور) ان خزانوں کی چابیاں ہیں پس وہ شخص خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی بنا دیا اور شر سے محفوظ کیا اور اس شخص کے لئے بربادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کی چابی بنا دیا اور خیر کو روک لیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند غایت درجہ ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۸)

۵۲۰۹ - (۵۵) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا لَمْ یُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِیْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ».

۵۲۰۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے مال میں برکت نہ فرمائے تو اسے پانی اور مٹی میں صرف کرا دیتا ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الاعلیٰ بن ابی المساور راوی متروک الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

٥٢١٠ - (٥٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ، فَإِنَّهُ اَسَاسُ الْخَرَابِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

٥٢١٠: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (مکانات کی) تعمیر میں حرام مال سے پرہیز کرو دراصل وہ تخریب کی بنیاد ہیں (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں معاویہ بن یحیٰی راوی ضعیف ہے نیز حسان راوی نے ابنِ عمرؓ سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۳۵۷' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۸۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۷)

٥٢١١ - (٥٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ، وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

٥٢١١: عائشہ رضی اللہ عنہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (کوئی) گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا (کوئی) مال نہیں ہے اور وہ شخص اسے حاصل کرتا ہے جس میں (کچھ) عقل نہیں (احمد' بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

٥٢١٢ - (٥٨) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ: «اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ». قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

٥٢١٢: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ خطبہ (دیتے ہوئے) فرما رہے تھے کہ شراب تمام گناہوں کا منبع ہے اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا سے محبت ہر گناہ کا اصل ہے نیز انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ (احکام وغیرہ میں) عورتوں کو پیچھے جگہ دو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے جگہ دی ہے (رزین)

٥٢١٣ - (٥٩) **وَرَوَى** الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ».

٥٢١٣: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں حسن سے مرسل بیان کیا کہ دنیا سے محبت ہر گناہ کا سرچشمہ ہے۔

وضاحت: حدیث کے آخری جملہ کو عبدالرزاق نے "مصنّف" میں بیان کیا ہے۔ نصبُ الرّایہ میں ہے کہ یہ عبداللہؓ بن مسعود کا قول ہے' مرفوع نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۳۸)

٥٢١٤ - (٦٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ؛ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ

فَيُنْسِي الْآخِرَةَ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا، فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ، وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۲۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مجھے اپنی اُمّت (کے بارہ) میں سب سے زیادہ خوف خواہش نفس اور لمبی آرزوؤں سے ہے اس لئے کہ خواہشِ نفس انسان کو حق سے باز رکھتی ہے اور لمبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں دنیا لحظہ بلحظہ جا رہی ہے اور آخرت لحظہ بلحظہ آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم دنیا کے طلب گار نہ بنو تو (ضرور) ایسا کرو اس لیے کہ آج تم دارُالعمل میں ہو اور (بظاہر) حساب نہیں ہے اور کل تم دارُالحساب میں پہنچ جاؤ گے وہاں عمل (کرنا ممکن) نہ ہو گا (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں المنکدر راوی ضعیف ہے ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو غیر صحیح قرار دیا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷' العِلل المتناہیہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

۵۲۱۵ - (٦١) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِرْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرجمة باب.

۵۲۱۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا منہ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھنے والے موجود ہیں پس تمہیں آخرت کی جانب متوجہ ہونا چاہیئے اور دنیا کے طلب گار نہیں بننا چاہیئے اس لئے کہ دنیا (میں) عمل (کا وقت) ہے' محاسبہ نہیں ہے نیز قیامت کے دن محاسبہ ہو گا عمل نہیں ہو گا۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے باب کے ضمن میں (بلا اسناد) ذکر کیا ہے۔

۵۲۱٦ - (٦٢) **وَعَنْ** عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ: «اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، اَلَا وَاِنَّ الْآخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ، وَيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ، اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي النَّارِ، اَلَا فَاعْلَمُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۵۲۱٦: عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا' خبردار! بے شک دنیا (ایسا) سامان ہے جو حاضر ہے نیکوکار' بدکار (سبھی) اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خبردار! بے شک آخرت دیر (سے آنے) والی ہے (اور) ضرور آنے والی ہے اور اللہ قدرت والا اس میں فیصلے فرمائے گا۔ خبردار!

تمام قسم کی بھلائیاں جنت میں (لے جائیں گی) خبردار! تمام قسم کی برائیاں دوزخ کی جانب (دھکیلنے والی) ہیں۔ خبردار! عمل کرتے رہو اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو کہ تمہیں تمہارے اعمال کے حوالے کر دیا جائے گا پس جو شخص ذرہ برابر نیک اعمال کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برے اعمال کرے گا اس کی سزا پائے گا (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے' حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی متکلم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۳' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۸)

۵۲۱۷۔(۶۳) وَعَنْ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ، يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ، وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا» .

۵۲۱۷: شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! بلاشبہ دنیا حاضر سامان ہے جس سے نیکوکار' بدکار (سبھی) کھاتے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ آخرت کا وعدہ سچا ہے اس دن اللہ بادشاہ' قدرت والا (عدل و انصاف کے ساتھ) فیصلے کرے گا۔ سچ کو سچ اور باطل کو باطل کر دے گا پس تم آخرت کے طلب گار بنو' دنیا کے طلب گار نہ بنو اس لیے کہ ماں کے پیچھے ہی اس کے بچے چلتے ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۳۸)

۵۲۱۸۔(۶۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ – : يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا إِلَى رَبِّكُمْ، مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى» رَوَاهُمَا أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۵۲۱۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں میں دو فرشتے منادی کرتے ہیں (جو) جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق کو سناتے ہیں (وہ کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے پروردگار کی جانب آؤ۔ وہ مال جو قلیل ہے لیکن کفایت کرنے والا ہے' اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہے لیکن غافل کرنے والا ہے۔ ابونعیمؒ نے ان دونوں روایات کو "الحِلیَۃ" میں بیان کیا ہے۔

وضاحت: پہلی روایت کی سند ضعیف ہے جبکہ دوسری روایت کی سند صحیح ہے' امام احمدؒ نے اس حدیث کو مسند احمد جلد۵ صفحہ۱۹۷ میں ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۳۹)

٥٢١٩ - (٦٥) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَبْلُغُ بِهٖ، قَالَ: «اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ آدَمَ: مَا خَلَّفَ؟» . . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۲۱۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے کیا اعمال آگے بھیجے ہیں؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن سلیمان جعفی راوی غیر ثقہ اور عبدالرحمان المحاربی راوی منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۸۵' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۸)

٥٢٢٠ - (٦٦) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ: «یَا بُنَیَّ! اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْهِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ، وَهُمْ اِلَی الْآخِرَةِ، سِرَاعاً یَذْهَبُوْنَ، وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ، وَاِنَّ دَاراً تَسِیْرُ اِلَیْهَا اَقْرَبُ اِلَیْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا» . . رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

۵۲۲۰ : مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا' اے میرے پیارے بیٹے! لوگوں پر قیامت دراز ہو گئی ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ لوگ بڑی تیزی کے ساتھ آخرت کی جانب جا رہے ہیں اور جب سے تو پیدا ہوا ہے دنیا لحظہ بلحظہ جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے اور بلاشبہ جس گھر کی جانب تو جا رہا ہے وہ تیری طرف اس گھر سے بہت قریب ہے جس سے تو نکل کر جا رہا ہے (رزین)

٥٢٢١ - (٦٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ». قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ، فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ النَّقِیُّ، التَّقِیُّ، لَا اِثْمَ عَلَیْهِ، وَلَا بَغْیَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۲۲۱ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہر وہ شخص جس کا دل صاف ہے (اور) زبان سچ کہتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا (جس کی زبان سچ کہتی ہے) اس کو تو ہم جانتے ہیں لیکن "مَخْمُومُ الْقَلْب" سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس سے مقصود وہ شخص ہے جس کا دل صاف ہے' وہ پرہیز گار ہے' نہ گناہ کرتا ہے' نہ زیادتی کرتا ہے' نہ ہی اس کے دل میں کینہ ہے اور نہ ہی وہ حسد کرتا ہے (ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

٥٢٢٢ - (٦٨) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: «اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْكَ فَلَا عَلَیْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْیَا: حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِیْثٍ، وَحُسْنُ خَلِیْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِیْ طُعْمَةٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ،

وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۲۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (جب) تجھ میں چار (بہترین) خصلتیں موجود ہیں تو تجھے کچھ حرج نہیں اگرچہ تجھے دنیا میسر نہ آئے (وہ یہ ہیں) امانت کی حفاظت کرنا' سچ بولنا' اخلاق حسنہ' خوراک میں احتیاط (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۲۲۳ - (٦٩) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ: مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى؟ يَعْنِى الْفَضْلَ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيْثِ، وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأ».

۵۲۲۳: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لُقمان حکیم سے دریافت کیا گیا کہ تجھے اس فضیلت کے مقام پر کن باتوں نے پہنچایا؟ اس نے بتایا' سچی بات کہنا' امانت ادا کرنا اور لایعنی باتوں کو ترک کرنا (مؤطا)

۵۲۲٤ - (۷۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ، فَتَجِيْءُ الصَّلَاةُ فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّلَاةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ. فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ. ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيْءُ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ آخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾».

۵۲۲٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (قیامت کے دن) اعمال آئیں گے چنانچہ نماز آ کر کہے گی' اے میرے پروردگار! میں نماز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خیر پر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا وہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میں صدقہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا بلاشبہ تو خیر پر ہے پھر روزہ آئے گا وہ کہے گا' اے پروردگار! میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا' تو خیر پر ہے۔ بعد ازاں اس طرح دوسرے اعمال آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم خیر پر ہو پھر اسلام آئے گا۔ وہ کہے گا' اے پروردگار! تو سلام یعنی سلامتی والا ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خیر پر ہے آج کے دن میں تیرے ساتھ پکڑوں گا اور تیرے ساتھ عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو شخص اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرے گا' اس سے ہرگز قبول نہیں ہو گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہو گا (احمد)

وضاحت: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے اس لیے کہ حسن اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے اگرچہ حسنؒ نے صراحتاً لفظ "حدثنا" استعمال کیا ہے لیکن اس سے روایت کرنے

والے عباد بن راشد راوی ضعیف ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۰)

٥٢٢٥ - (٧١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ - فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ - ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! حَوِّلِيهِ - ؛ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا».

۵۲۲۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمارے ہاں پردے کی چادر تھی جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے عائشہ! ان کو تبدیل کر جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آنے لگتی ہے (احمد)

٥٢٢٦ - (٧٢) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِظْنِي وَأَوْجِزْ. فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ - ، وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ - غَداً ، وَاجْمَعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».

۵۲۲۶ : ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے مختصر وعظ فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو اپنی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو (اس شخص کی سی) نماز ادا کر جو آخری نماز ادا کر رہا ہے اور تو ایسی گفتگو نہ کر کہ تجھے اس سے قیامت کے دن معذرت کرنی پڑے اور ان چیزوں سے بالکل ناامید ہو جا جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عثمان بن جبیر راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۹)

٥٢٢٧ - (٧٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوصِيهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي» فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا - لِفِرَاقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا» رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ.

۵۲۲۷ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن کی جانب (گورنر بنا کر) بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کرنے کے لئے اس کے ساتھ نکلے جبکہ معاذ سواری پر سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ (تواضع اختیار کرتے ہوئے) پیادہ چل رہے تھے جب آپؐ وصیت سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' اے معاذ! ممکن ہے کہ تو اس سال کے بعد میرے ساتھ ملاقات نہ کر سکے اور شاید تو میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرے (یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفارقت کے سبب معاذ رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے معاذؓ سے روگردانی کی اور مدینہ منورہ کی جانب چہرہ کر لیا اور فرمایا' بلاشبہ میرے زیادہ قریب پرہیز گار لوگ ہوں گے' وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں (احمد)

٥٢٢٨ ـ (٧٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ﴾ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ» . فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ ـ يُعْرَفُ بِهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ» .

۵۲۲۸ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آیت کی) تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے دل کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے" پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ (ایمان کی) روشنی جب دل میں داخل ہو جاتی ہے تو انشراحِ صدر ہوتا ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا اس کی کچھ علامت ہے جس کے ساتھ اس کو پہچانا جا سکے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! دھوکہ دینے والی دنیا سے کنارہ کش ہونا' آخرت کی جانب رجوع کرنا اور موت آنے سے پہلے موت کے لئے تیاری کرنا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : علّامہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیثُ الضّعیفہ رقم ۹۶۵' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۰)

٥٢٢٩ ـ ٥٢٣٠ ـ (٧٥ و ٧٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خَلَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ؛ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ» . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۵۲۲۹ : ۵۲۳۰ : ابوہریرہ اور ابوخلّاد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے نفرت اور کم گوئی کا عطیہ دیا گیا ہے تو اس کا قُرب تلاش کرو اس لئے کہ وہ حکمت دیا گیا ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : علّامہ ناصر الدّین اَلبانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علّامہ اَلبانی جلد۳ صفحہ۱۴۴)

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَاكَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ
(فقراء کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۳۱ - (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ - لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۲۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہت سے ایسے شخص ہیں جن کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں (جنہیں) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ (کسی کام پر) اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرماتے ہیں (مسلم)

وضاحت: یعنی اللہ تعالیٰ اُن کی موافقت فرماتے ہیں جیسا کہ انسؓ بن نضر نے جب کہا' اللہ کی قسم! میری پھوپھی کے دانت نہیں توڑے جائیں گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق قصاص لیا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے انسؓ بن نضر کی قسم کی لاج رکھتے ہوئے قصاص لینے والوں کا دل پھیر دیا' انہوں نے قصاص چھوڑ دیا اور دیت لینے پر رضا مند ہو گئے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰)

۵۲۳۲ - (۲) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ - ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟!» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۲: مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعدؓ نے خیال کیا کہ اسے اس سے کمتر لوگوں پر فضیلت ہے (اس کے خیال کو رد کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہیں تمہارے دشمنوں پر جو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور تمہیں جو رزق مل رہا ہے وہ تمہارے ضُعفاء (کی دعاؤں کے طفیل) اور اللہ کی رحمت سے مل رہا ہے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کا وسیلہ پکڑا جائے جیسا کہ اہلِ بدعت سمجھتے ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ ان کی دُعائیں اور ان کا اخلاص متعدّی ہوتا ہے اور تمہیں بھی ان کی دعاؤں سے فائدہ حاصل ہوا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۲)

۵۲۳۳ - (۳) **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ ــ، غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۳: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (معراج کی رات) جنّت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریّت فقراء کی تھی جبکہ اُمراء کو (میدانِ حشر میں) روکا ہوا تھا البتہ دوزخیوں کو دوزخ (میں ڈالنے) کا حکم دیا جا چکا تھا۔ میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا تھا' وہاں اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی (بخاری' مسلم)

۵۲۳۴ - (۴) **وَعَنِ ابْنِ** عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ. وَاطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جنّت کا مشاہدہ کیا تو میں نے معلوم کیا کہ اس میں اکثریّت فقراء کی ہے اور میں نے دوزخ کا مشاہدہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دوزخ میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے (بخاری' مسلم)

۵۲۳۵ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۳۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ قیامت کے دن فقیر مہاجر لوگ' مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنّت میں جائیں گے (مسلم)

۵۲۳۶ - (۶) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَاْيُكَ فِىْ هٰذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِ النَّاسِ: هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشَفَّعَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَاْيُكَ فِىْ هٰذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا يُنْكَحَ. وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا يُشَفَّعَ. وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپؐ نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے استفسار کیا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟

اس نے جواب دیا' یہ شخص بڑے لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر وہ (کسی عورت کے بارے میں) لوگوں کی جانب منگنی کا پیغام بھیجے تو (اس کا) نکاح ہو جائے گا اور اگر (کسی حاکم کے پاس) سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول ہو گی۔ سہل کہتے ہیں کہ (یہ جواب سُن کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (اس کے بعد) ایک اور شخص گزرا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے استفسار کیا کہ اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص فقیر مسلمانوں میں (شمار ہوتا) ہے یہ (شخص) اس لائق ہے کہ اگر یہ منگنی کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہیں ہو گا اور اگر سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول نہیں ہو گی اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات کو نہیں سُنا جائے گا (اس کی یہ بات سُن کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ (اکیلا) شخص اُس شخص جیسے لوگوں سے بھری زمین سے بھی کہیں بہتر ہے (بخاری' مسلم)

۵۲۳۷ - (۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلسل دو دن جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے (بخاری' مسلم)

۵۲۳۸ - (۸) **وَعَنْ** سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۸: سعید مقبری' ابوہریرہؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھُنی ہوئی بکری (رکھی ہوئی) تھی۔ انہوں نے ابوہریرہؓ کو (کھانے کی) دعوت دی۔ ابوہریرہؓ نے کھانے سے انکار کر دیا اور (عذر پیش کرتے ہوئے) بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے رخصت ہوئے جبکہ آپؐ جو کی روٹی سے بھی (کبھی) سیر نہ ہوئے تھے (بخاری)

۵۲۳۹ - (۹) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ، وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «مَا اَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ، وَاِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب "جو" کی روٹی اور بدبودار بدلی ہوئی رنگت والا تیل لے کر گئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زِرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس رَہن رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ "جو" حاصل کئے تھے اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ)

میں نے انسؓ سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس (خوراک کے لئے) گندم اور دیگر اناج کا ایک صاع بھی نہیں ہوتا تھا جبکہ آپؐ کے نکاح میں (اُن دنوں) نو بیویاں تھیں (بخاری)

٥٢٤٠ - (١٠) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ - لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ. فَقَالَ: «أَوَفِيْ هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۴۰: عُمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ (کھجور کی) چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے' آپؐ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی گدا نہ تھا۔ چٹائی کی پتیوں نے آپؐ کے جسم مبارک پر نشانات چھوڑ دیئے۔ آپؐ چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے' تکیے میں بھرتی کھجور کی پتیوں کی تھی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی اُمت پر فراخی کرے جبکہ فارس اور روم (کے باشندوں) پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا' اے ابنِ خطّاب! تو (ابھی تک) اس مقام میں ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی عُمدہ چیزیں دُنیوی زندگی میں ہی دے دی گئیں اور ایک روایت میں ہے' کیا تجھے پسند نہیں کہ ان کے لئے (خاص طور پر) دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو؟ (بخاری' مسلم)

٥٢٤١ - (١١) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ. وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صُفّہ سے ستّر (۷۰) اشخاص کو دیکھا ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جس کے کپڑوں کے اوپر چادر ہو' ان کے پاس یا تو ایک تہبند یا ایک چادر ہوتی جس کے کنارے کو انہوں نے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھا ہوتا تھا۔ کچھ کی چادریں ایسی تھیں جو آدھی پنڈلی تک پہنچتی تھیں اور کچھ ٹخنوں تک ...... چنانچہ ہر شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ چادر کو (بار بار) سنبھالتا اس بات کو معیوب جانتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ننگی نہ ہو جائے (بخاری)

٥٢٤٢ - (١٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ؛ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «أُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ

اللّٰہِ عَلَیْکُمْ» .

۵۲۴۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص ایسے انسان کی جانب دیکھے جسے اس پر مال اور شکل و صورت کے لحاظ سے برتری حاصل ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ایسے شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اپنے سے کمتر کی طرف دیکھو اور اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھو یہ (انداز) اس لائق ہو گا کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو گے جو تم پر ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۲۴۳ - (۱۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۲۴۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فقیر لوگ مالدار لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائیں گے (ترمذی)

۵۲۴۴ - (۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا، وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا، وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ» . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا، یَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، یَا عَائِشَةُ! اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» .

۵۲۴۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے "اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ' مجھے مسکین فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اُٹھا۔ عائشہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا' اس لئے کہ وہ لوگ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے (پھر فرمایا) عائشہ! تو مسکین کو (ناکام) نہ لوٹا اگرچہ کھجور کا کوئی حصّہ عطا کر۔ عائشہ! تو مسکینوں سے محبّت کر اور انہیں اپنے قریب کر' بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تجھے قریب کرے گا (ترمذی' بیہقی شُعَبُ الْاِیْمَان)

۵۲۴۵ - (۱۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فِیْ «زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ» .

۵۲۴۵ : نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے "مسکینوں کی جماعت میں اُٹھا" تک ذکر ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو کثرتِ طرق کی بناء پر صحیح قرار دیا ہے۔
(الاحادیث الصحیحۃ رقم ۷۷۹)

٥٢٤٦ ـ (١٦) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِبْغُوْنِيْ ــ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ ـ اَوْ تُنْصَرُوْنَ ـ بِضُعَفَائِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۲۴۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم میری رضا مندی کو اپنے فقیر لوگوں میں تلاش کرو اس لیے کہ تمہیں فقیر لوگوں کی دُعاؤں سے رزق مل رہا ہے یا تمہیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو رہا ہے (ابوداؤد)

٥٢٤٧ ـ (١٧) **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَسِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۴۷: اُمیّہ بن خالد بن عبد اللہ بن اَسید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ فقیر مہاجرین کی دعاؤں کے ساتھ فتح طلب کرتے تھے (شرحُ السّنۃ)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۵)

٥٢٤٨ ـ (١٨) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِراً بِنِعْمَةٍ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ». يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم کسی (فاسق) فاجر شخص کی نعمتوں کو دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ موت کے بعد وہ کس چیز سے ہم کنار ہونے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے لئے ہلاکت ہے اس پر موت طاری نہ ہو گی یعنی اس کے لئے آگ ہے (شرحُ السّنۃ)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۵)

٥٢٤٩ ـ (١٩) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ، وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۴۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا ایماندار شخص کے لیے قید خانہ اور قحط سالی ہے' جب وہ دنیا سے جدا ہو گا تو قید خانے اور قحط سالی سے جدا ہو جائے گا۔
(شرحُ السّنۃ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' یہ حدیث مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ میں بھی مذکور ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۵)

۵۲۵۰ - (۲۰) **وَعَنْ** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْداً حَمَاهُ الدُّنْيَا ـ، كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۲۵۰: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ جب کسی شخص کو محبوب جانتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے بیمار کو پانی (پینے) سے بچاتا ہے (احمد' ترمذی)

۵۲۵۱ - (۲۱) **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۲۵۱: محمود بن لبید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابنِ آدم دو چیزوں کو ناپسند جانتا ہے' ایک تو موت کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ ایماندار شخص کے لئے موت فتنے سے بہتر ہے اور دوسرا کم مال کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ تھوڑے مال کا حساب بھی کم ہو گا (احمد)

۵۲۵۲ - (۲۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ. قَالَ: «اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ». فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: «اِنْ كُنْتَ صَادِقاً فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافاً ـ، لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلَى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلَى مُنْتَهَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۲۵۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا' مجھے آپؐ کے ساتھ محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' خیال کر تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے تین بار عرض کیا' اللہ کی قسم! مجھے آپؐ کے ساتھ محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو محبت میں سچا ہے تو فقرو فاقہ کے لئے ڈھال تیار کر' بلاشبہ فقرو فاقہ مجھ سے محبت کرنے والے شخص کی جانب سیلابی پانی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور متن میں نکارت ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۵)۔

۵۲۵۳ - (۲۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ

لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ ، وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ — ، اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبِطُ بِلَالٍ » . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ : وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ : حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِباً مِنْ مَكَّةَ — وَمَعَهُ بِلَالٌ ، اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبِطِهِ .

۵۲۵۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اللہ کے راہ میں (اتنا) ڈرایا گیا ہے کہ کسی (اور) شخص کو نہیں ڈرایا گیا ہو گا اور بلاشبہ مجھے اللہ (کے بارے) میں اس قدر تکلیف پہنچائی گئی کہ اس قدر تکلیف کسی کو نہ پہنچی ہو گی بلاشبہ مجھ پر تیس (۳۰) دن رات ایسے گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے پاس اتنا کھانا بھی نہ ہوتا کہ جو کسی شخص کی خوراک بن سکے البتہ اس قدر جو بلال کی بغل میں آ سکے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور آپؐ کے ساتھ بلالؓ تھے اس وقت بلال کے پاس اس قدر کھانا تھا جو ان کی بغل میں آ سکتا تھا۔

۵۲۵٤ - (۲٤) وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ ، فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ . فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ — . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۵۲۵۴ : ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کی شکایت کی ہم نے اپنے پیٹوں سے (کپڑا) اٹھایا تو ایک ایک پتھر تھا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اُٹھایا تو آپؐ کے پیٹ پر دو پتھر (بندھے ہوئے) تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۵۵ - (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّهُ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۲۵۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو بھوک لگی تو آپؐ نے انہیں ایک ایک کھجور دی (ترمذی)

۵۲۵٦ - (۲٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : «خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِراً صَابِراً — : مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهِ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ ، فَاقْتَدٰى بِهِ ؛ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ؛ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِراً صَابِراً ، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهِ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ ؛ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِراً وَلَا صَابِراً » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ : «اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ» فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ .

۵۲۵۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں دو خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو شکر ادا کرنے والا' صبر کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ جو شخص دین کے امور میں اپنے سے برتر کی جانب دیکھتا ہے اور اس کی اقتداء کرتا ہے اور دُنیوی امور میں اپنے سے کم تر کی جانب دیکھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پر فضیلت عطا کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو شکر ادا کرنے والا' صبر کرنے والا قرار دیتے ہیں اور جو شخص دینی امور میں اپنے سے کم تر کی جانب دیکھتا ہے اور دُنیوی امور میں اپنے سے برتر کی جانب دیکھتا ہے اور جو کچھ اسے نہیں مل سکا اس پر حُزن و ملال کا اظہار کرتا ہے تو اللہ اس کو شکر گزار اور صابر قرار نہیں دیتے (ترمذی) اور ابوسعید خُدریؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "اے فقیر مہاجرین تم خوش ہو جاؤ کہ تمہیں مکمل روشنی عطا ہو گی" کا ذکر فضائلُ القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مُثنیٰ بن صباح راوی غایت درجہ ضعیف ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ۳۴۱' الضعفاء والمترکین صفحہ۵۷۶' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۵۷ - (۲۷) عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو ، وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ قَالَ : اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ؟ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ : اَلَکَ امْرَاَۃٌ تَاْوِیْ اِلَیْھَا؟ — قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُہٗ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ : فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ : فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : وَجَاءَ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا : یَا اَبَا مُحَمَّدٍ! [اِنَّا] وَاللّٰہِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ . لَا نَفَقَۃٍ وَلَا دَابَّۃٍ وَلَا مَتَاعٍ . فَقَالَ لَھُمْ : مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا ، فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ ، وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ ، وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : «اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا» . قَالُوْا : فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا . رَوَاہُ مُسْلِمٌ .

تیسری فصل

۵۲۵۷ : ابوعبد الرحمان حُبُلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے کہا کہ کیا ہم فقیر مہاجر نہیں ہیں؟ عبداللہؓ نے اس سے پوچھا' تیری بیوی ہے' جس کے ساتھ تو رہتا ہے؟ اُس نے اثبات میں جواب دیا۔ عبداللہؓ نے پوچھا' کیا تیرے پاس رہائش کے لئے گھر ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ عبداللہؓ نے کہا' کیا تو مالدار ہے؟ اس نے بتایا' میرا ایک خادم بھی ہے۔ انہوں نے

کہا' تو بادشاہوں میں سے ہے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ تین شخص عبداللہؓ بن عمرو کے پاس آئے جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا۔ انہوں نے کہا' اے ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمیں کسی چیز پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ نہ خرچ ہے' نہ چارپائے اور نہ ہی سامان۔ اُنہوں نے ان سے دریافت کیا' تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہتے ہو تو ہمارے پاس آنا ہم تمہیں (اس قدر مال) عطا کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کر دے گا اور اگر تم پسند کرو گے تو ہم تمہارا معاملہ (بیتُ المال کے) رئیس کے سپرد کر دیں گے اور اگر تم اسی حالت پر صبر کرتے ہو (تو ٹھیک ہے) بلاشبہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ فقیر مہاجرین قیامت کے دن مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنّت میں جائیں گے۔ انہوں نے کہا' بس ہم صبر کرتے ہیں ہم (اس کے بعد) کسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے (مسلم)

٥٢٥٨ - (٢٨) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ، فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ، فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا» قَالَ : فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٥٢٥٨: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور فقیر مہاجرین کی ایک جماعت بھی بیٹھی تھی اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے چنانچہ میں نے ان کی جانب رغبت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فقیر مہاجرین کو بشارت دی جائے جو ان کے چہروں کو مسرور بنا دے کہ وہ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں' میں نے دیکھا تو ان کے چہرے دمک رہے تھے عبداللہؓ بن عمروؓ کہتے ہیں' یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں (دنیا میں) اُن کے ساتھ رہوں یا اُن سے اٹھایا جاؤں (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح محمد مصری راوی متکلّم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۴۰' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۴)

٥٢٥٩ - (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ : اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ؛ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

٥٢٥٩: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

باتوں کا حکم دیا۔ مسکینوں کے ساتھ محبت اور ان کے قریب رہنے کا حکم دیا' مجھے حکم دیا کہ میں ان لوگوں کی جانب دیکھوں جو (دنیوی امور میں) مجھ سے کم درجہ کے ہیں اور ان لوگوں کی جانب نہ دیکھوں جو مجھ سے اونچے درجہ کے ہیں' مجھے حکم دیا کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ قطع رحمی کریں' مجھے حکم دیا کہ میں کسی شخص سے کچھ سوال نہ کروں' مجھے حکم دیا کہ میں سچ بولوں اگرچہ تلخ ہو' مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم دیا کہ میں کثرت کے ساتھ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ" کا ورد کروں اس لئے کہ یہ کلمات اس خزانہ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عُمر بن عبداللہ المدنی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۱۰' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۷)

۵۲۶۰ - (۳۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ: اَلطَّعَامُ، وَالنِّسَاءُ، وَالطِّيْبُ، فَاَصَابَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُصِبْ وَاحِداً، اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ، وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۲۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں کھانا' عورت اور خوشبو پسند تھی چنانچہ آپؐ نے دو چیزوں کو (وافر مقدار) میں پایا لیکن ایک کو نہیں پایا۔ آپؐ نے عورتوں اور خوشبو کو (مبالغہ کی حد تک) پایا لیکن کھانا کم ہی حاصل ہوا (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ایک راوی کا تعین نہیں ہو سکا (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۷)

۵۲۶۱ - (۳۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ: «حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا».

۵۲۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (دنیا سے) مجھے خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے (احمد' نسائی) ابنِ جوزیؒ نے "حُبِّبَ اِلَيَّ" کے بعد "مِنَ الدُّنْيَا" کا اضافہ کیا ہے۔

۵۲۶۲ - (۳۲) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ اِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: «اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَاِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۲۶۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن (کی جانب) بھیجا تو آپؐ نے حکم دیا کہ تجھے ناز و نعمت کی زندگی سے بچنا ہو گا' اس لئے کہ اللہ کے بندے ناز و نعمت کی زندگی نہیں گزارتے (احمد)

٥٢٦٣ - (٣٣) **وَعَن** عَلِيّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللهُ مِنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ».

۵۲۶۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قلیل روزی پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس کے قلیل عمل پر راضی ہو جائے گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسحاق بن محمد فروی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۱۹۸' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۷)

٥٢٦٤ - (٣٤) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ، فَكَتَمَهُ النَّاسَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۲۶۴ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھوکا رہا یا ضرورت مند رہا (اور) اس نے اس بات کو لوگوں سے چھپایا تو اللہ عزّ و جلّ پر لازم ہے (یعنی اس کا وعدہ ہے) کہ اسے سال بھر کے لیے رزق حلال عطا کرے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : علّامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۴۸)

٥٢٦٥ - (٣٥) **وَعَن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ — اَبَا الْعِيَالِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۶۵ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اپنے اس مومن بندے کو محبوب جانتا ہے جو مفلس' سوال سے بچنے والا' عیالدار ہو (ابنِ ماجہ)

وضاحت : علّامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۴۸' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۳۳۹)

٥٢٦٦ - (٣٦) **وَعَن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ، فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ —، فَقَالَ: اِنَّهُ لَطَيِّبٌ؛ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ: ﴿اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾. فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، فَلَمْ يَشْرَبْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۵۲۶۶ : زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک روز پانی طلب کیا' اُن کے پاس شہد ملا ہوا

پانی لایا گیا انہوں نے کہا' یہ تو بہت عُمدہ ہے لیکن میں نے سُنا ہے کہ اللہ عزّ و جل نے کچھ لوگوں پر ان کی خواہشات کو معیوب گردانتے ہوئے فرمایا ہے کہ "تم نے دنیا کی زندگی میں عُمدہ نعمتوں کو حاصل کیا اور ان سے فائدہ اٹھایا" اس لیئے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں جلدی نہ مل رہا ہو چنانچہ انہوں نے اسے نہ پیا (رزین)

وضاحت: جامع رزین میں کچھ ایسی احادیث ہیں جن کا کوئی اصل نہیں ہے کچھ بعید نہیں کہ یہ حدیث بھی اُنہی میں سے ہو (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۸)

٥٢٦٧ - (٣٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۶۷: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (کبھی) کھجوریں سَیر ہو کر نہ کھائیں یہاں تک کہ خیبر فتح ہوا (بخاری)

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ

(لمبی آرزوئیں اور دُنیوی لالچ)

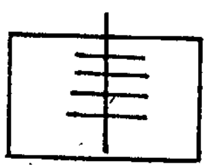
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٢٦٨ - (١) **عَنْ** عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجاً مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطاً - صِغَاراً اِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: «هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ - ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهُ - هٰذَا، وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۲۶۸ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے ایک مربع خط کھینچا اور ایک (اس کے) درمیان میں باہر نکلنے والا خط کھینچا اور اس درمیانے خط کے ساتھ چند چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے اور وضاحت کی کہ یہ (درمیانہ خط) انسان ہے اور یہ (مربع) خط اس کا اَجل ہے جس نے اس کو گھیر رکھا ہے اور جو (خط مربع سے) باہر جا رہا ہے وہ اس کی آرزوئیں ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط آفات و بیماریاں ہیں اگر ایک سے محفوظ رہا تو یہ (دوسری آفت) اسے ختم کر دے گی اور اگر یہ (دوسری آفت) بھی اس سے خطا کر جائے تو یہ (تیسری آفت) اسے اپنا نشانہ بنائے گی (بخاری)

وضاحت : حدیث میں مذکور مثال کی وضاحت کے لیے ذیل میں نقشہ دیا گیا ہے جو اصل نہیں بلکہ خیالی ہے۔



٥٢٦٩ - (٢) **وَعَنْ** اَنَسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطاً فَقَالَ: «هٰذَا الْاَمَلُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۶۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خطوط کھینچے آپؐ نے فرمایا' یہ

خط (جو مربع سے باہر جا رہا ہے انسان کی) آرزو ہے اور یہ (مربع خط) اس کی موت ہے پس وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ قریب والا خط اس کو آدبوچتا ہے (بخاری)

٥٢٧٠ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ - مِنْهُ اِثْنَانِ: اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٢٧٠: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے جبکہ اس کی دو خصلتیں' مال (جمع کرنے) کا لالچ اور لمبی عمر کا لالچ جواں رہتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٢٧١ - (٤) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًا فِي اثْنَيْنِ: فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٢٧١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ہمیشہ بوڑھے انسان کا دل دو باتوں (کے بارہ) میں جواں رہتا ہے (ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسری ناختم ہونے والی آرزوئیں ہیں (بخاری' مسلم)

٥٢٧٢ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِیءٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٢٧٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے عذر دور کر دیئے جس کو ساٹھ برس عمر دی (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر انسان نے ساٹھ برس عمر پائی اور پھر بھی سچی توبہ نہ کی تو اس کے لیے کوئی معافی نہیں (واللہ اعلم)

٥٢٧٣ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٢٧٣: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بالفرض اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کا طلب گار ہو گا اور ابنِ آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ (کے لئے اس کی جانب رجوع کرتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٢٧٤ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ

جَسَدِيْ فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ — اَهْلِ الْقُبُوْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۷۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا' دنیا میں غریب الوطنی کی سی زندگی گزار یا مسافر کی طرح۔ اور اپنے آپ کو اہلِ قبور سے شمار کر (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۷۵ - (۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللهِ؟» قُلْتُ: شَيْءٌ نُصْلِحُهُ. قَالَ: «اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۲۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب سے گزرے جب کہ میں اور میری والدہ (گھر کی) کسی دیوار کو درست کر رہے تھے آپؐ نے دریافت کیا' اے عبداللہ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' گھر ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' موت اس (کے خراب ہونے) سے بھی پہلے تیزی کے ساتھ آنے والی ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۷۶ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَاءَ — فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ، فَاَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ، يَقُوْلُ: «مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ «الْوَفَاءِ».

۵۲۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پیشاب کرتے اور مٹی کے ساتھ تیمّم کرتے۔ میں عرض کرتا' اے اللہ کے رسول! پانی تو آپؐ کے نزدیک ہے؟ آپؐ جواب دیتے' مجھے کیا علم شاید میں پانی تک نہ پہنچ پاؤں (شرحُ السُّنّہ) اور ابنُ الجوزیؒ نے اس حدیث کو کتابُ "الوفاء" میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی میں کلام ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶' التاریخُ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۴' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۰)

۵۲۷۷ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ» وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: «وَثَمَّ اَمَلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۲۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ ابنِ آدم ہے اور یہ اس کی اَجل ہے اور آپؐ نے (یہ بات کہتے ہوئے) اپنا ہاتھ اس کی گدی (گردن) کے پاس رکھا پھر ہاتھ کو پھیلایا اور فرمایا' یہاں اس کی امیدیں ہیں (ترمذی)

۵۲۷۸ - (۱۱) **وَعَنْ** اَبِی سَعِیْدٍالْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَرَزَ عُوْداً بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَآخَرَ اِلٰى جَنْبِهِ ، وَآخَرَ اَبْعَدَ مِنْهُ . فَقَالَ : «اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟» قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ . قَالَ : «هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا الْاَجَلُ» اَرَاهُ قَالَ : «وَهٰذَا الْاَمَلُ ، فَيَتَعَاطَى — الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ» . رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۵۲۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے ایک لکڑی (زمین میں) گاڑی' دوسری اس کے پہلو میں اور تیسری اس سے دور۔ پھر آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل ہے اور یہ (تیسری لکڑی) اس کی اُمیدیں ہیں۔ انسان اپنی اُمیدوں سے وابستہ ہوتا ہے کہ اس کی اُمیدوں (کے بر آ ہونے) سے پہلے اسے اَجل گھیر لیتی ہے (شرح السنہ)

۵۲۷۹ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «عُمْرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۵۲۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میری اُمت کی عمریں ساٹھ برس سے ستر برس تک ہوں گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۸۰ - (۱۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ ، وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ «بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ» .

۵۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت کی عمریں (اکثر طور پر) ساٹھ سے ستر تک ہوں گی اور کم لوگ اس سے زیادہ عمر والے ہوں گے (ترمذی' ابنِ ماجہ) اور عبداللہ بن شخیر سے مروی حدیث "مریض کی عیادت" کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۸۱ - (۱٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ — ، وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

تیسری فصل

۵۲۸۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس اُمت کی اولیں اصلاح (آخرت پر) یقین اور (دنیا سے) کنارہ کشی ہے۔ نیز اولیں فساد بخل اور (لمبی) آرزوئیں ہیں (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۴' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۱)

۵۲۸۲ - (۱۵) **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ، وَأَكْلِ الْجَشِبِ -؛ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۸۲ : سُفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں زُہد موٹا اور کھردرا لباس پہننے میں نہیں ہے اور نہ ہی معمولی کھانے میں ہے بلکہ دنیا میں زُہد تو امیدوں کا مختصر ہونا ہے (شرحُ السُّنّۃ)

۵۲۸۳ - (۱۶) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ -، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۸۳ : زید بن حسین بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک سے سُنا (جب) ان سے دریافت کیا گیا کہ دنیا سے قطع تعلق کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا' کمائی پاکیزہ یعنی (حلال) ہو اور اُمیدیں کوتاہ ہوں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں زید بن حسین راوی کا نام صحیح نہیں جب کہ صحیح زید بن حسن بن زید بن امیرک حسینی ہے' اس نے امام مالکؒ سے حدیث بیان کی ہے اور بتایا کہ یہ حدیث منکر ہے' اس شخص نے چالیس احادیث وضع کیں۔ امام ابنِ جوزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ شخص کذّاب' وضّاع اور دجّال تھا (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۵۲)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

(اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہو مال اور عمر سے محبّت کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٢٨٤ - (١) عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ: «لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ» فِيْ «بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ».

پہلی فصل

۵۲۸۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو متّقی' غنی اور گوشہ نشین ہو (مسلم) اور ابنِ عمرؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "صرف دو شخص ایسے ہیں جن پر حسد کیا جائے" کا ذکر فضائلُ القرآن کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٢٨٥ - (٢) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ» . قَالَ: فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل

۵۲۸۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس کی عمر طویل ہے اور اس کے اعمال اچھے ہیں۔ اس نے دریافت کیا' کون شخص بدتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی عمر طویل ہے لیکن اس کے اعمال برے ہیں (احمد' ترمذی' دارمی)

٥٢٨٦ - (٣) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا، ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا

قُلْتُمْ؟» قَالُوْا : دَعَوْنَا اللهَ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «فَاَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ، وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ؟» اَوْ قَالَ : «صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ ؛ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۵۲۸۶ : عُبید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا اس کے بعد ان میں سے ایک شہید ہو گیا' اس کے فوت ہونے کے بعد دوسرا آدمی بھی ایک جمعہ یا اس کے قریب قریب (مدّت میں) فوت ہو گیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) دریافت فرمایا' تم نے اس کے لئے کیا دُعائیہ کلمات کہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم نے اللہ سے دُعا کی کہ اے اللہ اسے معاف کر' اس پر رحم کر اور اسے اس کے رفیق کے ساتھ ملا دے (ان کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کی نمازوں اور اس کے اعمال کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے اعمال کہاں گئے؟ یا آپؐ نے فرمایا' اس کے روزے' اس کے روزوں کے بعد کہاں گئے؟ بلاشبہ ان دونوں کے درمیان اس سے کہیں زیادہ فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (ابوداؤد' نسائی)

۵۲۸۷ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : «ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ — ، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ ؛ فَاَمَّا الَّذِيْ — اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ — ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ — عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللهُ — بِهَا عِزًّا، وَلَا فَتَحَ — عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ — بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ» فَقَالَ : «اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ : عَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ رَحِمَهُ، وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهِ — ، فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٌ — رَزَقَهُ اللهُ — عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا ، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ — يَقُوْلُ : لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ ؛ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا ، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ ؛ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا ، فَهُوَ يَقُوْلُ : لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۵۲۸۷ : ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں تین باتوں کے بارہ میں تمہیں قسم اٹھا کر بیان کرتا ہوں' تم اسے محفوظ رکھنا پس وہ باتیں جنہیں میں قسم اٹھا کر بیان کر رہا ہوں۔ (ان میں سے) ایک بات یہ ہے کہ کسی شخص کا مال صدقہ (کی برکت) سے کم نہیں ہوتا اور کسی شخص پر جب بھی ظلم ہوتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ظلم کی وجہ سے اس کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور کوئی شخص جب بھی سوال کے دروازے کو کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقیری کا

دروازہ کھول دیتے ہیں البتہ وہ بات جو میں تمہیں بتا رہا ہوں تم اسے یاد رکھنا۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ دنیا صرف چار انسانوں کے لیے ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہے' وہ اس میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں حقوق کے مطابق کام کرتا ہے تو ایسا انسان بہت اونچے مرتبہ پر ہے اور (دوسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا کیا ہے (لیکن) اسے مال نہیں دیا پس یہ شخص صحیح نیت والا ہے۔ کہتا ہے کہ کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس ان دونوں کا ثواب برابر ہے او (تیسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اسے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں شریعت کے خلاف تصرّف کر رہا ہے نہ وہ اس میں اپنے پروردگار سے خوف کھاتا ہے اور نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی مال میں شریعت کے مطابق تصرّف کرتا ہے پس ایسا شخص بہت برے مقام والا ہے اور (چوتھا) وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال اور علم دونوں نہیں دیئے پس وہ کہتا ہے کاش! میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس اس کی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا گناہ برابر ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۲۸۸ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً اِسْتَعْمَلَهُ». فَقِيْلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۲۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی انسان (کے بارہ) میں بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اطاعت میں لگا دیتے ہیں پس آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ اس کو کیسے (اطاعت میں) لگا دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' موت سے پہلے اسے عملِ صالح کی توفیق دیتے ہیں (ترمذی)

۵۲۸۹ - (٦) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۸۹: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمجھ دار محتاط شخص وہ ہے جو (دنیا میں) اپنے آپ کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد والے (دور) کے لئے عمل کرتا ہے اور وہ شخص عاجز (یعنی سمجھ دار نہیں) ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے لگاتا ہے اور اللہ سے (خواہ مخواہ) اُمیدیں رکھتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۵۹' الضعفاء المتروکین ۶۶۸' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۹۸' تقریبُ التھذیب جلد۲ صفحہ ۳۹۸' ضعیف ابنِ ماجہ ۳۴۹' ضعیف ترمذی صفحہ۲۷۹' الاحادیثُ الضعیفہ ۵۳۱۹' الروض النضیر ۳۵۶' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۲)

ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ! جو ساٹھ برس زندہ رہے؟ یہ ایسی عمر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا' (جس کا ترجمہ ہے) "کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس میں جو شخص نصیحت پکڑنا چاہتا وہ نصیحت پکڑ سکتا تھا نیز تمہارے پاس ڈرانے والے آئے" (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمان)

۵۲۹۳ ـ (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَفَراً مِنْ بَنِیْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً اَتَوُا النَّبِیَّ ﷺ، فَاَسْلَمُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ یَکْفِیْهِمْ؟» قَالَ طَلْحَةُ: اَنَا. فَکَانُوْا عِنْدَهُ، فَبَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ بَعْثاً، فَخَرَجَ فِیْهِ اَحَدُهُمْ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْثاً فَخَرَجَ فِیْهِ الْآخَرُ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰی فِرَاشِهٖ؛ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ: فَرَاَیْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِی الْجَنَّةِ، وَرَاَیْتُ الْمَیِّتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِیْ اُسْتُشْهِدَ آخِراً یَلِیْهِ، وَاَوَّلَهُمْ یَلِیْهِ، فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِكَ ــ، فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «وَمَا اَنْکَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ؟! لَیْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ، لِتَسْبِیْحِهٖ وَتَکْبِیْرِهٖ وَتَهْلِیْلِهٖ».

۵۲۹۳: عبداللہ بن شدّاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلے سے تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون شخص مجھے ان (کے کھانے پینے) کی ذمہ داری دیتا ہے؟ طلحہؓ نے کہا' میں دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس رہے (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں ان (تین اشخاص) میں سے ایک گیا اور وہ شہید ہو گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک اور لشکر بھیجا اس میں دوسرا گیا وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد تیسرا اپنے بستر پر فوت ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ طلحہؓ کہتے ہیں' میں نے (خواب میں) ان تینوں کو جنّت میں دیکھا نیز میں نے دیکھا کہ جو شخص اپنے بستر پر فوت ہوا ہے وہ سب سے آگے تھا اور جو شخص بعد میں شہید ہوا وہ اس کے پیچھے تھا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا دوسرے کے پیچھے تھا اس سے (میرے دل میں شک) گزرا' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو کس چیز کا انکار کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص اس شخص سے زیادہ فضیلت والا نہیں جسے اسلام میں زیادہ عمر ملی ہے اس لیے کہ وہ اس میں سبحانَ اللہ' اللہ اکبر اور لاالٰہ الا اللہ کہتا رہا (احمد)

۵۲۹٤ ـ (۱۱) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ ـ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ قَالَ: اِنَّ عَبْداً لَوْخَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَوْمٍ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَمُوْتَ هَرِماً فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ ــ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ ــ، وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ. رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۵۲۹۴: محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی پیدائش سے لے کر بڑھاپے میں موت تک اللہ کی فرماں برداری میں مصروف رہا تو قیامت کے دن وہ اس عمل کو معمولی سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکے (احمد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۹۰ - (۷) عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَلٰى رَاْسِهِ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ . قَالَ : «اَجَلْ» . قَالَ : ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى ، وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

تیسری فصل

۵۲۹۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی نے بیان کیا کہ ہم ایک مجلس میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ کے سر (مبارک) پر غسل کے آثار تھے ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کو خوش و خرم دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بالکل درست ہے۔ صحابی نے بیان کیا' اس کے بعد صحابہ کرامؓ غنا کے بارے میں بحث کرنے لگے (ان کی باتیں سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کے لئے مال و دولت کا کچھ نقصان نہیں جو اللہ کا ڈر رکھتا ہے البتہ وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے تندرستی' مال و دولت سے بہتر ہے اور خوش و خرم رہنا (اللہ کی) نعمتوں میں سے ہے (احمد)

۵۲۹۱ - (۸) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ . وَقَالَ : لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ — وَقَالَ : مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهِ مِنْ هٰذِهِ — شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ ، فَاِنَّهُ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ — كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهُ وَقَالَ : اَلْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۵۲۹۱: سُفیان ثوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں زمانہ ماضی میں مال و دولت کو ناپسند جانا جاتا تھا جبکہ آج کے دور میں تو مال ایمان دار شخص کے لئے ڈھال ہے اور کہا' اگر دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں (میل کچیل صاف کرنے کے لئے) اپنا رومال بنا لیتے اور کہا' جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہے تو وہ اس کو کفایت کے ساتھ صرف کرے اس لئے کہ (ایسا) دور آ رہا ہے کہ جب انسان محتاج ہو گا تو (دنیا حاصل کرنے کے لئے) سب سے پہلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا نیز کہا' حلال مال اسراف کو نہیں چاہتا (شرح السنۃ)

۵۲۹۲ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ؟ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى : ﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۵۲۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ
(توکّل اور صبر کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۹۵ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفاً بِغَیْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ — وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ — ، وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۵۲۹۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت سے ستّر ہزار (افراد) بلا حساب جنّت میں داخل ہوں گے (یہ) وہ لوگ ہوں گے جو (بالکل) دم نہیں کراتے تھے اور نہ ہی یہ لوگ بدفالی پکڑتے تھے بلکہ تمام کاموں میں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۲۹۶ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْماً فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ. فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ ﷺ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِیُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِیُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، فَرَاَیْتُ سَوَاداً کَثِیْراً سَدَّ الْاُفُقَ، فَرَجَوْتُ اَنْ یَکُوْنَ اُمَّتِیْ. فَقِیْلَ: هٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِهٖ، ثُمَّ قِیْلَ لِیْ: اُنْظُرْ، فَرَاَیْتُ سَوَاداً کَثِیْراً سَدَّ الْاُفُقَ، فَقِیْلَ لِیْ: اُنْظُرْ هٰکَذَا وَهٰکَذَا، فَرَاَیْتُ سَوَاداً کَثِیْراً سَدَّ الْاُفُقَ. فَقِیْلَ: هٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفاً قُدَّامَهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ، وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا یَکْتَوُوْنَ، وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ» فَقَامَ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ». ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ. فَقَالَ: «سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۲۹۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے آپؐ نے فرمایا' مجھ پر (پہلی) اُمّتیں (اپنے انبیاء علیہ السلام کی معیّت میں) پیش کی گئیں چنانچہ ایک پیغمبر گزرتا اور اس کے ساتھ اس کا ایک پیروکار ہوتا اور کسی پیغمبر کے ساتھ دو پیروکار ہوتے اور کسی کے ساتھ جماعت ہوتی اور

(بعض) ایسے پیغمبر بھی ہوتے جن کے ساتھ کوئی پیروکار نہ ہوتا چنانچہ میں نے اپنے آگے ایک بہت بڑے اجتماع کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا۔ میں نے امید کی کہ (شاید یہ لوگ) میری اُمّت ہیں لیکن (مجھے) بتایا گیا یہ تو موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں میں ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا' آپ دیکھیں' چنانچہ میں نے بہت بڑے اجتماع کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا' آپ دائیں جانب اور بائیں جانب دیکھیں۔ میں نے دیکھا کہ بہت زیادہ لوگوں نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا تو (مجھ سے) کہا گیا' یہ سب لوگ تیرے پیروکار ہیں اور ان کے ساتھ ستر ہزار ان سے آگے ہیں جو بلا حساب جنّت میں داخل ہو چکے ہیں' وہ ایسے لوگ ہیں جو بدفالی نہیں پکڑا کرتے تھے اور دم بھی نہیں کراتے تھے اور گرم لوہے سے بھی نہیں داغتے تھے صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے تھے (آپؐ کی یہ باتیں سن کر) عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کیا' آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنائے۔ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں داخل فرما۔ اس کے بعد ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آپؐ نے فرمایا اس دعا میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: آیاتِ قرآنیہ اور ادعیہ ماثورہ کے ساتھ دم کرانے میں کچھ حرج نہیں اور ضرورت کے وقت گرم لوہے سے داغنے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے جیسا کہ سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے جسم کو گرم لوہے سے داغا تھا۔ مذکورہ دو احادیث میں جس دم کا ذکر ہے اس سے مراد شرکیہ اور غیر شرعی الفاظ سے دم کروانا ہے اور اسی طرح پرندوں کو اڑا کر ان کی حرکات سے فال لینا ناجائز ہے کہ اگر پرندہ دائیں طرف اڑ کر گیا تو کام درست ہو گا وگرنہ نہیں.... اس قسم کے توہمات پر یقین نہیں رکھنا چاہیئے جبکہ نیک فال درست ہے تفصیل کے لئے دیکھیں جلد ۳ صفحہ ۵۳۱ و صفحہ ۵۴۸ (واللہ اعلم)

۵۲۹۷ - (۳) وَعَنْ صُهَيْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَجَباً لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ! اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹۷: صُہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تعجب ہے ایمان دار شخص کی حالت پر کہ وہ اپنے تمام معاملات کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے (اگرچہ بظاہر معاملات بہتر نہیں ہوتے) یہ اعزاز صرف ایسے ایمان دار شخص کو حاصل ہوتا ہے کہ اگر اسے خوشی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو (اس کا شکر ادا کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے بیماری وغیرہ پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو (اس کا صبر کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے (مسلم)

۵۲۹۸ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا —،

وَلٰكِنْ قُلْ : قَدَّرَ اللهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مضبوط مومن بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے (اگرچہ) سبھی (مومنوں) میں بھلائی موجود ہے (آپؐ نے فرمایا) ایسے دینی کام پر حرص کر جو تجھے فائدہ عطا کرے اور اپنے اللہ سے مدد مانگ اور عجز اختیار نہ کر' اگر تجھے کچھ تکلیف لاحق ہو تو تو یہ نہ کہہ کر اگر میں فلاں کام کر لیتا تو فلاں کام ہو جاتا البتہ تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر بنائی ہے اور جو اللہ چاہتا ہے کرتا ہے اس لئے یہ (کلمہ کہ اگر میں فلاں کام کر لیتا تو فلاں کام ہو جاتا) شیطان کے عمل کو قوت عطا کرتا ہے (مسلم)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی حالت میں بھی "اگر" کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں۔ قرآن پاک میں بارہا مرتبہ "اگر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۴۹)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۹۹ - (۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصاً — وَتَرُوْحُ بِطَاناً» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۵۲۹۹ : عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر صحیح توکّل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے گا جیساکہ وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح سویرے بھوکے جاتے ہیں اور پچھلے پہر پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت : امام بیہقیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ طلبِ رزق کے لئے کوشش نہ کی جائے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا جائے بلکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ طلبِ رزق کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ جب پرندے صبح سویرے بھوکے پرواز کرتے ہیں تو وہ طلبِ رزق کے لئے ہی پرواز کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں رزق عطا کرتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۳۰۰ - (۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ - نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ — اَنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، اَلَا فَاتَّقُوْا

اللهَ، وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ ـــ، وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِی اللهِ، فَاِنَّهُ لَا یُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ: «وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ».

۵۳۰۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنّت کے نزدیک لے جانے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی ہو (اور تمہیں اسکے بارے میں نہ بتایا گیا ہو اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ کے قریب کرنے والی اور جنّت سے دور کرنے والی ہو (اور) میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو اور بے شک جبرائیل اور ایک روایت میں ہے' بے شک روحُ القدس نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی زندہ چیز اس وقت تک موت سے ہم کنار نہ ہو گی جب تک کہ اپنے رزق کو پورا نہیں کرلیتی۔ خبردار! تم اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اچھا انداز اختیار کرو' تمہیں رزق تاخیر سے ملنا اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اسے تلاش کرو' اس لیے کہ رزق حلال کو تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے (شرحُ السُّنّۃ' بیہقی شُعَبِ الایمان) البتہ امام بیہقیؒ نے "بے شک روحُ القدس" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۵۳۰۱ ـ (۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّهَادَةُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰکِنَّ الزَّهَادَةَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدِ اللهِ ـــ، وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِیْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِیَتْ لَكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ.

۵۳۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دُنیا سے اعراض کرنا حلال کو حرام کرنے اور مال کو (ناجائز) صرف کرنے سے حاصل نہیں ہوتا البتہ دنیا سے اعراض کرنا اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ تجھے اس مال پر جو تیرے قبضے میں ہے اس مال سے زیادہ اعتماد نہ ہو جو اللہ کے ہاں ہے اور تجھے مصیبت کے ثواب میں جب تو مصیبت پہنچایا جائے مصیبت میں زیادہ رغبت کرنے والا نہ ہو کہ کاش! وہ مصیبت تیرے لیے باقی رکھی جائے (ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا نیز اس حدیث کی سند میں عمرو بن واقد راوی منکرُ الحدیث ہے۔

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۵۷' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۹۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۵' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۳۳۷' ضعیف ترمذی صفحہ۲۶۳)

۵۳۰۲ ـ (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یَوْمًا فَقَالَ: «یَا غُلَامُ! اِحْفَظِ اللهَ یَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ

اللہَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللہِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللہُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللہُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۳۰۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپؐ نے فرمایا' اے بچے! اللہ تعالیٰ (کے احکامات) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا' اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال (کا ارادہ) کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو نے مدد طلب کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مدد طلب کر اور یقین کر کہ تمام مخلوق اگر (بالفرض) اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ فائدہ پہنچائے تو تجھے صرف اس قدر ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے اور اگر تمام مخلوق اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ تکلیف دینا چاہے تو تجھے صرف اس قدر تکلیف دے سکتی ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں لکھ دیا ہے' قلم اٹھا دیئے گئے ہیں یعنی (احکامات تحریر ہونے سے رک گئے ہیں) اور صحیفوں کی سیاہی خشک ہو چکی ہے (احمد' ترمذی)

۵۳۰۳ - (۹) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللہُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ: «مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللہُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللہِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللہُ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۰۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے کی سعادت ہے کہ وہ ان فیصلوں پر راضی ہو جو اللہ نے اس کے لیے کیے ہیں اور آدم کے بیٹے کی بد بختی ہے کہ وہ اللہ کی بھلائی طلب کرنا چھوڑ دے۔ نیز آدم کے بیٹے کی بد بختی ہے کہ وہ ان فیصلوں پر ناراضگی کا اظہار کرے جو اللہ نے اس کے حق میں کیے ہیں (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمّاد بن ابی حمید المدنی راوی ضعیف ہے' اس کا اصل نام محمد بن ابی حمید انصاری ہے جبکہ حمّاد اس کا لقب ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۳۷' تقریب ! تہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶' الاحادیث الضعیفہ صفحہ ۴۴۹۰' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۱۹۶' (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۶' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۳۴۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۰۴ - (۱۰) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللہُ عَنْهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ - رَسُولُ اللہِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللہِ ﷺ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ. فَنَزَلَ رَسُولُ اللہِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللہِ ﷺ يَدْعُونَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ

عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا ـــ قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ، ثَلَاثًا» وَلَمْ يُعَاقِبْهُ، وَجَلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں نجد کی جانب ایک جنگ لڑی' جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ بھی آپؐ کے ساتھ واپس آیا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کو ایسی وادی میں قیلولہ کرنا پڑا جس میں کانٹوں والے درخت کثرت کے ساتھ تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرامؓ درختوں کے سائے میں (آرام کے لئے) جدا ہو گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کانٹے دار درخت (کے سائے) کے نیچے اترے' آپؐ نے اس (کی ایک شاخ) کے ساتھ اپنی تلوار کو لٹکایا اور ہم محوِ خواب ہو گئے' اچانک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پکارا' اس وقت آپؐ کے پاس ایک بدوی (دیہاتی) کافر تھا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کو میان سے باہر نکالا جب کہ میں نیند میں تھا' اچانک میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں میان سے باہر نکالی ہوئی تھی۔ اس نے کہا' تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین بار کہا کہ اللہ (مجھے بچائے گا) آپؐ نے اس بدوی (دیہاتی) کو سزا نہ دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے (بخاری' مسلم)

۵۳۰۵ - (۱۱) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ «صَحِيْحِهٖ» فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: «اَللّٰهُ» فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ: «مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟» فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ آخِذٍ. فَقَالَ: «تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟» قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. هٰكَذَا فِيْ «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ» وَفِيْ «الرِّيَاضِ».

۵۳۰۵: ابوبکر اسماعیلی کی روایت میں ہے' اس نے اپنی "صحیح" میں بیان کیا ہے کہ اس (دیہاتی) نے کہا' تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپؐ نے جواب دیا' اللہ (مجھے بچائے گا) تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو اٹھا لیا۔ آپؐ نے فرمایا (اب) تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے جواب دیا' آپؐ بہتر پکڑنے والے ہیں (یعنی آپ معاف کر دیں) آپؐ نے دریافت کیا۔ "کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں؟ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں" اس نے کہا' نہیں! البتہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپؐ کے ساتھ لڑائی نہیں کروں گا اور ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں دوں گا جو آپ کے ساتھ لڑائی کریں گے۔ آپؐ نے اسے جانے دیا۔ وہ بدوی (دیہاتی) اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہارے پاس ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ (یہ حدیث) اسی طرح حُمیدی کی کتاب اور ریاض الصالحین میں ہے۔

۵۳۰۶ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِنِّیْ لَاَعْلَمُ آیَۃً - لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِھَا لَکَفَتْھُمْ: ﴿وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَہٗ مَخْرَجًا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَۃَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۵۳۰۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو وہ انہیں کافی ہو جائے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اور جو شخص اللہ سے ڈر گیا اللہ اس کے لئے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے (جس کے بارے) میں اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔" (احمد' ابنِ ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۷' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۳۴۷)

۵۳۰۷ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ﴿اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ﴾. رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۵۳۰۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یوں تلاوت فرمائی اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ. (ابوداود' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ قراءتِ شاذہ ہے یہ ابنِ مسعودؓ کی قراءت ہے اور قراءتِ حفص میں "اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ" کے الفاظ ہیں اور یہی مشہور اور مروّج قراءت ہے۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

۵۳۰۸ - (۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ ﷺ، وَالْآخَرُ یَحْتَرِفُ، فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: «لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۵۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک (علم حاصل کرنے کے لئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور دوسرا بھائی روزی کماتا تھا پس روزی کمانے والے نے اپنے بھائی کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا' شاید تجھے اس کے سبب رزق مل رہا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۵۳۰۹ - (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

«إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ، فَمَنْ أَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۵۳۰۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ آدمؑ کے بیٹے کے دل کا ہر وادی میں حصّہ ہے پس جو شخص اپنے دل کو تمام وادیوں میں لے جاتا ہے اللہ کو کچھ پروا نہیں کہ اللہ نے اسے کس وادی میں تباہ و برباد کر دیا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے تمام وادیوں سے محفوظ کر دیتا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوشعیب صالح راوی منکرُ الحدیث ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۷' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۳۴۲)

۵۳۱۰ - (۱٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ أَنَّ عَبِيْدِيْ أَطَاعُوْنِيْ لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ أُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۵۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزّ و جل کا ارشاد ہے "اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں ان پر رات کے وقت بارش اور دن کے وقت دھوپ کر دوں اور انہیں گرج کی آواز بھی نہ سناؤں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۶۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۷)

۵۳۱۱ - (۱۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ، فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ ـ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا ـ، وَإِلَى التَّنُّوْرِ، فَسَجَرَتْهُ ـ، ثُمَّ قَالَتِ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا، فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ. قَالَ: وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّوْرِ، فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ، قَالَ: أَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا؟ قَالَتِ امْرَأَتُهُ: نَعَمْ، مِنْ رَبِّنَا، وَقَامَ إِلَى الرَّحَى ـ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ـ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص اپنے گھر میں داخل ہوا جب اس نے دیکھا کہ اس کے گھر والے بھوکے ہیں تو وہ جنگل کی طرف چل دیا (تاکہ وہ تضرع و آہ زاری کے ساتھ سوال کرے) جب اس کی بیوی نے (خاوند کے ہاتھ کو خالی) دیکھا تو وہ کھڑی ہوئی' اس نے چکی پر اس کے اوپر کے حصّہ کو رکھا اور تنور میں آگ جلائی اور پھر اس نے دُعا کی' اے اللہ! ہمیں رزق عطا کر چنانچہ عورت نے دیکھا کہ صحنک (آٹے سے)

بھری ہوئی ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ وہ عورت تنور کی جانب گئی تو اس نے دیکھا کہ تنور (روٹیوں سے) بھرا ہوا ہے ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (جب) اس عورت کا خاوند واپس آیا تو اس نے دریافت کیا کہ میرے بعد تم نے کسی چیز کو پایا ہے؟ اس کی بیوی نے جواب دیا ہاں! اپنے پروردگار کی جانب سے پایا ہے۔ وہ شخص (تعجب کے ساتھ) چکی کی جانب کھڑا ہوا (اسے اٹھایا تاکہ حقیقت جان سکے) اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا آپؐ نے فرمایا' اگر وہ اسے نہ اُٹھاتا تو قیامت کے دن تک چکی چلتی رہتی (احمد)

۵۳۱۲ - (۱۸) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ» رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی «الْحِلْیَةِ».

۵۳۱۲ : ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیساکہ انسان کو اس کی موت طلب کرتی ہے (ابونُعیم فی الحِلیہ)

۵۳۱۳ - (۱۹) **وَعَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ، ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ: «اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۳۱۳ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں (جس وقت) کہ آپؐ نے انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر کے بارے میں بیان کیا کہ اس کی قوم نے اُسے مارا یہاں تک کہ اسے خون آلودہ کر دیا' وہ پیغمبر اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے' "اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما یقیناً یہ لوگ جانتے نہیں ہیں" (بخاری' مسلم)

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

(ریاکاری اور شہرت سے بچنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٣١٤ - (١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَاَمْوَالِكُمْ —، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتا البتہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال پر نظر رکھتا ہے (مسلم)

٥٣١٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ [تَبَارَكَ] وَتَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِىَ غَيْرِىْ، تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ» وَفِىْ رِوَايَةٍ: «فَاَنَا مِنْهُ بَرِىْءٌ، هُوَ الَّذِىْ عَمِلَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں شرکاء کے شرک سے بے پرواہ ہوں' جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک ٹھہراتا ہے تو میں اس کو اور اس کے شرک کرنے کو قبولیت کے مقام سے دور کر دیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس امر سے بری ہوں' وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا (مسلم)

٥٣١٦ - (٣) وَعَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ —، وَمَنْ يُرَائِىْ يُرَائِى اللّٰهُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۱۶: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میدانِ حشر میں ذلیل فرمائے گا اور جو شخص ریاکاری کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کو لکھ دیتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٣١٧ - (٤) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ

يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُه النَّاسُ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. قَالَ: «تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ اس آدمی کے بارے میں بتائیں جو اچھا کام کرتا ہے اور لوگ بھی اس عمل کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں؟ اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس عمل کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ مومن شخص کے لیے فوری خوشخبری ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۱۸ - (۵) عَنْ اَبِیْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَداً —، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

دوسری فصل

۵۳۱۸: ابوسعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو اس دن جمع کرے گا جس کے بارے میں کچھ شک نہیں تو منادی کرنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے کیے گئے عمل میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ اس عمل کے ثواب کو بھی اللہ کے غیر سے طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کے شرک سے بری ہے (احمد)

۵۳۱۹ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ اَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۳۱۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص لوگوں کو اپنا عمل دکھاتا ہے تو اللہ اس کے اس عمل کو اپنی مخلوق کو معلوم کرائے گا' اور اسے حقیر دکھائے گا اور اسے ذلیل کرے گا (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

۵۳۲۰ - (۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ —، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ، وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا مقصد آخرت طلب کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور اس کے تمام کاموں کے لیے اسباب مہیا کرتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع ہو کر آتی ہے اور جس شخص کا مقصد دنیا حاصل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو نمایاں کر دیتا ہے اور اس کے تمام کاموں کو پراگندہ کر دیتا ہے اور دُنیا اسے صرف اسی قدر ملتی ہے جتنی اس کے لئے مقدر کی گئی ہے (ترمذی)

۵۳۲۱ - (۸) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

۵۳۲۱: احمد اور دارمی نے ابان سے اس نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۲۲ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَاَعْجَبَنِيَ الْحَالُ الَّتِيْ رَآنِيْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ أَجْرَانِ: اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اچانک میرے پاس ایک شخص آ جاتا ہے مجھے اپنی وہ کیفیت اچھی لگتی ہے جس پر اس نے مجھے دیکھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے' تیرے لیے دوہرا اجر ہے پوشیدہ (نیکی کرنے) کا اجر اور ظاہر کا اجر (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۳۲۳ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: «اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ — اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو دین کا کام کر کے دنیا کے طلب گار ہوں گے' لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اون کا لباس پہنیں گے' ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے ہوں گے' اللہ تعالیٰ (ان کے بارے) میں ڈانٹ پلاتے ہیں کہ کیا میرے (مال دینے کی وجہ سے) دھوکے میں پڑ گئے ہیں یا میری مخالفت پر دلیر ہو گئے ہیں؟ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں' میں ایسے لوگوں پر ان سے ہی ایک فتنہ مسلط کروں گا جو سمجھ دار لوگوں کو ان میں حیران کر دے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یحیٰی بن عبید اللہ راوی ضعیف اور منکرُ الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۶۶۷' الضعفاء والمتروکین صفحہ۶۲۳' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۸۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۵۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۹)

٥٣٢٤ - (١١) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقاً اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ، فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۲۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بے شک اللہ تبارک و تعالٰی فرماتے ہیں' میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں اور جن کے دل صبر (نامی درخت) سے بھی زیادہ کڑوے ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں' میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا جو ان میں سمجھ دار انسان کو حیران کر دے گا پس (میری مہلت کے سبب) وہ دھوکے میں ہیں بلکہ مجھ پر وہ دلیر ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حمزہ بن ابی المدنی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۶۰۸' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ ۳۹)

٥٣٢٥ - (١٢) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور تیزی کے بعد ضعف آتا ہے پس اگر تیز طبیعت والا شخص سیدھی راہ پر چلے اور میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کے بارے میں امید رکھو اور اگر اس کی جانب (زیادہ عبادت کرنے کی وجہ سے) انگلیاں اٹھائی جائیں تو تم اسے کچھ نہ سمجھو (ترمذی)

٥٣٢٦ - (١٣) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۳۲۶ : انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' کسی انسان میں یہی برائی کافی ہے کہ دین یا دنیا کے لحاظ سے اس کی جانب انگلیوں کے ساتھ اشارے کیے جائیں (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یوسف بن یعقوب راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۴۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۲۷ - (۱۴) عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْهِمْ، فَقَالُوْا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئاً؟ قَالَ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ» قَالُوْا: اَوْصِنَا. فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّباً فَلْیَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَحُوْلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ کَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهُ فَلْیَفْعَلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۵۳۲۷: ابو تمیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوانؓ اور ان کے رفقاء کے پاس تھا اور جُندبؓ انہیں وصیت کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنی شہرت کراتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی شہرت کرائے گا اور جو شخص (اپنی جان) مشقت میں ڈالتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈالے گا۔ صحابہؓ نے (جُندبؓ سے) درخواست کی کہ آپ ہمیں وصیت کریں۔ انہوں نے کہا انسان کے اعضاء میں سے سب سے پہلے جو عضو خراب ہو گا وہ اس کا پیٹ ہے پس جو شخص طاقت رکھتا ہے کہ وہ صرف حلال کھائے تو وہ حلال ہی کھائے اور جس شخص میں استطاعت ہے کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان ہتھیلی کے بقدر ناجائز خون گرانا حائل نہ ہو تو اسے یہ کام کرنا چاہیئے (بخاری)

۵۳۲۸ - (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَرَجَ یَوْماً اِلٰی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِداً عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ یَبْکِیْ، فَقَالَ: مَا یُبْکِیْكَ؟ قَالَ: یُبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَی لِلّٰهِ وَلِیّاً فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُتَفَقَّدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی، یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۳۲۸: عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے انہوں نے مُعاذ بن جبلؓ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ عُمرؓ نے پوچھا کس لئے رو رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا مجھے ایک حدیث رونے پر مجبور کر رہی ہے جس کو میں نے رسولُ اللہ سے سنا میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا اس میں کچھ شک نہیں کہ معمولی ریا کاری بھی شرک ہے اور جس شخص نے اللہ کے کسی دوست

سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرنے کا مقابلہ کیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو محبوب جانتا ہے جو (شرک سے) بچتے ہیں' (لوگوں کی نظروں) اوجھل ہیں' وہ لوگ کہ جب وہ (نظروں سے) ہٹ جاتے ہیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوتے ہیں تو انہیں دعوت نہیں دی جاتی اور نہ انہیں قریب کیا جاتا ہے (جبکہ) ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں وہ ہر مشکل معیبت سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔
(ابن ماجہ' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے ابن ماجہ کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۷۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۰ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۰) نیز خلیل ہراس نے التعلیق الرغیب جلد ۱ صفحہ ۵۷ میں ذکر کیا ہے کہ میری نظر میں اس حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب یہ ہے کہ معاذؓ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر روتے ہوئے دیکھا گیا جب کہ صحابہ کرامؓ کا یہ معمول نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ تو آپؐ کی قبر مبارک کے پاس آتے اور صلوٰۃ وسلام کہتے اور واپس چلے جاتے تھے وہ آپؐ کی قبر پر ٹھہرتے نہیں تھے' وہ خوب سمجھتے تھے کہ آپؐ کے اس ارشادِ گرامی کہ "میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا" سے کیا مقصود ہے (التعلیق الرغیب جلد ۱ صفحہ ۵۷)

۵۳۲۹ - (۱۶) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک انسان جب لوگوں کے سامنے نماز ادا کرے اور اچھے انداز میں ادا کرے اور (اگر) در پردہ ادا کرے تو بھی اچھے طریق سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا یہ بندہ حقیقتاً میرے ساتھ مخلص ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بقیّہ بن ولید راوی ضعیف ہے' اس نے "حدثنا" کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان نہیں کی۔ (الجرح و التعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸' میزانُ الاعتدال جلد' صفحہ ۳۳۱' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۰)

۵۳۳۰ - (۱۷) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ، اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ، اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ» . فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ، وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ» .

۵۳۳۰: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو ظاہری طور پر ایک دوسرے کے بھائی اور درپردہ ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' یہ اس سبب سے ہو گا کہ کچھ لوگ ایک

دوسرے کی طرف رغبت کریں گے اور کچھ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے خوف کھائیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن عبداللہ غسانی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۰)

۵۳۳۱ - (۱۸) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ، وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ» . رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۵۳۳۱: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے وہ شرک کرتا ہے اور جو شخص دکھاوے کے لئے روزہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے اور جو شخص دکھاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے۔ (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۲ - (۱۹) وَعَنْهُ، اَنَّہٗ بَکٰی، فَقِیْلَ لَہٗ: مَا یُبْکِیْکَ؟ قَالَ: شَیْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ، فَذَکَرْتُہٗ، فَاَبْکَانِیْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الشِّرْکَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِیَّةَ» . قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ اَتُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ اَمَا اِنَّهُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰکِنْ یُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِیَّةُ اَنْ یُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَتَعْرِضُ لَہٗ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ» . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» .

۵۳۳۲: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رو رہے تھے ان سے دریافت کیا گیا' آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' ایک بات کے بارے میں روتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا بس (جب بھی) مجھے وہ بات یاد آتی ہے تو مجھے رونا آ جاتا ہے۔ (شدادؓ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں اپنی اُمت کے لئے پوشیدہ شرک اور پوشیدہ شہوت سے ڈرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اُمت آپؐ کے بعد شرک کرے گی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! وہ سورج' چاند' پتھر اور کسی بت کی عبادت نہیں کریں گے البتہ اپنے اعمال میں ریاکاری کریں گے اور پوشیدہ شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص روزے کی نیت کرے گا لیکن جب اسے شہوتوں میں سے کوئی شہوت پیش آئے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالواحد بن زیاد راوی متروک الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۳ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ

عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ؟» فَقُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَلشِّرْكُ الْخَفِیُّ اَنْ یَقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ، فَیَزِیْدَ صَلَاتَهٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ» . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۳۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں اس بات سے مطلع نہ کروں جو تمہارے لئے میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ ضرور (بتائیں) آپؐ نے فرمایا' وہ پوشیدہ شرک ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور وہ نماز کو لمبا کرتا ہے (یعنی اسے معمول سے بہتر طریق سے ادا کرتا ہے) اس لیے کہ کچھ لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی لین الحدیث (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴۱)

۵۳۳٤ ـ (۲۱) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ» قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: «اَلرِّیَاءُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَزَادَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ»: «یَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ: اِذْهَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْیَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَیْرًا؟».

۵۳۳۴: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک زیادہ خوف (والی بات) جس سے میں تمہارے بارے میں خوف زدہ ہوں' وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ریاکاری ہے (احمد) اور بیہقی میں یہ اضافہ ہے کہ جس روز بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرمائیں گے (جو شرکِ اصغر کے مرتکب ہوتے رہے) کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو تم دنیا میں دکھلاتے تھے اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ اور کوئی بھلائی پاتے ہو؟ (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۳۳۵ ـ (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَةٍ - لَا بَابَ لَهَا وَلَا کُوَّةَ؛ خَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ».

۵۳۳۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ایک شخص کسی چٹان کے اندر کوئی کام کرتا ہے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہیں تو اس کا یہ عمل لوگوں میں ظاہر ہو جائے تو وہ عمل ایسا ہے گویا اس نے کچھ نہیں کیا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۳۳٦ ـ (۲۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ کَانَتْ لَهٗ سَرِیْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَیِّئَةٌ؛ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِهٖ».

۵۳۳۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا باطن اچھا ہے یا برا' اللہ تعالیٰ اس کی علامت کو نمایاں کر دے گا جس کے ساتھ اسے پہچانا جائے گا۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں متعدد راوی ضعیف اور مجہول ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۷ - (۲٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۳۳۷: عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں اس اُمّت کے ہر ایسے انسان سے ڈرتا ہوں جو منافق ہے' وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے اور اس کا عمل ظلم والا ہے۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۳۳۸ - (۲۵) وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ، وَلٰكِنْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ، فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْداً لِيْ وَوَقَاراً وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۳۳۸: مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں کسی دانا کی تمام گفتگو کو پسند نہیں کرتا البتہ میں اس کی نیّت کو اور اس کے ارادے کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیّت اور اس کا ارادہ میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور اس کا وقار سمجھتا ہوں' اگرچہ (بظاہر) وہ بات نہ کرے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیّہ بن ولید راوی متکلّم فیہ اور اس کا استاد ارفح مجہول راوی ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۴۲۸' تہذیبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۲)

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

(گریہ و زاری کرنا اور اللہ کے عذاب سے ڈرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۳۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل

۵۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر تمہیں اس عذاب کے بارے میں علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم (خشیتِ الٰہی کی وجہ سے) کثرت کے ساتھ آنسو بہاؤ اور تم بہت کم ہنسو (بخاری)

۵۳۴۰ - (۲) وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ، وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۳۴۰: اُمِّ العلاء انصاریہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا' اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا (دو مرتبہ فرمایا) حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں' معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا (بخاری)

وضاحت: پہلی توجیہ: آپؐ کے اس فرمان سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ آپؐ اپنے انجام کے بارے میں متردد تھے اور آپ کو یقین نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو کس قدر عزت و کرامت سے نوازا جائے گا۔ دراصل آپؐ نے یہ جملہ کہہ کر اپنے بارے میں علمِ غیب کی نفی کی اور واضح کیا کہ مجھے صرف اس بات کا علم ہوتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ مجھے اطلاع فرماتا ہے۔ حدیث کے ظاہری مفہوم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر شخص کی عاقبت کا معاملہ اس سے پوشیدہ ہے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے اعمال کیا ہوں گے اور اس کی عاقبت کیا ہو گی؟ تاہم یہ بات یاد رہے کہ انبیاء رسولوں اور خاص کر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے انجام کے بارے میں یہ بات پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ان کی عاقبت بخیر ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ انتہائی محترم' مکرم اور مقرب ہوں گے۔

جہاں تک آپؐ کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ "اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا...... میرے ساتھ کیا معاملہ کیا

جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا" اس کا ایک خاص پسِ منظر ہے یہ بات آپؐ نے اس وقت فرمائی جب عثمانؓ بن مظعون فوت ہوئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں پہنچے' آپؐ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس دوران عثمانؓ کی بیوی نے کہا' عثمانؓ تجھے مبارک ہو تیرے لئے جنت ہے۔ تمہاری عاقبت اور انجام اچھا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی جانب سے ایسا فیصلہ کیوں کر رہی ہو؟ اسی طرح آپؐ نے ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے کہا تھا جب انہوں نے ایک بچّے کے بارہ میں کہا تھا کہ یہ بچہ کتنا اچھا ہے۔ یہ تو جنّت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔ تو آپؐ نے کسرِ نفسی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا' مجھے تو اپنے بارے میں بھی علم نہیں ہے اور تو اس بچے کو جنّتی کہہ رہی ہے؟

دوسری توجیہ: اس حدیث کے بارے میں دوسری توجیہ یہ ہے کہ یہ حدیث اللہ ربُّ العزت کے اس ارشاد "یَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ" کی روشنی میں منسوخ متصوّر ہو گی۔

تیسری توجیہ: اس حدیث کی تیسری توجیہ یہ ہے کہ آپؐ نے تفصیلی علم کی نفی کی ہے' مجمل علم کی نفی نہیں کی۔ یہ توجیہ زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۷۶)

۵۳۴۱ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ — حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعاً، وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ — فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے سامنے (دوزخ کی) آگ پیش کی گئی میں نے اس میں بنو اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جسے اس کی بلی کے معاملہ میں عذاب ہو رہا تھا (کیونکہ) اس نے بلی کو باندھ چھوڑا تھا' نہ اسے کھانے کے لئے کچھ دیتی اور نہ اسے چھوڑتی کہ وہ زمین سے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ (آپؐ نے مزید فرمایا) اور میں نے عَمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے (سائبہ) اونٹنیوں کو بتوں کے نام پر چھوڑا تھا (مسلم)

وضاحت: "سائبہ" اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جسے زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا اسے ہر جگہ چرنے پھرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ اس پر نہ بوجھ لادا جاتا اور نہ ہی اس کا دودھ دوہا جاتا تھا۔

(مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷)

۵۳۴۲ - (۴) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِمَا يَوْماً فَزِعاً يَقُوْلُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ: الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا

رَسُوْلَ اللهِ! اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۴۲: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اس کے ہاں بہت گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپؐ فرمانے لگے' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہلاکت ہو! عرب سے ایک شرانگیز فتنہ (نکلنے کا وقت) قریب آ چکا ہے' یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے اور آپؐ نے (وضاحت کرتے ہوئے) اپنے انگوٹھے اور اس کی ساتھ والی انگلی کا حلقہ بنایا۔ زینب نے بیان کیا کہ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! جب خباثتیں زیادہ ہو جائیں گی اور معاشرہ میں برائیاں بہت پھیل جائیں گی تو نیک لوگوں کی موجودگی اور ان کی برکتیں بھی ہلاکت سے نہ روک سکیں گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے قربِ قیامت کی علامات درج ذیل ہیں:

۱۔ دُخان یعنی دھوئیں کا پھیلنا' اس کی مثال ہائیڈروجن بم کا پھٹنا ہے۔ ۲۔ دجال کا آنا۔ ۳۔ دابّۃُ الارض۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عجیب الخلقت جانور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مکّہ مکرمہ میں صفا پہاڑی کے قریب زمین میں سے نکلے گا۔ ۴۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا۔ ۵۔ عیسیٰؑ بن مریم کا نزول۔ ۶۔ یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔ ۷' ۸' ۹۔ تین خسوف کا ذکر یعنی تین مرتبہ زمین میں دھنسنے کا ذکر۔ ایک مشرق میں' دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃُ العرب میں۔ ۱۰۔ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو گھروں سے نکال کر میدانِ حشر کی طرف دھکیلے گی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (شرح عقیدہ طحاویہ صفحہ ۵۶۵' تفسیر ابنِ کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۷' اسلامی سائیکلوپیڈیا صفحہ ۳۱۴)

۵۳۴۳ ـ (۵) وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ، اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ ـ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ ـ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: اِرْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ ـ، وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: «اَلْحِرَ» بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ، وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّايِ الْمُعْجَمَتَيْنِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَفِيْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ» عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِيْ «شَرْحِهِ» لِلْخَطَّابِيِّ: «تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ».

۵۳۴۳: ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو "خز" (ریشم اور اون سے بنا ہوا کپڑا) "حَرِیْر"

(ریشمی کپڑا) شراب اور گانے بجانے کے آلات کو جائز سمجھیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے پہلو میں اتریں گے ان کے مویشی شام ڈھلے پیٹ بھرے ہوئے واپس آیا کریں گے (لیکن جب) ان کے پاس کوئی ضرورت مند شخص آئے گا تو وہ اسے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو رات ہی میں ہلاک کر دے گا اور ان (میں سے بعض) پر پہاڑ ڈھا دے گا اور کچھ کی شکلیں مسخ کر کے قیامت تک کے لئے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں (اَلْخِزَّ کی بجائے) "اَلْحِرَ" حاء اور راء بغیر نکتوں کے ہے۔ جو تصحیف ہے یعنی کاتب کی غلطی ہے جب کہ صحیح خاء اور زا نکتوں کے ساتھ ہے حُمیدی اور ابنِ اثیر نے اس حدیث میں اس لفظ کو اسی طرح واضح کیا ہے نیز حُمَیدی کی کتاب میں بُخاری سے مروی اور اسی طرح خطابیؒ نے شرح بخاری میں «تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ» کے الفاظ ذکر کیئے ہیں۔ (جس کا ترجمہ ہے) "ان پر شام کے وقت ان کے مویشی واپس لوٹیں گے تو ان کے پاس ایک شخص اپنی ضرورت کے لیئے آئے گا۔"

وضاحت: ابنِ حزمؒ نے اس حدیث کی سند کو منقطع قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاریؒ اور ھشام کے درمیان انقطاع ہے۔ ابنِ حزمؒ کا یہ کہنا درست نہیں۔ امام بُخاریؒ کے یوں کہنے سے کہ "ھشام بن عمّار نے بیان کیا" یہ لازم نہیں آتا کہ سند میں انقطاع ہے۔ حافظ ابنِ قیمؒ نے "تھذیبُ السُّنن" اور "اغاثۃُ اللّھفان" میں ابنِ حزمؒ کے کلام پر بہترین رد کیا ہے۔ بہرحال یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد اور علامہ عروسیؒ نے "روحُ المعانی" میں ابنِ حزمؒ پر زبردست رد کیا ہے اس لیئے کہ ابنِ حزم نے گانے بجانے کے آلات کی احادیث پر طویل کلام کیا ہے اور اس باب کی تمام احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے یہاں تک کہ بخاریؒ کی احادیث کو بھی منقطع قرار دیا ہے امام ابنِ حزم کی یہ غلطی ہے' وہ راہِ صواب سے پھسل گئے ہیں۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔

مصابیح کے بعض نسخوں میں لفظ "اَلْحِر" ہے جیساکہ حدیث کے متن میں مذکور ہے لفظ "اَلْحِر" کا معنی شرم گاہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ زنا اور بدکاری کو حلال سمجھیں گے یہ درست نہیں ہے بلکہ کاتب کی غلطی ہے جب کہ صحیح لفظ "اَلْخِزّ" ہے جس کا معنی ریشم اور اُون سے بنا ہوا کپڑا ہے۔ نیز قیامت کے دن تک ان لوگوں کی صورتیں بندروں اور خنزیروں کی شکل پر مسخ ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ جیسے ہی وہ فوت ہوں گے ان کے لیئے قیامت قائم ہو جائے گی اس لحاظ سے قیامت تک کے الفاظ آئے ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۳ - ۴۴)

٥٣٤٤ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ـــ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلَى أَعْمَالِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۴۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتے ہیں تو وہ عذاب اس قوم میں موجود ہر شخص کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اس کے بعد انہیں (قیامت کے دن) ان کے اعمال کے ساتھ اُٹھایا جائے گا (بخاری' مسلم)

٥٣٤٥ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۴۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بندے کو جس پر وہ فوت ہوا اُٹھایا جائے گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٥٣٤٦ - (٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا —، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۵۳۴۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے (دوزخ کی) آگ کی مانند ایسی کوئی شے نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا (اس سے) غافل رہے اور میں نے جنّت کی مانند ایسی کوئی شے نہیں دیکھی کہ اس کو طلب کرنے والا سویا رہے (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۹۹' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۹۵' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۴)

٥٣٤٧ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ — وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعَةِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ — تَجْاَرُوْنَ — اِلَى اللّٰهِ». قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: يَا لَيْتَنِیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۵۳۴۷ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس چیز کو میں دیکھ رہا ہوں اسے تم نہیں دیکھ رہے اور جس بات کو میں سن رہا ہوں اسے تم نہیں سن رہے۔ آسمان سے آواز نکلتی ہے (جیسے سواری پر سوار ہوتے وقت پالان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے) اور اس سے آواز نکلنا بجا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں چار انگلیوں کے بقدر بھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ اپنی جبیں خدا کے حضور سجدہ ریز نہ کیے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تمہیں علم ہو جائے جس قدر مجھے علم ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ آنسو بہاؤ نیز تم بستروں پر عورتوں سے لذّت حاصل نہ کرو (بلکہ) تم جنگلات کی طرف نکل جاؤ' تم اللہ کی بارگاہ میں آہ و زاری کرو۔ آپؐ کی یہ بات سُن کر ابوذرؓ نے کہا' اے کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا (احمد' ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن مہاجر راوی لین الحدیث ہے جب کہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۶۸' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۴' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۲۴۵' الاحادیثُ الصحیحہ ۱۷۲۲)

۵۳۴۸ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ اَدْلَجَ ـــ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ڈر گیا (کہ اس کا دشمن رات کے پہلے پہر میں حملہ کرے گا) تو وہ رات کے پہلے پہر میں ہی بچاؤ کے لئے چل پڑا اور اپنا مقصود جو رات کے پہلے حصہ میں چل پڑا وہ مقصود سے ہم کنار ہو گیا۔ خبردار! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ کی نعمت بلند مرتبہ والی ہے۔ خبردار! بے شک اللہ کی نعمت جنت ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن سنان راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۵)

۵۳۴۹ - (۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۵۳۴۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ جَلَّ ذِکْرُہٗ (دوزخ پر مامور فرشتہ سے) فرمائیں گے' تم جہنم سے اس شخص کو نکال لو جس نے مجھے ایک دن بھی (ایمان کے ساتھ) یاد کیا یا مجھ سے کسی موقع پر ڈر گیا (ترمذی' بیہقی کتابُ البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۵۵۷' العلل و معرفۃُ الرجال جلدا صفحہ ۲۲۲' الدّارمی ۳۳۴' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۱' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۷' تنقیحُ الراوۃ جلد ۴ صفحہ ۴۵)

۵۳۵۰ - (۱۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ - اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: «لَا، يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ! وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارہ میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں' جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک روز اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہو گا۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ (کیوں کہ اللہ کے عذاب سے گنہگاروں کو ڈرنا چاہیے) آپؐ نے فرمایا' نہیں' اے

صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں' نماز ادا کرتے ہیں' صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور (اس کے باوجود بھی) وہ خوف زدہ ہیں کہ شاید ان کے نیک اعمال قبول نہ ہوں گے یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے عبدالرحمان بن سعید نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵)

۵۳۵۱ - (۱۳) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اُذْكُرُوا اللّٰهَ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۱: اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے اور فرماتے' اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو۔ زلزلہ (یقیناً) آنے والا ہے یعنی پہلا صور پھونکا جانے والا ہے دوسرا صور بھی آ رہا ہے جو پیچھے آنے والا ہے۔ موت اپنی حشرسامانیوں کے ساتھ آ گئی ہے موت سختیوں کے ساتھ آ گئی ہے (ترمذی)

۵۳۵۲ - (۱۴) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ — قَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ — لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتُ، فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ: أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَباً وَأَهْلاً، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ. فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ». قَالَ: «فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَباً وَلَا أَهْلاً، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ، فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ» قَالَ: فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ، فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: «وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّيناً لَوْ أَنَّ وَاحِداً مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئاً مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے آپ نے لوگوں کو دیکھا گویا کہ وہ (آپس میں کسی بات پر) ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا' خبردار! اگر تم لذتوں کو فنا کر دینے والی شے (یعنی موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کرتے رہو تو تمہیں موت اس حالت سے دور کر دیتی جس کا میں

مشاہدہ کر رہا ہوں پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی شے (یعنی موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ کلام نہ کرتی ہو وہ یہ کہتی ہے میں مسافری کا گھر ہوں' میں تنہائی کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ (آپؐ نے فرمایا) اور جب کوئی مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتے ہوئے کہتی ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تم ان تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو جو میری سطح پر چلتے ہیں پس آج جب مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور تم میرے پاس آگئے تو تم عنقریب دیکھ لو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد وہ قبر اس کے لیے تاحدِ نظر فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب کوئی فاسق یا کافر شخص دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ تیرے لئے خوش آمدید نہیں ہے۔ خبردار! بے شک تو میرے نزدیک ان تمام لوگوں سے زیادہ برا ہے جو مجھ پر چلتے ہیں جب آج کے دن مجھے تجھ پر قدرت عطا کی گئی ہے اور تو میرے پاس آگیا ہے تو تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' قبر اس کو دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں۔ (حدیث کے راوی ابوسعید خُدریؓ) کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرتے ہوئے بتایا۔ (اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا' اور اس کافر پر ستر (۷۰) اژدھے مسلّط کر دیئے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک اژدہا بھی زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک وہ زمین کچھ بھی نہ اگائے چنانچہ وہ اژدہے اس کافر کو ڈستے رہتے ہیں اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔ راوی ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا' اس میں کوئی شک نہیں کہ قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں قاسم بن حکیم' عبید اللہ اور عطیہ بن سعد تینوں راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۰' تقریبُ التہذیب جلد ۷ صفحہ ۲۲۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۵)

۵۳۵۳ ـ (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: «شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدٍ وَاَخَوَاتُھَا». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۳۵۳: ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے سورتِ ہود اور اس (کے مضمون) کے ساتھ ملتی جلتی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی)

۵۳۵۴ ـ (۱۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: «شَیَّبَتْنِیْ ﴿ھُوْدٌ﴾ وَ﴿الْوَاقِعَۃُ﴾ وَ﴿الْمُرْسَلَاتُ﴾ وَ﴿عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ﴾ وَ﴿اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ﴾. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ: «لَا یَلِجُ النَّارَ» فِیْ «کِتَابِ الْجِھَادِ».

۵۳۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ابوبکرؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ تو بوڑھے ہو چکے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے (سورت) ہود' واقعہ' المرسلات' عم یتساءلون اور اذالشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی) اور ابوہریرہؓ سے (مروی حدیث کہ "دوزخ میں نہیں داخل ہو گا" کتاب الجہاد میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵۵ - (۱۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالاً هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ - كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ. يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۵۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم کچھ ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہیں۔ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کو تباہ و برباد کرنے والے (اعمال) سمجھتے تھے (بخاری)

۵۳۵۶ - (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ، فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! تو اپنے آپ کو صغیرہ گناہوں سے محفوظ کر اس لیئے کہ ان گناہوں کے لیے اللہ کی جانب سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے یعنی وہ گناہ خود عذاب کا مطالبہ کرے گا یا اس امر پر مامور فرشتہ اس کے لیئے عذاب کا مطالبہ کرے گا (ابنِ ماجہ' دارمی' بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: عبادات کے سبب صغیرہ گناہ اس وقت ختم ہو جاتے ہیں جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار بھی نہ کیا جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لحاظ سے سب صغیرہ گناہ بھی کبیرہ ہیں (واللہ اعلم)

۵۳۵۷ - (۱۹) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ: يَا اَبَا مُوْسٰى! هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا؟ وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا، رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ: لَا وَاللّٰهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا. وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا

بَشَرٌ كَثِيرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ. قَالَ اَبِي: وَلٰكِنِّيْ اَنَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافاً رَاْساً بِرَاْسٍ. فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْراً مِنْ اَبِيْ. رواه البخاری.

۵۳۵۷: ابوبردہؓ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہؓ بن عمرؓ نے دریافت کیا' کیا آپ کو علم ہے کہ میرے والد(عمرؓ فاروق) نے آپ کے والد ابوموسیٰؓ سے کیا کہا تھا؟ ابوبردہؓ کہتے ہیں' میں نے جواب دیا مجھے علم نہیں۔ عبداللہؓ بن عمرؓ نے بتایا کہ میرے والد نے آپ کے والد کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا تھا۔ اے ابوموسیٰ! کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام لانا' ہمارا ہجرت کرنا' ہمارا جہاد کرنا اور ہمارے تمام کام ہمارے لئے ثابت و برقرار رہیں (لیکن) وہ تمام اعمال جو ہم نے آپؐ کی وفات کے بعد کیۓ ہم ان اعمال سے برابر برابر بھی چھوٹ جائیں تو یہ ہماری نجات کے لیۓ کافی ہے لیکن آپ کے والد نے میرے والد سے کہا' اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جہاد کیا' نمازیں ادا کیں' روزے رکھے اور بہت سے نیک کام کئے اور ہماری وجہ سے بہت سے لوگ اسلام لائے بلاشبہ ہم ان (کاموں کے ثواب) کی اُمید رکھتے ہیں۔ میرے والد عمرؓ نے کہا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں عمرؓ کی جان ہے لیکن میں تو محبوب جانتا ہوں کہ آپؐ کے ساتھ والے عمل ہمارے لیۓ ثابت و برقرار رہیں' ہم نے جو اعمال آپؐ کی وفات کے بعد کیۓ ہیں ہم ان اعمال سے برابر برابر چھوٹ جائیں تو یہ ہماری نجات کے لیۓ کافی ہیں۔ ابوبردہؓ کہتے ہیں میں نے کہا' اللہ کی قسم! یقیناً آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے (بخاری)

۵۳۵۸ - (۲۰) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضٰى، وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ، وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِيْ، وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ، وَاَنْ يَكُوْنَ صَمْتِيْ فِكْراً، وَنُطْقِيْ ذِكْراً، وَنَظَرِيْ عِبْرَةً، وَآمُرَ بِالْعُرْفِ» وَقِيْلَ: «بِالْمَعْرُوْفِ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۵۳۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پروردگار نے مجھے نو (۹) باتوں کا حکم دیا ہے پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے ڈرنا' ناراضگی اور رضا مندی میں انصاف کی بات کہنا' فقیری اور مال و دولت کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا' یہ کہ میں اس شخص سے صلہ رحمی کروں جو مجھ سے قطع رحمی کرتا ہے' میں اس شخص کو عطیہ دوں جو مجھے محروم کرتا ہے' میں اس شخص کو معاف کر دوں جو مجھ پر ظلم کرتا ہے' میری خاموشی (اللہ کی ذات) میں غور و فکر کا سبب ہوا' میرا بولنا (اللہ کے) ذکر کا مظہر ہو' میرا دیکھنا (میرے لیۓ) باعثِ عبرت ہو اور اچھے کاموں کی تلقین کروں۔ اور ایک روایت میں (بالعُرف کی جگہ) بالمعروف ہے (رزین)

۵۳۵۹ - (۲۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئاً مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ ــ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۳۵۹ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو بہہ نکلیں اگرچہ وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہوں پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے کے اوپر گریں تو اللہ تعالیٰ اسپر (دوزخ کی) آگ کو حرام کر دے گا۔

(ابنِ ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حماد بن ابی حمید المدنی راوی ضعیف ہے' اس کا اصل نام محمد بن ابی حمید انصاری ہے جبکہ حماد اس کا لقب ہے (الجرح و التعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۷٦' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵٦' الاحادیثُ الضعیفہ صفحہ ۴۴۹۰' ضعیف الجامع الصغیر ۵۱۹٦' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴٦' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۳۴۵)

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

(لوگوں میں تبدیلی کا رونما ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٣٦٠ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً» . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۶۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ لوگ (اپنے حالات کے اختلاف کے باعث) ایسے سو (۱۰۰) اونٹوں کی طرح ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اونٹ سواری کے قابل نہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کسی مخلص اور باعمل شخص کا وجود شاذ ہو گا (واللہ اعلم)

٥٣٦١ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: «فَمَنْ؟» . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۶۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یقیناً تم ان لوگوں کے طور طریقے بالشت بالشت کے برابر' ہاتھ ہاتھ کے برابر یعنی مکمل طور پر اختیار کرو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ "گوہ" کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟ (بخاری' مسلم)

٥٣٦٢ - (٣) وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ - كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً» . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۶۲: مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزرتے چلے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ

جاتی ہے' اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۶۳ - (٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مَشَتْ أُمَّتِی الْمُطَيْطِيَاءَ - وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰى خِيَارِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۳۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میری اُمّت کے لوگ تکبّر کے ساتھ چلیں گے اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس و روم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں سے بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلّط کر دے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت ۱: مذکورہ حدیث کی مثال اس طرح ہے کہ جب مسلمانوں نے فارس اور روم کے علاقے فتح کیے تو مالِ غنیمت کے ساتھ مفتوحہ علاقوں کے لوگوں' بادشاہوں اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا اور مسلمانوں نے ان سے اپنی خدمت کروائی۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں بڑائی کا احساس پیدا ہوا تو اللہ ربُّ العزت نے اس تکبر کی وجہ سے انہی میں سے برے لوگوں کو ان پر حکمران مسلّط کر دیا (واللہ اعلم)

وضاحت ۲: اس حدیث کی سند میں زید بن خباب راوی واہم اور موسیٰ بن عبید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۰۰۔ جلد۴ صفحہ۲۱۳' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۷)

۵۳۶٤ - (٥) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوْا بِأَسْيَافِكُمْ -، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۳۶۴: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ تم اپنے امام (خلیفہ یا سلطان) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں ہی لڑائی کرو گے اور تم میں سے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے (ترمذی)

۵۳۶٥ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۳۶۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دنیا (میں کثرتِ مال و زر) کے لحاظ سے تمام لوگوں میں سے زیادہ مرتبے والا انسان احمق نہ ہو گا جو کسی احمق کا بیٹا ہو گا (ترمذی' بیہقی دلائلُ النبوۃ)

٥٣٦٦ - (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ، وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ؟ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى — ، وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ؟». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ. قَالَ: «لَا، اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٥٣٦٦: محمدؒ بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے علیؓ بن ابی طالب سے سنا اس نے بیان کیا کہ ہم مسجدِ نبویؐ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہمارے پاس مصعبؓ بن عمیر آ گئے' ان کے جسم پر چمڑے کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو (اس حالت میں) دیکھا تو آپؐ رو پڑے' اس لیئے کہ وہ اس سے پہلے کس قدر ناز و نعمت میں تھے اور آج ان کی کیا حالت ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں سے ایک شخص صبح ایک لباس میں اور شام کو دوسرے لباس میں ہو گا اور اس کے سامنے (کھانے کی) پلیٹ رکھی جائے گی اور دوسری اٹھا لی جائے گی (یعنی مختلف انواع کے کھانوں سے اس کی تواضع کی جائے گی) اور تم اپنے گھروں کو (نفیس کپڑوں سے) ڈھانپ لو گے جیسا کہ کعبہ مکرمہ کو (غلاف سے) ڈھانپا جاتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم ان دنوں آج کے دن سے بہتر ہوں گے' عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور مشقت سے محفوظ رہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' نہیں! تم آج کے دن اس دور سے بہتر ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا شخص مجہول ہے۔
(تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۴۷)

٥٣٦٧ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

٥٣٦٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا کہ ان میں اپنے دین (کی حفاظت) پر صبر کرنے والا اس شخص کی مانند ہو گا جو آگ کے شعلوں کو مٹھی میں تھامنے والا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن موسیٰ راوی غالی شیعہ اور عمر بن شاکر راوی منکر الحدیث ہے
(میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۵۲۔ جلد۳ صفحہ۲۰۳' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۴۸)

٥٣٦٨ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «اِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ، وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ، وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ؛ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَاِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ، وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ، وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ؛ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٥٣٦٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تمہارے سردار وہ لوگ ہوں گے جو تم میں بہترین لوگ ہیں اور تمہارے مالدار لوگ تم میں سخی ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس میں باہم مشورہ سے طے ہوں گے تو زمین کے اوپر کا حصّہ تمہارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہو گا (یعنی زندگی موت سے بہتر ہو گی) اور جب تمہارے سردار وہ لوگ ہوں گے جو تم میں فاسق و فاجر لوگ ہیں اور تمہارے مالدار تم میں بخیل ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں گے تو زمین کا نچلا حصّہ تمہارے لیے اوپر کے حصّے سے بہتر ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن بشیر راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۷۳۰' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۸' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۸)

٥٣٦٩ - (١٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكِلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا». فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ». قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

٥٣٦٩: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب (کافر) لوگ تمہارے خلاف جمع ہو جائیں گے جیسا کہ کھانے والے لوگ کھانے کی پلیٹ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا' کیا ان دنوں ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد زیادہ ہو گی لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارے رعب اور دبدبے کو نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری پیدا کر دے گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کمزوری کا سبب کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' دنیا سے محبت اور موت سے بیزاری (ابوداؤد' بیہقی دلائل النبوۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٣٧٠ - (١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ — فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ

قَوْمٌ بِالْعَهْدِ — اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۵۳۷۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم میں خیانت عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں (ان کے) دشمن کا خوف ڈال دیتا ہے اور جب بھی کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو ان میں (وبائی امراض سے) زیادہ اموات ہوتی ہیں اور جب بھی کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے حلال روزی کو روک لیتا ہے اور جب بھی کوئی قوم بلااستحقاق فیصلے کرتی ہے تو ان میں قتل و غارت عام ہو جاتا ہے اور جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان پر ان کے دشمن کو مسلّط کر دیا جاتا ہے (مالک)

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الْفِتَنِ

(ڈرانا اور نصیحت کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۷۱ - (۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ: «اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ - عَبْداً حَلَالٌ، وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ -، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَاناً، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَاباً لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَاُهُ نَائِماً وَيَقْظَانَ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشاً، فَقُلْتُ: رَبِّ - ! اِذاً يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ -، فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشاً نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۳۷۱: عیاضؓ بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' خبردار! میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جن سے تم ناواقف ہو۔ (آپؐ نے فرمایا) جن باتوں کا علم مجھے آج اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ یہ ہیں کہ ہر وہ مال جو میں (اللہ) کسی بندے کو عطا کرتا ہوں وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حق کی طرف مائل پیدا کیا ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ان کے پاس شیطان آتے ہیں اور انہیں ان کے دین سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ ان پر ایسے جانوروں کو حرام کر دیتے ہیں جن کو میں نے ان کے لئے حلال قرار دیا ہے اور وہ انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن کے بارے میں میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی (آپؐ نے فرمایا) اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کو دیکھا (جو کفر و شرک کی ضلالتوں میں ڈوبے ہوئے تھے) تو ان کے عرب اور عجم سبھی کو برا سمجھا۔ سوائے اہلِ کتاب سے باقی ماندہ لوگوں کو (جنہوں نے شرک سے برأت کا اظہار کیا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمدؐ) میں نے آپ کو پیغمبر بنایا تاکہ میں آپ کی آزمائش کروں اور آپ کے

بارے میں آپ کی قوم کی آزمائش کروں (کہ وہ آپ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں) اور میں نے آپ پر کتاب کو نازل کیا جسے پانی ختم نہیں کر سکے گا۔ آپ سوتے' جاگتے اس کی تلاوت کرتے رہیں گے (آپ نے فرمایا) اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش میں سے کافروں کو ہلاک کروں۔ میں نے عرض کیا' اس وقت تو یہ لوگ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی کی مانند (چوڑا) بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' آپ انہیں نکال دیں جس طرح انہوں نے آپ کو نکالا تھا اور آپ اُن سے جہاد کریں ہم آپ کو لڑائی کا سامان مہیا کر دیں گے اور آپ (حسبِ اطاعت) خرچ کریں ہم آپ کو اس کا بدل عطا کریں گے اور آپ لشکر کو بھیجیں ہم اس سے پانچ گنا (فرشتوں کا لشکر) بھیجیں گے (تاکہ فرشتوں کی فوج آپ کے لشکر کی معاونت کرے) اور آپ اپنے پیرکاروں کو لے کر ان لوگوں سے لڑائی کریں جنہوں نے آپ کی نافرمانی کی یعنی آپ پر ایمان نہیں لائے (مسلم)

۵۳۷۲ - (۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ ــ، صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ: «يَا بَنِيْ فِهْرٍ! يَا بَنِيْ عَدِيٍّ!» لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوْا: نَعَمْ؛ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقاً. قَالَ: «فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ». فَقَالَ أَبُوْلَهَبٍ: تَبّاً لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَادٰى: «يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ ــ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوْهُ ــ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهُ!».

۵۳۷۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے۔ آپ نے انہیں پکارنا شروع کیا کہ اے بنو فہر! اے بنو عدی! (یعنی) قریش کے تمام قبائل کو دعوت دی یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا' تم مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر وادی (فاطمہ) میں ہے وہ تم پر غارت گری کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری (بات کو) سچا سمجھو گے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا' ہم نے آپ کے بارے میں سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا' میں تمہیں شدید عذاب آنے سے پہلے ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ (لہٰذا تم اسلام قبول کر لو) یہ سُن کر ابولہب نے کہا' ہر دن تیری تباہی ہو۔ کیا تو نے ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا؟ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے" (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے (انہیں) پکارا' اے بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ (تیز تیز) بھاگا تاکہ اپنی قوم کی حفاظت کرے (اور انہیں دشمن کی غارت گری سے بچائے) لیکن وہ ڈر گیا کہ کہیں اس کا دشمن اس سے پہلے ہی اس کی قوم تک نہ پہنچ جائے چنانچہ اس نے وہیں سے چلا چلا کر یہ کہنا شروع کر دیا ہائے لوٹے گئے' مارے گئے۔

۵۳۷۳ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾. دَعَا النَّبِيُّ ﷺ قُرَيْشاً، فَاجْتَمَعُوْا، فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: «يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ! أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ؛ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِماً سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً. وَيَا بَنِيْ عَبْدَ مَنَافٍ! لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً. يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً».

۵۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور آپؐ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" تو آپؐ نے قریش (کے قبائل) کو دعوت دی وہ جمع ہو گئے' آپؐ نے ان کے عام اور خاص سبھی کو دعوت دی۔ آپؐ نے فرمایا' اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو مُرّہ بن کعب! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبدِ شمس! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبدِ مناف! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبدُالمطلب! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! (جگر گوشۂ رسول) تو اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ میں تمہارے لئے اللہ (کے عذاب) سے بچاؤ کا کچھ اختیار نہیں رکھتا البتہ تمہارے ساتھ قرابت داری ہے' میں اس کی تری سے اسے تر کرنے کی کوشش کروں گا (مسلم) نیز بخاری اور مسلم میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے قُریش کے گروہ! تم اپنے آپ کو (دوزخ سے) آزاد کرا لو میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں تم سے اللہ کے عذاب سے بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے عبّاس بنؓ عبدُالمطلب! میں تم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ کے رسولؐ کی پھوپھی صفیہ! میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ بنتِ محمدؐ! تو مجھ سے مال طلب کر جس قدر چاہے لیکن میں تجھ سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۳۷۴ - (٤) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُمَّتِيْ هٰذِهِ

أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۳۷۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری یہ اُمت' اُمتِ مرحومہ ہے (یعنی اس پر بالخصوص رحمت کی گئی ہے) آخرت میں اس پر شدید عذاب نہیں ہو گا' دنیا میں اس کا عذاب فتنے' زلزلے اور ناحق قتل ہے (ابوداؤد)

٥٣٧٥ - (٥)، ٥٣٧٦ - (٦) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكاً عَضُوْضاً، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوّاً وَفَسَاداً فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ، حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۳۷۵: ۵۳۷۶: ابوعُبید اور مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک دینِ اسلام کا آغاز نبوت اور رحمت کے ساتھ ہوا بعد ازاں خلافت (نبوت کے قائم مقام) ہو گی اور (اُمت پر) رحمت ہو گی۔ بعد ازاں بادشاہت ہو گی (جس میں) ظلم و تشدد ہو گا' پھر قہر اور تکبر ہو گا نیز زمین پر فسادات رونما ہوں گے۔ لوگ ریشمی کپڑے' عورت کی شرمگاہوں اور حرام مشروبات کو حلال گردانیں گے۔ باوجود ان (عیوب) کے تمہیں رزق ملے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: اس حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا ہے جو تاریخی لحاظ سے صحیح ثابت ہوئی ہے چنانچہ آپؐ کے بعد چاروں خلفاء کی خلافت صحیح ہے اور اس خلافت کا زمانہ تیس سال ہے اور حسن رضی اللہ عنہ پر خلافت کا خاتمہ ہوتا ہے' اس لحاظ سے معاویہؓ کو خلیفہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معاویہؓ کا دور ظالمانہ بادشاہت کا دور ہے' یزید اور اس کے بعد آنے والے جبرو قہر کے ساتھ حکومت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اشارتاً" اس حدیث کا مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مخفی ہے۔

(ترجمہ) "آپ اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں' جو کام ظالم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایسے دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس میں ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی" تفصیل کے لئے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوۃ صفحہ ۱۰۴ - ۱۰۷)

٥٣٧٧ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ - قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيُّ: يَعْنِي الْإِسْلَامَ - كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ» يَعْنِي الْخَمْرَ.

قِيلَ: فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ؟ قَالَ: «يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سب سے پہلے جس شے کو اوندھا کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کے راوی زید بن یحییٰ کہتے ہیں یعنی (سب سے پہلے سے مراد) اسلام ہے جیسا کہ برتن کو اوندھا کیا جاتا ہے (وہ چیز جو اس میں ہو گر جاتی ہے) اس سے مراد شراب ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! شراب کیسے رہے گی جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو واضح کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' لوگ اس کا کوئی دوسرا نام رکھ کر اسے حلال گردانیں گے (دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۷۸ - (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً عَاضّاً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً —، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ: أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

تیسری فصل

۵۳۷۸: نُعمان بن بشیرؓ حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں نبوّت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اور اس کی جگہ پر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا خلافت نبوّت کے انداز پر ہو گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اُٹھالے گا' پھر ظالمانہ بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کو اٹھالے گا پھر جبر و قہر والی بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھالے گا' اس کے بعد نبوّت کے انداز پر خلافت ہو گی' بعد ازاں آپؐ خاموش ہو گئے۔ حبیب بن سالم راوی نے بیان کیا کہ جب عُمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو میں نے ان کی جانب یہ حدیث تحریر کی' میں انہیں اس کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نیز میں نے تحریر کیا' مجھے اُمید ہے کہ ظالمانہ اور جبر و قہر کی بادشاہت کے بعد آپ امیر المؤمنین ہیں' انہیں یعنی عُمر بن عبدالعزیزؒ کو اس بات سے خوشی حاصل ہوئی اور انہیں یہ بات پسند آئی (احمد' بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: علامہ ناصرالدین اَلبانی بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک حدیث میں ذکر کردہ خلافت علی منہاجِ النبوۃ سے عُمر بن عبدالعزیز کی خلافت مراد لینا درست نہیں ہے اس لئے کہ ان کی خلافت تو خلافتِ راشدہ کے دور کے بالکل قریب ہے ان کی خلافت ظالمانہ اور جبرو قہر کی دو بادشاہتوں کے بعد نہ تھی نیز اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو صحیح ثابت ہوا (الاحادیثُ الصّحیحہ جلد۱ صفحہ۹، تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۵۱)

كِتَابُ الْفِتَنِ

(فتنوں کا وقوع پذیر ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٣٧٩ - (١) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً، مَا تَرَكَ شَيْئاً يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ، فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۷۹: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جیسا کہ (ہمیشہ وعظ و نصیحت کے لیے) کھڑے ہوتے تھے۔ آپؐ نے اپنے کھڑے ہونے کے درمیان ہر قسم کے فتنہ کا ذکر فرمایا جو اس وقت سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والا تھا۔ یاد رکھنے والوں نے انہیں یاد رکھا اور بھول جانے والوں نے انہیں فراموش کر دیا۔ (حذیفہؓ نے کہا کہ) میرے یہ تمام رفقاء ان فتنوں کو جانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی ایسا فتنہ رونما ہوتا ہے جسے میں بھول چکا تھا تو (جب بھی) میں اسے وقوع پذیر دیکھتا ہوں تو اسے دیکھ کر میرا حافظہ تازہ ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک شخص جب کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اس سے (کافی عرصہ) دور رہا ہو پھر جب اسے (غور سے) دیکھتا ہے تو اسے پہچان جاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اہلِ بدعت اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب تھا درحقیقت یہ لوگ حقائق سے مکمل طور پر بے خبر ہیں، اس لیے کہ علمِ غیب تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ آپؐ کی زبانِ مبارک سے جو باتیں بھی نکلیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی تھیں۔ مُلّا علی قاریؒ "الفقہ الاکبر" کی شرح میں رقم طراز ہیں کہ انبیاء علیہ السلام ہرگز غیب کی باتوں کا علم نہیں رکھتے تھے۔ البتہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ باتوں کا علم عطا کر دیا تو اسے علمِ غیب سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ نیز علماءِ احناف صراحتاً ان لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم رکھتے تھے۔

قرآنِ پاک میں اللہ ربُّ العزت کا ارشادِ مبارک ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط

(اے رسولؐ!) کہہ دیجئے کہ سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے (کوئی بھی) غیب کا علم نہیں رکھتا۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۲)

۵۳۸۰ - (۲) **وَعَنْهُ** قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْداً عُوْداً، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا — نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ —، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ: اَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَالْآخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًا — كَالْكُوْزِ، مُجَخِّيًا — لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفاً وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَراً اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۰: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فتنے دلوں پر اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح چٹائی کا ایک ایک تنکا (آپس میں) ملتا ہے۔ پس جو دل فتنہ قبول کرے گا تو اس میں سیاہ رنگ کا ایک نکتہ ڈال دیا جائے گا اور جو دل فتنوں کو قبول نہیں کرتا تو اس میں سفید رنگ کا ایک نکتہ ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسموں کے ہو جائیں گے۔ ایک سنگِ مرمر کی طرح سفید ہو جائے گا چنانچہ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا مٹیالے رنگ جیسا سیاہ، اوندھے برتن کی مانند ہو جائے گا ایسا دل نہ کسی اچھی بات کو اچھا اور نہ کسی بری بات کو برا سمجھتا ہے وہ تو بس ان چیزوں کو قبول کرے گا جو اس کی خواہشات کے مطابق اس میں سما جائیں گی (مسلم)

۵۳۸۱ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ، رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «اِنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ». وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ —، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ — كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ، فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِراً — وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ —، فَيُقَالُ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلاً اَمِيْناً وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا اَعْقَلَهُ! وَمَا اَظْرَفَهُ! وَمَا اَجْلَدَهُ! وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتائیں ان میں سے ایک کا تو میں ملاحظہ کر چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ (پہلی بات) آپؐ نے ہمیں یہ بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن پاک اور پھر سُنّتِ رسولُ اللہ صلی

اللہ کا علم حاصل کیا اور آپؐ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان کیا۔ آپؐ نے وضاحت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ ایک شخص معمولی سی غفلت اختیار کرے گا تو (کچھ) امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔ امانت کا نشان نکتہ کے نشان کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر دوسری بار غافل ہو گا تو (باقی ماندہ) امانت (اس کے دل سے) اٹھ جائے گی۔ امانت کا نشان آبلے کے نشان کی مانند ہو گا جیساکہ تم آگ کے شعلہ کو اپنے پاؤں پر سے گزارو تو اس سے آبلہ نمودار ہو جائے جسے تم پھولا ہوا دیکھو اور اس میں کوئی مادہ نہ ہو۔ لوگوں کا یہ حال ہو گا کہ جب وہ صبح کریں گے تو وہ آپس میں خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو امانتوں کو ادا کرنے والا ہو گا۔ چنانچہ (اس دور میں) کہا جائے گا کہ وہ (اپنے دنیاوی معاملات میں) بہت عقل مند سمجھدار اور مضبوط انسان ہے جب کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں مذکور لفظ امانت سے مراد ایمان ہے جیساکہ اسی حدیث کے آخری الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے (واللہ اعلم)

۵۳۸۲ـ(٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِيْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ». قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ، وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ - وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «يَكُوْنُ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ، وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ إِنْسٍ». قَالَ حُذَيْفَةُ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْأَمِيْرَ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ».

۵۳۸۲: حُذَیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں دریافت کرتے تھے (جبکہ) میں آپؐ سے شر (یعنی فتنوں) سے متعلق دریافت کرتا تھا۔ میں ڈرتا تھا کہ کہیں فتنے مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ حُذیفہؓ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس

میں کوئی شک نہیں کہ ہم اسلام سے پہلے جاہلیت اور برائی میں مبتلا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں (اسلام کے ساتھ) بھلائی عطا کی تو کیا اس بھلائی (یعنی اسلام) کے آنے کے بعد کوئی برائی آنے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا اس برائی کے بعد امن اور چین بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! البتہ اس میں کدورت ہو گی۔ میں نے دریافت کیا کہ کدورت سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہیں چلیں گے اور وہ میرے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف راہنمائی کریں گے' تم ان سے اچھی باتیں بھی پاؤ گے اور بُری باتیں بھی پاؤ گے۔ میں نے دریافت کیا' کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی پیش آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! جہنّم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی باتوں کو تسلیم کرے گا وہ اسے دوزخ میں پھینک دیں گے میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول آپؐ ہمارے لئے ان کا وصف بیان فرمائیں۔ آپؐ نے جواب دیا۔ وہ بظاہر ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں ہم کلام ہوں گے۔ میں نے عرض کیا' میں اس صورتِ حال سے دو چار ہو جاؤں تو آپؐ میرے لئے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ مل کر رہنا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر ان کی جماعت اور امیر نہ ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا' پھر ان تمام گروہوں سے الگ ہو جانا اور اگر تجھے درخت کی جڑ میں ہی کیوں نہ پناہ لینا پڑے (پناہ لینا) یہاں تک کہ تجھے اس حالت پر موت آ جائے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میرے بعد ایسے راہنماء ہوں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلیں گے اور میری سُنّت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو انسانی جسم کے مالک ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے دل جیسے ہوں گے۔ حُذیفہؓ نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں اس دور کو پا لیتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ آپؐ نے فرمایا' تو امیر کی بات کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا اگرچہ تیری کمر پر (کوڑے سے) مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے پس تو (ہر حال میں) سننا اور اطاعت کرنا۔

وضاحت: اس حدیث میں لفظ "شَر" سے مراد فتنہ ہے' علاّمہ طِیبیؒ نے بھی اسی طرح وضاحت کی ہے کہ لفظ "شَر" سے مراد فتنہ' ارکانِ اسلام میں سُستی اور کوتاہی کا واقع ہونا' برائی کا عام ہو جانا اور بدعت کا پھیل جانا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۵۴)

۵۳۸۳ ـ (۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِیْ كَافِرًا، وَيُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کے وقت ایک شخص مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا' دنیا کے سامان کے بدلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا (مسلم)

٥٣٨٤ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُوْنُ فِتَنٌ. اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ —، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذاً فَلْيَعُذْ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذاً فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ».

۵۳۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب فتنے رونما ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو شخص بھی ان کی جانب دیکھے گا فتنے اس کو (اپنی جانب) کھینچ لیں گے پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کے ذریعہ پناہ حاصل کرے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ان میں سونے والا بیدار شخص سے اور بیدار شخص کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہو گا پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ پناہ کی جگہ میں پناہ طلب کرے۔

٥٣٨٥ - (٧) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ —، اَلْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ فِيْهَا، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا، اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثاً —، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ، فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: «يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ، وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۵: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ واقع یہ ہے کہ عنقریب فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ خبردار! پھر فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ خبردار! اس کے بعد ایک بہت بڑا فتنہ ہو گا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ خبردار! جب فتنے رونما ہو جائیں تو جس شخص کے پاس (جنگل میں) اُونٹ ہیں تو وہ اونٹوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہیں تو وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس (کہیں دور) زمین ہے تو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں کہ جس شخص کے پاس اُونٹ' بکریاں اور زمین نہیں (وہ

کیا کرے؟) آپؐ نے فرمایا' وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر پر مار کر کند کر دے (اور) اس شخص کو چاہیئے کہ اگر وہ فتنہ کی جگہ سے بھاگ نکلنے کی طاقت رکھتا ہو تو بھاگ نکلے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! کیا میں نے تیرے بندوں تک تیرے احکامات پہنچا دیئے ہیں؟ آپؐ نے یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے مجبور کر کے دو جھگڑا کرنے والوں میں سے ایک کی صف کی طرف لے جایا جائے اور مجھے کوئی شخص اپنی تلوار کے ساتھ تہ تیغ کر دے یا کوئی (انجانا) تیر آئے اور میرا خاتمہ کر دے (تو اس صورت میں قاتل کے لیے کیا حکم ہو گا؟) آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا (مسلم)

۵۳۸۶ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ ــ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ ــ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی' وہ ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور چراگاہوں کی جانب چلا جائے گا' اپنے دین کی حفاظت کے لیے فتنوں سے بھاگ جائے گا (بخاری)

۵۳۸۷ - (۹) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ ــ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «فَإِنِّيْ لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۷: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بلند ہوئے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا تم ان چیزوں کو دیکھ رہے ہو جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں کے درمیان بارش کے قطرات کی طرح گر رہے ہیں (بخاری' مسلم)

۵۳۸۸ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ ــ مِنْ قُرَيْشٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری "اُمّت" کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہو گی (بخاری)

وضاحت: "اُمّت" سے مراد وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو اُمّت کے سب سے قابلِ احترام اور بہتر افراد تھے۔ نیز ہلاکت سے مقصود وہ واقعات ہیں جو عثمانؓ' علیؓ' حسنؓ' حسینؓ اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے ساتھ پیش آئے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ ۱۲۰)

۵۳۸۹ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوْا : وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ : «اَلْقَتْلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت قریب ہو گی' علم قبض ہو جائے گا' فتنے ظہور پذیر ہوں گے' بخل (لوگوں کے دلوں میں) موجود ہو گا۔ اور ھَرَج زیادہ ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا۔ (اے اللہ کے رسول) ھَرَج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' قتل ہونا ہے (بخاری' مسلم)

۵۳۹۰ - (۱۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ؟» فَقِيْلَ : كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ : «اَلْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۹۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک لوگوں پر ایسا (برا) دن نہ آ جائے گا (جس میں) نہ قاتل کو علم ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا ہے اور نہ ہی مقتول کو علم ہو گا کہ وہ کیوں قتل کیا گیا ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' ایسا کیوں ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' فتنہ سبب ہو گا (نیز) قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہوں گے (مسلم)

۵۳۹۱ - (۱۳) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۹۱ : مَعْقِل بن یَسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فتنے (کے زمانے) میں عبادت کرنے کا اجر (فتح مکّہ سے پہلے) میری طرف ہجرت کرنے کے (اجر کے) برابر ہے (مسلم)

۵۳۹۲ - (۱٤) **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ : اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ : «اِصْبِرُوْا، فَاِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ». سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۹۲ : زبیر بن عَدِیّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس حاضر ہوئے' ہم نے ان سے اس ظلم کی شکایت کی جو ہمیں حجّاج سے پہنچا تھا۔ انہوں نے کہا' تم صبر کرو بلاشبہ تم پر جو وقت بھی آ رہا ہے اس کے بعد والا وقت (اکثر طور پر) اس سے بھی بدتر ہو گا۔ یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے۔ (انس بن مالک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ) میں نے یہ بات تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (بخاری)

وضاحت : بیان کیا جاتا ہے کہ حجّاج بن یوسف نے ایک لاکھ بیس ہزار انسان قتل کیۓ یہ تعداد ان کے علاوہ

ہے جو مختلف لڑائیوں میں مارے گئے (مرقاۃ جلد۱۰ صفحہ۱۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۹۳ ۔ (۱۵) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِداً، اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

دوسری فصل

۵۳۹۳: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میرے رفقاء فراموش کر گئے یا انہوں نے (عمداً) بھلا دیا ہے؟ اللہ کی قسم! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختتام دنیا تک کے کسی فتنہ پرداز قائد کا ذکر نہیں چھوڑا جس کے ساتھ اس کے پیروکار تین سو اور اس سے زائد تھے' آپؐ نے ہمیں اس کے نام' اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلہ کے نام سے آگاہ کر دیا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن فروخ خراسانی ہے' جس کی بیان کردہ احادیث منکر ہیں (التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۳۷' الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ۶۳۲' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۰' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۵۵)

۵۳۹٤ ۔ (۱٦) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۳۹۴: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی اُمّت کے بارے میں مجھے ان ائمہ سے خطرہ ہے جو (اُمّت کو) گمراہ کرنے والے ہیں اور جب میری اُمّت میں تلوار نکل آئے گی تو قیامت کے دن تک نہیں رکے گی (ابوداؤد' ترمذی)

۵۳۹٥ ۔ (۱۷) وَعَنْ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكاً». ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ: اَمْسِكْ: وَخِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتَّةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۳۹۵: سَفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خلافت (نبوّت کے انداز پر) تیس (۳۰) سال تک ہو گی' اس کے بعد بادشاہت ہو گی۔ بعدازاں سَفینہ رضی اللہ عنہ نے

وضاحت کی کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس' عمرؓ کی خلافت دس برس' عثمانؓ کی خلافت بارہ برس اور علیؓ کی خلافت چھ برس تھی (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٥٣٩٦ - (١٨) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: «اَلسَّيْفُ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهِ؛ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ — فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۳۹۶: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد فتنہ ہو گا؟ جیساکہ اس خیر سے پہلے فتنے کا دور تھا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' (اس سے) تحفظ کیسے ہو گا؟ آپ نے فرمایا' تلوار سے (تحفظ ہو گا) میں نے دریافت کیا' کیا اس تلوار کے بعد (کچھ فتنہ) باقی رہے گا؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! امارت (کی بنیاد) فساد پر ہو گی اور مصالحت نفاق پر ہو گی۔ میں نے دریافت کیا' اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' بعد ازاں گمراہی کی طرف بلانے والے رونما ہوں گے' اگر اس دور میں (اللہ کی) زمین پر کوئی خلیفہ موجود ہو تو خواہ وہ تمہیں ناجائز پیٹے اور تمہارا مال چھین لے تو (پھر بھی) اس کی اطاعت کرنا اور اگر کوئی خلیفہ نہیں ہے تو تمہیں موت اس حالت میں آنی چاہیئے کہ تم کسی درخت کے تنے کو تھامے ہوئے ہو۔ میں نے دریافت کیا' بعد ازاں کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' پھر دجّال نکلے گا اس کے ساتھ نہر اور آگ ہو گی' جو شخص اس کی آگ کے حوالے ہوا اس کا ثواب ثبت ہو گیا اور اس کے (پہلے) گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی نہر میں گر گیا اس کا گناہ ثابت ہو گیا اور اس کا ثواب باطل ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا' پھر کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' بعد ازاں (گھوڑی کے ہاں) بچھیرا تولّد ہو گا ابھی وہ سواری کے قابل نہ ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ کدورت کے ساتھ صلح ہو گی اور (مختلف) خواہشات پر اجتماع ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کدورت کے ساتھ صلح سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا' لوگوں کے دل اس صفائی کی

جانب نہیں جائیں گے جس پر وہ تھے۔ میں نے دریافت کیا' کیا اس خیر کے بعد کسی اور فتنے کا اندیشہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایسا فتنہ ہو گا جس میں (لوگ) اندھے ہو جائیں گے اور (کلمۂ حق سننے سے) بہرے ہو جائیں گے۔ اس فتنے کی جانب دوزخ کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے۔ اے حُذیفہ! اگر تمہیں اس حالت میں موت آ جائے کہ تم کسی (درخت کے) تنے کو تھامے ہوئے ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم (فتنہ پرور لوگوں میں سے) کسی کی اتباع کرو (ابوداؤد)

۵۳۹۷ - (۱۹) **وعن** ابی ذرّ رضی اللہ عنہُ، قالَ: کُنْتُ رَدِیفاً خلفَ رسُولِ اللہِ ﷺ یوماً، علیٰ حِمَارٍ، فلمّا جاوزنا بُیُوتَ المدینةِ. قالَ: «کیفَ بِكَ یا ابا ذرّ! اذا کانَ بِالمدینةِ جُوعٌ تقومُ عن فِراشِكَ ولا تبلُغُ مسجدَكَ حتّیٰ یُجهِدَكَ الجُوعُ؟» قالَ: قُلتُ: اللہُ ورسولُهُ أعلمُ. قالَ: «تعفّفْ یا ابا ذرّ!». قالَ: «کیفَ بِكَ یا ابا ذرّ! اذا کانَ بِالمدینةِ موتٌ یبلُغُ البیتُ العبدَ حتّیٰ انّهُ یُباعُ القبرُ بالعبدِ؟». قالَ: قُلتُ. اللہُ ورسولُهُ أعلمُ. قالَ: «تصبِرُ یا ابا ذرّ». قالَ: «کیفَ بِكَ یا ابا ذرّ! اذا کانَ بِالمدینةِ قتلٌ تغمُرُ الدِّماءُ أحجارَ الزّیتِ؟». قالَ: قُلتُ: اللہُ ورسولُهُ أعلمُ. قالَ: «تأتِي مَنْ أنتَ مِنهُ». قالَ: قُلتُ: وألبسُ السِّلاحَ؟ قالَ: «شارکتَ القومَ اذاً». قُلتُ: فکیفَ أصنعُ یا رسولَ اللہِ؟ قالَ: «انْ خشیتَ أنْ یبهرَكَ شُعاعُ السّیفِ فألقِ ناحیةَ ثوبِكَ علیٰ وجهِكَ لیبوءَ بإثمِكَ وإثمِه». رواهُ ابُو داوُد.

۵۳۹۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر (سوار) تھا جب ہم مدینہ منورہ کی آبادی سے گزر گئے تو آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر! تیرا کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں قحط سالی ہو گی' تم اپنے بستر سے کھڑے ہو گے (لیکن) مسجد تک نہیں پہنچ پاؤ گے کیونکہ بھوک تمہیں (چلنے سے) عاجز کر دے گی۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر (اس حالت میں) صبر اختیار کرنا ہو گا' آپؐ نے دریافت کیا' اے ابوذر! تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں (قحط کے سبب) اموات واقع ہوں گی قبر (کی جگہ کی قیمت) غلام (کی قیمت) کے برابر ہو گی یہاں تک کہ غلام کے بدلے قبر کو فروخت کیا جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر (اس حالت میں بھی) تو صبر کرنا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابوذر! تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں قتل (عام) ہو گا' جو "اَحْجَارَ الزَّیْت" تک پھیل جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ایسی صورت میں تم اپنے لوگوں کے پاس چلے جانا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا' کیا (اس وقت) میں ہتھیار باندھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا' (ہتھیار باندھنے کی صورت میں) تم قوم کے ساتھ گناہ میں شریک ہو جاؤ گے۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! پھر میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تمہیں خوف محسوس ہو کہ تلوار کی چمک تم پر غالب آ جائے گی تو تم اپنے کپڑے کے کنارے کو اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ (قاتل) تمہارے اور اپنے

گناہوں کے ساتھ واپس ہو (ابوداؤد)

وضاحت: حدیث میں مذکور الفاظ کہ "قبر کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو گی" کی وضاحت یہ ہے کہ لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے لوگ ان کی تدفین میں مشغول رہیں گے گورکن آسانی کے ساتھ دستیاب نہیں ہو گا۔ گورکن اس شرط پر دستیاب ہو گا کہ اسے قبر کھودنے کا معاوضہ غلام کی قیمت کے برابر دیا جائے اور "اَحْجَارُ الزَّیْتِ" مدینہ منورہ کے قریب واقع ایک بستی کا نام ہے۔

اس حدیث کی سند میں مشعث بن طریف راوی غیر معروف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ مرقاۃ جلد۱۰ صفحہ۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۸۵)

۵۳۹۸ - (۲۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكَ إِذَا أُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ — مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ؟ — وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «اِلْزَمْ بَيْتَكَ، وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

۵۳۹۸: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم ناکارہ لوگوں میں زندگی بسر کرو گے جن کے وعدے اور امانتیں درست نہ ہوں گی اور ان میں اختلاف رونما ہو گا پس وہ اس طرح ہو جائیں گے اور آپؐ نے (مثال دیتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا (یعنی امانت دار کو خائن سے اور نیکو کار کو بدکار سے الگ نہیں کیا جا سکے گا) عبداللہ بن عمرؓ بن العاص نے عرض کیا' آپؐ (ان حالات میں) مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' تمہیں اچھی باتوں کو اپنانا چاہیئے اور بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے نیز تم اپنے کام سے غرض رکھو اور عوام النّاس کے معاملات کو چھوڑ دو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۹۹ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ —، وَقَطِّعُوا فِيهَا اَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ». رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهِ: «خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي». ثُمَّ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «كُونُوا اَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ». وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: «كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا فِيهَا اَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوا فِيهَا

اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ، وَكُوْنُوْا كَابْنِ آدَمَ». وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۹۹: ابو موسیٰ (اَشْعَرِی) رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت سے پہلے بہت سے فتنے ہوں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔ ان فتنوں میں صبح کے وقت آدمی مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا' شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں (الگ تھلگ رہنے والا) جو شخص بیٹھا ہوا ہے وہ کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ پس تم ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور ان کی تندیوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر دے مارنا (تاکہ ان کی دھار ختم ہو جائے) اگر تم میں سے کسی شخص پر حملہ ہو جائے تو وہ آدمؑ کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جائے یعنی قتل ہو جائے (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ حدیث "خَيْرٌ مِنَ السَّاعِیْ" تک ذکر کی گئی ہے۔ بعد ازاں بعض صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ (اس وقت) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے گھروں کے ٹاٹ کی مانند ہو جاؤ' یعنی گھر میں رہو تاکہ فتنوں سے محفوظ رہو اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فتنوں (کے دور) میں تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کی تندیوں کو کاٹ دو اور اپنے گھروں کے درمیان میں بیٹھے رہو اور آدمؑ کے بیٹے کی مانند ہو جاؤ۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۴۰۰ - (۲۲) وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا؟ قَالَ: «رَجُلٌ فِیْ مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّیْ حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۴۰۰: اُمِّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا تذکرہ کرتے ہوئے اُسے قریب بتایا' میں نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول! اس فتنے میں سب سے بہتر کون شخص ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' (ایک) وہ شخص ہے جو اپنے مویشیوں میں رہتا ہے' اُن کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور (دوسرا) وہ شخص ہے جس نے اپنے گھوڑے کے سر کو تھاما ہوا ہے وہ دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہے اور دشمن اسے خوف زدہ کرتے ہیں (ترمذی)

۵۴۰۱ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ ـــ، قَتْلَاهَا فِی النَّارِ، اَللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۴۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب ایک ایسا فتنہ ہو گا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے اس فتنے میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے زیادہ سخت ہو گا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں زیادہ بن سیمی راوی متکلم فیہ ہے (ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۳۱۹' الاحادیث الضعیفہ ۳۲۲۹' ضعیف الجامع الصغیر۲۴۷۵)

۵٤۰۲ - (۲٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْیَاءُ، مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْ لَهٗ، وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِیْهَا كَوُقُوْعِ السَّیْفِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۴۰۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب ایسا فتنہ رونما ہو گا جو بہرہ' اندھا اور گونگا ہو گا (یعنی اس فتنے سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی مددگار نہ ہو گا اس سے نجات حاصل نہ ہو سکے گی) جو شخص اس کے قریب ہو گا فتنہ اس کو (اپنی جانب) کھینچ لے گا اور اس میں زبان سے کچھ کہنا اسی طرح ہو گا جیسے تلوار چلانا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن بیلمانی راوی ضعیف اور ناقابلِ حجت ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۵۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۵۸ صفحہ۴)

۵٤۰۳ - (۲٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَاَكْثَرَ فِیْ ذِكْرِهَا، حَتّٰی ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: «هِیَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ، یَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّیْ وَلَیْسَ مِنِّیْ، اِنَّمَا اَوْلِیَائِیَ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ یَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰی رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰی ضِلَعٍ –، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَیْمَاءِ– لَا تَدَعُ اَحَداً مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِیْلَ: اِنْقَضَتْ تَمَادَتْ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِناً وَیُمْسِیْ كَافِراً، حَتّٰی یَصِیْرَ النَّاسُ اِلٰی فُسْطَاطَیْنِ: فُسْطَاطُ اِیْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِیْهِ، وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا اِیْمَانَ فِیْهِ. فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ یَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۴۰۳ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے کثرت کے ساتھ فتنوں کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ آپؐ نے فتنہ "اَلْاَحْلَاس" کا ذکر کیا (کسی) دریافت کرنے والے شخص نے کہا کہ فتنہ "اَلْاَحْلَاس" کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' وہ ایسا فتنہ ہے جس میں لوگ (ایک دوسرے سے) بھاگیں گے اور (مال و اسباب) چھینیں گے اس کے بعد خوشحالی کا فتنہ ہو گا اس فتنے کو میرے اہلِ بیت سے ایک شخص میری طرف منسوب کرتا ہوتا ہوا بھڑکائے گا' وہ میری جانب سے اظہار کرے گا لیکن وہ شخص عملاً مجھ سے نہیں ہو گا اس لیئے کہ میرے تعلق دار تو پرہیز گار لوگ ہیں۔ اس کے بعد لوگ ایک شخص پر متفق ہو جائیں گے جو گوشت کے اس لوتھڑے کی مانند ہو گا جو پسلی کی ہڈی پر ہے (جو اس پر ثابت نہیں رہتا) بعد

ازاں بہت بڑا فتنہ ہو گا جو اس اُمّت کے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے (زبردست) مصیبت میں مبتلا کر دے گا جب (کانوں میں) یہ آواز آئے گی کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے تو اس میں مزید اضافہ ہو گا لوگ اس فتنے میں صبح کے وقت مومن اور شام کے وقت کافر ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ خالص ایمان والوں کا ہو گا جن میں نفاق نہیں ہو گا اور دوسرا گروہ واضح طور پر منافق لوگوں کا ہو گا جن میں ایمان نہ ہو گا جب یہ صورت حال واقع ہو گی تو تم اس روز یا دوسرے روز دجّال کا منتظر رہنا (ابوداؤد)

٥٤٠٤ - (٢٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۴۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرب کے لیے بربادی ہے اس (عظیم) برائی سے جو قریب آ چکی ہے وہ شخص کامیاب ہو گا جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا (ابوداؤد)

٥٤٠٥ - (٢٧) **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ؛ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهاً» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۴۰۵: مِقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچایا گیا' بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچایا گیا' بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچایا گیا (نیز آپؐ نے فرمایا) اور جو شخص فتنوں میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا (اور فتنوں میں صبر کرنا) کتنی اچھی بات ہے؟ (ابوداؤد)

٥٤٠٦ - (٢٨) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ، وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ.

۵۴۰۶: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میری اُمّت کے (بعض لوگوں) میں تلوار میان سے باہر نکل آئے گی تو قیامت کے دن تک تلوار (قتل و غارت گری سے) باز نہیں آئے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ میری اُمّت کے کچھ لوگ مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں گے اور جب تک کہ میری اُمّت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا نہ شروع کر دیں گے نیز یہ بات یقینی ہے کہ میری اُمّت میں تیس (۳۰) جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے' ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی

ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور میری اُمّت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ غالب ہو گا اس جماعت کی مخالفت کرنے والے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی (ابوداؤد، ترمذی)

٥٤٠٧ - (٢٩) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَاماً». قُلْتُ: اَمِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضٰى؟ قَالَ: «مِمَّا مَضٰى». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۴۰۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، اسلام کی چکی ۳۵، ۳۶، یا ۳۷ برس تک ٹھیک چلتی رہے گی پس اگر لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ اس راہ پر چلنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے جس پر چل کر ان سے پہلے کے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اور اگر ان کا دین درست رہا تو ستر (۷۰) سال تک درست رہے گا۔

(عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا، کیا ۷۰ سال، ۳۵ سال کے بعد مقصود ہے یا ان کے سمیت مراد ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ان کے سمیت ۷۰ سال مراد ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: سن ۳۶ھ میں جنگِ جمل، سن ۳۷ھ میں جنگِ صفین اور سن ۷۰ھ میں بنواُمیّہ کا اقتدار متزلزل ہو گیا تھا اور دولتِ عباسیہ کو اقتدار منتقل ہوا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٠٨ - (٣٠) **عَنْ** اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ اَنْوَاطٍ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: ﴿اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهاً كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۵۴۰۸: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ حُنَین کے لیے نکلے تو آپؐ مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس پر وہ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اس درخت کو "ذاتِ اَنْوَاطْ" کہا جاتا تھا۔ کچھ لوگوں نے جو توحید پر پختہ نہ تھے، مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے بھی "ذاتِ اَنْوَاطْ" (درخت) مقرر فرمائیں جیسا کہ اُن کے لئے "ذاتِ اَنْوَاطْ" ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا' سبحان اللہ ! یہ بات تو بالکل ایسی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ "آپ ہمارے لئے ایک معبود متعین کر دیجئے جیسا کہ ان کافروں کے لیے معبود ہیں" (پھر آپ نے تنبیہہ فرمائی کہ) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان لوگوں کے راستوں پر چلنا شروع کر دو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (ترمذی)

۵٤۰۹ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى - يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ - فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ. ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ - يَعْنِي الْحَرَّةَ - فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ - وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۰۹ : سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ پہلا فتنہ یعنی عثمانؓ کی شہادت کا سانحہ رونما ہوا تو اس وقت بدر کے شرکاء میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اس کے بعد دوسرا فتنہ یعنی جنگِ حرّہ کا واقعہ ہوا تو حُدیبیہ یعنی بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ بعد ازاں تیسرا فتنہ وقوع پذیر ہوا تو وہ اس حالت میں ختم ہوا کہ لوگوں میں کچھ قُوّت باقی نہ رہی (بخاری)

وضاحت : عثمانؓ کی شہادت کے ساتھ ہی اسلام میں بدعات رونما ہونے لگیں اور اُمتِ مسلمہ میں اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی یہ پہلا فتنہ تھا' اس کے بعد دوسرا فتنہ یزید بن معاویہ کے دور امارت میں واقع ہوا جب مدینہ منورہ کے باہر جنگِ حرّہ ہوئی' اس لشکر کا امیر مسلم بن عقبہ مری تھا۔ یہ واقعہ سن ۶۳ ہجری میں پیش آیا اور تیسرے فتنے سے مراد عبداللہؓ بن زبیرؓ کا فتنہ ہے جس میں عبداللہؓ بن زبیرؓ اور اہلِ مکّہ پر حجّاج نے تیر برسائے اور حرم پاک کی حرمت کو پامال کیا' یہ واقعہ سن ۷۳ ہجری میں پیش آیا۔

یحییٰ بن سعید انصاری بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی میں کبھی یہ نوبت نہ آئی تھی کہ باجماعت نماز ادا نہ ہوئی ہو لیکن تین مرتبہ ایسا ہوا کہ باجماعت نماز ادا نہ ہو سکی۔ پہلی مرتبہ جس روز عثمانؓ شہید کیے گئے' دوسری مرتبہ جب جنگِ حرّہ کا واقعہ پیش آیا اور تیسری مرتبہ جب ابو حمزہ خارجی کا فتنہ خروج ظاہر ہوا' یہ فتنہ سن ۱۳۰ ہجری میں پیش آیا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۹)

بَابُ الْمَلَاحِمِ

(لڑائیوں کے بارے میں پیش گوئیاں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۱۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ، تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ، قَرِیْبٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ، كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰی یَعْرِضَهُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهُ عَلَیْهِ: لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ — ، وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ، وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ: یَا لَیْتَنِیْ مَكَانَهُ، وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ، فَذٰلِكَ حِیْنَ ﴿لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا﴾ — ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا، فَلَا یَتَبَایَعَانِ وَلَا یَطْوِیَانِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ — فَلَا یَطْعَمُهُ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ — حَوْضَهُ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ — اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۵۴۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت سے پہلے دو بڑی جماعتیں لڑائی کریں گی ان کے درمیان زبردست معرکہ ہو گا۔ دونوں کا نعرہ ایک ہی ہو گا نیز (۳۰) کے قریب دجّال کذّاب رونما ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم ختم ہو جائے گا' زلزلے کثرت کے ساتھ ہوں گے۔ امام مہدیؒ کا زمانہ قریب آ جائے گا' فتنے ظہور پذیر ہونگے' قتل و غارت میں اضافہ ہو گا' مال و دولت کی فراوانی ہو گی' مالدار شخص کو غم لاحق ہو گا کہ کون اس سے صدقہ لے اور جب وہ اس پر صدقہ پیش کرے گا تو جس شخص پر صدقہ پیش کیا جائے گا وہ جواب دے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور لوگ محلاّت کی تعمیر میں فخر کریں گے اور ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آرزو کرے گا کہ

اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا (تاکہ میں فتنوں کو نہ دیکھتا) اور سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا' جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے (لیکن صورتِ حال اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق ہو گی) کہ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالح نہ کیئے تھے" اور (جب) قیامت قائم ہو گی تو (اس وقت) دو انسانوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوا ہو گا ابھی خرید و فروخت طے نہ ہو گی اور نہ ہی وہ کپڑے کو لپیٹ سکیں گے۔ (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) جب کہ ایک شخص اپنی اُونٹنی کے دودھ کو لے جا رہا ہو گا ابھی اس نے اس کو پیا نہ ہو گا (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) ایک شخص اپنے حوض کو پلستر کروا رہا ہو گا ابھی اس سے (اپنے جانوروں کو) پانی نہ پلا سکے گا (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) ایک شخص نے لقمہ منہ کی جانب اٹھایا ہو گا ابھی اس کو کھایا نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

٥٤١١ - (٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْماً، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ —، وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ — كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ایسے لوگوں سے جہاد کرو گے جن کے جوتے بالوں والے (چمڑے کے) ہونگے اور یہاں تک کہ تم ترکوں (یعنی یاجوج و ماجوج) سے جنگ کرو گے' ان کی آنکھیں چھوٹی ہونگی' ان کے چہرے سرخ ہونگے' ان کے ناک چپٹے ہونگے' گویا کہ ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہوں گے جو ایک دوسری کے اوپر رکھی گئی ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: ترکوں سے مراد وہ قوم ہے جنہیں منگول یا تاتار کہتے ہیں اور اس جنگ سے مراد وہ جنگ ہے جو چنگیز خان نے لڑی جب اس نے بغداد کی عظمت اور شان و شوکت کو تاخت و تاراج کر دیا۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲)

٥٤١٢ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزاً وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم "خوز" اور "کرمان" کے عجمی باشندوں سے لڑائی نہ کرو گے' ان کے چہرے سرخ ہونگے' ناک چپٹے ہونگے' آنکھیں چھوٹی ہونگی' ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہونگے جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (اور) ان کے جوتے بالوں والے (چمڑے) کے ہونگے (بخاری)

٥٤١٣ - (٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ «عِرَاضَ الْوُجُوْهِ».

۵۴۱۳: اور بخاری کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے مروی ہے کہ ان کے چہرے چوڑے ہونگے۔

٥٤١٤ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، حَتّٰى يَخْتَبِیءَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ — فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کریں گے' مسلمان ان کو قتل کر دیں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کی اوٹ میں چھپتا پھرے گا' وہ پتھر یا درخت کہے گا' اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تو آکر اسے قتل کر دے لیکن غرقد درخت ایسا نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

٥٤١٥ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص "قحطان" سے خروج نہ کرے گا' وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ ہانکے گا (بخاری' مسلم)

٥٤١٦ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دن اور رات اس وقت تک ختم نہیں ہونگے جب تک کہ وہ شخص مالک (بادشاہ) نہ بنے گا جسے "جہجاہ" کہا جائے گا اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص مالک (بادشاہ) بنے گا جسے "جہجاہ" کہا جائے گا (مسلم)

٥٤١٧ - (٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۱۷: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

نے فرمایا' ایک جماعت کسریٰ کے خزانوں کو اپنے قبضہ میں لے گی جو سفید قلعہ میں ہوں گے (مسلم)
وضاحت: اس سے مقصود وہ قلعہ ہے جسے اہلِ فارس "سفید کوشک" کہتے تھے۔ شہر پر مسلمانوں کے قبضہ کے بعد وہاں مسجد تعمیر کر دی گئی۔ یہ علاقہ عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا اور مسلمانوں نے اس قلعے سے ملنے والے خزانے پر قبضہ کیا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۱)

۵۴۱۸-(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» وَسَمّٰى «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "کسریٰ" ہلاک ہو گیا' پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا (بلکہ قیامت تک اس کی بادشاہت مسلمانوں کے پاس رہے گی اور روم کا بادشاہ بھی ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی "قیصر" نہ ہو گا اور ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بانٹ دیئے جائیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو دھوکہ بازی کا نام دیا (بخاری' مسلم)

۵۴۱۹-(۱۰) **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۱۹: نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جزیرۃ العرب کیلئے جنگ کرو اللہ تعالیٰ (تمہارے ہاتھوں) اس کو فتح کرائے گا۔ اس کے بعد فارس کو اللہ تعالیٰ (تمہارے ہاتھوں) فتح کرائے گا۔ اس کے بعد تم رومیوں سے جنگ کرو گے اس کو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا پھر تم دجّال سے جنگ کرو گے اس کو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا (مسلم)

۵۴۲۰-(۱۱) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ — فَقَالَ: «اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ: مَوْتِیْ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ — يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ — ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ — فَيَغْدِرُوْنَ، فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۴۲۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا' قیامت سے پہلے چھ علامات کا شمار کر۔ میری

وفات پانا' بیت المقدس کی فتح' بے شمار اموات کا ہونا جیسے بکریاں اچانک مرجاتی ہیں' مال کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا لیکن وہ ناراض ہو جائے گا' ایک فتنہ رونما ہوگا وہ عرب کے سبھی گھروں میں داخل ہو جائے گا (چھٹی علامت یہ ہے کہ) پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی لیکن وہ عہد شکنی کریں گے' وہ تمہارے پاس ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ مقابلہ کرنے آئیں گے' ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰ فوجی) ہونگے (بخاری)

وضاحت : کثرت کے ساتھ اموات عُمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئیں جب "عَمْوَاس" مقام میں طاعون کی وبا پھیلی' اس وبا سے صرف تین دنوں میں ستر ہزار افراد انتقال کر گئے اور عثمانؓ کے دورِ خلافت میں مال و دولت کی بہتات ہوئی جب چہار سو دولت کی ریل پیل تھی البتہ رومیوں کا واقعہ ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۲)

۵٤۲۱ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ- فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَداً، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَداً فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَةَ، فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: اِنَّ الْمَسِيْحَ — قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَاِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَاَمَّهُمْ، فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی "اَعْمَاق" یا "دَابِق" مقام میں نہ اتریں گے۔ ان کی جانب (دمشق) شہر سے ایک لشکر نکلے گا' یہ لوگ ان دنوں زمین پر آباد لوگوں میں سے سب سے بہتر ہونگے جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا (یعنی رومی کہیں گے کہ اس سے پہلے جن لوگوں نے ہم سے جنگ کی اور ہمارے ساتھی قیدی کیے' انہیں ہمارے سامنے لاؤ) ہم ان سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں لیکن مسلمان کہیں گے کہ نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہیں اور اپنے بھائیوں کو (اکیلا) نہیں چھوڑ سکتے۔ پس وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصّہ شکست کھا کر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصّہ قتل ہو جائے گا' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہید شمار ہونگے نیز لشکر کا تیسرا حصّہ کامیاب ہو جائے گا وہ کبھی بھی کسی آزمائش میں نہیں

ڈالے جائیں گے' وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے' وہ مالِ غنیمت بانٹ رہے ہوں گے' انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت سے لٹکایا ہوا ہوگا۔ اچانک ان میں شیطان بلند آواز میں منادی کرے گا کہ تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں مسیح دجال داخل ہو چکا ہے' وہ دجال کی جانب یلغار کریں گے لیکن شیطان کی منادی باطل ہو گی۔ البتہ جب وہ شام میں پہنچیں گے تو مسیح دجال کا خروج ہو چکا ہو گا۔ اس دوران وہاں کے لوگ دجال سے لڑائی کے لئے تیار ہو رہے ہونگے' صفیں درست کر رہے ہونگے کہ نماز کی اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا' وہ ان کے امام بنیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کا دشمن (مسیح دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ کمزور ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو کچھ نہ کہیں گے پھر بھی وہ کمزور ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اپنی موت آپ مرجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کا قتل عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں کرائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں لگا ہوا دکھائیں گے (مسلم)

۵٤۲۲ - (۱۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ، ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ، يَعْنِي الرُّوْمَ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ — لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّبْرَةَ — عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ — كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ : اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ — ، وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً». قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ، اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ، عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ وراثت کا مال (مقتولین کی کثرت کی وجہ سے) تقسیم نہیں ہوگا اور کوئی شخص غنیمت کے مال پر خوش نہیں ہو گا۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ (رومی) دشمن' شامیوں کے ساتھ (لڑائی کے لئے) جمع ہونگے اور مسلمان بھی رومیوں کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گے (یعنی شامی مسلمان ہوں گے) پس مسلمان ایک لشکر کو

موت (یعنی جنگ) کے لئے تیار کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ پس وہ ایک دوسرے کے خلاف لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی اور وہ بھی (یعنی دونوں فریق) واپس آجائیں گے' کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور منتخب دستے مارے جائیں گے۔ اس کے بعد (دوسرے دن) مسلمان کچھ اور لوگوں کو لڑائی کے لئے منتخب کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ پس وہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی پس یہ اور وہ (دونوں فریق) واپس آ جائیں گے' کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور منتخب دستے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے اس کے بعد (تیسرے دن) مسلمان کچھ اور لوگوں کو لڑائی کے لئے منتخب کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ وہ شام تک لڑتے رہیں گے پس یہ دستہ اور وہ دستہ بھی واپس آ جائیں گے' کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور منتخب دستے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو مسلمانوں کی باقی فوج لڑائی کے لئے جائے گی پس اللہ تعالیٰ رومیوں پر شکست مقدر فرمائیں گے لیکن اس روز ایسی لڑائی ہوگی کہ اس جیسی کبھی دیکھی نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ پرندے ان کے اطراف سے گزریں گے' ان سے آگے نہیں جائیں گے یہاں تک کہ مر کر گر جائیں گے۔ پس ایک باپ کے بیٹے (یعنی خاندان کے مرد) جن کی تعداد ایک سو تھی ان کو شمار کیا جائے گا تو ان میں سے صرف ایک شخص باقی ملے گا تو کس غنیمت پر خوش ہوا جائے یا کون سا ورثہ تقسیم کیا جائے؟ بہرحال مسلمان اسی حالت میں ہی ہوں گے کہ اچانک شدید جنگ کی آواز سنیں گے جو پہلے سے بھی بہت زیادہ ہو گی تو ان کے پاس لوگ چیختے ہوئے آئیں گے کہ دجّال ان کی موجودگی میں ان کے بال بچوں میں پہنچ گیا ہے' وہ اس مال و اسباب کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا' وہ پیش قدمی کریں گے اور دس بہادروں کو بطور جاسوس بھیجیں گے تاکہ وہ حالات کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ان کے نام' ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ کو بھی پہچانتا ہوں' وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے (مسلم)

۵۴۲۳ - (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ، جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ، وَجَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ؟» قَالُوْا: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ، فَاِذَا جَاؤُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ، قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا، قَالَ ثَوْرُ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیْ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ ـ: «اَلَّذِیْ فِی الْبَحْرِ، ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ، ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْنَهَا فَیَغْنَمُوْنَ، فَبَیْنَاهُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِیْخُ، فَقَالَ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے احباب سے) فرمایا کہ کیا تم نے ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور دوسرا کنارہ سمندر میں ہے؟ انہوں نے

جواب دیا' ہاں! اے اللہ کے رسول! سنا ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے لڑائی نہ کریں گے جب وہ وہاں پہنچیں گے تو پڑاؤ ڈالیں گے تو یہ لوگ نہ ہی ان سے لڑائی کریں گے اور نہ ہی تیراندازی کریں گے بلکہ وہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" (کا نعرہ) بلند کریں گے تو اس شہر کے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ گر پڑے گا۔ ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے سمندر والی دیوار کے گرنے کے متعلق کہا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ دوسری مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" (کا نعرہ) بلند کریں گے تو دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا پھر وہ تیسری مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" (کا نعرہ) بلند کریں گے تو ان کے لیۓ راستہ کھل جائے گا۔ وہ اس شہر میں داخل ہو کر مالِ غنیمت لوٹیں گے' جب وہ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک چیخ کی آواز آئے گی جیسے کوئی کہہ رہا ہو گا کہ دجّال نکل چکا ہے تو لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر (دجّال سے لڑنے کے لیۓ) لوٹ جائیں گے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٥٤٢٤ - (١٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ، وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ، وَفَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ» . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

۵۴۲۴: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیتُ المقدس کا آباد ہونا' مدینہ منورہ کے خراب ہونے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا خراب ہونا بڑی جنگ کا پیش خیمہ ہو گا اور عظیم جنگ کا پیش خیمہ قسطنطنیہ کی فتح ہو گی اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونے کا سبب ہو گا (ابوداؤد)

٥٤٢٥ - (١٦) وَعَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْہُرٍ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۴۲۵: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عظیم جنگ' قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے خروج جیسے واقعات سات ماہ کے عرصہ میں وقوع پذیر ہوں گے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم ہے جس کی مرویات ناقابلِ حُجت ہیں (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۵۹۰' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۹۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۲۷' ضعیف ترمذی صفحہ۲۵۲' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۳)

٥٤٢٦ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ؛ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِى السَّابِعَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ.

۵۴۲۶: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عظیم جنگ اور مدینہ منوّرہ کے فتح ہونے کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہو گا اور ساتویں برس میں دجّال کا ظہور ہو گا (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیّہ بن ولید راوی متکلّم فیہ ہے (الجرح والتّعدیل جلد۲ صفحہ۱۷۲۸' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۳۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۱۰۵' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۳۵۵' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۶۳)

٥٤٢٧ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ — سَلَاحُ — وَسَلَاحُ: قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۴۲۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منوّرہ کی جانب دھکیل دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی آخری سرحد' سَلاح ہو گی اور سَلاح (مقام) خیبر کے نزدیک ہے (ابوداؤد)

٥٤٢٨ - (١٩) وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحاً آمِناً، فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوّاً مِنْ وَرَائِكُمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ، ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ، حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ، فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ —، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ» وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۴۲۸: ذو مِخبَر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مستقبل میں تم رومیوں سے صلح کرو گے جو امن کے ساتھ موصوف ہو گی۔ پس تم ان کی معیّت میں اپنے دشمنوں سے جنگ کرو گے جو تمہارے پیچھے ہوں گے تمہیں غلبہ حاصل ہو گا' تم مالِ غنیمت جمع کرو گے اور امن میں رہو گے اس کے بعد تم واپس آؤ گے یہاں تک کہ تم بلند جگہ کی چراگاہ میں پڑاؤ ڈالو گے تو عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کرتے ہوئے نعرہ لگائے گا کہ صلیب کو غلبہ حاصل ہو گیا ہے (اس کا یہ نعرہ سن کر) ایک مسلمان شخص غصّے میں آ کر اس کی صلیب کو توڑ ڈالے گا' اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور لڑائی کے لئے جمع ہو جائیں گے اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی جانب غصّہ کی حالت میں لپکیں گے اور لڑائی شروع کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے نوازے گا (ابوداؤد)

٥٤٢٩ - (٢٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک حبشہ کے لوگ تمہیں کچھ نہ کہیں تم انہیں کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ کعبہ کے خزانے کو ایک حبشی شخص ہی نکالے گا جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زہیر بن محمد راوی سیئی الحفظ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۸۴' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۶۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۹۵)

٥٤٣٠ - (٢١) **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۴۳۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں' تم اس وقت تک حبشیوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو جب تک کہ وہ تمہیں کچھ نہ کہیں (ابوداؤد' نسائی)

٥٤٣١ - (٢٢) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيْثٍ: «يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ» يَعْنِي التُّرْكَ. قَالَ: «تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ». أَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۳۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں تمہارے ساتھ ایسے لوگ جنگ کریں گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی یعنی وہ ترک ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا' تم انہیں تین بار دھکیلو گے یہاں تک کہ انہیں جزیرۃُ العرب کے ساتھ مِلا دو گے۔ پہلے حملہ میں وہ لوگ بچ جائیں گے جو ان میں سے بھاگ کھڑے ہوں گے اور دوسرے حملہ میں بھی کچھ لوگ بچ جائیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرے حملہ میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا یا جیسا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۲۸' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۶۵)

٥٤٣٢ - (٢٣) **وَعَنْ** أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ بِغَائِطٍ - ، يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دَجْلَةُ، يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ، يَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ - عِرَاضُ الْوُجُوْهِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ، حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ فِيْ أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۳۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت کے کچھ لوگ نشیبی جگہ میں اتریں گے (اور) اس جگہ کا نام بصرہ رکھیں گے' یہ جگہ ایک نہر کے قریب ہو گی جسے دجلہ کہا جائے گا۔ اس نہر پر ایک پُل ہو گا' شہر کی آبادی گنجان ہو گی اور وہ مسلمانوں کا ایک بڑا شہر شمار ہو گا اور جب آخری زمانہ ہو گا تو تنطورا کی اولاد آئے گی جن کے چہرے چوڑے ہوں گے' آنکھیں چھوٹی ہوں گی' وہ نہر کے کنارے اتریں گے' بصرہ شہر کے باشندے تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ میں وہ لوگ ہوں گے جو بیل کی دموں کو پکڑے جنگل کا رخ کریں گے اور تباہ و برباد ہو جائیں گے' دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہو گا جو تنطورا کی اولاد سے امان طلب کریں گے وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہو گا جو اپنی اولاد کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے کر دیں گے اور ان سے جنگ کریں گے' یہ لوگ شہید ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کا شمار آپؐ کے معجزات سے ہوتا ہے اسی طرح کا واقعہ ماہِ صفر سن ۶۵۶ھ میں پیش آیا نیز تنطورا کی اولاد سے مراد ترک قوم ہے۔ ان کے جدِّ اعلیٰ کا نام تنطورا تھا (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۳ - (۲۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَاراً، فَإِنَّ مِصْرًا — مِنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ؛ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا، فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا — وَكَلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا، فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ — وَرَجْفٌ — وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. [عَنْ طَرِيْقٍ لَمْ يَجْزِمْ بِهَا الرَّاوِيْ بَلْ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ].

۵۴۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے انس! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ لوگ شہر آباد کریں گے۔ ان میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جاتا ہو گا جب تم اس کے پاس سے گزرو یا اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کی شور زدہ زمین سے دور رہنا۔ اسی طرح اس کی چراگاہ' اس کی کھجوروں' اس کے بازاروں اور اس کے اُمراء کے دروازوں سے خود کو بچانا اور اس شہر کے کناروں میں رہنا اس لئے کہ اس شہر میں زمین میں دھنس جانے' پتھروں کی بارش ہونے اور سخت زلزلوں کا عذاب نازل ہوگا اور کچھ لوگ رات گزاریں گے اور جب وہ صبح اٹھیں گے تو وہ بندروں اور خنزیروں کے ہم شکل بن جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: مشکوٰۃ کے مؤلف کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث کس کتاب سے نقل کی گئی ہے جبکہ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے اور اس کے راوی بھی صحیح ہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۴ - (۲٤) **وَعَنْ** صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ، فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْأُبُلَّةُ؟ — قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ — رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعاً، وَيَقُوْلُ: هٰذِهِ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ؟ سَمِعْتُ

خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ: «اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ». فِيْ بَابِ «ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ»، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۴۳۴: صالح بن درہم بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے لئے نکلے تو وہاں ایک شخص نے کہا کہ کیا تمہارے گرد و نواح میں کوئی بستی ہے جسے "اُبلّہ" کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! ہے۔ اس نے کہا' تم میں سے کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ میرے لیے مسجد "عشّار" میں دو یا چار رکعت نماز پڑھے اور وہ کہے کہ یہ رکعتیں ابوہریرہ کے لئے ہیں' میں نے اپنے دوست ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ بلاشبہ اللہ عزّوجل قیامت کے دن مسجد "عشّار" سے شُہداء کو اٹھائے گا۔ بدر کے شہداء کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو گا (ابوداؤد) امام ابوداؤدؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ مسجد نہر کے قریب ہے۔

مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں کہ ہم عنقریب ابوالدرداء سے مروی حدیث "اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُؤْمِنِيْنَ ...." کو یمن اور شام کے باب میں بیان کریں گے۔ (انشاء اللہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۷۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۲۸' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۶۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۳۵ ـ (۲۵) عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ. قَالَ: هَاتِ، اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ، وَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ، اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَاباً مُغْلَقاً. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا؛ بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَداً. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثاً لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ ـ، قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ. فَسَاَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۴۳۵ : شقیق رحمہ اللہ' حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم عُمرؓ کے پاس تھے انہوں نے دریافت کیا کہ تم میں سے کون شخص فتنہ کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد رکھتا ہے؟ (حُذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے کہا' میں اسی طرح محفوظ رکھتا ہوں جیسا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا۔ عُمرؓ نے کہا' آپ بیان کریں بلاشبہ آپ بہت دلیر ہیں۔ آپؐ نے کس طرح (فتنہ کے بارہ میں) بیان فرمایا۔ حُذیفہؓ کہتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل' اس کے مال' اس کے نفس' اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں ہے۔ اس فتنہ کو روزہ' نماز' صدقہ' نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا جیسے امور دور کر سکتے ہیں۔ عمرؓ نے کہا' میرا مطمع نظر یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میں تو اس فتنہ کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح طغیانی میں ہے (حُذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے کہا' اے امیرالمؤمنین! آپ کو اس فتنہ سے کیا غرض؟ یقیناً آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عُمرؓ نے دریافت کیا کہ یہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا؟ (حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے کہا' نہیں! بلکہ ٹوٹے گا۔ عُمرؓ نے کہا' پھر وہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ کیا عمرؓ کو علم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہؓ نے جواب دیا' ہاں! (انہیں معلوم تھا) جیسا کہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ کل کے بعد رات ہے (حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے انہیں صحیح حدیث سنائی ہے جس میں غلطی کا اندیشہ نہیں ہے۔ شقیقؒ نے بیان کیا' ہم ڈر گئے کہ ہم حذیفہؓ سے دریافت کریں کہ وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروقؒ سے کہا کہ آپ ان سے دریافت کریں۔ انہوں نے حذیفہؓ سے دریافت کیا' انہوں نے بتایا کہ وہ دروازہ عُمرؓ ہے (بخاری' مسلم)

٥٤٣٦ - (٢٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنَةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۵۴۳۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قائم ہونے کے قریب ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(قیامت کی علامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٤٣٧ - (١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ. وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ - ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ» — وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا' جہالت عام ہو جائے گی' زنا کثرت سے ہو گا' شراب کثرت سے پی جائے گی' مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس (۵۰) عورتوں کا ذِمہ دار ایک شخص ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ علم ختم ہو جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی (بخاری' مسلم)

٥٤٣٨ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ، فَاحْذَرُوْهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۳۸: جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ (کثرت سے) ہوں گے تم ان سے بچتے رہنا (مسلم)

٥٤٣٩ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اچانک ایک بدوی (دیہاتی) آیا اس نے دریافت کیا' قیامت کب ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' جب امانت کا خیال نہ رکھا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے دریافت کیا' امانت کے خیال نہ رکھنے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے

جواب دیا' جب خلافت ایسے لوگوں کے سپرد کی جائے گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا (بخاری)

٥٤٤٠ ـ (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ، فَلَا يَجِدُ اَحَداً يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجاً وَاَنْهَاراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «تَبْلُغَ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ».

۵۴۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ مال کی بہتات نہ ہو جائے گی۔ مال اس قدر زیادہ ہو جائے گا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا وہ کسی شخص کو نہ پائے گا جو اس سے زکوٰۃ کا مال قبول کرے اور یہاں تک کہ عرب کی زمین میں باغات اور پانی کی نہریں بن جائیں گی (مسلم) اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ مدینہ منورہ کے مکانات "اِھَاب" یا "یِہاب" مقام تک پہنچ جائیں گے۔

٥٤٤١ ـ (٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْياً، وَلَا يَعُدُّهُ عَدّاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری دور میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال تقسیم کرے گا' ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کے آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو دونوں ہاتھوں سے مال بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا (مسلم)

٥٤٤٢ ـ (٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسُرَ ـ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئاً». مُتَفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانہ سے ہٹ جائے گا جو شخص وہاں حاضر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس خزانہ سے کچھ نہ لے (بخاری' مسلم)

٥٤٤٣ ـ (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے دور نہ ہو جائے گا۔ لوگ سونا حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کو قتل کریں گے چنانچہ سو (۱۰۰) افراد میں سے ننانوے (۹۹) قتل ہو جائیں گے اور ان میں

سے ہر شخص کا یہ خیال ہو گا کہ شاید میں ہی وہ انسان ہوں جو زندہ بچ جاؤں (مسلم)

٥٤٤٤ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا — اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ. وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ، ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ، فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زمین اپنے اندر چھپے ہوئے ٹکڑوں کو باہر نکال دے گی جو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے۔ پس قاتل آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا؟ اور قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی؟ اور چور آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا؟ پھر وہ مال کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے (مسلم)

٥٤٤٥ - (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی حتیٰ کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا وہ اس پر اپنا جسم رگڑے گا اور کہے گا' اے کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ یہ آرزو دینداری کے سبب نہیں ہو گی بلکہ فتنوں کے سبب ہو گی۔ کوئی شخص زندہ رہنا پسند نہیں کرے گا (مسلم)

٥٤٤٦ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ حجاز کی زمین سے آگ نہ نکلے گی۔ جس سے "بصریٰ" شہر کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آگ سن ۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ کے مشرقی کنارے سے نکلی تھی۔ اس آگ کے بارے میں شام اور دیگر ممالک کے لوگ خوب علم رکھتے ہیں اور مدینہ منورہ کے جن احباب نے اس آگ کو دیکھا انہوں نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی۔

علامہ تورپشتی تحریر کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ اور ان کے گردونواح میں رہنے والوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ آگ کا یہ سلسلہ بارہ روز تک مسلسل جاری رہا۔ آگ سے گرم ہونے والے پتھروں کو زمین کی سطح اردگرد پھینک رہی

تھی اور پتھر جل کر کوئلہ ہو جاتے اس کے آثار موجودہ دور میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اللہ ربُّ العزت کے فضل و کرم سے جب یہ آگ حرمِ مدینہ کے قریب پہنچی تو یہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ۶۸)

٥٤٤٧ - (١١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ — نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۴۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی پہلی نشانی آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب لے جائے گی (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٤٤٨ - (١٢) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۴۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ وقت قریب نہ ہو جائے گا (یعنی دن رات چھوٹے ہو جائیں گے) سال ماہ کے برابر' ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہو گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ تورپشتیؒ بیان کرتے ہیں' اس سے مقصود یہ ہے کہ برکت کم ہو جائے گی اور لوگ بڑے بڑے فتنوں کی وجہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے انہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ دن کیسے گزر گیا (مرقات جلد۱۰ صفحہ۶۸)

٥٤٤٩ - (١٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجُهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا، فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ» ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِيْ، ثُمَّ قَالَ: «يَا ابْنَ حَوَالَةَ! اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ — وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدَيَّ هٰذِهِ اِلٰى رَاْسِكَ». [رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ — وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحِهٖ].

۵۴۴۹ : عبداللہ بن حَوَالَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (جہاد کے لیے) باپیادہ بھیجا تاکہ ہم مالِ غنیمت حاصل کریں۔ جب ہم واپس لوٹے تو ہمارے پاس مالِ غنیمت نہ تھا۔ آپؐ نے ہمارے چہروں سے پریشانی کو محسوس کیا۔ چنانچہ آپؐ ہماری وجہ سے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے یہ دُعا کی' اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر میں ان کی سپرداری قبول کرنے میں کمزور ہوں اور انہیں ان کی (اپنی جانوں کی) طرف بھی سپرد نہ کرنا تاکہ وہ اس سے عاجز نہ آ جائیں اور انہیں دوسرے لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کیونکہ لوگ خود کو ان پر ترجیح دیں گے۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا' اے ابنِ حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارضِ مقدس یعنی شام کی سرزمین میں قائم ہو چکی ہے تو (سمجھ لینا کہ) زلزلوں' مصائب اور عظیم واقعات کا رونما ہونا قریب ہو چکا ہے اور قیامت اس روز لوگوں کے اس قدر قریب ہو گی جس قدر میرا ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے ( )

وضاحت : مشکوٰۃ کے مؤلف نے کتاب کے نام کی جگہ خالی چھوڑی ہے شاید انہیں علم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث کون سی کتاب میں ہے۔ بہرحال یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔ اس کی سند میں ابنِ زغب عبداللہ راوی مجہول ہے۔ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۵۰۰)

٥٤٥٠ ـ (١٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَماً، وَالزَّكَاةُ مَغْرَماً، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، وَعَقَّ اُمَّهُ، وَاَدْنٰى صَدِيْقَهُ، وَاَقْصٰى اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا؛ فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحاً حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفاً وَمَسْخاً، وَقَذْفاً، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۴۵۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مالِ غنیمت کو دولت' امانت کو مالِ غنیمت' زکوٰۃ کو جرمانہ' علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے حاصل کیا جائے گا' خاوند اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا' آدمی اپنے دوستوں کو قریب کرے گا اور اپنے والد کو دور کرے گا' مسجدوں میں شور و شغب ظاہر ہو گا' قبیلے کا سردار فاسق انسان ہو گا اور قوم کا راہنما ذلیل ترین شخص ہو گا' ایک شخص کی عزّت اس کے شرّ سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی' گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں گے' جب شرابیں پی جانے لگیں گی اور اس اُمّت کے آخری لوگ اُمّت کے پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں گے تو اس وقت تم انتظار کرنا۔ سرخ آندھی کا' زلزلے کا' زمین میں دھنس جانے کا' شکلوں کے مسخ ہو جانے کا' پتھروں کی بارش کا اور قیامت کی دوسری علامات کا جو یکے بعد دیگرے آئیں گی جیسے موتیوں کا ہار جس کا دھاگہ

ٹوٹ جائے تو موتی یکے بعد دیگرے گرنے شروع ہو جاتے ہیں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حزامی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۵)

۵۴۵۱ - (۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خِصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ». وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: «تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ» قَالَ: «وَبَرَّ صَدِيْقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ» وَقَالَ: «وَشُرِبَ الْخَمْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میری اُمّت پندرہ (مذموم) کام کرنے لگ جائے گی (جو سابقہ حدیث میں گزر چکے ہیں) تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اتر پڑے گا اور آپؐ نے ان عادتوں کا شمار کیا اور علیؓ نے ان میں سے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائے گا۔ علیؓ نے (سابقہ حدیث میں مذکور ان الفاظ کے بدل) یہ الفاظ کہے کہ (جب میری اُمّت کے لوگ) اپنے دوست کے ساتھ احسان کریں گے اور اپنے باپ سے جفا کریں گے، شراب پی جائے گی اور ریشم کا کپڑا پہنا جائے گا (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۴۹، تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۸)

۵۴۵۲ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ، يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّيْ - أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ - يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيْهِ اِسْمَ أَبِيْ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا».

۵۴۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہیں بنے گا اس کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا (ترمذی، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی ہوا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن ایک کامل انسان کو میرے نسب میں سے یا میرے اہلِ بیت میں سے متعین کرے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ زمین اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔
وضاحت: اس حدیث میں اہلِ تشیع کے اس مؤقف کا ردّ ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی موعود امام محمد بن حسن

عسکری ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۹)

۵۴۵۳ - (۱۷) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ — مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۵۳: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مہدی میری اولاد (یعنی) فاطمہ کی اولاد سے ہو گا (ابوداؤد)

۵۴۵۴ - (۱۸) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ، أَجْلَى الْجَبْهَةِ —، أَقْنَى الْأَنْفِ —، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۵۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مہدی میرے (اہلِ بیت) سے ہو گا جو فراخ پیشانی (اور) اونچے ناک والا ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی' وہ سات سال خلافت کرے گا (ابوداؤد)

۵۴۵۵ - (۱۹) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: «فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِيْ أَعْطِنِيْ. قَالَ: فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہدی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ امام مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا وہ ان سے کہے گا اے مہدی! مجھے عطا کریں' مجھے عطا کریں۔ آپؐ نے فرمایا' امام مہدی اس کے کپڑے کو بھر دیں گے کہ وہ شخص اس کے اٹھانے کی ہمت نہ کر پائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید العمی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۷۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۹)

۵۴۵۶ - (۲۰) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِباً إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيْهِ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ —، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُوْنَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ —، أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثاً، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ

فِي الْاَرْضِ — ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى ، وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۵۴۵۶ : اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف رونما ہو گا چنانچہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص (مدینہ منورہ سے) نکل کر مکّہ مکرمہ کی جانب بھاگ جائے گا۔ اس کے پاس اہلِ مکّہ حاضر ہوں گے اور اسے اس کے گھر سے باہر نکالیں گے اور وہ شخص (امارت کو) پسند نہیں کرے گا۔ پس لوگ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گے اور اس کے مقابلہ کے لئے شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو اس لشکر کو مکّہ اور مدینہ کے درمیان "بیداء" نامی جگہ پر دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ واقعہ دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے بہترین لوگ آئیں گے اور اس کی بیعت کریں گے۔ اس کے بعد ایک شخص قریش سے ظاہر ہو گا جس کے ماموں کلب قبیلہ سے ہوں گے تو وہ ان کے خلاف لشکر بھیجے گا تو بیعت کرنے والے اس لشکر پر غالب آ جائیں گے اور یہ لشکر کلب قبیلے کا لشکر ہو گا اور وہ شخص لوگوں میں اپنے پیغمبر کے طریقہ کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام مکمل طور پر زمین پر قائم ہو جائے گا وہ شخص سات سال تک رہے گا' اس کے بعد وفات پا جائے گا اور مسلمان اس کی نماز جنازہ ادا کریں گے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں جس شخص کا ذکر کیا گیا ہے وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں' ابدال کا ذکر ابوداؤد کی حدیث میں بھی ہے اس سے مقصود وہ ابدال نہیں ہیں جو صوفیاء کے ہاں ہیں بلکہ اس سے مقصود اُمّتِ مسلمہ کے زاہد اور عبادت گزار لوگ ہیں اور عصائب سے مقصود اُمّتِ مسلمہ کے بہترین لوگ ہیں۔ لیکن اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے ابدال وغیرہ کا ذکر کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث ضعیف ہے' قابلِ استدلال نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۵۰۲)

۵٤۵۷ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «بَلَاءٌ يُصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ ، حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَلْجَاُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ ، فَيَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً ، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا — شَيْئاً اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَاراً ، وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئاً اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ — ، يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ» . رَوَاهُ [الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ صَحِيْحٌ] .

۵۴۵۷ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا تذکرہ کیا جو اُمّتِ مسلمہ کو لاحق ہو گی یہاں تک کہ کوئی شخص ایسی جائے پناہ نہیں پائے گا جہاں وہ ظلم سے پناہ حاصل کر سکے (اس دوران) اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ظاہر کرے گا جو میری اولاد اور میرے اہلِ بیت سے ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے سبب زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ بھر دے گا جیسا کہ یہ جور و ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ آسمانوں

اور زمین میں رہنے والے سبھی اس سے خوش ہوں گے آسمان کھل کر موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین بھی پوری طرح سے روئیدگی کا منظر پیش کرے گی یہاں تک کہ زندہ اشخاص فوت شدہ اشخاص کی زندگی کی آرزو کریں گے وہ شخص ایسی (قابلِ رشک) حالت میں سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا (   )

وضاحت : مشکوٰۃ کے تمام نسخوں میں خالی جگہ ہے۔ امام حاکمؒ نے اس حدیث کو "مستدرک حاکم" جلد۴ صفحہ۴۶۵ میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ **امام ذہبیؒ** نے حاکم کی تصحیح کا رد کرتے ہوئے اس حدیث کی سند کو اندھیرے والی قرار دیا ہے۔ علامہ البانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں حمانی راوی ضعیف ہے نیز تلخیص الحبیر میں ہے کہ عَمرو بن عبید اللہ راوی معروف نہیں ہے اور یہ حدیث مسند احمد جلد۳ صفحہ۳۷ میں ددسری سند سے مختصر بیان ہوئی ہے اور اس میں علاء بن بشیر راوی مجہول ہے۔(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۵۰۲)

۵٤۵۸ ـ (۲۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ، حَرَّاثٌ، عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ ـ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ، يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ ـ أَوْ قَالَ: إِجَابَتُهُ ـ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۵۸ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وراء النہر (شہر) سے ایک شخص ظاہر ہو گا اس کو حارث' حراث (کاشتکار) کہا جاتا ہو گا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہو گا جس کا نام منصور ہو گا وہ آلِ محمدؐ کو اسی طرح مساعدت سے نوازے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تقویت دی تھی۔ ہر مومن شخص کا فرض ہے کہ وہ اس کی مدد کرے یا اس (کی باتوں) کو تسلیم کرے (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ھلال بن عمرو راوی مجہول ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۲۶' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۷۰)

۵٤۵۹ ـ (۲۳) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ ـ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۹ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو نہ کریں گے اور انسان سے اس کی لاٹھی کا کنارا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام نہ کرے گا اور اس کی ران بتائے گی کہ اس کے گھر والوں نے اس کے جانے کے بعد کیا نئے کام کیئے ہیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٦٠ - (٢٤) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْآيَاتُ — بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

تیسری فصل

۵۴۶۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی علامات دو سو سال کے بعد رونما ہوں گی (ابنِ ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عون بن عمارہ قیس راوی ضعیف اور منکرُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۰۶' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۳۲۲' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۷۰)

٥٤٦١ - (٢٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِیَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» .

۵۴۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان کے پاس جاؤ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہو گا (احمد' بیہقی دلائلُ النبوہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی متکلم فیہ ہے (الجرح و التعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۷۰)

٥٤٦٢ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ، ـ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً ـ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ

۵۴۶۲: ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ علیؓ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر کہا کہ بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سردار کا لقب دیا اور اس کی نسل سے ایک شخص ظہور پذیر ہو گا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام جیسا ہے وہ اخلاق میں نبیؐ کے مشابہ ہو گا لیکن خلقت میں نہیں ہو گا بعدازاں ایک واقعہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کرے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۵۰۳)

٥٤٦٣ - (٢٧) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا، فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا، وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ، وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ، يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ، هَلْ اُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا، فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِيْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ، سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ، وَاَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ، فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ، فَاِذَا [هَلَكَ] — الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۴۶۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے جس سال وفات پائی اس سال کا ذکر ہے کہ اس میں مکڑی دیکھنے میں نہ آئی۔ عمرؓ نے اس پر شدید غم کا اظہار کیا۔ چنانچہ (ایک) گھوڑ سوار یمن کی جانب (دوسرا) عراق کی جانب (تیسرا) شام کی جانب بھیجا۔ وہ مکڑی کے بارہ میں دریافت کر رہا تھا کہ کیا کسی شخص نے کچھ مکڑیاں دیکھی ہیں؟ چنانچہ یمن کی جانب جانے والا گھوڑ سوار آیا اور ایک مٹھی مکڑیوں سے بھری ہوئی عمرؓ کے سامنے بکھیر دی۔ جب عمرؓ نے مکڑی کا مشاہدہ کیا تو "اللہ اکبر" کے کلمات کہے اور بتایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ عزّوجل نے ہزار قسم کی مخلوق کو پیدا کیا ہے ان میں سے چھ سو سمندر میں اور چار سو جنگل میں ہیں اور اس مخلوق میں سے سب سے پہلے مکڑی فنا ہو گی اور جب مکڑی ختم ہو جائے گی تو دوسری مخلوق اس کے پیچھے دھاگے کے موتیوں کی طرح ختم ہوتی چلی جائے گی (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمان)

وضاحت: حکیم ترمذیؒ نے "نوادرُ الاصول" میں ابو یَعْلیٰ موصلی نے اپنی "مسند" میں اور ابو الشیخؒ نے "العظمہ" میں اس کو بیان کیا اور اسے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

(قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات اور دجّال)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٤٦٤ - (١) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُوْنَ؟». قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ. قَالَ: «اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٍ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ: «وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۴۶۴: حُذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا گفتگو کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات نہ دیکھو گے۔ چنانچہ آپؐ نے (قیامت کی نشانیوں کو درج ذیل ترتیب سے) ذکر فرمایا' دھواں' دجّال' دابۃُ الارض' سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا' عیسیٰ بن مریم کا نزول' یاجوج و ماجوج کا ظہور' اور تین مرتبہ دھنسائے جانے کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے ایک مشرق اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں ہو گا اور ان کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی جانب دھکیلے گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آگ عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔

ایک اور روایت میں دسویں علامت کے طور پر آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں گرا دے گی (مسلم)

وضاحت: دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک کی سورۃُ الدّخان میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) جس دن آسمان پر نمایاں دھواں ظہور پذیر ہو گا۔

چنانچہ حُذیفہؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ چالیس روز میں دھواں مشرق و مغرب کو بھر دے گا۔ ایماندار شخص کی کیفیت زکام والے شخص جیسی ہو گی اور کافر کی کیفیت نشہ کرنے والے انسان جیسی ہو گی۔ حدیث میں ایک تیز آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔ اس سے مقصود کفّار ہیں جنہیں آگ سمندر میں دھکیلے گی۔ کہا جاتا ہے کہ سمندر کا پانی آگ میں تبدیل ہو جائے گا آگ اور آندھی دونوں مل کر تیز ہو جائیں گی تاکہ دھکیلنے کا عمل تیز رفتاری سے مکمل ہو (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ۱۸۵)

٥٤٦٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا. اَلدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَیْصَّةَ — اَحَدِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھ علامات (ظاہر ہونے) سے پہلے اعمالِ (صالحہ) میں پیش قدمی کرو۔ دھواں' دجّال' دابّۃُ الارض' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' وہ فتنہ جو عام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا اور خاص فتنہ جو ہر انسان کے لیے ہلاکت آفریں ہو گا (مسلم)

٥٤٦٦ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجاً طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی، وَاَیُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِهَا قَرِیْباً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۶: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' علاماتِ قیامت میں سے پہلی علامت جو ظاہر ہو گی وہ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے یا دابّۃُ الارض کا لوگوں کے سامنے چاشت کے وقت آنا ہے اور ان دونوں میں سے جو بھی علامت پہلے وقوع پذیر ہو گی تو دوسری (علامت) اس کے بعد جلد ہی واقع ہو گی (مسلم)

٥٤٦٧ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا یَنْفَعُ نَفْساً اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْراً﴾: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْاَرْضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تین علامات کا ظہور ہو گا تو کسی شخص کو ایمان لانے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا جب کہ وہ پہلے ایمان نہیں لایا یا جس نے ایمان (لانے) کے بعد نیک اعمال نہیں کیے۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا' دجّال کا ظاہر ہونا اور دابّۃُ الارض کا ظہور پذیر ہونا (مسلم)

٥٤٦٨ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ غَرَبَتِ

الشَّمْسُ: «اَتَدْرِيْ — اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ؟» — قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَيُقَالُ لَهَا: اِرْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) استفسار کیا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپؐ نے بتایا کہ سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے اور (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے اور عنقریب (یہ ہو گا) کہ وہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا' وہ (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرے گا (لیکن) اس کو اجازت نہیں ملے گی بلکہ اس کو کہا جائے گا کہ جدھر سے تو آیا ہے اسی طرف واپس لوٹ جا چنانچہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تشریح ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے۔" آپؐ نے فرمایا' اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: عرش گول ہے اس نے تمام کائنات کا احاطہ کیا ہوا ہے' عرش کے نیچے کی جگہ کے تعین کا علم صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ہے۔ بعض احادیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ عرش گول شکل والا ہے' اس کے پائے ہیں اور فرشتوں نے اسے اٹھا رکھا ہے پس ظہر کی نماز کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب وہ عرش کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور آدھی رات کے وقت عرش سے بہت دور ہوتا ہے' اس وقت سورج سجدہ کرتا ہے اور اجازت ملنے پر طلوع ہوتا ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ کا قول ہے کہ استقرار سے مقصود سجدہ ہے اور اس کے بالمقابل اس کا چلنا ہے جو ہمیشہ سے ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۷۳)

۵٤٦٩ - (٦) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۹: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہے (مسلم)

۵٤٧٠ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ (کی

ذات) تم پر مخفی نہیں ہے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں جبکہ مسیح دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہو گی گویا اس کی آنکھ خالی منقّہ ہے (بخاری' مسلم)

٥٤٧١ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ؛ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كـ فـ ر». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر نے اپنی اُمّت کو کانے کذّاب سے ڈرایا ہے۔ خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ دجّال کانا ہے جبکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے' دجّال کی دونوں آنکھوں کے درمیان "ک ف ر" لکھا ہو گا (بخاری' مسلم)

٥٤٧٢ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟: اِنَّهُ اَعْوَرُ؛ وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ: اِنَّهَا الْجَنَّةُ. هِيَ النَّارُ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! میں تمہیں دجّال کے بارے میں بتاتا ہوں کسی پیغمبر نے اس کے بارے میں اپنی اُمّت کو نہیں بتایا۔ وہ کانا ہو گا اور وہ اپنے ساتھ جنّت اور دوزخ کے مشابہ (جنّت اور دوزخ) رکھے گا جس کو وہ جنّت کہے گا وہ دوزخ ہو گی اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا (بخاری' مسلم)

٥٤٧٣ - (١٠) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا؛ فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ».

۵۴۷۳: حُذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دجّال (جب) نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی' جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ (درحقیقت) جلانے والی آگ ہو گی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہو گا۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس کی آگ میں گر پڑے۔ وہ ٹھنڈا عمدہ پانی ہو گا (بخاری' مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ بلاشبہ دجّال کی (ایک) آنکھ برابر سطح والی ہو گی اس پر موٹا سا آبلہ ہو گا' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" کا لفظ لکھا ہو گا' ہر مومن شخص اسے پڑھے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو گا نہیں۔

٥٤٧٤ - (١١) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ -، مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجال کی بائیں آنکھ کانی ہو گی (اس کے جسم پر) کثرت کے ساتھ بال ہوں گے' اس کے ہمراہ اس کی جنت اور اس کی دوزخ ہو گی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت) جنت ہو گی اور جنت (دراصل) دوزخ ہو گی (مسلم)

٥٤٧٥ - (١٢) **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُوْنَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطِطٌ -، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ -، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِيْناً، وَعَاثَ شِمَالاً، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوْا». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُوْنَ يَوْماً، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ! قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى -، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوْعاً -، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ -، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلاً مُمْتَلِئاً شَبَاباً، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ - رَمْيَةَ الْغَرَضِ -، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ -، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ -، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ - حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ - فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى إِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلٰى عِيْسٰى: إِنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَاداً لِيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ -، فَحَرِّزْ - عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللهُ

يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةِ، فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ وَيَقُوْلُ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ، ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ –، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ –، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ – فِى رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى — كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ – وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ –، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ». وَفِى رِوَايَةٍ «تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ –، وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ – مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ –، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ –، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِىْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّىْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِى الرِّسْلِ –، حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ – مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِى الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ – مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِىَ قَوْلُهٗ: «تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ: سَبْعَ سِنِيْنَ». رَوَاهُمَا التِّرْمِذِىُّ.

۵۴۷۵: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کیا آپؐ نے بتایا کہ اگر میری موجودگی میں اس کا خروج ہوا تو میں تمہاری جانب سے بھی اس پر دلیل کے ساتھ غالب آ جاؤں گا اور اگر اس کا خروج میری عدم موجودگی میں ہوا تو ہر شخص اپنی جانب سے اس کے ساتھ مقابلہ کرے اور ہر مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہو گا بلاشبہ دجّال، جوان گھنگریالے بالوں والا ہو گا۔ اس کی (ایک) آنکھ پھولی ہوئی ہو گی گویا کہ میں اس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ سمجھتا ہوں، تم میں سے جس شخص سے اس کی ملاقات ہو جائے وہ اس پر سورتِ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ کر دم کرے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ اس پر سورتِ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے اس لئے کہ ان آیات کے سبب تمہیں اس کے فتنے سے بچاؤ حاصل ہو گا، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر نکلے گا وہ دائیں بائیں فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم نے ثابت قدم رہنا ہو گا۔ (نواسؓ) ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپؐ

نے جواب دیا' چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک جمعہ کے برابر اور بقیہ دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہو گا' کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کریں گی؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' تم نے نماز کے اوقات کا اندازہ لگانا ہو گا۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کس قدر تیز رفتاری سے گھومے گا؟ آپؐ نے فرمایا' اس بارش کی مانند جس کو پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ لوگوں کے پاس جائے گا' انہیں اپنی جانب دعوت دے گا۔ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے وہ بادلوں کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسنے لگ جائے گی اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اُگائے گی۔ لوگوں کے چارپائے جب شام کو ان کے پاس آئیں گے تو ان کی کہان پہلے سے کہیں زیادہ بڑی ہو گی اور ان کے پستان دودھ سے بہت زیادہ بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو باہر نکلے ہوئے ہوں گے' اس کے بعد دجال (کچھ) لوگوں کے پاس جائے گا انہیں دعوت دے گا' وہ اس کی بات (ماننے) سے انکار کر دیں گے۔ جب وہ وہاں سے جائے گا تو وہ خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ان کے ہاتھ مال و دولت سے خالی ہو جائیں گے اور اس کے بعد دجال بے آباد زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے اُگل دے چنانچہ زمین میں چھپے ہوئے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں (اپنے امیر کے پیچھے رواں دواں رہتی ہیں) اس کے بعد وہ دجال ایک شخص کو بلائے گا جو بھرپور جوانی والا ہو گا' تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا (دونوں ٹکڑوں کے درمیان فاصلہ) تیر مارنے کی جگہ سے نشانے تک کے برابر ہو گا۔ دجال پھر اسے بلائے گا تو وہ (اس کی جانب) مسکراتا ہوا ٹہلتا ہوا آئے گا۔ وہ دجال اسی حالت میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے' وہ دمشق (شہر) کی مشرقی جانب سفید مینار کے قریب اتریں گے' انہوں نے گیرو رنگ کی دو چادریں زیب تن کی ہوں گی اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے۔ سر نیچے کرتے وقت ان کے سر سے (پانی کے) قطرات گریں گے اور سربلند کرتے وقت موتیوں کی مانند قطرات لڑھکتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ یہ ناممکن ہو گا کہ کوئی کافر عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا کو محسوس کرے اور وہ مر نہ جائے' ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نظر تک جائے گی چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے "لُدّ" شہر کے دروازے پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس جائیں گے جن کو اللہ نے دجال سے تحفظ دیا تھا وہ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام ابھی ایسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی کریں گے کہ میں نے ایسے بہاڑ سے بندوں کو باہر نکالا ہے کہ کوئی شخص بھی ان کے ساتھ نبرد آزما نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ میرے بندوں کو طور (پہاڑ) میں محفوظ کر لیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو نکالے گا (وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق دوڑتے ہوئے آئیں گے) اور "وہ اونچی جگہوں سے دوڑتے ہوئے آئیں گے" ان کا پہلا دستہ بحیرہ "طَبَرِیَّہ" کے پاس سے گزرے گا' وہ اس میں موجود تمام پانی کو پی کر ختم کر دیں گے اور جب ان کا آخری دستہ گزرے گا تو وہ (اس خیال کا) اظہار کریں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا' اس کے بعد وہ چلیں گے یہاں تک کہ وہ جبلِ خمر

تک پہنچ جائیں گے جو بیتُ المَقدِس کا ایک پہاڑ ہے اور وہ (بلند آواز سے) کہیں گے کہ ہم نے زمین پر (آباد) سب مخلوق کو ختم کر دیا ہے' چلو (اب) ہم آسمان میں موجود مخلوق کو بھی موت سے ہمکنار کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیروں کو آسمان کی جانب پھینکیں گے' اللہ تعالیٰ ان کی جانب سے پھینکے گئے ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس بھیجے گا اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء محصور ہو جائیں گے یہاں تک کہ (اسبابِ معیشت کی تنگی کی وجہ سے) بیل کا سر ان کے نزدیک تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر ہو گا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا داخل کر دیں گے' وہ سب کے سب موت سے ہم کنار ہو جائیں گے جیسے کوئی شخص موت سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء میدانی علاقے میں اتریں گے' زمین پر ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہ ہو گی جو یا جوج اور ماجوج کی چربی اور بدبو سے خالی ہو۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ایسے پرندے اتاریں گے جن کی گردنیں خراسانی نسل کے اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہوں گی وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پرندے ان کی لاشوں کو نَہْبَلُ (مقام) پر پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں' ان کے تیروں' ان کے ترکشوں کو سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو تمام گھروں پر برسے گی خواہ وہ اینٹوں کے بنے ہوئے ہوں یا اونی خیمے ہوں اس بارش سے زمین دھل کر آئینے کی مانند شفاف ہو جائے گی۔ اس کے بعد زمین کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنے پھل اگائے اور اپنی برکات نچھاور کرے۔ ان دنوں ایک جماعت کے لیے ایک انار کافی رہے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں آرام کر سکیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی رہے گا اور ایک بکری کا دودھ مختصر خاندان کے لیے کافی رہے گا' وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عمدہ قسم کی ہوا بھیجے گا' وہ ان کی بغلوں میں داخل ہو جائے گی اور تمام مومنوں اور مسلمانوں کو موت کے حوالے کر دے گی (پھر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو زمین پر گدھوں کی مانند نفسانی خواہشات کی تکمیل کریں گے چنانچہ ان پر قیامت قائم ہو گی (مسلم) البتہ روایت کے یہ الفاظ کہ "پرندے ان کی لاشوں کو نَہبل مقام پر پھینک دیں گے" سے "سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے" کو امام مسلمؒ نے ذکر نہیں کیا (ان دونوں روایتوں کو ترمذی نے ذکر کیا ہے)

وضاحت: آپؐ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں دجال آیا تو میں اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا' یہ اس وقت فرمایا جب آپؐ کے علم میں نہ تھا کہ وہ آپؐ کے زمانہ میں خروج نہیں کرے گا' اسی لئے آپؐ نے اس کی علامات ذکر کی ہیں کہ جب ایک دن سال کے برابر ہو گا تو اس دن کی نمازیں اندازے کے ساتھ ادا ہوں گی ہر دو نمازوں کے درمیان جس قدر عام طور پر وقت ہوتا ہے اتنا وقت گزارنے کے بعد دوسری نماز کا وقت ہو جائے گا پھر اسے ادا کیا جائے گا یہ ہرگز مقصود نہیں کہ اس دن میں صرف پانچ نمازیں ادا کی جائیں گی۔

دجال کا زمین کو حکم دینا کہ وہ اپنا خزانہ نکالے اور وہ خزانہ نکال دے گی یا نوجوان کو قتل کرنے کے بعد زندہ

کرنا' اس قسم کے واقعات شعبدہ بازی کی صورت کے ہیں۔ بسا اوقات اللہ پاک اس قسم کے لوگوں کو ڈھیل دے دیتے ہیں اور بظاہران سے متحیّر العقول واقعات سرزد ہوتے ہیں' یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیّت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر دجّال دوسری بار اسی انسان کو قتل کرنا چاہے گا تو قتل نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت شامل حال نہ ہو گی۔

دمشق کے اس مینار کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ سن ۷۴۱ ہجری میں سفید پتھروں سے از سرِ نو یہ مینار بنایا گیا تھا جو عیسائیوں کے فنڈ سے تیار ہوا' انہوں نے ہی پہلے اسے آگ لگائی تھی۔ یہ مینار عیسائیوں کے فنڈ سے شاید اس لئے تیار کیا گیا کہ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ حدیث میں مذکور لفظ "نَہَلْ" صحیح نہیں جب کہ صحیح لفظ "مُحْبَلْ" ہے جس کا معنی گڑھا ہے۔ جامع ترمذی میں اسی طرح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۴' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

٥٤٧٦ - (١٣) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَیَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ - مَسَالِحُ الدَّجَّالِ. فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ: اَیْنَ تَعْمِدُ؟ فَیَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ: اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَیَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ. فَیَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْہُ. فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ: اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ». قَالَ: «فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ، فَاِذَا رَآہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ! ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «فَیَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ - فَیَقُوْلُ: خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ، فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا». قَالَ: «فَیَقُوْلُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ؟» قَالَ: «فَیَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ». قَالَ: «فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ - مِنْ مَفْرِقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ». قَالَ: «ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ: قُمْ، فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا، ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ: اَتُؤْمِنُ بِیْ؟ فَیَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ اِلَّا بَصِیْرَۃً». قَالَ: «ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ» قَالَ: «فَیَأْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ، فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا، فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا». قَالَ: «فَیَأْخُذُہٗ بِیَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ، فَیَقْذِفُ بِہٖ، فَیَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَہٗ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ» فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ھٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَھَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال کا خروج ہو گا تو اس کی جانب ایک ایماندار شخص روانہ ہو گا' اس شخص سے دجّال کے مسلّح محافظین ملاقات کریں گے اور اس سے دریافت کریں گے کہ تو کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتا ہے؟ وہ (انہیں) بتائے گا کہ میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے (ابھی ابھی حق کے خلاف) خروج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اس سے دریافت کریں گے کہ

کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا' ہمارا رب تو ظاہر ہے وہ (سب متفق ہو کر) کہیں گے' اسے قتل کر دو۔ پھر وہ آپس میں اس خیال کا اظہار کریں گے کہ کیا تمہارے خدا (دجال) نے تمہیں روکا نہیں ہے کہ تم نے اس کے علم کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب ایماندار شخص دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا تذکرہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے' دجال اس شخص کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹا دیا جائے اور کہے گا کہ اسے پکڑو اور اس کا سر کچل دو چنانچہ اس کی کمر اور اس کا پیٹ ضربات سے متورم ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' دجال (اس شخص سے) دریافت کرے گا کہ تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا تو مسیح کذّاب ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بارے میں (دجال) حکم دے گا کہ اس کی (سر کی) مانگ پر آرا چلایا جائے یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ (آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد) دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر اس شخص کو کہے گا کہ کھڑا ہو چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا اس کے بعد اس سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا کہ میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے (کہ تو دجال کذاب ہے) آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد وہ شخص اعلان کرے گا' اے لوگو! اب میرے بعد کسی شخص کے بارے میں (یہ شعبدہ بازی) نہیں دکھا سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کی گردن سے ہنسلی تک کی جگہ تانبہ کی صورت اختیار کر جائے گی وہ اس کو قتل کرنے کی طاقت نہ پائے گا پھر وہ اس کو اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا لوگوں کا خیال ہو گا کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے جب کہ اسے جنت میں گرایا گیا ہو گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربُّ العالمین کے نزدیک یہ شخص تمام لوگوں سے شہادت کے لحاظ سے بڑا عظمت والا ہو گا (مسلم)

وضاحت : ایک روایت میں ہے کہ دجال اس شخص کو تلوار کے ساتھ قتل کرے گا جبکہ دوسری روایت میں آرا چلانے کا ذکر ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں اگر ایک واقعہ ہے تو پھر کہہ سکتے ہیں کہ تلوار ایسی ہو گی جو آرے کی مانند ہو گی' اس پر دونوں کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ دجال اس شخص کو تکلیف دینے کی صورت میں قتل کرے گا (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۷۶)

٥٤٧٧ ـ (١٤) **وَعَنْ** أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ» قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيْلٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۷ : اُمِّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ دجال (کے فتنہ) سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔ اُمِّ شریکؓ کہتی ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ تعداد میں بہت کم ہوں گے (مسلم)

٥٤٧٨ ـ (١٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ

يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفاً، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے انہوں نے طیلسان (کپڑے کا) لباس پہن رکھا ہو گا (مسلم)

٥٤٧٩ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ - فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، اَوْمِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهُ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۹: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجال نکلے گا اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کا داخلہ ممنوع ہو گا' وہ مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ جگہ پر اترے گا۔ اس کے پاس ایک شخص جائے گا جو بہت نیکو کار ہو گا' وہ اس کو (مخاطب کر کے) کہے گا' میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ دجال کہے گا کہ مجھے بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے زندہ کر لوں تو کیا تم میری خدائی کے بارے میں شک کرو گے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے (اس کے بعد) وہ اسے قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کرے گا (زندہ ہونے کے بعد) وہ شخص کہے گا' اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں آج کے دن سے زیادہ بصیرت پہلے کبھی نہ تھی (اس کے بعد) دجال اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

٥٤٨٠ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ - الْمَدِيْنَةُ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مسیح دجال مشرق (کی جانب) سے خروج کرے گا' اس کی منزل مقصود مدینہ منورہ ہو گی۔ وہ اُحد پہاڑ کے پیچھے اُترے گا تو فرشتے اس کے چہرے کو شام کی جانب پھیر دیں گے وہاں وہ تباہ ہو جائے گا (بخاری' مسلم)

٥٤٨١ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۸۱: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مدینہ منورہ میں دجال کا

خوف نہیں ہو گا' ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو (محافظ) فرشتے ہوں گے (بخاری)

٥٤٨٢ - (١٩) **وَعَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِيْ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةً، فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟». قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْماً الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلاً نَصْرَانِيّاً، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثاً وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلاً مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْراً فِي الْبَحْرِ، فَاَرْفَاُوْا - اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ - الشَّمْسُ، فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ - كَثِيْرُ الشَّعْرِ، لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوْا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: اَيُّهَا الْقَوْمُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلاً فَرِقْنَا - مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعاً حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقاً، وَاَشَدُّهٗ وَثَاقاً، مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ - اِلٰى عُنُقِهٖ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ. قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ -، فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْراً، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ، فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ، فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعاً وَفَزِعْنَا مِنْهَا. وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً، فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ - قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ: اَمَا اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ -. قَالُوْا: وَعَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ، وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَاَطَاعُوْهُ. قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ - اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ: اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ [الدَّجَّالُ] - وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ

يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ، فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ —، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِداً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتاً يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا». قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ـ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ ـ: «هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، «فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ. أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ — أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ —، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ —، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ» وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۸۲ : فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے کو یہ پکارتے ہوئے سنا کہ (اس) نماز کے لیئے (بالخصوص) جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپؐ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا' تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو علم ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہ تو کسی مرغوب چیز کے لیے اور نہ ہی دشمن سے ڈرانے کے لیے جمع کیا ہے البتہ میں نے تمہیں اس لیئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو عیسائی تھا وہ آیا' اس نے بیعت کی اور اسلام میں داخل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے ایک واقعہ بتایا ہے جو مسیح دجّال کے بارے میں اس واقعہ کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں بتایا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ان تیس رفقاء کے ساتھ پانی کی بڑی کشتی میں سوار ہوا جن کا تعلق "لخم" اور "جُذام" قبیلے کے ساتھ تھا۔ ایک ماہ کشتی سمندر میں موجوں کے تھپیڑے کھاتی رہی (ایک دن موج نے) سورج غروب ہونے کے قریب کشتی کو ایک جزیرے کے قریب لنگر انداز کر دیا چنانچہ سب چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے' وہاں انہیں ایک ایسا جانور ملا جس (کے جسم) پر گھنے اور سخت بال تھے' بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا اگلا حصّہ کدھر اور پچھلا حصّہ کدھر ہے؟ انہوں نے کہا' تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا' میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا' جاسوسی سے کیا مقصود ہے؟ اس نے کہا' لوگو! اس شخص کے پاس چلو جو اس محل میں رہتا ہے وہ تمہاری باتیں سننے کا مشتاق ہے۔ تمیم داریؓ نے بیان کیا کہ جب اس نے ایک شخص کا ذکر کیا تو ہمیں جاسوس سے خوف ہوا کہ کہیں (انسانی صورت میں) شیطان نہ ہو۔ تمیم داریؓ نے بتایا کہ ہم تیز تیز چلے یہاں تک کہ ہم محل میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا' ہم نے اتنی بڑی ڈیل ڈول والا انسان پہلے کبھی نہ دیکھا تھا' وہ نہایت مضبوط جکڑا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے' اس کے دونوں گھٹنے ٹخنوں تک لوہے (کی زنجیر) سے بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے دریافت کیا' تجھ پر افسوس ہے' تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا' میرے بارے میں علم ہو چکا

ہے تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ہم عرب باشندے ہیں' ہم ایک پانی کی کشتی میں سوار ہوئے' سمندر کی موجوں نے ایک ماہ تک ہمیں گھیرے رکھا (جیسے ہی) ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہماری ملاقات ایک ایسے جانور سے ہوئی جس کے جسم پر گھنے بال تھے اس نے بتایا کہ میں جاسوس ہوں' تم لوگ اس شخص کے پاس چلو جو اس محل میں موجود ہے تو ہم سبک رفتاری سے تیری جانب چل پڑے (لیکن جاسوس سے ہم گھبرا گئے اور ہم خوفزدہ ہو گئے کہ یہ تو شیطان ہے۔ اس نے کہا' تم مجھے بَیْسان (فلسطین کے نزدیک) بستی کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا' اس کے بارے میں تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا' میں تم سے استفسار کر رہا ہوں کہ کیا وہ کھجوریں بار آور ہو رہی ہیں؟ ہم نے کہا' ہاں! اس نے بتایا' جان لو کہ مستقبل قریب میں وہ بار آور نہیں ہوا کریں گی۔ اس نے دریافت کیا' مجھے بُحَیْرَہ "طَبَرِیَہ" کے بارے میں خبر دو؟ ہم نے استفسار کیا کہ بُحیرہ "طَبَرِیَہ" کے بارے میں کس حیثیت سے تو دریافت کر رہا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس میں بے انتہا پانی ہے۔ اس نے آگاہ کیا کہ عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا' تم مجھے زُغَر (شہر) کے چشمے کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے استفسار کیا' تو اس کی کس حیثیت کے بارے میں دریافت کر رہا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ کیا اس چشمہ میں پانی موجود ہے اور کیا وہاں کے باشندے اس پانی کے ساتھ زراعت کر رہے ہیں؟ ہم نے بتایا' ہاں! اس میں بے بہا پانی ہے اور وہاں کے باشندے اس کے پانی سے زراعت کر رہے ہیں۔ اس نے کہا' تم مجھے اُمّیوں یعنی اہلِ عرب کے پیغمبر کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا ہے؟ ہم نے بتایا' وہ مکّہ چھوڑ کر مدینے آ گیا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا اس نے عرب کے لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے دریافت کیا کہ وہ ان (کے مقابلہ) میں کیسا رہا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب کی قریبی آبادیوں پر غالب آ چکا ہے اور وہاں کے لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے ان سے تاکیداً استفسار کیا کہ ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا' خبردار! بلاشبہ ایسا کرنا ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں اور یقیناً بہت جلد مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی تو میں ظاہر ہوں گا۔ میں چالیس دن میں (روئے) زمین پر پھر جاؤں گا مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ ہر بستی میں جاؤں گا' ان دونوں میں جانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ جب بھی میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونا چاہوں گا تو میرے سامنے فرشتہ (رکاوٹ) ہو گا۔ اس کے ہاتھ میں میان سے باہر نکالی ہوئی تلوار ہو گی وہ مجھے اس میں جانے سے روکے گا اور بلاشبہ اس کے ہر بازار پر فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ (یہ واقعہ سننے کے بعد) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اپنی لاٹھی مارتے ہوئے فرمایا' یہ طَیبہ ہے' یہ طَیبہ ہے' یہ طَیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ آگاہ رہو! کیا میں تمہیں (یہ باتیں) بتایا نہ کرتا تھا؟ سب لوگوں نے اثبات میں جواب دیا (آپؐ نے فرمایا) بلاشبہ مجھے تمیم داریؓ کا (بیان کردہ) یہ واقعہ اچھا لگا ہے اور یہ اس واقعہ کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں دجّال اور مدینے کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ خبردار! بلاشبہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں! بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے' وہ مشرق کی جانب ہے' وہ مشرق کی جانب ہے اور آپؐ نے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

٥٤٨٣ - (٢٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلاً آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ — كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا — ، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئاً عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: «ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ — وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ فِي الدَّجَّالِ: «رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ، جَعْدُ الرَّاْسِ، اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهاً اِبْنُ قَطَنٍ».

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا» فِيْ «بَابِ الْمَلَاحِمِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فِيْ «بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ» اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

۵۴۸۳: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے آپ کو آج کی رات خواب میں کعبہ کے پاس دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ گندمی رنگ والے لوگوں میں سے ایک گندمی رنگ والا شخص نہایت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے (سر کے) بال کانوں کے نچلے کناروں سے نیچے تھے وہ اس طرح خوبصورت دکھائی دے رہے تھے جیسے تم اس قسم کے بال رکھنے والوں میں سے کسی کو بہت زیادہ خوبصورت خیال کرتے ہو۔ اس نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی' اس کے بالوں سے پانی کے قطرات گر رہے تھے۔ وہ دو انسانوں کے کندھوں پر ٹیک لگا کر بیتُ اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بعدازاں میں ایک اور شخص کے پاس تھا جس کے بال معمولی گھنگریالے تھے' اس کی دائیں آنکھ کانی تھی گویا کہ اس کی آنکھ مُنقّہ کی مانند پھولی ہوئی تھی جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ ابنِ قَطَن سے بہت مشابہ تھا' اس نے دونوں ہاتھ دو انسانوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے' وہ بیتُ اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا' یہ کون شخص ہے؟ طواف کرنے والوں نے بتایا کہ یہ مسیح دجّال ہے (بخاری' مسلم)

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے دجّال کے بارے میں فرمایا کہ وہ سرخ رنگت والا' بھاری بھرکم' گھنگھریالے بالوں والا ہو گا' اس کی دائیں آنکھ کانی ہو گی۔ مشابہت کے اعتبار سے لوگوں میں سے ابنِ قَطَن اس کے بہت قریب ہے اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو گا" بابُ الْمَلَاحِم میں ذکر کی گئی ہے اور ہم ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

جس میں ہے کہ "رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے ابنِ صیاد کے واقعہ کے باب میں ذکر کریں گے (اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

٥٤٨٤ - (٢١) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فِي حَدِيْثِ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ، فَأَتَيْتُهُ، فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ، مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ، يَنْزُوْ — فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۴۸۴: فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ تمیم داریؓ کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داریؓ نے بیان کیا' اچانک میرا گزر ایک عورت پر ہوا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ تمیم داریؓ نے استفسار کیا' تو کون ہے؟ اس نے بتایا' میں جاسوس ہوں۔ آپ اس محل کی جانب جائیں چنانچہ میں وہاں گیا تو وہاں ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا تھا' وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا آسمان اور زمین کے درمیان اچھل رہا تھا۔ میں نے استفسار کیا' تو کون ہے؟ اس نے بتایا' میں دجال ہوں (ابوداؤد)

٥٤٨٥ - (٢٢) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا. إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ، أَفْحَجُ —، جَعْدٌ، أَعْوَرُ، مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ — فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۸۵: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں نے تمہیں دجّال کے بارے میں بتایا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اسے سمجھ نہیں سکے ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیح دجّال پست قد ہے' چلتے ہوئے اس کے دونوں قدموں کے درمیان آگے سے تھوڑا فاصلہ اور ایڑیوں کی جانب سے زیادہ فاصلہ ہو گا' وہ کانا ہو گا' اس کی (ایک) آنکھ جسم کے ساتھ برابر ہو گی نہ اُبھری ہوئی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوئی ہو گی۔ اگر تم پر معاملہ پیچیدہ ہو جائے تو سمجھ لو کہ تمہارا پروردگار تو کانا نہیں ہے (ابوداؤد)

٥٤٨٦ - (٢٣) وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ» فَوَصَفَهُ لَنَا

قَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «مِثْلُهَا» يَعْنِي الْيَوْمَ «اَوْ خَيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوْدَ.

۵۴۸۶: ابوعُبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' نوح علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر ایسا نہیں جس نے اپنی اُمت کو دجّال (کے فتنہ) سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ آپؐ نے ہمارے سامنے اس کا تعارف بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا' شاید وہ لوگ جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا جنہوں نے میرا کلام سنا ہے (ان میں سے) کچھ اس سے ملاقات کریں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان دنوں ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' آج کے دن کی طرح یا اس سے بھی بہتر ہو گی (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منقطع ہے' عبداللہ بن سُراقہ نے ابوعُبیدہؓ بن جرّاح سے نہیں سنا (ضعیف ترمذی صفحہ۲۵۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۷۸)

۵۴۸۷ - (۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ - الْمُطْرَقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۸۷: عَمرو بن حریث' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ دجّال' مشرق کی زمین سے خروج کرے گا جس کا نام خراسان ہو گا' کچھ لوگ اس کے پیچھے چلیں گے گویا کہ ان کے چہرے ان ڈھالوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (ترمذی)

۵۴۸۸ - (۲۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ -، فَوَاللهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوْدَ.

۵۴۸۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دجّال کے نکلنے کے بارے میں سنے وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس جائے گا جو خود کو مومن سمجھتا ہو گا لیکن جن شبہات کے ساتھ وہ دجّال بھیجا گیا ہو گا ان کی وجہ سے وہ اس کی تابعداری کرے گا (ابوداؤد)

۵۴۸۹ - (۲۶) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۴۸۹: اسماء بنتِ یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال روئے زمین پر چالیس سال رہے گا۔ (اس وقت) سال ماہ کے برابر' ماہ جمعے کے برابر' جمعہ دن کے برابر اور دن کھجور کی خشک شاخ کو آگ لگنے کے برابر ہو گا (شرحُ السُّنّہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے' یہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے نواس بن سمعان کی حدیث کے خلاف ہے وہ حدیث صحیح ہے۔ نیز اس حدیث اور سمعان کی حدیث میں مطابقت کی صورت یوں بھی ہو سکتی ہے کہ اس حدیث میں مذکور چالیس برس سے مراد وہ کل مُدّت ہے جو دجّال روئے زمین پر گزارے گا اور سمعان کی حدیث نمبر ۵۴۷۵ سے مراد وہ مُدّت ہے جس میں دجّال روئے زمین پر فتنہ و فساد پھیلائے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۹)

۵٤۹۰ - (۲۷) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفاً عَلَیْهِمِ السِّیْجَانُ» . رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۵۴۹۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں سے دجّال کی اطاعت کرنے والے ستّر ہزار (افراد) ہوں گے جنھوں نے سبز رنگ کا سیجان کپڑا پہنا ہو گا۔ (شرحُ السُّنّہ)

وضاحت: سیجان بھی طیلسان کی طرح سبز یا سیاہ کپڑے کو کہتے ہیں (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)
نیز اس حدیث کی سند میں ابو ہارون عبدی راوی متروکُ الحدیث ہے (الضعفاء الصغیر ۲۸۲' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۹)

۵٤۹۱ - (۲۸) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِیْ، فَذَکَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «اِنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ سِنِیْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِیْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِیَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَیْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِهَا. وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا کُلَّهُ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا کُلَّهُ. فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهِ اَنَّهُ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اِبِلَكَ! اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیَاطِیْنُ - نَحْوَ اِبِلِهِ کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعاً، وَاَعْظَمِهِ اَسْنِمَةً» . قَالَ: «وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ، وَمَاتَ اَبُوْهُ، فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْهِ وَنَحْوَ اَخِیْهِ» . قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ. قَالَتْ: فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ: «مَهْیَمْ اَسْمَاءُ» . قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: «اِنْ یَخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ، فَاَنَا حَجِیْجُهُ،

وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ، عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ». رَوَاهُ [أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْهَا وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ مَعَالِمِ التَّنْزِيْلِ].

۵۴۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے‘ آپؐ نے دجّال کا تذکرہ کیا کہ اس (کے خروج) کے پہلے تین سالوں کے دوران پہلا سال ایسا ہو گا کہ آسمان اس سال اپنی بارش کا تیسرا حصّہ روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تیسرا حصّہ روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی تمام بارش کو روک لے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو روک لے گی چنانچہ کوئی جانور اور کوئی درندہ باقی نہیں رہے گا‘ سب مر جائیں گے اور دجّال کا خطرناک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ ایک دیہاتی کے ہاں جائے گا‘ اس سے استفسار کرے گا کہ اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے‘ کیا تجھے یقین نہیں ہو گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ اثبات میں جواب دے گا۔ دجّال اس کے اونٹوں کے ہم شکل اونٹ بنا کر پیش کرے گا جن کے تھن ان سے بہتر اور ان کی کہانیں ان سے بڑی ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا‘ وہ ایک شخص کے پاس جائے گا جس کا بھائی اور والد فوت ہو چکا ہو گا‘ دجّال اسے کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور بھائی کو زندہ کر دوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے‘ کیا تجھے یقین نہیں ہو گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ شخص جواب دے گا‘ ہاں! (میں تجھے اپنا رب مان لوں گا) چنانچہ وہ اس کے والد اور بھائی کے مشابہ شیاطین کی شکلیں پیش کرے گا۔ راوی نے بیان کیا‘ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت سے باہر چلے گئے۔ واپس آئے تو لوگ آپؐ کی باتوں سے پریشان اور غمگین تھے۔ اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے دروازے کی دونوں دہلیزوں کو پکڑا اور آپؐ نے فرمایا‘ اسماء! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! دجّال کا تذکرہ سن کر ہمارے دل نکل گئے ہیں۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ اگر اس کا خروج میری زندگی میں ہوا تو میں اس سے جھگڑا کروں گا وگرنہ میرا پروردگار ہر مومن کے لیے میرا خلیفہ ہو گا۔ میں نے دریافت کیا‘ اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم آٹا گوندھتی ہیں‘ ابھی روٹیاں پکا کر فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ ہم بھوک محسوس کرنے لگ جاتے ہیں تو ان دنوں ایمانداروں کا کیا حال ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا‘ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" کے کلمات کفایت کریں گے جیسا کہ آسمان میں رہنے والے (فرشتوں) کو کفایت کرتے ہیں۔ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۱۶‘ التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰۳۰‘ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳‘ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٩٢ ـ (٢٩) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ: «مَا يَضُرُّكَ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلُ خُبْزٍ وَنَهْرُ مَاءٍ. قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۴۹۲: مُغیرہ بن شُعبَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) دجّال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی دوسرے شخص نے دریافت نہیں کیا۔ بلاشبہ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ تجھے دجّال تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے (آپؐ کو) بتایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپؐ نے جواب دیا' وہ اللہ کے نزدیک ان (اشیاء کی وجہ سے) سے زیادہ ذلیل ہو گا کیونکہ (یہ سب کچھ فریب کاری اور شعبدہ بازی ہو گی) (بخاری' مسلم)

٥٤٩٣ ـ (٣٠) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ أَقْمَرَ ـ، مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعاً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۵۴۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دجّال اپنے گدھے پر (سوار ہو کر) نکلے گا جس کا رنگ بہت سفید ہو گا اور اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ دونوں ہاتھوں کے ستر پھیلاؤ کے بقدر ہو گا (بیہقی کتابُ البعث و النشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۸۰)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

(ابنِ صیّاد کے بارے میں چند معلومات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٤٩٤ - (١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ - بَنِيْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ؟» فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ - . ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ؟ فَرَصَّهُ - النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهٖ» ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «مَاذَا تَرٰى؟» قَالَ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ». قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنِّيْ خَبَّاْتُ لَكَ خَبِيْئًا» وَخَبَاَ لَهٗ: ﴿يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ . فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ . فَقَالَ: «اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ - وَهُوَ يَخْتِلُ - اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ، لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ - ، فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ. فَقَالَتْ: اَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهٗ - هٰذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهٰى - ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۹۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی معیت میں چند صحابہ کرامؓ کی ہمراہی میں ابنِ صیاد (کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس) کے پاس گئے تو انہوں نے اسے بنو مغالہ (قبیلے) کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ان دنوں وہ بلوغت کے قریب تھا' اسے (آپؐ کے آنے کا) علم نہ ہو سکا جب تک کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر نہ مارا۔ بعدازاں آپؐ نے (اس سے) دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آپؐ کی جانب غصے سے دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ناخواندہ لوگوں کی جانب بھیجا گیا ہے۔ بعدازاں ابنِ صیاد نے (آپؐ سے) دریافت کیا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ (اس پر) آپؐ نے اس کو زور سے دبایا اور آپؐ نے فرمایا' میں تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتا ہوں بعدازاں آپؐ نے ابنِ صیاد سے استفسار کیا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے بتایا کہ کبھی میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا معاملہ مشتبہ ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور امتحان) اس سے دریافت کیا' میں نے تیرے لئے (اپنے دل میں) ایک بات چھپائی ہے جبکہ آپؐ نے اس کے لیے یہ آیت چھپائی تھی (جس کا ترجمہ ہے) "جس روز آسمان پر دھواں نمایاں ہو گا" اس نے بتایا' وہ دھواں ہے۔ آپؐ نے (اس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے) فرمایا' دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہ بڑھ سکے گا۔ عُمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی گردن تہ تیغ کرنے کی اجازت دیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (ابنِ صیاد) وہی دجّال ہے (جس کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے) تو تجھے اس پر گرفت حاصل نہیں ہو گی اور اگر یہ شخص دجّال نہیں ہے تو تجھے اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُبیؓ بن کعب انصاری (وہاں سے) چل دیئے' ان کا ارادہ اس باغیچہ میں جانے کا تھا جس میں ابنِ صیاد سکونت پذیر تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خود کو) کھجور کی جھاڑیوں سے چھپا رہے تھے تاکہ ابن صیاد آپ کی موجودگی سے بے خبر رہے۔ آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ آپؐ ابنِ صیاد (کی زبان) سے کچھ سننا چاہتے تھے اور اس وقت ابنِ صیاد اپنے بستر پر چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا' وہ خفیف آواز میں کچھ گنگنا رہا تھا۔ اسی دوران ابنِ صیاد کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کھجور کی جھاڑیوں (کی اوٹ) میں خود کو چھپا رہے ہیں تو اس نے ابنِ صیاد کو پکارا' اے صاف! یہ ابنِ صیاد کا نام تھا۔ (دیکھ) یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہیں (خبردار ہو جا) ابنِ صیاد گنگنانے سے رک گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس کی والدہ اسے خبردار نہ کرتی تو اس کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ عبداللہ بن عُمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوام الناس میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ بعدازاں آپؐ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا تھا میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات سے مطلع کرتا ہوں جس سے کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو مطلع نہیں کیا ہے۔ تم یقین کرو کہ دجّال کانا ہے اور یقیناً اللہ تو کانا نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ابنِ صیاد یہودی النسل تھا' بچپن میں وہ کاہنوں سے ملتا جلتا تھا' اس کی باتیں کبھی سچی اور کبھی

جھوٹ ہوا کرتی تھیں۔ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دجال ہے' جب وہ بالغ ہوا تو مسلمان ہو گیا۔ اس نے حج کیا اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں بھی شامل ہوتا رہا بعد ازاں اس کی کچھ باتوں اور واقعات سے شبہ گزرنے لگا کہ وہ دجال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگِ حرہ کے موقع پر وہ گم ہو گیا اس کے بعد اس کا علم نہ ہو سکا۔ تمیم داری کے بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابنِ صیاد دجال نہ تھا البتہ ابنِ صیاد کا وجود آزمائش سے کم نہ تھا۔ اللہ پاک نے اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ کیا۔

اس حدیث کے مفہوم سے پتا چلتا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ صیاد کو قتل نہیں کیا تھا' حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا' اسے قتل نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ نابالغ تھا اور نابالغ شریعت کا مکلف نہیں ہوتا یا ان دنوں یہودیوں کے ساتھ آپؐ کا معاہدہ تھا اور ذمی کافر کو قتل کرنا جائز نہیں اور پھر اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ بھی نہیں کیا تھا۔

امام نوویؒ صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ابنِ صیاد کا واقعہ خاصا مشکل ہے اور اس کا معاملہ مشتبہ ہے کہ وہ مسیح دجال تھا یا نہیں البتہ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ دجالوں کی فہرست میں سے ہے اور دجال کے بارے میں آپ کی وضاحتیں اس حالت پر محمول ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تاہم ابنِ صیاد کا کاہن ہونا اظہر من الشمس ہے اور عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث کا یہ حصہ کہ "آپؐ نے دجال سے ڈرایا" یہ مستقل دوسری حدیث ہے

(مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۲)

٥٤٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِیَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، - یَعْنِی ابْنَ صَیَّادٍ - فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟». فَقَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، مَاذَا تَرٰی؟». قَالَ: اَرٰی عَرْشاً عَلَی الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ وَمَا تَرٰی؟» قَالَ: اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِباً، اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقاً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لُبِسَ عَلَیْهِ، فَدَعُوْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ابنِ صیاد سے ملے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے (جواباً) دریافت کیا کہ کیا آپؐ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں (اس کے بعد آپؐ نے اس سے سوال کیا) تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے اور آپؐ نے دریافت کیا کہ تجھے (اور) کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے جواب دیا' میں دو سچے اور ایک جھوٹے شخص کو یا دو جھوٹے

اور ایک سچے شخص کو دیکھتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (اس کا معاملہ) اس پر خلط ملط ہو چکا ہے' اس سے کنارہ کش رہو (مسلم)

٥٤٩٦ - (٣) وَعَنْهُ، اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: «دَرْمَكَةٌ - بَيْضَاءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابنِ صیّاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنّت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' (جنّت کی مٹی) سفید میدے جیسی خالص کستوری کی خوشبو کی مانند ہے (مسلم)

٥٤٩٧ - (٤) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ له قولاً اَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا - ، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۷: نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ کی ابنِ صیّاد سے ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی۔ انہوں نے اس کو کوئی کلمہ کہا جس سے وہ ناراض ہو گیا یہاں تک کہ اس کی رگیں پھول گئیں' اس نے راستہ روک لیا۔ اس کے بعد ابنِ عمرؓ (اپنی بہن) حفصہؓ کے پاس گئے' انہیں اس واقعہ کی خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے ابنِ عمرؓ سے کہا' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ تیرا ابنِ صیّاد سے کیا واسطہ (کہ تو نے اس کو ناراض کر دیا) کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجّال کا خروج (اس وقت) ہو گا جب وہ (کسی بات پر) ناراض ہو گا (مسلم)

٥٤٩٨ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ لِيْ: مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ؟! - يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ، اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ»؟. وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «هُوَ كَافِرٌ»؟ وَاَنَا مُسْلِمٌ، اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ؟» وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ. ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ، وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ: فَلَبَّسَنِيْ - ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ: وَقِيْلَ لَهُ: اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ - قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (مدینہ منورہ سے) مکّہ مکرمہ تک ابنِ صیّاد کے ساتھ رہا' اس نے مجھ سے کہا کہ میں لوگوں سے (کس قدر بڑی باتوں سے) ہم کنار ہوا ہوں جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ

میں دجّال ہوں۔ کیا تو نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ دجّال کے ہاں اولاد نہ ہو گی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ دجّال کافر ہو گا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکّہ معظمہ میں داخل نہیں ہو گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آ رہا ہوں اور میں مکّہ مکرمہ (جانے) کا ارادہ رکھتا ہوں۔ بعدازاں اس نے آخر میں کہا' خبردار! اللہ کی قسم! میں دجّال کے پیدا ہونے اور اس کے مقام کو جانتا ہوں (کہ وہ کہاں پیدا ہو گا) نیز (یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت) وہ کہاں ہے اور میں اس کے ماں باپ کو بھی پہچانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس نے مجھے (اپنے بارے میں) شک میں مبتلا کر دیا۔ وہ کہتے ہیں' میں نے اس سے کہا کہ تو ہمیشہ ہمیشہ تباہی سے ہمکنار رہے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابنِ صیاد سے پوچھا گیا کہ کیا تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجّال ہو؟ اس نے جواب دیا' اگر مجھ میں (اس کے اوصاف کو) ودیعت کر دیا جائے تو میں (دجّال ہونے کو) برا نہ سمجھوں گا (مسلم)

۵۴۹۹ ـ (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ - عَيْنُهُ فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ. قُلْتُ: لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ - . قَالَ: فَنَخَرَ - كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابنِ صیّاد سے ملا جبکہ اس کی آنکھ متورّم تھی۔ میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیری آنکھ کو کیا ہوا' میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا' مجھے معلوم نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ تجھے معلوم نہیں جبکہ آنکھ تیرے سر میں ہے؟ اس نے جواب دیا' اگر اللہ چاہے تو آنکھ کو تیرے عصا میں پیدا کر دے۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ ابنِ صیاد خوفناک گدھے کے ہینگنے کی مانند آواز کے ساتھ چیخنے لگا جس کو میں نے سنا (مسلم)

۵۵۰۰ ـ (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اِنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ. قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰۰: محمد بن مُنکدِرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابرؓ بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے تھے کہ ابنِ صیاد دجّال ہے۔ میں نے کہا' آپ تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عُمرؓ سے سنا وہ اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اٹھاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۰۱ ـ (٨) عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

دوسری فصل

۵۵۰۱: نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کرتے تھے' مجھے اس بات میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے (ابوداؤد' بیہقی کتابُ البعث والنشور)

۵۵۰۲ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ ـ، يَوْمَ الْحَرَّةِ ــ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۵۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگِ حرّہ کے دن ابنِ صیاد کو گم پایا (ابوداؤد)

۵۵۰۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِيْنَ عَاماً، لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ، ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ ـ، وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ». ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ فَقَالَ: «اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ ــ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ، وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ ــ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ». فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ ـ، فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ، فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَاماً، لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا، فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ ـ فِيْ قَطِيْفَةٍ، وَلَهُ هَمْهَمَةٌ، فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۰۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال کے والدین تیس (۳۰) سال تک (بغیر اولاد کے) رہیں گے' ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہو گا۔ بعد ازاں ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہو گا جو بڑے بڑے دانتوں والا ہو گا اور وہ بہت کم فائدے والا ہو گا' اس کی آنکھیں سو جاتی ہوں گی (لیکن) اس کا دل نہیں سوئے گا۔ اس کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے والدین کے بارے میں فرمایا کہ اس کا باپ لمبے قد اور چھریرے بدن والا ہو گا گویا کہ اس کی ناک (پرندے کی) چونچ کی طرح ہو گی اور اس کی ماں بھاری بھرکم' بڑے بڑے پستانوں والی (اور) لمبے ہاتھوں والی ہو گی۔ ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ ہم نے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچّے کے بارے میں سنا۔ میں اور زبیرؓ بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے تو وہ دونوں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بیان کردہ) وصف کے مطابق تھے۔ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیس (۳۰) سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہ تھی' اس کے بعد ہمارے ہاں بڑے بڑے دانتوں والا ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے' اس کی آنکھیں سو جاتیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا تھا۔ ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ ہم ان کے پاس سے باہر آئے تو وہ لڑکا چہرے کے بل دھوپ میں

چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا اور اس سے گنگنانے کی آواز آ رہی تھی جس سے کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اس نے اپنے سر سے (کپڑا) اتارا۔ اس نے دریافت کیا کہ تم نے کیا کہا ہے؟ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تو نے ہماری بات سنی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۸۲' ضعیف ترمذی صفحہ۲۵۳)

٥٥٠٤ - (١١) **وعن** جابرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَاماً مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ. فَاشْفَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ. فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللهُ؟ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ». فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَتْ صَاحِبَهُ ـ، اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ـ، وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ». فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُشْفِقاً اَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۵۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کی ایک عورت نے ایک بچہ جنم دیا جس کی (ایک) آنکھ مٹی ہوئی تھی (اور) اس کی کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو گئے کہ کہیں یہ دجّال نہ ہو۔ آپؐ نے اسے دیکھا کہ وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا تھا جس کا مفہوم سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس کی ماں نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے بندے! یہ ابوالقاسم ہیں۔ (خیال کر) اس پر وہ چادر سے باہر نکل آیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عورت کو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو (اس کا معاملہ) حل ہو جاتا۔ (اس کے بعد) جابرؓ نے ابنِ عمرؓ سے مروی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی چنانچہ عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی دجّال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے' اس کو قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہوں گے اگر یہ وہ دجّال نہیں تو تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم ایک ذمّی شخص کو قتل کرو۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خوف زدہ رہے کہ کہیں ابنِ صیّاد ہی دجّال نہ ہو (شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو زبیر راوی جابرؓ بن عبداللہ سے لفظ عَنْ کے ساتھ بیان کرتا ہے جبکہ ابو زبیر راوی مدلّس ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۸۲)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۰۵ ـ (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ، حَكَماً عَدْلاً، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْراً مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا». ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ . اَلْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں عادل حکمران (کی حیثیت میں آسمان سے) اتریں گے' وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے' مال کی بہتات ہو جائے گی کوئی شخص مال لینے کیلئے تیار نہ ہو گا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہو گا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے بیان کیا اگر تم (دلیل) چاہتے ہو تو اس آیت کی تلاوت کرو (جس کا ترجمہ ہے) کہ "کوئی اہلِ کتاب ایسا باقی نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے گا" (بخاری' مسلم)

وضاحت: عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامات سے ہے اور یہ مسئلہ کتاب و سُنّت اور اجماعِ اُمت کے ساتھ ثابت ہے نیز ان کے اُترنے کی احادیث تواتر کے ساتھ ثابت ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸۲)

۵۵۰۶ ـ (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَماً عَادِلاً، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ ـ، فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا ـ، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا ـ قَالَ: «كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟».

۵۵۰۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! عیسیٰ علیہ السلام عادل حکمران کی حیثیت میں آسمان سے اتریں گے' وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' ٹیکس ختم کر دیں گے اور اونٹنیوں کو چھوڑ دیں گے ان سے کام نہیں لیا جائے گا' عداوت' بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال کی طرف (لوگوں کو) بلایا جائے گا لیکن کوئی شخص مال لینے کیلئے رضامند نہیں ہو گا (مسلم) اور بخاری' مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں (آسمان) سے اتریں گے اور تمہارے امام تم ہی میں سے ہوں گے۔

وضاحت : معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت سے نہیں ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام معاون ہوں گے جبکہ مہدی علیہ السلام امام ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ (مرقاۃ جلد۴ صفحہ۲۳۲)

۵۵۰۷ ـ (۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت سے ہمیشہ ایک جماعت حق (کے غلبہ) کیلئے لڑائی کرتی رہے گی۔ قیامت کے قریب تک (دشمنوں پر) غالب رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا' عیسیٰ بن مریم (آسمان سے) اتریں گے۔ مسلمانوں کے امیر امام مہدی علیہ السلام کہیں گے کہ آپ آئیں' ہمیں نماز کی امامت کرائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ بے شک تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو عزّت عطا کی ہے (کہ ان کا امیر انہی میں سے ہو) (مسلم)

وضاحت : اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام بوجہ پیغمبر ہونے کے افضل ہیں لیکن امامت غیر افضل کو بھی دی جا سکتی ہے جیسا کہ اس واقعہ میں مہدی علیہ السلام کو امامت کا اہل قرار دیا گیا ہے (مرقاۃ جلد۱۰ صفحہ۲۴۳)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۰۸ ـ (٤) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْساً وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوْتُ، فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ، فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ». رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْوَفَاءِ».

تیسری فصل

۵۵۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عیسیٰ بن مریم آسمان سے زمین پر اتریں گے' نکاح کریں گے' ان کی اولاد ہو گی اور وہ پینتالیس (۴۵) برس تک (زندہ) رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم' ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان میں ایک قبر سے اٹھیں گے (اس حدیث کو ابنِ جوزیؒ نے کتابُ الوفاء میں بیان کیا)

وضاحت: اس حدیث میں میری قبر سے مراد مقبرہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس دفن ہوں گے چنانچہ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے آپؐ کے روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے (واللہ اعلم)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَإِنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قُربِ قیامت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ جو شخص فوت ہو گیا اس پر قیامت قائم ہو گئی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۰۹ - (۱) عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ: كَفَضْلِ ـــ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ؟. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰۹: شعبہ، قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے بیان میں کہا کرتے تھے جیسا کہ ان دونوں میں سے ایک کو (لمبائی کے لحاظ سے) دوسری پر برتری حاصل ہے (شعبہ کہتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ قتادہ نے اس کو انسؓ سے بیان کیا یا یہ قتادہؒ کا قول ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: دونوں انگلیوں سے مقصود درمیانی اور انگشتِ شہادت ہے اور یعنی جس طرح ان دونوں میں دوری نہیں اسی طرح مجھ میں اور قیامت میں کچھ دوری نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں (واللہ اعلم)

۵۵۱۰ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ: «تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو جبکہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر ایسا کوئی نفس نہیں جس پر سو سال کا عرصہ گزرے اور وہ پھر بھی زندہ رہے (مسلم)

۵۵۱۱ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «لَا یَاْتِیْ مِائَۃُ سَنَۃٍ وَعَلَی الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَۃٌ الْیَوْمَ» . رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' آج کے دن جو لوگ بقیدِ حیات ہیں ان میں سے کوئی بھی شخص سو (۱۰۰) سال کے بعد روئے زمین پر موجود نہیں رہے گا (مسلم)

۵۵۱۲ - (٤) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: کَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاَعْرَابِ یَاْتُوْنَ النَّبِیَّ ﷺ فَیَسْاَلُوْنَہٗ عَنِ السَّاعَۃِ، فَکَانَ یَنْظُرُ اِلٰی اَصْغَرِھِمْ فَیَقُوْلُ: «اِنْ یَعِشْ ھٰذَا لَا یُدْرِکُہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں دیہات کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپؐ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا ۔ آپؐ نے ان میں سے سب سے چھوٹی عمر والے کی جانب دیکھا اور فرمایا' اگر یہ شخص زندہ رہا' تو اس پر بڑھاپا طاری نہ ہو گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی (بخاری' مسلم)
وضاحت: یہاں قیامت سے مقصود موت ہے اس لیے کہ جو شخص فوت ہو گیا اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی نیز اس حدیث میں مخاطب وہ سائلین ہیں جنہوں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۱۹۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۱۳ - (۵) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِیْ نَفْسِ السَّاعَۃِ، فَسَبَقْتُھَا کَمَا سَبَقَتْ ھٰذِہٖ ھٰذِہٖ» - وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۵۱۳: مُستَورِدُ بن شَدّاد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے قیامت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے (یعنی آپ کا مبعوث ہونا قیامت کی علامات سے ہے) پس میں قیامت سے اتنا ہی آگے آیا ہوں جس قدر یہ انگلی اس انگلی سے آگے ہے اور آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مجاہد بن سعید راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء والمتروکین ۵۵۲' المجروحین جلد۳ صفحہ۱۰' الجرح والتعدیل جلد۱ صفحہ۲۵۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۲۹' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۸۵' ضعیف ترمذی صفحہ۲۵۰)

٥٥١٤ ـ (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تَعْجِزَ اُمَّتِیْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ یُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ یَوْمٍ». قِیْلَ لِسَعْدٍ: وَکَمْ نِصْفُ یَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۵۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت اپنے رب کی نظر میں اتنی عاجز نہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نصف دن کی مہلت بھی عطا نہ کرے۔ سعدؓ سے دریافت کیا گیا کہ یہ نصف دن کتنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ نصف دن پانچ سو سال کے برابر ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٥١٥ ـ (٧) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْیَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهِ اِلٰی آخِرِهِ، فَبَقِیَ مُتَعَلِّقاً بِخَیْطٍ فِیْ آخِرِهِ، فَیُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَیْطُ اَنْ یَنْقَطِعَ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

تیسری فصل

۵۵۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور پھٹا ہوا کپڑا آخر میں ایک دھاگے سے لٹک رہا ہے' قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے (اور دنیا کا خاتمہ ہو جائے) (بیہقی شعب الایمان)

بَابٌ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

(قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہو گی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٥١٦ـ(١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۵۱۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آنا ختم نہ ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کہنے والا ہو گا (مسلم)

٥٥١٧ـ(٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت تو صرف ان لوگوں پر قائم ہو گی جو تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے (مسلم)

٥٥١٨ـ(٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ». وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دوس قبیلہ کی عورتیں اپنے کولہے "ذوا لخلصہ" نامی بت کے گرد نہ مٹکائیں گی۔ "ذوا لخلصہ" قبیلہ دوس کے ایک بت کا نام ہے جس کی وہ زمانہ جاہلیّت میں عبادت کیا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

٥٥١٩ـ(٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا

يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ـ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى» . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللهُ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ . اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ: «اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيْحاً طَيِّبَةً، فَتُوُفِّيَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک کہ لات و عزیٰ کی عبادت نہ ہونے لگ جائے گی (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا ترجمہ ہے "اللہ تو ایسی ذات ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے' اگرچہ مشرکین اسے ناپسند جانیں" پھر بھی یہ دین مکمل ہو گا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا دین مکمل رہے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک لطیف ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص فوت ہو جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی نیکی نہیں ہو گی۔ پس وہ لوگ اپنے آباء و اجداد کے دین (یعنی کفر و شرک) کی طرف لوٹ جائیں گے (مسلم)

۵۵۲۰ ـ (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ» لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا . «فَيَبْعَثُ اللهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهٗ ـ فَيُهْلِكُهٗ ـ، ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيْحاً بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ» قَالَ: «فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ ـ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفاً، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَراً، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتاً، وَرَفَعَ لِيْتاً» قَالَ: «وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ ـ حَوْضَ اِبِلِهٖ، فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ ـ، فَيَنْبُتُ ـ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى، فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ﴾ . فَيُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ» قَالَ: «فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْباً، وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ» فِي «بَابِ التَّوْبَةِ».

۵۵۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجال ظاہر ہونے کے بعد چالیس .... تک رہے گا۔ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپؐ کا مقصود چالیس دن' چالیس ماہ یا چالیس سال تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اتاریں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعودؓ ثقفی کے ساتھ مشابہ ہوں گے' وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں سات برس تک رہیں گے (اس عرصہ میں) ہر دو انسانوں کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو گا مگر وہ اسے موت سے ہمکنار کرے گی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر بھی داخل ہوا تو ہوا وہاں بھی اس کے پاس پہنچ جائے گی یہاں تک کہ اس کی جان قبض کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد (روئے زمین پر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح تیز طرار بے وزن ہوں گے اور درندوں کی مانند سخت ہوں گے' وہ نہ بھلائی سے واقف ہوں گے اور نہ برائی سے اجتناب کریں گے۔ شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں جائے گا اور کہے گا کہ کیا تم کو شرم و حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے' تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ پس شیطان انہیں بتوں کو پوجنے کا حکم دے گا اور اس حالت میں بھی انہیں فراوانی سے رزق مل رہا ہو گا اور ان کی زندگی عیش و عشرت والی ہو گی بعدازاں صور پھونکا جائے گا جو شخص بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنے سر کے ایک کنارے کو جھکا لے گا اور دوسرے کو اونچا رکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا' پہلا شخص جو صور کی آواز کو سنے گا' وہ شخص ہو گا جو اپنے اونٹوں کے لیے حوض لیپ رہا ہو گا وہ بھی بے ہوش ہو جائے گا اور لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے جو شبنم کی مانند ہو گی اس سے لوگوں کے جسم نمودار ہوں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ (قبروں سے) کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر منادی کی جائے گی کہ اے لوگو! اپنے رب کے پاس جلدی پہنچو (فرشتوں سے کہا جائے گا) "انہیں روک لو' ان سے سوالات کیے جائیں گے۔" (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ جہنم کی طرف بھیجنے والوں کو نکالو۔ کہا جائے گا کہ کتنوں میں سے کتنے جہنمی ہیں؟ کہا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' (یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق ہو گا) "یہ ایسا دن ہو گا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا" "اور یہ ایسا دن ہو گا جس دن پنڈلی سے کپڑا اتارا جائے گا" یعنی سخت مشکل دن ہو گا (مسلم)

اور معاویہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ہجرت منقطع نہیں ہو گی" کا ذکر بابُ التوبہ میں ہو چکا ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

قیامت کے احوال اور جنّت اور دوزخ کا ذکر

(صُور پھونکنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۲۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ» قَالُوْا: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا؟ قَالَ: اَبَیْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا. قَالَ: اَبَیْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَیْتُ. «ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیَنْبُتُوْنَ كَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ» قَالَ: «وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ یُرَكَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِیْهِ یُرَكَّبُ».

پہلی فصل

۵۵۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلی بار اور دوسری بار صُور پھونکنے کا درمیانی عرصہ چالیس .... ہو گا۔ ابوہریرہؓ سے ان کے شاگردوں نے دریافت کیا کہ کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے (پھر) دریافت کیا' کیا چالیس ماہ مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے (پھر) دریافت کیا کہ کیا چالیس سال مراد ہیں؟ انہوں نے کہا' میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادلوں سے بارش نازل فرمائے گا تو (مخلوق کے اجسام) یوں اُگیں گے جیسا کہ انگوری اُگتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' انسان (کے جسم) کا ہر حصہ سوائے ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے کے بوسیدہ ہو جائے گا' قیامت کے دن اسی سے تمام اعضاء کو جوڑا جائے گا (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' انسان کے تمام اجزاء کو مٹی کھا جائے گی لیکن ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصّہ کو نہیں کھائے گی' اسی سے (انسان دوبارہ) پیدا ہو گا اور اسی سے جوڑا جائے گا۔

وضاحت: اسرافیل علیہ السلام جب پہلی بار صُور پھونکیں گے تو مخلوق بے ہوش ہو جائے گی' اس کے چالیس سال بعد دوبارہ صُور پھونکیں گے تو مخلوق زندہ ہو جائے گی۔ حدیث میں اگرچہ ابہام ہے کہ چالیس سے مقصود دن

ہیں' مہینے ہیں یا سال ہیں لیکن ایک دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ چالیس سال مراد ہیں۔ خیال رہے کہ تمام لوگوں کے جسم بوسیدہ ہو جائیں گے البتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام بوسیدہ نہیں ہوں گے' مٹی کے لیے ان کے اجسام کو کھانا حرام ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ۲۴۲)

۵۵۲۲ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (بخاری' مسلم)

۵۵۲۳ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَطْوِى اللهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ - وَفِىْ رِوَايَةٍ: يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى - ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں' جابر کہاں ہیں؟ متکبّر کہاں ہیں؟ اس کے بعد زمین کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور ایک روایت میں ہے انہیں اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں' جابر کہاں ہیں؟ متکبّر کہاں ہیں؟ (مسلم)

۵۵۲۴ - (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا اللهُ. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهُ. ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا' اے محمد! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو ایک انگلی پر' زمینوں کو ایک انگلی پر' پہاڑوں کو ایک انگلی پر' پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر رکھا ہوا

ہو گا پھر اللہ تعالیٰ انہیں حرکت دے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں (یہودی عالم کی ان باتوں پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے ہوئے مسکرائے (اور) اس کی تصدیق کرتے ہوئے آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "انہوں نے اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر نہ پہچانا حالانکہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے، اللہ ان سے پاک اور بلند ہے جن کو وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں" (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس مضمون کی احادیث کی تشریح ممکن نہیں جیسا کہ سلف صالحین کا مسلک ہے بلکہ ایسی احادیث پر بلا بحث تمحیص کے ایمان لانا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۵۵۲۵ - (۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾، فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "جس دن زمین تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے" کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا (اس وقت لوگ) پل صراط پر ہوں گے (مسلم)

۵۵۲۶ - (۶) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ کر (دوزخ میں) ڈال دیئے جائیں گے (بخاری)

وضاحت: سورج اور چاند کو عذاب دینے کیلئے دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا بلکہ ایسا کرنے سے مقصود ان لوگوں کی سرزنش ہو گی جو اللہ تعالیٰ کے سوا سورج اور چاند کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۲۷ - (۷) **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ اَنْعَمُ ــ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهُ، وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ؟». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۵۲۷: ابوسعید خُدرِی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور (پھونکنے والے فرشتے نے) صور کو منہ میں تھاما ہوا ہے' اپنے کانوں کو جھکا رکھا ہے' اپنی پیشانی کو نیچے کیا ہوا ہے وہ اس انتظار میں ہے کہ کب اسے صور (پھونکنے) کا حکم ملتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! (اس حالت میں) آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم کہو' ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے (ترمذی)

۵۵۲۸ - (۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۵۲۸: عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' صُور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۲۹ - (۹) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ﴾ : اَلصُّوْرُ قَالَ: وَ﴿الرَّاجِفَةُ﴾ : اَلنَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَ﴿الرَّادِفَةُ﴾ : اَلثَّانِيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

تیسری فصل

۵۵۲۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ "جب صُور میں پھونکا جائے گا" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "الرَّاجِفہ" سے مقصود پہلی بار صور پھونکنا ہے اور "الرَّادِفہ" سے مقصود دوسری بار صور پھونکنا ہے (امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ترجمۃُ الباب میں بیان کیا)

۵۵۳۰ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّوْرِ، وَقَالَ: «عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَئِيْلُ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ».

۵۵۳۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور (پھونکنے) والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے (رزین)

۵۵۳۱ - (۱۱) **وَعَنْ** اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يُعِيْدُ اللهُ الْخَلْقَ؟ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ؟ قَالَ. «اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ

مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خُضْرًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَتِلْكَ آيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ، ﴿كَذٰلِكَ يُحْيِى اللّٰهُ الْمَوْتٰى﴾» . رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ.

۵۵۳۱: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ پیدا فرمائے گا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کی کوئی علامت ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم کبھی خشک سالی کے زمانہ میں اپنی قوم کی وادی کے قریب سے گزرے ہو؟ پھر (بارش کے بعد) تم اس وادی سے گزرے ہو گے تو وہ سرسبز لہرا رہی ہو گی (ابو رزین کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' ہاں! (ایسا ہوتا ہے) آپؐ نے فرمایا' یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کی علامت ہے' ''اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا'' (رزین)

بَابُ الْحَشْرِ
(قیامت کے روز مخلوق کو جمع کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۳۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ —، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ —، لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۳۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا' زمین میدے کی روٹی کی مانند ہو گی' زمین پر کسی (قوم یا شہر) کا نشان نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۵۳۳ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ — اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ». فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ: «بَلٰى». قَالَ: تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ؟ بَالَامٌ — وَالنُّوْنُ . قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُوْنٌ، يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا — سَبْعُوْنَ اَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی مانند ہو گی۔ جبار (کائنات) اس کو اپنے ہاتھ میں الٹا سیدھا کریں گے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سفر کے دوران الٹی سیدھی روٹی پکاتا ہے اور یہ روٹی جنت والوں کی مہمانی ہو گی۔ (آپؐ کے فرمانے کے بعد) ایک یہودی آیا اس نے کہا' اللہ تعالیٰ آپؐ پر برکت فرمائے۔ اے ابوالقاسم! کیا میں آپ کو قیامت کے دن جنتیوں کی مہمانی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور! اس نے بیان کیا کہ زمین ایک روٹی کی مانند

ہو گی، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب (تعجّب سے) دیکھا۔ پھر آپؐ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا، کیا میں تجھے ان کے سالن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ "بالام" اور "نُون" ہے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ یہودی نے جواب دیا، اس سے مقصود بیل اور مچھلی ہے جس کے جگر کے ٹکڑے کو ستّر ہزار افراد کھائیں گے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عبرانی زبان میں "بَالَام" بیل کو کہتے ہیں جبکہ "نُون" عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۱۹۸)

٥٥٣٤ - (٣) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ، رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَىٰ بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَىٰ بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَىٰ بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَىٰ بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ - بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ. تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں جمع کیا جائے گا۔ ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو جنّت کی خواہش کریں گے اور دوسری قسم میں دوزخ سے ڈرنے والے ہوں گے (ان دو قسموں کے لوگوں کی سواری کی صورت یہ ہو گی کہ) دو شخص ایک اونٹ پر اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس شخص ایک اونٹ پر سوار ہوں گے (یعنی جو اعلیٰ مرتبے کا حاصل ہو گا وہ نہایت اطمینان کے ساتھ کشادہ سواری پر بیٹھے گا) تیسری قسم میں باقی ماندہ لوگ ہوں گے جن کو آگ دھکیلے گی وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے اور ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں انہوں نے رات گزاری ہو گی اور ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے صبح کی ہو گی اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ہو گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کے روز لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو لوگ تین اقسام پر مشتمل ہوں گے جیسا کہ قرآنِ پاک میں مذکور ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "**وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً**" کہ تمہاری تین قسمیں ہوں گی۔ پہلی دو قسم کے لوگ جنّتی ہوں گے اور تیسری قسم کے لوگ وہ جہنمی ہوں گے جنہیں آگ دھکیل کر میدانِ حشر میں لے جائے گی (مرقاۃ جلد۱۰ صفحہ۲۵۰، تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۸۸)

٥٥٣٥ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ - «وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ -،

فَاَقُوْلُ: اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ!! فَيَقُوْلُ: اِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ. فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' یقیناً تمہیں قیامت کے روز اس طرح اٹھایا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں' ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ اس کے بعد (بطور دلیل) آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس طرح ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اسی طرح ہم اُن کو دوبارہ لوٹائیں گے' یہ وعدہ ہم پر لازم ہے بے شک ہم اسی طرح کرنے والے ہیں" (پھر آپؐ نے فرمایا) قیامت کے روز جس شخص کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب یعنی دوزخ کی جانب لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے صحابی ہیں' یہ میرے صحابی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' بے شک (یہ آپؐ کے صحابی ہیں) جب سے آپؐ اِن سے جدا ہوئے یہ دین سے پھر گئے۔ (آپؐ نے فرمایا' یہ سن کر) میں وہی کہوں گا جو (اللہ کے) نیک بندے نے کہا تھا کہ "جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر نگران تھا" سے اس قول تک کہ "اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے" (بخاری' مسلم)

۵۵۳۶ - (۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعاً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں' ننگے بدن' بلاختنہ کے اٹھائے جائیں گے۔ (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے' وہ ایک دوسرے کی جانب دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' (قیامت کا) معاملہ اس سے بہت سخت ہو گا کہ کوئی ایک دوسرے کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھے (بخاری' مسلم)

۵۵۳۷ - (۶) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کافر قیامت کے دن منہ کے بل چل کر کیسے میدانِ حشر کی جانب جائیں گے؟ آپؐ نے جواب دیا' کیا یہ بات نہیں کہ جس ذات نے ان کو دنیا میں پاؤں پر چلنے کی طاقت دی وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ قیامت کے دن ان کو منہ کے بل چلائے (بخاری' مسلم)

٥٥٣٨ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ - فَیَقُوْلُ لَهُ اِبْرَاهِیْمُ: اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ: لَا تَعْصِنِیْ؟ فَیَقُوْلُ لَهُ اَبُوْهُ: فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ. فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ: یَا رَبِّ! اِنَّكَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لَا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ، فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكَافِرِیْنَ﴾. ثُمَّ یُقَالُ لِاِبْرَاهِیْمَ: مَاتَحْتَ رِجْلَیْكَ؟ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ - مُتَلَطِّخٍ -، فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٥٥٣٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے والد "آزر" سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار دیکھیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ کیا میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ آپ میری نافرمانی نہ کریں؟ انُ کے والد جواب دیں گے کہ آج کے دن میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس پر ابراہیم علیہ السلام دعا کریں گے کہ اے میرے پروردگار بے شک آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جس روز لوگوں کو اٹھایا جائے گا آپ مجھے رسوا نہیں کریں گے۔ پس والد جو (آپ کی رحمت سے) دور ہے' اس سے زیادہ اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے' بلاشبہ میں نے کافروں پر جنّت حرام کر دی ہے۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ (دیکھیں) آپ کے پاؤں کے نیچے کیا ہے۔ وہ دیکھیں گے تو وہاں گھنے بالوں والا ایک "بجّو" ہو گا (درحقیقت وہ آزر ہو گا) جو اپنے گوبر کے ساتھ لتھڑا ہوا ہو گا' اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں ایک سوال وارد ہوتا ہے کہ قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے بارے میں مغفرت کی دعا کیوں کریں گے؟ جبکہ ان کے والد آزر مشرک تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کے والد فوت ہوئے تھے تو اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے براءت کا اظہار کیا اور جب وہ میدانِ حشر میں اپنے والد کو دیکھیں گے کہ ان کی شکل مسخ ہو گئی ہے تو محبّتِ پدری جاگ اٹھے گی اور ابراہیم علیہ السلام اللہ ربُّ العزت سے ان کی مغفرت کی دعا کریں گے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرک لوگوں پر جنّت کو حرام قرار دیا ہے اور شرک کو ناقابلِ معافی جرم قرار دیا ہے لہٰذا ابراہیم علیہ السلام کی سفارش قبول نہیں ہو گی (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد١٠ صفحہ٢٥٣)

٥٥٣٩ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَیُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ آذَانَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

٥٥٣٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے اور ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچا ہوا ہو گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا (بخاری' مسلم)

۵۵٤٠ - (٩) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حِقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا» – وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۴۰: مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سورج قیامت کے دن لوگوں سے ایک میل کی مسافت پر ہو گا' لوگوں کا پسینہ ان کے اعمال کے مطابق ہو گا بعض لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ ہو گا' بعض کے گھٹنوں تک' بعض کی کمر تک اور بعض کے منہ تک پسینہ آیا ہو گا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

۵۵٤١ - (١٠) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِیْ يَدَيْكَ. قَالَ: اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ، ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: «اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا، وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: «اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا فَقَالَ: «اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا قَالَ: «مَا اَنْتُمْ فِى النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ، اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ کہیں گے' میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ دوزخیوں کی جماعت الگ کرو۔ آدم علیہ السلام دریافت کریں گے کہ دوزخی کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا' ایک ہزار انسانوں میں سے نو سو ننانوے (دوزخ میں جائیں گے) اس وقت (یہ حکم سن کر) بچے' بوڑھے ہو جائیں گے' حاملہ اپنے حمل کو ضائع کرے گی اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ نشہ میں ہوں گے لیکن فی الحقیقت نشہ میں نہیں ہوں گے البتہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ ہزار میں سے ایک شخص ہم میں سے کون ہو گا؟ آپؐ نے انہیں (تسلی دیتے ہوئے) فرمایا' خوش ہو جاؤ اس لئے کہ ایک شخص تم میں سے ہو گا اور ہزار یاجوج و ماجوج سے ہوں گے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت والوں میں سے نصف ہو گے (اس پر) ہم

نے اللہ اکبر (کا کلمہ) کہا۔ آپؐ نے فرمایا' تم (اس دنیا میں دیگر) لوگوں میں بس اس سیاہ بال کی مانند ہو گے جو سفید رنگ کے بیل میں ہے یا سفید بال کی مانند جو سیاہ رنگ کے بیل میں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: میدانِ حشر بظاہر اتنا خوفناک اور شدائد سے بھرپور ہو گا کہ اس کے مشاہدے سے حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا اور دودھ پلانے والے مادہ جانور اپنے بچوں سے غافل ہو جائیں گے وگرنہ یہ مقصد نہیں کہ اس وقت بِالفعل اس طرح کے واقعات مشاہدے میں آئیں گے بلکہ شدّت اور سنگینی انتہا درجہ کی ہو گی اس لحاظ سے اسے مجاز پر محمول کیا جائے گا (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۹۰)

٥٥٤٢ ـ (١١) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقاً وَاحِداً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی (سے کپڑا) اٹھائے گا اور سبھی ایماندار مرد اور عورتیں اللہ کیلئے سجدہ کریں گے اور جو لوگ دنیا میں ریاکاری اور شہرت کیلئے سجدہ کرتے تھے باقی رہ جائیں گے' وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمر ایک ہڈی بن جائے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: علامہ تور پشتیؒ بیان کرتے ہیں کہ سلف صالحین کا اس جیسے مضمون کی احادیث میں یہ مسلک ہے کہ تاویل سے گریز کیا جائے اور بغیر کسی تاویل کے اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے ایمان رکھا جائے' ان کے حقیقی مراد اور مفہوم کے پیچھے نہ پڑا جائے بلکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس کا حقیقی علم صرف اللہ ربُّ العزت ہی کو ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۹۰)

٥٥٤٣ ـ (١٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ» . وَقَالَ: «اِقْرَأُوْا ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بھاری بھرکم فربہ شخص قیامت کے دن آئے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہو گا نیز آپؐ نے فرمایا' (اے مومنو!) تم یہ آیت تلاوت کیا کرو (جس کا ترجمہ ہے) "قیامت کے دن ہم ان کیلئے ترازو قائم نہیں کریں گے" (یعنی انہیں قدر و منزلت نہیں دی جائے گی) (بخاری' مسلم)

وضاحت: اہلِ سُنّت کا "میزان" پر غیر متزلزل ایمان ہے جب کہ معتزلہ میزان کا انکار کرتے ہیں نیز اعمال کا بھی وزن ہو گا (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۹۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٥٤٤ ـ (١٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾. قَالَ: «أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، أَنْ تَقُوْلَ: عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا». قَالَ: «فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۵۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اس دن زمین اپنے (اوپر ہونے والے) واقعات بتائے گی۔" آپؐ نے (صحابہؓ سے) دریافت کیا کہ تمہیں علم ہے کہ زمین کے بتانے سے کیا مراد ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' زمین کا خبردینا یہ ہے کہ وہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دے گی کہ اس شخص نے مجھ پر فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن کیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ ہی اس کا خبردینا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

٥٥٤٥ ـ (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ». قَالُوْا: وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ، وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی فوت ہوتا ہے وہ نادم ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس کی ندامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر وہ نیکوکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ اس نے مزید (نیک کام) کیوں نہ کیے اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ وہ (برے کاموں سے) کیوں نہ باز رہا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یحیٰی بن عبداللہ راوی متکلم فیہ ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۲۸' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۸۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۵۱' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۹۱' ضعیف ترمذی صفحہ۲۷۰)

٥٥٤٦ ـ (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ

اَصْنَاف: صِنفاً مُشَاةً، وَصِنفاً رُكْبَاناً، وَصِنفاً عَلٰى وُجُوْهِهِمْ» قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: «اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کو قیامت کے دن تین گروہوں میں میدانِ حشر میں لایا جائے گا (ایک) گروہ پیادہ ہو گا (دوسرا) گروہ سوار اور (تیسرے) گروہ کے لوگ منہ کے بل چلیں گے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ خبردار! بے شک وہ اپنے مونہوں کے ساتھ ہر ٹیلے اور کانٹے سے بچاؤ کریں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلے وغیرہ حشر کے دوران ختم نہیں ہوں گے جب کہ حشر کے بعد زمین سے ٹیلے ختم ہو جائیں گے (واللہ اعلم) نیز یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۹)

۵۵٤۷ ـ (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾. ﴿وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾. وَ﴿اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے تو وہ درج ذیل سورتیں تلاوت کرے۔ "اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ" "اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" اور "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵٤۸ ـ (۱۷) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ حَدَّثَنِيْ: «اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ: فَوْجاً رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ، وَفَوْجاً تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوْجاً يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ، فَلَا يَبْقٰى، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ ـ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۵۵۴۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک صادق مصدوق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتایا

کہ قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ کے لوگ سواریوں پر سوار' کھاتے پیتے' خوش حال ہوں گے اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے چہروں کے بل چلائیں گے اور انہیں آگ دھکیل کر لے جائے گی اور ایک گروہ (کے لوگ) پیدل چلتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں کو تباہ و برباد کر دیں گے' کوئی سواری زندہ نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہو گا وہ سواری کے بدلے باغ دے گا لیکن سواری نہ مل سکے گی (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں حشر سے مقصود قیامت کے روز لوگوں کو جمع کرنا ہے جب لوگ دوبارہ زندہ ہو کر محشر میں آئیں گے جیسا کہ علامہ تورپشتیؒ نے وضاحت کی ہے۔ علامہ خطابیؒ کی رائے درست نہیں ہے' وہ حشر سے مراد قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگوں کو جمع کرنے پر محمول کرتے ہیں۔ دراصل انہیں حدیث کے اس جملہ سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ "اللہ تعالیٰ سواریوں کو ختم کر دے گا" اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا یہ حصہ آخر تک الگ مستقل حدیث ہے۔ ابوذرؓ راوی نے اس کو اس حدیث میں شامل کر دیا ہے' ان سے بھول ہو گئی ہے اور یہ صورت بھی ممکن ہے کہ قیامت کے دن سے مقصود قیامت کے قریب کا دور ہو جیسا کہ حدیث کا آخری جملہ اس پر دلالت کر رہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹۱' مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۰ - ۲۶۱)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

(حساب' قصاص اور ترازو کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٥٤٩ ـ (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ». قُلْتُ: اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾. فَقَالَ: «اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ؛ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن جس شخص سے بھی حساب لیا جائے گا وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا (یہ) ارشاد نہیں ہے کہ "عنقریب آسان محاسبہ ہو گا؟" آپؐ نے فرمایا' یہ تو معمولی حساب ہے اور جس شخص سے باز پرس ہوئی وہ عذاب میں گرفتار ہو گا (بخاری' مسلم)

٥٥٥٠ ـ (٢) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ، فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ ـ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۵۰: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا پروردگار (بلاواسطہ) کلام کرے گا۔ (اس وقت) رب اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی پردہ ہو گا جو بندے کو (اس کے) رب سے پردے میں کرے۔ جب بندہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال (صالحہ) آگے بھیجے ہوئے دکھائی دیں گے اور جب وہ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے برے اعمال آگے بھیجے ہوئے دکھائی دیں گے اور اپنے سامنے نظر دوڑائے گا تو اسے اپنے منہ کے سامنے آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ پس تم دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو اگرچہ کھجور کے کسی حصے کا (صدقہ) کرو۔
(بخاری' مسلم)

۵۵۵۱-(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ـ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ! حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ، وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ: ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۵۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایماندار شخص کو عزّت کے ساتھ (اپنے) قریب کرے گا اس پر اپنا پہلو رکھے گا اور اسے چھپا لے گا۔ اس سے پوچھے گا کہ کیا تو فلاں فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟ وہ کہے گا' ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ اس سے اس کے (تمام) گناہوں کا اقرار کرایا جائے گا۔ وہ شخص (درپردہ) خیال کرے گا کہ وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے (ان) گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں۔ اسے نیک اعمال کا رجسٹر (دائیں ہاتھ میں) پکڑا دیا جائے گا۔ البتہ کفّار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر (اس کا شریک ثابت کر کے) جھوٹ باندھا۔ خبردار! اللہ کی لعنت شرک کرنے والوں اور منافقین پر ہے (بخاری' مسلم)

۵۵۵۲-(٤) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۵۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو (ایک) یہودی یا عیسائی دے گا اور فرمائے گا دوزخ سے بچانے کیلئے یہ تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم)

وضاحت: ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص کی جگہ جنّت اور دوزخ دونوں میں ہے تو جب ایماندار شخص جنّت میں داخل ہو جاتا ہے تو کافر دوزخ میں اس کی جگہ پر پہنچتا ہے اس لئے کہ وہ کفر کی وجہ سے اس کا مستحق ہے اس حدیث کی روشنی میں ابو موسیٰؓ کی حدیث کا مفہوم سمجھا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹۲)

۵۵۵۳-(۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ! فَتُسْاَلُ اُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ؟ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ. فَيُقَالُ: مَنْ شُهُوْدُكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهُ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ» ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَكَذٰلِكَ

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطاً لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے (احکام) پہنچائے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہاں! اے پروردگار! (اس کے بعد) ان کی اُمّت سے دریافت کیا جائے گا' کیا انہوں نے تمہارے پاس (میرے احکام) پہنچائے تھے؟ وہ جواب دیں گے' ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا (نوح علیہ السلام سے) کہا جائے گا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے' محمدؐ اور ان کی اُمّت گواہ ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر تمہیں لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ نوح علیہ السلام نے (اللہ کے) احکام پہنچائے تھے۔ اس کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اس طرح ہم نے تم کو بہتر اُمّت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کے گواہ بنو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نگران ہوں" (بخاری)

۵۵۵٤ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟». قَالَ: قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟» قَالَ: «يَقُوْلُ: بَلٰى». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا». قَالَ: «فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ: اَنْطِقِيْ». قَالَ: «فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۵٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ مسکرائے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم جانتے ہو کہ میں کس لئے مسکرایا ہوں؟ راوی نے بیان کیا' ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے بتایا' (مسکرانے کا سبب یہ ہے) کہ جب بندہ اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے تو دعا کرتا ہے' اے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ جواب فرمائیں گے درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص کہے گا کہ میں اپنے آپ پر گواہ اپنے سے ہی تسلیم کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ فرمائے گا کہ تو خود ہی اپنے آپ پر اور کراماً" کاتبین فرشتے تجھ پر گواہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ (اس کے اعضاء) اس کے اعمال کے بارے میں خبردیں گے بعد ازاں اس کے منہ پر سے مہر اٹھالی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ کلام کرے گا اور کہے گا کہ تمہارے لئے تباہی اور بربادی ہو میں تو تمہاری جانب سے مدافعت کرتا رہا (مسلم)

۵۵۵۵ ـ (۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ؟» قَالُوْا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَةٍ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا». قَالَ: «فَیَلْقَی الْعَبْدَ ـ فَیَقُوْلُ: اَیْ فُلْ ـ: اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ ـ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی». قَالَ: «فَیَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا. فَیَقُوْلُ: فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ. ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ، ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ، فَیَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِکِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَیَقُوْلُ: هٰهُنَا اِذًا. ثُمَّ یُقَالُ: اَلْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَیْكَ، وَیَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ؟ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ، وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ: اِنْطِقِیْ، فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ، وَذٰلِكَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِیْ سَخِطَ ـ اللّٰهُ عَلَیْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: «یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِی الْجَنَّةَ» فِیْ «بَابِ التَّوَکُّلِ» بِرِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۵۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں جب بادل نہ ہوں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں اپنے پروردگار کے دیدار میں صرف اتنی ہی تکلیف ہو گی جتنی تکلیف تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پروردگار اپنے بندے سے ملاقات کرے گا اور کہے گا' اے فلاں شخص! کیا میں نے تجھے عزّت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے (حکم کے) تابع نہیں کئے تھے؟ اور کیا میں نے تجھے قوم کی سربراہی عطا نہیں کی تھی اور تو ان سے چوتھائی مالِ غنیمت (محصول) وصول نہیں کرتا تھا؟ وہ (ان سب سوالوں کا) جواب اثبات میں دے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا تجھے خیال تھا کہ تیری میرے ساتھ ملاقات ہونے والی ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میں نے تجھے بھلا دیا جیسا کہ تو نے مجھے فراموش کر دیا تھا۔ اس کے بعد دوسرے شخص سے ملاقات ہو گی' اس کا ذکر پہلے کے مثل کیا۔ پھر تیسرے شخص سے ملاقات ہو گی اس کو بھی پہلے کے مثل کہا جائے

گا۔ وہ کہے گا' اے پروردگار! میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے پیغمبروں پر ایمان لایا۔ میں نے نمازیں ادا کیں' روزے رکھے' صدقات دیئے اور جس قدر ہو سکے گا اپنے اچھے کاموں کی تعریف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت فرمائے گا (جب تم نے اپنی تعریف کی ہے) تو تم یہیں ٹھہرو! ہم تمہارے اعمال پر گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا؟ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کو حکم دیا جائے گا کہ تو (اپنے متعلق) بات کر۔ چنانچہ اس کی ران' اس کا گوشت' اس کی ہڈیاں' اس کے اعمال کے بارے میں خبریں دیں گی اور ایسا اس لئے ہو گا تاکہ اس کا عذر ختم ہو جائے۔ یہ شخص منافق ہو گا اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا (مسلم) اور ابو ہریرۃؓ سے مروی حدیث کہ "میری اُمت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے" ابنِ عباسؓ سے بابُ التوکل میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۵٦ - (۸) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفاً لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفاً، وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

دوسری فصل

۵۵۵٦ : ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ نیز ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے تین عبادت گزار (مزید جنت میں داخل ہوں گے) (احمد' ترمذی' ابنِ ماجہ)

۵۵۵۷ - (۹) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ: فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ، وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَيْدِیْ، فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ، وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ؛ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ .

۵۵۵۷ : حسنؒ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے تین بار پیش کیا جائے گا۔ پہلی دو پیشیوں میں جھگڑا اور عذر آرائی ہو گی اور

تیسری پیشی میں اعمال نامے اُڑ اُڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گے۔
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ حسنؒ کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' حسنؒ راوی لفظ عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۴۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۴)

۵۵۵۸ - (۱۰) وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی .

۵۵۵۸: بعض (اہلِ تخریج) نے اس حدیث کو حسنؒ سے اس نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۵۹ - (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ - رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ اَظَلَمَكَ كَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ قَالَ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰی؛ اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِیْ كِفَّةٍ، فَطَاشَتِ - السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۵۵۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری اُمّت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائیں گے۔ اس کے سامنے اس کے اعمال کے ننانوے ہی کھاتے (رجسٹر) کھولے جائیں گے ہر ہی کھاتے (رجسٹر) کا طول و عرض انسان کی حدِ نظر کے برابر ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' کیا تجھے ان (تحریر کردہ باتوں میں سے) کسی ایک بات پر اعتراض ہے؟ (کہ تو نے وہ فعل نہ کیا ہو) کیا میرے کراماً کاتبین فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا' نہیں! اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا' نہیں! اے پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ہاں! ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہو گا چنانچہ ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا اس میں (تحریر) ہو گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو (اعمال کے) وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا' اے میرے پروردگار ان بہت سے بہی کھاتوں (رجسٹروں) کے مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' بلاشبہ تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' تمام بہی کھاتوں (رجسٹروں) کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو بہی کھاتوں

(رجسٹروں) کا وزن تھوڑا ہو گا اور کاغذ کا پرزہ (ان پر) بھاری پڑ جائے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی شے وزن والی نہیں ہو گی (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ اعمال کے وزن سے مراد بہی کھاتوں (رجسٹروں) کا وزن ہے جن میں اعمال تحریر کئے جاتے ہیں یا اللہ پاک اعمال کو مجسّم بنا دے گا' پھر ان کا وزن کیا جائے گا۔ نیک اعمال بھاری ہوں گے اور برے اعمال ہلکے ہوں گے (مرقات جلد۱۰ صفحہ۲۷۰)

٥٥٦٠ - (١٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَا يُبْكِيْكِ؟». قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «أَمَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ: أَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ؟ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ: ﴿هَاؤُمُ اقْرَأُوْا كِتَابِيَهْ﴾ . ، حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، أَفِيْ يَمِيْنِهِ أَمْ فِيْ شِمَالِهِ؟ أَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ: إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک روز) وہ دوزخ کا خیال کر کے رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تیرے رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے دوزخ کا خیال کیا تو مجھے (اس کے خوف سے) رونا آ گیا۔ کیا آپؐ قیامت کے دن اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین مقامات میں تو کوئی شخص کسی شخص کو یاد نہیں کرے گا۔ (پہلا مقام) ترازو کے پاس ہو گا جب تک کہ کسی کو علم نہ ہو جائے گا کہ اس کا ترازو ہلکا رہا یا بھاری رہا (دوسرا مقام) جب اعمال نامے دیئے جائیں گے جب تک یہ نہ کہا جائے گا کہ آؤ! میرا اعمال نامہ پڑھو جب تک کہ یہ علم نہ ہو جائے گا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ہے یا بائیں ہاتھ میں اس کی کمر کے پیچھے سے دیا گیا ہے اور (تیسرا مقام) پل صراط کے پاس ہو گا جب اسے جہنّم کے اوپر رکھا جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدّین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۳ صفحہ۱۵۴۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۷۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٥٦١ - (١٣) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ، وَيَخُوْنُوْنَنِيْ، وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ؛ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ؛ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا

لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَانْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلاً لَكَ، وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ، اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ»۔ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾». فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ، اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۵۵۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں' میرے مال میں خیانت کرتے ہیں' میرے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور انہیں پیٹتا ہوں تو ان کی وجہ سے قیامت کے دن میرا کیا حال ہو گا؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قیامت کا دن ہو گا تو جس قدر انہوں نے تیری خیانت اور نافرمانی کی ہو گی اور تیرے سامنے جھوٹ بولا ہو گا (ان سب کا حساب ہو گا) اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں کے بقدر ہو گا تو (معاملہ) برابر ہو جائے گا' نہ تجھے ثواب ملے گا اور نہ سزا ملے گی اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں سے کم ہو گا تو تجھے ان پر فضیلت (حاصل) ہو گی اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں سے زیادہ ہو گا تو انہیں تجھ سے زیادتی کا بدلہ دلوایا جائے گا (یہ سن کر) وہ شخص مجلس سے دور ہو گیا اور وہ چیخنے لگا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ہم قیامت کے دن انصاف کا ترازو رکھیں گے کسی شخص پر کچھ ظلم نہ ہو گا' اگر (عمل یا ظلم) رائی کے دانے کے برابر ہو گا تو ہم اسے لائیں گے اور ہم ٹھیک ٹھاک حساب لینے والے ہیں" اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اپنے اور ان کیلئے ان سے علیحدگی اختیار کرنے کے علاوہ کسی چیز کو بہتر نہیں سمجھتا۔ میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں (ترمذی)

۵۵٦۲ - (۱٤) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: «اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: «اَنْ يُنْظَرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزُ عَنْهُ۔ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ! هَلَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے اپنی کسی نماز میں (یہ کلمات) کہے (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرا حساب آسان فرما" میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے نبیؐ! آسان حساب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص کے اعمال نامے کو دیکھتے ہوئے اسے معاف کر دیا جائے گا۔ (وہ آسان حساب ہو گا) اس لئے کہ اے عائشہ! اس روز جس شخص سے بھی حساب میں مُناقشہ کیا جائے گا وہ

برباد ہو جائے گا (احمد)

٥٥٦٣ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ - ؟ فَقَالَ: «یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْهِ کَالصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ» .

۵۵۶۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے بتائیں کہ کون شخص قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب کے وقت) کھڑے ہونے کی قدرت رکھے گا؟ جس کے بارے میں اللہ عزّ و جل نے فرمایا "جس روز لوگ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ایماندار شخص پر (کھڑا ہونا) ہلکا پھلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دن اس پر فرض نماز (ادا کرنے) کے بقدر رہ جائے گا (بیہقی کتاب البعث و النشور)

٥٥٦٤ - (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ﴿یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ . مَا طُوْلُ هٰذَا الْیَوْمِ؟ فَقَالَ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ یُصَلِّیْهَا فِی الدُّنْیَا» . رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ» .

۵۵۶۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اتنے لمبے دن میں لوگوں کا کیا حال ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ دن ایماندار شخص پر ہلکا پھلکا ہوگا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز (کے ادا کرنے) سے بھی آسان ہوگا جسے وہ دنیا میں ادا کرتا تھا (بیہقی کتاب البعث و النشور)

٥٥٦٥ - (١٧) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ: اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ، فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ» . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» .

۵۵۶۵: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے تھے؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوں گے جب کہ ان کی تعداد کم ہو گی' وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد تمام لوگوں کے محاسبے کا حکم دیا جائے گا۔

(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۸۳' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۵' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۹۵)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

(حوضِ کوثر اور قیامت کے دن شفاعت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٥٦٦ - (١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں معراج کی رات جنّت کی سیر کر رہا تھا' اچانک میں ایک نہر کے پاس تھا جس کے دونوں کناروں میں موتیوں کے گنبد تھے جو اندر سے خالی تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا' یہ حوضِ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس کی مٹی کستوری کی تھی جس میں سے خوشبو آ رہی تھی (بخاری)

٥٥٦٧ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو شخص ان آبخوروں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا (بخاری' مسلم)

٥٥٦٨ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ حَوْضِيْ

اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ — لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ، وَاِنِّي لَاَصُدُّ النَّاسَ — عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَكُمْ سِيْمَاءُ — لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ، تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ — مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) عدن سے ایلہ شہر اتنے فاصلے سے بھی زیادہ دور ہے' اس حوض کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہے' اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور میں (دوسری اُمّت کے) لوگوں کو (اس حوض سے) روکوں گا جیسا کہ آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ ہمیں پہچان لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' بالکل تمہاری ایک خاص علامت ہو گی جو کسی دوسری امت کی نہ ہو گی' تم میرے پاس سے گزرو گے تو تمہاری پیشانیاں اور تمہارے ہاتھ پاؤں وضو کے پانی کی وجہ سے چمکتے ہوں گے (مسلم)

۵۵۶۹ - (٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: «تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ».

۵۵۶۹: اور مسلم کی ایک اور روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا' اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر سونے اور چاندی کے آب خورے ہوں گے۔

۵۵۷۰ - (٥) وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ، فَقَالَ: «اَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ — فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ —: أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ».

۵۵۷۰: اور مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا' وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ اس حوض کو بھرا رکھنے کیلئے اس میں دو پرنالے گرتے ہیں جو جنّت سے آتے ہیں' ان میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا۔

۵۵۷۱ - (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ فَرَطُكُمْ — عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَداً، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ، فَاَقُوْلُ: اِنَّهُمْ مِنِّيْ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ؟ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۱: سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک میں حوضِ کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا' جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ (اس سے) پیئے گا اور جو شخص بھی اس سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔ مجھ پر کچھ لوگ پیش ہوں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے بعد ازاں میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا' یہ تو میرے (اُمّتی) ہیں۔ چنانچہ کہا جائے گا کہ کیا آپؐ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی ہیں؟ (آپؐ نے فرمایا' یہ سن کر) میں کہوں گا کہ وہ لوگ دور ہو جائیں' دور ہو جائیں جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی۔

(بخاری' مسلم)

۵۵۷۲ - (۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهَمُّوا - بِذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا - اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا! فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ آدَمُ اَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ، وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ — وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ: اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا - وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ - بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ: سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ - وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ - وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ - قَتْلَهُ النَّفْسَ - وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ» قَالَ: «فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ». قَالَ: «فَيَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ، فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ». قَالَ: «فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ -، ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا، فَاَخْرُجُ، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ. فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ». قَالَ: «فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا، فَاَخْرُجُ، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ، فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ، فَيُؤْذَنُ لِيْ

عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ» قَالَ: «فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتّٰى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ» أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. قَالَ: «وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيُّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن ایمان دار لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک لیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کی وجہ سے غمگین ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش! ہم کسی کو اپنے پروردگار کی طرف سفارشی لے جائیں تاکہ وہ ہمیں اس (مصیبت) سے آرام پہنچائے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں اور تمام لوگوں کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے پیدا فرمایا' آپ کو جنت میں بسایا' اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے' آپ اپنے پروردگار کے پاس ہمارے لئے سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مصیبت سے آرام پہنچائے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ عذر پیش کرتے ہوئے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو انہوں نے ممنوعہ درخت سے تناول کر کے کی تھی جب کہ انہیں اس (کے قریب جانے) سے روکا گیا تھا۔

(آدمؑ کہیں گے) البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے والوں کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار سے (اپنے بیٹے کو بچا لینے کے بارے میں) بغیر سوچے سمجھے سوال کیا۔ (نوحؑ کہیں گے) البتہ تم ابراہیم خلیلُ الرّحمان کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے' میرا یہ مقام نہیں ہے۔ وہ اپنے تین مرتبہ جھوٹ بولنے کا ذکر کریں گے جن کے وہ (دنیا میں) مرتکب ہوئے تھے۔

(ابراہیمؑ کہیں گے) تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی اور اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوئے اور ان سے قریب ہو کر سرگوشی فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے' وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے جو ایک (قبطی) شخص کو قتل کرنے کی صورت میں ان سے سرزد ہوئی تھی (موسیٰؑ کہیں گے) البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں' اس کے رسول ہیں' روحُ اللہ ہیں' اور اس کے کلمہ ہیں' (یعنی وہ کلمہ کُن سے پیدا کئے گئے تھے) آپؐ نے فرمایا' وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ معذرت پیش کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے (عیسیٰؑ کہیں گے) البتہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کے اللہ تعالیٰ نے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے

اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا چنانچہ مجھے (داخل ہونے کی) اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں (دیکھتے ہی) سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں رہنے دیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ (اے) محمدؐ! سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات کو سنا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کے سوال کو پورا کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کروں گا' پھر میں سفارش کروں گا' میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہِ ربُّ العزّت سے) نکلوں گا' میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں (اپنے رب کو) دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے محمدؐ! سر اٹھائیں اور بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا' میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہِ ربُّ العزّت سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں (اپنے رب کو) دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے محمدؐ! سر اٹھائیں اور بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا' میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہِ ربُّ العزّت سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روک رکھا ہو گا یعنی ان کے لئے (دوزخ میں) ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہو چکا ہو گا۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "عنقریب آپؐ کو آپ کا رب مقامِ محمود میں بھیجے گا اور یہی وہ مقام ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے کر رکھا ہے" (بخاری' مسلم)

وضاحت: تمام پیغمبروں نے تواضع اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہ مقام نہیں۔ دراصل ہر پیغمبر کا معذرت کرنا اور دوسرے کی طرف بھیجنا اس لئے تھا کہ شفاعت کبریٰ کا اعزاز آقائے دو جہاں ہمارے آخری نبی اور رحمتُ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو۔ معلوم ہوا کہ آپؐ کو نہ صرف تمام مخلوق پر بلکہ تمام پیغمبروں اور تمام فرشتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ جہاں تک ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب تین جھوٹوں کی بات ہے تو

اگر ان پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ابراہیمؑ کی تین باتیں جھوٹ میں شمار نہیں ہوتیں جب ان سے وہ معنی مراد لیا جائے جو دراصل ابراہیم علیہ السلام کا مقصود تھا۔

پہلی بات: یہ تھی ایک روز ابراہیم علیہ السلام کی قوم کسی میلہ میں شرکت کے لئے آبادی سے باہر جا رہی تھی' انہوں نے ابراہیمؑ سے بھی ساتھ چلنے کو کہا ابراہیمؑ کا منصوبہ یہ تھا کہ جب میری قوم بارہا تنبیہہ کے باوجود بھی بُت پرستی سے باز نہیں آتی تو کیوں نہ میں ان کی عدم موجودگی میں ان کے بت توڑ ڈالوں؟ لہٰذا ابراہیمؑ نے عذر پیش کیا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے۔ بظاہر یہ جھوٹ دکھائی دیتا ہے جب ابراہیمؑ نے یہ بات کہی تھی تو یہ مراد رکھ کر کہی تھی کہ تمہارے کفر و شرک کی وجہ سے میں انتہائی غمزدہ ہوں اور روحانی طور پر بیمار ہوں۔

دوسری بات: یہ تھی کہ جب ابراہیمؑ کی قوم میلہ دیکھنے چلی گئی تو ان کی عدم موجودگی میں آپ نے ان کے تمام بتوں کو توڑ دیا۔ اور جب ابراہیمؑ کی قوم واپس آئی اور انہوں نے اپنے ٹوٹے ہوئے بتوں کو دیکھ کر ابراہیمؑ سے استفسار کیا کہ ہمارے ان معبودوں کے ساتھ تم نے یہ کیا سلوک کیا ہے؟ ابراہیمؑ نے جواب دیا یہ توڑ پھوڑ میں نے نہیں کی بلکہ اس بڑے بت نے باقی تمام بتوں کو توڑ دیا ہے۔ ابراہیمؑ کا یہ جواب بھی بظاہر جھوٹ نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں ابراہیمؑ اپنی قوم کو یہ احساس دلانا چاہتے تھے کہ جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو' یہ پوجا کے لائق نہیں۔ ان بتوں کی بے بسی کا عالم تو یہ ہے کہ تمام چھوٹے بتوں کو توڑا گیا لیکن یہ بڑا بت چھوٹے بتوں میں سے کسی کو بھی نہ بچا سکا۔

تیسری بات: یہ تھی کہ ابراہیمؑ نے اپنی بیوی کو ایک کافر کی دسترس سے بچانے کیلئے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے۔ اس بات میں بظاہر جھوٹ کا عنصر دکھائی دیتا ہے لیکن اگر اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ ہر بنی آدم اصل رشتے کے اعتبار سے آپس میں بہن بھائی ہیں اور مسلمانوں میں ہر مومن مرد کے لئے ہر مومنہ عورت اس کی دینی بہن ہے۔ اس طرح یہ اشکال بھی رفع ہو جاتا ہے اور ابراہیمؑ کا مطمع نظر بھی یہ تھا کہ یہ عورت بنو آدم کے اصل رشتہ کے اعتبار سے یا دینی رشتہ کے اعتبار سے میری بہن ہے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۷)

۵۵۷۳ ـ (۸) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ ـــ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللهِ، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللهِ، وَكَلِمَتُهٗ، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ: اَنَا لَهَا، فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ، وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ الْآنَ، فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ، فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ

شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ». مُتَّفَقٌ[4] عَلَيْهِ.

۵۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ (حیرت زدہ ہو کر) ایک دوسرے کے پاس آئیں گے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے ان سے کہیں گے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس شفاعت کریں۔ وہ جواب دیں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' ان سے اللہ پاک ہم کلام ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ معذرت کریں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ بلاشبہ وہ روح اللہ اور اللہ کا کلمہ ہیں (یعنی انہیں کلمۂ کُن سے پیدا کیا گیا ہے) چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' وہ معذرت کریں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں البتہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ (آپ نے فرمایا) میں کہوں گا کہ ہاں! میں شفاعت کا اہل ہوں' میں اپنے پروردگار کے ہاں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ مجھے تعریف کے کلمات الہام کریں گے جن کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گا اس وقت مجھے وہ کلمات معلوم نہیں ہیں۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی ان کلمات کے ساتھ حمد و ثناء بیان کروں گا اور اللہ کیلئے سجدے میں گر پڑوں گا۔ مجھے کہا جائے گا' اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں درخواست کروں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت! تو مجھے حکم دیا جائے گا کہ آپؐ چلیں اور دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال باہر کریں جن کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے چنانچہ میں ان کو نکال لوں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا' اس کے بعد میں سجدے میں گر پڑوں گا تو (مجھے) کہا جائے گا۔ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں

درخواست کروں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمّت! میری اُمّت! تو مجھے حکم دیا جائے گا کہ آپ ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر کریں جن کے دل میں ذرّہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہے' میں ان کو نکال لوں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گا اس کے بعد میں سجدے میں گر پڑوں گا تو (مجھے) کہا جائے گا' اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا' اے میرے پروردگار' میری اُمّت! میری اُمّت! پس کہا جائے گا کہ آپؐ ایسے لوگوں کو باہر کریں جن کے دل میں رائی کے دانے کے تیسرے حصّہ کے برابر بھی ایمان ہے' میں انہیں نکال لوں گا۔ اس کے بعد چوتھی بار میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا اس کے بعد سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھے کہا جائے گا' اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا' اے میرے پروردگار! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت دیں جنہوں نے "لَاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ" کا کلمہ کہا۔ اللہ پاک فرمائیں گے یہ تیرے لئے نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزّت' اپنے جلال' اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم! میں دوزخ سے ان لوگوں کو (خود) باہر نکالوں گا جنہوں نے "لَاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ" کا کلمہ کہا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں نے صرف لَاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ کہا اور نیک اعمال نہیں کئے ان کو آپؐ کی سفارش کے ساتھ دوزخ سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ ایسے لوگ آپؐ کی شفاعت کے مستحق نہیں ہیں' ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے وہ اپنے خاص فضل و کرم سے ان کو دوزخ سے نکالیں گے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ۲۸۴)

۵۵۷٤ ـ (۹) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۵۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ (ہمکنار ہونے والا) سعادت مند وہ شخص ہو گا جس نے خالصتاً دل سے "لَاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ" کا اقرار کیا (بخاری)

۵۵۷۵ ـ (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ، وَکَانَتْ تُعْجِبُهٗ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: «اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْکَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ، فَیَقُوْلُ النَّاسُ: اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ؟ فَیَاْتُوْنَ آدَمَ». وَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: «فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ، ثُمَّ یَفْتَحُ اللهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ، ثُمَّ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ

فَأَقُوْلُ: أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گوشت لایا گیا' اس سے آپؐ کو دستی پیش کی گئی جبکہ دستی (کا گوشت) آپؐ کو مرغوب تھا' آپؐ نے اگلے دانتوں کے ساتھ اس سے ایک بار کاٹ کر کھایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا' جس دن لوگ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور سورج قریب ہو گا لوگ غم اور بے چینی کی وجہ سے بے بس ہوں گے تو لوگ (آپس میں) کہیں گے تم غور کیوں نہیں کرتے ہو کہ کون تمہارے پروردگار کے ہاں تمہاری سفارش کرے؟ چنانچہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی حدیث کو بیان کیا اور آپؐ نے بتایا کہ میں عرش کے نیچے پہنچوں گا اور اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کے کچھ کلمات کا انکشاف فرمائیں گے کہ ان کلمات کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی پر انکشاف نہ کیا ہو گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں کہوں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمّت؟ اے میرے پروردگار! میری امت؟ اے میرے پروردگار! میری اُمّت؟ کہا جائے گا' اے محمدؐ! آپؐ اپنی اُمّت کے لوگوں کو جنّت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے بلا حساب داخل کریں جبکہ یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنّت کی دہلیزوں میں سے ہر دو دہلیزوں کے درمیان اتنا (فاصلہ) ہو گا جتنا کہ مکّہ اور ہجر (بحرین) شہر کے درمیان فاصلہ ہے (بخاری' مسلم)

۵۵۷۶ - (۱۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ سفارش کی حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' امانت اور رشتہ داری کو بھیجا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے دونوں کناروں پر دائیں جانب اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی (مسلم)

وضاحت: امانت اور رشتہ داری کو اس لئے کھڑا کیا جائے گا کہ اگر کسی شخص نے امانت میں خیانت کی ہو گی یا قطع رحمی کی ہو گی تو امانت اور رشتہ داری اس شخص کو اٹھا کر جہنّم میں پھینک دیں گی۔

(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۵۵۷۷ ـ (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ﴾ وَقَالَ عِيْسٰى: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ». وَبَكٰى فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: «يَا جِبْرَئِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ؟» فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ — فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ. فَقَالَ اللهُ لِجِبْرَئِيْلَ — : اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تلاوت فرمائی جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جو شخص میرا تابعدار بنا وہ مجھ سے ہے" اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (ترجمہ) "اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا تو بلاشبہ یہ لوگ تیرے بندے ہیں" (اس پر) آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی' اے اللہ! میری اُمت؟ میری اُمت؟ اور آپؐ رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے جرائیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا جبکہ تیرے پروردگار کو خوب علم ہے اور ان سے دریافت کرکہ آپؐ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ چنانچہ آپؐ کے پاس جرائیل علیہ السلام آئے اور آپؐ سے دریافت کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وجہ بتائی۔ اللہ تعالیٰ نے جرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ ہم آپؐ کو آپؐ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ہم آپؐ کو غمگین نہیں کریں گے (مسلم)

۵۵۷۸ ـ (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ نَاسًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟». قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ: فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ؟ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوْا: يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ».

۵۵۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں! (اور وضاحت کی) کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں تنگی محسوس کرتے ہو؟ اور کیا تم چودھویں

کی رات میں چاند کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں تنگی محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' نہیں! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن تم اللہ تعالیٰ کے دیدار میں ہرگز تنگی نہیں پاؤ گے البتہ جس قدر تم ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تنگی پاتے ہو جب قیامت کا دن ہو گا تو منادی کرنے والا پکارے گا کہ ہر اُمت (اللہ کے علاوہ) جس کی عبادت کیا کرتی تھی اس کے پیچھے جائے پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں اور درختوں کی پوجا کرتے تھے ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا وہ سب دوزخ میں گرا دیے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو نیک اور برے اعمال والے ہوں گے لیکن وہ صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ربّ العالمین ان کے پاس آئیں گے اور دریافت کریں گے کہ تم کس کی انتظار میں ہو؟ ہر گروہ اس کے پیچھے جا رہا ہے جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ عرض کریں گے' اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے مکمل جدائی اختیار کر رکھی تھی جبکہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی لیکن ہم نے کبھی ان کی رفاقت اختیار نہ کی (بخاری)

۵۵۷۹ ـ (۱٤) وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: «فَیَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ».

وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ: «فَیَقُوْلُ: هَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ آیَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا یَبْقٰی مَنْ كَانَ یَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ، وَلَا یَبْقٰی مَنْ كَانَ یَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ یُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰی جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَیَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَیَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَیْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّیْحِ وَكَالطَّیْرِ وَكَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ ـ وَالرِّكَابِ ـ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوْسٌ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰی اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِی الْحَقِّ۔ قَدْ تَبَیَّنَ لَكُمْ ـ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ، یَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! كَانُوْا یَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَیُصَلُّوْنَ، وَیَحُجُّوْنَ. فَیُقَالُ لَهُمْ: اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَی النَّارِ ـ، فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا، ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! مَا بَقِیَ فِیْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ، فَیَقُوْلُ: اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا. ثُمَّ یَقُوْلُ: اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا. ثُمَّ یَقُوْلُ: اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا، ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْهَا خَیْرًا، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ، فَیَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا

حُمَماً فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: نَهَرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ــ، فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ، فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۹ : اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے' وہ لوگ کہیں گے (جو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) کہ ہمارا یہی مقام ہے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف نہیں لائے گا اور جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

اور ابوسعید خُدریؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی نشانی ہے؟ جس سے تم اسے پہچان لو گے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ پنڈلی سے (کپڑا) ہٹائیں گے اور اس موقع پر ہر اس شخص کو سجدہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اور وہ شخص جو کسی ڈر سے یا دکھاوے کی خاطر سجدہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو ایک تختہ بنا دیں گے جب بھی وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو اپنی گدی کے بل گر پڑے گا' اس کے بعد جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام انبیاء بھی کہیں گے' اے اللہ! سلامتی عطا فرما' سلامتی عطا فرما۔ پس ایماندار لوگ پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے' بعض بجلی کے کوندے کی مانند' بعض ہوا کے جھونکے کی طرح' بعض پرندے کی اڑان کی طرح' بعض تیز رفتار گھوڑے کی مانند اور بعض مختلف سواریوں پر (جن کی اپنی اپنی مختلف رفتار ہو گی) پس کچھ لوگ صحیح سالم نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ زخمی ہو کر نکل جائیں گے جبکہ کچھ لوگ دوزخ کی آگ میں دھکیلے جائیں گے اور جب ایماندار لوگ دوزخ سے نجات پا جائیں گے تو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص ظاہر حق کے مطالبہ میں اتنی جدوجہد نہیں کرتا جتنی شدید جدوجہد مومنین قیامت کے دن اپنے ان مومن بھائیوں کی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کریں گے جو جہنم میں ہوں گے وہ ان کے بارے میں (برملا) اظہار کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے' نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور حج کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو (دوزخ سے) باہر کرو جن کو تم پہچانتے ہو۔ چنانچہ ان کی صورتیں دوزخ پر حرام ہوں گی (کہ ان میں تبدیلی ہو) چنانچہ وہ دوزخ سے بڑی تعداد میں لوگوں کو باہر نکالیں گے اس کے بعد وہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! دوزخ میں ایسا کوئی شخص باقی نہیں ہے جن کے باہر کرنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' واپس جاؤ جس کے دل میں تم دینار کے برابر ایمان پاتے ہو اسے بھی دوزخ سے باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد مخلوق کو باہر نکالیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' واپس جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے اسے بھی باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد میں لوگوں کو باہر نکالیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' جس کے دل میں تم ذرہ برابر ایمان پاتے ہو اس کو بھی باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد میں مخلوق کو باہر نکالیں گے۔ اس کے بعد وہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! ہم

نے دوزخ میں کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑا جس میں ایمان ہو۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے سفارش کی، پیغمبروں نے سفارش کی، ایماندار لوگوں نے سفارش کی اور اب صرف اللہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن باقی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالیں گے جنہوں نے ہرگز کوئی نیک عمل نہیں کیا ہو گا، وہ کوئلہ ہو گئے ہوں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو اس نہر میں ڈالے گا جو جنّت کے ابتدائی حصّہ میں ہے اور جسے نہر حیات کہا جائے گا۔ پھر وہ لوگ نہر سے اس طرح باہر نکلیں گے جیسا کہ دانہ سیلابی مٹی میں اُگتا ہے پس وہ نکلیں گے تو موتیوں کی مانند (چمکتے) ہوں گے، ان کی گردنوں میں سونے کے ہار ہوں گے، جنّت والے (ان کے بارے میں) کہیں گے کہ یہ لوگ "رحمان" کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا کسی عمل کے اور بلا کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو، جنّت میں داخل کر دیا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ جو تم دیکھ رہے ہو "تاحدِ نظر" تمہارے لئے ہے اور اس جیسی اور (بہت سی نعمتیں) بھی ساتھ ہیں (بخاری، مسلم)

۵۵۸۰ - (۱۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيَخْرُجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا ـــ، وَعَادُوْا حُمَمًا ـــ، فَيُلْقَوْنَ فِىْ نَهَرِ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنّت والے جنّت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو پس انہیں (جب) نکالا جائے گا تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہیں نہرِ حیات میں گرایا جائے گا وہ (وہاں سے اس طرح) نمودار ہوں گے جیسا کہ سیلابی مٹی سے دانہ اُگتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ دانہ کس طرح لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے؟ (بخاری، مسلم)

۵۵۸۱ - (۱٦) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ: «يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ جَهَنَّمَ، فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِىْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ـــ، لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ ـــ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ـــ ثُمَّ يَنْجُوْ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ [تَعَالٰى] ـــ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا،

فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ، فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِيْ ـ رِيْحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا ـ فَيَقُوْلُ: هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ، فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ. فَيَقُوْلُ: فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ. فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا اَغْدَرَكَ! اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ، فَاِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ، حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ».

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: «قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ راوی نے ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث کا معنی بیان کیا (البتہ) پنڈلی سے کپڑا اٹھانے کا ذکر نہیں کیا نیز بیان کیا کہ دوزخ کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا تمام پیغمبروں سے پہلے میں اپنی اُمّت کے ساتھ گزروں گا اور اس دن صرف پیغمبر ہی بات کریں گے اور اس دن پیغمبروں کا کہنا (بھی صرف اس قدر) ہو گا کہ اے اللہ! سلامتی عطا کر' صرف سلامتی عطا کر اور دوزخ (کے کناروں) میں خاردار درخت "سعدان" کے کانٹوں کی مانند کنڈیاں ہوں گی جن کے طول و عرض کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے (قبیح) اعمال کے سبب اچک لیں گی کچھ لوگ تو اپنے برے اعمال کے سبب (ان کنڈیوں سے) ہلاک کیے جائیں گے اور کچھ لوگوں کے (ان کنڈیوں سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یعنی وہ بری طرح گھائل ہو جائیں گے لیکن پھر نجات پا جائیں گے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ دوزخ سے ان لوگوں کو باہر نکالیں جو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی گواہی دیتے تھے' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دوزخ سے نکالیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے تو فرشتے ان کو نکال

لیں گے اور انہیں سجدے کی علامات سے پہچانیں گے (اس لئے) کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدے کی علامات (کی جگہ) کو جلائے۔ پس آگ انسان کے تمام اعضاء کو کھا جائے گی لیکن سجدے والے اعضاء کو آگ نہیں کھائے گی چنانچہ انہیں دوزخ سے نکالا جائے گا' وہ جل گئے ہوں گے تو ان پر آبِ حیات گرایا جائے گا تو (اس سے) وہ (یوں) نمودار ہوں گے جیسا کہ سیلابی مٹی سے دانہ نمودار ہوتا ہے اور ایک شخص جنّت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا یہ شخص جنّت میں سب سے آخر میں داخل ہو گا' اس کا چہرہ دوزخ کی جانب ہو گا وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! دوزخ (کی جانب) سے میرا چہرہ پھیر دے۔ مجھے اس کی زہریلی ہوا نے تباہ کر دیا ہے اور مجھے اس کی اشتعالی کیفیت نے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا اس بات کی توقع نہیں کہ (اگر) میں ایسا کرتا ہوں تو تو مجھ سے اور سوال کرے گا؟ وہ کہے گا' نہیں! تیری عزّت کی قسم! پھر وہ کچھ عہد و پیماں کرے گا جو اللہ چاہے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ (کی جانب) سے پھیر دیں گے جب وہ جنّت کی طرف متوجّہ ہو گا اور اس کے حُسن و جمال کا ملاحظہ کرے گا تو وہ خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ عرض کرے گا' اے پروردگار! مجھے جنّت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کریں گے' کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا' جو تو نے کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں (اپنے آپ کو) تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں دیکھنا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا گیا تو تو دوسرا سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا' نہیں! تیری عزّت کی قسم! میں تجھ سے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا پھر وہ اپنے پروردگار کے ساتھ کچھ عہد و پیمان کرے گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنّت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنّت کے دروازے کے قریب پہنچے گا اور جنّت کی عمدہ زندگی' زیبائش و آرائش اور خوشیوں کا ملاحظہ کرے گا تو خاموش رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے۔ پھر وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے جنّت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! تیرے لئے افسوس ہے کہ تو کس قدر عہد شکنی کرنے والا ہے' کیا تو نے پختہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کرے گا' جو تیرا سوال پورا کر دیا گیا تھا؟ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا' وہ ہمیشہ مطالبہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اس کی اس لجاجت پر) ہنسیں گے جب اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے تو اسے جنّت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' آرزوئیں کر! وہ اپنی آرزوئیں پیش کرے گا اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ فلاں فلاں آرزو کر' اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرائیں گے اور جب اس کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمام (نعمتیں) تیرے لئے ہیں اور اس جیسی اس کے ساتھ کئی اور بھی ہیں۔ اور ابوسعید خُدریؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور اس جیسی دس گنا مزید بھی تجھے عطا کی جاتی ہیں (بخاری' مسلم)

٥٥٨٢ - (١٧) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «آخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ - مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً -، فَاِذَا جَاوَزَهَا اِلْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ، لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئاً مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ؛ لِاَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا؟! فَيَقُوْلُ: لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا؟! قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! هٰذِهِ لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ - ؟ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا. قَالَ: اَيْ رَبِّ! اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ؟ فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ: اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَادِرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۵۸۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جنت میں سب سے آخر میں جنّت میں داخل ہو گا وہ ایسا ہو گا جو کبھی چلتا ہو گا اور کبھی رک جاتا ہو گا اور (دوزخ کی) آگ نے اس کو جھلسا دیا ہو گا جب وہ دوزخ سے (نکل کر) آگے گزر جائے گا تو (مڑ کر) دوزخ کی جانب التفات کرتے ہوئے کہے گا کہ وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے (ایسی) نعمت سے ہمکنار کیا ہے جس سے اس نے اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں نوازا ہے چنانچہ اس کے قریب ایک درخت کھڑا کیا جائے گا (جس کے نیچے ایک چشمہ ہو گا) وہ التجا کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے نزدیک کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! ممکن ہے کہ اگر میں تیری آرزو کی تکمیل کر دوں تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (کچھ اور) مانگنا

شروع کر دے گا۔ وہ اقرار کرے گا' نہیں! اے میرے پروردگار! اور وہ اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ (کسی چیز) کا سوال نہیں کرے گا جبکہ اس کا پروردگار اسے معذور گردانے گا' اس لئے کہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے جس سے اس کے صبر کا پیانہ لبریز ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا' وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پانی سے سیراب ہو گا۔ بعد ازاں اس کے سامنے ایک اور درخت دکھائی دینے لگے گا جو پہلے درخت سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر تاکہ میں اس کے پانی سے سیراب ہو سکوں اور درخت کے سائے کے نیچے آرام کر سکوں میں تجھ سے اس کے علاوہ (کسی چیز) کا سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور کچھ) طلب نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ممکن ہے کہ اگر میں نے تجھ کو اس کے قریب کر دیا تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور چیزوں) کا سوال کرنا شروع کر دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور شے کا سوال نہیں کرے گا۔ جبکہ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لئے کہ وہ جن (انعامات) کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے قریب کر دے گا' وہ اس کے سائے میں محوِ آرام ہو گا اور اس کا پانی نوش کرے گا۔ اس کے بعد اس کے سامنے جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت دکھائی دے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ التجا کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کے پانی سے سیراب ہو سکوں۔ میں تجھ سے اس کے سوا کچھ التجا نہیں کروں گا۔ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لئے کہ وہ جن نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا جب وہ اس کے نزدیک جائے گا تو جنت میں رہنے والوں کی آوازوں کو سنے گا چنانچہ وہ درخواست کرے گا کہ اے میرے پروردگار! اب مجھے جنت میں بھی داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا' اے آدم کے بیٹے! کونسی ایسی نعمت ہے جو تجھے مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو گی؟ کیا تو خوش ہو گا کہ اگر میں تجھے دنیا اور اس کے مثل عطا کر دوں وہ اس کو ناممکن تصور کرتے ہوئے عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! کہیں آپ میرے ساتھ استہزاء تو نہیں کر رہے؟ حالانکہ آپ دونوں جہانوں کے رب ہیں (یہ ذکر کرنے کے بعد) ابنِ مسعودؓ ہنسے اور پھر بولے کہ کیا تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ چنانچہ لوگوں نے استفسار کیا کہ آپ کیوں ہنسے تھے؟ ابنِ مسعودؓ نے کہا کہ اسی طرح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسے تھے اور لوگوں نے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں ہنسے تھے؟ آپؐ نے فرمایا' جس بات سے ربُّ العالمین ہنسے' جب اس شخص نے کہا کہ اے ربُّ العالمین! کہیں آپ مجھ سے استہزاء تو نہیں کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں! میں تجھ سے استہزاء نہیں کر رہا لیکن میں قادرِ مطلق ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں" (مسلم)

۵۵۸۳ - (۱۸) **وَفِي** رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ

«فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟» اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ: «وَيُذَكِّرُهُ اللهُ: سَلْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللهُ: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ قَالَ: ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُوْلَانِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ».

۵۵۸۳: اور مسلم کی ایک روایت میں ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت منقول ہے البتہ اس نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! تجھے مجھ سے (سوال کرنے سے) کونسی چیز روکے گی؟ حدیث کے آخر تک .... نیز اس میں اضافہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرائے گا کہ تو فلاں فلاں چیز کا سوال کر اور جب اس کی آرزوئیں اختتام پذیر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اور اس سے دس گنا اور بھی تیرے لئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد وہ اپنے گھر میں داخل ہو گا تو وہاں اس کے پاس "حور عین" میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی اور وہ (خوشی کے عالم میں) کہیں گی کہ سب حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے تجھے ہمارے لئے اور ہمیں تیرے لئے پیدا کیا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص کہے گا کہ جس قدر مجھے دیا گیا ہے اس قدر کسی دوسرے کو نہیں دیا گیا ہے۔

۵۵۸٤ ـ (۱۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: اَلْجَهَنَّمِيُّوْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے کچھ گروہوں کو آگ ان کے گناہوں کے سبب جھلسا دے گی جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جنّت میں داخل کریں گے' ایسے لوگوں کو جہنّمی کہا جائے گا (بخاری)

۵۵۸۵ ـ (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ اَقْوَامٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ، يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ».

۵۵۸۵: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ دوزخ سے نکلیں گے اور جنّت میں داخل کیے جائیں گے' انہیں جہنّمی کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری اُمّت میں سے کچھ لوگ دوزخ سے میری سفارش کے ساتھ نکالے جائیں گے' انہیں جہنّمی کہا جائے گا۔

۵۵۸۶ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّیْ لَاَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجاً مِنْهَا، وَآخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْواً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْأَىٰ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهَا، فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ مِنِّیْ - اَوْ تَضْحَكُ مِنِّیْ — وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟» وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ —، وَكَانَ يُقَالُ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے معلوم ہے کہ دوزخ میں سے سب سے آخر میں کون نکلے گا اور جنّت میں سب سے آخر میں کون داخل ہو گا۔ وہ شخص (ہو گا) جو دوزخ سے گھسٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ (اس کو) حکم دیں گے کہ جنّت میں داخل ہو جا' وہ جنّت (کے قریب) پہنچے گا تو اسے خیال گزرے گا کہ جنّت تو بھری ہوئی ہے (اس میں گنجائش نہیں) وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! جنّت میں تو کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیں گے کہ جاؤ اور جنّت میں داخل ہو جاؤ بلاشبہ تمہارے لئے دنیا کے برابر اور اس کی مثل دس گنا ہے۔ وہ عرض کرے گا' آپ میرا تمسخر اڑا رہے ہیں یا آپ مجھ سے خوش طبعی کر رہے ہیں حالانکہ آپ بادشاہ ہیں۔ ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ (یہ بات فرما کر) ہنس دیئے یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور بیان کیا جاتا ہے یہ شخص جنّتیوں میں سے کم درجے والا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۵۸۷ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّیْ لَاَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ، وَآخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجاً مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ. فَيُقَالُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً. فَيَقُوْلُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا». وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ اہلِ جنّت میں سے سب سے آخر میں جنّت میں کون داخل ہو گا اور اہلِ جہنّم میں سے سب سے آخر میں جہنّم میں سے کون نکالا جائے گا۔ وہ ایسا شخص ہو گا جسے قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہوں کو چھپا لو چنانچہ اس پر (اس کے) صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا اور فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا؟ وہ اقرار کرے

گا' اس میں انکار کرنے کی جرأت نہ ہو گی البتہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے خائف ہو گا کہ کہیں وہ اس پر پیش نہ کیے جائیں۔ اس سے کہا جائے گا' بے شک تیرے لئے ہر برائی کے بدلہ میں ایک نیکی ہے۔ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں نے بہت سے کبیرہ گناہ کیے تھے جن کو میں اعمال ناموں میں نہیں دیکھ رہا ہوں (ابوذرؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (یہ بیان کر کے) آپؐ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں مبارک دکھائی دینے لگیں (مسلم)

۵۵۸۸ ـ (۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ، فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ! لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِیْ فِيْهَا» قَالَ: «فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار انسانوں کو (آخر میں) دوزخ سے نکالا جائے گا' انہیں اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا پھر انہیں دوزخ کی جانب لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو ان میں سے ایک شخص التفات کرے گا اور (حسرت سے) عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں تو اُمید رکھتا تھا کہ جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تو دوبارہ مجھے دوزخ میں نہیں بھیجیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات عطا کریں گے (مسلم)

۵۵۸۹ ـ (۲۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِی الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ ـ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِی الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۵۸۹ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ایمان دار لوگوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا اور انہیں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا پھر ان میں سے ایک دوسرے کو ان حقوق کا بدلہ دلوایا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ وہ بالکل پاک و صاف ہو جائیں گے پھر انہیں جنّت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے بلاشبہ ان میں سے ہر شخص جنّت میں اپنے گھر کو اپنے دنیا والے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہو گا (بخاری)

۵۵۹۰ ـ (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اس وقت تک جنّت میں داخل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے دوزخ میں وہ جگہ نہ دکھا دی جائے گی جو اس کا ٹھکانہ ہوتا' اگر وہ بُرے عمل کرتا تاکہ وہ (اس برے ٹھکانے سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کا) زیادہ سے زیادہ شکرگزار ہو اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے جنّت میں وہ جگہ نہ دکھا دی جائے گی جو اس کا ٹھکانہ ہوتی' اگر وہ نیک اعمال کرتا (ایسا اس لیے کیا جائے گا) تاکہ اسے حسرت ہو (بخاری)

۵۵۹۱ - (۲۶) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ؛ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ. وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ. فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحاً إِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْناً إِلٰى حُزْنِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۹۱: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب جنّتی جنّت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا یہاں تک کہ اسے جنّت اور دوزخ کے درمیان ڈال کر ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک منادی کرنے والا پکارے گا' اے جنّت والو! اب موت نہیں ہے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے) اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے چنانچہ اہلِ جنّت کی خوشیوں میں مزید خوشی کا اضافہ ہو گا اور اہلِ دوزخ کے غموں میں مزید غم کا اضافہ ہو گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۹۲ - (۲۷) **عَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَوْضِيْ مِنْ عَدَنَ إِلٰى عَمَّانَ ـــ الْبَلْقَاءِ ـــ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شُرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَداً، أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْداً فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْساً، الدُّنْسُ ثِيَاباً، اَلَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ ـــ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ ـــ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۵۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرا حوضِ (کوثر) عدن سے عمان البلقاء (کے درمیانی فاصلے) کے بقدر ہو گا' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا اور اس کے آب خورے (پانی پینے کے برتن) آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے جو شخص حوض

(کوثر) سے ایک بار پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ سب سے پہلے جو لوگ اس حوض پر داخل ہوں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے سر پراگندہ ہوں گے، جن کا لباس میلا کچیلا ہو گا، جو خوشحال عورتوں سے نکاح کے قابل نہیں سمجھے جاتے اور ان کے لیے (لوگوں کے گھروں کے) دروازے نہیں کھولے جاتے (احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٥٥٩٣ ـ (٢٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً، فَقَالَ: «مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ». قِيْلَ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعَمِائَةٍ اَوْ ثَمَانِمِائَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٥٥٩٣: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر میں) ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپؐ نے فرمایا، تم (ان لوگوں کے مقابلے میں) ایک لاکھ افراد میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو جو میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے۔ (زید بن ارقمؓ سے) سوال کیا گیا کہ اس موقع پر آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا، سات سو یا آٹھ سو (ابوداؤد)

٥٥٩٤ ـ (٢٩) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٥٥٩٤: سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ہر پیغمبر کا حوض ہو گا (جس سے اس کی اُمت پانی پیئے گی) اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام پیغمبر آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آئیں گے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں ہی وہ پیغمبر ہوں گا جس کے پاس زیادہ لوگ آئیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بن محمد راوی متکلم فیہ ہے نیز سعید بن بشیر ازدی راوی ضعیف ہے۔ (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۵۲۰ و جلد۲ صفحہ ۲۸، تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ ۱۰۲)

٥٥٩٥ ـ (٣٠) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: «اَنَا فَاعِلٌ». قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ؟ قَالَ: «اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ» قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: «فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ». قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: «فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ، فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۵۹۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپؐ قیامت کے دن میری (خاص) شفاعت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں سفارش کروں گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپ کو کہاں تلاش کروں آپؐ نے فرمایا' سب سے پہلے تو مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر پل صراط پر میری آپؐ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا' تو پھر مجھے ترازو کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا' اگر ترازو کے پاس بھی میری آپؐ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا' تو پھر مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرنا یقیناً میں ان تین جگہوں سے آگے پیچھے نہیں ہوں گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: مشہور بات یہ ہے کہ میزان کا معاملہ پل صراط پر سے گزرنے سے قبل ہو گا جب کہ اس حدیث کے مفہوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پل صراط پر سے گزرنا میزان سے پہلے ہو گا۔ اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہ ترتیب ذکر کے لحاظ سے زمانے اور ذات پر دلالت نہیں کرتی اور یہ بھی درست ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ تین جگہوں پر باری باری ہوں اور باربار آپؐ کا ان کے پاس آنا جانا ہو۔ کچھ لوگ جب پل صراط پر سے گزر رہے ہوں گے تو اسی دوران ان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

مزید اشکال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پل صراط سے گزر کر حوض کوثر پر پہنچ گیا تو پھر اُسے کیسے دوزخ میں گرایا جائے گا۔ اس کی توضیح یوں ہے کہ ایسے لوگ صرف دیکھنے کی حد تک کوثر کے پاس ہوں گے لیکن ابھی وہ پل صراط پر سے نہیں گزریں گے کہ انہیں دوزخ میں گرا دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)

۵۵۹۶ ـ (۳۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لَهُ: مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ بِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ، فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اُكْسُوْا خَلِيْلِيْ ، فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اَثَرِهٖ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيْ ـ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۵۹۶: ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' یہ ایسا دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائیں گے تو کرسی چرچرائے گی جیسا کہ نئی تنگ پالان (چمڑے کی زین) آواز کرتی ہے حالانکہ اس کرسی کی کشادگی آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہو گی اور تمہیں ننگے پاؤں' ننگے بدن بغیر ختنے کے لایا جائے گا۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ جنت سے دو باریک (ملائم) سفید چادریں انہیں دی جائیں گی۔ ان کے بعد مجھے لباس

پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا میرے اس مرتبے پر پہلے اور پچھلے سبھی لوگ رشک کریں گے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عُمیر بن عثمان راوی ضعیف ہے۔(تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۰۳)

۵۵۹۷ - (۳۲) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۵۹۷: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن پل صراط (سے گزرنے والے) ایمانداروں کا شعار (نشان) یہ ہو گا۔ اے پروردگار! سلامتی فرما' سلامتی فرما (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالرحمان بن اسحاق واسطی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۴۸' لسانُ المیزان جلد۳ صفحہ۴۰۵' العِلل المتناهیه جلد۲ صفحہ۴۳۴)

۵۵۹۸ - (۳۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۵۹۸: انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اپنی اُمّت میں سے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں گے (ترمذی' ابوداؤد)

۵۵۹۹ - (۳۴) **وَرَوَاهُ** ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ.

۵۵۹۹: اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۰۰ - (۳۵) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ، فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۰۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پروردگار کی جانب سے میرے پاس فرشتہ آیا' اس نے مجھے (اللہ کی جانب سے) دو باتوں میں سے ایک بات چن لینے کا اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی اُمت جنت میں داخل ہو جائے یا (تمام اُمت کیلئے) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہو جائے پس میں نے شفاعت کو پسند کیا اور شفاعت ان لوگوں کیلئے ہے جو اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

۵۶۰۱ - (۳۶) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِی الْجَذْعَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۰۱: عبداللہ بن ابو جُذعاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ میری اُمّت کے ایک نیک شخص کی سفارش سے بنو تمیم کے آدمیوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی' دارمی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)

۵۶۰۲ - (۳۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ — وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۶۰۲: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میری اُمّت میں سے کوئی تو ایک جماعت کی سفارش کرے گا' کوئی ایک قبیلے کی سفارش کرے گا اور کوئی ایک شخص کی سفارش کرے گا یہاں تک کہ تمام اُمّت جنّت میں داخل ہو جائے گی۔ (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عطیہ بن سعد کوفی راوی ضعیف ہے (التاریخُ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۳۸۲' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)

۵۶۰۳ - (۳۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَمِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ». فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ! فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «صَدَقَ عُمَرُ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمّت میں سے چار لاکھ افراد کو بلاحساب و کتاب جنّت میں داخل فرمائے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں اضافہ فرمائیں۔ انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے اس طرح

کیا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان کا چلو بنایا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور اضافہ فرمائیں۔ آپؐ نے (پہلے کی طرح) اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے بتایا۔ عمرؓ نے کہا' اے ابوبکرؓ! (بس کریں) ہمیں اپنے حال پر رہنے دیں۔ ابوبکرؓ نے کہا' آپ کا کیا نقصان ہے اگر ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرما دے۔ عمرؓ نے کہا' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ عزّوجل اگر چاہے کہ وہ اپنی تمام مخلوق کو ایک ہی بار جنت میں داخل کر دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ (عمرؓ کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عمرؓ سچ کہتا ہے۔(شرحُ السنہ)

وضاحت : کئی دوسری صحیح روایات میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ستّر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستّر ہزار مزید ہوں گے اور ان کے علاوہ تین چلّو بھر اور لوگ بھی ہوں گے۔

دراصل ان تمام احادیث سے مقصود کوئی معیّن تعداد نہیں بلکہ اس قسم کی تمام احادیث کثرتِ تعداد اور اللہ تعالیٰ کی سخاوت پر دلالت کرتی ہیں اور آپؐ کا دونوں ہاتھوں کو ملا کر چلّو بنانے سے مقصود بھی کثرتِ تعداد ہے اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کی سخاوت اور کبریائی پر دلالت کرتا ہے نیز ابوبکرؓ اور عمرؓ کے باہمی اختلاف سے مقصود یہ ہرگز نہیں تھا کہ خدانخواستہ ان دونوں کے درمیان کوئی ذہنی یا فکری اختلاف تھا بلکہ ابوبکرؓ نے جو کچھ آپؐ سے عرض کیا' وہ اظہار عجز و انکساری اور درخواست گزاری سے متعلق تھا اور عمرؓ نے جو کچھ کہا وہ مصلحت و حکمت کے تابع تھا اس لئے آپؐ نے دونوں کی باتوں کو ملحوظِ خاطر رکھا (واللہ اعلم)

٥٦٠٤ - (٣٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ، فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ! اَمَا تَعْرِفُنِيْ؟ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شُرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا ـــ، فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۶۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخی صف باندھے ہوئے ہوں گے ان کے پاس سے ایک جنّتی شخص کا گزر ہو گا تو ان دوزخیوں میں سے ایک آدمی (اسے) کہے گا' اے فلاں شخص! کیا تو مجھے پہچانتا نہیں ہے؟ میں وہ شخص ہوں جو تجھے پانی پلایا کرتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی شخص یہ کہے گا کہ میں وہ شخص ہوں جس نے تجھے وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ چنانچہ وہ جنّتی اس کی سفارش کرے گا اور اُسے جنّت میں داخل کرائے گا (ابنِ ماجہ)

٥٦٠٥ - (٤٠) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى: اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا: لِاَيِّ شَيْءٍ اَشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا فِي النَّارِ، فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا اللهُ ـــ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا،

وَيَقُوْمُ الْآخَرُ، فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ! اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بعدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا. فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى: لَكَ رَجَاؤُكَ. فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعاً الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو آدمی بہت زیادہ شور مچائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو (دوزخ سے) نکالو (جب وہ باہر نکالے جائیں گے تو) اللہ تعالیٰ ان دونوں سے دریافت کریں گے کہ تم اس قدر چیخ و پکار کس لیے کر رہے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اس لیے زیادہ چیختے تھے کہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تمہارے حق میں میری رحمت یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو وہیں گراؤ جہاں تم جہنّم میں تھے۔ چنانچہ ان میں سے ایک خود کو (جہنّم میں) گرا دے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنّم کو ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دے گا۔ اور دوسرا کھڑا ہو گا وہ اپنے آپ کو (جہنّم میں) نہیں گرائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے اپنے آپ کو (دوزخ میں) کیوں نہیں گرایا جیسا کہ تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو گرایا؟ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے امید ہے کہ آپ نے مجھے دوزخ سے نکال دیا تو آپ دوبارہ وہاں نہیں بھیجیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرمائیں گے کہ تیری امید کا تجھے صلہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اکٹھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنّت میں داخل ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رُشدین بن سعد راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۲۲۰' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)

۵۶۰۶-(۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ، فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيْحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۶۰۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ دوزخ پر سے گزریں گے پھر اپنے اعمال کے ساتھ اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں سے اول (اور افضل) وہ ہوں گے جو بجلی کے کوندے کی مانند گزر جائیں گے پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائیں گے' پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو تیز رفتار گھوڑے کی مانند گزریں گے' پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو سواری پر سوار کی مانند گزریں گے' پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور پھر (آخر میں وہ لوگ ہوں گے) جو پیدل چلنے والوں کی طرح گزریں گے (ترمذی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٦٠٧ - (٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ، مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ - وَاَذْرُحَ -». قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ -. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ (قیامت کے دن) میرا حوض (کوثر) تمہارے سامنے ہو گا اس کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ "جرباء" اور "اذرح" کے درمیانی فاصلے جتنا ہو گا۔

کسی راوی کا کہنا ہے کہ یہ دونوں ملک شام کی بستیاں ہیں اور ان کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر آب خورے ہوں گے جو شخص اس حوض کوثر پر آئے گا اور اس سے پیئے گا تو پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

٥٦٠٨ - (٤٣) ٥٦٠٩ - (٤٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَزْلَفَ - لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: «يَا اَبَانَا اِسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ. فَيَقُوْلُ: وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ؟ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ» قَالَ: «فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءٍ وَرَاءٍ، اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَيَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ». قَالَ: قُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: «اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفِ عَيْنٍ. ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ -، تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ. حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا». وَقَالَ: «وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ». وَالَّذِيْ نَفْسُ

أَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفاً ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۰۸ ـ ۵۶۰۹ : حُذیفہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارکٌ و تعالیٰ (میدانِ حشر میں) لوگوں کو جمع کریں گے پس ایماندار شخص کھڑے ہوں گے' جنّت کو ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے' اے ہمارے باپ! ہمارے لئے جنّت کا دروازہ کھول دیجئے؟ آدم (عذر پیش کرتے ہوئے) کہیں گے کہ تمہیں جنّت سے تمہارے باپ کی غلطی نے ہی نکلوایا تھا' میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیمؑ خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' ابراہیمؑ (عذر پیش کرتے ہوئے) کہیں گے کہ میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں میں تو آج سے پہلے پہلے خلیل تھا' تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ بلاواسطہ ہم کلام ہوئے۔ چنانچہ وہ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں (یعنی وہ لفظِ کُن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے) وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ آپؐ عرش کی (دائیں) جانب کھڑے ہوں گے' آپؐ کو اجازت دی جائے گی۔ پھر امانت اور رشتہ داری کو لایا جائے گا وہ دونوں پل صراط کی دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پھر (پل صراط پر سے لوگوں کا گزر شروع ہو جائے گا) تم میں سے ایک طبقہ (جو سب سے افضل ہو گا) بجلی کی مانند (تیز رفتاری کے ساتھ) گزر جائے گا۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں' میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں بجلی کی مانند گزرنے کی صورت کیا ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانی بجلی کس قدر تیزی کے ساتھ گزر جاتی ہے اور پلک جھپکتے ہی واپس آ جاتی ہے پھر (کچھ لوگ) پرندوں کی (اڑان) طرح اور (کچھ لوگ) آدمیوں کے دوڑنے کی طرح گزریں گے' ان کے اعمال ان کو چلائیں گے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہے جا رہے ہوں گے' اے رب! سلامتی عطا کر' سلامتی عطا کر حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے' ایک شخص آئے گا وہ پل صراط پر سے اپنے کولہوں کے بل سرکتا ہوا آئے گا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' اور پل صراط کے دونوں کناروں پر کنڈیاں لٹک رہی ہوں گی جنہیں حکم دیا گیا ہو گا کہ وہ ان لوگوں کو (اپنی جانب) کھینچ لیں جو قابلِ گرفت قرار پا چکے ہیں۔ پس کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گر جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے بلا شبہ جہنّم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے (مسلم)

۵۶۱۰ ـ (٤٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ، كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ». قُلْنَا: مَا الثَّعَارِيْرُ؟ قَالَ: «اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۰ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکالے جائیں گے گویا کہ وہ "ثعاریر" ہیں (صحابہ کرامؓ کہتے ہیں) ہم نے دریافت کیا (اے اللہ کے رسول!) "ثعاریر" سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' گویا کہ وہ کھیرے ککڑیاں ہیں۔(بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب لوگ جہنّم سے نکالے جائیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے جب انہیں آبِ حیات سے غسل دیا جائے گا تو وہ فوراً تندرست و توانا ہو جائیں گے جس طرح کھیرے ککڑیاں (خربوزے) وغیرہ جیسی سبزیاں دنوں میں بڑھتی اور ہری بھری ہو جاتی ہیں۔

(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۲۲۱)

۵۶۱۱ - (۴۶) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: اَلْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۱۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔ پہلے انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' اس کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمان راوی ہے جو احادیث وضع کیا کرتا تھا۔
(میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۰۱' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۳۵۲' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۰۶)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا
(جنّت اور اہلِ جنّت کے احوال)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦١٢ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. وَاقْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربُّ العزت فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں مہیا کی ہیں جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے اگر تم (اس بات کی تصدیق کرنا) پسند کرو تو اس آیت کی تلاوت کرو (جس کا ترجمہ ہے) "کوئی نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے" (بخاری' مسلم)

٥٦١٣ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں ایک لاٹھی کے برابر جگہ' دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس لئے کہ جنّت اور اس میں پائی جانے والی نعمتیں دائمی ہیں جب کہ دنیا اور اس کی نعمتیں فنا ہونے والی ہیں (واللہ اعلم)

٥٦١٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحاً، وَلَنَصِيْفُهَا - عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۱۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت ایک بار نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر اہلِ جنّت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی جانب جھانک لے تو مشرق اور مغرب کے درمیان روشنی ہو جائے اور ان کے درمیان کی تمام فضا خوشبو سے بھر جائے نیز اس کے سر کی اوڑھنی اس دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (بخاری)

٥٦١٥ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ — اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۶۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار شخص اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تب بھی اسے عبور نہ کر سکے گا اور یقیناً جنّت میں تم میں سے ایک شخص کی کمان کی جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٦١٦ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا — وَفِیْ رِوَایَةٍ: طُوْلُهَا — سِتُّوْنَ مِیْلًا، فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ، مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ، یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ. وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا؛ وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا؛ وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۶۱۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایماندار شخص کیلئے جنّت میں ایک خیمہ ہو گا جو ایک مکمل کھوکھلا موتی ہو گا جس کی چوڑائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی اور اس کے ہر کنارے میں اس کے اہلِ خانہ ہوں گے جو دوسرے کنارے والوں کو نہیں دیکھ سکیں گے (ان سب پر) مومن شخص آتا جاتا رہے گا اور دو جنّتیں چاندی کی ہوں گی' ان میں برتن سمیت ہر شے چاندی کی ہو گی اور دو جنّتیں سونے کی ہوں گی' ان میں برتن سمیت ہر شے سونے کی ہو گی اور "جنّتِ عدن" میں (جب اہلِ جنّت) اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے تو اس وقت اہلِ جنّت اور ان کے رب کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی چادر کے علاوہ جو اس کے چہرے پر ہو گی کوئی چیز حائل نہ ہو گی (بخاری' مسلم)

٥٦١٧ - (٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً، مِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ —، وَمِنْ فَوْقِهَا یَكُوْنُ الْعَرْشُ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَلَمْ اَجِدْهُ فِی «الصَّحِیْحَیْنِ» وَلَا فِیْ «كِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ»

۵۶۱۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں سو (۱۰۰) درجات ہیں ہر دو درجات کا درمیانی فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور جنتُ الفردوس تمام جنتوں میں سے اونچے درجے والی ہے' اس سے جنت کی چار نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنتُ الفردوس کا سوال کرو (ترمذی) (مشکوٰۃ کے مؤلف نے کہا ہے کہ) میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم اور کتابُ الحمیدی میں نہیں پایا۔

وضاحت: صاحبِ مشکوٰۃ نے اس حدیث کی نسبت ترمذی کی جانب کی ہے' جب کہ یہ درست نہیں اس لئے کہ یہ حدیث معمولی فرق کے ساتھ بخاری شریف کے کتابُ **الجهاد** اور باب "كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ" کے باب میں ابوہریرۃؓ سے مروی ہے نیز "مشارقُ الانوار" کے مؤلف نے بھی اس حدیث کو "بخاری" کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح یہ حدیث مسلم شریف کے باب فضلُ الجهاد میں بھی موجود ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ ۳۲۰)

۵٦۱۸ ـ (۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ، فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ ـ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْناً وَّجَمَالاً، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْناً وَّجَمَالاً، فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَّجَمَالاً. فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَّجَمَالاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے' جنتی لوگ اس بازار میں ہر جمعہ کے روز آیا کریں گے تو شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی وہ ان کے چہروں اور کپڑوں پر خوشبو پھینکے گی (جس سے) ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا وہ اپنے گھروں کی جانب لوٹیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہو گا چنانچہ ان کے گھروالے ان سے کہیں گے' اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے وہ (انہیں) کہیں گے' اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے (مسلم)

۵٦۱۹ ـ (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ ـ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ ـ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ آدَمَ، سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جو لوگ جنّت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (یعنی انبیاء و اولیاء) وہ چودھویں رات کے چاند کی شکل میں ہوں گے پھر وہ لوگ داخل ہوں گے جو ان کے قریب ہیں (یعنی علماء' شہداء اور دوسرے نیک لوگ) یہ اس ستارے کی مانند ہوں گے جو آسمان پر بہت تیز چمکتا ہے۔ تمام جنتیوں کے دل (اتفاق و محبّت کے لحاظ سے) ایک آدمی کے دل کے برابر ہوں گے۔ نہ تو ان کے درمیان باہمی اختلاف ہو گا اور نہ ہی وہ ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے۔ ان میں سے ہر شخص کی "حورعین" میں سے دو بیویاں ہو گی' حُسن (کی لطافت اور جمال) کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا' ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ اہلِ جنّت صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے' وہ نہ تو بیمار ہوں گے' نہ ہی پیشاب کریں گے' نہ رفع حاجت کریں گے' نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک وغیرہ سے فضلہ بہائیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن عودِ ہندی ہو گا اور ان کا پسینہ کستوری کی خوشبو والا ہو گا وہ سب (اخلاق و عادات کے لحاظ سے) ایک شخص کی عادت جیسے ہوں گے نیز وہ سب شکل و صورت میں اپنے باپ آدم کی طرح ہوں گے ان کا قد ساٹھ (۶۰) ہاتھ اونچا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۶۲۰ - (۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ». قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: «جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۰ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّتی لوگ جنّت میں خوب کھائیں پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے' نہ پیشاب کریں گے' نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ہی ناک کا فضلہ بہائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ پھر کھانے کے فضلہ کا کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' کھانے کا فضلہ ڈکار سے نکل جائے گا اور ان کا پسینہ کستوری کے پسینے جیسا ہو گا۔ اہلِ جنّت کے دل میں "سُبْحَانَ اللہ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کا الہام کیا جائے گا جیسا کہ تمہاری سانس جاری ہے (مسلم)

وضاحت : سانس جاری کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نظامِ تنفّس بغیر کسی تھکاوٹ اور تکلّف سے جاری و ساری رہتا ہے بعینہٖ اسی طرح تسبیح و تحمید کے کلمات بھی زبان سے رواں دواں رہیں گے (واللہ اعلم)

۵۶۲۱ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی شخص جنّت میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا' نہ وہ غمگین ہو گا' نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی (کبھی) ختم ہو گی (مسلم)

٥٦٢٢ ـ (١١) ٥٦٢٣ ـ (١٢) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ، وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «یُنَادِیْ مُنَادٍ: اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا. وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۲ ـ ۵۶۲۳ : ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے' کبھی بیمار نہ ہو گے اور یقیناً تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور بلاشبہ تم (ہمیشہ) جواں رہو گے' کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور بلاشبہ تم تازہ نعمت میں رہو گے کبھی رنجیدہ نہ ہو گے (مسلم)

٥٦٢٤ ـ (١٣) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ. اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَآءَوْنَ ـ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَهُمْ» قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ. قَالَ: «بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۶۲۴ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّتی لوگ اپنے اوپر بالاخانوں میں رہنے والوں کو (اس طرح) دیکھیں گے جیسا کہ تم (دنیا میں) اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو جو مشرقی یا مغربی اُفق میں ڈوب رہا ہوتا ہے' اس لئے کہ جنّتیوں کے درمیان مراتب کا فرق ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ منزلیں انبیاء علیہم السلام کی ہوں گی' دوسرے لوگ ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے؟ آپؐ نے جواب دیا' کیوں نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان لوگوں کی بھی ان تک رسائی ہو گی جو اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان لائے اور انہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی (بخاری' مسلم)

٥٦٢٥ ـ (١٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں لوگوں کی کئی ایسی جماعتیں داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دل کی مانند ہوں گے (مسلم)

وضاحت : اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جنّت میں داخل ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ان افراد پر مشتمل ہو گی جو دنیا کی زندگی میں نرم دل اور مہربان ہوں گے' حسد اور کینہ جیسے مرض سے پاک و صاف ہونے کے اعتبار سے وہ پرندوں جیسی خصلت رکھتے ہوں گے (واللہ اعلم)

٥٦٢٦ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ: یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ! فَیَقُوْلُوْنَ: لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ. فَیَقُوْلُ: ھَلْ رَضِیْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ؟ فَیَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۶۲۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کریں گے‘ اے جنت میں رہنے والو! تمام جنتی جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں‘ ہم تیری خدمت میں موجود ہیں‘ تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا‘ کیا تم (اپنے پروردگار سے) خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے‘ اے ہمارے رب! بھلا ہم آپ سے خوش کیوں نہ ہوں گے جب کہ آپ نے تو ہمیں (ایسی ایسی) نعمتیں عطا کی ہیں جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا نہ کروں؟ وہ کہیں گے‘ اے ہمارے پروردگار! اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہو گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے‘ میں تم پر اپنی خوشنودی اتارتا ہوں اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا (بخاری‘ مسلم)

٥٦٢٧ - (١٦) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ: تَمَنَّ؛ فَیَتَمَنّٰی، وَیَتَمَنّٰی. فَیَقُوْلُ لَہٗ: ھَلْ تَمَنَّیْتَ؟ فَیَقُوْلُ: نَعَمْ. فَیَقُوْلُ لَہٗ: فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ تم میں سے جس شخص کا جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ ہو گا اس کا مقام یہ ہو گا کہ اللہ ربُّ العزّت اس سے فرمائیں گے کہ تو آرزو کر؟ وہ آرزو کرے گا اور بار بار آرزوئیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے‘ کیا تو نے اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دی ہیں؟ وہ عرض کرے گا‘ جی ہاں! اللہ تعالیٰ اس کیلئے فرمائے گا کہ تیرے لئے تیری آرزوئیں ہیں اور اس کے ساتھ ان جیسی مزید عطا کی جاتی ہیں (مسلم)

٥٦٢٨ - (١٧) وَعَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ، کُلٌّ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ سیحان‘ جیحان‘ فرات اور نیل سب کا تعلق جنت کی نہروں سے ہے (مسلم)

وضاحت: ان چار نہروں کو جنت کی نہریں اس لئے کہا گیا ہے کہ ان کا پانی ٹھنڈا‘ میٹھا‘ ہاضم اور برکت والا ہے۔ ان نہروں سے انبیاء علیہم السلام نے بھی پانی نوش کیا ہے۔ اس کی جنت کی طرف نسبت اسی طرح ہے جس

طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "عجوہ" کھجور کو جنت کا پھل قرار دیا۔

درحقیقت ان چاروں نہروں کا منبع اور اصل جنّت ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ فرات اور نیل کا منبع سدرۃُ المنتہیٰ ہے۔ امام مسلمؒ نے اسراء کی حدیث میں بیان کیا ہے کہ مذکورہ دونوں نہروں کا منبع جنّت میں سے ہے۔ "معالمُ التنزیل" میں ایک روایت ذکر کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کا سرچشمہ پہاڑوں کو سونپ دیا اور وہاں سے ان کا پانی زمین کو جاری کر دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حدیث میں ان نہروں کو جنّت کی طرف منسوب کرنے کا مقصد یہ سمجھ آتا ہے کہ اس دنیا میں جس قدر فوائد اور نعمتیں ہیں وہ سب جنّت کے فوائد اور نعمتوں کا نمونہ ہیں۔

جہاں تک ان دریاؤں کے محلِّ وقوع کا تعلّق ہے تو دریائے فرات اور دریائے نیل بہت مشہور ہیں، اوّل الذکر عراق میں ہے اور دریائے نیل مصر میں بہتا ہے۔ جب کہ جیحان اور سیحان کے بارے میں اختلاف ہے، زیادہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دریا شام کے قدیم اور تاریخی شہر "طرسوس" اور "مصیصہ" کے قریب سے گزرتے ہیں اور بحیرہ روم میں جا گرتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۹۔ ۳۳۰)

۵۶۲۹ - (۱۸) **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللهِ لَتُمْلَأَنَّ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۹: عُتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے (آپ کا یہ فرمان) ذکر کیا گیا کہ اگر ایک پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر (۷۰) برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائے گا (لیکن پھر بھی) گہرائی تک نہیں پہنچ پائے گا۔ اللہ کی قسم! جہنّم اتنی گہری ہونے کے باوجود بھی (کافروں اور گنہگاروں سے) بھر جائے گی اور (عتبہؓ کہتے ہیں کہ) ہمارے سامنے (آپؐ کا یہ فرمان) ذکر کیا گیا کہ جنّت کی دو دہلیزوں کے درمیان چالیس (۴۰) برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہو گا کہ جنّت (اتنی وسعت کے باوجود بھی) اژدہام کی وجہ سے بھر چکی ہو گی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۳۰ - (۱۹) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: «مِنَ الْمَاءِ». قُلْنَا: اَلْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: «لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا — الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ، وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۳۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' پانی سے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ جنت کس شے سے بنائی گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جنّت (اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے) ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی' اس کا گارا تیز خوشبودار کستوری کا ہے' اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران (کی مانند زرد و خوشبودار) ہے۔ جو شخص اس (جنّت) میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا اس کو کبھی کوئی فکر لاحق نہیں ہو گا وہ اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا اس پر موت نہیں آئے گی' نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی (احمد' ترمذی' دارمی)

٥٦٣١ - (٢٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں ہر درخت کا تنا سونے کا ہے (ترمذی)

٥٦٣٢ - (٢١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۳۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّت میں درجے ہیں ہر دو درجات کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٥٦٣٣ - (٢٢) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ أَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۳۳ : ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّت میں سو درجے ہیں' اگر تمام جہان والے ان میں کسی بھی ایک درجے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان سب کے لئے کافی ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی مُدلّس ہے جبکہ درّاج راوی منکرُ الحدیث ہے (التاریخُ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' جلد۱ صفحہ۲۴' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ سعید اللّحام جلد۳ صفحہ۲۲۵' ضعیف ترمذی صفحہ۲۹۱' احادیثِ ضعیفہ نمبر۱۸۸۶' ضعیف الجامع الصغیر نمبر۱۹۰۱)

٥٦٣٤ - (٢٣) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ قَالَ: «اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۳۴: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک **"وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ"** (ترجمہ) "اور اونچے اونچے فرش اور بچھونے ہوں گے" کے بارے میں فرمایا کہ ان بچھونوں کی بلندی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت کے برابر ہو گی (اور یہ) مسافت پانچ سو برس کی ہو گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں رُشدین بن سعد راوی **ضعیف** اور درّاج راوی منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۹، جلدا صفحہ۲۴، تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ۲۵۱، ضعیف ترمذی صفحہ۲۹۲)

٥٦٣٥ - (٢٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً، يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۳۵: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ قیامت کے دن جنت میں جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہروں کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کے برابر ہو گی اور دوسری جماعت کے لوگوں (یعنی اولیاء و صلحاء) کے چہروں کی روشنی آسمان پر نہایت عمدہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہو گی ہر جنتی شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی نے ستر(۷۰) لباس پہنے ہوں گے، ان کی پنڈلی کا گودا ان کے لباسوں کے پیچھے سے نظر آئے گا (ترمذی)

وضاحت: علّامہ ناصرُالدّین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علّامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۵۶۷)

٥٦٣٦ - (٢٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مومن شخص کو جنت میں اتنے اتنے لوگوں کی قوتِ جماع حاصل ہو گی۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا ایک مرد اتنی طاقت رکھے گا؟ آپؐ نے فرمایا (جنت میں ایک مرد کو) سو آدمیوں کی قوت عطا کی جائے گی (ترمذی)

٥٦٣٧ - (٢٦) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ اَنَّ

مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۳۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر ایک ناخن کے برابر بھی جنّت کی نعمت (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے آسمانوں اور زمین کے کناروں کا درمیانی حصّہ خوبصورت ہو جائے اور اگر کوئی جنتی شخص دنیا والوں پر جھانک لے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو ماند کر دے گی جیسا کہ سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی مدلّس ہے (التاریخُ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۲۲۶)

۵۶۳۸ - (۲۷) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى، لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ، وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۶۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّتی لوگوں کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہو گی اور ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن غریب کہا ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخُ الکبیر جلد۴ صفحہ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۶۶۸' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۵' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ۲۲۶)

۵۶۳۹ - (۲۸) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ - اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ - سَنَةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۹: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّتی لوگ جنّت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے' ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' وہ ۳۰ برس یا ۳۳ برس کے دکھائی دیں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بھی شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (گزشتہ حدیث کی وضاحت دیکھیں)

۵۶۴۰ - (۲۹) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ: «يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، اَوْ

يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ - شَكَّ الرَّاوِيْ - فِيهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ، كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۵۶۴۰ : اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اس وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپؐ کے سامنے سدرۃُ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا' (سدرۃُ المنتہیٰ ایک ایسا درخت ہے کہ) کوئی سوار شخص اس کی شاخوں کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے یا یہ فرمایا کہ اس کے سائے میں سو سوار آرام کر سکیں گے۔ راوی کو شک ہے۔ اس پر سونے کے پروانے ہوں گے اور اس کا پھل بڑے مٹکوں کے برابر ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس اور ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷' طبقات ابنِ سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۳)

۵٦٤١ - (۳۰) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: «ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ» . قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۴۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوضِ کوثر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ایک نہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے یعنی وہ جنت میں ہے (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں۔ عمرؓ نے دریافت کیا' بلاشبہ وہ پرندے تو بہت زیادہ عمدہ ہوں گے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان کو کھانے والے ان سے بھی زیادہ عمدہ ہیں (ترمذی)

۵٦٤٢ - (۳۱) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: «إِنِ اللّٰهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ - فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ، إِلَّا فَعَلْتَ» وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ. فَقَالَ: «إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۴۲ : بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا اور تو نے گھوڑے پر سوار ہونے

کی خواہش ظاہر کی تو تجھے جنّت میں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا اور تم جنّت میں جہاں جانا چاہو گے وہ گھوڑا تمہیں اڑائے پھرے گا اور (پھر) ایک اور شخص نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ بریدہؓ کہتے ہیں آپؐ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ آپؐ نے فرمایا' کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنّت میں داخل کر دیا تو جنّت میں تیرے لئے ہر وہ چیز ہو گی جس کو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھ لذّت محسوس کرے گی (ترمذی)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علاّمہ البانی صفحہ ۲۹۳)

۵٦٤٣ - (٣٢) **وَعَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ الْخَيْلَ، أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَأَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: أَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ.

۵٦۴۳ : ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی (دیہاتی) شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے گھوڑوں سے محبّت ہے' کیا جنّت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تو جنّت میں داخل ہو گیا تو تجھے یاقوت کا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سواری کرے گا پھر تو جہاں جانا چاہے گا وہ گھوڑا تجھے اڑائے پھرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابوسورہ راوی علم حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے نیز میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابو سورہ راوی منکرالحدیث ہے وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵٦٤٤ - (٣٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۵٦۴۴ : بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی (۸۰) صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں دوسری اُمتوں کی ہوں گی (ترمذی' دارمی' بیہقی کتاب البعث والنّشور)

۵٦٤٥ - (٣٤) **وَعَنْ** سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَابُ أُمَّتِي الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ - ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّهُمْ

لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ ـــ، حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَـزُوْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰـذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ، وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: خَالِدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، يَرْوِی الْمَنَاكِيْرَ.

٥٦٤٥: سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت کیلئے وہ دروازہ جس سے وہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے' اس کی چوڑائی ایسے سوار کی تین دن کی مسافت کے بقدر ہو گی جو گھوڑے کو تیز دوڑانا خوب جانتا ہے۔ پھر بھی اہلِ جنّت کا دروازے پر اژدحام ہو گا یہاں تک کہ ان کے کندھے (زیادہ بھیڑ کی وجہ سے) نکلنے کے قریب ہوں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاریؒ سے دریافت کیا' انہوں نے اس حدیث کو نہ پہچانا نیز انہوں نے فرمایا کہ خالد بن ابوبکر راوی منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٦٤٦ ـ (٣٥) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرٰیً وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَاِذَا اشْتَهَی الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٥٦٤٦: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جنّت میں ایک بازار ہو گا جس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی بلکہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی جب کوئی شخص کسی تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اسی صورت کا ہو جائے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ۲۹٦)

٥٦٤٧ ـ (٣٦) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْـهُ، اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَفِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِیْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ، وَيَتَبَدّٰی لَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ ـ وَمَا فِيْهِمْ دَنِیٌّ ـ عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ، مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِیِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا». قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ نَرٰی رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰی فِیْ ذٰلِكَ

الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ! اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ. فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا، قَطُّ، وَيَقُوْلُ رَبُّنَا: قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ، فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى، وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقَى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا». قَالَ: «فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ ـ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ ـ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا ـ اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۴۷: سعیدؒ بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک دن بازار میں) ملے تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنّت کے بازار میں بھی (اسی طرح) اکٹھا کرے۔ سعیدؒ نے دریافت کیا' کیا جنّت کے بازار ہوں گے؟ ابوہریرہؓ نے کہا' جی ہاں! مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ جب جنتی لوگ جنّت میں داخل ہو جائیں گے تو جنّت میں اپنے اپنے اعمال کی فضیلت کے لحاظ سے فروکش ہوں گے پھر انہیں دنیا کے دنوں کے اعتبار سے جمعہ کے روز کے برابر اجازت دی جائے گی کہ وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنا عرش ظاہر کریں گے اور جنتیوں کے لئے جنّت کے ایک بڑے باغ میں جلوہ افروز ہوں گے۔ جنتیوں کیلئے (اس باغ میں مختلف قسم کے منبر یعنی) نور کے منبر' موتیوں کے منبر' یاقوت کے منبر' زبرجد کے منبر' سونے اور چاندی کے منبر رکھ دیئے جائیں گے (جن پر جنتی لوگ حسبِ مراتب بیٹھیں گے) اور جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا جنتی کستوری اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھا ہو گا حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کم درجہ والا نہ ہو گا یعنی کسی کو بھی کم درجے کا احساس نہ ہو گا' وہ یہ خیال نہیں کریں گے کہ کرسیوں پر بیٹھنے والے (مجلس) کی نشست کے اعتبار سے ہم سے زیادہ افضل ہیں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا' جی ہاں! کیا تم سورج کو اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک و شبہ رکھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا' نہیں! آپؐ نے فرمایا' اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کرو گے اور اس مجلس میں ایسا کوئی

شخص باقی نہ رہے گا کہ جس سے اللہ تعالیٰ بغیر پردے کے آمنے سامنے ہم کلام نہیں ہو گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے دریافت کرے گا کہ اے فُلاں بن فُلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے کہ جب تو نے فُلاں فُلاں باتیں کہی تھیں؟ چنانچہ اللہ ربُّ العزت اس کی بعض عہد شکنیاں یاد دلائے گا جو اس نے اس دنیا میں کی تھیں۔ وہ شخص عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ اللہ ربُّ العزت فرمائے گا' کیوں نہیں! تو میری اس وسعتِ مغفرت کے سبب ہی اپنے اس مقام تک پہنچا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا وہ ان پر خوشبو کی بارش برسائے گا' اس جیسی خوشبو کو انہوں نے پہلے کبھی محسوس نہ کیا ہو گا اور ہمارا پروردگار ان سے کہے گا کہ تم ان چیزوں کی طرف چلو جن کو ہم نے ازراہِ کرامت (و عظمت) تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور تم اپنی چاہت کے مطابق (ان سے) لے لو۔ (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) چنانچہ ہم لوگ اس بازار میں پہنچیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرے میں لے رکھا ہو گا (اس بازار میں موجود اشیاء کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا نہ کسی کان نے سنا ہو گا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہو گا پھر جن چیزوں کو ہم پسند کریں گے وہ اٹھا اٹھا کر ہمیں دی جائیں گی بازار میں خرید و فروخت نہیں ہو گی البتہ بازار میں جنتی لوگ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا' ایک بلند مرتبہ شخص آئے گا وہ اپنے سے کم مرتبہ شخص سے ملے گا جبکہ ان میں سے کسی کا درجہ کم تر نہیں ہو گا۔ اس بلند مرتبہ شخص کو وہ لباس پسند نہیں آئے گا جو وہ کم تر درجہ کے اس شخص کو پہنے ہوئے دیکھے گا۔ اس کی آخری بات ابھی ختم نہ ہو گی کہ بلند مرتبہ شخص کو خیال گزرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس اس سے بہت بہتر ہے اور یہ اس لئے ہو گا کہ جنت میں کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہو گا کہ وہ غمگین رہے (آپؐ نے فرمایا) پھر ہم اپنے گھروں میں چلے جائیں گے' ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور کہیں گی' مرحبا اور خوش آمدید کہ تو واپس آیا ہے اور تیرا حسن و جمال اس حسن و جمال سے کہیں زیادہ ہے کہ جب تو ہم سے جُدا ہوا تھا۔ پس ہم بتائیں گے کہ آج کے دن ہم اپنے پروردگارِ جبّار کے ساتھ ہم نشین ہوئے ہیں۔ ہم اسی طرح واپس آنے کے لائق ہیں جس طرح ہم واپس آئے ہیں۔

(ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۲۹۶)

٥٦٤٨ - (٣٧) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً، وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ»

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: «وَمَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلَاثِيْنَ فِی الْجَنَّةِ، لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا، وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ».

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ: قَالَ: «اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ، اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي» وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ الرَّابِعَةَ، وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ.

۵۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنتیوں میں سے کم مرتبے والے شخص کے ۸۰ ہزار خادم اور ۷۲ بیویاں ہوں گی اور اس کیلئے جو خیمہ نصب کیا جائے گا وہ موتیوں' زبرجد اور یاقوت سے (مرصع و مزین) ہو گا اس کا حجم "جابیہ" اور صنعاء شہر کے فاصلے کے برابر ہو گا۔ (جابیہ دمشق' شام کے ایک دروازے کا نام ہے جب کہ صنعاء یمن کے دارالحکومت کا نام ہے)

اور اسی سند کے ساتھ مروی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو جنّت میں داخل کیا جائے گا وہ چاہے چھوٹی عمر میں فوت ہوا یا بڑی عمر میں تو اسے جنّت میں تیس سالہ زندگی پر لوٹا دیا جائے گا وہ کبھی بھی اس عمر سے زائد کے نہیں ہوں گے اور اسی طرح کا معاملہ دوزخیوں کے ساتھ ہو گا اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ جنتیوں کے سروں پر جو تاج ہوں گے ان کا سب سے کمتر موتی بھی ایسا ہو گا کہ اس کی روشنی سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا حصّہ منور ہو جائے۔

اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ ایماندار شخص جب جنّت میں اولاد کی خواہش کرے گا (تو اس کی خواہش اس طرح پوری ہو گی) کہ بچے کا حمل قرار پانا' اس کا پیدا ہونا اور اس کی عمر یہ سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا جیسا کہ وہ پسند کرے گا۔

اور اسحٰق بن ابراہیم اس (آخری) روایت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر کوئی مومن شخص جنّت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی یہ خواہش ایک ساعت میں ہی پوری ہو جائے گی لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابنِ ماجہؒ نے (اس حدیث کے) چوتھے جملے کو اور دارمیؒ نے (اس حدیث کے) آخری حصّے کو بیان کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۲۹۹)

۵۶۴۹ - (۳۸) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ، طُوبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۴۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں حورِعین کے اجتماع کیلئے ایک جگہ (مختص) ہو گی' وہ بلند آواز کے ساتھ گیت گائیں گی' اس جیسی آواز مخلوق میں سے کسی نے

نہ سنی ہو گی وہ کہیں گی'

هم ہمیشہ رہیں گی اور ہم کبھی فنا نہیں ہوں گی
ہم سدا نرم و نازک رہیں گی ہماری نزاکت کبھی ختم نہیں ہو گی
ہم سدا خوش رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی
ہراس شخص کیلئے مبارکباد ہو جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں
(ترمذی)

۵۶۵۰ - (۳۹) **وَعَنْ** حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۵۰: حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّت میں پانی کا سمندر' شہد کا سمندر' دودھ کا سمندر اور شراب کا سمندر ہے پھر ان (سمندروں) سے نہریں نکلیں گی (ترمذی)

۵۶۵۱ - (۴۰) **وَرَوَاهُ** الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

۵۶۵۱: نیز دارمی نے اس حدیث کو معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۵۲ - (۴۱) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ، وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، يَسْأَلُهَا: مَنْ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ ـــ، وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا، فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ، حَتّٰى يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ، وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اَنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۶۵۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ جنّتی مرد جنّت میں ۷۰ مسندوں پر (ٹیک لگائے) بیٹھے گا اس سے پہلے کہ وہ پہلو بدلے' اس کے پاس (جنّت کی)

ایک عورت آئے گی جو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے گی تو اس مرد کو اپنا چہرہ اس کے رخسار میں نظر آئے گا جو آئینے سے بھی زیادہ صاف ہو گا اور (اس عورت کے زیورات یا تاج میں جڑا ہوا) اس کا کوئی ادنیٰ سا موتی (اگر دنیا میں آ جائے تو) مشرق اور مغرب (کے درمیانی فاصلے) کو روشن کر دے۔ وہ عورت اسے سلام کہے گی چنانچہ وہ مرد اس کے سلام کا جواب لوٹائے گا اور اس سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی کہ میں "مزید" میں سے ہوں اور اس عورت کے جسم پر ستر لباس ہوں گے' اس مرد کی نظران میں سے بھی پار ہو جائے گی حتیٰ کہ اس عورت کی پنڈلی کا گودا تک اس کے کپڑوں کے پیچھے سے نظر آئے گا اور اس عورت کے سر پر تاج رکھے ہوں گے جن کا معمولی سا موتی بھی ایسا ہو گا کہ (اگر وہ دنیا میں آ جائے تو) مشرق اور مغرب (کے درمیانی فاصلے) کو روشن کر دے (احمد)

٥٦٥٣ ـ (٤٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَتَحَدَّثُ ـ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ ـ: «اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ. فَقَالَ لَهٗ: اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ، فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ - نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ، وَاسْتِحْصَادُهٗ، فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ. فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: دُوْنَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ! فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ». فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ: وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا، فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ؛ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ! فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۶۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا آپؐ یہ فرما رہے تھے کہ جنتیوں میں سے ایک شخص نے اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگی۔ اللہ ربُّ العزت نے اس سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس تیری پسند کی چیز نہیں ہے؟ اس دیہاتی نے کہا' کیوں نہیں! لیکن مجھے پسند ہے کہ میں کھیتی باڑی کروں (آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کو کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مل جائے گی) چنانچہ وہ بیج ڈالے گا' پلک جھپکتے ہی سبزہ اگ آئے گا' کھیتی بڑی ہو (کر پک) جائے گی اور کٹ جائے گی پس پہاڑ کے برابر (اناج کے) انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے ابنِ آدم! تیری خواہش پوری ہو گئی' حقیقت یہ ہے کہ تیرا پیٹ کوئی شے نہیں بھر سکتی۔ دیہاتی نے عرض کیا' اللہ کی قسم! (کھیتی باڑی کی اجازت مانگنے والا) وہ شخص یا تو قرشی ہو گا یا انصاری کیونکہ وہی لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دیہاتی کی یہ بات سن کر) ہنس پڑے (بخاری)

٥٦٥٤ ـ (٤٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ، وَلَا یَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۶۵۴ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا جنتی سوئیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' سونا موت کا بھائی ہے اور اہلِ جنّت پر موت طاری نہیں ہو گی۔
(بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(دیدارِ الٰہی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٥٥ - (١) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا» وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۵۵ : جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب تم اپنے پروردگار کو کھلی آنکھوں سے دیکھو گے اور ایک دوسری روایت میں جریرؓ نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا اور فرمایا' بلاشبہ تم اپنے پروردگار کو (قیامت کے دن) دیکھو گے جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو' تم اس کو دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاؤ گے پس اگر تم سے ہو سکے تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نمازِ فجر کو اور اس کے ڈوبنے سے پہلے کی نماز یعنی نماز عصر کو نہ چھوڑو تو (ان دونوں نمازوں کو اپنے وقت پر) ضرور ادا کرو۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اپنے رب کی تسبیح و تحمید سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے بیان کرو" یعنی طلوعِ شمس سے پہلے فجر کی اور غروبِ شمس سے پہلے عصر کی نماز پڑھو (بخاری' مسلم)

٥٦٥٦ - (٢) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟» قَالَ: «فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ، فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا

اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ» ثُمَّ تَلَا: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۵۶ : صُہَیب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب تمام جنّتی جنّت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' کیا تم کسی چیز کو چاہتے ہو کہ میں تمہیں عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے' کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا' کیا آپ نے ہمیں جنّت میں داخل نہیں کیا اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے نہیں بچایا۔ آپؐ نے فرمایا' تب پردہ اٹھا دیا جائے گا' پس تمام جنّتی اللہ ربُّ العزت کے چہرے کا دیدار کریں گے۔ انہیں ایسی کوئی نعمت عطا نہیں ہوئی جو پروردگار کی طرف سے ان کے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جن لوگوں نے اچھے عمل کئے اُن کیلئے جنّت ہے اور مزید بھی ہے" (مزید سے مراد اللہ ربُّ العزت کا دیدار ہے) (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۶۵۷ - (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهِ — وَاَزْوَاجِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ، وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً» ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۵۷ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنّت والوں میں سے کم درجے والا شخص وہ گا جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خدمت گاروں اور اپنے آرام کے تخت پوشوں کی طرف دیکھے گا جو ہزار سال کی مسافت کی بقدر جگہ میں ہوں گے۔ یعنی مذکورہ تمام اشیاء ادنیٰ درجے والے جنّتی کی ملکیّت اور تصرف میں ہوں گی اور اللہ ربُّ العزّت کے نزدیک سب سے زیادہ عزّت والا شخص وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے' وہ اپنے پروردگار کا دیدار کر رہے ہوں گے" (احمد' ترمذی)

۵۶۵۸ - (۴) وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهُ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلٰى». قَالَ: وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: «يَا اَبَا رَزِيْنٍ! اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ؟» قَالَ: بَلٰى. قَالَ: «فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۶۵۸ : ابورزین عُقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب قیامت کے دن الگ الگ اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' کیوں نہیں! میں نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اسکی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اے ابو رزین! کیا تم سب چودھویں رات کے چاند کو تنہائی میں نہیں دیکھتے ہو؟ ابو رزین نے کہا' کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ چاند بھی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٦٥٩ ـ (٥) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ رَأَیْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: «نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۶۵۹ : ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے (معراج کی رات) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ آپؐ نے فرمایا' (اللہ تعالیٰ تو) نور ہے' میں اسے کیسے دیکھ سکتا تھا؟ (مسلم)

٥٦٦٠ ـ (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰی﴾ ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی﴾. قَالَ: رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَیْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ رَأٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ. قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ: اَلَیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ؟﴾. قَالَ: وَیْحَكَ! ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِهِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُهٗ، وَقَدْ رَاٰی رَبَّهٗ مَرَّتَیْنِ.

۵۶۶۰ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما "**مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی**" اور "**وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی**" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل (کی آنکھوں) سے دو مرتبہ دیکھا (مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا" عکرمہؒ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اس پروردگار کا نگاہیں ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے" ابنِ عباسؓ نے (عکرمہؒ کے اعتراض کے جواب میں) فرمایا' تم پر افسوس ہے۔ یہ (مفہوم) تو اس وقت کے لیئے ہے جب اللہ ربُّ العزّت اپنے اس نور کے ساتھ تجلّی فرمائیں گے جو ان کا ذاتی نور ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے اپنے رب کو دوبار دیکھا ہے۔

۵۶۶۱ - (۷) **وَعَنِ** الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَعْبًا بِعَرَفَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَّمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى، فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ، وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ رَأٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِيْ. قُلْتُ: رُوَيْدًا، ثُمَّ قَرَأْتُ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾. فَقَالَتْ: اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ؟ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ. مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهِ، اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾. فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ، وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ —، لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ —، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ، قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ، وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ: فَاَيْنَ قَوْلُهُ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾؟ قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ — عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ، وَاِنَّهُ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهُ، فَسَدَّ الْاُفُقَ.

۵۶۶۱: شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کعبؓ سے میدانِ عرفات میں ملے اور ان سے کسی شے کے بارے میں دریافت کیا۔ کعبؓ نے (بلند آواز میں) اللہ اکبر کے کلمات کہے یہاں تک کہ ان کلمات کی بازگشت سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابنِ عباسؓ نے کہا' بلاشبہ ہم ہاشم کی اولاد ہیں' ہم سے ایسی توقع ہرگز نہ رکھیں کہ ہم کوئی غیر ضروری سوال کریں گے۔ کعبؓ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کو اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے دو مرتبہ ہم کلام ہوئے (ایک مرتبہ وادیٔ ایمن میں اور دوسری مرتبہ کوہِ طور پر) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (شبِ معراج میں) اللہ تعالیٰ کو دو بار دیکھا۔ مسروقؒ (جن سے حدیث کے راوی شعبیؒ نے روایت بیان کی ہے) کہتے ہیں کہ (ابنِ عباسؓ اور کعب احبارؓ کی یہ گفتگو سُن کر) میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' (اے مسروق!) تو نے ایسی بات کہی ہے جس کی وجہ سے میرے (جسم کے) رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ (مسروقؒ کہتے ہیں) میں نے کہا' ذرا توقّف سے کام لیجئے پھر میں نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔" عائشہؓ نے فرمایا' (اے مسروق!) یہ آیات (مفہوم کے لحاظ سے) تمہیں کہاں لے جا رہی ہیں؟ اس سے مراد تو جبرائیلؑ ہیں۔ جو شخص تمہیں یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے یا (یہ کہے) آپؐ نے کسی ایسی بات کو چھپایا ہے جس (کے اظہار) کا آپؐ کو حکم دیا گیا تھا یا (یہ کہے کہ) آپؐ کو ان پانچ باتوں کا علم ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے ...." تو اس نے (آپؐ پر) بہت بڑا جھوٹ باندھا اور (جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے جو تم نے تلاوت کی تو

اس سے مراد یہ ہے کہ) آپؐ نے جبرائیلؑ کو دیکھا (بایں وجہ اسے بڑی نشانی قرار دیا) اور آپؐ نے دو مرتبہ جبرائیل کو اس کی اپنی اصل شکل میں دیکھا' ایک مرتبہ سدرۃُ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی "اجیاد" میں جبکہ جبرائیلؑ کے چھ سو پر اور انہوں نے (اپنے پروں سے) پورے اُفق کو گھیر رکھا تھا (ترمذی)

نیز بخاری و مسلم نے یہ حدیث کچھ مزید اور مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے اور ان دونوں کی روایت میں ہے' مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے (عائشہؓ سے) دریافت کیا کہ پھر اللہ ربُّ العزت کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ "پھر وہ قریب آیا اور قریب آیا چنانچہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔" عائشہؓ نے کہا' یہ جبرائیلؑ ہیں جو آپؐ کے پاس انسانی شکل میں آتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے تھے جو ان کی اصل صورت ہے اور انہوں نے (اپنے پروں سے) سارے افق کو گھیر رکھا تھا۔

وضاحت: وہ آیت جس میں علم غیب کی پانچ باتوں کا ذکر ہے اور جس کا حقیقی علم اللہ ربُّ العزت کے سوا کسی اور کو نہیں' اس کا مکمل ترجمہ یوں ہے "بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' وہی بارش نازل کرتا ہے' وہی جانتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے' کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل وہ کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ اسے کس سرزمین پر مرنا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی (تمام امور کو) جاننے والا باخبر ہے۔"

۵٦٦٢ - (٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِهِ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ أَدْنٰى﴾ . وَفِيْ قَوْلِهِ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ . وَفِيْ قَوْلِهِ: ﴿رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ . قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا: رَاٰى جِبْرَئِيْلَ — عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ . قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ — فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ —، قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

وَلَهُ — وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ . قَالَ : رَاٰى رَفْرَفًا أَخْضَرَ، سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ.

۵٦٦٢: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "......... دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم" اور اللہ ربُّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "انہوں نے جس چیز کو دیکھا ان کے دل نے اسے نہ جھٹلایا" اور اللہ ربُّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا" فرمایا کہ ان تمام (آیات کی تفسیر) میں ہے کہ آپؐ نے جبرائیلؑ کو (ان کی اصل صورت میں) دیکھا' ان کے چھ سو پر تھے (بخاری' مسلم)

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن مسعودؓ نے (اللہ ربُّ العزت کے اس ارشاد کے متعلق) کہا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "انہوں نے جو کچھ دیکھا ان کے دل نے اسے نہ جھٹلایا" ابنِ مسعودؓ نے کہا (اس سے مراد یہ ہے) کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ کو سبز رنگ کی پوشاک میں دیکھا جس نے آسمان اور زمین کے درمیان کو بھرا ہوا تھا۔

نیز ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے) کہ "بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا" ابنِ مسعودؓ نے کہا کہ آپؐ نے جبرائیلؑ کو سبز رنگ کی پوشاک میں دیکھا جس نے آسمان کے افق کو گھیر رکھا تھا۔

٥٦٦٣ - (٩) **وَسُئِلَ** مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ . فَقِيلَ: قَوْمٌ يَقُولُونَ: اِلٰى ثَوَابِهِ. فَقَالَ مَالِكٌ: كَذَبُوا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ . قَالَ مَالِكٌ: اَلنَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَعْيُنِهِمْ، وَقَالَ: لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ: ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۶۶۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا گیا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "............ کچھ لوگ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے" جب کہ انہیں بتایا گیا کہ کچھ لوگ (معتزلہ وغیرہ) کہتے ہیں کہ (اس آیت سے مراد یہ ہے کہ) لوگ (اللہ ربّ العزت کی بجائے) ثواب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا' وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں (ایسا کہنے والے) اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد سے کیا مراد لیتے ہیں؟ (جس کا ترجمہ ہے) کہ ہرگز نہیں! بے شک یہ لوگ (جو کافر ہیں) اس دن اپنے رب (کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن لوگ اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ عار نہ دلاتے کہ وہ روکے جائیں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا (ارشادِ ربانی ہے) "ہرگز نہیں! بے شک یہ لوگ جو کافر ہیں اس دن اپنے رب (کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے" (شرح السنۃ)

٥٦٦٤ - (١٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ، اِذْ سَطَعَ لَهُمْ — نُورٌ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! قَالَ: وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ﴾ . قَالَ: فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۶۴: جابر رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب جنتی لوگ اپنی نعمتوں میں (لطف اندوز ہو رہے) ہوں گے تو اچانک ان کے سامنے (عظیم) روشنی نمودار ہو گی' وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک ان پر ان کے اوپر سے اللہ ربّ العزت جلوہ گر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو کہیں گے' اے جنّت میں رہنے والو! السلام علیکم! آپؐ نے فرمایا' اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "**سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ الرَّحِيمِ**" سے ثابت ہے۔

آپؐ نے فرمایا' پھر اللہ تعالیٰ جنتیوں کی جانب دیکھیں گے اور جنّتی اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے' وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں اس قدر مستغرق ہوں گے کہ وہ کسی اور نعمت کی جانب التفات ہی نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ ربّ العزت ان لوگوں پر سے ہٹ جائیں گے البتہ اللہ تعالیٰ کے نور کے اثرات باقی رہیں گے (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا
(دوزخ کی کیفیت اور دوزخیوں کے حالات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٦٥ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ» قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً. قَالَ: «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ. وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَارُكُمُ الَّتِیْ يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ». وَفِيْهَا: «عَلَيْهَا» وَ «كُلُّهَا» بَدَلَ: «عَلَيْهِنَّ». وَ «كُلُّهُنَّ».

پہلی فصل

۵۶۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری (یہ دنیا کی) آگ' دوزخ کی آگ کے ستر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! یہی آگ (آخرت کیلئے بھی) کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' دوزخ کی آگ کو دنیا کی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ بڑھا دیا گیا ہے' ہر درجہ دنیا کی آگ کے مثل (حرارت والا) ہو گا (بخاری' مسلم) اور اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔
نیز مسلم کی روایت میں ہے (یعنی حدیث کے شروع کے الفاظ اس طرح ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ تمہاری (یہ دنیا کی) آگ جسے ابنِ آدم جلاتا ہے .... نیز مسلم کی روایت میں عَلَيْهِنَّ اور كُلُّهُنَّ کی بجائے عَلَيْهَا اور كُلُّهَا کے الفاظ ہیں۔

٥٦٦٦ - (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۶: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن دوزخ کو لایا جائے گا جب کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی' ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ کر لائیں گے (مسلم)

٥٦٦٧ - (٣) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ

اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ، مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دوزخیوں میں سے جو شخص سب سے معمولی عذاب میں مبتلا ہو گا' اس کیلئے آگ کے جوتے اور تسمے ہوں گے' جن کے سبب اس کا دماغ یوں جوش مارے گا جیسے ہنڈیا جوش مارتی ہے' وہ یہ خیال کرے گا کہ کسی دوسرے شخص کو اس سے زیادہ عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۶۶۸ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۶۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب' ابوطالب کو ہو گا اور وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہو گا' جن کی وجہ سے اس کا دماغ جوش مارتا رہے گا (بخاری)

۵۶۶۹ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ، يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو (دنیا میں) سب سے زیادہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا تھا' اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس سے دریافت کیا جائے گا' اے آدم کے فرزند! کیا تو نے (دنیا میں) کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا (دنیا میں) تجھ پر کوئی نعمتوں کا دور گزرا تھا؟ وہ کہے گا' نہیں! اے میرے پروردگا اللہ کی قسم (میں نے دنیا میں کبھی کوئی بھلائی اور نعمت نہیں دیکھی) اور اسی طرح جنتیوں میں سے ایسے شخص لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگی اٹھانے والا ہو گا' اسے جنت میں غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تو نے تنگی دیکھی تھی؟ اور کیا تجھ پر کبھی سختی کا دور آیا تھا؟ وہ جواب دے گا' نہیں! اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی تنگی نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی سختی کا دور دیکھا تھا (مسلم)

۵۶۷۰ - (۶) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا:

الْقِيَامَةِ: لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا، وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئاً، فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۷۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ پاک دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا شخص سے دریافت کرے گا کہ اگر تیرے پاس زمین کی اشیاء میں سے کوئی شے ہوتی تو کیا تو اسے بدلے میں دیتا؟ (اور اس کے عوض عذاب سے چھٹکارا پا لیتا) وہ جواب دے گا' ہاں! (بڑی سے بڑی شے بھی بدلہ میں دے کر دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا پا لیتا) اللہ پاک فرمائے گا' میں نے تجھ سے اس وقت بہت ہی معمولی مطالبہ کیا تھا' جب تو ابھی آدمؑ کی پشت میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا لیکن تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شریک ٹھہرا کر رہا (بخاری' مسلم)

۵۶۷۱ - (۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ -، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۷۱: سمرہ بن جُندُبؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بعض دوزخیوں کو آگ نے ٹخنوں تک گھیرا ہو گا' بعض کو آگ نے گھٹنوں تک گھیرا ہو گا' بعض کو آگ نے کمر تک گھیرا ہو گا اور بعض کو آگ نے گردن تک گھیرا ہو گا (مسلم)

۵۶۷۲ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا». فِيْ بَابِ «تَعْجِيْلِ الصَّلَوَاتِ».

۵۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ میں کافر شخص کے دونوں کندھوں کے درمیانی فاصلے کو ایسا (موٹا اور چوڑا) بنا دیا جائے گا کہ تیز رفتار سوار کیلئے تین دن کی مسافت ہو گی اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخ میں کافر شخص کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کی مسافت کے برابر ہو گی (مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں ہے) کہ "دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی" کا ذکر نماز جلدی ادا کرنے کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٥٦٧٣ - (٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ، ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ، ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ، فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

دوسری فصل

۵۶۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' (دوزخ کی) آگ کو ہزار سال جلایا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہو گیا' پھر اسے ہزار سال جلایا گیا تو آگ کا رنگ سفید ہو گیا' پھر اسے ہزار سال جلایا گیا تو آگ کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ پس (اب) آگ کا رنگ انتہائی سیاہ و تاریک ہے (ترمذی)

٥٦٧٤ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ضِرْسُ الْكَافِرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ -، وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ -، وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبْذَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۵۶۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن کافر کی داڑھ' اُحد پہاڑ کے برابر اور اس کی ران' بیضاء پہاڑ کے برابر ہو گی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین رات کی مسافت کے برابر ہو گی جیسا کہ (مدینہ اور) ربذہ (کا درمیانی فاصلہ) ہے (ترمذی)

٥٦٧٥ - (١١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ. وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۵۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کافر (کے جسم) کی جلد کا موٹاپا بیالیس ہاتھ (کے برابر) ہو گا اور اس کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے کے برابر ہو گی (ترمذی)

وضاحت: امام حاکمؒ نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے (مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۵۹۵)

٥٦٧٦ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْكَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

۵۶۷۶ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ کافر انسان اپنی زبان کو ایک فرسخ اور دو فرسخ تک نکالے ہوئے ہو گا' لوگ اسے (اپنے پیروں تلے) روندیں گے (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو المخارق راوی غیر معروف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۷۷ - (۱۳) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اَلصَّعُوْدُ - جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یُتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفاً، وَیُھْوٰی بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَداً». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۶۷۷ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' "صعود" سے مراد آگ کا پہاڑ ہے۔ جس پر (دوزخی انسان) ستر سال تک چڑھایا جائے گا اور وہاں سے اسی طرح اسے ہمیشہ دوزخ میں گرایا جاتا رہے گا (ترمذی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی مدلّس اور درّاج راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵ و جلد ۲ صفحہ ۲۴' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۷۸ - (۱۴) **وَعَنْہُ**، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ: ﴿کَالْمُھْلِ﴾ «اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ، فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ - فِیْہِ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۶۷۸ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "کَالْمُھْل" کے بارے میں فرمایا کہ وہ (کڑھتے ہوئے گرم) زیتون (کے تیل) کی تلچھٹ جیسا ہو گا' جب اس کو دوزخی شخص کے چہرے کے قریب لے جایا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی (ترمذی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں رُشدَین بن سعد راوی متکلّم فیہ اور درّاج راوی ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۳)

۵۶۷۹ - (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُوْسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ - ، حَتّٰی یَخْلُصَ - اِلٰی جَوْفِہٖ، فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِہٖ - حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ، وَھُوَ الصِّھْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۶۷۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر گرایا جائے گا تو وہ گرم پانی (جسم میں) داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا اور جو کچھ اس کے پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر اس کے دونوں پاؤں میں سے نکال دے گا۔ یہی مطلب

لفظ "صعر" کا ہے۔ پھر اسے پہلے کی طرح کر دیا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن سعد راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۲۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)۔

٥٦٨٠ - (١٦) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ: ﴿يُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ. يَتَجَرَّعُهٗ﴾ . قَالَ: «يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ، فَاِذَا اُدْنِىَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ، فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ، حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ﴾ . وَيَقُوْلُ: ﴿وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

۵۶۸۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "انہیں پینے کیلئے ایسا پانی دیا جائے گا جو کہ پیپ اور لہو (کے مشابہ) ہو گا۔ جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا' وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا" آپؐ نے فرمایا' (اس سے مراد یہ ہے کہ) پانی اس شخص کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو وہ اسے ناپسند جانے گا۔ جب وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی اور جب وہ اس گرم پانی کو پیئے گا تو وہ پانی اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا حتیٰ کہ وہ اس کی پشت سے نکل آئے گا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا" نیز (اللہ ربُّ العزت قرآنِ پاک میں ایک دوسرے مقام میں) فرماتے ہیں کہ "اگر وہ (پانی کی) فریاد کریں گے تو ان کی ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی' جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو گا' چہروں کو جلا دے گا' وہ انتہائی برا مشروب ہو گا" (ترمذی)

٥٦٨١ - (١٧) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لِسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۵۶۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دوزخ کے احاطہ کیلئے چار دیواریں ہوں گی' ہر دیوار کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہو گی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بھی رُشدین بن سعد اور دراج ہیں' ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۵۶۷۸ میں ہو چکا ہے۔ نیز یہ حدیث مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۲۹ اور مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۶۰۰ میں بھی موجود ہے۔

٥٦٨٢ - (١٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِی الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۵۶۸۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (دوزخیوں

کے) پیپ کا ایک ڈول دنیا (کی زمین) میں گرا دیا جائے تو تمام زمین بدبودار ہو جائے گی (ترمذی)
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بھی رُشدین بن سعد اور درّاج راوی ہیں' ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۵۶۷۸ میں ہو چکا ہے۔ نیز یہ حدیث مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸' جلد ۳ صفحہ ۸۳ میں اور مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۶۰۰ میں بھی مذکور ہے۔ امام حاکمؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

٥٦٨٣ - (١٩) **وَعَنِ** ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ؟!» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "تم اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم پر جب موت آئے تو تم مسلمان ہی مرنا" تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (جہنّم کے) تھوہر (درخت کے پانی) کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو تمام زمین والوں کی معیشت خراب ہو جائے تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت : آپؐ نے جو آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی اس کے مفہوم اور حدیث کے مضمون میں موافقت یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے کے سبب ہی دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہا جا سکتا ہے اور تقویٰ اختیار نہ کرنا گویا کہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونا ہے (واللہ اعلم)

٥٦٨٤ - (٢٠) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾ قَالَ: «تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قرآنِ پاک کی اس آیت کے بارے میں فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "........ اور ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے" آپؐ نے فرمایا' آگ کافر (کے منہ) کو جلا ڈالے گی' اس کے اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائے گا یہاں تک کہ سر کے درمیان تک چلا جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک جائے گا یہاں تک کہ اس کی ناف تک پہنچ جائے گا (ترمذی)

٥٦٨٥ - (٢١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا، فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ، كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ، فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ، فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ، فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۶۸۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! (خدا کے خوف سے) رویا کرو' اگر تم میں (رونے کی) طاقت نہیں تو (احوالِ آخرت کو یاد کر کے) تکلف کے ساتھ رویا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ دوزخی' دوزخ میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ پرنالے ہیں' جب آنسو رک جائیں گے تو خون بہنے لگے گا چنانچہ ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (ان کی آنکھوں سے بہنے والا خون اس قدر ہو گا کہ) یقیناً ان کی آنکھیں بھی چلنے لگیں گی (شرح السنۃ)

٥٦٨٦ - (٢٢) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُلْقَى عَلَى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ، فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ، فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ: ﴿مِنْ ضَرِيْعٍ، لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ﴾ . فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ، فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ -، فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ - بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ، فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ، فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى. قَالُوْا: فَادْعُوْا، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ﴾ . قَالَ: «فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا مَالِكًا، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿يَا مَالِكُ! لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ: «فَيُجِيْبُهُمْ ﴿اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ﴾ . قَالَ الْاَعْمَشُ: نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ، فَلَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ، رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ﴾» . قَالَ: «فَيُجِيْبُهُمْ: ﴿اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴾» . قَالَ: «فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ» . قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخیوں پر بھوک اس طرح مسلط کر دی جائے گی کہ بھوک (کی تکلیف) اس عذاب کے برابر ہو گی جس میں وہ پہلے سے ہی مبتلا ہوں گے' جب وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو انہیں گلے میں پھنس جانے والا کڑوا کھانا دیا جائے گا' جس سے نہ وہ سیر ہوں گے اور نہ ہی ان کی بھوک دور ہو گی۔ وہ (دوبارہ) کھانے کی فریاد کریں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو ان کے گلے میں اٹک جائے گا پھر وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں ان کے گلے میں کوئی کھانا اٹک جاتا تھا تو وہ اسے پانی کے ساتھ گزارتے تھے چنانچہ وہ پانی کی فریاد کریں گے تب انہیں تیز گرم پانی لوہے کی کنڈیوں کے ساتھ اٹھا کر دیا جائے گا جب (گرم پانی کے برتن) ان کے چہرے کے قریب ہوں گے تو ان کے چہرے جل جائیں گے'

جب (تیز گرم پانی) ان کے پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ (کی انتڑیوں) کو کاٹ دے گا۔ اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ دوزخ کے دربانوں کو بلاؤ (وہ ان کے پاس آئیں گے) دوزخ کے دربان کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے' کیوں نہیں! (آئے تھے) دوزخ کے دربان کہیں گے کہ تم (جس طرح چاہو) پکارو اور کُفّار کی پکار تو رائیگاں جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا' کافر کہیں گے کہ مالک (فرشتے) کو بلاؤ (جب مالک فرشتہ آئے گا تو) وہ کہیں گے' اے مالک! (دعا کر) تاکہ رب ہمارے بارے میں (موت کا) فیصلہ فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا' مالک (فرشتہ) انہیں جواب دے گا' بے شک تم ہمیشہ ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے۔ (اس حدیث کے ایک راوی) اعمش نے بیان کیا' مجھے بتایا گیا کہ ان کی التجا اور مالک (فرشتے) کی طرف سے انہیں جواب دینے کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ (ایک دوسرے سے) کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے (رحم کی) التجا کرو' کوئی اور تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے۔ چنانچہ وہ التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی ہے اور ہم تو (راہِ حق سے) بھٹکے ہوئے تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس دوزخ سے (باہر) نکال۔ اگر ہم دوبارہ (کفر و شرک کے کام) کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے کہ تم اس دوزخ میں ذلیل پڑے رہو اور مجھ سے (نجات کے بارے میں) بات نہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا' اس وقت وہ ہر قسم کی بھلائی سے نا اُمید ہو جائیں گے تب وہ چیخنے چلانے لگیں گے' حسرت اور فریاد کریں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمان راوی نے بیان کیا کہ لوگ یعنی رواۃ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے بلکہ موقوف کہتے ہیں (ترمذی)

۵۶۸۷ - (۲۳) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ، اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ» فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا، حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ، وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۶۸۷: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے' میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرایا' میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرایا۔ آپؐ اس کلمہ کو بار بار فرما رہے تھے یہاں تک کہ اگر آپؐ میری اس جگہ پر بیٹھے ہوتے تو آپؐ کی آواز کو بازار والے سُن لیتے اور (آپؐ کے بار بار پکارنے کی شدّت کی وجہ سے) آپؐ پر جو چادر تھی وہ آپؐ کے پاؤں پر گر پڑی (دارمی)

۵۶۸۸ - (۲۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ - وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ - اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ، لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر سیسے کا ایک گولہ جو اس جیسا ہو اور آپؐ نے (اپنے سر کی طرف) اشارہ کیا کہ کھوپڑی کی طرح ہو' اگر آسمان سے زمین کی جانب گرایا جائے جب کہ یہ مسافت پانچ سو سال کی ہے تو وہ رات (گزرنے) سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر اسے (پل صراط کی) زنجیر کے سرے سے گرایا جائے تو چالیس برس' دن رات لڑھکنے کے باوجود بھی وہ (دوزخ کی) جڑ یا گہرائی تک نہ پہنچ پائے گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۸)

۵۶۸۹ - (۲۵) **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ: هَبْهَبُ، يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۶۸۹: ابوبُردۃؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دوزخ میں ایک ایسی وادی ہے جس کا نام "هَبْهَب" ہے اس میں متکبّر و سرکش لوگ رہیں گے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۹۰ - (۲۶) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ، وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ».

تیسری فصل

۵۶۹۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دوزخی (لوگ) دوزخ میں بڑے جسم والے ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوزخی کے کان کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت (کے برابر) ہو گا اور اس کی کھال کی موٹائی ستر ہاتھ ہو گی اور اس کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی۔

۵۶۹۱ - (۲۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ - تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا - اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ، تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا». رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۵۶۹۱: عبداللہ بن حارث بن جزء بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دوزخ میں

سانپ خراسانی لمبی گردنوں والے اونٹوں جیسے ہوں گے (اگر) ان میں سے کوئی سانپ ڈس لے گا تو اس کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی اور بلاشبہ دوزخ میں ان خچروں کے برابر بچھو ہوں گے جن پر پالان رکھا گیا ہے' (اگر) ان میں سے ایک بچھو (کسی کو) ڈس لے گا تو اس کی تکلیف چالیس سال تک ہوتی رہے گی۔
(امام احمدؒ نے ان دونوں احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے)

٥٦٩٢ - (٢٨) **وَعَنِ** الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ - فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ الْحَسَنُ: وَمَا ذَنْبُهُمَا؟ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! فَسَكَتَ الْحَسَنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۵۶۹۲: حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ قیامت کے دن سورج اور چاند کو دو بیلوں کی طرح لپیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا۔ حسنؒ نے دریافت کیا کہ ان دونوں کا کیا گناہ ہے؟ ابوہریرہؓ نے بتایا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (یہ جواب سن کر) حسنؒ خاموش ہو گئے (بیہقی کتابُ البَعْثِ والنُّشُور)

٥٦٩٣ - (٢٩) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ میں صرف بدبخت شخص ہی داخل ہو گا۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! بدبخت کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے نیک کام کرتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے گناہ کو چھوڑتا ہے (ابنِ ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
(جنت اور دوزخ کی تخلیق)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٩٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ: اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ. تَقُوْلُ: قَطِ قَطِ قَطِ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰی - بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ، فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑ پڑیں۔ دوزخ نے کہا' مجھے تکبر کرنے والوں اور جبر کرنے والوں کے لیے منتخب کیا گیا ہے اور جنت نے کہا' میں کیا کہوں! مجھ میں تو صرف کمزور' لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ناتجربہ کار داخل ہوں گے۔ اللہ پاک نے جنت سے فرمایا' بلاشبہ تو میری رحمت (کا مظہر) ہے' میں تیری وجہ سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو میرا عذاب ہے' میں تیرے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہوں عذاب میں (مبتلا) کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے مخلوق سے بھرنا ہے۔ البتہ دوزخ نہیں بھرے گی جب تک کہ اللہ پاک دوزخ پر اپنا پاؤں نہ رکھ دیں گے (جب اللہ تعالیٰ دوزخ پر اپنا پاؤں رکھ دیں گے تو) دوزخ کہے گی' بس بس بس تو اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کے قریب کر دیا جائے گا (اور وہ سمٹ جائے گی) اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ البتہ جنّت کے لئے اللہ پاک نئی مخلوق پیدا فرما دے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں اللہ پاک کے پاؤں کا ذکر ہے جو متشابہات میں سے ہے جیسا کہ آنکھ' ہاتھ اور

چہرے کو تشابہات میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہم اس حدیث کی ہرگز تاویل نہیں کریں گے' ایسی احادیث کو بلا کیفیت تسلیم کر لینا چاہیئے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ اس سے جو کچھ مراد ہے' وہی درست اور حق ہے' اس کی کیفیت اور حقیقت کی جستجو میں نہ پڑا جائے' کسی قسم کی تاویل اللہ ربُّ العزّت کی شان کے لائق نہیں نیز جنّت کو بھرنے کے لیے اللہ ربُّ العزّت ایسی مخلوق پیدا کر دیں گے جنہوں نے کوئی عمل بھی نہ کیے ہوں گے۔ اس کے برعکس اللہ ربُّ العزّت جہنّم کو بھرنے کے لیئے اس میں بے گناہ لوگوں کو داخل نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جہنّم کا پیٹ بھرنے کے لیے اپنا پاؤں دوزخ کے اوپر رکھ دیں گے جس سے دوزخ کا پیٹ سمٹ جائے گا اور وہ موجود لوگوں سے بھر جائے گی (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ۳۷۲)

۵٦۹۵ ـ (۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَزْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَتَقُولُ: قَطِ قَطِ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِىءَ اللهُ لَهَا خَلْقاً فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ: «حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ» فِي «كِتَابِ الرِّقَاقِ».

۵٦۹۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جہنّم میں ہمیشہ لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور جہنّم (برابر) کہتی رہے گی' کیا کچھ اور (لوگ) بھی ہیں؟ بالآخر اللہ ربُّ العزّت دوزخ میں اپنا قدم ڈالیں گے تو جہنّم کا ہر حصّہ دوسرے حصّے کے ساتھ مل جائے گا اور دوزخ کہے گی' بس بس۔ تیری عزّت اور تیرے کرم کی قسم! (میں بھر گئی) اور جنّت میں ہمیشہ وسعت اور فراخی ہو گی یہاں تک کہ اللہ پاک جنّت کیلئے ایک نئی مخلوق کو پیدا فرمائیں گے' جنہیں جنّت کے وسیع علاقے میں آباد کیا جائے گا (بخاری' مسلم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "جنّت کو تکلیفوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے" کا ذکر کتابُ الرّقاق میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵٦۹٦ ـ (۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيلَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرَئِيلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ». قَالَ: «فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا» قَالَ: «فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا،

نَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرَئِيْلُ ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوْدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۹۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب اللہ پاک نے جنّت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا' جاؤ! ذرا جنت کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے' انہوں نے جنّت کو اور ان چیزوں کو غور سے دیکھا جن کو اللہ پاک نے جنّت والوں کے لئے تیار کیا تھا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام (واپس) آئے اور بتایا' اے میرے پروردگار! تیری عزّت کی قسم! جنّت کے بارے میں جو شخص بھی سُنے گا وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ پھر اللہ پاک نے جنّت کو تکالیفِ شرعیہ کے ساتھ ڈھانپ دیا اور فرمایا' اے جبرائیلؑ! جاؤ! جنّت کو (دوبارہ) دیکھو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ وہ گئے' انہوں نے جنّت کا (دوبارہ) جائزہ لیا پھر واپس آئے اور بتایا' اے میرے پروردگار! تیری عزّت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ جنّت میں کوئی شخص بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا' (اسی طرح) جب اللہ پاک نے دوزخ کو پیدا کیا تو اللہ پاک نے جبرائیلؑ سے فرمایا' جاؤ! دوزخ کو دیکھو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ وہ گئے انہوں نے دوزخ کو دیکھا پھر واپس آئے اور بتایا' اے میرے پروردگار! دوزخ کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا' وہ اس میں داخل ہونے سے گھبرائے گا۔ چنانچہ اللہ پاک نے دوزخ کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا' اے جبرائیل! جاؤ! دوزخ کو (دوبارہ) دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے' انہوں نے دوزخ کو دیکھا پھر (واپس آئے اور) بتایا' اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس میں سبھی داخل ہوں گے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٦٩٧ - (٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۵۶۹۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی امامت کروائی۔ پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ مسجد کے قبلہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا' ابھی ابھی جب میں نے تمہیں نماز کی امامت کروائی تو مجھے جنت اور دوزخ کی شبیہیں اس دیوار کے سامنے نظر آئیں۔ میں نے آج کے دن کی طرح اچھی اور بری چیز کا مشاہدہ (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا (بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

(کائنات کی ابتداء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کا تذکرہ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٩٨ - (١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: «اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ!» قَالُوْا: «بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ! اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ». قَالُوْا: قَبِلْنَا، جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ، وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: «كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ» ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۶۹۸: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپؐ کی خدمت میں بنو تمیم (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے۔ آپؐ نے (ان سے) فرمایا' اے بنو تمیم (قبیلہ کے لوگو!) خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے عرض کیا' آپؐ نے ہمیں خوشخبری تو عطا کر دی ہے (لیکن) آپؐ ہمیں (کچھ اور بھی) عطا کریں۔ ان کے بعد اہل یمن میں سے کچھ لوگ آئے۔ آپؐ نے فرمایا' اے یمن والو! تم خوشخبری قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا' ہم نے قبول کیا اور ہم آپؐ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ ہم (آپ سے) دین کی سمجھ حاصل کریں اور ہم آپؐ سے کائنات کی ابتداء کے بارے میں دریافت کریں کہ اس (کائنات کی تخلیق) سے پہلے کیا چیز موجود تھی؟ آپؐ نے فرمایا (شروع میں) اللہ تھا' اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور اس نے لوحِ محفوظ میں تمام (ہونے والی) چیزوں کو لکھا۔ (حدیث کے راوی) عمرانؓ کہتے ہیں (ابھی میں آپؐ کے اتنے الفاظ ہی سن پایا تھا) کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے کہا' اے عمران! اپنی اونٹنی کا پتا کرو' وہ بھاگ گئی ہے چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند تھا کہ اونٹنی بے شک چلی جاتی لیکن میں (مجلس سے آپؐ کی تمام باتیں سنے بغیر) نہ اُٹھ کھڑا ہوتا (بخاری)

٥٦٩٩ - (٢) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۹۹: عُمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے (دورانِ خطبہ) آپؐ نے ہمیں کائنات کے آغاز سے (قیامت کے دن) جنّت اور دوزخ میں داخل ہونے تک کے تمام احوال کا ذکر فرمایا۔ آپؐ کی ان باتوں کو جس شخص نے یاد رکھا' اسے یاد ہیں اور جس شخص نے بھلا دیا' وہ بھول گیا (بخاری)

٥٧٠٠ - (٣) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: اِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي؛ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے پہلے لوحِ محفوظ میں یہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ یہ (جملہ) اللہ تعالیٰ کے ہاں عرش پر تحریر ہے (بخاری' مسلم)

٥٧٠١ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا' جنّات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدمؑ کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے یعنی آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا (مسلم)

٥٧٠٢ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خَلْقٌ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے جنّت میں آدم علیہ السلام کی شکل و صورت بنائی تو اس پیکر کو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا' جنت میں اسی طرح رہنے دیا تو ابلیس نے اس کے گرد گھومنا شروع کر دیا' وہ غور کرتا رہا کہ یہ کیسا ہے؟ جب اس نے (آدمؑ کے) اس مجسمہ کو دیکھا کہ یہ اندر سے کھوکھلا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ یہ ایک ایسی مخلوق پیدا کی گئی ہے جو غیر مستحکم ہو گی (مسلم)

٥٧٠٣ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ ۸۰ برس کی عمر میں تیسے کے ساتھ (خود ہی) کیا (بخاری' مسلم)

٥٧٠٤ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ اِلَّا ثَلَاثَ کَذَبَاتٍ: ثِنْتَیْنِ مِنْهُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ ﴿اِنِّیْ سَقِیْمٌ﴾. وَقَوْلُهٗ: ﴿بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا﴾، وَقَالَ: بَیْنَا هُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَةُ، اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِیْلَ لَهٗ: اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ، فَسَاَلَهٗ عَنْهَا: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَ: اُخْتِیْ: فَاَتٰی سَارَةَ، فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْكِ، فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِیْهِ اَنَّكِ اُخْتِیْ، فَاِنَّكِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ، لَیْسَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُكِ. فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا، فَاُتِیَ بِهَا، قَامَ اِبْرَاهِیْمُ یُصَلِّیْ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْهِ، ذَهَبَ یَتَنَاوَلُهَا بِیَدِهٖ. فَاُخِذَ — وَیُرْوٰی فَغُطَّ — حَتّٰی رَکَضَ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: اُدْعِی اللّٰهَ لِیْ وَلَا اَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِیَةَ، فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ، فَقَالَ: اُدْعِی اللّٰهَ لِیْ وَلَا اَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ؛ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ، اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ، فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ - فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ، فَاَوْمَاَ بِیَدِهٖ مَهْیَمْ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللّٰهُ کَیْدَ الْکَافِرِ فِیْ نَحْرِهٖ، وَاَخْدَمَ هَاجَرَ» قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: تِلْكَ اُمُّکُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ! مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۷۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابراہیم علیہ السلام نے (ساری زندگی صرف) تین جھوٹ بولے۔ ان میں سے دو جھوٹ اللہ تعالیٰ کے لئے بولے' ان کا یہ کہنا کہ "میں بیمار ہوں" اور ان کا یہ کہنا کہ "یہ کام تو اُن کے اِس بڑے (بُت) نے کیا ہے"۔ اور آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام (اپنی بیوی) سارہ کی معیّت میں ایک جابر بادشاہ کے پاس سے گزرے تو بادشاہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص (آیا ہوا) ہے' جس کے ساتھ اس کی نہایت خوبصورت بیوی ہے' بادشاہ نے ان کی جانب پیغام بھیجا اور ان سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا' یہ میری بہن ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام (اپنی بیوی) سارہ کے پاس گئے اور اسے بتایا کہ اس جابر بادشاہ کو اگر علم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہو تو وہ تمہیں زبردستی مجھ سے حاصل کرے گا' اس لئے اگر وہ تم سے دریافت کرے کہ تم میری بہن ہو' ویسے بھی اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اسلام کے لحاظ سے تم میری بہن ہو اور روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سارہ کی جانب پیغام بھیجا' انہیں لایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام (نفل) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب سارہ ظالم بادشاہ کے سامنے گئیں تو اس نے ان کو

پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب میں) پکڑا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا گلا دبا دیا گیا یہاں تک کہ وہ دباؤ کے سبب (زمین پر) پاؤں مارنے لگا۔ اس نے التجا کی کہ تو میرے لیئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، میں تجھے نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تو اس سے دباؤ ختم ہو گیا۔ پھر اس نے ان کو دوبارہ پکڑنا چاہا تو اسی طرح وہ دباؤ کی زد میں آگیا یا پہلے سے بھی زیادہ دباؤ ہوا۔ اس نے التجا کی کہ میرے لیئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا۔ سارہ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ اس سے دباؤ ختم ہو گیا تو اس نے اپنے بعض نوکروں کو بلایا اور کہا کہ تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ تم تو میرے پاس کسی شیطان کو لائے ہو چنانچہ بادشاہ نے ان کی خدمت کے لیئے انہیں "ھاجر" (نام کی خادمہ) عطا کی۔ سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو ابراہیم علیہ السلام نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے مکر کو اسی کے گلے میں ڈال دیا اور اس نے خدمت کے لیے "ھاجر" دی ہے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، اے اہلِ عرب! وہی تمہاری ماں ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ بولنا درحقیقت تعریضات اور توریہ کی صورتیں ہیں جو بظاہر جھوٹ کی شکل نظر آتی ہیں وگرنہ قرآنِ پاک میں تو ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کے لقب سے نوازا گیا ہے تفصیل کے لیئے حدیث نمبر ۵۵۷۲ کی وضاحت دیکھیئے۔

۵۷۰۵ ـ (۸) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى﴾ . وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں۔ جب ابراہیمؑ نے التجا کی تھی کہ "اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟" اور لوط علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں، بلاشبہ وہ مضبوط قوت کی جانب پناہ حاصل کرتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ یوسف علیہ السلام رہے تو میں بُلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (بخاری، مسلم)

۵۷۰۶ ـ (۹) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا، لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً، فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَقَالُوْا: مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ: اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ ـ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُبَرِّئَهٗ، فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ، فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ، فَجَمَعَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ ـ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ! ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ! حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ، وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا، فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا ـ مِنْ

اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا»۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسیٰ علیہ السلام نہایت شرمیلے اور ستر کو سختی سے ڈھانپنے والے تھے' ان کے جسم کے کسی عضو کو حیا و شرم کی وجہ سے دیکھنا ممکن نہ تھا' ایک مرتبہ بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے انہیں اذیت پہنچانی چاہی (چنانچہ مشہور کر دیا گیا) کہ موسیٰ علیہ السلام جو اس قدر جسم کو چھپا کر رکھتے ہیں (ضرور ان کے بدن میں کچھ عیب ہے) یا تو ان کے جسم پر برص ہے یا خصیئے پھولے ہوئے ہیں (اس وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کو ان عیوب سے بے عیب ظاہر کریں۔ چنانچہ ایک روز وہ تنہا تھے' انہوں نے (ایک محفوظ جگہ) غسل (کا ارادہ) کیا' کپڑے (اتار کر) ایک پتھر پر رکھے تو پتھر ان کے کپڑوں کو لے بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پیچھے تیز تیز بھاگے اور کہہ رہے تھے' اے پتھر! میرے کپڑے' اے پتھر! میرے کپڑے (مجھے واپس کر دو) یہاں تک کہ وہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچے۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے جسم کو برہنہ دیکھا تو ان کو اللہ کی مخلوق میں سے ہر لحاظ سے نہایت بہتر پایا اور کہنے لگے' اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو کچھ (بیماری) نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ (آپؐ نے فرمایا) اللہ کی قسم! پتھر پر ان کے مارنے کے سبب تین' چار یا پانچ نشانات پڑ گئے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات کا ذکر ہے' ایک معجزہ پتھر کا کپڑے لے بھاگنا ہے اور دوسرا معجزہ پتھر میں ان نشانات کا دکھائی دینا ہے' جو ان کے مارنے کی وجہ سے ظاہر ہوئے نیز معلوم ہوا کہ تنہائی میں تمام کپڑے اتارنے جائز ہیں لیکن شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھنا افضل ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۱ صفحہ۱۴)

۵۷۰۷ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا –، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ: يَا اَيُّوْبُ! اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ، وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ»۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مرتبہ ایّوب علیہ السلام برہنہ جسم غسل کر رہے تھے' ان پر (اوپر سے) سونے کی ٹکڑیاں گرنے لگیں تو ایوب علیہ السلام ٹکڑیوں کو (سمیٹ کر) اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے' ایّوب علیہ السلام کو ان کے پروردگار نے آواز دی (اور فرمایا) اے ایوب! جو چیز آپ دیکھ رہے ہیں' کیا اس سے ہم نے آپ کو مستغنی نہیں کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا' کیوں نہیں! تیری عزّت کی قسم! لیکن میں تیری (نعمت کی) برکات سے مستغنی نہیں ہوں (بخاری)

۵۷۰۸ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اِسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى

النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُوْنِيْ — عَلٰى مُوْسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ، فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ — بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ؟». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلَا أَدْرِيْ أَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمَ الطُّوْرِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ؟ وَلَا أَقُوْلُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى».

۵۷۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی (آپس میں ایک دوسرے کو) گالیاں دینے لگے۔ مسلمان نے کہا' اللہ کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں کے لوگوں سے منتخب کیا۔ یہودی نے کہا' اللہ کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہاں کے لوگوں سے منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا (بعد ازاں) یہودی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچ گیا اور آپؐ کو اپنے اور مسلمان کے مابین ہونے والا واقعہ کی اطلاع دی۔ (یہودی کی بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو' اس لیئے کہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے' میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا تو (سب سے) پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے' میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے ہوں گے' اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے ہوں گے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ رکھا ہو گا؟ اور ایک روایت میں ہے' میں نہیں جانتا کہ اس وقت یہ اس لیئے ہو گا کہ کوہ طور پر موسیٰؑ کی بیہوشی کو (قیامت کے دن کی) اس بے ہوشی میں شمار کر لیا جائے گا یا مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے اور میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے (بخاری' مسلم)

۵۷۰۹ - (۱۲) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ».

۵۷۰۹ اور ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو (بخاری' مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے تم کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقامِ نبوت کے اعتبار سے تمام نبی برابر ہیں البتہ جزوی فضائل میں فرق ہے۔ جہاں تک نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو تو اسے آپؐ کی کسرِ نفسی پر محمول کیا جائے گا بلکہ آپؐ نے مزید انکساری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے زیادہ افضل ہے۔ اس مضمون کی تمام عبارات آپؐ کی عاجزی' شان اور انکساری پر دلالت کرتی ہیں۔ یونس علیہ السلام کے بارے میں خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ ان کی قوم نے انہیں تکلیفیں

پہنچائی تھیں۔ یونس علیہ السلام کی مسلسل تبلیغ اور نصیحت کے باوجود بھی ان کی قوم راہِ راست پر نہ آئی تو ان کے لئے عذابِ الٰہی کی وعید دی گئی چنانچہ یونس علیہ السلام ناراضگی اور مایوسی کی عالم میں اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی دور افتادہ جگہ پر جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے ان کی عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب ان کی قوم پر عذاب کے آثار نمایاں ہوئے تو انہوں نے یونس علیہ السلام کی تلاش شروع کر دی۔ ناکامی پر انہوں نے اللہ ربُّ العزّت کے حضور اجتماعی طور پر گریہ و زاری کے ساتھ دعا کی اور ایمان لے آئے چنانچہ ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ جب اس صورت حال کی اطلاع یونس علیہ السلام کو ہوئی تو انہیں سخت ندامت ہوئی پھر بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی رائے سے کہیں دور نکل جانے کا فیصلہ کیا اور روانہ ہو گئے' درمیان میں کہیں دریا پڑتا تھا' اسے عبور کرنے کے لئے ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ جب کشتی چلی تو اسے ایک طوفان نے آن گھیرا' کشتی والے کہنے لگے کہ ہماری کشتی میں کوئی قصور وار شخص سوار ہے' اسے کشتی سے علیحدہ کر دینا چاہیے۔ کشتی میں سوار لوگوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ کیا تو یونس علیہ السلام کا ہی نام نکلا' انہوں نے اپنے آپ کو دریا برد کر لیا کہ شاید کنارہ نزدیک ہو تو میں تیر کر دریا سے نکل جاؤں گا۔ اسی اثناء میں ایک مچھلی نے انہیں زندہ نگل لیا۔ یونسؑ اپنی اس غلطی پر بہت نادم ہوئے' کچھ عرصہ مچھلی کے پیٹ میں رہے اور اللہ ربُّ العزّت کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری سے تسبیح و تحمید بیان کرتے رہے' اپنے کردہ فعل پر ندامت کا اظہار کیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نکال دیا۔

یونس علیہ السلام کا یہ طرزِ عمل بعض لوگوں کو اس گمان میں مبتلا کر سکتا تھا کہ اس واقعہ کی وجہ سے کوئی دوسرا پیغمبر ان سے افضل ہے یا یہ کہ ان کا رتبہ کسی دوسرے نبی کے مقابلے میں کم ہے۔ اس لئے نبیؐ نے یہ فرما دیا کہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس علیہ السلام سے افضل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ منصبِ نبوّت کے لحاظ سے تمام انبیاء برابر ہیں لیکن اولوالعزمی کے لحاظ سے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور ان سب میں سے افضل و اعلیٰ سیّد الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(تفسیر ابنِ کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۰ ـ ۲۲)

۵۷۱۰ ـ (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَقُوْلَ: اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ: «مَنْ قَالَ: اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ».

۵۷۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہؐ نے فرمایا' کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متّی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ (بخاری' مسلم)

نیز بخاری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے یہ کہا کہ میں یونس بن متّی علیہ السلام سے بہتر ہوں' اس نے جھوٹ بولا۔

۵۷۱۱ - (۱۴) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا - ، وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۱: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ لڑکا جس کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا' وہ کافر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ زندہ رہتا تو یقیناً اپنے والدین کو کفر و سرکشی میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری'مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں ہے کہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے جب کہ وہ بچہ جسے خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا' اس کے مقدر میں ہی یہ لکھا تھا کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہو گا۔ البتہ اگر کوئی انسان یہ کہے کہ کیا کسی انسان کو مستقبل میں کافر ہو جانے کے خوف سے قتل کرنا جائز ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید خضر علیہ السلام کی شریعت میں اس کا جواز موجود ہو۔ زیادہ صحیح روایت کے مطابق خضر علیہ السلام چونکہ نبی تھے' اس لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور وحیِ الٰہی سے یہ کام سرانجام دیا۔
(مرقات شرح مشکوۃ جلد۱۱ صفحہ۱۸)

۵۷۱۲ - (۱۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ - فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' خضر علیہ السلام کا نام اس لیے خضر رکھا گیا کہ وہ زمین کے سفید (خشک بنجر) ٹکڑے پر بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک وہ زمین ان کے پیچھے کی جانب سے سبزے سے لہلہانے لگی (بخاری)

۵۷۱۳ - (۱۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ - اِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ، فَقَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ». قَالَ: «فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا». قَالَ: «فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ» قَالَ: «فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: اِرْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ: اَلْحَيَاةَ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ - فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ - ، قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ. قَالَ: فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ، رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ - الْاَحْمَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ اسلام کے پاس آیا اور کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف سے پیغامِ اجل قبول کریں۔ آپؐ نے فرمایا' موسیٰ علیہ السلام نے (یہ سن کر) موت کے فرشتے کی آنکھ پر طمانچہ رسید کیا اور اس کی آنکھ کو نکال دیا۔ آپؐ نے فرمایا'

فیصلے کی بنیاد قرائن ہیں البتہ ظاہر کے لحاظ سے سلیمان علیہ السلام کا قرینہ زیادہ مضبوط تھا یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے محسوس کیا ہو کہ بچہ بڑی عمر والی عورت سے مشابہ ہے لیکن سلیمان علیہ السلام نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لیے نفسیاتی حربہ استعمال کیا کہ ان دونوں عورتوں کی ممتا کی شفقت کا جائزہ لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ممتا کی محبت ہرگز اپنے بچے کے دو ٹکڑے کرنے پر رضامند نہ ہو گی' وہ یہ تو گوارا کر لے گی کہ چاہے بچہ مجھے نہ ملے لیکن سلامت رہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب سلیمان علیہ السلام نے بچے کے دو ٹکڑے کرنے کا حکم دیا تو چھوٹی عمر والی عورت یہ فیصلہ سن کر تڑپ اٹھی اور کہنے لگی کہ بچے کے دو ٹکڑے نہ کیے جائیں بلکہ بچہ بڑی عمر والی عورت کو دے دیا جائے۔ اس طرح سلیمان علیہ السلام کا مقصد پورا ہو گیا اور بچہ چھوٹی عمر والی عورت کے حوالے کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سلیمانؑ نے داؤدؑ کے فیصلے کو توڑا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ داؤدؑ کا فیصلہ انتظامی فیصلہ تھا جس سے مقصود معاملے کو رفع دفع کرنا تھا چنانچہ انہوں نے ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے اجتہاد سے فیصلہ صادر فرمایا کہ بچہ جس عورت کے پاس ہے' اسی کو دیا جائے۔ جب کہ سلیمانؑ نے ان دونوں کا امتحان لیا اور نفسیاتی حربہ استعمال کرتے ہوئے فیصلہ صادر فرمایا جس میں وہ کامیاب رہے (واللہ اعلم)

٥٧٢٠ - (٢٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً - وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِمِائَةِ امْرَأَةٍ - كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) سلیمان علیہ السلام نے کہا (اللہ کی قسم!) آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے ساتھ اور ایک اور روایت میں ہے کہ میں اپنی سو بیویوں کے ساتھ مجامعت کروں گا' وہ سب ایک ایک شاہسوار پیدا کریں گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ چنانچہ ایک فرشتے نے انہیں کہا کہ آپ انشاء اللہ کہیں۔ انہوں نے انشاء اللہ کے کلمات نہ کہے اور وہ بھول گئے۔ انہوں نے اپنی بیویوں سے مجامعت کی' ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی' اس کے ہاں بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو (ہر عورت بچہ جنتی اور) سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے شاہسوار ہوتے (بخاری' مسلم)

٥٧٢١ - (٢٤) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ زَكَرِيَّا - نَجَّارًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے (مسلم)

سے ہیں اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے' مشابہت کے لحاظ سے وہ تمہارے ساتھی یعنی مجھ سے زیادہ قریب تھے اور میں نے جرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے' مشابہت کے لحاظ سے وہ تمہارے ساتھی یعنی مجھ سے زیادہ قریب تھے اور میں نے جرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے' مشابہت کے لحاظ سے وہ دحیہ بن خلیفہ سے زیادہ قریب تھے (مسلم)

وضاحت: پیغمبروں کی روحیں اپنی اصل شکل میں آپؐ کے سامنے پیش کی گئیں' یہ شب معراج کا واقعہ ہے۔ آپؐ نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء سے ملاقات کی' اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ ملاقات آسمانوں پر ہوئی ہو۔ قبیلہ شنوءَ کا تعلق یمن کی سرزمین سے ہے وہاں کے لوگ نہایت دبلے پتلے ہوتے تھے (مرقات جلد۱۱ صفحہ۲۲)

۵۷۱۵ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى، رَجُلًا آدَمَ طِوَالًا، جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيْسٰى - رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ، اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ - أَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ، فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی' میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم گوں' دراز قد شخصیت کے مالک تھے' ان کے بال گھنگریالے تھے گویا کہ وہ شنوءَ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانے قد اور سرخ و سفید شخصیت کے مالک تھے اور میں نے دوزخ کے دربان مالک علیہ السلام اور دجال کو دیکھا (آپؐ کا ان سب کو دیکھنا) یہ ان نشانیوں کے ضمن میں تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے صرف آپؐ ہی کو دکھایا لہٰذا آپؐ کو ان کی ملاقات میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث کے آخر میں جو الفاظ ذکر ہوئے ہیں کہ آپؐ کو ان سے ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دراصل سورۃ السجدہ کی آیت نمبر۲۳ کی طرف اشارہ ہے جس میں موسیٰؑ کا تذکرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ** ○

(ترجمہ) اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی چنانچہ آپؐ کو ان سے ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس سے مقصود یہ واضح کرنا بھی ہے کہ معراج کی رات آپؐ کا موسیٰؑ اور دیگر انبیاء سے ملنا ایک سچی حقیقت ہے۔ لہٰذا کوئی بھی شخص اس بارے میں شک و شبہ میں مبتلا نہ رہے (واللہ اعلم)

۵۷۱۶ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى - فَنَعَتَهُ -: فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ -، رَجِلُ الشَّعْرِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ - يَعْنِي الْحَمَّامَ - وَرَأَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِهِ بِهِ» قَالَ: «فَأُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ: اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ. فَقِيْلَ لِيْ: خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ.

فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيْلَ لِیْ : هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ»۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی' میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا' ان کا وصف بیان کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا' وہ ایک مضطرب (یعنی طویل قامت) شخص نظر آئے' ان کے بال معمولی گھنگریالے تھے گویا کہ وہ شنوءۃ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں (آپؐ نے فرمایا) اور میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ہوئی' ان کا قد درمیانہ (اور) رنگت سرخ تھی جیسے حمام سے (غسل کرکے) نکلے ہوں۔ (آپؐ نے فرمایا) اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا' میں ان کی تمام اولاد میں سے ان کے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے آپؐ جس کو چاہے پکڑ لیں۔ چنانچہ میں نے دودھ والے برتن کو پکڑ لیا اور دودھ پی لیا۔ تب مجھے کہا گیا کہ آپؐ کو راہِ فطرت کی راہنمائی کی گئی ہے (اور مزید کہا گیا کہ) جان لیں! اگر آپ شراب کے برتن کو پکڑ لیتے تو بلاشبہ آپؐ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔
(بخاری' مسلم)

۵۷۱۷ - (۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: «اَيُّ وَادٍ هٰذَا؟» فَقَالُوْا: وَادِي الْاَزْرَقِ. قَالَ: «كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى» فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا، وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ — اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ». قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ. فَقَالَ: «اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟» قَالُوْا: هَرْشٰى - اَوْ لِفْتٌ -. فَقَالَ: «كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ —، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکے اور مدینے کے درمیان سفر کیا' ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ وادیِ اَزرَق ہے۔ آپؐ نے فرمایا' گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے موسیٰ علیہ السلام کے رنگ اور بالوں کا کچھ تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے (وادیِ اَزرَق سے گزرتے ہوئے) اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رکھی ہیں اور وہ اللہ (کے گھر) کی جانب لبّیک کہتے ہوئے تضرع و آہ وزاری کے ساتھ اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' ھرشا یا لفت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' موٹی اون کا جبہ پہنے ہوئے ہیں' ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی ہے وہ اس وادی سے لبّیک پکارتے ہوئے گزر رہے ہیں (مسلم)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ربّ العزت نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ پیغمبروں کے ان احوال کا مشاہدہ کروایا جو ان کی زندگی میں تھے کیونکہ پیغمبر اور شہداء' اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں ان کی اس زندگی کو عام لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کچھ بعید نہیں کہ وہ حج کرتے ہوں' نمازیں پڑھتے ہوں اور اعمالِ خیر سے جو چاہیں کرتے ہوں (مرقات جلد۱۱ صفحہ۲۶)

۵۷۱۸ - (۲۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ ــــ ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ . فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۷۱۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ وہ اپنے چارپایوں کے بارے میں حکم دیتے کہ ان پر زین کسی جائے' چارپایوں پر زین کسنے سے پہلے ہی وہ تمام زبور کی تلاوت سے فارغ ہو جاتے نیز داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی محنت کی کمائی کھاتے تھے (بخاری)

۵۷۱۹ - (۲۲) **وَعَنْهُ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ــــ ، فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دو عورتیں تھیں' ان دونوں کے پاس ان کا اپنا اپنا بیٹا تھا۔ ایک بھیڑیا آیا' وہ ان میں سے ایک عورت کے بیٹے کو اٹھا لے گیا (دونوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا) ایک عورت نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بیٹے کو اٹھا لے گیا ہے اور دوسری عورت کہنے لگی (کہ نہیں!) وہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ آخر کار وہ دونوں فیصلہ کروانے کے لیے داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے بیٹے کا فیصلہ بڑی عمر والی عورت کے حق میں دے دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور انہیں (تمام واقعہ) بتایا۔ سلیمان علیہ السلام نے (معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے خادم سے) کہا کہ میرے پاس چھری لے آؤ تاکہ میں اس بچے کو درمیان سے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں عورتوں میں بانٹ دوں۔ چھوٹی عمر والی عورت (یہ فیصلہ سن کر تڑپ اٹھی اور) کہنے لگی' اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ ایسا نہ کریں۔ یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ سلیمانؑ نے چھوٹی عمر والی عورت کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت : دونوں پیغمبروں کا فیصلہ اپنی اپنی جگہ پر درست تھا اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور ان دونوں کے

موت کا فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس گیا اور عرض کیا' (اے پروردگار!) تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا تھا اور اس نے تو میری آنکھ ہی نکال دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور حکم دیا کہ میرے بندے کے پاس جاؤ اور استفسار کرو کہ اگر آپ (طویل) زندگی چاہتے ہیں تو اپنے ہاتھ کو کسی بیل کی کمر پر رکھ دیں' آپ کے ہاتھ کے نیچے جس قدر بال آ جائیں تو ہر ایک بال کے بدلے آپ کی زندگی میں ایک سال کا اضافہ ہو گا۔ (فرشتے نے موسیٰؑ کو اللہ ربُّ العزّت کا پیغام کہہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پھر کیا ہو گا؟ موت کے فرشتے نے (اللہ ربُّ العزّت کی طرف سے) جواب دیا' پھر بھی آپ کو مرنا ہو گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' (انجام کار اگر موت ہی ہے) تو پھر وہ ابھی ہی کیوں نہ ہو لیکن میری اپنے پروردگار کے حضور التجا ہے کہ ربّ کریم! مجھے بیتُ المَقدِس کے قریب کر دے اگرچہ وہ (مسافت) ایک پھینکے ہوئے پتھر کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (اس تمام گفتگو کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر (کا نشان) دکھا دیتا جو ایک راستے کے کنارے' سرخ رنگ کے ٹیلے کے پاس ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جب فرشتۂ اجل موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو وہ انسانی شکل میں تھا اور فرشتے کی آنکھ انسانی آنکھ تھی' اصل نہ تھی۔ موسیٰؑ نے جب ایک انسان کو اپنی خلوت گاہ میں بغیر اجازت کے موجود پایا تو انہیں ناگوار گزرا کہ نجانے یہ کون ہے جو میری جان لینا چاہتا ہے' چنانچہ موسیٰؑ نے مدافعت کی اور ایک زبردست طمانچہ رسید کیا جس سے فرشتۂ اجل کی آنکھ نکل گئی۔ یہ توجیہ اس لئے بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ موسیٰؑ کے اس فعل پر اللہ ربُّ العزّت کی طرف سے کوئی مؤاخذہ نہ ہوا بلکہ زندگی کا اختیار دیا گیا۔ یاد رہے کہ انبیاء علیہ السلام کو آخری وقت میں زندگی اور موت کے درمیان اختیار دیا جاتا رہا ہے' جبکہ موسیٰؑ کا دفاعی اقدام' انہیں اختیار دینے سے پہلے کا ہے۔ نیز موسیٰؑ نے ارضِ مقدس کی طرف قریب ہونے کی آرزو اس لئے کی کہ اس سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں کئی انبیاء اور صالحین مدفون ہیں۔ اس کے بعد جب فرشتۂ اجل دوبارہ حاضر ہوا تو موسیٰؑ سمجھ گئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہے اور عالمِ بالا کا معاملہ ہے' لہٰذا موسیٰؑ نے پیغامِ اجل کو لبّیک کہنے میں چنداں دیر نہیں کی اور اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے (مرقات جلد۱۱ صفحہ ۲۰ - ۲۱)

٥٧١٤ - (١٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ -، وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انبیاء علیہ السلام میرے سامنے لائے گئے تو (میں نے دیکھا) موسیٰ علیہ السلام ہلکے بدن کے آدمی تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے آدمیوں میں

وضاحت: زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے محنت کی روزی کماتے تھے' معلوم ہوا کہ محنت و مشقت سے رزق حلال کمانا انبیاء علیہ السلام کی سُنّت اور عبادت ہے (واللہ اعلم)

٥٧٢٢ - (٢٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْآخِرَةِ، اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى -، وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰؑ بن مریم کے زیادہ قریب ہوں' سب انبیاء علیہم السلام سوتیلے (ایک باپ سے) بھائی ہیں البتہ ان کی مائیں مختلف ہیں' ان کا دین ایک ہے نیز ہم دونوں کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: آپؐ کے اس ارشادِ گرامی کہ "میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰؑ کے زیادہ قریب ہوں" کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور عیسیٰؑ نے ہی آپؐ کے آمد کی واضح بشارت دی تھی اور آخر زمانہ میں بھی عیسیٰؑ آپؐ کے نائب ہوں گے اور تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھا کریں گے۔

انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے کا سوتیلا بھائی قرار دینے کا مقصد ان کے درمیان توحید و رسالت کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ہے اور مائیں مختلف قرار دینے سے مراد ان کی اپنی اپنی شریعتیں ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ نیز اصل کے اعتبار سے سب کا دین ایک ہے یعنی تمام پیغمبروں نے اپنے پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور شرک سے بچنے کا حکم دیا ہے (واللہ اعلم)

٥٧٢٣ - (٢٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعِهِ حِيْنَ يُوْلَدُ، غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۲۳: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب بھی آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کی پیدائش ہوتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلو میں اپنی دو انگلیوں سے چوکا مارتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام اس سے محفوظ رہے' شیطان نے انہیں بھی مارنا چاہا لیکن وہ صرف پردے (یعنی جھلی) میں مار سکا (بخاری' مسلم)

وضاحت: عیسیٰ علیہ السلام شیطان کی اس حرکت سے اس لیے محفوظ رہے کہ مریمؑ کی والدہ حنہ نے مریمؑ کی پیدائش کے وقت اللہ ربُّ العزّت کی حضور درج ذیل دعا کی تھی۔

وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

ترجمہ: (اے میرے پروردگار) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے' میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے

تیری پناہ میں دیتی ہوں (آل عمران:۳۶)

یہ اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے اس وار سے محفوظ رہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر پیغمبر بھی شیطان کے اس حربے سے محفوظ رہے (واللہ اعلم)

٥٧٢٤ ـ (٢٧) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ: «يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ». وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ» وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ: «اَلْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ». فِي «بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ».

۵۷۲۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مردوں میں سے تو بہت سے کامل (مرد) گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل تھیں اور تمام عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو فضیلت حاصل ہے جیسا کہ ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔ (بخاری' مسلم)

اور انسؓ سے مروی حدیث "یا خیرا لبریۃ" اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث "اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ" اور ابن عمرؓ سے مروی حدیث "اَلْکَرِیْمُ بْنُ الْکَرِیْمِ" کا ذکر بابُ الْمُفَاخَرَۃِ وَ الْعَصَبِیَّۃِ میں ہو چکا ہے۔

وضاحت: شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں اس زمانے میں اہلِ عرب کا سب سے بہترین اور مرغوب کھانا ثرید ہی تھا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٧٢٥ ـ (٢٨) عَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: «كَانَ فِي عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: اَلْعَمَاءُ: أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

دوسری فصل

۵۷۲۵: ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (آپؐ کی خدمت میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسولِ کائنات کی تخلیق سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ "عماء" میں تھا۔ نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے اوپر ہوا تھی اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا (ترمذی) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ھارون کا قول ہے کہ "عماء" سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

وضاحت: حدیث کے اس جملے کہ "نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے اوپر ہوا تھی" کا مطلب یہ ہے کہ تخلیقِ کائنات سے پہلے صرف اللہ ہی کی ذاتِ اقدس تھی اس کے علاوہ کسی اور شے کا وجود نہیں تھا (واللہ اعلم)

٥٧٢٦ ـ (٢٩) **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِساً فِي الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ؟» قَالُوْا: السَّحَابَ. قَالَ: «وَالْمُزْنَ؟» قَالُوْا: وَالْمُزْنَ. قَالَ: «وَالْعِنَانَ؟». قَالُوْا. وَالْعِنَانَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ؟». قَالُوْا: لَا نَدْرِيْ قَالَ: «اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اِثْنَتَانِ اَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً، وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ» حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ.. ثُمَّ «فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ، بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ، بَيْنَ اَسْفَلِهِ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللهُ فَوْقَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ

۵۷۲۶: عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ (ایک دن) بطحاء (یعنی وادیِ محصب) میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے' اچانک ایک بادل کا ٹکڑا گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی طرف دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے کہا' "سحاب" کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیااس کو "مُزن" بھی کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے کہا (ہاں) "مُزن" بھی کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیااس کو "عنان" بھی کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے کہا' (ہاں) "عنان" بھی کہتے ہیں۔ (اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' ہمیں اس کا علم نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ سال (کی مسافت) ہے اور اس (پہلے آسمان) سے اوپر جو آسمان ہے ان دونوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے سات آسمانوں کا ذکر کیا (آپؐ نے فرمایا) پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی بلندی اور اس کی تہہ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے۔ پھر اس کی پشت پر عرش ہے' جس کے اوپر کے حصے اور نچلے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے اور پھر اس (عرش) کے اوپر اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہیں (ترمذی' ابوداود)

٥٧٢٧ ـ (٣٠) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ ـ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ ـ، وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ اللهَ لَنَا، فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللهِ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ». فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَيْحَكَ اِنَّهُ لَا

يُسْتَشْفَعُ بِاللهِ عَلٰى اَحَدٍ، شَاْنُ اللهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللهُ؟ اِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمَاوَاتِهِ لَهٰكَذَا» وَقَالَ بِاَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ «وَاِنَّهُ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۷۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا۔ اس نے عرض کیا کہ انسانی جانیں مشقت میں ہیں' اہل و عیال قحط میں ہیں' مالوں میں کمی ہو رہی ہے اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش کی دعا کریں۔ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کے لئے لے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو آپؐ کے پاس شفاعت کے لیے لا رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ (شریک سے) پاک ہے' اللہ تعالیٰ (شریک سے) پاک ہے۔ آپؐ مسلسل سبحان اللہ (کی تسبیح کے الفاظ) کہتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے چہروں کے تاثرات نمایاں ہو گئے بعد ازاں آپؐ نے (اس دیہاتی کو سمجھاتے ہوئے) فرمایا' تجھ پر افسوس ہے! اللہ تعالیٰ کو کسی شخص کے پاس شفیع مقرر نہیں کیا جا سکتا' اللہ تعالیٰ کی شان اس سے (کہیں زیادہ) بلند ہے۔ تجھ پر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کیا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا عرش اس کے آسمانوں کو اس طرح احاطہ کیئے ہوئے ہے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو (اپنی ہتھیلی پر) قبہ کی صورت میں بنایا اور (فرمایا) بلا شبہ اس (عرش) سے اس طرح چرچراہٹ کی آواز نکلتی ہے جس طرح سواری کی زین (سوار کے بیٹھنے سے) چرچراتی ہے (ابو داؤد)

۵۷۲۸ - (۳۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۷۲۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں حاملینِ عرش فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں وضاحت کروں کہ اس کے دونوں کانوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان ۷۰۰ برس کی مسافت ہے (ابوداؤد)

۵۷۲۹ - (۳۲) وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ: «هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ، فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ، لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ». هٰكَذَا فِي «الْمَصَابِيْحِ».

۵۷۲۹: زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ (اس سوال پر) جبرائیل علیہ السلام پر کپکپی طاری ہو گئی اور انہوں نے کہا' اے محمدؐ! میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر (۷۰) پردے حائل ہیں' اگر میں ان میں سے کسی ایک پردے کے قریب انگلی کے ایک [illegible] بھی ہو جاؤں تو میں جل جاؤں۔

[illegible] روایت کے الفاظ اسی طرح ہیں)

۵۷۳۰ - (۳۳) **وَرَوَاهُ** اَبُوْنُعَيْمٍ فِی «الْحِلْيَةِ» عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: «فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ» .

۵۷۳۰: نیز ابو نعیمؒ نے مذکورہ حدیث کو "اَلحِلیہ" میں انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے لیکن ابو نعیمؒ نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ جبرائیل علیہ السلام پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

۵۷۳۱ - (۳٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ، مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ، بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا، مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ .

۵۷۳۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسرافیل علیہ السلام کو جس وقت سے پیدا فرمایا ہے وہ (اسی وقت سے) صف بستہ کھڑے ہیں' اپنی نظر تک کو بلند نہیں کرتے' ان کے اور ان کے رب تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے حائل ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام جس نور کے (پردے کے) قریب بھی ہوں گے وہ جل جائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۳۲ - (۳۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! خَلَقْتَهُمْ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ، فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَیَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِیْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ: كُنْ فَكَانَ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۵۷۳۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے کہا' اے ہمارے پروردگار! آپ نے ان کو پیدا کیا ہے یہ کھاتے ہیں' پیتے ہیں' نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں چنانچہ آپ انہیں صرف دنیا عطا کریں اور ہمیں آخرت عطا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی' اسے میں اس مخلوق کے برابر نہیں کروں گا جس کے لیے میں نے کلمہ "کُن" کہا تو وہ ہو گئی (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۳۳ - (۳٦) **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهٖ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

تیسری فصل

۵۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بعض فرشتوں سے افضل ہے (ابن ماجہ)

٥٧٣٤ ـ (٣٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِيْ فَقَالَ: «خَلَقَ اللهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (یعنی زمین) کو پیدا کیا' اتوار کے روز اس میں پہاڑ پیدا کیے' پیر کے روز درخت پیدا کیے' منگل کے روز ناپسند چیزیں پیدا کیں' بدھ کے روز روشنی کو پیدا کیا' جمعرات کے روز روئے زمین پر چار پایوں کو پھیلایا اور جمعہ کے روز عصر کے بعد سب سے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ آخری تخلیق' دن کے آخری حصے میں عصر اور رات کے درمیان عمل میں آئی (مسلم)

٥٧٣٥ ـ (٣٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهُ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟». قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «هٰذِهِ الْعَنَانُ ـ هٰذِهِ رَوَايَا الْاَرْضِ ـ، يَسُوْقُهَا اللهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهُ، وَلَا يَدْعُوْنَهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ؟» قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّهَا الرَّقِيعُ ـ، سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ، وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟» قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ؟». قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ». ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ «مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ؟» قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: «اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ؟». قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «اِنَّهَا الْاَرْضُ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ؟». قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ». حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ وَبَيْنَ كُلِّ اَرَضِيْنَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ». قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى

لَهَبَطَ عَلَى اللهِ» . ثُمَّ قَرَأَ: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ: لَهَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ، وَعِلْمُ اللهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ.

۵۷۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ تشریف فرما تھے' اچانک ان کے پاس سے بادل (کاایک ٹکڑا) گزرا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ بادل ہے جو نمودار ہوا ہے' یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسے لوگوں کی جانب (بھی) چلاتے ہیں جو نہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے مانگتے ہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ وہ آسمان ہے جو ایک محفوظ چھت ہے اور نہ گرنے والی موج ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے درمیان اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تمہارے اور آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے' پھر آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' دو آسمان ہیں جن کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اسی طرح دیگر (آسمان) ہیں یہاں تک کہ آپؐ نے سات آسمانوں کو شمار کیا کہ ہردو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس سے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک اس کے اوپر عرش ہے' عرش اور زمین کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے نیچے دوسری زمین ہے' ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے سات زمینیں شمار کیں (اور بتایا) کہ ہردو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین کی طرف رسّی لٹکاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ پر ہی اترے گی۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ اوّل اور آخر ہے' وہ ظاہر اور باطن ہے نیز وہ ہرچیز کا علم رکھتا ہے" (احمد' ترمذی)

اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو تلاوت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم' اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت پر اترے گی جب کہ اللہ تعالیٰ' اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت ہرجگہ ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے جیساکہ اس نے اپنا وصف اپنی کتاب (قرآنِ مجید) میں بیان کیا ہے۔ (کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے)

٥٧٣٦ - (٣٩) **وَعَنْهُ،** اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ طُوْلُ آدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِىْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا».

۵۷۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چوڑا تھا (احمد)

وضاحت: اس ہاتھ سے مراد آدم علیہ السلام کا ہاتھ نہیں بلکہ موجود لوگوں کے سائز کا ہاتھ مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

٥٧٣٧ - (٤٠) **وَعَنْ** اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَىُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ؟ قَالَ: «آدَمُ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَنَبِىٌّ كَانَ؟ قَالَ: «نَعَمْ نَبِىٌّ مُكَلَّمٌ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: «ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا».

وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ، قَالَ اَبُوْذَرٍّ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: «مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا، اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا».

۵۷۳۷: ابوذر رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپؐ نے فرمایا' آدم علیہ السلام تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ نبی تھے بلکہ ایسے نبی تھے جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوئے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (انبیاء میں سے) رسول کتنے ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' بہت زیادہ تین سو تیرہ سے کچھ زیادہ ہی ہوں گے۔

اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! انبیاء علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ ان میں سے تین سو پندرہ رسول ہوئے جو بہت بڑی تعداد ہے (احمد)

وضاحت: رسول اور نبی میں فرق یہ ہے کہ رسول اسے کہتے ہیں جسے اللہ ربُّ العزّت نے نئی شریعت کے ہمراہ کسی کتاب یا صحیفے کے ساتھ مبعوث کیا ہو اور نبی اسے کہتے ہیں جو اپنے سے پہلے والے پیغمبر کی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔ نیز ہر نبی' رسول نہیں ہوتا لیکن ہر رسول کو نبی کہا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

٥٧٣٨ - (٤١) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، اِنَّ اللهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِى الْعِجْلِ، فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ. رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ.

۵۷۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبر' مشاہدے کی طرح نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو (اس فعل کے بارے میں) باخبر کیا جو ان کی قوم نے بچھڑے کے ساتھ کیا تھا تو موسیٰؑ نے (تورات کی) تختیوں کو نہیں گرایا تھا البتہ جب موسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم کے اس فعل کا) خود مشاہدہ کیا تھا جو انہوں نے کیا تو انہوں نے تختیوں کو گرا دیا اور وہ ٹوٹ گئیں (احمد)